نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث از مفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح اعنی

ربع رابع

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نحریر فاضل بی نظیر محدث علامی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف صحیفۂ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع چہارم

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نحریر فاضل بی نظیر محدث طیبی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

رب یسر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وتمم بالخیر

کتاب الطب والرقی

یہ کتاب ہی بیچ بیان طب کے اور منتروں کی ف طب ساتھ زیر طا کی مشہور ہی اور کہا سیوطی نے کہ طب مثلثۃ الطاء ہی معنی علاج کرنے کی اور طب ساتھ زیر طا کی
بمعنے سحر کی بھی آیا ہی اور مطبوب بمعنی مسحور کی اور طبیب حاذق ہی اور نفس انسانی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت اور دفع مرض کی اور نفسانی علاج نفس کا ساتھ ازالہ اخلاق
رذیلہ مہلکہ کی اور دوائیں بھی دو قسم کی ہیں [illegible] مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ زبانیہ کہ قرآن اور دعا [illegible] حضرت علاج کرتی تھی آنحضرت کا
ساتھ طبیعیہ کی بھی اور روحانیہ کی بھی اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی افسون کی کہ ہندی میں اسکو منتر کہتی ہیں اور رقیہ ساتھ قرآن اور اسمای الٰہی کی جائز ہی
بالاتفاق اور ماسوا اسکی اگر کلمات ایسی ہوں کہ معلوم ہوں معانی اونکی اور مخالف نہوں شریعت کی وہ بھی جائز ہیں و الاجابۃ نہیں رجوع کیجئے اہل عزائم وتکسیر کے
بیچ مثل حفظ ساعات وغیرہ کی مکروہ و حرام ہی نزدیک اہل دیانت و تقوی کی کذا قال العلماء **الفصل الاول** فصل پہلی عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں اتاری اور نہیں پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہی اور پیدا کی اوسکی لیئی شفا یعنی علاج دوا کہ شفا بخشتی ہی
نقل کی یہ بخاری نی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برء باذن اللہ
رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر بیماری کی دوا ہی پس جسوقت کہ پہونچ جاوی دوا بیماری کو اچھا
ہو جاتا ہی ساتھ حکم اللہ کی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی ساتھ ارادہ اوسکی کی یہ قید اسلیئی لگائی تا کہ کوئی یہ گمان نکری کہ دوا مستقل ہی شفا میں اور تفسیر اسکے
روایت حمیدی میں آئی ہی کہ نہیں کوئی بیماری مگر کہ اوسکی لیئی دوا ہی پس جبکہ بیمار دوا کو پاتا ہی تو بھیجتا ہی اللہ عزوجل ایک فرشتہ کہ اوسکی ساتھ پردہ ہوتا
پس کھینچتا ہی وہ اوسکو درمیان بیماری اور دوا کی پس جو کچھ کہ دوا پیتا ہی بیمار نہیں واقع ہوتی بیماری پر پھر جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ اوسکی اچھی ہونی کا حکم
کرتا ہی فرشتہ کو ساتھ اوٹھا لینی پردہ کی پھر پیتا ہی مریض پس نفع دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوسکی انتہی اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ دوا کرنے

کی ہی ... لہ فاعل اللہ تعالی ہی ہی اور دوا کرنی بہی تقدیر الہی سی ہی ...

اللہ امر کی ہی ساتہ دعا کی اور قتال کفار کی ... رعایت اسباب کی ساتہ دوا وغیرہ کی نہین منافی ہی توکل کی جیسی کہ نہین منافی ہی دفع کرنا بہوک کا ساتہ کہانی کی آنحضرت سید المتوکلین بہی دوا کرتی تہی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفاء فی ثلث فی شرطة محجم او شربة عسل او کیة بنار وانا انہی امتی عن الکی رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفا بیچ تین چیزون کی ہی بیچ لگانی سینگی پچہنی والی کی یا پینی شہد کی یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو یا بیچ داغنی کی ساتہ آگ کی اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنی سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** محجم ساتہ زیر میم اور جزم حا اور زبر جیم کی سینگی کو کہتی ہین اور یہان مراد وہ لوہا ہی کہ جس سی پچہنی دیتی ہین یعنی استرہ اور شرطہ ساتہ زبر شین کی پچہنی لگانی تا خون نکلی پس ترجمہ فی شرطة محجم کا یہ ہوا کہ بیچ پچہنی لگانی استرہ سی اور سفر السعادة کے مصنف نی لکہا ہی کہ علماء نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کی اسلیے کہ امراض مادی یا دموی ہین یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہین تو علاج اونکا ساتہ نکالنی خون کی ہی اور اگر باقی تین قسمین ہین تو علاج اونکا ساتہ اسہال کی ہی پس ساتہ شہد کی تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتہ داغنی کی آگ سی اشارت کی اوس حالت پر کہ طبیب معالجہ سی عاجز آوین اسلیے کہ دفع ہوتا ہی داغنی سی خلط باقی کہ منقطع نہین ہوتا مادہ اوسکا مگر داغنی سی چنانچہ اسلیے کہا ہی کہ آخر الدواء الکی انتہی اور نہی داغنی سی باوجود ہونی اسکی کی علاج اس سبب سی ہی کہ عرب عظیم الشان جانتی تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ وہ قطع کر دیتا ہی مادہ علت کو یقینا اور اگر داغین نہین تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تہا درمیان اونکی کہ آخر الدواء الکی پس نہی کی اوس سی تا شرک خفی مین نہ گرفتار ہون اور نہی اس سی تنزیہی ہی والا اگر داغی اور امید شفا کی حق سی رکہی تو جائز ہی اور بعضی کہتی ہین کہ نہی داغنی سی بیچ موضع خطر و تردد کی ہی یعنی جہان کہ داغنی مین خوف ہلاک اور سرایت کا ہی اور جزم نہو فائدی کا اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ حدیثین بیچ مقدمہ داغنی کی مختلف آئی ہین بعضی دلالت جواز پر کرتی ہین اور بعضی نہی پر جیسی یہ حدیث اور اور حدیثین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ دوست نہین رکہتا ہون مین داغنی کو اور کہین مدح اور ثنا آئی ہی اوسکی ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثون کی علمائی لکہا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اصل جواز پر اور عدم محبت دلالت منع پر نہین کرتی اور مدح اور ثنا اوسکی ترک پر دلالت کرتی ہی اوپر اولویت ترک اوسکی کی اور نہی محمول ہی اوپر کہ داغنا بطریق اختیار کی ہو بلا سبب مرض کی یا بیچ دفع مرض کی احتیاج اوسکی نہو اور علاج سی مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہی اوپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی ارتکاب اسکی ہی بسبب مانع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیون کی تئین بسبب فساد زخم اور قطع عضو کی تہا اور صحت وہان یقینی تہی اور حاصل یہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوسمین بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم ع ح

وعن جابر قال رمی ابی یوم الاحزاب علی اکحله فکواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کے رگ ہفت اندام پر دن احزاب کی کہ اوسکو جنگ خندق بہی کہتی ہین پس داغ دیا اونکو پیغمبر خدا نی یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتہ داغا تا خون بند ہو جاوی نقل کی مسلم نی **وعنہ** قال رمی سعد بن معاذ فی اکحله فحسمه النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ بمشقص ثم ورمت فحسمه الثانیة رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام مین پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہ سی ساتہ پیکان تیر کی پہر سوج گیا ہاتہ اونکا پس داغا اوسکو دوبارہ نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی بن کعب طبیبا فقطع منه عرقا ثم کواہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاس

ابی ہریرۃ سے کہا سنا میں نے رسول [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام قال ابن شہاب السام الموت والحبۃ
السوداء الشونیز متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ اونہی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی بیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی ہر
بیماری سی سوا سام کی کہا ابن شہاب نی کہ سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ حدیث میں ہی
کہ کلونجی میں شفا ہی ہر بیماری سی ولیکن مخصوص ہی ساتھ ان امراض کی کہ رطوبت اور بلغم سی پیدا ہوتی ہین لیکی کہ وہ حار یابس ہی پس دفع کرتی ہی
ان امراض کو کہ ضد اسکی ہین اور بعضون نی کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا میں ساتھ ترکیب کے اور کرمانی نی کہا کہ تعیین عموم بطل
استقرار کی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ ایک جماعت اکابر سی بیچ تمام امراض کی معالجہ ساتھ کلونجی کی کرتی تہی اور بعضی بیچ تمام امراض کی شہد
استعمال کیا کرتی تہی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض اونکی دفع ہوتی تہی **وعن** ابی سعید الخدری قال جاء رجل الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء
فقال سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال لہ ثلث مرات ثم جاء الرابعۃ فقال اسقہ عسلا فقال لقد سقیتہ فلم یزدہ
الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک فسقاہ فبرأ متفق علیہ اور روایت ہی
ابی سعید خدری سی کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا بہائی میرا چلتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلی آتی ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ پلا اوسکو شہد پس پلایا اوسکو پہر آیا وہ اور کہا پلایا تہا مین نی اوسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نی مگر دست کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اوسکو تین بار یعنی ہر بار فرماتی تہی کہ پلا اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پہر وہ آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا مین نی اور پیٹ اور زیادہ چلا پہر آیا چوتہی بار
یعنی اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نی پلا تو اوسکو شہد پس کہا اوسنی کہ تحقیق مین نی پلایا اوسکو پس زیادہ کیا اوسکو شہد نی مگر پیٹ چلنا پہر فرمایا آنحضرت
نی کہ سچ کہا اللہ نی اور جہوٹا ہی پیٹ بہائی تیری کا پہر پلایا اوسنی بہائی کو شہد پس اچہا ہو گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** پلایا اوسکو شہد یعنی ملایا ہوا
پانی میں حضرت علی سی منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلب کری بیچ ہیوی سی کہ دیوی اسکو اپنی مہر میں سی پہر خرید کری اوسکا شہد اور مینہ کے
پانی مین ملا کر پیوی پاوی گا شفا با برکت اور سچ کہا اللہ نی یعنی اس آیت مین فیہ شفاء للناس یا یہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہ شہد پیوی گا تو اوسکی پیٹ کو
آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جہوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنی اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتی ہین کذب کو جگہہ خطا کی جیسی کہ کذب سمعہ جہوٹ کہا کان اسکے
نی یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت اوس چیز کی کہ سنی اور جاننا چاہیی کہ لوگون کو بیچ حکم فرمانی آنحضرت کی ساتھ پینی شہد کی اس مادہ مین توقف ہوتا
ہی یعنی شہد مسہل اور چلانی والا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتھ پلانی اوسکی کی بیچ دفع پیٹ چلنی کی مخالف مذہب اطبا کی ہوا اسلیی کہ ہر بار کہ شہد پلایا
پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعا سی آنحضرت کے اور ظہور معجزہ اونکی کی ہو بیچ مادہ خاص کی پس اور مواد کو اسپر قیاس نہین کر سکتی اور
یہ بہی اگرچہ ایک وجہ نیک ہی اہل ایمان کی لیی ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتھ پلانی شہد کی اس مادہ مین موافق مذہب
طب کے ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی اسلیی کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلای مادہ فاسد کی تہا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی
اور اخراج مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب طب کی ہی اور صاحب سفر السعادۃ نی کہا کہ طب نبوی ساتھ طب اطبا کی نسبت نہین رکہتی اسلیی کہ طب نبوی متیقن العلاج
ہی اسلیی کہ صادر ہوئی ہی وحی آلہی سی اور قلب نبوت اور کمال عقل سی اور طب غیر اونکی کی نکالی گئی ہی ظن اور تجربہ سی کہ مظنہ خطا کا ہی اوسمین اور جو کوئی کہ
ساتھ طب نبوی کی کہ متیقن الفلاح ہی منتفع نہو بالیقین جاننا چاہیی کہ نقصان ایمان اوسکی سی ہی اور جو کوئی اوسکو ساتھ قبول و صدق عقیدہ

جاوین سے مدن لاوی [redacted] ... اون کے ... ہو کے ... اوس

کی ... اور ... حال اوسکی کا ہوتا ہی ... پیٹ اوسکی کو اوپر ...

جاوین اعضا اوسکی ... کہا تی ہی فافہم وباللہ التوفیق ﷺ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان امثل ما تداویتم بہ الحجامۃ والقسط البحری متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتہ اوسکے بہرے ہوئے سینگی کہچوانا اور استعمال کرنا
قسط بحری یعنی کٹ کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** قسط میں منافع بہت ہیں عورتین نفساء ہونی لیستی ہین
اوسکی اور جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکی ہوئی کو اور رفع کرتی ہی زہرون کو اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو
اور اسکی پینی سی پیٹ کی کیڑی مرجاتی ہین اور چوتہی دن کی تپ کو بہی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانی سی چہائیان اور چیپ جاتی رہتی ہے
اور دہونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوای اسکے منافع اس مین بہت ہین کہ کتب طب مین مذکور ہین
اسلیے اوسکو فضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ
اور بحری فضل ہی ہندی سی اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی ﷺ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تعذبوا صبیانکم بالغمز من العذرۃ وعلیکم بالقسط متفق علیہ اور روایت ہی
انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتہ دبانی کی ہاتہ سی یا کپڑی سے
بیماری حلق کی کو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کی حلق
مین پیدا ہوتی ہی جوش خون سی دائیان اسکی دفع کی لیی لڑکی کی تالو کو انگوٹہی سی دباتی ہین اور اوسمین سے خون سیاہ
نکلتا ہی اسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کرکے ناک مین ٹپکا دی کہ اوسکو سعوط کہتے ہین پس
وہ پانی عذرہ پہ پہونچکر اوسکو دفع کریگا اور کٹ حار یابس ہے اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنے کو ساتہ کٹ کی
تعجب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکون کو حرارت سی ہوتا ہی خصوصًا نواح حجاز مین کہ حار ہی اور
علما اونکا جواب یہ دیتی ہین کہ مادّہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتہ کٹ کی مفید ہوتا ہے
اوسکو اسلیے کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبہی نفع دوا کا بالخاصیۃ بہی ہوتا ہی یا آنکہ ہوسکتا ہی کہ یہ معجزات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہو واللہ اعلم ﷺ وعن ام قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
ما تدغرن اولادکن بھذا العلاق علیکن بھذا العود الھندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منھا
ذات الجنب یسعط من العذرۃ ویلد من ذات الجنب متفق علیہ اور روایت ہے ام قیس سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتہ اس دبانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال کرنا
عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیے کہ اس مین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اون سات مین سے ذات الجنب ہی سعوط کے
جاوی عذرہ سی یعنی عذرہ کی دفع کی لیی ناک مین ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہ مین باچہ کے طرف سی ٹپکائی
جاوی ذات الجنب سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تدغرن الخ دغر کہتی ہین حلق کی دبانی کو اونگلی سے بسبب عذرہ کے

اولی اور اصوب ہی او مستند اطلاق کی وہی علاج مذکور ہی حاصل یہ کہ نہ دباؤ اپنے اولاد کے حلق ساتھ اوسکے کی بیماری مذکور ہین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری سی یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعضون نی ساتھ عود ہندی کی اور نافع دونون ہین لیکن بحری کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سی ہی اور یہان مراد ذات الجنب سے ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہوجاتے ہین نواحی پہلو مین اسلیے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اوس وقت اور شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون سی زیادہ کی دوا نہین بلکہ یہ بہت بیماریکو مفید ہے جیسی کہ بعض اسکے اوپر مذکور ہوئین شاید کہ سات کیے بہت نفع کرتی ہو اس لیے اون کو ذکر فرمایا اور بعضون نے کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کی

وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تپ بھاپ ہی جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اوسکو ساتھ پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کی یعنے نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کی نزدیک محمول حقیقت پر ہے جیسی کہ باب مواقیت الصلوٰۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہوسکتا ہی کہ حرارت تپ کی بھی اثر اوسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی مکہ مدینے والون کو کہ اکثر تپ اونکی ہوتی ہی سبب گرمی آفتاب کی یا حرکت یا غضب یا مانند اسکے اوسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنی پانی بدن پر ڈالنی سی فائدہ ہوتا ہی یا مراد ٹھنڈا کرنے سے استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنی سی یہ ہی کہ للہ پانی پلاوی اوسکی برکت سی خدا تعالی تپ کو دور کر دے گا ہر ح مولانا عن شروح

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا اذن دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم ہی اور ڈنک سی اور بیماری نملہ کی سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** مراد افسون سے دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطی طلب شفا کی اور دعائین نظر کی ابتدای کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سی یعنی ڈنک زہردار سی اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسی کی حکم مین ہی اور نملہ کہتے ہین چیونٹے کو اور یہان مراد ایک بیماری ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتے ہین شباہت دی اوسکو ساتھ چیونٹے کے بسبب انتشار اسکے کے اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ افسون ان مین اولی اور انفع ہی بنسبت اور امراض کی اور بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہے افسون مگر ان تین چیزون مین

...ساتھ لوگون کے ساتھ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق

واللہ اعلم * وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑھوا وین ہم ٹوک سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ يَعْنِيْ صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گھر مین ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکے چہرے مین سفعہ یعنی زردی تھے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑھوا و واسطے اسکے پس تحقیق اوسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر حدیث سی نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کے ولیکن شارحون نی اوسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر انکے تیز تر بھال سے ہے ۱۲ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئے اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تھے پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہماری پاس ایک منتر کہ پڑھتے ہین ہم اوسکو ڈنک مارنے بچھو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منترون سے پھر عرض کیا اونہون نے وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے تا معلوم کرین کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکھتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے تم مین سے یہ کہ نفع پونہچاوے اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پونہچاوے اوسکو یعنے جس طرح کہ ہو خواہ منتر ہو یا اور طرح بشرطی کہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا تھے ہم پڑھتے منتر بیچ جاہلیت کے پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ اس مین پس فرمایا بیان کرو روبرو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اس مین شرک نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے اس مین اسما جن وشیاطین کے ہون اور معانی اوسکے سے کفر لازم نہ آوے اسیلیے کہا ہے علمانی کہ جن الفاظ کے معانے معلوم نہون افسون ساتھ اونکے نہ کرنا چاہیے مگر آنکہ نقل صحیح شارع سے آیا ہو اور جن بسبب عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتے ہین شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑھے جاتی ہین افسون ساتھ اسما شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات اون کو اور نکل جاتے ہین جگہہ اپنے سے اور اسی طرح سانپ کے کاٹے ہوئے کو بھی کبھے اثر جن کا ہوتا ہے کہ جن بصورت سانپ کے ہوکر کاٹتا ہی جب پڑھا جاتا

اور ساتہ افسون ساتہ نامون شیاطین کے ... سیلان کرتا ہے زہر اوسکا بدن انسان سے اور دفع ہوجاتا ہے
اور اسی سبب اجماع اہل علما کی ہے کہ اسپر کہ مکروہ ہے افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسما و صفات اوسکے
اور بہتر کلمات افسونون کا قرآن عظیم ہی اور افضل سورہ فاتحہ ہے اور معوذتین اور آیۃ الکرسی ہے اور وہ آیتین
کہ مشتمل ہین اوپر مانگنے پناہ چاہنے کے اور تعویذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئی
ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین از انجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کسی کو
نظر آوے مال پر یا فرزند پر کہ جو اوس کو خوش لگتا ہی پڑھی چاہیے کہ کہے ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اونہون نی ایک لڑکی خوبصورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گرد ہاتھوڑی اسکے کا تا نظر اوسکو
نہ لگے اور افسونون مشہورہ سی آیات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکھا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مین نی آپ کی جناب مین
بیٹی کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہو تو آیات شفا سی پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مین نی قرآن مین آیات شفا کو پس
پائین مین نی چھ جگہہ کہ وہ یہ ہین ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ
فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء
پس لکہا مین نے ان آیات کو اور پانی مین دہوکر پلائین اوسکو پس شفا پائی اوسنے فی الحال گویا بند اوسکے پانون سے
کہولا گیا کذا فی المواہب اللدنیۃ اور سعدی چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سنا د ابو القاسم قشیری کی
لایا ہے اور دیکھنا اللہ تعالی کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑہنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکھنا انکا چینی کے باسن
مین اور دہوکر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکہا مین نے بہت مشائخ کو کہ
لکھتے تہی ان آیات کو واسطی بیماری کی رہا یہ کہ یہ مذکورات کہ اجزاء آیات ہین انہین کو لکہی یا تمام آیتین جو کچھ دیکھا گیا
ہی لکھنا انہین جیسا ارکا ہی واللہ اعلم ۔ وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العین
حق فلو کان شیء سابق القدر سبقتہ العین واذا استغسلتم فاغسلوا رواہ مسلم اور روایت ہے
ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز بڑہنے والے
تقدیر سے تو بڑہ جاتی اوس سے نظر اور جسوقت کہ طلب دہوئی کی کیجے جاؤ تم پس دہو نقل کی یہ مسلم نی ف
نظر حق ہی یعنی کار کر جانا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچھا جان کر نظر کری ثابت و واقع ہے ساتھ تقدیر الہی کے
اور حق تعالی نی یہ خاصیت بعضون مین رکھی ہی مانند سحر کے اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اوس چیز کا کیا ہے
اور بڑہنے والی یعنی اگر کوئی چیز پیش اون ہی لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور متغیر کر دیتی اوسکو
اور یہ مبالغہ ہی بیچ شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکی کی اشیا مین اور طلب دہونی کی کیجے جاؤ الخ عادت
تہی لوگون کی کہ نظر لگانی والی کی ہاتہ پاؤن اور ازار کے نیچے سے دہو لیتے تہے اور وہ پانی ڈالتے تہے اوسپر کہ
جسکو نظر لگتے تہے اور اوسکو سبب شفاء کا جانتی تہی پس آنحضرت نی اسکی رخصت دی اور اوسنے فائدہ اسمین یہ ہے

کہ وہم ضائع ہو جاتا ہی اور نظر اس دہونی کا غسل دوسری کی آنکہ مین اوس کا اور یہہ مذہب علما ہی اہل حق کا ... اور فی الحقیقت ... حول
وغیرہ مین اور بعضی لوگ معتزلہ وغیرہ اوسکی منکر ہین جیسی کی تاثیر دعا و صدقہ کی وہ کوئی ہین کہ جو چیز مقدر مین ہی ہونی والی ہی اوسکی ...
نہین جانتی کہ تقدیر منافات ساتہ عالم اسباب کی نہین رکہتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب ہی کہ یہ خاصیت اسد تعالی نی اس مین رکہدی
اور اسکو سبب کیا ہی اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہی اور جب شارع نی خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازان کلام کیا ہی علما نی
بیچ کیفیت نظر کی کہ کیونکر لگتی ہی اور ضرر پہونچاتی ہی بعضی نظر لگانی والون سی منقول ہی کہ کہا اونہون نی کہ جب ہم دیکہتی ہین کسی چیز کو اچہا
جان کر تو ایک حرارت پاتی ہین ہم کہ آنکہہ سی نکلی اور بعضون نی کہا کہ نظر لگانی والی کی آنکہہ سی قوت سمیہ منبعث ہوتی ہی اور متکیف ہوتی ہی
ساتہ اوسکی ہوا اور پہونچتی ہی منظور زدہ کو اور باعث ہوتی ہی فساد و ہلاک کی مثل زہر کی کہ افعی سی پہونچتا ہی یعنی بعضی افعی ایسی ہوتی ہین کہ مجرد نظر
کرنی کی زہر پہونچاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی حاصل یہ کہ مثال تیر کی ایک چیز نظر لگانی والی سی جانب نظر زدہ کی روانہ ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع
کہ بچاو اوسکا کری درمیان مین نہو تو پہونچتی ہی اور کارگر ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع درمیان مین ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سی ہی
تو نہین پہونچتی اور نہین نفوذ کرتی ہی اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانی والی ہی کی طرف پلٹ آتی ہی مانند تیر معکوس کی برتقدیر سختی سپر کی اور جیسکہ
بعضون مین قوت اور خاصیت نظر کی رکہی ہی نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اوسکی کا بہی دیا ہی ۲ح

الفصل الثاني

فصل دوسری عن اسامة بن شريك قال قالوا يا رسول الله افنتداوى قال نعم يا عباد الله تداووا فان الله
لم يضع داء الا وضع له شفاء غير داء واحد الهرم رواه احمد والترمذي وابو داود روایت ہی اسامہ بن شریک
سی کہ کہا عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اسد کیا دوا کرین ہم فرمایا کہ ہان ای بندو اسد کی دوا کرو اسلیی کہ تحقیق اسد تعالی نی نہین
رکہی ہی کوئی بیماری مگر کہ معین کی اوسکی لیی شفا سوای ایک بیماری کی کہ وہ بڑہاپا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** امی بندو
اسد کی یہ اشارہ ہی اسپر کہ دوا کرنی نہین منافی ہی عبودیت و توکل کی لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اسد ہی کو جانو اور دوا کو نرا سبب شفا
۲ح وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكرهوا مرضاكم على الطعام فان الله
يطعمهم ويسقيهم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نی نہ زبردستی کیا کرو اپنی بیمارون کو کہانا کہلانی پر اسلیی کہ اسد تعالی کہانا کہلاتا ہی انکو اور پلاتا ہی انکو نقل کی
ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** کہانا کہلانی پر یعنی کہلانی پلانی پر اور انہین کی حکم مین ہی دوا اور اخیر جملہ
حدیث کی یہ معنی ہین کہ قوت بخشتا ہی اسد تعالی اور مدد کرتا ہی ساتہ اوس چیز کی کہ فائدہ دیتی ہی مثل فائدی کہانی اور پینی کی اور زندہ رہنا
اور قوت ہونی ساتہ قدرت الہی کی ہی نہ ساتہ کہانی پینی کی حاصل یہ کہ نفس ایسی چیز مین مشغول ہی کہ احتیاج طعام کی نہین رکہتا اور اگر ساتہ
جریان عادت کی کوئی سبب واسطی بقا کی چاہیی تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اوسکو کرتی کافی ہی ۲ح وعن انس ان
النبي صلى الله عليه وسلم كوى اسعد بن زرارة من الشوكة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی
انس سی یہ کہ نبی صلی اسد علیہ وسلم نی داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی
ف داغ دیا یعنی اپنی ہاتہ سی یا کسی کو حکم کیا داغنی کا اور نہین معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیی داغ کہان پایا ۲ح وعن زيد بن
ارقم قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتداوى من ذات الجنب بالقسط البحري والزيت رواه الترمذي

نقل زیت کی یعنی ساتہ بیان ... لٹکائی کی ... ترمذی نی وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
ينعت الزيت والورس من ذات الجنب رواه الترمذي اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی
تعریف کرتی زیت اور ورس کی واسطی علاج ذات الجنب کی نقل کی یہ ترمذی نی ف ورس ساتہ زبر واو اور جزم رای کی نام ایک گہانس کا ہی کہ رنگ دیتی ہی
مانند زعفران کی اور سی رنگتی ہین اور ظاہر یہ ہی کہ علاج ذات الجنب کا ساتہ انکی بطریق لدود کی یعنی پہکانی کی منہ مین ہوگا ٭ ح ٭
وعن اسماء بنت عميس ان النبي صلى الله عليه وسلم سألها بما تستمشين قالت بالشبرم قال حار حار
قالت ثم استمشيت بالسنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو ان شيئا كان فيه الشفاء من الموت كان في السنا
رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہی اسماء بنت عمیس سی یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی پوچہا انسی کہ ساتہ کس چیز کے جلاب لیتی ہو تم کہا ساتہ شبرم کی فرمایا کہ گرم ہی گرم ہی کہا اسماء نی پہر جلاب لیا مین نی ساتہ سنا کی
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی اوسمین شفا موت سی تو البتہ ہوتی بیچ سنا کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہ حدیث حسن غریب ہی ف شبرم نام ایک گہانس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ دانہ ہی جوش دی کر پانی اوسکا پیتی ہین
اور لفظ حار حار دو بار ساتہ حاء مہملہ اور تشدید رای کی ہین اکثر صحیح نسخون مین اور اصول معتمدہ مین اور بعضون نی دوسری لفظ کو ساتہ جیم کی ضبط کیا ہے
جیسا اتباع ہی اور اتباع یہ ہی کہ ایک لفظ مہمل بعد لفظ موضوع کی کہ مناسب ہوتا ہی لاتی ہین واسطی مبالغہ کی جیسی چادر وادر اور پہر تقدیر معنی یہ ہین
کہ شبرم نہایت گرم ہی کہ حار درجہ چہارم مین ہی اور اطبا نی منع کیا ہی اسکی استعمال سی بسبب زیادہ مسہل ہونی اسکی کی اور اخیر جملہ مین مبالغہ ہی بیچ
تعریف سنا کی کہ شفا دیتی ہی امراض کثیرہ سی اور افضل کی ہی وہ عجیب دوا ہی کہ اصلا اسمین خوف ضرر کا نہیں اور قریب باعتدال ہی اور حار ہی بیچ
اول مین اور اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو اور جملہ خاصیتون اسکی سی یہ ہی کہ نفع کرتی ہی وسواس سوداوی کو
٭ ح ٭ وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله انزل الداء والدواء وجعل لكل داء
دواء فتداووا ولا تداووا بالحرام رواه ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
تحقیق اللہ تعالی نی اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطی ہر بیماری کی دوا پس دوا کرو لیکن نہ دوا کرو ساتہ حرام کی نقل کی یہ ابوداود نی
ف ساتہ حرام کی یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند انکی کی جو حرام ہین دوا نکرو اور بیچ نہی کی دوا کرنی سی ساتہ حرام چیزون کی مطلق اور ساتہ
شراب کی علی الخصوص حدیثین متعدد آئی ہین ابن مسعود سی روایت ہی کہ خدای تعالی نی نہیں رکہی شفا تمہاری اون چیزون مین کہ حرام کی ہین
تمپر اور طارق جعفی نی سوال کیا آنحضرت سے شراب کی بنانی کا منع فرمایا اونکو اونہون نی کہا کہ دوا کی لیی بناتا ہون مین فرمایا وہ دوا نہیں ہی
بلکہ وہ دکہ ہی اور فرمایا من تداوی بالخمر فلا شفاه الله اور بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر اطبای حاذق اتفاق کرین کہ اس بیماری کی سوای اس
دوا نہیں ہی جائز ہی دوا کرنی ساتہ اوسکی لیکن وجود حاذق لوگون کا اور اتفاق انکا اوپر انحصار دوا کی ایک چیز مین متعذر ہی ٭ ح ٭ وعن
ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدواء الخبيث رواه احمد وابوداود والترمذي وابن ماجة
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوای خبیث سی نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی
ف یعنی دوای نجس یا حرام کی استعمال سی منع فرمایا یا مراد خبیث سی وہ دوای بدمزہ بدبو ہی کہ طبیعت اوسکی استعمال سی متنفر ہوتی ہی اور خوش نہیں کرتی

نفع اوسکا بہت ہوا ہی بسبب حقول کی ... ہی نفع ہو اسکی ع وعن سلمی خادمۃ النبي صلى الله عليه وسلم
قالت ما كان احد يشتكي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعا في رأسه الا قال احتجموا ولا وجعا في رجليه الا قال
اختضبهما رواه ابو داود اور روایت ہی سلمیٰ خادمۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا نہیں کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی درد کا بیچ سر اپنے
کی یعنی اس بیماری کا کہ ہوتی کثرت خون سی مگر فرماتی بھری ہوئی سینگی کھچواؤ اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ پاؤں اپنی کی یعنی اوس درد کا کہ بسبب حرارت کے ہوتا مگر
فرماتی مہندی لگاؤ اونکو نقل کی یہ ابو داود نی ف حدیث مطلق شامل ہی مردوں اور عورتوں کو لیکن لائق یہ ہی کہ اکتفا کریں مرد ساتھ مہندی لگانی کی تلووں
اور پرہیز کریں ناخنوں پر لگانی سی واسطی احتراز کرنی کی مشابہت عورتوں کی سی حتی الامکان ع وعنها قالت ما كان يكون برسول
الله صلى الله عليه وسلم قرحة ولا نكبة الا امرني ان اضع عليها الحناء رواه الترمذي اور روایت ہی سلمی سی کہ کہا
نہ پہونچتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چھری یا مانند انکی کا اور نہ زخم پتھر یا کانٹی کا مگر فرماتی مجکو یہ کہ رکھوں اوسپر مہندی نقل کی یہ
ترمذی نی ف اسلیے کہ مہندی کی برودت سی تخفیف ہو جاتی ہی بیچ حرارت اور الم زخم کی ع وعن ابي كبشة الانماري ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحتجم على هامته وبين كتفيه وهو يقول من اهراق من هذه الدماء فلا يضره
ان لا يتداوى بشيء لشيء رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھری ہوئی
سینگی کھچواتی تھی اپنی سر مبارک پر اور درمیان دونوں مونڈھوں اپنی کی اور فرماتی جو شخص کہ نکالی بعض ان خونوں میں سی پس نہیں ضرر کرتا اوسکو یہ
کہ نہ دوا کری کچھ واسطے کسی بیماری کی نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف اپنی سر مبارک پر الخ احتمال ہی کہ کبھی سر پر سینگی کھچواتی ہوں
اور کبھی درمیان میں مونڈھوں کی اور احتمال یہ بھی ہی کہ دونوں جاگہ کھچواتی ہوں کبھی اور خونوں میں سی ظاہر یہ ہی کہ مراد خون ان اعضای مذکور
کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اوسکی نکالنی کی ع وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم على وركه
من وثء كان به رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی کھچوائی یعنی بھری ہوئی اپنی کولی پر بسبب موچ
کی کہ آئی تھی حضرت کے پای مبارک میں نقل کی یہ ابو داود نی ف وثی ساتھ زبر واو اور جزم ث اور ہمزہ کی درد اور ضرب کہ پہونچی عضو کو بغیر اسکے
کہ ٹوٹ جاوی ع وعن ابن مسعود قال حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ليلة اسري به انه لم يمر
على ملا من الملائكة الا امروه مر امتك بالحجامة رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث
حسن غريب اور روایت ہی ابن مسعود کی کہ کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبروں شب معراج کی ہی یہ کہ نہیں گذری اوپر کسی جماعت کے
فرشتوں میں سی مگر کہ حکم کیا اونھوں نی حضرت کو یعنی پونچایا اونکو حکم الٰہی کہ حکم کرو اپنی امت کو ساتھ پچھنوں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف پچھنوں کی فضیلت کا سبب یہ ہے کہ پچھنے خون کو نواحی جلد سی اخراج کرتی ہیں اور سب اطبا
قائل ہیں اسکی کہ بلاد گرم میں پچھنی افضل ہیں فصد سی اسلیے کہ خون اونکا رقیق اور پختہ ہوتا ہی اور اوپر سطح بدن کی آجاتا ہی اور پچھنوں سی باہر
نکلتا ہی نہ فصد سی الخ ہر امت سی وہ عرب ہیں کہ اوسوقت میں موجود تھی یا مراد امت سی قوم حضرت کے ہی یا مراد امت سی عام ہیں کہ جنکو حاجت پڑی
خون نکلوانی کی حضرت صلعم کی امت میں سی ع وعن عبد الرحمن بن عثمان ان طبيبا سال النبي صلى الله عليه وسلم عن ضفدع
يجعلها في دواء فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم عن قتلها رواه ابو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان سے
یہ کہ تحقیق ایک طبیب نی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی دوا میں مینڈک کی ڈالنی کو کہ درست ہے یا نہیں پس منع کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی

اسکی سی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اور دوالی اوسکی ہی وہ ہین مرسبب ... حاصل ہوتی ہی لعنت سے بیان ... جواب اور

اسکی ہو روایت کہ جامع میں آئی ہی نہی عن الخمر ... للدوا لہذا واسطی نی شاید کہ حضرت نے منع کیا ماری ہیند کی سی اچھی نہیں مناسب جانا دوا کرنی ساتھ اوسکی یا تو اوسکی نجاست و حرمت کے لیی کیونکہ نہیں جائز ہی دوا کرنی ساتھ حرام چیزون کی یا واسطی کراہت طبع کی اور تنفر کی اوس ہی اس سبب کہ دیکھی حضرت نی اوس مین مضرت زیادہ اوس چیز سی کہ دیکھی طبیب نی اس مین منفعت ہو ۱۲ **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاھل رواہ ابوداود وزاد الترمذی وابن ماجۃ وکان یحتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین اور روایت ہی انس سی کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگی بھری ہوئی کھچواتی بیچ ورگو کہ دونون طرف گردن کی ہین اور درمیان مونڈھون کی نقل کی یہ ابوداؤد نی اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نی یہ عبارت اور تھی حضرت سینگی کھچواتی سترھوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستحب الحجامۃ لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تھی کھنچی سینگی سترھوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **وعن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین کان شفاء من کل داء رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھچواوی سترھوین اور انیسوین اور اکیسوین کو ہوتی ہی شفا ہر بیماری سی نقل کی یہ ابوداؤد نی **وعن** کبشۃ بنت ابی بکرۃ ان اباھا کان ینھی اھلہ عن الحجامۃ یوم الثلثاء ویزعم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الثلثاء یوم الدم وفیہ ساعۃ لا یرقأ رواہ ابوداود اور روایت ہی کبشہ بیٹی ابی بکرہ کی سی یہ کہ تحقیق اونکی باپ تھی منع کرتی اپنی گھر کی لوگون کو سینگی کھچوانی سی منگل کی دن اور نقل کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہی یعنی غلبہ خون کا اس مین ایک ساعت ہی کہ نہیں تھمتا خون یعنی پس اگر اس وقت مین خون لیوی شاید کہ موافق اس ساعت کی پڑی اور ہلاک ہو جاوی نہ تھمنی خون سی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** الزھری مرسلا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم یوم الاربعاء او یوم السبت فاصابہ وضح فلا یلومن الا نفسہ رواہ احمد وابوداود وقال وقد اسند ولا یصح اور روایت ہی زہری تابعی سی بطریق ارسال کی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص سینگی کھچوائی بدھ کی دن یا ہفتہ کی دن پھر پہونچی اوسکو کوڑھ پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنی کو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نی اور کہا ابوداؤد نی کہ تحقیق اسناد کی گئی ہی یہ حدیث یعنی متصل ہی باعتبار راویون کی ایک اور اسناد سی اور صحیح نہیں ہی وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہی بسبب اسکی قوت مرسل کو اور مرسل حجت ہی ہماری نزدیک اور تمام نقادوں کی نزدیک ۱۲ **وعنہ** مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم او اطلی یوم السبت او الاربعاء فلا یلومن الا نفسہ فی الوضح رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی زہری سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھچوائی یا لیپ کیا یعنی کسی عضو بدن پر نورہ ہفتی کی یا بدھ کی پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنی کو بیچ پہونچ جانی کوڑہ کی نقل کی بغوی نی شرح السنہ مین **وعن** زینب امرأۃ عبد اللہ بن مسعود ان عبد اللہ رأی فی عنقی خیطا فقال ما ھذا فقلت خیط رقی لی فیہ قالت فاخذہ فقطعہ ثم قال انتم ال عبد اللہ لاغنیاء عن الشرک سمعت

كنت أختلف إلى فلان [redacted] رقاني سكنت فقال عبد الله إنما ذلك عمل الشيطان كان ينخسها بيده فإذا
رقي كف عنها إنما كان يكفيك أن تقولي كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أذهب البأس رب
الناس واشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما رواه أبو داود اور روایت ہی زینب عورت عبد اللہ
بن مسعود کی سی کہ تحقیق عبد اللہ نی دیکھا میری گردن میں ایک تاگا پس کہا کیا ہی یہ پس کہا میں نی تاگا ہی یہ منتر پڑھا گیا ہی واسطے
میری اس میں کہا زینب نی پس لیا عبد اللہ نی اوس تاگی کو اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا اوسکو پھر کہا تم ای اہل عبد اللہ کی البتہ بی پروا ہو شرک
سی سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق منتر اور منکی اور ٹوٹکی شرک ہین پس کہا میں نی کس طرح کہتی ہو اسطرح سی یعنی اور حکم کرتی ہو
مجکو ساتہ توکل کی اور نہ منتر کرنی کی باوجودی کہ میں نی منتر کرنی میں فائدہ پایا ہی البتہ تحقیق تہی آنکہہ میری نکلی پڑتی بسبب درد کی اور میں آمد و رفت کرتی تہی طرف
فلانی یہودی کی پس جب منتر پڑہکر دم کیا اوسنی آنکہہ پر آرام پایا آنکہہ نی پس کہا عبد اللہ نی نہیں ہی یہ سو آنکہہ کا اور اچہا ہونا اوسکا بسبب منتر کی مگر کام
شیطان کا تہا شیطان چونکتا تہا آنکہہ کو اپنی ہاتہ سی پس جب منتر پڑہا گیا باز رہا شیطان آنکہہ سی ای اسکی نہیں کہ تہا کافی تجکو یہ کہ کہتی تو جیسیکہ
تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کہو دی تو بیماری کو ای پروردگار لوگون کی اور شفا دی تو ہی شفا دینی والا نہیں شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چہوڑے
بیماری کو نقل کی یہ ابو داود نی **ف** بی پروا ہو شرک سی اور محتاج اسکی نہیں کہ بیچ دفع امراض و مضرتون کی تمسک ساتہ ان افعال کی کرو کہ
شرک کرتی ہین اور متضمن شرک کو ہین اسلیی کہ متعارف اس زمانہ میں منتر عہد جاہلیت کی تہی کہ مشتمل تہی مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی قاری رح نی
لکہا ہی کہ مراد شرک سی اعتقاد اسکا ہی کہ یہ سبب قوی ہی اور اوسکی لیی کچہہ تاثیر ہی پس یہ شرک خفی ہی اور اگر اعتقاد کری یہ کہ وہ موثر ہی
پس وہ شرک جلی ہی اور منتر یعنی وہ منتر کہ اسمین نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوای اسکی وہ چیز ہو کہ نہیں جائز ہی شرعا اور اسمین داخل ہی وہ
منتر کہ معلوم ہون معنی اوسکی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی بمعنی تعویذ کی کہ لڑکی کی گلی میں ڈالا جاوی اور یہان وہ تعویذ مراد ہی کہ ہون اوسمین اسمای الٰہی
اور آیات اور دعائین ماثورہ اور بعضون نی کہا کہ تمیمہ کہتی ہین منکی کو کہ عورتین اولاد کی گلی مین ڈالتی ہین بگمان اسکی کہ اس سی نظر نہین لگتی اور تولہ
ساتہ زیر تے اور زبر واو ولام کی ایک قسم ہی سحر کی کہ ڈوری ہی یا کاغذ ہی واسطی محبت مرد و عورت کی کرتی ہین اور شرک ہین یعنی سبب کام اہل شرک
کی ہین اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہین جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تہا یعنی یہ درد جو تیری آنکہہ میں تہا نہیں تہا وجہ بیماری
بلکہ ضربہ تہا ضربات شیطان سی **وعن** جابر قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن النشرة فقال هو من عمل الشيطان
رواه أبو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سی پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہی نقل کی یہ ابو داود نی
ف نشرہ ساتہ پیش نون و سکون شین معجمہ کے ایک قسم ہی افسون کی کہ آسیب زدہ کی لیی کرتی ہین اور قاموس میں ہی کہ نشرہ رقیہ یعنی
افسون ہی کہ علاج کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی مجنون و مریض پس حاصل معنی اوسکی رقیہ اور تعویذ ہین پس مراد ساتہ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کہا
وہ رقیہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سی ہی مشتمل اسمای بتون اور شیاطین کی کو یا زبان عبرانی میں ہو کہ معلوم نہون معنی اوسکی نہ ساتہ قرآن اور اسمای الٰہی
کی ہو **وعن** عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما أبالي ما أتيت إن أنا شربت ترياقا أو
تعلقت تميمة أو قلت الشعر من قبل نفسي رواه أبو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی نہیں
کرتا مین ہر عمل کو کہ کروں میں اگر پیون میں تریاق یا لٹکاؤں میں گلی میں منکا یا کہوں میں شعر یعنی تصنیف کروں شعر اپنی طرف سی نقل کی یہ ابو داود نی **ف**

رأى عامر بن ربيعة سهل بن حنيف يغتسل فقال والله ما رأيت كاليوم ولا جلد مخبأة فلبط سهل فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل له يا رسول الله هل لك في سهل بن حنيف والله ما يرفع رأسه فقال هل تتهمون له أحدا فقالوا نتهم عامر بن ربيعة قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عامرا فتغلظ عليه وقال علام يقتل أحدكم أخاه ألا بركت اغتسل له فغسل له عامر وجهه ويديه ومرفقيه وركبتيه وأطراف رجليه وداخلة إزاره في قدح ثم صب عليه فراح مع الناس ليس له بأس رواه في شرح السنة ورواه مالك وفي روايته قال إن العين حق توضأ له فتوضأ له

اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل بن حنیف سی کہ کہا دیکہا عامر بن ربیعہ نی سہل بن حنیف کو نہاتی پس کہا عامر نی قسم ہی اللہ کی نہین دیکہا مین نی کوئی دن مانند آج کی دن کے اور نہ جلد کسی پردہ نشین کی مانند اس جلد کی یعنی جلد سہل کی کہا ابو امامہ نی پس گرایا گیا سہل یعنی گر پڑا زمین پر ماری ٹوک اوسکی کی پس لایا گیا سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا گیا واسطی رسول خدا کی ای رسول خدا کی کیا ہی آپ کو رغبت بیچ علاج کرنی سہل بن حنیف کی قسم ہی اللہ کی نہین اوٹہاتا ہی سر اپنا پس فرمایا حضرت نی کیا گمان کرتی ہو کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہی پس کہا لوگون نی کہ گمان کرتی ہین ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اوسنی نظر لگائی کہا راوی نی پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامر کو اور سخت کہا اوسکو اور فرمایا کس واسطی قتل کرتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی کو کیون نہ دعا دی تو نی اوسکو ساتہ برکت کی یعنی کیون نہ کہا تو نی بارک اللہ علیک تا کہ نہ تاثیر کرتی آنکہ تیری نظر کی دہو یعنی اعضا اپنی سہل کی لیی اور ڈالی نی اوسپر پس دہوئی واسطی اوسکی عامر نی منہ اپنا اور ہاتہ اپنی اور کہنیان اپنی اور گہٹنی اپنی اور سرے اپنی دونون پاؤن کی انگلیون کی اور جہنا ازار کی اندر کی یعنی ستر اور ران اور کولی ایک پیالہ مین پہر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل اوٹہکر ساتہ لوگون کی اس حال مین کہ نہ تہا اوسکو کچہ خلل یعنی اوسی وقت صحت پائی اور کیا نقل اس کی بغوی نی شرح السنہ مین اور نقل کی یہ مالک نی اور مالک کی روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی نظر کی دہو یعنی نظر لگنی والی کو تحقیق نظر حق ہی وضو کر دی واسطی اوسکی پس وضو کیا واسطی اوسکی **ف** کہا نووی نی کہ صفت ٹوک لگانی والی کی وضو کا نزدیک علما کی اس طرح ہی کہ لایا جاوی پیالہ پانی کا اور نہ رکہا جاوی پیالہ زمین پر پہر لیوی وہ ایک چلو اوس سی کلی کری پہر ڈالی کلی پیالہ مین پہر لیوی اوسمین سی پانی اور دہووی اوس سی منہ اپنا پہر لیوی بائین ہاتہ سی پانی اور دہووی داہنی ہتہیلی اپنی پہر لیوی داہنی ہاتہ سی پانی اور دہووی اوس سی ہتہیلی بائین پہر بائین ہاتہ سی پانی لیوی اور دہووی کہنی داہنی پہر داہنی ہاتہ سی لیوی پانی اور دہووی کہنی بائین اور نہ دہووی اوس چیز کو کہ درمیان کہنیون اور ہتہیلیون کی ہی پہر دہووی قدم داہنا پہر بایان پہر گہٹنا داہنا پہر بایان بطور سابق کی اور یہ سب پیالہ مین ہووی پہر تہبند کی اندر سی دہووی پس جب یہ دہو چکی ڈالی پانی اوسکی پیچہی سی اوسکی سر پر اور اس طرح کی معالجات سر حکمتون سی ہین کہ عقل دریافت کرنی انکی سی عاجز ہی اور کہا مازری نی کہ یہ وضو کیا واجب ہی اور جبر کیا جاوی نظر لگنی والا اوپر وضو کی واسطی ٹوک زدہ کی بسبب صحیح روایت کی اور کہا کہ بعید ہی خلاف کرنا اس مین جبکہ خوف ہو ٹوک زدہ کی ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض نی کہ جب معروف ہو کوئی ساتہ نظر لگانی کی تو لازم ہی کہ پرہیز کری اوس سی اور لائق ہی امام کو کہ منع کری اوسکو ملنی سی لوگون سی اور حکم کری اوسکو کہ اپنی گہر مین رہا کری اور اگر محتاج ہو تو وظیفہ مقرر کری اوسکی لیی بقدر کفایت اوسکی کی ساتہ ضرر اوسکا اسی سی ضرر جذامی کی ہی اور کہا نووی نی کہ قول اس کہنی والی کا صحیح متعین ہی اور نہین معلوم ہوا غیر اسکی سی خلاف اسکا واللہ اعلم

وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان

[redacted]

قُلْتُمَا قُلْتُ أَعُوذُ بِهِمَا وَرُبَّمَا سَوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ روایت

ہی ابن حابس جہنی سی کہا کہ سنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتی ہوؤں کی پس پوچھا بہتر پناہ مانگنے والوں کو فرمایا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ

برب الناس ہیں جب سے یہ دونوں سورتیں شروع کی حضرت نے پناہ مانگنی ساتھ ان دونوں سورتوں کی اور چھوڑ دی پناہ پکڑنی سوای ان دونوں کی نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے

اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ فِيكُمُ الْمُغَرِّبُونَ قُلْتُ وَمَا

الْمُغَرِّبُونَ قَالَ الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دکھلائی دیتی ہیں

تمہاری اندر مغربون کہا مین نے کہ کون ہین مغربون فرمایا وہ لوگ ہین کہ شریک ہوتی ہین ان مین جن نقل کی یہ ابو داود نے **ف** شریک ہوتی ہین جن یعنی اونکے

نطفہ میں اور اولاد میں بسبب ترک کرنی ذکر اللہ کی وقت صحبت کرنی کی بیوی سی پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کی ساتھ ملاتا ہی اور جماع کرتا ہی ساتھ اوسکی جیسے کہ فرمایا

اللہ تعالی نے وشارکہم فی الاموال والاولاد پس واجب ہے انسانکو کہ کرے جسطرح حدیث میں آیا ہی کہ جب صحبت کرنی لگی بیوی اپنی سی تو کہی بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان

وجنب الشیطان مارزقتنا پس جب کہ کرتا ہی یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہی شیطان صحبت کرنی میں پس معنی مغربون کی ہین تجاوز کرنی والی کرخدا

سی اور دور لینے والے نفس اپنے کو ذکر حق سی وقت جماع کی یا دور ڈالنے والے فرزند کو جنس اپنی سی اور لانی والی رگ غریب کو نسب مین پس وہ وقت

غفلت کا ہوتا ہی ہوشیار رہے تا بچے اس بلای عظیم سی اور بسبب اسکی ترک کرنی کی فساد ابنای روزگار کا ظاہر ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد

مشارکت جن سی اون مین حکم کرنا اونکا ہی اونکو ساتھ زنا کی اور اچھا کر دکھانا ہی زنا کا اونکو پس پیدا ہوتی ہی اولاد زنا سی ع **وَذُكِرَ** حَدِيثُ

ابْنِ عَبَّاسٍ خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ فِي بَابِ التَّرَجُّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ سرا اوسکا خیر ما تداویتم ہی بیچ باب ترجل کے

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوقُ إِلَيْهَا

وَارِدَةٌ فَإِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالصِّحَّةِ وَإِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالسَّقَمِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معدہ آدمی کا نسبت بدن کی مانند حوض کی ہی بہ نسبت درخت کی اور رگین بیچ پیٹ آدمی کی کہ اعضا سی آئی ہین طرف معدہ کے

اور پیوستہ ہین ساتھ اسکی ایسی ہین کہ جیسے کوئی پانی پینی کی لیے حوض پر آوے پس جسوقت تندرست ہوتا ہی معدہ پہرتی ہین رگین معدہ سے طرف اعضا کی ساتھ رطوبات

جیدہ اور غذای صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوت اوسکی کی ہی اور جب فاسد ہوتا ہی معدہ پہرتی ہین رگین طرف اعضا کی ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کے

کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اوسکی کے ہین **ف** یعنی حال اوسکا مانند حال حوض کی ہی کہ رگ و ریشے درخت کی اوسکی طرف جا کر رطوبات کو جذب کرتی ہین

اگر پانی صاف شیرین ہی تو سبب تازگی اور نشو نمای درخت کا ہوتا ہی اور اگر پانی مکدر و شور ہی تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہی کذا ذکرہ الطیبی

اور اظہر یہ ہی کہ حمل کرین اسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال و آداب اوسکی موافق کہانی پینی اوسکی کی ہوتی ہین پس اگر داخل ہو حرام پیٹ مین

صادر ہوتی ہین افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہین افعال وغیرہ فضول ہر اصول و فروع سی پس ہی طعام تخم افعال کا اور افعال بمنزلہ

روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہین اوس سی فی الحال جیسے کہا گیا ہی کل اناء یترشح بما فیہ اور فرمایا اللہ تعالی نے کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا

آنحضرت نے من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ اور اس حدیث میں بعضون نے کلام کیا ہی اور بعضون نے اسکو موضوعات مین گنا ہی اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب

تعدد طرق و تقویت اسکی کی ساتھ روایت طبرانی اور بیہقی کی ہی حسن یا ضعیف پس نہین صحیح ہی یہ کہ کہا جاوی اسکی حق مین کہ باطل لا اصل لہ ع **وَعَنْ**

عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ أَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهُ

ثم دعا بملح وماء فجعله في اناء ثم جعل يصبه على اصبعه حيث لدغته ويمسحها ويعوذها بالمعوذتين
رواهما البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اوس وقت کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات
نماز پڑھتی پس رکہا ہاتھ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی اونگلی میں بچھو نے پس مارا اوسکو حضرت نے ساتھ پاپوش اپنی کی پس مار ڈالا اوسکو پس جب فارغ ہوئے
نماز سی فرمایا لعنت کری اللہ بچھو کو کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو نے
ہر ایک کو ایک باسن میں پھر شروع کیا کہ ڈالتی تھی اوسکو یعنی اوس چیز کو کہ باسن میں تھی اپنی اونگلی پر اوس جگہ کہ کاٹا تہا بچھو نی اور ملتی تھی اونگلی کو اور
پڑھتی اوسپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کین یہ دونوں حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان میں وعن عثمان بن عبد الله بن
موهب قال ارسلني اهلي الى ام سلمة بقدح من ماء وكان اذا اصاب الانسان عين او شيء بعث اليها مخضبه
فاخرجت من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت تمسكه في جلجل من فضة فخضخضته له فشرب منه
قال فاطلعت في الجلجل فرأيت شعرات حمراء رواه البخاري اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہا بھیجا مجکو اہل میری نے
طرف ام سلمہ کی ساتھ پیالی پانی کی اور تھی عادت جسوقت کہ پہنچتی آدمی کو نظر یا کچھ اور مرض بھیجتا طرف ام سلمہ کی ایک بڑا پیالہ پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھین رکھتین بال کو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتین اوسکو اوسکی لیے پس پیتا وہ اوس پانی سی کہا راوی نی پس جہانکا مینی نلی مین
پس دیکھے مین نے کتنے ایک بال سرخ روایت کیا یہ بخاری نے **ف** کہا طیبی نے کہ شاید چاندی کا برتن تہا مانند ڈالنی حریر کی کعبہ پر واسطی تعظیم کی اور بال سرخ خلقی تھی یا بھوری
تھی بسبب بڑہاپی کی یا مہندی مین لگی ہوئی تھی یا بسبب خوشبوئی کی متغیر ہوگئی تھی رنگ وعن ابي هريرة ان ناسا من اصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم الكماة جدري الارض فقال رسول الله صلى الله عليه و
سلم الكماة من المن وماؤها شفاء للعين والعجوة من الجنة وهي شفاء من السم قال ابو هريرة فاخذت
ثلثة اكمؤ او خمسا او سبعا فعصرتهن وجعلت ماءهن في قارورة وكحلت به جارية لي عمشاء فبرأت رواه
الترمذي وقال هذا حديث حسن اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کتنے ایک آدمیوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ مین سے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کھنبی چیچک ہی زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی
قسم من سے ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطے آنکھ کی اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہی بہشت سے ہی اور وہ شفا ہی زہر سے کہا ابو ہریرہ نے پس لین
مین نی تین کھنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مین نی اونکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکھا مین نی اونکا پانی شیشہ مین اور بطور سرمہ کی لگایا مینے اوسکو
ایک اپنی لونڈی چندہی کی آنکھ مین پس اچھی ہوگئی وہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** چیچک ہی الخ یعنی جیسی دانہ چیچک
کی فضلات ردیہ ہین کہ لڑکون کی پوست مین سی باہر نکل آتے ہین ایسی ہی کھنبی بھی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سی نکلتی ہی یہ بات صحابہ نی از راہ
مذمت کھنبی کی کہی پس آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کھنبی من سی ہی یعنی جملہ عطایا سی ہی کہ منت رکھی اللہ تعالی نی اپنی بندون پر
ساتھ اسکی کہ بی مشقت بوئی اور پانی دینی کی زمین سی نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی اوس من کی ساتھ کہ حضرت موسی کی قوم پر اوترا
تہی یعنی جیسی وہ بی مشقت اترتی تھی ویسی ہی یہ بھی بی مشقت تخم ریزی وغیرہ کی اگتی ہی اور ظاہر یہی ہی کہ ایک روایت مین آیا ہی الكماة من المن
والمن من الجنة اور پانی اسکا الخ کہا نووی نی کہ کہا بعضون نی کہ نرا پانی کھنبی کا شفا ہی اور بعضون نی کہا ملا کر ساتھ کسی دوا کی اور بعضون نی کہا کہ اگر ہو واسطے
ٹھنڈک آنکھوں کی گرمی کی تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتھ اور دوا کی اور صحیح بلکہ صواب یہ ہی کہ نرا پانی سے شفا ہی مطلق

[illegible] نکلتی ہے ... پینے کی چیز ... اسمیں شفا ہے ... سبب ... اور ... حدیث کی اور ... کی واسطے

آدمیوں کی واسطے کا حاصل ہی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِّنَ الْبَلَاءِ رواہ ابن ماجہ روایت ہی اونہیں سے یعنی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے میں صبح کو نہیں پہونچتی اوسکو بڑی بلا **ف** یعنی برکت اور خاصیت شہد سے بلائے عظیم دفع ہوتی ہی چہ جائی حقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ میں شہد ساتھ پانی کی ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتی تہی انتہی اور لکھا ہی علمائی کہ بیچ پینی شہد کی پانی میں ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہیں پاتے اوسکے معرفت کے مگر فضلائے اطبا ہیسلیے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اوسکا نہار منہ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دھوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اور فضلون کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو ساتھ اعتدال کی اور کہولتا ہی سدون کو وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ الْاَخِيْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہین نقل کین یہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہی بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی **ف** شہد مین شفا ہی بحسب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء للناس اور قرآن کی حق مین فرمایا ہی ہدی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ طیبی فرمایا کہ ہی شفا روح وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰى هَامَتِهٖ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ اَنَا مِنْ غَيْرِ سُمٍّ كَذٰلِكَ فِيْ يَافُوْخِيْ فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّيْ حَتّٰى كُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ نے پچھنے لیے درمیان سر کے بسبب بیماری کی کہ ہوئی تہی کہانے زہر دار بکری کی سے کہا معمر نے کہ روات اس حدیث سے ہی پس پچھنے لیے مین نی بغیر کہانی زہر کی اسی طرح بیچ میان سر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی یہانتک کہ سکھلایا جاتا تہا مین الحمد نماز مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر علت کے اسکی کہ محتاج کری خون نکالنی کا باعث ضرر کا حافظہ مین ہے وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ يَنْبَغُ بِيَ الدَّمُ فَأْتِنِيْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ وَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ اُصِيْبَ بِهٖ اَيُّوْبُ فِي الْبَلَاءِ وَمَا يَبْدُوْ جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نافع سے کہ کہا کہا ابن عمر نے اے نافع جوش کیا ہی میری بدن مین خون نے پس بلا لا میری پاس سینگی والی کو کہ پچھنے لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑہی کو اور نہ لڑکی کو یعنی قوی سینگی اچھی طرح کہینچے گا کہا نافع نے اور کہا ابن عمر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے ہوئی سینگی کہچوانی نہار منہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل مین اور زیادہ کرتی ہی حفظ مین یعنے اوسکو کہ حافظہ نہیں رکہتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کہچوانی والا پس کہچوادی دن جمعرات کے اوپر نام اللہ تعالی کی اور بچو سینگی کہچوانی سی دن جمعہ کی اور دن ہفتہ کی اور دن اتوار کی اور سینگی کہچواؤ پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو سینگی کہچوانی سی دن بدھ کی اسلیے کہ وہ ایسا دن ہی کہ پڑی اوسمیں ایوب بلا مین اور نہیں ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کی یا بدھ کی رات،

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ
رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اوسوقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات
نماز پڑہتے پس رکہا ہاتہہ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی اونگلی مین بچہو نی پس مارا اوسکو حضرت نے ساتہہ اپوش اپنی کی پس قتل کیا اوسکو پس پہیر کر
نماز سی فرمایا لعنت کری اللہ بچہو کو کہ نہین چہوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پہر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو بیچ
ہر ایک کو ایک باسن مین پہر شروع کیا کہ ڈالتے تہی اوسکو یعنی اوس چیز کو کہ باسن مین تہی اپنی اونگلی پر اوس جگہہ کہ کاٹا تہا بچہو نی اور ملتی تہی اونگلی کو اور
پڑہتے اوسپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ
فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ
قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہا بہیجا مجکو اہل میرے نے
طرف ام سلمہ کی ساتہہ پیالی پانی کی اور تہی عادت جسوقت کہ پہونچتی آدمی کو نظر یا کچہہ اور مرض بہیجتا طرف ام سلمہ کی ایک بڑا پیالہ پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تہین رکہتین بال کو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتین اوسکو اوسکی لیے پس پیتا وہ اوس پانی سی کہا راوی نی پس جہانکا مین نے نلی مین
پس دیکہے مین نے کتنے ایک بال سرخ روایت کیا یہہ بخاری نے ف کہا طیبی نے کہ استعمال چاندی کا یہان تہا مانند ڈالنی حریر کی کعبہ پر واسطی تعظیم کی اور بال سرخ خلقی تہی یا بوڑہی
تہی بسبب بڑہاپی کی یا مہندی مین رنگی ہوئی تہی یا بسبب خوشبوئی کی متغیر ہوگئی تہی سرخ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ
ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کتنی ایک آدمیون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ مین سے کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہنبی چیچک ہی زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنبی
قسم من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کی اور عجوہ کہ قسم نفیس کہجور کی ہی بہشت سی ہی اور وہ شفا ہی زہر سی کہا ابوہریرہ نی پس لین
مین نی تین کہنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مین نی اونکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکہا مین نی اونکا پانی شیشہ مین ور ڈالا سرمہ کی یا مین نے اوسکو
ایک اپنی لونڈی چندہی کی آنکہہ مین پس اچہی ہوگئی وہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن ہے ف چیچک ہی الخ یعنی جیسی ورم چیچک
کی فضلات سی ہین کہ لڑکون کی پوست مین سی باہر نکلیاتے ہین ایسی ہی کہنبی بہی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سی نکلتی ہی یہہ بات صحابہ نی ازراہ
مذمت کہنبی کی کہی پس آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کہنبی من سی ہی یعنی جملہ عطایا سی ہی کہ منت رکہی اللہ تعالی نی اپنی بندون پر
ساتہہ اوسکی کہ نہ مشقت ہوئی اور پانی دینی کی زمین سی نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی اوس من کی ساتہہ کہ حضرت موسی کی قوم پر اوترتے
تہی بے محنت وہ بلا مشقت اوترتی تہی اور یہہ بہی بلا مشقت تخم ریزی وغیرہ کی اگتی ہی اور یہہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہی الکماۃ من المن
والمن من الجنۃ اور پانی اسکا اکہہ آنکہہ کی شفا ہی کہا بعضون نی کہ نرا پانی کہنبی کا شفا ہی اور بعضون نی کہا ملا کر ساتہہ کسی دوا کی اور بعضون نے کہا کہ اگر واسطی
ٹہنڈک آنکہون کی گرمی کی ہو تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتہہ اور دوا کی اور صحیح بلکہ صواب یہہ ہی کہ نرا پانی سے شفا ہی مطلق

[redacted]

نی وقت سنی ساتہ پانی میں ملا کر پیتا تو بالکل جاتی رہی تھی پھر دوسری بار آئی تو سبب کے اوسکی ساتہ حدیث کی اور شہد کے جانے سے بھی شفا ہو گئی کامل اوسکی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِنَ الْبَلَاءِ اور روایت ہی اونہین ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی چاٹی شہد تین دن ہر مہینی مین صبح کو نہین پہونچتی اوسکو بڑی بلا **ف** یعنی برکت اور خاصیت شہد سے بلای عظیم دفع ہوتی ہی چہ جای حقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نی کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ مین شہد ساتہ پانی کی ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتی تھی نہار اور لکھا ہی علمانی کہ بیچ پینی شہد کی پانی مین ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہین پاتے اوسکے معرفت کے مگر فضلا اطبا ایسلیے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اوسکا نہار منہ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دہوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اور فضلون کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو ساتہ اعتدال کی اور کہولتا ہی سدّون کو **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ الْاَخِيْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہین نقل کین یہ دونون حدیثین ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نی صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہی بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی **ف** شہد مین شفا ہی بحسب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء للناس اور قرآن کی حق مین فرمایا ہی ہدی و شفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ اسلیے فرمایا کہ ہدی و شفا **وَعَنْ** اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰى هَامَتِهٖ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ اَنَا مِنْ غَيْرِ سَمٍّ كَذٰلِكَ فِيْ يَافُوْخِيْ فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّيْ حَتّٰى كُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ نی پچھنی لیی درمیان سر کے سبب بیماری کی کہ ہوئی تھی کہانی زہر بہری بکری کی سی کہا معمر نے کہ روات اس حدیث کے ہی سب پچھنے لیی مین نی بغیر کہانی زہر کی اسی طرح بیچ میان سر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی یہانتک کہ سکہلایا جاتا تہا مین الحمد نماز مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر علت کے ایسکی کہ محتاج کری خون نکالنی کا باعث ضرر کا حافظہ مین ہے **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ يَنْبَغُ بِيَ الدَّمُ فَأْتِنِيْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ وَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ اُصِيْبَ بِهٖ اَيُّوْبُ فِي الْبَلَاءِ وَمَا يَبْدُوْ جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا کہا ابن عمر نی ای نافع جوش کیا ہی میری بدن مین خون نی پس بلا لا میری پاس سینگی والی کو کہ پچھنے لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑہی کو اور نہ لڑکی کو یعنی قوی سینگی اچھی طرح کہینچے گا کہا نافع نی اور کہا ابن عمر نی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی سینگی کھچوانی نہار منہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل مین اور زیادہ کرتی ہی حفظ مین یعنے اوسکو کہ حافظہ نہین رکہتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کھچوانی والا پس کھچواوی دن جمعرات کے اوپر نام اللہ تعالی کی اور بچو سینگی کھچوانی سی دن جمعہ کی اور دن ہفتہ کی اور دن اتوار کی اور سینگی کھچواو پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو سینگی کھچوانی سی دن بدھ کی اسلیے کہ وہ ایسا دن ہی کہ پڑی اوسمین ایوب پر بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کی یا بدھ کی رات۔

ف ... ظاہر یہی ہی کہ سبب ... کا بلا عذر لینا پچھنی تھا بدہ کی دن اور ...

شاید کہ یہ حکم اون اسباب سی ہو اور لکہا ہی علمانی کہ حدیث کبشہ بنت ابو بکرہ سی کہ فصل دوسری ... معلوم ہوا کہ خون لینا منگل کے دن خوب نہیں اور اس حدیث مین برخلاف اسکی آیا جواب اسکا یہ کہ بر تقدیر صحت حدیث کبشہ کی مراد یہان یہ ہی کہ منگل کہ سترہوین تاریخ واقع ہو جیسی کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور مگر بیچ دن بدہ کی ظاہر یہ ہی کہ یہ حصر باعتبار غالب اوقات ہی اور راہ مبالغہ کی ہی واللہ اعلم ع ح

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشَرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَالِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہری ہوئی سینگی کہچوانی منگل کی دن سترہوین تاریخ مہینے کے سبب دوا ہی واسطی بیماری برس روز کی نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نی کہ مصاحب ہے امام احمد بن حنبل کا اور نہیں اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اوسپر اعتماد کرین اسی طرح سی ہی منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی ہی اور روایت کے رزین نی مانند اسکے ابی ہریرہ سی ف منگل کی دن کچھنی لینی مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق ہی یہ کہ پرہیز کری اس سی جبتک کہ نہو اوسمین ضرورت واللہ اعلم ع

ف چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نی احکام و اقسام سحر کی تفسیر مین تحت آیۃ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سی لکھی ہین ترجمہ اوسکا خلاصہ کر کر لکھا جاتا ہی تا مفید ہو جانا چاہیئی کہ حکم سحر کا مختلف ہی اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنی نام بتون کی اور ارواح خبیثہ کی ساتہ ایسی تعظیم کی کہ شایان رب العزت کے ہی مانند ثابت کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکلکشائی کی یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیرہ ذالک واقع ہو بلا شبہ وہ سحر کفر ہی اور کرنیوالا اوسکا مرتد ہوتا ہی اور اسی طرح جو کوئی کہ اس طرحکا سحر واسطی کسی مطلب اپنے کی کرواوی دیدہ و دانستہ تو وہ بہی کافر ہوتا ہے اور احکام ارتداد کی اوسپر جاری ہون گی اگر مرد ہی تو اوسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیئی تا توبہ کری اور اس قول او فعل سی تبرا کری اور بعد تین دن کے اگر توبہ اوس سے درست نہوئی تو اوسکو مار ڈالین اور پہینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کی اوسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کی اوسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اوسکی لیی فاتحہ اور درود و صدقات نہین اور اگر عورت ہی تو اوسکو بہی نزدیک امام شافعی کی بطریق مردون کی بعد از مہلت دینے تین روز کی مار ڈالین اور امام اعظم رح کی نزدیک قید کرین ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کری اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد و کفر کا نہو لیکن کرنی والا اوسکا دعوی کرتا ہی کہ مین اپنی سحر سی کار خدائی کر سکتا ہون مثلا آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کی یا پتہر کو لکڑی یا لکڑی کو پتہر کر سکتا ہون یا کار پیغمبرون کے اور معجزات اونکی کر سکتا ہون مانند اوڑنی کی ہوا مین یا قطع کرنی مسافت ایک مہینی کی ایک لحظہ مین پس وہ بہی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوی کے نہ بسبب نفس سحر کی اور اگر کہتا ہی کہ ان اعمال بد میری مین ایک خاصیت ہی کہ بسبب اوسکی قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور پہونچانا امن کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون پس یہ سحر جہوٹ باندہنا اور فسق ہی اور کرنی والا اسکا کاذب و فاسق ہی اگر یہ اپنی سحر سی نفس معصوم کو ہلاک کری تو مانند قصاص اور پہانسی دینی والی کی اسکو مار ڈالین اسلیے کہ سعی کرنی والا ساتہ فساد کی ہی اور اس باب مین میان ساحر اور ساحرہ کی کچہ فرق نہین یہ جو کچہ کہ امام فخر الدین رازی اور اور علمای حنفیہ نی منقح کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سی یون آیا ہی کہ جو کسیکو معلوم کرین کہ وہ سحر کرتا ہی ساتہ اقرار و بینہ کی یہ بات ثابت ہو تو اوسکو مار ڈالنا چاہیئی اور طلب توبہ کی اوس سی نکرنی چاہیئی اور اگر کہی کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اوسکی بات کو قبول نکرنا چاہیئی ہان اگر کہی کہ مین سابق مین سحر کرتا تہا اور ایک مدت سی اس شغل کو ترک کر دیا ہی مین نے تو اوسکی قول کو قبول کرین اور اوسکے ...

سحر کیا تھا اور پہنچا سحر انکو اوقات مارڈالتا ہی اوسپر قصاص واجب ہوتا ہی اور اگر کہی مین نی اوسکو سحر کیا ہی لیکن سحر میرا ایسا ہی جو مارڈالتا ہی اور کبہی نہین
قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنی چاہییں اور اگر کہی کہ مینی اور کو سحر کیا تھا اتفاقا نام اسکا ساتہ نام اوسکی کی موافق پڑا یا اگر اسکا بیچ
جگہ سحر کی پڑا اور اسمین تاثیر کی پس قتیل خطا ہوا احکام خطا کی اوسپر جاری ہوتی ہین اور یہان ایک شبہ ہی کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہی حاصل اوسکا
یہ ہی کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الہی سی صادر ہوتی ہین اکثر اوقات اولیاسی ظہور مین آتی ہین مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون
کی اور ایسی ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کی ہین مانند زندہ کرنی موتی کی اور قطع کرنی مسافت طویلہ کی ایک ساعت مین اور
مانند انکی کی اولیا سی کثیر الوقوع ہین اور احوال لکہنی والی ان اولیا کی اون افعال کو بیچ کرامات و مناقب اون اولیا کی لکہتی ہین اگر
نسبت کرنا فعل الہی کا ساتہ غیر کی کفر ہو تو یہان بہی کفر لازم آوی اور اگر بنظر سبب ظاہری کی کہ وہ غیر رکہتا ہی کفر نہو تو ساحر کی حق مین کیون
حکم کفر کا کیا جاوی بلکہ بیچ حال تعویذیون کے اور عزائم خوانون کی کہ ساتہ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی بہت ظاہر کرتی ہین مشابہت
تمام ساتہ ساحرون کی ہم پہونچتی ہی فرق انمین کیا ہی جواب اسکا یہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتہ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ اور
جنس کے سب اللہ تعالی کی قبضہ قدرت مین ہین اور اوسی کی ارادہ اور پیدا کرنی سی صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ اولیا کی ہاتہ سے
صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ ساحرون سی صادر ہوتی ہین اسباب مین فرق نہین ہی مگر یہی فرق ہی کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان
اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتی بلکہ طرف قدرت اللہ تعالی کی یا خواص اسما اوسکی کی نسبت کرتی ہین پس شرک نہین لازم آتا اور
ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتی ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور پیر اور خواص منترون کی اور نام بتون کی ہین اور ساتہ اون افعال کو اونہی
قابو اور حکم مین جانتی ہین اور اون افعال پر اجرت لیتی ہین اور ہمیشہ چاہتی ہین اور نذرین اور قربانیان واسطی اون ارواح خبیثہ اور
اون بتون کی درخواست کرتی ہین پس شرک صریح لازم آتا ہی اور موجب کفر کا ہوتا ہی مانند اسی کی کہ افعال عادت الہی کو مانند بخشنی فرزند کی اور
فراخ کرنی رزق کی اور شفا مریض کے اور مانند انکی کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتی ہین اور کافر ہوتی ہین اور موحد تاثیر
اسما الہی ہی یا خواص مخلوقات اوسکی سی کہ دوا مین ہین جانتی ہین یا تاثیر دعا جو ملجا بندون اوسکی ہی کہ اوسکی جناب سی درخواست کرکر حاجت سوا اپنے
کرواتے ہین سمجہتے ہین اور انکی ایمان مین خلل نہین آتا اسی طرح یہ آ دیم پر آنکہ حقیقت سحر کی کیا ہی اور اقسام اوسکی کتنی ہین اور کونسی قسم اوسکی موجب
کفر کی ہی اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہی تفصیل اس مبحث کی طویل ہی مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت
کا ہی اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کی بسبب مزاولت اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الہی مین ساتہ دعا یا پڑہنی اسما اللہ تعالی کی اور بغیر نسبت کیے
اون افعال کی طرف قدرت اللہ تعالی کی اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح ہین سحر کی بہی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط اون اقسام کا یہ ہی کہ سبب خفی
یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب و افلاک اور روحانیات عناصر کے
یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین کے اور جانورون کی کہ بنی آدم کی بدنون مین سی نکل گئی ہین کہ اون جانون
کو بعہد لفظ حصر کرنی کی اپنی کام مین بیر کہتی ہین لغت ہندی مین اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کی تاثیر عجیب کرتے ہین
یا بسبب خواص کی یعنی بمقتضای صورت نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہی کو پہر طریق حاصل کرنی مناسبت کا ساتہ
روحانیات کی اور طریق کہینچنی تاثیر اونکی کا یاد کرنا نامون انکی کا ہی اور التجا کرنی طرف انکی ساتہ شرائط معتبرہ کی یا بنانا ناصوبتون مناسبہ

[illegible] اشارہ [illegible] [illegible]

یا او پر مطلب آیت کا عجیب ہے کہ اوس ہی کبھی سرزد ہوا تھا اور زبان حاص و علم کی ساتھ صحیح اور شنا اوسکی کی جاری ہوئی تھی [illegible]
بنظران شقوق کی تعدد کثیر پیدا کیا لیکن جو کچھ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی ایک قسم اوس ہی کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین اور سحر بابل ہے
کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام واسطی رد مذہب اور باطل کرنی عقیدہ اونکی کی مبعوث ہوئی تھی اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت و
ماروت سے ہی کہ اہل بابل اوسکو اونسی سیکھہ کر کام مین لاتی تھی اور اوسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکھتی تھی بہت اس علم مین
مشغول رہتی تھی تواریخ معتبرہ مین لکھا ہی کہ حکمای بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تھا چھہ طلسم بنائی تھی کہ عقول و اوہام بیچ دریافت
کرنی کیفیت اونکی کی حیران تہین اول یہ کہ ایک بط تانبی کی بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو اوس بط مین سی آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر
اوس آواز کو سنتے اور جانتی کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اوس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتی دوسری ایک نقارہ بنایا تھا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب
مارتا اوس نقارہ مین سی آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہہ ہی اور بعد از تلاش کی اوسی طرح نکلتا تیسری ایک آئینہ بنایا تھا واسطی معلوم کرنی
حال غائب کے کہ صاحب غرض اوس آئینہ مین دیکھتا حال اوسکے غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہو جاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین
صورت اوسکی ساتھ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا
تھا چوتھی ایک حوض بنایا تھا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی تھی اور سردار اور اشراف شہر کے حاضر ہوتے
تھی اور ہر کوئی جو کچھ چاہتا اقسام شربتون سی لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر واسطی پلانی لوگون کی کھڑی ہوتی
اور حوض مین سی نکالتی تو ہر کسی کی لیی وہی نکلتا کہ آپ لایا تھا پانچوین ایک تالاب بنایا تھا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا
آپسمین اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو بر سر تالاب کی آتی اور تالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی ناف سی نیچا رہتا اور غرق نہوتا
اور جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی سر پر پہر جاتا اور اوسکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل اپنی سی باز آتا تو اوسوقت نجات
پاتا چھٹے نمرود کی ڈیوڑہی پر ایک درخت لگایا تھا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹھتی تھی اور جسقدر لوگ بڑہتی جاتی سایہ درخت کا بھی بڑہتا جاتا
تا آنکہ اگر لاکہہ آدمی ہوتی سایہ بھی اوسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سی ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نہ رہتا اور سب آفتاب مین بیٹھی رہجاتے
اور نمرود کہ بادشاہ اونکا تھا وہ بھی اس باب مین توغل بہت رکھتا تھا کہتی ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد از انکہ کسی کو
پہونچنا طرف حقیقت اوس عمل کے میسر ہو جو کچھ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت سے یا منع کرنی موافق عادت سی کر سکتا ہی جیسی کہ معالجہ کرنا اون امراض کا
کہ اطبا اوس سے عاجز ہون مانند برص اور جذام و غیرہ ذلک کی سبب اوس سی ہو سکتا ہی ایسی کہ وہ ساتہ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی اور طبیب ساتہ
استعانت جسمانیات کی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح و اجسام دکھائی اور سبکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور و بی اختیار
دیکھا سب سے منہ اپنا پہیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوی جیسی کہ سورہ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموت تا وما انا من المشرکین اور
اس طرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے ایسی کہ شرائط اس سحر کی پندرہ مین لکھا ہی کہ اول شرط اسکی یہ ہی کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہر گز
گمان عجز و جہل کا اون کی حق مین نکری و الا وہ ارواح انکا کہنا نمانین اور مطلب کو نہ پونہچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کو کتب مین لکھتی ہین
کہ ابتدا ساتھ دعوت قمر کی کرتی ہین ساتھ ان الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ و منزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اسطرح کہتی ہین کہ
ما حصل الی من السحر فہو منک و کل ما یندفع من الشر منی فہو منک علی ہذا القیاس بیچ دعوت اور کواکب کی اور ظاہر ہی کہ یہ اعتقاد اور یہ قول منافی اسلام

[redacted] اور نوشیہ اور لعنت ... کی ہی اور قسم دوسری اوس سحر کا ... خاصہ اور وہ سہل الحصول ... رواج ہی اوس سحر ...
مین بیچ جنون کی مانند ہوائی اور ہو اور مانند آگ کی التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور ہدیہ اور ہر یانیان اونکی لیے گذرانی اور عطرات
مناسبہ بیچ جگہون حضور اونکی کی کہ مین ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا ہر کا ہی اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہی
کہ اول دین انسان کو کہ قوی القلب و ابستہ مزاج ہو تلاش کرین بعد ازان اوسکی روح کو ساتہ پڑہنی بعضی الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر بڑی شیطانونکی ہو اور
ہیبت اور تعظیم بہت اونکے اوسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کہینچین اور بقوت اون الفاظ کی اور رکہنی نذر اور ہدیہ کی اوس روح کو اپنی حکم و قابو مین لیوین
بحدی کہ مانند غلام یا نوکر کی جس چیز کا حکم کرے سرانجام کرین پس یہ عمل بہی لازم کرنی والا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کی پونہچا تا ہی اور غالبا اس
طرح کے ارواح کہ ساتہ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کی متوجہ ہون نہین ہوتین مگر جنس خبیث سی مانند ہنود یا فساق کی پس مخالطت خبائث کی بہی
اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتہی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضے ارواح جنون کی بیچ خیال ایک شخص کے تصرف کرین تا اوسکو جو کچہہ کہ موجود
نہین ہے نظر آوی تا صورتون ہائلہ متخیلہ اپنی سی ڈری یا حرکات غیر واقع کو واقع جانی اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہین اور بیچ قصہ ساحران
فرعون کے بیچ آیۃ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسی طرح کا سحر سمجہا جاتا ہی اور اس طرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کی واسطی دفع کرنی دلالت اوسکی کی نبوت پر
کیا جاوی یا بیچ مقابلہ اولیا کی واسطی معارضہ اونکی کی عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسطرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسی کو دغا دیوین اور اوسکی
آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کی خیال مین کرتی ہین التجا کرنی ارواح جنون سے
یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتہ تعظیم بہت کی ہو کفر لازم آوی گا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلی ہنود
مین رواج بہت رکہتا تہا اور اب نام و نشان بہی اوسکا موجود نہین اور اوسکو تعلیق الوہم بہی کہتی ہین اور طریقہ اوسکا یون ہی کہ صورت واقعہ مطلوبہ
کو تصور کرکر پیش نظر رکہکر وہم کو ساتہ حاصل کرنی اوسکی کی متعلق کرتی ہین اور شرائط اس تعلیق کی کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگون سے غیرہا ہین
عمل مین لاتے ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہی کہ اگر کوئی غرض مباح ساتہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان زن و زناکار کے
یا ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنے
معصوم کی حرام ہی اور قسم چہٹی سحر کی نیرنج ہی یعنی بسبب خواص اشیا کے ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب
چاہین کہ اونگلیون سی آگ روشن کرین تو تہوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین ترکرکر تہوڑا سا کف دریا اوسمین ملاوین اور اونگلی پر ملین اور اوس مقام پر الیزر
یا کسی مجلس مین کہ شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو اوس اونگلی کو آگی چراغ کی لیجاوین وہ اونگلی روشن ہو جاوی گی اور جلنی کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل مین یا
کہ ساتہ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہی اوپر تعمق کی ریاضیات مین مثل حیل
ساحران فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کی کہ فرنگی بناتی ہین اور قسم آٹہوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بہت سے
یہان اتنی عمل مین لاتی ہین واسطی متعجب کرنی لوگونکے اور سبب خفی اس طرح کی سحر مین حرکات خفیہ و تبدیل اشکال کا ساتہ سرعت کی ہی اور تینون قسمین
سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتہ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سی حرمت ثابت ہو گی یہان جاننا چاہیی کہ اکثر اقسام سحر کو اوس کیا
امت مصطفویہ نے علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اصلاح کرکر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کرکر استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ
علویہ کو ساتہ اوسکی تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسمای عظام الہی اور آیات قرآنی کی اور اصلاح قسم دوسری کی عزائم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات
زمین کو اور جنون کو مسخر کرتی ہین لیکن باستعانت اسما و آیات کی بغیر آمیزش کفر و شرک کی یا تعظیم غیر اللہ کی بلکہ ساتہ حکومت اور استیلا کی اور اصلاح

[illegible]

ساتھ اسکی منقطع ہوتی ہین اور یہہ طریق حاصل کرنی اسکی کا ہی طہارت اور تلاوت اور سمجھنا ثواب و مقاصد کا اور اون ارتضا ...
اور صلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہی کہ مشائخ کبار اور اولیاء ابرار سی واسطی حل مشکلات کی عمل مین آتا ہی اور وہ تعلیق وہم تشکیک ساتھ
کیفیت عظمی کے ہی کہ بسبب استغراق کی بیچ ملاحظہ ایک اسم کی اسمای الٰہی سی میسر ہوتا ہی اور صلاح قسم چھٹی کی تعمق ہی بیچ خواص آیات اور اسماء
اور ارقام اور اعداد اونکی کی اور ترکیب بعض کی ساتھ بعض کے جیسا کہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسمار اور سورتون قرآن کی ساتھ قیود و شروط کے
اور بیچ کتابون تکسیر کی مفصل و مشرح ہی حاصل یہ کہ وجہ قبح سحر کی یہی ہی کہ منجر ساتھ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ
یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو موقوف ہو اوپر التجا کی طرف غیر خدا کی اور منہمک ہونی کی بیچ دیکھنی اسباب کی ساتھ اس طرح کی کہ دیکھنی قدرت مسبب کے
سی غافل کرے اور جب یہہ وجہ قبح کی بالکل دور ہو جاوی تو پس مار حل حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو سحر اوسکی لیی بہتر ہی
اور اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر یتعلمون ما یضرھم الخ کی لکھتی ہین کہ یہود اوپر توغل کرنی کی بیچ سیکھنے اس
دو طرح کی سحر کی کہ مذموم و معیوب ہی اکتفا نہین کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی اور علمون کے بھی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی الٰہی کی
ہیں صرف کرتی ہین **ویتعلمون ما یضرھم ولا ینفعھم** یعنی سیکھتے ہین اون علمونکو کہ ضرر کرتی ہین اون کو اور اونکو ضرر نہ دین اور نفع نہین
دیتی اونکو کہ اونکو نفع دین اور عاقل کو چاہیی کہ احتراز کری اوس چیز سی کہ ضرر کری اور نفع نہ دی یہان جانا چاہیی کہ علم مذموم نہین ہوتا بندونکے
ہی مگر بسبب ایک جہت کی تین جہتون مین سی اول یہ کہ توقع ضرر کی ہو اوس سی اپنی تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی
ایسی ہی ہی اسلیی کہ اکثر خلق کو مضر ہی اس سبب سی کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستارون اور افلاک کی ایک طرح پر دیکھتے ہین تو اونکی خاطرون
مین تقرر ہوتا ہی کہ بسبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس امید حاصل ہونی مطالب کی اور خوف فوت ہونی اونکی کا
جہت ستارہ اور برج سی اونکی دل مین جگہ پکڑتی ہین اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کی نہین رہتا اور حجاب عظیم پر حائل ہوتا ہی کہ نظر الی اللہ سے
مانع آتا ہی دوسری یہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہ کری لیکن یہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کی دقائق اوس علم کی نہین معلوم کر سکتا اور
جبکہ اوسکی دقائق کو نہ پونہچا جہل مرکب مین گرفتار ہوا چنانچہ اسی قبیل سی ہی بحث کرنی اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سی اور اکثر علوم فلسفیہ اور
علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جھگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اون بزرگون
کی واقع ہوئین وغیر ذلک اور اسی طرح ہی حال علم اشعار کا اور وہ صنف خدوخال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کی کہ اونکی دل بہری ہوئی شہوات سی
ہین حکم سم کا رکہتا ہی اور مہوشات ملکہ تخییل اور مبالغہ کا ہر چیز مین ہوتا ہی تیسری یہ کہ بیچ علمون محمودہ شرعیہ کی تعمق پیدا کری اور افراط تفریط کری
مثلاً علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوی اور بیچ علم فقہ کی حیلون اور روایات نادرہ نی اصل کو بیان کری اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ کو
دخل دیوی اور علم دعوت اسمار کی مین قواعد سحر اور طلسم کو داخل دیوی اور بیچ علم قصص انبیار کی جھوٹ یہود اور روافض کی سنی تا موجب فساد عقائد کا
ہو و علی ہذا القیاس اور یہہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہین اور نفع کہ ان علوم سی متوقع ہی اونکو نہین پہونچتا اور یہود بھی اسی طرح کی علم مین مشغول
تھی اور علوم محمودہ سی اعراض کیا تھا **باب الفال والطیرة** یہ باب ہی بیچ بیان فال اور طیرہ کی **ف** فال ساتھ ہمزہ کی ہی اور اکثر
استعمال و سکا ساتھ ابدال ہمزہ کی الف سی ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی مین ہی جیسی کہ مثلاً بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنی اس بات کی کہ
صحت پاؤنگا یا نہین سنی کہ کوئی کہتا ہی یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنی یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی مین بھی آتا ہی جیسی کہ کہتی ہین فال نیک و

تفاؤل اور تطیر کا ... کہ خیر و نیکی ہی اور سوای اوس کی لفظون کی مقصد سے اوس ہوتی ہی ... بُری اور فال
طیرہ کا ... نیک ہی اور فال بد اوس کی ضد ہی ... اور فال نیک لینی محمود ہی اور
آنحضرت فال نیک بہت لیا کرتی تہی خصوصًا لوگون کی نامون سی اور چہرون سی اور فال بد لینی مذموم اور ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ
اسکی کی یہ ہی کہ عادت عرب کی تہی کہ شگون لیتی تہی باین طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہہ جاتی تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو چھکارتی
اگر داہنی طرف بہاگتا اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتی اور اوس کام کی لیی نکلتی اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتی اور کام سی باز رہتی اور شکار کی جو
بائین طرف سی سنوح کہتی ہین اور داہنی طرف سی آنی کو بروح اور سنوح کو مبارک جانتی ہین اور بروح کو نحس اوسی سی فال لینی کی ساتہ سوانح
اور بوارح کی لفظ بالتین موقع ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کی یہ ہی کہ امید نیکی کی جناب الٰہی ہی اور نیکی سوچنی اور امید وار فضل و رحمت
اوسکی کا ہونا ہر حال بہتر ہی اگرچہ خطا کری اور غلط پڑی اور قطع کرنا امید کا حق سی اور نا امید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلًا اور شرعًا
اور بہ ہو گئی گا وہی جو اوسنی چاہا ہی تحقیق معنی فال و طیرہ کی یہ ہین جو ذکر کیے گئی اور مولف اور محدثین بہی لایا ہی اس باب بیچ مقدمہ فی ... اور نامہ
اور ہانداکی کی بیچ حکم تطیر کی ہین مع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرھا الفال قالوا وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم متفق علیہ**
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین شگون بد اور بہتر اوسکی فال ہی عرض کیا صحابہ نی اور کیا ہی
فال فرمایا کہ کلمہ اچہا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین شگون بد یعنی نہین ہی شگون بد لینی کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنی
منفعت کے اور دفع کرنی ضرر کی اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیی اسکا جو کچہہ کہ ہوتا ہی ہووی ہی گا اور شارع نی اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہی بعد ازان کہ
نفی کی تطیر کو منع فرمایا اوس سی مدح کی فال کی کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کی فال نیک لینی ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا و لیکن یہان اشکال
یہ ہی کہ اس عبارت سی ایسا سمجہا جاتا ہی کہ فال نیک لینی بہتر ہی اور فال بد بہی اچہی ہی حال آنکہ فال بد قطعًا اچہی نہین جواب اسکا یہ کہ لفظ خیر یہان
بسبب ... کی ہی نہ بمعنی بہتر کی جیسی کہ کہتی ہین والآخرۃ خیر و ابقی و اصحاب الجنۃ خیر یا یہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہی کہ طیرہ مین بہی اعتقاد بہی کا
رکہتی تہی یا مراد یہ ہی کہ اگر فرضًا ممکن ہوتا کہ طیرہ اچہا ہوتا تو فال بہتر اس سی ہوتی اور کلمہ اچہا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا اور تفاؤل لی اوس سی جیسی ڈہونڈنی
والا سنی یا واجد اور گمراہ سنی یا راشد **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد رواہ البخاری** اور روایت ہی انہین سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بہاگ تو جذام والے سے جیسی بہاگتا ہی تو
شیر سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** نہین ہے لگنا بیماری کا یعنی ایک کی بیماری دوسری کو نہین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تہا کہ جو کوئی پہلو مین بیمار کے
بیٹہتا ہی یا ہمراہ اوسکی کہاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی اوسمین لکہا ہی علما نی کہ اطبا کی زعم مین سرایت سات امراض مین ہی جذام
اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنی سرایت کرنا
مرض کا اور لگنا اسکا ایک سی دوسری کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نی جیسے اوسکو بیمار کیا اسکو بہی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ
ساتہ تخفیف میم کی اصل مین بمعنی سر کی ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سے پیدا ہوتا ہی اور اوڑتا ہی
اور کہتی تہی عرب کہ باہر نکلتا ہی سر مقتول سی ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجہکو پانی دو مجہکو یہانتک

کرالیا جاتا ہی مارنی والا اوسکا اور بعضون نی کہا کہ وہ روح اوس مقتول کی ہی ... جاتی ہی اور فریاد کرتی ہی تا کینہ اپنا ...
جب کینہ لیا جاتا ہی اوڑ جاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نی اس اعتقاد کو بہی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہ کچہہ نہین ہی بعضون نی کہا کہ نام اُلّو ہی جسوقت
کہ بیٹہتا ہی کسیکے گہر پر اور بولتا ہی تو گہر ویران ہوجاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اسکو باطل کیا کہ یہ اصل طیرہ کی ہی اور نہ صفر ہی مین بہت اقوال آئی ہین
بعضون کی نزدیک مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اسکو محل نزول بلا اور حوادث وآفات کا جانتی ہین یہ اعتقاد بہی باطل و بی اصل ہے
اور بعضون کی نزدیک صفر ایک سانپ ہی پیٹ مین کہ بزعم عرب کی وقت بہوک کی کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتی تہی کہ الم کہ وقت بہوک کی ہوتا ہے
اوسی سی ہوتا ہی اور ایک سی دوسری مین سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم مین لکہا ہی کہ وہ کیڑی ہین پیٹ مین کہ کاٹتی ہین وقت بہوک کے
اور کبہی اوس سی زرد ہوجاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہوجاتا ہی پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہی اور باوجودی کہ تجاوز مرض کی نفی کی اور
پہر فرمایا بہاگ جذامی سی الخ وجہ تطبیق انکی کی آخر فصل مین بیان کرین گی انشاء اللہ تعالی م ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ
لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ
اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا کہ ہوتی ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنی بیچ تندرستی
اور پاکیزگی پوست کے پس ملتا ہی اونمین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کردیتا ہی اورون کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس کسنی خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ بہی بتقدیر الہی خارشتی ہوا تہا یہ بہی بتقدیر الہی ہوئی روایت کی یہ بخاری نی **وَعَنْهُ** قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نوء ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نے
ف نوء ساتہ زبر نون اور سکون واو کی اور آخر مین ہمزہ ہی یعنی غروب ہونا ایک ستارہ کی اور نکلنی دوسری کی عرب گمان کرتی تہی کہ مینہ اسی سبب سی
برستا ہی جیسے ہنود کہتی ہین کہ مینہ برستا ہی فلانی نچہتر سی اور نہایہ مین ہی کہ نوء کی جمع انواء ہی یعنی منازل قمر کی اور وہ اٹھائیس منازل ہین چنانچہ
آیۃ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ انہین کی طرف ہی پس عرب نسبت کرتی تہی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینہ کی اور موثر اسمین آنا چاند کا ہی
بعضے منازل مین پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہہ کا بتقدیر الہی ہی نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہی اور اگر
جانی یہ معنی کہ حق سبحانہ تعالی مینہہ برساتا ہی اوسوقت مین لیے آنکہ یہ وقت علت ہو اور قادر ہی کہ پہلی اوسوقت سی اور بعد اوسوقت کی بہی
برساوی اور اگر چاہی اوسوقت مین بہی نہ برساوی جیسی کہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہی باطل نہ کفر نہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی بہی کفر ہی
اسلیے کہ شعار کفر سی ہی اور موہم علیت کا انہتی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہی مطلق ہی واسطی قطع کرنی مادہ اعتقاد فاسد کی اور اس لیے کہ نہین وارد ہوئی
ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکی کی اور حاصل معنوں کا یہ ہی کہ نکہو کہ برسائی گئی ہم فلانی نوء سی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتہ فضل
اللہ تعالی کی واللہ اعلم م ع ح **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین لگ جاتی بیماری کسی کی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہے
روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** غول ساتہ پیش غین اور سکون واو کی جمع اوسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہی جن وشیاطین سے عرب گمان

ہری کی لہ غول خلوت میں لہاں ظاہر ہوتی اور لوگوں ساتھ سفروں میں طرح طرح کی اور لوگوں کو راہ بہلا دیتی ہیں اور ہلاک کرتی ہیں یعنی نفی کیا اسکو شارع
نی اور لکہا ہی علماء نی کہ مراد نفی ذات غول کی نہیں ہی بلکہ نفی ہوجاتی تاثیر کی ہی صورتوں مختلفہ میں اور ہلاک کرنی کی آدمیوں کو یعنی انکو بغیر اذن اللہ تعالی کے
کی اوپر راہ بہلانی اور ہلاک کرنی لوگوں کے قدرت نہیں ہی ح **وعن** عمرو بن الشريد عن أبيه قال كان في وفد ثقيف رجل مجذوم
فأرسل إليه النبي صلى الله عليه وسلم إنا قد بايعناك فارجع رواه مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی اپنی
باپ سی کہ کہا تہا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذام والا یعنی اور ارادہ کیا اوسنی اسکا کہ آوی آنحضرت کی پاس بیعت کے لیے پس بہیجا آنحضرت نے طرف
اوسکے ایک شخص کو یہ کہنی کی لیے کہ تحقیق ہمنی بیعت کی تجہسے یعنی زبانی بغیر پکڑنی ہاتہ کی پس پہر جا روایت کی یہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی
اور اوس سی کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لا عدوی سی خلاف ہی پس انکے
تطبیق میں علماء کی بہت اقوال آئی ہیں شیخ ابن حجر عسقلانی نی شرح نخبہ میں کہا کہ اولی بیچ وجہ تطبیق کے یہ ہی کہ نفی عدوی کی باقی ہی اوپر عموم اطلاق
اپنی کی اور مخالطت ان بیماروں کی اصلا سبب لگنی بیماری کی نہیں ولیکن امر بہاگنی کا جذامی سی باب سد ذرائع سی ہی تا کوئی ورطہ شرک میں نہ پڑی یعنی
اگر کسی نے مخالطت جذامی سی کی اور ناگہان تقدیر الہی سی علت جذام میں مبتلا ہوگیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کی ہوا پس حکم کیا ساتہ بچنی کی
تا اوس وہم میں نہ پڑی اور اسلیے آنحضرت نے آپ جذامی کی ساتہ طعام کہایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی اور عدم توہم کی یعنی بہاگنی کا اوسکی لیے ہے
کہ اپنی نفس میں صدق و یقین نہ پاوی اور بر تقدیر پہونچنی مرض کی ورطہ شرک خفی میں پڑی انتہی اور کرمانی نی کہا کہ جذام مستثنی ہی لا عدوی سی اور
نووی نی کہا کہ جذام کی لیے ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اوسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوری اور ہمبستری پس یہ بات طب سی ہے عدوی نہیں جیسکہ ضرر کرتا ہی طعام
ناخوش اور بوی ناخوش اور سب باذن خدا ہی واللہ اعلم ح

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** ابن عباس قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتفاءل ولا يتطير وكان يحب الاسم الحسن رواه في شرح السنة روایت ہے ابن عباس سے
کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتی اور شگون بد نہ لیتی اور دوست رکہتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتہ اوسکی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ میں
وعن قطن بن قبيصة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال العيافة والطرق والطيرة من الجبت رواه ابو داود
اور روایت ہی قطن ابن قبیصہ سی کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہی روایت
کی یہ ابو داود نی **ف** عیافہ ساتہ زیر عین کے ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطور کہ بیچ بیان معنی تطیر کی پہلی فصل میں معلوم ہوا اور فال لینی اور عبرت
اسمیں ساتہ نام جانوروں کی ہی جیسی کہ فال لیجاتی ہی ساتہ عقاب کے عقاب پر اور ساتہ غراب کی غربت پر اور ساتہ ہدہد کی ہدایت پر اور فرق درمیان عیافہ
اور طیرہ کی یہ ہی کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوی اور جانور وغیرہ سی اور عیافہ کا استعمال خاص جانوروں کی آواز وغیرہ سی فال لینے
میں آتا ہی اور نہایہ میں ہے کہ عیافہ ڈانٹنا پرندہ کا اور فال لینی ساتہ اسماء اور آواز اور گذرنی اوسکی کی اور طرق ساتہ زبر طا اور جزم را کی سنگریزہ مارنا
کہ عادت عرب کی عورتوں کی تہی کہ وقت فال لینی کی مارتی تہیں اور بعضوں نی کہا کہ خط ریت پر کہینچنا جیسی کہ عادت رمالوں کی ہی اور جبت ساتہ
زیر جیم اور جزم با کی معنی سحر و کہانت کے ہی اور بعضوں نی کہا کہ جبت وہ چیز ہی کہ عبادت کی جاوی سوای اللہ تعالی کی یعنی یہ افعال بسبب شرک اور اعمال
مشرکوں کی سے ہیں اور اظہر یہ ہی کہ جبت شیطان ہی یعنی یہ افعال شیطان سی ہیں ع ح **وعن** عبد الله بن مسعود عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الطيرة شرك قاله ثلثا وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل رواه ابو داود والترمذي
قال سمعت محمد بن اسماعيل يقول كان سليمان بن حرب يقول في هذا الحديث وما منا الا ولكن الله يذهبه

بِالتَّوَكُّلِ هٰذَا حَدِيْثٌ ... قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہی ... ہی کہ نقل کی اوسنی ... رسول خدا ...

کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہی فرمایا یہ بات تین بار یعنی مبالغۃ تا لوگ بہت بچین اوس سی اور نہین ہی ہم مین سی کوئی الا یعنی ملاوہ کوئی کہ کبھی اوسکی خاطر مین فال بد سی تردد و خلجان راہ پاتا ہی لیکن خدای تعالی لیجاتا ہی اوسکو بسبب توکل کی یعنی اگر بمقتضای بشریت کی کچھ شک اور وہم خاطر مین آوی تو چاہی کہ توکل خدا پر کری اور اوس کام کو جاوی تابع اوس وہم کا نہووی نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے کہا ترمذی نی کہ سنا مین نے بخاری سی کہتی تہی کہ تہا سلیمان بن حرب شیخ بخاری کا کہتا اس حدیث مین کہ وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہ کلام نزدیک میری قول ابن مسعود کی ہی نہ قول آنحضرت کا ف شرک ہی شگون بد لینا مشرکون کی رسمون مین سی ہی اور موجب ہی کفر خفی کا اور اگر جزما اعتقاد کری کہ یون ہی ہوگا وہ شگون بیشک کفر ہی ملاح ❊ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهٗ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا ہاتھ جذامی کا اور کہا اوسکو ساتھ اپنی بیچ پیالہ کی اور فرمایا کہا اعتماد کرتا ہون ساتھ اللہ کی اور توکل کرتا ہون اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعد حصول توکل و یقین کی بہاگنا جذامی سی لازم نہین ملاح ❊ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت سعد بن مالک سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہے ہامہ اور نہین ہی عدوی اور نہین ہی شگون بد اور اگر ہوتا شگون بد کسی چیز مین تو ہوتا گہر مین اور گہوڑی مین اور عورت مین نقل کی یہ ابوداود نی ف حدیثین بیچ مقدمہ طیرہ کی مختلف آئی ہین بعضیون سی نفی تاثیر طیرہ کی اور نہی اعتقاد اور اعتبار اوسکی سی مطلق سمجہی جاتی ہی اور یہ بہت ہین اور بعضیون سی ثبوت طیرہ کا عورت مین اور گہوڑی مین اور گہر مین ساتہ لفظ جزم کی جیسی کہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی آیا ہی انما الشؤم فی ثلث الفرس والمراۃ والدار اور ایک روایت مین بیچ زمین اور خادم اور فرس کی یا ساتہ لفظ شرط کی آیا ہی جیسی کہ اس حدیث مین اور مانند اسکی مین اور بعضیون سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور مین سمجہا جاتا ہی مانند تمام امور کی جیسی کہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی مین ابن عباس سی آیا ہی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امور مین بیچ اہل جاہلیت کی تہا جیسے کہ حدیث حضرت عائشہ کی مین آیا ہی وجہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ تطیر کسی چیز مین نہین ہی اور اگر فرض کیا جاوی ثبوت اوسکا تو یہ چیزین مظنہ اور محل اوسکی ہین اور جگہہ اوسکی کہتی ہین کہ انمین ثابت ہو یہ ایسا ہی جیسا حضرت نی فرمایا لوکان شیء سابق القدر لسبقتہ العین اور اسی طرح کلام ہی قاضی کا کہ کہا اوسنی لا نا لاطیرہ کی اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہی ایسی یعنی اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا تو ان چیزون مین ہوتا کہ قابل تر ہین اسکو لیکن وجود و ثبوت نہین انمین پس اصلا وجود نہین کہتی اور بعضون نی کہا کہ نحوست عورت مین ناموافقت اوسکی ہی اور یہ کہ بچہ نہوتا ہو اوسکی اور اطاعت خاوند کی نکری یا مکروہ بدشکل ہو نزدیک اوسکی اور نحوست گہر مین یہ ہی کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بری ہون اور ہوا ناموافق ہو اور نحوست گہوڑی مین یہ ہی کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض مصالح کے نہو اور یہی مراد خادم مین ہے یا نحوست محمول ہی اوپر کراہت و ناخوشی کی بحسب شرع یا طبع کی پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کے محمول ہوگی واللہ اعلم ملاح ❊ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهٗ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ يَّسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيْحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی خوش آتا اونکو جسوقت کہ نکلتی واسطی کسی کام کی یہ کہ سنین اے راشد اے نجیح یعنی فال نیک ہی نقل کی یہ ترمذی نی ❊ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ

عَنْ اِسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهُ اِسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اِسْمَهٗ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا
دَخَلَ قَرْيَةً سَاَلَ عَنْ اِسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهُ اِسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اِسْمَهَا رُئِيَ
كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہ نہ شگون بد لیتی تہے کسی چیز سے
پہر جسوقت کہ بہیجنے لگتے عامل کو پوچہتے نام اوسکی سے پس جسوقت کہ اچہا لگتا آپکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتہ اوسکی اور دیکہی جاتی خوشی
اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکی کی اور اگر مکروہ جانتے نام اوسکا دیکہی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکی کی یعنی اور بدل دیتے اوس نام کو ساتہ
اچہی نام کی اور جسوقت کہ داخل ہوتے کسی بستی میں پوچہتی نام اوسکی سے پس اگر اچہا لگتا اونکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتہ اوسکی اور دیکہی
جاتی خوشی اوسکی بیچ چہری اونکی کی اور اگر مکروہ رکہتی نام اوسکا دیکہی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہری اونکی کی نقل کی یہ ابوداود نے **ف**
یہ تطیر نہیں ہی اسلیے کہ بسبب اسکی اوس کام سے کہ ارادہ رکہتی تہی اوسکا باز نہ آتی تہی لیکن اثر کراہت و قبح اوسکی کا چہرہ مبارک میں ظاہر ہوتا تہا
اسلیے کہ بہلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہی بیچ خوشی و ناخوشی کی قطع نظر کرنیکے تطیر و تفاول سے اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سنت ہی یہ کہ اختیار کری آدمی اپنی فرزند اور خادم کی لیے نام اچہا اسلیے کہ بری نام کبہی موافق ہو جاتی ہین تقدیر کی جیسے کہ اگر نام رکہی کوئی
اپنی بیٹی کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہی تقدیر الہی ساتہ اوسکی کہ لاحق ہو اوس شخص کو یا اوسکی بیٹی کو خسار پس اعتقاد کرتی ہین بعضی لوگ
یہ کہ یہ بسبب نام اوسکی کی ہی پس نحس جانتی ہین اور احتراز کرتی ہین ہمنشینی اوسکی سے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ دَارٍ كَثُرَ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰى دَارٍ قَلَّ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تہی ایک گہر مین بہت تہے
اوس مین عدد ہماری اور مال ہماری پس نقل مکان کیا ہمنے طرف ایک اور گہر کی کم ہوگئی اوسمین عدد ہماری اور مال ہماری پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ
والسلام نے چہوڑ دو اوس گہر کو اس حال مین کہ برا ہی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حضرت نے جو اوس گہر کی چہوڑنے کو فرمایا تو یہ قبیلہ تطیر کی سے نہیں ہے
بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نے کہ گہر چہوڑ دینے کو اونکی تمیز اسلیے فرمایا کہ اونکی دلون مین یہ بات جم گئی تہی کہ یہ
نقصان و خرابی بسبب ہونی کی اس مکان مین ہی پس فرمایا کہ اس مکان سے نکلیا وین تا مادہ وہم کا منقطع ہو جاوی اور بیچ ورطہ شرک خفی کی نہ پڑیں **ع**
وَعَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ يُقَالُ
لَهَا اَبْيَنُ وَهِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا وَاِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی یحیی بیٹی عبد اللہ بیٹی بحیر کی سے کہ کہا خبر دی مجکو اوس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹی مسیک کی سے کہ کہتا تہا کہ کہا مینے یا رسول اللہ نزدیک
ہماری ایک زمین ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابین اور وہ زمین ہی زراعت ہماری کی اور غلہ ہماری کی یعنی اور شہرون سے وہان آنکر غلہ جمع ہو جاتا ہی کہنے
کی لیے یا یہان سے اور شہرون کو لوگ لیجاتی ہین اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہی پس فرمایا کہ چہوڑ اوسکو داخل ہونے اپنی سے اوسمین اور آمد و رفت
کرنی سے طرف اوسکی اسلیے کہ قریب ہونی بیماری اور وبا کی سے پیدا ہوتا ہی تلف و ہلاک نقل کی یہ ابوداود نے **ف** کہا طیبی نے یہ قبیلہ عدوی
کی سے نہیں ہی بلکہ قبیلہ طب و علاج کی سے ہی اسلیے کہ ہوای صالح اور موافق اعون اشیا سے ہی اوپر صلاح بدن کی اور فساد ہوا اور عدم موافقت
اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہی انتہی اور شاید کہ بہاگنی والی وبا سے ساتہ مضمون اس حدیث کی تمسک کرتی ہونگی کہ اوس شخص نے شکایت
وبا سے کی کہ اوس مین ہو رہی تہی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چہوڑ اوسکو اور باہر نکل اوس زمین سے اسلیے کہ مخالطت ساتہ مرض وبا کی باعث

ہلاکت کی ہوتی ہی ولیکن تمسک ساتہ اسکی نہین ہوسکتا اسلیئی کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونی وبا کی ہی اس زمین مین اور اوسلئی منع فرما
جانا اور آنحضرت نی بنظر ضعف حال اوسکی اور خوف واقع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی اوسکو ساتہ نکل لی کی وہان سی رخصت دی
نہ یہ کہ وبا وہان واقع ہووی اور بعد از واقع ہونی کی وہان سی بہاگنی کو جائز کہا اور کلام اسمین ہے اور وظیفہ بیچ بلا کی پیش از وقوع
کی احتراز و اجتناب ہی اور بعد از وقوع کی صبر و رضا ہی اور دعا و تضرع کرنی کہ حکم ساتہ اوسکی فرمایا ہی بدلیل احادیث صحیحہ کی کہ صحیحین وغیرہما
مین ہے ساتہ منع اور نہی کی نکلنی اور بہاگنی وبا کی سی اور بیچ مدح اور ترغیب کے صبر و ثبات پر آئی ہین اور یہ حدیث سنن ابی داؤد مین
ہی معارض صحیحین کے حدیثون کی نہین ہوسکتی اور لکہا ہی علما نی کہ فروہ بن مسیک سی سوا ایک وحدیثون کی روایت نہین کی گئی مین
اور وہ بہی ایک مرد مجہول سی کہ معلوم نہین نام اوسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی ہی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہین حاصل کہ بیشک وبا
سی بہاگنا ممنوع اور معصیت ہی اور اگر جزماً اعتقاد کری کہ بہ تقدیر صبر کی مرجاؤن گا اور اگر نکل جاؤن گا تو نجات پاؤن گا کافر ہوتا ہی اور نعیم
اعتقاد کی عامی لوگ قیاس اسکا اوپر نکلنی کی گہر کی اندر سی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب وارد ہونی نص کی اوپر خلاف اسکی کی اور
یہ بہی ہی کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گہر کی اور لگنی آگ کی کہ مین غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مرنی کی وقت نکلنی کی وبا سے
کہ مشکوک و موہوم ہی ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مُرْسَلًا

روایت ہی عروہ بن عامر سی کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہتر اونمین سی فال ہی اور نہ رو کے
شگون بد یعنی کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جسوقت کہ دیکہی ایک تمہارا اوس چیز کو کہ ناخوش کہتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد اوس
لیتے ہین اور خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہیی کہ کہی یا الہی نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہین ہی پہیرنا برائی
اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتہ قدرت و توفیق خدا کی نقل کی یہ ابوداؤد نی بطریق ارسال کی

بَابُ الْكِهَانَةِ باب

بیچ بیان کہانت کے **ف** صراح مین لکہا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتہ زبر کی فال گوئی کرنی اور ساتہ زیر کے حرفہ اوسکا اور طیبی نی کہا
کہ کاہن وہ کہ خبر کہی حوادث آیندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزون کا عرب مین کاہن تہی کہ بعضی ونمین سی دعوی کرتی تہی کہ اوسکو
جنات خبرین پہنچاتی ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سی سن آتی تہی احکام الہی آسمان پر سی اور کاہنون سی کہدیتی تہی اور وہ اسمین کچہ اپنی طرف سے
زیادہ کر کر کہتی پس قبول کرتی اوسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوئی کہانت اور بعضی مقدمات
اور اسباب علامات سی کچہ معلوم کرتی تہی کہ انکو عراف کہتی تہی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئی کا بتادیتی تہی جیسی رمال کرتی ہین اور کبہی
اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بہی آتا ہی اور یہ افعال حرام ہین اور انپر مال لینا بہی حرام ہی اور لینی والا اور دینی والا دونون گنہگار ہوتی ہین
اور محتسب پر منع اور تادیب انکی لازم ہی ۱۲ ع

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے معاویہ بن حکم سی کہ کہا کہا مین نی یارسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تہی ہم کرتے

اونکو جاہلیت مین ایک اونمین سی یہہ ہی کہ تھی ہم آتی کاہنون کی پاس یعنی اور پوچھتے ایسے چیزین اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنون کی پاس کہا
معاویہ نے کہا مین نی دوسری چیز یہ ہی کہ تھی ہم شگون بد لیتی فرمایا یہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنی کی پس نہ باز رکھی تمکو یعنی کسی
کام سی یہہ خیال آنا کہا معاویہ نی کہ کہا مین نی ایک اون مین سی یہہ ہی کہ ہم مین کتنی ایک شخص خط کھینچتے ہین فرمایا تھی ایک نبی انبیا مین سی خط کھینچتے
یعنی بامر الٰہی یا ساتھ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سی دانیال ہی اور بعضون نے
کہا ادریس علیہما السلام اور مباح ہی والا خطا مراد اس سی نہی ہی یعنی جب علم اوس خط کی کھینچنے کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اسپر حرام و ممنوع ہوا
یعنی یہہ کیا جانتا ہی کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کھینچتے تھی تا یہ بھی ویسا ہی خط کھینچے پس جب معلوم نہوا تو کرنا اوسکا بھی حرام ہوا اور بیان اوسکا باب مالا یجوز من
العمل فی الصلوة مین بھی ہو چکا ہی **وعن** عائشة قالت سال اناس رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكهان فقال لهم
رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسوا بشيء قالوا يا رسول الله فانهم يحدثون احيانا بالشيء يكون حقا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها الجني فيقرها في اذن وليه قر الدجاجة فيخلطون فيها
اكثر من مائة كذبة متفق عليه اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ سوال کیا لوگون نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کاہنون کا کہ آیا
اونکی سچ اور لائق اعتماد کی ہی یا نہین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہین وہ کچھہ یعنی پس نہ اعتماد و اعتقاد کرو اونکی خبر پر
عرض کیا لوگون نی کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتی ہین اور خبر دیتی ہین کبھی ساتھ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ یہ کلمہ ہی
سچ اُچک لیتا ہی اوسکو جن پھر ڈالتا ہی اوسکو بیچ کان دوست اپنے کی مانند آواز کرنی مرغ کی کہ بلاتا ہی دوسری مرغ کو دانہ کی لیی پس ملاتی ہین وہ
کاہن اوس کلمہ مین زیادہ سو جھوٹہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا ان ملائکہ سے کہ لیا اونہون نی حق سی بواسطہ
وحی کی یا ساتھ مکاشفہ لوح محفوظ کی واسطی اونکی اور بعضون نے کہا کہ معنی قر کی ڈالنی کی ہین یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی جیسی وہ
ڈالتا ہی مرغی بیچ جفتی کرنی کی وقت اسطرح کہ نہین جانتی اوسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہی اوس کلمہ کو اپنی دوست کے کان مین اسطرح کہ نہین
مطلع ہوتا اوس پر غیر اسکا **وعنها** قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الملئكة تنزل في العنان
وهو السحاب فتذكر الامر قضي في السماء فتسترق الشياطين السمع فتسمعه فتوحيه الى الكهان فيكذبون
معها مائة كذبة من عند انفسهم رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق فرشتی یعنی ایک جماعت اون مین سی اوترتی ہین عنان مین اور عنان کہتی ہین ابر کو پس ذکر کرتی ہین کامون کا کہ
تقدیر کیی گئی آسمان مین پس چوری سی اور پوشیدہ کان رکھتی ہین اوپر شیاطین پس سنتی ہین اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پہونچاتی ہین اوسکو
طرف کاہنون کی پس جھوٹ بنا لیتی ہین کاہن ساتھ اون کلمون کی کہ شیاطین سی سنی ہین سو جھوٹ اپنی طرف سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
یعنی اس سبب سی بعضی چیزین موافق واقع کی ہو جاتی ہین لیکن ہر گاہ کہ غالب ہوتا ہی اوسمین جھوٹ بند کر دیا شارع نی دروازہ استفادہ کا اونسی اور
فرمایا کہ نہین وہ کچھہ **وعن** حفصة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى عرافا فساله عن شيء لم تقبل
له صلوة اربعين ليلة رواه مسلم اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن
اور نجومی کی پاس اور پوچھی اوس سی کچھہ یعنی غیب کی باتین نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس رات دن کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
یہ نہایت ضرر اور کم بختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نا مقبول ہوئی یا مراد یہہ ہی کہ جب تک نماز قبول نہوئی

تو اور اعمال بطریق اولی نامقبول ہونگی اور مراد نہ قبول ہونی سی یہ ہی کہ ثواب نہین حاصل ہوتا اگرچہ ابرا ذمہ کہ قضا اوسپر ہی واجب نہو حاصل ہی اور حدیث مین گرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب او سی مراد ہی کہ کلام عرب مین اکثر اس طرح آتا ہی کہ روز یا شب کر کرتی ہین مراد دونو ملا کر اوسکا ہوتا ہی ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا نماز پڑہوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی حدیبیہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پیچہے مینہ برسنے کی کہ تہا رات کو پس جبکہ پہری آنحضرت نماز سے متوجہ ہوئے لوگون کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار یعنی اسوقت اشارت کی ساتہ آنے وحی کی عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ صبح کی بعضی بندون میری نے کہ ایمان لائے ساتہ میرے اور بعضون نے کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائی گئی ہم ساتہ فضل اللہ کی اور رحمت اوسکی کی پس یہ شخص ایمان لایا ساتہ میرے اور کفر کیا ساتہ ستارون کی اور جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائی گئی ہم سبب غروب ہونے ایک ستارہ کی اور نکلنے ایک ستارے کی یہ شخص کافر ہوا ساتہ میرے اور ایمان لایا ساتہ ستارے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ ستارے فاعل اور رب مینہ برسانے کی ہین مانند اعتقاد اہل جاہلیت کی پس کفر ہی اور جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ مینہ اللہ کی طرف سے اور فضل اوسکی سے ہی اور ستارے علامت اور مظنہ مینہ برسنے کی ہین یہ کفر نہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ بہی مکروہ تنزیہی ہی ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہین نازل کرتا اللہ تعالی آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہی ایک جماعت آدمیون مین سے ساتہ اوسکی کفر کرنیوالی اوتارتا ہی اللہ تعالی مینہ پس کہتے ہین کہ مینہ برسا سبب ستارے فلانی اور فلانی کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ مراد برکت سے مینہ ہی اور جملہ ینزل اللہ الغیث بیان اسکا اور احتمال ہی کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل اللہ الغیث مثال اور بیان ایک فرد اسکی کا ہو ع

الفصل الثاني

فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سیکہتا ہی ایک ٹکڑا علم نجوم سے حاصل کرتا ہی ایک شاخ سحر سے زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** تشبیہ دے علم نجوم کو ساتہ سحر کی بقصد برائی بیان کرنے اسکی کی گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جملہ ساحرون اور کاہنون سے ہی کہ بری کام کرتے ہین اور خبرین غیب کی بتاتے ہین ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آوے کاہن کی پاس اور سچا جانے اوسکو بیچ اوس چیز کی کہ کہتا ہی یا صحبت کرے اپنی بیوی ملے سے حالت حیض مین یا صحبت کرے اپنی بیوی سے بیچ مقعد اوسکی کی پس تحقیق بیزار ہوا اوس چیز سے کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی شریعت و قرآن نقل کی یہ احمد نے

فصل الثالث

فصل سوم عن ابي هريرة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قضى الله الامر في السماء ضربت الملئكة باجنحتها خضعانا لقوله كانه سلسلة على صفوان فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا للذي قال الحق وهو العلي الكبير فيسمعها مسترقوا السمع ومسترقوا السمع هكذا بعضه فوق بعض ووصف سفيان بكفه فحرفها وبدد بين اصابعه فيسمع الكلمة فيلقيها الى من تحته ثم يلقيها الآخر الى من تحته حتى يلقيها على لسان الساحر او الكاهن فربما ادرك الشهاب قبل ان يلقيها وربما القاها قبل ان يدركه فيكذب معها مائة كذبة فيقال اليس قد قال لنا يوم كذا وكذا كذا وكذا فيصدق بتلك الكلمة التي سمعت من السماء رواه البخاري

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ حکم کرتا ہی اللہ تعالی کسی کام کا آسمان مین مارتی ہین فرشتی بازو اپنی یعنی ڈرتی اور کانپتی ہین ہیبت اور عظمت حکم آلہی سی بسبب خوف قول ور کلام آلہی کی گویا آواز کلام آلہی کی یعنی بیچ عدم ظہور اور تعسر فہم و استماع اوسکی کی مانند زنجیر کی ہی کہ کھینچی جاوی پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتون کی دلون سی کہتی ہین یعنی تمام فرشتی کم رتبہ فرشتون مقرب سی کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہاری نی کہتی ہین فرشتی مقرب اوس چیز کو کہ حکم کیا پروردگار نی یا کہتی ہین اون فرشتون پوچھنے والون سی حق ہی یعنی حق ہی جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نی اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتی ہین اون باتون کو چوری سی سننی والی کہ جن و شیاطین ہین اور چوری سی سننی والی اسطرح ہین کہ بعضے اونکی اوپر بعضون کی ہین اور بیان کی سفیان نی ہیئت اونکی ساتہ ہاتہ اپنی کی یعنی ہاتہ اونگلیون ہاتہ کی پس ٹیڑہا کیا ہاتہ کو اور فرق کیا درمیان اونگلیون اپنی کی پس سنتا ہی چوری سی سننی والا بات کو پہر ڈالتا ہی اوسکو طرف اوسکے کہ نیچے اوسکے ہی پہر ڈالتا ہی اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی یہان تک کہ ڈالتا ہی وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کی پس اکثر پاتا ہی چوری سی سننی والی کو شعلہ پہلی ڈالنی اس بات کی طرف ساحر یا کاہن کی اور اکثر ڈالتا ہی اوس بات کو پہلی پہونچنی شعلی کی پس پہنچتی ہی وہ بات کاہن کو پس جہوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتہ اوس بات کی سو جہوٹ یعنی اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتہ اوس بات کی بیچ اثنا جہوٹی باتون کی پس جب جہٹلاتا ہی اوسکو کوئی ساتہ بعضی جہوٹی باتون اوسکی کی تو کہا جاتا ہی یعنی کہتا ہی تصدیق کرنی والا کاہن کا ساتہ اوسکی کہ جہٹلاتا ہے اوسکو کیا نہین ہی اور نہین جانتا تو کہ کہا واسطی ہماری اور خبر دی ہمکو کاہن نی فلانی فلانی دن ایسی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اوس بات کی کہ سنی گئی آسمان سی اور راست گو ہوا وہ یعنی اور وہ سو جہوٹ نہین منظور کرتی بسبب ایسی کی کہ اونکی باطن ہین ہی جیسی کہ انجھ بیون کا حال ہی کہ اگر ایکبار بات اونکی بحسب اتفاق کی سچی ہو گئی تو دنیا دار معتقد اونکی ہو جاتی ہین بسبب نہایت محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکے دلون مین ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ساحر یا کاہن ابن عباس کی حدیث مین آگی آتی ہی صحیح آیا ہی کہ کاہن ساحر ہی پس ساحر ہی یہان مراد کاہن ہی اس صورت مین شک کی نہی ہوگا یا ساحر سی مراد منجم ہی چنانچہ ایک حدیث مین آیا ہی المنجم ساحر اسلئی کہ ساحر خبر غیب کی نہین بتاتا ہی پس لفظ او او الکاہن مین تنویع کی ہی ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہی اسمین کہ مرحوم آیا ساتہ رجم کی ایذا پا کر پہرتا ہی یا جل جاتا ہی ساتہ رجم کی وعن ابن عباس قال اخبرني رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من الانصار انهم بينا هم جلوس ليلة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمي بنجم واستنار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنتم تقولون في الجاهلية اذا رمي بمثل هذا قالوا الله

وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ
اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ
لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَآءَ
الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ
يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون مین سے کہ تہا انصار سے یہ کہ صحابہ اوسوقت کہ بیٹھی ہوئی تہی ایک رات ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہی تم کہتی جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی یعنی حقیقت حال کی تہی ہم کہتی کہ پیدا کیا گیا آج کی رات ایک شخص اور مرا ایک شخص بڑا یعنی کبہی یون کہتی تہی اور کبہی یون یعنی اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق یہ شعلہ نہین پہینکا جاتا بسبب مرنے کسیکے اور نہ بسبب حیات کسی کی ولیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام اوسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتی ہین فرشتی اوٹہانی والی عرش کی پہر تسبیح کرتی ہین آسمان والی کہ متصل ہین عرش کی اوٹہانی والون کے یہانتک کہ پہنچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پہر کہتی ہین وہ فرشتی کہ متصل اوٹہانیوالون عرش کے ہین واسطے عرش کے اوٹہانی والون کے کہ کیا کہا پروردگار تمہاری نی پس خبر دیتی ہین وہ اونکو اوس چیز کی کہ فرمائی پہر خبر پوچہتی ہین بعضی آسمان والی بعضون سی یہانتک کہ پہنچتی ہی خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اوچک لیتی ہین جن سننی کو یعنی اون خبرون کو چوری سی لی آتی ہین پہر ڈالتی ہین طرف دوستون اپنی کی یعنی کاہنون کے اور پہینکے جاتے ہین طرف اونکی یہ ستارے یعنی پس سبب اون ستارون کی پہینکے جانی کا یہ ہی نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتی ہو پیدایش و موت کا پس وہ چیز کہ لائی کاہن اوسکو اوپر اس طرح کی کہ ہی یعنی بغیر تصرف کی اسٹ و رست پس وہ چیز راست ہے ولیکن وہ کاہن جہوٹ ملا لیتی ہین اوسمین اور زیادہ کرتی ہین یعنی اوس سنی ہوی پر نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَآءُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلُهٗ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَّلَا رِزْقَهٗ وَلَا مَوْتَهٗ وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا پیدا کیی اللہ تعالی نی یہ ستاری واسطی تین باتون کی ایک بات یہ کہ پیدا کیا انکو واسطی زینت آسمان کی اور دوسری واسطی مارنی شیطانون کی اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہی بسبب انکے یعنے بیچ دریا اور جنگل کی پس جسنی کہ بیان کیا انمین بغیر ان تین چیزون کی خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اوس چیز مین کہ نہین جانتا یعنے نہین مقصود ہی علم اوسکا اسلیے کہ خبرین آسمان کی نہین جانی جاتی ہین مگر طریق کتاب و سنت سی حال آنکہ اسمین نہین ہی یادہ اوس چیز سی کہ گذری نقل کی یہ بخاری نے بلا اسناد اور بیچ روایت رزین کی یون ہی کہ تکلف کیا اوس چیز کا کہ نہین فائدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننی اوس چیز کی کہ نہین اوسکو علم ساتہ اوسکی اور تکلف کیا بیچ جاننی اوس چیز کی کہ عاجز ہوئی علم اوسکی سی انبیا اور فرشتی اور روایت ہی ربیع سی مانند اسکی اور زیادہ کیا ربیع نی یہ کلام کہ قسم ہی اللہ کی نہین مقرر کی اللہ تعالے نی ستاری مین زندگی کسی کی یعنی پیدایش کسی کی اور نہ روزی کسی کی یعنی مال و جاہ اور نہ مرنا کسیکا اور سوا اسکی نہین کہ افترا کرتی ہین کاہن اوپر

ہووی اور ظہور اوسکا ہوتا ہی مہینوں میں طلوع ہونی ستارہ کو علت اصلی ایک چیز کی **ف** ضائع کیا حصہ اپنا یعنی اپنی عمر میں سی اور وہ مشغول ہوتا ہی بیفائدہ چیز میں کہ نہ فائدہ دیتی ہی دنیا میں اور نہ آخرت میں شیخ یہان ملا علی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نی خوب تفصیل سی لکھا ہی فلینظر ثمہ **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم سی واسطی غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی اللہ نی یعنی قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اوپر کی حدیث میں پس تحقیق سیکھا ایک ٹکڑا سحر سی یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعض اوسکا فسق ہی اور بعض اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہی کہ ساتھ علامتوں کی خبریں غیب کی بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہی اور ساتھ اوسکی ضرر خلق کو پہنچاتا ہی اور جو کوئی سحر کری اور اعتقاد اوسکا رکھی کافر ہی یعنی اس طرح کاہن اور منجم کافر ہیں حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سی ہیں اور کافروں اور بد دینوں کے اعمال سی ہیں نعوذ باللہ من ذلک **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو امسک اللہ القطر عن عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ لاصبحت طائفۃ من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح رواہ النسائی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بند رکھے اللہ مینہ اپنی بندوں سی پانچ برس یعنی مثلا پھر برساوی البتہ ایک جماعت آدمیوں میں سی کہ مقید ہیں ساتھ نجوم کی کفر کرنیوالی کہیں برسائی گئی ہم بسبب منزل قمر کی کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی یہ نسائی نے **ف** مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کے منازل قمر سی ہی کہ سبب ہی مینہ کا

کتاب الرؤیا

کتاب ہی بیچ بیان خواب کی **ف** حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونی والی کی علوم اور ادراکات کو جیسے جاگتی کی دل میں اور اللہ سبحانہ قادر ہی اوپر نہ بیداری باعث اسکی ہی اور نہ نیند مانع اوس سی اوپر پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتی کی دل میں علامت ہے اور امور پر کہ پیش آتی ہیں ثانی الحال کہ وہ تعبیر اسکی ہی جیسی کہ ابر دلیل ہی جو دینہ پر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ رواہ البخاری وزاد مالک بروایۃ عطاء بن یسار یراھا الرجل المسلم او تری لہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں باقی رہا آثار نبوت سی کچھ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینی والی کہا صحابہ نی کیا ہے مبشرات فرمایا خواب اچھے نقل کی یہ بخاری نی اور زیادہ کیا مالک نی ساتھ روایت عطاء بن یسار کی اس عبارت کو کہ دیکھتا ہی اس خواب کو مرد مسلمان یعنی اپنی لیے یا دیکھا جاوی واسطے اوسکی یعنی کوئی اور مسلمان دیکھی واسطی اوسکی **ف** نہیں باقی رہا الخ یعنی وحی منقطع ہوجائی گی بسبب مرنے میری کے اور نہیں باقی رہے گی وہ چیز کہ جانی جاوی اوس سی چیز ہونی والی مگر خواب کہ اس سے کچھ چیزیں معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق بشارت سی ہی ساتھ پیش میم اور زیر ب کی یعنی خوشخبری کے اور استعمال بشارت کا اکثر خیر میں ہوتا ہی اور کبھی شر میں بھی اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آتا ہی اور خواب بد کو حلم کہتی ہیں ساتھ پیش ح کے لیکن یہ تخصیص شرعی ہی اور لغت میں معنی مطلق خواب کی ہیں چنانچہ اس حدیث میں بھی یہی مراد ہی اور اگر رویا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لانی ساتھ صالحہ کی واسطی بیان و ایضاح کی ہی یا صالحہ معنے صادقہ کی ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کی اور معنی اول اگرچہ اظہر اور موافق تر ہیں ساتھ معنے مبشرات کی کہ غالبا یا کلیا بیچ خبر نیک شادی بخش کی مستعمل ہوتا ہی اور اگرچہ اسمیں صدق بھی معتبر ہی جیسی کہ طیبی نے کہا و لیکن سیاق حدیث ناظر بیچ معنی ثانی کی ہی اسلیے کہ ثبوت میں خبر صدق معتبر ہی خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا باعتبار تغلیب کے ہی حمل

اوپر جتنی سلطنتوں کی مجرات ہیں ہوں **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرؤيا الصالحة جزء من ستة
واربعين جزءا من النبوة متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خواب اچھا ایک ٹکڑا ہی
چھیالیس ٹکڑون نبوت کی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتہ رویای صالحہ کی یہان صادقہ ہی اور یہان ایک
اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزء شی کا ساتہ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوت باقی نرہی تو جزء اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ خواب ایک
جزء ہی اجزای علم نبوت سی اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہ پرتو ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ دیکھنی والا نبی
نہو جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ وروش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سی ہین اور وجہ تخصیص اس عدد چھیالیس کے اگرچہ علماء نی
کچھ کچھ لکھی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ علم اوسکا اور راز اور چیزون معدودہ کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین سنتر آیا ہے
بدلی چھیالیس کے اور ایک مین چالیس اور ایک مین چوبیس وغیر ذلک مراد ان سب سی تکثیر ہی نہ تحدید عہ **وعن** ابی ھریرۃ ان النبی
صلى الله عليه وسلم قال من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی متفق علیہ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نی دیکھا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکھا مجکو اسواسطی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت
مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تحقیق دیکھا مجکو یعنی گویا کہ دیکھا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین بنی ہوتی ہین اوسپر احکام کہ وہ صحابی
ہو جاوی یا عمل کری اوسکی خبر پر کسی اوس حالت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانہ کی لوگ ہین یعنی میری وقت کی لوگوں مین سی جسنی مجکو
خواب مین دیکھا توفیق دیگا اوسکو اللہ تعالی میری دیکھنی کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نی کہا کہ یہ معنی اخبار کی ہی یعنی جسنی
دیکھا مجکو خواب مین پس خبر دو اوسکو کہ خواب اوسکا حقیقۃ اور سچا ہی نہین ہی اضغاث احلام سی اسلیی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنی یہ
مجال نہین شیطان کی کہ کسی کی خواب مین آوی اور اوسکی خیال مین ڈالی کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہ جھوٹ باندہی اور بعضی محققین نے لکھا ہی
کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جھوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکھنی والی کو وسواس مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی لیکن بصورت
آنحضرت کی ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندہ سکتا اسلیی کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت
کی ضد ہی اور حق تعالی جامع ہی صفات ضلال و ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سی صریح البطلان ہے
اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسی لیی اگر کوئی دعوی الوہیت کا کری تو صدور خارق عادات اوس سی متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا
کری تو معجزہ اوس سی ظاہر نہین ہوتا ہی عہ **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رانی فقد رای الحق
متفق علیہ اور روایت ہے ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ دیکھا مجکو پس تحقیق حق دیکھا یعنی سچا ہی خواب اوسکا کہ اوسنی مجھی کو
دیکھا نہ غیر میری کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ یہ حدیثین ساتہ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین کہ جسنی آنحضرت کو
خواب مین دیکھا اوسنی ہی کو دیکھا دروغ اور شیطان کو اوسمین دخل نہین اور علماء نی اسکو خصائص حضرت کی سی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نی اسمین
بعضون نے تو یہ کہا کہ محل ان احادیث کا یہ ہی کہ کوئی دیکھی آنحضرت کو ساتہ صورت و حلیہ مخصوص کی کہ آپ رکہتی تہی پہر بعضون نی ان مین سی توسعہ کیا اور کہا
کہ اوس شکل و صورت مین دیکھی کہ مدت عمر شریف مین اوسپر تہی خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نی دائرہ تنگ کیا اور یہ کہا کہ ضرور ہے
کہ اوس صورت پر دیکھی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اس عالم سی سدہاری تا آنکہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین تہے اور
نوبت بیس کی نہ پہنچی تہی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی آکر قصہ خواب مین دیکھنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان کر

[illegible] ہیں لیتا تو وہ کہتی کہ جاتو نی آنحضرت کو نہین دیکہا او ر امام نووی [illegible]

آنحضرت ہی کو حقیقۃً دیکہا خواہ اونکی صفت معروفہ پر دیکہا یا سوای اوسکی اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہین ہوتا اور اختلاف و تفاوت

صورتون کا باعتبار کمال نقصان ایمان دیکہنی والی کی ہی جسنی حضرت کو اچہی صورت مین دیکہا بسبب کمال دین اپنی کی دیکہا اور جسنی برخلاف اوسکی دیکہا بسبب نقصان

دین کی دیکہا اور اسیطرح پر ایک نی بڈہا دیکہا اور ایک نی جوان اور ایک نی راضی اور ایک نی خفا اور ایک نی روتی ہوئی اور ایک نی خوش اور ایک نی ناخوش تمام یہ

مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکہنی والی کی پس دیکہنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہی معرفت حال دیکہنی والی کی اور اوسمین ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کی لیئی کہ اوس سی احوال اپنی

باطن کا معلوم کر کر علاج اوسکا کرین اور اسی قیاس پر بعضی ارباب تمکین نی کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سی خواب مین سنی تو اوسکو سنت قویمہ پر عرض کری اگر موافق ہی

تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل سامعہ اوسکی کی ہی پس ذات کریمہ و نکی کا اور اوسچیز کا کہ دیکہی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت مین تفاوت اور اختلاف

کہ ہی تجہسے ہی حضرت شیخ علی متقی نقل کرتی تہی کہ ایک فقیر نی فقرای مغرب سی آنحضرت کو خواب مین دیکہا کہ اوسکو شراب پینی کی لیی فرماتی ہین اوسنی واسطے

رفع اس اشکال کی علما سی استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نی محمل اور تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تہی مدینہ مین نہایت متبع سنت کی کہ اونکو

شیخ محمد بن عراق کہتی تہے جب وہ استفتا اونکی نظر سی گذرا تو اونہون نی فرمایا کہ یون نہین ہی جسطرح اوسنی سنا اوس شخص کی سامعہ مین خلل ہی آنحضرت نے اسکو فرمایا

لاتشرب الخمر اوسنی لاتشرب کو اشرب سنا ؁ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فسیرانی

فی الیقظۃ ولا یتمثل الشیطان بی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی دیکہا مجکو خواب مین

پس شتاب دیکہی گا مجکو جاگتی مین اور نہین بنتا شیطان میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت کے زمانہ مین جو شخص کہ دیکہتا تہا خواب مین

حضرت کو تو اللہ تعالی توفیق دیتا تہا اوسکو کہ جاگتی مین دیکہی اور مسلمان ہو اور یا یہ مراد ہی کہ آخرت مین دیکہی گا جاگتی مین ؁ع **وعن** ابی قتادۃ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللہ والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم ما یحب

فلا یحدث بہ الا من یحب واذا رای ما یکرہ فلیتعوذ باللہ من شرھا ومن شر الشیطان ولیتفل ثلثا ولا یحدث بھا

احدا فانھا لن تضرہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب اچہا اللہ کیطرف سے ہی اور

خواب برا شیطان کیطرف سی ہی پس جسوقت دیکہی ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش کہی وہ مکو پس بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کی و بر کہ دوست رکہتا ہی

اوسکو یعنی علما اور صلحا اور اقربا سی اور حمد کری اللہ تعالی کی جیسی کہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہی اور جسوقت دیکہی ایسا خواب کہ ناخوش رکہتا ہے

پس چاہیے کہ پناہ مانگی ساتہ اللہ کی برائی اوسکی سی اور برائی شیطان کی سی اور چاہیے کہ تہتکاری تین بار یعنے بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان

کری اوس خواب کو کسی کے روبرو یعنی دوست کے روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تا کہ وہ تعبیر بری نہ دی بحسب ظاہر صورت اوسکی کی اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسی ہی

واقع ہوتی ہی بتقدیر آلہی پس تحقیق وہ خواب نہین ضرر کری گا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** شیطان کیطرف سی یعنی باعث خوشی اوسکی کا

ہوتا ہی اگرچہ پیدا کرنا اور دکہانا دونون کا ساتہ پیدایش آلہی کی ہی حاصل یہ ہی کہ اچہا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سے بندی کی لیی تا باعث

حسن ظن کا ہو ساتہ اللہ تعالی کی اور موجب مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور برا ہوتا شیطان دکہاتا ہی تا غمگین کری مسلمان کو اور بدگمان اور سست

ہوئی بیچ سلوک طریق حق کی اور معنی نہ ضرر کرنی کی یہ ہین کہ اللہ تعالی نی گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سی جیسی کہ

گردانا ہی صدقہ کو سبب بچاو مال کا اور دفع بلیات کا ؁ح ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای

احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ

رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکھی کوئی تم میں کا برا خواب کہ مکروہ جانی اوسکو پس چاہئے کہ تھتکری بائین طرف
تین بار اور پناہ مانگی ساتہ اللہ کی شیطان سی تین بار اور پہیری کروٹ اپنی سی کہ تہا اوسپر وقت دیکہنی خواب کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس حدیث مین بصاق
ذکر کیا کہ تفل سی زیادہ ہی تفل تہوک منہ سی نکالنا اور بصق منہ کی اندر سی نکالنا کہ کچہہ حلق سی نکلی اور بصاق وہ تہوک کہ نکلی اور اوسکو بزاق بہی کہتی ہین
پس تفل بعد بصق کی ہی اور بعد ازان نفث ہی کہ پہونکنا ہی ساتہ آب لبون کی اور بعد اسکی نفخ ہی کہ پہونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کی فلینفث
بہی آیا ہی اور اسی حدیث مین فکر بائین طرف کا آیا اور پہلی حدیث مین مطلق اور اس حدیث مین کروٹ سی پہرنا بہی آیا ہی پہلی کو اوسکو بہت تاثیر ہی بیچ تغیر حال کے
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ یَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ
وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَمَا کَانَ مِنَ النُّبُوَّۃِ فَاِنَّہٗ لَا یَکْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
سِیْرِیْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطَانِ وَبُشْرٰی مِنَ اللّٰہِ فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلَا یَقُصَّہٗ
عَلٰی اَحَدٍ وَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ قَالَ وَکَانَ یَکْرَہُ الْغُلَّ فِی النَّوْمِ وَیُعْجِبُھُمُ الْقَیْدُ وَیُقَالُ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ قَالَ
الْبُخَارِیُّ رَوَاہُ قَتَادَۃُ وَیُوْنُسُ وَھُشَیْمٌ وَاَبُوْ ھِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ یُوْنُسُ لَا اَحْسِبُہٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِی الْقَیْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِیْ ھُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَمْ قَالَہُ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَحْوَہٗ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَہٗ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ
اِلٰی تَمَامِ الْکَلَامِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہین قریب کہ جہوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب
مومن کا ایک جزو ہی چہالیس جزو نبوت کی سی اور جو چیز کہ ہو اجزای نبوت سی پس تحقیق وہ نہین جہوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نی کہ مین کہتا ہون
اور روایت کرتا ہون ان احادیث سی کہ آنحضرت نی فرمائی ہین خواب تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو خیال نفس کا اور دوسری ڈرانا شیطان کا اور تیسری
بشارت اللہ کیطرف سی پس جو شخص کہ دیکہی خواب مین ایسی چیز کو کہ ناخوش رکہی پس نہ بیان کری اوسکو روبرو کسی کی اور چاہیی کہ کہڑا ہو اور نماز پڑہی
یعنی تا بسبب برکت اور نورانیت نماز کی توہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہی کہا ابن سیرین نی اور تہی آنحضرت مکروہ رکہتی طوق دیکہنا خواب مین
اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنی اہل تعبیر کہتی ہین کہ قید ثابت رہنا دین مین ہی نقل کی یہ یعنی ساری حدیث کہ مشتمل ہی اوپر مرفوع و
موقوف کی بخاری اور مسلم نی لیکن دونون کو تردد آخر حدیث مین کہا بخاری نی کہ روایت کیا اوسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس
نی اور ہشیم اور ابو ہلال نی ابن سیرین سی نقل کی اونہنی ابی ہریرہ سی اور کہا یونس نے کہ نہین گمان کرتا مین اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سی مگر
پیغمبر خدا سی بیچ مقدمہ قید کی کہ واقع ہوا ہی یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کی کہ کہا کان یکرہ الغل یعنی حدیث مرفوع ہی موقوف
ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اوسکو ابن سیرین نی ابی ہریرہ سی اور اونہون نی آنحضرت سی بخاری نی تو یون کہا اور کہا مسلم نی راوی ابن سیرین
سی کہ نہین جانتا مین کہ یہ قول مذکور قید مین بیچ حدیث پیغمبر خدا کی واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نی اپنی طرف سی اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکی ہی کہ کہا
گیا اور یہہ بہی کہا مسلم نی کہ ادراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ نی حدیث مین اس قول اپنی کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنی تمام کلام کہ بیچ غل اور قید
کی واقع ہوا ہی سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کے لانا راوی کا ہی کلام اپنی کو درمیان
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیان کرنی قول بخاری اور مسلم کی سی حقیقت حال ضمیرون قال اور کان یکرہ کی بہی ظاہر ہو جاتی ہی **ف**
جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علما نی اول تو یہ کہ مراد قریب ہونی زمانہ کی سی اخیر زمانہ قرب قیامت کا ہی جیسی کہ اور
حدیث مین صریح آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین نزدیک نہین کہ جہوٹ ہووی خواب مومن کا اور بعضی مشائخ اپنی سی سنا مین نی کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہی مومن کی اور دوسری

لم یکد ای لم یقرب یکذب قال الطیبی اختلف فی تفسیرہ ... (حاشیہ، ناقابل مطالعہ حد تک دھندلا)

یہ کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز کا ہے اسلیے کہ جس موسم مین رات دن برابر ہوتی ہین مزاج تندرست اور معتدل بہت ہوتا ہے خواب درست تر اور خلط
و خلل سے سالم تر ہوتا ہے تیسرے یہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہے کہ سال مانند مہینے کی گذرینگے اور مہینے مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی اور روز مانند
ساعت کے اور لکہا ہے علمائی کہ مراد اس سے زمانہ امام مہدی کا ہے کہ اون دنون مین اونکی عدل سے سب عیش مین ہونگے اور زمانہ عیش کا ہرچند دراز ہو کوتاہ معلوم
ہوتا ہے اور زمانہ غم و محنت کا ہرچند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہے پس بیچ زمانہ مہدی کی بہی خواب صحیح و راست ہونگی اسلیے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور
حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی راست تر ہے خواب اوسکا بہی راست تر ہے اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کی اور مدح اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
واسطے بیان اقسام خواب کی ذکر کیا اور اس عبارت مین اشارہ ہے اسپر کہ تمام اقسام خواب کی صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کی نہین بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام
ہے حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کی ہے اور خیال النفس ہے جیسے کہ ایک شخص ایک کلام یا حرفہ کرتا ہے از بسکہ وہ خیال مین بیٹہا ہے وہی خواب مین دیکہتا ہے
یا عاشق معشوق کی خیال مین ہوتا ہے اوسکو خواب مین دیکہتا ہے اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین اور فکر کرے اوسکو بسبب دشمنی کی کہ بنی آدم سے رکہتا ہے
اور وہ فعل شیطان ہے کہ ساتہ اوسکی آدمی زاد سے بازی کرتا ہے جیسے کہ دیکہتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور اسی قبیل سے ہے احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہے
اور کبہی سبب فوت ہونی نماز اور تاخیر اوسکی کا ہوتا ہے وغیر ذلک پس یہ دو قسمین قابل اعتبار تعبیر کی نہین اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام کرنا ہے
جانب حق سے بندہ کی لیے تا ساتہ اوسکی خوش ہووے اور طلب حق مین تازہ ہووے اور حسن ظن اور امیدواری رکہے یہ قابل تعبیر کی ہے اور نہ بیان
کرے الخ یعنے اسلیے کہ جب وہ قابل اعتبار و تعبیر کی نہین تو کہنا اوسکا داخل عبث و لایعنی کی ہے اور یہ بہی ہے کہ جب کہیگا اور سننے والا تعبیر بد کہیگا تو توہم
اور تطیر لازم آویگا اور وسواس مین ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہے وقوع مین اور شارحون نے بیچ ضمیر قال اور کان یکرہ کی چند احتمالات لکہے ہین ایک تو
یہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہرتی ہو جیسے کہ ظاہر عبارت کہ پہلے گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہے اس مین اور اس تقدیر پر ضمیر کان
یکرہ کی پہرتی ہین آنحضرت کی طرف اور معنی یہ ہونگے کہ کہا ابن سیرین نے تہے آنحضرت کہ ناخوش رکہتے اوسکو کہ کوئی دیکہے خواب مین کہ طوق اوسکی گردن مین
ڈالا ہے اسلیے کہ صفت دوزخیون کی ہے جیسے کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہرے اور کان
یکرہ کی ابو ہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہے ابو ہریرہ سے یعنی کہا ابن سیرین نے کہ تہے ابو ہریرہ ناخوش رکہتے دیکہنی طوق کو خواب مین اور
ابو ہریرہ نے آنحضرت سے سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہ ہے کہ ضمیر قال کی پہرے طرف راوی کی ابن سیرین سے اور کان یکرہ مین ابن سیرین
کی طرف یعنی کہا راوی نے کہ تہے ابن سیرین کہ مکروہ رکہتے طوق کو اور ظاہر یہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکہتا ہے اسلیے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر
خواب مین واللہ اعلم اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا یعنی بیڑیون کا پانون مین اور یعجبہم ساتہ صیغہ جمع کی روایت بخاری کی مین آیا ہے پس بحسب احتمال اول
کی ضمیر راجع ہے طرف آنحضرت کی اور صحابہ اونکی کی اور بحسب احتمال دوسری کی طرف ابو ہریرہ اور اتباع اونکی کی اور بحسب تیسری کی طرف ابن سیرین کے
اور تعبیر کہنے والی اہل عصر اونکی کی یعنی اگر کوئی خواب مین دیکہتا کہ قید اوسکی پاؤن مین ہے تو اوسکو اچہا جانتے تہے کہ علامت باز رہنی کی قبائح اور معاصی سے اور
ثابت قدم رہنی کی طاعت پر ہے جیسے کہ فرمایا ویقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر بہ نسبت اہل دین و طاعت کے ہے اور لکہا ہے اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکہے کہ قید پاؤن مین ہے تو تعبیر اوسکی ثابت رہنا ہے حال پر ہے کذا قال الطیبی اور اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی ہے ساتہ
اختلاف دیکہنی والی کی مثلا اگر تاجر دیکہے خواب مین کہ اسباب کشتی پر رکہکر بیٹہا ہے اور ہوا موافق چلتی ہے تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت مین ہے
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکہے تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہونچنی کی مقام حقیقت مین ہے ع ح **وعن جابر** قال
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رأیت فی المنام کأن رأسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

او قال اذا لعب الشیطان باحدکم فی منامه فلا یحدث به الناس رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا ایک شخص نی

صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس کہا کہ دیکہا مین نے خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کہا جابر نی پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا جب وقت کہیلی شیطان

ساتہ ایک تمہاری کی خواب مین اپنی بیان کری اوسکو پر لوگون کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی یہ خواب تیرا اضغاث احلام مین سے ہی اور

اوس قسم سی ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتہ آدمی کی تاغمگین ہو وے اوسکو ایسی خواب کو چہپانا چاہیی اور طیبی نی کہا کہ آنحضرت نے وحی سی جانا ہوگا یا دلالت

حال سی کہ یہ خواب اضغاث احلام مین سی اور بازی شیطان ہی اگرچہ نزدیک تعبیر کہنے والون کی اوسکی تعبیر ہی مثل زوال نعمت ومفارقت قوم

اور مانند اوسکی کی شرح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رایت ذات لیلة فیما یری النائم کانا

فی دار عقبة بن رافع فاتینا برطب من رطب ابن طاب فاولت ان الرفعة لنا فی الدنیا والعاقبة فی الآخرۃ وان دیننا

قد طاب رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مین نی ایک رات بیچ اون چیزون کی کہ دیکہتا ہی سونیوالا

یعنی خواب مین دیکہتا ہون گویا مین اور صحابہ میری بیٹہی ہین بیچ گہر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئین ہمری پاس کہجورین تر کہ اونکو رطب ابن طاب کہتے ہین پس

تعبیر کی مین نے یہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطی ہماری ہی دنیا مین اور عاقبت نیک آخرت مین یعنی رفعت لفظ رافع سی لی اور عاقبت عقبہ سی اور یہ کہ

دین ہمارا اچہا ہی یعنی یہ لفظ رطب ابن طاب سی لیا نقل کی یہ مسلم نی **ف** عادت شریف آنحضرت کی تہی کہ نامون سے بطریق تفاول تاویل کی معانی

لیتی تہی اور یہ مخصوص ساتہ تعبیر خواب کی نہ تہا بیداری مین بہی ساتہ انکی فال لیتی تہی جیسی کہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سی مدینہ کو تشریف لیجاتی تہی کہ بریدہ اسلمی

کو ساتہ چند سوارون کی راہ مین کہ قریش نے اوسکو واسطی پکڑنی آنحضرت کی متعین کیا تہا اور سو اونٹ دینی کا وعدہ کیا تہا فرمایا کہ تو کون ہے

اور نام تیرا کیا ہی اوسنی کہا بریدہ پس حضرت نی ابوبکر سی فرمایا قد برد امرنا یعنی خنکی ہوئی کام ہماری مین الی آخر الحدیث شرح **وعن**

ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال رایت فی المنام انی اهاجر من مکة الی ارض بها نخل فذهب وهلی الی

انها الیمامة او هجر فاذا هی المدینة یثرب ورایت فی رؤیای هذه انی هززت سیفا فانقطع صدره فاذا هو ما اصیب

من المؤمنین یوم احد ثم هززته اخری فعاد احسن ما کان فاذا هو ما جاء اللہ به من الفتح واجتماع المؤمنین متفق

علیه اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دیکہا مین نے خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون مکہ سی طرف ایک زمین کی

کہ اوسمین کہجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اوسکی کی طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگہان وہ تہا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب ہی اور دیکہا مین نے

اس خواب اپنی مین کہ تحقیق ہلاتا ہون تلوار پس ٹوٹ گئی اوپر سی پس ناگہان تعبیر ٹوٹنی تلوار کی وہ تہی کہ پہونچی بعضی مومنون کو سختی وغم روز جنگ احد کی یعنی زخمی ہوے

بعضے اور بعضے شہید ہوی پہر ہلایا مین نی تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار اور درست ہوگئی بہتر اوس چیز سی کہ تہی پس ناگہان تعبیر

درست ہونیے تلوار کی وہ تہی کہ لایا اوسکو خدای تعالی کہ وہ فتح تہی اور جمع ہونا مومنین کا یعنی فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی یہ بخاری

اور مسلم نی **ف** یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہرون حجاز کی سی کہ اوسمین کہجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بہی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت مین

مدینہ کا نام یثرب تہا پہر نام رکہا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اوس نام سی حضرت نی منع فرمایا ہلیی کہ یثرب مشتق ہی ثرب بالتحریک سی کہ معنی فساد

کی ہی اور اس حدیث مین اور اور بعضی حدیثون مین جو حضرت نی یثرب فرمایا تو پہلی نہی کی فرمایا ہو یا بیان جواز کی لیی اور نہی تنزیہی ہی یا اسلیی کہ ابتدای

ہجرت مین لوگ اس نام کو جانتی نہ تہی جیسا کہ پہچان لین اسلیی جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کی اور یہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ مین

جو آیا ہی یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کی فرمایا ہی شرح **وعن** ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه

[illegible] رطب ابن طاب [illegible] نوع [illegible] رطب [illegible] ایک [illegible] کہ [illegible] شنبہ [illegible] ۱۲

سلم بينا انا نائم اتيت بخزائن الارض فوضع في كفي سواران من ذهب فكبرا علي فاوحي الي ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الكذابين الذين انا بينهما صاحب صنعاء وصاحب اليمامة متفق عليه وفي رواية يقال احدهما مسيلمة صاحب اليمامة والعنسي صاحب صنعاء لم اجد هذه الرواية في الصحيحين وذكرها صاحب الجامع عن الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا نے اوس وقت کہ تہا مین سوتا لایا گیا مین خزانی زمین کی پس رکہی گئی میری ہاتہون مین دو کڑی سونی کی پس گران ہوئی مجہپہ یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت اپنی سونی کی پس وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اللہ نے مجکو سوتی مین یہ کہ پہونک مار انکو پس پہونک مارا مین نے اونکو پس اوڑ گئی وہ پس تعبیر کی اونکی مین نے دو جہوٹے کہ مین بیان اون دونون کی ہون یعنی باعتبار مکان کی ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یعنی ترمذی کی یون ہی کہ بیچ بیان تعین اون دونون جہوٹون کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک اونمین سے مسیلمہ ہی صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا نہین پایا مین نے یہ روایت صحیحین مین اور ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نے ترمذی سی **ف** لایا گیا مین الخ یعنی لایا میرے پاس کنجیان زمین کے خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃ لائی گئی گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہووینگی اوسکی حضرت اور امت اونکی اور دین و ملت اونکی عالم مین پہیلے گی اور صنعا ایک شہر ہی یمن کے شہرون مین سے اوسکا سردار تہا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کی مین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض وفات آنحضرت کے اوسکو مار ڈالا پس فرمایا آنحضرت نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بہی دعوی نبوت کا کیا تہا اوسکو وحشی قاتل حمزہ کی نے حضرت صدیق کی خلافت مین مار ڈالا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑون کی ساتہ دو نون جہوٹون کی لکہا ہی علماء نی کہ کڑی مشابہ ساتہ قید ہاتہ کی ہین اور قید باز رکہتی ہے ہاتہ کو پکڑنی اور عمل کرنی اور کماحقہ تصرف کرنی سی ایسی ہی دو کذاب کہ معارض امر آنحضرت کی ہوئی تہی مشابہ قید کی ہوئی کہ دست مبارک اونکی مین ہی کا اور مانع ہی عمل و تصرف سی گویا ہاتہ اونکا پکڑ رکہا ہی اور نہین چہوڑتی کہ کام کرین اور دیکہنا سونی کی کڑونکا تہا بسبب اونکی بیچ زیب و زینت دنیا کی اور شدت کراہت اور غلاظت اون دو کذاب کے واللہ اعلم بالصواب ؏ ح **وعن** ام العلاء الانصارية قالت رايت لعثمان ابن مظعون في النوم عينا تجري فقصصتها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذلك عمله يجري له رواه البخاري اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکہا مین نے واسطے عثمان بن مظعون کے خواب مین ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا مین نے اوسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا یہ ثواب عمل اوسکی کا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی پہونچتا ہی طرف اوسکی ثواب اوسکی عمل صالح کا بعد مرنی اوسکے کی قیامت تک اسلیے کہ تہا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہی مرابط بڑہتی جاتی ہین اوسکی لیے عمل اوسکی قیامت تک ؏ **وعن** سمرة ابن جندب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى اقبل علينا بوجهه فقال من راى منكم الليلة رؤيا قال فان راى احد قصها فيقول ما شاء الله فسالنا يوما فقال هل راى منكم احد رؤيا قلنا لا قال لكني رايت الليلة رجلين اتياني فاخذا بيدي فاخرجاني الى ارض مقدسة فاذا رجل جالس ورجل قائم بيده كلوب من حديد يدخله في شدقه فيشقه حتى يبلغ قفاه ثم يفعل بشدقه الاخر مثل ذلك ويلتئم شدقه هذا فيعود فيصنع مثله قلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا على رجل مضطجع على قفاه ورجل قائم على راسه بفهر او صخرة يشدخ به راسه فاذا ضربه تدهده الحجر فانطلق اليه لياخذه فلا يرجع الى هذا حتى يلتئم راسه وعاد راسه كما كان فعاد اليه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا

اِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهُ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا اَنْ
يَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ
مِنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ وَعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَا
اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ
فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ
وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا وَسَطَ الشَّجَرَةِ لَمْ اَرَ قَطُّ
اَحْسَنَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ
اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ اور روایت ہے
سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ چہرے اپنے کی اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہے
تم میں سے آج کی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتے پیغمبر خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالیٰ پس پوچھا
حضرت نے ہمسے ایکدن پس فرمایا کیا دیکھا ہے تم میں سے کسی نے خواب عرض کیا ہمنے کہ نہیں فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے آج کی رات دو شخصوں کو آئے
میرے پاس پس پکڑے دونوں ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اوسکے
ہاتھ میں آنکڑا ہے لوہے کا داخل کرتا ہے وہ اوسکو بیچ کلے بیٹھے ہوئے کی اور چیرتا ہے اوسکو یہانتک کہ پہونچتا ہے چیر اوگدی اوسکی تک پھر کرتا ہے ساتھ کلے دوسرے
اوسکے کی مانند اسکی یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہے اور ملجاتا ہے کلہ اوسکا یہ پھر عود کرتا ہے پس کرتا ہے مانند اسکی یعنی ہر بار کلے چیرتا ہے اور جب ملجاتے ہیں پھر
چیرتا ہے ہر بار یونہی کرتا ہے آنحضرت فرماتے ہیں کہ کہا میں نے اون دو شخصوں سے کہ کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلو یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب
دیکھنے ہیں تعبیر اوسکی معلوم ہو جائے گی پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکے سر پر ایسا تھا پتھر کے جس سے
ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہے ساتھ اوسکے سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہے اوسکو لڑھک جاتا ہے پتھر پس جاتا ہے وہ طرف اوس پتھر کی کہ لاوے اوسکو یعنی مارنے
کی لیے پس نہیں پھرتا طرف اوسکی یہانتک کہ ملجاتا ہے سر اوسکا اور ہو جاتا ہے سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہے طرف اوسکی اور مارتا ہے اوسکو پس کہا
میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کی کہ تھا مانند تنور کی اوپر اوسکا تنگ تھا اور نیچا اوسکا کشادہ
جلتی تھی نیچے اوسکی آگ پس جسوقت کہ اوٹھتی آگ اوپر اوٹھتے آدمی کہ تھے آگ میں یہانتک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل پڑیں اوس سے پھر جسوقت کہ پست ہوتا تھا شعلہ
آگ کا پھر گر پڑتے اوسمیں اور اوس آگ میں تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتیں ننگی پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہانتک
کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اوسمیں ایک شخص تھا کھڑا بیچوں بیچ نہر کے اور نہر کی کناری پر ایک شخص تھا کہ آگے اوسکے پتھر رکھے تھے پس آگے
آیا وہ شخص کہ تھا بیچ میں نہر کی پس جسوقت ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکلے پھینکتا ہے وہ شخص کہ کنارہ پر تھا پتھر بیچ منہ اوسکی کی پس پھیرتا ہے اوسکو جس جگہہ تھا پس
جب آتا ہے وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہے کناری والا بیچ منہ اوسکی کی پتھر پس پھرتا ہے اوسی جگہہ جیسا کہ تھا پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں نے چلے چلو
پس چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کی اوسمیں تھا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ میں ایک بوڑھا ہے اور لڑکے اور ناگہاں وہاں ایک
اور شخص ہے نزدیک درخت کی آگے اوسکی آگ ہے کہ جلاتا ہے اوسکو پس لے چڑھے مجکو دونوں شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گھر میں کہ تھا بیچوں بیچ
درخت کی نہیں دیکھا میں نے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمیں کتنے مرد ہیں بڈھے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے پھر نکالا اون دونوں نے مجکو اوس گھر سے

لہ قولہ وصحہ قبل اول الثلثہ وفی محل لیستوعب الی ثلثہ تارة ٦١٧

اور لی چڑہی مجھکو اوپر درخت کی پہر داخل کیا مجھکو ایک گہر مین کہ وہ بہت اچہا اور افضل تہا پہلی گہر سی اوسمین تہی بڈہی اور جوان پس کہا مین نے واسطی اون دونون شخصون کی کہ تحقیق تم نی بہت پہرایا مجھکو آج کی رات پس خبر دو مجھکو اوس چیز کہ دیکہی مین نی قالا نعم اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ مَا تَرٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهٖ مَا رَأَيْتَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرٰهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَاِذَا اسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ کہا اون دونون نی کہ ہان خبر دیتی ہین ہم اپر وہ شخص کہ دیکہا تم نی اوسکو کہ چیری جاتی ہین کلی اوسکی پس وہ شخص جہوٹا ہی بولتا ہی جہوٹ پس نقل کی جاتی ہین جہوٹی باتین اوس سی یہانتک کہ پہونچتی ہین اطراف مین مین پس کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی جو کچہہ کہ دیکہا تمنی قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکہا تمنے اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہے کہ سکہلایا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی توفیق دی اوسکی سیکہنے کی پس سو رہا اوس سے راتکو اور نہ عمل کیا دنکو موافق اوسچیز کی کہ قرآن مین ہی کی جاتی ہی ساتہ اوسکی وہ چیز کہ دیکہی تمنی قیامت تک اور وہ کہ دیکہی تمنی تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑہا کہ دیکہا تمنی اوسکو بیچ جڑ درخت کی ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکی گرد اونکی پس اولادہی آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا اور گہر پہلا کہ داخل ہوی تم اوسمین گہر ہے عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام مومنین ہونگی اور اپر یہ گہر پس گہر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اوٹہاو تم سر اپنا پس اوٹہایا مینے سر اپنا پس ناگہان اوپر میری مانند ابر کی تہا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کی کہا اون دونون شخصون نی کہ ہی یہ مکان آپ کا کہا مینے چہوڑ دو مجھکو کہ داخل ہون مین اپنی مکان مین کہا اون دونون شخصون نی کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنی اوسکو پس اگر پورا کروگی تم اوسکو داخل ہووگی اپنی مکان مین نقل کی یہ بخاری نی **ف** سو رہا اوس سی راتکو الخ یعنی نہ پڑہا قرآن رات کو اور دنکو اوسپر عمل نکیا عمل قرآن پر رات اور دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بہی عمل کرنا قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتہ تلاوت اوسکی کی ہی مخصوص کیا ساتہ اوسکی اور عمل ساتہ اوامر و نواہی قرآن کی متعلق ساتہ روز کی رکہا باعتبار غالب کی انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی باوجودی کہ بڑی نعمت ملی تہی یعنی علم قرآن پس اوسکی تلاوت سی غافل ہوکر سو رہا اور یہ بعض اوقات باعث بہول جانی کا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور نہ عمل کرنی والا اوامر و نواہی قرآن پر باوجود یکہ مراد نزول قرآن سی عمل ہی چنانچہ اسلیئی وارد ہوا ہی کہ جسنی عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑہتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑہی اور جسنی پڑہا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوسچیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑہا کبہی اور کہا طیبی نے سو رہا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سی اور جو کہ سووی بغیر اعراض کی اوس سی بسبب تقصیر کی یا عجز کی پس وہ خارج ہی اس وعید سی انتہی اور شہیدون کا یعنی مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اسلیئی کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کی خون پر اور کہا نووی نے کہ اسمین تنبیہ ہی اوپر استحباب متوجہ ہونی امام کی بعد سلام کی مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچہنی کی خواب سی اور اوپر مبادرت تعبیر

کہنے والے کی طرف تعبیر اوسکی کی طول و زمین تاکہ ذہن پریشان ہو بسبب فکر معاش کے **وذکر** حدیث عبد اللہ بن عمر فی رؤیا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ باب کے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں بیچ باب
حرم مدینہ کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وہی علی رجل طائر ما لم یحدث بہا فاذا حدث بہا وقعت واحسبہ قال لا یحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داؤد قال الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا عبرت وقعت واحسبہ قال ولا تقصہا الا علی واد او ذی رأی روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب مومن کا ایک جزو ہی چہیالیس جزو نبوت کی سی اور خواب اوپر پانون پرندہ کی ہی جبتک کہ نہین کہتا اوسکو پس جسوقت کہتا ہی کسی کے روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کی مگر روبرو دوست کے یا دانا کی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابو داؤد کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی خواب اوپر پاون پرندہ کی ہی جبتک تعبیر نہین کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوی واقع ہوتی ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پانون پرندہ کی یہ مثل ہی بیچ عدم تقرر شئی کی یعنی جو امر کہ قرار نہین پاتا ہی اوسکو عرب کہتی ہین علی رجل طائر یعنی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹھہرتا نہین اوڑتا رہتا ہی و حرکت کرتا ہی اور جو کچھ اوسکی پانون پر ہوتا ہی وہ بھی نہین ٹھہرتا ہی ویسی ہی یہ امر بہی ٹھہرتا نہین پس فرماتی ہین کہ خواب جبتک کسی سی کہا نہین ہے اور دل مین پوشیدہ رکہا ہی اعتبار نہین رکہتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اوسنی تعبیر کہی واقع ہوتا ہی اوس طرح کہ تعبیر کہی پس نہ کہنا چاہی اور یہ برے خواب کی حق مین ہی کہ اوسکی وقوع سی ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکھتا ہی جیسی کہ اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی اور مگر ساتھ دوست کے تا حمل نیکی پر کری اور تعبیر اچھی کہی بخلاف دشمن کی کہ بسبب عداوت کی تعبیر بری کہی گا اور اسی طرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر اچھی کہی گا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وقوع سب چیزون کا ساتھ قضاء و قدر کی ہی تو تاثیر کہان خواب کی بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہ کہ یہ بھی قضاء و قدر سی ہی مانند دعا اور صدقہ اور تمام اسباب کی

وعن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ فقالت لہ خدیجۃ انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتہ فی المنام وعلیہ ثیاب بیض ولو کان من اہل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے عائشہ رض سی کہ کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کی ہی کہ وہ مومن تہا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی کہ وہ تصدیق کرتی تہی آپکی ولیکن مری پہلی ظاہر ہونی نبوت آپ کی کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکھلایا گیا ہون مین اوسکو خواب مین بیچ حال مین کہ اوپر کپڑی سفید ہین اور اگر ہوتا وہ دوزخیون مین سی تو ہوتی اوسپر کپڑی اور طرح کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کی بیٹی حضرت خدیجۃ الکبری کی تہی اور اونہون نی ایام جاہلیت مین دین نصاری سیکہا تہا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالی کی کرتی تہی اور عبادت بتون کی سی بیزار تہی پیر معمر اور آخر عمر مین اندہی ہو گئی تہی اور قصہ بیجانی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتدای وحی مین اونکی پاس اور بشارت دینی اونکی کا آنحضرت کو ساتھ صدق حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابۃ مین اونکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علماء کا بیچ اسلام اونکی کی ذکر کیا ہی اور یہ حدیث بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابہ سی روایت کیا ہوگا کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی آنحضرت کی خدمت مین نہین اور کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی الخ یعنی پہلی جو لبعیی حضرت کی حضرت خدیجہ برعایت حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور نگہداشت

اوس کی بات آنحضرت کی کلام ... طرح ثبوت ایمان ہونگی کی ہی کہ کہا اونکی آگی نبوت میں ... کہ اب فرشتہ اب نی ...
وہی نامون ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اوتر تا تھا اور تم پیغمبر خدا کی ہوا اگر بیچ وقت ظہور وغلبہ تمہاری کی زندہ رہا تو مدد وقوی تمہاری
کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان ورقہ کی کہ کہا ولکن بات قبل ان تظہر الخ آگی آنحضرت نی کلام مذکور فرما کر ایمان ورقہ کا ثابت کیا
پس حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور اوسمین کیا جگہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوت آنحضرت کی بیچ اونہون نے تصدیق کی اگر پہلی نبوت کے
کرتی تو گنجایش کہتا تہا ح **وَعَنْ** ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِي خُزَيْمَةَ اَنَّهُ رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ اَنَّهُ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے
ابن خزیمہ بن ثابت سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہ کہ اونہون نی دیکہا اس حالت مین کہ دیکہتا ہی سونی والا یعنی خواب مین دیکہا
کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کی پس عرض کیا یہ خواب روبرو حضرت کی پس لیٹ گئی حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کی تا سجدہ کرلین اور فرمایا سچ
خواب اپنا یعنے عمل کر بمقتضای خواب کی پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ
مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری مین اگر جنس طاعت سی ہو جیسیکہ خواب مین دیکہی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد
صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذلک ح **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ اَبِي بَكْرَةَ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِي بَابِ مَنَاقِبِ اَبِي بَكْرٍ وَ
عُمَرَ اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہی کان میزانا نزل من السماء بیچ مناقب ابی بکر و عمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ هَلْ رَاٰى
اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُصَّ وَاِنَّهٗ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ اِنَّهٗ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاِنَّهُمَا
ابْتَعَثَانِيْ وَاِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَاِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ بِطُوْلِهٖ وَفِيْهِ
زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ وَهِيَ قَوْلُهٗ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ
الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهٗ طُوْلًا فِي السَّمَاءِ وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَاَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا
مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ
قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيْهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا
فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِّنْهُمْ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَ
قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَاِذَا نَهَرٌ مُّعْتَرِضٌ يَّجْرِيْ كَاَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا
فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِي اَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَذَكَرَ فِي تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَاَمَّا الرَّجُلُ
الطَّوِيْلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ
الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ
كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی واسطی اصحاب اپنے کی کہ کیا دیکہا ہی کسی نی تم مین سی کوئی خواب پس بیان
کرتا روبرو حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کری اور تحقیق فرمایا حضرت نی ہمکو ایک روز کہ آئی میری پاس آجکی رات دو شخص آنیوالی اور تحقیق اون دونونی

اوٹھایا مجھکو اور او نہون نی کہا مجھکو چلو او تحقیق مین چلا ساتھ اونکی اور ذکر کیا سمرہ نی مانند حدیث ذکر کی گئی کی بیچ فصل پہلی کی ساتھ درازی کی اور اس حدیث
مین کچھہ زیادتی ہی کہ نہیں بیچ حدیث مذکور کی اور وہ زیادتی یہ ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ پس آئی ہم اوپر ایک باغ اندھیری کی یعنی بسبب بہت سبزی کی اندھیرا
ہو رہا تھا اوسمین ہر طرح کی شگوفہ بہار کی تہی اور ناگہان سیان اوس باغ کی ایک شخص ہین لمبی نہیں قریب دیکھون مین سر اونکا بسبب درازی کی جانب آسمان مین اور
ناگہان گرد اوس شخص کی اکثر لڑکی ہین کہ نہیں دیکھا مین نی اونکو ہرگز کہا مین نی اون دو نون شخصون کو کہ کون ہی یہ لمبا شخص کون ہین یہ لڑکی فرمایا حضرت نی کہا
اون دونون شخصون نے مجھکو چلی چلو پس چلی ہم پھر پونہچی ہم طرف ایک بڑی باغ کی کہ نہیں دیکھا مین نے کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اوس سی اور نہ بہتر اوس سے فرمایا حضرت نے
کہ کہا اون دونون نی مجھکو کہ چڑھ اسمین فرمایا پس چڑھی ہم اوسمین پس پونہچی ہم طرف ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہی ساتھ سونی کی اینٹون کی اور ساتھ چاندی کی
اینٹون کے پس آئے ہم اوس شہر کی دروازی پر اور کہلوایا ہمنے پس کہولا گیا واسطی ہماری پس داخل ہوئی ہم اوسمین پس ملی ہمسی اوس شہر مین کتنی ایک شخص کہ تھا آدھا بدن
ہر ایک کا اونمین سے مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکھنی والا ہی اوسکو اور آدھا بدن مانند بدتر اوس چیز کی کہ تو دیکھنی والا ہی اوسکو فرمایا حضرت نی کہ کہا
اون دونون نی اون شخصون کو کہ جاؤ پس گرو اس نہر مین فرمایا آنحضرت نی اور ناگہان وہان ایک نہر تہی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اوسکا دودہ خالص ہے
سفیدی مین پس گئی وہ اور پڑی اوسمین پھر پھر آئی طرف ہماری اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تہی وہ برائی اونکی بدن سی پس ہو گئی بیچ بہتر صورت کے اور
ذکر کیا آنحضرت نے بیچ تفسیر اس زیادتی کی اسی پر وہ شخص لمبا کہ تھا باغمین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تہی اور لیکن وہ لڑکی کہ تہی گرد اونکی پس جو لڑکا کہ مرا فطرت پر
یعنی جو لڑکا چہوٹی عمر مین غیر بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کی پاس ہوتا ہی کہا راوی نی کہ پس عرض کیا بعضے مسلمانون نی کہ یا رسول اللہ اور لڑکی مشرکون کے
پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ لڑکی مشرکون کی بہی اونکی پاس ہوتی ہین اور اسی پر وہ لوگ کہ تھا آدھا بدن اونکا اچہا اور آدہا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ ایسی تہی کہ انہون نے
عمل ملی جلی کچہہ نیک کچہہ بد درگذر کیا اللہ تعالی نی اونسی نقل کی یہ بخاری نی **ف** لفظ قط پہلا یہان تاکید مثبت کی واقع ہوا ہی اور نحویون نے اسکو
مخصوص ساتھ تاکید نفی کی کیا ہی مثل ما رایتہ قط اور نہیں کہتی ہین رایتہ قط لیکن تحقیق یہ ہی کہ اور حدیثون ہین مقام اثبات مین بہی واقع ہوا ہی اور طیبی نی کہا
کہ اصل ترکیب یہی واذا حول الرجل ولدان ما رایت ولدانا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہ قول ہی لم ار روضۃ قط اعظم منہ ؏ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ**
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَفْرَی الْفِرَی اَنْ یُرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَیْہِ مَا لَمْ تَرَیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سی یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بڑا بہتان بہتانون مین یہ ہی کہ دکہلاوی آدمی اپنی آنکھون کو وہ چیز کہ نہیں دیکہا ہی او نہون نی نقل کی یہ
بخاری نی **ف** یعنی جہوٹ باندہی آنکھون پر کہ انہون نی دیکہا ہی حالانکہ واقع مین کچہہ نہیں دیکہا ہی مقصود کہ خواب جہوٹا ہی اور بڑا بہتان
اسلیے ہوتا ہی کہ خواب بیچ معنی وحی کی ہی پس گویا خدا ہی تعالی پر افترا کرتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ خواب
دکہلاوی ہی ؏ **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت سچا خواب پچہلی پہر کا ہی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **ف** اسلیے کہ
اوسوقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہی ؏ **کتاب الاداب** کتاب ہی بیچ بیان آداب کے
ف ادب کہتے ہین استعمال کرنی اوس قول و فعل کو کہ محمود ہی اور بعضون نی کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضون نی کہا کہ قائم رہنا حسنات پر
اور اعراض کرنا سیئات سی اور بعضون نی کہا کہ تعظیم کرنی اوسکی کہ اعلی اوس سی ہی اور نرمی کرنی اوس سے کہ پست اوس سے ہی ؏ **باب السلام**
باب ہی بیچ بیان سلام کی **ف** سلام اسم ہی تسلیم سی معنی سلامت اور برات کی نقائص و عیوب سی اور اسم ہی اسمای الٰہی سی اور معنی السلام علیک کے یہ
ہین کہ اللہ تعالی مطلع ہی تیری حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدای تعالی کا نجہپر ہی یعنی اوسکی حفاظت اور نگاہبانی مین ہی تو جیسی کہتی ہین اللہ معک

اور اکثر اسپر ہین کہ معنی السلام علیک کی یہ ہین کہ سلامتی ہین ہی تو مجھسے اور مجھکو بھی سلامت رکہ اپنی سی پس مشتق ہی سلام سی کہ معنی مصالحت کی ہی یعنی امن
رہ مجھسے اور با امن رکہہ مجھکو اور شریعت اسکی ابتدای سلام مین تہی وسطی تمیز مسلمان کی کافر سی تا تعرض نکری گویا آگاہ کرنا تہا ساتہ اسلام کے بعد ازان
جاری ہی یہ شریعت تا ح **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ ادم
علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال اذھب فسلم علی اولئک النفر وھم نفر من الملئکۃ جلوس
فاستمع ما یجیبونک فانھا تحیتک وتحیۃ ذریتک فذھب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک
ورحمۃ اللہ قال فزادوہ ورحمۃ اللہ قال فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ ادم وطولہ ستون ذراعا
فلم یزل الخلق ینقص بعدہ حتی الان متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اپنی صورت پر لنبائی اوسکی ساٹھ گز کی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور السلام علیک کر اس جماعت پر اور وہ
تہی جماعت فرشتون کی بیٹہی ہوئی پس سن کیا جواب دیتی ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہی تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئی حضرت آدم
اور کہا السلام ہی اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نی سلام ہی تجپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نی پس زیادہ کیا فرشتون نی بیچ جواب سلام آدم کی لفظ
ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہر شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کی ہوگا حالانکہ لنبائی اوسکی ساٹھ گز کی ہوسکے
یعنی پاوین بلندی قد اور حسن وجمال کی کہ آدم رکہتی تہی بہشت مین داخل ہون گی اور دوزخی بد ہیئت اور بد صورت پس ہمیشہ پیدایش کم ہوتی رہی یعنی
لوگونکی پیچہی آدم کی اب تک کہ اس مقدار کو پہنچی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر الخ اختلاف کیا ہی علما نے
بیچ معنی اس حدیث کی بعضی تو کہتی ہین کہ یہ احادیث صفات سے ہی اسپر تاویل اسکی سی بازرہی جیسی بیچ امثال اسکی کی متشابہات سے مذہب سلف کا ہی
اور بعضی تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہ ہی کہ صورت بمعنی صفت کی ہی جیسی کہ کہتی ہین صورت مسئلہ کی یہ ہی اور صورت حال
یون ہی یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتہ اون صفتون کی کہ پرتوہ صفات کریمہ اوسکی کی ہین پس
کیا اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کی لیی ہی جیسی کہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے
اوپر اسرار و لطائف کی کہ ساتہ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سی بخشی اور بعضون نے کہا کہ ضمیر آدم کیطرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدای حال سی مشتمل تمام
الخلقت کامل الصورت بطول ساٹھ گز کی نہ جیسیکہ اور آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان جوان
بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہ بیان پیدایش آدم کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونے اسکی کی ہی بخلاف تمام
صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اسکی مجملا معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نی الخ یہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہی کہ اگر کوئی کہی
السلام علیک اوسکی جواب مین کہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بہی کہی اوسکی جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور بعضی
روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بہی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بہی درست ہے جیسے کہ وعلیک السلام اور دونون
عبارتون مین کچہ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور شاید کہ ملائکہ نی بہی ارادہ کیا ہو سلام کرنی کا ابتدا
آدم پر جیسیکہ واقع ہوتا ہی اکثر لوگون مین لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کی یہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہ کہ واقع ہون دونون معا جیسے کہ دلالت کرتی ہے
اسپر فا تعقیب کے اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کرین آپس مین ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب
اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم و تاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساٹھ گز کا قد رکہتی تہی بعد اونکے لوگ کوتاہ ہونی لگی پہر جب بہشت مین جاوینگے

بلند قد ہوجاوین نبی مانند آدم علیہ السلام کی ہج ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو وَاَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ
الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
سی کہ ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کہلانا طعام کا اور کہنا سلام کا آشنا
اور بیگانہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تخصیص ان دونوں صفتوں کی مناسب حال سائل کی ہی یعنی بعضی جاہی کسی عمل کو افضل
فرمایا ہی اور بعضی جاہی کسیکو تو مناسب حال پوچھنی والی کی ہوتا تہا کہ جسکی طبیعت مین ایک خصلت نیک کی ضد کیطرف میل پاتی اوسکی لیی اوس
خصلت نیک کو افضل فرماتی مثلاً ایک کی مزاج مین بخل دیکھا اوسکی لیی کہلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرأ ساتہ پیش ت کی مشتق ہی اقرا سی
بمعنی پڑہوانی کی اور ساتہ زبر ت کی قرات سی بمعنی پڑہنی کی ہی آیا ہی اور معنی اسکی ظاہر تر ہین اور باوجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہی لیکن
معنی اسکی خوب ظاہر نہین توجیہ اسکی یہ ہی کہ چونکہ سلام کرنی والا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑہوا تا ہی اوسکو سلام کی تئین اور
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سی ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسی طرح عیادت اور مانند اسکی کی جیسی حدیث آیندہ مین آتا ہے ۲ ح
وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَ
یَشْہَدُہٗ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَہٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَہِدَ وَلَمْ اَجِدْہُ
فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلٰکِنْ ذَکَرَہٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چہہ حق ہی عیادت کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کی لیی جسوقت کہ مری اور
قبول کری دعوت اوسکی جبکہ بلاوی اوسکو کہانی کی لیی یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کی یا از راہ فخر و ریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جسوقت
کہ ملی اوس سے اور جواب دے اوسکے چہینک کا جسوقت کہ چہینکے یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چہینکنے کی والا مستحق جواب کا نہین ہوتا اور خیر خواہی کری اوسکے
جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نی کہ نہین پائی یہ حدیث مین نی صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کی بین ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول
والی نی ساتہ روایت نسائی کی **ف** خیر خواہی کری الخ یعنی حاضر و غائب خیر خواہ رہی یہ نکری کہ جب سامنی آوی تو تملق کری اور غائبانہ غیبت
کری کہ یہ صفت منافقین کی ہی ہج ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا
وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ داخل ہوگی تم بہشت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤگی یعنی ایمان کامل یعنی ایمان کامل نہین ہونیکا
یہانتک کہ آپسمین دوستی کرو یعنی بعد اور کہا گیا اور نہ بتلاؤن مین تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپسمین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو
سلام درمیان اپنی یعنی آشنا و بیگانہ سی سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نی **ف** مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخون مین کہ مشائخ کبار کی آگے
پڑہی گئی ہین بلفظ لا تومنوا ساتہ حذف نون کی ہی اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تومنو کی ہی اور بعضی نسخون مین لا تومنون
نون سی آیا ہی اور وہ موافق قاعدہ کی ہی ہج ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ
عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سلام علیک کری سوار پیادہ پا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹہی پر اور تہوڑی بہتون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوار پیادہ پر سلام
علیک کری واسطی تواضع کی بسبب اسکی کہ فضیلت دی ہی اللہ نی اوسکو بسبب سواری کی اوسکو فروتنی ہی کرنی چاہیی اور تہوڑے بہتون پر کرین واسطی تواضع کے اور اکرام

بہت کی اور کہا نووی نے جبکہ بیٹھے ایک شخص ایک جماعت ... ارادہ کرے یہ کہ خاص کرے کسی ایک لوگوں کو انہیں میں سے ساتھ سلام کی تو مکروہ ہے اور یہ کہ قصد
سلام کی موانست اور الفت ہے اور بیچ تخصیص بعض کی وحشت لانی ہے باقیوں کی اور اکثر یہ سبب عداوت کا ہے ہوتا ہے اور جبکہ چلتے ہوں بازار میں یا شارع عام میں
بہت سے لوگ تو وہاں سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہے اسلیے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب سے۔ ع **وعنه** قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم یسلم الصغیر علی الکبیر والمار علی القاعد والقلیل علی الکثیر رواه البخاری اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور گذرنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہت پر نقل کی یہ بخاری نے **ف**
لکھا ہے علمانے کہ یہ حکم ملاقات کا ہے یعنی جبکہ دو آدمی ملاقات کریں حکم یہ ہے اور اگر وارد ہو آدمی ایک دوسرے پر تو ابتدا سلام وارد پر
ہے بہر حال چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت۔ ح **وعن** انس قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر علی غلمان فسلم
علیهم متفق علیه اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکوں پر پس سلام کیا اون پر نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ نہایت تواضع اور شفقت ہے حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم وجزاه الله عن المسلمین خیرا۔ ح
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تبدؤوا الیهود ولا النصاری بالسلام واذا لقیتم احدهم
فی طریق فاضطروه الی اضیقه رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ابتدا کرو یہودیوں اور نصرانیوں سے
ساتھ سلام کے اور جبکہ ملو تم ایک اونکے سے راہ میں پس تنگ کرو اونکو طرف راہ تنگ تر کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ ابتدا کرو الخ یعنی اول تم اونسے سلام علیک نکرو
اسلیے کہ ابتدا ساتھ سلام کی واسطے اعزاز مسلمین کے ہے اور اعزاز کفار کا جائز نہیں اور اسی طرح نہیں جائز ہے محبت کرنی اونسے ساتھ سلام اور مانند اسکی کی موافق
فرمودہ خدای تعالی کی لا تجد قوما یؤمنون بالله والیوم الآخر یوادون من حاد الله ورسوله الخ اور اگر وہ سلام علیک کریں
اوسکے جواب میں علیک یا علیکم کہے اور لکھا ہے علمانے کہ بیچ جواب سلام کفار کی کہے ہداک اللہ اور بعضے علمانے ابتدای سلام یہود و نصاری پر واسطے ضرورت
یا حاجت کے جائز رکھا ہے اور یہی حکم ہے مبتدعوں اور فاسقوں کا اور اگر سلام علیک کی ایک انجان سے اور پھر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہے تو مستحب ہے یہ کہ طلب سلام
پھیرنے کی کرے اوس سے کہ کہے استرجعت سلامی یعنی طلب کی میں نے پھیرنی سلام اپنی کی اور تنگ کرو الخ یعنی غلبہ کرو ویسا کہ وہ یکسو ہو جاوے اور تنگ ہو اور یہ واسطے اظہار
عزت و شوکت اسلام کی اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ مراد تنگ کرنے سے حکم کرنا ہے یکسو ہونے کا تا بیچ راہ کا چھوڑا ہے مسلمانوں کیلیے۔ ع **وعن** ابن عمر
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سلم علیکم الیهود فانما یقول احدهم السام علیک فقل وعلیک متفق علیه
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سلام کرتے ہیں تم سے یہود پس سوای اسکے نہیں کہ کہتا ہے ایک اونکا سام علیک یعنی موت
تم پر پس کہہ تو اوسکی جواب میں علیک یعنی تجھی پر موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم واذا سلم
علیکم اهل الکتاب فقولوا وعلیکم متفق علیه اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت سلام علیک کہیں تم سے
اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو اونکے جواب میں وعلیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہلی حدیث میں لفظ فقل اور وعلیک ساتھ صیغہ مفرد کی ہے اور اسمیں فقولوا
اور وعلیکم ساتھ صیغہ جمع کی اور اور روایتوں میں علیک اور علیکم ساتھ واو اور بدون واو کے دونوں طرح آیا ہے اور کلام مؤلف میں ساتھ واو کی ہے اور روایت میں علیک ہے
بدون واو کی اور اسی طرح روایت دار قطنی میں علیکم بدون واو کے ہے پس بعضے علمانے تو کہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ بدون واو کے کہے تا مشارکت لازم نہ آوے اور چنین کہا اور بعضوں نے کہا
کہ مضائقہ نہیں ساتھ مشارکت کے اسلیے کہ موت سبکو آنی والی ہے گویا معنی یہ ہونگے کہ ہم اور تم اور ہمیں اور ہم سب مرینگے اور بعضوں نے کہا کہ واو یہاں مشارکت کیلیے نہیں ہے
بلکہ استیناف کیلیے ہے اس صورت میں تقدیر یہ ہوگی وعلیکم ما تستحقونه من الذم اور صواب یہ ہے کہ دونوں طرح جائز ہے ساتھ واو کی بھی اور بدون واو کی بھی بسبب واقع ہونے و احادیث کے

دونوں طرح اور کہا نووی نے کہ اتفاق کیا ہی علما نے اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن نہ کہا جاوے علیکم السلام یعنی نہ علیکم السلام کہی ورنہ علیک السلام بلکہ فقط علیک یا علیکم کہی اور وعلیکم بھی جب کہ جب کہی ہو ان میں سے ایک ہو تو علیک نہ کہی کہ اسمین تعظیم اوسکی لازم آویگی ۱۲ ح ع **وعن عايشة** قالت استاذن رهط من اليهود على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليكم فقلت بل عليكم السام واللعنة فقال يا عايشة ان الله رفيق يحب الرفق في الامر كله قلت اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعليكم وفي رواية عليكم ولم يذكر الواو متفق عليه

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پروانگی مانگی ایک جماعت نے یہودیوں میں سی واسطی آنی کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا انہوں نے السام علیکم یعنی موت تمپر پس کہا میں نے بلکہ تمپر موت اور لعنت پس فرمایا حضرت نے ای عائشہ تحقیق اللہ تعالی نرمی کرتا ہی دوست رکھتا ہی نرمی کو بیچ سب کام کی کہا میں نے کیا نہیں سنا آپ نے اوس چیز کو کہ کہا انہوں نے یعنی بدلی سلام کی سام کہا فرمایا حضرت نے تحقیق کہا میں نے یعنی اونکی جواب میں وعلیکم تمپر اور ایک روایت میں تمپر اور نہیں ذکر کی واو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وف** رواية للبخاري قالت ان اليهود اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليك قال وعليكم فقالت عائشة السام عليكم ولعنكم الله وغضب عليكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلا يا عائشة عليك بالرفق واياك والعنف والفحش قالت اولم تسمع ما قالوا قال اولم تسمعي ما قلت رددت عليهم فيستجاب لي فيهم ولا يستجاب لهم في وفي رواية لمسلم قال لا تكوني فاحشة فان الله لا يحب الفحش والتفحش اور ایک روایت بخاری کی میں یون آیا ہی کہ کہا عائشہ نی تحقیق یہود آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا موت ہی تمپر فرمایا حضرت نے اور تمپر بھی پس کہا حضرت عائشہ نے بیچ جواب یہودیوں کی موت ہی تمپر اور لعنت ہی تمپر اللہ کی اور غضب اللہ کا تمپر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرو ای عائشہ اوپر تیری ہے نرمی کرنی اور بچتی رہو سختی اور بیحیائی کی باتون سی کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں سنا آپ نے اوس چیز کو کہ کہا یہودیون نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہیں سنا تونے اوس چیز کو کہ کہا اور جواب دیا میں نے اونپر پس قبول کیجاتی ہی دعا میری اونکی حق میں اور نہیں قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میری کی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نے نہو تو ای عائشہ بیحیا باتیں کرنی والی اسلیی کہ اللہ نہیں دوست رکھتا بیحیائی کو اور بیحیائی کو لہ بتکلف ۱۲ **وعن** اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الاوثان واليهود فسلم عليهم متفق عليه اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک مجلس پر کہ اوس میں لوگ تھی ملی جلی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اگر گذری ایک جماعت پر کہ اون میں کچھ مسلمان ہون یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہون تو سنت یہ ہی کہ سلام کری اونپر بقصد مسلمانون کی یا مسلمان کی اور لکھا ہی علمانی کہ اختیار رکھتا ہی چاہی السلام علیکم کہی اور مسلمان مراد رکھی اور چاہی کہی السلام علی من اتبع الہدی اور اگر لکھی خط مشرک کو تو سنت یہ ہی کہ لکھی جیسی کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی ۱۲ ع ح **وعن** ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس بالطرقات فقالوا يا رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها قال فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہون میں پس عرض کیا بعضی صحابہ نے کہ یا رسول اللہ نہیں واسطی ہماری مجلسون ہماری سی راہون میں چارہ یعنی بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرتی ہیں ہم اون میں یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ

ای مجھاکن سنتی جمیع الامور والافعال قال ... علیہم ۱۲

والاوثان عطف الیہود علی المشرکین ۱۲

مذاکرہ اور معالجہ اور مصالحہ اور معاملہ کی فرمایا پس جسوقت کہ انکار کرو تم سب کاموں سی اور نہ کرو تم مگر بیٹھنا ہی یعنی اگر باز نہ آؤ بیٹھنی سی مونہین پس دو تم راہ کو حق اوسکا یعنی اگر رستی مین بیٹھتی ہو تو رستی مین بیٹھنی کی حق ادا کرو کہا صحابہ نی کیا ہی حق رستی کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھوں کا یعنی حرام چیزون پر نظر نہ ڈالی اور باز رہنا ایذا سی یعنی گذرنی والون کو ایذا نہ دی ساتہ تنگ کرنی راہ کی اور مانند اسکی کی اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگون کو ساتہ باتوں مشروع کی اور منع کرنا نامشروع سی یعنی اس طرح کہ نہ باعث ہو امر نامشروع کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جواب دینا سلام کا کہنا سلام اسلئی کہ سنت ہے کہ چلنی والا سلام کری بیٹھی کو جیسی کہ ذکر کیا گیا ہے ح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَاِرْشَادُ السَّبِيْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ اس قصہ کی یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث مین گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنی بھولی ہوئی کو یا نہ جاننی والی کو نقل کی یہ ابو داؤد نی پیچھی حدیث ابو سعید خدری کی اسی طرح یعنی جیسی ذکر کی مصابیح والی نی اور اتباع کیا اوسکا مشکوۃ والی نی **وعن** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ اَجِدْهُمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ اس قصہ کی کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی اور راہ بتلانی بھولی کو نقل کی یہ ابو داؤد نی پیچھی حدیث ابی ہریرہ کی اسی طرح سی اور نہین پایا مین نی ان دونون حدیثون کو صحیحین مین یعنی بخاری اور مسلم مین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چھہ حق ہین پسندیدہ خدا اسلام علیک کری اوس سی جسوقت کہ ملی اوس سی اور قبول کری جسوقت کہ بلاوی اوسکو یعنی کہانی کی لیی یا اور کام کی لیی اور یرحمک اللہ کہی جسوقت کہ چھینکے اور خبر پوچھی اوسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچھی جاوی جنازہ کی جسوقت کہ مرے اور دوست رکھی اوسکی لیی اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نی اوسکی سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لکھی گئین اسکی لیی دس نیکیان پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہی تمپر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اوسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نی کہ لکھی گئین اسکی لیی بیس نیکیان پھر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہی تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتین پس جواب دیا حضرت نی اوسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اوسکی لیی تیس نیکیان نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** یہ کلام بیچ فضل مسلم کی تہا اور اگر مسلم السلام علیکم کہی اور مسلم علیہ اوسکی جواب مین لفظ رحمۃ اللہ زیادہ کری یا مسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہی اور مسلم علیہ اوسکی جواب مین وبرکاتہ زیادہ کری اوسکی لیی بھی یہی حکم ہو گا بیچ زیادتی اخیر کی اور ایسا ہی حکم ومغفرتہ کا ہی جیسی کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی ح **وعن** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا

تَکُوْنُ الْفَضَائِلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی موافق مضمون پہلی حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نی
ایک مرتبہ اور کہ پہر آیا ایک شخص سو کہا اوسنی سلام تم پر و رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی اور بخشش اوسکی پس فرمایا حضرت نی چالیس نیکیاں لکہی گئیں اور فرمایا اسی طرح
زیادہ ہوتا جاتا ہی ثواب یعنی جسقدر سلام کرنی والا لفظ بڑہاتا جاوی ثواب بڑہتا جاوی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ افضل سلام میں یہ ہی
کہ کہی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ساتہ ضمیر جمع کی اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب دینی والا بہی ساتہ ضمیر جمع اور واو کی کہی یعنی وعلیکم السلام اور ادنی سلام کا
السلام علیکم ہی اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہی تو بہی کافی ہی اور جواب میں ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہی اور اگر بدون واو کی کہی تو بہی کافی ہی
اور اتفاق رکہتی ہیں علما اسپر کہ اگر کہیں جواب میں علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں علیکم ساتہ واو کی کہی اسمیں دو وجہیں ہیں **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور
روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتہ اللہ کی وہ شخص ہی کہ ابتدا کری ساتہ سلام کے
نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں آپسمیں اسلیے کہ اس صورت میں برابر ہیں بیچ حق سلام کی اور
اگر ایک بیٹہا ہو اور دوسرا اوسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہی بیٹہی پر پس اگر وارد سبقت کری ساتہ سلام کی نزدیک تر نہوگا اسلیے کہ اوسنی ادا کیا ہی
حق کو کہ لازم تہا اوسکی ذمہ پر اور اگر بیٹہا ہوا ابتدا کری گا فضیلت اوسکی لیے ہوگی اور حضرت عمر سی منقول ہی کہ تین چیزیں ہیں جب خلوص محبت بہائی مسلمان
کی ہیں ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کی دوسری پکارنا ساتہ اوس نام کی کہ دوست رکہی اوسکو تیسری جگہہ دینی جب آوی مجلس میں **وعن** جَرِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی جریر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذری عورتوں پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہ احمد نی **ف** یہ مخصوص ہی حضرت کی لیے سبب امن کی واقع ہونی سی فتنہ میں اور غیروں کی مکروہ ہی یہ کہ سلام
کری عورت جوان کو مگر یہ ہو بڑہیا بعید مظنہ فتنہ سی اوس سی سلام علیک جائز ہی **وعن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ یُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَۃِ
اِذَا مَرُّوْا اَنْ یُّسَلِّمَ اَحَدُہُمْ وَیُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَّرُدَّ اَحَدُہُمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰی اَبُوْدَاؤُدَ
وَقَالَ رَفَعَہُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَہُوَ شَیْخُ اَبِیْ دَاؤُدَ اور روایت ہی علی ابن ابیطالب سی کہ کہا البتہ کفایت کرتا ہی جماعت کیطرف سی جسوقت کہ
گذریں یہ کہ سلام علیک کری ایک ان میں سی اور کفایت کرتا ہی بیٹہنی والوں سی یہ کہ جواب دی ایک اونمیں سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں بطریق مرفوع کے
یعنی قول آنحضرت کا ہی نہ حضرت علی کا اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نی یعنی بطریق موقوف کی اور کہا ابوداؤد نی یعنی بعد تمام کرنی سند اپنی کی کہ رفع کیا اوسکو
حسن بن علی نی اور یہ حسن بن علی شیخ ہیں ابی داؤد کی یعنی نہ امام حسن بن علی بن ابیطالب حاصل یہ کہ بیہقی نی اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداؤد نی طریق حسن
ابن علی سی مرفوع نقل کیا اور طریق دوسری سی موقوف **ف** جسوقت گذریں اور یہی ہی جسوقت کہ داخل ہوں یا ٹہہریں ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل
حدیث کا یہ ہی کہ ابتدا کرنا ساتہ سلام کی سنت کفایہ ہی اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سی ایک شخص بہی سلام کری گا یا ایک جواب دیگا اوسکی ذمہ سے
ساقط ہو جاوی گا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہی **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِغَیْرِنَا[لہ] لَا تَشَبَّہُوْا بِالْیَہُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَہُوْدِ الْاِشَارَۃُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَۃُ
بِالْاَکُفِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور اوسنی نقل کی
اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں ہم میں سی وہ شخص کہ مشابہت کری ساتہ غیر ہماری کی یعنی غیر
اہل ملت ہماری کی نہ مشابہت کرو ساتہ یہودیوں کی اور نہ ساتہ نصاری کی پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہی ساتہ انگلیوں کی اور

[لہ] بعضوں نے اسکو مرفوع ... اونکی مشابہت ... ساتہ دو ... اونکی مشابہت ...

اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ کرنا ہی ساتھ ہتھیلیوں کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ اسناد اسکا ضعیف ہی **ف** یعنی مشابہت کرو یہود و نصاریٰ کی بیچ
تمام افعال اونکی کی خصوصًا بیچ ان دو خصلتوں کی اور شاید کہ وہ اکتفا کرتی ہون گی سلام کرنی مین یا جواب دینی مین یا دونون مین ساتھ اشارہ اون
مذکورہ مین کی بغیر کہنی لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور اونکی ذریت کی انبیا اور اولیا سی اور گویا کہ آن حضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اونکی امت
مین بھی بعضی لوگ کرین گی اس طرح یا مثل اسکی کہ وہ ختم کرنا سنت کا ہی یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھ لفظ سلام کی فقط اور اس حدیث کی سند اور بھی ہی کہ
وہ ضعیف نہیں چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہی م ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ
أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت ملاقات کری ایک تمھارا اپنی بھائی مسلمان سی پس چاہیے کہ سلام کری اوسپر پس
اگر حائل ہو درمیان اون دونون کی درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پھر ملی اوس سی پس چاہیے کہ سلام کری اوسپر یعنی دوبارہ نقل کی یہ ابو داود نے
ف یعنی اس قدر مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہی پہ جای زیادہ اور اس مین کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کی اور رعایت اس ادب کی
اور مستثنیٰ ہین اس سی کتنی ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی کی تو مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اوسپر اور
جواب دینا اوسپر واجب نہیں اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگھتا ہو یا نماز پڑھتا ہو یا اذان دیتا ہو یا ہو حمام مین یا کہاتا ہو اور نوالہ اوسکی منہ مین ہو پس اگر
سلام کری اوسکو ایسی وقتون مین تو بھی نہیں مستحق ہوتا جواب کا اور اسی طرح خطبہ کی وقت سلام کرنا اور نہ جواب دی اور قرآن پڑھنی والی کو بھی سلام نہ کری
اور اگر کوئی کری تو اوسکو نہیں چاہیے کہ ٹھہر کر جواب دی اور پھر اعوذ پڑھ کر پڑھنا شروع کری م ح ع **وعن** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
مُرْسَلًا اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب داخل ہو تم گھر مین پس سلام کرو اوپر گھر کی لوگون کی اور جب نکلو تم گھر سی پس
رخصت کرو اپنی اہل کو ساتھ سلام کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** اور اگر گھر مین کوئی نہ ہو تو مستحب ہے کہ کہی السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہاں ہو وین سلام پہنچی اور ظاہر یہ ہی کہ ایداع یہان بمعنی تودیع کی ہی وداع سی یعنی رخصت کرو ساتھ
سلام کی اور کہا بعضی ہماری علما نی کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے اسلئی کہ یہ دعا اور وداع ہی کذا قال الملا علی رح اور کہا حضرت شیخ رح نے
کہ لفظ اودعوا ایداع سی ہی یعنی ودیعت رکھو اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تم نی وقت نکلنی کی تو گویا کہ ودیعت رکھا تم نی سلام کی خیر و برکت
کو پاس گھر والون کی اور لوگی اوسکو آخرت مین جیسی کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کی پاس رکھتا ہی اور پھر لیتا ہی اور طیبی نی کہا کہ تا رجوع کرو طرف
اونکی اور پھر لو ودیعت اپنی جیسی کہ ودیعتین لی جاتی ہین اس مین تفاؤل ہی ساتھ سلامتی کی اور معاودت کی دوبارہ م ش **وعن** أَنَسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای بیٹی میری جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنی
کی تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجھپر اور تیری گھر والون پر نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام پہلی کلام کی ہی یعنی اول چاہیے کہ سلام کری پھر کلام اور پہلی سلام کی کلام کرنا خوب نہیں نقل کی
یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہی **وعن** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُولُ أَنْعَمَ اللهُ بِكَ عَيْنًا

وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تھی ہم جاہلیت
مین کہتی یعنی وقت ملاقات کی ٹھنڈا کری اللہ سبب تیری آنکھون کو اور داخل رہی تو نعمتون مین وقت صبح کی پھر جب ہوا اسلام منع کیے گئے
ہم اس کہنی سی نقل کی یہ ابوداودنی **ف** لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی نعومۃ سی یعنی نرمی اور تازگی اور خرمی کی اور یہ عبارت محتمل دو معنی کو
ہی ایک تو یہ کہ بی معنی سبب کے ہی یعنی تازہ اور روشن کری خدای تعالی بہ سبب تیری آنکھین تیری دوستون کی کہ کنایہ ہی رفاہت حال مخاطب
سی کہ خوشحال ہوتا دوست بسبب دیکھنی اوسکی کی خوش ہون دوسری یہ کہ حرف بی زیادہ ہو واسطی تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خرم کری تجکو
خدای تعالی یعنی بسبب دیکھنی اوس چیز کی کہ دوست رکھتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسر لفظ انعم صیغہ امر کا ہی یعنی تر و تازہ اور خوش رہ از روے
صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہ بہی کنایہ ہی خوش گذرانی اور فراغ وقت سی اور تخصیص وقت صباح کی
بسبب اسکے ہی کہ اکثر جو غارت و رنکارہ واقع ہوتی ہین وقت صبح کی ہوتی ہین م ع **وَعَنْ** غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ
الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ أَبِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ائْتِهِ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَبِيْكَ السَّلَامُ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی غالب سی کہ کہا تھی ہم بیٹھی ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میری نی دادا میرے
سی کہ کہا بھیجا مجکو باپ میری نی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ میری نی جا تو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ اونکو سلام کہا
دادا میری نی پس آیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپ کو پس فرمایا آنحضرت نی تجہپر اور تیرے
باپ پر سلام نقل کی یہ ابوداودنی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کیطرف سی سلام پونہچاوی تو سنت یہ ہی کہ پونہچانی والی پر بہی
سلام بھیجی اور جسکی طرف سی سلام پونہچا یا اوسپر بہی یعنی علیک وعلی فلان السلام یا کہی وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی مین بعینہ
یہ الفاظ روایت کیے ہین م ع **وَعَنْ** أَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابو العلاء حضرمی سے
یہ کہ علاء حضرمی تہا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اور تہا علاء جس وقت لکھتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلی اپنے
طرف سی نقل کی یہ ابوداودنی **ف** ابو العلاء کا نام ہی یزید بن عبد اور ایک نسخہ مین مطابق بعضی نسخون مصابیح کی آیا ہی عن
ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضرموت کی کہ نام شہر کا ہی اور اوسکی آگی کی عبارت اکثر نسخون مین ان العلاء الحضرمی
ہی اور ایک نسخہ مین ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب مین لکہا ہی کہ علاء بن حضرمی حلیف بنی امیہ کی تہی صحابی بزرگ عامل ہوئی تہی بحرین
کی آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نی بہی بدستور اونکو عامل وہان کا رکہا یہان تک کہ وہ مری اور شروع کرتا الخ یعنی
یون لکہتی من العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علاء باتباع آنحضرت کی اس طرح لکہا کرتی تہی کہ
آنحضرت بہی لکہتی تہی من محمد رسول اللہ الی فلان بعد ازان سلام لکہتی اوسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکہتی سلام علی من
اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکہا تہا اور آنحضرت نی معاذ کو اونکی بیٹی کی تعزیت مین یون لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ
الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونی اسکی کی ہی مقدمہ
سلام کا جیسی کہ بیان کیا گیا اور اسی طرح تین حدیثین اور کہ متصل اسکی لایا مؤلف بیچ احوال کتاب کی باعتبار متعلق ہونی اونکی کی ہی سا تہ

سلام کی لکھی سلام لکھا ہی جاتا ہی اور اسی طرح ہی عادت مؤلف کی کہ اخیر فصل میں وہ حدیثیں لاتا ہی کہ متعلق اور مناسب سلام کی ہوتی ہیں
ثم ع **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیتربه فانه انجح للحاجة
رواه الترمذی وقال هذا حدیث منکر اور روایت ہی جابر سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ لکھی ایک تمہارا خط
پس چاہیی کہ مٹی پر ڈالدی یا مٹی اوسپر بُرکادی اسلیی کہ تحقیق یہ فعل بہت بر لانی والا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث
منکر ہی **ف** یہ بالخاصیت ہی واسطی حاجت برآری کی کہ سوای شارع کی کسیکو وجہ اوسکی معلوم نہیں لیکن بعضی ارباب معرفت نی بیچ توجیہ
معنی اول کی لکھا ہی کہ التاخط کا مٹی پر واسطی ساقط کرنی اوسکی کی ہی نظر اعتبا سی اور اعتماد ہی حق جلا وعلا پر بیچ پونہچانی اوسکی کی قصد
کو اور دوسری معنونکو موید ہی یہ قصہ کہ امام غزالی نی منہاج العابدین میں نقل کیا ہی کہ ایک شخص نی رقعہ لکھا کرایہ کی مکان میں پہر ارادہ کیا کہ مٹی
ڈالی اوسپر مکان کی دیوار میں سی تب خیال آیا کہ گہر کرایہ کا ہی پہر یہ خطرہ آیا دل میں کہ کیا مضائقہ ہی اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اوسنی ہاتف کو
کہ کہتا ہی کہ قریب ہی کہ جان لیگا حلال جاننے والا اس مٹی کا اوس چیز کو کہ پاوی گا کل کو بسبب طول حساب کی اور حدیث منکر ہی باعتبار اوسکی
اور طبرانی نی اوسط میں نے دردا سی بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا کتب احدکم الی انسان فلیبدا بنفسه واذا کتب فلیترب کتابه فهو انجح ثم ع
وعن زید بن ثابت قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیه کاتب فسمعته یقول ضع القلم
علی اذنك فانه اذکر للمآل رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب وفی اسناده ضعف اور روایت ہی زید بن ثابت سی
کہا داخل ہوا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکھنی والا بیٹھا تھا پس سنا میں نی حضرت کو کہ فرماتی تھی کہ قلم کو رکھ
کان پر اسلیی کہ تحقیق یہ بہت یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور بیچ اسناد اسکی کی ضعف ہی **ف** یاد دلاتا ہی
مطلب کو یعنی عبارت کو واسطی بیان مطالب کی اور یہ بالخاصیۃ ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نی کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہی جیسی کہ کہا
علما نی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکھنا زبان کا کان پر کہ جگہہ سننی کی ہی موجب نزدیکی کا ساتھ دل کی ہی تا سنی جو کچھ کہ ارادہ
کرتا ہی یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہای نحو یا نہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہی یعنی باعتبار متن کی یا سند کی اور
ضعیف ہی یعنی بہ نسبت بعض راویوں اسکی کی پس حدیث ضعیف ہی اور یہ منافی صحت کی نہیں اور مؤید ہی اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل
کی ہی انس سی بطریق مرفوع کی اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانه اذکر لک اور جامع صغیر میں ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے
بطریق مرفوع کی ضع القلم علی اذنک فانه اذکر للمملی ثم ع **وعنه** قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم
السریانیة وفی روایة انه امرنی ان اتعلم کتاب یهود وقال انی ما آمن یهود علی کتاب قال فما مر بی نصف شهر
حتی تعلمت فکان اذا کتب الی یهود کتبت واذا کتبوا الیه قرأت له کتابهم رواه الترمذی اور روایت ہی زید بن ثابت سی
کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ سیکھوں میں زبان سریانی اور ایک روایت میں ہی یہ کہ آنحضرت نی حکم کیا مجکو یہ کہ سیکھوں میں
خط کتابت یہودیوں کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہیں ہوتا یہودی اوپر خط کتابت کی کہا زید نی پس نگذرا مجکو آدہا مہینہ یہاں تک کہ سیکہا
میں نی پس تھی حضرت جسوقت کہ لکھتی طرف یہود کی لکھتا میں اور جسوقت کہ لکھتی یہودی طرف حضرت کی تو پڑہتا میں واسطی حضرت کی
خط اونکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہیں ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہوں کہ اگر یہودی نامہ کسی یہودی
کی لیی لکھواؤں تو کم زیادہ نہ لکھدی اور اونکا نامہ آیا ہوا پڑہواؤں تو کم زیادہ نہ پڑہ دی اور اس سی معلوم ہوا کہ بنابر ضرورت کی بان

کنارہ کی سکتی ہی یا نہیں اور بغیر ضرورت سخت کی بیٹھنا اور سکا اچھا نہیں کہ تشبہ ساتھ کفار کی لازم آتا ہی اور وہ منع ہی کہ فرمایا آنحضرت نے
بلکہ بیٹھنی بلا ضرورت سکیہ کو حرام لکھا ہی ۱۲ مولانا ع **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتھی
احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا لہ ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الاخرۃ
رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے
پس چاہیی کہ سلام کری پھر اگر جی چاہی اوسکا یہ کہ بیٹھی پس چاہیی کہ بیٹھ جاوی پس پیچ جسوقت کہ کھڑا ہو واسطی چلنی کی پس چاہیی کہ سلام کری ایسی کہ نہیں سلام کرنا
پہلا زیادہ تر دوسری سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** جسوقت کہ کھڑا ہو یعنی بعد بیٹھنی کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتھ اسکی یہ ہی کہ جب
ارادہ کری چلنی کا اگرچہ نہ بیٹھی اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام کرنا سنت ہی وقت چلنی کے بھی جیسی کہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور ایسی ہی
جواب بھی دونوں کی واجب ہیں اور بعضی محققین نے لکھا ہی کہ سلام چلنی وقت کا اور جواب اوسکا مستحب ہی ۱۲ ع **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا خیر فی جلوس فی الطرقات الا لمن ھدی السبیل ورد التحیۃ وغض البصر واعان علی الحمولۃ
رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں بھلائی بیچ بیٹھنی کی راہوں پر مگر واسطی اوس
شخص کے کہ بتاوی راہ یعنی اندہی کو اور راہ بہولی ہوئی کو اور جواب دی سلام کا اور بند کری نگاہ کو یعنی دیکھنی حرام چیزوں کی سی اور مدد کری اوس
شخص کے کہ بوجھ لادتا ہو نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** حمولہ ساتھ پیش حا کی ہی اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر حا کی ہی اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھ زبر کے
وہ جانور ہی کہ جسپر بوجھ لادا جاتا ہی مانند گدہی وغیرہ کی اور ساتھ پیش حا کی بوجھ کہ لادا جاتا ہی یعنی مدد کری اوس شخص کی کہ اوٹھاتا ہو بوجھ اپنے
جانور کی پیٹھ پر رکھنی کی لیی یا اپنی پیٹھ پر یا سر پر رکھنی کی لیی ہی ۱۲ ع **وذکر** حدیث ابی جری فی باب فضل الصدقۃ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ ادم ونفخ فیہ الروح عطس فقال الحمد للہ فحمد اللہ باذنہ فقال
لہ ربہ یرحمک اللہ یا ادم اذھب الی اولئک الملٰئکۃ الی ملاء منھم جلوس فقل السلام علیکم فقال السلام
علیکم قالوا علیک السلام ورحمۃ اللہ ثم رجع الی ربہ فقال ان ھذہ تحیتک وتحیۃ بنیک بینھم فقال
لہ اللہ ویداہ مقبوضتان اختر ایتھما شئت فقال اخترت یمین ربی وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ ثم بسطھا
فاذا فیھا ادم وذریتہ فقال ای رب ما ھؤلاء قال ھؤلاء ذریتک فاذا کل انسان مکتوب عمرہ بین عینیہ فاذا فیھم
رجل اضوؤھم او من اضوئھم قال یا رب من ھذا قال ھذا ابنک داود وقد کتبت لہ عمرہ اربعین سنۃ
قال یا رب زد فی عمرہ قال ذلک الذی کتبت لہ قال ای رب فانی قد جعلت لہ من عمری ستین سنۃ قال انت
وذاک قال ثم سکن الجنۃ ما شاء اللہ ثم اھبط منھا وکان ادم یعد لنفسہ فاتاہ ملک الموت قال لہ ادم
قد عجلت قد کتب لی الف سنۃ قال بلی ولکنک جعلت لابنک داود ستین سنۃ فجحد فجحدت ذریتہ ونسی فنسیت
ذریتہ قال فمن یومئذ امر بالکتاب والشھود رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ
پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پھونکی اون میں روح چھینکے پس ارادہ کیا الحمد کہنی کا پس حمد کی اللہ کی ساتھ توفیق اوسکی کی پھر کہا واسطی آدم کی پروردگار اوسکی نی رحمت کری تجکو اللہ
اے آدم جا طرف ان فرشتوں کی کہ جماعت ہی ان میں سی بیٹھی ہوئی اور کہہ سلام ہی تمپر یعنی پس گئے آدم اور کہا سلام ہی تمپر کہا فرشتوں نی تجپر بھی سلام اور رحمت اللہ کے

پھر پھرے لیے آدم طرف رب اپنی کی یعنی اوس مکان مین کہ کلام کیا تھا اون سے اللہ تعالی نے پس فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق یہ ہے دعا تیری اور دعا اولاد تیری
کی اونکی آپس مین پس فرمایا واسطی اوسکی اللہ تعالی نے اس حال مین کہ دونون ہاتھ اوسکی بند تھے پسند کر تو ان دونون مین سے جو چاہے تو پس کہا آدم نے
کہ اختیار کیا مین نے داہنا ہاتھ پروردگار اپنے کا اور دونون ہاتھ پروردگار میرے کی داہنے بابرکت ہین پھر کھولا اوسکو پس ناگہان اوس مین شکل
آدم کی اور اولاد اونکی کی تھی یعنی دیکھا آدم نے مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی عالم غیب مین پس کہا آدم نے ای رب میرے کون ہین یہ فرمایا یہ ہے
اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تھا کہ لکھی ہوئی تھی عمر اوسکی درمیان دونون آنکھون اوسکی کی پس ناگہان اون مین ایک شخص تھا بہت روشن اون کا یا انہ
جملہ روشن ترین لوگون کا یعنی یہ شک ہے وہی ہے یعنی اون مین ایک جماعت تھی روشن تر اوروں سے اور یہ شخص منجملہ اونکی تھا کہا آدم نے ای رب میرے
کون ہے یہ فرمایا کہ یہ ہے بیٹا تیرا داؤد نام اور تحقیق لکھی مین نے واسطی اوسکی عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نے ای رب میرے زیادہ کر بیچ
عمر اوسکی کی فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ لکھی مین نے واسطی اوسکی کہا آدم نے ای رب میرے پس تحقیق دی مین نے واسطی اوسکی عمر اپنی مین سے ساٹھ برس فرمایا
تو جانے اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہے فرمایا آنحضرتؐ نے پھر رہے آدم بہشت مین جبتک کہ چاہا اللہ نے پھر اوتاری گئے بہشت سے اور تھے آدم گنتے
واسطی اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اونکی پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنے کے لیے پس کہا واسطی اوسکی
آدم نے کہ تحقیق جلدی کی تو نے تحقیق لکھی گئی ہے واسطی میرے ہزار برس کہا فرشتے نے البتہ لیکن تو نے دی ہین اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدم
نے پس انکار کرتی ہے اولاد اونکی اور بھول گئے آدم یعنی اللہ تعالی کی منع کرنے کو جانے سے پاس درخت معلوم کی اور کھا لیا اوسکو پس بھولتی ہے
اولاد اونکی فرمایا آنحضرتؐ نے پس اوس دن سے حکم کیا گیا ساتھ لکھنے کے اور گواہون کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بند تھے جیسے کہ کوئی ہاتھ مین کچھ لیکر
ہاتھ بند کر کر اوسکو چھپا لیتا ہے اور دونون ہاتھ پروردگار میرے کی الخ یہ کلام حضرت آدمؑ کا ہے یا آنحضرتؐ کا اور پروردگار کا ہاتھ اور داہنا ہاتھ کہنا متشابہا
سے ہے اور علماء نے اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکھی ہین ایک تو یہ کہ اللہ تعالی کی لیے ثابت ہے یہ صفت نہ ید جارحہ اور یہ عبارت کنایہ ہے
نفی ید جارحہ سے اسلیے کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال بھی ہوتا اور اخیر کلام مین اشارہ کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہے کہ لازم ید یمنی اور مادہ اشتقاق
اوسکی کا ہے اور دوسری یہ کہ شمال یعنی بایان ہاتھ ناقص ہوتا ہے قوت اور گرفت مین پس دونون ہاتھون کا یمین ہونا کنایہ ہے نفی نقصان سے بیچ
صفات اللہ تعالی کی اور بیان ہے اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہین اور تیسری یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالی کا ہے ساتھ نہایت جود اور کرم اور
احسان کی اسلیے کہ عرب کہتے ہین اوسکو کہ بہت نفع پونہچاتا ہے کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اونکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہے
کہ اس سے لازم آتی ہے فضیلت حضرت داؤدؑ کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہ ہے کہ حق سبحانہ نے ظاہر کیا حضرت داؤدؑ کو آدم علیہ السلام پر ساتھ ایک طرح کی
امتیاز کی تا باعث ہو اوپر سوال کی حال اونکی سے اور مترتب ہو اوسپر جو کچھ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونے سے یہ مراد نہیں ہے
کہ زیادتی رکھتے تھے بیچ تمام صفات کمال کی پس شاید کہ بیچ صورت داؤد علیہ السلام کی ایک طرح کی نورانیت اوس عالم مین ہو یا اس عالم مین ہو کہ ساتھ اوسکے ممتاز ہون اور
پیغامبر و نہین سے ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تھے ساتھ ایک صفت کی پس اس سے یہ نہین لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیا پر اور لکھی گئی واسطی میرے الخ یہ قول حضرت
آدمؑ کا سچا تھا اور اسکی ضمن مین انکار تھا صحیح کہ کہتے ہین سنے نہین یا اپنی عمر سے کچھ اس لیے کہ صادر ہونا جھوٹی خبر کا قصدًا اور صریحًا انبیا علیہم
السلام سے نہین ہوتا پس بیچ حکم معاریض کے ہوگا مثل اسکی انبیا سے پایا گیا ہے یا کہین ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کی تھا اور پس انکار کیا الخ یعنی انکار آدمیون کی
طبیعت مین اس سبب سے بیٹھا کہ اول حضرت آدمؑ سے صادر ہوا اگرچہ اون سے بطریق تعریض و نسیان کی تھا اور ان سے صریحًا اور عمدًا صادر ہوتا ہے الخ ع
وعن اسماء بنت يزيد قالت مر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في نسوة فسلم علينا رواه

اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اسماء بنت یزید کی سی کہ کہا گذری ہم پر یعنی جماعت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تہین ہم درمیان جماعت عورتون کی پس سلام کیا آنحضرت نی ہم پر یعنی جماعت عورتون پر نقل کی یہ ابوداؤد
اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہ مخصوص ہی آنحضرت کی یہی جیسی کہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذرا ہی ج

وعن الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوْقِ قَالَ فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَّاطٍ وَلَا عَلَى صَاحِبِ بِيْعَةٍ وَلَا مِسْكِيْنٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ إِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَا أَبَا بَطْنٍ قَالَ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ إِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِيْنَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی
طفیل بیٹی ابی بن کعب کی سی یہ کہ وہ تہی آتی ابن عمر کی پاس پس صبحکو جاتی ساتہ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نی پس جسوقت جاتی ہم طرف
بازار کی نہ گذرتی عبداللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کی اور نہ اوپر کسی بیچنی والی کی اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتی اوس سے
کہا طفیل نے پس آیا مین عبداللہ بن عمر کی پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانی لگی مجکو عبداللہ طرف بازار کی پس کہا مین نی اونکو کہ کیا کروگی تم
بازار مین حال آنکہ نہ ٹھہرتے ہو تم بیچنی پر اور نہ پوچھتی ہو تم اسباب کو کہ بیچتی ہین اور نہ چکاتی ہو اوسکو اور نہ بیٹھتی ہو بازار کی مجلسون مین
پس بیٹھو ساتھ ہماری اس جگہ باتین کرین ہم کہا طفیل نے کہ کہا مجکو عبداللہ بن عمر نی ای بڑی پیٹ والے کہا راوی نے اور تہی طفیل بڑی پیٹ والے
سوای اسکی نہین کہ ہم جاتی ہین یعنی بازار کو واسطی سلام کرنی کی سلام کرتی ہین ہم اوس شخص پر کہ ملتی ہین ہم اوس سی یعنی اوس مین ثواب
حاصل ہوتا ہی نقل کی یہ مالک نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ¶ **وعن** جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِفُلَانٍ فِيْ حَائِطِيْ عَذْقٌ وَإِنَّهُ قَدْ آذَانِيْ مَكَانُ عَذْقِهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ بِعْنِيْ عَذْقَكَ قَالَ لَا قَالَ فَهَبْ لِيْ قَالَ لَا قَالَ فَبِعْنِيْهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ الَّذِيْ هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلَّا الَّذِيْ يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کے
پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطی فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا بیچ باغ میری کی درخت ہی کہجور کا اور تحقیق شان یہ ہی کہ ایذا دی ہی
مجکو ہونی درخت اوسکی نی کہ بسبب اوسکی وقت اور بیوقت باغ مین آتا ہی پس بہیجا آنحضرت نی یعنی اوسکی پاس کہ بیچ تو میری ہاتہ درخت
کہجور اپنی کا کہا اوسنی کہ نہین بیچتا مین فرمایا پس ہبہ کر واسطی میری یعنی اگر بیچنی مین عار آتی ہی تو نہین ہبہ کرتا کہ مین ہبہ کرون باغ والیکو
کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میری ہاتہ اسکو بدلی درخت کہجور کی کہ جنت مین ہو تیری لیی پس کہا نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین دیکہا مین نے اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجہسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہی ساتہ سلام کی یعنی وہ البتہ تجہسی زیادہ بخیل ہی کہ بسبب تہوڑی سی فعل کے
ثواب بہت نہین حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لکہا ہی علما نی کہ یہ حضرت نے اوسکو بطریق سفارش کے فرمایا تہا نہ بطور
امر کی والا خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تہا بدلیل فرمانی آنحضرت کی کہ اسکی عوض درخت جنت مین لے لیکن بہر صورت وہ خالی سختی طبع سے نہ تہا ¶ ج

وعن عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ
اور روایت ہی عبداللہ سی کہ نقل کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتہ سلام کی پاک ہی تکبر سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

ف یعنی جب دو شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسی دونون پیادہ یا چلتی ہون یا دونون سوار ہون تو انمین سی جو پہلی سلام علیک کری وہ پاک ہی کبر سی یعنی سلام کرنا سنت ہی اور جواب دینا اوسکا فرض اور اگر ایک قوم آیا اور سلام کیا واجب ہی اونپر جواب سلام کا اور اگر ایسے مجلس مین بلا اذن آیا اور سلام کیا تو جواب نہین ہی اوسکا جواب ولیکن مستحب ہے اور سلام وجواب چاہیے کہ ساتہ صیغہ جمع کی ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ کہ اوسکی ساتہ ہین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنی ہوئی آیا اور آنحضرت سی سلام علیک کی حضرت نی اوسکو جواب نا دیا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کی مرتکب امر نامشروع کا ہو مستحق جواب کا نہین ہوتا ط

باب الاستئذان اب ہی بیچ بیان اذن چاہنی کی ف یعنی کسی کی سواری پر جاوی تو جب کہ اذن چاہیے گہر مین آنی کی لیے اور اصل اس مین قول اللہ تعالی کا ہی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَهْلِهَا الآیۃ یعنی ای ایمان والو نہ داخل ہو گہرون مین کہ غیر ہون تمہاری گہرون کی یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گہروالون پر اور سنت انمین یہ ہی کہ کہے السلام علیکم مین آؤن ط

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَهٗ فَاَتَیْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا آئی ہمارے پاس ابو موسی اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمر رض نی بہیجا تہا میری پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہون مین اونکی پاس پس حاضر ہوا مین اونکی دروازے پر اور سلام کیا مین نے تین بار یعنی بقصد اذن چاہنی کی پس نہ جواب دیا مجکو پس پہر آیا مین پس کہا عمر نی کس چیز نی منع کیا تہا تمکو کہ آؤ تم میری پاس پس کہا مین نی کہ تحقیق مین آیا تہا پس سلام کیا مینے اوپر دروازے تمہاری کی تین بار پس نہ جواب دیا تم نی یعنی تمنی اور تمہاری خدم نی تحقیق پہر گیا مین اور تحقیق فرمایا تہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اذن مانگی ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوی واسطی اوسکی پس چاہیے کہ پہر جاوی پس فرمایا حضرت عمر رض نی قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نے پس کہڑا ہوا مین ساتہ ابو موسی کی اور گیا مین پاس حضرت عمر کی پس گواہی دی مین نی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ابو موسی نے یہ قصہ ابو سعید سی بیان کیا اور کہا کہ تم نی بہی یہ حدیث سنی ہی آنحضرت سی میری ساتہ چلو عمر کی پاس اور گواہی دو پس گئی اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کی نی حضرت عمر کی بنا بر احتیاط کی تہی تا جہوٹی جرأت نکریں حدیث بنالینی پر والا خبر واحد مقبول ہی بالاتفاق خصوصًا ابو موسی اشعری جیسی کہ کبار صحابہ سی تہی اور تین سلام اس لیے کری کہ ایک تعرف کی لیے ہو اور دوسرا تامل کی لیے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کی لیے ط

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْنُكَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن تیرا مجہپر یہ ہی کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہ کہ سنی تو پوشیدہ کلام میری یہانتک کہ منع کرون مین تجکو نقل کی یہ مسلم نی ف آنحضرت کے گہرون کے دروازون پر پردی بورئی کی تہی پس فرمایا کہ نشانی اذن تیری کی واسطی آنی تیری کی مجہپر یہ ہی کہ اوٹہاوی تو پردہ اور یہ ہی کہ سنی تو کلام پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹہاوی اور دیکہی کہ مین کسی سی کلام خفیہ کرتا ہون تو بہی چلا آ کہ تجکو حاجت اذن چاہنی کی نہین اور مراد کلام پوشیدہ کہنی سی مبالغہ ہی یعنی اگرچہ مخصوصون کی ساتہ کلام خفیہ کرتا ہون چلا آ یو چہ جای کلام آشکارا حاصل یہ ہی کہ جب ہو نا میرا گہر مین جانی تو چلا آ حاجت اذن چاہنے کی نہین ہی تا آنکہ منع کرون مین تجکو آنی سی اور یہ نہایت عنایت تہی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گو یا گہر والون مین سی تہی کہ جب چاہتے ہیں چلے آتی ہین اور یہ بات ظاہر ہی کہ یہ بیچ غیر وقت حاضر ہونی عورتون کی ہوگا خصوصًا بعد اوترنی آیۃ حجاب کے ط

وعن جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دَیْنٍ كَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت

ہی جابر ہی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ دین کی کہ تہا میری باپ پر پس کہٹکہٹایا مین نی دروازہ پس فرمایا آنحضرت نی کون
ہی پس کہا مین نی مین ہون پس فرمایا مین ہون مین ہون گویا کہ برا جانا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مقدمہ دین کی یعنی اوس
دین کا جو تہا کہ باپ جابر کی عبد اللہ انصاری تہی وہ غزوہ احد مین شہید ہوئی تہی اور دین اپنی ذمہ پر چہوڑا تہا اور قرضخواہون نی آکر جابر کو تنگ کیا تہا
وہ آنحضرت کی پاس استعانت کی لیے آئی تا اوسی تخفیف طلب کرین اور بسبب معجزہ آنحضرت کی اوسکی مال مین کہ کہجورین تہین برکت ہو گئی حتی کہ بعد
ادای دین کی جون کی تون باقی رہین کچہ اونمین سی کم نہوا اور سبب برا جاننی کلمہ انا کا یہ تہا کہ اوس سی ازالہ ابہام کا نہین ہوتا اور تعین تشخیص نہین حاصل
ہوتی پس چاہئی تہا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتی کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبہی واسطی شناخت کی آواز سی بہی تعین حاصل ہو جاتی ہی لیکن
آنحضرت نی مکروہ جانا واسطی تعلیم آداب کی جابر کو اور احتمال ہی کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنی کی ساتہ سلام کی ہو کہ سنت ہی اور تکرار کلمہ انا کی واسطی انکار کی
جابر پر تہی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ أَبَا هِرٍّ
الْحَقْ بِأَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ
سی کہا داخل ہوا مین ساتہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی آپکی گہر مین پس پایا آنحضرت نی دودہ ایک پیالہ مین پس فرمایا ای ابو ہریرہ جا اہل صفہ کی
پاس اور بلا لا اونکو میری پاس پس آیا مین اونکی پاس اور بلایا مین نی اونکو پس آئی وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا اونکو پس داخل ہوئی وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف اہل صفہ آئی اور سیر ہوئی بسبب معجزہ آنحضرت کی دودہ پیا اور سیر ہوئی جیسا کہ اور حدیث مین مذکور ہی اور کہا طیبی نی کہ اہل صفہ کتنی ایک لوگ
تہی فقرای مہاجرین اور انصار مین سی کہ جمع رہتی تہی ایک چبوترہ پر اور اس سی معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنی کو ساقط نہین کرتا مگر یہ کہ زمانہ قریب ہو
انتہی اور آگی جو حدیث آتی ہی کہ جب بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوی ساتہ رسول کی تو اذن ہی اوسکی لیے یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنی کی نہین پس
توفیق اور وجہ تطبیق اس مین یہ ہی کہ اہل صفہ بعد ابو ہریرہ کی آئی ہون گی ساتہ نآئی ہونگی پس محتاج ہوئی اذن کی یا بسبب نہایت ادب کی اذن چاہا
یا لوگون کو وہ حدیث نہ پونہچی ہوگی یا وہان کوئی چیز مقتضی اذن چاہنی کی ہوگی اور یہ احتمالات ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَ بِلَبَنٍ وَجِدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ
فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہی کلدہ بن حنبل سی کہ صفوان بن امیہ نی بہیجا یعنی میری ہاتہ دودہ اور بچہ
ہرن کا اور ککڑیان پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت اوتری ہوئی تہی جانب بلند مکہ مین کہ اوسکو معلا کہتی ہین کہا کلدہ نی کہ داخل ہوا مین حضرت
کی پاس اور نہ سلام کیا مین نی یعنی پہلی داخل ہونی کی اور نہ اذن مانگا مین نی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تعلیم کی کہ پہر جا تو یعنی دروازی پر اور کہہ
السلام علیکم کیا داخل ہوون نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ
فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَهُ إِذْنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسوقت بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوی ساتہ رسول کی یعنی بلانی والی کی پس تحقیق آنا ہمراہ بلانی والی کی واسطی اوسکے
اذن ہی نقل کی یہ ابو داود نی اور بیچ ایک روایت ابو داود کی یون ہی کہ فرمایا آدمی بہیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کی اذن اوسکا ہی **ف** یعنی جسوقت
کسیکو بلانی کی لیے بہیجا اور وہ اوسکی ساتہ آیا حاجت پہر اذن مانگنی کی نہین ۱۲ مولانا **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

السلام علیکم و ذلک ان الدور لم تکن یومئذ علیها ستور رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے دروازے پر تو نہ سامنے کھڑے ہوتے دروازے کے منہ اپنا یعنی تا کہ گھر والوں پر نظر نہ پڑے لیکن آتے طرف داہنی دروازے کی یا بائیں کی پھر کہتے السلام علیکم پھر سلام علیکم اور یہ یعنی سامنے نہ آنا اس واسطے تھا کہ نہ تھے ان دنوں بیچ دروازوں کے پردے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** مگر سلام کی ایسی تھی کہ تا تحقق ہو سماع اور اذن اور مراد تکرار سے تعدد ہے نہ حصر دو بار پر ایسی کہ عادت شریف تھی تین بار سلام کرنے کی جیسے کہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سے یہ سمجھا گیا کہ اگر دروازے میں کواڑ ہوں یا پردہ پڑا ہو تو پھر نہیں مضائقہ ہے سامنے آنے کا ولیکن انحراف اولی ہے بموجب عادت اصل سنت کے اور اسلئے بھی بعض اوقات کواڑ کیا پردہ کھولتے ہوئے اندر نظر جا پڑتی ہے اگر سامنے آتا ہے ۱۲ ع

وذکر حدیث انس قال علیه الصلوة والسلام السلام علیکم ورحمة الله فی باب الضیافة اور ذکر کی گئی حدیث انس کے کہ اوسکا یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوة والسلام نے السلام علیکم ورحمة الله بیچ باب ضیافت کے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عطاء بن یسار ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال استأذن على امي فقال نعم فقال الرجل اني معها في البيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استأذن عليها فقال الرجل اني خادمها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استأذن عليها اتحب ان تراها عريانة قال لا قال فاستأذن عليها رواه مالك مرسلا اور روایت ہے عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کی کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کروں میں وقت جانے کی اپنی ماں کی پاس پس فرمایا کہ ہاں یعنی اسلئے کہ بعض اوقات کھلی ہوتی ہیں اوسکے اعضا کہ نہیں جائز بیٹے کو دیکھنا اونکا پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں ساتھ اوسکے رہتا ہوں یعنی ایک گھر میں پس اذن کیوں مانگوں گویا اوس شخص نے یہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانہ کی لیے ہے کہ گاہ گاہ آتا ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کر وقت جانے کی اوسکے پاس پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں خادم ہوں اوسکا یعنی بار بار جاتا ہوں اوسکے پاس خدمت کے لیے پس آیا اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہے دفع حرج کی لیے مقتضائے قواعد شرعیہ کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگ وقت جانے کی اوسکے پاس یعنی اگرچہ ساتھ کھنکارنے کے اور آہستہ پاؤں بلند کرنے آواز کی ہو کیا دوست رکھتا ہے تو یہ کہ دیکھے اوسکو ننگا یعنی اگر ناگہان چلا جاوے گا اور شاید وہ برہنہ ہو گی تو نظر جا پڑے گی کہا نہیں چاہتا ہوں کہ دیکھوں اوسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانے کی پاس اوسکے نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے **ف** ماں کا سا حکم اور محارم کا ہے خواہ وہ نسبی ہوں یا دودھ کی علاقہ کی یا سسرال کی سوای بیوی کی ۱۲ ع

وعن علي قال كان لي من رسول الله صلى الله عليه وسلم مدخل بالليل ومدخل بالنهار فكنت اذا دخلت بالليل تنحنح لي رواه النسائي اور روایت ہے حضرت علی سے کہ تھا واسطے میرے پاس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنا رات کو اور آنا دن کو پس تھا میں جس وقت داخل ہوتا رات کو کھنکارتے آنحضرت واسطے اذن میرے کی نقل کی یہ نسائی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کھنکارنا تھا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا میں جب آتا رات کو پس اگر کھنکارتے پھر آتا میں پس اس سے معلوم ہوا کہ کھنکارنا علامت عدم اذن کی تھی ظاہرا ہر وقت میں بقرینہ حال کی علامت مختلف ہوتی تھی واللہ اعلم اور یا یہ کہ علامت داخل ہونے کی دن میں کھلا ہے پس احتمال ہے یہ کہ ہو امر بالعکس مقتضای مفہوم مخالف کی یعنی تھا میں جب داخل ہوتا دن کو تو کھنکارتا میں واسطے اونکی اور احتمال ہے غیر اسکی کا واللہ اعلم ۱۲ ع

وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تأذنوا لمن لم يبدأ بالسلام رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذن دو آنی کا اوسکی لیے کہ نہ ابتدا کرے ساتھ سلام کی روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں

باب المصافحة والمعانقة

باب ہے بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کی **ف** معانقہ کی معنی ہیں دست در گردن یکدیگر آوردن اور مصافحہ کی معنی ہیں دست یکدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہے وقت ملاقات کی اور چاہیے کہ دونوں ہاتھوں سے ہو اور بعضی آدمی جو مصافحہ کرتے ہیں بعد از نماز عصر کی یا جمعہ کی کچھ نہیں ہے اور بدعت ہے بسبب تخصیص وقت کی اور تصریح کی ہے بعض علما ہمارے نے کہ مصافحہ مذکور مکروہ ہے اور بدعت مذمومہ ہاں اگر کوئی آوے مسجد میں اور لوگ نماز میں ہوں یا ارادہ

شروع نماز کا کہتی ہوں پس بعد فراغ کی اگر مصافحہ کری او نسی لیکن بشرط سبقت سلام کی مصافحہ پر تو بیجا مصافحہ مسنونہ سی ہی بلا شبہ و معنا اجتمعوا وقت کہ پہیلا دی
مسلمان ہاتہ اپنا مصافحہ کی لیی تو نہین لائق ہی اعراض ساتہ کہینچ لینی ہاتہ کی اپنی کہینچ ہوگا اوسکو کہ وہ زیادہ ہی مراعات ادب پر اور عورت جوان سی مصافحہ
کرنا حرام ہی اور مصافحہ نہیں ہی بڑہیا سی کہ مشتہاۃ نہو چنانچہ منقول ہی کہ ابوبکر صدیق مصافحہ کرتی اپنی خلافت مین اون بڑہیون سی کہ دودہ اونکا پیا تہا اوسی
طرح اگر مرد بڈہا کہ امن ہین ہو شہوت سی اوسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سی درست ہی اور مصافحہ ساتہ امرد خوش شکل کی درست نہین اور جسکو دیکہنا حرام ہی اوسکو
چہونا بہی حرام ہی بلکہ حرمت چہونی کی سخت تر ہی نظر سی کذا فی مطالب المومنین اور صلوۃ مسعودی مین لکہا ہی کہ جب سلام علیک کہی ہاتہ دی یعنی مصافحہ کی لیی کہ ہاتہ دینا
سنت ہی لیکن ہتیلی ہتیلی پر رکہی اور سر انگلیون کی نہ پکڑی کہ بدعت ہی اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہی خصوصًا وقت آنی کی سفر سی جیسا کہ بیچ حدیث جعفر
بن ابطالب کی آتا ہی اور امام ابوحنیفہ اور محمد رہ سی منقول ہی کراہیت معانقہ کی اور چومنی ہاتہ ساتہ مُنہ اور آنکہون کی اور وہ کہتی ہین کہ معانقہ سی نہی آئی ہی چنانچہ
فصل اول مین بیچ حدیث انس کی وہ نہی مذکور ہی اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہی پہلی نہی کی تہا اور شیخ ابو منصور ماتریدی نی بیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا گیا ہی
کہ جو معانقہ کہ بروجہ شہوت کی ہو مکروہ ہی اور جو کہ بروجہ برو کرامت کی ہو مشروع ہی اور لکہا ہی علما نی کہ خلاف اس جگہہ ہی کہ ننگا ہو اور ساتہ قمیص جبہ کی معانقہ
نہین بالاجماع و ہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ لینا اوپر ہاتہ عالم متورع کی جائز ہی اور بعضون نی کہا کہ مستحب ہی اور بعد مصافحہ کی چومنا ہاتہ چومتی ہین کچہ نہین فعل
جاہلون کا ہی اور مکروہ ہی اور زمین بوس کرنا آگی امرا اور علما اور مشائخ کی حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اوسپر دونون گنہگار ہین کذا فی الکافی اور فقیہ ابو جعفر نی کہا کہ جو
کوئی زمین بوس کری آگی سلطان امیر کی یا سجدہ کری اگر بر وجہ تحیہ کی ہی کافر نہین ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کا ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کی ہو تو کافر ہوگا اور اگر کچہ
نیت نرکہیگا تو بہی کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر علما کی اور زمین بوس کرنا بسکہ ہی رکہنی رخسارہ یا پیشانی کی ہی زمین پر کذا فی الظہیریہ اور اگر اوپر ہاتہ عالم یا سلطان کی
بوسہ دی بسبب علم عدالت کی اور اعزاز دین کی کچہ مضائقہ نہین اور اگر واسطی غرض دنیاوی کی کری تو اشد مکروہ ہی اور اگر کوئی عالم یا زاہد ہی التماس اوسکی پانون چومنی کی
کری تو چاہی کہ نہ مانی کہنا اوسکا اور بیچ بوسہ دینی اطفال کی رخصت ہی اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر دہان طفل کی سنت ہی اور کہا ہی علما نی کہ بوسہ پانچ
طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکی کی رخسار پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کی سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا
اور وہ بوسہ خاوند کا ہی بیوی کی منہ پر اور چوتہا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانون کا ہی آپس مین ہاتہ پر اور پانچوین بوسہ لینا بہن کا ہی بہائی کی
پیشانی پر اور بعضون کی نزدیک بوسہ لینا آپس مین اوپر ہاتہ اور منہ کی مکروہ ہی اور بعضون کی نزدیک بوسہ لینا چہوٹی لڑکی کا واجب ہی اور کہا نووی نے
کہ بوسہ لینا ساتہ شہوت کی حرام ہی بالاتفاق برابر ہی آمین باپ ہو یا غیر اوسکا ہو ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی قتادہ سی کہ کہا کہا مین نے
واسطی انس کی کہ کیا تہا مصافحہ بیچ یارون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی وقت ملاقات کی بعد سلام کی کہا کہ ہان نقل کی یہ بخاری نی **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ
مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ بوسہ لیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسن بن علی کا اور تہی نزدیک حضرت کی اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نی کہ تحقیق میرے دس بیٹے ہین نہین بوسہ لیا مین نے اونمین سی کسی کا
پس دیکہا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا جو شخص نہین مہربانی و شفقت کرتا یعنی خلق خدا پر یا اولاد پر نہین رحم کیا جاتا یعنی اللہ بہی اوسپر نہین رحمت کرتا نقل کیا
یہ بخاری اور مسلم نی **وسنذکر** حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَثَمَّ لُكَعُ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَذُكِرَ حَدِيثُ أُمِّ هَانِئٍ فِي بَابِ الْأَمَانِ اور ذکر کرین گی ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا ہی اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی

لہ ذکر این حدیث در باب فضیلت مناقب فصل ...

فصل دوسری **الفصل الثانی** کی بیچ باب الایمان کی حدیث انسہالی کی گئی اور ذکر کی اللہ تعالی کا الحمد ہی کہ جمیعین صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم **عن**
البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داؤد قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما روایت ہی براء بن عازب
سی کہ کہا فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں یعنی آپس میں مگر کہ بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونوں کی پہلی جدا ہونے سے نقل
کی احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داود کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نے جسوقت ملیں دو مسلمان اور مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ کی اور بخشش چاہیں اللہ سے بخشش کیجاتی
ہی واسطی اون دونوں کی **ف** روایت کی حکیم ترمذی نی اور ابو الشیخ نی عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جب ملیں دو مسلمان اور سلام کری ایک اون دونوں کا اپنی یار پر ہوتا ہی محبوب تر ان
دونوں کا نزدیک اللہ کی وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سی ملتا ہی اپنی یار سی پھر جب مصافحہ کرتی ہیں دونوں تو اللہ تعالی نازل کرتا ہی اون پر سو رحمتیں نوّے تو ابتدا کرنی والی پر اور دس
اوس پر جس سے مصافحہ کیا تھا **وعن** انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ
قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہا کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ
ایک شخص ہم میں سی ملتا ہے مسلمان بھائی اپنی سی یا دوست اپنے سی کیا جھکی واسطی اوسکی یعنی وقت ملاقات کی فرمایا کہ نہیں کہا اوس شخص نے کیا گلی لگی اوس سے
اور بوسہ لیے اوسکا فرمایا کہ نہیں کہا اوس شخص نے کیا پکڑی ہاتھ اوسکا اور مصافحہ کری اوس سی فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نی **ف** جھکنی کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کی ہی
اور رکوع عبادت اللہ کی ہی مانند سجود کی اور بیہقی نی محی السنہ سی نقل کیا ہی کہ جھکانا پیٹھ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونے حدیث صحیح بیچ نہی کی اوس سی اگرچہ بہت اہل علم و صلاح
اوسکو کرتی ہیں لیکن اعتماد اور اعتبار اوسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین میں شیخ ابو منصور ماتریدی سی نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوی کوئی آگی کسی کی زمین کو یا پیٹھ ٹیڑھی کری یا
سر جھکاوی کافر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیے کہ مقصود تعظیم ہی نہ عبادت انتہی اور بعضی مشائخ نی بیچ منع ہونی اسکی کی تغلیظ و تشدید بہت کی ہی اور کہا کاد ان یکون
کفرا واللہ اعلم اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اونہوں نی کہ مکروہ کہتی ہیں گلی لگنی اور بوسہ لینی کو جیسی کہ اوپر امام ابو حنیفہ اور محمد سی نقل کیا گیا اور بعضوں نے
کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق تملق و تعظیم کی ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنی کی اور آنی کی سفر سی ہو یا ہو بسبب نہ ہونے ملاقات کی بہت دنوں سی یا بسبب غلبہ محبت کے للہ کے
اور اگر بوسہ دی تو ہاتھ پر نہ دی بلکہ ہاتھ اور پیشانی پر دی الخ **وعن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمام عیادۃ المریض
ان یضع احدکم یدہ علی جبہتہ او علی یدہ فیسالہ کیف ہو وتمام تحیاتکم بینکم المصافحۃ رواہ احمد والترمذی وضعفہ اور
روایت ہے ابو امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہی کہ رکھی ایک تمہارا ہاتھ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتھ پر پھر پوچھے اوس سے
کہ کیسا ہی وہ اور پوری سلام تمہاری کہ آپس میں کرتی ہو مصافحہ ہی یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام و کامل ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور ضعیف کہا اسکو
وعن عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رایتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہ
سی کہا آئی زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی میری گھر میں پس آئی زید حضرت کی پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑی ہوئی اور چلی طرف اوسکی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن یعنی سوای تہبند کی کچھ اور کپڑا بدن مبارک پر نتھا کھینچتے ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نے اونکو ننگا پہلی اسکی اور نہ پیچھے
اسکی یعنی وقت استقبال کسی کی ساتھ اسطرح کی شوق کی ننگی بدن جاتی نہیں دیکھا پس گلی سی لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یہ حدیث اور
ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کی دلیل ہی اوپر جائز ہونی معانقہ اور بوسہ لینی کی اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنی کی سفر سی جائز ہی بلا کراہت شرح
وعن ایوب بن بشیر عن رجل من عنزۃ انہ قال قلت لابی ذر ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا

نفسه قال ما لقيته قط الا صافحني وبعث الي ذات يوم ولم اكن في اهلي فلما جئت اخبرت فاتيته وهو على سرير فالتزمني
فكانت تلك اجود واجود رواه ابو داود اور روایت ہے ایوب بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ بنی عنزہ سے تہا یہ کہ اوسنے کہا کہ کہا میں نے واسطے
ابی ذر کی کہ کیا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تم سے جس وقت کہ ملتے تم اونسے کہا ابوذر نے نہیں ملاقات کی میں نے اونسے کبہی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نے مجہسے اور
بہیجا میرے پاس ایک دن یعنی ایک شخص کو میرے بلانے کی لیے اور نہ تہا میں اپنے گہر میں پس جب آیا میں خبر دیا گیا میں پس آیا میں حضرت کی پاس اور حضرت بیٹہے تہے
تخت پر پس گلے سے لگایا مجہکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سے بسبب حاصل ہونے راحت اور برکت کی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ
بیچ غیر حالت آنے کی سفر سے بہی آیا ہے واسطے اظہار محبت اور عنایت کی **وعن** عكرمة ابن ابي جهل قال قال لي رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوم جئته مرحبا بالراكب المهاجر رواه الترمذي اور روایت ہے عکرمہ بیٹے ابی جہل کی سے کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن
کہ آیا میں انکی پاس یعنی سال فتح میں واسطے بیعت اسلام کی خوشی سے مرحبا سوار مہاجر کو نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع میں مصعب بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے
کہ جب آنحضرت نے عکرمہ بن ابی جہل کو دیکہا تو اوٹہے اور اوسکی طرف چلے اور گلے سے لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابو جہل بہت عداوت رکہتے تہے
آنحضرت سے عکرمہ سوار مشہور تہا بہاگا دن فتح مکہ کی اور پہنچا یمن میں پس گئی پاس اوسکی بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اوسکو حضرت کی پاس اور اسلام لایا اور
بہت اچہا ہوا اسلام اوسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سے طلب بخشش کی کی آنحضرت سے اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار دینا سبب مرحبا کہنے کی ساتہ
مصافحہ کی ہے **وعن** اسيد بن حضير رجل من الانصار قال بينما هو يحدث القوم وكان فيه مزاح بينا يضحكهم فطعنه
النبي صلى الله عليه وسلم في خاصرته بعود فقال اصبرني قال اصطبر قال ان عليك قميصا وليس علي قميص فرفع النبي صلى
الله عليه وسلم عن قميصه فاحتضنه وجعل يقبل كشحه قال انما اردت هذا يا رسول الله رواه ابو داود اور روایت ہے اسید
بن حضیر سے کہ ایک شخص ہیں انصار میں سے کہا راوی نے اوس وقت کہ اسید باتیں کرتے تہے قوم سے یعنی اونکی مزاج میں خوش طبعی اور اوس وقت ہنساتے تہے اسید قوم کو پس چہوکا
دیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو اونکی کی ساتہ لکڑی کی پس کہا اونسے بدلہ دو مجکو فرمایا آنحضرت نے کہ بدلا لے مجہسے کہا اونسے کہ تحقیق آپکی بدن مبارک پر کرتہ ہے اور نہ تہا میرے
بدن پر کرتہ یعنی اگر میں کرتے پر سے چہوؤنگا تو پورا بدلا نہیں ادا ہوگا پس اوٹہا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سے اور شروع کیا بوسہ دینا آنحضرت کے
پہلو پر کہا اوسنے کہ سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کیا تہا میں نے یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہ ابو داود نے **ف** لفظ رجل اسطرح کہ مصابیح میں نکرہ ہے
یعنی ساتہ زیر لام کی مقتضے اسکو ہے کہ وہ شخص مزاح کرنے والا اور بدلا لینے والا وہی اسید بن حضیر راوی ہے اور لفظ جامع الاصول میں ہے عن اسيد بن حضير
قال ان رجلا من الانصار كان فيه مزاح فبينما هو يحدث القوم يضحكهم اذ طعنه النبي الخ یہ دلالت کرتی ہے کہ وہ مرد اور ہے کہ اسید بن
حضیر اوسکی حال سے روایت کرتا ہے اور طیبی نے عبارت متن کی توجیہ کر کے موافق اسکی کیا ہے اور اوسمیں تکلفات کیے ہیں اور باعث ارتکاب تکلف کا یہ ہے کہ اسید بن حضیر
عظمای صحابہ سے ہیں اونسے بعید جو اس معنے کا مستبعد ہے واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتے تہے اور ہنساتے تہے قوم کو آنحضرت نے اونکی ساتہ اوسطرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کے
اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسنا اوسکا مباح ہے اگر اوسمیں کوئی چیز ممنوع شرع نہو **وعن** الشعبي ان النبي صلى الله عليه وسلم تلقى جعفر
بن ابي طالب فالتزمه وقبل ما بين عينيه رواه ابو داود والبيهقي في شعب الايمان مرسلا وفي بعض نسخ المصابيح وفي شرح السنة عن
البياضي متصلا اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب سے پس گلے سے لگایا اونکو اور بوسہ دیا درمیان آنکہوں اوسکی کی نقل کی ابو داود نے
اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کی اور بیچ بعضی نسخوں مصابیح کی اور شرح السنہ میں بیاضی سے بطریق اتصال کی ہے **ف** یہ وہی قصہ آنے جعفر کا ہے حبشہ
سے جیسی کہ حدیث آئندہ میں گذری یا اہل رہے اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو نہ مذکور ہوتا ہے بغیر نام کی تو مراد اوس سے عبد اللہ بن جابر انصاری

صحابی ہوتی ہین ۱۲ح **وعن** جعفر بن ابي طالب في قصة رجوعه من ارض الحبشة قال فخرجنا حتى اتينا المدينة فتلقاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتنقني ثم قال ما ادري انا بفتح خيبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلك فتح خيبر رواه في شرح السنة اور روایت ہے جعفر بن ابیطالب سے بیچ قصہ پہرنی اونکی کی حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یعنی حبشہ سے یہانتک کہ آئی ہم مدینے مین پس ملی ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے سے لگایا مجکو پہر فرمایا نہین جانتا مین کہ ساتہ فتح خیبر کی زیادہ خوش ہون مین یا ساتہ آنی جعفر کی اور اتفاق سے ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** منقول ہی کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کی مالک کی پاس آئی مالک نی اونسے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے سے لگتا مین اگر بدعت نہو تو سفیان نی کہا کہ گلے لگی ہین وہ کہ بہتر ہے مجسے اور تمسی تہی گلے لگی ہین پیغمبر خدا جعفر بن ابیطالب سے اور بوسہ لیا اونپر وقت آنی اونکی کی حبشے سے مالک نی کہا کہ وہ مخصوص ہی ساتہ جعفر کی سفیان نی کہا کہ نہین بلکہ عام ہی اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی ہی اگر صالحین سے ہون ہم اذن دیتی ہو کہ تمہاری مجلس مین حدیث بیان کرون مین مالک نی کہا ہان دیتا ہین پہر سفیان نی بیان کیا حدیث کو ساتہ سند کی اور مالک نے سکوت کیا ۱۲ح **وعن** زارع وكان في وفد عبد القيس قال لما قدمنا المدينة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل يد رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجله رواه ابو داود اور روایت ہی زارع سی اور تہی وہ بیچ ایلچیون عبد القیس کے کہا جبکہ آئی ہم مدینہ مین پس شروع کیا ہمنی کہ جلدی کرتی تہی اوترنی مین سواریون اپنی سی پس بوسہ دیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہون پر اور پانو پر نقل کی یہ ابوداود نی ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ چومنا پانونکا جایز ہی ۱۲ح لیکن فقہا اسکو منع کرتی ہین پس اس حدیث کے توجیہ وہ یہ کرینگی کہ یہ خصائص حضرت سے ہو یا ابتدا یہ امر ہوا یا وہ لوگ ناواقف تہی یا اضطرابی مین انسی فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب **وعن** عائشة قالت ما رأيت احدا كان اشبه سمتا وهديا ودلا وفي رواية حديثا وكلاما برسول الله صلى الله عليه وسلم من فاطمة كانت اذا دخلت عليه قام اليها فاخذ بيدها فقبلها واجلسها في مجلسه وكان اذا دخل عليها قامت اليه فاخذت بيده فقبلته واجلسته في مجلسها رواه ابو داود اور روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ کہا انہون نے نہ دیکہا مین نے کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ مین اور روش مین اور نیک خصلتی مین اور بیچ ایک روایت کے بات کہنی مین اور کلام کرنی مین ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سی یعنی حضرت فاطمہ ان امور مین بہت مشابہ تہین ساتہ آنحضرت کی پس حضرت عائشہ نی یہ بیان کرکر اونکی محبت آپس کے بیان کی کہ اثر اور نشان مشابہت اور مجانست کی ہی کہ کہا تہین فاطمہ جسوقت داخل ہوتین حضرت کی پاس کہڑی ہو جاتی حضرت اور متوجہ ہوتی طرف اونکی پہر پکڑتی ہاتہ اونکا اور بوسہ لیتی اونکا یعنی دونون آنکہون کی درمیان مین اور بہاتی اونکو بیچ جگہہ بیٹہنی اپنی کی یعنی اپنی جگہہ اونکی لیے چہوڑ دیتی اور اونکو بہاتی اور تہی حضرت جسوقت کہ آتی حضرت فاطمہ کی پاس کہڑی ہو جاتین طرف حضرت کی اور پکڑتین ہاتہ حضرت کا اور بوسہ لیتین اونکا یعنی حضرت کی دست مبارک کا یا کسی عضو کا اور بہلاتین انکو اپنی جگہہ نقل کی یہ ابوداود نی **وعن** البراء قال دخلت مع ابي بكر اول ما قدم المدينة فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابها حمى فاتاها ابو بكر فقال كيف انت يا بنية وقبل خدها رواه ابو داود اور روایت ہی براء سی کہ کہا گیا مین ساتہ ابی بکر کی یعنی اونکی گہر مین بیچ ابتدا آنی اونکی کی مدینے مین یعنی کسی غزوہ سی پس ناگہان دیکہا مین نے کہ عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہین اس حال مین کہ تحقیق اونکو پہونچی تہی تپ پس آئے اونکی پاس ابوبکر صدیق اور کہا کہ کیسی ہی تو ای بیٹی میری اور بوسہ دیا اونکی رخسارہ پر یعنی ازراہ شفقت و محبت کی یا برعایت سنت کی نقل کی یہ ابوداود نی **وعن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بصبي فقبله فقال اما انهم مبخلة مجبنة وانهم لمن ريحان الله رواه في شرح السنة اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرت نے اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ اولاد باعث ہی بخل کی اور سبب نامردی کی اور تحقیق یہ رزق اور نعمت خدا کی ہی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **ف** یعنی اولاد کی سبب سے آدمی بخل کرتا ہی کسیکو کچہہ دیتا نہین اور اونکی سبب سے نامردی ہی کرتا ہی جہاد سے بچتا ہی بخوف اسکی کہ مبادا مارا جاوی اور اولاد بیکس رہے پس اول حضرت نی اولاد کی مذمت بیان کرکر خوبی اونکی بیان فرمائی کہ ریحان ہین ریحان کی معنی یا خوشبو یا رزق و نعمت کے ہین

یعنی مراد ریحان سے پھول ہے کہ بوسہ لیتا ہے آدمی اوسکا اور سونگھتا ہے اور خوش ہوتا ہے دل اونکو دیکھکر مانند پھول کی طرح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن یعلیٰ قال ان حسناً وحسیناً استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضمہما الیہ وقال ان الولد مبخلۃ مجبنۃ رواہ
احمد روایت ہے یعلیٰ سے کہ کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑ کر آئے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گلے لگایا اون دونوں کو آنحضرت نے اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے
بخل کا اور سبب ہے نامردی کا نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا ہے علماء نے کہ یہاں مقصود محبت و شفقت و مدح ہے بخلاف پہلی حدیث کے کہ مراد وہاں مذمت اور کراہت ہے
وعن عطاء الخراسانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تصافحوا یذہب الغل وتہادوا تحابوا وتذہب الشحناء رواہ
مالک مرسلاً اور روایت ہے عطا خراسانی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرو پس جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور جاتی
رہیگی دشمنی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے وعن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی اربعاً قبل الہاجرۃ
فکانما صلاہن فی لیلۃ القدر والمسلمان اذا تصافحا لم یبق بینہما ذنب الا سقط رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے براء بن عازب
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے دوپہر کی پس گویا کہ پڑھیں وہ رکعتیں شب قدر میں اور دو مسلمان جسوقت کہ مصافحہ کریں آپس میں نہیں
باقی رہتا درمیان ان دونوں کی کوئی گناہ مگر کہ جھڑ جاتا ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ظاہر مراد گناہوں سے صغائر گناہ ہیں اور طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سے وہ
کینہ اور دشمنی ہے جیسے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا واللہ اعلم

باب القیام

یہ باب ہے بیچ بیان کھڑے ہونے کی یعنی تعظیم کے لئے **ف** کہا بعضے علماء نے کہ کھڑے
ہوجانا واسطے آنے والے کی سنت ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث قوموا الی سیدکم کے اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہے اور بدعت و منہی عنہ چنانچہ ثابت ہوا ہے حدیث
انس کی میں مکروہ کہنا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور بیچ حدیث ابو امامہ کے آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا نہ اوٹھو جیسے کہ عجمی اوٹھتے ہیں اور فرمایا کہ یہ عادات عجمیوں کے سے ہے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الیہ وکان قریباً منہ فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم متفق علیہ روایت ہے
ابی سعید خدری سے کہا کہ جب اوتری بنو قریظہ اوپر حکم سعد کی بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف سعد بن معاذ کی یعنی اور بلایا اونکو تا اوپر بنو قریظہ میں حکم کریں
اور تھے سعد قریب آنحضرت سے پس آئے سعد خر پر سوار ہوکر پس جبکہ نزدیک پہنچے سعد مسجد سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے انصار کے کھڑے ہو تم طرف سردار
اپنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ ہے یہود میں سے آنحضرت نے بعد فتح خندق کے پچیس دن تک اونکو گھیرا قلعہ میں پھر وہ اترے قلعہ سے اوپر حکم
سعد کے کہ سردار اونکے تھے اور بنو قریظہ حلفا اونکے تھے وہ ہون نے گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہماری کی کرینگے پس جب اوترے یہ اس عہد پر کہ جو کچھ سعد ہمپر حکم کریں اختیار کریں گے
آنحضرت نے سعد کو بلوایا کہ تا حکم کریں اونکے حق میں اور سعد قریب اوترے ہوئے تھے حضرت سے اور اونکے زخم پہونچا تھا اکحل پر غزوہ خندق میں اور خون زخم میں سے جاری تھا جب آنحضرت
نے اونکو بلوایا تو خون ٹھہر گیا پس آئے معاذ اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ جہاں آنحضرت اقامت میں نماز پڑھا کرتے تھے نہ مسجد عرفی اسلئے کہ حضرت بنو قریظہ میں تھے
تھی وہاں مسجد کہاں تھی یا شاید کہ اوس مدت میں وہاں مسجد بنائی ہو اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہے بہت اہل علم نے اوپر اکرام اہل فضل کی ساتھ کھڑے ہوجانے کی
اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ اسکے قیام تعظیم و تکریم کا نہیں ہے کہ واسطے آنے والے مجلس کے متعارف و عادت ہوا ہے اور اوس سے نہی واقع ہوئی ہے اور فرمایا کہ وہ تکلفات
عجمیوں کے سے ہے اور آنحضرت کے نزدیک اخیر زمانہ زندگی تک مکروہ تھا طیبی نے کہا کہ اگر یہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتے نہ الی سیدکم پس مراد قیام سے یہ ہے
کہ اوٹھکر جلدی جاؤ اونکی طرف اور مدد کرو اونکی اوترنے میں سواری سے تا حرکت کرنا موجب بہنے لہو کا زخم سے نہو اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت
کھڑے ہوگئے عکرمہ بن ابی جہل کی لئے وقت آنے اونکی کی پاس حضرت کی اور روایت کیا گیا ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا نہیں آیا میں آنحضرت کی پاس کبھی
مگر کہ کھڑے ہوجاتے تھے واسطے میرے یا ملتے تھے پس ان روایتوں سے دلیل پکڑنی صحیح نہیں ہے بسبب ضعیف ہونے اونکے کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نرہے کہ قیام

آنحضرت کا حضرت فاطمہ کی لیے اور قیام اونکا حضرت کے لیے بیان مین معلوم ہوا اور اسمین تاویل کرتی کہ وہ قیام محبت اقبال کا تہا نہ قیام تعظیم اجلال کا یہ خالی تعصب سے نہین طیبی نی بہی محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ اجماع کیا ہی جمہور علمانی ساتہ احادیث کی اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علما صلحا کی اور امام محی الدین نووی نی کہا کہ یہ قیام اہل فضل کی لیے بیچ وقت آنی کی مستحب ہے اور حدیثین اس باب مین الہ دہوئی مین بیچ نہی اوس کی صریحا کچھ صحیح نہین ہوا اور مطالب المؤمنین مین قنیہ سے نقل کیا ہی مکروہ نہین قیام بیٹھنی والون کا واسطی آنی والی کی بسبب تعظیم کی اور قیام بنفسہ مکروہ نہین ہی بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نی قیام کیا اوسکی لیے اور وہ محبت قیام کی نرکہی قیام اوسکی لیے مکروہ نہین ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نی کہا کہ قیام منہی عنہ اوسکی حق مین ہی کہ بیٹہا ہوا اور لوگ اوسکی آگی کہڑی رہین اوسکی بیٹہنی تک جیسے کہ ایک حدیث مین آتا ہی بیچ قیام اور تعظیم کی واسطی اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی طرح **وَمَضَى** الْحَدِيثُ بِطُولِهِ فِي بَابِ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ اور گذری حدیث تمامی بیچ باب حکم قیدیون کی **وعن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ اوٹہاوی کوئی کسی کو جگہہ اوسکی سی پہر آپ بیٹہہ جاوی جگہہ اوسکی مین لیکن فراخ کرو جگہہ کو اور جگہہ دو آنی والی کو یعنی تا حاجت اوٹہانی کی نہ پڑی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضون نی کہا کہ تقدیر حدیث مین یون ہی ولکن لیقل تفسحوا یعنی ولیکن چاہیے کہ کہے کشادہ ہو جاو اور کہا نووی نی کہ یہ نہی واسطی تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کری طرف ایک جگہہ مباح کی یعنی مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطی نماز کی یا غیرہ اوسکی کی پس وہ حق ہی ساتہ اوسکی اور حرام ہی اوپر غیرہ اوسکی کی اوٹہا دینا اوسکا بسبب اس حدیث کی طرح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اوٹہی اپنی جگہہ بیٹہنی کی سی پہر پہری طرف اوسکی پس وہ احق ہی ساتہ اوس جگہہ کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** کہا ہی علمانی کہ یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ اوٹہا بقصد پہر آنی کی مثل حاجت جیسے وضو کو یا اور کسی تہوڑی سی کام ضروری کی لیے اوٹہا اور پہر آیا جلدی سی تو وہی اس جگہہ کا مستحق ہے بلکہ کوئی وہان آن بیٹہی تو اوسکو اوٹہا دینا درست ہے اس لیے کہ نہین باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطی رجوع کرنی مباح کے طرف اصل اپنی کی اور دلالت کرتی ہی اوپر وہ حدیث کہ آگی آوی گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹہتی پہر اوٹہتی اور ارادہ رکہتی پہر آنی کا تو اوتار جاتی جوتا اپنا الخ اور اگر مجلس سے اوٹہا اور کسی کام کی لیے دور دراز گیا اور پہر آیا تو جگہہ اوسکی نرہی اور وہ مستحق اوسکا نہین طرح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ روایت ہی انس سی کہ کہا نہ تہا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تہی وہ جسوقت کہ دیکہتی حضرت کو نہ کہڑی ہوتی بسبب اسکے کہ جانتی تہی وہ ناخوش رکہنا آنحضرت کا اوسکو یعنی کہڑی ہونی کو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکہتی تہی حضرت کہڑی ہونی کو واسطی تواضع کی اور مخالفت عادت متکبرین کی بلکہ اختیار کیا تہا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنی تکلف کی قیام میں اور بیٹہنی میں اور کہانی مین اور پینی مین اور چلنی مین اور تمام افعال و اخلاق میں اور اسی لیے روایت کیا گیا ہی اَنَا وَاَتْقِيَاءُ اُمَّتِي بُرَاءٌ مِنَ التَّكَلُّفِ اور طیبی نی کہا کہ یہ ناخوش رکہنا بسبب کمال محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کی تہا کہ بصورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہری کی نہین رہتی حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بحسب زمانہ اور اشخاص و احوال کی طرح **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ خوش کری یہ کہ کہڑی رہین آگی اوسکی لوگ کہڑی رہنی کر پس چاہیے کہ تیار کری جگہہ بیٹہنی اپنی کی دوزخ سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** تیار کری الخ یہ امر بمعنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا جسکو خوش کری یہ کہڑا رہنا واجب ہوا واسطی اوسکی یہ کہ داخل ہوگا ایک جگہہ دوزخ کی مین کہا گیا ہی کہ یہ وعید اوسکی حق مین ہی کہ بطریق تکبر و تعظیم کی دوست رکہی لوگون

کی کہڑی رہنی کو اور اگر یہ خواہش کری اوسکی اور کہڑی ہین لوگ اپنی خوشی خدمت کی لیی یا طلب ثواب کی لیی یا بقصد تواضع کی تو نہین مضائقہ قائل کہ مکروہ اور منع ہے
دوست رکہنا ہی کہڑی رہنی کو بطریق تعظیم و تکبر کی اور اگر اس طرح نہو تو مکروہ نہین اور نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان مین خطابی سی بیچ معنی حدیث کی کہ وہ یہ ہے
کہ حکم کری اونکو ساتہ اوسکی اور لازم کری اوپر اسکو بطریق تکبر و نخوت کی اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کی دلیل ہی اوپر کہ کہڑا رہنا آدمی کا آگی رئیس فاضل و والی امر عادل
کی مانند کہڑی رہنی متعلم کی واسطی معلم کی مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نی کہ یہ قیام ہوتا ہی ان مقامون مین بطریق بر و اکرام کی جیسی کہ تہا قیام انصار کا واسطی سعد کے
اور قیام طلحہ کا واسطی کعب بن مالک کے اور نہین لائق ہی واسطی اوس شخص کی کہ قیام کیا جاتا ہی واسطی اوسکی یہ کہ ارادہ کری اسکا صاحب اپنے سی یہان تک کہ اگر نکری
وہ قیام تو کینہ رکہی اوس سی یا شکوہ کری یا غصے ہو اوس سی **وعن** ابی امامۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی عصا
فقمنا لہ فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضہا بعضا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابو امامہ سی کہا کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تکیہ کیی ہوئی اوپر عصا یعنے عصا کے ٹیکی ہوئی پس کہڑی ہوئی ہم واسطی حضرت کے پس فرمایا نہ کہڑی ہو جیسی کہڑی ہوتی ہین عجمی تعظیم کرتا ہی بعض اونکا بعض کی نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف یعنی جب کوئی سردار اونمین آتا ہی تو بمجرد دیکہنی اوسکی کی اوٹہہ کہڑی رہتی ہین گہبرا کر اور اوسکی تعظیم کی لیی کہڑی رہتی ہین جیسی کہ اشارہ کیا اوسکی طرف ساتہ
قول اپنی کی کہ تعظیم کرتا ہی بعض اونکا یعنی چہوٹی بعض کی یعنی اکابر کی پس اس سی منع فرمایا اس توجیہ سی اصل قیام ممنوع نہوا جیسی کہ بعضی حدیثون مین آیا ہی بلکہ جو بطریق
تکبر و عظم شان کی ہو **وعن** سعید بن ابی الحسن قال جاءنا ابو بکرۃ فی شہادۃ فقام لہ رجل من مجلسہ فابی ان یجلس فیہ وقال
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ذا ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسح الرجل یدہ بثوب من لم یکسہ رواہ ابوداؤد اور روایت
ہی سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئی ہماری پاس ابوبکرہ صحابی واسطی ادای شہادت کی یعنی ایک قضیہ مین کہ گواہ تہی وہ اوسمین پس کہڑا ہوا واسطی تعظیم اونکی کی ایک شخص
جگہہ اپنی سی یعنی تاوہ وہان بیٹہین پس انکار کیا ابوبکرہ نی بیٹہنی سی اوس جگہہ پر اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اس سی یعنی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین
کہ اوٹہی اوس سی کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ پونچہی آدمی ہاتہ اپنا ساتہ کپڑی اوس شخص کے کہ نہین پہنایا اوسکو کپڑا روایت کی یہ ابوداؤد نے
ف یعنی اگر ہاتہ طعام وغیرہ مین بہرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کی کپڑی سی نہ پونچہی اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اوسکا ہو کہ اسنی کپڑا اوسکو دیا ہی اوسکی کپڑی سی
پونچہی تو مضائقہ نہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ اگر اجنبی بہی راضی ہو اوسکی پونچہنی سی تو جائز ہی اوسکو یہ اور اسی طرح اگر جانی کہ کوئی اپنی جگہہ سی بطیب خاطر
اوٹہا ہی تو مضائقہ نہین بیٹہنی کا جگہہ اوسکی مین جیسی کہ مستفاد ہوتا ہی اس آیت سی تفسحوا فی المجالس و جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوپر اسکی حدیث صاحب الدابۃ
احق بصدرہا الا اذا اذن اور مانند اسکی بہت سی فروع ہین اور ابوبکرہ صحابی نی جو انکار کیا تو سبب یہ تہا کہ یا تو اونکو شک ہوگا اوس شخص کی رضا مین کہ شاید وہ
کسی کی کہنی سی اوٹہا ہو یا بسبب حیا کی یا احتیاط کی یا ورع کی نہ بیٹہی حمل کیا اونہون نی حدیث کو اطلاق پر **وعن** ابی الدرداء قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس وجلسنا حولہ فقام فاراد الرجوع نزع نعلہ او بعض ما یکون علیہ فیعرف ذلک اصحابہ
فیثبتون رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتی اور بیٹہتی ہم گرد اونکی پہر اوٹہتی یعنی گہر مین جانے
کی لیی اور ارادہ رکہتی پہر آنی کا تو اوتار جاتی پاپوش اپنی یعنی بیٹہنی کی جگہہ اوسکو رکہہ جاتی اور ننگی پانون چلے جاتے یا چہوڑ جاتی بعض اوس چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی
چادر وغیرہ پس پہچانتی ساتہ اسکی اصحاب حضرت کی پہر آنا آپکا مجلس مین پس ٹہری رہتی وہ نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** گرد اونکی یعنی داہنی اور بائین اور آگی اونکی
یہ اسلیی کہا گیا کہ وارد ہوئی ہی نہی بیٹہنی سی درمیان حلقہ کی **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل
لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی اونہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین
حلال ہی کسی شخص کو یہ کہ جدائی ڈالی درمیان دو شخصون بیٹہی ہوؤن کی مگر ساتہ اذن انکی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** یعنی انکی بیچ مین آپ آ بیٹہی

عہ یعنی قیام منع اور نہی کیا اوس سے منع فرمایا جیسی اور حدیثون مین گذرا ہی ۱۲ منہ
عہ تابعی ثقہ است برادر حسن بصری ۱۲ منہ
عہ آگی کی جانب سواری کی لائق تہی ساتہ صاحب اوسکی کی مگر جب کہ اذن دیوی ۱۲

ایسی کہ کبہی ہوتی ہی اون مین محبت اور خصیہ باتین کرنی منظور ہوتی ہین پس انکو شاق گذری گا بیٹھنا او سکا بیچ مین اونکی اور لکہا ہی علمانی کہ اگر اونکو محبت ہوئی اونکی آپس مین معلوم ہی تو نہ بیٹھی اور اگر معلوم ہی کہ علاقہ محبت کا ہیچ اون مین تو بیٹھ جاوی اور اگر کچھ نہ معلوم ہی تو احتیاط اسمین ہی کہ نہ بیٹھی ع

وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تجلس بین رجلین الا باذنهما رواه ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیٹھ درمیان دو شخصون کی مگر ساتہ اونکی اجازت کی نقل کی یہ ابو داود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراه قد دخل بعض بیوت ازواجه روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتی ساتہ ہماری مسجد مین باتین کرتی ہم سی پس جسوقت اوٹہتی کہڑی ہوتی ہم کہڑی ہونا یعنی رہا یہانتک کہ دیکہتی ہم آپ کو کہ داخل ہوئی بعضی گہرون بیویون اپنی کی مین ف کہڑی ہوتی یعنی بسبب خلاف عادت ہونی مجلس کے نہ واسطی تعظیم حضرت کی ایسی کہ صحابہ نہین کہڑی ہوتی تہی وقت تشریف لانی حضرت کے پس کیونکر کہڑی ہوتی وقت جانی کی اور کہڑی رہنا صحابہ کا دیر تک شاید کہ سلئی تہا کہ منتظر اسکی رہتی ہونگی کہ حضرت کسی کلام کی لئی فرماوین یا پہر تشریف لاوین بیٹھنی کی لئی پس جب بالیقین معلوم ہوتی تو متفرق ہوتی ع

وعن واثلة بن الخطاب قال دخل رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی المسجد قاعد فتزحزح له رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الرجل یا رسول الله ان فی المکان سعة فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان للمسلم لحقا اذا راه اخوه ان یتزحزح له رواهما البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ آپ مسجد مین بیٹھی پس حرکت کی اور ایک طرف ہوگئی اپنی جگہہ سی واسطی اوسکی لئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ مکان مین فراخی ہی یعنی پس کیون تکلیف فرمائی آپنی حرکت کرنی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی مسلمان کی حق ہی جب دیکہی اوسکو بہائی مسلمان اوسکا یہ کہ حرکت کری واسطی اوسکی یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہہ سی حرکت کرنا اور ایک طرف ہوجانا جگہہ سی بقصد اکرام بہائی مسلمان کی حق ہی روایت کیں یہ دونون حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الجلوس والنوم والمشی

باب ہی بیچ بیان بیٹھنی اور سونی اور چلنی کی ساتھ قسمون کے لیٹنے کا بہی ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم بفناء الکعبة محتبیا بیدیه رواه البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مین نی آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کی بیٹھی ہوئی گوٹ ماری ساتہ ہاتہون اپنی کی نقل کی یہ بخاری نی ف ہیئت اس نشست کی یہ ہی کہ دونون زانو کہڑی کہی اور تلوی زمین پر رکہی اور دونون ہاتہون سی پنڈلیون پر حلقہ کری خواہ سرین زمین پر رکہی یا نہ رکہی اور بجای ہاتہون کی کبہی کپڑا یعنی لونگ یا پٹکہ لپیٹتے یعنی دوپٹہ وغیرہ کی اور عرب اسطرح بہت بیٹہا کرتی ہین آنحضرت کا بیٹہنا کپڑا لپیٹ کر بہی روایت کیا گیا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹہنا جائز بلکہ مستحب ہی ح ع

وعن عباد بن تمیم عن عمه قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد مستلقیا واضعا احدی قدمیه علی الاخری متفق علیه اور روایت ہی عباد بن تمیم سی نقل کی اوسنی چچا اپنی سی کہا اوسنے کہ دیکہا مین نے آنحضرت کو مسجد مین چت لیٹی ہوئی رکہنی والی ایک قدم اپنا دوسری قدم پہ نقل کی بخاری اور مسلم نی ف رکہنا قدم کا قدم پر جبکہ مقتضی ہو تا کہلنے ستر کا بخلاف کہنی پانون کے پانون پہ کہ اسسی بعض وقت ستر کہل جاتا ہی اور اسی سے تطبیق ہوجاتی ہی درمیان حدیثون نہی اسکی کی کہ آگی آتی ہین اور زیادہ تحقیق اسکی آگی ہوگی اور اسی طرح لیٹنا آپ کا کبہی کبہی تہا واسطے بیان جواز یا حاصل کرنی راحت اور دفع تکان کی ورنہ معلوم ہوا ہی کہ بیٹہنا حضرت کا مجمعون مین خلاف اسکی تہا کہ بیٹہتی تہی آپ چہار زانو باوقار اور با تواضع ع ع

وعن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یرفع الرجل احدی رجلیه علی الاخری وهو مستلق علی ظهره رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ اوٹہاوی مرد ایک پانون اپنا دوسری پانون پہ اس حال مین کہ وہ لیٹا ہوا ہی پیٹہ پہ نقل کی یہ مسلم نی وعنه

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ چت لیٹی ایک تمہارا پہر رکہی ایک پانو اپنا دوسری پانو پر نقل کی مسلم نی **ف** یہ دو حدیثین کہ جابر سی آئی ہین
ظاہر مین مخالفت رکہتی ہین ساتہ حدیث ابن عمر کی کہ اول مذکور ہوئی اور تطبیق ان مین یون ہی ہی کہ رکہنا ایک پانو کا دوسری پانو پر دو طریق سی ہوتا ہی
ایک تو یہ کہ دونون پانو دراز ہون اور ایک کو دوسری پر رکہی اس طریقہ کا مضائقہ نہین اس ہیئت سی کہلنا ستر کا لازم نہین آتا اور طریق دوسرا یہ ہی
کہ ایک پانو کا کہڑا رکہی اور پانو دوسرا اس پانو کی زانو پر کہ کہڑا کیا ہی رکہی یہ منع ہی اور یہی اوس صورت مین ہی کہ ستر کہلجاوی جیسی کہ پاجامہ نہ پہنی
ہو اور تہبند یا دامن کرتی کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہ بہی منع نہین پس مدار جواز اور منع کا اوپر کہلنی اور نہ کہلنی ستر کی ہی ایسا ہی کہا ہی علمانی الخ **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ
يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا
تہا بیچ دو کپڑون خطدار کی اور تحقیق عجب مین ڈالا تہا اوسکو نفس اوسکی نی اور خوش آتی تہی اوسکو وہ کپڑی یعنی اونکی پہننی سی تکبر اور عجب مین پڑا تہا دہنسایا گیا اوسکو
زمین مین پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہی زمین مین قیامت کی دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ وہ شخص قارون تہا اور نووی
نی کہا احتمال ہی کہ وہ شخص اہل امت مین سی ہو یا اگلی امتون مین سی ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑنا چلنی مین برا ہی اور انجام اوسکا
اعاذنا اللہ منہ الخ رفتار کی دس قسمین آئی ہین اور ہر ایک کا زبان عرب مین ایک نام جدا ہی چنانچہ شرح عربی مین ذکر کین ہین لکہنی اور افضل سبہون مین ہون
ہی تہزیرہ اور حبزم واو کی کہ آہستہ ساتہ حرکت تمام اور تہوڑی سی سرعت کی چلین مثل مردہ دلون اور افسردون کی مانند لکڑی خشک کی چلین اور نہ ساتہ اکڑ ین
اور گہبراہٹ کی کہ یہ دونون قسمین مذموم ہین اور دلیل ہین اوپر مردہ دلی اور بی عقلی کی اور قرآن شریف مین اللہ تعالی نی ہون کی تعریف کی ہی اور اپنی خاص بندون کو
ساتہ اوسکی وصف کیا ہی وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا یعنی بندی رحمن کی وہ لوگ ہین کہ چلتی ہین زمین پر آرام و با وقار بی تعظیم و تکبر اور بی مردگی اور
افسردگی کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہ کہا جابر نی دیکہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائی بیٹہی ہوئی اوپر تکیہ کی کہ رکہا تہا بائین طرف آپکی نقل کی
یہ ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹہنا مستحب ہی اور آیا ہی کہ آنحضرت تکیہ کو دوست رکہتی تہی اور فرمایا ہی کہ اگر کوئی تکیہ دیوی تو رد نکری
جیسی کہ بیچ مقدمہ خوشبو کی فرمایا ہی الخ **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي
الْمَسْجِدِ احْتَبَى بِيَدَيْهِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی مسجد مین گوٹ کرتی ساتہ دونون
ہاتہون اپنی کی نقل کی یہ رزین نی **وَعَنْ** قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ
الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی قیلہ بیٹی مخرمہ
کی سی کہ تحقیق دیکہا اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین بیٹہی بہیئت قرفصا کی کہا قیلہ نی پس جبکہ دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سی بیٹہی
کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق و حضور سی تہی کانپ گئی مین ماری ہیبت کی نقل کی ابو داود نی **ف** قرفصا ساتہ پیش قاف اور جزم را اور پیش فا
اور زبر اوسکی کی اور ساتہ صاد مہملہ کی مقصور اور ممدود دونون طرح آیا ہی اور قاموس مین مثلثۃ القاف والفاء کہا ایک قسم ہی بیٹہنی کی اور وہ اسطرح ہی کہ بیٹہی دونون
سرین پر اور لگاوی اپنی پیٹ کو اور احتبا کری ساتہ دونون ہاتہون کی یعنی دونون ہاتہون سی حلقہ کری پانو پر یا بیٹہی تکیہ کر کر دونون زانوون پر اور لگاوی
رانین پیٹ سی اور داخل کری ہتیلیان ہاتہ کی دونون بغلون مین داہنی ہتیلی بائین بغل مین اور بائین ہتیلی داہنی بغل مین اور یہ بیٹہنا عرب کے جنگلیون کا ہی

[illegible] ۱۲ منہ

[illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲ منہ

اور غربا اور شغل کیواسطی فکر اور اندیشہ اور خیال کرتا ہو وہ بھی اسطرح بیٹھی **وعن** جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا صلى الفجر تربع في مجلسه حتى تطلع الشمس حسناء رواه ابوداود اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز پڑھ چکتی
فجر کی چار زانو بیٹھی رہتی یہانتک کہ خوب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہ ابوداود نی **وعن** ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا
عرس بليل اضطجع على شقه الايمن واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه على كفه رواه في شرح السنة اور روایت
ہی ابی قتادہ سی کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ اوترتی رات کو سفر میں یعنی راحت لینی کی لیی لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اوترتی قریب صبح کی
کہڑا کرتی ہاتھ مبارک اپنا اور رکہتی سر مبارک اپنا اوپر ہتیلی اپنی کی نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** اپنی عادت شریف یہ تہی کہ جب اوترنی کی وقت سفر میں کہ رات
ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتی جیسی عادت غیر سفر میں تہی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کہڑا کر کے ہتیلی پہ سر مبارک رکہتی اور آرام فرماتی تا نیند غفلت کی
نہ آجاوی اور نماز فجر کی نہ جاتی رہی اور داہنی کروٹ سی سونی میں یہ ہی غفلت بہت نہیں ہوتی اسلیی کہ دل لٹکا رہتا ہی اور قرار کم ہوتا ہی اوسکو اور جب بائیں پہلو پہ
سوتا ہی تو دل اپنی ٹہکانی پہ ہوتا ہی اور آرام پاتا ہی اور نیند فراغت سی آتی ہی چنانچہ اطبا کہ غرض انکی سونی سی آرام اور ہضم طعام ہی بائیں کروٹ سوتی ہیں تا
آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن میں رک جاوی اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ جب آنحضرت اخیر شب کو اوترتی تو ایک اینٹ سر مبارک کی
نیچی رکہتی اور جب صبح کی اوترتی تو ہاتھ کہڑا کر کے سر مبارک ہتیلی پر رکہتی م ح **وعن** بعض آل ام سلمة قال كان فراش رسول الله صلى الله
عليه وسلم نحوا مما يوضع في قبره وكان المسجد عند راسه رواه ابوداود اور روایت ہی بعضی اولاد ام سلمہ کی سی کہا تہا بچہونا حضرت کی آرام
کرنی کا مانند اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف میں اور تہی مسجد نزدیک سر مبارک اونکی کی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** اول جملہ کی معنی یہ ہیں کہ تہا بچہونا حضرت کی آرام
کرنی کا قریب اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف میں اور وہ معلوم تہا بعضی لوگوں کو یعنی تہوڑا سا تہا طول و عریض میں تہا اور بعضوں نی یہ معنی کہی ہیں کہ بچہونا حضرت کا
اوس کپڑی کی جنس سی تہا کہ رکہا گیا قبر میں اور وہ چادر سرخ تہی کہ وقت بیماری کی حضرت کی نیچی بچہی تہی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تہا
اونی بغیر اتفاق صحابہ کی قبر شریف میں جسد مبارک کی نیچی رکہدی اور کہا نہیں چاہتا میں کہ پہرا حضرت کی بعد اونکی کوئی پہنی اور صحیح یہ ہی کہ صحابہ نی بعد اوسکی کہ ہنوز
قبر بند نہوئی تہی وہ چادر نکال لی اور ظاہر یہ تہا کہ بجای یوضع کی وضع ہوتا ساتہ صیغہ ماضی کی لیکن عدول ماضی سی طرف مضارع کی کیا واسطی حکایت حال کی اور تہی مسجد الخ یعنے
وقت آرام کرنی کی سر مبارک مسجد کیطرف کرتی تہی اسلیی کہ جب رو بقبلہ لیٹتی حجرہ شریف میں تو سر مسجد کیطرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب دست چپ مسجد کی ہی اور یں
رو بقبلہ سونی سی مسجد سرہانی ہوتی ہی اور ایک نسخہ میں مسجد ساتہ زیر جیم کی ہی بمعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنی کی مصلی سرہانی رہتا تہا تا جلدی سی نماز کی لیی اٹہیں
م ع ح **وعن** ابي هريرة قال راى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مضطجعا على بطنه فقال ان هذه ضجعة لا يحبها الله
رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو لیٹی اوندہا پس فرمایا آپ نی اوسکو یہ اس ہیئت کا لیٹنا ہی کہ نہیں دوست رکہتا اسکو
اللہ نقل کی یہ ترمذی نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ لیٹنا چار قسم کا ہی ایک تو چت اور یہ لیٹنا اہل عبرت کا ہی کہ بیچ ملکوت آسمان ستاروں کی نظر عبرت سی دیکہتی ہیں
اور اوپر قدرت اور حکمت کی کردگار تعالی کی دلیل پکڑتی ہیں اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ سی ہی اور یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہی کہ ساتہ اس وضع کی مستعد اور مہیا قیام
کی لیی ہوتی ہیں یعنی نماز اور طاعت مولی عزوعلا کی اور تیسرا لیٹنا بائیں کروٹ پر ہی اور یہ لیٹنا حکیموں کا ہی کہ ساتہ اسکی ارادہ کرتی ہیں ہضم ہونی طعام کا
اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتہی لیٹنا اوندہا ہی اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہی کہ سینہ اور منہ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزای بدن کی ہیں انکو خاک مذلت پر
اوندہا ڈالتی ہیں بیچ غیر طاعت و سجود کی اور یہ لیٹنا اعلامیوں کا ہی پس شامت کی نی اونسی بری ہی م ع ح **وعن** يعيش بن طخفة بن قيس
الغفاري عن ابيه وكان من اصحاب الصفة قال بينما انا مضطجع من السحر على بطني اذا رجل يحركني برجله فقال ان هذه

فیجعلہا یبغضہا اللہ فطرت بأذاھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداود وابن ماجہ اور روایت ہی یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری سے کہ کہا نقل کی اونکی باپ سی یعنی طخفہ سی اور تھا باپ اونکا اصحاب صفہ سی کہا اونکی باپ نی اس وقت کہ مین لیٹا ہوا تھا سبب سینہ کی اپنی پیٹ پر ناگہان ایک شخص ہلاتا ہی مجکو اپنی پاون سی اور کہا اوس شخص نی کہ یہ لیٹنا ہی کہ دشمن رکہتا ہی اللہ تعالی اسکو پس کہا مین نی پس ناگہان دیکہتا ہون کہ وہ شخص تو رسول اللہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** شاید کہ حضرت کو عذر اونکا معلوم نہوگا اسلیے اسطرح فرمایا یا اسلیے فرمایا کہ ممکن تھا کہ دونون زانون پر جھک جاتی وہ اسلیے منع فرمایا اور وہی بغیر پھیلانی پانوکی ع **وعن** علی بن شیبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات علی ظہر بیت لیس علیہ حجاب وفی روایۃ حجار فقد برئت منہ الذمۃ رواہ ابوداود وفی معالم السنن للخطابی حجی اور روایت ہی علی بن شیبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ رات کو سووے گھر کی چہت پر کہ نہو اوسپر پردہ یعنی گرد اوسکے دیوار کہ مانع ہو گرنی سی اور ایک روایت مین ہی لفظ حجار کا یعنی بدلی حجاب کی اور حجار جمع حجر کی ہی ساتھ پتہر کی یعنی چیز مانع کی گرنی سی مانند دیوار وغیرہ کی پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چہت پر سووی پس تحقیق بری ہوا اوس سی نقل کی یہ ابوداود نی اور بیچ معالم السنن کی کہ نام کتاب خطابی کا ہی بجای حجاب کے حجی واقع ہوا ہی **ف** بری ہوا اوس سی ذمہ اور عہد کہ حق سبحانہ نی واسطی نگہبانی اوسکی کے باندہا ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نی از راہ کرم و مہربانی کی واسطی حفاظت اپنی بندون کی عہد کیا ہی اور ملائکہ اور اسباب اس کام کی لیے پیدا کیے پس جب اس شخص نے اپنی ہاتہ سی نفس کو تہلکہ مین ڈالا اور ایسی جگہہ سویا کہ بحکم عادت کے سبب ہلاکت اوسکی کا ہو وہ عہد محافظت اوسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتھ زیر ح اور زبر اوسکی کی مقصور ساتھ تنوین کی ہی اور طرح دونون جیسی پردہ ہی اسلیے کہ یہ بھی جو حجی ہی معنی عقل کی ہی تشبیہ دی پردہ کو ساتھ عقل کی کہ جیسے عقل مانع ہی امور ناشایستہ سی تو ایسی ہی پردہ مانع ہی گرنی سی اور ساتھ زبر کی جو حجی ہی معنی جانب کی ہی کہا مجاشی جو نہیں کہتی ہین اور پردہ جانب کو چہت کی ہوتا ہی اسلیے اسکو حجی کہا ۱۲ ع

وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سونی آدمی کی ہی اوس کوٹہی پر کہ نہو پردہ اوسپر نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** حذیفۃ قال ملعون علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم من قعد وسط الحلقۃ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شخص کہ بیٹہی درمیان حلقہ کی نقل کی یہ ترمذی و ابوداود نی **ف** اسکی تاویل کئی طرح کی ہی علما نی ایک تو یہ کہ لوگ حلقہ کیے بیٹہی ہین اور ایک شخص آیا لوگون کی گردنون پر سے پہلانگ کے بیچ مین جاکر بیٹہا اور یہ نہ کیا کہ جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا اور دوسری یہ کہ بیچ مین حلقہ کی جاکر بیٹہا اسطرح کہ بعضی لوگون کی منہ کا سامنا کہ ایک دوسری کو نہیں دیکہتا بس رہا یا لوگون نی اس سی اور تیسری یہ کہ بیچ مین جاکر بیٹہا مسخرا پن کی لیے تا کہ لوگون کو ہنساوی ۱۲ ع

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر المجالس اوسعہا رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین مجلسون کی فراخ ترین اونکی ہی یعنی ایسی جگہہ مجلس کرنی چاہیی کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ ہو کر ایذا نہ پاوین نقل کی یہ ابوداود نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ جلوس فقال مالی اراکم عزین رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہر سی باہر نکلی اور اصحاب حضرت کے بیٹہی تہی پس فرمایا آپ نی کہ کیا ہی مجکو کہ دیکہتا ہون تمکو متفرق نقل کی یہ ابوداود نی **ف** عزین جمع عزت کی ہی ساتہ تخفیف زی کی معنی جماعت کے مکروہ رکہا آنحضرت نی تفرق کو کہ موجب تشتت اور بیگانگی اور دوئی کا ہی اور رغبت دلائی اوپر اجتماع و اتفاق کی کہ نشان یگانگت اور اتحاد کا ہی حاصل یہ کہ حلقہ کر کے بیٹہو یا صف کر کر متفرق جماعتین بنا کر نہ بیٹہو ۱۲ ع

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیقم رواہ ابوداود وفی شرح السنۃ عنہ قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنہ فلیقم فانہ مجلس الشیطان ہکذا رواہ معمر موقوفا

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیچ سایہ مین پس اوٹھہ جاوی اوس سی یعنی کچھہ اوسکا آفتاب مین اور کچھہ سایہ مین پس چاہیی کہ اوٹھہ کھڑا ہی یعنی اور جگہہ جا بیٹھی تاکہ ہو وی سارا سایہ مین یا آفتاب مین اسلیی کہ جب دہوپ مین بیٹھتا ہی ایسی جگہ کہ کچھہ سایہ مین ہو اور کچھہ دہوپ مین تو فاسد ہو جاتا ہی مزاج اوسکا بسبب اختلاف حال بدن کی موثرین متضادین سی نقل کی یہ ابو داود نی یعنی مرفوع اور شرح السنہ مین ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا ابو ہریرہ نی جس وقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ مین پس اوٹھہ جاوی اوس سایہ سی پس اوٹھہ کھڑا ہی اسلیی کہ جگہہ کہ کچھہ سایہ مین ہی اور کچھہ آفتاب مین جگہہ بیٹھنی شیطان کی ہی اسی طرح یعنی جیسا کہ شرح السنہ مین ہی روایت کیا ہی اسکو معمر نی موقوف ابو ہریرہ پر **ف** یعنی قول ابو ہریرہ کا ہی نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع مین ہی اسلیی کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سی نہین معلوم ہو سکتی اسکو صحابی بغیر سنی حضرت سی نہین کہہ سکتا اور جگہہ بیٹھنی شیطان کی ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ محمول ہی ظاہر پر اور بعضون نی کہا کہ شیطان کی طرف اسلیی نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی اسپر کہ پہونچی اوسکو ضرر سو وہ دشمن ہی انسان کا ہی جیسا کہ دشمن ہی دین کا بیچ اگر تمام آفتاب مین ہو تو یہی بسبب دکہ اپنی نفس کی تعب و مشقت مین ممنوع و مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونی اوسکی کی مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑی کا ہو تو مضائقہ نہین **وعن** اَبِیْ اُسَیْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَآءِ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لِلنِّسَآءِ اسْتَاْخِرْنَ فَاِنَّهٗ لَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ عَلَیْکُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِیْقِ فَکَانَتِ الْمَرْاَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی اِنَّ ثَوْبَهَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی اسید انصاری سی کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہتی تہی یعنی باتین اور اسطرح نہی کرتی تہی لوگونکو اسحال مین کہ آنحضرت نکلنی والی تہی مسجد مین سی پس مل گئی مرد ساتہہ عورتون کی راہ مین پس فرمایا حضرت نی عورتون کو پیچہی چلو مردون کی اور الگ ہو اسلیی کہ نہین پہونچتا تمکو ای عورتو یہ کہ بیچ مین راہ کی چلو لازم کرو اپنی پر کہ چلو راہ کی کنارون مین پس جب یہ حکم ہوا تو عورت اوس چلتی مین دیوار سی الگ چلتی تہی یہانتک کہ کپڑا اوسکا اٹک جاتا تہا ساتہہ دیوار کی یعنی کہ ہی بسبب نہایت الگ چلنی کی بحسب فرمانبرداری امر حضرت کی نقل کی یہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّمْشِیَ یَعْنِیْ الرَّجُلَ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا یہ کہ چلی یعنی مرد درمیان دو عورتون کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** لفظ یعنی تفسیر ہی یمشی کی اوس سی یعنی ارادہ کرتی تہی آنحضرت فاعل یمشی سی الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہین ہی اصل حدیث کے پس یہ جملہ معترضہ ہی اور یہ منع اسلیی ہی کہ اختلاط مرد عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی اور حیا اور مروت سی بہی دور ہی اور دو مرد کو بیچ دو عورتون کی بیچ مین چلنا منع ہی اسی طرح راہ مین سایہ ہی اوسکی چلنا منع ہی درصورت خوف فتنہ کی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کُنَّا اِذَا اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَیْثُ یَنْتَهِیْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی ہم جب آتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اونکی مجلس شریف مین بیٹہہ جاتا ایک ہم مین اوس جگہہ کہ پہونچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا قصد بالا روی کا نکرتا از راہ ادب و ترک تکلف اور مخالفت حظ نفس کے کہ طلب کرنا علو مرتبہ کا ہی جیسی کہ شان اہل جاہ کی ہی **وذکر** حَدِیْثَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِیْ بَابِ الْقِیَامِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَیْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْ بَابِ اَسْمَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کی گئین دو حدیثین عبد اللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کے سو ایک حدیث کا تو یہ ہی لا یحل للرجل اور دوسری کا کہ بعد اوسکی ہی لا تجلس بین رجلین اور ذکر کرینگی ہم دونون حدیثین حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کی انشاء اللہ تعالی کہ ایک کا سر تو یہ ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور دوسری کا یہ ہی ما رایت احدا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ هٰکَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ یَدِیَ الْیُسْرٰی خَلْفَ ظَهْرِیْ وَاتَّکَاْتُ عَلٰی اَلْیَةِ یَدِیْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ

رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عمرو بن شرید تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شرید بن سوید ثقفی صحابی سی کہا گذری مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحال میں
کہ میں بیٹہا تہا اسطرح یعنی جسطرح کہ کہتا ہوں بعد اوسکی بیان کی ہیئت اپنی بیٹہنی کی ساتہ قول اپنی کی اور حال آنکہ تحقیق رکہا تہا میں نی بایان ہاتہ اپنا اپنی پیٹہہ کی
پیچہی اور تکیہ کیا تہا میں نی اوپر گوشت کی کہ انگوٹہی کی جڑ میں ہی پس فرمایا آنحضرت نی کیا بیٹہتا ہی تو اوپر ہیئت بیٹہنی اون لوگون کی کہ غضب کیا گیا ہی اوپر نقل کی یہ ابوداؤد
نی **ف** مراد مغضوب علیہم سی یہود ہین لیکن اونکو اسطرح ذکر کرنی مین دو فائدی ہین ایک تو تنبیہ ہی اوپر کہ اسطرح کا بیٹہنا اون چیزون کی جنس سی ہی کہ دشمن رکہتا ہی اوسکو
حق تعالی اور دوسری یہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہم ہی چاہیی کہ تشبہ نکری اونکی ساتہ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالی نی اور لعنت اور سورۂ فاتحہ مین بہی مغضوب علیہم سی یہی یہود
مراد ہین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد مغضوب علیہم سی اس حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبر ہین کہ اونکی بیٹہنی اور چلنی وغیرہ مین آثار عجب اور تکبر کی ہویدا ہین **وعن**
ابی ذر قال مر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا مضطجع علی بطنی فرکضنی برجلہ وقال یا جندب انما ہی ضجعۃ اہل النار رواہ ابن
ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ گذری مجہپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ میں لیٹا تہا اپنی پیٹ کی بل یعنی اوندہا پس لات ماری مجکو آنحضرت نی اور فرمایا
ای جندب نہین ہی اس طرحکا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** جندب نام ہی ابوذر کا اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اسطرحکا لیٹنا عادات کفار

یا فجار کیسی ہے اور یہ مین کہ اسطرحکا لیٹنا اونکا ہوگا اسحال مین کہ ہون گی دوزخ مین **باب العطاس والتثاؤب** باب ہی بیچ بیان
چہینکنی اور جمائی لینی کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یحب العطاس
ویکرہ التثاؤب فاذا عطس احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعہ ان یقول لہ یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ہو
من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منہ الشیطان رواہ البخاری وفی روایۃ
لمسلم فان احدکم اذا قال ہا ضحک الشیطان منہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہے
چہینکنے کو اور مکروہ رکہتا ہی جمائی کو پس جسوقت کہ چہینکی ایک تمہارا اور تعریف کری اللہ کی حق ہی ہر مسلمان پر کہ سنی اوسکو یہ کہ کہی واسطے چہینکنے والے کے
یرحمک اللہ پس لیکن جمائی پس سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان سی ہی پس جسوقت کہ آوی جمائی ایک تمہارے کو پس چاہیی کہ دفع کری اوسکو جبتک کہ ہوسکی پس تحقیق ایک
تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہی یعنی اہو لیتا ہی منہ ہنستا ہی اوس سی شیطان نقل کی یہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی پہلی تحقیق ایک تمہارا جسوقت
کہ کہتا ہی ہا یعنی جمائی لیتی مین ہنستا ہی شیطان اوس سے **ف** دوست کہتا ہی چہینکنے کو الخ اسلیی کہ چہینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوای ادراکیہ کا ہی پس باعث
اور معین ہوتا ہی طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہی امتلا اور ثقل نفس اور کدورت حواس سی اور باعث ہوتی ہی غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت
مین نشاط نہین ہونی دیتی پس شیطان اوس سی خوش ہوتا ہی اور اسی سبب سے اوسکو شیطان سی کہا اور نسبت اوسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست کہنا حق تعالی کا
چہینکنے کو اور مکروہ رکہنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اونکی کی ہی کہ نشاط طاعت مین اور کسالت اوسمین ہی اور تعریف کری الخ یعنی الحمد للہ کہی اور اگر رب العالمین
زیادہ کری بہتر ہی اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہی بہت بہتر ہی کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی کتاب مصنف مین حضرت علی سی بطریق موقوف
کی کہ جو کوئی کہی وقت چہینکنے اپنے کی الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وہ نہین پاوی گا درد داڑہ اور کان کا کبہی اور حکمت بیچ حمد کرنی کی بعد چہینکنے کی یہ ہے
کہ چہینک علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہی اور ہی حق الخ یہ عبارت دلالت کرتی ہی اوپر کہ جواب چہینکنے والی کا ساتہ یرحمک اللہ کی فرض ہی ہر مسلمان پر لیکن
علما کو اسمین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفی مین یہ ہی کہ واجب علی الکفایہ ہی اگر ایک بہی حاضرون مین سی کہی گا سب کے ذمے سی ساقط ہو جاوی گا اور ایک روایت
مین مستحب ہے اور سفر السعادۃ کی مولف نی کہا کہ ظاہر صحیح حدیثون کا یہ ہی کہ جواب چہینکنے والی کا فرض ہی ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اورون سی نہین ساقط
کرتا اور یہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سی ہی اور مذہب شافعی یہ ہی کہ جواب سنت علی الکفایہ ہی ولیکن افضل یہ ہی کہ ہر ایک دی اور مذہب مالک مین اختلاف

ہی کہ واجب ہی یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ جواب یا سنت اس صورت مین ہی کہ چھینکنے والا حمد کہی اور حاضرین سنین اور اگر حمد نکہی مستحق جواب کا نہین ہوتا اور اگر آہستہ
کہی کہ کوئی نہ سنی تو بھی جواب لازم نہین ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کہ اس حدیث مین ہی دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایونکا ہی مانند عیادت
مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند انکی کی اور شرح السنہ مین ہی کہ آہستہ سی دلیل ہی اسپر کہ لائق ہی یہ کہ بلند آواز سی الحمد کہی تا کہ سنین مجلس والے اور مستحق جواب کا ہووے
ح ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله وليقل له اخوه او صاحبه يرحمك
الله فاذا قال له يرحمك الله فليقل يهديكم الله ويصلح بالكم رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسوقت چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اور چاہیے کہ کہے واسطے اوسکی مسلمان بھائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہے اوسکو یرحمک اللہ
پس چاہیے کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہاری نقل کی یہ بخاری نے **ف** خطاب کرنا ساتھ جمع کے باعتبار تعظیم
کی ہے کہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ چھینکنے والے کے پاس کئی آدمی ہوتے ہین پس دعا مین سبکو شریک کرے یا خطاب کو واسطے تعظیم کے ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہے م ع
وعن انس قال عطس رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم فشمت احدهما ولم يشمت الآخر فقال الرجل يا رسول الله شمت
هذا ولم تشمتني قال ان هذا حمد الله ولم يحمد الله متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا چھینکا دو شخصون نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس جواب دیا حضرت نے اون دونون مین سے ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسرے کی چھینک کا پس کہا اوس شخص نے کہ جسکی چھینک کا جواب نہ دیا تہا یا رسول اللہ جواب دیا آپنے
اوسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنے حمد کی تہی اللہ کی اور نہین حمد کی تونے اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہین مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نے تہا
مین ابن عمر کی پہلو مین پس چھینکا ایک شخص نے مسجد کے ایک جانب مین پس کہا ابن عمر نے یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سنے تو ایک شخص کو کہ
چھینکا پیچھے دیوار کے اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اوسکی چھینک کا م ع **وعن** ابي موسى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا
عطس احدكم فحمد الله فشمتوه وان لم يحمد الله فلا تشمتوه رواه مسلم اور روایت ہے ابو موسی سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تہے جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس نہ جواب دو اوسکو نقل کی یہ مسلم نے **وعن سلمة**
بن الاكوع انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وعطس رجل عنده فقال له يرحمك الله ثم عطس اخرى فقال الرجل مزكوم رواه
مسلم وفي رواية للترمذي انه قال له في الثالثة انه مزكوم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہ کہ اونہون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت مین
کہ چھینکا تہا ایک شخص نے نزدیک حضرت کے پس کہا واسطے اوسکی حضرت نے یرحمک اللہ پہر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص زکامی ہی اور ایک روایت ترمذی
کی مین ہی یہ کہ حضرت نے فرمایا اوسکو تیسری بار مین کہ یہ زکامی ہی **ف** یعنی یہ بیمار ہی بہت چھینکے گا اور حمد کرے گا اور اوسکی ہر بار کی جواب مین حرج ہوگا
اور ابو داود اور ترمذی کی حدیث مین ہی آیا ہی کہ تین بار تک جواب دیوے اور بیچ زیادہ کی اس سی اختیار رکہتا ہی چاہی جواب دے چاہی نہ دے پس حاصل
حدیث کا یہ ہی کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت موکدہ علی الخلاف ہی تین بار ہی اور اس سی زیادہ مین اختیار رکہتا ہی درمیان سکوت کی کہ رخصت ہی اور درمیان
جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہ ہی کہ واجب یا سنت نہین جواب اوسکا بعد تین بار کی نہ یہ کہ غیر جائز ہی واللہ اعلم **وعن** ابي سعيد الخدري ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال اذا تثاءب احدكم فليمسك بيده على فمه فان الشيطان يدخل رواه مسلم اور روایت ہی
ابی سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ رکہے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اسواسطے کہ شیطان داخل ہوتا ہے
یعنی اوسکی منہ مین اگر کہلا رکہتا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** احتمال ہی کہ مراد دخل ہونا حقیقۃً ہی یا مراد قادر ہونا ہی وسوسہ ساتہ وسوسہ ڈالنے کی ح ع **الفصل**
الثاني فصل دوسری **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عطس غطى وجهه بيده او ثوبه وغض بها

صَوْتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت
چھینکتے تو ڈھانک لیتے مونھ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے کی یا ساتھ کپڑے اپنے کی اور پست کرتے ساتھ چھینک کی آواز اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہی **ف** یعنی آواز بلند نکرتی تھی چھینکنے میں اور مونھ ڈھانکتی تھی اسلیے کہ یہ بھی ادب ہی مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کی ساتھ نکل آتا ہی مبادا
اپنی بدن پر یا ہمنشینوں کی بدن پر پڑی اور وقت چھینکنے کی تغیر ہیئت ہی چہرہ میں واقع ہوتی ہی پس ڈھانکنا چاہیے اور پست آوازسی چھینکنا بھی حسن ادب ہے
کہ کبھی بلند آواز ناگہان سی لوگ چونک اوٹھتی ہیں اور لکھا ہی علما نی کہ مستحب ہی چھینکنے والی کو کہ آواز پست کری اور الحمد پکار کر کہی تا لوگ سنکر جواب دین
کذا فی سلاح المومنین مع **وعن** اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ
وَلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سے ابو ایوب سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہی الحمد للہ اوپر ہر حال کی اور چاہیے کہ کہی وہ شخص کہ جواب دیتا ہی اسکو
یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہی وہ یعنی چھینکنے والا ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری حال تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى
قَالَ كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا تھی یہود چھینکتے بتکلف پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی با امید اسکی کہ کہیں آنحضرت انکو
یرحمکم اللہ پس فرماتی حضرت ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری حال تمہاری نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی نفرماتی یرحمکم اللہ اسلیے کہ رحمت
خاص ہی واسطے مومنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکی کی کرتی مع **وعن** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ
رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهٗ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا
مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهٗ مَنْ يَّرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ
لِيْ وَلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ہلال بن یساف سی کہ کہا تھی ہم ساتھ سالم بن عبید کی پس چھینکا ایک شخص نی قوم میں سی اور
کہا السلام علیکم یعنی گمان اسکی کہ بدلی الحمد للہ کی سلام بھی جائز ہو پس کہا واسطی اوسکی سالم نی تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنی جی میں
یعنی لفظ وعلی امک کی کہنی سی پس کہا سالم نی خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نی مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ چھینکا تھا ایک شخص نے
نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک تمہارا
پس چاہیے کہ کہی الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ کہی واسطی اوسکی جواب دینی والا یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہی یعنی چھینکنے والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل
کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی چھینکنے میں یہ الفاظ کہنی چاہییں سلام کہنا حاضرین پر اس مقام میں کچھ نہیں ہی اور کہا بعضوں نے کہ اولی یہ ہی کہ جمع کری
درمیان یغفر اللہ الخ کی اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا اور لفظ کہی سوای الحمد للہ کی تو مستحق جواب چھینک کا
نہیں ہوتا لیکن چونکہ اوسنی سلام کہا آنحضرت نی جواب سلام اوسکی کا دیا لیکن جواب میں جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ میں دو اشارے ہیں ایک یہ کہ سلام بیچ
محل موقع کی ہی جیسی کہ کوئی بیچ وقت ارادہ سلام تیری کی سلام تیری ماں پر کری دوسرا یہ کہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اوسکو ہی ساتھ اسکی کہ ادب امیوں کا ہی اور انکا
کہ تربیت مردوں سی نپائی ہو اور ماں کی پاس زنانہ حاصل کیا ہو اور یہ بھی لکھا ہی علما نی کہ تنبیہ ہی اوپر حماقت اوسکی کی بسبب اسکی صفات ماں اوسکی کے
اسمیں پس محتاج ہوا دعا کا واسطی ماں اپنی کی مع **وعن** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثًا

فما زاد فان شئت فشمته وان شئت فلا رواه ابو داود والترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سے
اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والی کو تین بار یعنی ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دے اسکو اور اگر چاہے
نہ جواب دے نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وعن ابی هریرة قال شمت اخاك ثلثا فان زاد فهو زكام رواه
ابو داود وقال لا اعلمه الا انه رفع الحديث الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا چھینک کا جواب دے تو بھائی
اپنی کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام زدہ ہی نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا ابو داود نے نہیں جانتا میں ابو ہریرہ کو مگر یہ کہ اونسی پونہچائی حدیث پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تک ف یعنی یہ حدیث مرفوع ہی موقوف ابو ہریرہ پر نہیں اور ابو ہریرہ نے اسکو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر کریں تو بھی یہ حکم
مرفوع کی ہوگی اسلیے کہ تعیین عدد وبغیر سننے کی شارع سے نہیں کر سکتی ۔ الفصل الثالث فصل تیسری عن نافع ان رجلا عطس الى جنب
ابن عمر فقال الحمد لله والسلام على رسول الله قال ابن عمر وانا اقول الحمد لله والسلام على رسول الله وليس هكذا علمنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نقول الحمد لله على كل حال رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب روایت ہی نافع سے
تحقیق ایک شخص نی چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کی پس کہا چھینکنے والی نی الحمد للہ اور سلام ہی اوپر رسول خدا کی کہا ابن عمر نی میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام اوپر
رسول خدا کی لیکن نہیں اسطرح سے یعنی نہیں ہی یہ مامور ومستحب اسطرح کہ ملاویں سلام ساتھ حمد کی وقت چھینکنے کی بلکہ ادب متابعت امر کی ہی بغیر زیادتی اور نقصان کی سکہلایا ہم کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ کہیں ہم حمد ہی واسطی اللہ کی اوپر ہر حال کی نقل کی ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے باب الضحك باب بیچ بیان
ہنسنے کی الفصل الاول فصل پہلی عن عائشة قالت ما رايت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا ضاحكا حتى ارى منه
لهواته انما كان يتبسم رواه البخاری اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہیں دیکہا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستی ہوئی یہانتک کہ دیکہوں میں حضرت
کا کوا کہ تالو میں ہوتا ہی سوای اسکی نہیں کہ تہی مسکراتی یعنی اکثر نقل کی یہ بخاری نی وعن جرير قال ما حجبني النبي صلى الله عليه وسلم منذ
اسلمت ولا رانی الا تبسم متفق علیه اور روایت ہی جریر سے کہا کہ نہیں منع کیا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبسی کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکہا
مجھکو مگر کہ مسکراتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نہیں منع کیا یعنی آنی سی پاس اپنے جب چاہتا میں جانا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس عورتوں کی ہوتی
یا منع کیا مجھکو اس چیز سی کہ طلب کی میں نی حضرت سی یعنی جو کچھ کہ میں نی حضرت سی مانگا دیا مجھکو ۔ وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يقوم من مصلاه الذي يصلي فيه الصبح حتى تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس قام وكانوا يتحدثون فياخذون
في امر الجاهلية فيضحكون ويتبسم صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وفي رواية للترمذي يتناشدون الشعر اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اوٹھتی مصلی اپنی سے کہ نماز پڑھتی اوسمیں صبح کی یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اوٹھتی اور تہی صحابہ
باتیں کرتی اور مشغول ہوتی بیچ باتوں جاہلیت کی یعنی بطریق مذمت کی اور ہنستی اور مسکراتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی
یہ ہی کہ پڑہتی تہی صحابہ شعر ف اوٹھتی یعنی واسطی نماز اشراق کی یا پھرتی گھر میں تشریف لیجاتی کی لیے اور مراد شعروں سے وہ شعر ہیں کہ جن میں مضمون توحید
اور ترغیب و ترہیب کے ہوتی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کے کرنی اور ہنسنا اوپر طرح ۔ الفصل الثانی فصل دوسری وعن
عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رايت احدا اكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي روایت ہی عبد اللہ
بن الحارث بن جزء سے کہا کہ نہیں دیکہا میں نے کسیکو بہت مسکراتی زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہ ترمذی نے الفصل الثالث
فصل تیسری عن قتادة قال سئل ابن عمر هل كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحكون قال نعم والايمان في قلوبهم

أعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سوال کیا گیا ابن عمر کہ کیا تھی صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنستی کہا ابن عمر نی ہان اور حال آنکہ ایمان انکے دلون مین بہت بڑا تھا پہاڑ سی اور کہا بلال بن سعد تابعی نے کہ پایا مین نی صحابہ کو کہ دوڑتی تھی درمیان نشانون تیر کی یعنی وقت تیر اندازی کی اور ہنستا تھا بعض انکا متوجہ اور مائل ہو کر طرف بعضی کی پس جسوقت ہوتی رات ہوتی بہت ڈرنی والی اللہ سی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **ف** حال آنکہ الخ یعنی ایسا ہنستے تھی کہ جیسا اہل غفلت ہنستی ہین اور ہنسنا دلکو مار ڈالتا ہی اور خلل نور ایمان مین آتا ہی بلکہ اس حال مین بھی داب شرع نہ چھوڑتی تھی اور ایمان کامل رکھتی تھی اور بہت ڈرنی والی یعنی مارے خوف الٰہی کی عبادت کرتی خدا کی اور روتی اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتی ہو **باب الاسامی** باب ہی بیچ بیان نامون کے **ف** مراد بیان احکام نامون کا ہی کہ کیا نام رکھی اور کیا نہ رکھی اور کونسا نام اچھا ہی اور کونسا برا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سی کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین پس کہا ایک شخص نی یعنی پکارا ایک شخص کو ای ابا القاسم پس پھر کر دیکھا طرف اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا اوس شخص نی کہ نہین پکارا تھا مین نی مگر اس شخص کو یعنی اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہان حاضر تھا اور ابو القاسم کنیت رکہتا تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نام رکہو تم ساتہ نام میری کی اور نہ کنیت کرو تم ساتہ کنیت میری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نام رکہو تم ساتہ نام میری کے اور نہ کنیت کرو تم ساتہ کنیت میری کی اسواسطی کہ تحقیق مین اسکی سوا نہین کہ ٹہرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمہاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کنیت اسکو کہتی ہین کہ بیٹی یا باپ کر مشہور ہو جیسی بیٹا فلانی کا یا باپ فلانی کا تقسیم کرتا ہون یعنی علم و غنیمت درمیان انکی کی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ دیتا ہون بشارت یعنی جنت وغیرہ کے صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنی دوزخ وغیرہ سے گنہگارون کو پس یہ بات تمہاری حق مین غیر موجود ہی بلکہ میرا نام ہی لفظاً اور صورۃً تمہاری حق مین اور تمہاری اولاد کی حق مین حاصل یہ کہ مین ابو القاسم میرا اسی سبب سی نہین ہون کہ میرا بیٹا قاسم تھا بلکہ لحاظ کی گئی ہی بیچ میری معنی قاسمیۃ کی باعتبار تقسیم کرنی امور دینی و دنیوی کے پس نہین ہون مین مانند ایک تمہاری کی نہ ذات میں نہ صفات مین پس تمکو میری سی کنیت نرکہنی چاہیے اور مقصود یہ ہی معنی ابو کی یہ ہین صاحب اس وصف کے جیسی کہ کہا جاتا ہی ابو الفضل اگرچہ بیٹا اوسکا فضل نہو اور بعضون نی کہا ہی کہ یہ نہی خاص حضرت ہی کی زمانہ مین تھی تاکہ نہ مشتبہ ہو خطاب اونکا ساتہ خطاب غیر اونکی کی اور یہی صحیح ہی کذا ذکرہ الملا علی قاری رح اور حضرت شیخ رح نی لکھا ہی کہ ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ محمد نام کہنا جائز ہی اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہین خواہ نام محمد ہو کہ اسم و کنیت دونون آپس مین جمع ہون یا نام اور رکھے ہو کہ ہی نری کنیت ہو یہ قول امام شافعی اور اوس اصحاب ظواہر کا ہی اور تمسک اونکا ساتہ انہین دونون حدیثون کی ہی اور علما کی اس مسئلہ مین کئی قول ہین ایک تو یہی قول ہی جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہ ہی کہ جمع کرنا روا نہین یعنی اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اوسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہین اور اگر تنہا ابو القاسم کہین تو مضائقہ نہین یعنی حدیث مذکور کی اونکی نزدیک یہی ہین کہ جمع نکرین فافہم اور یہ قول محمد شیبانی کا ہی اور قول تیسرا یہ ہی کہ جمع کرنا بھی درست ہی اور اس قول کو نسبت امام مالک کیطرف کرتی ہین اور وہ کہتی ہین کہ حدیثین منع کی منسوخ ہین اور ایک جماعت کہتی ہی کہ منع آنحضرت کی زمانہ شریف مین تھا اور بعد اونکی درست ہی اور دلیل انکی حدیث حضرت علی کی ہی کہ آنحضرت سی التماس کیا کہ اگر بعد آپ کی میری ہان فرزند پیدا ہو تو اوسکا نام اور کنیت آپکی سی رکھون حضرت نی اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کی پیدا ہوئی حضرت علی نی اونکی کنیت ابو القاسم رکھی اور ایک جماعت کہ اونکی قول پر اعتماد نہین کہتی ہی کہ نام بھی حضرت کا رکہنا جائز نہین اور قول صواب ان قولون مین سی یہ ہے

مذاہب اربعہ قال القاری عیاض و علیہ جمہور السلف و فقہاء الامصار ۱۲ ع

کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کے جائز ہی بلکہ مستحب ہی کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرت کی اگرچہ بعد از زمانہ شریف کی تو ممنوع ہی اور زمانہ شریف مین منع تو ہی تہا
اور ایسی ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کی ممنوع بطریق اولی ہی اور حضرت علی نے جو یہ کیا تو وہ مخصوص تہا اونکی لیے اور کو جائز نہیں جیسی کہ سیاق حدیث سی معلوم
ہوتا ہی اور جمع الجوامع مین ایک حدیث بہی اس مضمون کی آئی ہی واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ رح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوست تر
ناموں تمہاری کی طرف اللہ عزوجل کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہین نقل کی یہ مسلم نی **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہی کہ بعد انبیا علیہم السلام کی ناموں کی یہ نام دوست تر
ہین بہت دونوں نام اسم محمد سی دوست تر نہیں ہین بلکہ برابر ہین محبوبیت مین یا کم ۱۲ع **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ھو فلا یکون فیقول لا رواہ مسلم وفی روایۃ
لہ قال لا تسم غلامک رباحا ولا یسارا ولا افلح ولا نافعا اور روایت ہی سمرہ بیٹی جندب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نام رکھیو اپنی
غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلیے کہ تحقیق تو پوچھی گا کسی سی کیا اس جگہہ ہی وہ یعنی یسار یا رباح مثلا پس نہوے گی وہ غرضا پس کہی گا جواب دینی والا نہیں یسار
یا رباح یہان نقل کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا نہ نام رکھہ اپنی غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سی ہی بمعنی
آسانی اور فراخی کی اور رباح ربح سی ہی بمعنی فائدہ کی اور نجیح نجح سی بمعنی پیروزی اور برآنی حاجت کی اور افلح فلاح سی ہی بمعنی چہٹکارہ کی اور نافع نفع سی ہی پس
اس طرح کی نام رکھنی کو اسلیے منع فرمایا کہ اگر کوئی گہر والوں سی پوچھی کہ فلانا یہان ہی اور کہی وہ کہ نہیں ہی تو باعتبار اصل معنی الفاظ کی مکروہ ہی اگرچہ مراد یہان
ذات معین ہی اور اخیر روایت مین نافع مذکور ہوا نہ نجیح اوس سی معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہیں ناموں پر نہیں ہی بلکہ جو کہ انکی معنی مین ہون یہی حکم رکہتا ہی اور کہا نووی
نی کہا اصحاب ہمارے نی کہ مکروہ تنزیہی ہین اس طرح کی نام رکھنی نہ تحریمی ۱۲ع **وعن** جابر قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینھی ان یسمی بیعلی
وببرکۃ وبافلح وبیسار وبنافع وبنحو ذلک ثم رایتہ سکت بعد عنھا ثم قبض ولم ینہ عن ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی
کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ منع کرین نام رکھنی سی ساتہ یعلی اور ساتہ برکت کی اور ساتہ افلح کی اور ساتہ یسار کی اور ساتہ نافع کی اور ساتہ مانند انکی کی
پہر دیکہا مین نے حضرت کو کہ چپ رہے بعد اوس ارادہ کی ان ناموں کی منع کرنی سی پہر وفات کیے گئی اور نہیں منع کیا اس سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ اس طرح کی نام رکھنی سی نہی واقع نہیں ہوئی کہا طیبی نی کہ گویا جابر نی علامتین نہی کی دیکہین اور سنی وہ چیز کہ شعر نہی پر تہی اور نہیں سنی نہی تحقیق
اسلیے اس طرح کہا ولیکن نہی اوس سی احادیث صحیحہ مین واقع ہوئی ہی اور مثبت مقدم ہی نافی پر انتہی کہتا ہون مین کہ اسکی اور بہی تاویل ہی وہ یہ ہی کہ حضرت
نی ارادہ کیا تہا نہی تحریمی کرنی کا پہر سکوت کیا بعد اوسکی از راہ رحم کرنی کی امت پر کہ اکثر لوگ حسن و قبیح ناموں مین فرق کرتے نہیں ہین حرج مین پڑینگی پس نہی
منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ۱۲ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخنی الاسماء یوم
القیمۃ عند اللہ رجل یسمی ملک الاملاک رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم قال اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ رجل کان
یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کی
نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام رکہا جاوی شہنشاہ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ نقل کی یہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت ناخوش ترین مرد اور ناپاک
اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہی کہ نام کہا جاوی بادشاہوں کا بادشاہ نہیں ہی بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہیں ہے
سوای اللہ تعالی کی چہ جای بادشاہ بادشاہان کہ اصلا وہم شراکت کا بہی اس نام مین نہیں رکہتا ۱۲ح **وعن** زینب بنت ابی سلمۃ قالت
سمیت برۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باھل البر منکم سموھا زینب رواہ مسلم

اور روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ سی کہ کہا نام رکہا گیا تہا میرا برہ یعنی نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مت سراہو اپنی نفسون

اہل نیکی کو پس رکہو نام اسکا زینب نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ ایسا نام رکہنا چاہیے جس میں نفس کی تعریف ہو **وعن** ابن عباس

قال کانت جویریۃ اسمہا برۃ فحول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمہا جویریۃ فکان یکرہ ان یقال خرج من عند برۃ

رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی تہین جویریہ کہ ازواج مطہرات سی ہین نام اونکا تہا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام اونکی کو جویریہ اور تہی حضرت

مکروہ رکہتی یہ کہ کہا جاوی نکلی برہ کی پاس سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** برہ کی معنی ہین نیکوکار پس حضرت نی مکروہ جانا یہ کہ کہا جاوی کہ نکلی نیکوکار کی پاس سے

اسلیے کہ نکلنا نیکوکار کی پاس سی اچہا نہین ہی رکان یکرہ الخ ظاہر یہ قول ابن عباس کا ہی اور احتمال یہی ہی کہ حضرت ہی نی خبر دی ہو مانی الضمیر کی اور سبب

ممانعت اسطرح کی نام کہنی کا یہان یہ فرمایا اور در باب زینب کی تزکیہ نفس اسلیے کہ مزاحمت اسباب مین نہین ہوتی ہی دونون چیزین صلاحیت سببیت کی رکہتی ہین

شاید کہ قوم زینب سی معلوم کیا ہو کہ قصد اونکا اس نام کی رکہنی سی مدح اور ثنا ہو نہ یہان اور یہ بہی ہی کہ یہ عبارت کہ آئی حضرت فلانی بیوی کی پاس رنکلی

فلانی کی پاس سی مستعمل ومتعارف تہی پس یہان یہی کہا واللہ اعلم اور بد فالی جیسی نجیح وفلاح مین اعتبار کی گئی احتمال ہی کہ یہان بہی ہو اور تزکیہ اور کراہت

کہ یہان اعتبار کی ہی وہان بہی ممکن ہی **وعن** ابن عمر ان بنتا کانت لعمر یقال لہا عاصیۃ فسمّاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جمیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تہی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تہا اوسکو عاصیہ یعنی گنہگار پس نام رکہا اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمیلہ

نقل کی یہ مسلم نی **ف** عرب ایام جاہلیت مین اولاد کا نام عاصی وعاصیہ رکہتی تہی بمعنی سرکشی اور تکبر اور تعظیم کی عیوب اور نقصان اور انقیاد اور زبونی سی جب

ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نی اسکو اور اس سی معلوم ہوا کہ بری نامون کا تغیر کرنا مستحب ہی **وعن** سہل بن سعد قال اتی بالمنذر

ابن ابی اسید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد فوضعہ علی فخذہ فقال ما اسمہ قال فلان قال لا لکن اسمہ المنذر متفق

علیہ اور روایت ہی سہل بن سعد سی لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ جنا گیا پس کہا آنحضرت نی اوسکو اپنی ران مبارک پر

اور فرمایا کہ کیا ہی نام اسکا کہا لانی والی نی فلانا فرمایا نہین لیکن نام اسکا منذر ہی نقل کی یہ بخاری نی اور مسلم نی **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکہا تہا بیان کیا چونکہ

راوی کو وہ نام معلوم نہ تہا اسطرح کہا اور منذر انذار سی مشتق ہی کہ بمعنی تبلیغ احکام اور ڈرانی کی ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای و

فتاتی ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی روایۃ لیقل سیدی ومولای وفی روایۃ لا یقل العبد لسیدہ مولای فان

مولاکم اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکہی ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی

سب مرد تمہاری بندی اللہ کی ہین اور سب عورتین تمہاری لونڈیان اللہ کی ہین لیکن چاہیے کہ کہی غلام اور جاریہ یعنی لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری

اور نہ کہی غلام یعنی مالک کو رب میرا ولیکن چاہیے کہ کہی سید میرا اور ایک روایت مین ہی چاہیے کہ کہی سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت مین ہی نہ کہی غلام اپنے

مالک کو مولی میرا اسواسطے کہ مولی تمہارا اللہ ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** نہ کہی عبدی الخ اسی منع فرمایا واسطے دفع توہم شرک کی عبودیت مین یا حقیقت عبدیت

مین اور اسی طرح امتی کہنی سی منع فرمایا کہ امت بمعنی مملوکہ کی ہی کذا فی القاموس اور مالک حقیقی نہین مگر اللہ ہی کی لیے اور غلام بمعنی لڑکی کی ہی اور جاریہ بمعنی لڑکی کے

اور فتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ مین معنی شفقت اور مہربانی کی ہین او رفتا اور فتاۃ اسکو کہتی ہین کہا کہ لونڈی اور غلام ہر چند بڈہی ہون

انکی ساتہ معاملہ جوانون کا سا کرتی ہین اور حرمت بڑہاپی کی نگاہ نہین رکہتی اور ہو سکتا ہی کہ بسبب قوت مستعد ہونی انکی کی خدمتگذاری مین کہتی ہون پس

فرماتی ہین کہ یہ الفاظ مقرر کرنی لونڈی غلام کی لیے بہتر ہین عبدی اور امتی کہنی سی اور لکہا ہی علما نی کہ نہی الفاظ عبد اور امت سی اس صورت مین

ربکم ہیں ... زینب ... فرمایا اور یہان یہ ... افادہ

ہی کہ یہ دیتا خرابی کی اور حقارت کی ... یہ سب ابتدا کا قرآن احادیث مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی الصالحین من عبادی کذا
وقال عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء اور اسی طرح حدیثون مین بہی بہت آیا ہی اور جیسیکہ مالک کو فرمایا ساتہ محافظت کے ان کی بعضی الفاظ نا شایستہ سی ملوکون کو
بہی فرمایا کہ نکہین اپنی مالک کو ربی اسلیی کہ رب اگرچہ بمعنی تربیت کرنی والی کی ہی ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہی
پس اطلاق آدمی پر وہم دلانی والا شرک کا ہی اور یہ بہی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی والا قرآن مین آیا ہی اذکرنی عند ربک رسید کہی اسلیی کہ سیادت اور
فضیلت و ریاست ثابت ہی مالک کو بہ نسبت مملوک کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک مین آیا کہ نہ کہی تو جاننا چاہیی کہ مولی کی کئی معنی آئی ہین
متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سی ہی کہ مولی کہی اور اوسکو متصرف اپنا مراد رکہی چنانچہ اسلیی اطلاق کیا جاتا ہی لفظ مولی معتق پر اور معتق پر
جیسیکہ فرمایا آنحضرت نے مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری ومولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد رکہی اسلیی کہ مولای
حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اللہ ہی ہی نعم المولی ونعم النصیر پس منافات نرہی دونون روایتون مین حاصل یہ کہ مرجع اسکا یہی قاعدہ پہلا ہی کہ بطریق غایت
تعظیم کے منع ہی والا نہین ۱۲ ح **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن رواہ مسلم
وفی روایۃ لہ عن وائل ابن حجر لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلیی کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین وائل بن حجر سی ہی کہ نکہو تم کرم ولیکن کہو عنب وحبلہ
ف حبلہ ساتہ زبر ح اور بکے اور ساتہ جزم ب کی بہی ہی بمعنی درخت انگور کی اور کہی بطریق مجاز کی انگور کو بہی کہتی ہین یعنی انگور اور درخت انگور کے اور یہی نام
ہین موہ نام لیا کرو لیکن کرم نہ کہا کرو اور اوسکو جاننا چاہیی کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتہ جزم ر کی کہتی تہی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوس سی بنتی ہی اور وہ باعث
سخاوت وکرم کی ہی پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اوس سی اسلیی کہ وصف کرنا ساتہ کرم وخیر کی ایسی چیز کہ اصل خباثت ہی مناسب نہین تا وسیلہ تعریف
محرمات کا اور رغبت دلانی اوسکی کا نہو اور فرمایا کہ یہ نام واسطی مومن اور دل اوسکی کی کہ کان انوار علم وتقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہی مناسب ہے اور کرم
مشتمل تمام بہلائیون کو ہی اور لکہا ہی علمائی کہ جب وصف کیا تو نی کسیکو ساتہ کرم کی ثابت کیا تو نی اوسکی لیی تمام بہلائیان ۱۲ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا یا خیبۃ الدہر فان اللہ ہو الدہر رواہ البخاری اور روایت ہی
ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای نا امیدی زمانہ کی اسلیی کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسی کی اختیار
مین ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت مین جب لوگونکو مصیبت پہونچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبۃ الدہر مراد رکہتی تہی اسی برا کہنا زمانہ کا پس منع کیے
گئی اس سے اسلئی کہ پہیرنی والا احوال زمانہ کا اللہ تعالی ہی یعنی خیر وشر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت مین خدا کی طرف سی ہی فاعل حقیقی
وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہی ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسب احدکم الدہر
فان اللہ ہو الدہر رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو اسلیی کہ تحقیق اللہ تعالی
وہی ہی پہیرنی والا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی
ولکن لیقل لقست نفسی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا برا ہوا جی میرا لیکن
کہی لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** خبثت نفسی اور لقست نفسی کی زبان عرب مین ایک ہی معنی ہین یعنی غثیان اور شورش دل یعنی جی
متلانا قی سی ولیکن آنحضرت نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہی بسبب قبح اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنی مومن کی خبث کو طرف نفس اپنی کی ۱۲ ح
وذکر حدیث ابی ہریرۃ یؤذینی ابن آدم فی باب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ سراوسکا یہ ہی یوذینی ابن آدم

باب الاسامی **الفصل الثانی** **عن** شریح بن ھانی عن ابیه انه لما وفد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
مع قومه سمعھم یکنونه بابی الحکم فدعاه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله ھو الحکم والیه الحکم فلم تکنی ابا الحکم
قال ان قومی اذا اختلفوا فی شیء اتونی فحکمت بینھم فرضی کلا الفریقین بحکمی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احسن
ھذا فما لک من الولد قال لی شریح ومسلم وعبد الله قال فمن اکبرھم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح رواه ابو داود والنسائی

روایت ہے شریح بن ہانی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوم اپنی کے سنا حضرت نے اوسکی قوم کو کنیت کرتی ہین
اوسکو ساتھ ابی الحکم کے پس بلایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہے حکم اور طرف اوسی کی ہے حکم پس کیون کنیت کیا جاتا ہے
تو ابو الحکم کہا اوس نے کہ تحقیق قوم میری جس وقت کہ اختلاف کرتی ہے بیچ کسی چیز کے آتی ہے میرے پاس پس حکم کرتا ہون مین میان انکے پس راضی ہوتی ہین
دونون فرقے ساتھ حکم میرے کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے یہ یعنی حکم کرنا درمیان لوگون کے پس کیا ہے واسطے تیرے اولاد سے کہا میرے
اولاد شریح ہے اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہے بڑا اونمین کہا مین نے شریح فرمایا پس تو ابو شریح ہے نقل کی اسکو ابو داود اور نسائی نے **ف** ساتھ ابی الحکم کی کنیت کرنے سے ساتھ اوصاف
جیسے کہ ابی الفضائل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہے ساتھ نسبت کرنے کی طرف اولاد کی جیسے کہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مخالطت کے ہوتی ہے
جیسے ابی ہریرہ آنحضرت نے دیکھا تھا اونکو اصحاب مین کہ اونکی ساتھ بلی تھی پس کنیت کی اونکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہے نری علمیت کے لیے مانند ابی بکر اور ابو عمرو کی اور
طرف اوسی کی حکم ہے یعنی ابتدا اور انتہا حکم کی اوسی کی طرف ہے نہین رد کرسکتا کوئی اوسکے حکم کو اور نہین خالی ہے حکم اوسکا حکمت سے پس یہ صفت خاص ذات باری کی
کی ہے سزاوار ہے غیر اوسکی کی کہ ہو ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہے شریک کرنے کا اوسکی صفت مین اگرچہ نہین اطلاق کیا جاتا ہے اوپر ابو الحکم بسبب وہم دلانے کے
اور واسطے یہ ہے **وعن** مسروق قال لقیت عمر فقال من انت قلت مسروق بن الاجدع قال عمر سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول الاجدع شیطان رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا ملاقات کی مین نے حضرت عمر سے پس فرمایا کون ہے تو کہا
مین نے مین مسروق بیٹا اجدع کا ہون فرمایا حضرت عمر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اجدع شیطان ہے نقل کی اسکو ابو داود نے اور ابن ماجہ نے **ف**
یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہے اور اجدع اوسے کہتے ہین کہ کان اور ناک اور ہاتھ اور ہونٹ کٹی ہوئی ہو اور اس نام مین اجدع ہے کئی دلیل ہے وہ حضرت عمر نے
کلام مذکور از راہ خوش طبعی کے فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہ نام بدل ڈالے **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
تدعون یوم القیمة باسمائکم واسماء آبائکم فاحسنوا اسماءکم رواه احمد وابو داود اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پکارے جاؤگے تم دن قیامت کے ساتھ نامون اپنے کی اور نامون باپون اپنے کی پس اچھے کرو نام اپنے نقل کی یہ حدیث احمد اور ابو داود نے **ف** اچھے کرو الخ
یہ خطاب تمام بنی آدم کو ہے اپنے باپ ہی کے کل مین اسی طرح بعضی روایتون مین آیا ہے کہ دن قیامت کے لوگونکو نام ماؤن کی پکارینگے اور لکھا ہے علماء نے کہ حکمت اسمین یہ ہے
کہ تا اولاد زنا شرمندہ اور رسوا نہون اور واسطے رعایت حال عیسی بن مریم کے کہ نہ پدر تھے اور واسطے اظہار فضل و شرف حضرت امام حسن اور امام حسین کی باظہار نسب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اگر یہ روایت ثابت ہو تو آبا کو حمل تغلیب پر کرینگے جیسے کہ ابوین کہتے ہین اور شاید کہ کبھی نام ماؤن کی یا بعضونکو نسبت باپون کے
اور بعضون کو نسبت ماؤن کی یا بعضے جگہ یون اور اس طرح اور بعضی مین اس طرح **وعن** ابی ھریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم نھی ان یجمع احد
بین اسمه وکنیته ویسمی ابا القاسم رواه الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا یہ کہ جمع کرے کوئی درمیان نام حضرت کے
اور کنیت اونکی کی اور نام کہا جاوے اور کنیت کیا جاوے محمد نام ساتھ ابو القاسم کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی اس تقدیر پر ہو گی کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی صیغہ مجہول
جیسے کہ جامع ترمذی اور شرح السنة اور اکثر نسخون مصابیح کی مین واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضے نسخون مصابیح کی مین محمدا واقع ہوا ہے ساتھ نصب کے اس تقدیر پر یہ

نہی ہی سے معلوم ہوگا یعنی نام و کنیت کی کوئی محمد نامی کو ساتھ ابا القاسم کے اور تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنی کی بہ نہیں ہی ع وعن جابر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمیتم باسمی فلا تکتنوا بکنیتی رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
وفی روایۃ ابی داود قال من تسمی باسمی فلا یکتنی بکنیتی ومن تکنی بکنیتی فلا یتسم باسمی اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھ نام میری کی پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میری کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت
ابی داود کی فرمایا جو شخص کہ نام رکھی ساتھ نام میری کی پس نہ رکھی کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کیجے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھی نام میرا ف یہ حدیث صریح ہیں بیچ نہی کی جمع
کرنی ہی درمیان اسم و کنیت حضرت کے اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں ممنوع نہیں ہے ع وعن عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی ولدت
غلاما فسمیتہ محمدا وکنیتہ ابا القاسم فذکر لی انک تکرہ ذلک فقال ما الذی احل اسمی وحرم کنیتی او ما الذی حرم
کنیتی واحل اسمی رواہ ابو داود وقال محی السنۃ غریب اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے جنا ہی ایک لڑکا پس نام
رکھا میں نی اوسکا محمد اور کنیت کہی میں نی اوسکی ابا القاسم پھر ذکر کیا گیا واسطے میرے یہ کہ آپ مکروہ رکھتے ہیں اوسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپ کی کی
تحریم پس فرمایا کیا چیز ہی کہ حلال و جائز کیا نام رکھنی کو ساتھ نام میری کی اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتھ کنیت میری کی یا فرمایا کیا چیز ہی کہ حرام کیا کنیت میری کو اور
حلال کیا نام میری کو نقل کی یہ ابو داود نی اور کہا محی السنہ نی کہ یہ غریب ہی ف شک ہوا ہی راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازاں حرمت کنیت کا یا اول
ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اوسکی حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں سی ایک ہی ہی تفاوت مقصود میں نہیں لیکن محدث بیچ روایت لفظ حدیث کی احتیاط
تمام رکھتی ہیں کہ جس طرح حضرت سی سنتی ہیں اوسی طرح روایت کرتی ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہہ ہوا اس طرح کہا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی
جمع کرنیکی درمیان نام و کنیت کی تحریم کی لیے نہیں ہی بلکہ تنزیہ کی لیے ہی ع وعن محمد بن الحنفیۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارأیت
ان ولد لی بعدک ولد اسمیہ باسمک واکنیہ بکنیتک قال نعم رواہ ابو داود اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ حضرت علی
مرتضی نی کہا میں نی یا رسول اللہ خبر دو مجھکو کہ اگر پیدا کیا جاوی میری ہاں بعد آپ کی کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہ سی یا اور سی تو نام رکھوں میں اوسکا ساتھ
نام آپ کی کی اور کنیت کروں ساتھ کنیت آپکی کی فرمایا ہاں نقل کی یہ ابو داود نی ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرت کے بعد حضرت
کی جائز ہی اور خلاف علما کا اوپر مذکور ہو چکا ہی وعن انس قال کنانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببقلۃ کنت اجتنیہا رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وفی المصابیح صححہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا کنیت کہی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ ایک
ساگ کی کہ اکھیڑا کرتا تھا میں اوسکو یعنی ترہ تیزک اوکھیڑا کرتا تھا اوسکو عرب میں حمزہ کہتی ہیں پس کنیت میری ابو حمزہ کی نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث ہی نہیں پہچانتی ہم
اسکو مگر ساتھ اس وجہ کی یعنی ساتھ اس اسناد کی کہ ذکر کی ہی بیچ جامع اپنی کی یعنی حدیث غریب ہے روایت نہیں کی گئی ہی مگر ساتھ ایک طریق اور ایک اسناد کی اور مصابیح میں صحیح کہا
ہی اسکو وعن عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتی تھی بری نام کو نقل کی ترمذی نی ف مثلا ایک روایت میں آیا ہی کہ ایک شخص کا نام اسود یعنی کالا تھا تغیر کیا حضرت نے اسکو اور کہا اسکا
نام ابیض یعنی گورا ہی ع وعن بشیر بن میمون عن عمہ اسامۃ بن اخدری ان رجلا یقال لہ اصرم کان فی النفر الذین اتوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک قال اصرم قال بل انت زرعۃ رواہ ابو داود وقال وغیر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اسم العاص وعزیز وعتلۃ وشیطان والحکم وغراب وحباب وشہاب وقال ترکت اسانیدہا للاختصار اور
روایت ہے بشیر بن میمون تابعی سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ اسامہ ابن اخدری صحابی ہے کہ ایک شخص تھا کہ اوسکو اصرم کہتی تھی تھا وہ شخص بیچ جماعت کے کہ آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے پاس بیس فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہی نام تیرا کہا اونی کہ نام میرا اصرم ہی فرمایا آنحضرت نی بلکہ نام تیرا زرعہ ہی یعنی چونکہ اصرم صرم سے مشتق ہی بمعنی قطع اور کاٹنی درخت کی ناخوش کہا اوسکو آنحضرت نی اور اوسکی بدلی زرعہ نام کہا کہ زراعت سے ہی بمعنی شعر جو دار خیر اور برکت کو نقل کی یہ ابو داود نی یعنی بطریق تعلیق کے اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نام عاصی کو کہ مخفف عاصی کا ہی دلالت کرتا ہی عصیان اور عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت و انقیاد ہی اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنی اسلیے کہ عزیز اسمائے آلہی سے ہی بس لائق ہی یہ کہ کہا جاوی عبد العزیز اور اسلیے کہ دلالت کرتا ہی عزت و غلبہ پر اور داب بندون کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہی اور اسیطرح نہین لائق ہی یہ کہ نام کہا جاوی حمید اسلیے کہ یہ اسماء و صفات آلہی سے ہی بروجہ مبالغہ کی بس نام کہا جاوی مگر عبد الحمید اور اسیطرح کریم اور مانند اسکے کی اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اسلیے کہ معنی اسکی غلظت و شدت کی ہین اور مومن موصوف ہی ساتھ لین جانب اور خفض جناح کی اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہی اور حاکم حقیقی اللہ تعالی ہی ہی اور نہین حکم ہی مگر اوسیکا پس جبکہ آنحضرت نی تغیر کیا ابو الحکم کو جیسیکہ اوپر گذرا تو حکم بطریق اولی لائق تغیر کی ہی اور تغیر کیا نام غراب کو یعنی اسلیے کہ غراب کہ جسکو کوا کہتی ہین پلید تر ہی جانورون مین کہ مردار و نجاست کہاتا ہی اور اسلیے کہ معنی اوسکی دوری کی ہین اور تغیر کیا نام حباب کو یعنی اسلیے کہ حباب نام شیطان کا ہی اور سانپ کو بہی کہتی ہین اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنی اسلیے کہ آگ کی لہر کہتی شعلہ کو شہاب کہتی ہین اور مارنی جاتی ہین ساتھ اوسکی شیاطین اور ظاہر یہ ہی کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوی طرف دین کی یعنی شہاب الدین نام رکہین تو نہو مکروہ اور کہا ابو داود نی کہ نذکر کی ہین مینی اسناد ان حدیثون کی کہ جنمین تغیران ناموں کا واقع ہوا اسطی اختصار کی **وعن** أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ حُذَيْفَةُ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا واسطی ابی عبد اللہ کی یا کہا ابو عبد اللہ نی واسطی ابی مسعود کے یعنی شک ہوا ہی کہ سائل وہی کو اسمین کہا سنا ہی تونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی بیچ زعموا کی کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بری سواری مرد کی ہی یعنی زعموا نقل کی یہ ابو داود نی اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہی کہ کبار صحابہ سے تہی **ف** بیچ زعموا کی یعنی بیچ حق اس لفظ کی اور معنی اسکی کہ نسبت زعم کی کرتی ہین طرف لوگون کی کہ کہتی ہین زعموا کذا و زعم فلان کذا اور زعم ساتھ پیش اور زبر زکی قریب معنی ظن کی ہی کذا فی النہایۃ اور صراح مین لکہا ہی کہ زعم کی معنی کہنا اور کہا کہ زعم قول بی صحت و بی اعتماد کو کہتی ہین اور قاموس مین کہا کہ زعم ساتھ پیش اور زبر اور زیر اوسکی کی قول اور اطلاق ہوتا ہی اوپر باطل و صدق و کذب کے اور اکثر اوس چیز مین کہا جاتا ہی کہ اوسمین شک ہی پس ایک صحابی نی دوسری صحابی سے پوچہا کہ آنحضرت زعموا کے حق مین کیا فرماتی تہی اور تہری سواری الخ تشبیہ دی لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتداء کلام مین لاتا ہی اور پہنچی بسبب اوسکی غرض کو کہ رکہتا ہی ساتھ سواری کی کہ اوسپر سوار ہو کر منزل مقصود کو پہونچتے ہین اور ادای حاجت کرتی ہین پس فرماتی ہین کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہی یعنی ایسا کلام کہتی ہین کہ بنی اور مدار اوسکا اوپر زعم اور گمان کے ہوتا ہی نہ جزم و یقین پر اسلیے کہ زعم اوس حدیث و کلام مین کہتی ہین کہ کچھہ سند اور ثبوت نرکہی بلکہ نری حکایت ہے کہ بسبیل گمان کی زبان پر آئی ہی پس چاہیی کہ بیچ روایت و حکایت کے احتیاط کرین کہ بغیر اعتماد و یقین کے روایت نکرین اور اسیلئی مثال مین آیا ہی و زعموا مطیۃ الکذب اور دوسری معنی یہ ہین کہ آدمی کو نہ چاہیی کہ نسبت عدم و گمان کی کسی کی طرف کری اور کہی زعم فلان کذا اگر کچھہ یقین رکہتا ہو ساتھ دروغ گوئی اوسکی کی اور چاہیی کہ لوگ اوسکی جہوٹ سے پرہیز کرین اور دغا نہ پاوین اس مصلحت کے لیی درست ہوگی نسبت زعم کی جیسیکہ محدث وغیرہ کرتی ہین **وعن** حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَحْدَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی حذیفہ سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مکہو تم جو کچھہ چاہی اللہ اور چاہی فلانا یعنی وہی ہوگا اسلیے کہ اسمین برابر کرنا بندی کا ساتھ اللہ کی ہوتا ہی ارادی اور مشیت مین لیکن کہو یعنی اگر سوای اللہ تعالی کی کسیکی اور کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہی اللہ

پہر چاہی فلاں یعنی تا شیت مشیت اللہ تعالی کی مفہوم ہو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور ایک روایت میں آیا ہے بطریق انقطاع کی یعنی متصل نہیں اسکی کہ فرمایا نہ کہو جو چاہا اللہ اور چاہا محمد اور کہو جو چاہی اللہ اکیلا یعنی خواہ چاہی غیر اوسکا یا نہ چاہی اپس منافی نہیں ہی اوسپہلی روایت کی کہ جس میں جمع ارشا اللہ ثم شا فلاں کا ہی نقل کے یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی حذیفہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلیے کہ اگر ہووے سید تو تحقیق ناخوش کیا تم نے پروردگار اپنی کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام اور لونڈی کا اور اموال کا تو اوسکو سید کہنی سے اللہ تعالی غضب ہوتا ہی اسلیے کہ اوسمیں تعظیم اوسکی ہوتی ہی اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہیں اور جس صورت میں وہ سردار ہوگا نہیں تو مع ذلک جھوٹ اور نفاق بھی ہوگا اور ظاہر یہ ہی کہ کافر و فاسق مجاہر بھی حکم منافق میں ہو لیکن خاص منافق کو اسلیے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اوسکا پوشیدہ ہی تعریف و تملق اوسکی لیے محتمل تھی پس نہی کی کہ اوسکو سید کہو

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبد الحمید بن جبیر بن شیبۃ قال جلست الی سعید بن المسیب فحدثنی ان جدہ حزنا قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسمک قال اسمی حزن قال بل انت سہل قال ما انا بمغیر اسما سمانیہ ابی قال ابن المسیب فما زالت فینا الحزونۃ بعد رواہ البخاری روایت ہے عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہ کہا بیٹھا تھا میں پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے روبرو میری یہ کہ دادا اوسکا نام اوسکا حزن تھا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نے کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا حزن ہی فرمایا بلکہ نام تیرا سہل ہی کہا میں کہ اوسنی نہیں میں تغیر کرنی والا اوس نام کو کہ رکھا میرا نام باپ میری نے کہا سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی بیچ خاندان ہمارے کی سختی اب تک نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** حزن میں سخت کو کہتی ہیں اور سہل ضد اوسکی یعنی نرم اور چونکہ اوسنی نام اختیار کیا ہوا حضرت کا نہ کہا اور نام برا ہی رکھا یا بشومی اوسکی کی اوسکی خاندان میں سختی باقی رہی اور غالبا یہ قبول نہ کرنا اوسکا ابتدای ہجرت میں تہا کہ جب یہ ہجرت کر کر اسلام کی لیے آئی تھی اور ہنوز ساتھ صحبت و صدق ایمان و تہذیب اخلاق کی مشرف ہوئی تہی اوس **وعن** ابی وہب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسماء الانبیاء واحب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن واصدقہا حارث وہمام واقبحہا حرب ومرۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو ساتھ ناموں انبیا کی اور بہتر ناموں میں طرف اللہ کے عبد اللہ و عبد الرحمن یعنی یہ اور مانند اونکی کی مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند اونکی کی اور خوب سچے ناموں میں یعنی مطابق واقع کی حارث اور ہمام اور بدتر ناموں کے حرب اور مرہ کہ معنی لڑائی اور تلخی کی ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ساتھ ناموں انبیا کی یعنی نہ ملائکہ کی اور نہ ناموں جاہلیت کے مانند کلب و حمار اور عبد شمس اور مانند انکی کی اور حارث کی معنی ہیں کسب کرنے والا اور ہمام ہمت والا یعنی قصد و ارادہ کی اور کوئی شخص بے ہمت و کسب خالی نہیں اسلیے انکو خوب سچا فرمایا

باب البیان والشعر

باب بیچ بیان اور شعر کی **ف** بیان کی معنی اصل میں کشف و ظہور اور وضوح کی ہیں اور صراح میں لکھا ہی کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان ای افصح واوضح کلاما اور شعر لغت میں معنی دانائی اور زیرکی کی ہی شاعر یعنی دانا اور زیرک کی اور اصطلاح میں شعر کہتی ہیں کلام موزون مقفی کو کہ معنی الی نی قصد و نیت اوسکی کا کیا ہو پس جو کہ قرآن و حدیث میں موزون واقع ہوا ہی مقصود بالذات نہیں شعر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبیانہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البیان لسحرا رواہ البخاری روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا آئی دو شخص جانب شرق سے پس کلام آپس میں کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگوں نے بسبب بیان و فصاحت اونکے کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ آنحضرت نے اوسوقت فرمایا تہا کہ ایک جماعت بنی تمیم کی جانب شرق سے آئی تہی اور انمیں دو شخص تہی کہ ایک کا نام حصین بن بدر تہا اور لقب اوسکا زبرقان تہا اور دوسری کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نے بیان اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سے فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ میں ایسا اور ایسا ہوں اور عمرو اوس بات کو جانتا ہی عمرو نے نہایت فصاحت و بلاغت سے جواب اوسکا دیا اسطرح کی برائیاں اوسکی بیان کیں زبرقان نے کہا یا رسول اللہ

یہ فضائل میں بیچ ملتا ہی اور خلاف واقع بہی بات کو کہنا اعتقاد کرتا ہی دلون سب کی طرح کہتا ہی پہر حضرت نی فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہی یعنی عمل سحر کا رکہتا ہی بیچ تغیر حال اور پہیرنی دلون کی کہ جیسی کہ سحر آدمی کو ایک حال سی طرف دوسری حال کی پہیرتا ہی ایسا ہی بعضا بیان پہیرتا ہی اور اسمین اختلاف ہی کہ یہ کلام حضرت نی بیچ برائی بیان کی فرمایا اوسکی تعریف میں ظاہر یہ ہی کہ محتمل دونون وجہ کو ہی اور معنی یہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کی ہی بیچ مائل کرنی دلون کی اور عاجز کرنی کی لانی سی مثل اوسکی اور یہ ممدوح ہی اگر حق مین ہو اور مذموم ہی اگر باطل مین ہو جیسیکہ حدیث مین آیا ہی الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح

وعن أبي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الشعر حكمة متفق عليه اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بعضا شعر حکمت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی یعنی تمام شعر بری نہین ہوتی بلکہ بعضی اون مین فائدہ کی بہی ہوتی ہین ۰ مولانا

وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلك المتنطعون قالها ثلاثا رواه مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہوی وہ شخص کہ مبالغہ کرتی ہین کلام مین فرمایا حضرت نی اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی تکلف کرنا کلام کرنی مین اور مقید ہونا ساتھ عبارت آرائی کی بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کی اور متوجہ کرنی اونکی کی اپنی طرف برا ہی

وعن ابی ہریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد الا كل شيء ما خلا الله باطل متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت سچا کلمہ کہ کہا اوسکو شاعر نی کلمہ لبید کا ہی کہ یہ ہی خبردار ہو ہر چیز سوای اللہ کے فانی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** لبید صحابی تہی اور جاہلیت و اسلام مین معزز و مکرم ہی اور ایک سو ستاون برس کی عمر اونکی ہوئی ہی

وعن عمرو بن الشريد عن ابيه قال ردفت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال هل معك من شعر امية بن ابي الصلت شيء قلت نعم قال هيه فانشدته بيتا فقال هيه ثم انشدته بيتا فقال هيه حتى انشدته مائة بيت رواه مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا پیچہی بیٹہا مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر ایکدن پس فرمایا کیا یاد ہی تجکو بیتون امیہ بن ابی صلت سی کچھ کہا مین نی کہ ہان یاد ہین مجہی فرمایا کہ ہان پڑھ پس پڑہی مینی روبرو حضرت کے ایک بیت پس فرمایا اور بہی پڑھ ایک بیت پہر پڑہی مین نی ایک بیت پس فرمایا کہ ہان پڑہ کوئی اور بیت یہان تک کہ پڑہین مین نی سو بیتین نقل کی یہ مسلم نی **ف** ظاہر یہ ہی کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کی کرتی تہی اور وہ پڑہتا تہا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تہا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین اہل کتاب سی سیکہتا تہا اور عبادت اور دینداری کی باتین کرتا تہا اور ایمان بعث و روز قیامت پر رکہتا تہا اور اشعار میں حکمت و نصیحت کہتا تہا چنانچہ آنحضرت نی اوسکی حق مین فرمایا امن شعرہ وکفر قلبہ اور وہ حریص تہا اوپر پوچہنی اور جاننی خبر کی اور صفت پیغمبر آخر الزمان کی اہل کتاب سی اور گمان کرتا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان مین ہو ونگا جب سنا کہ قریش مین ہونگی اور صفات آنحضرت کی بہ تفصیل جانین پہر گیا اس طرف سی اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا پچتا ہی مجہی ایمان لانا اوس پر کہ ثقیف سی نہو اور ابن جوزی نی کتاب وفا مین لکہا ہی کہ وہ جو علامات نبوت آنحضرت کی سنتا تہا آرزو کرتا تہا کہ کاشکی پاؤن اونکو اور خدمت و مدد اونکی کرون جب نبوت آنحضرت کا ظاہر ہوا پہر گیا اور راہ شقاوت اختیار کی اور اس سی معلوم ہوا کہ سننا اوس شعر کا کہ اوسمین علم و حکمت ہو سنت ہی اگرچہ کہنی والا اوسکا کافر و فاسق ہو

وعن جندب ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في بعض المشاهد وقد دميت اصبعه فقال هل انت الا اصبع دميت وفي سبيل الله ما لقيت متفق عليه اور روایت ہی جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیچ بعضی لڑائی کی اور حال آنکہ خون آلودہ ہوئی اونگلی حضرت کی پس فرمایا نہین تو مگر اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کی ہی جو چیز کہ دیکہی تو نی اور پیش آئی تو اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین تمام جب اونگلی حضرت کی غزوہ احد مین زخمی ہوئی تو خطاب اوسکو فرمایا بطریق استعارہ کی یا حقیقۃ کی در حالیکہ تسلی دیتی تہی اسکو اور معنی یہ ہین کہ یہ زخم و خون آلودگی سہل ہی تجہ پر اس لیی کہ تو نہین مبتلا ہوئی ہی ساتھ کسی چیز کے یعنی ہلاک و قطع کی سوای اسکی نہین کہ خون آلودہ ہوئی ہی تو اور یہ بہی ضائع نہین بلکہ بیچ راہ خدا اور رضا اوسکی کی ہی ثواب ملیگا اسپر جیسیکہ کہا وفی سبیل اللہ ما لقیت

اور ساتھ میں تقیید ہی اس کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا میں پہونچے تو صبر کرے درمیان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہیں اس سے
اور یہ قصد نہیں صادر ہوا اوسکا حضرت سے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہ ہی کہ کہنی والی نے قصد موزونیت کا کیا ہو جیسے کہ اوپر معلوم ہوا
اور صادر ہوا اس قول کا آنحضرت سے بغیر قصد موزونیت کی ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہ قبیلہ رجز سے ہی اور رجز کو اہل شعر کی نہیں کہتے ہیں اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی
بطریق ندرت کی کبھی شعر کہی وہ شاعر نہیں ہی اور مراد قول سبحانہ سے وما علمناہ الشعر یہ ہی کہ وہ شاعر نہیں ۱۲ ع ح **وعن** البراء قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوم قریظۃ لحسان بن ثابت اہج المشرکین فان جبریل معک وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لحسان اجب عنی اللہم ایدہ بروح القدس متفق علیہ اور روایت ہی براء سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن قریظہ
کی واسطے حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبرئیل ساتھ تیرے ہیں یعنی امداد و اعانت تیری کرتے ہیں بیچ القا و الہام مضامین کی اور تھے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے واسطے حسان کی جواب دے میری طرف سے یعنی کافروں کو کہ ہجو کرتے ہیں اور ناسزا کہتے ہیں مجکو یا الٰہی تائید کر اور قوت دے حسان کو ساتھ جبرئیل کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دن قریظہ کی بنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہودیوں سے ایک جانب مدینہ کی اونکو آنحضرت نے محاصرہ کیا تھا بعد غزوہ خندق کی اور حسان
بن ثابت انصاری ہیں صحابی بڑے شعرای اسلام سے ہیں ایک سو بیس برس کی عمر اونکی ہوئی ساٹھ برس کفر میں گذرے اور ساٹھ برس اسلام میں ۱۲ ع **وعن عائشۃ** ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اہجوا قریشا فانہ اشد علیہم من رشق النبل رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنی شاعروں کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اونپر پھینکنے تیر کی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافروں کی اور دشمن دین کی ولیکن چاہیے کہ ہجو کریں اونکی بعد ہجو کرنی اونکی کی مسلمانوں کی اور اس سے پہلی ہجو اونکی نہ کریں تاکہ باعث
ہجو مسلمانوں کی نہو بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **وعنہا** قالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ وقالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہجاہم حسان فشفی واشتفی رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے واسطے حسان کی کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہی تیری جبتک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کی طرف سے یعنی مشرکوں کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور
ذکر کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہ رض نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہجو کی کفار کی حسان نے پس شفا دی مسلمانوں کو اور شفا پائی آپ سے بھی
تشفی ہوئی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقل التراب یوم الخندق حتی اغبر بطنہ
یقول واللہ لولا اللہ ما اہتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا ان الاولی قد بغوا علینا
اذا ارادوا فتنۃ ابینا یرفع بہا صوتہ ابینا ابینا متفق علیہ اور روایت ہی براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتے مٹی خندق کی یعنی جس
زمانہ میں خندق کھودی جاتی تھی غزوہ احزاب میں تو حضرت خود ذات شریف سے اوسکی کاروبار میں مشغول تھے کہ مٹی اوٹھا اوٹھا کر پھینکتے تھے یہاں تک کہ غبار آلودہ
ہوا تھا پیٹ حضرت کا فرماتے یعنی پڑھتے تھے یہ رجز کہ عبداللہ بن رواحہ سے ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست پاتے ہم اور نہ صدقہ دیتے ہم اور نہ نماز
پڑھتے ہم پس اوتار اے اللہ آرام اور آہستگی ہمپر اور ثابت رکھ قدم ہمارے اگر ملیں ہم دشمنان دین سے تحقیق ان کفار مکہ نے زیادتی کی ہی ہمپر بے سبب کے جب ارادہ
کرتے ہیں وہ فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پھیرنے کا انکار کرتے ہیں ہم بلند کرتے تھے آنحضرت ساتھ ان بیتوں کے آواز اپنی خصوصًا لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے
ف بہا کی ضمیر پھرتی ہی طرف کلمہ ابینا کی اور راوی ابینا ابینا کی لفظ قائلا مقدر ہی اور مکرر کہتے تھے اسکو واسطے تاکید اور تلذذ اور رعنائی اور دونکی مسلمانوں او
کافروں سے اور کہا طیبی نے کہ پھرتی ہی ضمیر بہا کی طرف بیتوں کی اور ابینا ابینا حال ہی یعنی خصوص ساتھ لفظ ابینا ابینا کی ۱۲ ع **وعن** انس قال

جعل المهاجرون والانصار يحفرون الخندق وينقلون التراب وهم يقولون نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما بقينا
ابدا يقول النبي صلى الله عليه وسلم وهو يجيبهم اللهم لا عيش الا عيش الآخرة فاغفر للانصار والمهاجرة متفق عليه اور روایت ہے
انس سے کہا شروع کیا مہاجرین اور انصار نے کہودنا خندق کا اور اوٹھانا مٹی کا اور وہ پڑہتے تھے یہ شعر کہ ہم ہیں وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
اوپر جہاد کے جب تک کہ باقی رہیں ہم ہمیشہ فرماتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال آنکہ جواب دیتے تھے اونکو ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی نہیں ہے کچھ زندگانی مگر زندگانی آخرت کی پس بخش انصار
اور مہاجرین کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین تسلی ہے صحابہ کو کہ صبر کریں مشقت پر مانند قول اللہ تعالی کی وما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور الخ ع
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يمتلئ جوف رجل قيحا يريه خير من ان يمتلئ شعرا
متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کرے پیٹ اوسکی کو بہتر ہے بھرنے
پیٹ کے شعر مذموم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہے کہ جسمین مستغرق ہو اس طرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رہے
پس اس صورت میں ہر طرح کا شعر برا ہے اور یا مراد شعر مضمون ہے کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشایستہ کی ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن كعب بن مالك انه قال للنبي صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى قد انزل في الشعر ما انزل فقال النبي صلى الله عليه وسلم
ان المؤمن يجاهد بسيفه ولسانه والذي نفسي بيده لكانما ترمونهم به نضح النبل رواه في شرح السنة وفي الاستيعاب
لابن عبد البر انه قال يا رسول الله ماذا ترى في الشعر فقال ان المؤمن يجاهد بسيفه ولسانه روایت ہے کعب بن مالک سے یہ
کہ اونہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالی نے نازل کی بیچ حق شعر کہنے کی وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے
ساتھ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکی کی ہے گویا کہ مارتے ہو کفار کو ساتھ شعر کی مانند مارنے تیر کی نقل کی شرح السنة میں
اور مذکور ہے کتاب استیعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو بیچ شعر کی کہ اچھا ہے یا برا پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مومن جہاد
کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی **ف** لکھا ہے علما نے کہ تین شخص ممتاز شعرای اسلام سے تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک
ڈراتے تھے کافروں کو ساتھ لڑائی اور جہاد کی اور ڈراتے تھے کعب بیچ اونکی کی اور حسان طعن کرتے تھے بیچ نسب اونکے کی اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتے تھے
اونکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کے بیچ شعر کی تاسف کی اوپر حال اپنی کی عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالی نے بیچ مذمت شعر کی آیت اوتاری والشعراء
یتبعهم الغاوون حضرت نے فرمایا کہ شعرا کہ ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتے ہیں حکم جہاد کا رکہتا ہے ایسا شعر کہنا مذموم نہیں ہے کہنے والا اوسکا اون شعرا میں کہ
اس آیت میں مذکور ہیں داخل نہیں چنانچہ اسی کا استثنا کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنی کی الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نے
بیچ بیان ہونے ہجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیدہ الخ ع **وعن** ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحياء والعي شعبتان من الايمان
والبذاء والبيان شعبتان من النفاق رواه الترمذي اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حیا اور زبان بستگی یعنی کم بات سے دو شاخین ہیں
ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ دو شاخین ہیں نفاق سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اوسکا کتاب الایمان
میں ہو چکا ہے اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہے کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور
مسکینی اور شغل عبادت و صلاح باطن کی قدرت نہیں رکہتا ہے اوپر تقریر و بیان کی اور عاجز ہوتا ہے ثابت کرنے مدعا و مراد سے بروجہ مبالغہ اور تیزی زبان کے
اور تقوی کرتا ہے بری باتوں سے بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہے اور دلیر و قادر ہوتا ہے اوپر بیان اور تیز زبانی کی ع **وعن** ابي ثعلبة الخشني
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان احبكم الي واقربكم مني يوم القيامة احاسنكم اخلاقا وان ابغضكم الي و

اَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ مَسَاوِيْكُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ
عَنْ جَابِرٍ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اور روایت ہی
ابی ثعلبہ خشنی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق محبوب تر ہین تمہاری طرف میری اور بہت نزدیک تمہاری مجہہ سی قیامت کے بہت اچھے خلق تمہارے
ہین اور تحقیق دشمن تر ہین تمہاری طرف میری اور دور تر ہین تمہارے مجہسے برے اخلاق تمہاری ہین کہ وہ ہین بہت کلام کرنی والی تکلف کرکر اور خلاف حق کی اور فراخی کرنیوالے
کلام مین بغیر احتیاط کی اور متفیہقون نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی جابر سی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یون ہی کہ عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنی ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہین متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالے **ف** فوق کہتی ہین فراخ کرنی سخن کو اور منہ بہر کر کلام کرنے کو
جیسے متکبر بغیغاتی ہین پس چونکہ اسطرحکا کلام بسبب تکبر کی کرتی ہین تفسیر کیا متفیہقون کو ساتہ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سے معلوم ہوا کہ کہو اس بیفائدہ کرنی
اور تقریرین بنا بنا کر کرنی مذموم و مکروہ ہین لیکن جو کچہ کہ خطبون مین اور وعظون مین بنیت تاثیر کی دلون مین اور نرم کرنی دلون کی اور متوجہ کرنی کی طرف
طاعتون کی کرتی ہین مکروہ نہین لیکن اسمین بہی موافق سمجہ لوگون کی کلام کرین نہ یہ کہ دقائق اعراب کے اور مشکل لغت بولین سامنی ان پڑہون کے کہ یہ بہی اچہا
نہین ہی ع **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَاْكُلُوْنَ
بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی
قیامت یہانتک کہ نکلیگی ایک قوم کہ کہاوی گی ساتہ زبانون اپنی کے جیسے کہاتی ہی گای ساتہ زبان اپنی کی نقل کی احمد نی **ف** ساتہ زبانون الخ یعنی زبانون کو
وسیلہ کہانی کا کرینگی کہ تعریف و مذمت لوگون کی کرینگی جہوٹی اور ظاہر کرینگی فصاحت و بلاغت تاکہ لوگون کو جال مین پہانسین اور حاصل کرین اون سی دنیا
اور خواہش نفسون اپنی کی جیسی کہ کہاتی ہی گای الخ یعنی جیسی وہ کہاتی ہی اپنی زبان سی اور تمیز نہین کرتی بیچ چرنی چارہ کی درمیان تر اور خشک اور شیرین
و تلخ کی اسیطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانون کو وسیلہ مقاصد اپنی کا کیا ہی تمیز نہین کرینگی درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کی ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق اللہ تعالے
دشمن رکہتا ہی اس شخص کو کہ مبالغہ کری فصاحت کلام مین وہ جو کہاوی ساتہ زبان اپنی کی یا پہیری زبان اپنی کو گرد دانتون کی یعنی از راہ مبالغہ کی بیچ اظہار بلاغت و
بیان کی جیسی کہ پیٹتی ہین اور کہاتی ہین چارا گائین ساتہ زبانون اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پس وہ
کلام اچہا ہی کہ ہو بقدر حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتہ باطن اوسکی کی بموجب شریعت کے ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَا جِبْرَئِيْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ
اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی گذرا مین جس رات کو کہ معراج کروائی گئی مجہکو ایک قوم پر کہ کاٹی جاتی تہی ہونٹ اونکی ساتہ مقراضون آگ کی پس کہا مینی ای جبرئیل کون ہین یہ لوگ کہا یہ ہین واعظ
قوم تیری کی وہ جو کہتی ہین وہ چیز کہ آپ نہین کرتے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی لوگون کو نیک کام کرنی کو کہتی ہین اور آپ
نہین کرتے اور برائی اونکی نکرنی مین ہی اور کہنی مین برائی نہین اگرچہ آپ نکرین چنانچہ سلف امر بالمعروف مین فعل شرط نہین ہی اور اگر کرین تو بہتر ہی لیکن
امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہین کرتا ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ
لِيَسْبِيَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے پھیرنا کلام کا یعنی طرح طرح بیان کرنا کلام کا تاکہ فاتح ہو ساتھ اوسکے دل آدمیوں کے یا فرمایا لوگوں کے نہیں قبول کریگا اللہ تعالی اوس سے دن قیامت کے نفل اور نہ فرض نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** عمرو بن العاص انه قال يوما وقام رجل فاكثر القول فقال عمرو لو قصد في قوله لكان خيرا له سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد رأيت او امرت ان اتجوز في القول فان الجواز هو خير رواه ابو داؤد اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ انہوں نے کہا ایک دن اس حالت میں کہ کھڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑھنے کو یا وعظ کہنے کو اور بہت کہا یعنے بسبب اظہار فصاحت و بلاغت کی یہانتک کہ تنگ ہوئے لوگ پس کہا عمرو نے اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر میں تو البتہ بہتر ہوتا واسطے اوسکے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق جانا میں نے یا فرمایا حکم کیا گیا میں یہ کہ اختصار کروں میں تقریر میں پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حدیث میں لفظ فقال عمرو مکرر ہے بسبب طول کلام کی اسی کہ لو قصد الخ مقولہ ہے قال یوما کا اور وقام رجل حال ہے پس چونکہ قول و مقولہ میں فرق پڑ گیا بسبب حال کے پھر اعادہ کیا قول کو کہا فقال عمرو ع **وعن** صخر بن عبد الله بن بريدة عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان من البيان سحرا وان من العلم جهلا وان من الشعر حكما وان من القول عيالا رواه ابو داؤد اور روایت ہے صخر بن عبد اللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبد اللہ سے اون نے نقل کی صخر کی دادا سے یعنی بریدہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بعضا بیان سحر اور تحقیق بعضا علم جہل ہے اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہے اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہے یعنی کہنے والے پر یا ملال ہے سننے والے پر اگر جاہل ہے تو بسبب اسکے کہ سمجھتا نہیں ہے اگر عالم ہے تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہے یا گران ہے اوسپر کہ نہیں چاہتا کہ سنے اوسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بعضا علم جہل ہے اوسکی دو معنی ہیں ایک یہ کہ مراد یہ ہے کہ سیکھے ایسی علوم کہ احتیاج نہیں ہے اونکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند اونکی کی اور چھوڑ دے اون علوم کو کہ محتاج ہیں لوگ اونکی یعنی قرآن اور علوم دینی اور حاصل اس توجیہ کا یہ ہے کہ بعضے علوم لازم کرتی ہیں جہل ضروری علوم کی ہوتی ہیں یا اپنے اعتبار اوسکو جہل کہا دوسری یہ کہ مراد یہ ہے کہ اپنی علم پر عمل نکرے جاہل ہے اسلئے کہ کہ جو کوئی علم رکھے اور عمل نکرے تو گویا جاہل ہے اور ممکن ہے کہ مراد یہ ہو کہ ایک شخص دعوی علم کا کرتا ہے اور اپنے گمان میں عالم ہے اور واقع میں جاہل ہے یہ علم اوسکا علم نہیں بلکہ جہل ہے حکم ساتھ پیش کے یعنی حکمت کی ہے اور باقی مضامین کی تحقیق اوپر ہو چکی ہے شرح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم او ينافح ويقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے حسان کے واسطے منبر مسجد میں کہ کھڑے ہوتے اوسپر کھڑے ہوکر اور اشعار میں فخر کرتے حضرت کیطرف سے یا کہا کہ مقابلہ کرتے حضرت کی طرف سے اور فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالی تائید کرتا ہے حسان کی ساتھ جبرئیل کی جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے وہ یا کہا فخر کرتا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم حاد يقال له انجشة وكان حسن الصوت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم رويدك يا انجشة لا تكسر القوارير قال قتادة يعني ضعفة النساء متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدی کہنے والا کہا جاتا تھا اوسکو انجشہ اور تھا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطے اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ آہستہ ہانک اونٹونکو اے انجشہ مت توڑ تو شیشوں کو کہا قتادہ نے مراد رکھتے تھے یعنی آنحضرت ساتھ شیشوں کی ضعیف عورتوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدی ہانکنا اونٹ کو ساتھ گانے اور آواز کی کذا فی الصراح اور یہ حدی کہ ایک قسم ہے گانے کی مباح ہے بالاتفاق اور کسیکو علما میں سے خلاف نہیں ہے اس میں اور عادت ہے عرب کی کہ جب اونٹ تھک جاتے ہیں تو خوش آوازی کرتے ہیں اور حدی کہتے ہیں پس اس سے اونٹ گرم و مست ہو جاتے ہیں اور تیز چلنے لگتے ہیں اور قواریر جمع قارورہ کی ہے معنی شیشے کی اور یہ معنی اخیر جملہ کی دو وجہ ہیں ایک تو یہ کہ بسبب ضعف و نرمی کی کہ عورتوں کی بدن میں ہے تیز چلنا اونٹوں کا اور جنبش سے بسبب تیز

طبیعت اونکی مشتمل ہو گئی ہی اور دوسری بیس التابعی ہی سبب فضیل بن عیاض نی فرمایا الغنا رقیۃ الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہی اگرچہ احتمال اوسکا
بیشتر عیب ہی لیکن سو شاعر کی طبیعت ہر اختیار میں نہیں اور احتیاط کی جلینی اولی ہی کہ ناقلا اور حقیقت میں افعال و اقوال آنحضرت کے واسطی تعلیم و تلقین امت کے
ہیں اور اکثر شارحین نی دوسری معنون کو ترجیح دی ہی اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہیں باعتبار الفاظ کی ترجمہ **وعن** عائشۃ قالت ذُکِرَ عِندَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ الشِّعرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ہُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُہٗ حَسَنٌ وَقَبِیحُہٗ قَبِیحٌ رَوَاہُ الدَّارَقُطنِیُّ وَرَوَی الشَّافِعِیُّ عَن عُروَۃَ
مُرسَلًا اور روایت ہی عائشہ سی کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر یعنی پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہی یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شعر
کلام ہی پس اچھا اوسکا اچھا ہی اور برا اوسکا برا ہی یعنی مدار مضمون پر ہی اگر اچھا مضمون ہی تو وہ شعر اچھا ہی اور اگر برا ہی تو برا ہی نقل کی یہ دارقطنی نی اور نقل کی
شافعی نی عروہ سی مرسل **وعن** اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ قَالَ بَینَا نَحنُ نَسِیرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِالعَرجِ اِذ عَرَضَ شَاعِرٌ یُنشِدُ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیطٰنَ اَو اَمسِکُوا الشَّیطٰنَ لَاَن یَمتَلِیَٔ جَوفُ رَجُلٍ قَیحًا خَیرٌ لَّہٗ مِن اَن یَمتَلِیَٔ شِعرًا رَوَاہُ مُسلِمٌ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جسوقت چلتی تھی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرج میں کہ نام ہی ایک بستی کا مکہ کی راہ میں ناگہان ظاہر ہوا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا تھا پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا نہ جانی دو اس شیطان کو البتہ بھرنا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہی اوسکی لیے بھرنی سی ساتھ شعر کی نقل کی یہ مسلم نی **ف**
چونکہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ شعر پڑھتا ہی وہ بیباک اور بے محابا چلا جاتا ہی اور التفات مسلمانون کی طرف نہیں کرتا جاتا کہ نہایت شائق ہی شعر کا اور بہری ہوئی
شعر کی اوسکی باطن میں اور بیحیا اور بے ادب پس اوسکو شیطان کہا کہ دور ہی قرب و رحمت آپکی سی اور مذمت کے شعر کی کہ ساتھ اوسکی مغرور و مبتلا تھا **وعن** جابرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ الغِنَاءُ یُنبِتُ النِّفَاقَ فِی القَلبِ کَمَا یُنبِتُ المَاءُ الزَّرعَ رَوَاہُ البَیہَقِیُّ فِی شُعَبِ الاِیمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ راگ جماتا ہی نفاق کو دل میں جیسا کہ جماتا ہی پانی کھیتی کو نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** یعنی راگ ہی سبب نفاق کا

روایت بیہقی کی انس سے یہ الفاظ آئی ہین کہ ان الغناء واللہو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب والذی نفس محمد بیدہ ان القرآن والذکر ینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء العشب
کہا نووی نی کتاب روضہ میں کہ گانا ساتھ نری آواز کی مکروہ ہی اور سننا بھی اوسکا مکروہ ہی اور اگر ہو سننا اوسکا اجنبی عورت سے تو بھی بہت مکروہ اور گانا ساتھ ساز کی شعار شرابیون کی
ہی مانند عود اور طنبور اور باجون کی حرام ہی ایسا گانا بھی اور سننا بھی ترجمہ **وعن** نافعٍ قَالَ کُنتُ مَعَ ابنِ عُمَرَ فِی طَرِیقٍ فَسَمِعَ مِزمَارًا فَوَضَعَ اِصبَعَیہِ فِی
اُذُنَیہِ وَنَاَی عَنِ الطَّرِیقِ اِلَی الجَانِبِ الاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِی بَعدَ اَن بَعُدَ یَا نَافِعُ ہَل تَسمَعُ شَیئًا قُلتُ لَا فَرَفَعَ اِصبَعَیہِ مِن اُذُنَیہِ قَالَ کُنتُ مَعَ
رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوتَ یَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثلَ مَا صَنَعتُ قَالَ نَافِعٌ وَکُنتُ اِذ ذَاکَ صَغِیرًا رَوَاہُ اَحمَدُ وَاَبُوداوٗدَ اور روایت ہی
نافع سی کہ کہا تہا میں ساتھ ابن عمر کی بیچ راہ کی پس سنی اونہون نی بانسری پس رکہین دونون انگلیان اپنی کانون میں اور دور ہوئی راہ سے دوسری طرف یعنی بقصد احتراز اور
اجتناب کے پہر کہا واسطی میری پیچہی اسکی کہ دور ہوئی ای نافع کیا سنتا ہی تو کچہہ یعنی اس آواز سی کہا میں نے نہیں پس اوٹہالین انگلیان اپنی دونون کانون اپنون سی کہا ابن عمر نی
تہا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنی آواز نی کی پس کیا حضرت نی مانند اوس چیز کی کہ کیا میں نے کہا نافع نی اور تہا میں اوسوقت لڑکا چہوٹا نقل کی یہ احمد اور ابوداود نی
ف یعنی اس سبب سی مجکو منع نکیا سننی اوسکی سی کہ میں چہوٹا تہا تکلیف شرعی مجپر نہ تہی یا کوئی نہی کہ کراہیت تنزیہی تہی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوی
اور ورع کی تہا اور الا نافع کو بہی اوس سی منع کرتی اور کلام در باب غنا کی طول ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ محدثین کہتی ہین کہ کوئی حدیث تحریم غنا میں صحیح نہیں ہوئی
اور مشائخ کہتی ہین کہ جو کچہہ مقام نہی میں واقع ہوا ہی مراد یہ ہی کہ اوسکی ساتھ باجا ہو اور فقہا اس باب میں تشدید بلیغ کرتی ہین رفتاوی قاضی خان میں لکھا ہی کہ سننا

آواز لہو کا یعنی باجون کا حرام اور گناہ ہی بموجب فرمانی آنحضرت کے استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر اور اگر سنی اچانک پس نہیں گناہ ہی

باب حفظ اللسان والغیبة والشتم

شروع ہی کہ مذمت مین کلمات کی اونگلیان ہی حضرت سی کہ منقول ہی یہ باب ہی بیچ بیان محافظت زبان کی یعنی اوس کلام سی کہ کہنا چاہیی خصوصا غیبت اور برا کہنا اوسکا کہ بچا چاہیی اوسکی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول فصل پہلی **عن** سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه اضمن له الجنة رواه البخاري روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ضامن ہو واسطی میری اوس چیز کا کہ او لازم پکڑی اپنی پر محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اوسکی کی ہی یعنی زبان اور ذمت کرے زبان کو بچاوی کلام بیفایدہ اور بری سی اور دانتون کو کہانی اور پینی حرام کی سی اور لازم پکڑی محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون پانون اوسکی کی ہی یعنی ستر کو محفوظ رکہی ناسی ضامن ہون مین واسطی اوسکی بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی وہ اول داخل ہوگا بہشت کے درجات عالی مین اور ضمانت حقیقت مین پروردگار کیطرف سی ہی جیسا کہ اپنی فضل سی ضامن رزق بندون کا ہوا ہی ایسی ہی وعدہ قوی جزای اعمال کا بہی کیا ہی اور آنحضرت نائب اوسکی ہین ع ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله لا يلقي لها بالا يرفع الله بها درجات وان العبد ليتكلم بالكلمة من سخط الله لا يلقي لها بالا يهوي بها في جهنم رواه البخاري وفي رواية لهما يهوي بها في النار ابعد ما بين المشرق والمغرب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہ ایک بات کی کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے بڑی درجی یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل و کم باعتبار حال آنکہ وہ اللہ کی نزدیک بڑی نیکی کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہ ایک بات کی کہ اوسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضائقہ نہین جانتا اوسکی کہنی مین اور سہل جانتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکی دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ اور روایت بخاری اور مسلم کی یہ الفاظ آئی ہین کہ گرتا ہی بندہ بسبب اوس بات کی آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کی دور تر ہے اوس مسافت سی کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہی **ف** یعنی زبان کو نگاہ رکہنا چاہیی اور اوسکی فعل کو آسان نہ جاننا چاہیی ایک بات کہ بندہ کے زبان سی نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان و سہل جانی اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنی کی درکات دوزخ مین ہوتی ہی ع ح **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہنا مسلمان کا فسق ہے اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ تغلیظ و تشدید ہی بیچ منع کی مار ڈالنی مسلمانون کی سی اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہی جیسی کہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر رکہتی ہی یا مراد مار ڈالنا ہی بسبب اسلام کی کہ حلال و مباح جانی بسبب اوسکی قتل اوسکا اور یہ بیشک کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اوسکی کی اور حلال و مباح جاننی کی کفر ہی ع ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل قال لاخيه كافر فقد باء بها احدهما متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہی اپنی بہائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پہرا ہی ساتہ اس کلمہ کفر کی ایک اون دونون کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہنی والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکی حق مین کہا ہی اسلیی کہ اگر سچ کہا تو وہ شخص کافر ہی اور اگر جہوٹ کہا اور وہ کافر نہ تہا تو یہ کہنی والا کافر ہوا اسلیی کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نی کہ یہ حدیث اون حدیثون مین سی ہی کہ گنا ہی انکو بعضی علما نی مشکلات سی بجہت اسکی کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہی کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوی مسلمان بسبب گناہون کی مانند قتل و زنا کی اور کہنی کی اپنی بہائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کی پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننی والی اوسکی کے

پس

پس اس صورت مین معنی یا رہا کی یہ ہونگی کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر اور دوسری یہ کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوسپر معصیت تکفیر اوسکی کی اور تیسری یہ کہ یہ محمول ہی اوپر خوارج کی کہ کافر کہتی ہین مومنین کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کی نزدیک یہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کی کافر نکہی جاوین کہتا ہون مین کہ یہ بیچ غیر حق روافض و خوارج زمانی ہماری کی ہی اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتی ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا بڑہکر تمام اہل سنت و جماعت سی پس وہ کافر ہین بلانزاع ۱۲ طرح ع **وعن** اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کری اوسکو کفر کی مگر کہ پہرتا ہی کلمہ کفر و فسق کہنی والی پر اگر نہو یار اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اس طرحکا نقل کی بخاری نی **ف** یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص پکاری کسی شخص کو ساتہ کفر کی یا کہی دشمن خدا کی اور نہین ہی وہ شخص اس طرحکا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت اوسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے اور ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو شخص برا کہنی والی آپس مین گناہ اوسچیز کا کہ کہیں وہ اوپر اوسکی ہی کہ پہلی برا کہا یعنی دو شخص کہ برا کہتا ہی اونکا گناہ پہلی والی پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنی پر جبتک کہ تجاوز نکری مظلوم نقل کی یہ مسلم نی **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نی حد سی یعنی زیادہ برا کہنا اوسکا برا کہنی پہل کرنیوالی کی سی اور اپنا اوسکی سی ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی سی اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کری پس نہین جاتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ ہوتا ہی دو طرح ہی گناہگار بسبب تعدی کی ۱۲ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جائز واسطی صدیق کی کہ ہو بہت لعنت کرنی والا نقل کی یہ مسلم نی **ف** صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی بمعنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیہ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کا ہوا اور اسی مقام مین پہونچا کہ بعد مقام نبوت کے ہی اور تمام انبیا واسطی رحمت کے اور نزدیک کرنی دورون کی بہوتے ہین لعنت کرنی کہ دور ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سی ہی شان اوسکی نہوا اور مقتضای مقام صدیقیت کا نہوا اور اسلیے خصلت پسندیدہ اہل سنت و جماعت کے ترک کرنا لعن طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکہین اگرچہ مستحق اوسکا ہو اور اپنی زبان کو ساتہ اوسکی آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتہ اوسکی نکرین اور ساتہ لعنت کرنے بدون کی اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک خدا کی کیا حاجت کہ اور کوئی اوسکو لعنت کری گرچہ جائز ہی اوس کافر پر کہ مخبر صادق نی خبر دی ہو ساتہ مرنی اوسکی کی کفر پر اور جاننا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت الٰہی سی اور ناامید مطلق کرنا ہی فضل اوسکی سی یہ تو مخصوص کافرون کی لیے ہی اور دوسری دوری اور بہر دوسی مقام قرب رضای حق سی کہ لیے اور عاید ساتہ ترک اولی اور احوط کی ہی پس جو کچہ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک بعضی اعمال و اوراد کی اور بعضی صحابہ وغیرہم سی منقول و ماثور ہی سب اسی باب سی ہی نہ قسم اول سی اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیے لائی کہ احتراز تہوڑی سی لعنت سے نادر الوقوع ہی مومنین مین کہا ابن ملک نے کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہ مذموم نہین ہی اوسکی لیے کہ صادر ہو لعنت اوس سی ایکبار یا دو بار ۱۲ م ع **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہا کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بہت لعنت کرنی والی نہونگی گواہی دینی والی اور نہ شفاعت کرنیوالی

دن قیامت کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** گواہی دینی والے یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کی لوگ ہین اور امت محمدی گواہی دینگی کہ اونکی رسولون نی ابلاغ احکام الٰہی کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ پس فرماتی ہین کہ لعنت کرنی والون کو کہ لعنت علامت ہی خدا کی ہی جیسے شہادت یعنی گواہی دینی کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگون کی شفاعت کرین نصیب نہیں ہونی کا دن قیامت کے **وعن** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ کہے کوئی ہلاک ہوئی لوگ اور مستحق آگ دوزخ کی ہوئی پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونی والا ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی یہ کہے بقصد عیب جوئی اور حقارت اور نا امید کرنی کی لوگون کو رحمت الٰہی سی نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کی اوپر حال اونکی کی تو وہ کہنے والا اون کا سب سے زیادہ ہلاک ہونی والا ہی کہ اپنی نفس پر عجب کیا اور لوگون کو چشم حقارت سی دیکھا اور رحمت حق سی نا امید کیا اور یہ جو معنی اَهْلَكُهُمْ کے ہین کہ پیش ہو کاف کو بصیغہ تفضیل اور اَهْلَكَهُمْ ساتھ زبر کاف کی بصیغہ ماضی بھی آیا ہی اور اسکی معنی یہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہے ہلاک کرتا ہی لوگونکو اور بیچ ورطہ نا امیدی اور ترک طاعت اور منہمک ہونی کی معاصی میں ڈالتا ہی اسلیے کہ سننی اس کلام کی سی شکستہ دل اور نا امید بی شوق ہوتی ہین گنہگار گرفتار صفت قہر وجلال کی ہین اونکو نصیحت ساتھ نرمی کی کرنی اور ساتھ رحمت مغفرت الٰہی کی امیدوار کرنا خوب مفید ہی اس میں اشارہ ہی اسپر کہ لوگون کو بشاشت دینے اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کے کرنا چاہیے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِىْ يَاْتِىْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدترین لوگون کا دن قیامت کے دو رویہ منافق صفت ہی وہ کہ آتا ہی ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کی اور آتا ہی دوسری جماعت کی پاس دوسری طرح یعنی ہر جماعت سی از راہ خوشامد کی ایسی باتین کرتا ہی کہ موافق مرضی اونکی کی ہو رعایت حق کی نہین تا جیسے کہ حال منافقون کا تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَمَّامٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھ نجات پائی ہوونکی چغل خور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین بجای لفظ قتات کی لفظ نمام کا آیا ہی **ف** قتات اور نمام کی ایک ہی معنی ہین کہ جو ایک کی بات دوسری کو پونہچاوی اوپر وجہ فساد کی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو اپنی اوپر سچ بولنی کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکہاتا ہی طرف نیکوکاری کی یعنی خاصیت سچ بولنی کی یہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی نیکی کرنی کی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہی یعنی پونہچاتی ہی نیک کار کو طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اوسکی کی اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنی مین یہانتک کہ لکہا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ کی صدیق اور دور رکہو تم اپنی تئین جہوٹ بولنی سی اسلیے کہ تحقیق جہوٹ بولنا پونہچاتا ہی بالخاصیۃ طرف فسق فجور کی اور تحقیق فسق پونہچاتا ہی طرف آگ دوزخ کی اور ہمیشہ آدمی جہوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہی جہوٹ بولنی مین یہانتک کہ لکہا جاتا ہی نام اوسکا نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑا جہوٹا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہ الفاظ آئی ہین کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی پونہچاتی ہی طرف بہشت کی اور تحقیق جہوٹ بولنا فجور ہے اور تحقیق فجور پونہچاتا ہی طرف آگ کی **ف** لکہا جاتا ہی الخ یعنی حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتھ صدیقیت کی اور ثابت کیا جاتا ہی اوسکی لیے مقام صدیقیت اور

ثواب اوسکا لکھا جاتا ہے نام اوسکا بیچ دیوان اعمال کے نزدیک ملاء اعلیٰ کے یا لوگ اپنے گناہون میں نام اوسکا صدیق لکھتے ہیں اور مقصود یہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہی خلق میں ساتھ اس صفت نام کی اور ڈالا جاتا ہی لوگون کے دل میں اور جاری کیا جاتا ہی زبانون پر کہ یہ سچا ہی برقیاس قول اللہ تعالیٰ کی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور اسی طرح جھوٹ بولنے والی پر حکم کیا جاتا ہی کہ یہ جھوٹا ہی ثابت کیا جاتا ہی اوسکی لیے عذاب جھوٹون کا یا لوگون میں جھوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اوس سے بغض رکھتے ہیں ۲ع **وعن اُمِّ کلثوم** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ام کلثوم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی درمیان لوگون کی اور کہتا ہی باتیں نیک کہ باعث صلاح اور رفع نزاع کی ہون اگرچہ جھوٹ بھی ہون اور پہنچاتا ہی اچھی باتیں یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہتا ہی الخ یعنی کلام کہ متضمن ہے خیر کو نہ شر کو مثلاً زید و عمر میں بگاڑ ہی آپس کی صلاح کی لیے کہتا ہی ایک کی طرف سے دوسرے کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی کہ میں دوست رکھتا ہون اوسکو اگرچہ اوسنے نکہا ہو ۳ع **وعن المقداد بن الاسود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ رواه مسلم اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکھو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو اونکی منہ میں مٹی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف میں اور تمہاری طمع مال کے برابر ہی کہ تعریف نہ ہو یا نظم او نکی منہ میں مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھ نہ دو یا مراد یہ ہی کہ کچھ تھوڑا سا دو کہ مشابہ ہی ساتھ ڈالنے خاک کی قلت و حقارت میں تا کہ ہجو نکرین تمہاری اور بعضی علما نے اسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سے کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ مٹھی خاک کی لی اور ساتھ امیر المومنین حضرت عثمان رض کی تعریف کرنیوالی کی منہ میں ڈالدی اور اسمین سر جر ہی تعریف کرنیوالی کو اسلیے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی اوسکو جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نے کہ مدحین وہ لوگ ہین عادت پکڑی ہی اونہون نے تعریف کرنی کی بغیر تمیز کی درمیان حق و باطل کی اور مستحق و غیر مستحق کی اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اسکی سبب سے ممدوح سے متوقع ہوتے ہین نفع کی پس جو کہ تعریف کرے کسی کی اچھی فعل اور راہ محمود پر تا کہ اوسکو رغبت ہو اور بھلائیون کی کرنے کی اور لوگون کو رغبت ہو اوسکی اقتدا کی پس نہیں ہے وہ مداح یعنی مداح برا ۴ع **وعن ابی بکرۃ** قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال وَیْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْكَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِیْبُهٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّهٗ کَذٰلِكَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کے کہ وہ بھی حاضر تہا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف میں پس فرمایا حضرت نے وای تجکو کاٹی تو نے گردن بھائی اپنی کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم میں سے تعریف کرنے والا ضرور پس چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلاً حال آنکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے حقیقت حال اوسکی کو اور حساب کرنے والا اور جزا دینے والا اوسکا ہی اوسکی کردار پر اگر گمان رکھتا ہی تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہی جیسی کہ تعریف کی اور تعریف نکری اور حکم نکری خدا پر ساتھ جزم و یقین کی کسی کو کہ وہ ایسا ہی یعنی احتیاط کری تعریف میں اور یہ کہی کہ گمان کہتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہی کہ بلاشبہہ ایسا ہی ہی تا حکم علم الٰہی پر نہو **ف** کاٹنا گردن کا بمعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کی ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک کرنے کے کہ ممدوح کو اوس سے عجب و غرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا میں ہی اور یہ دین میں اور کبھی تعریف باعث ہلاک دنیا کی بھی ہوتی ہی جیسے کہ تعریف سنی سے مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکی قصاص میں اسکو ہلاک کیا حاکم نے ۲**ف** تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تعریف کری اوسکی اوسکے منہ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اوس سے اور دوسری یہ ہے کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہنچی پس اس سے بھی نہی کی گئی ہی اور تیسری یہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ اسحال میں کہ پرواہ اسکی پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کری اوسکی ساتھ اوس چیز کی کہ اوسمیں ہے پس اس تعریف کا مضائقہ نہیں عالمگیری ۵ع **وعن ابی ھریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَکْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ

فِی اَخِی مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْكَ مَا فِیْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی غیبت کہا بعضی صحابہ نی کہ اللہ رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا اپنی بہائی مسلمان کو ساتہ ایسی چیز و صفت کی کہ ناخوش کری کہا بعضی صحابہ نی پس خبر دو تم اگر ہو بیچ بہائی میری کی یعنی اوس شخص مین کہ اوسکو بدی کر کیا مین نی وہ چیز کہ کہتا ہون یعنی اگر وہ صفت بد اوسمین ہے اور بیچ حقیقت کہا اور اوسکو ناخوش لگتا یہ بہی غیبت ہی فرمایا حضرت نے اگر ہی اوس شخص مین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور اگر نہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق بہتان کہا تو نی اوسپر یعنی غیبت یہی ہی کہ عیب کسیکا سچ کہی اور اگر سچ نہ کہی تو افترا و بہتان ہی نقل کی مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یہ الفاظ آئی ہین جسوقت کہی تو واسطی بہائی اپنی کی وہ چیز کہ اوسمین ہی پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور جسوقت کہی تو وہ چیز کہ نہین اوسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوسپر **ف ۱** جان کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت برا اور نسبت اور گناہون کی زیادہ پہیلا ہوا ہی لوگون مین کہ بہت ہی کم ہین ایسی لوگ کہ بچیں اوس سی اور غیبت کہتی ہین کسیکی یاد کرنی کو ساتہ ایسی عیب کے کہ ناخوش لگی اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن مین ہے یا اوسکی عقل مین یا اوسکی دین مین یا اوسکی دنیا مین یا اوسکی خلق مین یا اوسکی نفس مین یا اوسکی مال مین یا اولاد مین یا ماں باپ مین یا بیوی مین یا اوسکی خادم مین یا کپڑی مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا اوسکی حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی اور ترشروئی اور تندخوئی مین اور خوشگوئی اور خاموشی مین اور سوای انکی مین جو کچہ کہ متعلق ہی ساتہ اوسکی خواہ ذکر کرنا ساتہ الفاظ کی ہو یا کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتہ آنکہ اور ہونٹ و سر اور ہاتہ اور مانند انکی کی اور قاعدہ کلیہ اوسمین یہ ہی کہ جس چیز سی سمجہا دی تو کسی کا نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اوسکی ہو پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکی منہ پر کہی اور ناخوش لگی اوسکو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہی کہ یہ بہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشوالی اوس ہی جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہنچی ہی اور اگر نہین پہنچی ہی یا وہ مرگیا یا مسافت دور پر ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانی مین لازم نہین ہی کہ تفصیل کہی بطریق اجمال کی کافی ہی کہ کہی تیری غیبت کی ہی مین نی بخش و ہو الصحیح اور بیچ استغفار کرنی کی اوسکی یہی کہ جسکی غیبت کی ہی یہی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین آیا ہی صریح **ف ۲** ذکر کرنا آدمی کی برائیون کا بطریق اہتمام کی نہین مضائقہ ہی اور مکروہ ہی اس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنی اور نقصان کا اور جو کوئی غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والون کی تو نہین ہوتی وہ غیبت یہان تک کہ نام لی ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ایک شخص روزہ رکہتا ہی اور نماز پڑہتا ہی لیکن ضرر پہنچاتا ہی لوگون کو ہاتہ اور زبان سی پس ذکر کرنا اوسکا ساتہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہے نہین ہوتی غیبت اور اگر خبر پہنچاوی سلطان کو اوسکی تاکہ وہ تنبیہ کری اوسکو پس نہین گناہ ہی اسپر کذا فی فتاویٰ قاضی خان عالمگیریہ **وَعَنْ عَائِشَةَ** اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَیْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى عَاهَدْتِنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنے کا پس فرمایا اذن دو اوسکو آنی کا پس برا ہی اپنی قوم مین پس جب بیٹہا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نے بیچ ملاقات اوسکی کی اور تبسم کیا واسطی اوسکی اور میٹہی باتین کین اوس سی پس جب چلا گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کہا تہا آپ نے اوسکی حق مین ایسا اور ایسا پہر کشادہ روئی کی آپ نی بیچ ملاقات اوسکی کی اور میٹہی باتین کین اوس سی پس فرمایا حضرت نے کب پایا تو نی مجکو فحش بولنی والا تحقیق بدتر من آدمیون کا نزدیک اللہ کی مرتبی مین قیامت کے وہ شخص ہے کہ چہوڑین اوسکو لوگ واسطی بچنی برائی اوسکی کی اور ایک روایت مین واسطی بچنی فحش اوسکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** وہ شخص آنیوالا عیینہ بن حصن تہا اور تہا وہ مؤلفۃ القلوب اور سنگدلان عرب سے اور اپنی

اور حضرت زید بن شعبہ تھا اور ہمیشہ منافقوں کی طرح رہا اور منافق بنا رہا نقصان پہنچا ایمان کی اوس سے بھی حضرتؐ کی حیات میں اور بعد اون کے آپ کی اور بعد وفات آنحضرتؐ کی مرتد ہو گیا تھا

اور حضرت ابوبکرؓ کی ہاتھ میں اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کے مسلمان ہوا اور اوس وقت میں کہ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کا اوس کی نہ تھا اور کافر آپ

آنحضرتؐ کا اوس کی حقیقت میں علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ خبر غیب ہے اور حقیقت حال اوس کی ہی ہی آخر کو آثار بدی کی ارتداد وغیرہ اوس سے ظہور میں آئی اور یہ بات

اوس کی واسطی ظاہر کرنی حقیقت حال اوس کی کی تھی تا لوگ اوس کو پہچانیں اور فریب کہا جائے اور فتنہ میں پڑیں اس سبب غیبت نہ تھی اور نووی نے کہا کہ حضرت نے اوس سے نرمی

کلام کی واسطی تالیف قلب اوس کی کی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوس کی کہ ڈر ہو اوس کی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات اور

مداہنت کی یہ ہی کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطی اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونوں کی اور یہ مباح ہی اور بعضی وقت میں اچھی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ

کرنا دین کا ہی واسطی کسی اصلاح کی اور یہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکھنے کی اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہیں اس سے اور ان دونوں کی فرق سے جاہل ہیں اور حضرت سے

جو فرمایا کہ کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہی حضرت عائشہ کی اوپر بات اس کہ آپ نے مخالفت کی حاضر و غائب میں پس کیوں برا کہا آپ نے اوس کو حاضر میں جیسے کہ برا کہا اوسے

غائب میں اور واسطی اپنی فحش اوس کی کی اس حدیث کی دو معنی لکھی ہیں ایک تو یہ کہ میں نے اوس کی منہ پر فحش اور سخت نہ کہا سبب اوس کے کہ فحش گو نہیں ہوں اور جاہت

نہیں کہ لوگ ساتھ ترک کرنی اون کی کہیں بسبب فحش اون کی کی دوسری یہ کہ وہ شخص شریر تہا سبب اوس کے چھوڑ دیا میں نے اور اوس کی منہ پر اوس کو برا کہا اور برا شخص ہے کہ

چھوڑ دیں اوس کو لوگ بسبب پرہیز کرنی کی برائی اوس کی سے ع **وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِي مُعَافًى اِلَّا**

الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ

يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امت میری عافیت میں ہے

یعنی نہیں مواخذہ ہوتی اور نہیں عذاب کی جاتی سخت مگر آشکارا کرنی والی برائی کی اور تحقیق بی پروائی سے ہی یہ کہ کری آدمی رات کو یعنی مثلا عمل پھر صبح کری حالانکہ

تحقیق چھپا رکھا تھا اوس کو اللہ تعالی نی یعنی اوس کی عمل کو لوگوں سی یا پردہ پوشی کی تھی اوس کی کہ نہیں عذاب کیا اوس کو رات میں یہاں تک کہ جیتا رہا دن تک پس کہی وہ

شخص کہ میں نی فلانی کیا میں نی آج کی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تھی اوس کی پروردگار اوس کی نے اور صبح کرتی ہی کہولدیا پردہ اللہ کا اپنے

سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** شرح شیخ نی معنی معافی کی یہ لکھی ہیں کہ سلامت رکھی جاتی ہی یعنی غیبت نہیں کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ

کرنیوالی اور طیبی نی بھی یہی معنی لکھی ہیں اور ملا علی نی لکھا ہی کہ نہیں دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہ معنی ہیں یعنی جو کہ ترجمہ میں مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نی لکھا ہی

کہ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت کیے حرام ہی اوس کی ہی کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیا ہی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوس کی غیبت نہیں اور لکھا ہی علماء نی

کہ جائز ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگوں کو بدعت کیطرف بلاوی اور وقت دادخواہی اور اظہار ظلم کی اور جائز ہی

غیبت بقصد نصیحت دینی کیے شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کی ع **وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فِي بَابِ الضِّيَافَةِ**

اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوس کا یہ ہی من کان یومن باللہ باب الضیافہ میں

الفصل الثانی

یعنی دوسری **عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِيْ وَسَطِ**

الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِيْ اَعْلَاهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ قَالَ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چھوڑ دی جھوٹ کو اور وہ ہوتا حق ناروا بنایا جاتا ہی اوس کی لیی محل بیچ کنارہ بہشت کے اور

جو شخص کہ چھوڑ دی جھگڑا اوس حالت میں کہ وہ ہی حق پر بنایا جاتا ہی اوس کی لیی مکان بیچوں بیچ بہشت کے اور جس شخص نی کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوس کے لیے

بیچ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی اور ایسی ہی بیچ شرح السنۃ کے اور بیچ مصابیح کی کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف**

اور بیہودہ ناحق ہو قید اسلیے لگائی کہ جھوٹ بولنا بعضی مواضع میں جائز ہی جیسے کہ جنگ میں بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانی میں اور رعایت
حال مسلمان میں کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دو بیویاں رکھتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سی کہی کہ تجھی زیادہ چاہتا ہوں اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکے
تھا لیکن بسبب غلبۂ عاجزی اونکی از راہ تواضع اور کسر نفسی کے اور بیہودہ غیر مردینی کی ہی کہ سکوت کرنی سی اوس میں کوئی خلل دین میں نہ پہنچی امام شافعی رحمہ
منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نہ کیا میں نی ہرگز مگر دوست رکھا میں نے کہ حق اوپر ہاتھ خصم میری کی ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نی کہ حد مراء یعنی جھگڑ
کی اعتراض کرنا ہی اوپر کلام غیر کی ساتھ ظاہر کرنی خلل کی اوسمیں باعتبار لفظوں کی یا معنوں کی یا بیچ قصد متکلم کی اور ترک مراء یہ کہ ترک کری انکار و اعتراض کو
پس جو کلام کہ سنی تو اگر حق ہو تصدیق کرا وسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتھ امور دین کی تو سکوت کرا وس سی اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچھی صفات و کمالات
کو اور اکثر اطلاق اوسکا بیچ عرف ہمارے کی کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی ہو ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس النار الاجوفان الفم
والفرج رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو
بہشت میں یعنی اسباب جو داخل کرنی اونکی کی بہشت میں ساتھ فائزین کی ہیں اون میں سی کونسی چیز ہی کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتے ہو
تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہے آدمی کو آگ میں دو چیزیں کا واکہ منہ اور شرمگاہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ادنی تقوی کا یہ ہی کہ بچی شرک سی اور اعلی
اوسکا یہ ہی کہ بچی خطرہ ماسوای اللہ سی اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کی کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکی کا ہی اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ احسان کری ویسپر کہ جو بدی
پہونچاوی اوسکو کذا ذکر الملا علی اور حضرت شیخ نی کہا کہ خوش خلقی بھی اصل تقوی میں ہی پس ذکر اوسکا بعد ذکر تقوی کی تخصیص بعد تعمیم ہی مگر یہ کہ مراد تقوی سی
اعمال ظاہر کیے اور حسن خلق سی اخلاق باطن اور طیبی نے کہا کہ تقوی اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتھ خالق کی کہ بچی تمام نواہی سی اور بجالاوی تمام اوامر کو
اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتھ خلق کی اور منہ کہ زبان بھی داخل اوسمیں ہے اور پڑنا بیچ کھانی اور پینی حرام کی اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور
لا طائل کا ساتھ زبان کی ہی اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کا کہ اکثر آدمی بسبب اوسکے مخالفت خالق کی کرتا ہی اور مغلوب العقل ہو جاتا ہی **وعن** بلال بن الحارث
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الخیر ما یعلم مبلغها یکتب اللہ له بها رضوانه الی یوم
یلقاه وان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الشر ما یعلم مبلغها یکتب اللہ بها علیه سخطه الی یوم یلقاه رواه فی شرح السنۃ و
روی مالک والترمذی وابن ماجۃ نحوه اور روایت ہے بلال بن حارث سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا
ایک بات بھلائی کی نہیں جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی بسبب اوسکی خوشنودی اپنی اوسدن تلک کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی اور تحقیق آدمی
البتہ بولتا ہی ایک بات برائی کی کہ نہیں جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ بسبب اوسکی اوسپر خفگی اپنی اوسدن تلک کہ ملاقات کری اوس سی نقل کی یہ شرح السنۃ میں
اور روایت کی مالک ترمذی اور ابن ماجہ نی مانند اسکی **ف** ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا میں توفیق دیتا ہی ایسی چیزوں کی کہ راضی ہو اللہ اوس سی اور برزخ
میں بچاتا ہی عذاب قبر سی اور فراخ کیجاتی ہی قبر اوسکی اور کہا جاتا ہی سو رہ مانند سونی عروس کی اور روز قیامت کے اوٹھی گا سعید اور اللہ تعالی کی سایہ میں ہوگا
پھر داخل ہوگا بہشت میں اور وہاں کی نعمتیں پاوے گا اور جو اوسپر خفگی ہوگی اوسکی حق میں عکس اوسکے سمجھ لی یعنی توفیق (?) یعنی اوسدن تلک الخ کی یہ نہیں ہیں کہ رضا اور غضب
اوسدن تلک ہی بعد ازاں منقطع ہوگی اور نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہی بیچ حق ابلیس کے ان علیک لعنتی الی یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نی کہ مراد پہلی بات سی کلمہ حق
کہنا ہی نزدیک سلطان ظالم کی انتہی اور اس قبیل سی ہی بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کی کہ ضرر کری دین میں اور ظاہر حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سا کلمہ ہو
ف **وعن** بہز بن حکیم عن ابیه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک به

الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی حکیم سے حکیم نے نقل کی بہز کی دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واے ہی واسطے اوس شخص کی کہ بات کہے سو جہوٹ بولے تاکہ ہنساوے ساتھ اوسکے قوم کو واے ہی واسطے اوسکے واے ہی واسطے اوسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** ویل کی معنی ہین ہلاکت عظیم یا نام ایک نالہ کا ہی کہ دوزخ میں ہے اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطے تاکید اور تشدید کی ہی وعید ہین اوس جہوٹ بولنے اس قید سے سمجہا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہی واسطے خوش کرنی یارون کی مضائقہ نہین چاہیے یون کہ اوسکو ہی عادت و پیشہ بنالے کیونکہ خوش طبعی کہ جہوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہی لیکن کبہی کبہی نہ ہمیشہ اور جاہیے کہ نظر ہنسانے پر نہو جیسیکہ حدیث آیندہ مین فرماتی ہین ع

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہین بولتا ہی اوسکو مگر اسواسطے کہ ہنساوے ساتھ اوسکی لوگون کو گرتا ہی سبب اوس بولنے کی یعنی دوزخ مین گرتا کہ دور تر ہی مسافت مبدا اور منتہی اوسکی کی اوس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور تحقیق بندہ پہسلتا ہی سبب زبان کی اپنی زیادہ تر پہسلنے سے قدم اپنی سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی جہوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سے صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اوسکو بہ نسبت ضرر کرنی اوسکی کی پانو سے منہ کی بل اسلیے کہ ضرر بدنی سہل تر ہی ضرر دینی سے ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات سے دنیا و آخرت مین اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہی زبان کی سبب سے پہونچتی ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم ہی ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع محض ہی اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بہی ہی اور نفع بہی اور چوتہا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہی اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہی ضرور و لازم ہی خاموشی اوس سے اور ایسی ہی وہ کہ ضرر و نفع دونون رکہتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنی نفع کی سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکہتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا ساتہ اوسکی موجب ضائع کرنی وقت کا ہی اور وہ عین ٹوٹا ہی رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہے اوسمین بہی خطر و آفت ہی کہ کبہی اوسمین آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہی اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بہی مشکل ہی پس خاموشی بہر حال بہتر ہی کہ زبان کی آفتین ان گنت ہین کیا خوب کہا ہی کسی نے اللِّسَانُ جِرْمُهُ صَغِيْرٌ وَجُرْمُهُ كَبِيْرٌ كَثِيْرٌ ع

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيْئَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا ملاقات کی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مین نے کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین فرمایا محفوظ رکہہ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے تجکو گہر تیرا اور رو تو اپنی گناہون پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** لفظ املک ساتہ زبر ہمزہ کی اور زیر لام کی یعنی محفوظ رکہہ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہین اوسمین خیر کہا یہ ایک شارح نے اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ بند کر اپنی زبان کو حال آنکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنی پر امور اپنی کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنی کو اور گنجایش دے تجکو گہر تیرا یہ کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکلے مگر بضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹہنے سے اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہی شر و فتنہ سے اوسی واسطے کہا گیا ہی ہذا زمان السکوت وملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر مین وارد ہی گہر پر اور حقیقت مین مخاطب پر یعنی بیٹہہ گہر مین مشغول ساتہ عبادت مولی کی اور رو یعنی اگر رونا آوے وا الا صورت رونی کی بنا نادم ہو کر اپنی گناہون پر ع

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ

[illegible] ... پانی اونہون نے حضرت سے کہ فرمایا آنحضرت نے جس وقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا
پس تحقیق سارے اعضا ساری [illegible] زبان کو [illegible] ہماری کہ تحقیق ہم ساتھ تیری ہین پس اگر سیدھی ہوئی تو سیدھی ہو گئے
ہم اور اگر ٹیڑھی ہوئی تو ٹیڑھے ہوئے ہم نقل کی [illegible] **ف** [illegible] مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ
فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد ہین [illegible] ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان
دل ... [illegible] ... اور اعضا اوسپر عمل کرتی ہین شرح **وعن** علی بن
الحسین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ رواہ مالک واحمد ورواہ
ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ والترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عنہما اور روایت ہی علی بن حسین سے یعنی حضرت امام زین العابدین سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی اسلام آدمی کی سے ہی چھوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اوسکو نقل کی یہ مالک اور احمد نے اور نقل کی یہ
ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے اور ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں دونوں سے یعنی ابوہریرہ اور علی بن حسین سے **ف** یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا
اوسکا ہی اوس چیز کو لا یعنی ہی ساتھ اوسکی ترک کرے اور غرض ساتھ اوسکی متعلق نہ ہوا ور شان اوسکی ایسی نہو کہ اہتمام کرے اوسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنی اوسکی کے
یعنی امر ضروری نہو اور امر لا یعنی کہتی ہین اوسکو جو بے معنی ہین اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکھتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اوسکی کی معاش مین
اور سلامتی و نجات اوسکی کی معاد مین متعلق معاش کی طعام ہی کہ سیری بخشے اور پانی کہ پیاس دفع کرے اور کپڑا کہ ستر ڈہانکے اور بیوی کہ سبب عفت ستر اوسکی کی ہو
اور مانند اونکی وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوے اوس سے اور بہرہ مند دولت سے ہو اوس سے اور نہ فضول اقوال و افعال و تمام حرکات و سکنات
اور متعلق معاد کی اسلام اور ایمان اور احسان ہین جیسے کہ حدیث جبرئیل مین بیچ کتاب الایمان کی مذکور ہوا حاصل یہ کہ جو چیزین ضروری ہین اوسکی معاش و معاد
مین یعنی سبب سلامتی عمل کی ہین وہ تو لا یعنی نہین اور سوای اونکی لا یعنی ہین عام ہی کہ وہ چیزین کرنی کی ہون یا کہنی کی اور کہا امام غزالی نے کہ حد
لا یعنی کی یہ ہی کہ کلام کرے تو ساتھ اوس چیز کی کہ اگر سکوت کرتا اوس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مال مین اور مثال اوسکی یہ ہی کہ بیٹھی تو ساتھ ایک قوم کے
پس بیان کرے تو اون سے احوال سفرون کا اور اون چیزون کا کہ سفر مین دیکھے مانند پہاڑون اور نہرون کی اور وقائع کہ وہان واقع ہون اور اچھے کہانی اور کپڑے
وغیر ذلک پس یہ ایسی امور ہین کہ اگر سکوت کرتا تو اون سے تو نہ گنہگار رہتا اور نہ ضرر پاتا انتہی **وعن** انس قال توفی رجل من الصحابۃ فقال رجل
ابشر بالجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او لا تدری فلعلہ تکلم فیما لا یعنیہ او بخل بما لا ینقصہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سے کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیون مین سے پس کہا ایک اور شخص نے خوش وقت ہو تو ساتھ داخل ہونی بہشت کے یعنی برکت صحبت
آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہی تو یہ بات اور نہین جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو بیچ اوس چیز کی کہ ضرور نہو
اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کی کہ نا قص کرتی ہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا
بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہی حاصل یہ کہ کیونکر جزم کیا تو نے ساتھ داخل ہونی اوسکی کے بہشت مین شاید کہ کلام لا یعنی کہا ہو اوسنے اور بخل کیا ہو اور سبب اوسکے سوال و حساب
گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونے بہشت کے سے منع کیا گیا ہو شرح **وعن** سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ ما اخوف ما تخاف
علی قال فاخذ بلسان نفسہ وقال ہذا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ
کونسی چیز بہت خوفناک ہی اون چیزون سے کہ ڈرتے ہو تم اوس سے مجہپر کہا سفیان نے پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہ اسکی شر سے بہت ڈرتا ہون
[illegible] کہ اکثر باتین گناہ کی وسیلے سے اوسکے سرزد ہوتی ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلا من نتن ما جاء به رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتی ہین اوس سی فرشتی یعنی محافظت کرنی والی اوس سی بسبب بدبو اوس چیز کی ہی کہ لایا بندہ اوسکو
یعنی جھوٹ بولا نقل کی یہ ترمذی نی وعن سفيان بن اسيد الحضرمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كبرت خيانة
ان تحدث اخاك حديثا هو لك به مصدق وانت به كاذب رواه ابو داود اور روایت ہی سفیان بن اسد حضرمی سی کہ کہا سنا مین نی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بہت بڑی بات ہی از روی خیانت کی یہ کہ بات کہی تو بہائی اپنی سی کہ وہ تجکو مانتا ہو اوس بات کی سچا جانتا ہی اور تو اوس
بات مین جھوٹ بولتا ہی یعنی جھوٹ بولنا تو ہر حال مین برا ہی اور اس صورت مین بدتر ہی نقل کی یہ ابوداود نی وعن عمار قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من كان ذا وجهين في الدنيا كان له يوم القيامة لسانان من نار رواه الدارمي اور روایت ہی عمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو دورویہ دنیا مین ہونگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانین آگ کی نقل کی یہ دارمی نی ف دورویہ اوسکو کہتی ہین کہ وہ کسی کی سامنے
ہو تو ایسی باتین کہی کہ وہ جانی کہ یہ میرا بڑا دوست ہی اور اوسکی پیچہی ایسی باتین کہی کہ باعث اوسکی ایذا کی ہون اور مضمون نی اسکا کہ دورویہ ہی کہ دو شخصون
عداوت ہی یہ ہر ایک پاس جا کر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کے پاس جاکر دوسری کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی
کہ یہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی مع وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المؤمن بالطعان ولا باللعان
ولا الفاحش ولا البذي رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان وفي اخرى له ولا الفاحش البذي وقال الترمذي هذا حديث
غريب اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش بکنیوالا اور نہ زبان درازی
کرنیوالا نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ اور روایت بیہقی کی اور نہین ہوتا مومن فحش کہنے والا زبان درازی کرنی والا یعنی اس روایت
مین وصف کیا فاحش کو ساتہ بدی کی یعنی نہین ہی مومن فحش کہنی والا مبالغہ اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی وعن ابن عمر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يكون المؤمن لعانا وفي رواية لا ينبغي للمؤمن ان يكون لعانا رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنی والا اور عادت کرنی والا اوسکی اور نہ چاہیئی اوسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت مین یہ
الفاظ آئے ہین نہین لائق مومن یعنی مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضب الله ولا بجهنم وفي رواية ولا بالنار رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بددعا کرو آپس مین ساتہ لعنت خدا کی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو نہ کہو کہ تجہپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپس مین ساتہ غضب خدا کی اور نہ ساتہ
داخل ہونے کی دوزخ مین یعنی نہ کہو کہ غضب خدا کا تجہپر اور دوزخ مین جاوی تو اور ایک روایت مین ہی اور نہ ساتہ آگ کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی وعن ابي الدرداء قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول ان العبد اذا لعن شيئا صعدت اللعنة الى السماء فتغلق ابواب السماء دونها ثم تهبط الى الارض فتغلق
ابوابها دونها ثم تأخذ يمينا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الى الذي لعن فان كان لذلك اهلا والا رجعت الى قائلها رواه
ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو
یا غیر آدمی کو چڑہتی ہی لعنت طرف آسمان کی پس بند کیی جاتی ہین دروازی آسمان کی آگی لعنت کے پہر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس بند کیی جاتی ہین
دروازی اوسکے نزدیک نزول لعنت کے پہر مائل ہوتی ہی داہنی اور بائین یعنی ادہر ادہر ہو کی جاتی ہی پس جسوقت کہ نہین پاتی راہ پہرتی ہی طرف
اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکی تو پہونچتی ہی اوسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اوسکی پہر آتی ہی لعنت طرف کہنی والی اپنی کے

نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی جب لعنت کی جاتی ہے کسی پر تو اول ہی متوجہ ہوتی ہے اوپر نہیں ہوتی بلکہ جاتی ہے کہ باہر نکل جاوے تب جگہ نکلنے کے
نہیں پاتی تو متوجہ ہوتی ہے اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہیں ہوتا تو پھر آتی ہے لعنت بھیجنے والے پر بس جب تک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہے تو لعنت
نکرنی چاہیے اور تحقیق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے متیقن نہیں ہے ع **وعن** ابن عباس ان رجلا نازعتہ الریح رداءہ فلعنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تلعنہا فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ ایک شخص کے اوڑائی ہوا نے چادر پس لعنت کی اوسنے ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ لعنت کر تو اوسکو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہے اور
تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہیں وہ لائق لعنت کی رجوع کرتی ہے لعنت اوسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداود نے **ف** حکم کی گئی ہے
ساتھ چلنے کے اور بھیجا ہے اسکو واسطے حکمتوں کے تنگ نا ہونا اوس سے اور مکروہ جاننا اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کے ہے اور اسی طرح ہے ادب بیچ نزول حوادث
زمانہ کے اور وارد ہونے احکام ارادیہ کے چاہیے کہ باطن اور ظاہر میں ساتھ دل اور زبان کے راضی و ساکت ہو اور اگر دل میں بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ
زبان کو نگاہ رکھے ع **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی
احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہنچاوے مجھ کو کوئی
میرے صحابیوں میں سے کسی کی طرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات افعال اور خصلتوں بد سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یوں کہا اور فلانا ایسا ہے اس لیے
کہ میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ نکلوں میں یعنی گھر سے طرف تمہارے اس حال میں کہ صاف سینہ ہوں اور کسی پر غصہ کرنے سے ناراض و بے کینہ ہوں نقل کی یہ ابوداود نے
ف اسمیں تعلیم ہے امت کو کہ کسی کو نہ چاہیے کہ نزدیک امیروں اور بزرگوں کی بلکہ نزدیک کسی کی کسی کی طرف سے برائی کہے تا باعث عداوت و کینہ کی نہووے
معنی اسکے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلیں دنیا سے اس حال میں کہ دل انکا راضی ہو اپنے صحابہ سے ع **وعن** عائشۃ قالت
قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا تعنی قصیرۃ فقال لقد قلت کلمۃ لو مزج بہا البحر لمزجتہ رواہ
احمد والترمذی وابوداود اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کیا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کفایت ہے تمکو صفیہ سے یعنے
اونکے عیبوں سے ایسا اور ایسا مراد رکھتی تھیں عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ کوتاہ قد ہیں عائشہ نے چاہا کہ ایک عیب انکا حضرت کے سامنے ذکر کریں یہ حضرت کے
غیبت کرنا عائشہ کا نہ خوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اسکے دریا البتہ غالب آوے یہ کلمہ اوس دریا پر اور تغیر کر دے نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابوداود نے **ف** یعنی جب دریا کو باوجود اس عظمت کے تغیر کر دے اور غالب ہووے اوسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اسقدر
عیب کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہے یہ بھی غیبت ہے اور لفظ کذا وکذا کنایہ ہے ذکر کرنے بعضی عیوب صفیہ کی سے اور کہا ایک شارح نے کہ قول عائشہ کا کذا اشارہ ہے طرف
بالشت اپنی کی کہتا ہوں ظاہر تکرار کذا سے تعدد نعت اوسکی کا ہے لیکن شاید انہوں نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھنگنی ہے اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنے
کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہے پس زیادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کی درمیان قول و فعل کی واللہ اعلم ح ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیء الا شانہ وما کان الحیاء فی شیء الا زانہ رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا فحش یعنی سخت کلامی کسی چیز میں یعنی کسی امر میں امور میں سے مگر کہ عیبناک کر دیتا ہے اوسکو اور نہیں ہوتی حیا و نرمی کسی چیز میں
مگر کہ زینت دیتی ہے اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کہا طیبی نے اسمیں مبالغہ ہے کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات میں ہو تو اوسکو بھی عیبناک کر دے یا زینت دیوے
ح ع **وعن** خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ یعنی
من ذنب قد تاب منہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل لان خالدا لم یدرک معاذ بن جبل

روایت ہے خالد بن معدان سے کہ اونہوں نے نقل کی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش و ملامت کرے اپنے بہائی
مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کی کہ صادر ہوا ہے اوس سے پہلے نہیں مرتا وہ عار دلانے والا یہانتک کہ کرتا ہے وہ اوسکو اور کہتے تہے حضرت عار دلانا اوس گناہ سے کہ
توبہ کر چکا ہے اوس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اسکی متصل اسلیے کہ خالد نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو **ف** توبہ کر چکا ہے
اور اگر توبہ نہیں کی ہے اور اوس گناہ میں گرفتار ہے تو سرزنش کرسکتے ہیں پر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کے نہو بلکہ بقصد نصیحت کے اور باز رکہنے کے اوس سے
اور تفسیر قول یعنی من ذنب الخ منقول ہے امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت میں اگرچہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عراقی نے کہ روایت کیا اسکو محمد طبرانی نے ساتھ اسناد
جید کے مترجم **وَعَنْ** وَاثِلَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے واثلہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان
بہائی کی یعنی اگر کوئی مسلمان پڑا ہے بلای دینی یا دنیوی میں تو خوش نہو بسبب دشمنی کے کہ رکہتا ہے اوس سے پس اگر خوش ہووے گا تو رحم کرے گا خدا تعالی
اوسپر اور مبتلا کرے گا تجکو ساتھ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ أَنِّيْ حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
میں نہیں دوست رکہتا یہ کہ نقل نکالوں میں کسی کی حالانکہ ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ پاجاؤں میں کتنا ہی مال دنیا سے سبب اس نقل نکالنے کی نقل کی
یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو **ف** حرام ہے نقل نکالنی کسی کی خواہ قولی ہو خواہ فعلی اور داخل ہے غیبت میں مترجم **وَعَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ جَاءَ
أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَتَى رَاحِلَتَهُ
فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقُوْلُوْنَ
هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيْرُهُ أَلَمْ تَسْمَعُوْا إِلٰى مَا قَالَ قَالُوْا بَلٰى رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹہایا اوسنے اونٹ
اپنے کو پہر باندہ دیا پانوں اوسکا رسی سے پہر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑہی پیچہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ سلام پہیرا اس اعرابی نے آیا اپنے اونٹ کے
پاس کہولا اوسکو پہر سوار ہوا پہر پکارا یا الہی رحم کر مجہپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت میں کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم اور
کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہے یا اونٹ اسکا کیا نہیں سنا تمنے اور کان نہیں رکہا تمنے طرف اوس کلام کی کہ اسنے کہا کہا صحابہ نے کہ ہاں سنا ہمنے نقل کی یہ ابو داود
نے **ف** یعنی اسنے جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسپر حضرت خفا ہوئے اسپر دعا میں تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہماری ہی لیے ہو اوروں کے لیے نہو بلکہ تمام مومنین
اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے مترجم **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ اور ذکر کی
گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا ہے کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کی فصل پہلی میں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ
شُعَبِ الْإِيْمَانِ روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہے فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو ای سردار وغیر ذلک
غصہ ہوتا ہے پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنیوالے پر اور ہلتا ہے اور کانپتا ہے بسبب تعریف اوسکی کے عرش نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف**
ہلنا عرش کا یا تو محمول ہے ظاہر پر یا کنایہ ہے واقع ہونے امر عظیم سے اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کی راضی ہونا ہے ساتہ اوس چیز کے کہ اوسمیں ناخوشی اور نارضامندی
حق کی ہے بلکہ نزدیک ہے کہ ہو موجب کفر کے اسلیے کہ قریب ہے یہ کہ پہنچے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنے اکثر علمای بے عمل و شاعران تاریخ
ریاکاری کی داخل ہے اس میں اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلای عظیم سے چاہیے کہ پرہیزگاری اور نیک صحبت

رح وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطبع المؤمن علی الخلال کلہا الا الخیانۃ والکذب
رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان عن سعد بن ابی وقاص روایت ہے ابوامامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہے مسلمان
اوپر ہر طرح کی خصلت کے سوائے خیانت اور جھوٹ کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص سے **ف** یعنی مومن کامل میں یہ خصلتیں نہیں
ہوتیں بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہے صدق و امانت پر کہ مقتضای تصدیق و ایمان کی ہیں یا مراد مبالغہ ہے بیچ نفی ان دونوں صفتوں کے مومن سے کہ حاصل ہوا ہے ان کا
ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد منع کرنا ان دو صفتوں سے ہے یعنی نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہووے ساتھ ان صفتوں کے رح **وعن** صفوان بن سلیم
انہ قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکون المؤمن جبانا قال نعم فقیل لہ ایکون المؤمن بخیلا قال نعم فقیل لہ
ایکون المؤمن کذابا قال لا رواہ مالک والبیہقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہے صفوان بن سلیم سے یہ کہ کہا گیا واسطے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آیا ہوتا ہے مومن بزدل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے آنحضرت کے کہ کیا ہوتا ہے مومن بخیل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے حضرت کے کیا ہوتا ہے
مومن بہت جھوٹا فرمایا کہ نہیں نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے **ف** یعنی مومن جمع نہیں ہوتا اسلیے کہ صدق اور حقانیت
ایمان کے منافی کذب کے ہے کہ نفس الامر میں باطل ناحق ہے اور یہ بھی محمول ہے اوپر تاویلات سابقہ کے اور بیچ لانے کذاب کے کہ صیغہ مبالغہ کا ہے ایما ہے اسپر کہ اگر
کبھی حکم بشریت کے بیچ بعضی جگہ کے کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سے ہو جھوٹ واقع ہو جائے تو بعید نہیں اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر ہے
اہل مدینہ سے اور نہایت صالح تھے کہتے ہیں کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہیں رکھا اور وقت مرگ کی میٹھی ہوئی جان دی اور اونکی پیشانی میں کثرت سجود سے سوراخ ہو گیا تھا
اور نہایت قانع تھے کہ روزینہ پادشاہ کا قبول نہیں کرتے تھے اور اور مناقب اونکی بہت سے ہیں رح **وعن** ابن مسعود قال ان الشیطان لیتمثل
فی صورۃ الرجل فیاتی القوم فیحدثہم بالحدیث من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل منہم سمعت رجلا اعرف وجہہ
ولا ادری ما اسمہ یحدث رواہ مسلم اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہے بیچ صورت ایک شخص کے یعنی کبھی پس آتا ہے
ایک قوم پر اور خبر دیتا ہے اونکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہے قوم پس کہتا ہے ایک شخص اون میں سے سنا میں نے ایک شخص سے کہ پہچانتا ہوں میں چہرہ اوسکا یعنی اگر دیکھوں
تو پہچان لوں اور نہیں جانتا میں نام اوسکا نقل کرتا تھا یہ خبر نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد خبر سے یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یا مطلق خبر جھوٹی
اور مقصود حدیث سے تنبیہ ہے اسپر کہ احتیاط و تحری کرے سننے حدیث میں کہ معلوم کرے صحیح و غیر صحیح ہونا اوسکا اور جو کچھ کہ سنے اور جس سے سنے نقل نکرے
بغیر دریافت صدق اوسکی کے اور یہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کے نہیں نقل کی گئی لیکن چونکہ یہ ایسا حکم ہے کہ اطلاع اسپر بغیر سننے کے حضرت سے ممکن نہیں
حکم مرفوع میں ہے رح **وعن** عمران بن حطان قال اتیت اباذر فوجدتہ فی المسجد محتبیا بکساء اسود وحدہ
فقلت یا اباذر ما ہذہ الوحدۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوحدۃ خیر من جلیس السوء
والجلیس الصالح خیر من الوحدۃ واملاء الخیر خیر من السکوت والسکوت خیر من املاء الشر اور روایت ہے عمران بن حطان
سے کہا عمران نے کہ آیا میں ابوذر کے پاس پس پایا میں نے اونکو مسجد میں گوٹ ماری ہوئی ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا میں نے اے
ابوذر کیا ہے یہ تنہائی یعنی کیوں نہیں صحابہ کے ساتھ بیٹھتے اور افادہ اور استفادہ کرتے پس کہا ابوذر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے تنہا بیٹھنا بہتر ہے بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہے تنہا بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہے چپ رہنے سے
اور چپ رہنا بہتر ہے سکھلانے برائی کے سے یعنی اور معین سکوت پر گوشہ نشینی و تنہائی ہے **ف** تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اسوقت میں یاران خاص سے
کہ اعتماد اوپر نیکی اور صلاح اوسکی کے ہو حاضر نہیں تنہا بیٹھا ہوں میں اور جب آتے ہیں تو بیٹھتا ہوں رح **وعن** عمران بن حصین

روایت ہی عمران بن حصین سی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مقام الرجل بالصمت افضل من عبادة ستين سنة
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنی کی افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے **ف** لفظ مقام ساتھ زبر میم کی اور ساتھ
پیش میم کی بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کی یعنی مداومت سکوت اوسکی کی شرعی افضل ہی اوس عبادت ساٹھ برس کی ہی کہ ساتھ کثرت
کلام کی اور نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نی مقام کی معنی کہی ہین مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کے الخ اور افضل ہونی کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتون مین
بہت سے آفتین ہین سلامت رہتا ہی انسی بسبب چپ رہنی کی جیسی وارد ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نی یون لکہا ہی کہ
کبھی مرتبہ نزدیک اللہ کی بسبب خاموشی کی فضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت سی الٰہی کہ جو سکوت کہ اوسمین جولانی کری فکر بیچ معاد اور
حقائق الٰہیہ و کونیہ کی اور مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریائی فکر خفی کی اور مستور ہو ساتھ نور ذات و صفات آلٰہی کی اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی طاعت
وعبادات جوارح یعنی اعضا سی کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کی کری اور دل ساتھ یاد خدا کی جمع نہو اگرچہ بسیار ہو **وعن** ابی ذر قال دخلت علی
رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث بطوله الى ان قال قلت يا رسول الله اوصني قال اوصيك بتقوى
الله فانه ازين لامرك كله قلت زدني قال عليك بتلاوة القرآن وذكر الله عز وجل فانه ذكر لك في السماء ونور لك
في الارض قلت زدني قال عليك بطول الصمت فانه مطردة للشيطان وعون لك على امر دينك قلت زدني
قال اياك وكثرة الضحك فانه يميت القلب ويذهب بنور الوجه قلت زدني قال قل الحق وان كان مرا قلت
زدني قال لا تخف في الله لومة لائم قلت زدني قال ليحجزك عن الناس ما تعلم من نفسك اور روایت ہے
ابو ذر سے کہ کہا ابو ذر نی داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کی ابو ذر نی یا راوی ابو ذر نی حدیث دراز یعنی حدیث
دراز ذکر کی یہان تک کو نہیں یہانتک کہ کہا ابو ذر نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ نصیحت کر مجھکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجھکو ساتھ تقوی اللہ کے
اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینی والا ہی واسطی سب کامون تیری کی یعنی امور دینی اور دنیوی کی کہا مین نی زیادہ کر مجھکو یعنی اور نصیحت
فرمائی فرمایا لازم ہی تجھکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا وہ تلاوت قرآن ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنیکا
ہی تجھکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرین گی تجھکو ساتھ خیر و رحمت کی بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی
تیری لیے زمین مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا مین نی زیادہ کر مجھکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجھکو
چپ رہنا دیر تک کہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتون آلٰہی کی اسواسطی کہ خاموشی سبب ہانکنی کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سی آتا ہی اور چاہ
بلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنی والی ہی تیری لیے اوپر کار دین کی کہ سلامت رکہتی ہی آفات زبان سی اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کے
ہی بسبب فکر خفی کی کہا مین نی زیادہ فرمائی مجھکو فرمایا بچتا رہ بہت ہنسی سی اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب اوسکی ہوتی ظلمت غفلت اور
قساوت کی اور بجھتی نور علم و معرفت کی کہ حیات دل اس مین ہی اور کہو دیتا ہی منہ کی نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونی علامت عبادت سی جیسی کہ
فرمایا اللہ تعالے نے سیماهم في وجوههم من اثر السجود اور یہ بات ضرور ہی کہ جب اثر جاتا ہی تو منہ بی نور ہو جاتا ہی اسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدن کی مانند حیات
حسی اور معنوی کی ہی کہا مین نی زیادہ فرمائی مجھکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیری نفس کو کہا مین نی زیادہ فرمائی مجھکو فرمایا
نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کی اور تائید و تقویت اوسکی کی ملامت ملامت کرنی والی کی ہی کہا مین نی زیادہ فرمائی مجھکو فرمایا باز رکہی تجھکو لوگون کے
عیبون سی وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنی سی **ف** ذکر خدا کا تمام افعال خیر کہ بہ نیت تقرب الی اللہ کے کئی جائین شامل کرتی ہین اگر اس معنی پر حمل کرین

تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کی واسطی تعمیم بعد تخصیص کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہ مراد کہین کہ تو قبیلہ ...
بعد کلمہ کی بسبب اوسکی فضل و شرف کی اور نہ ڈرا ہمین قطع تعلق کا ہی خلق سی بالکل و ثابت ہنا حق پر بغیر نظر کرنی کی طرف ہر سبب لوگون کی اور
تعریف اونکی کی فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل الیہ تبتیلا اور نفس اپنی سی یعنی عیوب نفس اپنے سی یعنی امر بالمعروف و نہی منکر لیکن عیب جوئی اور غیبت لوگونکے
کر اور اپنی تئین لیبن سب سے خوار و ناقص جان ہے تا فلندا ین خلق از خود بخبر لاجرم گوید عیب یکدگر روایت کیا ہی بیہقی نی انس سے طوبی لمن شغلہ
عیبہ عن عیوب الناس **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ
عَلَی الظَّھْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا
اور روایت انس سی کہ اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ای ابو ذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی
پشت مکلف پر اور بدن اوسکی پر یا پشت زبان پر اور بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابو ذر نی کہ کہا مین نی ہان فرمائیے فرمایا دراز
چپ رہنی کی یعنی ساتھ تفکر اور خوش خلقی کی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی نہین عمل کیا خلق نی مانند ان دو خصلتون
کی یعنی کوئی کام بہتر ان دو کامون سی نہین **ف** سبکی و آسانی دونون صفتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنی مین محنت و مشقت نہین
حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب دینی مین مشقت ظاہر و باطن کی ہی اوسکی خوش خلقی مین اسی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آسانی
اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ سراسر محنت و مشقت ہی انمین **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَھُوَ یَلْعَنُ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ فَقَالَ لَعَّانِیْنَ وَصِدِّیْقِیْنَ کَلَّا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَاَعْتَقَ اَبُوْ بَکْرٍ
یَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْدُ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر پر اس حال مین کہ وہ لعنت کہتی تہی بعضے
غلامونکو پس التفات کی حضرت نی طرف اونکی اور فرمایا کہ آیا دیکہا ہی تو نی لعنت کرنی والون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دونون صفتون
کے ہون مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتی چاہیے اور یہ حدیث گذری ابتدا ہی بصدیق ان کو لعانا ہرگز نہین جمع ہوتین یہ دونون
صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابو بکر نی اوس دن بعضی غلام اپنی کو یعنی کفارہ مین اس تقصیر کی پہر آئی ابو بکر یعنی عذر کرنیکی لیے
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ پہر نہ کرونگا مین ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین پانچون حدیثین
کہ حدیث عمران بن حطان سی اس حدیث تک ہوتی ہین **وَعَنْ** اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ یَوْمًا عَلٰی اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ وَھُوَ یَجْبِذُ
لِسَانَہٗ فَقَالَ عُمَرُ مَہْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ اِنَّ ھٰذَا اَوْرَدَنِیَ الْمَوَارِدَ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی اسلم سی کہ کہا تحقیق
حضرت عمر داخل ہوئی ایکدن ابو بکر صدیق کی پاس اس حال مین کہ ابو بکر کہینچتے تہی زبان اپنی یعنی گویا نکالڈالنا اوسکا چاہتی تہی مقصود ظاہر کرنا
زجر و قہر کا تہا اوسپر پس کہا حضرت عمر نی نہ کرو بخشی اللہ تجکو پس کہا واسطی اونکی ابو بکر نی کہ تحقیق اس زبان نی ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون مین
نقل کی یہ مالک نی **وَعَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ
الْجَنَّۃَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا
اَیْدِیَکُمْ اور روایت ہی عبادہ ابن صامت سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ متکفل و ضامن ہو واسطے میرے چہ چیزون کی واسطے
منفعت نفسون اپنی کی ضامن ہونگا مین واسطی تمہاری بہشت کا یعنی داخل ہونی بہشت کا ساتھ ایسی لوگون کی سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کرو

اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دی جاوے اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکھنے
اوس چیز کی سے کہ نہیں جائز ہے دیکھنا اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کی اور بند رکھو اپنے ہاتھ یعنی مارنے سے اور پکڑنے اوس چیز کی سے کہ حرام
ومکروہ ہے یا یہ معنی ہیں کہ باز رکھو اپنے نفسوں کو ظلم سے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ
الْبُرَاءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبدالرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بندے اللہ کے وہ ہیں کہ جس وقت دیکھے جاویں یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہیں کہ چلتے ہیں ساتھ
چغلی کے یعنی بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا اوسکو جدائی ڈالتے ہیں درمیان دوستوں کے چاہتے ہیں پاک لوگوں سے مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ
اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک اور منزہ ہیں گناہ وفساد وعیب سے متہم کرتے ہیں اونکو ساتھ گناہ اور فساد وعیب کے اور مشقت وہلاکت میں ڈالتے
ہیں نقل کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یاد کیا جاوے اللہ یعنی بسبب تعلق اور خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالی کی ایسے
مرتبہ کو پہونچے ہیں کہ آثار وانوار اوسکی اونپر احوال واطوار اونکی کی ایسے ہویدا ہیں کہ جب آنکھ اونکی جمال پر پڑتی ہے تو خدا تعالی یاد آتا ہے بسبب ظہور علامت عبادت
کی اوپر منہ اونکی کی اور بعضوں نے کہا کہ معنی اوسکی یہ ہیں کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہے جیسے کہ کہا ہے علماء نے کہ نظر کرنی عالم کی منہ پر عبادت ہے
اور کبھی ہوتا ہے کہ بسبب نظر کرنی کی صالح کی منہ پر نور ایمان ایسا باطن میں آتا ہے کہ دلکو روشن کر دیتا ہے اور حدیث میں آیا ہے النظر الی وجه
علی عبادة اور یہ حدیث تصدیق کرتی ہے معنی اول کی کہ آیا ہے کہ حضرت علی رض گھر سے نکلتے تھے اور لوگوں کی نظر اونکی چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا اله
الا الله ما اشرف هذا الفتی لا اله الا الله ما اكرم هذا الفتی لا اله الا الله ما اعلم هذا الفتی لا اله الا الله ما اشجع هذا الفتی پس دیکھنا اونکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمہ
توحید کا شرح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
اغْتَبْتُمْ فُلَانًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق دو شخصوں نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے دونوں روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا پھیر کر کرو وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار نکرو اور قضا کرو بدلی اوسکی ایک دن اور یعنی یہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہے قضا اوسکے
لیکن باوجود اسکی بھی اسی طرح رہو اور افطار نکرو اور علاوہ اوسکی بدلی رکھو احتیاطا اور کہا اون دونوں نے کس واسطے یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو اور
روزہ اور نماز کا کریں فرمایا غیبت کی تمنے فلانی شخص کے **ف** یعنی اور غیبت توڑتی ہے وضو اور روزہ کو اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ حدیث بسبیل
تغلیظ وزجر کے واقع ہوئی ہے والا حقیقت میں غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہیں لیکن کمال وثواب کو کھو دیتی ہے اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت
مفسد روزہ کی ہے پھر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کے حد سے زیادہ ہے احتیاط وتقوی اسمین ہے کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کے
کرنی چاہیے بلکہ کہا ہے علماء نے کہ اگر ہنسے یا سخن الیسی کہے اور بہت کہے تو وضو کرنا مستحب ہے واسطے ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہے اوس سے
اور روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت سے احتراز کرے شرح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ
اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا
يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی سعید اور جابر سے کہا

دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت سخت تر ہی زنا کرنی سی پس عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ کسواسطی غیبت اشد ہی زنا سی فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی پس اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی اور ایک روایت میں ہی پس توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ تعالی اوسکو یعنی اسلیے کہ حق اسکا ہی اور تحقیق غیبت والیکو نہیں بخشش کیجاتی یہانتک کہ بخشدی اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنی اسلیے کہ یہ اوسکا حق ہی اور بیچ روایت انس کے آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ زنا کرنی والا توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنی والا نہیں واسطے اوسکے توبہ نقل کیں بیہقی نے یہ تینوں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** نہیں واسطے اوسکی توبہ یعنی غالبا اسلیے کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنی والا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالی کی نزدیک بڑی گناہ کی چیز ہی اسلیے بلا جب عادت ہوتی ہی تو اوسکی برائی دل سی نکل جاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنی والا غیبت کو حقیر و حلال جانی اور ورطۂ کفر میں جا پڑی یا یہ معنی ہین کہ نہیں اوسکی لیی توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہی صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکی کی جسکی غیبت کی ہی جیسی کہ اوپر کی روایت میں گذرا ع ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ کَفَّارَۃِ الْغِیْبَۃِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَہٗ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَہٗ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ وَقَالَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ ضُعْفٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش چاہی تو واسطی اوس شخص کی کہ غیبت کی ہی تو نی اوسکی کہی تو یا اللہ بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی بیہقی نے دعوات کبیر میں کہ نام اوسکی کتاب کا ہی اور کہا کہ اسکی اسناد میں ضعف ہی **ف** بخش ہمکو یعنی اگر ہوں یہ جماعت تو یوں کہیں یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہ ہی کہ بخشش چاہنا اوس صورت میں ہی کہ نہ پونہچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جبکہ پہونچ جاوی اوسکو تو ضرور ہی بخشوانا اوس سے اسی طرح کہ خبر دی اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی ساتھ اوس چیز کی کہ کہا ہی اوسکو اور بخشواوی اوسکو اوس سی پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ کری اسکا کہ جب ہوسکی گا بخشواونگا اوس سی پس جبکہ بخشواوی گا اوس سی ہو چکا وہ کہ اوسکا حق تھا اور پھر اگر عاجز ہو اس سبب سے بسبب کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلا تو بخشش چاہی اللہ تعالی سی اور اوسکی فضل و کرم سی امیدوار رہی کہ راضی کردی اوسکی دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہی لوگوں نے بیچ توبہ غیبت کرنی والی کی کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانی کی اوس سی کہ جسکی غیبت کی ہی یا نہیں کہا بعضی عالموں نے کہ جائز ہی اور یہ ہماری نزدیک دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ اگر غیبت پونہچی ہو اوسکو جسکی غیبت کی ہی تو توبہ اوسکی یہ ہی کہ بخشواوی اوس سی اور اگر نہ پونہچی غیبت تو بخشش چاہی اللہ سی اور دل میں کہے کہ پھر ایسی حرکت نہیں کرنی کا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہیں اسلیے کہ فضائل اعمال میں کفایت کرتی ہی حدیث ضعیف بھی اور جامع صغیر میں ایک روایت انس سے مقوی اسکی ہی آئی ہی کہ الفاظ اوسکی یہ ہین کفارۃ من الغیبۃ ان تستغفر لمن اغتبتہ ع

بَابُ الْوَعْدِ

یہ باب ہی بیچ بیان وعدہ کی **ف** استعمال وعدہ کا خیر و شر میں ہوتا ہی اگر مذکور ہوں خیر اور شر کہا جاتا ہی وعدتہ خیرا و وعدتہ شرا اور اگر نہ مذکور ہوں تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہی خیر میں اور وعید اور ایعاد شر میں ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَکْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِیِّ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَنْ کَانَ لَہٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ اَوْ کَانَتْ لَہٗ قِبَلَہٗ عِدَۃٌ فَلْیَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْطِیَنِیْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَبَسَطَ یَدَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثَا لِیْ حَثْیَۃً فَعَدَدْتُّھَا فَاِذَا ھِیَ خَمْسُمِائَۃٍ قَالَ خُذْ مِثْلَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سے کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابو بکر صدیق کی پاس مال جانب علا ابن حضرمی کی سے کہ عامل تھی حضرت کے بحرین پر پس کہا ابو بکر نے جس کسی کا ہو حضرت پر قرض یا ہو حضرت کی طرف وعدہ یعنی آنحضرت نے کسی سے کچھ دینی کا وعدہ کیا ہو پس چاہیے کہ آوی ہماری پاس کہا جابر نے پس کہا میں نے وعدہ کیا مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی تین بار دونوں

یہ چاہی ایسی غیبت جسکی بخشش چاہی ہے جیسے کہ ہمیں دیا ہے استغفار میں ناکہ بخشا جاوی اور پاک ہو اور دعا اوسکی اور بخشش کے لیے قبول ہو ۱۲ اور اگر جمعہ کو تجدید ہو تو بالاجمال بھی کفایت ہے چاہئے جیسی کہ اوپر گذرا ۱۲ منہ

ہاتھ بھر کر لیجیو لی جابر نی دونون ہاتہ اپنی تین بار یعنی واسطی کہا تہا صدیق اکبر کی کہ آنحضرت نی اونسی وعدہ کیا تہا کہا جابر نی پس لیے لپ بہر کر مجکو ابو بکر صدیق نے ایکبار پس گنا مین نی اوس چیز کو کہ تہی لپ مین پس تہی وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نی کہ لو دو مثل اوسکی یعنی ہزار تا کہ زیادہ ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اوسکی کا خلیفہ کی لیی اور برابر ہی آمین ارشاد و رسمی ادب اوس مین اشارہ ہی اسپر بھی کہ وعدہ ملحق ہی ساتہ دین کی جیسی کہ آیا ہی آنحضرت سی العدۃ دین رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی و ابن مسعود

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی جحیفۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض قد شاب وکان الحسن بن علی یشبہہ وامر لنا بثلثۃ عشر قلوصا فذہبنا نقبضہا فاتانا موتہ فلم یعطونا شیئا فلما قام ابو بکر قال من کانت لہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ فلیجئ فقمت الیہ فاخبرتہ فامر لنا بہا رواہ الترمذی روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تہا بڑہاپا اور تہی حسن بن علی مشابہ حضرت کی یعنی نصف اعلی مین یہ بات کہی واسطی اثبات صحبت اپنی کی حضرت سی اسلیی کہ صغیر سن تہی صحابہ مین اور وقت رحلت کی صغیر پس کہتے ہین ابو جحیفہ کہ دیکہا مین نے آنحضرت کو باین صفت اور حکم فرمایا واسطی جماعت ہماری کی ساتہ تیرہ اونٹنیون جوان کی پس گئی ہم تا قبض کرین ان اونٹنیون کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کے پس نہ دیا ہمکو کچہ پس جب کہڑی ہوئی ابو بکر یعنی خطبہ کی لیی یا خلیفہ ہوئی کہا جو کوئی کہ ہو واسطی اوسکی لیی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنی کچہ دینی کا پس چاہیی کہ آوی پس کہڑا ہوا مین اور گیا طرف ابو بکر کی پس خبر دی مین نی یعنی اوسکی کہ حضرت نی وعدہ کیا تہا تیرہ اونٹنیون کی دینی کا پس فرمایا ابو بکر نی واسطی ہماری ساتہ دینی اونٹنیون کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یبعث وبقیت لہ بقیۃ فوعدتہ ان اتیہ بہا فی مکانہ فنسیت فذکرت بعد ثلث فاذا ہو فی مکانہ فقال لقد شققت علی انا ہہنا منذ ثلث انتظرک رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الحمساء سی کہ کہا خرید کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہ پہلی نبی ہونی کی اور باقی رہا واسطی حضرت کے میری کچہ مول پس وعدہ کیا مین نے حضرت سے یہ کہ لاونگا مین اونکی لیی بقیہ مول کو بیچ جگہ اونکی کی کہ جہان آپ بیٹہے تہی یعنی بیچ جگہہ بیع کی پس بہول گیا مین وہ وعدہ پس یاد کیا مین نے بعد تین دن کی یعنی اور لیگیا مین وہ مول تو دیکہا آنحضرت کی اوسی جگہہ بیٹہی ہوئی کہا مین نے کہ آنحضرت وہین بیٹہی ہین پس فرمایا کہ تحقیق مشقت مین ڈالا تو نی مجکو مین اسی جگہہ ہون منتظر تیرا تین دن سی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** لفظ حمساء مشکوۃ کی نسخون مین ساتہ تقدیم حا مہملہ مفتوحہ کی میم ساکنہ پر واقع ہوا ہی اور اسطرح مصابیح کی نسخون مین بہی لکہا ہی علما نی کہ یہ سہو و خطا ہی مصابیح والی سی اور اوسی کی تقلید مشکوۃ والی نی کی اور صواب ابی الحمساء ساتہ تقدیم میم کی سین پر ہی جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابون مین کو رہی اور منتظر رہنا حضرت کا واسطی پورا کرنی وعدی کی تہا نہ واسطی لینی مول مذکور کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو پورا کرنی وعدی کی اور وعدی کی پورا کرنی کا حکم سب دینون مین رہا ہی اور سب رسول محافظت اوسکی کرتی رہی ہین چنانچہ اللہ نی بطریق تعریف کی فرمایا وابراہیم الذی وفی الآیۃ **وعن** زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وعد الرجل اخاہ ومن نیتہ ان یفی لہ فلم یف ولم یجئ للمیعاد فلا اثم علیہ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ نقل کی اونہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کری آدمی اپنے بہائی سی اور نیت مین ہو پورا کرنا اوس وعدہ کا اوسکی لیی اور نہ پورا کیا یعنی بسبب کسی عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکہتا ہو اگرچہ وفا نکری گنہگار نہین ہوتا اور یہ بہی اس سی سمجہا گیا کہ جسنی وعدہ کیا اور نیت مین یہ ہی کہ نہین وفا کرنی کا اوسکو تو گنہگار ہوتا ہی برابر ہی کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا اسلیی کہ

یہ اخلاق منافقین سے ہی ہی اور بعضون نی کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کی حرام ہی اور مراد حدیث مین یہی ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق کرتی ہین علما اسپر کہ جو کوئی وعدہ کری کسی سی ایک امر ممنوع کا تو نہ وفا کری اوسکو اور وفای وعدہ واجب ہی یا مستحب اسمین اختلاف ہی جمہور علما اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہی اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہی اور عمر بن عبد العزیز بہی اونہین مین سی ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کی ساتھ انشاء اللہ کہہ لیتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بہی آیا ہی کہ فرماتی تہی لفظ عسی ☆ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كَذْبَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عامر سی کہ کہا بلایا مجکو میری مان نی ایکدن اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی میری گہر مین پس کہا میری مان نی آ کہ دون تجکو پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ارادہ کیا تہا تو نی دینی کا اوسکو کہا ارادہ کیا تہا مین نی یہ کہ دون مین اوسکو ایک کہجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اوسکو کچہہ لکہا جاتا تجپر ایک جہوٹ نقل کی یہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کیا ارادہ کیا تہا الخ آنحضرت نی یہ کہا اوسکا لڑکی کو کلام مذکور واسطی پاس خاطر اوسکی کی ہی جیسکہ بچون کی آگی وقت دینی کی تمسخر کرتی ہین اور جہوٹ بولتی ہین اور ڈراتی ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کی اس عورت سی پوچہا ☆ج

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِينٌ روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص وعدہ کری کسی سی پس نہ آیا ایک اون مین سی نماز کی وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تہا تا کہ نماز پڑہی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہ رزین نی **ف** صورت اسکی یہ ہی کہ دو شخصون نی آپس مین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانی وقت ہم دونون آوینگی اور جمع ہونگی پہر ایک اون دونون مین سی پہلی وہان گیا اور منتظر دوسرے کی آنی کا رہا تا آنکہ وقت نماز کی اور وہ دوسرا اوسوقت تک آیا پس اگر وہ شخص کہ آکر منتظر اوسکا بیٹہا تہا بعد آنی کی انتظار نکری اور نماز کی لیئی اوٹہہ کر چلا جاوی خلاف وعدہ اوسنی نکیا اور گنہگار نہین ہوتا کاہلی کہ جانا نماز کی لیئی ضروریات دین سی ہی اور اگر پہلی آنی وقت نماز کی بلا ضرورت اوٹہکر چلا جاوی برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کہانی اور پینی اور بول و براز اور مانند اونکی کی پیش آجاوی اوسکی لیئی بہی جانا جائز ہی ☆ج

بَابُ الْمِزَاحِ

باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کی **ف** لفظ مزاح ساتھ زبر میم کی مصدر ہی بمعنی خوش طبعی کرنی کی اور ساتھ پیش میم کی اسم ہی بمعنی مطائبہ یعنی خوش طبعی کی اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتی ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کی ہو اور اگر ساتھ ایذا کی ہو تو اوسکو سخریہ کہتی ہین اور یہ جو حدیث مین آیا ہی لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ تو مزاح ممنوع وہ ہی کہ جسمین افراط اور مداومت کری اوسپر اسلیئی کہ باعث ہوتا ہی ہنسنی اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سی اور فکر سی مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اوسکی ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط کر دیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم رہی ان امور سی پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بہی کرتی تہی واسطی مصلحت خوش کرنی نفس مخاطب کی اور موانست کی اور سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہی کہ یہ قول مخالف اس حدیث کی ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سی کہ کہا مارأیت احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اوسکا یہ ہی کہ حضرت کی برابر اور کوئی اپنی نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہ مختصات حضرت کی سی ہی اور اور کو ترک کرنا اوسکا اولی ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہی کہ صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتی ہین ہم سی فرمایا کہ مین نہین کہتا

اگرچہ وہ اصل کے سوا آنحضرت کی اور لوگ داخل ہین نہی مین کہ جو کچہ قدرت رکہتا ہو ستھیم ہنسی کی اوسکی حد پر اور نہ مصروف ہوئی کی اوسکی ہی بات

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ كَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا اونہی کہ تحقیق تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ ملا کرتے اور خوش طبعی کرتی ہمسی یہانتک کہ فرماتی یعنی بطریق خوش طبعی کی واسطی بہائی چہوٹی میری کی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چہوٹی بہائی میری کی ایک نغیر کہیلتا تہا ساتہ اوس کے پس مرگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** انس کا یہ چہوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی مان شریک کہ اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اوسکا نام تہا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضون نی کہا کہ مثل چڑیا کی ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضون نی کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتے ہین پس وہ جانور لعل ہوگا یا مانند اوسکی اوسکو انکی بہائی لیکر حضرت کی پاس آیا کرتی تہی جیسی کہ چہوٹی آتی ہین ناگہان وہ جانور مرگیا پہر جو وہ حضرت کی پاس حاضر ہوتا تو فرماتی ازراہ خوش طبعی کی کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہ کنیت اوسکی مقرر کی واسطی موافقت سجع نغیر کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکون کو کہیلنا جانور سی اگر عذاب نکرین اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چہوٹی کی اور داخل نہین ہی جہوٹ مین بلکہ بطریق تفاول کی ہی ؁ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہین ہمسی فرمایا کہ تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی سچ اور نہین ہر ایک تمہارا قادر اس حصر پر واسطی نہ معصوم ہونی تمہاری کی اور ظاہر تر یہ ہی کہ منشاء صحابہ کی سوال کا یہ تہا کہ آنحضرت نی منع کیا تہا اونکو مزاح سی جیسی کہ اوپر گذرا کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ مگر سچ یعنی مین مزاح کرنی مین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع کی ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کی معلوم ہو اور بہا لطریق جواز اور عدم جواز کی یہی ہی کہ اگر متضمن جہوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکی مداومت اوسپر نکرنی چاہیی کہ ہیبت و وقار کو کہو دیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سی تہا جیسی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا ؁

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا مین بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی سی چہوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کی نہین ہوتا اور حضرت کی یہ مراد تہی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نے کلام مذکور بطور خوش طبعی کی فرمایا بعد ازان متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام کی سننی والی کو کہ تامل کری اوسمین اور نہ سبقت کری اوسکی رد پر مگر بعد غور کرنی کی ؁ع

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اونکو ای دو کانون والی نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** اسمین خوش طبعی بہی ہی اور تعریف بہی ہی انس کی ذکا اور فہم اور خوب سننی اونکی کی ؁ع

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی انس سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی جب اوسنی التماس دعا کی کی آنحضرت سی واسطی دخول

ہوئی بہشت کی کہ بڑھیا داخل ہوگی بہشت میں پس پیٹھ پہیر کر بڑھیا روتی ہوئی پس فرمایا کہ کہہ دو اسکو کہ نہیں داخل ہوگی بہشت میں وہ حالیکہ وہ صفت بڑھاپے کی ہوگی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا انشأنٰهن انشاء

وہ عورت پڑھی ہوئی قرآن پس فرمایا اسکی کیا نہیں پڑھا تو نے قرآن میں کہ تحقیق ہم پیدا کرینگے بہشت کی عورتوں کو پیدا کرنا پس کرینگے

ہم انکو کنواریاں یعنی جنہوں کو بہی باکرہ اور شوہروں کی اور بہشت میں جاوینگی پس درست ہوا یہ کہنا کہ بڑھیاں بصفت بڑھاپے کی بہشت میں

نہیں داخل ہونگی نقل کی یہ رزین نے یعنی ان الفاظ کو مشکوۃ میں مذکور ہیں شرح السنہ میں کہ بغوی کی کتاب ہے ساتھ لفظ مصابیح کی ہے

ف مصابیح میں یوں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشت میں نہیں داخل ہوگی بڑھیاں پس منہ پہیرا اور گئی وہ اس حال میں کہ روتی تہی پس

فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو اسکو کہ نہیں داخل ہوگی بہشت میں وہ حالیکہ بصفت بڑہاپے کی ہوگی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا انشأناهن انشاء

فجعلناهن ابكارا **وعنه** ان رجلا من اهل البادية كان اسمه زاهر بن حرام وكان يهدي للنبي صلى الله عليه وسلم

من البادية فيجهزه رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان زاهرا باديتنا

ونحن حاضروه وكان النبي صلى الله عليه وسلم يحبه وكان دميما فاتى النبي صلى الله عليه وسلم يوما وهو يبيع متاعه

فاحتضنه من خلفه وهو لا يبصره فقال ارسلني من هذا فالتفت فعرف النبي صلى الله عليه وسلم فجعل لا يالو ما الزق

ظهره بصدر النبي صلى الله عليه وسلم حين عرفه وجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يشتري العبد فقال يا رسول الله

اذا والله تجدني كاسدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لكن عند الله لست بكاسد رواه في شرح السنة اور روایت ہے انس سے کہ

ایک شخص باہر رہنے والا تہا نام اوسکا زاہر بن حرام اور رہتا وہ تحفہ لاتا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر سے یعنی ایسی چیزیں کہ جو باہر ہوتی ہیں جنگل

ساگ اور لکڑیاں پہولوں وغیرہ کی اور سامان سفر کا درست کرتے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنے کا یعنی مدینہ سے پس فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسکی حق میں کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہے باہر کا کہ لاتا ہے ہمارے لئے باہر کی چیزیں اور ہم گماشتہ ہیں اوسکی شہر کے دیتے ہیں اوسکو

چیزیں شہر کی اور تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکہتے اوسکو اور تہا زاہر بدشکل پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن بازار میں اور وہ بیچتا تہا اسباب

اپنا پس گود میں لے لیا آنحضرت نے اوسکو پیچہے سے اس حال میں کہ وہ نہیں دیکہتا تہا آنحضرت کو یعنی پیچہے بیٹھکر دونوں ہاتھ اوسکی بغلوں کے نیچے سے نکالکر اوسکی

آنکہوں پر ہاتھ رکہدیے تاکہ پہچانے پس کہا زاہر نے چہوڑ مجکو کون ہے یہ پس کن انکہیوں سے دیکہا زاہر نے پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا

نہیں قصور کرتا تہا اپنی پیٹہ کی لگانے میں ساتہ سینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی واسطے حاصل کرنے برکت کی اور شروع کیا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرماتے تہے کون شخص ہے کہ مول لے غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہے اللہ کی پاوینگے مجکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نے لیکن نزدیک اللہ کی نہیں تو ناکارہ

نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہے اسلئے کہ وہ غلام اللہ کا تہا اور وجہ استفہام کی خریدنے سے کہ اطلاق کیا جاتا ہے لغت میں

کبہی بمقابلہ شے کی اور کہتی ہیں یہ استبدال کی یہ ہے کہ حضرت نے ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہے اس غلام کی اکرام کو یعنی اوسپر اکرام کرے یا کون بدلے

اوسکو مجسے کہ لاوے میرے پاس مثل اسکی اور ممکن ہے یہ کہ ہو قبیلہ تجرید سے پس معنی یہ ہونگی کہ کون شخص ہے اس عبد کو **وعن** عوف بن مالك

الاشجعي قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من ادم فسلمت فرد علي وقال ادخل فقلت

اكلي يا رسول الله قال كلك فدخلت قال عثمان بن ابي العاتكة انما قال ادخل كلي من صغر القبة رواه ابو داود اور روایت ہے

عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس غزوہ تبوک میں اس حال میں کہ حضرت تہے بیچ خیمے چمڑے کی پس سلام علیک کی میں نے

پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آ اور پس کہا میں نے بطریق مزاح کی آیا تمام بدن سے آوے یا تمام بدن اپنے کو درلاؤں میں یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے آ ساتھ تمام بدن

بہ

عالی حضرت کی کوئی شخص نہیں جیسا کہ ... بچون کو اکرام دیا ... اس نہیں دیکہا

عبد اللہ بن ... مراد ... ۱۲

تمام بدن کو پس داخل ہوا مین اندر خیمہ کی کہا عثمان بن ابی العاتکہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی سوا اسکی نہین کہ کہا عوف نی ورلائق کل بدن
اپنی کو واسطی چہوٹی ہونی قبہ کی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کبہی صحابہ بہی مزاح کرتی تہی حضرت سے مقام بی تکلفی مین ع **وعن النعمان**
بن بشیر قال استاذن ابوبکر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت عائشۃ عالیا فلما دخل تناولہا لیلطمہا وقال
لا اراک ترفعین صوتک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحجزہ وخرج ابوبکر مغضبا
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج ابوبکر کیف رأیتنی انقذتک من الرجل قالت فمکث ابوبکر ایاما ثم استاذن
فوجدہما قد اصطلحا فقال لہما ادخلانی فی سلمکما کما ادخلتمانی فی حربکما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلنا قد فعلنا
رواہ ابوداؤد اور روایت ہے نعمان بن بشیر سی کہ کہا اذن آنی کا چاہا ابوبکر نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند جب داخل ہوئی گہر مین ابوبکر
پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ مارین اونکو اور کہا نہ دیکہون مین تجکو یعنی بعد اسکی کہ بلند کری تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس شروع کیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ روکتی تہی حضرت صدیق کو یعنی مارنی حضرت عائشہ کی سی اور نکلی ابوبکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکلی ابوبکر کسطرح دیکہا تو نی
مجکو ای عائشہ کہ چہڑایا مین نی تجکو اس شخص سے یعنے ابوبکر سی کہا عائشہ نی پس ٹہرے کی حضرت ابوبکر نی کئی دن یعنی نہ آئی ملازمت آنحضرت مین کئی دن یعنی بسبب خفگی کی کہ
عائشہ سی کہتی تہی یا بسبب شرمندگی کی حضرت سی پہر آئی دروازہ پر اور اذن آنی کا چاہا پس آئی اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح مین بیٹہی پس کہا ابوبکر صدیق نی
اون دونو کو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح مین جیسی کہ داخل کیا تمنی مجکو اپنی لڑائی مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کیا ہمنی تحقیق کیا ہمنی داخل کیا تمکو صلح مین مکرر
تاکید کیلیے فرمایا نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** ظاہر مزاح اسمین فعل آنحضرت کا ہی کہ عائشہ کو کہا کس طرح دیکہا تو نی مجکو کہ چہڑایا تجکو اس شخص سے اور نہی
نفرمایا کہ تیری باپ سی گویا آنحضرت نی بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سی بقصد مزاح کی ع **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا تمار اخاک ولا تمازحہ ولا تعدہ موعدا فتخلفہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سے
اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ جہگڑ تو اپنی بہائی سی اور نہ مزاح کر اوس سی یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ
خلاف کری تو اوسکو اور حضرت شیخ رحمہ نی یہ ترجمہ کیا ہی کہ نہ وعدہ کر وعدہ کر پس خلاف کری تو اسکو یعنی جو وعدہ کو پورا کر یا سری سی وعدہ کری مت اور راہ
وعدہ کرنی کی بند کرتا خلاف وعدگی مین نہ پڑی تو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ع

باب المفاخرۃ والعصبیۃ

باب ہی بیچ بیان مفاخرت اور عصبیت کے **ف** صراح مین ہی فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا باب نصر سی تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کی متفخر متکبر
مفاخرت برابری کرنی فخر مین افتخار و تفخر بڑہانا ایک کو دوسری پر اور مفاخرت اگر حق مین ہو اور واسطی حق کی ہو اور واسطی مصلحت دین کی اور اظہار
قوت کی اعدای دین تو جائز ہی اور اصحاب و سلف سی آیا ہی اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کی ہو تو مذموم ہی اور اکثر استعمال اسکا عرف مین بامعنی
آتا ہی اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اوسکو کہتی ہین کہ حمایت اپنی قوم کی کری اور اونکی لیے غصب کری اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کرے اوسکی لیے کذا فی
القاموس اور صراح مین کہا کہ عصبہ بیٹی اور اقربا باپ کی جانب کی اور تعصب اصل مین معنی تشدید اور سخت کرنی کی آتا ہی چنانچہ اسلیئی پٹہی کو عصب
کہتی ہین کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑون بدن کا ہی اور آدمی بہی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سی اور متعصب وہ کہ تعصب کرے اپنی قوم کی لیے اور وہ کہ جدل اور خصومت
کری ایک مذہب مین واسطی اظہار قوت و شدت کی اور تعصب بہی اگر حق ہو اور متضمن ظلم کو نہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کی ہو مذموم ہی اور اکثر
اطلاق اوسکا ظلم و ناحق مین آتا ہی جیسی کہ معلوم ہوگا حدیثون سی کہ ذکر کی جاوین گی ع

الفصل الاول

فصل پہلا **عن ابی ہریرۃ**
قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اکرم فقال اکرمہم عند اللہ اتقاہم قالوا لیس عن ہذا نسألک قال

فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِّي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کونسا آدمی بزرگ ہی فرمایا بزرگ تر اونکا نزدیک خدا کی پرہیزگار اونکا ہی یعنی اگر بزرگی ذاتی پوچہتی ہو کہ اوسین اعتبار منسوب ہونیکا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتہ خصائل اونکی کی اور خصائل نفس اپنی کی نہو وہ تقوی ہی کہا صحابہ نی نہین اس بات سی پوچہتی ہم آپ سی فرمایا آنحضرت نے یعنی اگر بزرگی حسب ونسب سے پوچہتی ہو تو بزرگ لوگون کا اون مین سی یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پروتا دوست خدا کا یعنی طرح طرح کی بزرگیان جمع ہو گئے ہین کہ خود بہی نبی ہین اور تین پشت بہی اونکی نبی ہین اور پردادا اونکی لقب خلیل اللہ کا ملا ہی کہ اللہ تعالی نی اونکو دوست خالص بنایا اور وہ متصف تہی ساتہ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کے دین و دنیا مین پس اس اعتبار بزرگتر وہ تہی کہا صحابہ نے نہین اس بات سی پوچہتی ہم آپ سی فرمایا پس اصول اور حسب اور نژادون عرب سی سوال کرتی ہو مجہسی کہ ساتہ فضائل اور خصائل اپنی کی اور باپون اپنی کے افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتی ہین اور ایک دوسری کو اپنی مین ساتہ ان صفات کی بزرگی کرتی ہین بلا اعتبار تقوی اور نسب کے کہا کہ ہان یہ پوچہتی ہین فرمایا بہترین تمہاری جاہلیت مین بہتر تمہاری ہین اسلام مین یعنی جو کہ جاہلیت مین بزرگتر اور رئیستر اور پسندیدہ تر تہی وہی بزرگتر اور عزیزتر ہین اسلام مین جس وقت کہ فقیہ و دانا ہون ساتہ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جنکی جوہرات مین صفات تہین کہ ساتہ اونکی ممتاز و متعین تہی جاہلیت مین ساتہ اون صفات کی اسلام مین بہی معزز و مکرم ہوئی غایت یہ کہ جاہلیت مین ساتہ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کی ملوث و مظلوم تہی اور ساتہ ہوای شہوت نفس کے گرفتار اب ساتہ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کی مطہر اور منور ہوئی اور تابعدار حق کے اور اس تقریر سی ظاہر ہوا کہ مراد معادن سی وہی ذوات و اشخاص لوگون کی ہین جیسی کہ اور روایت مین آیا النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اٰخر کہ کتاب العلم مین مذکور ہی

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پروتا ابراہیم کا نقل کی یہ بخاری نی

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ فِي يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ يَعْنِي بَغْلَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا براء نی کہ دن جنگ حنین کی تہا ابوسفیان بن حارث پکڑنی والا باگ خچر اونکی کی یعنی خچر آنحضرت کی پس جبکہ گہیر لیا حضرت کو مشرکون نی اوتری یعنی خچر پر سی پس شروع کیا کہ فرماتی تہی اس رجز کو مین ہون نبی نہین کچہہ جہوٹ اسمین مین ہون بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نی پس نہین دیکہا گیا لوگون مین سی اس دن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت خچر کو ہانکتی تہی تا حملہ کرین لشکر مشرکین پر پس جبکہ گہیر لیا اونہون نی اوتری اسمین دلیل ہی اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کی کہ ایسی معرکہ مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئی تہی اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تہی اور آپ خچر پر سوار تہی اور حملہ کرتی تہی اور جب چہوڑا اونہون نی پیادہ ہوئی اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنی سی منع فرمایا ہی آنحضرت نی لیکن یہ فخر کرنا اس طرح کا نہین کہ جو ممنوع ہی کہ وہ وہ ہی کہ بروجہ جاہلیت کی بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کی ہو اور یہ فخر کرنا مقابلہ مین کفار کی تہا کہ وہ جانتی تہی اور یہ بہی تہا کہ بعضی لوگ اہل کتاب کی اگلی کتابون مین سی پہلی ظہور حضرت کی خبر دیتی تہی ساتہ ظاہر ہونی امر نبوت اونکی کی اور

نشانیون نبوت کی کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب مین سی پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتی تھی کہ مین ہی پیغمبر خدا اور اولاد عبد المطلب سے ہون نشان دیتی تھی ساتھ ظہور پیغمبری کی ع ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای بہترین خلق پس فرمایا یہ بہترین خلق کی ابراہیم تھی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت افضل خلق و سید انبیا ہین پس ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئی جواب اوسکا تین طرح پر دیا ہی علما نی ایک تو یہ کہ آنحضرت نی یہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت خلت اور باپ ہونی کی جیسی کہ ایک شخص کہ اوسکا حق ہی ساتھ تعظیم و تقدیم کی وہ اوسکو اپنی پر مقدم رکھی اور تعظیم کری دوسرا یہ کہ یہ حضرت نی پہلی اسکی فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہین یا مراد یہ ہی کہ ابراہیم بہترین خلق کی اپنی وقت مین تھی ولیکن عبارت مطلق لائی واسطی مبالغہ کی ع ح

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری جیسی کہ زیادتی کی نصاری نی بیچ تعریف بیٹی مریم کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوا اسکی نہین کہ مین بندہ خدا کا ہون پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہی کہ بندہ حقیقی وہی ہین اور سب سے کامل تر اس صفت مین اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کے ہی

وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نی وحی بھیجی طرف میری کہ تواضع اور فروتنی کرو یہانتک کہ نہ فخر کری کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کری کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ فخر بطریق تکبر و ستم کی ہو حرام ہی ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ باز آوین قومین کہ فخر کرتی ہین ساتھ باپون اپنی کی کہ مر گئی سوای اسکی نہین کہ وہ کوئلی دوزخ کی ہین یا البتہ ہونگی ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آوین گی فخر کرنی سی ہونگی خدا کی نزدیک خوار تر کرم نجاست کے سی کہ ڈھکیلتا ہی نجاست کو ساتھ ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالی نی دور کی تمسی نخوت جاہلیت کے اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھ باپون کے نہین آدمی مگر مومن متقی ہی یا فاجر بدکار یعنی پھر فخر کرنا ساتھ باپون کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہین اگر متقی ہی تو وہ خود عزیز ہی ساتھ باپون کی فخر کرنیکی کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکی کی ہی اور اگر فاجر ہی تو ذلیل ہی نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنے کی کیا جگہہ تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا ہوئی مٹی سی یعنی اور مٹی خوار و پست ہی تعزز اور ترفع اوسکو سزاوار نہین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** مگر کوئلی دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ مین سوختہ اور سیاہ ہوتی ہین مانند کوئلون کی وارد اسکا مشرکون کی حق مین ہی کہ بالیقین دوزخ مین ہین اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کے اعتبار کرین اوسکو بھی محتمل ہی اسلیی کہ مرنا اونکا ایمان پر معلوم نہین پس کیا جگہہ فخر کرنی کی ہی اور لفظ خرا ساتھ پیش خ اور زبر کی ہی اور ساتھ سکون ر کی اور آخر مین ہمزہ بمعنی پلیدی کی تشبیہ دی آنحضرت نی فخر کرنی والون کو ساتھ باپون کی کہ ایام جاہلیت مین مری ہین ساتھ کرم نجاست کے

اور تشبیہ دی اونکی ایرون او ابھرنی ایرن ساتھ پلیدی کی اور تشبیہ دی اونکی فخر کرنی کو ساتھ ایرون کی ساتھ ... اور ...

کسی سنسے دوش دیدم کہ اہلی بیگفت سپد رمن و زیرشان بودہ است + باوجودی کہ نیست سلوم + خود گرفتم کہ انجنان بودہ است + ہیچکس دید کہ کہ گہ خود رست + لیکن ہمہ قدیم زمان بودہ است ح **وَعَن** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا یعنی میری باپنے یعنی عبد اللہ نے کہ صحابی ہی جیسی کہ ابوداود وغیرہ نے کہا ہی گیا مین بیچ جماعت کے کہ بطریق ایلچی گری کی بہیجا تہا بنی عامر نی اونکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنے یعنی بعد پہونچنی کی کہ آپ سردار ہین ہمارے فرمایا سردار خدا ہی پس کہا ہمنے آپ بہتر ہین ہمارے ازروی بہترائی کی اور بزرگترین ہمارے ازروی بخشش مین پس فرمایا کہو یہ بات یا اس سی ہی کمتر یعنی مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتہ ایسی چیز کی کہ لائق خالق تعالی کی ہو نہ مخلوق کی یعنی اسقدر کہہ سکتی ہو بلکہ اگر اس سی ہی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ مین نجاؤ بہتر ہی اور نہ وکیل پکڑی تمکو شیطان نقل کی یہ ابوداود نی **ف** اور نہ وکیل پکڑی تمکو شیطان کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کی اوسکی طرف سی کہنی لگو اور لفظ جری ساتہ زبر جیم اور زیر را اور تشدید یے کی وکیل کو کہتی ہین کہ جاری مجری موکل اپنی کی ہی اور لا یستجرینکم ساتہ ہمزہ کی جگہہ ی کی ہی پڑہا ہی جرات سی یعنی دلیر و بیباک نکردی شیطان تمکو کہ کہو جو کچہہ کہ چاہو اور سردار خدا ہی یعنی وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سبکی دست قدرت اوسکی مین ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علما نی کہ انکار آنحضرت کا اس جماعت اس سبب سی تہا کہ اونہون نی خطاب کیا آنحضرت کو اس طرح کہ ساتہ امرا اور روسا قوم و قبائل کی کرتی ہین اور چاہیی یون تہا کہ خطاب کرتی ساتہ لفظ نبی اور رسول کی کہ اعلی مراتب بشری ہی نہ انکار تہا بسبب ثابت کرنی اصل سیادت اونکی کی اسلیی کہ وہ سردار اولاد آدم کی ہین بلا شبہہ ح **وَعَنِ** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی حسن سی اونسی نقل کی یہ سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** حسب کہتے ہین فضیلتون اور خصلتون کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنی بزرگون کی پس فرماتی ہین کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگون کی یہی مال ہی کہ مرد بغیر مال کی سبکی نزدیک بیقدر و خوار ہی اور کرم نام و اسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک اللہ تعالی کی اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر تقوی کی کوئی فضیلت اعتبار نہین رکہتی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ح **وَعَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلَا تَكْنُوا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو کوئی کہ نسبت کری ساتہ نسبت جاہلیت کی پس کٹواؤ اوسکو ہن باپ اوسکی کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** لفظ ہن ساتہ زبرہ اور تخفیف نون کی اور نہایہ مین ہی ساتہ تخفیف و تشدید کی ہر چیز قبیح کو کہتی ہین کہ نام اوسکا نہ لی سکین اور اوپر ستر مرد اور عورت کی بہی اطلاق کرتی ہین پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کری ساتہ باپ داداؤن اپنی کی کہ ایام جاہلیت مین گذری ہین پس کٹواؤ اور اوسکی منہ مین ڈلواؤ یعنی کہو اوسکو کہ کاٹی اور منہ مین ڈالی ستر باپ اپنی کا اور کنایہ نکہو ستر کو بلکہ صریح نام اوس ستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی تا مفاخرت نکرین ساتہ اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ جو کوئی چلی طریقہ اہل جاہلیت پر بیچ رسوم جاہلیت کی قبیلہ برابر کہنی اور لعنت کرنی اور عار دلانی اور گالی گلوج کرنی لوگون کی سی پس ذکر کرو صراحۃً نہ کنایۃً واسطی اوسکی قبائح باپ اوسکی کی قسم سی مانند بتون سی اور زنا کرنی سی اور شراب پینی سی اور مانند اونکی کے تا کہ ... وہ کہیی ...

ہی اور ابورہ رہی نکری ہاتہ ع **وَعَنْ** عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْ عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِّنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ
هَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِيُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی عقبہ سی کہ نقل کی ابی عقبہ سی اور تہا
وہ مولی یعنی بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس سی تہا کہا ابو عقبہ نی کہ حاضر ہوا مین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد مین پس مارا مین نی ایک
شخص کو مشرکین سی یعنی تیغ یا نیزہ یا تلوار پس کہا مین نی لی تو یہ ضرب میری طرف سی اور مین ہون غلام فارس کا یعنی دلیر و بہت مارنی والا پس کہا آنحضرت نے
طرف میری اور فرمایا کیون نکہا تو نی کہ لی مجہسی اور مین غلام ہون انصاری نقل کی یہ ابوداودنی **ف** یعنی اگر اسمقام مین نسبت انصار کی طرف کرتا
کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کی ہین اور بحکم مولی القوم منہم کی تو اونہین سی ہی تو یہ بہتر ہوتا نہ مجوس کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہین
اور مولی بعض انصار کا عادت یون تہی کہ اہل عجم جو ایمان لاتی اور ہجرت کرتی تو بیچ سایہ تولیت اور حمایت اصحاب کی مہاجرین اور انصار مین سے
پناہ پکڑتی تہی اور باگ اختیار اپنی کی نیک بدمین انکی ہاتہ مین دیتی اور اسکو موالا موالات کہتی تہی اور یہ ایک قسم مولی عتاقہ ہی یعنی غلام آزاد کردہ شدہ
اور ابو عقبہ صحابی تہی نام اونکا رشید تہا ساتہ پیش آ اور مرثیہ پین کی اور عبدالرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی ع **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی
ابن مسعود سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ مدد کری اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کی ہی کہ گر پڑا کنوین مین
پس وہ کہینچا جاتا ہی ساتہ دم اپنی کی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی جو کوئی بلند کری نفس اپنی کو ساتہ مدد کرنی قوم اپنی کی باطل پر یا مشکوک پر
پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہی کہ کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنی بیگناہ کی کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اوسکی نکالنی کی نرہی اور
بعضون نی کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتہ اونٹ ہلاک ہونی والی کی ایسی کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونی والا ہی اور مشابہت دی اونکی مددگار کو
ساتہ دم اوس اونٹ کی جیسی کہ کہینچنا اونٹ کا ساتہ دم اوسکی کی نہین خلاص کرتا ہی اوسکو مہلک سی اسی طرح یہ مددگار نہین خلاص کری گا اونکو کنوین
ہلاکت کی سی کہ پڑی ہین وہ اوسمین ع **وَعَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ
عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا واثلہ نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنی جاہلیت فرمایا کہ مدد کری تو
قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچہا ہی جیسی کہ حدیث آیندہ مین فرمایا ع
وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ
يَاْثَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہماری آگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بہتر تمہارا
وہ ہی کہ دفع کری لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی جبتک کہ گنہگار نہو یعنی بسبب اس دفع کرنی کی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اگر کہا جاوی کہ وہ دفع
ظلم کرتا ہی دفع ظلم سی ظلم مین کیونکر پڑی گا جواب اسکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان سی ظلم کی دفع کرنی پر تو اوسکو ہاتہ سی مارنا روا نہین اور اگر مارنی سے
حاصل ہو تو جان سی مارڈالنا روا نہین اور اگر قدر حاجت سی زیادتی کری تو ظلم و تعدی ہی ع **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہم مین سی یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے
وہ شخص کہ بلاوے لوگون کو طرف عصبیت کے یعنی باعث ہو لوگون کو کہ حمایت کرین اونکی باطل پر اور نہین ہم مین سی وہ شخص کہ جنگ کری بسبب

عصبیت کی اور نہیں ہم میں سی وہ شخص کہ مری اوپر عصبیت کے نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یہہ تقدیر عصبیت یعنی حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور بطریق
ظلم کی ہو مذموم و ممنوع ہی **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبک الشیء یعمی ویصم رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی ابی درداء سی اوسنی نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوست کہنا تیرا کسی چیز کو اندہا اور بہرا کردیتا ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف یعنی محبوب میں اگر برائی دیکہتا ہی تو اچہی معلوم ہوتی ہی اور اگر اوس سی بد سنتا ہی تو اچہا جانتا ہی بسبب غلبہ محبت کی محبوب چیز کے
عیب نہ دیکہتا ہی اور نہ سنتا ہی طیبی نے کہا یہ مراد ہی کہ محبت اندہا اور بہرا کردیتی ہی محب کو غیر محبوب سی کہ سوای جمال اوسکی کی نہ دیکہتا ہی اور نہ سوائے
کلام اوسکی کی سنتا ہی اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ وارد ہوئی ہی بیچ حق اوس شخص کی کہ حمایت کرتا ہی کسیکی
باطل پر بسبب محبت اوسکی کی نہ حق دیکہتا ہی اور نہ سنتا ماری محبت کے حمایتی بن رہا ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبادۃ بن
کثیر الشامی من اہل فلسطین عن امرأۃ منہم یقال لہا فسیلۃ انہا قالت سمعت ابی یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت یا رسول اللہ من العصبیۃ ان یحب الرجل قومہ قال لا ولکن من العصبیۃ ان ینصر الرجل قومہ علی الظلم رواہ احمد
وابن ماجہ اور روایت ہی عبادہ بن کثیر شامی سی کہ تہا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہی ایک عورت سی کہ تہی اونمین سی کہا جاتا تہا اوسکو فسیلہ اوس عورت نے
کہا کہ سنا مین نی اپنی باپ سی کہ کہتا تہا پوچہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس عرض کیا مین نی یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہی دوست
رکہنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہ ہی کہ مدد کری مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نی **وعن** عقبۃ بن
عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسابکم ہذہ لیست بمسبۃ علی احد کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع
لم تملؤوہ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا رواہ احمد والبیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ نسب تمہاری نہیں ہین جگہہ برا کہنی اور سبب
عار کی اوپر کسی کی تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسری صاع کی نہیں بہرتی تم اوسکو نہیں واسطی کسی کی کسی پر بزرگی مگر ساتہ دین
اور تقوی کی کفایت کرتا ہی شخص کو برائی مین یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنی والا بخیل نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف**
برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت مین طرف ایک باپ کی اور قریب ہو تم مانند قریب ہونی اوس چیز کی کہ پیمانہ مین ہی یا برابر ہونے
اوسکی کی ساتہ پیمانہ کی جسوقت کہ نہ بہری پورا اور تقوی کی یعنی بچنی کی شرک خفی وجلی سی اور احتراز کی کبائر وصغائر سی حاصل یہ کہ سب
لوگ مرتبہ نقصان وخسران مین ہین مگر صاحب تقوی وکمال دیندار جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی سبحانہ تعالی نی والعصر ان الانسان لفی
خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی اور حضرت شیخ رح نی طیبی سی یہ معنی نقل کیے ہین کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک
ایک دوسری کی نقصان مین مانند طف صاع کی کہ نہ بہرا ہو اور طف صاع نزدیک بہرنی کی پیمانہ یعنی نزدیک وبرابر ہو نقصان مین
اور نہ پہونچنی مین درجہ کمال کو بسبب ہونی تمہاری کی اولاد آدم کہ پیدا کیے گئی ہین خاک سی **باب البر والصلۃ** باب ہے
بیچ بیان بر وصلہ کی **ف** بر ساتہ زبر بے کی بمعنی احسان ونیکی کی ہی اور مراد یہان نیکی کرنی ساتہ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہی اور صلہ
لغت مین بمعنی ملانی اور پیوند کرنی کی ہی اور مراد یہان انعام واحسان ہی ساتہ اقارب کی **الفصل الاول** فصل پہلی
عن ابی ہریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم
من قال ابوک وفی روایۃ قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک ادناک متفق علیہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ایک

شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہے ساتھ اچھی صحبت کے یعنی نیکی کی فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون ہے فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نے پھر کون فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار میں فرمایا کہ باپ لائق تر ہے اور بیچ ایک روایت کے فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیوں میں ترتیب قرب کے معتبر ہے کہ جو بہت قریب ہے مقدم تر اور مستحق تر ہے ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ ماں کے لیے تین حصہ احسان ہے بہ نسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اوٹھاتی ہے بوجہ حمل کا اور مشقت جننے اور محنت دودہ پلانے کی اور فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ حق والدہ کا بہت تاکید ہے حق باپ سے اوس نیکی واحسان کرنا اوسپر واجب ہے اور موکد تر ہے اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونوں کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونوں کی حق کی مشکل ہو جیسیکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنی حق دوسری کی آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم واحترام میں حق باپ کا غالب کرے اور خدمت وانعام میں حق ماں کا اور یہ ہے ماں باپ کی حقوق میں سے ہے کہ اونسے تواضع اور تملق کرے ہمیشہ اور انکی خدمت کرے یہانتک کہ راضی ہوں وہ اور مباح چیز میں اطاعت ونیکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہوں اور آواز اپنی اونکی آواز سے بلند نکرے اور اونکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام میں اونسے پہل نکرے اور امر معروف و نہی منکر میں نرمی کرے اور ایک بار کہے اگر قبول نکریں سلوک کرے اور دعا واستغفار میں مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہے بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم عم کی اپنے باپ کو **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُہٗ رَغِمَ اَنْفُہٗ رَغِمَ اَنْفُہٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدُھُمَا اَوْکِلَاھُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہے وہ یا رسول اللہ کہ جسکی حق میں آپ یہ بد دعا کرتے ہیں فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑہاپے کی ایک کو اون میں سے یا دونوں کو پھر نہ داخل ہو بہشت میں یعنی خدمت و نیکی نہ کی اور اونکو اپنے سے راضی نرکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ فِیْ عَھْدِ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَھِیَ رَاغِبَۃٌ اَفَاَصِلُھَا قَالَ نَعَمْ صِلِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اسماء بیٹی ابی بکر کی سے کہ کہا آئی میری پاس ماں میری یعنی مکہ سے مدینہ میں اور وہ تھی مشرکہ بیچ زمانہ صلح قریش کی یعنی یہ آنا اوسکا اوس وقت میں تہا کہ آنحضرت نے قریش سے عہد و صلح کی تہی کہ اونسے لڑنے کے نہیں اور یہ حدیبیہ میں تہی پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہے میری پاس اور وہ بیزار ہے اسلام سے آیا پس سلوک کروں میں اوس سے فرمایا کہ ہاں سلوک کر اوس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہوں تو بھی اونسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَیْسُوْا لِیْ بِاَوْلِیَاءَ اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰہُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنْ لَھُمْ رَحِمٌ اَبُلُّھَا بِبَلَالِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان کی نہیں میری دوست سوای اسکی نہیں کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیکبخت مومنین لیکن واسطے اونکی ناتا ہے یعنی مجھسے تر کرتا ہوں میں اوسکو ساتھ تری اوسکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکہا ہے علماء نے کہ آنحضرت نے صریح نام فلانے کا لیا تہا اور راوی نے کنایہ کیا کہ لفظ فلان کر ذکر کیا خاطر اوقت روایت کی ذکر کرنے نام سے صراحۃً خوف کرتا ہوگا فتنہ کا اور بیچ نسخوں اصول کی بعد از لفظ ابی کی سفیدی چھوڑ دی ہے اور نام نہیں لکہا بسبب علت مذکورہ کی اور مراد ابی فلان سے ابو لہب ہے اور بعضوں نے کہا ابوسفیان یا حکم بن العاص ظاہر یہ ہے کہ یہ علی العموم ہے یعنی مراد ہیں طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کی اور نہیں میری دوست جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیائہ الا المتقون اور مراد صالحین سے جنس صلحا ہیں نہ ایک مخصوص اور بعضوں نے کہا کہ ابو بکر رض مراد ہیں اور بعضوں نے کہا کہ حضرت علی رض اور تر کرتا ہوں الخ یعنی کچھ دیتا ہوں اونکو کہ اوس سے ضرورت

اور نفع ہو چونکہ تری اور نرمی اسباب اوسکے اشیا کی ہی اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی ہی کوکہ معنی تری کی ہی استعارہ کرتی ہین اہل عرب صلہ رحم یعنی ناتے
کی اور یبس کوکہ معنی خشکی کی ہی واسطی کاٹنی ناتی کی ؏ وَعَنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ
عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَکَرِهَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت
ہی مغیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اسد تعالی نی حرام کی تمپر ایذا دینی ماؤن کی اور گاڑنا جیتے لڑکیون کا کہ جاہلیت
مین کرتے تہے بسبب ڈر فقر و عار کے اور حرام کی تم پر بخیلی اور گدائی کرنے اور مکروہ رکہے واسطے تمہارے قیل و قال
اور بہتایت سوال کی اور ضائع کرنا مال کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطی غالب ہونی حقوق اونکی کی جیسی کہ پہلے
معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونی دلون اونکی کی کہ ذرا سی بات مین رنجیدہ ہو جاتی ہین یا بسبب تقصیر و سستی کرنی اولاد کی اونکی حقوق مین اور لفظ منع
ساتہ جزم اور زبر نون کی اور ساتہ زبر عین کے بنا بر اسکی کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اوس سی بخل و امساک ہی اور لفظ ہات بمعنی آت کے کہ امر ہی ایتا سے
دینے کی اور عبارت ہی طلب و سوال سی اور لکہا ہی علما نی کہ مراد نہ دینا حقوق واجبہ کا ہی مال مین اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کے
مال مین سی اور بعضون نی کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سی اموال مین اور افعال مین اور اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا
کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سی اور تکلیف دینی اونکو ساتہ بجا لانی اوس چیز کی کہ واجب نہین اونپر اور کرہ ساتہ زیر رے کی اور ایک نسخہ مین ساتہ تشدید
رے اور زبر اوسکی کی اور قیل و قال ساتہ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل ماضی مجہول و معلوم سی ہی اور مقصود منع ہی اوس چیز سی کہ لوگ باہم اکٹہے بیٹہکر فضول
باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانی نی ایسا اور نہی قیل و قال سی اوس صورت مین ہی کہ واسطی تحقیق کسی امر کے نہو و الا واسطی تحقیق اوس چیز کی کہ حقیقت
اوسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کی نقل کرین حرام نہین اور بعضون نی کہا کہ مراد قیل و قال سی بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوت قلبی
پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضائع کرتا ہی اور بہتایت سوال کی کتنی ہی معنی لکہی ہین علما نی ایک تو یہ کہ بہت پوچہنا یا پنچہی اور تجسس احوال لوگون کی سے
اور دوسری بہت سوال کرنا علم مین واسطی امتحان اور اظہار فضیلت و جہگڑنے کی ہمین اور تیسری بہت پوچہنا آنحضرت سی کہ سبب ایذا دینی اور باعث تنگی
و تشدید کا ہی احکام مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنی مال کی سے اسراف اور خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق مین جیسی کہ
کوئی تمام یا بعض مال اپنا کسیکو دیدی اور اہل حقوق اوسکی محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدی یا آگ مین جلادی یا کسی فاسق کو دی کہ غیر مرضی حق مین
صرف کری اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہی تو اوسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکہتا اور اگر حرام و مکروہ ہے
تو بی شبہہ ضائع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اوس جگہہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوس سے
نکلتے ہون جیسیکہ صرف کرنا بیچ بنانی مکانون و رو دراز کی بغیر حاجت کے اور بیچ مزین کرنی اونکی کی وسعت و فسحت مین ہی کہ احتیاج اوسکی نہین ہوتی
اور اسراف خرچ کرنی مین اور توسع بیچ پہننی اچہی کپڑون کی اور کہانون لذیذ کی زیادہ حد اعتدال سی واسطی نرمی حظ نفس کے اور تفاخر کی بغیر رعایت
جانب فقرا و محتاجون کی جیسی کہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کی حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب و غلظت طبع کی ہی اور ایسے
ہی آراستہ کرنا باسنون اور تلوارون و ہتیارون کا ساتہ سونی اور جواہر کی اور رہانت انکی کی اور ریباکی اور بیقیدی بیچ و شرا مین ساتہ اوٹہانی غبن فاحش
اور مقرر کرنی مدتون دراز کی اور مانند انکی کی سب داخل بیچ ضائع کرنی اور اسراف کی ہی ؏ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْهِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَهَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ
فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَیَسُبُّ اُمَّهٗ فَیَسُبُّ اُمَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ

کیا کسی نے گالی دیتی اپنی ماں باپ کو عرض کیا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنی ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنی یہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبیرا اور
نادر اور مجازاً اکثر لیکن تم اوسکو نہیں جانتی ہو پہچان کی ایسکو گالی دیتا ہی کہ شخص کسی کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اوسکے باپ کو اور گالی دیتا ہی کسیکی ماں کو پس وہ
گالی دیتا ہی اسکی ماں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چونکہ یہ باعث گالی دینی ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر حال کہ
ہو گناہ کبیرہ ہی ایسی کہ وہ اصل عقوق کی ہی سو گویا در خویش دوست اپنی دشنام دہ بادر من بود اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب ہو واسطہ فسق و فساد کا
ہو وہ بھی فاسق ہی اور وہ اصل ہی اوسکے گناہ میں ش ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ابر البر صلة الرجل
اهل ود ابيه بعد ان يولي رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نیکتر نیکیوں سے احسان کرنا
آدمیوں کا ہی اپنی باپ کی دوستوں سے بعد از مرنی یا غائب ہونے باپ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی باپ کے گیا ہو یا سفر میں ہو اوسکی پیچھے اوسکی دوستوں سے احسان
کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی کی نہایت نیکی کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
احب ان يبسط له في رزقه وينسأ له في اثره فليصل رحمه متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص چاہے کہ کشادگی کیجاوی اوسکی روزی میں اور تاخیر کیجاوی اوسکی اجل میں یعنی عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنی ناتی داروں سے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اثر اصل میں معنی نشان پاؤں کی ہی چلنی میں زمین پر اور یہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم میں پڑتا پس ختم
سے مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل میں سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہیں نہ زیادہ ہوتی ہیں نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نے اذا جاء اجلهم لا يستاخرون
ساعة ولا يستقدمون جواب اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سے پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت
قلب کا ہی یا درازی عمر ساتھ بقائی نام نیک کی ہے جہان میں یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اوسکی دعا کریں اور نام نیک اسکا باقی رکھیں گویا بقا ہی اولاد
پیدایش ثانی ہی مرد کی لیے اور حقیقت میں حق سبحانہ تعالی نے سلوک کرنی کو ناتی داروں سے سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نے
ہر چیز کی لیے سبب پیدا کیا ہی جسکی لیے چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ اور عمر اوسکی دراز کری توفیق ادای حقوق کی بخشتا ہی اور لکھا ہی علما نے
کہ یہ محو و اثبات بنسبت خلق کی ہی جیسے کہ لوح محفوظ میں لکھا کہ عمر اسکی ساٹھ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کری چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوینگے اور نسبت
علم حق تعالی کی تغیر و تبدیل نہیں اور بات یہ ہی کہ جب شارع نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیے نہ مناقشہ کرنا شان سعادت یہ ہی کہ مجرد سننی ان خبروں کی کام
عمل اوسپر کریں اور حقیقت حال اوسکی سپرد اللہ تعالی کی کریں نہ یہ کہ بحث کریں اور چون و چرا میں پڑیں ش ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ الخلق فلما فرغ منه قامت الرحم فاخذت بحقوي الرحمن فقال مه قالت هذا مقام
العائذ بك من القطيعة قال الا ترضين ان اصل من وصلك واقطع من قطعك قالت بلى يا رب قال فذاك متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کی اللہ نے خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی میں اسطرح پر کہ وقت
پیدایش کی ہونگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنی سی کھڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتی نے یہ ہی جگہہ کھڑی ہونی پناہ
پکڑنی والی کی ساتھ تیری کاٹنی سے یعنی میں کہ روبرو تیری کھڑا ہوا اور ہاتھ دامن عزت و عظمت تیری میں مارا ہی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اس سے کہ کوئی قطع
کری مجکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکری اور قطع رحم کری فرمایا اللہ تعالی نے کیا نہیں راضی ہی تو اسپر کہ ملاؤں میں اوسکو یعنی سلوک و احسان کروں
اوسپر کہ ملاوی تجکو یعنی سلوک کری تجسے اور کاٹوں میں اوس سے یعنی احسان و انعام نکروں اوسپر کہ قطع کری تجسے کہا ناتی نے ہاں راضی ہوا میں اے پروردگار میرے
فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہی تیری لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فارغ ہوا یعنی پیدا کر چکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کی ہی کہ وہ منزہ ہے

اور نسبت کی خدا ہی تعالی پاک ہی اونچی کمان سے کیک کلام دوسری کام سی نہ مین ہوتا جیسا کہ دعا ماثورہ مین آیا ہی سبحان من لایشغلہ شان عن شان اور لفظ حقو ساتہ زیر
ح مہملہ و جزم قاف کی اصل مین ازار کی باندہنی کی جگہہ کو کہتی ہین اور چونکہ بیچ باندہنی ازار کی دونون طرفین اوسکے بہم باندہی جاتی ہین تثنیہ لائی کہ کہا بحقوی
الرحمن یعنی دونون طرفین بندہنی ازار کی اور ازار پر بہی اطلاق کرتی ہین اور پروردگار تعالی اس سے منزہ ہے وارد ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کے ہی کہ عادت ہے
لوگون کی کہ جب کوئی کسی سی پناہ چاہتا ہی تو اوسکا دامن یا کونہ ازار کا پکڑ لیتا ہی اور کبہی کہ کار سخت ہوتا ہی اور اضطرار ہوتا ہی کلام مین واسطی مبالغہ اور تاکید منظور
ہوتی ہی تو ہاتہ دونون حقو ازار پر مارتا ہی تا وہ تنگ ہوکر پوچہی کہ مقصد تیرا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطی پناہ ڈہونڈہنی رحم کے
ساتہ حضرت رحمن کے قطع کرنی رحم سی بعدازان یہ عبارت مثل ہوئی اس معنی مین تعبیر اسکی کہ معنی حقو کی اور پکڑنی اوسکی کی منظور ہون جیسی کہ کہتی ہین یداہ مبسوطتان
یعنے دونون ہاتہ اوسکی فراخ ہین یعنی سخی وجواد ہی اگرچہ اول پیدایش سی ہاتہ نرکہتا ہو یا ہاتہ اوسکی لیی ہون یا محال ہو وجود ہاتہ کا اوسکی لیی جیسی کہ پروردگار تعالے
اور یہ طرز زبان عرب مین بہت واقع ہوتی ہی اور قرآن اور حدیث او پر طرز زبان عرب کے واقع ہوا ہی یہ اصل عظیم ہی واسطی تاویل متشابہات قرآن احادیث کے
بلاتکلف اور رحم ایک معنی ہین معانی ہین معنی ذات نہین ہے کہ کہڑا ہووے اور پناہ پکڑی کہڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈہونڈنا اوسکا بطریق تشبیہ و تمثیل کی ہی گویا رحم
ایک شخص ہے کہ کہڑا ہوا اور دامن کبریا اور عزت و عظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈہونڈی آور کہا تو وہی لی کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی او قطع کیا جاتا ہی
وہ معنی ہی معانی سی نہین آتا اوس ہی قیام اور کلام پس غرض ہی مراد تعظیم شان اوسکے کی اور فضیلت صلہ رحم کرنی والی کی اور بڑائی گناہ قطع کرنی والی اوسکی کی اور
نہین خلاف ہی اس مین کہ صلہ رحم واجب ہی فی الجملہ اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کی درجی ہین کہ بعض اونکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی اونکا
چہوڑنا مہاجرت یعنی ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتہ کلام کی ہوتا ہی اگرچہ ساتہ سلام کی ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتہ اختلاف قدرت اور حاجت
کی بعض اس سے واجب ہی اور بعض مستحب ہے اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اوسکا نہین نام رکہا جاوی گا قاطع اور اگر قصور کیا اوس چیز سی کہ قادر
اوس پر اور لائق تہا اوسکو یہ کہ کری اوسکو نہین نام رکہا جاوی گا صلہ کرنیوالا ح ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرحم
شجنة من الرحمن فقال الله تعالى من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته رواه البخاري اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سے پس فرمایا اللہ تعالے نی یعنی رحم کو کہ جو شخص ملا دی تجکو یعنی رعایت تیرے
حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی ساتہ رحمت کی اور جو شخص کہ کاٹی تجکو کاٹونگا مین اوسکو یعنی اپنی رحمت سی محروم رکہونگا نقل کی یہ بخاری نے
ف اشتقاق کیا گیا الخ جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ پیدا کیا مین نی رحم کو اور اشتقاق کیا مین نی اوسکی لیی نام اپنی نام سی کہ رحمن ہے اور
احتمال ہی کہ مراد دونون لفظون سی معنی ہون یعنی قرابت رحم کہ واجب ہی رعایت اوسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمان سی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی
نی کہا کہ لفظ شجنة مثلثة الشین یعنی ساتہ زبر اور زیر اور پیش شین کی قاموس مین اور نہایہ مین ساتہ زیر اور پیش شین کی اور جزم جیم کی اصل مین رگین اور جڑین
درخت کی ملی ہوئی ہین اور یہان مراد اس سی یہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سی یعنی رحمت سے کہ مشتق ہی اوس سی رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنی
ملا ہوا ہی ساتہ رحمن کے مانند اشتباک رگون درخت کی اور بعضون نی کہا بیچ وجہ شجنة کی یہ کہ حروف رحم کی موجود ہین بیچ اسم رحمن کے اور داخل ہین اوسمین
مانند داخل ہونی رگون درخت کے واسطی ہونی اوسکی کی اصل واحد سی اور معنی یہ ہین کہ رحم اثر ہی ہی آثار رحمت اوسکی سی اور متصل ہی ساتہ اوسکی پس قطع کرنی والا
اوس سے قطع کرنی والا ہی رحمت خدا سی اور وصل کرنی والا اوسکا ملنی والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کی جیسا کہ فرمایا حضرت نے فقال اللہ الخ ح ع **وعن**
عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه
الله متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحم لٹکایا گیا ہی ساتہ عرش کی کہتا ہی یعنی بطریق خبر دی

دعا کی جو شخص ملاوی مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی اور جو شخص کاٹی مجکو کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لٹکایا گیا ہی یعنی پکڑی ہوئی ہے عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اوس سی قطع رحم سی اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سی از راہ تہدید کی ساتہ اوس چیز کی کہ سنا ہی اللہ تعالی ہی یا بطریق دعا کی ہی **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنی والا رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی کاٹی رحم کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہ کی باوجود علم کی ساتہ تحریم اوسکے کی وہ بہشت مین داخل نہین ہوگا اور یا یہ مراد ہی کہ ساتہ نجات پائی ہوؤن کی اور سابقین کے نہین داخل ہوگا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی صلہ رحم کرنی والا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتہ اقربا کی کہ اگر وہ اوسپر احسان کرتی ہین تو یہ بہی اونپر احسان کرتا ہی ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوی رحم اوسکا یعنی رعایت نکیجاوی حق قرابت اوسکی کے وصل کرے رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری نقل کی یہ بخاری نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سی نہ طلب کری اور حق اوروں کا ادا کری **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میری قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اون سے اور وہ نہین سلوک کرتی ہین مجہسی اور احسان کرتا ہون مین اون سی اور وہ برائی کرتی ہین مجہسی اور حلم کرتا ہون مین اور در گذر کرتا ہون اونسی اور وہ جہل کرتی ہین مجہپر یعنی برا کہتی ہین اور غضب ہوتی ہین مجہپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پہنکاتا ہی تو اونکو راکہہ گرم اور ہمیشہ ہی ساتہ تیری اللہ کیطرف سی مددگار اور دفع کرنی والا شر و ایذا اونکی کا اونپر جبتک کہ ثابت و مستقیم رہی تو اس صفت پر نقل کی یہ مسلم نی **ف** پہنکاتا ہی الخ یعنے چونکہ شکر نیکی تیری کا نہین ادا کرتی ہین حرام ہی عطا تیری اونپر اور حکم آگ کا رکہتے ہی اونکی پیٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اونکو کہانی اوسکی سی ساتہ راکہہ گرم کی اور بعضون نی کہا کہ تو بسبب احسان کرنی کی اونپر رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو آگی نفسون اونکے کی مانند اوس شخص کے کہ منہ مین ڈالتا ہی راکہہ گرم کو اور کہاتا ہی اوسکو اور بعضون نی کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکہہ گرم کی ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اونکو اور بعضون نے کہا کہ منہ اونکا کالا کرتا ہی مانند راکہہ گرم کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پہیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کی ساتہ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سی بسبب گناہ کی کہ پہونچتا ہی اوسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** مراد تقدیر سے تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالی نی سبب گردانا ہی رد کرنی تقدیر کا اور یہ بہی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالی نی تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اور یہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الہی کی یہی حکم رکہتی ہین جیسی کہ دوائین طبیبہ شفا کی لیے اور اعمال بندون کے واسطے داخل ہونی بہشت و دوزخ کی اور بعضون نی کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندی کا آسان کرتا ہی وارد ہونی قضا کو اور خوش لگتا ہی اوسکو اوسکی دل مین یعنی جب دعا کی اور دیکہا کہ تقدیر نہین پہرتی ہی راضی ہوتا ہی اور تن بہ تقدیر دیتا ہی پس آسان و سبک ہو جاتا ہی بوجہ اوسکا اوسکی

دل پر بخلاف دعا کے کہ بیکار ہی اور نا کامیابی نازل ہو پس کچھ یا کہ دیا دعا نی اوسکو نا اتفاق الطیبی عن شیٹس کی مین کہ ولیکن یون آیا ہی کہ ہو سکتا ہو کہ مقصود یہ ہو
بیچ تاثیر دعا کی اور رفع ہونی کی ہو یعنی کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہیں کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسا کہ مثل اسکی بیچ مسند میں نظر لکھی
حدیث میں آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی اوسمین جیسی کہ فصل اول میں
بیان مفصل ہو چکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ کہ گنہگار اور فاسق کافر ہیں وسعت رزق اونکا فراخ ہی بنسبت مومنوں اور مطیعوں
کی پس بعضی تاویل کرتی ہیں اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سے اور اگر مراد رزق دنیا کہیں تو حاصل
وحشت کا مرانی ہی تو جواب یہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب و حضور وقت و صفائی رزق سی کہ صاف ہی کدورت و ظلمت سے
جیسے کہ متقیوں اور مطیعوں کے لیے ہی قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہی اونکے
وقت میں کدورت و ظلمت و تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان و فوت ہونی اوسکی سے جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا اور اگر مومن ہی تو فکر بد انجامی گناہ سی ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکی کی راہ پاتی ہی
اور بعضوں نی کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہی بیچ بعضی مومن گنہگاروں کی لیے کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ اونکو کدورت گناہ سی پاک کر کر بہشت میں داخل کری پس بعضوں
کی گناہوں کا کفارہ دنیا میں فقر و بلا کو کرتا ہی و صاف آخرت میں لیجاتا ہی اور بعضوں کو ساتھ پہونچنی بلا کی متنبہ کر کر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہ کہ مومن
نی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سی شامل حال اوسکی کی ہی تو ساتھ فقر یا مرض کی اوسکو گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اوسکے
حال پر نہیں رکھتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہوں ہی میں گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ
وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ
الْجَنَّةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوا میں بہشت میں پس سنی میں نی اوسمین آواز پڑھنی قرآن کی
پس کہا میں نی کون ہی یہ کہ قرآن پڑھتا ہی کہا فرشتوں نی کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلای صحابہ سی تھی پس گویا صحابہ کی خاطر میں آیا ہو کہ اوسنی
کس عمل سی یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نی بہشت میں آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نی واسطی بیان سبب پانی اوسکی کی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سی ہی
فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ماں باپ سی طرح سی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ماں باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنی والا ساتھ ماں اپنی کی نقل کی یہ
بغوی نی شرح السنۃ میں و بیہقی نی شعب الایمان میں اور بیچ ایک روایت بیہقی کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی سو گیا تھا میں پس دیکھا میں نے اپنی تئیں
بہشت میں یہ عبارت ہی روایت بیہقی میں بجای اسکی کہ داخل ہوا میں بہشت میں کہ روایت شرح السنۃ میں مذکور ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کی یہ ترمذی
نی **ف** اور ایسے ہی حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولی ہی **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِي امْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّيْ تَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا
فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ
اَوْ ضَيِّعْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی الدرداء سی کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری لیے ہی ایک عورت
اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجھکو ساتھ طلاق اوسکی کی پس کہا اوسکو ابو درداء نی کہ سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی باپ بہتر میں

دروازون بہشت کا ہی یعنی سبب داخل بہشت کی محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہی کہ وہ آدمی بہشت مین اوس دروازی سی کہ بہترین دروازون کا ہی چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھی پس تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ پر یا ضائع کر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** یعنی اگر طلاق دی تو بہی رضای مرضی الدہ کی نگاہ رکھی تو بہتر وگرنہ ضائع کی تو نی اور اس حدیث ابوداؤد کی حکم ماں کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو ماں کا بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور یا والد سی جنس یعنی شخص جنے والا مراد رکھا یہ مناسب ہی کہ ماں اور باپ دونون کو شامل ہی ۔ **وعن** بہز بن حکیم عن ابيه عن جده قال قلت يا رسول الله من ابر قال امك قلت ثم من قال امك قلت ثم من قال امك قلت ثم من قال اباك ثم الاقرب فالاقرب رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ ہی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ کس سی نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی ماں سی کہا مین نی پہر کس سی فرمایا اپنی ماں سی کہا مین نی پہر کس سی فرمایا اپنی ماں سی کہا مین نی پہر کس سی فرمایا اپنی باپ سی پہر نیکی کر اوس سی کہ قریب ہی تجسی یعنی بعد ماں باپ کی جیسی کہ بہائی اور بہین پہر اوس سی کہ بعد اوسکی قریب ہی یعنی جیسی کہ چچا اور ماموں اور ساتھ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی ۔ **وعن** عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تبارك وتعالى انا الله وانا الرحمن خلقت الرحم وشققت لها من اسمي فمن وصلها وصلته ومن قطعها بتته رواه ابوداود اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا سنا مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ فرمایا اللہ برکت والی اور بلند قدر نی کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا مین نی یعنی رحم ناتے کو اور نکالا مین نی یعنی نام رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سی پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹونگا مین اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی ہون اللہ یعنی واجب الوجود یہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سی یعنی رحمن ۔ **وعن** عبد الله بن ابي اوفى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تنزل الرحمة على قوم فيهم قاطع رحم رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین اوترتی رحمت اوس قوم پر کہ اوسمین کاٹنی والا ہو ناتی کا نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد قوم سی وہ لوگ ہین کہ مدد کرتی ہین کاٹنی والی ناتے کے کاٹنی ناتی پر یا انکار نہین کرتے اوسپر اور احتمال ہی یہ ہی کہ مراد رحمت سی مینہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اونسی مینہ بسبب نحوست کاٹنی ناتی کی ۔ **وعن** ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ذنب احرى ان يعجل الله لصاحبه العقوبة في الدنيا مع ما يدخر له في الاخرة من البغي وقطيعة الرحم رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی گناہ لائق تر اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنی اوسکی کی بیچ آخرت کی نکل جانی سی اطاعت امام اور کاٹنی ناتی کی سی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** یعنی ان دو گناہون پر دنیا مین بہی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بہی عذاب ہوگا چونکہ اثر ان دو گناہون کا دنیا مین بہی ہوتا ہی یعنی ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت لوگون مین عذاب انکا دنیا مین جلدی ہی ہوتا ہی اور آخرت مین بہی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بہی یہ صفت رکہتی ہون لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین ۔ **وعن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة منان ولا عاق ولا مدمن خمر رواه النسائي والدارمي اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکہنی والا یعنی دیکی اور نا فرمانی کرنیوالا ماں باپ کا اور نہ شراب پینی والا یعنی جو کہ

بغیر ترجمہ کی بیان ہی نقل کی یہ نسائی اور دارمی نی **ف** منان جنت ہے ہی یعنی دیکر احسان جتاوی یہ جیسا کی فرمایا اللہ تعالی نی لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی اور بعضون نے کہا کہ منان من سی ہے جسکی معنی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور عاق سی ہی ایذا دینی والا باپ کا اور اقربا کا بی جہت شرعی کی یا عاق مخصوص ہی ساتھ ایذا دینی والدین کی یا ایک ان دونون مین سی اور مراد نہ داخل ہونی سی یہ ہی کہ ساتھ فائزین کی یعنی نجات پائی ہوؤن کی نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کی نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہی گا تو بغیر عذاب کی بھی داخل کریگا بموجب عدہ اپنی کی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء **وعن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم فان صلة الرحم محبة فی الاہل مثراة فی المال منساٴة فی الاثر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکھو تم اپنی نسبون مین سی اوس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اوسکی اپنی ناتی داروں سی واسطی کہ سلوک کرنا ناتی اروشتی سبب ہوتا ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہوتا ہی کثرت برکت کا مال مین اور سبب ہے تاخیر کا اجل مین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

ف سیکھو تم الخ یعنی باپ اور دادا اور باپ اور دادیون اور نانیون اور اولاد اونکی کو اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام اونکی یاد رکھو تاکہ ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ اونسی سلوک کرنا چاہیی جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہی ۞ **وعن** ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ذنبا عظیما فہل لی من توبة قال ہل لک من ام قال لا قال وہل لک من خالة قال نعم قال فبرہا رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پہنچا ہون ایک گناہ بڑی کو پس کیا ہی اوسکی واسطی میری توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہو رجوع کرنی اللہ تعالی کا مجھ پر ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوی اوسے فرمایا کہ کیا ہی واسطی تیری ماں کہا کہ نہین فرمایا اور کیا ہی واسطی تیری خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی تا بخشا جاوی گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہ کا ہی اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نی اسکو خاص اس شخص کے حق مین بوحی معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ اوسکی نزدیک بسبب خوف آنے کی وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع مین وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم ماں کا رکھتی ہے ۞ **وعن** ابی اسید الساعدی قال بینا نحن عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل من بنی سلمة فقال یا رسول اللہ ہل بقی من بر ابوی شیء ابرہما بہ بعد موتہما قال نعم الصلوة علیہما والاستغفار لہما وانفاذ عہدہما من بعدہما وصلة الرحم التی لا توصل الا بہما واکرام صدیقہما رواہ ابوداود وابن ماجة اور روایت ہے ابی اسید ساعدی سی کہ کہا اوس وقت کہ تھی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص بنی سلمہ سی پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی ماں باپ میری کی سی کچھ یعنی ماں باپ سے اونکی زندگی مین سلوک کرتا تھا آیا باقی رہا اونکی سلوک سی کچھ کہ کرون مین اوسکو بعد مرنی اونکی کی یعنی بعد اونکی مرنی کی بھی اونکی ساتھ سلوک کرنی کی کوئی صورت ہی فرمایا ہاں دعا کرنی اونکی لیی کہ اوسمین داخل ہے نماز جنازہ پڑھنی اونپر اور استغفار کرنی اونکی لیی اور پورا کرنا اونکی وصیت کو بعد مرنی اونکی کی اور سلوک کرنا اونکی ناتے داروں سی کہ نہین کیا جاتا مگر واسطے ماں باپ کے یعنی محض اونکی قرابت کی سبب سے اور واسطی طلب رضا اونکی کی کہ رضا ہی حق متعلق ہی ساتھ اوسکے نہ واسطی اور غرض کی اور تعظیم کرنی ماں باپ کی دوستون کے نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **وعن** ابی الطفیل قال رأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقسم لحما بالجعرانة اذ اقبلت امراة حتی دنت الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فبسط لہا رداءہ فجلست علیہ فقلت من ہی فقالوا ہی امہ التی ارضعتہ رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی الطفیل سی کہ کہا دیکھا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتی جعرانہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی ایک منزل مکہ سی کہ ناگہاں آئی ایک عورت یہانتک کہ نزدیک پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بچھا دی آپ نی اوسکی لیی چادر مبارک اپنی پس بیٹھ گئی وہ اوسپر پس کہا مین نے یعنی بعضے

اوکی

لوگون نے کہ کون ہے یہ پس کہا اونہون نے کہ یہ ہی مان حضرت کی کہ جسنے دودہ پلایا تہا حضرت کو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی ائی حلیمہ سعدیہ اور ثویبہ لونڈی ابولہب کی نے بھی دودہ پلایا تہا ابتدا مین اور اختلاف ہی ان دونون کے اسلام مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا

روایت ہے ابن عمر سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اوس وقت کہ تین شخص چلے جاتے تہے با ہم لیا اونکو مینہ نے پس گئے وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ مین تہا پس گرا غار کی منہ پر ایک پتھر پہاڑ مین سے پس بند کر دیا اوپر دروازہ غار کا پس کہا اونہون نے آپس مین کہ دیکہو اون نیک عمل کو کہ ہین تمنے خالص اللہ ہی کی لیے یعنی نہ از راہ ریا اور غرض کی پس دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتہ وسیلے اون عملون کی امید ہے کہ کہول دے اللہ اس پتھر یا سختی کو

فَقَالَ أَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ قَدْ نَأَى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللهُ لَهُمْ حَتَّى يَرَوْنَ السَّمَاءَ

پس کہا ایک نے اونمین سے کہ یا الٰہی تحقیق تہی واسطے میری مان باپ بوڑہے بڑی اور حال آنکہ تہی میری بچے چہوٹی اور تہا مین چراتا بکریان کہ خرچ کرون مین دودہ اونکا اوپر پس جبکہ شام کو آتا مین دن بچون کی پاس اور دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتہ مان باپ اپنے کے پلاتا مین اونکو پہلی اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاقاً ایک دن دور لیگئی مجکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کی تہی دور پڑے پس دور چلا گیا مین چرانی کو پس نہ آیا مین گہر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مین نے مان باپ کو کہ سو رہے پس دودہ دوہا مین نے جیسا کہ تہا دوہتا پس لایا مین باسن دودہ کا بہرا ہوا دودہ سے پس کہڑا رہا مین مان باپ کی سر کی پاس اس حال مین کہ مکروہ جانتا مین جگانا اونکا اور مکروہ جانتا مین یہ کہ دون مین بچون کو پہلی اون سے اور بچے روتی اور چلاتی تہی ماری بہوک کی پاس پاؤن میری کی پس ہمیشہ رہا حال میرا اور حال اونکا یعنی مان باپ سوتے تہے اور بچے فریاد کرتی تہی اور مین کہڑا تہا یہانتک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق مین نے کیا یہ واسطے محض طلب رضا تیری کی پس کہول دے واسطے ہمارے اس پتہر مین سے کہ لینا کہ دیکہین ہم اوس کشادگی سے آسمان کو پس کہول دیا اللہ تعالی نے واسطے اونکی یہانتک کہ دیکہا اونہون نے آسمان **ف** گویا بیچ شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا مان باپ پر مقدم تہا حق اولاد پر یا برابر تہا اور یہ شخص مقدم کرتا تہا مان باپ کو اور بعضون نے کہا شاید کہ مقدار سد رمق کی بچون کو پایا ہو اور رونا بہی اور فریاد اونکی واسطے زیادہ کی ہو

قَالَ الثَّانِي اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً

کہا دوسرے شخص نے یا الٰہی تحقیق تہی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تہا مین اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنی مردون کی عورتونکو پس طلب کیا مین نے طرف اوسکے نفس اوسکی کو یعنی خواہش کی مین نے اوسکی صحبت کرنے کی اور بہیجا کسیکو اوسکی بلانی کی لیے پس انکار کیا اوسنے یہانتک کہ لاؤن مین اوسکی پاس سو دینار پس کوشش کیا مین نے یہانتک کہ بہم پہونچائی مین نے سو دینار پس ملا مین اوس سے ساتہ اون دینارون کی پس جبکہ بیٹہا مین درمیان دونون پاؤن اوسکی کی یعنی جماع کی لیے کہا اوسنے اے بندے خدا کی ڈر اللہ سے اور نہ کہول تو مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس اوٹہہ کہڑا رہا مین اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کی چہوڑ دیا مین نے اوسکو

یا الٰہی اگر جانتا ہے تو کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے پس کھول اوس سے واسطے ہمارے اس پتھر سے پس کھول واسطے اونکی اللہ تعالیٰ نے کشادگی

وقال الآخر اللّٰهم انی کنت استاجرت اجیراً بفرق ارز فلما قضیٰ عمله قال اعطنی حقی فعرضت علیه حقه فترکه ورغب عنه فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقرا وراعیها فجاءنی فقال اتق اللّٰه ولا تظلمنی واعطنی حقی فقلت اذهب الیٰ ذلک البقر وراعیها فقال اتق اللّٰه ولا تهزأ بی فقلت انی لا اهزأ بک فخذ ذلک البقر وراعیها فاخذه فانطلق بها فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا ما بقی ففرج اللّٰه عنهم متفق علیه اور کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق چانول کے پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دے مجکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اوسپر حق اوسکا یعنی دینے لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس نے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا اون چانولوں کی یہانتک کہ جمع کئے میں نے اوس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانی والی اونکی پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنی بعد مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر مجھ پر اور دے مجکو حق میرا پس کہا میں نے جا تو طرف ان بیلوں کی اور چرانی والوں اونکی کہ حق تیرا ہے پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجھ سے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجھ سے پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانی والی اونکی کو پس لیا اوس نے اونکو اور لے گیا سبکو پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہے پس کھولدیا اللہ نے اون سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر اور جزم رے کی نام ہے ایک پیمانہ کا مدینے میں کہ اوس میں سولہ رطل یعنی قریب آٹھ سیر کے غلہ آتا ہے اور بیل اور چرانی والی اونکی یعنی غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانی والوں کا کیا باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اوسے کی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ بہت ہوئے اموال قسم قسم اونٹ اور بیل اور گوسپند اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا اونکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نے اوسکی اس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہے اور اسمیں ہے فضیلت سلوک کرنے کی ماں باپ سے اور ترجیح دینی اونکو سب اہل اولاد پر اور راحت پہنچانا اونکو اور تکلیف و مشقت سے اور مدنظر رکھنا اونکی راحت و آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہے خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کی مگر واسطے نماز کی وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ راحت نیند کی لذیذ تر اور خوش آیندہ تر ہے کھانا کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کے محرمات سے خصوصاً وقت قدرت کے اور نہ ہونے مانع کی اور خواہش نفس کی خصوصاً بیچ شہوت ستر کی کہ زور و شور اوسکا غالب ہے اور سرکش ترین شہوات ہے عقل پر اور مشکل ترین حالات ہے مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکی کی جائز ہے اگر اجازت دے بعد اوسکی جیسے کہ مذہب حنفی ہے کہ تصرف فضولی کا جائز ہے اور موقوف ہے اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکی کی نافذ ہوتا ہے اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی امر میں بہتر اور پہنچانے والے ہیں قرب و کرامت کو نزدیک حق کے اور معلوم ہوا کہ دعا بندے کی بعد از وقوع بلا کی مقبول ہے اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سے اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیا کی حق ہیں جیسے کہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہے ۲ **وعن** معاویة بن جاهمة ان جاهمة جاء الی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقال یا رسول اللّٰه اردت ان اغزو وقد جئت استشیرک فقال هل لک من ام قال نعم قال فالزمها فان الجنة عند رجلها رواه احمد والنسائی والبیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہے معاویہ بن جاہمہ سے کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نے یہ کہ جہاد کو جاؤں میں اور تحقیق آیا ہوں کہ مشورہ کروں آپ سے پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے ماں کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤں اوسکی کے ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں

ف یعنی ماں کے پاؤں کے پاس رہو اور خدمت اسکی کرو کہ باعث دخول بہشت کی ہے اور یہ عبارت کنایہ ہے نہایت خضوع و تذلل سے کہ حکم ساتھ اوسکی اولاد کو
خوض لہما جناح الذل من الرحمۃ وعن ابن عمر قال کانت تحتی امرأۃ احبہا وکان عمر یکرہہا فقال لی طلقہا فابیت فاتی عمر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے
ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ تھی نیچے میرے ایک عورت یعنی نکاح میں تھی میرے کہ دوست رکھتا تھا میں اسکو اور تھے حضرت عمر ناخوش رکھتے اوس عورت کو پس کہا حضرت عمر
نے مجھکو طلاق دیدے اسکو پس انکار کیا میں نے پس آئے حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ روبرو حضرت کے پس کہا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ طلاق دیدے اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یہ امر بنا بر استحباب کے ہے یا وجوب کے اگر ہو اسجگہ کوئی باعث اور وجہ وعن ابی امامۃ ان
رجلا قال یا رسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدہما قال ہما جنتک ونارک رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک
شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہے حق ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی کے فرمایا وہ دونوں جنت ہیں تیری اور دوزخ ہیں تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی حق
اونکا رضا اونکی ہے کہ سبب ہے داخل ہونے کی بہشت میں اور ترک کرنا فرمانبرداری کا کہ باعث ہے داخل ہونے کی دوزخ میں وعن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان العبد لیموت والداہ او احدہما وانہ لہما لعاق فلا یزال یدعو لہما ویستغفر لہما حتی یکتبہ اللہ بارًا
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہیں ماں باپ اوسکے یا ایک اونمیں سے اس حال میں کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ اپنے کا
البتہ نافرمان ہوتا ہے پس ہمیشہ رہتا ہے دعا کرتا واسطے اونکے اور استغفار کرتا ہے واسطے اونکے یہانتک کہ لکھتا ہے اوسکو اللہ نیکوکار ف یعنی دعا و استغفار فرزند
کی والدین کے لیے بعد از مرنے اونکے کی وہ فائدہ رکھتا ہے کہ اگر ناراض گئے ہوں تو بھی حق تعالی اونکو راضی کر دیگا اوس سے اور لکھیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی
کرنی والوں کے ساتھ ماں باپ کی اور رضا جوئیوں اونکی کی ہے وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح
مطیعا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من الجنۃ وان کان واحدا فواحدا ومن اصبح عاصیا للہ فی والدیہ اصبح
لہ بابان مفتوحان من النار وان کان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماہ قال وان ظلماہ وان ظلماہ وان ظلماہ اور
روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ فرمانبرداری کرنیوالا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کی یعنے
حق اونکا ادا کرتا ہے صبح کرتا ہے اس حال میں کہ ثابت ہیں واسطے اوسکی لیئے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں باپ میں سے یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک
دروازہ کھولا جاتا ہے اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ نافرمانی کرنیوالا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ کی صبح کرتا ہے اس حال میں کہ کھلے ہیں واسطے اوسکی لیئے دو دروازے
دوزخ سے اور اگر ہے ایک ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہے یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب
فرمودہ حق کی ہے حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہے کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکے اوسپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں
اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر ف تین بار فرمایا واسطے تاکید مبالغہ کی اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہے نہ دینیہ میں اسلیے کہ فرمانبرداری ماں باپ کی اگر مخالف
دین کی ہو تو روا نہیں ہے وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من ولد بار ینظر الی والدیہ نظر رحمۃ
الا کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ قالوا وان نظر کل یوم مائۃ مرۃ قال نعم اللہ اکبر واطیب اور روایت ہے ابن عباس
سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنیوالا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کی طرف دونوں میں سے
دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکی بدلے ہر دیکھنی کی حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عوض لیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز
سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور بہت پاکیزہ ہے یعنی اوس چیز سے کہ تمہاری گمان میں ہے کہ کیونکر لکھا جاوے گا عوض ہر نظر کی حج مقبول +

وعن ابی بکرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل الذنوب یغفر اللہ تعالی منها ما شاء الا عقوق الوالدین فانه یعجل لصاحبه فی الحیاة قبل الممات روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام گناہ یعنی شرک کی بخشتا ہی اللہ تعالی ان مین سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کے نافرمانی کرنی والی کو بیچ زندگانی دنیا کی پہلی مرنی کی **ف** یعنے بیچ زندگانی نافرمانی کرنی والی کی پہلی مرنی اوسکی کی اور ممکن ہے یہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کی پہلی مرنی اونکی اور پھر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہی گا پھر احتمال ہی کہ ہون بیچ حکم اونکی کی تمام حقوق بندون کی ایسی کہ مثل اوس وعید کی وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کی اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی اوپر نافرمانی ماں باپ کے **ع** وعن سعید بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق کبیر الاخوة علی صغیرهم کحق الوالد علی ولده روی البیهقی الاحادیث الخمسة فی شعب الایمان اور روایت ہی سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق بڑی بھائی کا اوپر چھوٹی کی مانند حق باپ کے ہی اوپر بیٹی اپنی کی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان مین

باب الشفقة والرحمة على الخلق

باب ہے بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر

الفصل الاول

فصل پہلے

عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس متفق علیه روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رحمت کرتا یعنی رحمت خاص و کامل اللہ اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشة قالت جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتقبلون الصبیان فما نقبلهم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او املک لک ان نزع اللہ من قلبک الرحمة متفق علیه اور روایت ہی عایشہ سی کہ کہا عائشہ نی آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور دیکھا حاضرین کو کہ بوسہ لیتی ہین لڑکون کی پس عرض کیا بوسہ لیتی ہو تم لڑکون کی پس نہین بوسہ لیتی ہم لڑکون کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مالک ہون مین واسطی تیری یہ کہ دفع کرون اللہ کی رحمت کے نکالنے کو تیری سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالی نی جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہی مین اوسکو دفع نہین کرسکتا اور یہ معنی اسکی ہین کہ لفظ ان کو ساتھ زبر ہمزہ کی پڑھین جیسیکہ اکثر روایات مین ہی اور ایک نسخہ مین ساتھ زیر ہمزہ کی ہی اوسکی معنی یہ ہین آیا مالک ہون مین کہ رحمت رکھا تیری دل مین اگر نکال لی اللہ تعالی تیری دل سے رحمت کو یعنی اللہ تعالی نی جو تیری دل مین رحمت و شفقت نرکھی مین نہین رکھہ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہی صلہ رحمی پر اور اشارت ہی اسپر کہ لوگون مین رحمت پیدا کیے ہوئی اللہ کی ہی اگر اوسنی نہ پیدا کی تو اور کوئی نہین پیدا کرسکتا اور رال و نون دونون کا ایک ہی تفاوت تو طیبی علیہ الرحمہ کا یہان فقط ہو ح +

وعنها قالت جاءتنی امرأة ومعها ابنتان لها تسألنی فلم تجد عندی غیر تمرة واحدة فاعطیتها ایاها فقسمتها بین ابنتیها ولم تأکل منها ثم قامت فخرجت فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثته فقال من ابتلی من هذه البنات بشیء فاحسن الیهن کن له سترا من النار متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آئی میری پاس ایک عورت اور اوسکی ساتھ دو بیٹیان تہین اوسکی مانگتی تہی وہ عورت کچہ مجہسی پس نہ پایا اوسنی میری پاس سوای ایک کہجور کی پس دی مین نی اوس عورت کو وہ کہجور پس بانٹ دی اوس عورت نے وہ کہجور درمیان دونون بیٹیون کے اور آپ نہ کہایا اوسمین سے کچہہ پہر اوٹہی وہ عورت اور باہر نکلی پہر داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا مین نے آنحضرت سی یعنی یہ ماجرا اوس عورت کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوی جنس ان بیٹیون سی ساتھ کسی چیز کی یعنی ساتھ ایک کی یا دو کی یا زیادہ کی پس احسان کری طرف اونکی ہونگی وہ بیٹیان اور احسان کرنا اوسنی اوسکے لیے پردہ آگ دوزخ سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیے بیٹیون کو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت بیٹون کے اور اختلاف کیا ہی علماء نی اسمین کہ مراد ابتلاء اور امتحان ساتھ نزدیک اوسکی ہی بیٹیون کے ہی

یا ساتھ اوس چیز کی کہ صادر ہوا اوسنے قسم محنت و ایذا اور صبر کرنی سی اوسپر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان کی یہ ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہ ہی کہ ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہی یہانتک کہ حاصل ہووی بے پروائی اونکو بسبب نکاح کی یا غیر اوسکی کی ۞ **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيامة انا وهو هكذا وضم اصابعه رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پرورش کری دو بیٹیون کو یہانتک کہ پہنچیں وہ حد بلوغ کو یا پہنچیں اپنی خاوندوں کی پاس آ دیگا وہ دن قیامت کی اس حال میں کہ میں اور وہ بہم ہونگی اسطرح اور ملائیں انگلیاں اپنی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی واسطی بیان معنی ہکذا کی اور کیفیت بہم ہونگی اونگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائیں یعنی جیسی کہ ان دونوں انگلیوں کو ملا ہوا دیکھتی ہو اسی طرح میں اور وہ روز قیامت کی بہم ہونگی یعنی میں اور وہ محشر میں ساتھ ہونگی یا جنت میں ساتھ داخل ہونگی ۞ **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الساعي على الارملة والمسكين كالساعي في سبيل الله واحسبه قال كالقائم لا يفتر وكالصائم لا يفطر متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر گیری کرنی والا عورت بن خاوند والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنی والی کی ہی راہ خدا میں یعنی جو کہ سلوک و خبر گیری کری عورت بن خاوند کی اور مسکین کی ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب سعی کرنی والی اور خرچ کرنی والی کی راہ خدا میں کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہون میں اونکو کہ یہ بھی کہا کہ خبر گیری کرنی والا عورت بن خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنی والی کی ہی رات کو نماز کی لیے کہ سستی نہیں کرتا اور فتور واقع نہیں ہوتا اوسکی شب خیزی میں اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہیں افطار کرتا یعنی دن کو بلکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نقیر بھی بیچ حکم مسکین کی ہی بلکہ بالا ولی ہی بعضون کی نزدیک اور یہ بھی کہا کہنی والا اسکا عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سی جیسی کہ تصریح کی ساتھ اسکی بخاری نی اور معنی اسکی یہ ہین کہ گمان کرتا ہون میں مالک کو کہ یہ بھی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ مشکوۃ و مصابیح کا یہ ہی کہ کہنی والا اسکا ابو ہریرہ ہی پس تقدیر یہ ہو گی کہ گمان کرتا ہون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بھی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہی ابو ہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول ثانی کی چنانچہ مؤید ہی اسکا روایت جامع صغیر کی بروایت احمد اور شیخین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ او القائم اللیل الصائم النہار ۞ **وعن** سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وكافل اليتيم له ولغيره في الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا رواه البخاري اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میں اور پرورش کرنی والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہو یا اور کا جنت میں اسطرح ہونگی اور اشارہ کیا ساتھ اونگلی شہادت کی اور بیچ کی اونگلی کی اور کشادگی رکھی درمیان اونکی تھوڑی سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** واسطی عدم تصور کثرت کی اور گویا آنحضرت نے اشارہ کیا ساتھ اسکی طرف عالی ہونی مرتبہ نبوت کی اور طرف اسکی کہ بعد نبوت کی رتبہ فتوت و مروت کا ہی ۞ **وعن** النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترى المؤمنين في تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم كمثل الجسد اذا اشتكى عضوا تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى متفق عليه اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھی گا تو اے مخاطب کامل مسلمانون کو بیچ رحم کرنی بعض اونکی کی بعض پر بسبب برادری ایمانی کی بغیر اور سبب کے اور بیچ رعایت کرنی احوال کی بعلاقہ محبت کی آپس میں اپنے ہین مانند ملاقات کرنی کی آپس میں اور تحفہ بھیجنی کی آپس میں اور بیچ مہربانی اور مدد کرنی کی آپس میں مانند حال بدن کی جس وقت دکھتا ہی ایک عضو بلاتی ہین ایک دوسری کو باقی اعضا بدن کے بسبب اس عضو کی اور موافقت کرتی ہین اعضا آپس میں بیچ درد و مشقت کی ساتھ بیداری و تپ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسیکہ وقت دکھنی بعضی عضو کی تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہی ایسی ہی مومنون کو ایک تن ہونا چاہیی کہ جب ایک کو اونمیں سی مصیبت پہنچی تو

میں نے جو شعر مین تشبیہ دی ہے اون کی کہ سب کے رفع کرنے کے اون کی کا ترجمہ شیخ سعدی رح نے کیا ہی بنی آدم اعضای یکدیگر اند
که در آفرینش ز یک گوهر اند چو عضوی بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار ع ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہین یعنی مانند اعضا ایک شخص کے ہین ایسی کہ وہ ایک تن ہین اگر دکہتی ہی آنکہ اوسکی دکہتا ہی یعنی
بیچین ہوتا ہی سارا بدن اوسکا اور اگر دکہتا ہی سر اوسکا دکہتا ہی سارا بدن اوسکا نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ**
سَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ مسلمان واسطی مسلمان کے مانند مکان کی ہی یعنی تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکہتی ہین اسباب جسکی مضبوط کرتی ہین بعضی اجزا مکان کی بعض کو
ایسے ہی طرح مسلمانون کو چاہیی کہ آپس مین ایک دوسری کی تقویت تائید مین رہین پہر داخل کین آنحضرت نے انگلیاں اپنی ایک ہاتہ کی بیچ انگلیون ہاتہ دوسری کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی واسطی بیان تمثیل کی کہ مسلمان اس طرح آپس مین ملے ہوئی اور ایک دوسری کا مددگار رہی لیکن مددگاری حق بات مین نہ
حرام مکروہ اور موجب گناہ کی ہو ع **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ**
اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰہُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو موسی سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ تحقیق تہی آنحضرت جب آتا اونکی پاس سائل یا حاجتمند فرماتی یعنی صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہی اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر
اپنی کی جو کچھ چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تم سفارش کرتی رہو تا ثواب اوسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ تقدیر الہی
اور حکم اوسکی کی ہی اور بملاحظہ اسکی کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اوسکو اور ثواب اوسکا ہاتہ سی نہ دو اور جاننا چاہیی کہ سفارش حدود مین بعد از پہونچنے
کی امام تک جائز نہین اور پہلی پہونچنی کی امام تک جائز ہی اور تعزیر مین جائز ہی سفارش مطلق اور یہ سب اوس صورت مین ہی کہ جسکی سفارش کرتا ہی وہ موذی شریر نہو
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا
فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
مدد کر اپنی بہائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین اوسکی اس حال مین کہ مظلوم ہی اور کیفیت اوسکی معلوم ہی پس
کیونکر مدد کرون اوسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نی منع کر یعنی اوسکو اور باز رکہی تو اوسکو ظلم سی پس باز رکہنا اوسکو ظلم سی مدد کرنی تیری ہی اوسکی یعنی شیطان اور
نفس بیچ کہ باعث ہین اوسکی ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ**
وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰہُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰہُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مسلمان دینی بہائی
مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم مان کا رکہتی ہی اور شارع صلے اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا نظلم نکری مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالی اوسکو مہلکہ مین اور نہ چہوڑی اوسکو
دشمن کے ہاتہ مین بلکہ مدد کری اوسکی جو کوئی سعی کرتا ہی بیچ حاجت روائی بہائی مسلمان کے ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اوسکی کی اور جو کوئی دور
کری مسلمان سے کوئی غم یعنی خواہ تہوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی ایک بڑا غم غمون دن قیامت کے سی کہ وہ غم نہین مارسکی گا اوسمین اور جو کوئی
ڈہانکی بدن یا عیب کسی مسلمان کا ڈہانکی گا اللہ تعالی عیب اوسکی دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہ ڈہانکنی کی اہل موقف سی اور
ترک کرنی محاسبہ کی اور پوشیدہ کرنی ذکر اوسکی کی اور لکہا ہی علمانی کہ پردہ پوشی مستحسن مستحب ہی اہل عزت و حیا کی ہی کہ عیب اونکا پوشیدہ ہی اور

علی من سعی فی الظلم ... الفتنۃ ... در ... وراں ... حکومت ... بہ ...

اگر کوئی کام ناشایستہ اسکی ہین تو پردہ حیا میں اوسکو پوشیدہ کہتی ہین اور جسنی کہ پردہ حیا کا اوٹھا دیا اور ساتھ افشا اور فساد کی معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی یا انکار اوسکا واجب ہی اور منع اور جہاد اوسکا اور اگر منع سی باز رہی تو حاکم کو کہ دیتی ہین تا اوسکو ایذا لوگون کی سی اور فساد ڈالنی سی دین میں باز رکہی اور حج بلعیون کا اور گواہون ظالمون اور ظالمون کو جسکی کما تین کی حفاظت حقوق لوگون کی واجب لازم ہی اور قبیلہ اظہار عیب منع کی سی نہیں **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یحقره التقوی ههنا ویشیر الی صدره ثلث مرار بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاه المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان بہائی ہی مسلمان کا نہ ظلم کری اوسپر اور نہ ترک مدد کری اوسکی اور حقیر جانی اوسکو پرہیزگاری اس جگہہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نی طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سی حقیر کرنا بہائی مسلمان کو یعنی یہ بات برائی میں کامل ہی اور برائی کی حاجت نہیں ہر چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **ف** حقیر جانی الخ یعنی ساتہ ذکر کرنی عیبون اوسکی کی اور بدزبانی اور ٹہٹہا کرنی کی اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین و نادار اور خراب حال ہو گیا جانتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کی نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ عزت والی ہین قال الله العزة ولرسوله وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون پہر وجہ عزت ایمانی اونکی ہاتہ سی ندینی چاہیی خصوصا جو کہ نور علم و عبادت سی مشرف ہو رہی ہین رعایت تعظیم اونکی کی بطریق اولی ملحوظ رکہی اکثر لوگ خصوصا اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی و غفلت میں گرفتار رہین اہل فقر اور غربت میں گرفتار ہین کہ بیچارون کو حقیر جانتی ہین اصل کار کہ باعث عزت و نجات کی دنیا و آخرت میں ہی محبت فقرا و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی تہی واسطی حصول محبت مساکین کی اور حکم کیی گئی تہی ساتہ ہمنشینی فقرا کے جیسیکہ سورہ کہف میں کوئی اپنی پرہیزگاری سمجھہ کے الخ یعنی نہیں جائز حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک و گناہون سے یا یہ مراد ہی کہ تقوی سینہ میں ہی وہ کار باطن ہے اور مقصود اس جملہ سی تاکید و تقویت جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کی کری حالانکہ حقیقت حال اوسکی کی معلوم نہیں یا یہ مراد ہے کہ چونکہ تقوی دل میں ہی پس جسکی دل میں تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکری اسلیے متقی حقارت کرنی والا مسلمان کا نہیں ہوتا اور معنی اول ظاہر تر اور مناسب تر ہین خون اوسکا الخ یعنی ایسا کام نکری اور کلام نکہی کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال ہو اوسکا تلف ہو اور آبروریزی اوسکی اور حدیث جامع الکلم سی ہی کہ آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تہی **وعن** عیاض بن حمار قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الجنة ثلثة ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال و اهل النار خمسة الضعیف الذی لا زبر له الذین هم فیکم تبع لا یبتغون اهلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی له طمع وان دق الا خانه ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وهو یخادعك عن اهلك ومالك وذکر البخل والکذب والشنظیر الفحاش رواه مسلم اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی تین طرح کی لوگ ہین یعنی جو کہ لائق ہین کہ ساتہ سابقین و مقربین کے بہشت میں داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنی والا لوگون سی توفیق دیا گیا بہلائیون کی اور دوسرا شخص مہربان یعنی چہوٹون بڑون پر نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنی والا یعنی اوس چیز سی کہ نہیں حلال پرہیز کرنی والا یعنی سوال سی اور توکل کرنیوالا اللہ پر عیالدار یعنی نہیں باعث ہوتی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اونکی رزق کا اوپر ترک کرنی توکل کی ساتہ سوال کرنی کی خلق سی اور حاصل کرنی کے مال حرام کو اور ساتہ غافل ہونی کی علم و عمل سی بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنی وہ مستحق عذاب کی ہین بسبب شوم ان افعال کی مقصود ہے برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید اوپر جیسی اوپر تعریف و تحسین افعال مذکورہ کی کی اول سست عقل کہ نہیں عقل اوسکو کہ باز رکہی تماشا

سی اور ثبات شہ استقامت ہو اوسکو وقت شہوت کی اور صبر کرسکتا ہو کہنا ہوں بُری باتوں سی وہ لوگ کہ تمہاری تابع اور خادم ہیں یعنی اور پہرتی ہیں
گرد اہل او اغنیا تمہاری کی اور منتظر او خیال نہیں ہی مگر بہرتی پیٹ کا پہنا کپڑی کا اگرچہ شبہ و حرام سی ہو نہیں ڈہونڈتی ہیں اہل و مال کو یعنی نہ طالب ہیں ہوئے
اور حرم کی ہیں اعراض کرتی ہیں حلال سی اور مرتکب ہوتی ہیں حرام کی اور نہ طالب و راغب بیچ مال حلال کی کہ بوجہ طیب حاصل کریں بلکہ مصروف ہی ہمت اونکی کہانی اور
پینی اور پہننے پر اگرچہ حرام ہو یہ بہی سستی عقل سی ہے اور دوسر شخص دو زخیوں میں سی وہ بی دیانت ہی کہ نہیں پوشیدہ او پیری چیز کہ طمع کرسکی اوسمین اگرچہ شی قلیل
ہو مگر کہ ڈہونڈہتا ہی اور تفحص کرتا ہی وسکو تا پاوی او مطلع ہو اوسپر و خیانت کری اوسمین و بعضوں نے کہا کہ خفا بمعنی ظہور کے بہی آتا ہی یعنی خائن کہ ظاہر
نہیں ہوتی او پیری چیز کہ طمع کرسکی اوسمین مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسکو اور تیسرا وہ شخص ہی کہ صبح نہیں کرتا اور شام نہیں کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو بسبب
اہل تیری کی یعنی ہر صبح و شام کار اوسکا فریب دینا ہی کہ طمع رکہتا ہی اہل و مال تیری میں اور ظاہر کرتا ہی عفت و امانت کو لیکن باطن میں خیانت کرتا ہی
اوسمیں اور ذکر کیا آنحضرت نے بخیل کو اور جہوٹی کو اور بد خلق فحش گو کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد حیم سی صفت فعلیہ ہے کہ ظاہر ہو وجود اوسکا خارج
میں یعنی غیر میں اور رقیق سی مراد ہی صفت قلبیہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر میں اثر اوسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل اور کذب مصدر ہیں قائم مقام
فاعل کی یعنی ذکر کیا آنحضرت نی بیچ مقام تعداد اہل نار کی بخیل و کاذب کو یعنی فرمایا اور راو دوزخیوں میں سی بخیل اور کاذب ہی اور اس طرح جو عبارت
لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل والکاذب تو اسلیے کہ بعینہ الفاظ آنحضرت کی یاد نہیں رہے یعنی کچہ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل اور کذب کی اوس سے
سمجھے جاتی تہی خواہ یوں فرمایا والبخیل والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول والکذب اکثر روایتوں میں بلفظ او شک راوی کی ہی یعنی چوتہی بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو
اور بعضی روایت میں والکذب واو سی آیا ہی اس صورت میں ہی واو بمعنی او کی ہی اور لفظ شنظیر بعضوں نے کہا کہ منصوب ہے بنابر معطوف ہونی کی کذب پر اور صحیح
یہ ہی کہ مرفوع ہی پس ہوگا عطف رجل پر اور یہہ نوع چوتہا بخیل ہی یا کاذب اور پانچواں شنظیر ع ح **وعن** انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت میں ہی ایمان نہیں لایا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل و تمام نہیں ہوا ایمان
اوسکا یہانتک کہ دوست رکہی واسطے بہائی مسلمان کی اوس چیز کو کہ دوست کہتا ہی واسطے اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوس چیز کو یعنی بہلائے
دنیا اور آخرت کو اور ایک روایت میں لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بہلائی آخرت کی نجات پانا ہی عذاب دوزخ سی اور پہونچنا درجات بہشت کو بسبب
اعمال صالحہ کی اور بہلائی دنیا کی اسباب و متاع اور اہل و اولاد جو کہ وسیلۂ خیر آخرت کی ہوں پس ان چیزوں کو اپنی لیے دوست کہتا ہی چاہیے کہ
سب مسلمانوں کی لیے بہی دوست رکہی اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کی اپنی لیے مال و جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد
اور وبال و عذاب کا ہو چاہتا ہی اور دوست رکہتا ہی کیونکر او مسلمان بہائی کی لیے دوست رکہی اوسکو چاہیے کہ نہ اپنی لیے دوست رکہی اور نہ اوس
کی لیے کیونکہ وہ خیر نہیں یا ایک شخص ہے کہ حصول مال و جاہ اوسکی لیے سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولی تعالی کا ہوتا ہی جیسی کہ مال واسطے حج اور
خبر گیری فقراء کی کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہیں ہوتا اوسکی لیے ایسا بلکہ باعث فسق
اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال و جاہ کا اور دوست کہنا اوسکا اوسکی لیے درست نہوگا اسلیے کہ اوسکی حق میں وہ خیر نہیں ع ح **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واللّٰہ لا یؤمن واللّٰہ لا یؤمن واللّٰہ لا یؤمن قیل من یا رسول اللّٰہ قال
الذی لا یأمن جارہ بوائقہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی نہیں ایمان لاتا
یعنے کامل قسم ہی اللہ کی نہیں ایمان لاتا قسم اللہ کی نہیں ایمان لاتا پوچہا گیا کون ہی کہ ایمان نہیں لاتا اور کسکو آپ فرماتی ہیں یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ امن

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتھ نجات نے یا اول وہ شخص کہ نہیں امن میں ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیوں اوسکی سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں مبالغہ ہی کہ ڈرانا ہمونی امن کو توقع ضرر سی سبب واسطی نفی دخول جنت کی بس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر و شر کا ع وَعَنْ عَائِشَۃَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سی اور ابن عمر سی نقل کی اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبرئیل امر کرتی تھی مجکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتھ احسان دہی کی اوسپر اور دفع کرنی ضرر کی اوس سی یہانتک گمان کیا مینے کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہین کہ وارث کرین گی یعنی ساتھ وحی آلہی کی ہمسایہ کو کہ آپس مین ایک ہمسایہ دوسری ہمسایہ کا وارث ہوا کری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوؤ تم تین شخص پس سرگوشی نکرین دو شخص آپس مین بی سنائی شخص دوسری کی کہ تیسرا ہی یہانتک کہ جلو تم ساتھ لوگون کی یعنی بعد ملنی لوگون کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی دو کرین تو مضائقہ نہیں پس اگر چار شخص مصاحب ہون اور دو شخص آپس مین سرگوشی کرین تو روا ہی یہ منع سرگوشی کرنی دو شخصون کی سی وقت مصاحبت تین شخصون کی بسبب غمگین کرنے اس فعل کی ہی اس تیسری کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ یحزن ساتھ زبر ی اور پیش ز کی اور ایک لغت مین ساتھ پیش ی اور زیر ز کی ہی اور دونون لغت فصیح ہین و متعدی حزنہ و احزنہ اندوہگین کیا اور روایت اول مشہور تر ہی اور سبب غمگین ہونے کا یہ ہی کہ اوسکو خیال جاوی گا کہ شاید میری ہلاکت اور بد اندیشی کا مشورہ کرتی ہون کہا نووی نے کہ یہ نہی سرگوشی کرنی دو کیسی ہو وقت تیسری کی اور اسی طرح نہی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کیسی ہو وایک کی نہی تحریمی ہی پس حرام ہے جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر اگر باذن اوسکی کی اور یہ مذہب ابن عمر اور مالک و اصحاب ہماری کا یعنی شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہی یہ عام ہر زمانہ مین سفر مین ہو یا حضر مین ع وَعَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے تمیم داری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی افضل اعمال دین کی یا امر مہم دین مین خیر خواہی ہی تین بار فرمائی یہ بات کہا ہمنی یعنی بعضی صحابہ نے کہ یہ خیر خواہی کسکے لیے ہے اور کسکیلئے کرنی چاہیی فرمایا آنحضرت نے واسطی اللہ تعالی کی اور واسطی کتاب اوسکی کی اور واسطی رسول اوسکی کی اور واسطی مسلمانون کی امامون کی کہ امرا و علما ہین اور واسطی سب مسلمانون کی نقل کی یہ مسلم نے ف خیر خواہی اللہ کی یہ ہی کہ ایمان لاوی اوسکی وحدانیت و صفات پر اور ترک کری الحاد کو اوسکی صفات مین اور خالص کری نیت اوسکی عبادت مین اور فرمان برداری کری اوسکی امر و نواہی کی اور اقرار کری اوسکی نعمت کا اور شکر کری اوسکا اور محبت رکھی اوسکی فرمانبردارون سی اور دشمنی رکھی اوسکی نافرمانون سی اور خیر خواہی اوسکی کتاب کی یہ ہی کہ اعتقاد کری یہ کہ اوتری یہ اللہ کی پاس سے اور عمل کرے اوسپر اور تلاوت اوسکی کری ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کی اور تعظیم اوسکی کری اور خیر خواہی اوسکی رسول کی یہ ہی کہ تصدیق کری اونکی نبوت کی اور قبول کری اوس چیز کو کہ اللہ تعالی کی پاس سی لائی ہین اور اطاعت کری اونکی اور دوست رکھی اونکو زیادہ تر اپنی جان سی اور فرزند اور مان باپ اور سب لوگون سی اور محبت رکھی اونکی اہل بیت اور صحابہ سی اور اختیار کری اونکی سنت کو اور مراد کتاب سی قرآن مجید ہی یا سب کتابین اللہ تعالی کی اور مراد رسول سی آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالی کی ہین اور یہ خیر خواہیان راجع بندی کی طرف ہین کہ خیر خواہی اپنی ہی نفس کی کرتا ہی بسبب اونکی اور خیر خواہی

اور ان کی یہ ہی کہ فرمانبرداری انکی کرے جب اچھی باتون مین اور خبردار کردے اونکو وقت غفلت کی اور خروج نکرے اونپر اگرچہ ظلم کرین اور یہ خیرخواہی
علماکی اپنی یہ ہی کہ موافق حق کی کہین اور روایت کرین اور خیرخواہی سب مسلمانون کی یہ ہی کہ ہدایت کرے اونکو طرف بہلائیون دین و دنیا کی اور دفع کرے
ضرر اونسی اور نفع پہنچاوے اونکو اور یہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ مدار تمام دین و دنیا کا اوسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کی مندرج ہین اسمین ع ح

وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جریر سی کہ کہا جریر نی کہ بیعت کی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر قائم کرنی نماز کی اور دینی زکوۃ کی اور خیرخواہی کرنیکی
واسطی ہر مسلمان کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** عبادات یا تو حق اللہ ہین یا حق العباد پس حق اللہ سی وہ عبادتین خاص فرکین کہ عمدہ عبادتون
بدنی اور مالی ہین اور ارکان اسلام سی ہین بعد شہادتین کے کہ نماز و زکوۃ ہین اور ہوسکتا ہی کہ روزہ اور حج اوسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیرخواہی
مسلمانون مین داخل ہین تمام حقوق بندون کی منقول ہی کہ جریر نی ایک گہوڑا خریدا تین سو درہم کو پہر کہا بیچنی والی کو کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم سی آیا
بیچتا ہی تو چار سو درہم کو اوسنی کہا کہ یہ تم جانو اے عبداللہ پہر کہا کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی اوس سی آیا بیچتا ہی تو پانسو درہم کو پہر سو سو بڑہاتے گئی یہانتک
کہ پہنچی آٹہہ سو درہم کو پہر خریدا اوسکو آٹہہ سو درہم کو پس لوگون نی سبب اسکا پوچہا کہا اونہون نی یہ کہ مین نی بیعت کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنی کی ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ
الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا سنا مین نے
ابو القاسم سی کہ سچی کہی گئی ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی نہین نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کی دل سی نقل کی یہ احمد اور
ترمذی نی **ف** سچی کہی گئی یعنی اللہ تعالی نی اونکی سچی ہونی کی خبر دی ہی ما ینطق عن الہوی اور بدبخت سی مراد کافر ہی یا فاجر ع ح **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي
السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شفقت کرنی والی خلق پر رحمت
کرتا ہی اونپر رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین مین ہین تا رحمت کری تمکو جو کہ آسمان مین ہی نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** اونپر کہ زمین مین ہین یعنی
جانور اور آدمی خواہ نیک ہون خواہ بد اور رحم کرنا بد ونپر یہ ہی کہ اونکو بدی سی باز رکہین جیسیکہ گذرا کہ مدد کر اپنی بہائی کی ظالم ہو یا مظلوم الحدیث یا مراد یہ ہی
کہ رحم کرو اونپر کہ مستحق رحم کی ہین اور جو کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت و سلطنت اوسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائکہ ہین اور رحمت انکی اونکی
یہ ہی کہ محافظت کرین تمکو دشمنون سی اور موذیات سی کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہین اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سی واسطی
رحم کرنی والون کی ع ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا
وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی ہمارے تابعین مین سی وہ شخص کہ نہ رحم کری ہماری چہوٹون پر اور حرمت نگاہ نرکہی ہماری بڑون کی اور نہ امر کری ساتہ
نیکی کی اور نہ منع کری برائی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس ہی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تعظیم کی کسی جوان نی کسی بوڑہی کی بسبب کبرسن اوسکی کی مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وقت کبرسن اوسکی کے
اوس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کری اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اسلیے کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے

کتقدر راضی ہوتی ہی اوس جوان کی تعظیم کرتا ہی بوڑہی کی منقول ہی کہ ایک مرید نکلا خراسان سی واسطی ملازمت شیخ کی کہ مصر میں تہا اور وہان پہونچا اور ایک مدت
اوسکی خدمت مین حاضر رہا اور ساتہ نہین ہونی دیا مین نون مین ایک جماعت بزرگون کی زیارت شیخ کی لیے آئی پس اشارہ کیا شیخ نی اوسی مرید کو کہ جا تو سواری کی تہامنے لیے پس نکلا وہ مرید
لیکن خطرہ گذرا اوسکی دل مین کہ یہ غرور ہے مراد کر کے بیٹھا شیخ کی پاس آیا اوسکا نتیجہ ہوا پس جب گئے اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کی پاس پس کہا پیر نی ای مرید
قریب ہے کہ تیری پاس اکابر آوینگی اور تعظیم کرینگی اللہ تعالی واسطی تیری اونکو کہ خدمت کی تینے اونکی پس کہتے ہین کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی دروازی پر نہین
پائی جاتی تہی جگہ خچر اور گہوڑی بسبب کثرت آنی اکابر کی اوسکی ملاقات کے لیے اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بھی اللہ تعالی نی یہ مرتبہ عطا کیا بسبب بیت
حبیب العالمین کی کہ دس برس عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تہی پس اسقدر زندگی اللہ تعالی نی عمر اونکی کہ ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اونکی اور بہت
ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئی تہی ع **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ
إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بوڑہی
مسلمان کی اور تعظیم کرنی اوٹہانیوالی قرآن کی یعنی پڑہنی والی قرآن کی اور حافظ کی و مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین اور نہو دور رہونی والا اوس سے اور جملہ
تعظیم اللہ تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دو قیدین لگائین اوٹہانیوالی قرآن کی لیے
ایک تو غلو کرنی والا نہو اور دوسری یہ کہ نہ دور رہو اوس سی بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تہی کہ میانہ روی کرتی تہی عبادات وغیرہ
مین اور غلو کرنی والا وہ کہ تجاوز کری حد سی لفظاً اور معنی مانند وسوسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری لفظ قرآن مین ساتہ تحریف
اوسکی کی مانند اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علما کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہ تاویل باطل کی مانند تمام مبتدعون کی اور بعضون نی کہا کہ غلو بمعنی مبالغہ
کرنا تجوید مین یا جلد پڑہنا اس طرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور رہونی والا وہ کہ اعراض کری تلاوت قرآن سی اور احکام قرأت سی اور عمل
کرنی سی اوس چیز پر کہ اوسمین ہے اور بعضون نی کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین ہی اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اوراد عبادت کیطرف ہرگز نہ متوجہ ہو
اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور ادنی عادل کا یہ ہی کہ غالب ہو عدل اوسکا ظلم پر بخلاف اوسکی عکس کی یعنی
ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاویگا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ اسی لیی کہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ جو کوئی
کہی اس زمانی مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکی کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایک طرح کی عدل سی اور تحقیق اسکی یہ ہی ہی اوپر فرق کی درمیان
اوسکی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی پس اول اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ کبھی کبھی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفاً اوسپر
کہ ہو موصوف ساتہ عدل کی بطریق دوام کی جیسی کہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہی اور فلانا نماز پڑہتا ہی اور شرح السنہ مین ہی کہ کہا طاؤس نی
سنت سی ہی یہ کہ توقیر کری تو چار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کی اور باپ کی انتہی کہتا ہون مین اور باپ کی حکم مین ماں بہی ہی اور
مراد عالم سی عالم باعمل ہی جیسا کہ سمجہا جاتا ہی لفظ حامل القرآن سی اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین اسلیی ہی کہ ظاہر ہی یا اسلیی کہ کلام
اجنبیون مین ہی پس جو کہ ہو ایک شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت چاہئی تعظیم اوسکی اسلیی کہ واجب ہی تعظیم اوسکی بہت سی
وجہون کر اور روایت کی خطیب نی جامع میں انس سی کہ فرمایا آنحضرت نی ان من اجلالی توقیر الشیخ من امتی ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ
بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہتر گہرون کا

مسلمانون کی گہرون مین وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ احسان کیا جاوی طرف اوسکی اور برا گہر مسلمانون کی گہرون مین وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ برائی کیجاوی طرف اوسکی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** اور ایذا دیجاوی اوسکو ناحق اور اگر واسطی تعلیم و تادیب کے مارین تو داخل احسان کی ہی برائی کرنی کی نہ ح **وعن** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰى يَتِيْمَةٍ اَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ اُصْبُعَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ ہاتہ پہیری یتیم کی سر پر یعنی بطریق شفقت کی درحالیکہ نہین پہیرتا ہی ہاتہ مگر واسطی اللہ کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی نہ واسطی اور غرض کی ہوتی ہین واسطے اوسکی بدلی ہر بال کی کہ پہرتا ہی اوسپر ہاتہ اوسکا نیکیان اور جو شخص کہ احسان کری طرف یتیم لڑکی کی یا یتیم لڑکی کی کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اوسکی پرورش مین ہے خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا مین اور وہ بہشت مین مانند دونون کی اور ملائین دونون انگلیان اپنی یعنی بیچ کی اونگلی اور اوسکی پاس کے کہ انگوٹھے کی طرف ہی یعنی مین اور وہ مانند ان دونون انگلیون کی نزدیک ہونگی بہشت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ تمر ساتہ زبر ت اور پیش میم کی ہی صیغہ مونث کا اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتہ پیش تی اور زیر میم کی صیغہ مذکر کا آیا ہی اس صورت مین فاعل اوسکا ضمیر ماسح کی ہی اور یدہ مفعول اوسکا اور ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ پہیرتا ہی وہ شخص اوس بال پر ہاتہ اپنا اور لفظ حسنات ساتہ رفع کی ہی بنا بر ہونے اوسکی کی اسم کان کا اور ظاہر یہ ہی کہ نیکیان مختلف ہوتی ہین کمیت و کیفیت مین باعتبار اچہا کرنی نیتون کی اور احسان کری یعنی شفقت مہربانی کری اوسپر اور تادیب و تعلیم کری اوسکو اور نکاح کر دی اوسکا اور محافظت کری اوسکی مال کی اگر مال ہو اوسکا اور لفظ او یتیم مین تنویع کی لیی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ شک کی لیی ہی کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ یتیمہ فرمایا یا یتیم اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف بشارت حسن خاتمہ اوسکی کی ہامع ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَتَيْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا كَرِيْمَتَاهُ قَالَ عَيْنَاهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص جگہ دیوی یتیم کو طرف کہانی اور پینی اپنی کے واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت مقرر یعنی قطعا بلا شک و شبہہ بموجب وعدی اپنی کی مگر یہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اور جو شخص پرورش کرے تین بیٹیون کو یا پرورش کری اونکو کہ مانند تین بیٹیون کی ہین کہ تین بہنین ہون پس ادب سکہاوی اونکو اور شفقت کری اونپر یہانتک کہ بی پروا کری اون کو یعنی بڑی ہون اور نکاح کی جاوین واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو یعنی فرماتی ہی کہ دو بیٹیون یا دو بہنون کی پرورش کرنی مین بہی یہی ثواب ملتا ہی فرمایا پرورش کری دو بیٹیون یا دو بہنون کو یہانتک کہ اگر کہتی لوگ یا ایک کو البتہ فرماتی یا ایک کو اور جس شخص کے لیے اللہ دو پیاریان واجب ہوی اوسکی لیی بہشت پوچہا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہی دو پیاریون سی فرمایا دونون آنکہین اوسکے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا ہی یعنی شرک اور حقوق بندی کی پس تقدیر یہ ہی مگر یہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا مگر ساتہ توبہ کی یا ساتہ بخشوانے اور مانند اوسکی کی حاصل یہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالے کے ہین بخشی جاتی ہین اگر چاہتا ہی اللہ سوای شرک کی اور اگر کہتی لوگ الخ یہ بموجب مذہب مختار کی کہ کہتی ہین احکام مفوض ہین آنحضرت جو کچہہ چاہین کرین اور جسکو چاہین تخصیص کرین ظاہر ہی اور جو کہ قائل عدم تفویض کے ہین وہ کہتی ہین کہ بعد التماس اونکی کی وحی ہوئی ساتہ اوس چیز کی کہ موافق مقصود اونکی کی تہی اور مانند اسکی بہت سی حدیثون مین آیا ہی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عليه وسلم لأن يؤدب الرجل ولده خير له من أن يتصدق بصاع رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وناصح الراوي
ليس عند أصحاب الحديث بالقوي اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اللہ کی کہ البتہ ایک
ادب کہانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ناصح راوی نہین
نزدیک محدثون کی قوی ف یعنی حفظ وضبط مین کچ اعتماد اوسپر کچہی بہت حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین
جائز ہی اجماعًا اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سے ادب شرعی ہی ع وعن أيوب بن موسى عن أبيه عن جده أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ما نحل والد ولده من نحل أفضل من أدب حسن رواه الترمذي والبيهقي في شعب الإيمان
وقال الترمذي هذا عندي حديث مرسل اور روایت ہی ایوب بن موسی ہی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی موسی سی موسی نے نقل کے
ایوب کے دادا سی یعنی عمرو بن سعید سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچہہ دینا بہتر ادب نیک سے نقل کی یہ ترمذی نے
اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث نزدیک میرے مرسل ہی وعن عوف بن مالك الأشجعي قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم أنا وامرأة سفعاء الخدين كهاتين يوم القيامة وأومأ يزيد بن زريع إلى الوسطى والسبابة امرأة آمت
من زوجها ذات منصب وجمال حبست نفسها على يتاماها حتى بانوا أو ماتوا رواه أبو داود اور روایت ہے عوف بیٹے مالک اشجعی کی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورت سیاہ رخسارون کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کی رخسارہ اوسکی سیاہ ہوگئی مانند
ان دونون انگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی اونگلی کی اور اونگلی شہادت کی یعنی
واسطی بیان واونگلیون کی وہ عورت ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب مرنی یا طلاق دینی خاوند کی تہی جاہ وجمال والی روکا اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنی سی
واسطی پرورش اور شفقت کرنی کی اوپر حال یتیمون اپنی کی یہانتک کہ جدی ہون یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب بڑی اور بالغ ہونی کی محتاج مان کی نرہی یا مر گئے
نقل کی یہ ابو داؤد نی ف یعنی جس عورت کا خاوند مرگیا یا طلاق دی اور چہوٹی اولاد چہوڑ گیا اور اوس عورت نے اولاد کی پرورش کی واسطی کسی سی
نکاح نکیا اور اونکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اونکی کی تک اور بسبب خدمت اونکی کی اپنا حسن وجمال برباد کیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا
کہ مین اور وہ عورت قیامت کے دن مانند ان دونون اونگلیون کی قریب باہم ہونگی اوس سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین اور خاوند نکرین
اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول رہین تو بڑی فضیلت رکہتا ہی ع وعن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له أنثى فلم يئدها ولم يهنها ولم يؤثر ولده عليها يعني
الذكور أدخله الله الجنة رواه أبو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہو وی ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اوسکو
زندہ یعنی جیسا کہ جاہلیت مین بسبب عار وفقر کی کرتی تہی اور نہ حقیر وذلیل کر کر رکہا اوسکو اور نہ ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکونکو بیٹی والانی وغیرہ مین داخل کریگا
اوسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہ ابو داؤد نی ف یعنی ساتہ سابقین کی اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹا پر کرتی ہین کہا ابن عباس نے کہ اس
حدیث مین ولد سی مراد حضرت کی بیٹی ہین ع وعن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم من اغتيب عنده أخوه المسلم
وهو يقدر على نصره فنصره نصره الله في الدنيا والآخرة فإن لم ينصره وهو يقدر على نصره أدركه الله به في الدنيا والآخرة
رواه في شرح السنة اور روایت ہے انس سے کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بہائی
مسلمان کے حال آنکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکی کی یعنی ساتہ دفع کرنی غیبت وعار کی اوس سی اور منع کرنی کی غیبت اوسکی سی پس نکی اوسکے

مدد کری گا اوسکی اللہ تعالی دنیا و آخرت مین اور اگر مدد نکی اوسکی اور وہ قادر تہا اوسکی مدد کرنی پر مواخذہ کری گا اللہ اور بدلہ لیگا اوس سے اوس سبب سے کہ مدد نکی
دنیا اور آخرت مین نقل کی شرح سنہ مین وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ
اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے اسما بیٹی یزید کی سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ باز رکہے کہانی گوشت بہائی اپنی کی سے یعنی غیبت کرنیوالی کو منع کری غیبت کرنے سے بہائی مسلمان کے غائبانہ ہی
حق اللہ پر یہ کہ آزاد کریگا اوسکو آگ سے نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین ف کہانی گوشت کی سے کنایہ ہے غیبت کرنی سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے
بیچ برائی غیبت کے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست رکہتا ہے ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانی کو تشبیہ دی غیبت کو ساتہ کہانی
گوشت مغتاب کے چونکہ آبروریزی اوسکی کرتا ہے گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہے اور گوشت اوسکا کہاتا ہے اور واسطے مبالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقریر
پر مغیبت بمعنی غیبت کے ہی ساتہ زیر غین کے یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتہ لفظ ذب کے اور احتمال کہتا ہے کہ بالمغیبۃ متعلق ہو ساتہ لحم اخیہ کے بتقدیر اکل لحم
اخیہ کی اور مغیبت بمعنی غیبت کے ہو ساتہ زیر غین کی یعنی باز رکہی کہانی گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور ذال و نون مشعون کا ایک ہی ہے کہ منع کرنا اور باز رکہنا
لوگون کا ہی آپس کے غیبت سے یعنی جو کہ باز رکہی لوگون کو غیبت کرنے سے اوسی آزاد کری گا الخ یعنی اول وہلہ مین پہلی داخل ہونی کی اوسمین یا بعد داخل ہونی کی پہلی
پورا کرنی عذاب کی ہوع وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ
اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابودردا سے کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی کہ نہین کوئی مسلمان کہ دور کری اور باز رکہی غیبت کو آبرو بہائی اپنی کے سے
یعنی منع کری اوسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہے حق اللہ پر یہ کہ باز رکہی اوس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پہر پڑہی آنحضرت نے واسطے استشہاد کی اپنی قول کی کان حقا
الخ آیت اور ہی ثابت و واجب ہم پر مدد کرنی مومنون کی نقل کی شرح السنہ مین وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ
نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهِ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ
مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکری
مرد مسلمان کی اور منع نکری غیبت اوسکی سے اوس جگہہ کہ بے حرمتی کی جاتی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اوسجگہہ مین آبرو اوسکی سے مگر کہ نہین مدد
کری گا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست کہتا ہی اوسمین مدد کو یعنی آخرت مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کری کسی مسلمان کے
اوس جگہہ مین کہ نقصان کیا جاتا ہے اوسمین آبرو اوسکی سے اور بے حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اوسمین مگر کہ مدد کرہی گا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہے
اوسمین اوسکی نقل کی یہ ابوداود نی وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ
كَمَنْ اَحْيٰى مَوْءُوْدَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے عقبہ بیٹی عامر کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی
یعنی جانی عیب یا برائی یعنی کسی مسلمان مین اور ڈہانکدی اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کے کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہ احمد اور
ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو ف وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کے ساتہ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہ کہی ہی علمانی کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت سے
مانند مردہ کی ہوتا ہی اور دوست رکہتا ہی کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جب کسی نی عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی اوس سے خجالت کہ وہ اوسکی
نزدیک بمنزلہ موت کی تہی پس ڈہانکنا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنی کی ہو جیسی کہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تہی قبر مین اور قریب تہی کہ مر جاوے پس نکال لی گئی اور زندہ رہی ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرْآةُ أَخِيهِ فَإِنْ رَأَى بِهِ أَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِأَبِي دَاوُدَ الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہے بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین ایذا تو چاہیے کہ دور کردے اوس سے برائی یعنی اور مشغول ہو ساتھ اصلاح حال اوسکی کی جس طرح کہ ہو سکے ساتھ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسے کہ شرط ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو یعنی روایت حدیث ساتھ اس لفظ کی ضعیف ہے اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابو داؤد کی یون ہے مسلمان آئینہ مسلمان کا ہے اور مسلمان بھائی ہے مسلمان کا باز رکھتا اور دفع کرتا ہے اوس سے وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہے اور نگاہ رکھتا ہے یعنی حق اوسکا غائبانہ اوسکے

ف مسلمان آئینہ دوسری مسلمان کا ہے یعنی آگاہ کر دیتا ہے اوسکو اوسکی برائی پر مانند آئینہ کی کہ جو کچھ دیکھنے والے کی وجود میں ہوتا ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو دکھا دیتا ہے اگرچہ خفیہ آگاہ کرے تاوہ ذلیل نہو لوگون مین جیسی آئینہ آگاہ کرتا ہے کہ سوا اوسکی کسی پر معلوم نہین کرواتا اور وہ دوسرا بھی مطلع ہو جاتا ہے اپنی برائی کی بسبب آگاہ کرنی مومن دوسری کی جیسے کہ مطلع ہوتا ہے اپنی چہری کی برائی پر بسبب دیکھنے کی آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر مین جبتک کہ کاوش کرتی ہین احوال ایک دوسری کی سے اور جب متفق ہونگی ہلاک ہونگی اور واسطی تقویت تائید اس مضمون کی فرمایا المومن اخ المومن الخ اور نگاہ رکھتا ہے الخ یعنی غیبت نہین کرتا اوسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہے اوسکی تو منع کر دیتا ہے اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہے تمام حقوق اوسکی کی نفس مین جو مال مین اور آبرو مین ہو ع

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ بِهِ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بچاوے کسی مسلمان کو یعنی اوسکی آبرو کو منافق کی شر سے بھیجے گا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاوے گا گوشت اوسکی کو یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت کی آگ دوزخ کی سے اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مسلمان کو ساتھ کسی چیز کی یعنی عیبون مین سے درحالیکہ چاہتا ہے ساتھ اوس چیز کی عیب اوسکا قید کرے گا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک کہ نکلے عہدہ او سچیز کی سے کہ کہا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف یعنی پاک ہو اوسکی گناہ سے ساتھ راضی کرنے مدعی اوسکی کی یا ساتھ شفاعت کی یا ساتھ عذاب کرنے کی بقدر گناہ کی اور منافق سے یہان مراد غیبت کرنیوالا ہے اوسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہے خیر خواہی اور دل مین ارادہ رکھتا ہے فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہے کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی ہو ع ح

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین یارون کا یعنی اکثر اونکا ازروی ثواب کی نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہے واسطی یار اپنی کی یعنی اکثر اونکا ازروی احسان کی اگرچہ ساتھ خیر خواہی کی ہو اور بہتر ہمسایون کا نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہے واسطی ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کسطرح معلوم کرون مین نیکو کاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ مین نیک کار رہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجھسے ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن و قبح

اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت سنے تو اپنے ہمسایون کو کہتے ہین تحقیق نیکی کی تو نے پس تحقیق نیکی کی تو نے اور جسوقت سنے تو ہمسایون کو کہتے ہین تحقیق برا کیا تو نے پس تحقیق برا کیا تو نے یعنی نیکی و بدی تیری ساتھ گواہی بنی ہمسایون کی معلوم ہوگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** سنے تو ہمسایون کو یعنی سب ہمسایونکو یعنی اسلیے کہ نہین جمع ہوتی ہین سب ضلالت پر غالبا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ السنۃ الخلق اقلام الحق کوٹا ذکر کر اور حضرت شیخ نے کہا کہ یہ اوسوقت ہی کہ جسوقت ہون ہمسائی اوسکی اہل حق انصاف والے اور نہ بہت محبت کرنیوالے ہون اور نہ بہت دشمنی **وعن عائشۃ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوتارو تم آدمیون کو بیچ مراتب اونکی کی نقل کی یہ ابوداودنے **ف** یعنی بیچ مراتب معینہ اونکی کی یعنی حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکھو ایک جیسے شریف و اہل عزت اور دوسرا ہی وضیع و ذلیل دونون کو یکسان نہ کہو تعظیم و تکریم مین ہر ایک کی ساتھ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اوسکی کا نہو پس برابری کرو درمیان خادم و مخدوم کی بلکہ ہر ایک سی موافق مرتبہ اوسکی کی پیش آؤ فرماتا ہی اللہ تعالی ورفعنا بعضهم درجات اور احیاء العلوم مین منقول ہی کہ حضرت عائشہ کھانا کھا رہی تہین کہ ایک فقیر اودہر سی گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا اوسکو بہیجا بعد ازان ایک سوار گذرا اوسی کہلا بہیجا کہ طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئیے ایک شخص نے حاضرین مین سی تفاوت احوال سی پوچہا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے انزلوا الناس منازلهم وہ مسکین اس روٹی کی ٹکڑی سی راضی ہوگیا اور اگر سوار سی بہی ویسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اوس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اوسکی لازم آتی اور یہ حدیث سبب ہی فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کی اور تفضیل خلفا کی اور مانند اونکی کے جیسے کہ یہ حدیث منشا ہی وہم اغنیا و متکبرین کا امرا و وزرا سی جیسی کہ دیکہا جاتا ہی بیچ مجلسون اونکی کی قد علم کل اناس مشربهم و فهم کل فریق مذهبهم یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا یعنی علما کا فہم اس سمجہا ہی کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتی ہین اونکی غیر پر اور اغنیا کا وہم سمجہا کہ وہ اہل علم و فضل و فقرا کی حقارت کرتی ہین اور فاسق و ظالم دولتمند جبروت کی عزت و تعظیم کرتی ہین اور اس حدیث کو دلیل لاتی ہین اونکو اللہ تعالی نے اس سی گمراہ کیا اور علما کو راہ پایا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ روایت ہی عبد الرحمن بیٹی ابی قراد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابیون نے کہ ملتی تہی اپنی بدنکو پانی حضرت کی وضو کا پس فرمایا واسطی اونکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو خوش لگی یہ کہ دوست رکہی اللہ کو اور اوسکی رسول کو یعنی بوجہ کمال کے یا دوست رکہی اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس چاہئی کہ سچ بولی اپنی بات مین جسوقت کہ بات کری اور چاہیی کہ ادا کری امانت لوگون کی کہ اوسکی پاس ہی جسوقت کہ امانت سونپی جاوی اور چاہیی کہ اچہی کری ہمسایہ گری ہمسایون کے **ف** مراد وضو کی پانی سی اکثرون کی نزدیک بقیہ وضو کی پانی کا ہی کہ باسن مین بچ رہتا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہی جو جدا ہوا اعضای مبارک سی اور لفظ او یحبه الله و رسوله مین تنویع کی لیی ہی اور یہ مرتبہ بالاتر ہی اول سی اور حقیقت مین دونون مستلزم ایک دوسری کی ہین کہ ہر کوئی اپنی دوستدار کو دوست رکہتا ہی یا لفظ او بمعنی بل کی ہی اور یہ ظاہر تر ہی اور احتمال ہی کہ شک راوی کی لیی ہو اور معنی حدیث کی یہ کہ دعوی محبت خدا و رسول کا فقط ایسی ہی باتون سی کہ جیسے اشتیاق ثابت نہین ہوتا بلکہ ضروری اسمین بجالانا امر کا اور بچنا نواہی سی خصوصاً بجالانا اون امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایون سی کہ معاملات مین اور حقوق لوگونمین اون چیزون مین مبتلا ہوا اکثر ہوتا

اور شاید کہ اون لوگون مین حضرت نی کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سختی اور تقصیر کی بیچ ادای اون حقوق کی ہو اس سبب سے خاص اون چیزونکو ذکر کیا ع
وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس المؤمن بالذي يشبع وجاره جائع الى جنبه رواهما
البيهقي في شعب الايمان روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی نہین مومن کامل وہ شخص کہ
پیٹ بھر کہاوی اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بھوکا ہو اوسکی پہلو مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** جملہ وجارہ الخ حال ہے
ضمیر یشبع سے یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کہاوی اس حال مین کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اوسکی کا اور بیچ ذکر کرنی پہلو کی اشارہ ہے
کمال غافل ہونی اوسکی کی پوچھ گچھ ہمسایہ سی ع **وعن** ابي هريرة قال قال رجل يا رسول الله ان فلانة تذكر من كثرة صلاتها
وصيامها وصدقتها غير انها تؤذي جيرانها بلسانها قال هي في النار قال يا رسول الله فان فلانة تذكر قلة صيامها و
صدقتها وصلوتها وانها تصدق بالاثوار من الاقط ولا تؤذي بلسانها جيرانها قال هي في الجنة رواه احمد والبيهقي في
شعب الايمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی یعنی لوگون مین بطریق شہرت کے بسبب بہت
نماز اوسکی کی اور روزے اوسکی کی اور صدقہ دینی اوسکی کی یعنی لوگ کہتی ہین کہ وہ بہت عبادت کرتی ہی لیکن وہ ایذا دیتی ہی اپنی ہمسایونکو ساتھ زبان اپنی کی
فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینی ہمسایہ کی اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودیکہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اوسکی کا نہین ہون گی کہا اوس
شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کم رکھنے روزون کی اور کم صدقہ دینے کے اور کم نماز پڑھنی کی اور تحقیق وہ صدقہ دیتی ہی چند
ٹکڑی قروط کی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سی اپنی ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف**
اصلی کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کی ہی اور نہین ہی فائدہ بیچ حاصل کرنی فضول کی یعنی عبادات نفل کی اور ضائع کرنی اصول کے
جیسیکہ وہ واقع ہی بیچ اکثر علماء اور صلحاء کی کہ علماء تو ترک کرتی ہین اون چیزونکو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتی صلحاء اوس علم کو کہ واجب ہے
اوپر حاصل کرنا اوسکا اور جو کہ صوفیہ کہ جامع ہین درمیان علم و عمل کی وہ مقدم رکھتی ہین رعایت پرہیز کرنیکو اوپر ریزی دوا کی وہ چلتی ہین راہ حکماء کی کہ وہ کہتی ہین
کہ تخلیہ مقدم ہی تحلیہ پر اور اسلیی گردانا ہی اونہون نی توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہی طرف اس سخنے کی بطریق نفی و اثبات کی اور اشارہ ہے
طرف اوسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کی پس گویا کہ لازم آتا ہی اول سی حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ع **وعنه** قال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقف على ناس جلوس فقال الا اخبركم بخيركم من شركم قال فسكتوا فقال ذلك ثلث مرات فقال
رجل بلى يا رسول الله اخبرنا بخيرنا من شرنا فقال خيركم من يرجى خيره ويؤمن شره وشركم من لا يرجى خيره ولا يؤمن شره رواه
الترمذي والبيهقي في شعب الايمان وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہڑی ہوئی لوگون پر کہ بیٹھی ہوئی تھی پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نیکترین تمہاری کی اور ممتاز کردون نیکترین تمہاری کو بدترین تمہاری سی
یعنی بیان کردون کہ بہتر تم مین کون ہی اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نی پس چپ رہی لوگ یعنی بخوف اسکی کہ متعین کر فرمادین کہ یہ نیک ہی اور یہ بد نہ ساتھ
مفہوم عام اور عنوان کلی کی اور یہ بات موجب فضیحت اور ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت نے یہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیی
ہمکو اور متمیز کر دیجیی نیکترین ہماری کو بدترین ہماری سی پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہی کہ امید رکہتی ہون لوگ بھلائی اوسکی کی اور امن مین رہتی ہون اوسکی
بدی سی اور بدترین تمہارا وہ ہی کہ امید نہ رکہتی ہون لوگ اوسکی بھلائی کی اور نہ امن مین رہتی ہون اوسکی بدی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان
مین کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بھلائی کی رکہین اور اوسکی بدی سی امن مین نہون تو رہا اوسکی بدی سی

اس میں ہوں لیکن امید بہلائی کی اوس سے نہ رکہتے ہوں تو وہ بہی بہتر نہیں بلکہ بدتر ہیں **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يُعْطِی الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِی الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰی يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کیی درمیان تمہاری خلق تمہارے جیسیکہ تقسیم کیی درمیان تمہاری رزق تمہاری تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی انبیا اور اولیا میں سی مثل سلیمان علیہ السلام اور عثمان کی اور دیتا ہی اوسکو کہ نہیں دوست رکہتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کی اور نہیں دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نی دین پس تحقیق دوست کہا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ میں ہی نہیں مسلمان ہوتا یعنی کامل بندہ یہانتک کہ مسلمان ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہیں مومن ہوتا یعنی کامل یہانتک کہ امن میں ہو ہمسایہ اوسکا برائیوں اوسکی سی **ف** اسلام دل کا پاک کرنا اوسکا ہی عقائد باطلہ سی اور اسلام زبان کا باز رکہنا اوسکا مالایعنی سی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سی ہی بلکہ کنایہ ہی تسویہ ظاہر و باطن سی اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونے اونکے کے مدار اسلام و ایمان کی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مومن محل ہے الفت کا اور نہیں بہلائی اوس شخص میں کہ نہیں الفت کرتا یعنی مسلمانوں سی اور نہیں الفت کیاجاتا یعنی مسلمان دوست نہیں رکہتی اوسکو نقل کیں یہ دونو حدیثیں احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** لفظ مالف ساتہ زبر لام کی مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا بیچ معنی فاعل و مفعول یعنی یالف ویولف یعنی الفت کرتا ہی اور الفت کیاجاتا ہی جیسیکہ ایک روایت میں ہی اور موید ہی اوسکی آخر حدیث بہی اور کہا طیبی نی احتمال ہی یہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کی جیسیکہ رجل عدل یعنی الفت کرنیوالا ہی یا مالف اسم مکان ہی یعنی ہوتا ہی جگہہ الفت کی اور منشا اوسکا اسلیے کہ بسبب الفت کی حاصل ہوتا ہے اجتماع درمیان مسلمانوں کی اور بغیر الفت کے واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نی منت کہی ہی مومنوں پر ساتہ تالیف قلوب انکی کی اس آیت میں كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ اور کہی جگہہ مثل اس مضمون کی ہی ۱۲ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِيْ حَاجَةً يُّرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِيْ وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص روا کری کوئی حاجت دینی یا دنیوی واسطی کسی کی امت میری سی یعنی استجابت درحالیکہ چاہتا ہی یہ کہ خوش کرے اوسکو ساتہ حاجت روائی کی پس تحقیق خوش کیا اوسنی مجکو یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کے اور جسنی خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنی خوش کیا اللہ کو داخل کری گا اوسکو اللہ بہشت میں **ف** اور جامع صغیر میں ہی کہ جسنی روا کی واسطی بہائی مسلمان کی ایک حاجت ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب اوس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نی انس سے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَّاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اور روایت ہے اوسی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص فریادرسی کری کسی مظلوم کی لکہتا ہے اللہ تعالی واسطی اوسکی تہتر بخششیں ایک اون تہتر بخششوں میں سے بخشش ہی کہ اوس میں صلاح سب کاموں اوسکی کی ہی یعنی دنیا اور آخرت میں اور بہتر بخششیں واسطے اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کے **وَعَنْهُ** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِيَالِهٖ رَوَی الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

ل بتفصیل مضمون سابق کی ہے اور تفصیل فلان کی ارزاق پر ۱۲ م ع مو واسطے تاکید اور تقویت علو شانی کی ذو فایدہ ۱۲ م ع مو واسطے تاکید سبب کی اوردین اخلاق نیک ہے ۱۲

اور روایت ہی انس سے اور عبد اللہ سے کہ کہا اون دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہترین خلق کا طرف اللہ کی وہ شخص ہے کہ احسان کرے طرف کنبی اللہ کی نقل کین یہ تینون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** عیال آدمی کی وہ ہین کہ جنکو یہ پرورش کرتا ہی اور کہلاتا ہی اور مال خرچ کرتا ہی اپنے نسبت غیر اللہ تعالی کی مجاز ہی اور بنسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی جیسیکہ خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ؏ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَارَانِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بیٹے بن عامر کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اول دو جھگڑنیوالی دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگی نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی اول دو شخص آپسمین جھگڑنی والی بعد جھگڑنے اہل کفر کی دو ہمسایہ ہون گے کہ جھگڑینگی بیچ اوس چیز کی کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپس مین حقوق واجب الادا مین اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ ہوویگا بندی سے در مقدمہ نماز کی ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا اوسمین میان لوگون کی خونون کا اور ایک حدیث مین آئی کہ اول جھگڑنی والی دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگی پس تطبیق انمین یون دی ہی علمانے کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت اوسکی کی تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا در مقدمہ خون کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہ حدیث مفید ہی ساتھ اختصام خصمین کی یعنی جو لوگ ایسی ہین کہ ہر ایک نی بہ نسبت دوسری کی قصور کیا ہی ادای حقوق مین اور اوس سے گناہ لازم ہوا ہی اونمین اول یہ دو شخص جھگڑتی آوینگی اور انکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر بالفرض کیا جاوی کہ تقصیر ایک سے واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب اور مشاکلۃ کی ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ پس اولیت ہر ایک مین اضافی ہی منافات نہ لازم آئی انمین ؏ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهِ قَالَ امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ وَأَطْعِمِ الْمِسْكِينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سختی دل اپنی کی کہ علاج اوسکا کیا ہی فرمایا پہیر تو ہاتھ یتیم کی سر پر اور کہلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نی **ف** یتیم کی سر پر ہاتھ پہیرنے سے موت یاد آئیگی پس غنیمت جانیگا تو حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشا غفلت ہی اور کہلا مسکین کو تاکہ دیکہی تو آثار نعمت الہی کی اپنی پر کہ غنی کیا تجکو اور محتاج کیا تیری طرف اور ونکو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ؏ **وَعَنْ** سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہی اوپر بیٹی اپنی کے درحالیکہ پہیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکی نی اور تیری گہر آن پڑی ہی اور نہین واسطی اوس بیٹی کی کوئی کمانی والا سوای تیرے یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کرے اوسکی اور نہ کوئی خبرگیران ہی جز تیری گہر مین آن پڑی ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ

باب ہی بیچ بیان محبت کے بیچ ذات خدا کے اور واسطی خدا کی **ف** حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کی اور وجہ اوسکی کی نہ آمیزش ہو اوس مین ریا اور خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنی بسبب اللہ کے اور رضا اوسکی کی یعنی جب دوست رکھی کسی بندی کو تو دوست رکھی اوسکو واسطی اللہ کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روحین پہلی آنی کی بدنون مین مانند لشکر کی تہین یعنی ایک جا جمع تہین بعد ازان متفرق کیا اونکو اور بدنون مین بہیجا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تہین اون مین سے یعنی بعلاقہ مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپس مین الفت رکہتی ہین یعنی بعد از تعلق کی بدنون مین اور جو انجان تہین اونمین سے اختلاف رکہتی ہین یعنی اصل کی

یہ بخاری نے اور نقل کی مسلم نے ابی ہریرہ سے **ف** یعنی جو روحین روز ازل کی مناسبت آپس میں صفات میں یہاں بھی مناسبت ہوتی ہی اور جن میں ان
اختلاف تہا یہاں بھی اختلاف رہتا ہی مثلاً نیکوں میں آپس میں موافقت ہوتی ہی اور فاسقوں کو فاسقوں سے اور ظہور روحانی کی تعارف کا سبب
الہام خدا کی ہوتا ہی کہ لوگون کی دلون میں بسبب ان کی محبت کے یہاں جھکا دیتا ہی طیبی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبرئیل فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبرئیل ثم ینادی فی السماء فیقول
ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اہل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض واذا ابغض عبدا دعا جبرئیل فیقول انی ابغض
فلانا فابغضہ قال فیبغضہ جبرئیل ثم ینادی فی اہل السماء ان اللہ یبغض فلانا فابغضوہ قال فیبغضونہ ثم یوضع لہ
البغضاء فی الارض رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست کہتا ہی کسی بندے کو یعنی
ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنے کا واسطے کسی بندے کی اپنے بندون میں سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق میں دوست کہتا ہون فلانے کو پس
دوست کہہ تو اوسکو فرمایا حضرت نے پس دوست رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمان میں یعنی بموجب حکم الہی کی پس کہتا ہی تحقیق اللہ تعالے
دوست کہتا ہی فلانے کو پس دوست کہو تم اوسکو پس دوست رکہتے ہین اوسکو اہل آسمان پہر رکہی جاتی ہی اوسکی لیے قبولیت یعنی محبت بیچ زمین کے یعنی زمین والے
یعنے جن و انس اوس سے محبت رکہتے ہین اور جسوقت کہ بغض رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندے سے پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق میں بغض رکہتا ہون
فلانے شخص سے تو بہی بغض رکہہ اوس سے فرمایا حضرت نے پس بغض رکہتے ہین اہل آسمان اوس سے پہر رکہا جاتا ہی واسطے اوسکی بغض زمین میں یعنی زمین والے
بہی اوس سے عداوت رکہتے ہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست کہنا اللہ کا بندے کو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطے اوسکی ہدایت و انعام کا اور رحمت کا
اوسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنے کا اور بدبخت کرنے کا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی احتمال رکہتی ہی دو وجہوں کو ایک تو یہ کہ استغفار
کرتے ہین واسطے اوسکی اور ثنا کرتے ہین اوسپر اور دعا کرتے ہین اوسکی لیے اور دوسری یہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر لین کہ وہ مائل کرنا دل کا طرف اوسکے
اور اشتیاق ملنے اوسکی کا ہی کہتا ہون میں یہ ظاہر تر ہی لیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکی معنی حقیقی پر تو کیون معنی مجازی کی طرف پہیری معنے
اہل شرع میں تابع ہیں **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ این المتحابون
بجلالی الیوم اظلہم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
بلاشبہہ اللہ تعالی فرماوے گا دن قیامت کے یعنی سب لوگون کی سامنے واسطے بزرگی جتانے بعضے بندون کی کہ کہان ہین آپس میں محبت کرنے والے
بسبب بزرگی میری کی اور واسطے تعظیم میری کی یا کہان ہین وہ کہ تہی محبت کرتے آپس مین واسطے رضا جناب میری کی اور واسطے ثواب میری کی آج کے دن جگہہ دونگا میں اون کو
بیچ سایہ اپنے کی ایسا دن کہ نہین سایہ سوای سایہ میری کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد سایہ خدای تعالی کی سے یا سایہ عرش کا ہی جیسے کہ بعضی حدیثو
مین صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطے تشریف و تعظیم کی ہی یا مراد سایہ حق سے حفاظت اور رحمت اوسکی ہی جیسے کہ السلطان ظل اللہ
آیا ہی اور یا سایہ عبارت ہی رحمت اور نعمت سے جیسے کہتے ہین عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش **وعنہ** عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم
ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا قال این ترید قال ارید اخا لی فی ہذہ القریۃ
قال ہل لک علیہ من نعمۃ تربہا قال لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ
رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سے کہ اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنے کا اپنے بہائی
مسلمان سے کہ تہا ایک اور بستی میں پس بٹہایا اللہ نے واسطے اوسکی اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچہا اوس فرشتہ نے اوس شخص سے کہ کہان جایا چاہتا

[illegible] ملا علی قاری

تو کہا اوسنی ارادہ کرتا ہون مین اپنی بھائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہی کہا او فرشتی نی کہ آیا ہی تیری لیی اوسپر حق نعمت کہ بالاتی ہی تو اوسکو
استیفا کری تو یعنی کوئی نعمت ہی تونی اوسکو کہ واسطی طلب کے بدلی اوسکی کی جاتا ہی کہا اوس شخص نے کہ نہین سوای اسکی کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو
واسطی طلب رضا اللہ کی کہا فرشتی نے کہ تحقیق مین بہیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیری تا خبر دون تجکو کہ تحقیق اللہ تعالی نی دوست رکہا تجکو جیسی دوست
رکہا تونے اوسکو واسطی خدا کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** اسمین فضیلت ہی محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہے ملاقات بہائیون کے
اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبہی اللہ تعالی فرشتون کو بہیجتا ہی اولیا کی پاس اور وہ کلام کرتی ہین اونسی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اگلی امتون کی خصائص
سی ہی کیونکہ اب نبوت ختم ہو چکی ۱۲ ع **وعن** ابن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف
تقول فی رجل احب قوما ولم یلحق بہم فقال المرء مع من احب متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا آیا ایک شخص پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتی ہو اوس شخص کے لیی کہ دوست رکہتا ہی ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا سی اور نہین پہنچا اونکی صحبت
مین یا اونکی علم وعمل کو نہین پہنچا پس فرمایا وہ شخص ساتہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حشر کیا جاویگا
ساتہ محبوب اپنی کی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کی ہی وہی ہی کہ متابعت اور موافقت کیطرف کہینچی لیکن اصل انجذاب اور عقاد موجب
معیت اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہے دوستداروں صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہی کہ روز قیامت کے اونکی زمرہ مین اوٹہین گی اور اونکی ساتہ
ہونگی انشاء اللہ تعالی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطی صالح اور بدبخت کی اور موید ہے اسکی حدیث المرء علی دین
خلیلہ سی کہ آدمی کی پس اسمین ترغیب و ترہیب ہے اور وعدہ وعید **وعن** انس ان رجلا قال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ویلک
وما اعددت لہا قال ما اعددت لہا الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رایت المسلمین
فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحہم بہا متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وای ہی
تجکو کیا تیار کیا ہی تونی قیامت کے لیی اعمال صالحہ سی یعنی اوسکو کیا پوچہتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبہی ہو وی ظاہرا آنحضرت کو یہ سوال اوسکا
خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت و استبعاد کی پوچہتا ہی نہ از راہ خوف و اعتقاد کی کہا اوسنی کہ نہین تیار کیا مین نی اوسکی لیی کچہہ مگر یہ کہ دوست رکہتا ہون
مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتہ اوسکی ہی کہ دوست کہتا ہی تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے پہر نہین دیکہا مین نے مسلمانون کو کہ خوشی ہوئی ہون ساتہ کسی چیز کی پیچہی اسلام کے
مانند خوشی ہونی اونکی کی ساتہ اس کلمہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** دوست کہتا ہون مین الخ اوسنی یہی ذکر کیا اور عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر
کین اسلیے کہ یہ سب شاخین ہین محبت کے اور لازم ہین محبت کو اور اسلیی کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہی واسطی محبت اللہ کے فرمایا اللہ تعالی نی یحبہم ویحبونہ اور
فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتہ اوسکی ہی کہ دوست کہتا ہی یعنی ملحق ہی ساتہ اوسکی کہ غالب ہے محبت اوسکی اوپر محبت غیر اوسکی کے
کہ نفس اور اہل و مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اوسکی کی اور علامت محبت صادقہ کی یہ ہی کہ اختیار کری امر محبوب کا اور نہی اوسکی اوپر مراد غیر اوسکی کی جیسی کہا
رابعہ نی **نظم** تعصی الالہ وانت تظہر حبہ + ہذا لعمری فی القیاس بدیع + لو کان حبک صادقا لاطعتہ + ان المحب
لمن یحب مطیع + اور مسلمان اسلیی خوش ہوئی کہ وہ پہلی یہ گمان کرتی تہی کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہی ساتہ نری محبت کے ساتہ متابعت کے بلکہ موقوف ہے
اوپر کثرت عبادتون اور زیادتی ریاضتون کی اور مجاہدون کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین ابن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت
عائشہ نی کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میری جان میری سے اور اہل میری سے اور فرزند
میری سے اور مین اپنی گہر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا مین یہانتک کہ آتا ہون آپ کی پاس دیکہتا ہون آپ کو اور جب یاد کرتا ہون

موت آپ کی صحبت آپ کی اور خیال کرتا ہوں کہ آپ جنت داخل ہوں گے جنت میں اعلی درجہ میں ہوں گی ساتھ نبیوں کی اور اگر میں داخل ہوا بہشت میں تو ڈرتا ہوں
ایسی کہ نہ دیکھ سکوں گا آپ کو پس نہ جواب دیا اوسکو آنحضرت نے یہانتک کہ اوتری آیت وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ
الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ الخ پس ظاہر ہوا ساتھ اوسکی یہ کہ مراد ساتھ معیت کے یہاں معیت خاص ہے اور معیت خاص یہ ہے کہ حاصل ہوگی واسطے ملاقات درمیان محب
و محبوب کے نہ یہ کہ وہ دونوں ہونگے ایک درجہ میں اسلیے کہ یہ بدیہی البطلان ہے اور آیا ہے ایک حدیث میں بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل مختصر اوسکا یہ ہے
کہ اعلی درجے والے اوتریں گے طرف اونکی کہ اسفل ہیں اون سے پس جمع ہوں گے بیچ باغوں جنت کے اور ذکر کرینگے اون چیزوں کا کہ انعام کی ہیں اللہ نے
اونپر اور ثنا کریں گے اوسپر اور اوتریں گے اونکے لیے اہل درجات اور دوڑ دوڑ کر لادینگے انکو وہ چیز کہ چاہیں گے وہ اور مانگیں گے پس وہ باغ جنت میں خوش
ہووینگے اور چین کرینگے پھر ظاہر یہ ہے کہ یہ معیت اور مواجہہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف حسن معاملہ کی واللہ اعلم ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ
وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کی مانند اوٹھانے والے مشک کے اور پھونکنے والے مشک کے
ہے پس اوٹھانے والا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خریدیگا تو اوس سے اور یا ویگا تو اوس سے خوشبو یعنی اگر مشک ہاتھ نہیں لگتا خوشبو ہی پہونچتی ہے
اسی طرح اگر ہمنشین نیک سے فیض و نعمت شخص نہیں پہونچتی یہی بس ہے کہ ایک ساعت اوسکی صحبت میں خوشحال ہوتا ہے اور فارغ بیٹھتا ہے اور پھونکنے
والا مشک کا یا جلا دیگا کپڑے تیرے یا پاویگا تو اوس سے ہوا بدبو ہوا اسی طرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہے اور ضائع کرتا ہے وقت کو اور لیجاتا ہے
سرمایہ استعداد کا اور اگر یہ نہیں ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ یعنی اگرچہ مضمون ضمن ترجمہ میں لکھہ گیا ہے
حضرت شیخ نے لکھا ہے اور ملا علی نے لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ لازم کر اپنے پر محبت مصاحبت اول کی اور بیچ تو محبت اور موافقت دوسری کی ہے اس میں
رغبت دلائی ہے اوپر صحبت و ہمنشینی صلحا اور علما کی کہ نفع دیتی ہے وہ دنیا اور آخرت میں اور منع کیا ہے صحبت اشرار و فساق کی سے کہ ضرر کرتی ہے
دین و دنیا میں

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ رَوَاہُ مَالِکٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ
قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ یَّغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَآءُ اور روایت ہے معاذ بیٹے جبل کے سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی واجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہے محبت میری واسطے محبت کرنیوالوں کی آپس میں سبب سے
اور واسطے بیٹھنے والوں کی بسبب میری اور ثنا میری کی اور واسطے ملاقات کرنے والوں کی میری رضا کی لیے یعنی بعض بعض سے ملتے ہیں میری عبادت کے لیے اور واسطے
مال خرچنے والوں کی میری رضا میں نقل کی یہ مالک نے اور بیچ روایت ترمذی کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ محبت کرنے والے آپس میں
بسبب عظمت و جلال میری کی ہونگی اونکی لیے منبر نور کی کہ رشک کرینگے اونپر نبی اور شہید **ف** یہاں ایک اشکال لازم آتا ہے کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا
افضل سب لوگوں سے ہیں علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا میں صرف کرتے ہیں باوجود اس فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہے رشک لیجاویں اس
جماعت پر کہ یہ عمل ساتھ اس آسانی کی کیا اور رشک سے افضول کی فاضل پر نہیں لیجاتا جواب اسکا علما نے یہ دیا ہے کہ مراد رشک سے یہاں اچھا جاننا
اور ثنا ہے نہ حقیقت معنی اوسکی کہ طلب کرنا ہے مثل اوس چیز کو کہ یہ رکھتے ہیں یعنی انبیا اور شہدا اونپر ثنا کہتے ہیں اور اونکی مقام کو اچھا جانتے ہیں جواب دوسرا یہ کہ
کلام تمثیل ہے اوپر فرض و تقدیر کی یعنی اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو انپر ہوتا اور مشہور جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مفضول میں ایک صفت کہ فاضل

مین نہو باوجود فضائل وکمالات کی کہ اونکی مقابلہ مین صفت مفضول کی ہو جیسیکہ ایک کے پاس ہزار غلام خوبصورت ساتہ کتنی ایک صفتون اور ہنرون کی ہون اور ایک اورکی پاس ایک غلام ہو کہ وہ بھی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہی کہ وہ بھی میری ہاتہ لگ جاوی واللہ اعلم **وعن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ لاناسا ما ھم بانبیاء ولا شہداء یغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیمۃ بمکانھم من اللہ قالوا یا رسول اللہ تخبرنا من ھم قال ھم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر ارحام بینھم ولا اموال یتعاطونھا فواللہ ان وجوھھم لنور وانھم لعلی نور لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرأ ھذہ الایۃ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون رواہ ابوداود ورواہ فی شرح السنۃ عن ابی مالک بلفظ المصابیح مع زوائد وکذا فی شعب الایمان

روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بندگان خدا سی البتہ آدمی ہین یعنی جماعت عظیم ہی اولیا سی کہ نہین وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوین گی اونپر انبیا اور شہدا دن قیامت کے بسبب مرتبہ اونکی کی کہ نزدیک خدا کی رکہین گی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگی وہ فرمایا وہ قوم ہین کہ محبت رکہتی ہین آپس مین بسبب روح خدا کی کہ قرآن ہی حال آنکہ محبت اونکی وہ ہوگی بغیر ناتی کی درمیان اونکی ہو اور بغیر اموال کی کہ اودستکرتی ہین اونکو آپس مین پس قسم اللہ کی کہ تحقیق مونہہ اونکی البتہ نورانی ہون گی یا وہ نفس نورانی ہونگی یعنی یہ مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کی اور تحقیق وہ نور کی منبرون پر ہونگی یا مستوی اور متمکن ہونگے نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اونکی کا ہی نہ ڈرینگی جسوقت کہ ڈرینگی لوگ اور نہ غمگین ہونگے جبکہ غمگین ہونگے لوگ اور پڑہی حضرت نی یعنی استشہاداً اور ثابت کرنی ولایت خدا کی اونکی لیی اور واسطی نفی خوف و حزن کی اونسی یہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کی نہین ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگے نقل کی یہ ابوداؤد نی اور نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین ابی مالک سی ساتہ لفظ کی کہ مصابیح مین مذکور ہی ساتہ اور زیادتیون کی یعنی جیسیکہ مصابیح مین ہین اور اسیطرح روایت کی ہی بیہقی نی یعنی ساتہ زیادتیون کی شعب الایمان مین **ف** رشک لیجاوین گی انبیا یعنی وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہو وی گی اون سی ملاقات آپس کی اور محبت والا اور ہمنشینی آپس کی للہ درمیان ہر نبی اور امت کی حاصل ہی بلا شبہہ اور اسی طرح شہدا سی وہ شہدا مراد ہین کہ فوت ہوئی ہی اونسی ہمنشینی اور مانند اوسکی کے اور لفظ روح ساتہ پیش رکی اصل مین معنی اوسچیز کی ہی کہ زندہ ہو ساتہ اوسکی بدن اور مراد اوس سے یہان قرآن ہی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسیکہ حیات بدنون کی ساتہ روح کی ہی حیات دلون کی ساتہ قرآن کی ہی اور دوست کہنا بسبب قرآن کی یا تو باین اعتبار ہی کہ جہت جامع اور باعث محبت اونکی کا قرآن ہی یعنی دین واسلام نہ اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہی ساتہ محبت مومنین کے آپس مین اور بعضی مراد روح اللہ سے محبت کہتی ہین اسلیی کہ محبت ہی سبب حیات و نشاط اور تازگی دلون کی ہی جیسیکہ محبوب کو کہتی ہین جان من اور بعضی نسخون مین لفظ روح ساتہ زبر رکی ہی معنی رحمت و رزق کی کذا فی الصحاح اور مآل معنی ان کا ایک ہی ہی یعنی دوست کہنا واسطی اللہ کی اور لفظ مصابیح کے اس طرح ہین عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان اللہ عزوجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطھم النبیون والشہداء بقربھم ومقعدھم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ھم فقال ھم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینھم ارحام یتواصلون بھا ولا دنیا یتباذلون بہا یتحابون بروح اللہ یجعل وجوھھم نورا ویجعل لھم منابر من نور قدام من عرش الرحمن **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی ذر یا اباذر ای عری الایمان اوثق قال اللہ ورسولہ اعلم قال الموالاۃ فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی ذر کی اے ابی ذر کونسی ست آویز ایمان کی یعنی شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہی کہا ابوذر نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا دوستی کرنی آپس مین بسبب اللہ کی اور دوست کہنا کسیکو بسبب خدا کی یعنی اگرچہ ایک طرف سی ہو مانند دوست کہنی ہماری کی بعض اولیا اللہ کو کہ نہین دیکہا ہی ہمنی اونکو اور بغض رکہنا اللہ کی راہ مین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عاد المسلم اخاہ او زارہ قال اللہ تعالی طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنۃ منزلا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ عیادت کرتا ہی مسلمان بہائی اپنی کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی کو یعنی کو جاتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بلا واسطی یا بواسطی ملائکہ کی کہ خوش ہوئی زندگانی تیری یعنی دنیا اور آخرت مین اور خوش ہوا ہی چلنا تیرا کہ یہان آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تو نی اور پکڑی تو نی بہشت سے ایک جگہ بڑی اور مرتبہ عالیہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف خوش زندگانی دنیا مین ہی ساتہ قناعت کے اور رضا کی اور برکت رزق کی اور وسعت دل کے اور حسن خلق کی اور توفیق علم وعمل کی اور یہ تینون لفظ یعنی طبت اور طاب اور تبوأت اخبار ہین اور احتمال دعا کا ہی رکہتی ہین یعنی خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہوا چلنا تیرا اور پکڑی تو بہشت سی منزل

وعن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب کے سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکہی شخص اپنی بہائی مسلمان کو پس چاہی کہ خبر کردے وہ شخص اوس مسلمان کو کہ وہ دوست کہتا ہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی ف اسلیے کہ جب وہ سنیگا تو وہ بہی اسکو دوست کہیگا اور حقوق محبت کے ادا کریگا اور دعا گو اور خیرخواہ اوسکا رہیگا ع

وعن انس قال مر رجل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ناس فقال رجل ممن عندہ انی لاحب ہذا للہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمتہ قال لا قال قم الیہ فاعلمہ فقام الیہ فاعلمہ فقال احبک الذی احببتنی لہ قال ثم رجع فسالہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت مع من احببت ولک ما احتسبت رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ الترمذی المرء مع من احب ولہ ما اکتسب اور روایت ہی انس سے کہ کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال مین کہ نزدیک حضرت کی تہی کئی ایک شخص پس کہا ایک شخص نے اون لوگون مین سی کہ حضرت کی پاس بیٹہی تہی تحقیق مین البتہ دوست رکہتا ہون اس شخص کو کہ گذرا واسطی خدا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبردار کیا تو نی اس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی تو اسکو کہا اوسنی کہ نہین فرمایا کہ اوٹہہ اور جا طرف اوسکی اور خبردار کر تو اوسکو پس اوٹہا وہ اور گیا طرف اوسکی اور خبردار کیا اوسکو کہ مین دوست رکہتا ہون تجکو پس کہا اوس شخص نے یعنی دعا دی کہ دوست رکہی تجکو وہ کہ دوست رکہا تو نی مجکو واسطی اوسکی یعنی اللہ تعالی کہا انس نے پہر پہر آیا وہ شخص پس پوچہا اوس سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا اوس شخص نی تیری جواب مین پس خبر دی اوسنی حضرت کو ساتہ اوس چیز کی کہ کہی تہی اوسنی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تو ساتہ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو اور تیری لیی ہی اجر اور اجر اوس چیز کا کہ نیت کی تو نی واسطی خدا کی یعنی بیچ محبت رکہنی اوسکی کی بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ روایت ترمذی کی یہ لفظ آئی ہین کہ مرد ساتہ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اور واسطی اوسکی لیی ہی اجر اوس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کے ف معنی احتساب کی ہین امید ثواب کے رکہنی خدای تعالی سے اور حسبانہ زیر ح اور جزم سین کے اسم ہی اوس سے اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہی معنی گننی کی گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کے حساب مین لاتی ہی ع

وعن ابی سعید انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی رواہ الترمذی وابو داود والدارمی اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یاری مت کر اور صحبت نہ رکہہ مگر مسلمان سے یعنی نہ کافر سی یا یہ مراد ہی کہ یاری نکر مگر مسلمان صالح سی نہ فاسق سی اور مؤید اس معنی کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کہاوی کہانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی ف یعنی چاہی کہ طعام تیرا وجہ حلال سی ہوتا قابل کہانی متقیون کی ہو اور چاہی کہ متقیون کو کہلاوی تا کہ اونکو اوس سی قوت عبادت کی ہو نہ غیر اونکی کی تا کہ اونکو قوت گناہ کی نہو اور اوس سی منع فرمایا حضرت نے مصاحبت اور مواکلت یعنی ہم نوالہ ہونی کفار فجار

کی ہی نا سبب الفت وصحبت کا نہ ہوا اور انکی مصاحبت سے بڑی منفعتیں حاصل ہوتی ہیں لکہا ہی علامہ طیبی نے کہ یہ طعام دعوت میں ہی نہ طعام حاجت میں اسلیے
کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا اور اسیر انکی کافر تہی پس واسطی دفع حاجت کے یعنی بہوک کی کافر کو دینا جائز ہی انتہی وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی وابو داود والبیہقی
فی شعب الایمان وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب وقال النووی اسنادہ صحیح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست کہتا ہی کسیکو البتہ اوسکی مذہب وسیرت پر ہوتا ہی غالبا پس چاہیے کہ دیکھے
ایک تمہارا کہ کس سے دوستی کرتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا نووی نے کہ سند اسکی
صحیح ہی **ف** چاہیے کہ دیکھے الخ فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نے کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کے باعث
ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی ومخالطت زاہد کی بیرغبت کرتی ہی دنیا میں اسلیے کہ طبیعتیں مجبول ہیں اوپر تشبہ واقتدا کی اور بعد حدیث کی جو مولف نے عبارت لایا مقصود
اس سے مبالغہ ہی بیچ روکنے کے اوسپر کہ توہم کیا ہی اونے کہ یہ حدیث موضوع ہی انتہی **وعن** یزید بن نعامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا آخی الرجل الرجل فلیسئلہ عن اسمہ واسم ابیہ وممن ہو فانہ اوصل للمودۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے یزید بن نعامہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بہائی چارہ کرے کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچہے اوس سے نام اوسکا اور نام باپ اوسکی کا اور پوچہے کس قبیلہ
سے ہی اسلیے کہ یہ پوچہنا بہت پیوند دینے والا ہی واسطی دوستی کی نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ذر
قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ای الاعمال احب الی اللہ تعالی قال قائل الصلوۃ والزکوۃ وقال
قائل الجہاد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الاعمال الی اللہ تعالی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ احمد وروی
ابو داود الفصل الاخیر اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا ابی ذر نے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی
طرف اللہ کی کہا ایک کہنے والی نے نماز اور زکوۃ اور کہا ایک کہنے والی نے جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالی کی دوستی
ہی بیچ راہ خدا کی اور بغض بیچ راہ خدا کی نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی ابو داود نے فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال وجواب کہ اول مذکور ہوا
روایت نہیں کیا **ف** لفظ والزکوۃ میں ظاہر یہ ہی کہ واو بمعنی او کی ہی یا تقدیر یہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر روا
ہو کہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سے ہوں حالانکہ یہ افضل اعمال ہیں علی الاطلاق جواب اسکا یہ ہی کہ جو کوئی محبت اللہ کہتا ہوگا
محبت رکہی گا انبیا اور اولیا اور صلحا سے اور بالضرور اطاعت واتباع کریگا انکی اور جو کوئی دشمنی رکہی گا واسطی خدا کی دشمن رکہی گا دشمنان دین کو اور سعی کریگا
جہاد وقتال انکی میں پس یہاں سب طاعتیں نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیرہ ذلک داخل ہیں انمیں کوئی چیز باہر نہیں گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال
وطاعات حب للہ اور بغض للہ ہیں اور یہ مراد ہی کہ اعمال قلبی میں حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہیں اور اعمال بدنی میں نماز اور زکوۃ اور روزہ اور جہاد
اس صورت میں کچہہ تعارض نہ رہا اور یہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب مامورات شرعیہ کی اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کی حب للہ اور بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل
طاعات ہیں پس لازم پکڑ تم ان دونوں کو اور یہ مراد نہیں ہی کہ یہ دونوں افضل ہیں نماز اور روزی اور زکوۃ سے ثواب میں اور مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی
نے نقل کی ہی ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور علی قلب المومن انتہی **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما احب عبد عبدا للہ الا اکرم ربہ عز وجل رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہیں دوست رکہا کسی بندہ نے کسی بندہ کو واسطی اللہ کے مگر کہ تعظیم کی اوسنے اپنے پروردگار عز وجل کی نقل کی یہ احمد نے **وعن** اسماء بنت یزید انہا

ساتھ جیم کی اور بالعکس فرق درمیان تجسس اور تحسس کی علماء نی کئی وجہ کہا ہی قاموس مین بیچ فصل جیم کی کہا ہی کہ تجسس دریافت کرنا خبرون کا اور تجسس کی اور جاسوس اور جسیس مشتق اس سی ہی یعنی صاحب سر شر کی اور فصل حا مین کہا ہی کہ حاسوس معنی جاسوس کی یا وہ مخصوص ہی ساتھ خبر خیر کی اور جیم سی مخصوص ہی ساتھ خبر شر کی انتہی اور بعضون نی کہا کہ جیم سی دریافت کرنا خبر کا ساتھ نرمی کی اور حا سی دریافت کرنا اوسکا حاسہ سی جیسے چوری سی سننا اور دیکھنا اور بعضون نے کہا کہ جیم سی تفتیش کرنا آدمی کی عیبون سی اور حا سی سننا اونکا اور بعضون نے کہا کہ جیم سی طلب کرنا خبر کا غیر کی لیے اور حا سے اپنے لیے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کی عیبون کا اور امور پوشیدہ اونکی کا بذات خود یا بمدد غیر کی اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر طلب کے لیے خبر خیر کی یہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانے کی خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہووے اور لا تناجشوا نجش سی ہے نجش ساتھ جزم جیم کی کہا بعضون نے کہ مراد اس سے ہی طلب رفعت اور بلندی لوگون پر اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنی کی تا دوسرا اوسکی دیکہا دیکہی اتنی کو لی لی اور اصل مین نجش کہتی ہین شکار کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضون نی کہا کہ نجش حدیث مین معنی ورغلانی کی کسی کو کسی سے شر و خصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت غیر ظالم کی یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی مجکو پہونچ جاوی کذا فی القاموس اور نہ بغض کہو آپسمین یعنی احتراز کرو اسباب جاذب ہونی بغض کیسی الا حب و بغض خلقی ہین کہ بندہ کو اونمین اختیار نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہواء اور مذاہب مین اسلیے کہ بدعت دین مین اور گمراہی راہ مستقیم سی باعث ہین بغض کی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہی آپس کے بغض سے تاکید ہی واسطی امر محبت رکھنے کی آپس مین مطلقا مگر جہان کہ خلل پڑتی دین مین تو اوس صورت مین نہین جائز ہی محبت آپس کی بلکہ واجب ہی بغض اسلیے کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہی بموجب قول اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا اور اسمین شک نہین ہی کہ محبت آپس کے سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا پس معنی یہ ہین کہ نہ بغض رکہی بعضا تمہارا بعضے سی اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ نہ ڈالو تم عداوت مسلمانون مین آپس ہوگی نہی نمیمہ یعنی چغل خوری سی اسلیے کہ اسمین بنیاد رکہنی فساد کی ہوتی ہی اور لا تدابروا یعنی غیبت نکرو آپس مین پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سی تقاطع ہی یعنی ترک ملاقات اسلیے کہ ہر ایک متقاطعین سے پیٹھ دیتا ہی دوسری کو یعنی اعراض کرتا ہی بیچ ادای حقوق اسلام کی اور رہو بندی اللہ کی الخ یعنی جب تم بندی ایک اللہ کی ہو تو سب عبودیت مین برابر رہو اور آپس مین بہائی اور حسد اور بغض اور غیبت کو چہوڑ دو اور لفظ ولا تنافسوا جو ایک روایت مین ہی ظاہر یہ ہی کہ بعد ستقطعی ن کی ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ بعد لا تحاسدوا کی اور معنی تنافس کے تحاسد مین یا قریب اسکی اور احتمال ہی کہ معنی تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی کہ ڈرتا ہون مین تمپر کہ فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس یعنے رغبت کرو اوسمین الخ ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَآءُ فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کے پس بخشش کیجاتی ہی واسطی ہر بندی کی کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کی کسیکو پس نہین رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کے دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہی ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونون کو کہ آپسمین دشمنی رکہتی ہین یہانتک کہ صلح کرین آپس مین نقل کی یہ مسلم نی **ف** کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کے یعنی طبقات اوسکی کی یا بالاخانی اور درجات اوسکی کی ان دونون مین واسطی کثرت رحمت کے کہ اترتی ہی ان دونون مین اور باعث ہے مغفرت کے کذا قال علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ کہلنا دروازون کا کنایہ ہی کثرت مغفرت سی اور درگذر کرنی سی جرائم خلق سی اور دینی ثواب اور رفعت درجات سی اور صواب یہ ہے کہ محمول ہی یہ ظاہر پر اسلیے کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہے جبتک کہ کوئی دلیل پہیرنیوالی ظاہر سی نہو اور کہلنا دروازونکا علامت عفو کی ہو اور یہانتک کہ صلح کرین ظاہر یہ ہی کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہی اوسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہی کہ دوسرا صاف ہووے یا نہو

[illegible] ۱۲

[illegible]

واسد اعلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض اعمال الناس فی کل جمعۃ مرتین یوم الاثنین ویوم
الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اترکوا ھذین حتی یفیئا رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عرض کیے جاتی ہین عمل لوگون کی آگی پروردگار تعالی کی ہر ہفتہ مین دو بار دن پیر کی اور دن جمعرات کے پس بخشش
کی جاتی ہی واسطی ہر بندہ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان مسلمان بھائی اوسکی کی دشمنی پس کہا جاتا ہی کہ چھوڑ دو ان دونون کو یہانتک
کہ رجوع کرین اور باز آوین دشمنی سی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ام کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ وزاد مسلم قالت ولم اسمعہ
تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شیء مما یقول الناس کذب الا فی ثلث الحرب والاصلاح بین الناس وحدیث الرجل
امرأتہ وحدیث المرأۃ زوجھا اور روایت ہی ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی سی کہ سنا مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین
جہوٹا وہ شخص کہ صلاح کری درمیان لوگون کے یعنے ساتھ جہوٹ اپنی کی اور کہی نیک بات یعنی ہر ایک کو دونون دشمنون مین سی ایسی بات کہی کہ باعث صلح ہو
اور پہونچاوی نیک بات نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی کہ کہا ام کلثوم نے اور نہین سنا مین نے اونکو مراد رکہتی تہی ام کلثوم ضمیر اسمعہ سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ رخصت دیتے ہون بیچ کسی چیز کے اون چیزون مین سی کہ کہتی ہین لوگ اوسکی حق مین کہ وہ جہوٹ ہین مگر بیچ تین چیزون کے ایک تو لڑائی مین اور دوسرے صلح کروانے
مین درمیان لوگون کی اور تیسری بات کرنی مرد کی بیچ اپنی بیوی سی اور بات کرنی بیوی کی بیچ اپنی خاوند سی **ف** پہونچاوی نیک بات دونون کہ جہوٹی
ہووین سی مثلا کہی کہ فلانا سلام کہتا تہا تجکو اور دوست کہتا ہی اور نہین کہتا ہی تیری حق مین مگر اچہی بات اور مانند اوسکی کی اور جہوٹ لڑائی مین یہ
کہ ایسی باتین کہے اوس سی قوت مسلمانون کی ظاہر ہو اور دل اپنی لشکر کی لوگون کی قوی ہون اور دشمن فریب کہا جاوی اگرچہ خلاف واقع کے
ہو مثلا کہی کہ لشکر ہمارا بہت ہی اور مدد اونکی بہت سی آتی ہی یا کہی کسی کافر کو کہ دیکہ اپنی پیچہی کہ فلانا آ پہونچا ہی تیری پیچہی مارنی کو تیری اور
میان بیوی کا جہوٹ بولنا یہ کہ ہر ایک دوسری سی اظہار محبت وخوشنودی کا کرین زیادہ اوس سی کہ واقع مین ہو تا باعث محبت والفت کا ہو ع ح
وذکر حدیث جابر ان الشیطان قد ایس فی باب الوسوسۃ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ مراد اوسکا یہ ہی ان الشیطان الیس تہیہ
باب الوسوسہ کے **الفصل الثانی** نصل دوسری **عن** اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل
الکذب الا فی ثلث کذب الرجل امرأتہ لیرضیھا والکذب فی الحرب والکذب لیصلح بین الناس رواہ احمد والترمذی
اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی جہوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہ کی جہوٹ بولنا مرد کا ہی اپنے
عورت سے تاکہ راضی کری اوسکو اور جہوٹ بولنا بیچ لڑائی کافرون سے اور جہوٹ بولنا اس لیے کہ صلح کری درمیان لوگون کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے
ف اس روایت مین فقط مرد ہی کا جہوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جہوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر واغلب کے کہ چونکہ عورتین جاہل وبدگمان ہین
اونکی تسلی اور راضی کرنی کی اکثر حاجت پڑتی ہی اور اوپر کی حدیث مین دونون کا ذکر کیا یا یہ کہ راوی نی ازراہ اختصار کی ایک ہی کو ذکر کیا
ع ح **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون لمسلم ان یھجر مسلما فوق ثلثۃ فاذا لقیہ
سلم علیہ ثلث مرات کل ذلک لا یرد علیہ فقد باء باثمہ رواہ ابو داود اور روایت ہے عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ نہین لائق واسطی مسلمان کی یہ کہ ترک ملاقات کری دوسری مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جسوقت کہ ملاقات کری اوس سی اس حال مین
کہ سلام علیک کری اوس سی تین بار کہ ہر بار نہ جواب دی اوسکو دوسرا شخص پس تحقیق پہرا وہ ساتہ گناہ اوسکی کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی

اگر جواب دیا پہر وہ ساتہ گناہ ترک ملاقات کی یا ساتہ گناہ ابتدی کی یا ساتہ گناہ سلام علیک کرنی والی کی یعنی سلام کرنی والا گناہ ترک ملاقات کی سی نکل گیا اور گناہ نہ جواب دینی والی کی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنی والی کا بہی اوسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلثۃ فمن ھجر فوق ثلث فمات دخل النار رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال نہین ہے واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان سے زیادہ تین دن سی پس جو شخص کہ چہوڑی ملاقات زیادہ تین دن سی یعنی اگرچہ ایک ساعت پہر مرجاوی یعنی اسی حالت مین بغیر توبہ کی داخل ہوگا آگ مین نقل کی یہ احمد اور ابوداودنی **وعن** ابی خراش السلمی سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ھجر اخاہ سنۃ فھو کسفک دمہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی خراش سلمی سے کہ سنا اونسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان سے برس روز پس وہ مانند خون کرنی اوسکی کی ہی یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنیکا قریب قریب ہے نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمؤمن ان یھجر مؤمنا فوق ثلث فان مرت بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم وخرج المسلم من الھجرۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال ہی واسطی مومن کے کہ ترک کری ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن سی پس اگر گذرین تین دن تو چاہیی کہ ملی اوس سی یعنی جس سی کہ ملاقات ترک کی ہی اور سلام علیک کری اوس سی پس اگر جواب دیا اوس نی اوسکی سلام کا پس تحقیق شریک ہوئی دونون ثواب مین یعنی ثواب ملجانی مین پہلا بسبب ابتدای سلام اور ترک خفگی کی اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنے اوسکی کی اور اگر جواب دیا اوسنی سلام کا پس تحقیق پہرا وہ نہ جواب دینے والا ساتہ گناہ کی یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کی اور نکلا گناہ ترک ملاقات سی سلام کرنی والا نقل کی یہ ابوداودنی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ھی الحالقۃ رواہ الترمذی وابوداود وقال ھذا حدیث صحیح اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہ اس عمل کی کہ افضل ہی درجہ اوسکا اور بہت ہے ثواب اوسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کی سی کہا ابوداودنی کہ کہا ہمنی ہان یعنی فرمایئی فرمایا صلح کروانی درمیان دو شخصون کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصون کی وہ ہی مونڈنی والا یعنی دین مین خلل ڈالنی والا نقل کی یہ ترمذی نی اور ابوداودنی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** ظاہر یہی کہ واو والصدقہ وغیرہ مین جمع کی لیی ہی پس معنی یہ ہونگی کہ صلح کروانی افضل ہے ان سب چیزون مذکورہ سی اور احتمال یہ بہی ہی کہ واو معنی او کے ہو پس معنی یہ ہون گی کہ یہ افضل ہے ان ہر ایک سے اور راوی خوب ہے مقام ترغیب مین اور کہا اشرف نی کہ مراد ان چیزون مذکورہ سی یعنی روزی وغیرہ سے نوافل ہین نہ فرائض کہتا ہو مین کہ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ مراد کیا ہی اسواسطی کہ کبہی متصور ہی یہ کہ ہو صلح کروانی فساد مین کہ متفرع ہوا سپر خونریزی اور لٹنا اموال کا اور رہتک حرمت افضل اون عبادات فرض سے کہ ممکن ہے قضا اونکی اور یہ عبادتین اللہ تعالی کی حقوق مین سی ہین کہ سہل ہین حق سبحانہ کی نزدیک بندون کی حقوق سی پس جبکہ ہوا یہ اس طرح تو صحیح ہوا یہ کہ کہا جاوی کہ یہ جنس عمل سی افضل ہی اون جنس سے بسبب ہونے بعض افراد اوسکی کے افضل کالبشر خیر من الملک والرجل خیر من المراۃ اور صلاح ذات البین یعنی نیک کرنا احوال کا کہ درمیان یکدگر کی ہی جیسیکہ بغض و عداوت و جنگ و جدل مثلا ایک جماعت مین واقع ہی اور فساد پڑ رہا ہی اونکو مبدل ساتہ الفت و محبت و صلح کی کرنا اور فساد سی طرف صلاح کی لانا اصلاح ذات البین کے یہ معنی ہین اور ذات البین نام اون احوال کا ہی کہ درمیان لوگون کی ہین اور صلاح اونکا نیک کرنا ہی اور مبدل کرنا اونکا فساد سی ساتہ صلاح کی اور فساد

پہلا عطف کہتے ہین ... یعنی آدمی تمام فرشتون سے ... بہتر ہی عورت سے ... بعض عورتین ... آدمی سے بہتر ... مردون سے ...

احوال کہ ذات البین سے حالقہ ہی حلق کہتی ہین اولے مونڈنی کو اور حالقہ بال مونڈنی والی لیکن مراد یہان ہلاک کرنا اور جڑ سے اوکھیڑنا ہی یعنی فساد ذات البین
ایک خصلت ہی ہلاک کرنی والی مین کی اور جڑ سے اوکھیڑنی والی ثواب کی جیسیکہ استرہ بالون کو جڑ سے مونڈتا ہی اور آپس مین غیبت ولانی بیچ ظلم کرانی پر
اور دفع فساد پر اور نفرت لانی ہی فساد ڈالنی ہی آپس مین ت ع **وعن** الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دب الیکم داء
الامم قبلکم الحسد والبغضاء ہی الحالقۃ لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی زبیر کی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی ہی طرف تمہاری اور سرایت کی ہی تم مین بیماری امتون کی کہ پہلی تم سی تہین وہ بیماری حسد بغض ہے وہ
بغض یا ہر ایک ان دونون مین سی مونڈنی والا ہی نہین کہتا مین کہ مونڈتا ہی بالون کو ولیکن مونڈتا ہی یعنی جڑ سے اوکھیڑتا ہی دین کو یعنی ضرر اوسکا بڑا ہے
دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی + **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے
بچو تم حسد سے اسلیے کہ حسد کہاتا ہی یعنی فنا کر دیتا ہی اور لیجاتا ہی حسد کرنی والی کی نیکیون کو جیسے کہ کہاتی اور جلاتی ہی آگ لکڑیون کو نقل کی یہ ابوداود
ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی معتزلہ نی اپنی مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیونکو اور اہل سنت
وجماعت کے نزدیک نہین ہی بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسیکہ فرمایا ان الحسنات یذہبن السیئات اور جواب انکی دلیل پکڑنی کا اس حدیث سے
یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ جاتا رہتا ہی اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیون کا جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور
بعضون نی یہ جواب دیا ہی کہ مراد کہانی اور لیجانی حسد کی سی حسنات کو یہ ہی کہ حسد باعث ہوتا ہی حاسد کو اوپر تلف کرنی مال کی اور ہلاک کرنے
نفس کے اور ہتک حرمت محسود کی اور اگر یہ چیزین کرتا نہین تو ارادہ رکہتا ہی اور کچہ نہین تو ہتک حرمت بسبب غیبت کی تو ضرور کرتا ہی پس روز
قیامت کے نیکیان اوسکی محسود کو دین گی عوض مین اوسکی حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ مفلس میری امت مین سے وہ
شخص ہے کہ روز قیامت کے ساتہ نماز اور زکوۃ اور روزی اور شب بیداری کی آوی گا اور حال اوسکا یہ ہوی گا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو
بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسی کا مال کہا گیا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اوسکی اونکو دین گی کہ جن پر ظلم کیا تہا
سے معنے حبط اعمال کے یہ ہین نہ مٹانا اور فنا کرنا اون کا دیوان اعمال سے اور اگر آج انکو محو وفنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتہ کس اعمال کی آوی گا حال آنکہ حدیث
ناطق ہی ساتہ آنی کی مع اعمال کی روز قیامت کے اور اور جواب یہ ہی کہ حسنات مضاعف ہوتی ہین ساتہ استعداد وصلاح بندی کی پس جب تک خطا وگناہ
ہوتا ہی تو مضاعفیت سے محروم رہتا ہی ت ع ح **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم وسوء ذات البین فانہا
الحالقۃ رواہ الترمذی اور روایت ابو ہریرہ سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بچو تم برائی ڈلوانی سے میان دو شخصون کے پس وہ
مونڈنی والی ہی یعنی تباہ کرنیوالی ہی دین کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی صرمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضار
ضار اللہ بہ ومن شاق شاق اللہ علیہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی صرمہ سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچاوی یعنی کسی مسلمان کو بے وجہ شرعی پہنچاوی گا اللہ ضرر اوسکو یعنی سزا دی گا اوسکی عمل کی اور جو شخص
مشقت ڈالی کسی پر مشقت ڈالی گا اللہ اوس پر نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** اور لفظ شاق الخ کی یہ معنی بہی
لکہی ہین کہ جسنے عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سے اوس سے عداوت کری گا اللہ یعنی عذاب کری گا اوسکو ت ع **وعن** ابی بکر الصدیق
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من ضار مومنا او مکر بہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے یعنی دور ڈالا گیا ہے درگاہ قرب و رحمت الٰہی سے جو شخص کہ ضرر پہونچاوے کسی مسلمان کو یعنی ظاہر مین یا مکر کرے یعنی ضرر پہونچاوے خفیہ اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابن عمر قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر فنادى بصوت رفيع فقال يا معشر من أسلم بلسانه ولم يفض الإيمان إلى قلبه لا تؤذوا المسلمين ولا تعيروهم ولا تتبعوا عوراتهم فإنه من يتبع عورة أخيه المسلم يتبع الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضحه ولو في جوف رحله رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عمر سے کہا چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگونکو ساتھ آواز بلند کی پس فرمایا کہ اے گروہ اون شخصوں کے کہ اسلام لائے ہین ساتھ زبان اپنی کی اور نہین پونہچا ہے ایمان طرف دل اونکی کی نہ ایذا دو تم مسلمانونکو یعنی کامل مسلمانونکو جو اسلام لائے ہین زبان سے اور ایمان لائے ہین دل سے اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ تلاش کرو عیب اونکے پس تحقیق جو شخص کہ ڈھونڈے عیب اپنے بھائی مسلمان کا ڈھونڈے گا اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈھونڈا اللہ نے عیب رسوا کرے گا اوسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنی لوگون سے بیچ گھر اپنے کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسلام لائے ہین الخ شریک ہین اس مین مومن و منافق اور نہین پونہچا ہے ایمان یعنی اصل ایمان یا کمال اوسکا طرف دل اونکی کی پس شامل ہے یہ فاسق کو بھی اور یہی ظاہر تر ہے اسلیے کہ آگے آتا ہے من تتبع عورة اخيه المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوت یعنی بھائی چارا ہے نہین پس طیبی نے جو اختیار کیا ہے کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہے منافق مین یہ خلاف ظاہر کی ہے اور حکم اعم بہت مناسب ہے کامل ہے واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنی تنبیہ اور طعن نکرو اوس گناہ پر کہ پہلے ہو چکا ہے اگلی زمانہ مین برابر ہے کہ جانو توبہ کرنی اونکی اس سے یا نہ جانو اور عار دلانی حالت مباشرت مین یعنی جبکہ کر رہا ہے یا بعد اوسکی پہلی ظاہر ہونی توبہ کی واجب ہے اوسکی لیے کہ قادر ہو اوپر اور کبھی جب ہوتی ہے حد و تعزیر پس بیچ قبیلہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی سے ہے اور نہ تلاش کرو یعنی تجسس نکرو اونکی اون عیبون مین کہ نہین جانتے تم اونکو اور نہ اظہار کرو اون عیبون کو کہ جانتے ہو تم پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو کوئی ڈھونڈے یعنے طلب کرے عیب یعنی ظاہر کرنا عیب بھائی مسلمان کا یعنی کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کی کہ واجب ہے حذر کرنا آپ سے حذر کروانا اور لوگوں کو اوس سے اور ڈھونڈے گا اللہ یعنی ظاہر کرے گا عیوب اوسکی یعنی یہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بھائی مسلمان کا ہے پس رسوا کرے گا یعنی ظاہر کرے گا برائیان اوسکی کہا امام غزالی نے کہ تجسس ثمرہ ہے بدگمانی کا ساتھ مسلمان کی پس دل نہین ٹھہر سکتا اور چاہتا ہے تحقیق کرنی کو پس باعث ہوتا ہے دریکا اور حد پردہ کی یہ ہے کہ دروازہ اپنا بند کر لے اور جو دیوار سے ہو مکان کی پس نہین جائز ہے چوری سے کان لگانا اوسکی گھر پر تاکہ سنے آواز تارون کے یعنے ستار وغیرہ کی تارون کی اور نہ جائز ہے داخل ہونا اوپر اوسکے دیکھنی گناہ کی مگر یہ کہ ظاہر کرے وہ اسطرح کہ معلوم کر لے اوسکو وہ کہ باہر گھر کے ہو مانند آواز مزامیر کی اور آواز نشے والون کی کہ آپس مین نشے والون کی سی باتین کر رہے ہون اور اسطرح جبکہ چھپا لین باسن شراب کی اور آلات لہو کی آستینون مین اور دامن کے بیچ تو نہین جائز ہے کھولنا اونکا اور اسی طرح نہین جائز ہے سونگھنا تاکہ پاوے بو شراب کی اور نہین جائز ہے کہ طلب خبر کی کرے اپنی ہمسایون سے تاکہ خبر دیوین وہ اوسکو ساتھ اوس چیز کی کہ ہوتا ہے شرابی کی گھر مین اور اس قول مین کہ نہین پونہچا ہے ایمان الخ اشارہ ہے طرف اسکی کہ جبتک کہ نہین پہونچتا ہے ایمان طرف دل کی نہین حاصل ہوتی اوسکو معرفت اللہ کی اور نہین ادا کرتا حقوق اوسکی پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالی کی ہے اور حقوق ادا کرنی مسلمانون کی پس نہ ایذا دیتا ہے کیسیکو اور نہ ضرر پونہچاتا ہے اور نہ عار دلاتا ہے اور نہ تجسس کرتا ہے اونکی احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور تم بخیر ہوا اس سے موقع **وعن** سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن من أربى الربا الاستطالة في عرض المسلم بغير حق رواه أبو داود والبيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے سعید بن زید سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زیادہ ترین سودون کا زبان درازی کرنی ہے بیچ آبرو مسلمان کی ناحق نقل کی یہ ابو داود نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی غیبت

یعنی ایمان کے ... کامل ہوا

کرنی

اپنی اور پرائے اپنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اوسپر اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بغیر مصلحت شرعی کی اور زیادہ تر ہیں سودون کا ہی یعنی بڑا ہوتا ہی غیبت اور
سودون کے حرمت گناہ میں اور ربوا لغت میں معنی زیادتی کی ہی اور شرع میں زیادہ لینا قرض و بیع میں پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنی کسی کی آبرو ریزی میں
لینا ہی زیادہ اوس چیز سی کہ استحقاق رکھتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ رخصت دے تشبیہ دی اوسکو ساتھ ربوا کی کہ زیادہ حق سی لینا ہی اور اسکو اربی یعنی بڑا ربوا
کہا اسلئے کہ آبرو مسلمان کے عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی لینی میں زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلئے کہ بعضی احوال میں مباح
ہوتی ہی آبروریزی جیسیکہ صاحب حق کہی یا ظالم اوسکو کہ حق اوسکا نہیں دیتا ہی یا گواہ کو جرح یعنی اوسکا نقصان بیان کری اور اسی قبیلہ سی ہی جرح رواۃ کا
کہ محدثین راویونکو واسطی مصلحت دین کے کرتی ہیں اور اسکی مانند ہی ذکر کرنی برائی ہنگی کرنیوالی کی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانی کی لوگون کو

ح ع **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما عرج بي ربي مررت بقوم لهم اظفار من نحاس يخمشون وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء يا جبرئيل قال هؤلاء الذين يأكلون لحوم الناس ويقعون في اعراضهم رواه ابوداود اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا میں ایک قوم پر کہ اونکے ناخون تہی تانبی کی کہرونچتی تہی مونہہ اپنی اور سینی اپنی پس کہا میں نے کون ہیں یہ ای جبرئیل کہا یہ لوگ ہیں کہ کہاتے ہیں گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتی ہیں اونکی اور پڑتی ہیں لوگون کی آبرو میں نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی غیبت کرتی ہیں اور برا کہتی ہیں اور سبب اسکے آبروریزی کرتی ہیں لوگونکی غیبت کیلئے جو کہا کہانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی باب الغیبہ میں اور چونکہ آبروریزی لوگون کی کی اور اوسسے خوش ہوئی حق تعالی نی مونہہ اور سینے اونکی ہی اونکی ہاتون سی زخمی کروائی

ح ع **وعن** المستورد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اكل برجل مسلم اكلة فان الله يطعمه مثلها من جهنم ومن كسي ثوبا برجل مسلم فان الله يكسوه مثله من جهنم ومن قام برجل مقام سمعة ورياء فان الله يقوم له مقام سمعة ورياء يوم القيمة رواه ابوداود اور روایت ہی مستورد سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص کہاوی بسبب غیبت کسی کی یا بہتان کرنی یا بی آبروئی کرنی کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کہلاویگا اوسکو مانند اوس لقمہ کی آگ دوزخ سی اور جو شخص پہناوی کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی شخص مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہناویگا مانند اوس کپڑی کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہڑا کری کسیکو بیچ مقام سنانی اور دکہلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کہڑا ہوئیگا واسطی اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکہانی کی روز قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

ف لفظ اکلہ ساتھ پیش ہمزہ اور جزم کاف کی ہی معنی لقمہ کے اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ہمزہ کی معنی یکبار کہانی کی جیسیکہ کوئی بسبب عداوت کے غیبت اور برائی کسی مسلمان کی سی خوش ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور از راہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اس وسیلہ سی اپنی لیے روٹی پیدا کری اور وجہ رزق کی بہم پہنچاوی اور لفظ کسی ساتھ صیغہ معلوم کی ہی یعنی البس شخصا ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ میں ساتھ صیغہ مفعول کی ہی یعنی پہنایا جاوے کپڑا اور یہ مناسب ہے قرینہ سابقہ کی اور بعضون نے کہا کہ معنی اول کی ہیں کسی نفسہ ثوبا یعنی پہناوی اپنی نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کے اوسی طرح کہ اوپر ذکر کی گئی کہانی میں اور قام برجل میں حرف با تعدیہ کی لیے ہی اور مراد رجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئین یا کسی اور کو بیچ مقام کہانی اور سنانی کی یعنی تعریف کری اور خوب بیان کری کہاوی اپنی یا اور کی تا لوگ دیکہیں اور سنیں اوسکی فضیحت کرنیکے لیے کہڑا ہوگا اللہ اور کہڑا ہونا اللہ کا مقام سنانی اور دکہانی میں کنایہ ہی اسکی فضیحت کرنے سی اور کہا مظہر نی کہ ب برجل میں احتمال ہی کہ تعدیہ کی لیے ہو یا سبب کے لیے پس اگر تعدیہ کی لیے ہو تو معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی کہڑا کری کوئی کسیکو مقام سنانی اور دکہانی میں یعنی تعریف کری کسی کی ساتھ صلاح و تقوی کی اور ساتھ زہد اور عبادت کی شہرت دی تا لوگ اوسکی معتقد ہون اور خدمت کریں اوسکی اور اوسکو جال ٹہرا دی اپنی لیے تا کہ اوسکی سبب سے مال و جاہ اپنی تئین

حاصل یہ جیسا کہ بعضے علماء دم درویشوں کی کرتی ہیں ہماری زمانی میں بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اللہ تعالیٰ مقام قیامت میں رسوائی
مین کہڑا کریگا ساتھ اس طرح کی حکم فرماویگا فرشتوں کو کہ اظہار کرین کہ یہ جہوٹا ہی کہ ایک شخص کو جہوٹ شہرت دی تھی اپنی غرض نفسانی کی لئے بعد از
عذاب دیگا اوسکو عذاب جہوٹون کا اور اگر یہ باب کے لئے ہو تو معنی یہ ہونگی کہ جو کوئی ظاہر کرے صلاح اور زہد اور تقویٰ بسبب اسکے کہ معتقد ہووے اسکا
کوئی شخص دیوے قدر اور بہت مال ولا تا کہ حاصل ہووے اوسکو مال و جاہ جیسا کہ کہتی ہین لوگ عرف میں کہ یہ ایک امیر کا ہی کہرا ہوگا اللہ تعالیٰ اوسکی رسوا کرنی کی لیے
یعنے ارادہ کریگا اوسکی فضیحت کرنیکا مقام سنانی اور دکہانی میں یعنی منادی کا ملائکہ کہ ندا کرین کہ یہ ریاکار تہا خلق کی لیے کام کرتا تہا بعد ازان عذاب کریگا اوسکو
عذاب ریاکارون کا ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک گمان کرنا جملہ عبادات حسنہ سے ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے
ف یعنی نیک گمان کہنا ساتھ اللہ تعالیٰ کی جملہ عبادات حسنہ سے ہی پس نہیں لائق ہی ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اوس چیز کی کہ گمان کرتی ہین عوام کہ حسن
ظن یہ ہے کہ ترک کرے عمل کو اور اعتماد کرے اللہ پر اور کہے کہ وہ کریم و غفور رحیم ہی پس جسنے ترک کی عبادت اور دعویٰ کیا نیک گمانی کا ساتھ معبود کے وہ مغرور
و مردود ہی یا معنی یہ ہین کہ گمان نیک لیجانا مسلمانون پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکہنا ساتھ اونکی جملہ عبادات حسنہ سے ہی یا ناشی ہی حسن عبادت سے یعنے جو کوئی
متعبد و نیکوکار ہی لوگون پر گمان نیک لیجاتا ہی اور بدگمان سوائی بدکار کی نہیں ہوتا سے بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار ۃ نامۂ خود خواند اندر حق یار ۱۲ ع ح
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَلَّ بَعِیْرٌ لِصَفِیَّةَ وَعِنْدَ زَیْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِزَیْنَبَ اَعْطِیْهَا
بَعِیْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِیْ تِلْكَ الْیَهُوْدِیَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کے پاس تہی سواری زیادہ یعنی ایک اونٹ تہا زیادہ اونکی حاجت سے
پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زینب کو کہ دے تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے یعنے بطریق استفہام انکاری کی کہ مین دیتی ہون اس یہودیہ کو پس
غصے ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اوسسی ملاقات مہینے ذی حجہ کی اور محرم کی اور کچہہ صفر کی یعنی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حضرت
صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تہین حیی ابن اخطب یہودی کی کہ بنی اسرائیل مین سے تہا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی سے اور بیوی تہین ابن ابی الحقیق کی پس مارا گیا
جنگ خیبر میں اور یہ پکڑی آئین پس آنحضرت نے انکو آزاد کیا اور اپنے نکاح میں لائے اور بعضے ازواج مطہرات کو انسے سوء مزاجی تہی چنانچہ حضرت عائشہ بہی نہیں
مین سے تہین اور آنحضرت حمایت اور رعایت اونکی کرتی تہی ایک روز انکو حضرت عائشہ نے یہودیہ کہا اور اور کچہہ سخت سست کہا اونہون نے حضرت سے شکایت
کی فرمایا کہ تو اوسی کہہ کہ مین پیغمبرزادی ہون اور تو بیٹی ابوبکر کی اور حضرت زینب بہی بیوی تہین حضرت کی پس آپ خفا ہوئی اونسی بسبب زبان درازی کی
اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ تین دن سے بسبب فعل قبیح کی یعنی بقصد زجر و تادیب کے نہ بارادہ عداوت و بغض کے اور اس تقریر سے
حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین جیسا کہ اوپر گذرا ۱۲ ع ح **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا فِیْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ
اور ذکر کی گئی حدیث معاذ بن انس کی کہ سر اوسکا یہ ہی من حمی مومنا بیچ باب شفقت اور رحمت کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ سَرَقْتَ
قَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِیْسٰی اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا حضرت عیسیٰ بیٹے مریم کے نے ایک شخص کو چوری کرتے پس کہا واسطے اوسکے عیسیٰ نے چوری کی تو نے یعنی کیا چوری کی تو نے
کہا ہرگز نہیں یعنی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اسکے پس کہا عیسیٰ نے کہ ایمان لایا مین ساتہ اللہ کی اور جہٹلایا مین نے نفس اپنے کو

نقل کی بیہقی نی **ف** ایمان لایا مین ساتھ اسکی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ سچی جانتا ہی جملہ قسمیہ سے باتقدیر یہ ہی کہ تصدیق کیا مین نے تیری قسم کہانی کو ساتھ اسد کی اور جھٹلایا مین نے اپنے نفس کو یعنی اوسچیز مین کہ دیکھی مین نی بنا بر ظاہر کی واسطی احتمال اسکی کہ یہ لینا خفیہ نہو چوری واسطی نہونی کسی شرط کے اون شروط مین سے کہ معتبر ہین حد چوری مین شرعاً کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمہ نی لکھا ہی کہ یعنی تصدیق کیا مین نے تجکو تیری قسم مین اور پہر ایا مین اوس چیز سی کہ گمان کیا تہا مین نے اور جھٹلایا مین نے اپنے نفس کو اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی ہرچند کہ بر خلاف اوسکی معلوم ہو چاہیے کہ اپنی علم کو متہم کرے اور بموجب اوسکی عمل کرے بسبب تعظیم نام خدا تعالی کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاد الفقر ان یکون کفرا وکاد الحسد ان یغلب القدر اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نزدیک ہی فقر کہ ہو جاوی کفر اور نزدیک ہے حسد یہ کہ غالب آوے تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہے کہ ہو فقیر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنی کی اسد تعالی پر اور یا بسبب نہ راضی ہونے کے قضا ای اسد پر اور بسبب شکوہ کرنی کی ماسوی اسد سی یا بسبب میل کرنی کی طرف کفر کی بسبب دیکھنے اسکی کی کہ اکثر کفار اغنیاء ہین اور اکثر مسلمان فقراء آزمایش مین ہین مقتضا اسکی کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم سی الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر اور فرمایا اسد تعالی نے اپنی بندون کی تسلی کی لیے لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماوٰہم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اسد وما عند اسد خیر للابرار آیا ہی کہ تہی بعضی مومن دیکھتے تہی مشرکون کو چین مین پس کہتی تہی کہ اعداء اللہ کا حال تو ہم اچہا دیکھتے ہین اور ہم ہلاک ہو گئی مارے بہوک اور مشقت کی پس یہ آیت اوتری کہ یہ آرام انکا چند روزہ ہی پہر فنا ہونی والا ہی اور تمہاری لیئی ہی چین آخرت کی ہین اس فانی کو دیکھ کر حرص کرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسی ہی زیادتی غنا کی بہی سبب کشی اور گرفتار ہونی گناہ کی ہوتی ہی اور اسلیے متوسط اور بقدر ضرورت کی ہانا افضل ہی غنا و فقر سی خیر الامور اوسطہا اور آخیر جملہ حدیث کی معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضون نی کہا قریب ہے حسد یہ کہ گمان حاسد کی یہ کہ بدل دیگا تقدیر کو **وعن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتذر الی اخیہ فلم یعذرہ اولم یقبل عذرہ کان علیہ مثل خطیئۃ صاحب مکس رواہما البیہقی فی شعب الایمان وقال المکاس العشار اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کرے طرف بہائی مسلمان اپنی کی پس عذر نرکہی اوسکو وہ بہائی یعنی انکار اوسکی عذر کا کرے اور کہی عذر نہین کہتا ہی تو جہوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کرے عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکہتا ہی تو لیکن مین نہین قبول کرتا ہو گا اوس بہائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینی والا ہی **ف** یعنی وہ کہ ظلم کرے اور موافق حق کی نہ لی اور اسکا بڑا گناہ آیا ہی حدیث مین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین صاحب مکس عیاذا باسد منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون مین یہ ہی کہ صاحب مکس بہی نہین قبول کرتا عذر تاجر کا اس کہنی اوسکی مین کہ یہ مال امانت کا ہی یا اور شہر مین مجہسی عشر لی لیا ہی یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکی کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی بطریق مرفوع آئی ہی حدیث من لم یتعذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہ طبرانی نی اوسط مین اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین ساتھ بری تمہاری کی عرض کیا صحابہ نی کہ بہتر اگر چاہی تو فرمائی یا رسول اسد فرمایا کہ برا تم مین سی وہ ہی کہ اوتری منزل پر اکیلا اور روکے اپنی غلام کو اور نہ دیوی عطا آپنی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بری کی اس سی کہا اونہون نے ہان اگر چاہیے تو فرمائی یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکہی لوگون سی اور لوگ بغض رکہین اوس سی فرمایا کہ کیا پس نہ خبر دون میں تمکو ساتھ بری کی اس سے کہا ہان اگر چاہی یا رسول اسد فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرتی خطا یعنی عذر خطا اور نہین بخشتی گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دون

ہیں تمکو ساتھ بری کی اُس سے کہا اونہوں نے ہاں یا رسول اللہ ... کہ جس سے بہتری کی امید نہ رکھی جاوے اور اسکے شر سے امن نہ ہو ...

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ فرمایا آپنی عفت کرو لوگوں کی عورتوں سے یعنی بدنظر نکرو اور پرہیز عفت کرینگی عورتیں تمہاری اور نیکی کرو اپنے باپوں سے نیکی کرینگے تم سے بیٹے تمہارے اور جسکی پاس آوے مسلمان بھائی اوسکا عذر کرتا ہوا اسے چاہیے کہ قبول کرے اوسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر نہ قبول کیا نہیں آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہ حاکم نے اور کہا یہ صحیح الاسناد ہے ۱۲ ح

باب الحذر والتأني في الأمور

یہ باب ہے بیچ بیان بچنے اور درنگ کرنے کی کاموں میں **ف** حذر ساتھ زبر ح اور ذال کے اور جزم ذال کی بمعنی پرہیز و احتراز کرنیکی اور حذر ساتھ زبر ح اور زیر ذال کی مرد بیدار اور تأنی توقف و درنگ کرنا کار میں اور شتابی نکرنی اوسمیں اور اناة بروزن قناة کی اسم ہے اسی معنی درنگ کی یعنی آدمی کو چاہیے کہ لوگوں کے شر اور زمانہ کی آفات سے خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پر حذر رہے اور اپنی کام میں ہشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکھتا رہے اور کاموں میں جلدی نکرے اور حلم و وقار اختیار کرے مگر بعضی کاموں خیر کی میں کہ شتابی اونمیں فرمائی ہے ہاں شتابی کرے جیسے نماز وغیرہ ۱۲ ح

الفصل الأول

فصل پہلی **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين متفق عليه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دوبار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لدغ کاٹنا سانپ اور بچھو کا اور جحر ساتھ تقدیم جیم مضمومہ کی ح ساکنہ پر سوراخ سانپ اور بچھو اور مانند انکی کا فرماتے ہیں کہ شان مومن آنکی کہ موصوف رعایت حق و حمایت دین کی ہو یہ ہے کہ عہد شکن و سرکش سے کہ دشمن دین کا ہے درگذر نکرے اور غضب و بدلہ اسکا لینا نچھوڑے اور ہر بار حلم و تغافل نکرے اور فریب کھاوے اور اگر کار دنیا میں فریب و دغا کھاوے تو سہل ہے لیکن امور دین میں نہ چاہیے اور یہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہے کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہے اور سبب وارد ہونے اس حدیث کا یہ ہے کہ ابو عزہ ایک شاعر تھا شعرای کفار سے کہ مسلمانوں کی ہجو کیا کرتا تھا اور اپنی قوم کی بدذاتوں کو مسلمانوں کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تھا وہ جنگ بدر میں بندیوں میں پکڑا آیا پس عہد کیا کہ بار دگر ان افعال بد کی پاس نہ پھٹکونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بسبب اس عہد و پیمان کی چھوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کی پاس گیا تو پھر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پھر جنگ احد میں ہاتھ لگا پھر امان چاہی اور عہد کرنے لگا پس آنحضرت نے اوسکی قتل کا حکم کیا اور اوس وقت بعضی لوگوں نے درخواست اوسکی عفو کی پس فرمایا حضرت نے لا یلدغ المؤمن الخ ۱۲ ح

وعن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأشج عبد القيس إن فيك لخصلتين يحبهما الله الحلم والأناة رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اشج کی کہ سردار عبدالقیس کا تھا کہ تحقیق تجھ میں دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکھتا ہے اونکو اللہ یعنی خواہ تجھ میں ہوں یا تیری غیر میں ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا بدرنگ و وقار نقل کی یہ مسلم نے **ف** عبدالقیس نام ایک قبیلہ کا آیا ہے کہ جب جماعت عبدالقیس کے آئی حضرت کی زیارت کی لیے تو حضرت کو دیکھکر اونٹوں پر سے کود پڑے اور رسالتمآب کی طرف دوڑے اور بیقراریاں اور ذوق محبت ظاہر کیں آنحضرت نے اونکو تقریر فرمایا یعنی اونکو ان اضطرابوں سے منع نکیا لیکن اشج کہ نام اونکا منذر تھا اور رئیس و سردار اونکی تھے مکان پر اونکے اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندھا اور غسل کیا اور اچھی کپڑے پہنے اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سے مسجد شریف میں آئے اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کے پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت کو یہ وضع اونکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجھ میں دو خصلتیں ہیں الخ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب آنحضرت نے اونکو ساتھ وجود ان صفتوں کی خبر دی تو اونہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ صفتیں کسبی اور بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہیں یا اللہ کی پیدا کی ہوئے ہیں میری جبلت میں فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں تیری جبلت میں کہا اونہوں نے شکر اوس خدا کو کہ پیدا کیا مجھکو اوپر دو صفتوں کی کہ دوست رکھتا ہے اونکو خدا اور رسول اوسکا یعنی اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتیں تو احتمال زوال و فتور کا رکھتیں لیکن چونکہ جبلی ہیں امید ہے کہ ہمیشہ رہ باقی رہینگی ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِيْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی اوسکی الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضی اہل حدیث نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہے بسبب یادداشت اوسکی کی یعنی وہ حافظہ خوب نہ رکھتا تھا **ف** یعنی ہے وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ خوب نہ رکھتا تھا پس امر اوسکا سہل ہے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی اور لفظ اسکی یہ ہیں التانی من اللہ والعجلۃ من الشیطان او رجلدی کرنی یعنی امور دنیا میں شیطان سے ہے یعنی اوسکے وسوسہ سے ہے کہا ہے بعضوں نے کہ مستثنے ہیں اس سے وہ چیزیں کہ نہیں ہے شبہہ اونکے خیریت میں یعنی اچھی چیزوں میں جلدی کرنے شیطان سے نہیں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ کہتا ہوں میں کہ فرق ظاہر ہے درمیان مسارعت اور مبادرت کے طرف طاعات کی اور درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات میں پس اول محمود ہے اور دوسری مذموم یعنی مسارعت و مبادرت طرف طاعات کی یہ ہے کہ مثلاً وقت نماز کا آیا درنگ نکرے اور ہمیں جلدی سے طیار ہو کر ادا کرنے لگے اور جلدی یہ ہے کہ نماز جب پڑھنے لگا جلدی سے ادا کر لی پس اول یعنی مسارعت اچھی ہے اور دوسری یعنے جلدی سے کر لینا نیک کام کا برا ہے پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچھے کام کی لیے اچھا ہے اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہے ہو مؤلف **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہیں ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** مگر صاحب لغزش کا یعنے جو کہ گناہ میں پڑا اور خطا و خلل کار میں اوس سے وجود میں آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اوسکی دوست رکھتا ہے کہ لوگ عیب و خطائیں اوسکی ڈھانکیں اور قصور اوسکی عفو کریں پس حاصل کہ ایسے شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنے میں پائی تو لوگوں سے بھی عفو کرے گا اور بردباری اختیار کرے گا اور نہیں ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتے ہیں جاننا اور ربط اور سنوار کار کو اور حکمت کہتے ہیں جاننے حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہیں کاموں کی بیچاننے کو پس فرماتے ہیں کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیاء کی اور جاننا نفع اونکا اور پہچانا اشیاء کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ فَقَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَاَمْضِهٖ وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمایئے مجھکو یعنی بتائیے ایک چیز کہ جاتا رہے تحیر میرا بیچ کام میری کی پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اوس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنی اوسکی کا ساتھ دیکھنی انجام اوسکی کی اور تامل کرنے بیچ مصالح اور مفاسد اوسکی کی پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اوسکی کی بھلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس کر اوسکو اور اگر ڈرے تو اور گمان لیجاوے تو گمراہی کا اوس کام میں پس باز رہ اوس کام کی کرنے سے اور چھوڑ دے اوسکو نقل کی یہ شرح السنہ میں **وعن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْاَعْمَشُ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مصعب بن سعد سے کہ نقل کی ہے باپ سے یعنی سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سعد سے نہیں جانتا میں اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اوسکی باپ نے کہ سعد ہے آنحضرت سے روایت کی ہے نماز خود فرمایا کہ ڈھیل کرنی ہر چیز میں بہتر ہے مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسلیے کہ بیچ تاخیر بھلائیوں کی آفات ہیں اور منقول ہے کہ اکثر چلانا دوزخیوں کا تاخیر عمل سے ہوگا کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے ہے کہ امور دنیا کے جو ہیں نہیں جانا جاتا انجام اونکا اور کہ اونکی ابتدا میں

کہ انجام انکا اچھا ہی جلدی کیجاوی اونہین یا اہراہی بیچ تاخیر کیجاوی اونسی مخالفت ہو راخر وی کی بموجب فرمانی اسد تعالی کی فاستبقوا الخیرات وسارعوا
الی مغفرۃ من ربکم کہا غزالی نی بیچ تفسیر قول اسد تعالی کی الشیطان یعدکم الفقر کہ لاتی ہی مومن کو کہ جب حرکت کری اوسکی لیی اعیبہ خرچ کرنی کا تو قصد
کری پہلی کہ شیطان وعدہ کرتا ہی اس سی فقر کا اور ڈراتا ہی اوسکو اور روکتا ہی خرچ کرنی سی تہی ابو الحسن پاخانہ مین پس پکارا اونہون نی اپنی شاگرد کو
اور کہا کہ اوتار میری بدن پر سی قمیص کو اور دی اسکو فلانی کی تئین پس کہا شاگرد نی کہ کیون نہ صبر کیا تم نی یہانتک کہ نکلتی پاخانہ سے کہا اونہون نے
کہ میری دل مین آیا تہا دینا اسکا اور نہین امن ہی مجھکو اپنی نفس پر اسکے متغیر ہونی سی ع **وعن** عبد اللہ بن سرجس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال السمت الحسن والتؤدۃ والاقتصاد جزء من اربع وعشرین جزءا من النبوۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی
عبد اللہ بیٹی سرجس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ راہ وروش نیک اور آہستگی اور دیر نگرنی کام مین اور میانہ روی جزو ہین چوبیس ۲۴
جزو نبوت سے نقل کی یہ ترمذی نی **ف** میانہ روی یعنی بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال و افعال مین اور بچنا دونون طرفون کمی اور زیادتی
سی جیسی اختیار کرنا جود کا کہ بیچ مین ہی اسراف و بخل کی اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ مین تہور اور جبن کی اور اسی قبیلہ سی ہی میانہ روی
اعتقاد مین کہ وہ اعتقاد ہی اہل سنت کا کہ بیچ مین ہے جبر وقدر کی اور اسی طرح میانہ روی معیشت مین جیسیکہ حدیث مین فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ
نصف المعیشۃ یعنی میانہ روی خرچ کرنی مین کہ بیچ مین ہو اسراف وتنگی کی آدہی معیشت ہے اور اسی طرح حکم ہی میانہ روی کا تمام احوال و افعال
مین جیسیکہ بعضی چیزونکو اسد تعالی نی بیان فرمایا واقصد فی مشیک الایۃ اور قول اسد عزوجل کا کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور کہا بعض عارفین نے
کہ طلب علم کو باین حیثیت کہ نہ منع کری تجکو عمل سے اور عمل کر باین حیثیت کہ نہ باز رکہی تجکو علم سی غرض کہ سب چیزون مین میانہ روی چاہیی
اور جزو ہے یعنے سب چیزین ملکر بمنزلہ ایک جز کی ہین یا ہر ایک انہین سے جز ہی یعنی ایک خصلت ہی خصال انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین
کی سی اور تعیین عدد کی سپرد ہی شارع کی اور سوای نور نبوت کی حقیقت اسکی نہین معلوم ہوسکتی ۱۲ ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان الہدی الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من خمسۃ وعشرین جزءا من النبوۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ وروش نیک اور میانہ روی جز ہین پچیس جز نبوت سی نقل کی یہ ابوداود نے
ف فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کی یہ ہی کہ ہدی تعلق ہی ساتہ احوال باطنہ کی اور سمت ساتہ اخلاق ظاہرہ کی پس یہ دونون طریقت
مین بمنزلہ ایمان اور اسلام کی ہین شریعت مین اور جمع درمیان ان دونون کی نور علی نور ہی اور تمام ہوتی ہی ساتہ اسکی حقیقت اور اس حدیث مین
ایک جز پچیس مین سی کہا اور پہلی مین چوبیس جز سی پس ہوسکتا ہی کہ یہ تفاوت وہم اور خطا راوی سی ہو یا بسبب اور کسی کی اللہ اعلم ع احتمال ہے
کہ پہلی یہ حکم ہوا ہو پہر از راہ کرم وعنایت کی وہ حکم ہوا جو کہ دوسری حدیث مین مذکور ہوا یہ کہ اون تین چیزون کا مل کر وہ حکم ہوا اور ان تین چیزون کا مل کر یہ
صورت مین نسبت کرنی خطا و وہم کیطرف راوی کی کچہ ضرورت نہین واللہ اعلم مولف **وعن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فہی امانۃ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے اونسی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسوقت کہی کوئی شخص کوئی بات یعنی ایسی بات کہ ارادہ کرتا ہی اوسکی اخفا کا پہر غائب ہووی یعنی چلا جاوی پس
وہ امانت ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور ابوداود نی **ف** یعنی حکم اسکا حکم امانت کا ہی بہ نسبت مجلس والون کی کہ جنہون نی سنی ہی پس انکو چاہیی کہ
اسمین خیانت نکرین یعنی افشا نکرین ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی الہیثم بن التیہان
ہل لک خادم قال لا قال فاذا اتانا سبی فاتنا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برأسین فاتاہ ابو الہیثم فقال النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ
يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ابو الہیثم بن تیہان
کی کہ کیا ہی واسطی تیری خادم کہا نہیں پس فرمایا کہ جسوقت آوی ہماری پاس بندی تو آ تو ہماری پاس پس لائی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاس بردی پس آئے آنحضرت کی پاس موجب وعدہ آنحضرت کے ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پسند کرلی تو ایک کو ان دونون مین سی کہا انہی کہ
تم پسند کرو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتہ اوسکی چاہیی کہ امین ہو یعنی جسمین مصلحت ہو بہتری مشورہ چاہنے
والی کی ہووی وہی کہی اور خیانت نہ کری اور مقصود یہ ہے کہ چونکہ تو نی مشورہ مجہسے کیا اور مجہی اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو پس اشارت کے
ایک ہی کیطرف ان دونون مین سی اور فرمایا کہ لی تو ان دہ کو اسلیے کہ تحقیق مین نے دیکہا ہی اسکو نماز پڑہتی اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اسکی کے
احسان کی نیکی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ جب ابو الہیثم گہر مین آئے اور اپنی بیوی سی کہا کہ یہ غلام ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی مجکو دیا ہی اور نیکی اور احسان کرنیکی اسکی حق مین وصیت کی ہی تو انکی بیوی نی کہا کہ بجالانا اس وصیت کا مشکل ہی اور احسان یہی ہی کہ اسکو
آزاد کرو تو آزاد کر دیا

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ
أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مجلسین امانت
کی ہین یعنے جو بات مجلس مین سنین اوسکو کہین نقل نکرین اور سخن چینی نکرین مگر تین مجلسین یعنی تین باتین کہ مجلس مین سنین وہ جب ہے نقل اور پہنچا دینا اونکا
غیر کو وہ یہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکہتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چہیننے مال کا بغیر حق نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** یعنی اگر کسی کہی یہ بات کہ میں ارادہ
رکہتا ہون کہ فلانی شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سی زنا کرونگا یا فلانی کا مال لونگا از راہ ظلم کی تو چاہیی کہ ان باتون کو پہنچاوی
اون لوگون کو تا بر حذر رہون اور اپنی کو بچاوین یہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی قاری نی کہا معنے یہ ہین کہ لائق ہی مومن کو کہ جب دیکہے
اہل مجلس کو برا کام کرتی تو نہ چہپاوی اوس چیز کا کہ دیکہی ہی اون سی مگر تین مجلسین یعنے ایک مجلس تین مجلسو نمین سے الخ **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ
أَبِيْ سَعِيْدٍ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ سرا اوسکا یہ ہی ان اعظم الامانۃ
بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کی **ف** یعنی یہ حدیث مصابیح مین مکرر مذکور ہوئی ہی ایک باب المباشرۃ مین کہ کتاب النکاح مین ہی صحاح مین کہ کی
اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی مین حسان سی لایا اور صاحب مشکوٰۃ نی باب المباشرۃ مین بحال خود چہوڑ دی اور باب الحذر و التانی مین ذکر نہین کی بسبب
تکرار کی اور صواب کرنا اسکا صحاح ہی مین ہے اور شاید کہ مصابیح کی نسخون مین کہ مولف کی پاس موجود تہی مکرر مذکور ہو و لیکن جن نسخون مین کہ
ہمنی دیکہی ہین اس باب مین مذکور نہین اور باب المباشرۃ مین ہی فقط غالبا لکہنے والون نی بسبب تکرار کی اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ
قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ
وَلَا أَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا أَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ آخُذُ وَبِكَ أُعْطِيْ وَبِكَ أُعْرَفُ وَبِكَ أُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ
تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت پیدا کیا اللہ تعالی نی عقل کو فرمایا اوسکو کہڑی ہو
پس کہڑی ہوئی پہر فرمایا اوسکو پیٹہ پہیر پس پیٹہ پہیری پہر کہا اوسکو موہنہ کر میری طرف پس موہنہ کیا پہر کہا واسطی اوسکی بیٹہ پس بیٹہ گئی
پہر کہا اوسکو نہین پیدا کی مین نے کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجہسی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجہسے کمال مین اور نہ خوب تر تجہسی بسبب تیری لیتا ہون

یعنی عبادات ہی بندون سے یا جس سے کہ نعمت لی لیتا ہون تیری ہی سبب سے لی لیتا ہون کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیری دیتا ہون یعنی ثواب و درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون بواسطے تیری دیتا ہون کہ خدمت کے اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیری پہچانا جاتا ہون مین اور بسبب تیرے غصہ کرتا ہون اور بسبب تیرے ثواب دیتا ہون اور بسبب تیرے عذاب کرتا ہون یعنی مدار تکلیف اور خطاب و عتاب و ثواب و عقاب دنیا و آخرت مین عقل ہی ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کی بعضے علمانی اور کہتی ہین کہ یہ حدیث موضوع ہی **ف** ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسیکہ پیدا کیجاویگی موت بصورت مینڈہی کی اور ذبح کی جاوی گی درمیان مین جنت و دوزخ کی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیکون من اہل الصلوۃ والصوم والزکوۃ والحج والعمرۃ حتی ذکر سہام الخیر کلہا وما یجزی یوم القیامۃ الا بقدر عقلہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نمازیون مین سی اور روزہ دارون مین سی اور زکوۃ دینی والون مین سی اور حج اور عمرہ کرنیوالون مین سی یہانتک کہ ذکر کیا آنحضرت نے سب اقسام خیر کا یعنی کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین و للاکثر حکم الکل اور جزا نہین دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کے مگر موافق عقل اپنی کی **ف** مراد عقل سے یہان پہچاننا اشیاء کا ہی اور معلوم کرنا اصلاح و فساد و مبدأ و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کے اور احتراز کرنا گمراہیون اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کو اور وصل ہونا ساتھ حق کی اور عقل معاد کہ بعضون کے کلام مین واقع ہوئی ہی یہی ہی اور اس جگہہ مین ہی اختلاف علما کا اور حکما کا بیچ تفاضل علم و عقل کی کہ کہتی ہین علم افضل ہی یا عقل یعنی بعضے علم کو افضل کہتے ہین اور بعضی عقل کو اور اگر علم کو بھی اوپر معنی تمیز و دریافت کی حمل کرین کہ اثر عقل کا ہو یا اس معنی کچہہ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتھ اس معنے کے علم و عقل افضل ہے عمل و عبادت سی لکہا ہی علمانی کہ ایک رکعت اوس عالم عاقل کی افضل ہوگی اور کی ہزار رکعتون سی **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق اور روایت ہے ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ابی ذر نہین ہے کوئی عقل مانند تدبیر کی اور نہین ہی ورع مانند باز رہنی کی اور نہین ہی حسب و بلندی مانند خوش خلقی کی **ف** تدبیر کی معنی ہین انجام کار کو دیکہنا پس معنی اس جملہ کی یہ ہین کہ نہین ہے کوئی عقل مانند عقل تدبیر کی یعنی مانند اوس عقل کی کہ ساتھ ہو اوسکی تدبیر یعنی انجام کار کو دیکہنا اور اوسکی مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کی معنی ہین پرہیزگاری کہ جو معنی تقوی کی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ ورع بالاتر ہی متقی سی اور کہتی ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سی ہی اور تورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سی ہی اور صواب یہ ہے کہ دونون کے ایک ہی معنی ہین اور کلام قوم مین اسی طرح واقع ہوا ہی پس فرماتی ہین کہ نہین ہے ورع کامل مانند کف یعنی باز رہنی کی طلبی اس عبارت پر اشکال لایا ہی کہ ورع بہ معنی باز رہنی کی حرام چیزون سی ہی پس لا ورع مثل الکف کیا معنی رکہتا ہی اور جواب اسکا یہ پایا ہی کہ مراد کف سے یہان باز رہنا ہی مسلمانون کے ایذا سے یا باز رکہنا زبان کو لا یعنی سی چونکہ مفاسد اوسکی اکثر ہین حصر کیا ورع کو اسمین از راہ مبالغہ کی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی ورع اور تقوی اگرچہ لغت مین معنے باز رہنی اور پرہیز کرنی کی ہین لیکن عرف شرع مین شامل ہین امتثال اور اجتناب کو اور اگر بمعنے اجتناب کی ہون تو ترک کرنی امتثال امر سی بھی اجتناب کرنا چاہی باین وجہ شامل امتثال و اجتناب کو ہونگی اور حاصل یہ کہ ورع اور تقوی چلنا ہی فرمودہ پر از راہ امتثال و اجتناب کے پس ورع کی لیی دو چیزین چاہیین امتثال اوامر اور اجتناب نواہی اور لکہا ہی علمانی کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرورتر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کی اور اگر کوئی جانب امتثال مین اقتصار کری فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کری تو پہونچ جاویگا مقصود کو کہ پہونچنا طرف حق کی اور قرب الہی کی ہی اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کرے جیسیکہ ادا کری سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بہی کری تو منزل مقصود کو نہین پہونچی گا

اسکی مثال ایسی ہی جیسی ایک بیمار ہی کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہیں کہاتا تا اچہا ہو جاویگا اگرچہ شاید بہت دنون میں اچہا ہو اور اگر دوا کہاوی اور پرہیز نکری ہرگز شفا نہیں پاویگا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہی کہ لوگ کتابون میں مذکور ہی اور نہیں ہی حسب اور نسب فضیلت مانند خوش خلقی کے حسب اور نسب چیز کو کہتی ہین کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنی باپون کی پس فرماتی ہین کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہی یہ چاہیی آدمی مین بدون اسکی سب کچہہ ضائع ہی اور مراد خلق سی اگر تمام صفات باطن کہین تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسے کہ عرف مین خلق اسی کو کہتے ہین تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کے کلام اہل تصوف سے ڈہونڈہنی چاہیی حضرت حسن بصری فرماتی ہین کہ حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذای خلق سی باز رہنا اور واسطی نی کہ نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتہ خلق کے اور راضی رہنا خلق کو راحت و محنت مین ہی اور سہل تستری نی کہا کمتر مرتبہ حسن خلق کا یہ ہی کہ جفا اوٹہاوی خلق سی اور بدلہ نلی اور رحم اور شفقت کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی لیی ✱ع ح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَۃِ نِصْفُ الْمَعِیْشَۃِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ میانہ روی کرنی خرچ مین آدہی معیشت ہی اور دوستی آدمیون کی آدہی عقل ہی اور اچہی طرح سوال کرنا آدہا علم ہی نقل کین بیہقی نی یہ چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** میانہ روی الخ یعنی کمی زیادتی نکرنی خرچ مین آدہا مدار ہے زندگانی کا یعنی زندگانی کرنی مین دو چیزین چاہمیین دخل اور خرچ بنای خرچ میانہ روی پہ چاہیی پس عنایت میانہ روی کی آدہی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیون کی الخ یعنی محبت ظاہر کرنی صاحبین کے اور سر رشتہ اونکی محبت کا نگاہ رکہنا آدہی عقل معاش ہے گویا تمام عقل یہ ہی کہ کچہہ کسب کار کری اور آپس مین محبت بہی رکہی اور یہ اس صورت مین ہی کہ محبت اونکی موجب ہونی خلل دین و دیانت کی نہو اور اچہی طرح سوال کرنا الخ یعنی اچہی طرح سوال کرنا علم آدہا علم ہی اسلیی کہ پوچہنی والا دانا اوس چیز سے سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اوسکی اور یہ محتاج ہی ساتہ زیادتی علم کے اور تمیز کرنی کی درمیان اقسام مسئولات کی کہ کیا پوچہنا چاہیی اور کیونکر پوچہنا چاہیی اور جب پایا مطلوب اپنا ساتہ جواب کے تو تمام ہوا علم اوسکا حاصل یہ کہ علم دو قسم پر ہی سوال اور جواب اور اچہی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اوسکی سی ساتہ تمام شقوق کی اور احتمالات کے تا جواب شافی کافی پاوے اور کچہہ نرہ جاوی جواب مین پس سوال اس طرح پر قبیلہ علم سی ہوگا اور روا نہیں ہوگا کہ سوال ہوتا ہی بسبب جہل و تردد کی نہ علم کی اسکو علم اور نصف علم کیونکر کہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ کہا جاوی کہ سمجہا جاتا ہی اچہی طرح سوال کرنی طالب کی سی کہ اوسکو مشارکت ہی علم مین اور وہ چاہتا ہی یہ کہ ملاوے ساتہ اسکی بقیہ علم بخلاف اوسکی کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹہا تہا مجلس مین پس کہا ابو یوسف نی کہ جسوقت مشکل ہو تجہپر کوئی چیز تو پوچہہ اور شرم نکر اسلیی کہ حیا باز رکہتی ہے علم سی اور اوسوقت امام موصوف کلام کرتی تہی تعریف صوم مین کہ وہ صبح سی غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نی اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکہی پس کہا امام نی کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیری کلام کرنی سی اور کیا خوب کہا ہی بعضی صاحبان حال نی کہ جاہل جب کلام کری تو مانند گدہی کی ہی اور جب چپ ہی تو مانند دیوار کی ہی ✱ع ح

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَیَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

باب ہے بیچ بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلق کی **ف** رفق ضد ہی عنف کے یعنے مدارات کرنی ساتہ رفقا کی اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولت سی اور حیا شرم رکہنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب ڈر عیب لگانے کی اور حیا اہی انقباض نفس کا ہے نکرنی اوس چیز کی سی کہ بری ہی شرع مین اور کہا جنید نی کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکہنے نعمتون الہی کی اور قصور کو اپنی کے

نعمتوں کی شکرگزاری میں اور کہا نووی نے پایا جانا ہیبت کا دلمیں ساتھ حشمت کی بسبب گناہوں گذشتہ کی اور کہا دقاق نے کہ وہ ترک کرنا دعوی کا ہی آگے مولی کی اور حسن خلق کی بہت ظاہر معنی یہ ہیں کہ اتباع کرے اوس چیز کا کہ لائے ہیں اوسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ اسیطرح جبکہ پوچھیں گئیں حضرت عائشہؓ خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ وارد ہی اونکی حق میں انک لعلی خلق عظیم پس کہا عائشہؓ نے خلق آپکا قرآن تہا یعنی جو کہ قرآن میں خصلتیں اچھے ہیں تھی حضرت متصف ساتھ اونکی اور جو فعل کہ بری ہیں اوسمیں پرہیز کرتی تھی حضرت اوسنے پر اتباع بقدر محبت اور توفیق متابعت کے ہی لیتا ہی ہر ایک حصہ اپنا

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہی یعنی اپنے بندوں پر چاہتا ہی اونکی لیے آسانی نہ دشواری اور نہیں تکلیف دیتا ایسے چیزوں کی کہ طاقت نہیں رکہتی اونکی یا یہ معنی ہیں کہ دوست رکہتا ہی یہ کہ نرمی کریں بندے آپس میں جیسیکہ بیان کیا کہ دوست رکہتا ہی مہربانی کو یعنی راضی ہوتا ہی اوس سی اور دیتا ہی مہربانی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا سختی پر اور دیتا ہی وہ چیز کہ نہیں دیتا اوس چیز پر کہ سوای نرمی کے ہی نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہی کہ فرمایا آنحضرت نے عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بیچ تو سختی اور بیحیائی سی تحقیق نرمی نہیں ہوتی کسی چیز میں مگر کہ زینت دیتی ہی اوسکو اور نہیں دور کیجاتی نرمی کسی چیز سی مگر کہ عیب دار کر دیتی ہی اوسکو **ف** دوست رکہتا ہی مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تا کہ آپس میں نرمی اور مہربانی کریں اور اپنی کاموں میں خواہ طلب رزق ہو یا اور کچہ ہو آسانی کریں اور سختی نہ اختیار کریں بعد اسکے اشارہ کیا ساتہ اختیار کرنے طریق نرمی کی بیچ طلب رزق کی اور حاصل کرنی مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتہ اس قول کی کہ دیتا ہی بندوں کو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب اور مقاصد کہ نہیں دیتا سختی پر اور دیتا ہی نرمی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا اوس چیز پر کہ سوای نرمی کی ہی یعنی اور اسباب پر پہلی ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اوسکی ہی اور دوبارہ اشارہ اوسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہی اوپر تمام اسباب حاصل کرنی مقصد کی اگر کوئی کہی کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کی سی ہیں تو ترجیح کی گنجائش نہیں رکہتی اور اگر قبیلہ سختی سی ہیں تو یہی کلام اول سی ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا ہی جواب یہ کہ یہ تاکید ہی پہلی کلام کی اور تفاوت عبارت کیساتھ ہی اور مقصود یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ طلب کرنا مقاصد کا رزق وغیرہ سی بطریق نرمی کی کرے کہ دینی والا خدا ہی اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اوسکی ہی زیادہ دیگا اوسپر بنسبت سختی کرنی اور منہمک ہونی کی بیچ مباشرت اسباب کے الخ **وَعَنْ** جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوے نرمی سے محروم کیا جاوے نیکی سے نقل کی یہ مسلم نے

ف یعنی سب بہلائیوں سے جیسیکہ جامع صغیر میں لفظ کلہ کا ہے اسمیں فضیلت ہے نرمی کی اور رغبت دلانی ہی اوسکی حاصل کرنی پر اور مذمت ہے سختی کے اور یہ کہ نرمی سبب تمام بہلائیوں کی ہی الخ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم گذری ایک شخص پر انصار میں سی کہ وہ نصیحت کر رہا تہا اپنی بہائی کو بیچ مقدمہ حیا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چہوڑ دے اسکو اسلیے کہ تحقیق حیا شاخ ہی ایمان سی نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مقدمہ حیا کی کہ بہت حیا کیا کرتا ہی کہ اس سے باز رہتا ہی آدمی حق سی اور علم سی جیسیکہ ایک روایت میں ہی اسپر اسکی بہائی نے جب یہ کہا تو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ تو منع نکر چہوڑ دے اسکو بحال خود اور کہا طیبی نے کہ معنی یعظ کے ہیں یعنی ڈرا رہا تہا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا کہ اوسمیں کچہ ڈرانا بہی ہو اور کہا خلیل نے کہ وہ نصیحت کرنا ساتہ خیر کی ہی اسطرح کہ دل اوس سے

نرم

نرم مو تمام ہوا کلام اوسکا اور وعظ یہان معنی عتاب کی ہی جیسکہ ایک آیت مین افضربعا تبکا آیا ہی ؏ **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت مین ہے کہ حیا بہتر ہی تمام اقسام اوسکی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہان ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبھی مخل ہوتی ہی بعضی حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کی جواب
کہ جس جگہہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت مین وہ حیا نہین ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور جبن ہی کہ نقصانون مین سے ہی اور اگر اوسکو حیا کہینگے تو مجازا کہینگے
اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کی یہ ہی کہ باعث ہو اوپر ترک کرنے قبیح کی یہ جواب علمانے دیا ہی اور صواب یہ ہے کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہی کسی
قبیح کی سی کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچھا ہے اور تعریف کی گئی ہی شرع مین وہ ہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی سے خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی پس
ظاہر تر جواب مین یہ ہی کہ یکلیۃ الحیاء خیر کلہ مخصوص ہی ساتھ اوسکی کہ موافق رضای حق کی ہو ؏ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ اوس چیز کی کہ پایا ہی لوگون نے پہلی انبیاء کی کلام مین سے یہ کلام ہی جسوقت شرم
نکی تونے پس کر جو چاہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** پایا ہی الخ یعنی پہونچا ہی اونکو اور باقی ہی حکم اوسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نے اوسمین راہ نہین پائے
ہی اور معنی اس حدیث کے کئی طرح بیان کیے ہین لوگون نے ایک تو یہ کہ یہان معنی امر کی حکم اور طلب مراد نہین ہے بلکہ یہ خبر ہی اور مقصود یہ ہی کہ مانع برے
چیزون کی کرنے سے حیا ہی اور جب حیا نہ رکھی تونے تو کریگا تو جو کچھ کہ چاہیگا اور دوسری یہ کہ صیغہ امر کا واسطے تہدید کی ہی جیسکہ اعملوا ما شئتم
یعنے جو کچھ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤگی ؏ **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ
فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نواس بیٹے سمعان کے
سے کہ کہا اونے کہ پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ
ہی کہ تردد کرے تیرے سینے مین اور مکروہ جانے تو یہ کہ واقف ہون اوس عمل پر لوگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** تردد کرے اور اطمینان نہو اوسپر
دل کو لیکن یہ اوس شخص کے حق مین ہی کہ کھولدیا ہی خدای تعالی نے سینہ اوسکا اسلام کی لیے اور روشن اور آراستہ کیا ہی دل اوسکا ساتھ نور تقوی
کی اور یہ اوس جگہہ ہی کہ انکار شارع کا اوس بات مین ہو نہین اور اقوال علماء کی وہان مختلف ہون اور علامت دوسری گناہ کی پہچان کی بعد اسکے
فرمائی کہ مکروہ جانے تو الخ اور یہ بھی اچھی ہی لوگون کا حال ہی ؏ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میری نیک ترین تمہارا ہی از روی اخلاق کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جو کہ خصلتین اچھے رکھتا ہو کہ رعایت
کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندون کی حقوق کی ؏ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ
اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین تمہاری نیکترین تمہارے
ہین از روی اخلاق کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ دوسری فصل

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهٗ
مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا نرمی

سے محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا بھلائی دنیا اور آخرت کی سے نقل کی شرح السنۃ میں **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شرم رکھنی بڑی کام سے ایمان سے ہے اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بے حیائی بدی سے ہے اور بدگو دوزخ میں ہیں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن** رجل من مزینۃ قال قالوا یا رسول اللہ ما خیر ما اعطی الانسان قال الخلق الحسن رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی شرح السنۃ عن اسامۃ بن شریک اور روایت ہے ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سے ہے کہا اوس شخص نے کہ عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ کیا بہتر ہے اوس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور شرح السنۃ میں اسامہ بن شریک سے ہے **وعن** حارثۃ بن وھب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ الجواظ ولا الجعظری قال والجواظ الغلیظ الفظ رواہ ابو داود فی سننہ والبیہقی فی شعب الایمان وصاحب جامع الاصول فیہ عن حارثۃ وکذا فی شرح السنۃ عنہ ولفظہ قال لا یدخل الجنۃ الجواظ الجعظری یقال الجعظری الفظ الغلیظ وفی نسخ المصابیح عن عکرمۃ بن وھب ولفظہ قال والجواظ الذی جمع ومنع والجعظری الغلیظ الفظ اور روایت ہے حارثہ بیٹے وہب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا روایت کرنیوالے نے اور جواظ سخت گو سخت خو ہے نقل کی یہ ابو داود نے اپنی سنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور صاحب جامع الاصول نے بھی نقل کی ہے جامع الاصول میں حارثہ سے اسیطرح شرح السنۃ میں نقل کی گئی ہے حارثہ سے اور لفظ حدیث کی شرح السنۃ میں اس طرح ہیں نہیں داخل ہوگا بہشت میں جواظ جعظری یعنی وصف کیا جواظ کو ساتھ جعظری کی اور کہا کہ کہا جاتا ہے جعظری سخت خو اور سخت گو یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کی ایک ہی معنی ہیں اور مصابیح کی نسخوں میں عکرمہ بن وہب سے ہے یعنی مصابیح کی بعضی نسخوں میں عکرمہ سے ہے والا اکثر نسخوں میں حارثہ سے ہے اور لفظ حدیث اون مصابیح کی نسخوں میں یوں ہیں کہ کہا راوی نے اور جواظ وہ ہے کہ جمع کرے مال اور نہ دے سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہے **ف** یعنی بعضے روایتوں سے معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونوں کی ایک ہی معنی ہیں اور بعض سے تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جواظ بمعنے متکبر کی ہے اور جعظری بمعنی بدخلق کی اور حاصل یہ کہ یہ دونوں لفظ قریب ہیں معنوں میں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد جواظ و جعظری سے بدخلق اور سخت دل ہے ایسی کہ خطیب نے حضرت عائشہ سے بطریق مرفوع کی روایت کی ہے کہ ہر چیز کی لیے توبہ ہے مگر صاحب بدخلق کی لیے نہیں اسلیے کہ وہ توبہ نہیں کرتا ایک گناہ سے مگر کہ پڑتا ہے اوس سے بڑی میں اور حرف لا زائد ہے جو لائی لفظ جعظری پر تو اشارہ ہے اسپر کہ موصوف ساتھ ہر ایک کے دونوں خصلتوں میں سے نہیں داخل ہوگا جنت میں مطلق اگرچہ ہے منافقین سے یا نہیں داخل ہوگا ساتھ نجات پائی ہوؤں کی اگرچہ ہے مومنین سے **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اثقل شیء یوضع فی میزان المؤمن یوم القیمۃ خلق حسن وان اللہ یبغض الفاحش البذی رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح وروی ابو داود الفصل الاول اور روایت ہے ابی درداء سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بہت بھاری چیزوں میں کہ رکھی جاوینگی مومن کی ترازو میں اعمال میں دن قیامت کے خلق نیک ہے اور تحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے فحش بکنے والے بیہودہ گو کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ابو داود نے پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنی لفظ حسن تک **ف** حضرت شیخ رح نے بھی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہے لیکن ملا علی نے کسی شارح سے بذی کی معنی بدخلق نقل کیے ہیں اور لکھا ہے کہ مناسب مقام کی یہی معنی ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ دوسرا جملہ جو پہلے جملہ کی مقابلہ میں لائے

اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بدخلقی بہت ہلکی ہوگی میزان اعمال مین **وعن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المؤمن لیدرک بحسن خلقہ درجۃ قائم اللیل وصائم النہار رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق مومن یعنی کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہے البتہ پاتا ہی بسبب خلق نیک کی درجات کی نماز گذارکا راتون کو اور دنون کے روزہ رکھنے والی کا نقل کی یہ ابوداود نی **ف** کہا سہل نی کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہ ہی کہ تحمل ہو لوگون کی ایذا کا اور ترک کری بدلا لینی کو اور دعا کری ظالم سے اور استغفار کری اوسکی لیے اور شفقت کری اوسپر **وعن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیث ما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا وخالق الناس بخلق حسن رواہ احمد والترمذی والدارمی اور روایت ہی ابوذر سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقوی کر تو اللہ کا جہان ہووی تو اور پیچھے کر برائی کی نیکی تاکہ مٹا دی نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگون سے ساتھ خلق نیک کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی **ف** تقوی کر یعنی ساتھ بجا لانی جمیع واجبات کے اور باز رہنی کی تمام برائیون سے اسلیے کہ تقوی بنیاد ہی دین کی اور بسبب اسکی حاصل ہوتی ہین مراتب یقین کے پھر تحقیق یہ ہی کہ ادنی درجہ تقوی کا یہ ہی کہ بیزار ہو اور پاک ہو شرک سے اور اعلی درجہ اوسکا یہ ہی کہ اعراض کری ماسوی اللہ سے اور مابین ان دونون درجون کی اور مراتب ہین کہ بعض اونکے برتر ہین بعض سے کہ ترک کرنا ممنوع کا ہی پھر مکروہ کا پھر مباح بیفائدہ کا اور جہان ہووی تو یعنی خلوت مین اور جلوت اور وطن مین اور سفر مین اور نعمتون مین اور بلاؤن مین اسلیے کہ اللہ تعالی جانتا ہی تیری چھپی ہوئی باتون کو بھی جیسیکہ جانتا ہی تیری ظاہر کی باتون کو پس لازم ہی تجکو رعایت کرنی دقائق ادب کے بیچ محافظت اوامر اوسکی کی اور بچنی کی گناہون اوسکے سے داؤد طائی سے منقول ہے کہ اونہون نی سنی آواز ایک قبر مین سے کہ میت کہتا ہی کیا نہین کوہ دی مین نے تیرے کیا نہین نماز پڑھی مین نی کیا نہین کیا مین نے ایسا اور ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہان اے دشمن اللہ کے کیا تو نی یہ سب کچھ و لیکن جب خلوت مین ہوا تو مقابلہ کیا تو نے اللہ کا ساتھ کرنی گناہون کی اور نہ لحاظ کیا تو نی اوسکا اور پیچھے کر برائی کی نیکی الخ یعنی تجھسے اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسکے پیچھے نیکی کر تا پاک کری وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سے ہی توبہ اور طاعت مطلق یا یہ کہ کری وہ نیکیان کہ ضد ہین اون برائیون کے کہا طیبی نی کہ آدمی کو چاہیی کہ مٹانی آثار سیئات کے سے ساتھ کرنی حسنات کی فارغ تہوا اور ہر بدی کی بدلی کری نیکی کہ اوسکی جنس سے ہی جیسیکہ گانا بجانا سنی اور صحبت رکھے اونسی کہ جو گرفتار ہین اس بلا مین تو اوسکی بدلی مین قرآن سنی اور ذکر کی مجلسون مین بیٹھی اور اگر شراب پیوی تو اوسکی بدلی مین حلال چیزین پینی کی تصدق کرے اور تکبر کی بدلی مین تواضع کری اور بخل کا تدارک کری ساتھ دینی مال کی انتہی اور مٹانی سے مراد یہ ہی کہ مٹاتا ہی اللہ تعالی بسبب نیکی کی آثار برائی کو دل سے یا اعمال کی لکھنی والی فرشتون کی دیوان سے اور یہ جب ہی کہ ہو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہین نیکیان اوسکی کو یعنی مظلوم کو عوض اوسکی حق کی یا راضی کری اللہ تعالی اوسکو اپنی فضل سے منقول ہی کسی بزرگ کا حال کہ اونکو دیکھا کسی نے خواب مین بعد انتقال کے پس پوچھا اونسے کہ کیا معاملہ کیا اللہ نی تم سے کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجھپر مگر اوسنی حساب لیا مجھسے یہانتک کہ مطالبہ کیا مجھسے ایک دن کا کہ تھا مین روزی سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا مین نے ایک گیہون اپنی یار کی دوکان سے پس توڑا مین نے اوسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ گیہون میرا نہین ہے پس ڈالدیا مین نی اوسکو گیہون پر پس لیی گئی میری نیکیون سے مقدار نقصان توڑنی اوسکی کی اور کہا بیضاوی نی کہ چھوٹی گناہون کا کفارہ نیکیان ہوتی ہین اور اسی طرح اون گناہون کا جو کہ پوشیدہ رہی کبائر مین سے بسبب عام ہونی قول اللہ تعالی کی نکفر عنکم سیاٰتکم اور بسبب عام ہونی اس حدیث کی اور جو کہ ظاہر ہوئی اون کبائر مین سے اور ثابت ہوئی حاکم کی نزدیک پس نہین ساقط ہوتی حد اونکی اور نہین معاف ہوتی توبہ سے صحیح **وعن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بمن یحرم علی النار وبمن تحرم النار علیہ

عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہ اوس شخص کے کہ حرام ہوتا ہے آگ پر اور ساتہ اوس شخص کے کہ حرام ہوتی ہے آگ اوسپر حرام ہے اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونے والے کے لوگون سے اور نرم خو کی نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** سوال مین واسطے مبالغہ اور تاکید کے دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتون کا ایک ہی ہے یعنی دور رہنا آگ سے اور نہ داخل ہونا اوسمین جواب اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہے اور متعارف بان پر یہی ہے کہ کہتی ہین آگ دوزخ کی اوسپر حرام ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِیْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بہولا بزرگ ہوتا ہے اور فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** غِر ساتہ زیر غین کی مرد فریب کہانی والا اور صراح مین غر نا آزمودہ کار اور خب ساتہ زبر اور زیر کی مرد فریب دینے والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کہا جاتا ہے ہر اوس شخص سے کہ فریب دیتا ہے اوسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب لوگونکا اور تفتیش و کاوش نہین کرتا اور یہ بسبب جہل و نادانی اوسکی کی نہین ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ نفسی اور حلم اور نیک خلقی اوسکی کی ہے اور بعضے یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب و سادہ لوح ہے اور لوگوں پر گمان نیک کہتا ہے اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہے اور لوگون کی سینون کی کینہ پر مطلع نہین ہوتا جو کچہہ کہ اوسکی سامنے کہین قبول کر لیتا ہے اور فریب کہا جاتا ہے اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتہ امر آخرت و صلاح نفس اپنے کی ہے کار معاش دنیا کو سہل جانتا ہے اور اہتمام اسکا نہین کرتا اور اوسمین فریب کہا جاتا ہے و لیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہے و باوجود اسکی تنبیہ کے حضرت نے ساتہ قول اپنے کی لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ اسپر کہ نہ چاہیے کہ ہمیشہ فریب کہاوے اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتہ سے دیوے پہلی اسکے بیان مین گذر چکا ہے کہ یہ شامل ہے امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نے کہا کہ مخصوص ساتہ امر آخرت کی ہے لیکن منافق ہمیشہ فریب دینے والا اور مکار اور سعی کرنیوالا فساد مین اور فتنہ انگیز ہے اور اصلا چشم پوشی نہین کرتا اور فریب مین کہاتا اور اپنی لیے ساتہ فریب کے راضی نہین ہوتا اور اگر کبہی فریب کہاوے تو دیدہ و دانستہ اور اپنے اختیار سے نہین کہاتا اور اوسپر راضی نہین ہوتا ہے **وَعَنْ** مَكْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ هَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد ہین مانند اونٹ مہار دار کی اگر کہینچا جاوے کہنچ آوے اور اگر کو بہلایا جاوے پتہر پر بیٹہہ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنی مومن تابع ہوتا ہے شرع کی امر و نواہی کا جس طرح حکم ہوتا ہے شرع کا اوسی طرح چلتا ہے اپنا کچہہ اختیار نہین رکہتا اور متحمل ہوتا ہے مشقت کا اوسمین اور احتمال ہے کہ مراد تابعداری اور تذلل مومنون کی ہو آپس مین بغیر تکبر کی اور یہ ہی حقیقت مین اطاعت امر الٰہی کی ہے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُهُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہے لوگون مین اور صبر کرے اونکی ایذا پر بہتر ہے یعنی ثواب مین اوس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگون مین اور نہ صبر کرے اونکی ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگون مین ملے رہنا افضل ہے عزلت سے اور اکثر تابعین بہی اسی پر ہین اور یہ افضل و اکمل ہے باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنے کی اوپر تقوی کے اور استعانت اسلام کی اور عزلت کی حق مین حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین اوسکی فضیلت پر اور تحقیق اس باب مین یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتہ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون اونکی کی یعنی بعض اوقات اور بعضے مکانون

اور بعضی لوگون کی ساتھ ملے رہنا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانون مین اور بعضی لوگون سی الگ رہنا افضل ہی اور یہ مسئلہ مفصل آداب العزلت میں
مین کتاب احیا سی نقل کیا گیا ہی اور مختار اسمین توسط ہی کہ عزلت کری اکثر لوگون سی اور ان کی عوام سی اور ملا رہی صالحین اور خواص میں اور جمعہ
اونکی عوام کی ساتھ جمعہ اور جماعت مین اور یہ عزلت جب کہ ہی کہ پہلی علم کہ باعث کمال ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سی حاصل کیا چنانچہ ایسا ہی کہا ہی بعضی
عارفین نی کہ عزلت بغیر عین علم کی زلت ہی اور بغیر زاد زہد کی علت اور یہی طریقہ تہا کامل صوفیون کا مانند نقشبند یہ اور شاذلیہ اور کبرویہ کے
کہ لوگون سی الگ بہی تہی اور ملی بہی تہی ہم ع **وعن** سهل بن معاذ عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كظم
غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله على رؤس الخلائق يوم القيمة حتى يخيره في اي الحور شاء رواه الترمذي
وابوداود وقال الترمذي هذا حديث غريب وفي رواية لابي داود عن سويد بن وهب عن رجل من ابناء اصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم عن ابيه قال ملأ الله قلبه امنا وايمانا اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی انس سے
یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص روکی غصی کو اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاوی گا اوسکو اللہ روبرو خلائق کے
دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو بیچ پسند کرنی حور کی کہ چاہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے
اور بیچ ایک روایت ابی داود کی منقول ہی سوید بن وہب سی کہ اونہون نی نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کی اصحاب کی بیٹون مین سی تہا روایت
کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو لہ سبب کسی کی آیا تہا امن اور ایمان سے
ف بلاوی گا اوسکو الخ یعنی شہرت دیگا اوسکو لوگون مین اور ثنا کریگا اوسکی اور فخر کریگا ساتھ اوسکی اور کہا جاویگا اوسکی حق مین کہ یہ ایسا
ہی کہ صادر ہوئی اس سی یہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی سی جنت مین اور پہونچانی اسکی سی درجہ بلند کو اور
غصے کے روکنے کی تعریف اسلیے کی کہ اوسنی قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیے تعریف کی اونکی اللہ تعالی نی والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس اور جو کہ
نفس کو باز رکہتا ہی اوسکی خواہش سے اوسکا ٹھکانا جنت ہے اور حور عین جزا اوسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا اوپر غصے کی روکنی پر پس کیا
حال ہوگا جبکہ ملاوی اوسکی ساتھ عفو کرنیکو یا احسان کری اوسپر کہا نوری نی کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر اسلیے احسان
کرنا احسان کرنی والی پر بدلہ ہی ہم ع **وذكر** حديث سويد من ترك لبس ثوب جمال في كتاب اللباس اور ذکر کی گئی حدیث سوید
کی کہ مراد اوسکا یہ ہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** زيد بن طلحة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل دين خلقا وخلق الاسلام الحياء رواه مالك مرسلا ورواه ابن
ماجة والبيهقي في شعب الايمان عن انس وابن عباس روایت ہی زید بن طلحہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ تحقیق واسطی ہر دین کی خلق ہی یعنی ایک صفت غالب اور عمدہ ہی اوسمین اور خلق کہ غالب ہی دین اسلام مین حیا ہی نقل کی یہ مالک نی یعنی
زید بن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی اسلیے کہ زید تابعی ہی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین انس اور ابن عباس سے
ف حیا یعنی بیچ اوس چیز کی کہ مشروع ہی اوسمین حیا بخلاف اوس چیز کی کہ نہین مشروع اوسمین مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور حکم
کرنی کی ساتھ حق اور قائم ہونی کی ساتھ حق کی اور ادا کرنی شہادت کی جیسیکہ چاہی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب اوپر ہر دین اور اوسکے
ایک خصلت ہی سوای حیا کی کہ وہ خاص غالب ہمارے ہی لیے ہی باوجود اشتراک اوسکی کی واسطی تمام دینون کی بیچ تمام خصلتون کی واسطی قول
علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر یہ ہی کہ تمام اخلاق تہی ناقص پہلے پہلون مین اور وہ کامل ہوئی ہماری دین مین

عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہووے آگ پر اور ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہو آگ اوسپر حرام ہے اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونے والے کے لوگون سے اور نرم خو کی نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** سوال مین واسطے مبالغہ اور تاکید کے دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتون کا ایک ہی ہے یعنی دور رہنا آگ سے اور نہ داخل ہونا اوسمین جواب اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہے اور متعارف زبان پر بھی یہی ہے کہ کہتی ہین آگ دوزخ کی اوسپر حرام ہے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بہولا بزرگ ہوتا ہے اور فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے **ف** غر ساتھ زبر غین کی مرد فریب کہانی والا اور صراح مین غر نا آزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کی مرد فریب دینے والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کہاجاتا ہے ہر اوس شخص سے کہ فریب دیتا ہے اوسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب لوگونکا اور تفتیش و کاوش نہین کرتا اور یہ بسبب جہل و نادانی اوسکی کے نہین ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اوسکی کی ہے اور بعضے یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب سادہ لوح ہے اور لوگونپر گمان نیک رکہتا ہے اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہے اور لوگون کی سینون کی کینہ پر مطلع نہین ہوتا جو کچہ کہ اوسکی سامنی کہین قبول کرلیتا ہے اور فریب کہاجاتا ہے اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتھ امر آخرت و صلاح نفس اپنے کی ہے کار معاش دنیا کو سہل جانتا ہے اور اہتمام اسکا نہین کرتا اور اوسمین فریب کہاجاتا ہے ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہے اور باوجود اسکی تنبیہ کی حضرت نے ساتھ قول اپنی کی لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ اسپر کہ نہ چاہیے کہ ہمیشہ فریب کہاوے اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتہ سے کہووے پہلے بیان ہو گذر چکا ہے کہ یہ شامل ہے امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نے کہا کہ مخصوص ساتھ امر آخرت کی ہے لیکن منافق ہمیشہ فریب دینے والا اور مکار اور سعی کرنیوالا فساد مین اور فتنہ انگیز ہے اور اصلا چشم پوشی نہین کرتا اور فریب مین کہاتا اور اپنی لیے ساتھ فریب کے راضی نہین ہوتا اور اگر کبہی فریب کہاوے تو دیدہ و دانستہ اور اپنی اختیار سے نہین کہاتا اور اوسپر راضی نہین ہوتا ہے **وَعَنْ** مَكْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد ہین مانند اونٹ مہاردار کی اگر کہینچا جاوے کہنچ آوے اور اگر بٹہلایا جاوے پتہر پر بیٹہ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنی مومن تابع ہوتا ہے شرع کی امر و نواہی کا جس طرح حکم ہوتا ہے شرع کا اوسی طرح چلتا ہے اپنا کچہہ اختیار نہین رکہتا اور متحمل ہوتا ہے مشقت کا اوسمین اور احتمال ہے کہ مراد تابعداری اور تذلل مومنون کی ہو آپس مین بغیر تکبر کی اور یہ بہی حقیقت مین اطاعت امر آلہی کی ہے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہے لوگون مین اور صبر کرے اونکی ایذا پر بہتر ہے یعنی ثواب مین اوس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگون مین اور نہ صبر کرے اونکی ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگون مین ملے رہنا افضل ہے عزلت سے اور اکثر تابعین بہی اسی پر تہی اور یہ افضل و اکمل ہے باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنے کی اوپر تقوی اور استعانت اسلام کی اور عزلت کی حق مین حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین اوسکی فضیلت پر اور تحقیق اس باب مین یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتھ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون اونکی کی یعنی بعض اوقات اور بعضی مکانون

اور

اور بعضی لوگون کی ساتھ ملی رہنا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانون مین اور بعضی لوگون سی الگ رہنا افضل ہی اور یہ مسئلہ تفصیل آداب العزلت میں
مین کتاب احیا سی نقل کیا گیا ہی اور مختار اسمین توسط ہی کہ عزلت کری اکثر لوگون سی اور ساتھ اونکی عوام سی اور ساتھ رہی صالحین اور خواص مین اور جمعہ کو
اونکی عوام کی ساتھ جمعہ اور جماعت مین اور عزلت جب ہی کہ پہلی علم کہ باعث کمال ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سی حاصل کیجیے چنانچہ کہا ہی بعضی
عارفین نی کہ عزلت بغیر عین علم کی زلت ہی اور بغیر زاد زہد کی علت اور یہی طریقہ تھا کامل صوفیون کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ کے
کہ لوگون سی الگ بھی تھی اور بیچ ملی ہی تھی ہم ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ
غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰٓى اَنْ يُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَلَاَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَّاِيْمَانًا اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ یعنی انس سی
یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص روکی غصی کو اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاوی گا اوسکو اللہ روبرو خلائق کے
دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو بیچ پسند کرنی حور کی کہ چاہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے
اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کی منقول ہی سوید بن وہب سی کہ اونہون نی نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کی اصحاب کی بیٹون مین سی تھا روایت
کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ بھری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ سبب کشتی کی آیا تھا امن اور ایمان سے
ف بلاوی گا اوسکو الخ یعنی شہرت دیگا اوسکو لوگون مین اور ثنا کریگا اوسکی اور فخر کریگا ساتھ اوسکی اور کہا جاویگا اوسکی حق مین کہ یہ ایسا
ہی کہ صادر ہوئی اس سی یہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی سی جنت مین اور پہونچانی اسکی سی درجہ بلند کو اور
غصہ کے روکنے کی تعریف اسلیے کی کہ اوسنی قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیے تعریف کی اونکی اللہ تعالی نی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اور حور کہ
نفس کو بازرکہتا ہی اوسکی خواہش سے اوسکا ٹھکانا جنت ہے اور حور عین جزا اوسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا اوپر غصی کی روکنی پر پس کیا
حال ہوگا جبکہ ملاوی اوسکی ساتھ عفو کرنیکو یا احسان کرنیکو اوپر کہا تو ری نی کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالے پر اسلیے کہ احسان
کرنا احسان کرنی والے پر بدلہ ہی ۱۲ع **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ سُوَيْدٍ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ اور ذکر کی گئی حدیث سوید
کی کہ سرا اوسکا یہ ہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا وَرَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ روایت ہی زید بن طلحہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ تحقیق واسطی ہر دین کی خلق ہی یعنی ایک صفت غالب اور عمدہ ہی اور عمدہ خلق کہ غالب ہی دین اسلام مین حیا ہی نقل کی یہ مالک نی یعنی
زید بن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی اسلیے کہ زید تابعی ہی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین انس اور ابن عباس سے **ف**
حیا یعنی بیچ اوس چیز کی کہ مشروع ہی اور نہین حیا بخلاف اوس چیز کی کہ نہین مشروع اور نہین مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اور حکم
کرنی کی ساتھ حق اور قائم ہونی کی ساتھ حق کی اور ادا کرنی شہادت کی جیسیکہ چاہی اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب پر ہر دین اور کو
ایک خصلت ہی سوای حیا کی کہ وہ خاص غالب ہمارے ہی لیے ہی باوجود اشتراک اوسکی کی واسطی تمام دینون کی بیچ تمام خصلتون کی واسطی قول
علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہ ہی کہ تمام اخلاق تھی ناقص پہلے پہلون مین اور وہ کامل ہوئی ہمارے دین مین

بعثت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جنانچہ اسیطرح فرمایا کُنتُم خَیرَ اُمَّةٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ آخر آیۃ تک اور انس اور ابن عباس سے یعنی بطریق مرفوع کی نہ موقوف کی جیسکہ وہم جاتا ہی مطلق چہوٹی ہی پہر ظاہر یہ ہی کہ ہر ایک نی اون دونون مین سی یعنی ابن ماجہ اور بیہقی نی روایت کیے ہی ان دونون سی یعنی انس اور ابن عباس سے اور احتمال یہ ہے کہ ہو بطریق لف ونشر مرتب کی یعنی ابن ماجہ نی انس سے روایت کی اور بیہقی نی ابن عباس سے واللہ اعلم پہر کہا مین نی جامع صغیر مین کہ اسناد کیا ہے اس حدیث کو طرف ابن ماجہ کی بروایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نی بہی دونون سی روایت کیا ہوگا ع **وَعَنِ** ابنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الحَیَآءَ وَالاِیمَانَ قُرَنَاءُ جَمِیعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الاٰخَرُ وَفِی رِوَایَةِ ابنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُھُمَا تَبِعَہُ الاٰخَرُ رَوَاہُ البَیہَقِیُّ فِی شُعَبِ الاِیمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حیا اور ایمان دونون ایک کیے گیے ہین ساتھ پس جسوقت کہ اوٹھایا جاتا ہی کسی سی ایک ان دونون مین سی اوٹھایا جاتا ہی دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یون ہی کہ پس جسوقت کہ دور کیا جاتا ہے ایک ان دونون مین سی دور کیا جاتا ہی دوسرا یعنی وہ بہی جاتا رہتا ہی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لفظ قرنا جمع قرین کی ہی آیا ہی بیلہ ہی اوسکی لیے کہ منا ہی اقل جمع دو ہین اور بعضے نسخون مین قرنا ساتھ صیغہ تثنیہ کی بلفظ ماضی مجہول کی آیا ہی ع **وَعَن** مُعَاذٍ قَالَ کَانَ اٰخِرُ مَا وَصَّانِی بِہٖ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ حِینَ وَضَعتُ رِجلِی فِی الغَرزِ اَن قَالَ یَا مُعَاذُ اَحسِن خُلُقَکَ لِلنَّاسِ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے معاذ سی کہ کہا معاذ نی کہ تہی آخر وہ چیز کہ وصیت کیے مجکو ساتھ اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ رکہا مین نی پانو اپنا رکاب مین یہ کہ فرمایا ای معاذ اچہا کر خلق اپنی کو واسطی تربیت لوگون کی نقل کی یہ مالک نی **ف** آنحضرت نی معاذ کو قاضی یمن کا کرکے بہیجا تہا اور وقت بہیجنے کی بہت سی نصیحتین کین اونکو اور سوار کیا اور پیادہ پا اونکی پونہچانی کی لیے گیے اور فرمایا ای معاذ شاید کہ تو پہر نہ دیکہی مجکو اور بعد انکی جانی کے رحلت فرمائی پس اوسوقت مین آخر نصیحت یہ فرمائی اور سیوطی نی کہا کہ مراد لوگون سی یہان وہ لوگ ہین کہ مستحق خلق اور نرمی کی ہین اور اہل کفر وفسق اور ظالم اسکی سی خارج ہین اور اونکی لیے حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہی اور پوشیدہ نہو تغلیظ وتشدید ساتھ اہل طغیان کے داخل حسن خلق کی ہی کہ تربیت اور تہذیب اونکی اس مین ہی اور سلامتی اور رفاہیت حال اور انکی اوسمین ہوتی ہی اور سیوطی نی گویا مراد حسن خلق سی یہان حلم اور درگذر کرنا کہا ہے ع **وَعَن** مَالِکٍ بَلَغَہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثتُ لِاُتَمِّمَ حُسنَ الاَخلَاقِ رَوَاہُ فِی المُوَطَّاءِ وَرَوَاہُ اَحمَدُ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ اور روایت ہی مالک سے کہ پونہچا اونکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ بہیجا گیا مین واسطی پورا کرنی حسن اخلاق کے نقل کی یہ مالک نی موطا مین اور نقل احمد نی ابی ہریرہ سی **ف** تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث مین ہو چکی ع **وَعَن** جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن اَبِیہِ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ فِی المِرآةِ قَالَ الحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی حَسَّنَ خَلقِی وَخُلُقِی وَزَانَ مِنِّی مَا شَانَ مِن غَیرِی رَوَاہُ البَیہَقِیُّ فِی شُعَبِ الاِیمَانِ مُرسَلًا اور روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ بزرگوار امام باقر سی کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکہتی آئینہ مین کہتی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی ایسا اللہ کہ اچہی کی پیدائش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوب بنائی مجہسے یعنی میری پیدائش اور خلق سی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میری سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** یعنی بعضے آدمیون مین یعنی چیز ناقص پیدا کی مثلا کسیکا ایک ہاتہ یا ایک پاون نہ پیدا کیا یا ٹیڑہا پیدا کیا اور مجکو ان عیبون سی صحیح وسالم رکہا یہ مولانا اسحاق نی لکہا ہے اور ملا علی نی بعد لفظ غیری کی لکہا ہی برابر ہی کہ عیب بیچ پیدائش اوسکی کی یا خلق اوسکی کی اور اسمین دلالت صریحہ ہی اوپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت کی بہت خوب تہے بہ نسبت غیر اونکی کی کہا طیبی نی کہ اسمین معنی قول آنحضرت کی ہین بُعِثتُ لِاُتَمِّمَ حُسنَ الاَخلَاقِ لیکن اونکا نقص انکو عیب اور مثل اسکی حمد کی داود اور سلیمان علیہما السلام کی ہی بیچ قول اللہ تعالی کی وَلَقَد اٰتَینَا دَاوٗدَ وَسُلَیمَانَ عِلمًا وَقَالَا الحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیرٍ مِّن عِبَادِہِ المُؤمِنِینَ اس سی معلوم ہوا

کہ مستحب ہے دیکھنا آئینہ میں اور مستحب ہے حمد کرنی اوپر اچھی پیدائش اور اوپر اچھی خلق کی اسلیے کہ یہ دونون نعمتین اسکی بخشی ہوئی ہین اور جب شکر کرنا اوپر
اچھی باتون کا کہ حسن خلق ہر تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہی اوسکا شکر کیا آئینہ مین دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہی نہین
اوسکو اوسکی ساتھ کیون ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یون پایا جاوی کہ ظاہر عنوان باطن ہی اس مناسبت سی اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ آیا حضرت کی سوا
اور کو بہی پہونچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سی کہی یہ حدیث یا یہ خاص حضرت ہی کی لیی ہی اور حضرت کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑہین کہ جو اوسکی بعد کی
حدیث مین ہی جواب اسکا یہ کہ جائز ہی ہر مومن کی لیی کہ پڑہی یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سی کہ پیدا کیا گیا ہی حسن صورت پر اور صاحب ایمان ہی
نہین شک اسمین کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الٰہی
اچھی کی تو نی پیدائش میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ احمد نی **ف** فرمائی یعنی مطلق یا وقت دیکھنی کی آئینہ مین جیسیکہ تصریح کی ہی ساتھ
اسکی جزری نی حصن حصین مین اور یہی لائق ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطی تعلیم و تلقین امت کی تہی یا مراد طلب
کامل کرنی دین کی اور تمام کرنی نعمت کی ہی اسلیے کہ سبب اچھی اور مہذب کرنی خلق آنحضرت کا قرآن تہا جیسیکہ عائشہ نی فرمایا کہ تہا خلق حضرت
کا قرآن پس طلب کرنا اچھا کرنی خلق کا حقیقت مین طلب نازل ہونا قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ
اَخْلَاقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون تمکو اوسکی کہ بہترین تمہاری کون ہین عرض کیا
صحابہ نی کہ ہان خبر دیجیی فرمایا بہترین تمہاری وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچھے ہین خلق اونکی نقل کی یہ احمد نی **ف** اسلیے کہ جنکا اخلاق
نیک ہی اگر اونکی عمر دراز ہوگی تو نیکیان اور عبادتین بہت کرینگی اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کرینگی اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو
مبارک ہی اور حقیقت مین عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر مین مشغول ہی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل ترین مومنون کی
ایمان مین نیک ترین اونکی ہین اخلاق مین نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نی **وَعَنْهُ** اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ
عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطٰنُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا
كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ تحقیق ایک شخص نی برا کہا ابوبکر کو اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھی تہی درحالیکہ تعجب فرماتی تہی اور مسکراتی تہی پس جب اوس شخص نی بہت کہا برا کہنی کو جواب دیا حضرت ابوبکر نی بعضی بات اوسکی کا یعنی کچھ
اونہون نی بہی اوسکی مقابلہ مین کہا پس غصے ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھہ کہڑی ہوئی پس پہونچی اور پایا آنحضرت کو ابوبکر نی یعنی عذر کرنی کی
لیی یا پوچہنی کی لیی گئی اور کہا یا رسول اللہ تہا وہ شخص برا کہتا مجکو اور تم بیٹھی ہوئی تہی پس جبکہ جواب دیا مین نی اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصہ ہوئی آپ
اور اوٹھہ کہڑی ہوئی یعنی پس کیا حکمت ہے اسمین فرمایا کہ تہا تیری ساتہ فرشتہ جواب دیتا تہا اوسکو یعنی بدلی تیری پس جب جواب دیا تو نی اوسکو یعنی

اور داخل کیا اوس مین حصّہ نفس کو آپہونچا شیطان پہر فرمایا ای ابوبکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتہ کسی ظلم کی پس چشم پوشی کی ہی
بندہ اوس سی بلکہ یعنی چاہی طلب رضا اور ثواب اوسکی کی نہ واسطی سنانی اور دکہانی کی اور نہ بسبب عجز کی مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب اوس ظلم کی یا اوس
خصلت کے مدد کرنی اوسکی یعنی مدد کرتا ہی اوسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرت مین اور نہین کہولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتہ اوس
بخشش کے سلوک کرنا ناتی داروں اور مسکینوں سی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوس دینی کی بہتایت مال کی اور برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہین
کہولا کسی شخص نے دروازہ سوال اور گدائی کا چاہتا ہی ساتہ اوسکی بہتایت مال کے یعنی نہ بسبب حاجت ضروری کی مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی
بسبب اوس سوال کی کمی کو یعنی کمی حسی یا حقیقی کو نقل کی یہ احمد نی **ف** تعجب کرتی تہی یعنی بسبب برا کہنی اوس شخص کے اور قلت حیا اوسکی کی یا بسبب
صبر ابوبکر اور کثرت وقار اونکی کی اور مسکراتی تہی یعنی بسبب دیکہنی فرق کی دونوں شخصوں مین اور نیز بسبب دیکہنی اوس چیز کی کہ مترتب ہوئی دونوں کے
فعلوں پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کا مثل کی ہوا اور ابوبکر پر رحمت نازل ہوئی تہی اور جواب دیا الخ یعنی عمل کرنی کو رخصت پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کرنی
عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کی فرمایا اللہ تعالی نی وجزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفی واصلح فاجره علی اللہ اگرچہ جمع کیا ابوبکر رضی نی درمیان اس
یعنی بعض حق اپنی کے اور درمیان صبر کرنی کی بعض سے ولیکن چونکہ مطلوب اونکی لیے کمال تہا کہ مناسب ہے مرتبہ صدیقیت کے نہ پسند آیا حضرت
کو اور غصہ ہوئی یعنی تر بہر ہوئی مانند تر بہر ہونی غصہ کرنیوالی کی اور اوٹہہ کہڑی ہوئی یعنی اوس مجلس سے بسبب عمل کرنی کی قول اللہ تعالی پر
واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه اور آپڑا شیطان یعنی چڑہ گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہی بیحیائی اور برائی کا پس فرماین تہہپر یہ کہ تعدی کری تو اپنی
دشمن پر اور ہو جاوی تو ظالم بعد اوسکی کہ تہا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کری الخ
یعنے درگذر کری اوس سے اور ترک کری جواب اوسکا یا مطالبہ اوسکا دنیا مین یا مطلق معاف کردی الخ **وعن** عائشة قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يريد الله باهل بيت رفقا الا نفعهم ولا يحرمهم اياه الا ضرهم رواه البيهقي في شعب الايمان اور
روایت ہے عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین چاہتا اللہ تعالی ساتہ کسی گہروالون کی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہی اللہ
اونکو بسبب اوسکی اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سی مگر کہ ضرر پونہچاتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الغضب والکبر

یہ باب ہی غضب کا اور تکبر کا **ف** غضب ساتہ زبر غین اور ضاد کی غصہ کرنا اور حقیقت
غضب کے ایک حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کے ہوتی ہی جانب خارج کی بقصد بدلہ لینی کی اور دفع کرنی مکروہ کی اسلیے کہ روح حیوانی میل کرتی
ہی حالت غضب مین طرف اوسکی کہ غصہ آتا ہی اوسپر تا بدلہ لیوی اوس سے اور دفع کری مکروہ کو اور اسی سبب سے سرخ ہو جاتا ہی مونہہ اور پہولجاتی ہین رگین
جیسیکہ حالت خوشی مین بہی میل کرتی ہی خارج کی طرف تا پیش آوی محبوب کے چنانچہ اسلیے وقت افراط غضب کے اور خوشی کی خوف ہوتا ہی ہلاک کا
بسبب نکلنے تمام روح کی باہر کیطرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی مونہہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سے ہوتی ہی اور
اس جگہ بہی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب چلے جانے روح کی اندر کی جانب اور رسمی ہونی اوسکی کی مطلق اور یہ جو آیا ہی کہ جو کوئی اللہ سی سوال نہین کرتا اللہ اوسپر
غضب ہوتا ہے یہ مجاز ہی یعنی کرتا ہی اوس سے وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کے اپنی زیردستوں پر کہ بدلہ لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد
غضب کے حلم ہی اور حلم عبارت ہے تسکین و استقلال نفس سی اسطرح کہ اوسکو وقت پہونچنی کی محبوب کے پاس ہی بیقرار نکری جیسیکہ بیچ حدیث عبد القیس کے
آیا ہی کہ جب وفد دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اضطراب نکیا جیساکہ اوسکی قوم نی کیا آنحضرت نے اوسکی لیے حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب برا ہی اگر
حق پر نہو اور فرمودہ شرع پر نہ چلی اور اگر حق کی لیے ہو تو محمود ہی اور مقصود ریاضت سے مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی

اور غضب سبب انتظام ہی اونکی بقای حیات کا ہی بسبب اوسکی دفع کرنی ضرر موذیات اور ایسی ہی حال ہی بہائم کا یعنی بسبب غضب کی ہیچ کرتی ہی قادر ہو کر اوسکی ہلاک کرنی پر بخلاف حیوانات کی اور حکمت کا مد آکہی نی جو انسان میں آلات پیدا کی ہین کہ اونسی دفع کری اذیت کو مانند سینگ اور دانت کی اور ادمی کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین لیکن اوسکو عقل و تدبیر سکہا دی ہی کہ اوس سی ہر طرح کی ہتیار بناتی اور مناسب حال کی چیزین بنا کر اور موذی کو دفع کری اور یہ پہر کبر تشنا اوسکا عجب ہی کہ اچہا دیکہنا نفس اپنی کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب کہ اظہار کری وہ سبب اوسکی اور سبقت و بلندی ہونی کی اور فرمانبرداری حق اور ماننی اوسکی سی انکار کری اور سرکشی ہونی کا ہر تکلیف ہو گا اور کبر اور تکبر مذموم ہی کہ بر خلاف واقع کی ہو اور ہیچ ذات اوسکی کی صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہی نہون اور ساتہ تکلف اور تصنع کی نفس سی اظہار کری اور واقع مین وہ فضائل کہ سبب ارتفع سبقت و بلندی کی ہونی کی موجود ہوں تو مذموم نہین اور مقابلہ مین تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کی کبر یہی کہ جو کچہ کہتا ہو اوس سی زیادہ کا دعوی کری اور صغر یہ ہی کہ اپنی مقام سی فروتنی کری اور جس چیز کا استحقاق رکہتا ہی اوسکو بہی ترک کری اور تواضع قائم ہوتا اور یہ طریقہ توسط اور اعتدال کی ہی اور مشائخ صوفیہ قدس اسرارہم نی جبکہ صفت تکبر کی نفس مین غالب دیکہی تو اتنا مبالغہ اوسکی ازالہ مین کیا صغر کو جگہ تواضع کی رکہا اور اسی مقام تواضع مین ٹہری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال مین ہ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وصیت کیجیی مجکو فرمایا کہ غصہ مت کر پس پہر عرض کی اوسنی یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی ہر بار کہ اوس شخص نی وصیت طلب کی جواب اوسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر ایسلیی کہ اوس شخص مین صفت غصہ کی غالب تہی اور عادت شریف ایسی ہی تہی کہ موافق حال ہر سائل کی جواب دیتی تہی اور ہر ایک کی درد کا مناسب حال اوسکی کی علاج فرماتی تہی پس اوسکی حق مین اسکی منع کرنی کی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض محققین نی کہ غضب وسوسوں شیطانی سی ہی نکل جاتا ہی آدمی بسبب اوسکی حد اعتدال سی صورت مین اور سیرت مین یہانتک کہ کلام کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل بری شرعا اور عرفا اور دل مین کینہ اور بغض رکہتا ہی اور سوای اوسکی بہت سی بری چیزین کہ نشانیان بد خلقی کی ہین کرتا ہی بلکہ کبہی کفر ہی سرزد ہو جاتا ہی غصہ والی سی ایسلیی کئی بار حضرت نی اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کی پس گویا کہ فرمایا اوسکو کہ اچہا کر خلق اپنا اور خلق جامع الحکم سی ہی پہر علاج اوسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنی یہ جانی کہ سب کچہ اسد ہی کی طرف سی ہی مین ضرر پونہچانی والی پر کیون غصہ کرون اور اپنی نفس کو نصیحت کری کہ غضب اسد کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکی درگذر فرماتا ہی کہ کتنی مخالفت کرتی ہین لوگ اوسکی حکم کی اور وہ غصہ نہین ہوتا ہی سبحان اسد کیا اچہا مالک ہے ہمارا جل شانہ وعز شانہ تو ایسا کہان کا بڑا آیا کہ چہینکی ناک کاٹی ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہتا ہی اور وضو کری تاکہ شغل مین لگ جاوی نفس ہ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچہاڑتی لوگون کو قوی اور پہلوان حقیقت مین وہ شخص ہے کہ مالک ہو اپنی نفس کا وقت غصہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ سخت اور قوی ترین دشمنون کا ہی جیسی کہ فرمایا اعدی عدوک التی بین جنبیک اور بدن کی قوت ظاہریہ نفسیہ فانیہ ہی اور یہ قوت دینیہ باطنیہ الہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہے اور پچہاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکہتا ہی سعدی نہ زور بازو دالی نہ زور کتف بالنفس گر برآئی دانم کہ شاطری ہ ع **وَعَنْ** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّةِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ کُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُتَکَبِّرٍ اور روایت ہے حارثہ بن وہب کی ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو بہشتیون کی یعنی کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف و حقیر جانین اوسکو لوگ اور جبر و تکبر کرین اوس پر
لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اوسکی کی اگر قسم کہاوی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یا اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون کے
ہر سخت گو جہگڑالو یا طلم جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی ہر جمع کرنیوالا مال کا
حرامزادہ متکبر **ف** مراد ضعیف سے یہان یہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا یہی
جو ذکر کیا گیا اور بعضون نے زیر سے پڑہی ہی اوسکے معنی ہین متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکی بہشتے ہونے سے یہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگے
جیسے کہ اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی الخ اسکی کئی طرح سے معنی بیان کیے ہین علما نے ایک تو یہ کہ اگر قسم کہاوے کسی کام کی کرنے پر یا نہ کرنے پر بطمع امید
و کرم آلہی کی اور اعتماد کرنے پر اوسکی لطف پر کہ سچا کرے گا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہی اوسکو اور قبول کرتا ہی امید و طمع اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی
قسم اوسکی ٹوٹتی نہین اور دوسری یہ کہ اگر سوال کرے اپنے پروردگار سے کچھہ قسم دے اوسکو کہ دیوے اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری
کہ اگر قسم کہاوے کہ حق تعالی فلانا کام کرے گا یا نہین کرے گا تو سچا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی اوسی طرح کرتا ہی کہ اوسنے قسم کہائی اور زنیم حرامزادہ
وہ کہ اپنے کو کسی قوم کیطرف منسوب کرے ہی اور واقع مین ہووے نہین اونمین سے جیسے کہ قرآن مجید مین یہ دو صفتین یعنی عتل اور زنیم بیچ شان ولید بن
مغیرہ کی واقع ہوئی ہین ۞ ع ح **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ
حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشہ رہنے کی وہ کوئی کہ جسکے دل مین ہو مانند دانہ رائی
کی ایمان سے اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہ سابقین کی وہ کوئی کہ جسکے دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سے نقل کی یہ مسلم نے
ف ایمان سے یعنی ثمرات ایمان سے اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ جو متعلق ہین ساتہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین نور ایمان سے
اور ظہور ایقان سے اسلیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہی قابل زیادتی اور نقصان کی ہان شعبے اوسکی بہت ہین کہ خارج ہین
حقیقت اور ماہیت ایمان سے مانند نماز اور زکوة اور تمام احکام ظاہر اسلام کی اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسے کہ اس
حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبة اور دلالت کرتا ہی اس ہمارے کہنے پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبة من الایمان اس لیے کہ اجماع
ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین سمنے حدیث کے یہ ہین نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اوس سے اور
خصلت بری سے یا تو بسبب عذاب دینے کی صاف کرے اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنے کی پہر داخل کرے گا بہشت مین اور کہا خطابی
نے کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہ کہ مراد کبر سے کفر و شرک ہی اور دوسری یہ کہ اللہ تعالی جب چاہے گا داخل کرنا اوسکا جنت
مین تو نکال ڈالیگا اوسکی دل سے کبر یہان تک کہ داخل کرے گا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دل مین اور اس صورت مین مراد کبر سے
تکبر کرنا لوگون پر ہی ۞ ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَّنَعْلُہٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ
یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہووے بیچ دل اوسکی کی مقدار ذرہ کی کبر سی پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکہتا ہی یہ کہ ہووے کپڑا اوسکا
اچہا اور پاپوش اوسکی اچہی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہی دوست رکہتا ہی جمال کو کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگون کا ہی نقل کی یہ مسلم نے
ف مراد ذرہ سی یا تو چہوٹی چیونٹی ہی یا غبار کہ وقت دہوپ کی چمکتا ہی اور مراد شخص پوچہنے والے سے معاذ بن جبل ہین یا عبد اللہ بن عمرو
بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اور پاپوش اچہی یعنی دوست رکہتا ہی اونکی پہننے کو بغیر اسکی کہ خیال ہو اوسکو نظر کرنی خلق کا اور تکبر اور
اترانی اور سنانی اور دکہانی کا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہ ہی کہ دوست رکہی اوسکو تنہائی مین بہی اور پوچہنے والی نے جو دیکہا کہ عادت
متکبرون کی ہی کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتی ہین اونے خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر ہی ہی اور اللہ جمیل ہے یعنی اپنی ذات مین اور صفات مین اور
افعال مین اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اشیا اوسکی جمال کی ہین پس نہین ہی جمال اور جلال مگر اوسی ذات پاک کی لیے اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنے
آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنی والی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ جمیل بمعنے جلیل کی ہی یعنی بزرگ اور بعضون نے کہا مالک نور اور بہجت اور حسن جمال کا ہے
اور بعضون نے کہا نیکوکار ساتہ بندون کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہی کہ توحید و عبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتہ حق کی اور دفع کرنا
اور قبول نہ کہنا حق کو اور بعضون نی بطر الحق کی معنی لکہی ہین باطل کرنا جمال حق کا ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اون سی اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کری گا اوپر اور ایک روایت
مین یہ زیادہ آیا ہی اور نہ دیکہی گا طرف اونکی یعنی نظر رحمت و عنایت سی اور ہوگا واسطی اونکی عذاب درد دینے والا ایک تو بڈہا زناکار اور دوسرا
بادشاہ جہوٹا اور تیسری مفلس تکبر کرنی والا نقل کی یہ مسلم نی **ف** دن قیامت کے یعنے وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالی
کی اور نہ ثنا کری گا اوپر بخلاف تمام مومنین کے کہ اونکی ثنا کری گا یا لا یزکیہم کے یہ معنی ہین کہ نہین پاک کری گا اونکو نجاست گناہون سے ساتہ
عفو کرنی گناہون اونکی کی اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہی کہ تتمہ روایت دوسری کا ہی یا عود ہی طرف حدیث اصل کی اور معتمد یہی ہی اور
یہ سب کنایہ ہی نارضامندی اور غضب الہی سی اوپر اسطرح کہ جو کوئی کسی سے ناراض اور خفا ہوتا ہی تو نگاہ نہین کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہی
اور نہ ثنا کرتا ہی اوسکی اور عذاب کرتا ہی اوسکو اور بڈہا زناکار اسلیے کہ جب برا ہی جوان کی حق مین باوجود ہونی اوسکی عذر و طبعا تو بڈہی
کی حق مین کہ شہوت نہین رکہتا اور غفلت اوس سے دور ہوتی ہی ہوگا بدتر اور ذلیل ہے یہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جہوٹ
بولنا اسکی حق مین برا ہی اور پادشاہ کی حق مین کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر کہنی اور حکم اوسکی کی ہین بدتر ہی اور
یہ بہی ہی کہ جہوٹ جو بولتی ہین تو اکثر واسطی دفع ضرر اور حاصل کرنی نفع کی بولتی ہین اور بادشاہ خود قادر ہی اوپر بغیر جہوٹ بولنی کی پس
اوسکو جہوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیے بدنما ہی اور فقیر کی لیے کہ اسباب تکبر کی سی کہ وہ مال و جاہ ہی عاری ہی بدنما تر اور
ذلیل ہے اوسکی خبث باطن اور لئیم طبعی پر سہ کبر زشت از گدایان زشت تر + روز سرد و برف وانگہ جامہ تر + اور بعضی عائل سے عیالدار مراد رکہتے
ہین کہ قبول صدقہ اور زکوۃ اور تواضع اور ملایمت لوگون کی سی کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہین تکبر کرتی ہین اور عیال
کو ضرر پہنچاتی ہین اور ہلاک کرتی ہین تعفف اور حیا کرنی سوال سی اور چہپانا حال کا بسبب توکل کرنی کی مولی پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بے اندامی اور
قبول نکرنا احسان کا لوگون سی بسبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہ کہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سے محصن ہے یعنی بیاہا ہوا

کہ بیان فی الحیوان ہو گیا اور سبب ہے زنا کی بدترہا کی جو ہیں عرب عادۃً اور جو سبب سے نہ بادشاہ ہی مرد جو ہی ہے کہ شیخ سی جو زنا سے جو بہوا
اپنے ایسی ضعف الشیخ و لشیخہ از دنیا فارغ ہو ہماںکالا من امید و اسد عزیز حکیم ہے اور مراد بادشاہ سی غنی ہی اسلئے کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا ہی بغرض
فاسد کی لیئی کہ منفعت دنیوی ضرور یہ ہی اور غنی نہیں محتاج ہوتا اوسکا مطلق ہیں جھوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سی وہ شخص ہے کہ تکبر
کری فقراء اپر اسلئے کہ تکبر کرنا اغنیاء متکبرین کی صدقہ ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقیر سی وہ ہی کہ تکبر کری کسب سے اسلئے کہ مشقت کرنی ہی اپنے
اور اپنے عیال کی ایسی باوجود قادر ہونی کی کسب چنانچہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ میں اور نہیں شک ہے کہ یہ تکبر متضمن ہے واسطے عونت اور
ریا اور شہرت کی ساتھ ضرر پہنچانی نفس کی اور کرنی سوال کی اور لینی مال کی بغیر وجہ حلال سی بدتر ہی تکبر اغنیاء کی سی خصوصا جبکہ تکلف کری اور
بناوٹ سی بزرگوں کی سی مانند بعضی فقہاء کی کہ بیچتی ہیں حلال چیزیں کہ حلال ہی لیے سبب ہماری اور حرام وہ چیزیں ہی کہ حرام کی ہیں اپنی پیتی بیمار
مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز ہیں اس سی حکما اگرچہ پہونچیں حد کمال کو **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول اللہ تعالی الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی واحدا منہما ادخلتہ النار وفی روایۃ
قذفتہ فی النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی
ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک تمہاری پس جو شخص کہ
چھینے مجھسے ایک کو ان دونوں میں سی یعنی تکبر کری باعتبار ذات کے یا صفات کی اور چاہی ایک طرح کی شرکت کرنی ساتھ میری بیچ ذات اور صفات
میری کی تو داخل کروں گا میں اسکو آگ میں یعنی آگ عذاب میں کہ جسکے حق میں فرمایا ہی فانہا جزاء الکافرین و بئس مثوی المتکبرین اور ایک روایت
میں ہے کہ پھینکوں گا میں اسکو دوزخ میں یعنی اس عبارت میں حقارت ہی کہ پھینکوں گا جیسے کہ ڈھیلے کو پھینکا جاتی ہیں اسی راوی کی اور بیاعتبار
کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی نے بیان کی ہی واسطے سمجھانی اپنی کی صفت کبریا اور عظمت میں یعنی یہ
دونوں صفتیں خاص میری ہی ذات کی لیے ہیں کہ کسیکو مجال شرکت کی نہیں اور متصف ہونا ساتھ انکی درست نہیں یعنی جود و کرم اور مہربانی
صفتیں میری ہیں اور خلق کو بھی اونہی ایک طرح کا حصہ ہے اور جائز ہی صفت ہونا اونکا ساتھ اونکی بطریق مجازی کی مگر یہ دو صفتیں کہ بطریق
مجاز کی بھی میری غیر کو وصف کرنا ان کو درست نہیں مشابہ دو کپڑوں کی کہ کوئی پہنی ہو تو پہننا دوسری کا اونکو ممکن نہ ہوگا اور کبریا اور عظمت
دونوں ایک ہی معنوں پر آتی ہیں کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی دونوں میں کہ ایک کو چادر کی ساتھ
تشبیہ دی اور ایک کو ازار کی ساتھ بس بعضوں نے کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات میں خواہ دوسرا جانی یا نجانے
اور عظمت عبارت ہے ہونی اوسکی سی اسطرح کا کہ اوسکا غیر یعنے خلق بھی اوسکو بڑا جانتی ہیں پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت
اضافی اور یہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہو گی اعلی ہو گی صفت اضافی سی اور چادر بھی اعلی ہی ازار سی پس اسی لحاظ تشبیہ دی کبریا کو
چادر کی ساتھ اور عظمت کو ازار کی ساتھ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الرجل یذہب بنفسہ حتی یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابہم رواہ
الترمذی اور روایت ہی سلمہ بیٹے اکوع کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص کھینچتا اپنی نفس کو
یہانتک کہ لکھا جاتا ہی یعنی نام اوسکا سرکشوں میں یعنی ظالموں اور متکبروں کی دیوان میں پس پہونچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہونچتی ہی انکو یعنی
آفات و بلیات دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لفظ بنفسہ میں ب تعدیہ کی لیے ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنی نفس کو اور بعید کرتا ہی

اوسکو لوگون سے مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہے اوسکو عظیم القدر یا بِ مصاحبت کی لیے یعنی موافقت کرتا ہے اپنی نفس کے بیچ جانی اوسکی کی طرف کبر کی اور عزت دیتا ہے اوسکو اور اکرام کرتا ہے اوسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہے دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہے متکبر اور خلاصہ معنی کا یہ ہے کہ ہمیشہ لیجاتا ہے اوسکو اوسکی درجہ اور مرتبہ سے طرف مرتبہ اعلی کی یعنی لیجاتا ہے اپنی نفس کو اوسکی جگہہ اور مرتبہ سے کہ اوسمین ہے جگہہ بلند اور درجہ بلند ساتھ تکبر اور ترفع کی اور موافقت کرتا ہے نفس کے اور جاتا ہے ساتھ اوسکی ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہے اور باز نہین رکھتا نفس کو سرکشی اور تکبر سے الخ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونسے نقل کی اپنی باپ سے اوسنے اپنی دادا سے اوسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے جاوینگی تکبر کرنے والے مانند چھوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی بیچ صورت مردون کی یعنی صورت اونکی آدمیون کی سی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا اور ڈھانکی گی اونکو خواری ہر جگہہ سے ہانکی اور کھینچے جاوینگی طرف ایک قیدخانہ کی کہ دوزخ مین ہے نام کہا جاتا ہے اوسکا بولس غالب ہوگی اوپر اونکی آگ آگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کی سے کہ نام ہے اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور کچ لہو اور پیپ جو دوزخیون کے بدن سے بہینگی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مانند چھوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنون مین اختلاف کیا ہے علما نے کہا بعضون نے کہ یہ کنایہ ہے اونکی خوار ہونی سے اونکی محشر مین اور پائمال ہونے سے نیچے پاؤن لوگون کی جیسیکہ حال چیونٹیون کا ہے بدلیل اسکی کہ اوٹھنا اور عود کرنا بدنونکا ساتھ اون اجزای اصلی کی ہوگا کہ دنیا مین رکھتی تہی اور صورت چیونٹیون کی اور جثہ اوسکا گنجایش اوسکے رکھتا نہین چنانچہ اسیلیے کہا فی صور الرجال تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگی نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بہی قرینہ ہے اسکا کہ مراد معنی خواری کی ہین اور سیاق حدیث بہی دلالت کرتا ہے اسپر اور ثواب یہ ہے کہ حدیث محمول ہے ظاہر پر اور مراد اوٹھنا متکبرون کا ہے بہیات چیونٹیون کی حقیقت مین ولیکن صورت مین مردہون کی حق تعالی قادر ہے کہ اجزای اصلی کو کہ ساتھ اونکی اوٹھینگی بیچ مقدار جثہ چیونٹی کی جمع کرے اور ساتھ اس صورت کی بناوے اور خوار کرے یہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہے اور ملا علی رح نے بہت سے قول یہان نقل کیے ہین اور تورپشتی سے نقل کیا ہے کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی ایسی نہین لیتی کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ اجساد عود کیے جاوینگی اوپر اون اجزا کی کہ تہی یہانتک کہ بغیر ختنہ اوٹھینگے کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بہی لگ جاوے گی پس کیونکر ہوسکی کہ سب اجزا آدمی کی ناخن اور بال وغیرہ چیونٹی کی جثہ مین جمع ہون پہر اسکی جواب بہی علما سے نقل کر کر پہر اونپر شبہہ کیا ہے اور اپنی تحقیق یہ لکھی ہے کہ اللہ تعالی اعادہ کرے گا اونکو وقت نکالنی اونکی کی اونکی قبرون سے اوپر کامل ترین صورتون اونکی کی اور ساتھ تمام اجزای معدومہ کی واسطے ثابت کرنی وصف اعادہ کی بہ وجہ کمال پہر کردے گا اون کو موقف جزای مین اوپر صورت مذکور کے کی ازراہ اہانت و ذلت دینی اونکی کی یا چہوٹی ہوجاوینگی ہیبت آلہی سے وقت آنی اونکی کی طرف حساب کی جگہہ کی اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر کہا جاوے پہاڑ پر تو ہو جاوے غبار پراگندہ اور ثابت ہے ہوئی تبدیل دوزخیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کی موافق صفتون اور حالتون اونکی کی پس آخر جانا رہتا ہے اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتھ زبر ب کے اور جزم واو اور زبر لام کی اور قاموس مین ساتھ پیش ب اور زیر لام کی مشتق ہے بلس سے بمعنی تحیر اور نا امیدی کی اور ابلیس بہی اسی سے مشتق ہے اور آگ آگون کی یعنی نسبت اوسکی ساتھ اور آگون کی مانند نسبت آگ کی ہے ساتھ اور چیزون کی کہ جلا دیتی ہے اور خبال ساتھ زبر خ کی بمعنی فساد کی ہے کہا ایک شارح نے کہ وہ نام ہے عصارہ اہل نار کا اور عصارہ پیپ اور کچ لہو

اور خون کو بہی گاؤ وزخمیون سے بہی **وَعَنْ** عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَإِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عطیہ بیٹی عروہ سعدی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطی خدا کی نہو شیطان سی ہی یعنی اوسکی اغوا سی ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجہائی نہین جاتی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا پس چاہیی کہ وضو کری نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** پانی سرد کی استعمال کرنی کی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور اگر ٹہنڈا پانی پیوی اوسکی بہی یہی خاصیت ہی اور چاہیی یون کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس سی بہی غصہ جاتا رہتا ہی پہر جب دیکہی کہ غصہ نہین گیا تو اوٹہکر وضو کری اور دو رکعت نماز کے پڑہی واسطی اللہ تعالی کی **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا یعنی پاوی اثر غصہ کا کسی پر اس حال مین کہ وہ کہڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹہہ جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سی غصہ فبہا والا لیٹ جاوی پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** شرح السنۃ میں ہے کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ تا غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوی کہ اوس سی پشیمانی اوٹہاوی اسلیی کہ لیٹا ہوا دور تر ہی حرکت مین بہ نسبت بیٹہی کی اور بیٹہا دور تر ہے کہڑی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ بیچ تغیر حالت کی اس طرح پر کہ موجب سکون وآرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ دفع شورش غصہ کی **وَعَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَا لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کے سی کہا اسماء نی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئین اچہا جانا اور روشنی اور تکبر کیا اور بہول گیا خدای بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب وعذاب کو باین حیثیت کہ نہ تقوی کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر وقہر کیا لوگون پر اور ظلم وفساد مین حد سی گذر گیا اور بہول گیا خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی قدرت وعزت مین سب سے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بہول گیا مقبرون کو اور کہنگی وبوسیدگی بدن کو خاک مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتدای حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز وناتوان تہا اور اپنی انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکہنا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جاتا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا ایسی تو لائق ہی اوسکو کہ اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتہ عمل آخرت کی یا یہ معنی ہین کہ فریب دیوی اہل دنیا کو ساتہ عمل صلحا کے تا کہ وہ معتقد ہون اوسکی اور حاصل کری یہ مال وجاہ اونسی برا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتہ شبہات کی برا بندہ ہی وہ

بندہ کہ طمع اور امید واری خلق سی اور حرص کھینچ لیجاتی ہی اوسکو دنیاداروں کی دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدہر چاہتی ہی برا بندہ ہی وہ بندہ
کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا مین اور حرص اوسکی حاصل کرنی مین
اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبرو ریزی اوسکی دین کی کرتی ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی اور
بیہقی نی کہ نہین ہے اسناد اس حدیث کی قوی اور یہ بھی ترمذی نی کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** بہول گیا مقبرون کو یعنی اہل مقبرون کو
کہ عبرت نہ پکڑی ساتھ اونکی یاد کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سی یعنی بہول گیا موت کو ساتھ نہ سامان درست کرنی کی اوسکی لیی اور طمع الخ
عجیب نقل ہی سید شاذلی رحمۃ سی کہ وہ پوچھی گئی کیمیا سی اونہون نی کہا کہ وہ دو کلمی ہین گرا خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر طمع حق سی اسبات
کی کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز سی کہ قسمت مین ہی تیری اور نہین اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی بہی اور بیہقی
نی نعیم بن ہمار سی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی بہی اپنی مستدرک مین اسماء بنت عمیس سے اور اسمین شک نہین ہی کہ کثرت طرق قوی کر دیتی
ہی ضعیف کو اور کر دیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سی تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہے اور غرابت نہین منافی ہی صحت اور حسن کے
اور نہایت کار یہ کہو گی کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال مین اتفاقا پس واعظون مین لائق
ہی یہ کہ ہو اوسپر عمل بطریق اولی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما تجرع عبد افضل عند اللہ عز وجل من جرعۃ غیظ یکظمہا ابتغاء وجہ اللہ تعالی رواہ احمد اور
روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پیا کسی بندہ نی گھونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کی گھونٹ غصی
کی سی کہ پی جاوی اوسکو واسطی رضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہ احمد نی **وعن** ابن عباس فی قولہ تعالی ادفع بالتی ہی احسن
قال الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ وخضع لہم عدوہم کانہ ولی حمیم قریب رواہ
البخاری تعلیقا اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتھ اوس خصلت کی کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس
نی صبر کرنا نزدیک غصے کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب یہ لوگ صبر اور عفو نگاہ رکہی خدای تعالی اونکو آفات نفس اور خلق سی اور
پست ہوتا واسطی اونکی دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہی یعنی قریب ہی نقل کی یہ بخاری نی بطریق تعلیق کی **ف** اول اس آیہ کریمہ کا
یہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہین ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار مین اسکی بعد یہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع کر ساتہ اوس
چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سی برائی کو کہ پیش آوی تجکو یعنی اگر کوئی تجھسے بدی کری تو نیکی کر اوس سے **مصرع** اگر مردی احسن الی من اساء
پس ابن عباس اوسکی تفسیر مین کہتی ہین کہ مراد دفع کرنی برائی کی ہی ساتہ نیکی کی یہ ہی کہ جب غصہ آوے صبر کری اور اگر کسی سے برائی پہونچے
درگذر کری اور لفظ قریب تفسیر ہی حمیم کی یعنی قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم
وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب لیفسد الایمان کما
یفسد الصبر العسل اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ
القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسیکہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمان کو
یعنی کمال ایمان کو یا اوسکی نور کو اور کبھی غصہ ایمان کو باطل بھی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک **وعن** عمر قال وہو علی
المنبر یا ایہا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تواضع للہ رفعہ اللہ فہو فی نفسہ

صغیر وفی اعین الناس عظیم ومن تکبر وضعه الله فهو فی اعین الناس صغیر وفی نفسه کبیر حتی لهو اهون علیهم من
کلب او خنزیر۔ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا اس حال مین کہ منبر پر تہی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیے کہ مین نے سنا ہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص تواضع کری ساتہ لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا
پس وہ اپنی نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب دیکہنی کی اپنی کو نظر کمی سی اور لوگون کی آنکہہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اوسکی
مرتبہ کو بسبب اون خصلات نیک کی اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدای تعالی قدر اوسکی پس وہ لوگون کی آنکھون مین حقیر ہی اور اپنے
نفس اور نظر مین بزرگ ہی یہان تک کہ البتہ وہ خوار تر اور سبکتر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی **ف** یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو
بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکہاتا ہی ولیکن خدای تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بہی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا
اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکہاتا ہی لیکن خدای تعالی کی نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی **وعن**
ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال موسی ابن عمران علیه السلام یا رب من اعز عبادك
عندك قال من اذا قدر غفر۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام
نی ای رب میری کون عزیز تر ہی تیری بندون مین تیری نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخشدی **ف** یعنی درگذر کری اوس سے
کہ اوسپر ظلم کیا اور رنج دیا اوسنی اسمین اشارہ ہوا موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنیکا اسلیے کہ تہا غالب اونپر جلال اور جامع صغیر مین ہی کہ جو کوئے
عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کری گا اللہ تعالی اوس سی دن عسرت کی یعنی دن قیامت کے **وعن** انس ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال من خزن لسانه ستر الله عورته ومن کف غضبه کف الله عنه عذابه یوم القیمة ومن اعتذر
الی الله قبل الله عذره۔ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب نقصان
لوگون کی سی ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب و نقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال کی لکہنی والون سی یا دونون سی اور جو کوئی روکی غصہ
اپنا یعنی لوگون سے باز رکہی گا اللہ تعالی اوس سی عذاب ہمارا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی
اللہ عذر اوسکا **وعن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثلث منجیات وثلث مهلکات فاما المنجیات
فتقوی الله فی السر والعلانیة والقول بالحق فی الرضی والسخط والقصد فی الغنی والفقر واما المهلکات فهوی
متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسه وهی اشدهن روی البیهقی الاحادیث الخمسة فی شعب الایمان۔ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین عذاب سی اور تین چیزین ہلاک کرنی والی ہین آخرت مین
پس یہہ چیزین نجات دینی والی ایک ڈرنا ہی خدا سی چہپی اور ظاہر مین یعنی حاضر و غائب خلق کی یا باطن و ظاہر مین اور دوسرے
کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کی اور ای پر ہلاک کرنی والی چیزین پس وہ بہی تین
ہین اول خواہش نفس کے کہ پیروی کی گئی ہی اور دوسری بخل و حرص کہ فرمانبرداری کی گئی اور تیسری گہمنڈ کرنا مرد کا ساتہ نفس اپنے کی یعنی اپنی تئین نیک
جانی اور اپنی صفتون کو خوش کہی کہ اس سی کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدترین خصلتون
ذکر کی گئین کے ہی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان مین **ف** کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سے راضی ہو سوای سچ اور واقعی بات کے
نہ کہی اور اگر ناراض ہو تو بہی سوای سچ کی نہ کہی مثلاً اگر کسی فاسق و ظالم سی نفع پہونچتا ہی اور راضی ہی اوس سی تو تعریف و ثنا ناحق اوسکی

خلاف

خلاف واقع کی نکری اس سبب سے اور اگر کسی مصالح سے رنجیدہ و ناراض ہو تو مذمت و برائی نکری اوسکی دونون مین طریق استقامت پر ثابت رہنی ہی یعنی میانہ روی کرنی یعنی خرچ کرنے مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اختیار فقر و غنا کی جیسیکہ کہا ہی علما نے کہ بقدر قوت کی بہم پہونچنا معیشت مین افضل ہی غنا اور فقر سے اور خواہش نفس کے کہ پیروی کی گئی ہی یعنی تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچھہ وہ کہی اوسکو کرنا اور جس طرف چاہی اودہر جانا یہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل یہ ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی یعنی طبیعت آدمی کی خالی بخل و حرص سے نہیں لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اوسکی کرتا ہی اور سے حاطہ فرمان اوسکی سے نہیں نکال سکتا اور خرابی نفس و طبیعت ہوتا ہی پس ایسا ہونا چاہیی اور سخت تر ان یعنی بڑی ہی انمین از روی گناہ کی اور ضرر کی اسلیی کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سے اور خرابی بخل سے بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور رہتا ہی اور اپنی کو اچھا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اوسکی جانی کی مانند بدعتی کے کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سے

بَابُ الظُّلْمِ

باب ہے بیچ بیان ظلم کی **ف** ظلم کی معنی ہین لغت مین رکہنا ایک چیز کا بیچ جگہہ مخصوص اوسکی کی اور یہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سے تجاوز کری اور جسطرح کہ چاہیی واقع نہو ساتہ زیادتی یا نقصان کے یا بیوقت و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کی بہی یہی معنی ہین اور شرع مین بہی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار اسمین یہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی مراد ہو یعنی ظلم شرع مین اوسکو کہین گی کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سے تجاوز کری

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیریون کا ہوگا دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ظالم کو اوسدن تاریکی ہر طرف سے گہیر لی گی اور محروم ہوگا اوس نور سے کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسیکہ اس آیت مین فرمایا نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ یا مراد ظلمات سے شدائد اور عذاب ہین کہ عرصات قیامت ہین و رودوزخ کی طبقون مین ساتہ اونکی گرفتار ہونگی اور ظلمات کی معنی شدائد کی بہی آئی ہین جیسیکہ اس آیت مین قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ الخ

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تاکہ بہت سا ہو اوس سے ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑی گا اوسکو نہین چہوڑی گا اوسکو اور نہین بہاگ سکی گا ظالم اوسکی عذاب سے پہر پڑہی آنحضرت نے موافق اسکی یہ آیت اور اسطرح جسے ہے پکڑنا رب تیری کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنی بستی والونکو کہ ظالم ہین پڑہی ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہ بعد اوسکی ہے اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ اور اسمین تسلی ہی مظلوم کی لیی فی الحال اور وعید ہے ظالم کی لیی تاکہ نہ مغرور رہو ساتہ مہلت دینی کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ الخ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اجْتَازَ الْوَادِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذری حجر پر تو فرمایا یعنی صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم اون لوگونکی مکانون مین کہ جنہون نے ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونی والی یعنی عبرت پکڑنی والی اور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب رونی کا ہی اور نہ گذرو یہان سے ساتہ سہو و غفلت کی بسبب خوف اسکی کہ مبادا پہونچی تمکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو یعنی اسلیی کہ ایسی جگہون سے ساتہ غفلت کے گذرنا اور اوس سے عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہ محل

اور سلف وقوع عذاب کا بھی یاد رہو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تمہی بھی مثل حال اونکی کی وجود مین آوی اور اونکی سزا کو پہنچو پہر ڈہانکا آنحضرت نے سر اپنا
چادر سے اور جلدی چلی یہانتک کہ گذری اوس مکان سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حجر ساتھ کسرہ حا کے اور سکون جیم کے نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر
علیہ السلام کا ہی اور یہ گذرنا حضرت کا وہان بھی وقت جانی غزوہ تبوک کی تہا اور حضرت چادر ڈالکر وہانسی جلدی سی گذری مانند ڈرنے والی کی کہ
نہ پڑی نظر اونکی مکانون پر اور کیا یہ حضرت نے واسطی تعلیم امت کے تاکہ پیروی کرین وہ حضرت کے اور جمع کیا درمیان قول اور فعل کی تاکید یا واسطی کہ
حضرت نہایت خوف الٰہی رکہتی تہی جیسیکہ فرمایا ہی انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہی کہ آنحضرت نے منع کیا کہ اوس جگہ پانی پیوین اور کہانا کہاوین اور
اسمین دلیل ہے اسپر کہ ظالمون کی مکانون کو وطن اور جگہ رہنی کی نہ ٹھہراوی ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ کَانَ
لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّاٰتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کچہ حق بہائی مسلمان اپنی کا آبرو ریزی اوسکی سے
ساتھ کرنی غیبت اور برا کہنی اور مانند اونکی کی یا کچہ اور مثل خون اور مال سی پس چاہیی کہ معاف کروا دی اوس سی اوس حق سی آج کی دن یعنی دنیا مین
پہلی اس سی کہ نہووی دینار اور نہ درہم کہ دیوی بدلی حق کی روز قیامت کے اگر ہوگا واسطی اوسکی عمل نیک لیا جاویگا اوس سی موافق ظلم اوسکی کی کہ کیا ہی
یا موافق اوس چیز کی کہ لی ہی اور اگر نہین ہونگی ظالم کی لیی نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب اوسکی سی کہ مظلوم ہی پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل
کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جزا ظالم کی روز قیامت کے یہ ہی کہ نیکیان اوسکی مظلوم کو دینگی اور اگر وہ نیکیان نرکہتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوسپر
رکہینگے اور اوسکو بسبب اوسکی عذاب کرینگی اور مظلوم کو عذاب سی کہ بسبب اون گناہون کے مستحق اوسکا ہوا تہا نجات دینگی اور یہ جو اوپر کہا کہ
نہو دینار اور نہ درہم اوسمین یہ تنبیہ ہی اسپر کہ واجب ہی اوسپر یہ کہ بخشوا دی حق اوس سی اگرچہ بدلی دینار اور درہم کی ہو اسلیی کہ لینا دینار اور درہم کا
ان بخشنے والی پر آسان تر ہی لینی حسنات کی سی یا رکہنی سیئات کی سی برتقدیر نہ بخشنے کی اور موافق ظلم اوسکی کی مقدار طاعت اور معصیت کے از رو
کمیت اور کیفیت کی سپرد علم الٰہی کی ہی کہ کتنی اور کیسی لیی جاوینگی اور کہا ابن مالک نے احتمال ہی یہ کہ نیکیان اور برائیان جو لی جاوینگے
نفس اعمال ہون مجسم ہوکر کہ ہو جاوین مانند جواہر کی اور احتمال یہ بھی ہی کہ نعمتین اور عذاب کہ طیار کیی گئی ہین اونکی لیی وہ لین ۱۲ ع **وَعَنْهُ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ
الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا
وَسَفَکَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ
اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا صحابہ سی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کون شخص ہے مفلس کہا بعضی صحابہ نی کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہین ہی درہم واسطی اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد
و جنس سے کچہ نرکہتا ہو حاصل یہ کہ اونہون نے جواب دیا ساتھ اوس چیز کی کہ وہ جانتی تہی بحسب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوئی امر آخرت سی پس فرمایا
تحقیق مفلس میری امت سی یعنی امت اجابت سی حقیقت مین وہ شخص ہے کہ آوی گا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزی اور زکوۃ کی یعنی طرح طرح بعضی
عبادتین مقبول اوس پاس ہونگے اور آوی گا اس حالت مین کہ گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کہا گیا ہی مال کسی کا یعنی ناحق
اور خون کیا ہی کسی کا یعنی ناحق اور مارا ہی کسیکو بغیر استحقاق کی یا زیادہ اوس چیز سی کہ مستحق اوسکا ہی یعنی یہ کہ مفلس حقیقی وہ ہی کہ جسنی جمع

کیا درمیان ان علماء نے اور ان پر انہوں کی پس پا جاوی گا یہ مظلوم صاحب حق یعنی نیکیوں ظالم کی سی اور یعنی اور شخص صاحب حق
نیکیوں اوسکی سی پس اگر تمام ہو جاوین گی نیکیان اوسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتھ جزا گناہ کی کہ او پر ہوتی یعنی ہنوز جزا اون حقوق کی کہ او پر
ہین تمام نہوگی کچھ باقی رہجاوی گی لی جاوین گی برائیان مظلوموں کی اور ڈالی جاوینگے ظالم پر پہر ڈالا جاوی گا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہ مسلم نے
ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہین ہی عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کی مگر یہ کہ چاہی گا اسد کسی کی لیی تو راضی کریگا اوسکی مدعی کو ساتھ
اوس چیز کی کہ چاہی گا کہا نووی نی کہ حاصل حضرت کی فرمانی کا یہ ہی کہ حقیقت مفلس کے یہی ہے کہ جو ذکر کی ہین نی اور لوگ اوسکو مفلس گنتے ہین کہ جسکے
پاس مال نہین ہوتا یا جس پاس کم ہوتا ہی مال حال آنکہ وہ مفلس حقیقی نہین ہی اسلیی کہ یہ افلاس منقطع ہوجاتا ہی بسبب مرنے اوسکے کی اور کبھی منقطع ہوجاتا ہی
بسبب تونگری کی کہ حاصل ہوتی ہی بعد اسکی اوسکی حیات مین بخلاف اس مفلس کے کہ یہ پورا ہی ہلاک ہوگا ۱۲ع **وعن** ابی ھریرۃ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ
الْقَرْنَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے البتہ ادا کیی جاوینگے حق طرف حق والو نکے
دن قیامت کی یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی گا واسطی بکری بی سینگ کی بکری سینگ دار سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی عدالت اوس دن
یہانتک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیوں کا کیا حیوانات سی بہی کہ داخل اثر تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاوی گا اور کہا ہی علما نے
کہ یہ قصاص مقابلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا ۱۲ح اور ملا علی نی لکہا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونے اوسکی کی نظر ہی کہ نہین پوشیدہ پس اگر کہا جاوی کہ
بکری غیر مکلف ہی اوسی کیونکر قصاص لیا جاوی گا کہینگے ہم کہ اسد تعالی فعال لما یرید ہی ولا یسأل عما یفعل اور غرض اوس سی آگاہ
کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضائع نہین ہوتی بلکہ قصاص لیا جاوی گا حق مظلوم کا ظالم سی انتہی اور یہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے **وذکر**
حَدِيثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِي بَابِ الْإِنْفَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِي**
فصل دوسری **عن** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا إِمَّعَةً تَقُولُونَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ
أَحْسَنَّا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم کرین ظلم کرین ہم
ولیکن قرار دو اپنے نفسونکو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمپر یہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
امعہ ساتھ زیر ہمزہ اور زبر میم مشدد اور عین مہملہ کی مرد تابع لوگوں کا عقل مین غیر ثابت اپنی رای پر اور ت مبالغہ کی لیی ہی اور عورت کو امعہ نہین
کہتی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہی مین ہوؤنگا ساتھ لوگوں کی جیسی کہ ہوونگی وہ ساتھ میری اگر وہ مجہسی بہلائی کرینگی تو مین بہی بہلائی کرونگا
اور اگر وہ برائی کرینگی تو مین بہی برائی کرونگا جیسیکہ ساتھ لفظ تقولون الخ کی بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو اسلیی کہ ترک کرنا ظلم اور برائی کا
احسان ہے کذا قال الطیبی اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد سی نکرو اور بدلہ لو
حد اعتدال مین جیسیکہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتھ بدلہ لینی کی مقید نہو بلکہ احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانوں کا ہی اور دوسرا مقام خواص کا اور
تیسرا درجہ اخص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نی اپنی بعضون رسالوں مین لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہ چار چیزین ہین
جسکو کہ غالب اور زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگوں کو بی تقریب اور بی سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس حد کی محبت نہین ہی وہ ابتدا
کسیکو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنی کی حد سی اور وہ کہ محبت آخرت کی رکہتا ہی

اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس ہی کہ ایذا دی اور ظلم کری اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا ہے مقابلہ مین ظلم کی اور یہ درجہ صدیقون و مقربون کا ہی رزقنا اللہ ۱۲ **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاویہ سی یہ کہ اونہون نی لکھا طرف حضرت عائشہ کی یہ کہ لکھو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اوس خط مین اور کثرت نہ کی لکھو یعنی مختصر اور جامع لکھو پس لکھی حضرت عائشہ نی یہ کلمات سلام تجپر اما بعد پس تحقیق مین نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو شخص کہ ڈہونڈہتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہ خفگی لوگون کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی سی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوس مین ہے اور خلق بسبب خواہش نفس اپنی کی اوس سے ناراض ہون تو حق تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بھی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر لوگون کی اور جو کوئی ڈہونڈتا ہی رضامندی لوگون کی ساتہ خفگی اللہ کی سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام تجپر نقل کی یہ ترمذی نے

ف سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف خلق کی اور مدد نہین کرتا اوسکی اور دفع نہین کرتا شر اونکی اوس سی اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوسپر ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر یعنی اصل رضای خدا ہی اگر یہ ہوئی تو خلق بھی راضی اور مطیع ہو جاوینگی اور اگر یہ نہوئی تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین بھی لکھی اور آخر مین بھی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کی ہی ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ جب اوتری یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہون نی اپنی ایمان مین ظلم گران ہوئی یہ بات اوپر صحابیون حضرت کی یعنی بگمان اسکی کہ مراد ظلم سی مطلق گناہ ہین کہا اونہون نی یا رسول اللہ کونسا ہم مین سی ہی کہ نہین ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے یعنی مراد ظلم سی جو تم سمجھی ہو گناہ وہ نہین ہی بلکہ مراد ظلم سی نہین ہی مگر شرک کیا نہین سنا تمنے قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میری نہ شریک کر تو ساتہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کر نیکو ساتہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی کہ واجب ہی اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین ہے مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

ف بعد لفظ بظلم کی بقیہ آیت یون ہی کہ اُولٰئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ یعنی یہ لوگ ہین کہ اونکی لیی امن ہی اور یہ راہ سیدہی پانیوالی ہین اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم مین کہ اوس سے گناہ نہین ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملنا ایمان کا ساتہ شرک کی کیونکر ہو سکتا ہی شرک ضد ایمان ہی ہان ملنا گناہ کا ساتہ ایمان کے البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا وہم اسی سبب سی اس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہے جواب اوسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتہ شرک کی واقع ہی جیسیکہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکھتی تھی اور پہر بت پرستی کرتی تھی اور بتون کو عبادت مین شریک حق کا کرتی تھی شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت مین ہی اور یہ نص قرآن

دلالت کرتی ہی اوسپر وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِکُوْنَ یعنی ایمان نہیں لاتی اکثر اونکی مگر درحالیکہ مشرک ہین یا مراد ایمان لانا ہی
ساتھ زبان کی اور شرک نگاہ رکھنا دل مین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتھ شرک باطن کی اور شرک بڑا ہی
ظلم ہی یہ استینافی تعلیل ہی یعنی باطل کر دیتا ہی شرک ایمان کو اور نہین جمع ہوتا شرک ساتھ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی وَمَنْ
یَکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہین ہین بموجب مذہب اہل حق کی بخلاف خوارج اور معتزلہ اور
تمام مبتدعہ کی پس صحابہ نی اول سمجھا ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کی اسلیے کہ شرک نہین متصور ہی ملنا اوسکا ساتھ ایمان کی پس جواب دیا حضرت نے
کہ ملنا اوسکا ساتھ ایمان کی ممکن ہے اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکی کو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی الا
ایمان باللہ نہین معتبر ہوتا اگرچہ مشتمل ہوا وپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالیٰ کی لیے اور پاک کرنی اوسکی کی نقصانون سے اور الا لازم
آوی یہ کہ ہون تمام کفار ایمان رکھنی والی اللہ تعالیٰ پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالیٰ نی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ولیکن اللہ تعالیٰ نی نہین
رخصت دی شریک کرنی ظاہری کی بھی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی اَنَا اَغْنَى الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ ۱۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْیَا غَیْرِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بدترین آدمیون کا از روی مرتبہ کی دن قیامت کے وہ بندہ ہے
کہ کھوئی اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا واسطی دوسری کی حاصل کی اور بسبب اسکے ظلم لوگون پر کیا جیسے
عامل اور مددگار ظالمون کی کرتی ہین ۱۲ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَةٌ
دِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ
فِیْمَا بَیْنَهُمْ حَتّٰى یَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَاُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ
عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفتر یعنی نامہ اعمال تین طرح کے
ہین ایک وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین بخشتا اللہ تعالیٰ اوس چیز کو کہ اوس مین ہی وہ وہ نامہ اعمال ہی کہ اوس مین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتھ خدا کی یعنی کفر
ہی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ خدا تعالیٰ نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین مہمل چھوڑیگا اوسکو خدای تعالیٰ اور بالضرور
حکم کریگا ساتھ اوسکی وہ ظلم بندون کا ہی آپس مین یہان تک کہ بدلہ لی بحکم الٰہی بعضا اونکا بعض سے یعنے فیصل کری اللہ بعضون پر ساتھ راضی
کرنی مدعیون اونکی کی پس وہ بمنزلہ بدلہ لینی کی ہوگا قائم مقام دیت کی دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکے
یعنے اگر چاہی موافق اوسکی حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہ ہی ظلم کرنا بندون کا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور کرنا اللہ
حقوق مین پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اوس عمل کے اور اگر چاہی درگذر کری اوس سے اور عذاب نکری
اوسپر **ف** پس معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالیٰ کی حقوق مین شرک نہین بخشا جانے کا اور باقی موقوف
ہی مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کری چاہی بخشدی ۱۲ح **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاكَ
وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْاَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نکر کہ تجھپر بددعا کری اسلیے کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق
اللہ تعالیٰ نہین منع کرتا صاحب حق کو حق اوسکی سی یعنی بلکہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا **وَعَنْ** اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام اور روایت ہی اوس بن شرحبیل سے
کہ اونہی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ چلے ساتھ ظالم کے اور موافقت کری اوسکی تاکہ تقویت اور تائید کری اوسکی حال آنکہ وہ
شخص جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلے گا وہ شخص اسلام سے یعنے کمال ایمان سی وعن ابی ھریرۃ انہ سمع رجلا یقول ان الظالم
لا یضر الا نفسہ فقال ابو ھریرۃ بلی واللہ حتی الحباری لتموت فی وکرھا ھزلا بظلم الظالم روی البیھقی الاحادیث
الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق ابو ہریرہ نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہیں ضرر پونہچاتا مگر نفس اپنے کو
یعنی ضرر اوسکا سرایت اور میں نہیں کرتا پس کہا ابو ہریرہ نی ہان یعنی غیر کو بہی ضرر پونہچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہی
اپنی گہونسلی مین بلا ہو کر بسبب ظلم ظالم کے نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین ف حباری ساتھ پیش ح کی ایک جانور ہی کہ اوسکو
تغدری کہتی ہین یعنی باز رکہتا ہی خدای تعالی مینہہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہین بسبب اوسکی انسان اور جانور یہانتک کہ حباری بہی اور
تخصیص کی اس سبب سے ہے کہ وہ بہت دور جاتا ہی دانہ پانی کی تلاش مین یہانتک کہ دیکہا ہی کہ اوسکی پیٹ مین سے حبۃ الخضراء نکلا ہی کہ وہ پہل ہی
کی سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنی کی جگہہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہی اور اوسکی گہونسلی کو دیکہا ہی کہ ایسی جگہہ ہوتا ہی
کہ مسافت اوسمین اور پانی کی جگہہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان سی پانی پیکر آتا ہی پس تا دم کا بڑی دلیل ہی قحط پڑنا اور ہلاک
باران پڑنا مراد اوس شخص کی کہ جسنی کہا کہ ظالم ضرر نہیں کرتا مگر اپنی جان پر یہ ہی کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین زیان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت مین
اپنا ہی زیان کرتا ہی اور مظلوم کی لیی ایسا زیان ہی کہ جبر اپنی پاوی گا اور بدلہ اپنا لیوی گا ابو ہریرہ نی اوسکو ساتھ قرینہ کی کہ اوس مقام مین
پیش آیا ہو عموم پر حمل کرکر یہ بیان کیا اور غالب یہ ہی کہ یہ قول ابو ہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہو یا اوسنے
استنباط کیا کہ باز رکہنا مینہہ کا بشومی ظلم کی وارد ہوا ہی اور اوسی لازم آتا ہی زیان پہونچنا حیوانات کو ۱۲

باب الامر بالمعروف

باب ہی بیچ بیان امر معروف کے ف معروف معرفت سی ہی معنی پہچاننی کی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور
شرع ساتھ اوسکی وارد ہوئی ہی مثل مردم آشنا کی کہ سب اوسکو پہچانتی ہین اور مقابل اوسکے منکر ہی ساتھ زبر کاف کی یعنی نہ پہچانی گئی شرع مین کہ نہ وارد ہوئی ہے
ساتھ اوسکی شرع جیسیکہ مرد نا آشنا کہ کوئی اوسکو نہ پہچانی اور عجب ہی مولف سی کہ شروع باب مین النہی عن المنکر نہ لکہا بعد باب الامر بالمعروف کے باوجودیکہ اکثر کتابون مین
دونون اکٹہی آتی ہین اور بعضی حدیثون مین بہی کہ اس باب مین مذکور ہین صریح بیان نہی منکر کا ہی اور شاید کہ ترک اسلیی کیا کہ امر معروف شامل ہی نہی منکر کو بہی ۱۲

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرا
فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم روایت ہی ابی سعید خدری سے
اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیی کہ تغیر کری اوسکو ساتھ ہاتہ اپنی کے
یعنی مثلا باجی توڑ ڈالی اور شیشہ کی چیزین اونڈہادی اور غصب کے چیز مالک کو دلوادی پس اگر طاقت نہ رکہی ہاتہ سی تغیر کرنی کی بسبب ہونی فاعل اوسکے کے قوی اوس سے
پس تغیر کری اپنی زبان سی اور برائی بیان عیب اوسکے آگی اور نصیحت کری اور ڈراوی اور سخت سست کہی اگر اسیطرح نمانی پس اگر تغیر نکرسکی زبان سے پس تغیر
کری ساتھ دل کی یعنی مکروہ رکہی دل سی اور سوش ال ہو اور ارادہ رکہی اوسکی تغیر کرنیکا ہاتہ اور زبان سی بر تقدیر قدرت کی اور عداوت اور کنارہ
کری اوسکی کرنی والی سی نہ کرا انکار اور بی رضائی ہو اور یہ تغیر کرنا ساتھ دل کی سست ترین ایمان کا ہی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی یہ تغیرین
ثمرات ایمان کا ہی اس لئی کہ اگر ہوتی اہل زمانہ کی قوی تو قادر ہوتی اوپر انکار قولی اور فعلی کی اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کے اوپر انکار

اوسکی یہ معنی ہین کہ تغیر فقط دل ہی سی انکار کرنا ہی ضعیف ترین اہل ایمان کا ہی یعنی کہ اگر مومن وہ قوی ہین تو نہ اکتفا کرتا اوسپر اور مروی ہے
اوسکی سے حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالی نی ولا یخافون لومۃ لائم اور کہا ہی بعضے علما ہمارے نی کہ امر
اول واسطی امرا کی ہی اور دوسرا واسطی علما کی اور تیسرا واسطی تمام مومنین کے اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل ہی سے یعنی
ضعیف ترین ثمرات ایمان کا ہی یعنی جب دیکھی ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہی دین مین بالضرور اور نہ مکروہ رکھی اوسکو اور راضی ہو ساتھ اوسکے
اور اچھا جانی اوسکو تو ہوگا کافر پہر جاننا چاہیی کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اوسی اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف
بہی تابع ہی اوس چیز کی کہ حکم کیا جاتا ہی ساتھ اوسکی پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بہی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بہی مستحب ہے
اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر یہ ہی کہ نہ باعث ہون فتنہ کی جیسا کہ جانا گیا اسی حدیث سے اور شرط یہ ہی کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان
کری کہ وہ نہین قبول کرنی کا تو واجب نہین لیکن مستحسن ہے واسطی ظاہر کرنی شعائر اسلام کی اور لفظ من شامل ہی ہر ایک کی لیی یعنی لیی امر بالمعروف
اور نہی منکر ہر ایک کو کرنا پہونچتا ہی خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہیی کہ یہ واجب ہونی امر معروف کی یہ شرط نہین ہے کہ امر کرنی والا
خود بہی کرتا ہو اور غیر اوسکی درست نہو اسلیی کہ امر کرنا نفس اپنی کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسرے
واجب کا جائز نہین ہوگا اور یہ جو کلام اللہ مین آیا ہی لم تقولون ما لا تفعلون بر تقدیر تسلیم کی کہ وارد ہو اوسکا امر معروف اور نہی منکر مین ہے مراد اوسکی
زجر اور منع کرنا نہ کرنی سی ہی نہ کہنی سی یعنی مراد یہ ہی کہ آپ کیون نہین عمل کرتی اور یہ مراد نہین ہے کہ کہین نہین لیکن اس مین شبہ نہین کہ اگر آپ بہی کرین
تو بہتر ہی اسلیی کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اوسکا کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا نووی نی کہ امر معروف اور نہی منکر بترتیب کو ر واجب ہے ساتھ کتاب و سنت
اور اجماع امت کے اور نہین مخالف ہین اسمین مگر بعضے روافض سو اونکا کچھ اعتبار نہین اور جسنی کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نی قبول کیا واجب اوسکی ذمہ
سی ساقط ہو گیا اور بعد اوسکی کچھ اوسپر لازم نہین اور کہا ہی علما نی کہ فرضیت اوسکی بطریق کفایہ کی ہی اور جو کوئی قادر ہو اوسپر اور نکری اوسکو
بلا عذر تو گنہگار ہی اور کبہی فرض عین بہی ہو جاتا ہی جیسی کہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہین جانتا ہی اوسکو کوئی سوا اوسکی یا نہین قادر ہی اوسکی ازالہ
پر کوئی سوا اوسکی جیسے کہ دیکہی اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتی تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہی اور نہین ساقط ہوتا ہی مکلف سی بگمان اسکی کہ نہین
فائدہ کریگا بلکہ واجب ہے اوسپر کرنا اوسکا فان الذکری تنفع المؤمنین وما علی الرسول الا البلاغ المبین اور امر معروف اور نہی منکر نہین مخصوص ہے حاکمون
ہی کی لیی اور امر حاکم کا بہی اوسمین شرط نہین ہی بلکہ عوام الناس کو بہی پہونچتا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرین اگلی بزرگ امر بالمعروف و نہی عن المنکر
کرتی تہی حاکمون پر اور مسلمان اوسکو جائز رکہتی تہی اور سرزنش نہین کرتی تہی اونکو پہر امر معروف و نہی منکر وہ کری کہ عالم رکہتا ہو اوس چیز کا کہ امر کرتا ہے
اوسکا اور نہی کرتا ہی اوس سی اور یہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اوس چیز کی پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سی مانند نماز اور روزہ اور زنا
اور شراب اور مانند اونکی کی تو تمام مسلمان علم رکہتی ہین انکار کرین شوق سی اور اگر دقائق افعال اور اقوال سی ہی اوس قبیلہ سی کہ تعلق ہی اسکا اجتہاد سی کے
نہین ہے عوام کو دخل اوسمین اسلیی کہ انکار اوسپر علما ہی کو پہونچتا ہی اور انکار متفق علیہ مین ہی اور مختلف فیہ مین انکار نہین چاہیی جیسا مذہب ہے اونکی کے
کہتی ہین ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہی کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نرمی کی کری اور واسطی خدا کی نہ واسطی نفس کے تا تاثیر کری اور ثواب
پاوی اور نصیحت پوشیدہ کری کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے۔ **وعن النعمان بن بشیر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ أَعْلَاهَا
فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهٖ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَأَتَوْهُ

فقالوا ما لك قال تاذيتم بي ولا بد لي من الماء فان اخذوا على يديه انجوه ونجوا انفسهم وان تركوه اهلكوه واهلكوا انفسهم رواه البخاري اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حال اور مثال سستی کرنی والی کی بیچ حدون اللہ کی اور پڑنی والی کی بیچ حدون اللہ کی یعنی کرنی والی گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کی ہی کہ بیٹھی کشتی مین اور قرعہ ڈالا تا جس جگہہ کا قرعہ بنام جس کسی کی آیا بیٹھا جیسیکہ عادت شرکا کی ہی پس ہوئی بعضی اونکی کشتی کی نیچے کے مکان مین اور ہوی بعضی اوپر کی مکان مین پس تہی وہ کہ نیچی کی مکان مین تہی کشتی کی گذرتی واسطی پانی کی اون لوگون پر کہ اوپر تہی پس ایذا پائی اوپر والون نی بسبب انکی یعنی وہ کہ نیچے سے آتا پانی لینی کی لیی اور راہ اوپر والون پر گذرتا اونہون نی ایذا پائی بسبب انکے پس لیا نیچی والی نی تبر اور شروع کیا کہودنا کشتی کی نیچی کی طرف سی پس آئے اوپر والی اوسکی پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کہودتا ہی کہا نیچی والی نی کہ ایذا پائی تم نی بسبب میری آنی میری کی اور گذرنی کی تمپر ساتہ پانی کی اور ضرور ہی مجکو پانی لینی ہی پس اگر پکڑین اوپر والی اوسکی ہاتہ کو نجات دین گی اوسکو اور نجات دین گی اپنی کو یعنی غرق اور ہلاکت سی اور اگر چہوڑ دین اوسکو یعنی نہ پکڑین ہاتہ اوسکا اور کہودنی دین ہلاک کرین گی اوسکو اور ہلاک کرین گی آپکو نقل کی یہ بخاری نی

ف حدیث مین جو لفظ مداہن کا ہی اوسکی معنی ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہ ہی کہ ایک چیز خلاف شرع دیکہی اور تغیر نہ کری اوسکو اور منع نکری اوس سی باوجود قدرت رکہنی کی اوسپر بسبب شرم کی یا بیحمیتی دین کی یا کسی کی جانبداری کی یا بطمع رشوت لینی کی یا بی پروائی کی دین مین اور لغت مین مداہنت اور مدارات کی ایک ہی معنی ہین لیکن شرع مین مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضی جگہہ مستحسن ہی اور مداہنت سی منع فرمایا ہی اور فرق مداہنت اور مدارات مین یہ ہی کہ مدارات یہ کہ واسطی حفظ دین کی اور نگاہ رکہنی کی تشویش وقت سی یا رفع کرنی ظلم ظالمون کی کری اور مداہنت کہ واسطی حظ نفس اور طلب لذت دنیا اور طلب منافع کے لوگون سی اور بسبب بے پروائی کی دین مین کری اور مثال سستی کرنی والی کی بیچ حدون اللہ کی یعنی بسبب قائم کرنی حدون کی یا بسبب منع کرنی کی گناہون کی کرنی سی کہ جو گناہ موجب حد کی ہین اور ممکن ہی یہ کہ ہو مراد حدود سی مطلق گناہ پس فرماتی ہین کہ مثال اور حال مداہنت کرنی والی کی حدود خدا مین اور کرنی والون گناہ کی ایسی ہی کہ جیسی ایک قوم نی قرعہ ڈالا کشتی کے بیٹھنے کی لیی الخ یعنی تقسیم کیا اوسکی درجون کو ساتہ قرعہ کی اور یہ قید اتفاقی ہی اسلیی کہ نہین متصور ہی یہ مگر ایک جماعت خاص مین کہ مالک ہون اوسکی ساتہ شرکت برابر کی والا ہوتی ہی تقسیم بسبب حکم مالک کشتی کی بموجب اجارہ وغیرہ کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائی تو بنظر لفظ بعض کے لائی اور اشارہ ہی اسپر کہ اگر ایک ہو تو بہی امر ایسا ہی ہی اور اکثرون کی نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد پانی سے پیشاب و پاخانہ ہی کہ نیچی گرتا اور راہ اوپر لاتا ہی تا دریا مین ڈالی اور لانی مین اونپر گذرتا ہی اور ایذا اوٹہانا اون کا اس صورت مین ظاہر تر ہی حاصل یہ کہ نیچی والا اوپر آتا ہی پانی لینی کی لیی یا پیشاب پاخانہ پہینکنے کی لیی اور راہ اوپر والی اوسکی جانی آنی سی ایذا پاتی ہین پس نیچی والی نی کشتی کہودنی شروع کی تا وہان سی پانی لیوی یا پیشاب وغیرہ ڈالی پہر ایس مین کلام مذکور ہوئی اور لفظ پانی تک بنا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور تقریب کہودنی کشتی کی ہی او مقصود بیچ بیان حال او مثال مداہنت کے یہ ہے کہ فرمایا پس اگر پکڑین الخ اور معنی یہ ہین کہ اسی طرح اگر منع کرین لوگ فاسق کو فسق سے اور باز رکہین اوسکو اوس سی تو خلاص کرین گی اوسکو اور اپنی تئین عذاب سی اور اگر چہوڑ دین گی اوسکو گناہ ہی کی حالت مین اور منع نکرین گی اوسکو تو ہلاک کرین گی اوسکو بہی اور اپنی تئین بہی اور اوترے گا ان سب پر عذاب اور یہ معنی ہین قول اللہ تعالی کی واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ یعنی بچو تم اوس فتنہ سی کہ نہ پونچی گا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اونہون نی تم مین سے خاص کر یعنی بلکہ تم سبکو پونچی گا بسبب مداہنت تمہاری کی کہا اشرف نی مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سستی کرنیوالی کو اللہ تعالی کی حدود مین ساتہ اوس

شخص کے کہ اوپر کی درجہ مین ہی کشتی کی اور مشابہت دی حدود مین پڑنے والی کو یعنی گناہ کرنے والی کو ساتھ اوس شخص کے کشتی کی نیچی کی درجی مین ہی اور مشابہت دی اوسکی انہماک یعنی مستغرق رہنی کو اون حدود مین اور اوسکی نہ چھوڑنی کو اون حدود یعنی گناہون کو ساتھ کہودنی اوسکے نیچی کشتی کے اور تعبیر کیا نہی کرنے والی کی نہی کو گناہ کرنی والی کی تئین ساتھ پکڑنی ہاتہ اوسکی کی اور ساتھ منع کرنے اوسکی کے اوسکی تئین کہودنی سی اور تعبیر کیا اس منع کرنیکے فائدہ کو ساتھ خلاصی پانی منع کرنے والی کی اور منع کیے گئی کی اور تعبیر کیا منع کرنے والون کی نہ منع کرنیکو ساتھ چھوڑ دینی کی اور تعبیر کیا مداہنوں کے گناہون کو جنہون نے منع کیا اور کرنیوالون کی گناہون کو ساتھ ہلاک کرنی اونکی کی اونکو اور اپنی کو اور کشتی عبارت ہے اسلام سی کہ گہیری ہوئی ہی دونون فریق کو اور جمع لائے منع کرنیوالون کی فرقہ کو واسطی ہمالی کی طرف اوسکی کہ مسلمانون کو ضرور ہے کہ مدد کرین ایسی نہیون پر اور مفرد لائی گناہ کرنیوالون کو واسطی اسکی کہ وہ ناقص ہین اگرچہ کتنے ہی ہون

ترجمہ **وعن** اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاء بالرجل يوم القيمة فيلقى في النار فتندلق اقتابه في النار فيطحن فيها كطحن الحمار برحاه فيجتمع اهل النار عليه فيقولون اي فلان ماشانك أليس كنت تامرنا بالمعروف وتنهانا عن المنكر قال كنت امركم بالمعروف ولا اتيه وانهاكم عن المنكر واتيه متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ لایا جاوی گا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری مین بیچ مقدمہ امر معروف و نہی منکر کی دن قیامت کے پس ڈالا جاوی گا آگ مین پس جلدی ہی نکل پڑین گی انتڑیان اوسکی آگ مین پس پیسی گا اپنی انتڑیونکو یعنی پہری گا گرد اوسکے اور پایمال کری گا اوسکو مانند پیسی خراس کے گدہی کی آسنے کو ساتھ چکی اپنی کی پس جمع ہونگی دوزخی یعنی فاسق اوسپر کہینگے ای فلانے کیا ہے حال تیرا کیا نہین کہتا تہا تو ہمکو ساتھ نیک کام کی اور منع کرتا تہا تو ہمکو بری کام سی کہی گا تہا مین کہتا تمکو ساتھ نیک کام کی اور آپ نکرتا تہا مین اوسکو اور منع کرتا تہا مین تمکو بری کام سی اور آپ کرتا تہا اوسکو نقل کی یہ مسلم اور بخاری نی **ف** پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ یہ سزا بسبب نہ عمل کرنی اوسکے ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنی کی کہ اگر یہ بھی نکرتا تو زیادہ اس سی مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنی دو واجب کے

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر اوليوشكن الله ان يبعث عليكم عذابا من عنده ثم لتدعنه ولا يستجاب لكم رواه الترمذي روایت ہے حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی البتہ امر کروگی تم ساتھ نیکی کی اور البتہ منع کروگی تم برائی سے یا قریب ہے کہ بہیجے گا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنی پاس سی پہر البتہ دعا مانگو گی تم اور نہ قبول کی جاوی گی واسطی تمہاری نقل کی یہ ترمذی نی **ف** قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون مین سی ہونی والی ہی یا امر معروف و نہی منکر تم سی یا عذاب بہیجنا تمپر اللہ کیطرف سے یعنے اگر امر معروف و نہی منکر کروگی تو عذاب بہیجی گا خدای تعالی تمپر پہر دعا کروگی تم اللہ تعالی سی اوسکی دفع کی لیے اور قبول نہین کیجاوی گی دعا تمہاری یعنی اور عذابوں بلاؤن مین دعا سے احتمال دفع ہونی کا رکہتی ہین لیکن جو عذاب امر معروف و نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہین رکہتا اور دعا اوسمین قبول نہین ہوتی اور روایت کی ہی بزار اور طبرانی نی کتاب اوسط مین ابی ہریرہ سے کہ البتہ امر و معروف کروگی تم اور البتہ منع کروگی تم منکر سی یا البتہ مسلط کری گا اللہ تمپر تمہاری بدونکو پہر دعا کرینگی نیک تمہاری اور نہین قبول کیجاوی گی دعا اونکی ترجمہ **وعن** العرس بن عميرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا عملت الخطيئة في الارض من شهدها فكرهها كان كمن غاب عنها ومن غاب عنها فرضيها كان كمن شهدها رواه ابوداود اور روایت ہے عرس بن عمیرہ سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ کیے جاوین گناہ زمین پر پس برا جانے اون گناہون کو یعنی اگرچہ دل ہی سی برا جانے ہو گا مانند اوس شخص کے کہ غائب ہے اونسی یعنی اور نہ جانا اونکو اور جو شخص کہ غائب ہو اونسے یعنی اور جانا اونکو پس راضی ہو انسی یا اچھا جانی اونکو وہ ہوگا مانند اوس

شخص کے کہ جانتے ہوا گناہوں مین یعنی اور خبردار جانتا او نکو نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونی کی دل سی ہی تن سی جب ایک چیز کیونکہ وہ ناخوش ہی دل سی تو حقیقت مین اوس سی غائب ہے اگرچہ ظاہر مین حاضر ہی اور جب راضی ہے اوس سے راضی و خوش ہو حکم حاضرین ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے۔

وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَؤُنَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ وَفِي أُخْرٰى لَهُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ إِلَّا يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِي أُخْرٰى لَهُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ

اور حضرت ابی بکر صدیق سی روایت ہی کہ کہا اے آدمیون تحقیق تم پڑہتی ہو یہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسون اپنون کو نہین ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جس وقت کہ راہ یاب ہو تم یعنی اس آیت کو پڑہتی ہو اور اوسکو عموم اور مطلق ہونی پر حمل کرتی ہو اور اسکی سند سے جب نا امر معروف اور نہی منکر کا سمجہتے ہو یون نہین ہی ایسی کہ مین نے سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق لوگ جب دیکہین ایک چیز خلاف شرع کو پس تغیر نکرین اور منع نکرین اوس سے قریب ہے کہ پکڑے اونکو خدای تعالی اپنی عذاب مین نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نی اور صحیح کیا اوسکو اور بیچ روایت ابی داود کے یون ہی کہ جب دیکہین لوگ کسیکو ظلم کرتی پس نہ پکڑین ہاتہ اوسکا قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو خدای تعالی ساتہ عذاب کے اور اور روایت مین ابی داود کے یہ ہی نہین کوئی قوم کہ عمل کیا جاوی اون مین ساتہ گناہون کی اور قدرت رکہتی ہون وہ قوم اوسکی تغیر کرنی پر پہر تغیر نکرین اوسکو یعنی ہاتہ اور زبان سے مگر قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو اللہ تعالی ساتہ عذاب کے اور اور روایت مین ابی داود کی یون ہی کہ نہین کوئی قوم کہ کیے جاوین اون مین گناہ حالانکہ وہ قوم زیادہ ہون اون لوگون سی کہ کرتی ہین گناہ **ف** یعنی جب ہون وہ لوگ کہ نہین کرتی گناہ زیادہ گناہ کرنیوالون سے اور منع نکرین اون کو گناہون سے تو اللہ سبکو عذاب مین پکڑیگا اسلیے کہ یہی حکم قدرت مین ہی کیونکہ غالب یہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتی ہین قدرت رکہتی ہین کم پر اور اصل مدار قدرت پر ہی کم ہون یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑے الخ یعنے چونکہ ترک کرنی نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اوسکا کیونکہ جائز ہو پس آیت عام و مطلق نہین بلکہ مخصوص اور مقید ہی ساتہ اسکی کہ لوگ اوسکو نہ سنین اور اونمین تاثیر نکری اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش اور مغرور ہو جیسی کہ حال لوگون کا اخیر زمانہ مین ہوگا منقول ہی کہ یہ آیت لوگون نی ابن مسعود کی آگی پڑہی اونہون نی فرمایا کہ یہ زمانہ تمہارا زمانہ اس آیت کا نہین ہے اسلیے کہ اسمین لوگ سنتی ہین اور قبول کرتی ہین ولیکن اخیر مین ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگی اور لوگ نہین سنینگے یہ آیت اونکی آنی کی خبر دیتی ہی اور حدیث ابی ثعلبہ کے کہ آگی آتی ہی وہ بہی دلالت کرتی ہی اس مضمون پر اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ مراد راہ پانی سے اس آیت مین انکار اور نہی منکر ہی اور اس معنی پر یہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سی مراد عذاب عام ہی اور مراد بانفسکم سی مسلمان ہین یعنی لازم پکڑو اپنی پر صلاح آپس کے ضرر نہین کرنیکی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوو گی تم اور گناہون سے منع کرتی رہوگی اور معنے آیت کی یہ ہین کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسون کی گناہون سی پس جب حفاظت کی تمنی اپنی نفسون کے نہین ضرر کرینگی تمکو عاجز ہو وتم امر معروف اور نہی منکر سی گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہوا ساتہ کرنے ممنوعات کی جبکہ راہ یاب ہوئی تم طرف بچنی کی گناہون سی۔

وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ

قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی جریر بن عبداللہ سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہین کوئی شخص کہ ہووی ایک قوم مین کرتا ہوا وہ گناہ قدرت رکھتی ہو وہ قوم اوپر کہ تغیر کرین اوسکو اور غالب ہون اوس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر پونہچاتا ہی انکو اللہ اپنے پاس سی بسبب تغیر نکرنی کی عذاب پہلی اس سے کہ مرین نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی دنیا مین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنی امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین بھی پہونچتا ہی اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہوں کے کہ عذاب ہونا اونپر دنیا مین لازم نہین ؏ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًی مُّتَّبَعًا وَّدُنْیَا مُّؤْثَرَۃً وَّاِعْجَابَ کُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِہٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَّا بُدَّ لَکَ مِنْہُ فَعَلَیْکَ نَفْسَکَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَکُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِیْهِنَّ قَبَضَ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنی نفسون کو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ پاؤ تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مین نے اس آیت سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا ترک کرو ہمین مقتضای اس آیت کے امر معروف اور نہی منکر کو پس فرمایا آنحضرت نی ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتہ امر معروف کی اور منع کرو منکر سی یہانتک کہ جب دیکھی تو ای مخاطب صفت بخل کو لوگون مین کہ فرمان برداری اوسکی کی جاتی ہی اور دیکھی تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہی اور دیکھی تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی آخرت پر اور دیکھی تو خوش کرنا اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنے کو اور رجوع طرف علما کی نکرنا اور مفتی نفس اپنے کا ہونا اور دیکھی تو ایک امر کو کہ چارہ او جدائی نہین ہے تجکو اوس امر سی پس ان صورتون مین لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور رکھہ نگاہ اپنی گو گناہون سی اور چھوڑ دی امر عوام کو اور تعرض نکر اونسی اور گوشہ پکڑ اونسی اسلیے کہ تحقیق آگی تمہاری آخر زمانہ مین ایسی دن آتی ہین کہ اونمین صبر کرنا چاہیے ابتدا ان ایام کی بعد خلفای راشدین کی ہوئی آج کی دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کری اون ایام مین گویا کہ ہاتہ مین لیا انگارہ واسطی عمل کرنی والی کی شریعت اور احکام دین پر اون ایام مین اجر ہی پچاس شخصون کا کہ عمل کرتی ہین مانند عمل اوسکی کی یعنی اونمین سی کہ مبتلا نہین ہین اسکی سی بلا مین اور نہین ہین ان ایام مین کہا صحابہ نی یا رسول اللہ انکی لیی اجر پچاس شخصون کا ہی کہ اونمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصون کا تم مین سے ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** دیکھی تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کری طرف اوسکی خواہش نفس تیری کی صفات بری ہی کہ اگر درمیان لوگون کی آوی تو اور رہو نمین رہی تو نی اختیار بحکم طبیعت کے اوسمین پڑی تو اس صورت مین کنارہ کرنا اون سی لازم ہی کہ برائی مین نہ پڑی تو کذا قال الطیبی اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ معنی یہ ہین کہ مراد لا بد سی سکوت اور اعراض ہے بسبب عاجز ہونی کی نہی منکر سی اور یہ معنی موافق ہین اوسکے کہ بعضے نسخون مین واقع ہوا ہی ہو لا ید لک ساتہ یای تحتانیہ کی یعنی لا قدرۃ لک علیہ کی یا مراد یہ ہو کہ دیکھی تو کار ضروری کہ احتیاج ہے تجکو اوسکی اور چارہ نہین ہی اوس سے اگر امر نہی کری تو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چھوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہ کہ جب دیکھی تو بعضے لوگونکو گناہ کرتی اور ضروری تجکو سکوت بسبب عاجز ہونی تیری کی تو نگاہ رکھہ اپنی نفس کو گناہون سی اور چھوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتہ نفس اپنے کی اور چھوڑ امر لوگون کا طرف اللہ تعالی کی اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی کی اور ہاتہ مین لیا انگارہ یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب صبر کی مانند مشقت صبر کرنیوالی کی اوپر پکڑنی انگاری کی اپنی ہاتہ مین اجر الخ اس حدیث سی فضیلت آخر امت کے

الایمان ہی صحابہ پر اس صفت میں اور اسی سبب سے کہتے ہیں کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہیں ہی اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشاہیر
محدثین سے ہی اس مسئلہ میں کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہے کہ بعد از صحابہ کی کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضے اونکی ہو یا زیادہ اور ساتھ حدیثوں کے کہ بیان
اونکی سمجھی جاتی ہی دلیل لایا ہی اور مختار جمہور کا خلاف اسکی ہی اور خلاف اسکا اون صحابہ میں ہی کہ ایمان لائی ہیں اور اپنی وطن کو چلی گئی اور
زیادہ اس سے صحبت نہیں رکھی نہ وہ اصحاب کہ اونہوں نے صحبت فرمائی حضرت سے رکہی اور شب و روز خدمت میں تہی اور آثار و انوار صحبت کے
جمع کیے تہی اور باوجود اسکی شرف صحبت تمام صحابہ میں باقی ہی اور اس فضیلت میں کسیکو اونکی ساتھ مشارکت نہیں ہی اور قوت القلوب میں
کہا ہی کہ ساتھ ایک نظر کی اوپر جمال مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑتی وہ کچہ کہلتا ہی اور وہ کاربراری ہوتی ہی کہ اوروں کو ساتھ چلوں کے
حاصل نہو واللہ اعلم ۱۲ ع ح **وعن** أبي سعيد الخدري قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا بعد العصر فلم يدع
شيئا يكون إلى قيام الساعة إلا ذكره من حفظه ونسيه من نسيه وكان فيما قال إن الدنيا حلوة خضرة وإن الله
مستخلفكم فيها فناظر كيف تعملون ألا فاتقوا الدنيا واتقوا النساء وذكر أن لكل غادر لواء يوم القيامة بقدر غدرته
في الدنيا ولا غدر أكبر من غدر أمير العامة يغرز لواؤه عند استه قال ولا يمنعن أحدا منكم هيبة الناس
أن يقول بحق إذا علمه وفي رواية إن رأى منكرا أن يغيره فبكى أبو سعيد قال قد رأيناه فمنعتنا هيبة الناس أن نتكلم
فيه ثم قال ألا إن بني آدم خلقوا على طبقات شتى فمنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت مؤمنا ومنهم من يولد
كافرا ويحيى كافرا ويموت كافرا ومنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت كافرا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا
ويموت مؤمنا اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا کہڑی ہوئی ہم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانی کو بعد عصر کی پس نہیں چہوڑی
کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کی کہ ہونی والی تہی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اوسکو یاد رکہا اوسکو جس شخص نے کہ یاد رکہا اور بہول گیا اوسکو جو بہول گیا
یعنی احوال و اسرار تہا بعضوں نے یاد رکہا اور بعضوں نے فراموش کیا اور تہا بیچ اوس چیز کی کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہے
تمکو دنیا میں پس دیکہنی والا ہی کیونکہ عمل کرتی ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سی اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق واسطی ہر توڑنی والے
عہد کی نشان کہڑا ہوگا دن قیامت کے موافق عہد شکنی اوسکی کی دنیا میں یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی وتنا ہی نشان بلند و نمایاں ہوگا تا پہچانا جاوے
بسبب اوسکے روز قیامت کے اور ہر باعث حق و باطل کی لیے نشان ہوگا تا اوس سے پہچانا جاوے اور نہیں ہی کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی ہی گاڑا
جاویگا نشان اوسکا نزدیک مقعد اوسکی کی یعنی واسطی ذلت و فضیحت اوسکی کی فرمایا آنحضرت نی اور نہ باز رکہی کسی کو تم میں سے ڈر کہنی بات حق کی سے جبکہ جانے
حق کو یعنی چاہیے کہ کلمۃ الحق کہنی میں خوف و ملاحظہ کسیکا نکری اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر وہان بہی کہی اولی ہی اور ایک روایت میں ہے یعنی بجائے
کہنی حق کی سی الخ یہ عبارت ہے کہ منع نکری کسیکو ہیبت لوگوں کی جب دیکہی خلاف شرع تغیر کرنی اوسکی ہی پس روئے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکہا ہمنے
خلاف شرع کو پس باز رکہا ہمکو ہیبت لوگوں کی نی بولنی سی اوس میں پہر فرمایا پیغمبر خدا نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی اوپر جماعتوں مختلفہ
اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی پس بعضی اون میں سی وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتی ہیں مومن اور زندہ رہتی ہیں یعنی تمام عمر میں وقت سن تمیز سی آخر عمر تک
مومن اور مرتی ہیں مومن اور بعضی اون میں سی وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتی ہیں کافر اور زندہ رہتی ہیں کافر اور مرتی ہی کافر اور بعضی اون میں سے
وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتی ہیں مومن اور زندہ رہتی ہیں مومن اور مرتی ہیں کافر اور بعضی اون میں سی وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتی ہیں کافر اور زندہ
رہتی ہیں کافر اور مرتی ہیں مومن **ف** دنیا شیرین ہے کہ مذاق طبیعت میں مزہ اوسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ اہل ظاہر کی آنکہوں میں خوش صورت اور سکے

یعنی حضرت نے ... کہا ہی اور ہلاک علاوہ سے نکہا اور جیسا کہ اللہ تعالی نے وہی ... اور یاد رکہا اور جیسا کہ ... سے بہلا دیا اور سمجہی مرد اور اسکی ... بہیلائے ... سے ساتہ نشان ہو سکے اور جہان پہچان سکے ۱۲ ... یعنی عظمت اور شوکت اور خوف اور محبت اونکی ۱۲

سبز ہیا اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ عرب چیز نرم کو خضر اور کہتی ہین بسبب مشابہ ہونی کی ساتھ خضراوات یعنی سبزوالی ترکاریون اور ترکاریون کی بیچ جلدی جاتی رہتی اور کم ٹھیرنی کی اور اسمین بیان ہی مکر اور غدر دنیا کا کہ لوگون کو ساتھ لذتون اپنی شہوتون کی ذبہ اور حسن وجمال لمعہ اپنی کی فریفتہ کرتی ہی اور فنا ہوجاتی ہی اور خلیفہ کرنی والا ہی معنی اسکی یہ ہین کہ اموال تمہاری حقیقت مین نہین ہین تمہاری بلکہ مالک اللہ کی ہین اور تم خلیفہ اور وکیل اوسکی ہو تصرف مین انکی یا یہ معنی ہین کہ کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگون کا کہ پہلی تم سی تھی زمین مین اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی پاس تھا پس دیکھنی والا ہی کہ کیونکر عمل کرتی ہو اور کسطرح تصرف کرتی ہو اموال و املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتھ احوال گذری ہوون کی اور تصرف کرتی ہواون کی اموال مین اور بچو دنیا سی یعنی زیادتی دنیا سی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نفع ہو آخرت مین اور بچو عورتون یعنی اونکی مکر و فریب سی اور محبت سی کہ باعث ہو اوپر جمع کرنی مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی سی اور مراد امیر عامہ سی متغلبی ہی کہ غالب ہوا ہی امور مسلمانون پر اور راونکی شہرون پر اور عام لوگون نی اوسکو امیر کیا اور شتیبان اوسکی ہوئی بغیر مشاورت خواص کی اور اہل حل و عقد کی کہ علما اور اراکین وقت ہین اور ابوسعید جو روئی کلام کو ذکر کر تو غرض اونکی یہ تھی کہ ہم ہی اولویت ترک ہوئی والا او نہون نی ہی عمل کیا تھا بعضی حدیثون پر کہ جن مین اجازت تھی سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پہ درصورت عاجز ہونی اور زمانہ ضعف ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تھی باوجود کمال قوی ہونی اپنی کی دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکھتی تھی اظہار حق کی نسبت اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کی تو وای ہی برحال ہماری کہ سلاطین و امرا کا حال ایسا ہی خراب ہے اور علمای عاملین کم ہین اور کثرت ہی حاکمون ظالمین کے اور جہلا کی او مشائخ ریاکارون کی انا للہ وانا الیہ راجعون اسمین شک نہین ہے کہ یہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بقضا اور سکوت اور بیٹھی رہنی گھرون کا ہی اور قناعت کرنی کا قوت لایموت پر اور پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن ماں باپ کی ماں پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنون کی بیچ پیدا ہوتا ہی یہ اسلیے کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان کی اوسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم الٰہی کی اوسکی حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنی کافر ماں باپ سی پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار مین پس یہ منافی نہین ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرة اسلیے کہ مراد اس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہو کوئی مانع بواعث گمراہی سی جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کی ہی و الا بعضے ان مین سی پیدا ہوتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن اور بعضے ان مین سی پیدا ہوتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور شاید کہ یہ دونون قسمین نہین ذکر کین اس لیے کہ مقصود اس سے یہ ہی کہ اعتبار خاتمہ کا ہی اور وہ جانا گیا اوس سی کہ ذکر کیا گیا اجمالا الخ **قال** وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَسَاءَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ

هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم میں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے غضب میں
جلد جاتا رہے میں یعنی تھوڑی چیز میں جلدی غصہ میں آجاتا ہے لیکن جلدی جاتا بھی رہتا ہے پس ایک دونو میں سے بدلی دوسری کی ہے یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری
ہے اور جلد جاتے رہنا خصلت اچھی ہے پس اچھی خصلت مکافات بری کی کرتی ہے پس شخص مستحق مدح کا نہیں مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بیچ بیچ میں ہے واسطے برابر ہونے دونوں حالتوں کے
اسمیں پس حق اوسکے حق میں کہا جاوے گا کہ یہ بہتر ہے لوگوں میں اور نہ کہا جاوے گا کہ برا ہے اونمیں اور بعضا اونمیں سے وہ ہے کہ ہوتا غصہ دیر میں اور رہتا ہے غصہ دیر میں
پس یہاں بھی ایک ان دونوں خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسری کی یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر میں اچھا ہے لیکن دیر میں جانا برا ہے یہاں بھی بین بین ہے اور
بہترین تمہارے وہ ہیں کہ دیر کر غصہ آوے اور جلد جاتا رہے اور بدتر تمہارے وہ ہیں کہ جلد آوے غصہ اور دیر کر جاوے فرمایا حضرت نے بچو تم غصہ کرنے سے
اسلیے کہ وہ ایک آگ ہے روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدت جبلیہ جلتی ہے مانند انگارہ آگ کے کہ پوشیدہ ہے بیچ انگیٹھی نفس کے اوپر دل ابن آدم کی یعنی غالب ہے
اوسپر وقت غلبہ غصہ کی کہ عقل کو وہاں مجال تصرف نہیں کیا نہیں دیکھتے تم طرف پھولنے رگوں گردن غصہ والے کی اور سرخی آنکھوں اوسکی کی یعنی یہ اثر حرارت
اور اوٹھنے بخارات غلیظہ کا ہے اور وہ سبب پھولنے رگوں کا ہوتا ہے جیسکہ پایا جاتا ہے یہ وقت حرارت طبیعت کی تپ میں پس ظاہر عنوان باطن ہے
پس جو شخص پاوے کچھ اسمیں سے یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیے کہ لیٹ جاوے پہلو پر اور لگ جاوے ساتھ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرت نے قرض کا یعنے احوال
واقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم میں سے وہ ہے کہ اچھا ہوتا ہے ادا کرنے میں یعنی جبکہ ہوتا ہے اوسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہے
قرض واسطے اوسکے یعنی کسی پر سختی کرتا ہے طلب کرنے میں یعنی نہیں رعایت کرتا ادب کے اور ایذا دیتا ہے اوسکی تقاضا کرنے میں اور تشدد کرتا ہے طلب کرنے
میں پس یہ شخص اوسکی ادا میں تو نیک ہے اور طلب میں بد پس ایک ان دو خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسری کی اور بعضا اونمیں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے بُرا ادا
کرنے والا دین کا اور اگر ہوا اوسکا کسی پر اچھی طرح اور سہولیت سے طلب کرتا ہے یعنی پس اوائے دین میں بد ہے اور طلب میں نیک پس ایک ان دو خصلتوں
میں سے مقابل ہے دوسری کی اور بہتر تمہارے وہ ہیں کہ جب ہووے اونپر دین اچھی طرح ادا کریں اور اگر ہووے انکا کسی پر اچھی طرح طلب کریں اور بدترین تمہارے وہ
لوگ ہیں کہ جب ہووے اونپر دین بری طرح ادا کریں اور اگر ہووے انکا کسی پر سختی کریں اوسکی طلب کرنے میں آنحضرت نے خطبہ میں نصیحتیں بیان فرمائیں
یہانتک کہ جسوقت ہوا آفتاب کبھو کی درختوں کی سروں پر اور دیواروں کے کناروں پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں
باقی رہا ہے زمان دنیا سے بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہے اوس سے مگر جیسکہ باقی رہا ہے اس دن تمہارے سے بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہے اوس سے نقل کے
یہ ترمذی نے **ف** وقت آنے غصہ کے لیٹ جانے کو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آوے اوسکو کہ اصل میری مٹی ہے مجکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے
اور اس لیٹ جانیکو بہت دخل ہے دفع غضب میں **وَعَنْ** أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ابی البختری سے کہ نقل کی ایک شخص سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیوں میں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہونگے لوگ یہاں تک کہ بہت ہوں گناہ
اور عیب اونکی ذاتوں اونکی سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ یعذروا ساتھ پیش ہے اور جزم عین اور زیر ذال کی اعذار سے صراح میں ہے کہ اعذار
بہت یا عیب و گناہ ہوتا اور قاموس میں ہے اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کی یہ ہے کہ اعذار بمعنی سلب عذر اور ازالہ اوسکی کی ہے اور جب
کسیکے گناہ اور عیب بہت ہووے بیچ عذاب کرنے حق تعالی کی اوسکو اور منع اور نہی کرنے لوگوں کی اوسکو منکرات سے جا نہیں عذر رہی پس اوسنے
بسبب کثرت گناہوں اور عیوبوں کی سلب اور ازالہ عذر کا کیا اور اعذار بمعنی صاحب عذر ہونے کی بھی آتا ہے اور یہ معنی بھی یہاں درست آتے ہیں یعنے
ہلاک نہونگی لوگ یہانتک کہ واسطے رفع نسبت گناہ کی اپنی طرف سے تاویل میں پڑے ہیں اور عذر فاسد پیدا کریں اور بعضی روایتوں میں یعذروا ساتھ

ترک کی ہی آیا ہی عذر سی ساتھ ربعین کی یعنی معذور رکھنا اونکا اسکی یہ ہین کہ ہلاک نہوونگی لوگ یہان تک کہ معذور رکھین ملامت کرنیوالون اور
نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سی یعنی ملامت کرنیوالی اونکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنی بین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی یہ ہونا
تو ہوونگا یہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بر تقدیر کرنی گناہون اور خلاف شرع کی ہی کہ بسبب کے محل جواز منع اور نہی کی اونسی ہو وے گا **وعن عدی**
بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا اَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ
عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عدی بیٹی عدی کندی کی سی کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہماری نی
کہ اونی سنا دادا میری سی یعنی عمیرہ کندی سی کہ کہتا تھا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب
کرتا اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنے بعضون اونکی کی یعنی اگر بعضی قوم مین سی گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین کرتا یہان تک کہ دیکہین اکثر
خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکہتی ہون اوسکی تغیر کرنی پر پس نہ تغیر کرین اوسکو پس جب کرین اکثر
اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کی عذاب کری گا خدای تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یعنی
بعضون کو بسبب کرنے گناہ کی اور اکثرون کو بسبب انکار کرنی اور منع کرنی کی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ
فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ
كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطِرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى
الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور ہفتہ کی شکار کرنی مین اور سوا انکی مین منع کیا اونکو
علما اونکی نی یعنی اول پس نہ باز آئی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چہوڑا ممنوع چیزون کو پس ہمنشینی کی اونکی علما نی اونکی بیچ مجلسون
اونکی کی یعنی گنہگارون کی اور ہم نوالہ و ہم کاسہ ہوی اونکی یعنی مداہنت کی اور آپس مین اختلاط رکہا پس خلط کیی خدای تعالی نی اور آمیز
ملائی دل بعضون اونکی کی ساتھ بعضون کی پس لعنت کی اللہ تعالی نی اون کو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تہی اور جو ساکت اور مصاحب رہتی
تہے اونکی اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹی مریم کی یہ لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنی اور تجاوز کرنی اونکی کی تہی حدون سی یعنی بسبب اسکی کہ
کہینچا اونہون نی گناہون کو طرف کفر کی ساتھ حلال جاننی اور مانند اونکی کی اور بسبب اضے ہونی کی گناہون سی اور بسبب اچہا جاننی گناہون کے
کرنیوالون اونکی سی کہا ابن مسعود نی پس اٹہ بیٹہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہی تکیہ کیی ہو یعنی پہلو پر یا پشت بہ تکیہ بیٹہی ہوئی تہی پہلی اسکی پس
تکیہ چہوڑ کر سیدہی ہو بیٹہی واسطی اہتمام کلام کی پس فرمایا نہین نجات پاتی کی تم عذاب سی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہے
یہانتک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور ایک روایت ابو داؤد کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت نی یون نہین ہی کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سی باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہوا دو سی بات اچہی اور منع کرو
بری بات سی اور پکڑو ہاتہ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر یہ روکنا یہ کنایہ کار کرو یا البتہ ماری گا اور خلط

کری گا اللہ تعالی دل بعضون تمہاری کی بعضون پہ پہر لعنت کری گا اللہ تمکو جیسیکہ لعنت کی بنی اسرائیل کو بیچ ہونی اونکی کفر اور گناہون پہ یعنی ایک امر ان دونون
مین سی ہونی والا ہی قطعًا **ف** جملہ ضرب اللہ الخ کا ترجمہ ملا علی اور شیخ نی تو یہی لکھا ہی جو لکھا گیا اور ملا علی نی ابن ملک سی یہ نقل کیا ہی کہ لفظ
بیعض مین ب سببیت کی لیی ہی یعنی سیاہ کیی اللہ نی دل اونکی کہ نہین گناہ کیا تھا اونہون نی بسبب نحوست گناہگارون کی پس ہو گئی دل سبہون کے
سخت اور دور قبول کرنی حق اور خیر اور رحمت کے بسبب گناہون اور مخالطت بعض اونکی کی بعض سی **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ
خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَھُمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَا یَعْمَلُوْنَ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکھا مین نی شب معراج مین کتنے ایک شخصون کو کہ کترے جاتی ہین ہونٹ اونکی آگ کی مقراضون سی کہا مین نی کہ کون ہین
یہ ای جبرئیل کہا کہ یہ لوگ علما اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کی کہتی تہی لوگون کو ساتہ نیکی کی اور بہولتی تہی اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل
نکرتی تہی اور لوگون کو حکم کرتی تہی عمل کرنیکا نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین آیا ہے
کہا واعظ ہین تیری امت مین سے وہ کہتی تہی وہ چیز کہ نہین کرتی تہی اور پڑہتی تہی کتاب اللہ اور نہین عمل کرتی تہی **ف** یہ سزا بسبب عمل
نکرنی اونکی کی ہوگی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ الخ اور جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی وَیْلٌ لِّلْجَاھِلِ مَرَّۃً وَّوَیْلٌ
لِّلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مشہور مین اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَالِمٌ لَّمْ یَنْفَعْہُ اللّٰہُ بِعِلْمِہٖ **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَۃُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاُمِرُوْا اَنْ لَّا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا
لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سی روٹی اور گوشت اور حکم کیی گئی یہ کہ نہ خیانت کرین
یعنے ساتہ قصد کہانی بہتر کی یا اکثر کی غیر اپنی سی اور نہ ذخیرہ کرین واسطے کل کی یعنی واسطے دن کی کہ پیچہی آوی خوان کی اوترنی کے دن سے
پس خیانت کی اونہون نی اور ذخیرہ کیا اور اوٹہا رکہا کل کی لیی پس تبدیل کی گئین صورتین اونکی بندر اور سور نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
ظاہر یہ ہی کہ بڈہی اونمین کے بصورت بندرون کی ہوئی اور جوان بصورت سورون کی ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ تُصِیْبُ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِھِمْ
شَدَائِدُ لَا یَنْجُوْ مِنْہُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَجَاھَدَ عَلَیْہِ بِلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَقَلْبِہٖ فَذٰلِکَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَہُ
السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَصَدَّقَ بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَسَکَتَ عَلَیْہِ فَاِنْ رَّاٰی مَنْ یَّعْمَلُ الْخَیْرَ
اَحَبَّہٗ عَلَیْہِ وَاِنْ رَّاٰی مَنْ یَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَہٗ عَلَیْہِ فَذٰلِکَ یَنْجُوْ عَلٰی اِبْطَانِہٖ کُلِّہٖ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شان یہ ہی کہ پہنچین گین امت میری کو اخیر زمانہ مین اونکی بادشاہون سی بلائین اور سختیان یعنی دین کے
یا دنیا کی یا دونون کی نہین نجات پاوی گا اوس بلا سی یا اوس بادشاہ سی کہ وہ بلا اوس سی پہنچی مگر وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کو یعنی نہین خلاصی
پانی کا بیچ زمانہ اوس سلطان مشابہ شیطان کی مگر وہ شخص کہ جمع کیا اوسنی درمیان علم وعمل کی اور کمال اور تکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتہ تفصیل
اوسکی کی اصول وفروع سی اور عمل کیا واسطے نفس اپنے کی اوپر اوس چیز کی کہ مقتضے ہی اوسکو امر شرع پس جہاد کیا اوپر حاصل کرنی اعلاء دین

۱ ترجمہ کہا جبرئیل نی یہ خطیب ہین تیری امت کی حکم کرتی تہی لوگون کو ساتہ نیکی کی اور بہولتی تہی اپنی نفسون کو ۱۲
۲ ترجمہ ویل ہی واسطے جاہل کی ایکبار اور ویل واسطے عالم کی سات بار ۱۲
۳ ترجمہ سخت تر لوگون کا عذاب بیچ دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ نفع نہ دیا اللہ نی اوسکو ساتہ علم کے
۴ یعنی عمل کیا ۱۲
۵ جمع ہی تفسیر سے کی ۱۲
۶ ... ۱۲
۷ ... بلند کرنا ۱۲

خدا کی ساتھ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت کے بیان کی اور ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکو قدرت قوت کی و ساتھ دل اپنی کی یعنی دل اسی برا جانا

وقت عجز کی پس یہ وہ شخص ہے کہ پہلی پونچا واسطی اوسکی کمال ثواب او نیکبختیان اچہی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین

خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سی پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو یعنی جہاد کیا ساتھ دل اور زبان کی نہ ہاتھ کی پہلا سعادتمند ہوا ساتھ قرینہ

مقابلہ کی چونکہ تصدیق کار دل کا ہی اور زبان ترجمان اوسکی ہی تعمیم کی اون وہی ساتھ تصدیق کی کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا

نی الجملہ پر خاموشی قبول کی اوسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کی پھر بیان کیا حال صفت اوس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہی یہ وہ شخص کو کہ کام

نیک کرتا ہی دوست رکھتا اوسکو بنا بر اوسکی اور اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی اوسکو بنا بر اوسکی پس یہ شخص نجات

پاتا ہی بنا بر پوشیدہ رکھنی اپنی کی محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنی دین اسد تعالی کا پہچانا اور سخت ہوا دین

خدا میں پس پہنچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کی ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سی اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا

دین اسد کا اوسنی پہچاننا اور سکوت کیا پس کوشش کی اوسمین مگر بقدر ایمان اپنی کی کہ مکروہ رکھنا دل سی ہی اور یہی مراد ہے حدیث مین

فذلک اضعف الایمان پس یہ تینون قسمین مردون عارف اور پہچاننی والون دین کی ہین بتفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط

اور تیسرا ظالم جیسیکہ آیہ کریمہ مین ہی فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ تیسری کو بسبب ادنی تقصیر کی ظالم فرمایا اور دوسری کو

میانہ وار اور اول کو سابق اور یہ تینون برگزیدہ درگاہ کی جیسیکہ اول آیت مین فرمایا ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ الآیۃ

اور سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہین ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہین کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر مین یعنی سبقت لے گیا ہی لوگون پر

اس کام مین پس حاصل یہ کہ شخص سابقین بالخیرات سی ہوا کہ سبقت لے گیا حاصل کرنی سعادتون دنیا اور آخرت مین اور بشارتون مین ساتھ جزا اور

ثواب کے اور توفیق طاعت عبادت مین اس مین اشارہ ہے طرف قول اسد تعالی کی وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ یعنی جمع کرنیوالی درمیان مراتب کمال اور تکمیل کے اور

درجات علم وعمل کی اور تعلیم کی أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ یہ لوگ مقرب خدا ہین **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِ اقْلِبْ مَدِينَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ فِيهِمْ عَبْدَكَ

فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ اور روایت ہے

جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اسد علیہ وسلم نی کہ وحی بہیجی اسد عز وجل نی طرف جبرئیل علیہ السلام کی یہ کہ اولٹ دی شہر ایسے

اور ایسے کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی ہی مع اہل اوسکی کی پس کہا جبرئیل نے ای رب میری تحقیق اون لوگون مین بندہ تیرا ہی فلانا

کہ نہین گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اسد تعالی نی اولٹ اوس بستی کو اوسپر اور اونپر اہلی کہ مونہہ اوس بندہ کا نہین متغیر ہوا

بسبب میری اور بسبب دین میری کی ایک ساعت بہی **ف** حاصل یہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالی گناہ کی ایک

ساعت کبہی اور بعضی فرماتی ہی کہ اگر ایکبار بہی غصہ ہوتا اسد کے لیی تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کی **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَا لَكَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُلَقَّى حُجَّتَهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي

شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اسد علیہ وسلم نی کہ تحقیق اسد عز وجل پوچھی گا بندہ سے دن قیامت کے پس فرماوی گا کیا ہوا

تجکو جب دیکہا تونی ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تونی اوسپر یعنی تغییر نکیا تونی اوسکو اپنی زبان اور ہاتھ سی فرمایا پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نی پس

سکھایا جاویگا وہ حجت اپنی یعنی عذر پیچ ترک کرنی انکار کی جبکہ ارادہ کریگا اللہ اوسکی نجات دینی کا پس کہیگا ای رب بیشک ڈرا میں لوگوں سی یعنی انکی تعدی سی پس نہ تغیر کیا سکا زبان اور ہاتھ سی اور امید رکھتا تھا میں تیری عفو و مغفرت کی نقل کین بیہقی نی یہ تینوں حدیثیں شعب الایمان میں ف اس میں اقرار ہی اپنے گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اعتماد ہی کرم رب پر کہا طیبی نی احتمال ہی یہ کہ ہو یہ اوس شخص کے حق میں کہ ڈرتا ہو لوگوں کی دبدبہ اور غلبہ سے اور نہ قدرت رکھتا ہو اوسکی دفع کرنی کی اپنی نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سی اگر بسبب غلبہ اور دبدبہ لوگوں کی نکر سکی تو جائز ہی اور امید عفو کی ہی اوسمیں کہ ذکر الطیبی والشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرع میں پس نہیں عتاب کیا جاویگا اوسپر اور نہیں محتاج ہی سکھانی حجت کا بلکہ یہ اوسکی حق میں ہی کہ تصور کیا اوسنی فی الجملہ پس الہام کریگا اوسکو اللہ یہ معذرت

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُوعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ إِلَّا لُزُومًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھ میں ہی کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیے جاوینگے یعنی بصورت آدمیوں کی مانند تمام اعمال کی کہڑی کیے جاوینگی واسطی لوگوں کی یعنی اونکی کہ کیا ہی انکو دن قیامت کے پس اچہا مشروع بشارت یعنی خوشخبری دیگا اپنی یاروں کو یعنی اپنی عمل کرنیوالوں کو اور وعدہ دیگا اونکو بہلائی کا اور برا خلاف شرع پس کہیگا یعنی اپنے یاروں کو دور رہو مجہسے اور نہیں طاقت رکہینگے یہ واسطی اوسکی یعنی اوس سی جدا ہونی کی مگر لگنا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** یعنی جدا اوس سی نہیں ہوسکتی کی یعنی عذاب جو اوسپر مترتب ہی اس سے الگ نہیں ہوسکنی کی اور حاصل یہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگی اچہی صورتوں میں اور خوشبودار قبر میں اور اسی طرح دن قیامت کے اور اعمال بد خلاف اوسکی اور لفظ تنصبان ساتھ صیغہ مؤنث کی ہی اوپر بنا مجہول کی اور ایک نسخہ میں ساتھ صیغہ مذکر کی اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ ت خلیقتہ میں تانیث کی لیے نہیں بلکہ مبالغہ کی لیے ہی اور معنی یہ ہیں کہ یہ دونوں نوع ہیں مخلوقات سی کہ ظاہر ہونگی لوگوں کی لیے ١٢

كِتَابُ الرِّقَاقِ

کتاب ہے رقاق کا **ف** رقاق جمع رقیق کے ہی بمعنی بمعنی نرم کی یعنی اس کتاب میں حدیثیں ایسی مذکور ہیں کہ اونکے سننے سے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہیں دلمیں کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت اون سی حاصل ہوتی ہی ١٢

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتیں ہیں کہ فریب اور ٹوٹا کہائی ہوئی ہیں انمیں بہت آدمی تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی ان دو نعمتوں میں بہت لوگ ٹوٹی میں پڑ رہی ہیں کہ قدر انکی نہیں جانتی اور مفت ہاتھ سی دیتی ہیں اور بیچ معاملہ اونکی کی نفس سے فریب کہاتی ہیں جیسی کہ بیچ معاملہ بیع و شرا کی کوئی فریب کہاتا ہی اور متاع کو مفت ہاتھ سی دیتا ہی اور زیان زدہ ہوتا ہے وہ دو نعمتیں یہ ہیں صحت بدن امراض سی اور خالی ہونا وقت کا مشاغل سے اور تشویشات سی پس قدر ان نعمتوں کی لوگ نہیں پہچانتی یعنی کار آخرت نہیں کرتی ان میں اور فرصت کو غنیمت نہیں جانتی جسوقت کہ بیمار ہوں اور ساتھ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کی گرفتار ہوں قدر انکی جانیں جیسکہ کہا ہی علما نی النعمۃ اذا فقدت عرفت ١٢ معنے اسکی یہ ہیں کہ نہیں پہچانتی قدر ان نعمتوں کی بہت لوگ کہ نہیں کرتی انمیں ایسے اعمال بیچ دونوں معاش کے کہ محتاج ہونگی اونکی آخرت میں اور نادم ہونگی اور بیفصل لعب کرنی عمروں اپنی کی وقت جاتی رہنی اونکی کی اور نہیں نفع دیگی اونکو ندامت جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وذلک

پہونچی انکو اون اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری اونپر اس حال مین کہ نہین یاد کیا اونہون نے
اللہ کو اوسمین ؏ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ
اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مستورد بیٹی شداد کی سی کہ کہا اونہی نے کہ سنا مین نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی قسم ہی خدا کی نہین ہی مثال دنیا کی یعنی اوسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کی یعنی نعمتون اور ایام
اوسکی کی مگر مانند ڈالنی ایک تمہاری کی اونگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیی کہ دیکھی ساتھ کسی چیز کی پہرتی ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی کس قدر
پانی اوسمین لگیا تاہی دریا مین سی کچہ نہین لگتا سوای رطوبت یا ایک دو قطرہ کی پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر ہی بہ نسبت آخرت کی اور یہ بہی تمثیل
ہی واسطی سمہانی لوگون کی والا متناہی کو غیر متناہی کی ساتہ کچہ نسبت نہین قطرہ مین کہ دریا سے نکلتا ہی باوجود قلت وحقارت کی کچہ نسبت
رکہتا ہی دریا سی اور دنیا آخرت سی اسقدر بہی نسبت نہین رکہتی ہی ؏ حاصل یہ کہ نہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور ہو اور نہ اوسکی تکالیف
وتنگی پر جزع فزع اور شکوہ کری بلکہ کہی اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ کہ حضرت نے اسکو فرمایا ہی ایک بار دن احزاب کے اور ایکبار حجۃ الوداع مین
پہر جانی کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہی اور دنیا ایک ساعت ہی پس صرف کری اوسکو طاعت مین ؏ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللّٰهِ
لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک بکری کے
بچہ چہوٹی کان والی یا بن کان والی یا کان کٹی مری ہوئی پر پس فرمایا کون تم مین دوست رکہتا ہی کہ یہ ہوی اوسکی لیی بدلی ایک درہم کی یعنی کوئی
ہی تم مین سے کہ اسکو ایک درہم کو خریدی پس عرض کیا صحابہ نی کہ نہین دوست رکہتے ہم کہ ہماری لیی یہ ہو بدلی کسی چیز کی فرمایا آنحضرت نی قسم ہے
خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتہ تمام انواع لذات اپنی کی بہت ذلیل ہی نزدیک خدا کی اس بکری کی بچہ سی نزدیک تمہاری نقل کی یہ مسلم نی **ف** مقصود
اس سی بی رغبت کرنا ہی دنیا سی اور رغبت دلانی ہی عقبی مین اسلیی کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ بنا بر اوس چیز کی کہ روایت کیا ہی اوسکو بیہقی نی حسن سے
بطریق ارسال کی جیسیکہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اسمین یہ ہے کہ محبت کہنی والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین ہوتا ہی اوسکی
اعمال مین دخل غرضون فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین مقصود ہوتی ہی اوسکو آخرت چنانچہ اسی لیی کہا ہی بعضون عارفون نے
صاحبان یقین سے کہ جسنی دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرسکینگے اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کرسکینگے اوسکو تمام مفسد ؏ وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قید خانہ ہی مومن کا اور بہشت ہے کافر کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی دنیا مشابہ قید خانہ کی ہی
مسلمان کیلیے کہ محنت اور شدت دیکہتا ہی اوسمین او رمنہیات سی اپنی تئین بچاتا ہی اور مشقت طاعات کا تحمل ہوتا ہی یا تنگ ہی میدان دنیا
اور سکونت اوسمین اسلیی ہمیشہ چاہتا ہی کہ اوس سی نکلی اور میدان ملکوت مین جولانی کری اور بمنزلہ بہشت کی ہی کافر کی لیی کہ ساتہ لذتون
اور شہوات کے اوسمین مشغول ہے اور نہین چاہتا اوس سی نکلنا اور بعضی کہتی ہین مراد یہ ہی کہ دنیا مانند قید خانہ کی ہی مومن کیلیے بہ نسبت اون ثوابون
اور نعمتون کے کہ طیار کی گئی ہین اوسکی لیی آخرت مین اور مانند بہشت کی ہی کافرون کی لیی مقابلہ مین اوس عذاب دردناک کی کہ تیار کیا گیا ہے
اوسکی لیی آخرت مین یعنی مومن ہر چند کہ دنیا مین ناز و نعمت مین رہی ہنوز کم ہی ہی اور آخرت مین بہتر اس سے پاویگا اور کافر ہر چند محنت و شدت
دیکھی دنیا مین آخرت مین بدتر حال اوسکا اس سے ہوگا ؏ مشہور ہے کہ ایک یہودی نی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکہکر کہا کہ تمہاری نانا صاحب نے

جو کہا ہی الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر کیونکہ صادق آوی یہ نسبت میری اور تمہاری تم تو گھوڑی پر چلی جاتی ہو اور چین مین رہتی ہو اور مین ہر طرح طرح کی تکالیف فقر و فاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپ نی یہی جواب یا جو بقول بعض کی نقل کیا گیا ہو مولف **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن تمام بھلائیان بسبب اوس نیکی کی دنیا مین یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذلک نعمتین اور بدلہ دیا جاوی گا بسبب اوسکی آخرت مین اور کافر پس کہلایا جاتا ہی یعنی دیا جاتا دنیا مین بسبب نیکیون کی کہ کین ہین واسطی اللہ کی یعنی کہلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند انکی کی یہانتک کہ جب پہونچی گا طرف آخرت کی نہوگی اوسکی لیی نیکی کہ جزا دیا جاوی بسبب اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت مین جنت اور ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا مین بہی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق مین اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراخ خاطر اور سلامتی آفات و ناگوار چیزون سی اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیی تو بدلہ اوسکا تمام دنیا ہی مین پایا جاتا ہی اور آخرت مین اوسکا بدلہ نہین دیکہتا اور اوسپر ثواب نہین پاتا اور مقتضی مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیون کا دنیا مین ساتہ انواع محنت اور مشقت اور بلاؤن کی یہانتک کہ جب پہونچی گا آخرت مین نہین ہوگی اوسکی لیی برائی کہ عذاب پاجاوی اوسپر اور مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہی احمد اور ابن حبان نی کہ جب نازل ہوئی یہ آیت من یعمل سوء یجز بہ کہا ابوبکر نی کہ کون نجات پاوی گا ساتہ اسکی یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ بخشی اللہ تجکو ای ابوبکر کیا نہین غمگین ہوتا تو کیا نہین رنج اوٹہاتا تو کیا نہین بیمار ہوتا ہی تو کیا نہین پہونچتین تجکو بلائین کہا اونہون نی ہان یا رسول اللہ فرمایا یہ وہ چیز ہی کہ بدلا اور سزا دیے جاتی ہو تم ساتہ اوسکی اور ترمذی اور ابن جریر نی روایت کیا ہی کہ مصیبتین اور جزا ہین دنیا مین حرج **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈہانکی گئی ہی آگ دوزخ کی ساتہ شہوتون اور لذتون کے اور ڈہانکی گئی ہی جنت ساتہ سختیون اور مشقتون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی مگر نزدیک مسلم کی لفظ حُفَّتْ کا ہی معنی گہیری جانی کی بدلی حُجِبَتْ کی **ف** یعنی جب ہم مداومت کرینگی طاعات و عبادات پر اور بیچ صبر کرنیکی شہوات و لذتون سی سختی دیکہین اور مشقت کہینچین بہشت کو پہونچین گے اسلیی کہ جو چیز کہ پردہ مین ہوتی جب تک نہ پہونچین اوسکو درمیان سی اوٹہا وین وہ چیز ظاہر ہوگی پس چونکہ بہشت بیچ پردہ مشقتون کی ہی اول مشقتونکو پہونچین اور اونہین اوپر اوٹہاوین پس پیچہی گذر کر بہشت کو پہونچین گے اور اسی طرح شہوات یعنی خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات کو پہونچین اور اونکی مرتکب ہون دوزخ کو پہونچین گے اور مراد شہوات سے شہوات حرام ہین مانند شراب اور زنا اور غیبت و مانند انکی کی و الا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب آنی آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہے مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سی روکتا ہی اور اسی جگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پہونچین اور اوس مین دراوین معرفت حق کو پہونچین فافہم **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ

اِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دنیا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مالکو اپنی معبود جبار کی رضا پر اسطرح کہ لیتا ہی اسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہین صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف مین حاصل یہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہوا اور جمع کرتا ہی اوسکو اور بخل کرتا ہی ساتہ اوسکی حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب و زینت مین بقصد تکبر و تجمل کے اور صفت ایسی نشان سبب ہونی زر اور کپڑی کا یہ ہی کہ اگر دیا جاوی زر اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کی اور حرص اوسکی بیچ جمع کرنی مین ہے اگر دین راضی ہوا اور نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہے کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب ہونا اوس سے ہو پہر بددعا کرے تاکید کی لیے ہلاک ہو جیو اور سرنگون اور ذلیل و خوار ہو جیو ایسا شخص اور جس وقت کانٹا لگی اوسکی پاون مین نہ نکالا جائیو یعنی جب شدت و محنت مین ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتاران دنیا اور حرص و طمع کی چاہا کہ اونکی مقابلہ مین ذکر کرین طالبان دین و تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ مین اور بیرغبت ہین دنیا اور زینت وسکی سی اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظرون مین خوار و ذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوشحالی ہو جیو واسطی اوس بندی کی کہ پکڑی ہوئی کہڑا ہی باگ گہوڑی اپنی کی واسطی جہاد کی راہ خدا مین پراگندہ ہین بال سر اوسکی کی گردآلودہ ہین پانو اوسکی اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی کی لشکر مین نگہبانی کی لیے مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی بیچ نگہبانی کامل کی یعنی نہ غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو پیچہی کی لشکر مین نگہبانی کی لیے رہتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمانبردار مسلمانون کا ہی جو کچہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان کہتی ہین رہتا ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن لوگون کی مجلسون مین نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونی مال و جاہ کی اور اگر سفارش کرتا ہی کسی کی قبول نہین کی جاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونی اوسکی کی لوگون کی نظرون مین نقل کی یہ بخاری نی **ف** بندہ دینار کا الخ یہ اس سبب سی کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی اسباب دنیا مین اور اگر مال اوسکی ملک مین ہو اور اوسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور خاص دینار اور درہم ہی کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتی ہین بسبب انکی تمام مقاصد نفس و شیطان کی اور لفظ خمیصہ ساتہ زبر خ کی اوپر وزن سفینہ کی چادر سیاہ خطدار اور صراح مین ہے خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین اور خاص اسکو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر اسکے پہننے مین تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اوسکی طرف اور نہین طاقت رکہتی اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندی اوسکی ہوتی ہین اور نقش اور انتقاش کی معنی ہین کانٹا پانو سی نکالنا یعنی جب شدت و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پانو سی نکالنا ادنی مرتبہ مدد کرنیکا ہی نفی کی اوسکی اس سی زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی او مفقود ہوگا اور رجحان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت شارحین کے کیا ہی ہمنی والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینی کی قبیح حال اوس جماعت کے سے اور برائی اور ذلت و خواری اونکی بیچ دنیا اور آخرت مین تو بہی جائز ہی جیسکہ نہین پوشیدہ ہی یہ ج ع

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ اِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِيْ حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهُ

بغیر حقه کان کالذی یاکل ولا یشبع ویکون شهیدا علیه یوم القیمة متفق علیه اور روایت ہی ابی سعید خدری سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جملہ اون چیزون سے کہ ڈرتا ہون مین تمپر اے صحابہ یا اے امت پیچھے وفات اپنی کے
وہ چیز ہی کہ کھولی جاوے گی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاوے گی بھلائی برائی
کو یعنی حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ ہے ہی حضرت یعنی
بانتظار وحی کی دیر تک یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچھا آنحضرت نے
اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت اوترنے وحی کی آتا تھا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اوسکی یعنی
اور اچھا جانا اوسکو اس سوال مین ایسی کہ لوگون کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہی کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق
اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی سے ہی اور اس سے برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کی اور تجاوز کرنی کی حد اعتدال سے مانند بہار کے
کہ نہین لاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہی فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانی کی ہوتا ہی جیسکہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنکو اس چیز سے کہ اوگاتی
ہی بہار قسم گہانس سے وہ چیز ہے کہ مارڈالتی ہی جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کی ہو جاتا ہی یعنی اگر نہین قریب پہونچتا ہی یعنی ہلاک کے
مگر کھانیوالا جانور گہانس سبز کا اسطرح کہ کھائی گہانس یہانتک کہ تن گئین کوکھین اوسکی بیٹھا سامنے قرص آفتاب کے یعنے یہ عادت ہے جانور کی
کہ جب بہت کھانے سے پیٹ اوسکا پھول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھ اوسکی پیٹ مین ہوتا ہی
نکلجاتا ہی جیسکہ فرمایا پس پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنے پس بھارہ پیٹ کا جاتا رہا پھر پھرا طرف چراگاہ کی پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز
اور تر و تازہ اور نرم و رنگین ہے کہ آنکھہ مین اچھا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لیتا اوسکا دلمین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوے مال کو
ساتہ حق اوسکی کی یعنی بقدر احتیاج کی وجہ حلال سے اور رکھی اوسکو بیچ حق اوسکی کی یعنی مصرف اوسکی کی کہ واجب ہے یا مستحب پس اچھا مدد کرنیوالا ہے
وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوے اوسکو بغیر حق اوسکی کی ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ کھاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اوسپر یعنے
اسکی اسراف و حرص پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ وزینتہا عطف تفسیری ہی اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی اشارہ ہے
اسپر کہ ابتدا اوسکی شیرین اور سبز ہی اور پھر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور معنی یہ ہین کہ مین ڈرتا ہون تمپر اس سے کہ کثرت اموال تمہاری کی وقت فتح ہونے
شہرون کے باز رکھی تمکو اچھی اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگی تم مین اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کی اور اون چیزون کے
کہ متعلق ہین ساتہ ان دونون کی لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کی سامان تیار کرنی موت کے سے اور پھر پھر الخ یعنی کھاتا ہی اور بدہضمی کرتا ہے
اور پیٹ سے نکالڈالتا ہی اور پھر کھاتا ہی اور یہ تمثیل ہی حال اوس شخص کے کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت کے
پہونچتا ہی بسبب غلبہ شہوت اور حرص کی کہ مرکوز ہی بیچ طبیعت آدمی زاد کی لیکن جلدی اوس سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا
اور بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے متوجہ ہو کر توبہ اور ندامت کرتا ہی اور ساتہ پاک کرنی نفس کے گناہون سے علاج نفس اپنے کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہے
کہ مارڈالتی ہی الخ اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کی کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوسمین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع استغفار
کی نپائی اور ساتہ قیاس ان دونون قسمون ذکر کی گئی کی ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہی کہ ہلا ہاتہ گناہ پر نمارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا
اور دنیا مین بیرغبت کے کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت لیجانیوالا بھلائیونکی کرنی مین ایک ساتہ ہونے
اصلا ہاتہ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسری مقتصد نے آلودہ کیا ولیکن دہو ڈالا اور تیسرا ظالم ہاتہ آلودہ ہی دنیا سے گیا نعوذ باللہ من ذلک پھر اشارہ کیا

قسم دوسری ... کر بعد گناہ کی تدارک کیا جیسکہ ... مین بیان کیا اور قسم پہلا ظالم ... ۱۲ منہ

طرف تفاوت احوال آدمیون کی بیچ محبت مال اور صرف کرنی اوسکی کی پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز اور شیرین ہی اوسکی کی یعنی بغیر احتیاج کی طرف اوسکی اور جمع کیا اوسکو حرام سے اور صرف کیا بیچ رضامندی رب اپنے کی اور مانند اوسکی کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کے مانند اوس شخص کے ہے کہ اوسکو جوع البقر ہو اور مانند اوس بیمار کے کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بہڑک ہوتی ہی پیاس اوسکی اور بہت پیٹ پہولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانی منتر اوسکا جائز ہی لینا اوسکا والا نہین جائز پہلی لوگون نے کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہون نی وہ یہ ہی کہ معلوم کری کہ کہان سی لیتا ہی اوسکو اور کس جگہ مین خرچ کرتا ہی اوسکو ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْھَا کَمَا تَنَافَسُوْھَا وَتُھْلِکَکُمْ کَمَا اَھْلَکَتْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین فقر سے ڈرتا مین تم پر یعنی اسلیے کہ اوسمین سلامتی غالب ہے اور وہ انفع ہی تمہاری لیے ولیکن ڈرتا ہون مین تم پر اس سے کہ فراخ کیجاویگی تم پر دنیا یعنی پس کیجیوگی تم معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہووگی ساتھ انواع بلا کی جیسی فراخ کی گئی اون لوگون پر کہ تھی پہلی تم سے یعنی پس ہلاک ہوئی وہ بسبب جمع کرنی کی فقرا پر بسبب کمال رغبت کے مال مین پس رغبت کروگی تم دنیا مین یعنی اختیار کروگی اوسکو تم اور رغبت کروگی اوسمین نہایت جیسے کہ رغبت کی پہلی لوگون نی اوسمین اور ہلاک کری گی تمکو جیسے ہلاک کیا اونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سبب خوف کا فراخی دنیا سے کہ باعث غبت اور ہلاک کی ہو یا گرفتاری حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنی اوسکی کی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہے یا واقع ہونا بیچ نزاع و خلاف کے کہ نوبت قتل و قتال کی پہونچی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقر سے یہ ہی کہ نہو اوسکی پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین اور بدن سے اور غنا سے مراد ہی زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہے سرکشی اور غافل ہونی کی عبادت رحمان سے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الٰہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای لفظ قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد آل محمد سے ذریت و اہل بیت حضرت کے ہی یا تابعدار اور دوست کامل حضرت کی اور قوت اوس قدر کہانی پینی کو کہتی ہین کہ جو نگاہ رکھی بدن کو اور قیام بدن ہو اوس سی اور بعضون نی کہا کہ جان بچا رکھی اور کفایت کری رزق سی اور کفاف ساتھ زبر کاف کی وہ ہی کہ بار رکھی اور بی پرواکری سوال سی اور بعضون نی کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہی معنی ہین اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی اور بیان ہی اوسکا کہ اکتفا ساتھ ادنی معیشت کی اولی ہی اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا حضرت کے بیچ حق اونکی کہ چاہا اون لوگون مین سی کہ ارادہ کیا برگزیدہ کرنی اونکی کا اور جاننا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کی ایک تو یہی کہ عادت ساتھ قلیل کہانی کی ہی جیسے کہ دو تین روز یا زیادہ اوس سے بہوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک وقت مین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین رکہتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اوس سی طلب کرتا ہی پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اوسکی قوت طاعت پر ہو اور حرکات ادای قوت نہون اور اس حدیث مین تنبیہ اور ارشاد ہی امت کو اپنی کہ بیچ طلب کرنی زیادتی کی مشقت نہ اوٹھاوین اور مقدار قوت و کفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سی تجاوز نکرین اور لکہا ہی علما نی کہ کفاف افضل ہے فقر اور غنا سی اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی ہو اور باعث زیادتی بہلائیون اور عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قد افلح من اسلم ورزق كفافا وقنعه الله بما آتاه رواه مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہنچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت
کی یعنی اوس قدر کہ کفایت کری اوسکو دنیا میں اور باز رکہی اوسکو ماسوی اللہ سی اور قانع کیا اوسکو خدای تعالی نی ساتہ اوس چیز کی کہ دیا ہی اوسکو قسم
رزق سی اور راضی کیا اوسکو ساتہ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نی وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
العبد مالي مالي ان ما له من ماله ثلث ما اكل فافنى او لبس فابلى او اعطى فاقتنى وما سوى ذلك فهو
ذاهب وتاركه للناس رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی
فخر کرتا ہی بسبب اوسکے جمع کی مال کی اور تکبر کرتا ہی ساتہ نسبت کرنی اوسکی کی اور نہیں جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیز
ہین یعنی جو کچہہ کہ حاصل ہوتا ہی اوسکی لیی اوسکی مال مین سی تین منافع ہین فی الجملہ لیکن ایک منفعت اون مین سی حقیقۃ اور باقی ہی اور منفعت و صورت
مین ظاہر دنیا کی ہین اور فنا ہونی والی ہین وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پہاڑ ڈالی یا اللہ دی پس ذخیرہ کی یعنی
عقبے کی لیی اور وہ چیز کہ سوای اسکی ہی یعنی ذکر کیی گئی کی قسم اور اموال سی مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد ہی اور جواہر اور مانند انکی کے
پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اون سی اور چہوڑ جانی والا ہی اوسکو واسطی لوگون کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ذخیرہ کیا اشارہ ہی طرف اوسکی ہے
کہ جمع کرنا مال کا حقیقت مین یہی کہ بخشنی اور اللہ دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اوسکا واسطی روز حاجت کے قیامت مین ع وعن انس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبع الميت ثلثة فيرجع اثنان ويبقى معه واحد يتبعه اهله وماله وعمله
فيرجع اهله وماله ويبقى عمله متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ساتہ جاتی ہین
میت کے تین چیزین پس پہر آتی ہین دو چیزین یعنی اپنی مکان کو اور چہوڑ آتی ہین اوسکو اکیلا اور ساتہ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتہ جاتی ہین
اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اوسکی کی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکی کے
اور عمل اوسکی یعنی اچہی اور بری پس پہر آتی ہین اہل و مال اوسکی اور ساتہ رہتی ہین اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کچہہ
مترتب ہوتا ہی اوس پر ثواب و عذاب سی چنانچہ اسی لیی کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ع وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ايكم مال وارثه احب اليه من ماله قالوا يا رسول الله ما منا احد الا ماله احب اليه
من مال وارثه قال فان ماله ما قدم ومال وارثه ما اخر رواه البخاري اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کون ہی تم مین سی کہ مال وارث اوسکی کا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سے
یعنی کون ہی کہ دوست رکہی یہ کہ اوسکی لیی مال نہو اور اوسکی وارث کی لیی مال ہو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم مین سے مگر مال اوسکا بہت
پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکی سی فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت مین وہ ہی کہ آگی بہیجا یعنی اللہ دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا
وہ ہی کہ پیچہی چہوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نی **ف** پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیی مال ہو تو چاہیی کہ اللہ دی اور آگی بہیجی لیکن پیچہی چہوڑتا ہی اور
چونکہ آگی نہیں بہیجتا اور پیچہی چہوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکہتا ہی اپنی مال سی اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی
اور حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنی کی واسطی فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطی وارثون کی چہوڑ جاوے تو
افضل ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر اپنی وارثون کو تونگر چہوڑی تو بہتر ہی اس سی کہ بہیک مانگنی کی لیی لوگون کے آگی ہاتہ پہیلاتے پہرین ح م

وعن مطرف عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقرء الھکم التکاثر قال یقول ابن ادم مالی مالی قال
وھل لک یا ابن ادم الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت رواہ مسلم اور روایت ہی مطرف
تابعی سی کہ نقل کے اپنی باپ سی یعنی عبداللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ وہ پڑھتی تھی الھکم التکاثر یعنی
باز رکھا تمکو اندیشہ آخرت کی سی آپس کے فخر کرنی نی ساتھ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کی کہ کہتا ہی آدمی زاد مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے
یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کے اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیری ای بیٹے آدم کی نفع اور نصیب مال سی کہ وہ چیز کہ کھائی تو نی پس فنا کی تو نی اور پہنی
تو نی پس پرانی کی تو نی یا صدقہ دی تو نی پس گذاری تو نی اور باقی چھوڑی آخرت کی لیے نقل کی یہ مسلم نی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الغنی عن کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال و متاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی **ف** یعنی ساتھ قناعت کے اور بی پروائی اور عالی ہمتی اور بچنی کی سوال سی اور ساتھ ترک کرنی حرص کی جسکا دل متعلق ہی ساتھ جمع
کرنی مال کی اور حریص ہے اوپر طلب زیادتی کی فقیر و محتاج ہی اگرچہ مال رکھی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتھ قوت اور کفاف کی اور دور ہے
حرص و زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نہ رکھی جیسیکہ کہا گیا ہی تونگری بدلست نہ بمال و بزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتھ
غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اوسکی محفوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری بسبب
کمال کے ہی نہ بسبب مال کے **بیت** تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال ÷ کہ مال تالب گور ست بعد ازان اعمال ÷ کہا بعض ارباب کمال نی ÷ **نظم**
رضینا قسمۃ الجبار فینا لنا علم وللاعداء مال ÷ فان المال یفنی عن قریب ÷ وان العلم یبقی لا یزال ÷ اور یہ بات معلوم
ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علماء اور اولیاء کی ہی ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یاخذ عنی ھؤلاء الکلمات فیعمل بھن او یعلم
من یعمل بھن قلت انا یا رسول اللہ فاخذ بیدی فعد خمسا فقال اتق المحارم تکن اعبد الناس وارض بما قسم اللہ لک
تکن اغنی الناس واحسن الی جارک تکن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مسلما ولا تکثر الضحک فان کثرۃ
الضحک تمیت القلب رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کون شخص ہے کہ سیکھے مجھسے یہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتھ اونکی یا سکھا وی اوس شخص کو کہ عمل کری اوپر کہا مین نے کہ سیکھتا ہون
یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتھ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتھ اپنا یا ہاتھ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہین پکڑ کر گنتی ہین پس
فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچی گا تو تو ہوگا عابدترین لوگون کا اور راضی
رہ تو ساتھ اوس چیز کی کہ قسمت کی ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئی گا تو قسمت حق پر تو ہوئی گا تونگرترین لوگون کا یعنی جب بندہ راضی
ہوا اپنی نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نہ رہی بی نیاز ہوا اور معنی تونگری کی یہی ہین اور احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنی اگرچہ برائی
کری وہ تجسے ہوئی گا تو مومن کامل اور دوست رکھ سب لوگون کی لیے وہ چیز کہ دوست رکھی تو اپنی نفس کے لیے یعنی خیر دنیا اور آخرت کے
ہوئی گا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا ہے یاد خدا سے نقل کی یہ احمد
اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** عمل کرنی والا ان سے معلوم ہوا کہ عمل فی نفسہ افضل اور شریف ہی کہ عمل کیا اوسپر فھو المراد و گرنہ

بسبب تعلیم اوروں کی اور ہدایت کرنے اونکی کی بھی ثواب پاتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سے بھی درست ہی اور محارم شامل
ہی تمام کرنی منہیات کو اور ترک کرنی مامورات کو اور عابد ترین لوگون کا ایسی کہ نہین ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلے عہدۂ فرائض
سے اور عوام لوگ ترک کرتے ہین فرائض کو اور مشغول ہوتے ہین کثرت نوافل کے پس ضائع کرتے ہین اصول کو اور قیام کرتے ہین ساتھ
فضیلتون کی پس بعض اوقات ہوتی ہے ایک شخص پر قضا نمازون کی اور غافل ہوتا ہی اونکی ادا کرنی سے اور طلب کرتا ہی علم اور کوشش
کرتا ہی طواف اور نفل عبادتون مین اور ہوتی ہی ایک پر زکوۃ یا حقوق لوگون کی اور کھلاتا ہی فقرا کو اور بناتا ہی مسجدین اور مدرسے
اور مانند انکی کی اور راضی ہو تو الخ پوچھا ایک شخص نے سید ابوالحسن شاذلی سے حال کیمیا سے پس کہا اونہون نے کہ وہ دو کلمہ ہین ڈال تو خلق کو
اپنی نظر سے اور قطع کر تو اللہ سے طمع یہ کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز کی کہ قسمت مین کیا ہی تیری اور کہا سید عبدالقادر جیلانی رح نی کہ جان تو کہ قسمت
نہین فوت ہونی کی تجسے بسبب ترک کرنی طلب کے اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچنی کا تو اوسکو بسبب حرص کرنی اپنی کی طلب مین اور بسبب
کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اوسکی تاکہ راضی ہووی تجسے ذوالجلال اور رد چیز کہ دوست رکھے تو یعنی مثل
اوس چیز کی کہ دوست رکھی تو اوسکو اپنی لیے خاص یہانتک کہ دوست رکھے تو ایمان کا فر کی لیے اور توبہ فاجر کی لیے اور مانند انکی کی اور بہت ہنس یعنی ہوویگا
تو خوشدل اور زندہ ساتھ ذکر رب کے ۱۲ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ
لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدُّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت
ہی اوسی سے یعنی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی اے آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ کر
اپنی دل کو واسطے عبادت رب اپنے کی بھر دونگا مین سینہ تیرا بے پروائی سے یعنی بھر دونگا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کرینگی بے پروائی کو غیر مولی سے اور
بند کر دونگا مین راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کی اور اگر نہ کرے تو یعنی فارغ نہوئے تو میری عبادت کے لیے اور گرفتار ہے مہمات اور مشاغل
دنیا اور نفس کے رہی تو بھر دونگا مین ہات تیرا یعنی اعضا تیری طرح طرح کی شغلون مین اور دور نہین کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے
ف یعنی بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کی فقر نہین جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہی اور بیچ فارغ ہونی کی واسطے
عبادت کی آسائش بھی ہی اور غنا بھی ۱۲ ع حاصل یہ کہ رنج مین ڈالیگا تو اپنی نفس کو بسبب کثرت تردد کے بیچ طلب کرنی مال کی اور نہین پہونچیگا تو مالکو
مگر اوس قدر کہ مقدر کیا گیا ہی تیری لیے ازل مین اور محروم رہیگا تو غنای قلب سے بسبب ترک کرنی عبادت رب کے ۱۲ ع **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ ذُكِرَ
رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ
بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا اونسے ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کی ساتھ عبادت بہت کرنیکے
اور ساتھ کوشش و مشقت کرنی کی یعنی طاعت مین باوجود کم بچنے کی گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پرہیزگاری
کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کی ہو ساتھ پرہیزگاری کی اگرچہ اس قدر
عبادت و کوشش نہو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ساتھ لفظ یعنی کی تفسیر کے ہی کسی راوی نے لفظ رعۃ کی اور مراد ورع سے تقوی ہی یعنی بچنا حرام
چیزون سے پس وہ کبھی مقتضی ہوتا ہی بجالانی عبادتون واجبہ کو ۱۲ ع **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ
قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عمرو بیٹے میمون اودی کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اوس حال مین کہ حضرت نصیحت کرتے تھے اوسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہون نے آنے کی پہلی پانچ عوارض کی کہ متوقع ہون زیادہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اوس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر پہلے بڑہاپی اپنی کی یعنی اور ضعیف ہونے طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنی کو یعنی اگرچہ بڑہاپی مین ہو پہلے بیماری اپنی کی کہ صحت نعمت عظیم ہے بعد ایمان کی اور غنیمت گن تونگری کو پہلے فقر اپنی کی اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل و مشوشات سے پہلے مشغول ہونے اور مبتلا ہونے کی اوس مین اور غنیمت گن زندگانی کو پہلے موت کی یعنی بڑہاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنی والی ہین جبتک کہ نہین پہنچی ہین وقت کو غنیمت جان **ف** غنیمت اصل مین اوس مال کو کہتی ہین کہ کافرون کی لڑنی سے ہاتہ لگی اور معنی پانی مقصود بے مشقت کی بہی آتا ہے اور غنیمت اغتنام سے ہے جسکی معنی غنیمت کی اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون آخرویہ پر پیچ مطلق احوال کی اور پہلے فقر اپنی کی یعنی مفقود کرنی تیری کی اوسکو زندگانی مین یا بعد مرنے کی ۲ع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینتظر احدکم الا غنی مطغیا او فقرا منسیا او مرضا مفسدا او ھرما مفندا او موتا مجھزا او الدجال فالدجال شر غائب ینتظر او الساعۃ والساعۃ ادھی وامر رواہ الترمذی والنسائی ور روایت ہے ابی ہریرہ سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنی والی اور حد امر و نہی سے باہر ڈالنی والی ہے یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بہلا دینی والی ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بہوک اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کے یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہے بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کی یا دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہے بسبب اوسکی یا انتظار نہین کرتا ہے مگر بہت بڑہاپے کا کہ نے عقل و سمجہ اوس اور بیہودہ گو کر دیتا ہے یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنے والی ہے اور ہلاک کرنی والی ہے کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اوسپر نہ رہے یا انتظار نہین لیجاتا ہے مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آوے گا اور گمراہ کریگا اور فتنہ مین ڈالیگا پس دجال بد غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے اوسکا او حاضر ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہے مگر قیامت کا اور قیامت سخت تر ہے حوادث اور تلخ تر ہے آفات کی ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہ ہین کہ فرماتی ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہے یعنی حالت فقر مین کہ آسایش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہے کہ سرکشی مین ڈالی اور راہ راست سے لیجاوے اور اسی طرح حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر کو چاہتا ہے کہ تمام عبادتون اور بہلائیون کو بہلا دے اور اسی طرح معنی اور جملون کی سمجہ لے غرض نہین انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہے بطور توبیخ کی اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنی کی یعنی کب عبادت کروگی تم اپنی رب کی پس تمنی اگر نہ عبادت کی اوسکی باوجود قلت شواغل اور قوت بدن کی تو کیونکر عبادت کروگی اوسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوی کے شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ ۲ع **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہے اور دور کی گئی ہے درگاہ رحمت سے یعنی ایسی ہے کہ دور کرنے والی ہے اللہ تعالی سے اور راندی گئی ہے ہر چیز کہ دنیا مین ہے یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے خدا اوسکو اور عالم اور سیکہنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دوست رکہتا ہے اوسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین اللہ

اولاد اور ... سبب مشغول ہونیکا ذکر کی قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ سی یا وہ چیز کہ تابع ہی ذکر کی اور لوازم
او مقتضیات ذکر کی سی ہی قسم اتباع او امداد عطاہی الٰہی ہو اسم کی سی اور وما والاہ وجہ اول پر ولی سی ہی یعنی محبت کی اور وجہ ثانی پر ولی سی ہے
یعنی قرب کے اور اوپر وجہ ثالث کی موالات سی ہی یعنی تبعیت کی اور یہ لوس تقدیر پر ہے کہ مراد ساتھ ذکر اسم الٰہی کا ہو عوام جیسی کہ متعارف
ہی اور اگر مراد ساتھ اوسکی ہر عمل خیر ہو کہ بنیت تقرب و رتعب کی کریں تو طاعتیں اور عبادتیں باعتبار ان معنی کی سب داخل ذکر کی ہونگی اور مراد
ساتھ ما والاہ کی اسباب اور آلات ہونگی کہ باعث ذکر کی اور مدد کرنیوالی اوسپر ہیں قسم کفاف معیشت اور اور ضروریات کی سی اور ذکر کرنا و عالم
او متعلم کا قبیل تخصیص بعد تعمیم کی سی ہو گا ۱۲ح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا
تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سہل بیٹے
سعد کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کی نزدیک خدا کی تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس میں سی گھونٹ
پانی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی اللہ کی نزدیک تو کافر کو ادنی چیز بھی نہ ملتی اسلیے کہ عدو
اسد کی ہیں اور عدو کو نہیں دی جاتی وہ چیز کہ اوسکی قدر ہو دینی والی کی نزدیک پس اوسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافروں کو دیتا ہی اور
اپنی دوستوں کو نہیں دیتا جیسی کہ اشارہ کیا اس حدیث میں ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اوسکی ذلت ہی کا سبب ہے کہ اللہ تعالی
کی نزدیک کہ بہت دیتا ہی دنیا کفار و فجار کو جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی لولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الخ یعنی اور اگر نہ لحاظ ہوتا اسکا کہ ہو جاویں
کل لوگ جماعۃ واحد یعنی کفر پر تو کرتی ہم واسطی اونکی کہ کافر ہوئی ہیں واسطی گھروں اونکی کی چھت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالی نی ما عند اللہ خیر للابرار
اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقی ۱۲ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا
فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا میں نہو نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** ضیعہ ساتھ زبر ضاد اور جزم ی کے
صنعت اور تجارت اور باغ او زراعت اور گانو اور مراد منع کرنا ہی مشغول ہونی سی ان میں اور مانند انکی میں کہ جو مانع ہوں عبادت مولی سی
اور متوجہ ہونی سی طرف امور عقبی کی ۱۲ع اسلیے کہ ان چیزوں کی اختیار کرنی میں حرص او پر طلب کرنے زیادہ کی پیدا ہوتی ہی اور یہ اوسکی حق
میں ہے کہ گرفتار ہونا اسباب میں اوسکو مانع حضور سے سبب ہوا اور ادای حقوق سی باز رکھی اور اگر ایسا نہو تو منع نہیں اور ان دونوں
معنوں کو آیہ کریمہ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ یعنی اللہ ۱۲ محتمل ہی معنی اسکی یہ کہ وہ مرد کہ باز نہیں رکھتے اونکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا سی یعنی
بیع او تجارت نہیں رکھتی تا مانع ہو یا یہ مراد ہی کہ ہونا اونکا ذکر سی باز نہیں رکھتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالی کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ
مناسب پڑتا ہی سعہ گر ترا مال و جاہست زرع و تجارت * چو دل با خدا ہست خلوت نشینی ۱۲ح **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص دوست رکھتا ہی دنیا اپنی
کو یعنی ایسا دوست رکھنا کہ غالب ہو محبت الٰہی پر نقصان پہنچاتا ہی آخرت اپنی کو یعنی ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت میں اسلیے کہ مشغول رہتا ہی ظاہر و باطن
اوسکا دنیا میں نہیں ہوتی اوسکو فراغت واسطی امر آخرت اور طاعت مولی کی اور وہ شخص دوست رکھتا ہی آخرت اپنی کو ضرر پہنچاتا ہی دنیا اپنی کو
یعنی سبب متوجہ ہونی اوسکی کی امور دنیا میں بسبب مشغول ہونی اوسکی کی امر آخرت میں اور مہمات اوسکی میں پس جب جانا تم نی کہ دو ہیں دنیا اور آخرت

جمع نہیں ہوتیں تو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر اوس چیز کی کہ فانی ہی یعنی دنیا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین
ف علامت اختیار کرنی عقبیٰ کی اور اعراض کرنی کی دنیا سی یہ ہی کہ مستعد رہی موت کی لیے پہلی آنی اوسکی کی ۱۲ع **وعن** ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرہم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا اونہون نی کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہی یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی جو کوئی گرفتار ہی
محبت کا ہی اور بسبب انکی بندگی خدا سی دور پڑا ہی وہ گویا بندہ انکا اور لعن کی معنی ہین ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سی ۱۲ع **وعن** کعب
ابن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لہا من حرص المرء
علی المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی کعب بن مالک کی ہی اونہون نقل کی اپنی باپ سی کہا اوسکی باپ نی
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دو بھیڑیے بھوکی کہ چھوڑی گئی بیچ ریوڑ بکریون کی بہت خراب کرنیوالی بکریون کو حرص کی شخص کی
سی اوپر مال و جاہ پر واسطی دین اوسکی کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف لفظ لدینہ متعلق ہی افسد کی اور معنی یہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال و جاہ پر
بہت خراب کرتی ہی اوسکی دین کو کہ مشابہ ہی بکری کی بسبب ضعف اوسکی کی مقابلہ مین حرص کی بہ نسبت خراب کرنی دو بھیڑیون بھوکون کی ریوڑ
بکریون کو یعنی وہ بھیڑیے ریوڑ کو ایسا خراب نہین کرتی جیسی حرص دین کو خراب کرتی ہی اور سند حدیث مین جو ہی عن ابیہ تو ہی اسی طرح مشکوۃ
کی نسخون مین لیکن یہ سبب سہو و خطا کی ہی اور صواب ہی یہ کہ لفظ عن ابیہ نہوا چاہئی کہ باپ کعب کا کہ مالک ہی ساتھ شرف اسلام کی مشرف نہین ہوا
اور جامع ترمذی میں یون ہی عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوۃ کی بعضی نسخون مین بھی اسیطرح واقع ہوا ہی پس یہ حدیث کعب بن مالک
سی ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہی اون تین تنون مین سی کہ پیچھی رہ گئی تھی غزوہ تبوک سی ۱۲ع **وعن** خباب عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انفق مؤمن من نفقۃ الا اجر فیہا الا نفقتہ فی ہذا التراب رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی خباب سی اونہون نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا خرچ نکیا کسی مسلمان نی کوئی خرچ یعنی مصارف معیشت اپنی مین مگر کہ ثواب
دیا جاتا ہی اوسمین مگر خرچ کرنا اوسکا اس خاک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی گھر کی بنانی مین کہ اوسمین اجر و ثواب نہین ہوتا اور
یہ بیچ غیر صورت ضرورت و احتیاج کی اور بنانی مکانون خیر کی ہی والا بنانا گھر کا ضروریات سی ہی اگر بقدر حاجت کی ہو اور اسیطرح مکان
خیر کی مانند مساجد اور مدارس و مانند انکی کے بنانا انکا مستحسن و مستحب ہی ۱۲ح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم النفقۃ کلہا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خرچ کرنا سب راہ خدا مین ہی یعنی ثواب کہتا ہی اگر بہ نیت تقرب
کی کری مگر خرچ کرنا بیچ بنانی عمارت کی یعنی اگر زائد ہو حاجت سی پس نہین ہی نیکی اور ثواب اوسمین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی ف واسطی واقع ہونی اسراف کی اور راستہ مین وسعت کہتا اسراف کو اور سوای اسکی جو خرچ کرتا ہی بہ نیت تقرب کی اوسمین اسراف نہین ہی
لیکہ وہ قبیلہ کھلانی اور انعام کی سی ہی اور یہ دونون چیزین برابر ہین کہ واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ۱۲ع **وعنہ** ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما ونحن معہ فرای قبۃ مشرفۃ فقال ما ہذہ قال اصحابہ ہذہ لفلان رجل
من الانصار فسکت وحملہا فی نفسہ حتی لما جاء صاحبہا فسلم علیہ فی الناس فاعرض عنہ صنع ذلک
مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیہ والاعراض عنہ فشکا ذلک الی اصحابہ وقال واللہ لا نکر الی رسول اللہ صلی اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا اخرج فرای قبتک فوجع الرجل الی قبتہ فہدمہا حتی سواہا بالارض فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلم یرہا قال ما فعلت القبۃ قالوا شکی الینا صاحبہا اعراضک فاخبرناہ فہدمہا فقال اما ان کل بناء وبال علی صاحبہ الا ما لا الا ما لا یعنی الا ما لا بد منہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایکدن اس حال میں کہ ہم جماعت اصحاب کی ساتھ آنحضرت کی تہی پس دیکھا آنحضرت نے ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نے انصار میں سے بنایا تہا پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بطریق انکار وتحقیر کی کہ کیا ہی یہ گنبد یعنی یہ عمارت بری ہی اور کسنی بنایا ہی اسکو عرض کیا حضرت کے صحابہ نے کہ یہ گنبد ہی فلانی شخص کا کہ ایک مرد انصار میں سے ہی پس سکوت فرمایا حضرت نے اور کچہہ نہ کہا ولیکن رکہا اس بات کو بطریق کراہت کی اور غضب کے اپنی دل میں یہانتک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اوسنے حضرت پر لوگوں میں پس مونہہ پہیر لیا حضرت نے اوس سے جواب اوسکی سلام کا نہ دیا اور مونہہ پہیر لیا التفات نکیا اوسکی طرف واسطے ادب دینی اوسکی کی اور تنبیہ کرنی غیر اوسکی کی کیا آنحضرت نے یہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا تہا اور آنحضرت مونہہ پہیر لیتے تہی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دیتی تہی یہانتک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ چہرۂ مبارک پر حضرت کی اور روی مبارک پہیرنا اوس سے پس شکایت کی اوس شخص نے اپنی حضرت کی یاروں سے یعنی خاص یاروں سے کہ ہمنشین ومصاحب تہی اور کہا اوس شخص نے قسم ہی خدا کی میں ناآشنا دیکہتا ہوں اپنی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکہتا ہون حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکہا تہا میں نے سبب اسکا کیا ہی کہا صحابہ نے کہ نکلی تہی حضرت اور دیکہا تہا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اوسکو پس پہرا وہ شخص طرف گنبد اپنی کی پس گرادیا اوسکو یہانتک کہ برابر کردیا اوسکو ساتہ زمین کی پس نکلی آنحضرت ایکروز پس نہ دیکہا اوس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے کہ شکایت کی طرف ہماری مالک اوسکی نے آپ کی مونہہ پہیرنی کی اوس سے اور پوچہا کہ سبب اسکا کیا ہی پس خبر دی ہمنے اوسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپکی بسبب بنانے گنبد کی ہی پس گرادیا اوسنے اوسکو پس فرمایا حضرت نے یعنی یہی سبب مکروہ جاننے اوس عمارت کی آگاہ ہو وتحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہی آخرت میں اوپر مالک اوسکی کی الا ما لا الا ما لا یعنی مگر وہ چیز کہ نہیں ہی چارہ اوس سے اور ضروری ہی اسقدر معاف ہے نقل کیا یہ ابوداود نے **ف** معنی حدیث کی یہ ہین کہ جو عمارت کہ بناوے اوسکو مالک اوسکا پس وہ وبال ہی یعنی عذاب ہے آخرت میں اور وبال اصل میں بوجہ اور مکروہ کو کہتے ہین اور مراد عمارت سے وہ ہی کہ بنائی ہو تفاخر اور چین کیلیے زیادہ حاجت سے نہ عمارتین خیر کی مانند مسجدون اور مدرسون اور رباطون کی کہ یہ آخرت کی چیزون میں سے ہین اور اسی طرح جو چیز کہ ضروری ہو آدمی کی لیے قسم قوت اور لباس اور مکان سے ہی سی روایت کیا بیہقی نے انس سے بطریق مرفوع کی کہ تمام بنا وبال ہی اپنی مالک پر دن قیامت کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نے واثلہ سے مرفوعاً کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہی مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتہ ہتیلی اپنی کی یعنی تہوڑی سے بقدر ضرورت کے اور کل علم وبال ہی دن قیامت کے مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوے اوسپر **وعن ابی هاشم بن عتبة قال عهد الي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما يكفيك من جميع المال خادم ومركب في سبيل الله رواه احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة وفي بعض نسخ المصابيح عن ابي هاشم بن عتيد بالدال بدل التاء وهو تصحيف** اور روایت ہے ابی ہاشم بن عتبہ سے کہ کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواے اسکی نہیں کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کی سے ایک خادم کہ سفر ضروری میں خدمت کرے اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اوسپر راہ خدا میں یعنی جہاد میں یا حج میں یا طلب علم میں یعنی اگر کچہہ رکہا چاہیے تو یہ دو چیزین کہ زیادہ اسی اختیار نکر یا صرف کردے اور غرض اسکہ اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہی قدر کفایت پر ان چیزون میں سے کہ توشہ ہون راہ آخرت کا نقل کیا احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعضی مصابیح کی نسخون میں عن ابی ہاشم بن عتید ہی ساتہ دال کی بدلی ت کی اور یہ غلط ہی کسی آدمی

سے غافل ہوے ۔ وعن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن آدم حق فی سوی ھذہ الخصال
بیت یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے واسطے ابن آدم کی استحقاق بیچ غیر ان چیزون کے گھر کہ رہے اوسمین یعنے بقدر ضرورت کے ہو کہ دفع کرے گرمی اور سردی کو اور کپڑا
کہ ڈھانکے ساتھ اوسکی ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر لاون کے کہ اوس سے بھوک کو دفع کرے اور پانی کہ اوس سے پیاس کو بجھاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد
ساتھ حق کے وہ چیز ہے کہ واجب ہے واسطے اوسکے اللہ تعالی کیطرف سے بغیر رنج وسوال کے اوس سے آخرت مین پس جب اکتفا کرے گا اوپر جو حلال سے
نہین سوال کیا جاوے گا اوس سے یعنی کہ یہ چیزین ان حقوق سے ہین کہ نہین چارہ نفس کو ان سے اور جو کچھ کہ سوا انکے ہے حظوظ نفس سے سوال کیا جاوے گا اوس سے
اور مطالبہ کیا جاوے گا اور جلف ساتھ زیر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر لاون کے اور ساتھ زبر جیم کی بھی روایت کیا ہے جمع جلفہ کی معنے
ٹکڑے خشک روٹی کے کہ اوس سے بھوک کو دفع کرے الخ وعن سہل بن سعد قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علی
عمل اذا انا عملتہ احبنی اللہ واحبنی الناس قال ازھد فی الدنیا یحبک اللہ وازھد فیما عند الناس یحبک الناس
رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو ایسی کام کی کہ جسوقت مین کرون اوسکو دوست
رکھے مجھکو اللہ اور دوست رکھین مجھکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا مین یعنی ساتھ ترک کرنے محبت اوسکی کی اور اعراض کرنے بیچ لذات اوسکی کے اور متوجہ
ہونے کی طرف آخرت کے تا دوست رکھے تجکو اللہ یعنی بسبب نہ دوست رکھنے تیرے کی عدو اللہ کو کہ دنیا ہے اور رغبت نکر اوس چیز مین کہ نزدیک لوگون کے ہے یعنی مال و
جاہ تا دوست رکھین تجکو لوگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف زہد کہتے ہین نہ میل کرنیکو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہ ہے کہ باوجود میسر ہونے
تلذذات کے بیرغبتی کرے کہا ہے بعضون نے کہ نہین مقصود ہوتا زہد اوس سے کہ نہین ہے اوسکی لیے مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہے کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد اونہون نے
کہا کہ زاہد عمر ابن عبد العزیز تہے کہ دنیا چلی آتی تہی اور باوجود اسکی اونہون نے ترک کیا اوسکو اور رہم کس چیز مین ہد کرینگے انتہی حاصل یہ کہ قناعت کرے بقدر
ضرورت ہر چیز مین مانند کہانے اور پہنے وغیرہ کے اور چھوڑے فضولیون کو جیسا ہوتا ہے الخ وعن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک
ونعمل فقال مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکھا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اوٹھے حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریے نے حضرت کی
بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ ہمکو بیشک بچھا دیں ہم واسطے آپ کے فرش نرم اور بنا دین ہم واسطے آپ کے
کپڑے اچھے تو بہتر ہوتا سونے آپکے سے اس بوریے سخت پر پس فرمایا کہ نہین ہے مجکو الفت ساتھ دنیا کی اور نہ دنیا کو الفت ہے ساتھ میرے
اور نہین ہے حال میرا ساتھ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے اور سوار ہے کہڑا رہا پھر چل کہڑا رہا اور چھوڑ گیا اوس درخت کو نقل کی
یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اسمین نافیہ ہے یعنی نہین ہے واسطے میرے الفت ساتھ دنیا کی اور نہ واسطے
دنیا کی الفت و محبت ساتھ میرے تا کہ رغبت کرون مین طرف اوسکی بچھونے بچھاؤن اوسپر اور جمع کرون اوس چیز کو کہ اوسمین ہے یا ما استفہامیہ ہے یعنی کونسی
الفت و محبت ہے واسطے میرے ساتھ دنیا کی یا کونسی چیز حاصل ہوگی واسطے میرے ساتھ میل کرنے کی طرف دنیا کی یا میل کرنے اوسکی کی طرف میرے اس لیے
کہ میں طالب آخرت ہون اور دنیا سوکن اور ضد اوسکی ہے اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹہرنے اور جلدی چلے جانے کی ہے اسلیے کہ معلوم ہے
کہ گہوڑے کی پیٹھ پر کس قدر ٹہر سکیگا یعنی تھوڑی ہی دیر ٹہرتا ہے اور یہ بھی ہے کہ اسمین اشارہ ہے طرف بعید ہونے مقصد کے یعنی آخرت کے اور تمام

کرنا کی ساتھ قطع مسافت اوسکی کی اور نہ تعلق اور التفات کرنیکی کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہوا اوس سے **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِی

السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُهٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ

مَنِیَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی امامہ سے اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سی کہ فرمایا بہت قابل رشک کی میری دوستون مین ہی نزدیک میری یعنی بہت اچھا اونکا از روی حال و فضل و نکا از روی مال کے نزدیک میرے یعنی بیچ

دین مذہب مین البتہ مومن ہی سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سے اچھی کرتا ہی بندگی رب اپنی کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور خلوت مین یعنی باطن

الٰہی مین مشغول رہتا ہی یعنی جیسیکہ اطاعت و عبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر مین و رہی وہ گمنام لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتھ انگلیون

کی یعنی مشہور و انگشت نما خلق مین نہین ہی بسبب علم و عمل کی اور ہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر و قناعت کی اوسپر پہر چٹکی بجائی

حضرت نی ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی جیسی رسم ہی کہ وقت تعجب کے اور ہو چکنی کسی چیز کی بجاتی ہین پہر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہین

عورتین رونی والیان اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حاذ ساتھ تخفیف معجمہ کے پیٹہہ سواری

کی اور خفیف الحاذ قلیل المال و العیال کذا فی القاموس اور کہا صراح مین خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سی سبکدوش ہی پس او خالق

کی پہر خوب طرح کرسکتا ہی اور نہین مانع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سی او صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتھ حضور

قلب کے اور مناجات مع اللہ کی چونکہ شواغل و تعلقات اہل و مال کی کم رکہتا ہی ضروری ہی کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور رکہنی والا ہو گا درویش کہ

ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہین ایسی کرتی ہین کہ نماز اور عبادت مولی تعالی بحضور کرسکین و رہی گمنام لوگون مین اس مین اشارہ ہی طرف

اسکی کہ نہین نکل جاتا اونمین سے ایسی کہ نکل جانا اونمین موجب شہرت کا ہی ونمین و راسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگون سے عام لوگ ہین پس

نہین ضرر کرتی اوسکو معرفت خاص لوگون کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ لا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ

کی معنی یہ ہین کہ مارا سر انگوٹھی کا بیچ کی اونگلی کی سر پر یہانتک کہ سنی گئی اوس سی آواز اور نہایہ مین ہی کہ نقد کیا آنحضرت نی ساتھ اونگلیون دست مبارک اپنے

کی جیسی کہ وہی نقد کرتی ہین یعنی پرکہتی ہین ایک پہر اور پہر اور جانور جو دانہ اوٹھاتا ہی ایک پہر اور پہر اوسکو بہی نقد کہتی ہین مراد مارنا

سر انگلیون کا ہی ایک کا دوسری پر بقصد تعجب و تقلیل کے یعنی حال و سکا یہ تہا چند روز مین موت آگئی پس چل کہڑا ہوا جیسے کہ فرمایا جلدی کی

گئی موت اوسکی یعنی جلدی انتقال ہو گیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سے یا مراد یہ ہی کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کے

دنیا مین اور غلبہ شوق آخرت کی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ

مَکَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْكَ وَذَکَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ

حَمِدْتُكَ وَشَکَرْتُكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے اونہین سے یعنی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیش

کیا اور ظاہر کیا مجہپر پروردگار میری نی کہ کردی میری لیے مکہ کی سنگریزونکو سونا پس کہا مین نے نہین چاہتا مین یہ ای پروردگار میری ولیکن

چاہتا ہون مین کہ پیٹ بہر کہا ؤن ایک روز اور بہوکا رہون ایک روز پس جسوقت بہوکا رہون زاری اور عاجزی کرون طرف تیری اور یاد

کرون تجکو اور جسوقت سیر ہون تعریف کرون تیری اور شکر کرون تیرا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا جیسے یا معنوی

اور ظاہر ہی یعنی مشورہ کیا مجہسی اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین اور چاہو تو شہرستان تقسیم کا بلا حساب و عقاب بطحاء اور

اپنے جگہہ جاری ہوتی پانی فراخ کی کہ اوسمین سنگریزی باریک ہون اور مراد سونی کی ریتی لطحا رکہی بہر دیتا اوسنا لیکا ہی ساتہ سونی کی یا کر دینا سنگریزہ کو بطحا
اور یہ ظاہر تر ہی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونی کی کر دی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیی سنگریزہ مکہ کی سونی کی کر دون اور اخیر حملہ کا
حاصل یہ ہے کہ مین نے فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکا رہون تا فضیلت مقام صبر و شکر کے پاؤن مین اور یہ تعلیم و آگاہ کرنا ہی امت کو اوپر اختیار کرنی
فقر و قناعت کے اور اسمین دلیل ہی اوپر کہ یہ فقر افضل ہے غنا سی ۱۲ ع ح **وعن** عبید اللہ بن محصن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من اصبح منکم آمنا فی سربہ معافا فی جسدہ عندہ قوت یومہ فکانما حیزت لہ الدنیا بحذافیرھا
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری
تم مین سے نڈر بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سے
پس گویا جمع کی گئی اوسکی لیی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نڈر یعنی دشمن سے یا اسباب
عذاب خدای تعالی کی سی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سی اور بچنی کی مناہی سی اور سرب مشہور ساتہ زیر سین اور جزم رکی ہی بمعنی نفس اور طریق اور حال
اور دل کی اور یہ معانی بہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہ کہ جو کوئی کہ اوٹہا صبح کو فارغ البال اور بی تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی سی اور بعضون
نی کہا کہ سرب بمعنی جماعت کے ہی پس معنی یہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نی کہا کہ ساتہ زبر سین اور جزم رکی ہے بمعنی مسلک اور طریق کی اور بعضون نی
کہا سرب ساتہ زبر سین اور رکی ہے بمعنی خانہ زیر زمین کے مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکی ہی
مناسب مقام کی ہین یعنی اوس گہر مین کہ مانند سوراخ چوہہ اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر ہی ۱۲ ع ح **وعن** المقدام بن معدیکرب
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما ملأ آدمی وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اکلات یقمن
صلبہ فان کان لا محالۃ فثلث طعام وثلث شراب وثلث لنفسہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے
مقدام بیٹی معدیکرب کے سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی پیٹ
بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنی سی ایسی برائیان اوٹہتی ہین کہ بیان نہین ہوسکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو گنتی ایک لقمی کہ
سیدہا اور کہڑا رکہین اوسکی پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجا لانی طاعت کے لیی و درستی کرنی وجہ معاش کی لیی اس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بہرنا منظور ہو اور
ادنی قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیی
تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا طیبی نی حق واجب یہ ہے کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی ہی بسبب اوسکی
پیٹہ اوسکی تا کہ قوت حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدای تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہہرایا پیٹ کو اول ظرف
مانند اون ظروف کی کہ کام مین آتی ہین حوائج گہر کی از راہ حقارت شان اوسکی کی پہر اوسکو بدتر ظرفون کا فرمایا اسلیی کہ ظروف استعمال کیی جاتی ہین و سچیز مین کہ
اوسکی لیی موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوت جب حاصل ہوگی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہی پس ہوگا برا اور ظروف سے کہا ابو حامد نی کہ بہوک
مین دس فوائد ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کے اسلیی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادت طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کر دیتا ہی دل کو اور بہت ہوتا ہی
اوس سے بخار دماغ مین دوسری نرمی دل کی اور صفائی اوسکی کہ اس سے دل مین تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسری سبب ہے انکسار اور جاتی رہنی تکبر و حرص اور
فرحت کے کہ جو مبدا طغیان ہے اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی بہوک سی اور چوتہی یہ کہ نہین بہولتا بلا خدا اور عذاب اوسکی کو اور اہل بلا کو
اسلیی کہ پیٹ بہرے بہول جاتی ہین بہوکون اور بہوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ یہین ٹوٹنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غالب ہی تا افضل مادہ پر اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی اور شہوت و قوت کو اور تمام سعادتیں اسمیں ہیں کہ مالک ہو آدمی اپنے نفس کا اور شقاوت اسمیں ہے کہ مالک ہو اوسکا نفس اوسکا اور چھٹی منفعت ہو
ہے نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنے پیٹ بھر کر کھایا بہت پیتا ہی اور جسنے پانی بہت پیا بہت ہوئی نیند اوسکی اور اوسکی کثرت میں ضائع ہوتی ہی عمر
اور فوت ہوتی ہی تہجد اور بلید ہوتی ہی طبیعت اور سخت دلی ہوتی ہی اور عمر ایک نفیس جوہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمیں تجارت کریں اور منفعت
ہوتی ہیں بہت سا ہونا اوسکا نقصان کرنا عمر میں سے ہی اور ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کم کہاتا ہی تو بازر ہتا ہی کثرت عادات سے اسلیے کہ
محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کھانے میں اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدے اوسمیں طعام یا پکاوے اوسکو پہر محتاج ہوتا ہے
ہاتھ کی دہونیکا اور خلال کرنیکا پہر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہ پینے کیلیے اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات میں اور اور تمام عبادات
میں تو بہت نفع اوٹھاوے اور سے کہا سری سقطی نے کہ دیکھا میں نے علی جرجانی کو کہ پھانکتے ہیں ستو پس کہا میں نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسکی او نہوں نے کہا کہ میں نے حساب کیا ہی چبانے اور پھانکنے تک ستر تسبیحیں پس نہیں چبائی میں نے روٹی چالیس برس سے اور آٹھوین کم کہانے سے صحت
رہتی ہی بدن کی اور دفع ہوتی ہیں امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کھانا ہی پہر مرض باز رکھتا ہی عبادات سے اور تشویش میں ڈالتا ہے دلکو اور محتاج
ہوتا ہی فصد کا اور پچھنوں کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہ چیزیں سب محتاج ہیں محنت کے اور بھوک میں ان سب سے امن ہے اور نوین خفت محنت کے اسلیے کہ
جوکوئی عادت ڈالتا ہی کم کھانے کی کفایت کرتا ہی اوسکو تھوڑا سا مال اور دسوین یہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتھ اوس طعام کی کہ زائد
حاجت سے ہے پس ہوگا دن قیامت کے اپنی صدقہ کے سایہ میں پس جو کچھ کہ کھاتا ہی خزانہ اوسکا پاخانہ ہی اور جو کچھ کہ تصدق کرتا ہی
خزانہ اوسکا فضل اسد تعالی کا ہی ۱۲ ء **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ
فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سے اسلیے کہ درازتر لوگون کا
بھوک میں دن قیامت کے درازتر ان کا ہی پیٹ بھرنے میں یعنی جو کوئی دنیا میں بہت پیٹ بھر کر کھاتا ہی آخرت میں بہت بھوک لگیگی اوسکو نقل کی یہ
بغوی نے شرح السنہ میں اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی **ف** نام شخص مذکور کا وہب بن عبد اللہ تھا اور یہ گنے گئے ہیں چھوٹے صحابیوں میں کہ حضرت کے
زمانہ میں بالغ نہوئے تھے منقول ہی اونسے کہ کہا اونہوں نے کہ کھایا میں نے ثرید گوشت کا اور آیا میں حضرت کے پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے
کہ کیا ہی یہ بازرہ ڈکار اپنی سے الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بھر کھانے سے کہ باعث ڈکار لینے کا ہوتا ہی چنانچہ اسلیے فرمایا اسلیے کہ درازترین
لوگون کا الخ آیا ہی کہ پہر او نہوں نے پیٹ بھر کر کبھی نہیں کھایا یہانتک کہ مفارقت کی دنیا سے جبکہ رات کو کھاتی تھی تو صبح کو نہیں کھاتے تھے اور اگر
صبح کو کھاتے تھے تو رات کو نہیں کھاتے تھے ۱۲ ء **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ عِیَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِکُلِّ
اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِی الْمَالُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے کعب بیٹے عیاض کے سے کہا اونہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق واسطے
ہر امت کے فتنہ اور آزمایش ہے جانب حق سے اور آزمایش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالی اونکو غنی کرتا ہی اور اموال دیتا ہی تا آزماوے کہ حد استقامت
رہتی ہیں یا نہیں نقل کی یہ ترمذی نے ۱۲ ء **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّہٗ بَذَجٌ
فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَعْطَیْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ
وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِكَ بِہٖ کُلِّہٖ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَرِنِیْ مَا قَدَّمْتَ فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ
اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِكَ بِہٖ کُلِّہٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا فَیُمْضٰی بِہٖ اِلَی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ

اور روایت ہی انس سی اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ ہی یعنی بسبب ضعف وحقارت کے یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کہڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالی کی پس فرماوے گا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کی یا بلاواسطہ ساتھ زبان قال یا حال کی ہی تھی میں نے تجھکو زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکی کی اور دی میں نے تجھکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور جاہ اور مانند انکی کی اور انعام کیا میں نے تجھپر یعنی ساتھ اوتارنی کتاب کی اور بھیجنی رسول کی وغیر ذلک پس کیا کام کیا تو نے یعنی کیا شکرگذاری کی تو نے انکی پس کہیگا اے رب میری جمع کیا میں نے مال کو اور بڑہایا میں نے اوسکو یعنی ساتھ سوداگری کی اور چہوڑا میں نے اوسکو یعنی دنیا میں وقت مرنی اپنی کی بہت اوس چیز کا کہ تہا یعنی ایام زندگانی میری میں پس پہر بہیج مجھکو دنیا میں کہ لاؤن میں تیری پاس مال سارا یعنی ساتھ خرچ کرنی اوسکی کے تیری راہ میں جیسی خبر دی ہی کفار کی حال سی انہم یقولون فی الآخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماوی گا اللہ تعالی اوسکو کہ دکہلا مجھکو وہ چیز کہ آگی بہیجی تو نے یعنی واسطی آخرت کی قسم مال سی اب وہ مال رکہا ہوا دنیا میں فائدہ نہیں کرتا اور ممکن نہیں پہر پہونچنا پس کہیگا یعنی چونکہ کچہہ آگے بہیجا نہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے پائی کا نہیں کہیگا دوبارہ جیسیکہ عادت ہی گنہگارون کے اور بہولتون کے کہ جو عذر صحیح نہیں رکہتی بار بار اوسی پہلی بات کو کہی جاتی ہین اے رب میری جمع کیا میں نے اوسکو اور بڑہایا میں نے اوسکو اور چہوڑا میں نے اوسکو بہت اوس چیز سی کہ تہا پس پہر بہیج مجھکو کہ لاؤن میں تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہی کہ نہیں بہیجی اون نے آگی کوئی بہلائی یعنی اون دی گئی چیزون میں پس لیجایا جاویگا اوسکو اور حکم کیا جاویگا اوسکی لیے طرف دوزخ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ معنے اوسکی صحیح ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اوسکو **ف** کہا طیبی نے کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے کہ دیا تہا اوسکو مالک اوسکی نے مال تاکہ تجارت کرے اوس سے اور نفع حاصل کرے پس نہ فرمانبرداری کی اوسنے مالک کی حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اسطرح کہ صرف کیا اوسکو غیر جگہ اوسکی میں اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہیں کیا تہا پس وہ بندہ ٹوٹی میں ہی کہا ابو حامد نے جان کہ تمام بہلائیان اور لذتین اور سعادتین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہی نعمت لیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہی اور نام رکہنا سوای اوسکی کا سعادت غلط ہی یا مجاز مانند نام رکہنی سعادت دنیویہ کی کہ نہ سبب ہو آخرت کی غلط محض ہے ہان جو سبب پونہچاوین طرف سعادت اخرویہ کی اور ممد ہون اوسکی ساتہ ایک واسطہ کی یا کئی واسطون کے اگر اون کو نعمت کہین تو صحیح اور سچ ہی بسبب اسکی کہ پونہچا دین گی طرف نعمت حقیقی کی ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسأل العبد یوم القیمۃ من النعیم ان یقال له الم نصح جسمك ونروك من الماء البارد رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول پوچہی جاویگی بندی کا روز قیامت کے نعمت سے یہی کہ کہا جاویگا اوسکو کہ کیا نہیں تندرستی دی تہی ہمنے تیری بدنکو اور نہیں سیراب کیا تہا ہمنے تجھکو ٹہنڈے پانی سی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسلیے کہ ٹہنڈا پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نے اپنی مرید سی کہا کہ ای بیٹی پانی سرد کرکی پی اسلیے کہ پانی سرد نکالتا ہی شکر کو تہ دل سی ایچی والد سی یاد رکہتا ہون میں کہ جب پانی سرد پیتی پیچو وہ ہو جاتی اور تہوڑی دیر ٹہہرتی تا بحال خود آوین جب بحال خود آتی کہتی سبحان اللہ یہ کیا چیز ہی اور کیا جوہر ہی اور کچہہ کلمات عالم ذوق اور توحید سی کہتی اور عجائب حال پانی کی ہی یہ ہی کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اوسپر اور پہر قیمت کچہہ نہیں رکہتا اور اسمین عجیب ایک حکایت منقول ہے کہ ایک بادشاہ وہ واقع ہوا ایک جنگل میں اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پونہچا ہلاک کی پس ظاہر ہوا اوسکی لیے ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا تو مجھکو اگر پانی پلاؤن میں تجھکو پس کہا بادشاہ نے کہ آدہا ملک اپنا پس پلایا اوسنے پانی پہر رکا اوسکا پیشاب یہانتک کہ دشوار ہوا اوسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجھکو اگر علاج کرون میں تیرا

اس مرض کا پس کہا بادشاہ نی کہ آدہا ملک اور دون گا پس علاج کیا اوسنی پہر کہا اوس بادشاہ کو کہ لی ملک اپنا اور پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی رونق پر اور بیچ جمع کرنی کی درمیان نعمت صحت اور پانی کی اشارہ ہی طرف اسکی یعنی یہ دونون نعمتین جو کہ بیان فرمائین تو اشارہ ہی اسپر کہ یہ ایسے بڑی نعمتین ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہ نعمتین ایک طرف واللہ اعلم ﴿ع﴾ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سرکینی کی پاؤن آدمی کی روز قیامت کی یعنی کہڑا رہین گی اوسکو بارگاہ خداوندی مین یہانتک کہ پوچہا جاوی گا پانچ حالتون سے پوچہا جاوی گا عمر اوسکی سی کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچہا جاوی گا جوانی اوسکی سی کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہی کہ رفتہ رفتہ پرانا ہو جاتا ہی اور پوچہا جاوی گا مال اوسکی سی کہ کہان سی کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال یا حرام سی اور کس چیز مین صرف کیا اوسکو یعنی طاعت مین یا معصیت مین اور پوچہا جاوی گا کہ کیا کام کیا بیچ اوس چیز کی کہ جانتا یعنی علم کہ پڑہا یا عمل کیا یا نہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ابو درداء سی ہی کہ کہا اونہون نی ای عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاوی گا تجہکو دن قیامت کے کہ آیا عالم تہا تو یا جاہل پس اگر کہی گا تو کہ عالم تہا تو مین تو کہا جاوی گا تجہکو کہ کیا عمل کیا تو نی بیچ علم کی کہ سیکہا تو نی اور کہی گا تو کہ جاہل تہا مین تو کہا جاوی گا تجہکو کیا تہا عذر تجہکو جاہل رہنی مین کیون نہ علم پڑہا تو نی ﴿ع﴾

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابوذر کو کہ تحقیق تو نہین ہے بہتر سرخ رنگ والی سی اور نہ سیاہ رنگ والی سی مگر یہ کہ زیادہ ہووی تو ایک دونون مین سے ساتہ تقوی اللہ کے نقل کی یہ احمد نی **ف** یعنی فضیلت نہین ہے موقوف صورت شکل ظاہر کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطی ہونی انکی کی اکثر اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتہ ان دونون کی رنگ آقا اور غلام کی ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نی کہ مراد ساتہ سرخ رنگ کے عجم ہی اور ساتہ سیاہ رنگ کی عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتی ہین باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہی اونکی رنگ پر اور عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتی ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی اونپر اور معنی یہ کہ فضیلت حقیقی ساتہ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوے اور عمل صالح کی نسبت کرنی فضیلت نہین کہتی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور تقوی کی کئی مراتب ہین ادنی اونکا تقوی کرنا شرک جلی سی اور اوسط اونکا معاصی اور ممنوعات ولہو اور شرک خفی ہی ہی یعنی ریا اور سمعہ سی اور اعلی اونکا یہ کہ ہو تمام حضور ساتہ اللہ کے اور نہ رکہنی والاخطرہ ماسوی اللہ کا ﴿ع﴾ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیرغبتی کی کسی بندہ نی دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے تقلیل و محتاج ہی مگر اوگائی اللہ نی حکمت یعنی معرفت استوار اوسکی دلمین گویا کیا ساتہ حکمت کے اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو دکہنی والا ساتہ عین الیقین کے عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت غنا اور خستہ شرکا اور سرعت فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سے اور دکہنی والا بیماری اوسکی کا یعنی علت محبت اور سبب طلب اوسکی کا اور دوا اوسکی کا یعنی معالجہ اوسکی کا ساتہ معجون علم اور عمل کی اور پرہیز کرنی کی اوس سی اور صبر قناعت کرنی کی اور راضی ہونی کی مقدر پر اور نکالا اوسکو حق تعالی نی دنیا اور آفات

اور باتین سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکی دنیا سی اور متوجہ ہونی کی عقبی پر طرف دار السلام کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی بہشت کے
اشارہ ہی آیت مین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام وکمال دار آخرت میں اور بہشت مین ہی ایک وحشی سے پوچھا لوگون نی کہ کیا حال کہتی ہو تم
کہا خیر وسلامت ہی انشاء اللہ اگر بہشت مین آؤن مین ۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ
اللّٰہُ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَّلِسَانَہٗ صَادِقًا وَّنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَّخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَّجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً
وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمَعٌ وَّاَمَّا الْعَیْنُ فَمُقِرَّۃٌ لِّمَا یُوْعِی الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُہٗ وَاعِیًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ
فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اوسکا
واسطی ایمان کی یعنی ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاق سی اور کیا دل اوسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق بُرون اور احوال بد سی مانند
حب دنیا اور غفلت کرنیکی مولی سی اور بھول جانی کی عقبی کو فرمایا اللہ تعالی نی یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اور کی زبان
اوسکی راست گو اور کیا نفس اوسکی کو مطمئن یعنی ساتھ ذکر رب کی اور محبت اوسکی کی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اوسکی سیدھی یعنی غیر مائل
طرف کجی اور باطل اور افراط و تفریط کی اور کیا اوسکی کانونکو سننی والا آیات حق کا اور کیا اوسکی آنکھہ کو دیکھنی والا یعنی دلائل وحدانیت کا اور صنعتون کارگر کا
پس اسپر کان قیف ہین اور آنکھہ قرار دینی والی اور ثابت رکھنی والی ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہی اوسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اوسنی کہ کیا خدا تعالے
نی دل اوسکی کو یاد کیا اوسنی اپنی دل کو یاد اور نگاہ رکھنی والا حق کا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف اسپر کان الخ یعنے کان سبب
پہونچانی اوسکی کی کلمہ حق کو مشابہت ساتھ قمع یعنی قیف کی رکھتی ہین اور قیف اوسکو کہتی ہین کہ ظرف یعنی شیشہ کے منہ پر رکھکر اوس مین روغن
اور شراب مانند انکی کی ڈالا جاتا ہی ظرف مین اسی طرح داخل ہوتا ہی سخن حق از راہ گوش کی دل مین اور آنکھہ قرار دینی والی اور ثابت رکھنی والی
ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہی دل اوس چیز کو اور ظرف اوسکا ہوتا ہی یا ظرف کرتی ہی وہ چیز دل کو اور در آتی ہی اوسمین اور بنظر اس معنی کی قلب کو مرفوع
اور منصوب پڑھا ہے اور حاصل معنی یہ کہ آنکھہ کی راہ سی بھی دل مین چیزین در آتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اوسمین جیسی کہ کان
کی راہ سی بعد ازان حاصل دونون کمون کا بیان کیا ساتھ قول اپنی کی وقد افلح الخ ۔ وَعَنْ عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُعْطِی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی مَعَاصِیْہِ مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا ھُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً فَاِذَا ھُمْ
مُبْلِسُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت دیکھی تو اللہ عز وجل کو کہ دیتا
ہی بندہ کو دنیا سی باوجود گناہ کرنی اوسکی کی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی یعنی اسباب دنیا پس سوای اسکی نہین کہ وہ دنیا استدراج ہی پھر پڑھی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق استشہاد کی یہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہی پس جبکہ بھول گئی کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کیی گئی تھی
ساتھ اوسکی یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا اونہون نی امر و نہی اوسکی کو کھولی ہمنی اونپر دروازی ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتون کے یہانتک کہ جب خوش ہوی
ساتھ اوس چیز کی کہ دی گئی یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیر ذلک اور نعمتیں پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس ناگہان وہ نا امید اور متحیر تھی نقل کی یہ
احمد نی ف استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہی یعنی سیڑھی کی ایک پایہ چڑہایا پھر اوپر پھر اوپر اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہ ہی کہ جب گناہ
کری بندہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چھوڑ دی اور مہلت دی اوسکو تا بندہ گمان لیجاوی کہ یہ لطف ہی پروردگار کی طرف سے میری حق مین پس
توبہ و استغفار گناہ سی نکری اور مغرور ہو ناگہان اوسکو گرفتار کری عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہی جانب عذاب کے ۔ وَعَنْ

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّیَ وَتَرَكَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیَّتَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے یعنی اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نے پھر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چھوڑے دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو دینار دو داغ ہیں لگکر کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ایک جماعت تہی فقرا اور غربا صحابہ سے کہ صفہ مسجد میں رہتی تہی اور صفہ مسجد ایک جگہہ تہی مسجد شریف سے کہ سایہ دار تہی ساتہ چہت کے اور اصل اوسکی مسجد تہی کہ جسوقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تہا بنائی تہی اور جب قبلہ جہت کعبہ کی ہوئی تو اوس جگہہ کو اوسی حالت پر چہوڑا اور یہ جماعت وہان رہتی تہی مقدار ستر اسی تن کی اور کبہی کم بہی ہوتی تہی اور کبہی زیادہ بہی اور اونکی لیے نہ مکان تہا اور نہ مال اور نہ اولاد مقام زہد و توکل میں بیٹہے تہی اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین مشغول ہوکر حاصل کرنا انوار کا کرتی تہی اور اونکو اضیاف اللہ کہتی تہی اغنیا صحابہ خدمت اونکی کرتی تہی اور قوت پہونچاتی تہی اور اپنی گہر مین بطریق مہمانی کی لیجاتی اور کتنی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تہی کہ حضرت کی گہر سے طعام کہاتی تہی اور کبہی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کے بیچ کثرت طعام کے ہوتی تہی چنانچہ ایک پیالہ دودہ کا سبکو کفایت کرتا تہا اور آنحضرت حکم کیے گئے تہی اونکی ساتہ بیٹہنے کا پس اونکو اپنی حضور شریف مین مشرف کرتی تہی اور فرماتی کہ مین تم میں سے ہون اور بشارت دیتی اونکو کہ آخرت میں تم میری ساتہ ہووگی اور میری ساتہ بہشت کو جاؤگی اور ابو ہریرہ بہی اونہین مین تہی سے دلا خوش باش کہ ان مجمع بہ جا نزاد بدرویشان و مسکینان سپری ہست + اور اسناد اور نہا طائفہ صوفیہ کی اس طریق میں ساتہ اونکی ہی اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ میں صفہ سے تکلف ہی لیکن معنی میں موافق ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نے جو دیناروں کی چہوڑنی پر وعید فرمایا حقیقت اوسکی یہ ہی کہ اگرچہ کچہ جمع کرنی اور نگاہ رکہنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کے شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر گنج رکہی بعد ادای حق زکوۃ کی تو ممنوع نہیں ممنوع وہ گنج ہی کہ اوس میں سے حق زکوۃ ادا نکری ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچہ چہوڑ کر اور سب سے چشم پوشیدہ کر اور صحبت فقرا کی اختیار کرکر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹہتی ہیں اور رہی ہی گویا یہ تشدید اور توبیخ اوپر جہوٹی دعوی فقر و تجرید کی ہی چنانچہ راوی نے کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سے مراد نہ کہا کہ ایک مرد صحاب سے مراد یعنی اصحاب صفہ سے تہا کہ نامزد بنام زہد و فقر کی ہین اور اونکی صحبت میں بیٹہنا اور دعوی حال اونکی کا کرنا منافی جمع کرنے درہم و دینار کی ہی اگرچہ اوروں پر کار آسان ہی حرج اور توضیح مقصد کی اس مقام میں یہ ہی کہ وہ دونوں تہی ساتہ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تہی اور پر بنابر نہایت حاجت و فاقہ اونکی کی پس وہ بمنزلہ سائلین کے تہی یا از روی قال یا حال کے اور حلال ہی نہیں کسیکو یہ کہ سوال کری اس حال مین کہ اوسکی پاس ہو قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کہانا اونکا باوجود ہونی دینار کی پاس اونکی اور اسیطرح جو شخص کہ ظاہر کری اپنی تئین بصورت فقرا کی کہ پہنی کپڑی پرانی یا بناوی وضع مشائخین کے اور اوسکی پاس کچہہ ہو قسم نقود سے یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقود کی اور لیوی اوس چیز سے کہ لوگون کی ہاتہ مین ہی اور کہاوی تو وہ حرام ہی اوسپر اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تئین عالم یا صالح یا شریف اور نہو نفس الامر میں مطابق واقع کی اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی کی یا شرافت اوسکی کی پس ہوگا حرام اوسپر اور منقول ہی کہ شیخ ابو اسحق گازرونی نے دیکہا ایک جماعت کو فقرا سے کہ کہاتی ہین طعام سے کہ موضوع تہا واسطی مستحقوں کی پس کہا اے کہانی والو حرام کی پس باز رہی وہ کہانی سے پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس نہو کچہہ دنیا سے کہاوی وہ اور جو والا نہ کہاوی پس کہا بعضون نے اور باز رہی بعضے پس کہا سبحان اللہ ایک کہانا حرام ہی اوسطی ایک قوم کی اور حلال ہے واسطی اوروں کی پس چاہیے کہ ڈرائی جاوین اہل حرمین شریفین اعزہما اللہ فی الدارین اس سے کہ کہاوی

کوئی اونمین سے اسحال مین کہ وہ غنی شرعی ہوا و تاقف مین ہی کہ موضوع ہی واسطی فقرا کی اوسیطرح جو شخص ہوی حجرون مین کہ وقف کیی گئی ہون
مسا کین کی لیے پس تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نی ساتھ اسکی کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہ کہ رہوی خانقاہون کی حجرون مین و نہ اعتبار کری کوئی ساتھ
اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی یہ کہ اوقاف حرمین کی عام ہین واسطی فقیر و غنی کی پس تقدیر صحت اوسکی کی نہین صحیح ہی وقف ہماری نزدیک اغنیا پر
جبکہ ہون وہ غیر محصور ۱۲ع **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى خَالِهِ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهُ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ
يَا خَالُ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ
قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سی یہ کہ وہ گئی اپنی ماموں پاس کہ نام اونکا تہا ابی ہاشم
بن عتبہ تا عیادت کرین اونکی پس روئی ابو ہاشم پس کہا معاویہ نی کس چیز نی رولایا تمکو ای ماموں میری کیا بیماری نی قلق و اضطراب مین ڈالا تمکو یا حرص
دنیا نی قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نی یون نہین یعنی یہ باعث نہین ہے کہ جو کہا تونی ولیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی وصیت کی تھی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا مین نے اوسپر کہا معاویہ نے اور کیا ہے وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نی کی تھی کہا ابو ہاشم نی کہ سنا مین نے
آنحضرت سے فرماتی سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تمکو جمع کرنی مال کی سے ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کری تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون
اپنی تئین کہ تحقیق جمع کیا مین نے مال نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ ارانی ساتھ پیش ہمزہ کی معنی اظن کے ہی یعنی گمان کرتا ہون
اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ہمزہ کی ہی یعنی دیکھتا ہون مین یا جانتا ہون مین ۱۲ع **وَعَنْ** اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ
لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ
فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہے ام درداسی کہ بیوی ابو درداکی تہین کہا کہ کہا مین نے ابو درداکو کہ کیا ہوا ہے تمکو کہ نہین مانگتی تم
یعنی مال و منصب آنحضرت سی یا صحابہ سی جیسیکہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نی کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق آگی تمہاری گہاٹی ہی دشوار نہین گذرنی کی اوس سے بطریق سہولت کی گرانبار پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہو وین مین
یعنی ساتھ ترک کرنی طلب کے اور صبر کرنیکی اوپر قلت مال کی واسطے چڑہنی کی اوس گہاٹی پر **ف** گہاٹی دشوار فاصل ہی درمیان تمہاری اور درمیان
داخل ہونی جنت کی اور مراد اوس سی موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اوسکی ہین اور گرانبار یعنی اوٹھانی والی بوجھ مال و جاہ کی اور
وسعت حال کی اور اسلیی کہا گیا ہی فاز المخففون و ہلک المثقلون ۱۲ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ
رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا کوئی چلتا ہی پانی پر بغیر تر
ہونی قدمون اپنی کی کہا صحابہ نی کہ کوئی نہین ہی ایسا کہ چلی پانی پہ اور تر نہون قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نی اسیطرح دنیادار سلامت نہین رہتا
گناہون سی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی گناہون سی کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکھنی والون کے لیے
اسمین خوف شدید دلاتا ہی غنیون کی لیی اور نہایت رغبت دلاتی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت کہتا ہی
اونکی نقصان مین تئین کہ داخل ہونگی فقرا جنت مین پہلی اغنیا کی پانسو برس عافانا اللہ منہا بکرمہ و فضلہ ۱۲ع **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ
مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ

اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ
فِى الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِىْ مُسْلِمٍ اور روایت ہی جبیر بن نفیر تابعی سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وحی کی گئے
طرف میری یہ کہ جمع کرون مین مال اور ہو نہین تجارت کرنیوالون مین سی ولیکن وحی کی گئی ہی طرف میری یہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے
اور ہو تو سجدہ کرنی والون مین سے یعنی نمازیون مین سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوی تجکو موت نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے
کتاب حلیہ مین ابی مسلم سی **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کی خصوصاً نماز کی مستغرق رکھون اور اخیر عمر تک مشغول ہین
رہون مجکو فرصت مشغول ہونی کی ساتھ تجارت و خرید و فروخت دراو امور دنیا کی کہان ہی **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِى الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کرے
دنیا کو بوجہ حلال واسطی بچنی کی سوال سی اور واسطی سعی کرنیکی اپنی عیال کی لیے اور واسطی احسان کرنی کی اپنی ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن
قیامت کے اس حالت مین کہ چہرہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کی ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کی اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال
درحالیکہ طلب زیادتی کی کرنی والا ہی مال مین اور فخر کرنی والا ہی یعنی فقرا پر بسبب مال کی جیسا کہ طریقہ اغنیا کا ہی اور ریاکرنیوالا ہی یعنی اگر تصدق کرتا ہی تو بطریق
ریا اور دکھانی لوگون کی کرتا ہی ملیگا خدای تعالی سی اس حالت مین کہ اللہ تعالی اوسپر غصہ ہوگا نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور ابو نعیم نی کتاب
حلیہ مین **ف** اب غور کرو یہ تو حال ہے طلب کرنی مال حلال کی بقصد زیادہ کرنی مال کی اور فخر کرنی کی آپس مین ریاکرنیکی تو یہ حال ہے تو طلب کرنی مال
حرام کی کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ذکر کیا طلب کرنیوالی حرام کا واسطی اشارہ کرنی کی طرف اسکی کہ نہین ہے یہ کار اہل
اسلام کا اور یا اسلیے نہین ذکر کیا کہ وہ فحوای کلام سی آپ ہی سمجھا جاوی گا نیز **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ
وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ یہ خیر یعنی مال کثیر خزانی ہین کہ اون خزانون کی لیے کنجیان ہین یعنی باخبر لوگ ہین کہ خزانی کہولتی ہین اور بخشتی ہین پس
خوشی ہو جیو اوس بندہ کی لیے کہ کیا ہی اوسکو خدای تعالی نی کنجی واسطی خیر کی یعنی سبب کہلنی دروازون نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے
دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہو جیو اوس بندہ کی لیے کہ کیا ہی اوسکو خدای تعالی نی کنجی شر کا اور سبب کہلنی دروازہ اوسکی کا اور سبب بند
ہونی دروازی خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کی سی لکھا گیا ہی اور ملا علی رح نی لکھا ہی کہ یہ خیر یعنی جنس
خیر پوشیدہ معلوم ہی کہ مانند محسوس کے ہی خزائن ہی یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئین پوشیدہ کی گئین رکہی گئین درمیان بندون اوسکی کی اور واسطی
اون خزانون کی کنجیان ہین یعنی اوسکی بندون کی ہاتہ وہ جو بمنزلہ وسیلون اوسکی کی ہین اور کنجی واسطی خیر کی یعنی از راہ علم اور عمل کی یا از راہ مال اور
جاہ کی اور کنجی واسطی شر کی یعنی واسطی کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کی ساتہ بہائی مسلمانون کی کہا راغب نی کہ خیر وہ چیز ہے
کہ رغبت کرین اوسمین سب مانند عقل کی مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کی اور شر ضد اسکی ہی اور خیر اور شر فائدہ دیتی ہین یہ کہ ہو
خیر واحد شر دوسری کی مانند مال کی کہ اکثر ہوتا ہی خیر واسطی زید کی اور شر واسطی عمرو کی انتہی اور اسیطرح علم نسبت بعض کی حجاب ہے سبب عذاب کا

اور پشیمانی اوسکی سبب قربت کا طرف اسد تعالی کی اور قیاس اسپر اور بھی ہیں تو کبھی اونمین سے باعث تعجب اور غرور کی ہین اور بعضی باعث فوز و سرور کی اور مانند تلوار اور گھوڑی اور مانند انکی کی کبھی ہوتی ہین اسباب جہاد کی ساتھ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبھی اون سی قتل کیجاتی ہین انبیا اور اولیا اور یہ موجب ہی بسبب اونکی نیچی کی درجی دوزخ کی ہین ** وَعَنْ عَلِيٍّ ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا خَضَّرَ لَهُ فِي اللَّبِنِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى يَبْنِيَ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس وقت نہ برکت دی جاوی واسطی بندی کی بیچ مال اوسکی کی یعنی بسبب اسکی خرچ کری اوسکو بیچ رضای مولی اور عمارت عقبی ہی کی کردا تا ہی اوس مال کو پانی اور مٹی مین یعنی خرچ کرتا ہی بیچ بنانی عمارت کی کہ جو زائد ہی حاجت سی ** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهُ اَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون کی اسلیی کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اس سی سمجھا جاتا ہی کہ اگر مال حلال سی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضی کہتی ہین کہ معنی عبارت کی یہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی کہ عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام ہی بنانا ہی اور معنی کلمہ فی کی مانند اوسکی ہین کہ کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دو سیر لوہا ہی اور حال آنکہ حلقہ عین دو سیر لوہا ہی نہ یہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی سی خرابی دین کی ہی اور احتمال رکھتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکی کی ہی کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسی کہ وارد ہوا ہی سی لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ + اسی طرح ہی بعضی شرحون مین اور یہ بھی متصور ہی کہ مراد حدیث سی یہ کہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین اسلیی نہ بناؤ کہ وہان بیٹھو اور فسق کرو اور ساتھ بچون کی صحبت کرو اور جو عمارت کہ اوسمین فسق کرین آخر کو خراب ہوتی ہی انتہی اور ملا علی رح نی دو احتمال لکھی ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہ کہ دلالت کرتی ہی یہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ کرنی مال حلال کی عمارت میں اور دوسرا یہ کہ نہین دلالت کرتی اوسپر اور اسکو لکھا ہی کہ یہ مناسب تر ہی ساتھ باب کی ** وَعَنْ عَائِشَةَ ** عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عائشہ رض سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا گھر اوس شخص کا ہی کہ نہین گھر واسطی اوسکی یعنی آخرت مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہین مال واسطی اوسکی اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل واسطی اوسکی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دنیا گھر اوس شخص کا ہی الخ چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی خوش اسمین ممکن نہین پس جسنے کہ دنیا کو گھر اپنا پکڑا گویا نہین ہی اوسکی لیی گھر اور اسیطرح دنیا مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی مال یعنی مقصود مال سی خرچ کرنا اوسکا ہی بھلائیون اور مرضیات الہی مین اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ مراد یہ ہی کہ دار دنیا کو گھر نہ کہنا چاہیی اور مال اوسکی کو مال نہ کہنا چاہیی بسبب فنا اور حقارت اوسکی کی اور مرجع اس معنی کا بھی معنی اول کی ہی اور یہ ہو سکتا ہی کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گھر اوسکا ہی کہ نہین گھر اوسکی لیی آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی غنا اور مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گھر ٹھہرایا اور مطمئن ہوا ساتھ اوسکی اور مال جمع کیا بگمان بقا اور خلود کی جیسی کہ فرمایا اسد تعالی نی اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا اور فرمایا يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ اوسکی لیی آخرت مین گھر اور غنا نہین ہی نہ ہیگا اور واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ اوٹھانی کی بیچ اوسکی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو یا لام لفظ لہا مین زائدہ ہی یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکھتا ہی

مجمل معنی اسکی یہ ہین کہ دنیا نہین لیاقت رکہتی اسکی کہ کہنی جاوی گہر اوسکی لیی نہین گہر اوسکی لیی اور نہ لیاقت رکہتی ہی اسکی کہ کہنی جاوی مال مگر اوسکے لیی کہ جسکی
مال اوسکی لیی اور متصوفات دنیا کی اور ساقط کرنا رتبہ اوسکی کا ہی اس سے کہ کہنی جاوین گہر یا مال اوسکی لیی کہ ہی آخرت اوسکی لیی قرار گاہ اور مال ع وعن
حذیفة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبته الخمر جماع الاثم والنساء حبائل الشيطان وحب
الدنيا رأس كل خطيئة قال وسمعته يقول اخروا النساء حيث اخرهن الله رواه رزين وروى البيهقي منه في شعب الايمان
عن الحسن مرسلا حب الدنيا رأس كل خطيئة اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خطبہ مین شراب یعنی مجمع گناہوں کی ہی یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین اوس سے وجود مین آتی ہین اور عورتین جال ہین شیطان کے
اور محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کی کرتا ہی کہا حذیفہ نی کہ سنا مین نے حضرت سے کہ فرماتی تہی پیچہے
ڈالو عورتون کو اسلیی کہ پیچہے ڈالا ہی اونکو خدای تعالی نی یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس نہ مقدم کرو تم اون کو
چیزون ذکر کی گئی ہین نقل کی یہ تمام حدیث جیسی کہ مذکور ہوئی رزین نی نقل کی بیہقی نی جملہ اس حدیث سی شعب الایمان مین حسن بصری سی بطریق
ارسال کے یہی مقدار کہ حب الدنیا رأس کل خطیئة **ف** روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی الخمر ام الفواحش و اکبر الکبائر من شربہا وقع
علی امہ وخالتہ وعمتہ کہتی ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف زنا کی پس انکار
کیا پہر بلایا گیا طرف پینی شراب کے پس آیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کی گئین اور محبت دنیا کی الخ اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہی کہ ترک دنیا سر ہے
ہر عبادت کا کہا بعضون نی کہ جسنے دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرتی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا اوسکو نہین گمراہ کرتی اوسکو تمام مفسد کہا طیبی نی
کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سی گناہونکو متضمن ہین اسلیے کہ ہر ایک ان مین سی علحدہ علحدہ اصل ہی بہت سی گناہون کی ع وعن جابر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخوف ما اتخوف على امتي الهوى وطول الامل فاما الهوى فيصد عن
الحق واما طول الامل فينسي الاخرة وهذه الدنيا مرتحلة ذاهبة وهذه الاخرة مرتحلة قادمة ولكل واحدة منهما
بنون فان استطعتم ان لا تكونوا من بني الدنيا فافعلوا فانكم اليوم في دار العمل ولا حساب وانتم غدا في دار الاخرة
ولا عمل رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت ڈرانی والی اون
چیزون کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور دراز آرزو جینی کی یعنی ساتہ تاخیر عمل کی پس اما خواہش نفس کی جو کہ مخالف
ہی ہدایت کی اور موافق ہی باطل کی پس باز رکہتی ہی قبول حق سی اور فرمانبرداری اوسکی سی اور اما درازی آرزوی جینی کی پس بہلا دیتی ہی
آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنی والی جانی والی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنی والی آنیوالی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہے
اور واسطی ہر ایک کی دنیا اور آخرت سی بیٹے ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنیوالی پس اگر کرسکو تم یہ کہ نہو تم بیٹون دنیا کی سی پس کرو یعنی
ایسی کام کرو کہ دنیا کی بیٹی گری سی نکل جاؤ اور تابع اور محکوم اوسکی نہو اسلیی کہ تم آج کی دن دنیا مین ہو گہر عمل کا اور جگہہ کام کرنی کی ہی پس غنیمت جانو
عمل کو پہلی آنی اجل کی اور نہین ہی حساب دنیا مین عمل ہی اور تم کل کو بیچ گہر آخرت کے ہو وگی کہ نہین ہی عمل اوس مین بلکہ جگہہ حساب کی ہی نقل کی
بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اسطرح سے کہ نہین جانتا صاحب اوسکا جیسے کہ نہین جانتا چلنی کشتی کو بیٹہنی والا اوسکا اور
اسی سے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اوسکا بہت جلد سمجہا جاتا ہی اسلیی کہ اگر آخرت بجای خود ہوتی اور دنیا اوسطرف جاتی تو بہی آخر گذر جاتی اور
تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بہی اوس طرف سی ادہر چلی آتی ہی اور دنیا ادہر سی اودہر چلی جاتی ہی درمیان راہ ہی مین تمام ہوگی اور نہین حساب یعنی

قولہ من شربہا وقع یعنی جو پیوے شراب زنا کرے اوپر ماں اپنی کے اور خالہ اپنی کے اور پہوپہی اپنی کے

حسب

بحسب ظاہر کی نسبت فاجر کی والا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا الخ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہی علی رضی سی یعنی بطریق موقوف کی کہ کہا کوچ کیی جاتی ہی دنیا پشت دیی ہوئی اور کوچ کیی آتی ہی آخرت درحالیکہ متوجہ ہی طرف ہماری یعنی ظاہر ہی پشت پہیرنا دنیا کا اور رفنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اوسکا اور واسطی ہر ایک کی اون دونون مین سی بیٹی ہین پس ہو تم آخرت کی بیٹون مین سی یعنی ساتہ متوجہ ہونی کی طرف اوسکی اور نہ ہو تم دنیا کی بیٹون مین سی یعنی ساتہ اعراض کرنی کی آخرت سی اور متوجہ ہونی کی طرف دنیا کی اسلیی کہ آج کی دن یعنی دنیا مین عمل ہی یعنی وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کے حساب ہے اور نہین ہی عمل روایت کی یہ حدیث بخاری نی ترجمۃ الباب مین

ف یعنی عنوان ایک باب مین بغیر اسناد کی موقوف حضرت علی رض پر اور حدیث جابر سی معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی اور مضمون اسکا مضمون اوسکا ہی

وَعَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ وَيَقْضِي فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي النَّارِ أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلَى حَذَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی عمرو سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمایا ایکدن پس فرمایا اپنی خطبہ مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہاتا ہی اوس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سے حصہ رکہتے ہین فرمایا اللہ تعالی نی وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک مدت معین وعدہ کی گئی سچی یعنی محقق و ثابت اور حکم کریگا آخرت مین بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک و بد اور مومن و کافر کی ساتہ ثواب و عذاب کی آگاہ ہو و تحقیق خیر و خوبی سب ساتہ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت مین ہی آگاہ ہو و اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتہ انواع اپنی کی دوزخ مین ہی خبردار ہو و پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب و حساب خدا سی خوف پر ہو یا یہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو اللہ سے کہ قبول ہوتا ہی یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق پیش کیی جاوگی اپنی عملون پر پس جو شخص عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکہی گا جزا اوسکی یعنی آخرت مین یا دنیا مین اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی بدی دیکہی گا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نی ف پیش کیی جاوگی اپنی عملون پر یہ عبارت محمول قلب پر ہی یعنی معنی اوسکی الٹی ہین کہ عمل تمہاری پیش کیی جاوینگی تم پر یا معنی یہ ہین کہ تم پیش کیی جاوگی حضرت پروردگار تعالی کی جیسیکہ تمہاری عمل ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ تم سامنے کیے جاوگی اللہ تعالی کے ساتہ افعال اپنی کی اور جزا دی جاوگی اوپر اعمال اپنے کے مانند پیش کرنی لشکر کے امیر پر الخ وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَإِنَّ الْآخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُحِقُّ فِيهَا الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلَّ أُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا اور روایت ہی شداد سی کہ کہا اونہی سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہی کہاتا ہی اوس دنیا سی نیک و بد یعنی مومن اور کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع غیر کاذب ہی حکم کریگا اوس مین بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکہیگا اوس مین حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنی تمیز اور جدا کردیگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتہ ثواب و عذاب کے

ہو تم آخرت کی بیٹوں مین سی اور نہو تم دنیا کی بیٹون مین سی اسلیے کہ تحقیق بیٹا ہر ان تابع ہوتا ہی اوسکا بیٹا اوسکا **ف** اور دنیا باطلہ کا ٹھکانا دوزخ ہی اور آخرت حقہ کی جگہ جنت ہی یعنی پس جو طالب مستغرق دنیا کی ہین وہ اوسکی ساتھ دوزخ مین ہونگی اور جو طالب آخرت کی ہین وہ اوسکی ساتھ جنت مین ہونگی یہ تو ملا علی قاری نی لکھا ہی اور حضرت شیخ رح نی بعد حدیث کی لکھا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق اوسکی عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی لیے کریگا ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما طلعت الشمس الا وبجنبتیها ملکان ینادیان یسمعان الخلائق غیر الثقلین یا ایها الناس هلموا الی ربکم ما قل وکفی خیر مما کثر والهی رواهما ابو نعیم فی الحلیة اور روایت ہی ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی نہین طلوع ہوتا ہی آفتاب مگر دونون پہلو اوسکی ہین دو فرشتی ہین کہ پکارتی ہین سناتی ہین خلائق کو یعنی سنتی ہی اونکو خلائق سوای جن و انس کے ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکی کی بانقطاع کرکر اور طرف رجوع ہو و طرف اوسکی جیسکہ فرمایا الله تعالی نی وتبتل الیه تبتیلا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کری یعنی امر دین مین یا زاد عقبی مین بہتر ہی اس مال سی کہ بہت ہو اور باز رکھی عبادت خدای تعالی سی اور خوشحالی سی اور روایت کین یہ دونون حدیثین ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** شاید کہ نہ سنانے جن و انس کی مین یہ ہی کہ نہ او ٹہ جاوی تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پہر اگر کوئی کہی کہ یہ ندا واسطی تنبیہ آدمیون کی ہی اور جب انہون نے نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگی جواب اوسکا یہ کہ کفایت کرتا ہی اوسمین خبر دینا مخبر صادق صلی الله علیه وسلم کا پہر جن و انسان مین سی خطاب خاص انسان کیطرف کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہی یہانتک کہ باز رکہا اونکو اوسنی متوجہ ہونی سی طرف ذکر الله تعالی کی اور عبادت اوسکی کی پس کہا گیا اونکو کہ کہانتک یہ غفلت اور اعراض ہوگا ذکر الله سی او طرف عبادت رب اپنی کی ع **وعن** ابی هریرة یبلغ به قال اذا مات المیت قالت الملئکة ما قدم وقال بنو آدم ما خلف رواه البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ پونہچاتی تھے اس حدیث کو نبی صلی الله علیه وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تہی کہ جسکو حدیث مرفوع کہتی ہین کہا ابو ہریرہ نی جسوقت کہ مرتا ہی آدمی کہتی ہین اور پوچھتی ہین فرشتی کہ کیا آگی بہیجا یعنی اعمال خیر سی اور کہتی ہین آدمی کہ کیا پیچھی چہوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیون کی مال پر +

وعن مالک ان لقمان قال لابنه یا بنی ان الناس قد تطاول علیهم ما یوعدون وهم الی الآخرة سراعا یذهبون وانک قد استدبرت الدنیا منذ کنت واستقبلت الآخرة وان دارا تسیر الیها اقرب الیک من دار تخرج منها رواه رزین ع اور روایت ہی امام مالک سے کہ تحقیق لقمان نی کہا اپنی بیٹی کو ای بیٹی میری تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی عہد آدم سی آج کی دن تک اونپر مدت اوس چیز کی کہ وعدہ دی جاتی ہین ساتھ اوسکی یعنی بعث اور حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہین اور تحقیق تو ای بیٹی میری تحقیق پشت دی ہی تو نی دنیا کو جبسی کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کیطرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ توجہ آخرت کیطرف ہی گویا دنیا کو چہوڑ دیا اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہی تو طرف اوسکی بہت نزدیک ہی طرف تیری اوس گھر سی کہ نکلتا ہی تو اوس سی نقل کی یہ رزین نی **ف** دراز ہوئی الخ معنے اسکی یہ ہین کہ دراز و بعید ہوا اون لوگون پر وعدہ آنی قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہین طرف اوس چیز کی کہ وعدہ کئی گئی ہین اوسکا مانند قافلہ چلنی والی کی لیکن وہ نہین جانتی مانند بیٹھنے والون کشتی بہری ہوئی کی پہر بیان کیا معنی کو ساتھ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹی کو کیا اور مراد اس سے خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکی لیے اور آخر جملہ حدیث کی یہ دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوس سے دور پڑتا ہی اور جس چیز کیطرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی جانب نزدیک آتا ہی ایک مسافت درمیان مین ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوس سے بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہی اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکی ہوگی اور وہاں پونہچیگا اور مقصود اس نصیحت سے دفع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سے

ترجمہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ قَالُوا صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ النَّقِيُّ التَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اونہوں نے کہا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ سچی زبان کو جانتے ہیں ہم کہ جو ہرگز جھوٹ بولے پس کون ہی مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہی گناہ اوپر اور نہ ظلم کرنا اور حسد ہی گذرنا اور نہ کدورت کینہ اور حسد نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** مخموم خم سے ہی معنی جہاڑنی خاک اور کوڑی کی زمین اور کنوین سے پس مراد یہ ہی کہ دل اوسکا جہڑا ہوا اور صاف ہے غبار اغیار سے اور پاک ہی بری اخلاق سے جسکو سلیم القلب کہتے ہیں فرمایا اللہ تعالی نے اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ اور نقی یعنی صاف دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سے اور تقی یعنی بچنی والا بری عقائد اور بری اخلاق سے اور صحابہ نے جو معنی مخموم القلب کے پوچھی احتمال ہی کہ وہ اس لغت کو نہ جانتے ہوں اسلیے کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتے تھے کہ صحابہ باوجود پہچاننے زبان عرب کے اور کہنے فصاحت اور بلاغت کے نہ سمجھتے تھے اور معنی اوسکی نہ جانتے تھے لیکن اضافت مخموم کی قلب کیطرف اور معین ہونا مراد کا اس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نے بیان فرمایا اور یہ احتمال ظاہر ہی واللہ اعلم ترجمہ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيثٍ وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ اور روایت ہے اوسی عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب پائی جاوین تجھمیں اے مخاطب پس نہیں ہی خوف تجھپر اور ضرر نہیں ہے تجھکو فوت ہونی اور نہونی دنیا سے اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندونکی اور حقوق نفس کے اور دوسری سچی بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتھی پارسائی کہانی میں یعنی پرہیز کرنی حرام سے اور اکتفا کرنی مقدار حاجت پر اور بہت نہ کہاوی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ضرر نہیں الخ یعنی چونکہ حصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئیں اور نفس نے بسبب اسکے کمال پایا اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتوں بہشت کا بہم پونہچا فوت ہونی نعمتوں دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سے کیا غم ہی بلکہ اگر وہ ہوں تو خلل و وحشت کا رخانہ جمعیت حضور میں اور کثافت اور ظلمت اور پرجال لطافت نور کی پیدا ہوتا ہی ترجمہ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّهُ قِيلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرَى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِينِي رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاِ اور روایت ہی امام مالک سے کہ کہا پونہچا ہی مجکو یہ کہ کہا گیا واسطے لقمان حکیم کے کہ کس چیز نے پونہچایا ہی تمکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہیں ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نے کہ پونہچایا ہی مجھی اس مرتبہ کو سچ بولنی نے یعنی ملازمت سچ بولنی نے اپنی بات کہنی میں اور اور کی بات نقل کرنی میں اور ادای امانت نے یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چہوڑ دینی اوس چیز کی نے کہ نہ نفع دی مجکو اور ضرورت نہو مجکو اوسکی روایت کی یہ مالک نے موطا میں کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث میں **ف** اسی جگہہ سے کہا ہی کہ حکمت ایسے کفتار ہی اور نیک کرداری ہی اور لقمان بہانجے ہیں ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضوں نے کہا کہ اونکی خالہ کی بیٹی تہی اور اختلاف ہے درمیان علما کی اسمیں کہ لقمان پیغمبر تہی یا نہیں اور صحیح یہ ہی کہ وہ حکیم و ولی تہی اور آیا ہی کہ اونہوں نے ہزار پیغمبروں کی خدمت اور شاگردی کی تہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ لقمان پیغمبر نہ تہی نہ پادشاہ تہی ایک غلام کالی تہی کہ بکریاں چراتی تہی حق تعالی نے اونکو مقبول اپنا کیا اور حکمت اور

جو انہوں نے عمل کیے اور اپنی کتاب میں ذکر اونکا کیا اوسنے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ
فَتَجِیْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ فَتَجِیْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَیَقُوْلُ
اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیْءُ الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِكَ یَقُوْلُ اللّٰهُ
تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیْءُ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ بِكَ
الْیَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهٖ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ
الْخٰسِرِیْنَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوینگی اعمال پس آوے گی نماز پس کہے گی اے پروردگار میرے مین
نماز ہون پس فرماوے گا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پس آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہے گا اے رب میرے مین صدقہ ہون پس فرماوے گا اللہ تعالی تحقیق تو
اوپر خیر کے ہے پہر آوے گا روزہ پس کہے گا اے رب میرے مین روزہ ہون پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پہر آوین گے اور اعمال
یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکی کے اوپر اسی طرح کے کہ مذکور ہوئی فرماوے گا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے یعنی موقوف رکہیگا اللہ
تعالی ہر ایک کی شفاعت کے قبول کو اور مہلت دیگا اونکی درخواست کے قبولیت کو بڑی مہربانی پہر آوے گا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہہ
وارد ہونی اوامر واحکام کا ہے پس کہے گا اے رب میرے نام پاک تیرا سلام ہے یعنی سالم اور پاک تمام نقصانوں اور آفتوں سے اور سلامتی بخشنی
والا بندون کا تمام شدائد اور خوفوں سے اور مین ہون اسلام کہ عاجزی کرنی والا اور مطیع اور تابعدار تیری حکم کا ہوں اور فرمایا ہے تو نے
اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تحقیق تو خیر پر ہے بسبب تیرے آجکے دن مواخذہ کرونگا یعنی مواخذہ کرونگا بسبب تیرے
جس سے کہ مواخذہ کرونگا ساتہ دینی عذاب کے اور بوسیلہ تیرے دونگا مین یعنی ثواب پس تو اصل ہے اور مدار ہے تجہ پر طاعت و معصیت کا چاہے
جو کچہہ چاہتا ہے تو فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اور جو شخص کہ طلب کرے سوا دین اسلام کے کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا اوس سے
وہ دین اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانی والون سے ہے **ف** آوینگی اعمال بندون کی یعنی نیک اعمال خصوصا خداوند تعالی کی تا حجت اونکی اور
شفاعت کریں اپنی کرنی والون کی یا جہگڑیں اپنی ترک کرنی والون سے اور اعمال یا تو اچہی صورت میں آوینگی کہ اللہ تعالی اونکو اچہی صورتیں عطا فرماوے گا
جیسکہ بعضی حدیثوں اور آثار سے سمجہا جاتا ہے اور یا قدرت الہی ثابت ہے اور یہ لانی اعراض کی اور کلام کروانی انکی کی اور مین نماز ہون آئی ہون
بیچ درگاہ لطف تیری کی تا شفاعت کرون بندی کی باعتماد قبولیت و آبرو کی کہ تیری درگاہ میں رکہتی ہون کہ مجکو ستون اپنی دین کا فرمایا
ہے اور مقام عزت و قربت میں بٹہایا ہے تو نے اور فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ جون کہ دنیا مین منع کرنی والی فسق و فجور کی تہے
میں امیدوار ہون آجکی دن کہ مانع غضب اور عذاب تیری سے ہون مین پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تو اے نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کی ہے اور
یہ توقف اور مہلت دینی ہے قبول شفاعت اوسکی مین ساتہ پاکیزہ ترجمہ کی اور اچہی کلام کی یعنی تجکو بہی فضل و شرافت ہے اور بجای خود ہے
تو لیکن شفاعت کار صفت ایکدوسری کی کہ اصل و مبنی تیرا اور سارے عبادتوں ہم مثل تیری کا ہے اور جامع ہے تمام اچہی صفتون کا
کہ وہ اسلام ہے جیسکہ آگی آتا ہے اور یہان ایک نکتہ ہے کہ کہڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اوس ذات کی ہے کہ جامع ہو کمالات کی
جیسکہ ذات پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات الہی کی ہے کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہیں کہلواسکی گا
مگر وہ اسی طرح اعمال میں وہ عمل شفاعت کرے گا کہ جامع تمام صفات کے کمال کا ہے جیسکہ آخر حدیث میں بیان ہوگا اور مین ہون صدقہ شفاعت کرتا ہون اس
بندی کی اور مجکو ساتہ لطف اپنی کی نوازا تو نی اور میری حق مین فرمایا اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ اور مین ہون روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تو نے ساتہ جزا اور خاص

کی کہ سوای تیری کوئی اوسکو نہ جانیگا اور جسنی کہ مجکو پایا اور زحمت وحق نگاہ رکہا میرا بخشا تونی اور وعدہ بہشت میں جانیکا کیا تونی اوس سلی ور
اسلام جو کلام مذکور کہی گا اسلیے کہ در باب شفاعت اوسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتہ تعظیم اور ثنای آلہی کی کری جیسیکہ حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
اول ثنا خاص کر نگار کی کرینگی بعد ازان شفاعت کرین گی پس سلام حضرت حق سبحانہ کو ساتہ اسم سلام کی ندا کریگا اور اپنی تئین بندہ مطیع
کہیگا اس سبب سے شفاعت اوسکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سی مراد ہو صفت رضا اور تسلیم و ترک اختیار کی کہ اعلی مقامات اہل قرب اور
اصطفا کی ہی جیسکہ حضرت ابراہیم علیہ کی حق مین آیا ہی کلام مجید مین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین اہ **وعن عائشة**
قالت کان لنا ستر فیہ تماثیل طیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشة حولیہ فانی اذا رأیتہ ذکرت
الدنیا اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ تہا واسطی ہماری پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوار گیری اوسمین تہین تصویرین پرندجانورونکی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ بدل ڈال اسکو اسلیے کہ مین جب دیکہتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو **ف** یہ تعلیل دلیل ہی اسپر کہ
صورتین بہت چہوٹی تہین یا یہ فرمایا ہو پہلی حرام ہونی تصویرون کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکہنا اوس اسباب کا کہ زینت کی ہین
ساتہ اوسکی اغنیا لیجاتا ہی فقر کی حلاوت قلوب سے اع **وعن** ابی ایوب الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال عظنی واوجز فقال اذا قمت فی صلوتک فصل صلوة مودع ولا تکلم بکلام تعتذر منہ غدا واجمع الایاس
مما فی ایدی الناس اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ نصیحت فرماو مجکو اور
مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نے جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس مانند نماز اوس شخص کے کہ رخصت کرنی والا اور چہوڑنی والا ہی ماسوی اللہ
کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق میں ساتہ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووی تو عذر خواہی کا
بسبب اوس کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہی کلام کو نیکو یار دن اور دوستون اور تمام مسلمانون سی یعنی
ایسی بات نہ کہہ کہ اوس سی پشیمان ہووی تو اور محتاج عذر کرنی کا ہووی اور قصد مصمم کر او پر نا امیدی کی اوس چیز سی کہ لوگون کے ہاتہ مین ہے
یعنی قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگون کے مال سی طمع منقطع کر **ف** ایک معنی تو رخصت کرنی کی یہ ہین جو مذکور ہوئی اور ممکن ہے کہ مراد
رخصت کرنا حیات کا ہو یعنی گویا کہ یہ اخیر نماز تیری ہی اور یہ آخر وقت ہی اوقات تیری کا جیسیکہ مثل شیخ کی وصیت مین آیا ہی کہ طالب کو چاہیے کہ ہر نماز
اپنی مین ایسا تصور کری کہ یہ آخر نماز ہی اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل سی ادا کریگا اور آخر حدیث میں اشارہ
ہی طرف اوسکی کہ نسبت پکڑنی لوگون سی علامت افلاس کے ہی اور غنای قلبی یہ ہی کہ نا امیدی ہو اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہ مین ہے اہ ع
وعن معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن خرج معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوصیہ ومعاذ راکب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی تحت راحلتہ فلما فرغ قال یا معاذ انک عسی
ان لا تلقانی بعد عامی ہذا ولعلک ان تمر بمسجدی ہذا وقبری فبکی معاذ جشعا لفراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ثم التفت فاقبل بوجہہ نحو المدینة فقال ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا روی الاحادیث
الاربعة احمد اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا جبکہ بہیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بہیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی یا عامل کر کر
طرف یمن کے نکلے ساتہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پوہچانی کی لیے اس حال مین کہ وصیت کرتی تہی اوسکو اور معاذ تہی سوار اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم چلتے تہی ہمراہ سواری اوسکی کی پس فارغ ہوئی حضرت وصیت سے فرمایا ای معاذ تحقیق تو نزدیک ہے کہ نملی تو مجہسے بعد سال عمر میری کی کہ یہ سال ہے

اور شاید کہ تو گذری اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئی معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر التفات کیا آنحضرت نے یعنی منہ پھیر معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ تحقیق قریب تر اور متصل تر لوگوں کی ساتھ میری پرہیزگار ہیں جو ہون یعنے عربی یا عجمی گوری ہون یا کالی ہون شریف ہون یا رذالی ہون اور جہان ہون نقل کین چارون حدیثین احمد نے **ف** لفظ فاقبل الخ تفسیر ہے التفات کی اور شاید کہ وجہ منہ پھیرنی کی معاذ سے یہ تھی کہ تا نہ دیکھیں رونا اونکا اور ہو سبب رونے آپکے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تھا اسپر کہ ضروری ہی چھوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرت نے اونکو از راہ فعل کی اور وصیت کی زبان سے کہ تو جدا ہوگا مجھسے اور جدا ہوگا مدینہ سے اور پھر دیکھیگا تو مدینے کو اور نہین دیکھیگا تو مجھکو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا مین ہی پس فرمایا کہ قریب ترین لوگون کی ساتھ میری یعنی ساتھ شفاعت میری کی یا قریب ہین لوگون کی طرف مرتبہ میری کی متقی ہین الخ اور جہان ہون یعنی مکہ مین ہون یا مدینہ مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین غیر ذلک پس یہہ طرف تبدل تقرنی کی ہمین ہین سبب کمال التقوی کی اور طرف حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ اونہون نی باوجود دور رہونکی تقوی سی کیا درجہ پایا اور نسبت تقوی کی کسی محروم رہے مقام قرب سی بلکہ اشقی ہوئی بسبب پونہچانی ایذا کی حضرت کو اور گویا کہ یہ وصیت اور تسلی ہے معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیی اور ہماری فراق پر غم نکہا جبکہ متقیون سے ہووے تو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہی معنی مین ہماری ساتھ ہی ہی تو اور طیبی نی کہا کہ یہ تسلی ہی معاذ کو بعد خبر دینی کی اوسکو ساتھ رحلت اپنی کی یعنی جبکہ پھر آوے تو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتھ متصل ترین اور قریب ترین آدمیون کی ساتھ میری کہ متقی ہین اور کہا کہ یہ کنایہ ہی ابو بکر صدیق سی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگی جیسی کہ حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہی کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت آنحضرت کے اور کلام کیا ایک امر مین فرمایا پھر آنا اور وقت اوس عورت نی کہا کہ اگر آؤن مین اور آپکو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو کیا کرون مین گویا کنایہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سی فرمایا اگر آوی تو اور نہ پاوی مجکو تو تو ابو بکر کی پاس آنا اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی حضرت نی اوپر رعایت کرنی تقوی کی اور اسمین تسلی ہی واسطی بقیہ امت کی کہ جنہون نے نہین پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ خدمت کا کہ اگر تقوی کرینگی تو قرب حاصل ہوگا حضرت سے اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ مترجم **وعن** ابن مسعود قال تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النور اذا دخل الصدر انفسح فقیل یا رسول اللہ ھل لتلک من علم یعرف بہ قال نعم التجافی من دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نے کہ پڑہی آنحضرت نے آیت یعنی جسکو ارادہ کرتا ہی اللہ ہدایت کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچاوی اوسکو طرف مقام اختصاص کی کہولتا ہی اور فراخ کرتا ہی سینہ اوسکا واسطی اسلام کی یعنی واسطی شرائع اسلام کی بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہی سینہ مین کہلجاتا ہی اور فراخ ہوجاتا ہی سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہی واسطی اس حالت کے کچھ نشانی ظاہر ہین کہ پہچانی جاوی وہ حالت ساتھ اوس نشانی کی فرمایا آنحضرت نے ہان اوسکی لیے نشانی ہی دور رہونا گھر غرور کی سی یعنی دنیا سی کہ جگہہ مکر و فریب کی ہی اور شیطان بسبب اوسکی لوگون کو فریب دیتا ہی اور مراد دور رہونی سی زہد اختیار کرنا ہی اور رجوع کرنا طرف آخرت کی کہ جگہہ ہمیشگی کی ہی اور مستعد ہونا واسطی موت کے پہلے اوترنی اوسکی کی یعنی ساتھ کرنی توبہ کی اور سبقت کرنی کی طرف عبادت کے اور صرف کرنی وقت کے طاعت مین **ف** یعنی قبول کرتا ہی تمام شرائع اسلام کی اور شیرین معلوم ہوتی ہی اوسکی مذاق مین تلخی اون احکام کی کہ مقرر کیی ہین اللہ تعالی نی اور حکم کیا ہی اونکا اور یہ

قلب حقیقت مین عرش رب ہے جیسیکہ حدیث قدسی مین آیا ہی لایسعنی ارضی ولاسمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا مکر کرنی والی اور فریب دینی والی اور عہد شکن ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا یغرنکم الحیوۃ الدنیا اور دنیا گہر رنج اور خرابی کا ہی اگرچہ صورت مین نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنی دہوکی کی ہی کہ گمان کرتا ہی اوسکو پیاسا پانی پس حقیقت مین ایسی دہوکی مین پڑرہی ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلی آنے موت کے یا ظاہر ہونی مقدمات اوسکی کی کہ مرض ہی اور بہت بڑہا پا کہ نہ قادر ہو اوسمین اوپر حاصل کرنی علم کی یا عمل کی اور اوسوقت ندامت نفع ندیتی ع **وعن** ابی ہریرۃ وابی خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم العبد یعطی زھدا فی الدنیا وقلۃ منطق فاقتربوا منہ فانہ یلقی الحکمۃ رواھما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی خلاد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ دیکہو تم بندی کو کہ دیا جاتا ہی بے رغبتی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سی پس نزدیکی ڈہونڈو اوس سی ایلیی کہ تحقیق وہ سکہایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اور پہلی حدیث بہت سے طریقون سی ثابت ہوئی ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت پوچہی گئی کہ کونسا مومن بہت دانا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور واسطی بعد موت کے لیی بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اوس سے نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالی حکمت عطا فرماوی اوسکی بڑی فضیلت الٰہی فرمایا اللہ تعالی نی ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہی کہ یہی مرشد کامل کہنیوالا ایسی واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کری ہمنشینی اوسکی اور حاصل کری ہمکلامی اوسکی کہا ہی بعض عارفین نے کہ صحبت رکہو ساتہ اللہ کے پس اگر نہ طاقت رکہو تو صحبت رکہو ساتہ اوسکی کہ وہ صحبت رکہی ساتہ اللہ کی اور علامت صحت احوال اوسکی کی بعد تصحیح اقوال و افعال اوسکی کی وہ ہی کہ جو اوپر گذری حدیث سابق مین علامات انشراح صدر سے یا اس حدیث کہ موثر ہو صحبت اوسکی جمیع امور مین اور بے رغبت کری یارون اپنی کو دنیا سے یعنی تحصیل مال و جاہ سی اور زیادتی قدر حاجت سی کہ پہونچا وی طرف آخرت کی پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہی رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ ع

باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان فضیلت فقرا کی اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر طریقہ فقر و کفاف کے یعنی قدر ضرورت کے **ف** مراد فضیلت سے زیادتی اجر و ثواب کی ہی اور دونون مضمونون کو کہ یکجا کی جمع کرنی مین نکتہ یہ ہی کہ حضرت کے اوقات بسری ہی بطور فقرا کی تہی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی اور فقرا کی فضیلت مین یہ بات کافی ہی اور جاننا چاہیی کہ علما کو خلاف ہی آپس مین فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضے کہتی ہین کہ غنی شاکر افضل ہی کہ اوسکی ہاتہ سی خیرات اور تصدق کے چیزین مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین ہی بیچ شان اغنیا کی آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کی گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہے کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تہا اور حدیثین باب کے تمام دلیلین انکی ہین اور حق یہ ہی کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کی ہی مطلقا اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کے کبہی صلاح کار غنا مین ہوتا ہی اور کبہی فقر مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب پروردگار تعالی بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز مین صلاح حال اوسکی کا ہوتا ہی وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اسی طرح بیچ تمام صفتون متضادہ کی واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی سی منقول ہی کہ اونسی کسی نے پوچہا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونون سی بہتر ہی اور اس مین اشارہ ہی فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہی کہ اوسپر شکر کرنا چاہیی نہ بلا ہی کہ اوسپر صبر کرنا چاہیی شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی اپنی شیخ سی نقل کرتی تہی کہ جبتک اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کی ہم سی نہ کروالیا بیعت ہماری قبول کی اور کہا کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازان ہاتہ پکڑا اور مرید کیا اور جاننا چاہیے

اور بعضون نے فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہی کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھہ نہ رکھتا ہو اور بعضون نے عکس اسکے کہا ہی اور مراد فقرا سے یہان فقیر اور مسکین ہین ٭

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ رواہ مسلم روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دہکیلے گئی دروازون سی اگر قسم کہاوین اللہ پر تو البتہ سچا کری اللہ اونکی قسم مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** دہکیلے گئی الخ یعنی روکی گئی دروازون سی ساتہ ہاتہ یا زبان کی اور معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسی کے دروازی پر جا کہڑے رہین تو اونکو اپنی گہر مین نہ آنی دی بسبب نہایت حقارت اونکی کی لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سے دہکیلے گئی تو مجلسون مین آنی سے بطریق اولی منع کیی جاوین گی اور یہ اسلیے ہی کہ چاہتا ہی اللہ تعالی چہپانا حال اونکی کا خلق سے تاکہ نہ حاصل ہو اونکو سوای اللہ تعالی اور کسی سے کچہہ النسبت پس محفوظ رکہتا ہی اونکو کہڑی رہنی ہی ظالمون کے دروازون پر اور کہاتی مال حرام اونکی جیسے بچاتا ہی آدمی مریض کو استعمال کرنی طعام مضر کی سی پس نہین حاضر ہوتی وہ مگر اپنی مولی ہی کی دروازہ پر اور نہین سوال کرتی غیر اوسکی کی بسبب کمال بے پروائی اپنی کی اور مراد یہ نہین ہی کہ وہ دنیا دارون کی دروازون پر جاتی ہین اور وہ دہکیلے ہین اپنی دروازون سی اور آنی نہین دیتے اپنی گہرون مین اسلیے کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس ذلت سی اور اگر قسم کہاوین الخ یعنی اگر وہ قسم کہاوین خدای تعالی کی کہ اللہ تعالی اس فعل کو کریگا یا قسم کہاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اللہ اونکو اوس قسم مین کہ کرتا ہی وہ فعل یا نہین کرتا جیسیکہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ مین ٭ حاصل حدیث یہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ کی نزدیک ایسی عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہاوین کسی کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہی اونکو ٭ مولف

وعن مصعب بن سعد قال رای سعد ان لہ فضلا علی من دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم رواہ البخاری اور روایت ہی مصعب بیٹی سعد کی سی کہ کہا گمان کیا سعد نی یہ کہ اوسکو فضیلت ہی اوپر اوس کسی کی کہ کمتر ہی اوس سی یعنی فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی جواب کے لیی اور اونکی تسلی کی لیی نہین مدد کیی جاتی تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دیی جاتی مگر برکت ضعیفون اور فقیرون اونکی کی نقل کی یہ بخاری نی **ف** چونکہ سعد بہت سے فضیلتین رکہتی تہی مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی اونہون نی گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین سبب بڑی کرنی مسلمانون کی زیادہ ہی بہ نسبت اورونکی کہ نہ جو ایسی ہین پس حضرت نے اس گمان سی باز رکہا اونکو کہ یہ گمان تم نہ کرو بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر نکرو اونپر کہ تم ہی اونکی برکت عاصی بہرہ مند ہوتی ہو ٭

وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمت علی باب الجنۃ فکان عامۃ من دخلہا المساکین واصحاب الجد محبوسون غیر ان اصحاب النار قد امر بہم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامۃ من دخلہا النساء متفق علیہ اور روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑا ہوا مین بہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تہی اکثر اون لوگون کی کہ داخل ہوی بہشت مین غریب اور دولتمند ٹہرائی گئی ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہی اونکو جانی کا طرف دوزخ کے یعنے مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس اور سوال ان ہونگا بہشت سے اور کافر بالکل دوزخ ہی مین جاوینگی اور کہڑا ہوا مین دوزخ کی دروازہ پر پس ناگہان اکثر اونکی کہ داخل ہوی ہین اوسمین عورتین ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بسبب کثرت خواہش کی اونکی کی طرف دنیا کی اور سبب روکنی اونکی کی مردون کو راہ عقبی سے اور ٹہرائی گئی الخ یعنے صاحبین دولت اس دنیا فانی کی کہ مال و منصب والی ہین ٹہرائی اور روکی جاوین گی میدان قیامت مین واسطی

حساب

بہت حساب دینے کی اور رنج میں ہونگی بسبب کثرت اموال اپنی کی اور وسعت جاہ کی اور لذت حاصل کرنی کی دنیا میں اور بہرہ مند ہونی کی موافق شہوات نفس کے
ہوا کی اپنی کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی اور حرام اوسکا سبب عذاب کا ہی اور فقرا اس سے بری ہونگی کہ نہ حساب لیے جاوینگے اور نہ روکی جاوینگے بلکہ چالیس
برس پہلی اغنیا کی داخل ہونگی جنت میں عوض میں اون نعمتوں کے کہ دنیا میں فوت ہوئی ہیں ان سے ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی الجنۃ فرأیت اکثر اہلہا الفقراء واطلعت فی النار فرأیت اکثر اہلہا النساء
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جھانکا میں نی بہشت میں پس دیکھی میں نی اکثر اہل بہشت
فقرا اور جھانکا میں نے دوزخ میں پس دیکھی میں نی اکثر رہنی والی اوسکی عورتیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فقراء المہاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیمۃ الی الجنۃ باربعین خریفا
رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق فقراء مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل
ہونگی غنیوں سے دن قیامت کے جنت میں نقل کی یہ مسلم نی ف چالیس برس یعنی مقدار چالیس برس دنیا کی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہی کہ یہ حکم خاص فقرای مہاجرین کے لیے ہی اور اغنیا سے بھی اغنیاء مہاجرین کی مراد ہیں اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی
حدیث میں معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کی پہلی داخل ہونے کی یہ ہی کہ اغنیا بسبب حساب دینے کے رکی ہوں گی میدان محشر میں اور فقرا بلا حساب
جنت میں داخل ہو کر چین میں ہونگی ۔ وعن سہل بن سعد قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال لرجل عندہ جالس ما رأیک فی ہذا فقال رجل من اشراف الناس ہذا واللہ حری ان خطب
ان ینکح وان شفع ان یشفع قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مر رجل فقال لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیک فی ہذا فقال یا رسول اللہ ہذا رجل من فقراء المسلمین ہذا حری ان خطب
ان لا ینکح وان شفع ان لا یشفع وان قال ان لا یسمع لقولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر من ملء
الارض مثل ہذا متفق علیہ اور روایت ہے سہل بن سعد سی کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ پاس
آپ کے بیٹھا تھا کیا گمان رکھتا ہی تو اوس شخص گذرنی والی کی حق میں یعنی یہ اچھا ہی یا برا ہی پس کہا اوس شخص نے کہ جس سے حضرت نے احوال گذرنی والی کا
پوچھا تھا یہ شخص ہے اشراف لوگوں میں سی قسم ہی اللہ کی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام کری نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوی اوس سے اور اگر
سفارش کری یعنی کسی کی حکام اور سرداروں سی کچھ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کی جاوی سفارش اوسکی کہا سہل راوی نی پس
چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب سے پھر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اوسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپکی پاس کیا گمان ہے تیرا اس شخص کے
حق میں پس کہا اوسنے یا رسول اللہ یہ شخص فقرای مسلمین میں سے ہی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام دی نکاح کا نہ نکاح کیا جاوی اور اگر سفارش کری
کسی کی نہ قبول کیجاوی سفارش اوسکی اور اگر کہی کچھ بات نہ سنی جاوی بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کری طرف اوسکی بسبب
نہایت فقر اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہ شخص کہ تو نی اوسکو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہی بھری ہوئی زمین سے مانند اوس
شخص کے سی کہ تو نی تعریف کی اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگر تمام دنیا میں مثل اوس شخص کے سے کہ تو نی تعریف کی ہی بھر جاویں تو وہ
ایک کہ تیری گمان میں حقیر ہی بہتر اور زیادہ تر ہوگا اوس سی مرتبہ و فضیلت میں اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت نے جس سے کہ یہ پوچھا وہ غنی تھا پس ہوئی اوسکی سوال
جواب میں تنبیہ اوسکی لیے اور فضیلت فقرا کی اور یہی فضیلت جو حضرت نے فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہ ہی کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول

کرتا ہی امر پروردگار کا بخلاف اغنیای اغبیا کی کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر کرتی ہیں قبول حق میں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ امر دیکہا جاتا ہی علما کی شاگردون میں اور صلحا کی مریدون میں کہ فقرا بہت جلد قبول کر لیتی ہیں حق بات کو اور اغنیا حیل وحجت کرتی ہیں اور میں اور شخص اول بہی اغنیای مومنین سے تہا کافرون میں سی ایسی کہ نہیں ہے منافات درمیان کفار اور مسلمین کی ایسی کہ نہیں ہے خیر کفار میں یہانتک کہ کہا ہی بعضے علمانے کہ جسنے کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہی اوسپر کفر کا اسلیے کہ خیر ثابت کی اونمین کہ نہیں ہے خیر اونمیں اور حکم نہیں کیا ہی اوسکی کفر میں اسلیے کہ کبہی قصد کیا جاتا ہی ساتھ خیر کی کہ وہ قریب ہی ساتھ حق کی ۱۲ع **وعن** عائشۃ قالت ما شبع آل محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا نہیں پیٹ بہرا آل محمد نی یعنی اہلبیت اونکی کی جو کی روٹی سی یعنی پس گیہون کی روٹی سی بطریق اولی دو دن پے درپے یہانتک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بہر اتو دوسری دن بہوکہ رہے بنا بر اسکی کہ حضرت نے اختیار کیا تہا فقر کو جبکہ پیش کیی گئی حضرت پر خزانی زمین کی اور حکم ہوا کہ کہو تو پہاڑ مکی کی سونی کی کر دین تمہارے لیے پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو کہا ایکدن میں بہوکا رہون پس صبر کرون اور سیر ہوون ایکدن پس شکر کرون اور نہیں ہی وہی سیر کہا جسنے کہ بہوکی تہی آنحضرت آخیر عمر میں غنی ہان مال بہت ساہاتہ لگا حضرت کے لیکن وسکو کہا نہیں بلکہ خرچ کیا اوسکو اپنی پروردگار کی خوشی میں اور رہی ہمیشہ دل کی غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذارتی کئی راتیں بہوک میں پے درپے حضرت اور اہل اونکی کہ نہ پاتی تہی طعام شب کا اور تہی اکثر روٹی اونکی جو کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی ہماری زمانہ میں فقرا سی نہیں بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیا ہیں پس حضرت کے فعل میں بڑی تسلی ہی فقرا کی لیے ۱۲ع اور یہ بہوک حضرت کے اختیاری تہی ساتہ ترک کرنی دنیا کی اور لذتون اوسکی کے اور قناعت کرنی کی قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کے اور ترجیح دینی حاجات لوگون کی اپنے نفس کی حاجت پر ۱۲ح **وعن** سعید المقبری عن ابی ہریرۃ انہ مر بقوم بین ایدیہم شاۃ مصلیۃ فدعوہ فابی ان یاکل وقال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر رواہ البخاری اور روایت ہے سعید مقبری سے کہ نقل کی ابو ہریرہ سے کہ وہ گذری ایک قوم پر آگی اونکی کہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا اونہون نے ابو ہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کی لیے پس انکار کیا ابو ہریرہ نی اوسکی کہانی سی اور کہا یعنے بیچ عذر نہ کہانی کی کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یعنی وفات پائی اور نہیں پیٹ بہرا روٹی جو کی سی یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا کہانا بہنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** انس انہ مشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر واہالۃ سنخۃ ولقد رہن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعا لہ بالمدینۃ عند یہودی واخذ منہ شعیرا لاہلہ ولقد سمعتہ یقول ما امسی عند آل محمد صاع بر ولا صاع حب وان عندہ لتسع نسوۃ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ وہ لی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی بسبب بہت دنون رہنی کی اور تحقیق گرو رکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زرہ اپنی مدینہ میں نزدیک ایک یہودی کی اور لیی اوس سے کچہہ جو واسطی اہل بیت اپنے کی اور روایت کرنیوالا انس سے کہتا ہی کہ تحقیق سنا میں نی انس سے کہتی تہی نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی صاع گیہون کی اور نہ صاع اور دانون غلہ کی یعنی خیرہ نہیں کیا آپنے رات کو غلہ کل کی لیی اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کے کی تہین بیبیان یعنے باوجود اسکی کچہہ ذخیرہ نکرتی تہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہودی سے تہی کہ حال آپکا مسلمانون پر ظاہر نہو یا اسلیی کہ گران نہون آپ پر پس دوین وہ آپکے

حاشیہ: ... بزرگی کرتی ہیں زمین ... ۱۲ ... فضیلت ... بیان ... ۱۲

حاشیہ: صاع ایک پیمانہ ہے ... ۱۲

شرم کرکے اور ظاہر تر یہی ہے کہ یہی نہایت تعزز منظور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب مین اجرت کے اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا اللہ تعالی
نے قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ اور نظیر اسکی واقع ہوا ہی ہماری امام اعظم سے کہ نہین ٹہرتی تھی بیچ سایہ دیوار اوسکی کہ مطالبہ
کرتی تہی اوس سے دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سے ثابت ہوا ہے
کہ آنحضرت نی اپنی بیبیون کی لیے قوت ایک برس کا اکٹھا بھر دیا جواب اوسکا یہ کہتی ہین علماء کہ یہ نہ کرنا ذخیرہ کا اوائل حال تہا کہ فقر اونکی
حال پر غالب تہا بعد ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکٹھا بھر دیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل آیا ہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی
کہ آل فلان کہتی ہین اور مراد وہی فلان رکھتی ہین پس ذخیرہ نہ کرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ واسطی نفس شریف
اپنی کی نکرتی تھی اور اگر بیبیون کی لیے ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اوس سے نہین کہتا ہی ع ح **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رُمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرُّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا
عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ
عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَقَالَ أَوَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي رِوَايَةٍ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عمر سے کہ کہا حضرت عمر نے کہ داخل
ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریی کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی پتون سے نہ تہا درمیان
حضرت کی اور درمیان بوریی کی بچہونا تحقیق نشان ڈالدی تہی بوریی نی حضرت کی پہلو مین اس حال مین کہ سرہانی تکیہ رکہی ہوئی تہی چمڑی کا
کہ بہرا اوسکا پوست خرما کا تہا کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ تعالی سے تا فراخی کری تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی
اونپر حالانکہ وہ نہین بندگی کرتی اللہ کو پس فرمایا حضرت نے کیا کہتا ہی تو یہ اور تو ابتک اسی مقام مین ہی اور نہین حاصل ہوئی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کے
ای ابن خطاب یہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین اونکی لیے خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت
مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووی اونکی لیے دنیا اور ہماری لیے آخرت نقل کے
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوپر بوریی کی الخ یعنی بستر اونکا یہ بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سے یہ سمجھا
جاتا ہی کہ اوس چارپائی ہی کو کہجور کی پٹی سے بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سے بنتی ہین اور رمال ساتھ پیش را اور زیر اوسکی کی یعنی سول
کی یعنی بنی ہوئی کی اور بہرا اوسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتھ زیر لام کی اور جزم تی کی پوست خرما کو کہتی ہین جیسی کہ غلہ
روئی وغیرہ بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کر بہرتی ہین اور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری آپ کی امت پر چونکہ دیکھا
عمر نے کہ آنحضرت نے فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سے کہتی ہین نظر کی بیچ حال ضعفا امت کی کہ تاب فقر کی نرکہین گے
اور دشواری پڑی گی اونپر مناسب ساتھ حال ضعف اونکی کی یہ دیکہا کہ فراخی ہو اونکی لیے اور طیبی نے کہا کہ مقصود عمر کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت
کی لیے تہا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کی مناسب ہا ناکہ اونکی لیے دنیا نیہ جیسیہ طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمر نے کہا
آنحضرت کو بیچ گھر تاریک گرم کی ایک بوریی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچھ چمڑی کی ٹکڑی دیکھی اور ایک وباس پڑی ہوئی
روئی عمر فرمایا آپ نے کہ کیون روتا ہی تو ای بیٹی خطاب کی کہا عمر نے یا رسول اللہ آپ کو دیکھتا ہون کہ رسول خدا کی ہو کر اس حال سے پڑی ہو
اور قیصر وکسری ناز ونعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہ ٹکڑا اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب ہین ساتھ قول اونکی کی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

روم الخامس وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّۃِ مَا مِنْھُمْ رَجُلٌ عَلَیْہِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا کِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِھِمْ فَمِنْھَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْھَا مَا یَبْلُغُ الْکَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُہٗ بِیَدِہٖ کَرَاھِیَۃَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تحقیق دیکھا مین نے ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہین تہا اونمین سے کوئی شخص کہ ہو اوسپر چادر کہا اور کپڑی پر اوڑہی اور کندہی پر ڈالی بلکہ ایک کپڑی سی زیادہ نرکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ تحقیق باندہا تہا اپنی گردنون مین پس بعضے اون تہبندون اور کملیون مین سے وہ تہی کہ پہونچتی آدہی پنڈلیون تک اور بعضی پہونچتی دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضے اوضاع بیٹہنے مین بسبب ناخوش رکہنے اسکی کی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَکُمْ فَھُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہی اوسکو اوسپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اوسکی دیکہنی سی سستی کری بیچ شکر حق کی اور غبطہ اوسکی حال کا ہو تو چاہیی کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست تر اور کمتر اوس سے ہی یعنی تا شکر کری اور خوش ہووی منعم سی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نظر کرو طرف اوس شخص کی کہ وہ کمتر ہی مرتبہ مین تم سی اور نظر نکرو طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تم سی مرتبہ مین پس یہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہی تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہونچتی ہی ف حاصل یہ کہ جب دیکہی کوئی شخص اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سی حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور نہین پہچانا یہ کہ اوسکی لیی آخرت مین بسبب اوسکی وبال ہے تو چاہیی کہ دیکہی اوسکو کہ وہ کم ہی اوس سے دنیا مین اور کمتر ہی درجہ مین اوس سی باعتبار مال و منال کی اور آخرت مین اوسکی لیی درجہ عالی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کسیکی بہ نسبت اعتدال نہ رکہتا ہو اور کوئی کسیکی بہ نسبت پس جسنی اپنی سی افضل کو دیکہکر نظر اپنی سی کم پر کی اوسکا حال اچہا ہوا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سب طرح بالفرض والتقدیر تو وہ دیکہی اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوس سی تا کہ نہ حاصل ہو عجب و غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہے اوسپر یہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی نعمتوں کا اور جو ایسا ہو کہ نہ پہونچی اوسکی کوئی فقر مین تو لائق ہی یہ کہ شکر کری اپنی پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اوسکی بہت رنج و افکار مین چنانچہ اسیلیی شبلی جب کسی دنیادار کو دیکہتی تو کہتی اَللّٰھُمَّ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی اور آیا ہی کہ ایک شخص فقرا مین سے کہڑا ہوا مجلس وعظ مین ایک ولی کی اور شکوہ کیا اونسی کہ مین نے نہین کہایا ہی اتنی اتنی مدت سی کہانا مین پس کہا شیخ نی کہ جہوٹ بولا تو نی ای دشمن خدا کی اسلیی کہ اللہ نہین دیتا بہوک شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اونمین سی تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چہپاتا تو خلق سے اس عنایت کو اور مجمل و خلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہی دین خلل و زوال سی تو نہین پروا کرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتون کی پہونچنی کا حال و استقبال مین جیسیکہ منقول ہی کہ امام غزالی کی ایک مرید کو کسی نے مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اونسی اونہون نی کہا کہ شکر الہی کر اسلیی کہ بلا کبہی اس سے بہی بڑی ہوتی ہی پہر ڈالا گیا وہ ایک قید کی کنوین مین پس شکوہ کیا اونسی پہر وہی پہلا سا جواب دیا اونہون نے پہر ایک یہودی کی پاس جا پہنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر مین باندہ کر اپنی پاس کہا اوس سے نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ امام سی کیا حکم کیا امام نی صبر شکر کرنی کا پس مریدنی بیقراری مین جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سی پس کہا امام نی جواب مین کہ

له قاعدہ ہے کہ اگر دنیا مین نظر کرے تو کم مرتبہ کی طرف کرے اور دین مین اپنے سے زیادہ کی طرف ... دوسری فصل مین ...

اور یہ کہ کہا جاوی تیری گردن مین طوق کفر کا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ۱۲

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمس مائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی فقیر جنت مین پہلی دولتمندون سی پانسو برس کہ آدہا دن ہی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی قیامت کا کہ مقدار درازی اوس دن کی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کی سی بموجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیۃ مین جو آیا ہی فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہی پہلے عموم سی محمول ہی اوپر طویل ہونی اوس دن کی کفار پر جیسیکہ لمبا جاوی گا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیک کارون کی یہانتک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نی کہ اگر کہی تو کیونکر تطبیق ہی اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین کہ جسمین چالیس برس کا فرق فرمایا ہی کہین کی ہم کہ ممکن ہی یہ کہ مراد اغنیا ہی اوپر کی حدیث مین اغنیای مہاجرین ہون یعنی فقرا چالیس برس پہلی داخل ہونگی جنت مین اغنیای مہاجرین سی اور دوسری حدیث مین اغنیای غیر مہاجرین مراد ہین پس نہ تناقض رہا دونون حدیثون مین انتہی اور اولی یہ ہی کہ کہا جاوی اونکی تطبیق مین کہ مراد دونون عددون سی کثرت ہی نہ تحدید پس کبہی تعبیر کیا اوسکو چالیس برس کر اور کبہی پانسو برس کر از راہ تفنن کی اور مآل دونون کا ایک ہی یا خبر دی اول ساتہ چالیس برس کے جیسیکہ وحی کی گئی طرف حضرت کی پہر خبر دی دوسری بار ساتہ پانسو برس کے از راہ فضل اللہ تعالی کی فقرا پر ببرکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا اختلاف ساتہ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کی ہی بیچ حال صبر اور رضا اور شکر اونکی کی اور یہ ظاہر تر ہی اور مطابق ہی اوس تقریر کی کہ جامع الاصول مین ہے کہ کہا اوسمین کہ وجہ جمع دونو حدیثون مین یہ ہی کہ پہلی حدیث مین جو چالیس برس پہلے کہا مراد اوس سے یہ ہی کہ فقیر حریص چالیس برس پہلے داخل ہوویگے غنی حریص سے اور اس حدیث مین جو پانسو برس پہلی کہا تو مراد یہ ہی کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلی داخل ہونگی غنی راغب دنیا سے واللہ اعلم ۱۲

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انہم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائہم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیہم فان اللہ یقربک یوم القیمۃ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان ورواہ ابن ماجۃ عن ابی سعید الی قولہ زمرۃ المساکین اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی زندہ رکہہ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کی گروہ مین پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کس واسطے یہ دعا کرتی ہین آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ تحقیق مساکین قطع نظر کرنیکا اور فضائل وحسن اخلاق سی داخل ہونگی بہشت مین پہلی دولتمندون سے چالیس برس ای عائشہ نہ پہیر تو مسکین کو نا امید بلکہ احسان کر اوسپر اگرچہ ساتہ ایک ٹکڑی کہجور کی ہو ای عائشہ دوست رکہہ مسکینون کو یعنی دل سی اور نزدیک کر اونکو یعنی طرف مجلس اپنی کی اسلیے کہ خدای تعالی نزدیک کری گا تجکو اپنی دن قیامت کے یعنی اونکی نزدیک نی سی قرب الہی حاصل ہوتا ہی نقل کی یہ ساری حدیث ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سے تا قول آنحضرت کے فی زمرۃ المساکین یعنے سوال وجواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت مین نہین ہی **ف** مسکین مشتق ہے مادہ مسکنت سے یعنی نہایت تواضع کی یا سکون وسکینت سی ہی بمعنی وقار اور اطمینان کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو تاکہ پہچانین فضیلت فقرا کی اور دوست رکہین اونکو اور ہمنشین ہین اونکے تاکہ پہنچی اونکو برکت اونکی اور اسمین تسلی ہی مسکینون کے لیے اور آگاہ کرتا ہی اوپر علو درجات اونکی کی اور جائز ہی یہ

گذارہ دو کیا جاوی مسکین کہی گی سی یہ کہ حق تعالی قوت حضرت کا بقدر کفایت کی اور نہ مشغول کرے انکو ساتھ مال کی اسلیے کہ کثرت مال کی مشغول
کرتی ہین باعث محنت و وبال کی ہی آیا ہی کہ ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس انہون نی کچہ التفات نکی اوسکی طرف
اور متوجہ نہوی اوسپر پس کہا بادشاہ نی کہ تم کون ہو او نہون نی کہا کہ ہم ایک گروہ ہین کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہی اور عداوت ہماری
سبب ترک عقبی کی پس آگی بڑہا وہ اون سی اور وہ گذر کیا اور کہا کہ ہم نہین قدرت رکہتی ہین تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہی ہمکو
تمہاری عداوت کی اور پہلی دولتمندون سی الخ اس جگہ سی وہم پیدا ہوتا ہی کہ فقرا پہلی اغنیا کی داخل ہونگی بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون
اغلب یہ ہے کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا عقل و شرف فقر اکا ہی اور طلب کرنا اپنی تقدم کا انبیا پر اور خوف تاخر اپنی کا بر تقدیر غنا کے
اون انبیا سی کہ فقرا ہین نہ خوف تاخر اپنی کا فقرا غیر انبیا سی فافہم بعد ازان صحبت کے آنحضرت نے حضرت عائشہ کو رعایت کرنی حال فقرا کی اور محبت کرنی
اونکی کی پس فرمایا اے عائشہ نہ پہیر الخ اور روایت کیے ہی شیخ نی او بیہقی نے عطا ابن ابی رباح سی کہ اونہون نی سنا ابی سعید سی کہتی تہا ہی لوگو نہ برانگیختہ کری
تمکو تنگی اوپر طلب کرنے رزق کی بغیر وجہ حلال سی اسلیے کہ مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یا اللہ مار تو مجکو فقیر اور نہ مار تو مجکو غنی اور
حشر کر میرا بیچ گروہ مسکینون کے پس تحقیق بیچ بدبختون بدبختون کا وہ شخص ہی کہ جمع ہوا اوسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نی کہ زیادہ کیا ہے
اسمین غیر ابی زرعہ نی سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرۂ اغنیا کی کہتا ہون مین کہ اگر نہوتی کوئی اور دلیل سوای اس حدیث
شریف کی تو البتہ کافی تہی یہ حجت صحیح ہونی مین اوپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور حدیث الفقر فخری وبہ افتخر باطل ہی نہین کچہ اصل
اوسکی بنا بر تصریح کرنی حفاظ کی عسقلانی وغیرہ سی اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہے یقینا اور بر تقدیر اوسکی صحت کی محمول ہی فقر قلبی پر
کہ باعث ہوتا ہی جزع فزع کا اور نہ راضی ہونی کا قضا و قدر پر اور اعتراض کرنیکا اوپر قسمت پروردگار کی اور روایت کیا گیا ہی الفقر شین عند الناس
وزین عند اللہ یوم القیمۃ نقل کی یہ دیلمی نی **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ
فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ أَوْ تُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی درداء سی کہا اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلب کرو مجکو بیچ ضعیفون اپنی کی اسلیے کہ نہین رزق دی جاتی ہو تم یا فرمایا نہین مدد کی جاتی ہو یعنی دشمنون پر مگر
ببرکت ضعیفون اپنی کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** بیچ ضعیفون یعنی فقیرون اپنی کی ساتہ احسان کرنی کی اونسی یا مراد ضعیفون سے مظلوم
ہین اگرچہ غنی ہون اونکی مدد کرو حاصل یہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا اونکی کی اور لفظ او تنصرون میں تنویع کی لیے ہی اور مؤید ہی اسکو
روایت ابو داود کی اور احتمال ہی کہ شک راوی کی لیے ہو اور ببرکت ضعفا اپنی کی یعنی ببرکت وجود اونکی کی اور احسان انکا وجود اونکا ہی اسلیے کہ
اونمین اقطاب بہی ہوتی ہین امراو تاد بہی اور بسبب اونکے انتظام ہی بلاد و عباد کا کہا ابن ملک نی کہ ڈہونڈو تم مجکو بیچ محافظت حقوق اونکی کی اور
خوش کرنی دلون اونکی کی اسلیے کہ تحقیق مین اونکی ساتہ ہون تن سی بعض اوقات مین اور جان و دل سی جمیع اوقات مین پس جسنی اکرام کیا اونکا
اکرام کیا میرا اور جسنی اونکو ایذا دی اوسنی مجکو ایذا دی اور مؤید ہی اوسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب **وَعَنْ**
أُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَسِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے امیہ بیٹی خالد بیٹی عبد اللہ بیٹی اسید کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تہی حضرت طلب فتح کی کرتی
یعنے کفار پر اللہ تعالی سی ساتہ برکت و دعا فقرا مہاجرین کی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **ف** صعالیک جمع صعلوک کی ہی مانند عصفور
کی یعنی فقیر کی اور ملا علی قاری نی معنی اس جملہ کی یہ لکہی ہین کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقرا مہاجرین کی اور ببرکت دعا اونکی کی اور بعد اوسکے

ظاہرا یہ کلام ابو سعید کا ہی نہ حدیث نبی ۱۲ منہ علامہ ملا علی قاری کہتے ہین ۱۲ حدیث الفقر فخری باطل لا اصل لہ ۱۲ نسخہ ترجمہ فقر فخر منست ... نزدیک لوگون کے اور زینت ہی نزدیک اللہ کے دن قیامت کے ... ۱۲ مرزا حسن ... صعالیک بضم صاد و کسر ... معنی فقرا ۱۲

ابن ملک سے یہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقرای مہاجرین کی اس طرح کہ فرماتی اللہم انصرنا علی الاعداء بعبادک الفقراء المہاجرین انتہی اور
حضرت شیخ نی بہی یہی معنی نقل کیی ہین اور بعد ازان یہ لکہا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقرا کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انی اونکی ایسی ثابت
کی اور مخصوص و مشرف کیا اونکو ساتہ اوسکی کہ ببرکت اونکی طلب فتح کی کرتی تہی مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را انتہی **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغبطن فاجرا بنعمۃ فانک لا تدری ما ہو لاق بعد موتہ ان لہ
عند اللہ قاتلا لا یموت یعنی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رشک
مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکہتا ہو اسلیی کہ تو نہین جانتا ہی کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہی وہ کیا چیز
پیش آنیوالی ہی اوسکو بعد مرنی اوسکی کی یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کے کیا کیا محنت عذاب اوٹہاوی گا تحقیق فاجر کی لیی نزدیک خدا کی قاتل
ہی یعنی ہلاک کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اوسکی شان سی یہ ہی کہ قتل کر ڈالی کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی کہ وہ آگ ہی نقل
حضرت اوس سے آگ نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** یہ تفسیر کی ہی اوسنی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اوسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہی اور بسبب
نعمت کے کہ وہ اوسمین ہی یعنی اوسکی درازی عمر کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال و جاہ کی دیکہکر اوسپر رشک نہ لیجا اس طرح کہ چاہی تو مثل اوسکی اپنی لیی
ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وسنتہ واذا فارق الدنیا
فارق السجن والسنۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قید خانہ
ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قید خانہ سی اور قحط سی نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف**
قید خانہ اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت و محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہرچند کہ ناز و نعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت اون نعمتون کے کہ
اوسکے لیے واسطے آخرت مین کہی ہین حکم قید خانہ اور قحط کا رکہتی ہی یا مراد یہ ہی کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکہتا ہی
اور جیل و ترفہ کو اپنی مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکہتا ہی کہ اس محنت آباد سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی لا یخلو المؤمن من قلۃ او
علۃ او ذلۃ وقد یجمع للمومن الکامل جمیع ذلک ۱۲ ع **وعن** قتادۃ بن النعمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب
اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی قتادہ بیٹی نعمان کی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندی کو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسیکہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنی
بیمار کو پانی سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی سی اور اوس چیز سی کہ ضرر کری اوسکی دین مین اور نقصان کری اوسکو عقبی
مین مجمع کہا اشرف نی کہ منع کرتا ہی اوسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو اوس سے کہ ملوث ہو اوسکی زینت مین تاکہ نہ بیمار ہو دل اوسکا ساتہ بیماری محبت
اوسکی کی اور مراد بیماری سی وہ بیماری ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اونکی کی ۱۲ ع **وعن** محمود بن
لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اثنتان یکرہہما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتنۃ ویکرہ
قلۃ المال وقلۃ المال اقل للحساب رواہ احمد اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو چیز ہین
مین کہ ناخوش رکہتا ہی اونکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شرعا وہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکہتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کی لیے
فتنہ سی اور ناخوش رکہتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کے لیی نقل کی یہ احمد نی **ف** مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ
مین اور جبر کرنا جبارون کا اوپر کرنی چیزون نامشروع کی اور مانند انکی مکروہات دین کی زندگی اس لیی خوب ہی کہ طاعت کرین اور قدم

استقامت پر ثابت رہیں اور ایمان سلامت لیجاویں بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام آوے اور بیچ صورت اکراہ یعنی جبر کرنے کی اگرچہ دل قرار ہی ایمان پر لیکن ہاں ہلاتا اور سمجھ کہ لائق و مناسب اوسکی نہیں ہی یہ بھی فتنہ ہی ہاں اگر فتنہ اور ابتلاء دنیا اور شدت و محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہوں اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیے درست نہیں اور کمتر ہی حساب کے لیے یعنی بعید ہی عذاب سی اور بہتر ہے مسلمان کے لیے اور چاہیے کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کہ بسبب اسکے پہونچی سہل ہی نزدیک میری یہ تمام شافعین ہیں ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کی فرمانے پر درست کہتا ہی یقینا جانتا ہی کہ جو کچھ اوسنے فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکھتا ہو تو دنیا میں بھی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت و گرفتاری اور رذالت و خواری بیچ جمع کرنے مال کی اور نگاہ رکھنے اور تعلق کرنے کی ساتھ اوسکی کہ کھینچتا ہی محنت فقر سے کم نہیں اور مجردی اور بی تعلقی اور عزت و رعالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنے اوسکی کی اور قناعت کرنے کی قدر کفایت پر ذکا نفس اور صفائی اوسکی سی ہی ﷺ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سی کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق میں دوست کہتا ہوں آپکو یعنی بہت اللہ ہی میں دوست کہتا ہی حضرت کو پس فرمایا دیکھ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی تفکر کر اچھی طرح کہ کہتا ہی تو اسلیے کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنے کہ قسم خدا کی تحقیق میں دوست کہتا ہوں آپ کو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کی پس طیار کر واسطے فقر کی پاکھر البتہ فقر بہت جلد پہونچتا ہی طرف اوس شخص کی کہ دوست کہتا ہی مجکو جلدی پہونچنی نالے کی سی طرف انتہا اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ حدیث غریب ہی

ف تجفاف ساتھ زیر تا اور جزم جیم کی پاکھر کہ گھوڑی پر ڈالتی ہیں وقت جنگ کے تا زخم سے امان میں رہے مانند زرہ کی سوار کی لیے اور کنایہ کیا ساتھ تجفاف کے صبر سے اسلیے کہ وہ ڈھانکتا ہی فقر کو جیسے کہ ڈھانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سی یعنی تیار رہ صبر کی لیے خصوصاً فقر پر تا کہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلد پہونچنی نالے کی سی الخ معنے یہ ہیں کہ فقر کا جلدی پہونچنا اوسکی طرف اور اوتر نا بلاؤں اور شدائد کا اوسپر بکثرت ضروری ہی اسلیے کہ آیا ہی کہ اشد لوگوں کی از روی بلا کی انبیاء ہیں پھر درجہ بدرجہ اور اچھی لوگ پس چونکہ آنحضرت بھی انہیں میں سی تھے اور یہ محب تھا اونکا اوسکو بھی بقدر محبت اونکی کے حصہ پہونچیگا بموجب المرء مع من احب کی پس تیار کر واسطے فقر کی پاکھر یہ کنایہ ہی صبر سی کہ آفت فقر سی نگاہ رکھتا ہی اور ہلاک نہیں کرتا اور بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الہی کے نہیں ڈالتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنے فقر کی اور چلنے طریقہ اونکی کی ناروا اور جھوٹ ہی اور حقیقت میں اتباع اور موافقت لازم محبت ہی اور محبت لیے متابعت محبوب کے درست نہیں ان المحب لمن یحب مطیع + ولیکن یہ نشان صدق محبت اور کمال اسکی کا ہی اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور میلان دل کا ساتھ خوبی کی اور اچھا جاننے ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل اوسکی کی ہی کہ اوسکو سب سے خوب دیکھتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن بیچ مرتبہ عمل کے اور اتباع کے ناقص ہے جیسے کہ ایمان بغیر عمل کی اور اگر اوسکی ساتھ اتباع ہو اعلی اور اکمل ہو اللہم ارزقنا ﷺ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَّاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِّنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ اور روایت ہے

اس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں بسبب اظہار حق کی اور دعوت کرنے خلق کی طرف اوسکی حالانکہ نہ ڈرایا گیا کوئی
ساتھ میرے یعنی تھا میں تنہا ابتدای اظہار اسلام میں کوئی میرے ساتھ نہ تھا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین خدا کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ البتہ تحقیق
گذرتی تھی مجھ پر تیس شب و روز بیچ حالانکہ نہ تھا میرے لئے اور بلال کی لئے طعام کہ کھاوے اوسکو کوئی جگر والا یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز
کہ حیوان اسکو کھاوے نہ تھی چہ جاے آدمی مگر ایک چیز قلیل و حقیر کہ چھپاتی اوسکو بغل بلال کی یعنی یہ معلوم ہی ہے کہ آدمی کی بغل میں کس قدر آتا ہے
پھر وہی ایسا ہو کہ بغل میں سے ظاہر نہ ہو اور باہر سے نہ دکھائی دے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور معنے وقت اس حدیث کا اوس وقت
تھا کہ باہر نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تھے تنہا ساتھ بلال کی جنس طعام سے مگر اس قدر کہ اوٹھاتا تھا نیچے
بغل اپنی کی **ف** حدیث کی اول جملوں کی معنی طیبی نے اسطرح لکھی ہیں کہ چند کو ہوئی ولیکن ظاہر یہ ہے کہ معنی یوں ہیں کہ ڈرایا گیا میں دین
میں نہیں ڈرایا گیا کوئی انبیاء میں سے جیسا کہ میں ڈرایا گیا اور ایذا دیا گیا کوئی مانند میرے جیسا کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت
اسلئے کہ ایذا اوپر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کی ہے چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق اور حقانیت انکی ظاہر تر تھی اور
خواہش انکی ایمان اور ہدایت کرنی پر زیادہ ہر سب سے تھی ایذا بھی اونکی سب سے زیادہ تر تھی بعد ازاں بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتوں کی ہے
بقصد ارشاد اور تعلیم امت کی ساتھ قول اپنی کی لقد اتت الخ اور یہ جو کہا کہ اونکی ساتھ بلال تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ قصہ وقت ہجرت کے نہیں اسلئے کہ مدینہ کو
نہ تھا اسلئے کہ اوس وقت بلال نہ تھے حضرت کی ساتھ بلکہ غالباً یہ قصہ اوس وقت کا ہے کہ جب ابو طالب مرا اور تین دن یا پانچ روز بعد انکی حضرت خدیجہ
نے بھی وفات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتے ہیں ابتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کی انتقال کرنے کی تین مہینے بعد
دسویں سال بعثت سے ماہ شوال کے اخیر میں آنحضرت پیادہ پا مکہ سے طائف کو تشریف لے گئے اور حضرت کے ساتھ زید بن حارثہ تھے پس حضرت مہینہ بھر
وہاں کے لوگوں کو دعوت اسلام کیطرف کرتے رہے اونہوں نے کچھ کہنا نہ مانا اور اپنے لڑکوں اور رندوں کو انکو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتے تھے پاے مبارک
پر حضرت کے پتھر مارتے اور پاپوشیں خون آلودہ کر دیں اور جب پتھر کی زخموں سے آنحضرت بیٹھ کر گرتے تھے وہ دونوں بازو آپکی پکڑ کی اوٹھاتے تھے اور جب چلنے لگتے
پھر اوکرتے اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنے تئیں سپر آنحضرت کی کرتے تھے یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نے ایک ابر بھیجا
تا آپ پر سایہ ہو اور جبرئیل نے آن کر کہا کہ تیرے پروردگار نے سنیں باتیں تیری قوم کی اور جو کچھ انہوں نے رد کیا تجھپر اور پہاڑوں کی فرشتے کو
حکم کیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کروں میں اور دونوں پہاڑ اخشبین کو کہ مکہ اونکی بیچ میں آباد ہے آپس میں ملا دیں ہم اور انکو اونکی بیچ میں
پیس ڈالیں فرمایا حضرت نے کہ امید رکھتا ہوں میں کہ اونکی پشتوں میں سے وہ لوگ نکلیں کہ میرے پروردگار کو ساتھ وحدانیت کے پوجیں اور آخر اس حدیث میں ایک
قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے پھر ہونا بلال کا ساتھ حضرت کے منافی نہیں ہے ہونے زید بن حارثہ کو ساتھ آپ کی یعنی دونوں ہوں لیکن کتابوں
میں ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہے اس قصہ میں واللہ اعلم ع **وعن** ابی طلحۃ قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ عن حجرین رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابو طلحہ سے کہ کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ کیا ہم نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوک کا پس
کھولا ہم نے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک کی پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے پیٹ کھولکر پتھر دکھائے پس کھولی حضرت نے اپنے پیٹ سے دو پتھر
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پتھر پیٹ پر بھوک میں اسلئے باندھتے ہیں کہ پیٹ میں قوت اور راہ چلنے اور کھڑے ہونے کی
قوت بخشتی اس سبب سے کہ پیٹ اور آنتیں کمر سے لگ جاویں اور کھنچ جاویں اور جب بھوک زیادہ ہوتی ہے تو حاجت دو پتھروں کی باندھنے کی ہوتی ہے

پس آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت تھی اور تھی آپ سے بھی ریاضت کرتی آپ کی دو پتھر باندھی تھی ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پہونچی صحابہ کو بھوک پس دیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی اوس حد کو پہونچی تہی کہ کبہی ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتی تہی ۱۲ ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ کَانَتَا فِیْهِ کَتَبَهُ اللّٰهُ شَاکِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰی بِهٖ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاهُ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰی مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ کَتَبَهُ اللّٰهُ شَاکِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاهُ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ یَکْتُبْهُ اللّٰهُ شَاکِرًا وَّلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سے اوسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جسمیں ہوں وہ لکہتا ہی اوسکو اللہ شاکر و صابر جو کوئی دیکہی بیچ امر دین اپنی کی یعنی اچہی اعمال کی کرنی میں طرف اوس شخص کی کہ زیادہ ہو اوس سی یعنی علم میں اور عبادت میں اور قناعت میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ پس پیروی کری اوسکی یعنی صبر کرنے میں طاعتوں کی مشقتوں پر اور کرنی برائیوں کی سی یا تاسف کری اون کمالات پر کہ فوت ہوئی اوس سے اور نظر کری اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کی کہ کم ہو اوس سی یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سے مال و جاہ میں پس تعریف و شکر کری اللہ کا بنا بر فضیلت دینے خدا کی تعالی کی اوسکو اوپر لکہتا ہی اوسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صابر نہو الا یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ نظر کری اپنی دین میں طرف اوسکی کہ وہ کم ہو اوس سے یعنی اعمال صالحہ میں پس پیدا ہو اوسکو عجب اور غرور و تکبر اور نظر کری اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اوس سے یعنی مال و جاہ میں پس پیدا ہو اوس سے حرص و آرزو پس غم کری اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہیں لکہتا ہی اوسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی سبب صابر ہونی ایک چیز کی ہی اور سے دو چیزوں ذکر کی گئیں ہیں سے بلکہ برخلاف اوسکی کیا کہ کفران اور جزع فزع زبان اور دل سی کیا اور اوپر جو کہا کہ لکہتا ہی اوسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہی جیسا قال اللہ تعالی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ اور حدیث میں آیا ہی کہ ایمان کی دو نصف ہیں ایک نصف اوسکا صبر ہی اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنی تئیں سیئات سی اور شکر طاعات پر یعنی بجا لانا طاعات کا اعضا سی ۱۲ ع **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُهَاجِرِیْنَ فِیْ بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کے سر اوسکا یہ ہی ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین الخ بیچ اوس باب کے کہ بعد فضائل قرآن کی ہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَکَ امْرَاَةٌ تَاْوِیْ اِلَیْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَکَ مَسْکَنٌ تَسْکُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْکِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَّلَا دَابَّةٍ وَّلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا فَاَعْطَیْنَاکُمْ مَا یَسَّرَ اللّٰهُ لَکُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَکَرْنَا اَمْرَکُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَی الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی عبدالرحمن حبلی سی کہ کہا سنا میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہتی تہی

[Margin note 1: یعنی دوسری خصلت کا بیان ۱۲]

[Margin note 2: یعنی صبر و شکر ... ۱۲]

یعنی جو کچھ کہ بعد اسکے بیان ہوگا اس حال میں کہ پوچھا اوسی ایک شخص نے یہ کہ کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے کہ بشارت دی گئی ہیں ساتھ سبقت
دخول کے بہشت میں پس کہا واسطے اوسکی عبداللہ نے کہ کیا ہی واسطے تیری عورت کہ ٹھکانا پکڑے تو طرف اوسکی کہا اوسنے ہان میری بیوی ہی کہ جسکی طرف پھرتا
ہوں میں پاس اوسکی کہا عبداللہ نے کہ کیا ہی واسطے تیری مکان کہ رہے تو اوسمیں کہا اوس شخص نے کہ ہان ہے میرے پاس مکان ہی کہا عبداللہ نے پس
تو ہی دولتمندوں سے یعنی مہاجرین کی دولتمندوں میں سے ہی اسلیے کہ اونکی فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسیکے پاس ایک چیز تھی تو دوسری
چیز نہ تھی کہا اوس شخص نے یعنی جب کہ سنا عبداللہ سے کہ عورت اور مکان کی ہونی سے اغنیا میں ہی کہا تو اوسنے کہا کہ میری لیے ایک خادم بھی ہی یعنی لونڈی یا غلام
یا نوکر کہا عبداللہ نے کہ پس تو بادشاہوں میں سے ہی یعنی اونکی حکم میں ہے یعنی تجکو فقیر کہنا نہیں درست کہا ابو عبدالرحمن نے اور آئی تین شخص طرف
عبداللہ بن عمرو کی اور میں پاس تھا اونکی پس کہا اونہوں نے ای ابا محمد قسم ہی خدا کی ہمیں قدرت نہیں کسی چیز پر نہ خرچ کرنی پر اور نہ کسی جانور پر یعنی
تاکہ جہاد اور حج کریں اوس پر اور نہ کسی اسباب پر یعنی اسباب تجارت پر تاکہ بیچیں ہم اوسکو اور صرف کریں مال اوسکا پس کہا عبداللہ نے اونکو کہ کیا چاہتے ہو تم اگر چاہتے ہو
تم یعنی یہ کہ دوں میں تمکو کچھ اپنے پاس سے تو پھر آنا ہمارے پاس سو البتہ دوں گا میں تمکو وہ چیز کہ میسر کری اللہ تعالی واسطے تمہارے یعنے اسوقت کچھ حاضر نہیں
پھر آؤ دوں گا اور اگر چاہو تم ذکر کروں میں قصہ تمہارا واسطے بادشاہ کی کہ اوسوقت میں معاویہ تھے یعنی وہ کچھ تمکو دیکر فارغ البال کر دیں اور اگر چاہو
صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہ مقام کمال ہی اور الدتکا ہی اسلیے کہ تحقیق سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق فقراء مہاجرین کی پہلے جاوینگے
دولتمندان سے دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا اونہوں نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتے ہیں نہیں مانگتے ہم کچھ یعنی کسی بادشاہ یا غیر سے کسی سے
بعد اسکی نقل کی مسلم نے **وعن** عبد الله بن عمرو قال بينا انا قاعد في المسجد وحلقة من فقراء المهاجرين قعود اذ دخل
النبي صلى الله عليه وسلم فقعد اليهم فقمت اليهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليبشر فقراء المهاجرين بما يسر
وجوههم فانهم يدخلون الجنة قبل الاغنياء باربعين عاما قال فلقد رأيت الوانهم اسفرت قال عبد الله بن
عمرو حتى تمنيت ان اكون معهم او منهم رواه الدارمي اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا اوسوقت کہ تھے ہم بیٹھے مسجد میں یعنی
مسجد نبوی میں اور حال آنکہ حلقہ تھا فقراء مہاجرین کا بیٹھا ہوا ناگہاں تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہوکر طرف فقراء کی
پس کھڑا ہوا میں طرف اونکی یعنی واسطے متابعت حضرت کے اور حاصل کرنی نزدیکی کی اونسے اور تاکہ مطلع ہوں اوس کلام پر کہ حضرت فرماویں
اونسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دی جاویں فقراء مہاجرین ساتھ اوس چیز کی کہ خوشحال کرے اونکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگے
بہشت میں پہلے تونگروں سے چالیس برس کہا عبداللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکھے میں نے رنگ فقراء کی کہ روشن و تاباں تھے یعنی بسبب
اس بشارت کے کہا عبداللہ بن عمرو نے یہانتک روشن ہوئی منہ یہانتک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوؤں میں ساتھ اونکی یعنی دنیا میں ہمیشہ اون جیسا یا ہوؤں میں
یعنی عقبی میں اونہوں کی جماعت میں نقل کی دارمی نے **ف** وجوہ سی مراد ذات ہے یا معنی مونہہ کی ہی یعنی خوش کرے اونکو اور ظاہر ہو اثر
اوسکا اوپر ظاہر جلد چہرہ اونکی کی اور اوسمیں الفاظ تنویع کی لیے ہی اور معنی وسکی کہ کیسی کہی یا شک کی لیے ہی یعنی مشک ہے کہا میں نے کہ ہوؤں
میں جملہ فقراء مہاجرین سے **وعن** ابي ذر قال امرني خليلي بسبع امرني بحب المساكين والدنو منهم وامرني
ان انظر الى من هو دوني ولا انظر الى من هو فوقي وامرني ان اصل الرحم وان ادبرت وامرني ان لا اسال
احدا شيئا وامرني ان اقول بالحق وان كان مرا وامرني ان لا اخاف في الله لومة لائم وامرني ان اكثر من قول
لا حول ولا قوة الا بالله فانهن من كنز تحت العرش رواه احمد اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا حکم کیا مجکو جانی

حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین طرف اوسکے جو مجسے بعنی باعتبار دنیا کے کم ہے اور نہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کی جو مجسے زیادہ ہو

مین اور تیسری حکم کیا مجکو یہ کہ ملاؤن رشتونکو اگرچہ کاٹی ناتا یعنی ناتی والا اور چوتہی حکم کیا مجکو یہ کہ نہ مانگون مین کسیسی کچہہ اور پانچوین حکم کیا مجکو کہ کہون

مین حق اور اگرچہ ہو کڑوا اور ناخوش آیندہ ہو یعنی سننی والی پر اور چھٹی حکم کیا مجکو یہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کی اور بیچ امر معروف اور نہی منکر کی

ملامت کرنی کسی ملامت کرنیوالی کی سی اور ساتوین حکم کیا مجکو یہ کہ بہت کہا کرون مین کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہ سات خصلتین اوس خزانی

سی ہین کہ رب العزت کے لیی ہی نیچی عرش کے کہ فیوض اور برکات اوس سی نازل ہوتی ہین نقل کی یہ احمد نی **ف** ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے تو

سات خصلتون مذکورہ کی طرف پہیری ہی اور ملا علی قاری نی اس کلمہ یعنی لا حول و لا قوۃ الا باللہ کیطرف کہ کہا کہ یہ کلمات جملہ گنج معنوی سی ہین کہ

رکہا گیا ہی وہ گنج نیچی عرش رحمان کی نہین پہونچتا طرف اوسکی کوئی مگر یہ حول ضدا اور قوت اوسکی کی یا گنج ہین گنجون جنت کی سی اسلیی کہ عرش

چہت اوسکی ہی اور کہا کہ بعید ہی قول اوسکا کہ کہا خصلتین سات گنج سی ہین کہ نیچی عرش کی ہی اسلیی کہ یہ بات بلا دلیل ہی بلکہ وارد ہوا ہی طرق کثیرہ سے

صحاح ستہ وغیرہ مین کہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ گنج ہی جنت کی گنجون مین سے اور اختلاف کیا ہی علما نی اسکی معنون مین پس بعضون نی تو کہا کہ اس کلمہ کا

نام کنز رکہا گیا اسلیی کہ یہ مانند کنز کی ہی بیچ نفاست اور محفوظ ہونی اپنی کی لوگون کی نظرون سی یا اسلیی کہ یہ جنت کی ذخیرون مین سے ہی یا یہ کہ اوسکے

کہنے والی کی لیی ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت مین اور ابن مسعود سی منقول ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مین نی یہ کلمہ حضرت کی پاس پڑہا پس فرمایا آپ نی کہ جانتا ہے

تو کیا ہی تفسیر یعنی معنی اوسکی مین نی عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا نہین ہے پہرنا اور بچاو اللہ کی گناہ سی مگر ساتہ بچانی اللہ کے

اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہ مدد اللہ کی انتہی اور مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نی وصیت کی ہی طالبونکو ساتہ تکرار اس کلمہ کے اور کہا ہے

کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اس سے واسطی توفیق عمل کی نہین ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ اَلطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ فَاَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَلَمْ

يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتین اونکو دنیا مین سے تین چیزین ایک تو کہانا

یعنے واسطی حفظ بدن کے اور قوت حاصل کرنی کی دین پر اور دوسری عورتین یعنی واسطی بچانی نفس کے بری خطرون سے اور تیسری خوشبو یعنی واسطی تقویت

دماغ کی کہ وہ جگہہ عقل کی ہی بعضی حکما کی نزدیک پس پائین آنحضرت نے دو چیزین یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی مگر بقلت پائین عورتین یعنے

یہانتک کہ نو تہین اور پائی خوشبو یعنی خارج سی باوجودیکہ عرق آپکا سب طرح کی خوشبوئیون سے خوشبودار زیادہ تہا اور نہ پایا طعام نقل کی یہ احمد نی

ف یعنی مگر قلیل پس اطلاق نفی کا مبالغہ کی لیی ہی اسلیی کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ آنحضرت سیر نہین ہوئی جو کی روٹی سی دو دن پے درپے تا دم وفات

اور یہ بات تہی بسبب اختیار کرنی حضرت کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل و علا نی جو اپنی حبیب کے لیی یہ بات پسند کی تو اسمین طرح بطرح کی حکمتین

تہین **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ

فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهٖ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست کی گئی طرف میری خوشبو اور عورتین اور گردانی گئی خوشدلی میری نماز مین نقل کی یہ احمد اور نسائی نی اور

زیادہ کیا ابن جوزی نی بعد قول حضرت کے حبب الی لفظ من الدنیا کا **ف** گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت جو سیر کہ نماز مین

مجکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت اور کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسلیی فرماتی آنحضرت ارحنا یا بلال یعنی اذان کہہ تا نماز پڑہین اور رنج اور مشغولی

ور بسبب مدارا وسکی کی آرام ملتا ہی اور بسبب اوسکی معرفت مین ملتا اور بسبب ملنی غیر محبوب کی پریشان اور ہر جانب بکھارہ جاتا ہی ور

یا سبق ہی ورمی ساتہ بہین ہی قرت نی معنی سردی اور خنکی آنکھہ کی اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسیلیی فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور

گرمی اور سوزش آنکہہ کی بیچ دیکھنی دشمنون کی ہے اور زیادہ کیا ابن جوزی نی الخ یعنی اوسکی روایت مین یون ہی حبب الی من الدنیا الطیب الخ جاننا

چاہیی کہ لفظ حدیث کی جسپر کہ اتفاق کیا ہی آئمہ نی یعنی احمد اور نسائی نی اور نیز یہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئی اور روایت کیا اوسکو طبرانی

نی تینون معجمون اپنی مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نی کامل مین اور حاکم مستدرک مین بیچ لایا ہی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر لیکن

بدون لفظ وجعلت کی اور روایت نسائی مین بہی وجہ دوسری ہی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہ جو مشہور ہی لوگون کی زبانون پر زیادتی لفظ

ثلث کی یعنی بعد لفظ حبب الی کی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سے پایا نہین گیا باوجود تنقیر و تفتیش کے مگر دو جگہہ احیاء العلوم

مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نی کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب مین نہین ہے

پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جیسیکہ اس کتاب مین مذکور ہی اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک و لفظون مین سی کہ من الدنیا اور ثلث مین نہو تو بہی

اشکال نہین اور اگر دونون ہو تو اشکال کہتا ہی اسلیی کہ نماز دنیا سی نہین ہی اور جواب اسکا یہ دیتی ہین کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی ہی یعنی

اس عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو انمین سی امور طبیعۃ دنیویہ سی ہین اور تیسری امور دین سی ہی صلوۃ جمہور کی نزدیک محمول عبادت معروفہ

پر اور بعضون نی کہا کہ مراد صلوۃ سی اس حدیث مین درود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ت ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن

جبل سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بہیجا اونکو طرف یمن کی یعنی قاضی کرکر فرمایا دور رکہہ تو اپنی تئین استراحت اور تن آسانی سی اسلیی کہ بندگان

خاص خدا ای تعالی کی نہین آرام و استراحت مین ہوتی نقل کی یہ احمد نی **ف** بلکہ آرام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور

جاہلون کے لیی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی

لہم اور فرمایا انہم کانو قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی ہین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنی تقاضا شہوت کی بطریق تکلف کی اور بہت نعمتون مین بہنا

اور حرص کرنی کہانی مین اور خواہشون مین ث ع **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ

بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہے علیؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ راضی

ہو اللہ سے ساتہ تہوڑی سی رزق کی یعنی قناعت کری تہوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سے ساتہ تہوڑی سی عمل کے یعنی طاعت کے **وَعَنِ**

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ

اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

جو شخص کہ بہوکا ہو یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پہر ڈہانکی اوسکو لوگون سے یعنے نہ کہی کہ مین بہوکا ہون تا کچہہ کہانی کو دین اور نہ کہی کہ مین محتاج ہون

تا کچہہ بخشین تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عز وجل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہ کہ پونہچاوی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل

کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد بہوک سی وہ بہوک ہی کہ متصور ہو ساتہ اوسکی صبر اور جائز ہو اوسمین چہپانا اور الا تصریح کی

ہی علما نی کہ ایک آدمی اگر مرجاوی مارے بہوک کی اور سوال نکری یا کہاوی نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہی گنہگار ت ع **وَعَنْ** عِمْرَانَ

رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اپنی
مسلمان کو کہ فقیر ہو سا عیالدار ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی باوجود عیالدار اور فقیر ہونی کی بچتا ہی حرام اور سوال کرنی سی یس وہ مومن
کامل ہے اپنی دوست رکھتا ہی اللہ تعالی ع **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقٰی یَوْمًا عُمَرُ فَجِیْءَ بِمَاءٍ قَدْ شِیْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ
اِنَّہٗ لَطَیِّبٌ لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ نَعٰی عَلٰی قَوْمٍ شَہَوَاتِہِمْ فَقَالَ اَذْہَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ
بِہَا فَاَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ یَشْرَبْہُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی زید بن اسلم تابعی سی کہ کہا مانگا پانی ایکدن
حضرت عمر نی پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمر نی کہ تحقیق یہ پاک اور حلال اور خوش آیند ہی لیکن مین نہین پیتا اسکو سلیئی کہ مین
سنتا ہون خدا ی تعالی سی کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کی خواہشون نفس اونکی کو اور سرزنش کیا اونکو پس فرمایا اللہ تعالی نی لی گئی تم اور بہرہ ور
لیں تمنی لذتین اور نعمتین اپنی بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئی تم ساتھ اونکی پس ڈرتا ہون مین یہ کہ ہون نیکیان ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو
ثواب اونکا ہمکو اس عالم مین پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہ رزین نی **ف** یعنی مین اگر یہ پانی پیون اور لذت حاصل کرون تو مین ڈرتا ہون
تو ڈرتا ہون کہ یہ ثواب ہماری عملون کا ہو کہ دنیا مین دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسی کہ کافرون کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی مین ملجاتا ہی اور آخرت
مین کچھ نصیب نہین اور یہ آیت مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَۃَ عَجَّلْنَا لَہٗ فِیْہَا مَا نَشَاءُ الخ اگرچہ کفار کی حق مین نازل ہوئی ہین لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی
نہ خصوص سبب کا ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا
نہ پیٹ بہرا ہمنی یعنی گروہ صحابہ نی ساتھ آنحضرت کے کہجور سے بسبب فقر کی یہانتک کہ فتح کی ہمنی خیبر کو کہ وہان کہجورین بہت تہین نقل کی یہ بخاری نی

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

باب ہے بیچ بیان آرزو رکھنی اور حرص کرنی کی **ف** امل ساتھ زبر ہمزہ اور میم کی امید رکھنی اور حرص کے
معنے ہین بہت یا دتی آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالی نی اِنْ تَحْرِصْ عَلٰی ہُدٰہُمْ یعنی اگر زیادہ ارادہ کری تو بیچ ہدایت اونکی کی اور قاموس مین لکھا ہی
کہ بدترین حرص یہ ہی کہ ہوی تو حصہ اپنا اور طمع کری تو اپنی غیر کی حصہ مین انتہی اور مراد امل سی یہان ازکی امل یعنے آرزو کی ہی مرد نیا مین ایسا حال
مین غافل ہو تیاری کرنی سی موت کے لیی اور توشہ آخرت سی جیسی کہ فرمایا حق سبحانہ نی ذَرْہُمْ یَاْکُلُوْا وَیَتَمَتَّعُوْا وَیُلْہِہِمُ الْاَمَلُ اور لیکن دراز کی آرزو کی بیچ حاصل
کرنی علم و عمل کی محمود ہی بالاجماع جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا مین سال آیندہ تک
تو البتہ روزہ رکھونگا نوین کو بھی یعنے محرم کی اور اسی طرح حرص کرنی بیچ امر جمع کرنی مال کی اور کثرت جاہ کی بری ہے والا حرص نی جہاد پر اور علوم کے
حاصل کرنی پر اور بہت کرنی اعمال نیک مستحسن ہے بلا نزاع ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

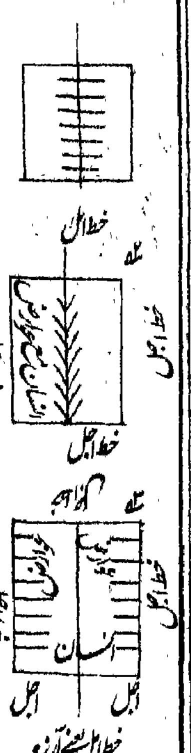
فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِی الْوَسَطِ خَارِجًا مِّنْہُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰی ہٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ مِنْ
جَانِبِہِ الَّذِیْ ہُوَ فِی الْوَسَطِ فَقَالَ ہٰذَا الْاِنْسَانُ وَہٰذَا اَجَلُہٗ مُحِیْطٌ بِہٖ وَہٰذَا الَّذِیْ ہُوَ خَارِجٌ اَمَلُہٗ وَہٰذِہِ الْخُطَطُ
الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَہٗ ہٰذَا نَہَشَہٗ ہٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَہٗ ہٰذَا نَہَشَہٗ ہٰذَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے
کہا کہ کھینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شکل مربع کو چار خطون نی اوسکو احاطہ کیا تھا اور کھینچا ایک خط بیچ مین اوس شکل مربع کی کہ باہر نکلنی والا
تھا اوس شکل سی اور کھینچے چھوٹی خط متوجہ طرف اوس خط کی کہ درمیان مین جانب اوسکی سے کہ درمیان مین تہی یعنی دونون جانبون اوسکی سی وہ جو درمیان
مین تہین اسلیی کہ ایک جانب خط کی اندر ہی اور ایک جانب اوسکی باہر پس فرمایا آنحضرت نے یعنی یہ جانب خط بیچ کی کہ درمیان شکل مربع کی واقع ہی مثال آدمی

مربع سی ... اوسکی ... بلی ہی کہ جسکو گمان کرتا ہی ... اوسکو پہلی آتی اجل اپنی ... سے پہلی کہ آرزو اوسکی دراز ہی کہ نہین فارغ ہوتا اوس سے اور اجل اوسکی قریب ہی طرف اوسکی اوس سی اور یہ خط چہوٹی عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض و بہوک اور پیاس وغیرہ ذالک ان چیزون مین کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سی متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتہ اوسکی اگر نہ خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ معین پونہچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور اگر گذر گیا یہ حادثہ بہی پونہچا حادثہ دوسرا نقل کی بخاری نے

ف حاصل یہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکہتا ہی اور گمان لیجاتا ہی کہ پونہچی گا ادن امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہے ساتہ اوسکے آرزوون سی اور آرزوون اور امید کو بغیر پونہچی جان دیتا ہی اور صورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نی یہ لکہی ہے اور اولی یہ ہے کہ گرد اسکے جاوین عدد خطوط کی سات اسلیی کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اس لیی کہ وہ لایق سا عدد کہ تعبیر کے جاتی ہی ساتہ اوسکی کثرت اور سہنداشارہ ہی طرف سات اعضا کی پہر دیکہی مین نے ایک اور صورت غیر صورت لکہی ہوئی مشہورہ کی اور وہ ظاہر تر ہی تصویر مین فقد برہ صورت یہ ہی ح ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا خط کہینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہی خط یعنی مربع اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سی آرزو آدمی کی ہی اور یہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس اسوقت کہ آدمی اسی طرح ہی اور اسی تشبیہ مین ہی کہ ناگہان پونہچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور تر ہے پونہچے ناگہان اجل پہونچتی ہی اور بغیر از حاصل ہونی آرزو کی اجل کہڑا رہتا ہی ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان و قوی ہوتی ہین اوس مین دو چیزین حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنی پر اور نہ دینی پر اور حرص درازی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہر چند کہ آدمی بڈہا ہو یہ دو صفتین اوس سی شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیی کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال اور عمر کی ہاتہ نہین آتین اور سبب قوی ہونی انکی کا بسبب ضعف بدن کی ہی کہ اوسمین شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکہتی ضعیف ہو گئی وہ دفع اوسکو نہین کر سکتی سہ بجہای خوی بد محکم شدہ + قوت بر کندن آن کم شدہ + ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِيْ اثْنَتَيْنِ فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑہی کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** محبت دنیا سے لازم ہوتی ہی کراہیت اجل کی اور درازی آرزو عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَهُ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہوڑی خدای تعالی نی جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سی کہ ڈہیل دی ہی اللہ تعالی نی اوسکی اجل کو

سید نے یہ شکل لکہی ہے



یہان تک کہ پونہچایا اوسکو ساٹھ برس کو نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی پھر بھی بہودہ خواہشون اور چہوڑے گناہ اب اور کیا جگہہ عذر کی رہی جوان کہتا ہی کہ جب بڈہا ہوونگا توبہ کرونگا بڈہا کیا کہیگا اور بعضی کہتے ہین کہ معنی عبارت کے یہ ہین کہ ثابت اور واجب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کری اور اسمین تقصیر نہ کری ح **وعن** ابنِ عبَّاسٍ عنِ النَّبيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر ہوون ابن آدم کی لیی دو جنگل بھری ہوی مال سی یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈھونڈہی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا ہی بسبب حرص کی اور نہین بھرتی آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنی جبتک گور مین نہین جاتا حرص اوسی نہین جاتی اور یہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جس کسی سی کہ چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیی کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی عمل ظاہر باطن سے اور یا یہ معنی ہین کہ پھرتا ہی اللہ تعالی ساتھ رحمت کی جسپر کہ چاہتا ہی ساتھ توفیق ازالہ اوس خصلت بری کی اور تہذیب نفس کی اوس سی اور اس مین تنبیہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹھہ رہا ہی جبلت مین آدمی کی ح **وعن** ابنِ عمرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا یعنی دونون مونڈہی میری جیسے ایک روایت مین ہی بحسب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنی کے پکڑتی پس فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنی والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون ہی کہ قبر مین آسودہ ہین اور سب سے گذر گئی ہین اور مشابہت کر اونکی ساتھ کہ زندگی مین بیچ حکم مردہ کی رہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** کہا میرک نی کہ آبمین نظر ہے اسلیی کہ یہ جو روایت یہان نقل کی ہی یہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا یا تنویع کی لیی ہی یا بمعنی بل کی ہی ترقی کی لیی یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنی والا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی اسلیی کہ مسافر کبھی چند روز کہین اقامت بھی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہی اور جو کہ سر راہ پر گذرنی والا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسی چیز سی نہین لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہی جاننا چاہیی کہ حقیقت موت کی کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور ٹوٹ جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونی سی روح کی لیی اور روح بدن کی مرنی سی معدوم و نابود نہین ہو جاتی بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسیکہ سلب کی جاتی ہین اوس سی آنکھین اور کان اور زبان اور ہات اور پاؤن اور تمام عضا اور حواس اور جدا کیی جاتی ہین اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیی جاتی ہین گھوڑے اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچھہ اسباب و الات دنیا کے ہین پس مشابہ ہونا ساتھ مردون کی اور در آنا اونکی حکم مین یہ ہی کہ متصف ہو ساتھ قطع کرنے علائق بدنی کی حتی الامکان پس قطع کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کی اور جانی کہ جو کچھہ کہ اوسکی تصرف مین ہے دنیا سے اوسکے ملک سی نہین ہی بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک سی ہی اور علامت اوسکی یہ ہی کہ اوسکی جاتی رہنے سے غمگین نہو اور رہنا اوسکی ہونی سی خوش اور اسی طرح انقطاع کری اہل و اقارب سی اور آشناؤن سی اور اونکی سبب سی حرام و مکروہ مین نہ پڑی

ف یعنی ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا اور گناہوں سے توبہ نہ کی اس کو کوئی عذر باقی نہ رہا مولانا

پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفتوں کی متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھ مردون کی اور داخل ہوگا اونکی حکم مین بعد اسکے رعایت کریگا اوس مقتضی
آداب کی کہ بسبب اونکی مشابہ ساتھ مردون کی ہو ایک اونمین سی توبہ ہی اور وہ برآتا ہی ہر مطلوب سی سوای خدای تعالی کی جیسیکہ
موت سی اور زہد ہی اور وہ برآتا ہی دنیا سی اور محبت اوسکی سی اور شہوات اور لذتون اوسکی سی جیسی کہ موت سی اور توکل ہی اور وہ
برآتا ہی قید اسباب سی جیسی کی موت سی اور قناعت ہی اور وہ برآتا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسیکہ موت سی اور توجہ الی اللہ اور وہ نہ
پھیرنا ماسوی اللہ سی جیسی کہ موت سی پس نہین رہی کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوای خدای جل وعلا کی او صبر ہی اور وہ باہر آنا ہی
حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کی جیسی موت بی مجاہدہ ہی اور رضا ہی اور وہ باہر آنا ہی خوشنودی نفس سی اور درآنا بیچ خوشنودی
حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار مولی سبحانہ تعالی کی بی منازعت و اعتراض کی جیسی کہ
موت سی اور ذکر ہی اور وہ باہر آنا ہی ذکر ماسوی اللہ سی جیسی کہ موت سی اور مراقبہ ہی اور وہ باہر آنا ہی حول و قوت سی جیسی کہ
موت سی یہ صفات و حالات جب حاصل ہون مشابہ ہوگا مردون کی اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑیگا یہ ہین معنی قول آنحضرت کی
وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بھی یہی معنی رکھتی ہے اور موت اختیاری یہ ہوگی یہ ذکر کیا ہی شیخ عبدالوہاب متقی
نی بیچ رسالہ فضل التوبہ کی ع ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهُ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ
مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم پر اس حال مین کہ مین اور مان میری مٹی سی لیپتی تھی کچھ یعنی دیوار یا چھت کو پس فرمایا آنحضرت سے
کہ کیا ہی یہ یعنی لیپنا ای عبداللہ کہا مین نے ایک چیز ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون مین اوسکو یعنی بخوف گر پڑنی اوسکی کی یا زیادتی
استحکام کی لیی فرمایا آنحضرت نی امر جلد تر ہی اس سی نقل کی یہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اجل قریب
ہی خراب ہونی اس گھر کی سی یعنی تو سنوارتا ہی گھر کو بخوف گر پڑنی کی پہلی مرنی تیری کی اور ہی یون کہ تو مرجاوی گا پہلے
گرنے اوسکی کی پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہی اصلاح گھر سی اسمین دل کا لگانا عبث ہی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ بنانا ضروری نہوگا
بلکہ مضبوطی اور زینت کی لیی ہوگا ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهَرِيْقُ الْمَاءَ
فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ مَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلِّيْ لَا اَبْلُغُهُ رَوَاهُ فِيْ
شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی پیشاب
کرتی یعنی کبھی پس تیمم کرتی مٹی سے یعنی پہلی اسکی کہ وضو کرین پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور
نہین کہ اوسکی سبب سی تیمم کیجیے فرماتی آنحضرت کہ کس چیز نی معلوم کروایا مجکو یعنی کیا جانون مین کہ شاید کہ نہ پہونچون مین پاس
پانی تک نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین **ف** یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا نکری اور اجل آ پہونچی
اور فرصت نہ پاؤن مین کہ وضو کرون اسلیی تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرحکی طہارت حاصل رہی ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہ آدمی ہی اور یہ اجل اوسکی ہی یعنی نزدیک ہی اوس سی اور کہا

آنحضرت نے ہاتھ اپنا نزدیک گدی کی اپنی کی یعنی واسطے صورۃ اور تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے پھر کھولا اور دراز کیا آنحضرت نے ہاتھ اور دور رکھا گدی سے یعنی واسطے دکھانے درازی آرزو کی پس فرمایا اوس جگہہ یعنی دورتر ہے آرزو اوسکی یعنی اجل نزدیک ہی اور آرزو دور گئی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور ملا علی نے یون لکھا ہی کہ یہ ابن آدم ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ اشارہ حسیہ ہے طرف صورت معنویہ کی اور اسی طرح قول حضرت کا یہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہ ہی کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنی ہاتھ سے آگے کی جانب اپنے بیچ مسافت مین کی یا بیچ مسافت ہوا کی طول مین یا عرض مین اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہی پھر پیچھے ہٹایا ہاتھ اور رکھا قریب اوس جگہہ کی کہ رکھا تھا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اوسکی ہی اور رکھا ہاتھ اپنا یعنی وقت کہنی ہذا ابن آدم وہذا اجلہ کی بیچ عقب اوس مکان کی کہ اشارہ کیا ساتھ اوسکی طرف اجل کے پھر پھیلایا ہاتھ اپنا یعنی بہت کھولنی بالشت کی ساتھ ہتیلی اور اونگلیون اپنی کی یا معنی بسط کی یہ ہین کہ پھیلایا مسافت مین اوس جگہہ سے کہ اشارہ کیا تھا ساتھ اوسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہ آرزو اوسکی ہی حاصل یہ کہ اس اشارہ سے بیدار کیا خواب غفلت سے کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی سے اور آرزو اوسکی درازتر ہی اجل اوسکی سے جیسی کہ کسا ایک شاعر نے رحمت کری اسد اوسپر کل امرئ مصبح فی اہلہ والموت ادنی من شراک نعلہ یہ مضمون بھی سوجھا ہی اس مقام مین واسطے واضح کرنے مطلب کے **وعن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم غرز عودا بین یدیہ وآخر الی جنبہ وآخر ابعد فقال اتدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذا الانسان وہذا الاجل اراہ قال وہذا الامل فیتعاطی الامل فلحقہ الاجل دون الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابوسعید خدری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگی اپنے اور ایک لکڑی پہلو مین اوسکی اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سے بعد دونون کے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہی یعنی کیا ہی دانسی اور کسکی مثال ہین یہ کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا یہ انسان ہے یعنے پہلی لکڑی مثال کی ہی اور یہ دوسری لکڑی کہ اوسکی پہلو مین گاڑی ہین نے مثال ہی موت کی کہ متصل ہے آدمی سے کہا ابوسعید خدری نے کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت کے کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی مین نے آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہی اوسکی حاصل ہونی کا پس پہونچتی ہی اجل یعنی پہلی اسکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمر میری امت کے ساٹھ برس سے ستر برس تک ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی آخر امت میری کی ابتدا ساٹھ برس ہین اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہ باعتبار اکثر کی ہی اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہی جیسی کہ آگی کی حدیث مین فرمایا ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین واقلہم من یجوز ذلک رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمرین امت میری کی مابین ساٹھ کی ستر تک اور کمتر ہین امت مین سے ایسی لوگ کہ تجاوز کرین اس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ستر سے کہ پونہچین سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر جو اطلاع پائی ہی ہمنی اوپر درازگی عمر کی اس امت مین معمرین صحابہ اور ائمہ مین سے یہ لوگ ہین انس بن مالک کہ ایک سو تین برس کے

مری اور اسماء بیٹی ابو بکر کی سو برس کی اور حال اونکا یہ تھا کہ نہ دانت ٹوٹی تھی اور نہ عقل مین کچھ خلل آیا تھا اور ان دونون سی زیادہ عمر
حسان بن ثابت کی تھی کہ ایک سو بیس برس کی ہو کر مری ساٹھ برس کفر کی حالت مین ہی اور ساٹھ ہی برس اسلام مین اور انسی زیادہ عمر
سلمان فارسی کی ہوئی کہ ڈہائی سو برس کی عمر مین مری واللہ اعلم **وذکر** حدیث عبداللہ بن الشخیر فی
باب عیادۃ المریض اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت مریض کے **الفصل الثالث** فصل تیسری

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول صلاح ہذہ الامۃ
الیقین والزہد واول فسادہا البخل والامل رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی عمرو بیٹی شعیب کے سے
اونسے نقل کی اپنی باپ سی اونی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہی اور اول
فساد اس امت کا بخل ہی اور دراز کرنا آرزوی بقا کا دنیا مین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالے
رزاق اور متکفل ارزاق کا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور زہد بیرغبتی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزاقیت حق پر حاصل
ہوتا ہی تو بخل نہین کرتا اسلیے کہ بخل سبب بی یقینی پہونچنی رزق کی ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف کرونگا تو پھر کہان سی کہاونگا
اور جب زہد کیا درازی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین ہی کہ اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہ ضد ہین
یقین کرنی رزاقیت حق کی اور زہد کرنیکی دنیا مین اور جان کہ شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نی بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے
لکھا ہی کہ اعتقاد جب جزم کو پہنچی اور شک پکڑ نہو اسکے ساتہ دلیل اور برہان کی ہو کہ اثبات حق کری اوسکو حکما اور متکلمین کے اصطلاح مین یقین
کہتے ہین لیکن صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اسطرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دلپر یا ان چیزون کی رغبت دلاوے
کہ موافق ہون شرع کی اور ان چیزون سی کہ مخالف شرع کی ہون باز رکھی اوسکو یقین نہین کہتی مثلا سبھون کو جزم آنی موت کا حاصل ہی
لیکن جسکے اوپر ذکر موت کا غالب ہوا اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سی مستعد رہی موت کا ساتہ کرنی طاعت کی اور ترک کرنی
گناہون کی وہ صاحب یقین ہی اور یقین چار جگہہ چاہیی اگرچہ تمام چیزین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی جگہہ یقین سکے
ہین ہی اونپر یقین لانا چاہیی لیکن اصول انکی چار چیز ہین کہ سالک کو اونپر یقین کرنا ضرور ہی اول توحید کہ جانی کہ جو کچھہ واقع ہوتا ہی
حق تعالی ہی کی قدرت سی واقع ہوتا ہی دوسری توکل اور یقین کامل رکھنا اللہ تعالی کی ضمانت پر بیچ پہنچانی رزق کی
تیسری یقین کرنا بیچ جزای اعمال کے قسم ثواب و عذاب سی چوتھی یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہی بندون کی احوال پر ہر حال
پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہ ہی کہ نہیں التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنی رزق کی اجمال ہے
بیچ طلب کرنی اوسکی کی یعنی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کرنی مین یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین
کا بیچ جزای اعمال کی سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سی اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدای تعالی کی یہ ہی کہ مبالغہ
کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی رزاقیت خدای تعالی پر اور توکل
کرنا اوسپر جیسا کہ کہا ہے اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہنچنی رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدای تعالی پر ایک مرتبہ
عالی ہی مراتب سی اور اوس سی چارہ نہین ہی سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اوسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن
شاذلی نی اکثر پردی خلق کی حق سی دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سی اور فکر رزق کی اشد ہی دونون پردون مین

اور منقول ہی ثعلبی سی کہ کہا اصمعی نی کہ پڑھی مین ایک اعرابی کی آگی سورۂ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم
اعرابی نی بس کر پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کیطرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو اون لوگون پر کہ آگی اوسکی تہی اور پیچہی اوسکی اور قصد کیا
طرف تلوار اور کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سے طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تہا جسم
اوسکا اور زرد ہو گیا تہا رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہکو اور کہا پڑہو وہی سورہ پس جبکہ پہنچا مین اوسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم
پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نی کہ کچہہ اور بہی سوای اسکی پس پڑہا مین نی فورب السماء والارض
انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا سبحان اللہ کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہانتک کہ قسم کہائی پس نہیں
مانا کہنا اوسکا یہانتک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانی کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتہ اوسکی دم اوسکا ۱۲ مدارک **وعن**
سفیان الثوری قال لیس الزهد فی الدنیا بلبس الغلیظ والخشن واکل الجشب انما الزهد فی الدنیا قصر
الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی سفیان ثوری سے کہ کہا نہیں زہد دنیا مین ساتہ پہننی کپڑی موٹی اور سخت کے
اور ساتہ کہانی دال سیلی اور بی مزہ کی اور روٹی خشک کی نہیں ہی زہد دنیا مین مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف**
غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتہ زبر خ اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور جشب ساتہ زبر ج اور زیر شین کے
کہانا سخت بے مزہ اور بعضون نی کہا روٹی بغیر لاون کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کی لیے ساتہ جلدی کرنے کے
طرف توبہ کی اور علم وعمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقے وہ ہی کہ ہووے حال قلبی کی کہ بیزار ہو دنیا سی اور رغبت کری طرف
عقبی کے اور نہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی ایسی کہ برابر ہین دونون امر امین باعتبار حقیقت کی
اگرچہ ہی لباس کی بی تکلفی کو اور کم کہانی اور بی مزہ کہانی کو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندی کی طریقت پر حاصل یہ کہ
حب دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی ہی واسطی ہلاک ہونی والی کی نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کی اور مشابہ ہی دل کشتی کی
کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی توڑ بودیتا ہی اوسکو مع بیٹہنے والون اوسکی کی اور اگر باہر اوسکی رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری
کرتا ہی اوسکو اور پونہچاتا ہی اوسکو طرف جگہہ اوسکی کی چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح
للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نی صوفیہ اور ملامتیہ مین سی پہننا لباس عوام کا اور بعضون نی لباس امیرانہ واسطے
چہپانی احوال اپنی کی ۱۲ ع **وعن** زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیء الزهد فی الدنیا قال
طیب الکسب وقصر الامل رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے
کہا ہی امام مالک کا کہ سنا مین نے امام مالک سی اس حال مین کہ پوچہا گیا اوس سے کہ کیا ہی زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا
آرزو کا نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کسب سے مراد ہی مکسوب یعنی کہانی پینی کی چیزین کہ ہون حلال طیب ایسی
کہ فرمایا اللہ تعالی نی رسولون کو کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات
ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتہ بہت کرنی عمل کی بخوف آنی اجل کی
اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہی عقبی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ رد ہے
اوس شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد بیچ نری ترک کرنی دنیا کی اور پہننی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور مستی گستی کی ہے

ف اور آسمان میں ہے رزق تمہارا ۱۲ سو قسم ہے رب آسمان اور زمین کی بیشک یہ بات تحقیق ہے ۱۲ اے رسولو کہاؤ ستہری چیزون سے اور عمل کرو نیک ۱۲ اے ایمان والو کہاؤ حلال ستہری چیزون سے کہ دین ہم نے تم کو اور شکر کرو اللہ کا اگر ہو تم اوسکی عبادت کرتے ۱۲

اوسکو ولیکن انہین کی حقیقت یہ ہولی وہ چیز کہ ان کیا توفی بلکہ حقیقت اوسکی یہی کہ کہا وہی تو حلال اور قناعت کری تو قدر ضرورت پر اور کوتاہ کری آرزو کو جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتھ حرام کرنی حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کی ولیکن زہد دنیا مین یہی کہ نہ اوس چیز پر کہ تیری ہاتہ مین ہی بہت اعتماد کرنیوالا بنسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتہ مین ہی شروع

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

باب ہے بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کی طاعت کے لیے **ف** یعنی اسمین بیان ہوگا کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازگی عمر کا واسطی صرف کرنی انکے کے عبادت اور طاعت مین شروع استحباب نیک گنا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہی الیمی کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتھ زبر اور پیش عین اور جزم میم کی زندگانی اور جیناہ اور ساتھ پیش عین اور پیش میم کی بھی آیا ہی اور یہ فصیح تر ہے اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی شروع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے **عَنْ سَعْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست کہتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نی **ف** متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزون سے یا وہ کہ نہ خرچ کری مال اپنا لہو ولعب مین اور بعضون نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام اور شبہات سی اور تورع کری خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگر ساتھ مال کی ہی یا ساتھ دل کی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتھ مال کی ہی اور یہ منافی ہی نہین ہی غنا نفس کے اس لیے کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہی غنا مین اور مستتب ہوتا ہی اوسپر غنا ہاتہ کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہ کہ مراد اس سی غنی شاکر ہی اور اس دلیل پکڑی ہے بعضون نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن معتبر خلاف اسکے ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سب سی انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت مین یا مراد ہی خبر پوشیدہ کرنی والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اس طرح پوشیدہ کری کہ کوئے مطلع نہو اوسپر اور یہ شامل ہی فقیر کو بھی اور یہ ظاہر تر ہی اور خفی ساتھ حای مہملہ کی بھی روایت کیا گیا ہی یعنی مہربانی اور احسان کرنی والی کی حق پر اور صحیح اول ہی ہی اور اس حدیث دلیل ہی اوسکی لیی کہ کہتا ہی گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سی اور جسنے تفضیلت دی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتھ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کی یا حمل کی جاوی اوپر اختلاط بُرون کے شروع **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَیْنِ فِیْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی کہ سرا اوسکا یہ ہی لاحسد الا فی اثنین بیچ باب فضائل قرآن کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسرے **عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ** اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیون مین سی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہون عمل اوسکے پھر کہا اوس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور بُری ہون عمل اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی **ف** ظاہر عبارت سی یہ حکم غالب کا ہی یعنی اچھی یا بری عمل زیادہ ہون اور اگر عمل نیک و بد برابر ہون

تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودی کہ ثابت ہوا اس وہ کا درس اس **وَعَنْ** عُبَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبید بیٹے خالد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہائی چارہ کیا درمیان دو شخصوں کے یعنے صحابہ میں سی اپس مارا گیا ایک اون دونوں میں سی اللہ کے راہ میں یعنی شہید ہوا جہاد میں پہر دوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونی بہائی اپنی کی بقدر ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی یعنے تخمینا کچہ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نی اوسپہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا تم نی اور کیا پڑہا تم نی نماز میں کہ اسپر پڑہی یعنے کیا دعا کی اسکی لیی کہا صحابہ نی کہ دعا کی ہم نی خدای تعالی سی کہ بخشے گناہ اسکی اور رحمت کری اوسپر اور پونہچاوی رسکو ساتہ یار اوسکی کی کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اوسکی کی بہشت میں جیسی کہ دنیا میں اتحاد رکہتے تہی آپس میں اور رہتی تہی اکٹہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہاں گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکی کی یعنی یہ جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اللہ سی کہ پونہچاوی اسکو ساتہ یار اسکے کے گمان کیے کہ مرتبہ اسکا کم ہی مرتبہ بہائی اسکی سی پس کہاں گئی نماز زائد اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کی اور کہاں گیا ثواب اور عملوں اس مرد کا کہ بعد اسکی کئی یا فرمایا کہ کہاں گیا ثواب روزہ اسکی کا کہ بعد اوسکی رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصوں کی ہی بہشت میں اور قرب الٰہی میں دور تر اور زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہی شہید سی یہاں اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص کا جو پہلی کا کہ ایک ہفتہ میں کیا اوپر شہادت اوس شخص کے کہ پہلی شہید ہوا باوجودی کہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا میں اور اظہار دین حق میں پایا بالاتر ہی خصوصا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں کہ زمانہ ابتدای اسلام اور قلت مددگاروں دین کا تہا جواب اسکا یہ ہی کہ وہ شخص جو پہلا سے مرابط تہا راہ خدا میں اور نیت شہادت کی رکہتا تہا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر کما ح **وَعَنْ** اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَّاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَّعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَّا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَّمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَّعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ

بِنِيَّتِهِ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہ کہ اونی
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اونپر کہ وہ حق ہین پہر بتاتا ہون
مین تمہارے آگے ایک حدیث یعنی حدیث اور بہی یا ایک حدیث اور بس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو بس وہ تین
چیزین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیقت پر وہ یہ ہین پہلی تحقیق شان یہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینی کی یعنی صدقہ دینا
اگرچہ صورت مین نقصان ہی ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین بیچ حکم زیادتی کی ہی
نہ نقصان کی اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوسپر یعنی اگرچہ متضمن
تہا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کی لیے خدای تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کی عزت یعنی اپنی نزدیک جیسی کہ وہ
زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیے اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی لیے دنیا مین انجام کار
کو جیسی کہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لیے ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اولٹ جاتا ہی امر کہ کیا جاتا ہی ظالم
زبردست اور ذلیل مظلوم کی آگی از روی جزای موافق کی اور نہ کہولا کسی بندہ نی یعنی اپنی نفس پہ دروازہ سوال کرنی کا یعنی
لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالی نی اوسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی
حاجتین پیش آتی ہین یا لی لیتا ہی اوس سی نعمت کہ اوسکی پاس ہی بس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور ای پر وہ حدیث کہ کہاتہا
مین سے بیان کرنا اوسکا بس یاد رکہو اوسکو یہ ہی کہ کہتا ہون مین بس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا
مگر چار آدمیون کے لیے اور منحصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال اور علم کہ بسبب
اوسکی طریقہ خرچ کرنی کا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین سبب
اپنی علم کا کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدا
تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتہ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات
اور ضیافت اور صدقات کی پس یہ بندہ بیچ کاملترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین یا بیچ اعلی درجات
کی ہی عقبی مین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا
ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہ بندہ بمقتضای علم کے کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور دوست
رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کے ہونی کی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین عمل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہی
پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اون دونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ
اول بسبب تحقق مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی
اوسکو خدای تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کری اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال
اپنی کے بغیر استعمال کرنی علم کے یعنے اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی از راہ حرص اور حب دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطے
سنانے اور دکہانے اور فخر و تکبر کے نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی رب اپنی کا یعنی بسبب نہونی علم کے بیچ لینے
اور صرف کرنی اوسکی کی اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتی دارون سی یعنی بسبب قلت رحم اور نہوتی علم اور ہونی کثرت

مرتبہ میں ... نہیں عمل کرتا او نہیں ساتھ حق کی یعنی کسی طرح کی حق کی خواہ اسد کا ہو خواہ بندون کا پس یہ بد ترین مرتبہ کی ہی اور چوتھا وہ بندہ ہی کہ نہیں دیا اوسکو اسد نی مال اور نہ علم وتمیز درمیان وجوہ خیر وشر کے پس وہ کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اوسمین فلانی کا سا یعنی اہل شر میں سی پس وہ مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی پاس وہ بدنیت ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** یہان نیت کو او پرمعنی عزم کی حمل کرنا چاہیی آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور معنی عزم کی یہ ہین کہ مجرد ہی اوسپر اور کوئی مانع اسکی جانب سی نہیں ہی مگر نہونا قدرت کا اور نہ پہونچنا اوسکو اگر قدرت پاوی اور پہونچی اوس تک کوئی توقف کرتا ہی مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکہی گنہگار ہی او ماخوذ ہی اوسپر اگرچہ عزم زنا کا زنا نہیں ہے لیکن ایک گناہ علیحدہ ہی او تفصیل کلام کی یہ ہی کہ اول وسواس شیطان ہی کہ دل میں پڑتا ہی بغیر کسب عمل کے اوسکو ہاجس کہتی ہین اور ہاجس پر مواخذہ نہیں اور جب خاطر میں بیٹھی اور باطن میں جولان کری اور پہری اوسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر بہی اس امت مرحومہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہیں اوسپر اور یہ خصائص امت سی ہی بعد ازان ہم ہی کہ قصد ونیت فعل کی کری اور حسنات میں بمجرد قصد ونیت کی حسنہ کامل لکہتی ہین او سیئات میں بعد ازان عزم ہی جیسی کہ بیان کیا اسمین مواخذہ جس طرح کہ ذکر کیا گیا ہے اور حضرت شیخ نی ضمیر فیہ کی جانب عمل اسد فیہ میں مال کی طرف پہیری ہی اور ملا علی نی علم کی طرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اسد کی علم میں بیچ علم کی کہ ادا کرتا ہی حق اوسکا اور عمل کرتا ہی اوسپر ساتھ حق اسد کی اور حق بندون اوسکی کی پس یہ لکہکر قول ابن مالک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی لفظ یخبط کی حضرت شیخ نی یہ لکہی ہین کہ خبط وخلط کرتا ہی اپنی مال میں او بہاتا اور پاتو مارتا ہی بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کی طرف خیر وشر میں اور صرف کرتا ہی اوسکو غیر حق میں جیسی فرمایا ہی لاجتبی الخ اور ملا علی نی یہ معنی لکہی ہین کہ اوٹہتا ہی او بیٹہتا ہی ساتھ جمع کرنے مال کی او رنہ دینی کی اور مختلف ہوتا ہی حال میں باعتبار خرچ کرنی کی او امساک کی اپنی مال میں **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ فَقِيلَ وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اسد تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتھ بندی کی بہلائی کا یعنی انجام کار اوسکی میں تو کر واتا ہی اوس سی بہلائی پس کہا گیا اور پوچہا گیا آنحضرت سی کہ کس طرح کرواتا بہلائی اوس سی یا رسول اسد فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی یہانتک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اس سے فضیلت حیات کی لازم آئی کہ اسمین کار نیک کرسکتا ہی **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل اور فرمان بردار کری اپنی نفس کو اسد تعالی کی امر کا اور منقاد کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا وقدر کا اور عمل کری واسطی ثواب اور جزا کی کہ بعد موت کی پاوی گا اور احمق اور نادان وناتوان وہ شخص ہے کہ تابع کری اپنی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچہ کہ نفس چاہے جسمین حرام اور شبہات اور لذات اور مرغوبات دیوی اوسکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا ہے

تو بخلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور عمل چہوڑ اور توبہ اور استغفار نہین کرتا ہی اور پہر آرزو اور خواہش رکہتا ہی خدای تعالی سی کہ راضی
ہو اور بخشدی اور بہشت مین داخل کری نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی حال تو وہ ہی اور آرزو یہ رکہتا ہی اور کہتا ہی
کہ رب ہمیرا کریم و رحیم ہی بخش ہی دیگا مجکو حالانکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ما غرک بربک الکریم اور فرمایا ہی نبئ عبادی انی
انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور فرمایا ہی ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین اور فرمایا ہی ان الذین امنوا والذین
ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمت اللہ حاصل یہ کہ عمل کرنا اور پہر امیدوار رہنا سچا ہی بلکہ عمل کری اور پہر
امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ بیچ شرح حکم کے کہتے ہین کہ علما باللہ نی
کہا ہی کہ رجاء کاذب کہ مغرور ہو صاحب اوسکا اور پہر اور باز رہے عمل سی اور دلیر کری اوسکو گناہون پر حقیقت مین رجا نہین
ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بی عمل کی ایک گناہ
ہی گناہون مین سی اور امید شفاعت بی سبب دنی علاقہ ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکہنا رحمت کا اوس سے کہ
فرمانبرداری نکری اوسکی حمق و جہالت ہی اور حسن بصری رح کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکہا بخشش کی آرزوؤن نی یہان تک
کہ باہر نکلے دنیا سی اور حالت ہی کہ نہین ہے اونکی لیی نیکی کہتا ہی ایک اونمین سی کہ اچہا رکہتا ہون مین گمان اپنی پروردگار سے
کہ بخشنے والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچہا ہوتا گمان اوسکا ساتہ پروردگار کی تو اچہی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور رہو ای
بندگان خدا اون آرزوؤن باطل سے کہ یہ وادی احمقون کی ہین کہ پڑی ہین لوگ انمین قسم خدا کی ندی خدای تعالے نے
کسی بندی کو اوسکی آرزوؤن سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نی اپنی ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکہتا ہی دراز
عمر اپنی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدای تعالی سی ساتہ کار بد اپنی کی ہوش مین آ کہ ٹہنڈا لوہا کوٹتا ہی تو اعاذنا اللہ منہ اور لفظ دان کا
جو ابتدای حدیث مین ہی اسکی معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوی یعنی فرمانبردار کیا اور ذکر کیا نووی نی کہ کہا ترمذی نی اور اور
علما نی کہ معنی دان نفس کی حساب ہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال اور اقوال کا دنیا مین پس اگر ہین اچہی تو حمد کرے
اللہ تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اوس سی اور تدارک کری فوت ہوی چیز کا پہلے اسکی کہ حساب کیا جاوے عقبے مین جیسیکہ
روایت کیا گیا ہے حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ تعالی نی ولتنظر نفس ما قدمت لغد ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا فی مجلس فطلع علینا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلی راسہ اثر ماء فقلنا یا رسول اللہ نراک طیب النفس قال اجل قال ثم خاض القوم فی ذکر
الغنی فقلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس بالغنی لمن اتقی اللہ عز وجل والصحۃ لمن اتقی خیر
من الغنی وطیب النفس من النعیم رواہ احمد روایت ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ کہا
تہی ہم ایک مجلس مین پس آئی ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہا حضرت کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی
کی پس کہا ہمنے یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپ کو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا ہی فرمایا کہ ہان کہا راوی
نی کہ پہر مشغول ہوی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین
ہی مضائقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کے کہ ڈری اللہ عز و جل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتہ فقر کی ہو واسطے

پرہیزگار کی بہتر ہی دولتمندی اور خوش دلی اور خوش رہنا بھی نعمتون سی ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی سوال کیا جاویگا بندہ اون سے
قیامت مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ نقل کی یہ احمد نی **وَعَنْ** سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ
قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضَى يُكْرَهُ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيرُ لَتَمَنْدَلَ
بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ هٰذِهِ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَإِنَّهُ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلَ
مَنْ يَبْذُلُ دِينَهُ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری سی
کہ کہا تہا مال اگلی زمانی مین مکروہ ونا پسند یعنی اگلی کہ زہد وقناعت دنیا مین شعار اوس زمانہ کے لوگون کا تہا اور قوت
لایموت بی سعی وتردد کی اور بغیر توجہ کی طرف بادشاہون اور امیرون کی پہونچتا تہا اور اونسی ایذا اور خواری نہین پہونچتی
تہی پس ای پر اس زمانہ مین مال سپر ہی مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہین اور
احتیاجین غالب آئی ہین اور واسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد اغنیاء کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری
اوٹہانی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اسکی سبب سی بچتا ہی پڑنی سی حرام وشبہہ مین اور باز رکہتا ہی اوسکو ملازمت
اور مصاحبت ظالمون کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہوتی یہ دینار تو البتہ رومال یعنی بیقدر کر ڈالتی ہمکو یہ بادشاہ اور کہا
سفیان نے جو شخص کہ ہو بیچ ہاتہ اوسکے کی ان اموال سی کچہ یعنی تہوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہیی کہ اصلاح کرے
اوسکو یعنی ضائع نکری اوسکو بلکہ بڑہاوی اوسکو ایک طرح کی تجارت کرکر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اس لیئے کہ یہ زمانہ
ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہوگا کوئی ہوگا اول اون شخصون کا کہ تلف کرینگے دین اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنیکے لیئے اور
کہا مال حلال نہین اوٹہاتا اسراف کو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہیی اور اوسکو نگاہ رکہی یا حاجت
خرچ کری تاچندی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ اوس مین
اسراف کر سکین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
أَيْنَ أَبْنَاءُ السِّتِّينَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ
النَّذِيرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ پکاری گا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ حکم کری گا اوسکو خدای تعالی اوسکا دن قیامت کی کہ کہان ہین ساٹہہ برس عمر والے
یعنے وہ کہ عمر اونکی دنیا مین ساٹہہ برس کی ہوئی تہی اور یہ ساٹہہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی اسکی حق مین یہ آیت کیا نہ
عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوس مین ایسا عاقل کہ اوسکی شان سی ہی یہ کہ نصیحت پکڑی اور حال آنکہ آیا تمہاری پاس
ڈرانے والا یعنے بڑہاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ إِنَّ
نَفَرًا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ ثَلَاثَةً أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِنِيهِمْ قَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَكَانُوا عِنْدَهُ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ
أَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ الْآخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلَى فِرَاشِهِ قَالَ
قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ آخِرًا

يَلِيهِ وَأَوَّلَهُمْ فَدَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ لِتَسْبِيحِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَهْلِيلِهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن شداد سے کہ کہا تحقیق کہتی ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سی کہ تین تن تھی آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس مسلمان ہوئی یعنی اور ارادہ کیا شہرنی کا بہ نیت مجاہدہ کی اور تھی وہ فقر وفاقہ والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہی کہ کفایت کری مجکو انکی خبر گیری سے یعنے غمخواری اور سامان انکا درست کردی تا مجکو حاجت نہو انکی خبر گیری کی کہا طلحہ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تھے یہ تین تن نزدیک طلحہ کے پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہہ پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پہر بہیجا حضرت نی ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر مین دوسرا شخص اون تینون مین سی پس شہید کیا گیا پہر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنی اس حال مین کہ مرابطا اور نیت رکہنے والا جہاد کا تہا کہا عبد اللہ بن شداد نے کہ کہا طلحہ نے پس دیکہا مین نے یعنی خواب مین اون تینون کو بہشت مین اور دیکہا مین نے اوس شخص کو کہ مرا تہا اپنی بستر پر آگے اونکی اور دیکہا مین نی اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا آخر کہ پاس پاس جاتا ہی اوسکی اور متصل ہے ساتہ اوسکی اور دیکہا مین نے اون تینون کے پہلے کو یعنی جو کہ پہلے شہید ہوا تہا اون مین سی کہ نزدیک جاتا ہی اوس شہید آخر کی اور سب سی پیچہی ہے پس گذرا میرے دل مین اس سے شبہ یعنی چاہی تہا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تہا پیچہے اون سے ہوتا اور اس ترتیب کی جو خلاف دیکہا تو نہایت تعجب اور انکار میرے دل مین آیا پس ذکر کیا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرت نی اور کس چیز کا انکار کیا تونی اس قضیہ مین سے یعنے آگی سب سی دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پر اور اسی طرح دیکہنا آخر کا آگی شہید اول سے جگہہ انکار کی نہین ہے اسی طرح چاہیے اسلیے کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سے کہ دراز کی جاوی عمر اوسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنی اوسکی کے خدای تعالی کو ساتہ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنے کے **ف** اور مانند انکی کے تمام عبادتون قولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سی بی شک اجر و فضیلت اوسکی زیادہ ہوگی اوس سی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اوسکا زیادہ ہوا دونون شہید ون سی اور تاویل و توجیہ اسکی وہی ہی کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ یہان بہی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اوسکی طرف کہ تہا دو مرابطا الخ ۱۲ ع ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمَ وُلِدَ إِلٰى أَنْ يَمُوتَ هَرِمًا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَوَدَّ أَنَّهُ رُدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ اور روایت ہی محمد بن عمیرہ سے اور تہا وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرت نی کو تحقیق ایک بندہ بندون مین سے اگر گری اپنی مُنہ پر اوس دن سی کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اللہ کی یعنی فرض کیا جاوی کہ وقت پیدایش سی بڑہاپی تک سجدہ اور نماز ہی مین مونہہ کے بل پڑا رہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچی تو البتہ حقیر جانے گا اس اپنے پڑی رہنے کو طاعت و عبادت مین بیچ اوس دن کی یعنی روز قیامت کے یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کے اور البتہ دوست رکہیگا

اور آرزو کرے گا کہ پھر پھیرا جاوے طرف دنیا کی تا زیادہ ہووے اجر و ثواب عمل کا یعنی پس جس قدر کہ عمر زیادہ ہووے سبب
عمل کے ہو بہتر اور دوست تر ہوگی نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے

باب التوکل والصبر

باب ہی بیچ بیان توکل کی اور صبر کے **ف** وکل اور وکول لغت مین چھوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتھ زبر اور زیر کے
اسم ہی اوس سے توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور تکلان ساتھ پیش کے اسم ہی اوس سے اور شرع مین
عبارت ہی سپرد کرنے بندی کی سے اپنی کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر نفس سے اور تبری کرنا اپنی حول و قوت سے اور توکل
سب کامون مین جاری ہوتا ہی اور اکثر استعمال اوسکا رزق مین ہوتا ہی اور حقیقت مین معنی توکل کی بھروسا اور اعتماد کرنا اوپر
ضامن ہونی حق عز و جل کے رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب و کسب کا شرط اوسکی نہین ہی بلکہ چاہتی ہی کہ نظر اوس سے ساقط ہو
اسلیے کہ توکل کار دل کا ہی جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہی اور کسب کار
ساتھ اوسکی منافات نہین رکھتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتی ہین واسطی ثابت کرنی مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتی ہین تا نظر
اسباب سے ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اور پھر کہ ہونا اسباب کا رزق کی پہونچنی مین شرط نہین ہی اور بعضون نی تشبیہ کیا ہے
توکل کو ساتھ نکل آنی کی کسب اسباب سے بسبب اعتماد کی زراقیت پروردگار تعالی پر اور یہ ابتدا حال توکل کی ہی یا مراد باہر آنا ہی تعلق دل ہی ساتھ
اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سے نہین ہوتی اور یقین اوسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کے اور ترک کرنی اوسکی کی ایک ہی
حال پر ہوتا ہے مثلاً منتہی اگر درخت کا لگاوے اور بطریق خرق عادت کے اوسیوقت وہ پھل لاوی یقین اوسکا قدرت صانع تعالی پر اوسصورت مین اور
مین کہ درخت بعد برسا برس کے بطریق عادت معمولی کی پھل لاوی یکسان ہوتا ہی بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ کمال قدرت اوسکی کی بیچ صورت ثانی کے اور زینت اسباب
کے اوسپر زیادہ ہی اور بیچ اوسکی کی وہی ایک فعل ہی فقط اور یہان کتنی ہی افعال مضبوط اور احکام محکم مین اور وہان نہین
اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا پیدایش الہی کا ہی اور صبر لغت مین معنی حبس اور منع کرنی اور باز رکھنی نفس کے ہی ایک چیز
کہ اوسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت معارضہ کی اور شیخ نجم الدین
کبری رحمہ نی فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہی ساتھ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اوپر باز رکھنی نفس کے محبوبات اوسکی سے اور عوارف مین
لکھا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدای تعالی پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنی خواہشون اور خطرون کی اور
فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادائی فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ نفل کے صبر کرنا ہے فقر پر اور شدائد پر اور
صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کی اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل
کی بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتی انتہی اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مین مخصوص
ہی ساتھ صبر کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق مین ہی **ف** جاننا چاہیے کہ مانع قوی
عبادت سے فکر کھانی اور پہنی اور حوائج ضروری کی ہی اور نفس مطالبہ کرتا ہی اوسکا کہتا ہی سب چیز سے باز آیا مین اور زہد
و تقوی بھی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس و غیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب و مخالطت کے
ساتھ خلق کی کیونکر ہاتھ آوے پس علاج دفع کرنے اس مطالبہ اسکے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالی پر میسر نہین ہوتا اور
رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہین ہوتا آرک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہے اور فراغ عبادت اور

علاوہ اوسکے ہاتھ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتھ قوت تعلق کے نہین بجالا سکتا
پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو خوش آوی یہ کہ ہووی قوی تر لوگون مین
تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدای تعالی کو وکیل امور اپنے کا
اور ضامن صلاح اپنے کا جان کر محض اوسپر اعتماد و بھروسا کرے اور جانے کہ جو کچھ کہ خدا نے قسمت مین کیا ہی ہرگز
فوت نہوگا اور حکم الٰہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کری یا نکری اور جانے کہ خدای تعالی ضامن بندون کی
روزی کا ہی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور اس پر قسم کھائی ہی فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ پس اگر
اوپر ضمانت اور وعدی اوسکے کے اعتماد نکری اور باور نکری تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا
اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بہانہ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوای خدا کی کوئی نہین ہے لے سبب
دنی کسب بھی پہونچاتا ہی وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اور کسب و سبب مین مشغول ہونی کو بھی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل او پر
نکری اور وعدہ الٰہی پر خاطر جمع رکھی اور جانے کہ اگر کسب نکرون گا تو بھی خدای تعالی روزی پہونچاوی گا اور یہ درجہ ادنی
اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اور اعلی تر
اس سے درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اوسکی علم کو سونپے اور کچھ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہ درجہ اولیا کا
ہی وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ مشعر ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب و سبب منافی توکل کے نہین ہی منافی توکل کی وہی ہی
کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کرنی والا کہ اعتماد اوسکے دل کا خدا پر ہو جملہ
متوکلون سے ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہ ہی ہی کہ ہاتھ تمام اسباب سے باز رکھے اور تمام امور مین توکل کری اللہ پر
اور سونپے امور اپنے اوسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان رہی اور
امید خلق سے منقطع رکھی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے والا مشغول
ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کی بھی ہاتھ سبب سے باز رکھنا
روا نہین اس لیے کہ اکثر انبیا اور اولیا نے کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور
فتور دیکھے اوسکو ضرور ہے کہ سب چیزسے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تاکہ واصل بحق ہووے اور
جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سے کہ قطعاً کار برآری سوا اوسکی نہو اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہے
جیسے کہ ہاتھ سے کھانا کھانا چھوڑ دی بگمان اسکی کہ کھانا خود بخود منہ مین چلا جاوی گا کہ اسکو جنون و حماقت کہتی ہین اور
حق توکل ایسی امور مین یہ ہے کہ جانی کہ حق تعالی نے طعام اسی لیی پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سب کا وہی ہی یہ سبب
اس کار کا ہی کہ خدای تعالی نے ہمکو دیا ہی اور اعتماد ہاتھ پر نکری اور جانی کہ ہاتھ کتنون کی امور بھی سرانجام پاتی ہین اور اسپر
ہاتھ باز رکھنا اوس اسباب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتھ اونکی قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اسکی کی روا ہے
اسلیے کہ ممکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نلینی والون کا بھی منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا بھی منافی توکل کی نہین
جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سے ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سے ہی

اور جو کہ عیال رکھتا ہو اور عیال اوسکی تنگی پر صابر نہ ہوں اور رضا مند نہ ہوں اوسکو ترک کسب روا نہیں اور نہ ذخیرہ رکھنا ہی واسطی عیال
کی ایک سال تک روا اسطی نفس اپنے کی چالیس روز تک منافی توکل کی نہیں کہ رسول علیہ السلام نے کہا ہی اور دوا ہی ایک علاج
بیماری کا اور رکھنا چیزون ضروری کا مانند باسن وکپڑہ وغیرہ کی کہ ہر روز کام میں آتی ہیں لیکن اگر کچھ ذخیرہ نہ رکھی اور سب
کچھ ترک کری اور دل اوسکا اللہ تعالی پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلی درجہ ہی اوسکی لیے بڑی قوت یقینی چاہی پس جسکو سوا ذخیرہ کرنے
کی فراغ عبادت اور جمعی حاصل ہو اوسکو ذخیرہ رکھنا افضل ہے ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری سی اور چھپانا مرض کا بھی
سی شرط توکل ہی اور کہا ہی علما نے کہ توکل سوای توحید اور زہد کی راست نہیں آتا اور مراد توحید سی یہان یہ ہی کہ تمام مخلوقات
کو پیدایش اللہ تعالی کی جانی اور جانی کہ محرک سبکا سوای واحد حقیقی کی کوئی نہیں جو کچھ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہہ سی ہی جسکی
دل پر یہ بات غالب ہو جاوی گی بی اختیار توکل حاصل ہو گا اور صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اوسکا سلامت رہی اور عبادت میں مشغول
ہو سکے کہ ساتھ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہیں ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی ہی وعدہ کی گئی ہی ساتھ صبر کرنے کے
ایک تو فتحیاب ہونا دشمنون پر ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسری مراد کو پہونچنا صبر کی سبب سے
جیسے کہ فرمایا وتمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسرے مقدم ہونا اور امام ہونا ہی وجعلنا ہم ائمۃ یہدون بامرنا
لما صبروا اور چوتھی تعریف کرنا حق کا انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہی وبشر الصابرین اور چھٹی محبت اللہ تعالی
کی ہی ان اللہ یحب الصابرین اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور آٹھوین بزرگی اور سلام
اللہ تعالی کی طرف سی سلام علیکم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش
کری ایسی خصلت بزرگ میں اور اوسکی حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہی اور مراد صبر سی منع کرنا نفس کا ہی جزع کرنے سے
اور جزع ذکر کرنا عجز اپنی کا ہی سختی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سی بطریق قطع اور حکم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج
حاصل کرنی صبر کا یہ ہی کہ تامل کری اس میں کہ جو کچھ مقدر ہی جزع وفزع سی تغیر نہیں ہوتا اور کم وبیش اور مقدم وموخر نہیں ہوتا اور ثواب
صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پھر جان کہ صبر چار قسم ہے ایک تو صبر یعنے روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہی دوسری صبر کرنا
گناہون کی کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سی چوتھی صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہ سب
بجا لاوے عبادت میں مستقیم ہو گا اور گناہون سی امن میں رہے گا اور دنیا کی بلاؤن سے اور آخرت کی عذاب سی چھٹکارا پاوی گا
اور بہت سی ثواب کا وارث ہو گا اور جو کوئی جزع کری سب نعمتون سے محروم رہے گا اور عبادت نہیں کر سکے گا خاطر جمع
سے اور اگر کچھ کرے تو بسبب نہ صبر کرنے کی گناہون سے حبط ہو گا + بحر العلوم ومغنی الطالب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا
بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت میں سی ستر ہزار بغیر حساب کے
وہ وہ لوگ ہیں کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہیں اور نہ شگون بد لیتی ہیں اور اپنے رب ہی پر بھروسا کرتے ہیں یعنی بیچ تمام ادن
چیزون کی کہ کرتے ہیں اور ترک کرتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین انکے کے میں نہیں

منافی ہی اس حدیث کی کہ ہر ایک کی ساتھ انہین سے ستر ستر ہزار ہون گے اور مطلب منتر کے کرتے ہین یعنی مطلقا یا بغیر کلمات قرآنیہ
اور اسماء الہیہ کے اور شگون بدلیتی ہین یعنے حیوانات کی اوڑجانے سے یا آواز کی سننے سے بلکہ کہتے ہین جیسی کہ وارد ہوا ہے
اللّٰہم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الٰہ غیرک اللہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت کہا صاحب نہایہ نی کہ یہ
صفت اولیای کاملین سے ہی کہ جو اعراض کرتے ہین اسباب دنیا سے اور متعلقات اوسکی سے اور نہین التفات کرتی طرف
کسی چیز کے متعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہونچتی اونکو غیر اونکے اور اسپر عوام پس رخصت ہی اونکی لیئی
دوا کرنے اور علاج کرنے کے اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشائش کا اللہ تعالی کی طرف سی ساتھ دعا کی
ہوتا ہی جماعہ خواص اور اولیا سے اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دی جاتی ہی اسکی لیئی منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا
ہی تو نی کہ حضرت صدیق رضی سے جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اونپر آن حضرت نی اسی لیئی کہ جانتے تھی یقین و
صبر اونکا اور جبکہ لایا آپ کی پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اسکے سوا مین کچھ ملک مین نہین رکھتا پس حضرت
نے اوسکو مارا اور غصہ کیا اوسپر ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ مراد منتر سے منتر جاہلیت کے ہین کہ کتاب و سنت سی معلوم نہین ہوئے
اور شارع نے انکو روا نہین رکھا اور امن نہین ہی اوس مین پڑجانے سے شرک مین بقرینہ قول ولا یتطیرون کی اسلیئی کہ یہ ثابت
ہی کہ تطیر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانون پر لازم ہی اور باوجود اسکی اس مین
فضیلت ہی اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ در آنا بہشت کا ہی بحساب اسلیئی کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتھ
اس باب کی اگرچہ جاہلیت سے ہون اور یہ بھی درجات توکل سی ہی اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات
کا ہی مطلقا کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجھے جاتے ہین چنانچہ اسی لیئی تفسیر کیا
ہے صوفیہ نے توکل کو ساتھ ترک کرنے کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کے رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہی
اور متوسطون کا اور اونکو فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہی حاصل ہے ساتھ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ
اور تیسرا مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری اونکی سی ساقط ہی اور وجود و عدم اوسکا برابر ہوا ہی اور
اونکو بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم عزیمت کا پکڑتا ہی اور یہ مرتبہ اخص
خواص کا ہی کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنے سی فانی اور باقی ساتھ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوسکی یہ ہے
اور جزا اونکی سب سی زیادہ ہی انتہی اور عالمگیری مین قاعدۂ کلیہ یون لکھا ہی کہ اسباب دور کرنے والی ضرر کی تین قسم کے
ہین ایک تو مقطوع بہ یعنی یقینی جیسیکہ پانی کہ دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسرے
ظنی جیسے کہ فصد اور پچھنے اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کے یعنی معالجہ برودت کا ساتھ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتھ
برودت کی اور یہ اسباب ظاہرہ ہین طب مین اور تیسری موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنی دعا پڑھ کر دم کرنی اور تعویذ
تمام کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور اسپر موہوم پس شرط
توکل یہ ہی کہ ترک کری اوسکو اسلیئی کہ وصف کیا ہی ساتھ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متوکلین کو اور اعلی درجہ متوسطہ
کہ وہ ظنی چیزون کا کرنا ہی مانند معالجہ کرنے کے ساتھ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کے پس کرنا اوسکا نہین ہی مناقض توکل کا

بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا منہین ہی ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا اصل اسکے ادویات کے
بعض احوال مین اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجون کی کذا فی الفصول العادیۃ ہی **وعنہ**
قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلُ
وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَہُ اَحَدٌ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ
فَرَجَوْتُ اَنْ تَکُوْنَ اُمَّتِیْ فَقِیْلَ ھٰذَا مُوْسٰی فِیْ قَوْمِہٖ ثُمَّ قِیْلَ لِیَ انْظُرْ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ
لِیَ انْظُرْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ ھٰؤُلَاۤءِ اُمَّتُکَ وَمَعَ ھٰؤُلَاۤءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَھُمْ
یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ
فَقَامَ عُکَّاشَۃُ ابْنُ مُحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مِنْھُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ
اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَقَالَ سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نے
کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئین اور دکھائی گئین مجکو امتین یعنے ساتھ انبیا اونکی کی
بطریق کشف کی یا خواب مین یا خبر دی ہی دکھائی اونکی سی دن قیامت کی اور تعبیر ساتھ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کے ہے
پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر اس حالت مین کہ اوسکی ساتھ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا کہ نہین تھا کوئی تابع اوسکا
سوای اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال آنکہ اوسکی ساتھ ہین دو شخص اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اس حالت مین کہ اوسکے
ساتھ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہین ہی ساتھ اوسکی کوئی یعنی بسبب متابعت کرنے کسی کی اوسکی پس دیکھا مین نے
یعنے آگی اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک رکھا ہی اور بہر دیا ہی اوسنے کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تھی وہ جماعت امید رکھی
مین نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسی پیغمبر ہین بیچ امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تھی اونپر پہر کہا گیا واسطے میرے کہ
دیکھہ یعنی گویا کہ آنحضرت نی حیا سی سر جہکا دیا تھا اوسوقت اور مونہہ پہیر لیا تھا اوس جگہہ سے کہ جہان سی لوگ گذرتی تہے پس کہا گیا
آپکو کہ دیکھو دیکھو گی امت اپنی پس دیکھا مین نے یعنے آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکھا ہی اوسنے کنارہ آسمان کو تو نہین پس قناعت
کی مین نے اوسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میری یعنی بلکہ تیری لیے زیادتی ہی بہ نسبت سابق کی دیکھہ ادہر اور ادہر یعنی داہنی طرف
پس دیکھا مین نے ایک انبوہ بہت کہ گھیر لیا ہے اوسنی کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہ یعنی تمام جو آگی اور داہنی اور
بائین ہین امت تیری ہین اور ساتھ انکی یعنی منجملہ انکی یا زیادہ انپر ستر ہزار آدمی کہ آگی انکی ہین داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب
کے اور وہ وہ ہین کہ نہ شگون لیتے ہین اور نہ منتر پڑھوالی ہین اور نہ داغ لیتے ہین اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہین
پس کھڑا ہوا عکاشہ[1] بن محصن[2] صحابی اور کہا دعا کیجیی اللہ تعالی سی یہ کہ کری مجکو اون مین سی یعنی متوکلین مین سی کہ داخل
ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی کہا آنحضرت نی خداوندا گردان تو عکاشہ کو اون مین سی پہر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا
کیجیی اللہ سی یہ کہ گردانی مجکو اونمین سے پس فرمایا حضرت نی کہ سبقت لی گیا تجھسے ساتھ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف مراد نبی سی اس مین رسول ہی حکم کیا گیا ساتھ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نی احتمال ہی یہ کہ ہون معنی اسکے
یہ کہ ستر ہزار تمہاری امت مین ہی سوای اونکی اور یہ بھی احتمال ہی کہ ہون معنی اسکی یہ کہ نہین مین سے ستر ہزار ایسے ہین اور

[1] بضم العین وتشدید الکاف وتخفیفها ۱۲ مجمع
[2] عکاشہ بن محصن بکسر المیم وفتح الصاد ۱۲

موے ہی انکی روایت بخاری کی کہ تذرہ اکتاف وید خلون الجنۃ من ہولا سبعون الفا اور نہ داغ لیتی ہین یعنی مگر وقت ضرورت نہیں آیتا
اسلیے کہ آیا ہے داغ لیتا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے کہ انہیں سے سعد بن ابی وقاص ہی ہین عشرہ مبشرہ مین سے یا مطلق داغ
نہیں لیتے ہین بسبب راضی ہونے کی قضا و قدر الہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کی کہ نہین
ضرر کرتا اور نہیں نفع دیتا مگر اسد اور نہیں تاثیر کرتے کوئی چیز حقیقت مین سوای اوسکے پس وہ بیچ مرتبہ شہود کی ہین خارج دائرہ وجو
سے فانی اپنی نفسون کی حظوظ سے ع نہ داغ لیتے ہین معنی انکی یہ ہین کہ وقت ضرورت کی باوجود اسکی کہ اعتقاد شفا کا اسد تعالی
رکھتی ہین نہ تری و اغنی سے اور نہ منتر پڑھواتی ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین اور وہ کہ نہ امن ہو اس سے
کہ ہو اوس مین شرک اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنی کسی چیز سے نہ جانور پرندہ سے اور نہ کتی بلی وغیرہا جانورون چرندہ سے پس مراد یہ ہے
کہ وہ چھوڑتی ہین اعمال جاہلیت کی پھر اگر کہا جاوی کہ ایسی لوگ بہت ہین عدد ند کوری کہیں گے ہم کہ مراد کثرت ہی نہ یہ عدد مخصوص
کروانی داغ کرنا بھی اسباب تو ہمیہ سے ہے اور حدیثون مین نہی اوس سے آئی ہی اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطبای حاذق کے
یقین ہووی تو اجازت بھی ہی اور حضرت نی دوسری شخص کے حق مین اسلیے دعا نمانگی کہ اذن نہیں دی گئی تھی حضرت اوس
مجلس مین دعا کرنے کے مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجایش دعا کی دوسری کی حق مین تر ہی یا یہ
شخص اہل اس مرتبہ کا او مستحق اوس منزلت کا نہ تھا اور با وجود اسکے صراحۃً نفرمایا کہ تو اہل اوسکا نہیں ہے بلکہ جواب دیا ساتھ کلام
مشترک کی او ربیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تھی ساتھ التماس دعا کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ شخص منافقون
مین سے تھا اس سبب سے اوسکی لیے دعا نمانگی اور با وجود اسکی از راہ حسن خلق کی جواب دیا ساتھ کلام مجمل کے اور بعضون نی کہا ہے کہ
تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تھی اور یہ قول صواب تر ہے اس سے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ مرد دوسرا سعد بن
عبادہ تھے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین واسد اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہی اوپر کہ جلدی اور سبقت کری طرف نیکیون کے اور طلب
دعا کے کرے صالحین سے **وَعَنْ** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ
كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ
فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ عجب ہے واسطے شان اور
حال مسلمان کی کہ تمام شان اوسکی اوسکی لیے بہتر ہی اور نہیں ہی یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان کے لیے اگر پہونچی اوسکو
خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور اور نعمتین اور چین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی پس ہوتا ہی شکر بہتر اوسکے لیے
اور اگر پہونچتا ہی اوسکو ضرر یعنے فقر اور مرض اور رنج و بلا مین صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر اوسکے لیے نقل کی یہ مسلم نی **ف** مقام صبر
و شکر کی دونون عالی ہین اور اجر و ثواب اونپر مرتب ہوتا ہی اور آدمی ان دو حال سے خالی نہیں پس وہ ہر حال بہتر ہی پھر منحصر
ہونا خیر کا ہر حال مین مومن کامل کے لیے ہی اسلیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہی کہ اگر پہونچتی ہی اوسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع
باتین کرنے لگتا ہی اور اگر ضرر پہونچتا ہی اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سے
ایسی بات نہیں ہوتی ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ
وَاَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ

تَعْجِزْ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَرُ اللّٰہِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ (رواہ مسلم)

ترجمہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنی پیچ ایمان ولی ساتھ خدا کی اور توکل اور اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنی کی امور خیر پر اور جہاد کرنی کی راہ خدا میں یا قوی ہی صبر کرنی مین لوگون سے ہمنشینی پر اور تحمل کرنے مین اونکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنی مین بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفات مین ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی اور کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہین اور اصل ایمان کا ملتا ہین صفتون خیر کی حرص کر تو اوس چیز پر کہ نفع دی تجکو یعنی امر دین سی اور مدد و توفیق طلب کر خدای تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سی اسلیے کہ اسد تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوی تجکو قوت اپنی طاعت کے جبکہ مستقیم ہووی تو اوسکی استعانت پر اور بعضون سے کہا کہ معنے اسکی یہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنی اوس چیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چہوڑ تو اوسکو اور اگر پہونچی تجکو کچہہ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال یا زبان حال ہی کہ تقدیر کیا اسد نے یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اوسکی کی اور جو کچہہ چاہتا ہی خدای تعالی کرتا ہی اسلیے کہ لفظ لو کہنا سبب پشیمانی کہ اپنی کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر آلہی کی اور بنسبت حول و قوت نفس کے کہتی ہین کہولتا ہی کام شیطان کا اور لاتا ہی دل مین وسوسہ اوسکا ساتھ مدد اور معارضہ قدر کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہ کہنا اسلیے منع ہی کہ کچہہ فائدہ نہین کہتا اسلیے کہ جو مقدر تہی وہی ہوتا ہی فرمایا اسد تعالی نی قُلْ لَنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہی کہ منازعت ساتھ تقدیر کی لازم آوی والا وارد ہوا ہے قرآن مین لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اور حدیث مین ہے لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب حج مین یہ ذکر کی گئی ہی اور بہت روایتون مین آیا ہی استعمال لو کا پس ظاہر یہ ہی کہ یہ نہی وارد ہوئی ہی اوس جگہہ کہ جہان فائدہ نہو اور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور جبکہ کہی از راہ تاسف کی فوت ہونی طاعت آلہی پر یا متعذر ہو اوس سے یہ نہین منافقت اسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونی طاعت پر باعث ثواب ہی پس لائق ہی کہ گنا جاوی قبیلہ احتساب سی چنانچہ روایت کیا ہی رازی نی اپنی کتاب مشیخہ مین ابی عمرو سی کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا دوزخ کی ہزار برس کے اور جسنے تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا جنت سے ہزار برس کے ذکر کی یہ سیوطی نے جامع مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اسد پر حق توکل کا تو البتہ روزی دی تمکو جیسیکہ روزی دیتا ہی جانورون پرندون کو نکلتے ہین جانور صبحکو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو اپنی گہونسلون مین سیر نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نی **ف** حق توکل یہ ہی کہ یقینا جانے یہ کہ نہین ہے کوئی فاعل وجود مین سوای اسد تعالی کے اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سب اسد تعالی کی طرف سی ہین اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہہ پس اسکا یقین کر کر سعی کری بیچ طلب نیکی اچہی وجہہ یعنی رنج بہت نہ اوٹھاوی و حرص اور افراط و مبالغہ نکری اوسکی طلب مین حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نرہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کرے کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہی یہ ہرگز نہیں ہی بلکہ پڑی ڈالی گئی کی زمین پہ وہ جاہل ہی اور امام قشیری نی کہا کہ جگہ توکل کے قلب ہے اور حرکت ظاہر میں ہی پس وہ منافی توکل کی نہیں جبکہ اعتماد واثق خدای عزوجل پر ہی چنانچہ اسلیے تشبیہ دی ساتھ جانور پرندہ کی کہ وہ طلب رزق میں نکلتا ہی لیکن اعتماد اسد تعالی ہی پر ہوتا ہی نہ اپنی طلب و قوت پر پس اس مشابہت میں اشارہ ہی اسپر کہ سعی واسطے رزق کے نہیں منافی ہی اعتماد کی اسد تعالی پر جیسیکہ فرمایا اسد تعالی نی وکاین من دابۃ لا تحمل رزقہا اسد یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطے آگاہ کرنی کی ہی اسپر کہ کسب نہیں ہے رزق بلکہ رازق اسد تعالی ہی ہی نہ واسطے منع کرنی کی کسب سی اسلیے کہ توکل کی جگہہ دل ہی پس نہیں منافی ہی اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہی بغیر حرکت کی ہی بلکہ بسبب حرکت کرنی غیر اسکی کی پہونچتا ہے رزق اسد تعالی کا بسبب برکت اسکی کی جیسی کہ سمجھا جاتا ہی عموم قول اسد تعالی کی سی وما من دابۃ فی الارض الا علی اسد رزقہا اور منقول ہے کہ بچی کوی کی وقت نکلنی کی انڈی سی ہوتی ہین سفید پس بری معلوم ہوتی ہین وہ کو یکو اور وہ چھوڑ کر چلا جاتا ہی اونکو اور باقی رہتی ہین بچی اکیلی پس بھیجتا ہی اسد تعالی طرف اونکی مکھی اور چینوٹی پس چن چن کر کھاتی ہین وہ اونکو یہانتک کہ بڑی ہوتی ہین کچھہ تو سیاہ ہو جاتی ہین پس پھرتا ہی طرف اونکی کوا تو دیکھتا ہی اونکو سیاہ پس لی بیٹھتا ہی اونکو اور پرورش کرتا ہی اون کو پس پہونچتا ہی اونکو رزق بغیر سعی کی اور اور حکایتیں اس باب میں بہت ہین اور عجب تر حکایت یہ ہی کہ اسد تعالی نی عزرائیل کو فرمایا کبھی آیا رحم بھی کیا ہی تو نی کسی پر وقت روح نکالنی کی پس کہا عزرائیل نے ہان ای رب میری جسوقت کہ غرق ہوئی ایک کشتی کی لوگ اور کچھہ لوگ اون سے باقی رہی کشتی کے تختون پر اور تھی ایک عورت اپنی بچی کو دودہ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نی اوسکی روح قبض کرنی کا پس رحم کھایا مین نے اوسوقت اوسکی بچی پر فرمایا اسد تعالی نی کہ مین نے ڈالا اوس بچی کو ایک جزیرے پر اور بھیجی مین نے طرف اوسکی ایک شیرنی کہ دودہ پلاتی تھی اوسکو یہانتک کہ کچھہ بڑا ہوا پھر متعین کیے مین نے کچھہ جن تاکہ تعلیم کرین اوسکو زبان آدمی کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا شہادہ اور داخل ہوا علما مین اور حاصل ہوئی اوسکو امارت اور پہونچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا تمام روی زمین کا پس دعوی کیا اوسنی الوہیت کا اور بھول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تھا اوسکا شداد اور اسد بہت مہربان ہی اپنی بندونپر پس جو رحیم کہ رزق دی اپنی دشمنون کو وہ کیونکر بھولی گا اپنی دوستون کو ۵ ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّہَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ بِہٖ وَلَیْسَ شَیْءٌ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا قَدْ نَہَیْتُکُمْ عَنْہُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَہَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ اِسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْہُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُدْرَکُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ اِلَّا بِطَاعَتِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ ای لوگو نہیں ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو طرف بہشت کی اور دور رکھی تمکو آگ دوزخ سی مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہی مین نی تمکو ساتھ اوسکی اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو آگ دوزخ سے اور دور کری بہشت سی مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہی مین نی تمکو اوس سی اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق روح القدس نی کہ مراد دونون عبارتون سی جبرئیل ہین پہونکا میری دل مین یعنی وحی خفی لائی میری پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی یہان تک کہ پورا لیتی ہی رزق اپنا

یعنے جو کہ مقدر ہی اوسکی لیے جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو بیشک سب ایسا ہی کہ جو رزق مقدر کیا ہی پہونچنی والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سی اور نیکی او راعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنے اور ڈہونڈنی رزق کی یعنی تا بروجہ مشروع اور موافق حق کی پڑی اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی اوپر طلب نی اوسکی کی ساتہ گناہون خدا کے ایسلیے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر بسبب طاعت اوسکی کی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین مگر یہ کہ نہین ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کی سری کی جملی دلیل صریح ہین اوپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کی جاتی ہین کتاب و سنت سی اور دلیل ہین اوپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب و سنت کا ضائع کرنا عمر کا ہے بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنے جان آدمی اور وحی اور جبرئیل اور عیسی کی آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل ع م ہین اور وصف لانا اسکا ساتہ امین کی بسبب امانت داری انکی کی ہی علم و وحی مین اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتہ پیش قاف اور سکون دال اور پیش اوسکی کے بمعنے طہر کی ہی بسبب کمال طہارت انکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب مین ایسلیے کہ تم نہین تکلیف دی گیی ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عز و جل نے وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی اپس امر اباحت کی لیے ہی یا معنی یہ ہین کہ طلب کرو حلال سے پس امر وجوب کی لیے ہی اور مؤید ہی اسکا قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنی اوسکی کی ساتہ گناہون اوسکی کی یعنی جب رزق دیر کر پہونچی تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو اوسکو بوجہ حرام و مکروہ کی مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینی کی بیت المال سی زیادہ حاجت اور مانند انکی کی اور حقیقت مین رزق ہرگز دیر کر نہین پہونچتا اور جو کچہہ پہونچی اور جسوقت کہ پہونچی رزق وہی ہی اور مقدر اوسی طرح تہا اور گناہ سی زیادہ نہین پہونچتا پہونچتا وہی ہی کہ مقدر ہی اور اضطراب سی سوای گناہ کی حاصل نہین ہوتا اور رزق کہ پہونچی بسبب گناہ کی حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتہ گناہ کی نکرو اور نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتہ طاعت اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت کہ جو کچہہ کہ پہونچتا ہی قسم رزق سی پہونچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کروگی حرام ہوگا اور بد رائج ہوگی اور اگر طاعت سی ہم پہونچاؤگی حلال ہوگا اور مدح رجوع کریگی اور یا مراد وہ چیز سی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی تدع اجملو یعنی کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہ ہی کہ نہ طلب کری اوسکو مگر بوجہ شرعی اور استبطا بمعنی الطا کی ہی او سین مبالغہ کی لیے ہی اسین جیسی کہ استعف بمعنی عف کی بیچ قول اللہ تعالی کی ومن کان غنیا فلیستعفف طیبی **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّھَادَۃُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا بِاِضَاعَۃِ الْمَالِ وَلٰکِنَّ الزَّھَادَۃَ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَّا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْکَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدِیِ اللّٰہِ وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَۃِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِھَا اَرْغَبَ فِیْھَا لَوْ اَنَّھَا اُبْقِیَتْ لَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ اور روایت ہی ابی ذر سی اونہنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا مین نہین ہی ساتہ حرام کرنی حلال کی اور ساتہ ضائع کرنی مال کی لیکن زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا مین یعنی شان دنیا مین یہ ہی کہ نہ ہووی تو ساتہ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہون تمہاری کے ہی قسم مال سی اعتماد کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہون اللہ کی ہی اور زہد دنیا مین یہ ہی کہ ہووی تو بیچ ثواب مصیبت کی جسوقت کہ پہونچایا جاوی تو اوس

مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اوس مصیبت کی بہت رغبت کرنیوالا اوس میں اگر وہ مصیبت باقی رکہی جاتی واسطے تیرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہی **ف** زہد دنیا میں الخ یعنی زہد کرنا دنیا میں نہیں ہی ساتھ نہ ترک کرنی لذتون اور شہوات کی کہ بیچ حکم حرام کرنی حلال کی ہی کہ منع کیا گیا ہی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی استعمال کرنا لذت کی چیزون کا ثابت ہی ہوا ہی حضرت سے زیادہ کون کمال کہتا ہی پس فرماتی ہین کہ یہ جو بعضی جاہل کرتی ہین گمان اسکی کہ یہ کمال ہے پس باز رہتی ہین کہانی گوشت و حلوا اور میوون اور پہنی کپڑون نفیس اور مانند انکی کی سی اور اسکو زہد جانتی ہین ہرگز زہد نہین ہی اور نہ ساتھ ضائع کرنی مال کی اور خرچ کرنی اوسکی کی غیر محل مین کہ پہینک دی اسکو دریا مین یا دیدیوے اوسکو لوگون کو بغیر تمیز کی درمیان غنی اور فقیر کی حاصل یہ کہ نہین ہی اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونی ہاتھ کا اموال ظاہرہ سی بہر متوجہ ہونا قلب کا طرف خلق کی وقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کے ہی ساتھ جاذبہ رب کی اور بیچ ہاتھون تیری کی ہی یعنے اموال اصنائع اور اعمال و بیچ ہاتھون اللہ کی ہے یعنی اوسکی ظاہر و باطن کے خزانون مین اور معنی یہ ہین کہ چاہیی کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالی کی تجہسے ساتھ پہنچانی رزق کی تجہکو اور ساتھ انعام اوسکی کی تجہپر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہین رکہتا ہی اور کمایا نہین تو نی قوی تر اوس چیز سی کہ تیری ہاتھ مین ہو قسم جاہ اور مال و زمین اور انواع کاری گریون سی اگرچہ علم کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیی کہ جو کچہ تیرے پاس ہی تلف و فنا ہونی والا ہی بخلاف ان چیزون کی کہ اللہ تعالی کی خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے ما عندکم ینفد و ما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہی ان لا یکون پر اور زہد دنیا مین یہ بہی ہی کہ نہ التفات کری تو طرف چین دنیا کی اور لذت حاصل کرنیکی ساتھ نعمتون اوسکی کی بلکہ یہ جانی نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونی محنت کی اور پہنچنی بلاؤن کے ہی اوس مین تا کہ نہ مائل ہو دل تیرا طرف دنیا کے اور نہ انسیت پکڑی نفس تیرا ساتھ دنیا کی چیزون کی اور ہووی تو اوس وقت بیچ ثواب مصیبت کے جبکہ پہونچی بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونی مصیبت کے بسبب اسکے کہ اگر باالفرض وہ مصیبت باقی رکہی جاتی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجہسے پس کہا گیا لفظ ابقیت جگہہ لم تصبک اور جواب لو کا وہ ہی کہ دلالت کی اوپر اوسکی قبل اوسکے اور خلاصہ اسکا یہی کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونی مصیبت کے بسبب ثواب اسکے کے زیادہ تر رغبت تیری سی بیچ نہ ہونی مصیبت کے پس دونون امر شاہد عدل ہین اوپر زہد تیری کی دنیا مین اور میل کرنی تیری کی عقبی مین جاننا چاہیی کہ زہد عبارت ہی بے رغبتی دنیا سے اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اوسکی کو قسم مال و جاہ سی پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مقام زہد مجرد اسکی تمام نہین ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتہ نآوی اور رغبت آخرت مین اس حد کو نہ پہونچی کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا مین محبوب ہو بامید ثواب آخرت کی اور مرغوب نہ ہوا اوسکی نہونی سی اگر یہ بات حاصل ہوی زہد ہی والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا مال کا ہی ؎ ع ح **وعن** ابن عباس قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاہک واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہا مین سوار پیچہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دن پس فرمایا ای لڑکی نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی امر و نہی کو اور طالب اوسکی رضا کا ہو نگاہ رکہی گا تجکو اللہ تعالی یعنی دنیا مین آفات و مکروہات سی اور عقبی مین طرح طرح کی عذاب سی جزا موافق عمل کی اس لیے کہ

من کان اللہ کان اللہ لہ نگاہ رکھہ تو اللہ تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکھہ اور خوب فکر کر اوسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اوسکا پاوی گا تو اوسکو سامنی اپنی اور جب ارادہ کری تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سی اور جب ارادہ کری تو مدد چاہنی کا امور دنیا و در آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سی اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنی خاص اور عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنی متفق ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پونہچاوین تجکو ساتہ کسی چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پونہچا سکین گے تجکو مگر او چیز کو کہ مقدر کیا ہی اوسکو اللہ نی تیری لیی اور اگر جمع ہون سب آدمی اسپر کہ ضرر پونہچاوین تجکو ساتہ کسی چیز کی تو نہ ضرر پونہچا سکین گے تجکو مگر او چیز کو کہ مقدر کیا ہی اللہ نی اوسکو تجہپر اوٹہائی گئی قلم اور خشک ہو گئی صحیفے نقل کیے یہ احمد اور ترمذی نی **ف** پاوی گا تو اوسکو سامنی اپنی یعنی پاوی گا تو اوسکو اوسوقت گویا کہ وہ حاضر ہی سامنی تیری اور مشاہدہ کری گا تو اوسکو بیچ مقام احسان اور کمال ایمان اپنی کی گویا کہ تو اوسکو دیکہتا ہی باین حیثیت کہ فنا ہو جاوی گا بالکل ما سوی اللہ تیری نظر سی پس اول حال مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نی کہا کہ معنی یہ ہین کہ جسکہ محافظت کری گا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکہی گا تجکو اور مدد کری گا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہووی گا تو اور سہل کر دی گا تیری لیی وہ امور کہ قصد کری گا تو اور بعضون نی کہا کہ معنی یہ ہین کہ پاوی گا تو عنایت و مہربانی اوسکی قریب اپنی اور رعایت کری گا تیری تمام حالات مین اور مدد کرے گا تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سی اسلیی کہ خزانی بخششون کی اوسکی پاس اور ہاتہ مین ہین اور ہر نعمت اور نقمت دنیوی یا اخروی کہ بندی کو پہونچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس ہی سی اوسکی رحمت سی بی آمیزش غرض اور بی ضمیمہ علت کی ہی اسلیی کہ وہ جواد مطلق اور ایسا غنی ہی کہ کبہی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہ کہ نہ امید رکہی مگر اوسکی رحمت سی اور نہ ڈری مگر اوسکے عذاب سی اور التجا کری بڑی مہمات مین اوسیکی طرف اور اعتماد کری تمام امور مین اوسپر یعنی نہ مانگ غیر اوسکی سی اسلیی کہ غیر اوسکا نہین قادر ہی دینی اور نہ دینی پر اور دفع کرنی ضرر اور پونہچانی نفع پر اسلیی کہ وہ اپنی نفسون کی نفع اور ضرر اور موت و حیات کی تو مالک ہی نہین چہ جای غیر کی اور نہ ترک کر تو سوال ساتہ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنی نہ سوال کیا اللہ سی غضب ہوتا ہی وہ اوسپر اسلیی کہ سوال کرنی مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسی نی سہ اللہ یغضب ان ترکت سوالہ و ابن آدم حین یسئال یغضب اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکی معنون کا یہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسیکی طرف سی جان اور ہر حال مین اوسیکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پونہچانی والا اور ضرر پونہچانی والا اور دینی والا اور نہ دینی والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضے کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین اوس شخص سی کہ امید رکہتا ہی غیر میری سی اور پہناتا ہون مین اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کی یعنی ذلیل کرتا ہون اونکی سامنی اور محروم کرتا ہون اوسکو اپنی قرب سی اور البتہ دور کرتا ہون مین اوسکو اپنی وصل سی پس البتہ کرتا ہون مین اوسکو متفکر حیران آیا امید رکہتا ہی غیر میری سی شدائد مین اور شدائد میری ہاتہ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کہٹکہٹاتا ہی فکر مین دروازی غیر میری کے اور میری ہاتہ مین کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکی لیی کہ دعا کری مجہسے انتہے اور اوٹہائی گئی قلم یعنے احکام کی لکہنی سی اور خشک ہو گئی صحیفے یعنی قضا اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچہہ ہونی والا ہی اوسمین لکہی گئی تہی وہ خشک ہو گئی ہین نہین رکہا جاتا اوسپر قلم بعد اسکی ساتہ لکہنی کسی چیز کی خلاصہ یہ کہ لکہا جا چکا لوح محفوظ

لہ اسوقت ہونا ہی اگر ترک کری تو سوال کرنا اوس سے اور بنی آدم جب سوال کیا جاتا ہی غصہ ہوتا ہی

ہین جو کچھہ کہ لکھا گیا قسم ہے میری ذات کی البتہ کچھہ نہین لکھا جاویگا بعد فارغ ہونیکے اس سے پس تغیر کی گئی صفت قضا و قدر
کی ساتھہ اوٹھنے قلم کی اور خشک ہونے صحیفہ کی بسبب مشابہت دینے کی ساتھہ فراغ کاتب کی کتابت سے ہی اور اول کتاب مین
حدیث گذر بھی چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھہ قلم نے کہا کہ کیا لکھون فرمایا کہ لکھہ تقدیر
پس لکھا اوسنے جو کچھہ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہے کہ یہ منافی ہے قول اللہ تعالی کے یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت تو جواب اسکا یہ ہے
کہ محو و اثبات بھی انہین چیزون مین سے ہی کہ خشک ہوئے صحیفے اسلیے کہ قضا دو قسم پر ہی مبرم اور معلق اور یہ ساتھہ نسبت کرنے کے
طرف لوح محفوظ کی ہی اور ساتھہ اضافہ کرنے کی طرف علم اللہ کی نہ تبدیل ہی اور نہ تغیر اور اسلیے کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضون نے کہا کہ اللہ
کے پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہی کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھتا ہی اوسمین فرشتہ اعمال خلق کے
اور وہ محل محو و اثبات کی ہی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی توکل پر اور راضی ہونے رضای مولی پر اور نفی کرنے حول و قوت کے
اپنی سے اسواسطے کہ نہین ہی کوئی حالت قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سے مگر کہ متعلق ہے
ساتھہ اللہ کی اور قضا و قدر اوسکی کی کہ مقدر کیے ہی آسمان و زمین کی پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم قضا کا ساتھ
اوس چیز کی کہ ہونے والی ہی پس برابر ہی تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر مین اور جان کہ نصرت اعدا پر سبب صبر کے
ہی محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نے فتوح الغیب مین کہ لائق ہی ہر مومن کو کہ کرے اس حدیث
کو آئینہ اپنے دل کا پس عمل کرے اسپر تمام حرکات و سکنات اپنی مین تا کہ سالم رہے دنیا اور آخرت مین اور پاوے دونون جہان مین عزت
بسبب رحمت اللہ تعالی کی اور بعضی روایتون مین بعد از لفظ تجدہ تجاہک کی یہ زیادتی بھی آئی ہی تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ
یعنے شناسائی اور شکر گزاری اور توجہ کر طرف خدای تعالی کی حالت فراغ اور آسانی مین ساتھہ طاعت حق اور نعمت شناسی کے پہچانیگا
اور جزا اوسکی دیگا تجکو نزدیک سختی کی اور برلاویگا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل اللہ بالرضاء فی الیقین فافعل یعنی پس اگر کرسکے
تو کام واسطے خدا کی ساتھہ راضی ہونے کی یقین مین تو کر اوسکو کہ کار عظیم ہے فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر کچھہ کام نکرسکے
تو اور شکر نعمت کا پورا نہ ادا کرسکے تو تحقیق بیچ صبر کرنے کی اوپر بلا اور محنت و مکروہ کی کہ تجکو پہونچی نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہی یعنے
اصل شکر گزاری حق کی ہی ہر حال بسبب شمول نعمتون اور الطاف ظاہر و باطن کے اور اگر یہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیے اور یہ بھی فضیلت رکھتا ہے
واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتھہ صبر کرنے بندہ کی ہی اوپر طاعت کی اور گناہ سے اور کشاد کار ساتھہ
محنت اور غم کی ہی یعنی بعد از ہر تنگی کی کشادگی ہی اور بعد از غم کی راحت و شادی ہے ان مع العسر یسرا یعنے اور تحقیق بعد از ہر سختی کی آسانی ہی ولن یغلب
عسر یسرین یعنی اور ہرگز غالب نہ آویگی ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کی گویا آیہ مین عسر ایک ہی اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب
نہین ہوسکتا بلکہ یسر ہی غالب ہی پس اگر آدمی ایک سختی دیکھے دو آسانیان پاوے ایک دنیا مین اور دوسری آخرت مین جیسے کہ مسلمانون
نے رنج و محنت اوٹھائی دنیا مین ساتھہ محتاجگی اور سختی کی پس آسانی دیکھی دنیا مین ساتھہ فتح اور مدد کی اور آخرت مین بہتیری نعمتین اور راحت اور
چین بہشت کی اور دیدار مولی کا یہ تمام الفاظ اور حدیث مین آئی ہین کہ مشکوۃ و مصابیح مین نہین لایا **وعن** سعد قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ ابن آدم ترکہ استخارۃ اللہ و
من شقاوۃ ابن آدم سخطہ بما قضی اللہ لہ رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے سعد سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کی سی ہی راضی ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اسنے واسطی اوسکی اور بدبختی بیٹی آدم کی سی ہی چھوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ تعالی سی اور بدبختی ابن آدم کی سی ہی غضب اور ناخوش ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اللہ تعالی نی واسطی اوسکی روایت کی ہی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نیکبختی الخ یعنی نیکبختی یہ ہے کہ طلب خیر کے کری اللہ سی پھر راضی ہو اوس چیز پر کہ حکم کیا ہی ساتھ اوسکی اور مقدر کیا ہی اوسکو یعنی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر مقابلہ اوسکا کہ وہ یہ ہی آور بدبختی الخ اور چھوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ سی یعنی آدمی کو چاہیی کہ ہمیشہ طلب کری خیر کو خدای تعالی سی اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیی کہ راضی ہو بہرحال تو توہم یہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات مین بھی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیی کہ آدمی پروردگار تعالی سی طالب خیر ہوتا اوسکو اوہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوی اور شر اور نامرضیات سی نگاہ رکھی اور راضی ہونا قضای آلہی پر بہت بڑی چیز ہی کہ نام رکھا گیا ابتہ سکا مقام اعظم اور راضی ہونی کو قضای آلہی پہ کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہی علامت سعادت ابن آدم کی کی بسبب دو امر وان کی ایک تو اسلیی کہ فارغ ہو عبادت کی لیی کہ جب نہ راضی ہوا ساتھ قضا رکی ہو گا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کی اور کہی گا کیون ہوا ایسا اور کیون نہوا ایسا اور دوسری اسلیی کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالی کی بین بسبب غضب اپنی کی اور غضب بندی کا یہ ہی کہ ذکر کری غیر اوس چیز کو کہ قضا کی ہی اللہ تعالی نی اوسکی لیی کہ یہ عملا اور اولی ہی بیچ اوس چیز کی کہ نہین یقین ہے فساد و صلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہ ہے کہ طلب کری خیر کو اللہ سی تمام امور مین بلکہ یہ اعتقاد کری کہ انسان نہین جانتا ہی اپنی خیر و شر کو عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم عسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پھر ترقی کری اس طرح کہ اعتقاد کری یہ کہ نہین واقع ہوتا دنیا مین غیر خیر کی چنانچہ اسی لیی وارد ہوا ہے الخیر بیدیک والشر لیس الیک پھر مستحب دعای استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورت کی بیچ امر مہم کی امور دینیہ اور دنیویہ سی اور اقل اوسکا یہ ہی کہ کہی اللہم خر لی واختر لی فلا تکلنی الی اختیاری اور کاملتر یہ ہی کہ پڑہی دو رکعت نماز کی پھر وہ دعا استخارہ پڑہی کہ مشہور ہی سنت مین اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہی طبرانی نی اوسط مین انس سے مرفوعا ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکما نی کہ جو شخص دیا گیا چار چیزین نہین منع کیا گیا چار چیزون سی جو شخص کہ دیا گیا شکر نہین منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہین منع کیا گیا قبول سی اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہین منع کیا گیا خیر سی اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہین منع کیا گیا صواب سے

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن جابر انہ غزا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قفل معہ فادرکتہم القائلۃ فی واد کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق الناس یستظلون بالشجر فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت سمرۃ فعلق بہا سیفہ ونمنا نومۃ فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعونا واذا عندہ اعرابی فقال ان ہذا اخترط علی سیفی وانا نائم فاستیقظت وہو فی یدہ صلتا قال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثا ولم یعاقبہ وجلس متفق علیہ وفی روایۃ ابی بکر الاسماعیلی فی صحیحہ فقال من یمنعک منی قال اللہ فسقط السیف من یدہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السیف فقال من یمنعک منی فقال کن خیر اخذ فقال تشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قال لا ولکنی اعاہدک علی ان لا اقاتلک ولا اکون مع قوم یقاتلونک فخلی سبیلہ فاتی اصحابہ فقال جئتکم من عند خیر الناس ہکذا فی کتاب الحمیدی وفی الریاض

روایت

ف یعنی یہ کہ وہ رکھو ہم ایک چیز کو اور وہ بہتر ہو واسطی تمہاری یعنی اور قریب ہی یہ کہ دوست رکھو تم کسی چیز کو اور وہ بری ہی واسطی تمہاری اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتی ۱۲ خیر ہی تیرے ہاتھ مین سب اور بری نہین منسوب طرف تیرے ۱۲ یا اللہ کر تو بہتر میرے لیے اور اختیار کر میرے لیے پس نہ سونپ مجھکو طرف اختیار میرے کے ۱۲ نہ نا امید ہوا وہ کہ مشورت کیا اور نہ نادم ہوا وہ کہ مشورہ کیا اور نہ محتاج ہوا وہ کہ میانہ روی کی ۱۲

روایت ہی جابر سی کہ تحقیق اونہوں نی جہاد کیا ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پہری حضرت جہاد سی پہر چلا ساتہ
حضرت کی پس پہونچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تہی درخت کیکر کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق
ہوئی لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتی تہی ساتہ درختون کی یعنی ہر ایک نیچی ایک درخت کی گیا اور قیلولہ کیا پس اوتری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک بڑی درخت کیکر کی پس لٹکا دی اوسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئی ہم کچہ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بلاتی تہی اپنی پاس پس گئی ہم اونکی پاس اور ناگہان اونکی پاس ایک اعرابی یعنی بدو گنوار حاضر تہا پس فرمایا آنحضرت
نی کہ اس اعرابی نی کہینچی مجہپر تلوار میری اسحال مین کہ مین سوتا تہا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اوسکی ہاتہ مین تہی
ننگی کہا اعرابی نی کہ کون بچاویگا تجکو میری ایذا سی پس کہا مین نی کہ اللہ تعالی بچاویگا تین بار کہا یہ کلمہ اور عذاب نکیا
حضرت نی اوس اعرابی کو اور بیٹہی یعنی بعد اسکی کہ تہی بیٹہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کی کہ بیچ صحیح
اپنی کی لایا ہی یون آیا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرت کو کہ کون بچاویگا تجکو مجہسے فرمایا حضرتؐ نی کہ اللہ بچاویگا
پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتہ سی پس لی آنحضرت نی تلوار اور کہا کہ کون بچاویگا تجکو مجہسے پس کہا اعرابی نی آنحضرت کو کہ ہو تم
بہتر پکڑنی والی یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین
رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تم سی اسپر کہ نہ لڑونگا
مین تم سی اور نہ ہونگا مین ساتہ اوس قوم کی کہ لڑین تم سی پس چہوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا
کہ آیا ہون مین تمہاری پاس نزدیک بہترین آدمیون کی سی اسی طرح ہی یعنی یہ حدیث متفق علیہ ساتہ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کے
اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہی **ف** لفظ نجد ساتہ زبر نون اور جزم جیم کی اصل مین زمین
بلند کو کہتی ہین اور اب نام ہی اوس دیار کا کہ اوسکو تہامہ کہتی ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتہ زیر عین کی جمع عضہ کے ہی معنی
درخت خاردار کی اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتہ زبر سین اور پیش میم کی اوس درخت کو کہتی ہین کہ بڑا ہو عضاہ
مین سے ع **وعن** ابی ذرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاعلم آیۃ لو اخذ الناس بہا لکفتہم
ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب رواہ احمد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے
ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ ساتہ اوسکی یعنی فقط اوسیپر
تو البتہ کفایت کری اونکو یعنی تمام افعال و اقوال اونکی سنوار دی اوس آیت کا یہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کری اللہ سی گردانتا ہی اللہ اوسکی لیے
خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بی رنج و تردد نقل
کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** بعد اسکی آیۃ یون ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا
اور مراد حضرت کی آیت سے ساری آیت ہے پس من یتق اللہ سے حیث لا یحتسب تک اشارہ ہے طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سے کہ
ڈرتا ہی اونسی یا مکروہ رکہتا ہی اونکو امور دنیا اور آخرت سے اور ومن یتوکل علی اللہ الخ اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سے کہ طلب
کرتا ہی اونکو اور ڈہونڈہتا ہی امور دنیا اور آخرت سے اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنی والا ہے امر اپنی کو اور اسمین بیان ہے واسطے وجوب ہونی توکل کی اللہ پر اور
تفویض امر کی طرف اوسکی اسلیے کہ جب اوسی جانا کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اوسکے سے نہین ہوتی ہی مگر بتقدیر اور توفیق اللہ تعالی کی نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطے قدر کے

اور توکل ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَأَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ سکہائی مجکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت کہ تحقیق مین ہون روزی دینی والا زور آور اور استوار نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نی اور کہا
کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یہ قرات شاذہ ہی اور قرات مشہورہ یہ ہی ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہ کہ جب ایسا
ہو تو واجب ہی کہ نہ بہروسا کری مگر اوسپر اور نہ سپرد کری مگر طرف اوسکی ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا
تہی دو بہائی حضرت کی زمانی مین پس تہا ایک اون دو بہائیون مین سی کہ آتا تہا آنحضرت کی پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تہا اکثر حضرت
کی خدمت مین پہونچتا تہا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بہائی کچہہ حرفہ کرتا تہا یعنی کماتا تہا اسباب معیشت کا اور دونون
ساتہ کہاتی تہی پس شکوہ کیا اوس بہائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بہائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہ کیا کہ یہ نہ میری حرفہ مین میرا ساتہہ دیتا
ہی اور نہ آپ اور کسب کرتا ہی اپنی معیشت کی لیی پس بوجہ اسکی خرچ کا ہی مجہی پر پڑتا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ شاید تو رزق دیا جاتا
ہی برکت اسکی کے نقل کے یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہی **ف** یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنی کی اوسپر یہ
کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ تیری کی پس نہ احسان کہہ اوسپر اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہی یہ کہ ترک کری انسان
شغل دنیا کا اور متوجہ ہوا وپر علم اور عمل اور تجرد کی واسطی زاد عقبی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبرگیری اونکی اپنی ذمی
کرنی خصوصا ذوی رحم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہی ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ
اَھْلَکَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عمرو بیٹی عاص کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق دل آدمی کی لیی ہر جنگل میں ایک شاخ او قطعہ ہی یعنی ہر طرح کی فکرین ہین اسکی خاطر مین بیچ اسباب رزق کے
اور حاصل کرنی اوسکی کی پس جس شخص نی کہ پیچہی ڈالا اپنی دل کو ساری شعبون کی یعنی درپی اون فکرون کی دل جا دے
اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی کہ بیچ کس جنگل کی ہلاک کری اوسکو اور جانا اوسکا اس عالم سی کس شغلہ مین اتفاق
پڑی اور کس حالت مین موت اوسکی پہنچی اور جو کوئی توکل کری اللہ پر اور سونپی کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کری اللہ تعالی
اوسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اوسکی کو نقل کی یہ ابن ماجہ نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِیْدِیْ اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَیْتُھُمُ الْمَطَرَ بِاللَّیْلِ وَاَطْلَعْتُ
عَلَیْھِمُ الشَّمْسَ بِالنَّھَارِ وَلَمْ اُسْمِعْھُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہی پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندی میری فرمانبرداری کرین میری یعنی
بیچ امر و نہی میری کی البتہ برساؤن مین اونپر مینہ رات کو سوتی ہون آرام سی اور نکالون مین اونپر دہوپ دن کو یعنی تاکہ وہ
اپنی امور کسبون مین مشغول ہون اور نہ سناؤن مین انکو آواز گرجنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تاکہ نہ ڈرین اور نہ گہبراوین پس

نقل کیا اسکو احمد نی **وعنہ** قال دخل رجل علی اهله فلما رای ما بهم من الحاجة خرج الی البرية فلما رات امرأته قامت الی الرحى فوضعتها و الی التنور فسجرته ثم قالت اللهم ارزقنا فنظرت فاذا الجفنة قد امتلأت قال وذهبت الی التنور فوجدته ممتلئا قال فرجع الزوج قال اصبتم بعدي شيئا قالت امرأته نعم من ربنا و قام الی الرحى فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال اما انه لو لم يرفعها لم تزل تدور الی يوم القيمة رواه احمد اور روایت ہی اونہین ابو ہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنی اہل وعیال پر پس جبکہ دیکھی اوس شخص نے وہ چیز کہ ساتہ اونکے تہی یعنی حاجت و فقر و فاقہ نکلا طرف جنگل کے یعنے واسطے تضرع کی طرف خالق کی پس جب کہ دیکھا اوسکی عورت نی یعنی ہاتہ خالی ہونا اپنی خاوند کا اور چلی جانا اہل کے پاس سے بسبب حیا کی کہڑے ہوئی اور گئی طرف چکی کی پس رکہا اوسکو یعنی آگی اپنی یار کہا اوپر کا پتہر چکی کا نیچی کی پتہر پر یا معنے یہ ہین کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو بامید اسکی کہ مرد اوسکا کہ باہر گیا ہی کچہہ لاوی اور اوسکو پیس کر روٹی پکاوی اور کہڑی ہوئی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی کے لیے پہر دعا کی عورت نی کہ خداوندا رزق دی ہمکو یعنی اپنی پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہوگئی طمع ہماری تیرے سی پس نگاہ کی عورت نی پس ناگہان گرانڈ چکی کا بہرا ہوا تہا آٹے سے کہا راوی نی اور گئی عورت طرف تنور کی یعنی تاکہ روٹی لگاوی اوسمین بعد گوندنے آٹی کے پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیون سی یعنی اوس آٹی کی خود بخود روٹیان ہوکر تنور مین جالگین یا آٹا گرانڈ مین بحال خود رہا اور تنور مین روٹیان غیب سی پیدا ہوئین کہا راوی نی پس پہر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنی کی کہا کہ پایا تمنے بعد جانے میری کی کچہہ یعنی قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تم نی کہا عورت نی کہ ہان ہماری پروردگار کی طرف سی عنایت ہوا ہی یعنی خلق کی طرف سی بحسب عادت کی نہین ملا ہی بلکہ محض غیب سی اللہ تعالی نی عطا فرمایا اور کہڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نی اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹہایا اوسکو تاکہ دیکہی اثر اوسکا پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہ ہی کہ اگر نہ اوٹہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پہرتی رہتی اور آٹا نکالتے رہتے روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نی **ف** اور یہ امر بسبب برکت صبر و توکل کی تہا اور یہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہے نہ اگلی امت کا +ح **وعن** ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرزق ليطلب العبد كما يطلبه اجله رواه ابو نعيم في الحلية اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہی جیسی کہ ڈہونڈہتی ہی اوسکو اجل اوسکی روایت کی یہ ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** یعنے پہونچنا دونون کا یقینی ہی اور جیسی کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈہی اور حاصل کری بالضرور پہونچتی ہے ایسی سے رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈہونڈین جو کچہہ مقدر ہی بالضرور پہونچتا ہی ڈہونڈین یا نڈہونڈین اور اگر ڈہونڈین رزق ڈہونڈنے سے نہین پہونچتا ہی ڈہونڈنا بہی مقدر ہی یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتہ ضامن ہونی اللہ تعالی کی رزق کا رکہنا چاہیے اور اضطراب نکرنا چاہیے اور اگر کچہہ طالب متوسط کرین واسطی قائم کرنے رسم عبودیت کی ساتہ اعتماد کرنی کی اوپر ضمانت حق کی تو یہ بہی درست ہی سہ رہ توکل کم ملزان پاہ دست + رزق تو بر تو ز تو

عاشق ترست + کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی قاری نے بعد الفاظ حدیث کی لکہا کہ کہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلدتر ہی پہونچنی اجل اوسکی سے اسلیے کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالی نے اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ نقل کیا ہی میرک نے منذری سے کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی صحیح مین اور بزار نے اور روایت کیا ہی اسکو طبرانی نے ساتہ اسناد جید کی مگر یہ کہ اوسنی کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہ مؤید ہی میری تقریر سے کہ جو اوپر لکہی مین نے اور روایت کی ابو نعیم نے حلیہ مین بطریق مرفوع کی لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت +

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سے اور دکہاتی ہین صورت اوسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نے پس لہولہان کیا اونکو اور حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی تہی اور پونچہتی جاتی تہی خون اپنے موہنہ سے اور کہتی تہی یا الٰہی بخش تو واسطی قوم میرے کے اسلیے کہ یہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میری کی نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** گویا کہ مین دیکہتا ہون الخ یعنے حضرت کا بیان فرمانا مجہے خوب یاد ہی اور آنکہون کے سامنی ہی اور یا الٰہی بخش الخ یعنے انکی اوس فعل کو یعنی اسکی کہ نہ عذاب کر اونکو ساتہ اوس فعل کی دنیا مین اور نہ استیصال کرنا اونکا والا معلوم ہی کہ مغفرت کفار کی یعنی عفو کرنا اونکی شرک وکفر سے غیر جائز ہی بالاجماع اور یہ نہین جانتی یہ کمال حلم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نے اور اونہون نے عذر کیا اوسکی طرف سے پروردگار کی آگی کہ اونہون نے نہین کیا ہی یہ فعل مگر بسبب جہل کے اسد اور رسول سے اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ گناہ ساتہ جہل کے آسان ہی فی الجملہ بنسبت گناہ کی ساتہ علم کی چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی کی کہ کون ہین اور کیا ہی اور احتمال ہے کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون آلودہ ہوتی تہی اور مدتون زمین پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت نے مراد ونبی پیغمبر سے ذات شریف اپنی رکہی کہ بیچ صورت اجمال وابہام کی ادا کی اور یہ بات ظاہر تر ہی اور یہ کلام آنحضرت سے روز احد مین روایت کیا گیا ہی واللہ اعلم ع ح

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب ہی دکہانی اور سنانی کا **ف** ریا مشتق ہے رویت سے اور صراح مین ریا بالقصر والمد اپنی کو ساتہ نیکی کے خلق کو دکہانا اور عین العلم مین کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کے ساتہ عبادت کی پس ریا مخصوص ساتہ عمل ظاہر کی ہوا اور جو کچہہ کہ قسم عبادت سے نہوا اوس مین ریا نہین بولتی جیسی کہ کثرت مال واتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچہا تیر لگانا ان چیزون کو دکہا دینی تو قبیلہ تکبر وافتخار سے ہوگا نہ ریا اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ ومنزلت کا نہو جیسی کہ مشائخ واسطی دکہانی مریدون کے اور مائل کرنے دلون کی اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کرین حقیقت مین ریا نہو گا اگرچہ صورت اوسکی ہو اور اسی سبب سے کہا ہی کہ ریاء الصدیقین خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیے کہ ریا وہ ہی کہ ایک شخص کے ذات مین کچہ کمال نہ

[Right margin notes, partly legible:]
بعضی حاشیوں کے بیچ یہ ... رزق دنیا کا ... بہر جلد ... حقیقت ... البتہ مطلب ... سے کہ طلب رزق ... اجل ... ترجمہ ... جیسی کہ ... موت ... رزق ... موت ... ساتھ بار ... ریا صدیقون کا بہتر ہے اخلاص مریدون کی سے ۱۲

اور وہ بحکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکہاوی اور دوست رکہی کہ لوگون پر ظاہر ہو اور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نا ہو وکو دکہا وی وکذب ہی اور نفاق بدتر ریا سے ہر قیاس اسکی کہ کہا ہی علمانی غیبت وہ ہے کہ عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہو اوسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ ہی کہ اوسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت حق تعالی کا نہو بلکہ محض واسطی دکہانی خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس شخص کی کہ لوگون مین ہوتا ہی تو نماز پڑہتا ہی اور اگر اکیلا ہوتا ہی تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتا ہی بغیر طہارت کی ساتہ لوگون کی پس یہ قسم نہایت غضب اور قہر الہی کی ہی اور عمل اسمین باطل ہی تا آنکہ بعضون نے کہا ہی کہ موجب ابرا ذمہ کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہ کہ دونون ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو اور نہ باعث ہوتا اوسکو یہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہ بہی نزدیک حکم اول کی ہی اور قسم تیسری یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسری سے نہ باعث ہو اوسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہو وی باعث عمل پر اور ظاہر یہ ہی کہ سود وزیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث وآثار وارد بیچ وعید وعدم قبول کی اپنی اور چوتہی یہ کہ راجح اور غالب اوسمین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہرا اسمین نقصان ہی نہ ابطال یا ثواب اور عقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہ بہی فرق کیا ہی اسمین کہ قصد ریا کا ابتدای عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین عارض ہو یا بعد از عمل کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہی پہر دوسرا اور تیسرا کمتر ہی اور اسکی ہونی سے جو کچہہ کیا ہی باطل نہین ہوتا اور یہ بہی فرق ہی اسمین کہ قصد ریا کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آ گی اور کچہہ نہو اور خلاصی ریا سے نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہی تا آنکہ لکہا ہی علمانی کہ اگر تعریف اپنی کسی سے سنی اور اوس سے شاد ہو علامت وجود ریا کی ہی اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہی اور خیال اسکا خاطر مین رکہتا ہی وہ بہی ریا ہی اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو ساتہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کی ساتہ ڈہانکی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار دین اور طاعات کی تا اور پیروی کرین اور یہ محمود ہی اور داخل ابواب ریا کی نہین جیسیکہ حدیثین اس باب مین آتی ہین اور مسئلہ غامض ہے اور تفصیل رکہتا ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سے ڈہونڈنی چاہیی خصوصا کتاب احیاء العلوم سی اور یہ جو مذکور ہوا اوس سی منتخب ہے اور سمعہ ساتہ پیش سین اور جزم میم کی اکثر ساتہ ریا کی مذکور ہوتا ہی کہتی ہین کہ فلانا یہ کام واسطی ریا وسمعہ کی کرتا ہی یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہ کہ سمعہ متعلق ساتہ حاسہ سمع کے ہی اور ریا متعلق ساتہ حاسہ بصر کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیکہتا یعنی نظر اعتبار کر طرف صورتون تمہاری کی یعنی ایسی کہ نہین اعتبار ہی اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہاری کے یعنی ایسی کہ نہین اعتبار ہی اوسکی کثرت وقلت کا ولیکن دیکہتا ہی طرف دلون تمہاری کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین ہی قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچہی احوال اور بری احوال سی اور دیکہتا ہی طرف اعمال

تمہاری نیتون ہی اچھی اعمال اور بری اعمال کی سبب جزا دیتا ہی تمکو موافق اونکی نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایۃ فانا منہ بری ھو للذی عملہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین بی نیاز تر ہون شریکون کا ہون شرک سی یعنی شرکا کہ عالم مین ہوتی ہین محتاج ہین شرکت کی اور راضی ہین ساتہ اوسکی تا ہر ایک کو حصہ اور دخل اوس چیز مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میری کہ خلاق علی الاطلاق ہون بی پروا ہون اس سی کہ ساتہ شرکت کی عبادت مین راضی ہون تا آنکہ خالص وتنہا میری لیی کرین اور نام رکہنا اللہ سبحانہ کا ساتہ شریک کی باعتبار کرنی بندون کی ہی اوسکی لیی شریک پہر بیان کیا بی نیازی اور بیرضائی اپنی کا شرکت سی کہ فرمایا جو کوئی کہ کری کوئی عبادت کہ شریک کری اوس عبادت مین ساتہ میری دوسری کو چہوڑتا ہون مین اوسکو ساتہ شرک اوسکی کی اور ایک روایت مین بجای ترکتہ وشرکہ کی یون آیا ہی کہ مین اوس سی بیزار ہون وہ شخص یا عمل اوسکا واسطی اوس شخص کے ہی کہ کیا ہی عمل واسطی اوس شخص کے نقل کی یہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ آمیزش ریا کی اور دخل اوسکا بہی نوت کرنیوالا ثواب کا ہی ولیکن کہا ہے علما نی کہ یہ بیچ اون دو قسمون ریا کی ہوگا کہ نیت ثواب کی اوسمین قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہ بہی ہو سکتا ہی کہ مقصود مبالغہ ہے بیچ زجر اور منع کرنیکی مداخلت ریا سی واللہ اعلم ح **وعن** جندب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ متفق علیہ اور روایت ہی جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ عمل کری واسطی سنانی کی تا کہ لوگ سنین اور شہرت ہو مشہور کری گا اللہ تعالی عیب اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو روز قیامت کی سامنی لوگون کی اور جو شخص کہ عمل کری واسطی دکہانی کی جزا دیگا اوسکو اللہ تعالی جزا ریاکارون کی نقل کے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہی گا کہ جزا اپنی اوس سی طلب کر کہ عمل اوسکی لیی کیا تو نی اور بعضون نی کہا ہی مراد یہ ہی کہ ظاہر کری گا عمل برے اوسکی کہ پوشیدہ رکہتا ہی اور فضیحت اور رسوا کری گا اوسکو نزدیک خلق کی دنیا مین یا آشکار کرتا ہی نیت فاسد اور غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کری گا لوگون پر کہ عمل اوسکا خدا کی لیی نتہا اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی سناوی عمل اپنا اور دکہاوے اوسکو لوگونکو سناویگا اور دکہاویگا خدا تعالی ثواب اوسکا بغیر اسکی کہ دیوی وہ اوسکو تا حسرت کہاوی اوسپر یا مراد یہ ہی کہ جو کوئی کہ دکہاوی اور سناوی عمل اپنا سناوی گا اور دکہاویگا خدای تعالی اوسکو لوگون کو اور ثواب اوسکا یہی ہوگا دنیا مین اور محروم ہوگا ثواب آخرت سی ح **وعن** ابی ذر قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمدہ الناس علیہ وفی روایۃ ویحبہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا کہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ خبر دیجیی مجکو اوس شخص کے کہ کرتا ہی عمل خیر اور تعریف کرتی ہین لوگ اوسکی اوس کام پر حکم اوسکا کیا ہی آیا باطل ہوتا ہی ثواب اوسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعد از یحمد الناس علیہ کی یہ عبارت بہی آئی ہی کہ دوست رکہتی ہین اوسکو لوگ اوس کام پر فرمایا آنحضرت نی کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکہنا اونکا اوسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہی آخرت مین ملی گی یعنی پہلی اس سی کہ آخرت مین ثواب اوس عمل کا پاوی دنیا مین ثواب اوسکا پایا کہ لوگون نی تعریف کی اور دوست رکہا

اوسکو

اور نیت اوسکی دنیا ہی اوسکو ساتہ ثواب آخرت کی اور یہ ریا نہین ہی اسی لئی کہ قصد اوسکا ثواب آخرت تہا حق تعالی نے اپنی فضل سی دنیا مین بہی ثواب دیا

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی سعید بن ابی فضالۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا جمع اللّٰہ الناس یوم القیمۃ لیوم لاریب فیہ نادی مناد من کان اشرک فی عمل عملہ للّٰہ احدا فلیطلب ثوابہ من عند غیر اللّٰہ فان اللّٰہ اغنی الشرکاء عن الشرک رواہ احمد اور روایت ہی ابی سعید بیٹی فضالہ کی سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ جمع کریگا خدای تعالی لوگون کو دن قیامت کی واسطی حساب و جزا اوس دن کی کہ نہین شک بیچ آنی اوسکی کی پکاریگا فرشتہ پکارنی والا جس شخص نی کہ شریک کیا کسی سوای خدا کی بیچ عمل کی کہ کیا اوسکو واسطی خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیی کہ طلب کری ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سے کہ شریک کیا اوسکو اسلیی کہ خدای تعالی بی نیاز تر ہین شریکون کا ہی شرک سی نقل کی یہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ لام لیوم کا متعلق ہے جمع کی اور معنی اوسکی یہ ہین کہ جمع کریگا اسد خلق کو واسطی اوس دن کی کہ ضروری ہی حصول اوسکا اور نہین شک ہی اوسکی واقع ہونی مین تاکہ جزا دی ہر نفس کو ساتہ اوس چیز کی کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی اوسکی لیی اور جائز ہی یہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع اسد الاولین والآخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی ای جمع الخلق لیوم القیمۃ لیجزیہم فیہ

وعن عبد اللّٰہ بن عمرو انہ سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من سمع الناس بعملہ سمع اللّٰہ بہ اسامع خلقہ وحقرہ وصغرہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اسد بن عمر سی کہ تحقیق ابن عمر نی سنا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہ سناوی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری اپنی تئین نزدیک اونکی ساتہ عمل اپنی کی سناوی گا اسد تعالی اوسکی عمل ریائی کو کانون خلق اپنی کی تئین یعنی پونہچاویگا اسد تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہ ریاکار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتہ اوسکی لوگون مین اور فضیحت کریگا اوسکو دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

وعن انس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من کانت نیتہ طلب الآخرۃ جعل اللّٰہ غناہ فی قلبہ وجمع لہ شملہ واتتہ الدنیا وہی راغمۃ ومن کانت نیتہ طلب الدنیا جعل اللّٰہ الفقر بین عینیہ وشتت علیہ امرہ ولا یاتیہ منہا الا ما کتب لہ رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابان عن زید بن ثابت اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اوسکی یعنی قصد اصلی اوسکا بیچ امر علمی اور عملی کی طلب ثواب آخرت کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی کردانتا ہی اسد تعالی بی پروائی اوسکی دل مین یعنی بی پروا کر دیتا ہی اوسکو خلق سی کہ ریا کری ساتہ اونکی اور بوسیلہ اوسکی مال و جاہ اونسی بہم پونہچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیی پریشانیان اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتہ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سی کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ بقدر اور قسمت کی گئی ہی اوسکی لیی دنیا مین سی حال آنکہ دنیا ذلیل اور بی قدر ہوسنے ہے نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب و سعی اور محنت و خواری کی اسباب و حوائج معیشت کی ہاتہ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد اوسکا طلب دنیا کا گردانتا ہی خدای تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کی مانند امر محسوس کی حاضر آگی آنکہون اوسکی کی

اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی او سپر کام او سکا اور ہمیشہ ۔۔۔ پر کہ مقدر کی گئی ہی اوسکی لو سے
داخل کیے ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد اور دارمی نے ابان سی کہ نقل کیا اونسی زید بن ثابت سی **ف** یعنی بیچ طلب کرنی آخرت
کی اور عمل کرنے کی واسطے اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتھ آسانی کی پہونچنا رزق کا او بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور سرگردانی
ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَا اَنَا فِيْ بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ
اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَاٰنِيْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ
لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اوس وقت کہ میں بیچ گھر اپنی کی مصلے پر تھا یعنی نماز میں تھا کہ ناگہان داخل ہوا مجھپر ایک شخص خوش لگا
مجھکو وہ حال کہ دیکھا اوس شخص نے مجھکو اوس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہ خوش آتا رہا ہی ہوگا یا نہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی ای ابوہریرہ واسطی تیری دوہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل
کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہرا خوشحالی ابوہریرہ کی بیچ دیکھنی کی اوسکو اس حال پر بسبب اسکی تھی
کہ وہ مرد دیکھنی والا اتباع اوسکا کری اور وہ بھی ساتھ اوس حال کی متصف ہو یا بسبب اسکی کہ بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا
واجر من عمل بہا کی اوسکو ثواب عمل کرنے والی کا اوسپر حاصل ہو اور یہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اونکا تھا بحسب اصل طبیعت کی کہ
مطابق شرع کی ہی یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہ کہ دیکھی اوسکو کوئی اچھی حالت پر اور مکروہ رکھتا ہی یہ کہ دیکھی اوسکو کوئی بری
حالت میں قطع نظر اسکی کہ ہو یہ عمل بخیال ریا وسمعہ کی پس ہوگا یہ قبیلہ فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی من سرتہ حسنتہ
وساءتہ سیئتہ فہو مومن اور فرمایا اللہ تعالی نے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہی
بسبب توفیق اعمال کی جیسیکہ غیر مومن خوش ہوتا ہی بسبب ہونی اموال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابوہریرہ کا بسبب دیکھنی اوس مرد کے
اونکو نماز میں بسبب شکرانہ اوسکی کی ہو کہ باری درمیان مسلمانوں کی ساتھ عبادت و توفیق کی نامزد او معلوم ہوا اور جملہ قائم
کرنیوالوں نماز کی سی کہ قوی تر ارکان اسلام کی ہی ہوا اور ایک مسلمان اوسپر گواہ ہوا اور یہ معنی انسب میں ساتھ تتمے
سر و علانیہ کی واللہ اعلم بالاحوال ۱۲ ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ
الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ
وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ
فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نکلینگے آخر زمانہ میں کتنی ایک اشخاص طلب کرینگی دنیا کو ساتھ عمل اہل آخرت کے پہنینگے واسطی لوگوں کے یعنی نہ واسطے اللہ
کے چمڑی دنبی کی یعنی صوف کی کپڑی پہنینگی مانند کمل وغیرہ کی تاکہ گمان کریں اونکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب
عقبے واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کی تاکہ لوگ مرید و معتقد ہوں اونکی زبانیں اونکی شیریں زیادہ شکر سی ہونگی یعنے
بیچ باتوں کی شیریں اور نرم اور دوستداروں کی سی کہنی کی اور دل اونکی دل بھیڑیوں کی سی یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنے
کی اہل تقوی کی اور غالب ہونی صفات بہیمہ اور اوپر شہوات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالی کیا بسبب مہلت دینی اور چھوڑ دینے

پہر فرمایا اونکو مغرور ہوتی ہین اور فریب کہاتی ہین یعنی اور ہمین ہماری کہ مین ڈہیل دیتا ہون یا مراد اعتراض سے یہان نہ ڈرنا
اللہ تعالی سی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی ہم ہی مین ڈرتی غضب اور عذاب میری سی یا اور مخالفت میری کے
جرات کرتی ہین یعنی بسبب مکر کرنے انکی کی لوگون سی بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا
اون لوگون پر ایسے فتنے مین سی یعنی بسبب مسلط کرنی بعض اونکی کی بعض پر بلا و آشوب کہ چہوڑی گا مرد عاقل کو اون مین
متحیر کہ نہین قدرت رکہی گا اوسکی دفع کی اور نہ خلاص ہونی کی اوس سی نہ ساتہ قائم ہونی کی اوس مین اور نہ ساتہ بہاگنی
کی اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** لفظ یختلون ساتہ جزم خ اور زبر ت کی یعنی طلب کرین گی دنیا کو ساتہ عمل آخرت کی
یا بدل لین گی دنیا کو ساتہ دین کی اور اختیار کرین گی دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اسکی یہ ہین کہ فریب دینگے
اہل دنیا کو ساتہ عمل دین کے یعنی فریب دین گی بیچ طلب کرنی دنیا کی ساتہ کرنی امور دینیہ اور تورع کی اور پہنتی لباس زہد اور فقر کے
بطریق ریا اور سمعہ کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان اللہ تبارک وتعالی قال خلقت خلقا السنتہم احلی من السکر وقلوبہم امر من
الصبر فبی حلفت لاتیحنہم فتنۃ تدع الحلیم فیہم حیران فبی یغترون ام علی یجترؤن رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالی
نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مین نی ایک مخلوقات کہ زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہین اور دل اونکی تلخ تر ہین ایلوی
سی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ اوتارون گا اونپر فتنہ کہ چہوڑی گا دانا کو اون مین حیران کیا پس ساتہ میری فریب کہاتی
ہین یا مجہ پر دلیری کرتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فان صاحبہا سدد وقارب فارجوہ وان اشیر
الیہ بالاصابع فلا تعدوہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
واسطی ہر چیز کی زیادتی ہی اور واسطی ہر زیادتی کی سستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی
کی اور احتراز کیا افراط و تفریط سی پس امید رکہو یعنی اسکی کہ ہووی گا وہ مطلب یاب اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ
اونگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تاکہ مشہور رہو ساتہ زہد و عبادت کی اور رہو مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم
اوسکو یعنی کچہ اونہ اعتقاد کرو اوسکو صالح واسطی ہونی اوسکی کی ریاکارون مین سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** شرہ ساتہ زبر ش
اور تشدید ر کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط و انہماک ہی اور معنی یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہی عبادت
مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہی سست ہو جاتا ہی اور تہک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتہ اشیاء کے
اوپر حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کے اول امر مین پہر یہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر رہا میانہ رو اور محترز
دونون جانبون افراط تفریط سی اور رہا چلنی والا راہ مستقیم کا پس امید رکہو ہونی اوسکی کی مطلب یابون کاملین سے
اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ اونگلیون کی پس نہ التفات کرو طرف اوسکی اور نہ کہو
اوسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ ولا تعدوہ کی اشارہ ہی طرف مبہم ہونی عاقبت کی اور عدم علم تقدیر کی یعنی بظاہر امید وار رہو

چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہی اور صواب کرتا ہی اور سیدھی راہ ہی العاقبۃ
اور اگر ایسا نہیں ہے اور ساتھ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکو ظاہر میں اہل فلاح سے نہ گنو اور عاقبت کار دونون کی بھیجے
کہ خاتمہ کیا ہوے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است * کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد * لیکن امید ہی کہ جسکو توفیق عنایت
کی گئی ہی اور سیدھی راہ پر لگی ہین عاقبت اوسکی بھی بخیر ہوگی اور علامت رحمت آلہی کی ہی جاری ہی کہ بدکارون کو
آخر نیکی کی طرف کھینچتی ہین اور توبہ نصیب کرتی ہین اور نیک کارون کو راہ پر کہڑا لاتی ہین نسال اللہ تعالی العافیۃ
وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بحسب امرئ من الشر ان یشار الیہ بالاصابع فی دین
او دنیا الا من عصمہ اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سے اونھون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکی ساتھ انگلیون کی دین میں یا دنیا میں مگر
جسکو بچاوے اللہ نقل کیے بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** مشہور و انگشت نما ہونا دنیا میں تو ظاہر ہی کہ محل آفت
اور سبب باہر پڑنے کی راہ امن و سلامت سے ہی اور دین میں ایسی کہ وہ بھی مظنہ پڑنے کا بیچ حال ریا اور حب ریاست
اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کی اور تعظیم اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور مکائد شیطان کا ہی
اور ایسے لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاویں اس سے اور سلامت رہین اسمین مگر مقرب اور صدیق جیسا کہ کہا ہی مشائخ کرام
نے آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہرحال بہتر ہی اور ساتھ سلامتی اور حفظ حال کی نزدیک
اور مگر جسکو بچاوے اللہ یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ اوس شخص کی حق میں ہی کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگون
کی دلون کی دامنگیر اوسکی حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہین وہ مستثنی ہین اس نفی سے چنانچہ فرمایا رب العزت نے اپنی
کلام میں اور حکایت کی حال خواص بندون اپنی سے وجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہے کہ حسن بصری کو کہا کہ تو انگشت نما
ہوا ہی لوگون میں اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتی ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین میں اور
فاسق دنیا میں ہی یعنی جو کہ دنیا میں غنی ہو اور مشہور ہو ساتھ غنا کی اور فسق و فجور میں پڑے اور دین میں اور طریقہ
سنت اور اتباع کی ہو داخل اس کلیہ کی نہیں وباللہ التوفیق

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن**
ابی تمیمۃ قال شہدت صفوان واصحابہ وجندب یوصیہم فقالوا ہل سمعت من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سمع سمع اللہ بہ یوم القیمۃ
ومن شاق شق اللہ علیہ یوم القیمۃ قالوا اوصنا فقال ان اول ما ینتن من الانسان بطنہ فمن استطاع
ان لا یاکل الا طیبا فلیفعل ومن استطاع ان لا یحول بینہ وبین الجنۃ ملء کف من دم اہراقہ فلیفعل رواہ
البخاری روایت ہی ابی تمیمہ تابعی سے کہ کہا حاضر تہا مین صفوان کے پاس اور اوسکی یارون کے پاس اس حال میں کہ جندب نصیحت کرتا تہا صفوان کو اور اوسکے
یارون کو یعنی مستقیم ہونے کی اوپر مجاہدہ کی یا زیادتی عبادت کے یا میانہ روی کے طاعت میں یا احتراز کرنے کی سمعہ و ریا سے اور اشارہ سے ظاہر دونون یا بہتر
امر کی ہین جیسا کہ دلالت کرتا ہی دوسرا سوال و جواب پس کہا صفوان اور اوسکی یارون نے کہ آیا سنا ہی تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ یعنی
کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اونکی کلام سے کہا جندب نے کہ سنا ہی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی

جو شخص کہ سناوی یعنی عمل نیک لوگون کی سنانی کی لیے کرے رسوا کریگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی
نفس پر کہ تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سے یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کچھ کرنی کو کہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی
سی مشقت و محنت مین ڈالی گا اللہ اوسکو دن قیامت کی کہا اصحاب نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یا کہا صفوان اور اوسکے
یارون نی جندب سی کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب رض نی اول اوس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہی آدمی
سی اور پہونچتی ہی اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور پہنچنی عذاب آدمی کا ہوگا کہانا
آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکہی کہ نہ کہاوی مگر حلال کو چاہیی کہ کری یہ کام تا دوزخ کی آگ سی نجات
پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکہی یہ کہ حائل و مانع نہو درمیان اوسکی اور درمیان بہشت کی ایک چلو خون کا کہ اگر آیا ہو
پس چاہیی کہ کری نقل کی یہ بخاری نی **ف** اوسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کی سے
اگرچہ مقدار ایک چلو کی ہو چہ جای زیادہ اوس سی عقل سی دور ہی کہ ارتکاب کری ایسی کار حقیر و خسیس کا کہ مانع ہوا ایسی
امر شریف و عظیم سی کہ در آنا بہشت کا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر
تہی اہل مدینہ سی اور تہی نہایت نیک بندی کہتی ہین کہ نہین رکہا اونہون نی پہلو اپنا زمین پہ چالیس برس اور اونکی پیشانی
مین سوراخ پڑگیا تہا بہ سبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتی انعام سلاطین کے اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بن عبد اللہ
بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سی ہین اور کنیت اونکی ابوذر غفاری ہی + ع ح **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى
مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ
الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُتَفَقَّدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى
يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے
یہ کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹہا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے روتی پس کہا عمر رض نی کہ کس چیز نی رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق نے یا کسی بلا کی واقع ہونے
یا سوای انکی اور اسباب رونی کی نی کہا معاذ رض نی کہ رولایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مین نی اوسکو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی تحقیق تہوڑا سا ریا شرک ہی اور جو شخص کہ دشمنی رکہی خدا کی دوست سی یعنی ایذا دے
اور غصہ دلاوی اوسکو ناحق ساتہ فعل اور قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑنی کی لیے
نکلے گا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب
غائب ہون نہ پوچہی جاوین اور جب حاضر ہون بلائی نجاوین واسطی مہمانی اور مجلس آرائی کی اور اگر بلائی جاوین
پاس نہ بٹہائی جاوین دل اونکی چراغ ہدایت کی ہین کہ اوسکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک
سی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع شرک سی ہی یعنی

وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم سالم رہتی ہین وسی تو یا چہ جای ضعفا پس منجملہ اسباب رونق کی ہی اور بسبب دوستداری اولیا کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین جیسکہ حدیث قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہے بدزبانی سی ساتہ مسلمان بہائیون کی کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیئے ہین میسے ساتہ قول اپنی کی و من عادی اللہ الخ اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی ہین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسلیے کہا ہی بعضی عارفین نے کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننی امر الٰہی کی اور شفقت کرنی خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنی شرک جلی وخفی سی اور رسنا ہی اور لہو ون کے اور اخفیاء یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی اور مخالطت اور معاشرت اونکی سی اور قول ان اللہ الخ استیناف ہی بیان کرنی والا حقیقت دلی کی اور ذکر کیے واسطی اونکی ہین احوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈہونڈی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین بلائی جاتی طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتی ہین مجلس مین نہین نزدیک کیے جاتی اور چہوڑی جاتی ہین صف نعال مین اور یہ تفصیل ہے اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی رب اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی رہنما ہین راہ راست کی پس مستحق ہین عنایت کی لائق ہی کہ طالب ہی اونسی ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہی طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچہ نہین رکہتی ہین کہ چراغ روشن کرین اور لطافت دین گہرون کو اس حدیث مین تنبیہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی سی دہو کہانہ کہاوی اور ساتہ ترک تعظیم اور احترام اونکی کی تقصیر نکری کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن اونکا درست ہی یا نہین سہ خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد + اور یہ بہی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جبتک کہ تقوی اور نورانیت باطن نہو ع حرآور جاناچاہیی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسکہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی ان اولیاؤہ الا المتقون اور نہین ہین ولی اوسکی مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی مین لکہا ہی کہ ولی وہ ہی کہ عارف ہو اللہ کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان کی اور مواظبت رکہتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہون سی اور معرض ہو منہمک رہنی سی لذات اور شہوات مین

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذَا عَبْدِي حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس اچہی طرح پڑہتا ہی یعنی شرائط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکے ادا کرتا ہی اور اسی طرح اور عبادتین اور طاعتین اچہی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بہی اچہی طرح پڑہتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یہ ہی بندہ میرا ساتہ صدق وراستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ نے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یارسول اللہ کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت یعنے طمع کرنی بعض اونکی کی ہی بعض سے اور بسبب ڈرنی بعض اونکی کی بعض سے **ف** یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکہتی ہونگی

رغبت کرینگی اور اظہار دوستی کرینگی اور اگر غرض درمیان مین نہوگی بیگانہ ہونگی اور برتقدیر عدم حصول اغراض کی دشمن ہی ہوجاوینگی یعنی دل سے انکی حالت یہ ہے کہ نہین ہونگی وہ اہل حب اور بغض سے بلکہ امور اونکی متعلق ہونگی ساتھ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کی پس کبھی رغبت کرینگی ایک قوم مین واسطی غرضون کی پس ظاہر کرینگی اونکی لیے دوستی اور کبھی بکرہ رکھینگے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگی عداوت اونکی لیے اور خلاصہ اسکا یہ کہ نہین اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت اونکی کا اسلیے کہ وہ دونون مبنی ہین اوپر غرض و شہوت اونکی کی **وعن** شداد بن اوس قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من صلّی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدّق یرائی فقد اشرک رواھما احمد اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا اونہی سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی جو شخص کہ نماز پڑہی دکھلانی کو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسیکہ اوسکی مابعد کی روایت مین صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکہی دکھلانی کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص صدقہ دی دکھلانی کو پس تحقیق شرک کیا نقل کین یہ دونو روایتین احمد نی **ف** یعنی جو عمل کہ ساتھ ریا کی کری شرک ہی غایت یہ کہ شرک خفی ہی اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہی ریاکار کہ ایسا عمل واسطی غیر خدا کی کرتا ہی وہ بھی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسیکہ کہا ہی کل ما صدک عن اللہ فھو صنمک اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ ریا کو دخل ہی روزی مین بھی بخلاف اوس شخص کے کہ نفی کی ہی اونی اوسکی اور علت بیان کی ہی اوسکی یہ کہ مدار روزی کا نیت پر ہی اور نہین دخل ہی اوسمین ریا کو اور نہین اعتبار ہی نہ کہانی اور نہ پینی اوسکی کا ساتھ عدم صحت نیت کی پس ہم کہتی ہین کہ ریاء محض نہین متصور ہی روزی مین لیکن ریا کبھی ہوتا ہی بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کری ساتھ اوسکی اللہ کے خوشنودی کا اور ارادہ کری مشہور ہونی کا بھی یا اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہی کہ دونون مقصد برابر ہون یا ایک اونمین سے غالب جیسیکہ تفصیل اسکی اوپر گذری ہی ع **وعنہ** انہ بکی فقیل لہ ما یبکیک قال شیء سمعت من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول فذکرتہ فابکانی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول اتخوف علی امتی الشرک والشھوۃ الخفیۃ قال قلت یا رسول اللّٰہ اتشرک امتک من بعدک قال نعم اما انھم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراؤن باعمالھم والشھوۃ الخفیۃ ان یصبح احدھم صائما فتعرض لہ شھوۃ من شھواتہ فیترک صومہ رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی شداد سے یہ کہ وہ روئی پس کہا گیا واسطی اوسکی کہ کس چیز نی رولایا تجکو کہا رولایا مجکو ایک چیز نی کہ سنی مین نے آنحضرت سے کہ فرماتی تہی اسے یاد کیا مین نے اوسکو پس رولایا مجکو سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی شرک سے یعنی شرک خفی سے اور خواہش چہپی ہوئی سے یعنی وہ ایسی ہی کہ نہین پاتی اوسکو مگر خوب یا ضت و مجاہدہ کرنیوالی کہا شداد نی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپکے فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجی گی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی نہین کرینگے ولیکن کرینگی دکھلانی کی واسطی عمل اپنی یعنی یہ شرک خفی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اور شہوت چہپی ہوئی یہ کہ مثلا صبح کری ایک اونکا روزہ دار پس پیش آوی اوسکو ایک شہوت اوسکی شہوتون میں سے یعنی مانند شہوت کہانی یا پینی یا جماع کی پس چہوڑ دی اور توڑ ڈالی روزہ اپنا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** بسبب غلبۂ شہوت کے یعنی اور توڑ ڈالنا اوسکا حرام ہی بغیر ضرورت کی کہ باعث ہوا اوسکو طرف اوسکی اور شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تہی اوسکی باطن مین گویا کہ بروقت نیت کرنی روزہ کی اپنی نفس مین پوشیدہ رکہتا تہا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاوی گی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نی مراد شہوت سے کہانا وغیرہ لکہا ہے جیسیکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہی ہی کہ مراد شہوت خفیہ سے شہوت خاص عزیز الوجود ہی شہوتون اوسکی کی کہ جو نہ پائی جاوی تمام اوقات اوسکی مین

پس عمل ہو طرف اوسکی باطمع اور بہ لحاظ کری مخاطب ہوتی اوسکی کا واسطی ترغیب کی فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نی لا تبطلوا اعمالکم اور جو عمل لازم ہوتا ساتھ شروع کرنی کی پس واجب ہی تمام کرنا اوسکا تمام ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا ھُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ یَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ فَیَزِیْدُ صَلٰوتَہٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا ابی سعید نی کہ نکلی ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتی تہی آپس مین مسیح دجال کا یعنی اوسکی فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہ اوس چیز کہ وہ بہت خوفناک ہی بہ نزدیک میری یعنی بیچ شریعت اور طریقت میری کی فتنہ مسیح دجال کی ہی پس واجب ہی تمپر رعایت محافظت اوسکی کی پس کہا مین نی ہان خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہ ہی کہ کہڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑہتا ہی پس زیادہ کرتا ہی اپنی کمیت یا کیفیت مین نماز اپنی یعنی تمام ارکان اوسکی بیچ یا تعدیل مین بسبب اوس چیز کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکہتا ہی کوئی شخص نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دجال سی ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا اوسطی کہ دلیلین بطلان دجال کی جہوٹی ہونی کی ظاہر ہین اور رمق ریا کا نہایت پوشیدہ ہی ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل مین ہر طرح نہیں معلوم ہوتی برائی اوسکی کلمہ دو نیم است آن نماز کہ در چشم مردم گذاری دراز ع **وَعَنْ** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّیَاءُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ یَقُوْلُ اللّٰہُ لَھُمْ یَوْمَ یُجَازِی الْعِبَادَ بِاَعْمَالِھِمْ اِذْھَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِی الدُّنْیَا فَانْظُرُوْا ھَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَھُمْ جَزَاءً اَوْ خَیْرًا اور روایت ہی محمود بیٹی لبید کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہت بولی اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین تمپر شرک چہوٹا ہی کہا صحابہ نی کہ یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چہوٹا فرمایا حضرت نی کہ وہ ریا ہی نقل کی یہ احمد نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان مین کہ فرماویگا اللہ تعالیٰ واسطی ریاکارون کی اوس دن کہ جزا دیگا بندونکو اونکی عملون کی جاؤ طرف اون لوگون کی کہ اونکو دکہلاتی کو کرتی تہی عمل دنیا مین پس دیکہو آیا پاتی ہو نزدیک اونکی جزا یا بہلائی یعنی یہ شماتۃً ہی کہ جزا فرمایا یا خبر **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِیْ صَخْرَۃٍ لَا بَابَ لَھَا وَلَا کُوَّۃَ لَخَرَجَ عَمَلُہٗ اِلَی النَّاسِ کَائِنًا مَا کَانَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کری ایک عمل بیچ بڑی پتہر کی کہ نہیں دروازہ واسطی اوسکی اور نہ روشندان نکلی گا عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچہ کہ ہو **ف** صخرہ بڑی پتہر کو کہتی ہین اور یہان مراد غار ہی یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضاً کوئی پتہر کی اندر جاوی کہ اوسمین دروازہ نہیں ہوتا تا کوئی اوسکی راہ سی اندر جاوی اور نہ روشندان کہ کوئی اوسمین سی دیکہی اور مطلع ہو اور کوہ ساتہ زبر کاف اور پیش وسکی کی اور تشدید واو کی معنی کی آخر مین جو بسن کہ دیوار مین ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتہ پیش کی آتا ہی اور غیر نافذ ساتہ زبر کی اور یہ بہی ہی کہ اگر ساتہ فتح کے ہو تو روزن چہوٹا اور تنگ اور اگر بضمہ کی ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث مین چونکہ روایت ساتہ فتح کی اور پیش کی ہی مراد روزن چہوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کی بہی یہی ہی اور حاصل یہ کہ فرماتی ہین کہ ہر چند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت مین کری اسطرح کہ کوئی اوسپر مطلع نہو نکلتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچہ کہ ہو یعنی حاجت اظہار کی نہیں ہی تا ریا کری اور قبولیت و ثواب سی محروم ہو حق تعالیٰ کردار نیک کو البتہ آشکار کرتا ہی اگر از راہ اخلاص کی واسطی خدا کی ہی اگر حکمت اللہ تعالیٰ کی اقتضا کری اور مصلحت

اور نہ باطل کرو اپنی عملوں کو اور ہمیشہ اعمال کرو علی وزن کا تفاعل ہی دونون معنی یہان ہی من الاعمال و نصب کا ہی علی الحال ای حال کونہ ذلک العمل ای شیئا کان خیرا او شرا من الاقوال و الافعال ۱۲

... ہے کہ احتیاط اور ... اخفای عمل اور حال کی اخلاص اس لیے کہ عمل ظاہر اور شائع ہوتا ہی اوس جگہہ بھی کہ بندی کو چھپانا اور اختیار اوس مین نہو **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ سَرِیْرَۃٌ صَالِحَۃٌ اَوْ سَیِّئَۃٌ اَظْہَرَ اللّٰہُ مِنْہَا رِدَاءً یُعْرَفُ بِہٖ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی خدا تعالی اوس خصلت سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتہ اوس علامت کی **ف** ردا اصل مین چادر کو کہتی ہین اور یہان مراد علامت ہے کہ اوس سی ایک چیز پہچانی جاتی ہی اور ممتاز ہوتی ہی غیر اپنی سی جیسے کہ مرد چادر سی پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سے ہیئت صورت حال کہ جو کوئی خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکھتا ہی تو اللہ تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت صورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سے پہچانا جاتا ہی کہ یہ ایسا ہی **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ کُلَّ مُنَافِقٍ یَتَکَلَّمُ بِالْحِکْمَۃِ وَیَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہیں ڈرتا ہوں مین اس امت پر یعنی امت اجابت پر مگر شر ہر منافق کی سی یعنی ریاکار یا فاسق کی سی کہ کلام کرتا ہی ساتہ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت کے اور عمل کرتا ہی ساتہ ظلم اور ناراستی کی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی کہتا ہی لوگون کی کہانی کی لیے اور آپ عمل نہین کرتا چنانچہ منافقون کی یہی صفت ہی پس فرماتی ہین کہ وجود ایسی شخص کے سی اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص امت مین پیدا ہوا اور یہ صفت وہ مین پیدا ہوی **وَعَنْ** الْمُہَاجِرِ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ لَسْتُ کُلَّ کَلَامِ الْحَکِیْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰکِنِّیْ اَتَقَبَّلُ ہَمَّہٗ وَہَوَاہُ فَاِنْ کَانَ ہَمُّہٗ وَہَوَاہُ فِیْ طَاعَتِیْ جَعَلْتُ صَمْتَہٗ حَمْدًا لِّیْ وَوَقَارًا وَّاِنْ لَّمْ یَتَکَلَّمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی نہین ہون مین کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون یعنی جو کچھہ کہ وہ کہی اسکو قبول نہین کرتا ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور نیت اور محبت اوسکی کو ساتہ کس چیز کے رکھتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت اور فرمانبرداری میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنی کو تعریف واسطی اپنی اور بزرگی وحلم اگرچہ نہ کلام کری وہ نقل کی یہ دارمی نی **ف** یعنی اگر نیت میری طاعت کے اور محبت اوسکی کہی خاموش اوسکی بھی حمد اور مایۂ حلم ووقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد وثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کے نہین ہے کلام اوسکا اگرچہ علم وحکمت مین ہی ضائع ہی کہ واسطی ریا اور کہانی اور نشانی کی کہتا ہی

بَابُ الْبُکَاءِ وَالْخَوْفِ

باب ہے رونے اور ڈرنی کا **ف** بکا بالقصر نکلنا آنسوون کا ساتہ غم کی اور بالمد نکلنا آنسوون کا ساتہ بلندی آواز کی اور مد مشہور تر ہی اور ظاہر ہی کہ مراد ساتہ اوسکی اس جگہہ معنی غم ہین اور تباکی تکلف کرنا رونی مین اور بزور رونا ساتہ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کے کہ رولادین اور ابکا رولانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرنا عذاب آخرت سی اور عتاب الہی تعالی سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَّلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہے اوس ذات کی کہ بقای ذات میری کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہے اگر جانو تم اوس چیز کو کہ مین جانتا ہون یعنی احوال اور ہول قیامت کے اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگارون کی لیے اور شدت مناقشہ روز حساب کا اور صفات قہریہ

جلالیہ باری تعالیٰ کی کہ باعث خوف وہیبت کی ہیں اور جو کچہہ کہ پیدا ہوتا ہی اوس علم سے سیری پہر انجام کار تمہاری ہنسی البتہ رکہو تم بہت اور ہنسو تم تہوڑا نقل کی یہ بخاری نی **ف** اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہ تنبیہ و تحذیر ہی امت کو اوپر رونے اور انحصار اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونی کی ہو قسم خوف الٰہی اور معلوم کرنی عظمت اور جلال حق سبحانہ و تنبیہ و تحذیر ہی اوپر اجتناب کرنے کی بہت ہنسنے سے اور راحت کے کہ طریقہ جاہلوں اور غافلوں کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت ہی فی الجملہ باامید عفو اور مغفرت اور رحمت اوسکے کی گنجائش رکہتی ہی **وعن** ام العلاء الانصاریۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم رواہ البخاری اور روایت ہی ام علاء انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاوی گا ساتہ میری اور ساتہ تمہاری نقل کی یہ بخاری نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ عاقبت مبہم ہی اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگی اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولوں کے خصوصا بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کے نفی کیا گیا ہی ساتہ دلیلوں قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہیں اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونی اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون کی تہا کہ کبار مہاجرین سی تہی اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ میں مہاجرین میں سے مری ہیں یہی تہی اور آنحضرت نی بعد از موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اونکو بقیع میں اپنی سامنی دفن کیا اور عنایتیں بہت کیں ایک عورت وہاں حاضر تہی اوسنی کہا کہ گوارا ہوا تجکو بہشت اے ابن مظعون عاقبت تیری بخیر ہی اس آنحضرت نی اوس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون اوسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کی اوس بی ادبی کی اوپر حضرت کے اور اوپر حکم کرنی کی غیب پر اور جزم کرنی کی ساتہ اوسکی اور خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ یہ کنایہ ہی عدم تصریح سی ساتہ علم غیب کے از راہ ادب اور حقیقت کلام کی مراد نہیں یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا میں اور کیا آخرت میں اسلیے کہ علم احوال غیب کا بہ تفصیل سوائے عالم الغیب کے کسیکو نہیں معلوم اگرچہ مجملا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہی یا مراد یہ ہی کہ نہیں جانتا میں کہ موت سے مرون گا یا قتل سے اور نہیں جانتا ہوں کہ نازل ہوگا امت پر عذاب جیسیکہ اگلی امتوں پر نازل ہوا یا نہیں اور حق یہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلی نازل ہونی اس آیت کی ہو لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلی ابہام تہا عاقبت میں اور بعد اوترنی اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی النار فرایت فیہا امراۃ من بنی اسرائیل تعذب فی ہرۃ لہا ربطتہا فلم تطعمہا ولم تدعہا تاکل من خشاش الارض حتی ماتت جوعا ورایت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبہ فی النار وکان اول من سیب السوائب رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجہپر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج میں یا اور وقت میں خواب میں یا بیداری میں پس دیکہی میں نے اوسمیں ایک عورت بنی اسرائیل میں سی یعنی اونکی قوموں میں سی کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کی کہ اوسکی تہی باندہ رکہا تہا اوسکو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوی حشرات الارض سی یعنی چوہی وغیرہ یہانتک کہ مرگئی وہ بلی مارے بہوک کی اور دیکہا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہینچتا ہی آنتیں اپنی آگ دوزخ میں اور تہا وہ اول اون شخصوں کا کہ رسم نکالی چہوڑنی سانڈ کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوس اونٹنی کو کہتی ہیں کہ چہوڑی جاتی تہی جاہلیت میں بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کے تہی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سی یا اچہا ہوتا کوئی بیمار ہی تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چہوڑ دیتی اوسکو کہ سوار نہ ہوتے

اوسپر وضع ظلم کی اوسکو پانی اور کہانا نہ دینا کہ جہان سی کہ کہانی پیتی اور دودہ دوہتی اوسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا جانتی تہی اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو نے کور نی نکالی اور یہ بہی لکہا ہی علمانی کہ پہلی جو رسم بت پوجنی کی نکالی اور اوسکو موجب تقرب کا کیا تہا اور بعضی روایت مین عمرو بن یحی آیا اور ظاہر دونون ایک ہی ہین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور یحی نام دادا کا بالعکس کہی نسبت باپ کیطرف کی ہی اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضی آدمی آب بہی دوزخ مین ہین اور عذاب دیجاتی ہین اوسمین انتہی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی کہولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کے ہوگا اور صورت اوسکی دکہادی گئی واللہ اعلم وعن زينب بنت جحش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها يوما فزعا يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج مثل هذه وحلق باصبعيه الابهام والتي تليها قالت زينب قلت يا رسول الله افنهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث متفق عليه اور روایت ہے زینب بیٹی جحش کی سی کہ ازواج مطہرات سی ہین یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اونکی پاس گہبرائی ہوئی اس حال مین کہ فرماتی تہی نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ واے ہی واسطی عرب کی شر سی کہ تحقیق نزدیک پونہچی کہولا گیا یعنی سوراخ ہو گیا آجکی دن سد یاجوج ماجوج سی مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتہ دونون انگلیون اپنی کی انگوٹہی کی اور اوسکی پاس کی اونگلی کی کہا زینب نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیی جاوینگی ہم اور حال آنکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود اونکی کی مانع نہین ہوگی واقع ہونی بلا اور فتنہ سی فرمایا آنحضرت نی کہ ہان ہلاک کیی جاوگی تم باوجود ہونی لوگون صالحون کی درمیان تمہاری جسوقت کہ بہت ہوگا فسق و فجور یعنی اگرچہ لوگ صالح ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق و فجور کی سبب اسکی ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد شر سی فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوی اول اونکا قتل عثمان بن عفان کا تہا بعد ازان وہ امر مستمر ہوا اب تلک اور بعضی کہتی ہین کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمیں اور حکومتون مین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت دکہا دینی مقدار سوراخ سد کی یعنی آج تک سوراخ اوسمین واقع ہوا تہا آج مقدار حلقہ ان دو اونگلیون کی کہولا گیا اور ہو جانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سی ہی اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بہی علامات قرب قیامت سے ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی طرف نکلنی ترکون چنگیزیہ کی کہ نکلی اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتہ سی بغداد وغیرہ مین جو کچہہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتہ زبر خ اور ب کی بمعنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کی ہی اور بعضون نے کہا معنی اسکی زنا کی ہین اور مقصود یہ کہ آگ جب لگتی ہے کسی جگہہ اور بہڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی اور مخالف اور موافق کی اور آگی آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پونہچاتا ہی اونکو کہ اونمین ہوتی ہین پہر اوٹہائی جاوینگی موافق عملون اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتہ پیش خ اور جزم ب کی ہے بمعنی فحش اور فسوق کی یا معنی دونون کی ایک ہین ۲ع وعن ابي عامر او ابي مالك الاشعري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليكونن من امتي اقوام يستحلون الخز والحرير والخمر والمعازف ولينزلن اقوام الى جنب علم يروح عليهم بسارحة لهم يأتيهم رجل لحاجة فيقولون ارجع الينا غدا فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ اخرين قردة وخنازير الى يوم القيمة رواه البخاري وفي بعض نسخ المصابيح الحرير بالحاء والراء المهملتين وهو تصحيف وانما هو

يا الخاء والزاء المعجمتين نص عليه الحميدي وابن الاثير في هذا الحديث وفي كتاب الحميدي عن ابن
كذا في شرح المطالع تروح عليهم سارحة لهم يأتيهم لحاجة اور روایت ہی ابی عامر سے یا ابی مالک اشعری
سے کہ کہا ابو عامر نے یا ابو مالک نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی البتہ ہونگی میری امت مین سے
یعنی ایک قومین کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور باجونکو اور البتہ اوتریںگی قومین یعنی اونمین سے بیچ پہلو پہاڑ
بلند کی یعنی ہوگی منزل اور مقام اونکا بیچ جگہہ مشہور اور نمایان کی کہ گدا اور محتاج سب اونکی گہر کو آوینگی اور حاجتین اپنی طلب
کرینگی رات کی وقت آوین گی اونپر مواشی اونکی کہ چرنی کو گئی تہی پیٹ بہری اور پر شیر لاوی گا اونکو چرانیوالا اونکا آوی گا اونکی پاس
ایک مرد بسبب حاجت کے یعنی ایک سائل آوی گا کہ مواشی کی دودہ سی محظوظ ہووی پس کہین گی وہ یعنی بقصد رد سوال اوسکی کی پہر آنا طرف ہمارے
کل کو پس اوسی رات بہیجیگا اونپر اللہ تعالی عذاب اور رکہدیگا اور ڈالیگا پہاڑ یعنی اوپر بعضون اونکی کی تا ہلاک ہو جاوین نیچے پہاڑ کے اسطرح
باقی نرہی اون سی کچہہ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالی بعضونکو اونمین سے یعنی کردی گا بصورت بندر اور سور کی قیامت تک یعنی باقی رہین گے اوسی
صورت پر قیامت تک یا باقی رہی گا یہ عذاب اون قومون پر کہ یہ عمل کرینگی روز قیامت تک اور بیچ بعضے نسخون مصابیح کی بجای الخز کی الحر ہی ساتہ
مہملین کے یعنی ساتہ حا مہملہ اور راء کی واقع ہوا ہی اور معنی حر کی ساتہ زیر حا اور تخفیف را کی فرج عورت کی ہی کہ مراد اوس سی زنا ہی اور یہ واقع ہونا
الحر ساتہ مہملین کے غلط ہی اور خطا کر ناپیچ صورت خطی کی ہی کہ بعضے اویون سی واقع ہوا اور نہین ہی یہ لفظ مگر الخز ساتہ معجمتین کہ زیر جمہ کی
تصریح کی اس معنی کی حمیدی اور ابن اثیر نی اس حدیث میں اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کی بخاری سی اور اسیطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کی کہ خطابی
کی ہی تروح علیهم سارحة لهم یاتیهم لحاجة **ف** یا ابی مالک اشعری سی یعنی شک تردد کیا ہی بخاری نی بیچ روایت اس حدیث کی کہ ابی عامر
اشعری سی ہی کہ وہ چچا ہی ابو موسی اشعری کا بڑی صحابہ مین سے یا ابی مالک اشعری سی ہی کہ اوسکو بھی کہتی ہین وہ بھی صحابی مشہور ہین اور
شک تردد صحابی مین جب طعن کا حدیث مین نہین چونکہ صحابہ سب عادل و ثقہ ہین جس سے کہ ہو صحیح ہوگی اور خز ساتہ معجمہ اور زاء مشدہ کی نام ایک کپڑے کا
ہی کہ زمانہ قدیم مین پشم اور ریشم کا بنا جاتا تہا اور وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین اوسکو پہنتی تہی پس نہی ہی بسبب مشابہ ہونی کی ساتہ عجم کی اور ہونے
اوسکی کی لباس اہل تنعم و اسراف کا اور اب جو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیے کہ تمام ریشم ہی سے بنا جاتا ہی اور یہ حدیث محمول اوپر ہے
اور اس طرح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ شریف مین نہ تہا پس حدیث بسبب خبر دینی غیب کے معجزات سے ہی اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر
قبیل التعمیم بعد تخصیص سے ہوگا اور معازف ساتہ زیر میم یعنی ہود اور طنبورا اور مانند اونکی کی ہی جمع عزف یا عرف کے کہ ساتہ زبر عین اور جزم زاء کے
اور بمعنی اور عزیف اصل مین بمعنی آواز جن کی ہی اور گہنٹی کی کہ سنا جاتا ہی جنگل مین شب کو اور بمعنی آواز ہوا کی بھی آیا ہی کذا فی القاموس
اور معنی یہ ہین کہ گنین گے ان حرام چیزونکو حلال ساتہ وارد کرنی شبہات اور تاویلات واہیہ کی جیسے کہ بعضے ہماری علماء نے ذکر کیا ہی کہ حریر
وہ پہننا حرام ہی کہ متصل بدن کی ہو یعنی ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہین بسبب امرا اور رعوام کو بہلا کہا جاتا ہی کہ پہننا حریر کا حرام ہوتی تو نہ پہنتی
کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتے اوسکو قاضی اور علما پس اسی بڑی ہین بیچ حلال جاننی حرام کی اور اسیطرح بعضی علما کی تعلق ساتہ مزامیر کے
ہی کہ بیان اوسکا طول کہتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نی بیچ مذمت آلات لہو یعنی مزامیر کی انس سے مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف
وقذف و مسخ وذلک اذا شربوا الخمور واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنی جب کہ کرینگی یہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن کو دین قرار ہو
اور تصریح کی اس مؤلف نی تائید کی غلطی کی ساتہ قول حمیدی اور ابن اثیر کی واسطی رد کرنیکی اوس کسی پر کہ گمان کیا ہی کہ صحیح الحر ہے ساتہ

مطلتین کے اور جز ساتہ مجہتین کے غلط ہی اور سارت ح ساتہ قول اپنے فی ہذا الحدیث کا مگر ساتہ مہلتین کے اصل حدیث میں ہے کرابی اور دو غیرہ نے
روایت کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث مین کہ بخاری کی روایت کی ہی ساتہ مجہتین کے ہی لیکن شیخ ابن حجر نی فرمایا کہ بخاری
کی اکثر روایتون مین ساتہ مہلتین کے ہی اس تقدیر پر دو روایتین صحیح ہون اسد اعلم اور تروح الخ ساتہ تے فوقانیہ کی تروح مین اور رسارحہ ساتہ شعح کی
فاعل تروح کا اور یہ قرینہ ہی اسپر کہ تسبیح بسارحہ کی کہ پہلی روایت مین واقع ہوا ہی زائدہ ہی جیسی کہ ترجیح وجہ اول کے کہ یہ تقریر معنی حدیث
کی اشارہ اسکا کیا ہی اور اسی طرح ان دونون کتابون مین یاتیہم بحاجۃ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتہ تقدیم بحاجۃ کی رجل پر اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت مین ہی ہوگا جیسے کہ اگلی امتون مین ہوا بعض حدیثون مین جو نفی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ
اس امت کی اور آخر زمانہ اوس سے مستثنی ہی اور یا محمول ہے اوپر خسف اور مسخ تمام امت کے نہ بعض کے واسد اعلم **وعن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم متفق علیہ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے جسوقت کہ اوتارتا ہی اسد کسی قوم پر عذاب تو پہونچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہوتا ہے درمیان
اونکی یعنی صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہی سنت الہی بعضی گناہون میں اور کبھی نگاہ ہی رکہتا ہی صالح کو غیر صالحون میں سے پہر اوٹہائے جاوینگے
موافق عملون اپنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ دنیا مین عذاب مین سب شامل ہوتی ہین لیکن آخرت مین ہر ایک موافق عمل اپنے کے
جزا دیا جاوی گا اگر نیک ہی اچھی جزا دیا جاوی گا اور اگر بد ہی بری جزا دیا جاویگا **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یبعث کل عبد علی ما مات علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے
کہ اوٹہایا جاوی گا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال اور صفت کے کہ مرا ہی اوسپر نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت
پر یا معصیت پر حضور پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکہیی آخر کیا حالت گذری جیسیکہ کہا ہی کسی نی سہ حکم مستور و مستی ہمہ بر خاتمت
کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد + و لیکن بعضی عارفین نے کہا ہی کہ جسکو ملکہ یاد داشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دل میں قرار پایا اگر
بسبب تنگی وقت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کی خلاف و فتور اوسکی استحضار میں آوی یاوی ضرر نہین کہتا بعد از مفارقت روح کی ان سے
وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا ہم پہونچانا اور حاصل کرنا چاہیی و باسد التوفیق ح **الفصل الثانی** فصل دوسری
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت مثل النار نام ہاربہا ولا مثل الجنۃ نام
طالبہا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ نہین دیکہا مین نے مانند آگ دوزخ کے
یعنی شدت و ہول مین کہ سوتا ہی بہاگنی والا اوس سے اور نہین دیکہا مین نے مانند بہشت کی یعنی بہجت و سرور مین کہ سوتا ہی طلب کرنیوالا اوسکا
نقل کی یہ ترمذی نی **ف** بہاگنی والا اگر کوئی شر و دشمن قوی کی ہی بہاگتا ہی سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بہاگتا ہی جتنا کہ ہو سکتا ہی
مگر یہ عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی کہ ساتہ اس شدت اور شناعت کے ڈرتی ہی اور لوگ بہاگنی ہین اوس سے غفلت کرتے ہین اور کوشش نہین کرتی اور اگر بہاگتے
بہی ہین تو نہین بہاگنی ہین سوتی ہین اور غافل ہوتی ہین اور بہاگنا آگ دوزخ سے ساتہ ترک کرنی گناہون کے اور لازم کرنی طاعتون کی ہوتا ہی اور
طلب کرنیوالا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہین ہوتا اوس سے اور سستی اور تساہل نہین کرتا اوسکی طلب کرنے مین
اور دوڑتا ہی اوسکی پا لینی کی لیی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کی کہ اوس مین ہے آدمی اوسکی طلب مین نہین
دوڑتا اور اوسکو نہین پاتا اور دوڑنا اوسکے طرف اور پانا اوسکا ساتہ کرنی طاعات کی اور بچنی کی گناہون سی ہوتا ہی **وعن**

ابی ذرؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون اطت السماء
وحق لها ان تئط والذی نفسی بیدہ ما فیها موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبهته ساجدا للہ واللہ لو تعلمون ما اعلم
لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرشات ولخرجتم الی الصعدات تجأرون الی اللہ قال ابو ذر
یا لیتنی کنت شجرۃ تعضد رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
تحقیق میں دیکھتا ہوں اوس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم یعنی علامتیں قیامت کے اور نشانیاں صنعت الٰہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالیٰ کی اور
سنتا ہوں میں اوس چیز کو کہ نہیں سنتے تم یعنی اخبار و اسرار احوال آخرت کی اور ہولیں قیامت کے اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہے آسمان اور
لائق ہے اوسکو یہ کہ آواز کرے پھر بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے نہیں آسمان میں
جگہ چار انگشت کے مگر کہ فرشتہ رکھی ہوئی ہیں پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالی ہیں واسطے اللہ کی قسم ہے خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں
البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذت حاصل کرو ساتھ عورتوں کی بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلوں کے نالہ و فریاد کرتی ہوئی طرف اللہ
کی یعنی جیسے کہ شان غمگینوں کی اور غم سے بہت تنگ آنی والوں کی ہے کہ گھر سے نکل جاتی ہیں اور سر بصحرا ہوتی ہیں تاکہ دل سے کھولی درد دل
شکائی ہو کہا ابو ذر نے یعنی بعد از روایت کرنی اس حدیث کی از راہ دردناکی اور حسرت کی ہے کاش ہوتا میں درخت کہ کاٹا جاتا نقل کی
احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** آواز پالان اور زین کی ہے جو چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچی کا تعب سے اور آواز نالہ کرنی آسمان
کی چنانچہ سوق حدیث سے ظاہر ہے بسبب کثرت و ازدحام ملائکہ کی اور بوجھ اونکی کی جیسے کہ جانور سواری کا بوجھ [illegible] مشقت
سے آواز کرتا ہے اور ممکن ہے کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالیٰ سے ہے اور جبکہ آسمان باوجود اسکی لحمادی اور تحمل [illegible] کا
خوف الٰہی سے نالہ کرے آدمی کہ جاندار ہے اور آلودہ گناہوں میں ہے لائق تر ہے کہ نالہ و گریہ کرے [illegible] مناسب ہے [illegible] مقصود کے
یہ ہے کہ نہیں پوشیدہ ہے یہ بات اور کہی گئی ہیں اگلے یعنے تا بعد میں تاکہ شامل ہو اسکو کہ کہا گیا ہے کہ بعضے فرشتے قیام میں ہیں اور بعضے
رکوع میں اور بعضے سجود میں یا خاص کیا ہو اسکو ساتھ ایک آیت کے آسمانوں میں سے اللہ اعلم [illegible]
ہی یعنی روتے ہیں جیسے کہ طرقات جمع طریق کی کہ وہ جمع ہے طرق کی اور تاہم [illegible] یعنی آلودہ گناہوں میں [illegible] جیسے کہ درخت
کو کاٹ ڈالتی ہیں [illegible] ایسی ہی میں بھی ہوتا اور مثل [illegible] ناک کی اور بڑی بڑی صحابہ سے کہتی آئی ہیں کہ ایک نے کہا کہ
میں بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کر کھا جاتے ہیں دوسری نے کہا کہ کاش پرندہ کہ جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے اور کچھ تکلیف و سزا نہیں اور سبب
ایسی تھی کہ بشارت پائی ہے انہوں نے جناب رسالتمآب سے بہشت کی اور عاقبت اونکی بخیر ہے اور اونکو کیا ہے اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا
لیکن خوف درگاہ بے نیازی کا کمر توڑی ڈالتا ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعۃ اللہ غالیۃ الا ان سلعۃ اللہ الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہے یعنی غارت کرنی دشمن کے سے وقت سحر کی بھاگتا ہے اول شب
تاکہ نجات پاوے دشمن سے اور جو شخص کہ بھاگتا ہے اول شب پہنچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنی سوا مول نفیس کے نہیں ہاتھ
لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہے آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** منزل کو یعنی مطلوب کو کہا طیبی نے
کہ یہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگا ہے اور نفس اور آرزوئیں باطلہ مددگار اوسکی

ہیں پہلا ہوشیار ہوا اپنی چالوں میں اور خاص کیا نیت کو دینی عمل میں اس میں شیطان سے اور اوسکی طرف والا مارتا ہی ہمراہ اوسکی اپنی
مددگاروں کو ہمراہ لیکر پھر پہنچا نی کی حضرت نبی طرف اوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہے نہیں حاصل ہوتے
تھوڑی سی سعی سے پس فرمایا آگاہ ہو و اور اخیر جملہ کی معنی یہ ہیں کہ متاع اللہ کی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہیں کہ اوسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالے
نے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ ع ع **وَعَنْ** أَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہی انس سے اوس نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ فرماوی گا اللہ تعالے کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کے فرشتوں کو کہ نکالو دوزخ میں سے اوس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو
یعنے بشرط ہونی اوسکی کی مومن مخلص ایکدن یعنی ایک وقت یا ڈرا ہی مجسے کسی جگہہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث ونشور کی
ف ڈرا ہی لم یعنی بیچ کرنی گناہ کی گناہوں میں سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ
ہی الماوی کہا طیبی نے کہ مراد ہی ذکر سی اخلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہی خالص دل سی اور صدق نیت سی ... الاتمام کا فر ذکر کرتے
ہیں اسکا زبان سی بھی ساتھ دل کے چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد
خوف سی باز رکھنا اعضا کا ہی گناہوں سی اور لگا رکھنا اونکا طاعات میں اور اسی واسطے حدیث نفس یعنی وسوسہ ایسی حرکت ہی کہ نہیں نام
رکھا جاتا اوسکا خوف اور رقت یعنی ایک سبب ہولناک کی ہوتا ہی اور جب غائب ہوتا ہی وہ سبب غفلت سی تو پھر پھرتا ہی طرف غفلت کے
کہا فضیل نے کہ جب کہا جاوے تجکو کہ آیا ڈرتا ہی اللہ سی تو سکوت کر اسلیے کہ اگر کہا تو نے نہیں تو کافر ہوا اور اگر کہا ہاں جھوٹ بولا تو ساتھ
کیا ساتھ اسکی طرف ... خوف کی کہ وہ باز رکھتا ہی اعضا کو گناہوں سی اور اسمیں بشارت ہی کہ جس مسلمان نے ایک بار از راہ خلوص کے خدا کو یاد
کیا اور ایک وقت اوسکی عذاب سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سی اوسکو نجات ہی اور اگر چاہی اللہ تعالی تو اوسکو دوزخ ہی میں لیجاوے اول ہی سے
بہشت میں بھیجدے یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اوسکی ہی ع ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَهُمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ قَالَ
لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ أُولٰئِكَ
الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم سی مطلب اس آیت کی ہی اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں جو چیز کہ دیتے ہیں یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سی اور دل اونکی لرزان و ترسان
ہیں یعنی بخوف کے کہ نہ قبول ہو اون سی اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کی اور یا خوف ہون اوسمیں آیا یہ لوگ وہ ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے
ہیں یعنی ایسی کہ ڈرنا عذاب سی کام گنہگاروں کا ہی فرمایا آنحضرت نے نہ اے بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہیں ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور
چوری کرتے ہیں ولیکن یہ وہ لوگ ہیں کہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور باوجود اسکی ڈرتے ہیں کہ نہ قبول ہو
اونسے بسبب اسکی کہ آخر اس آیت میں فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتے ہیں نیکیوں میں نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی نہایت رغبت کرتے
ہیں طاعات میں اور دوڑتے ہیں طرف اونکی پس نہیں صحیح ہی یہ کہ حمل کی جاوے شراب کی پینے پر اور چوری کرنے پر اور تمام صفات پر اور
آیت مذکورہ میں بعد لفظ وجلۃ کی یہ ہی انہم الی ربہم راجعون ... اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون

یعنی وہ قرائتین ہین قرارت قرا سبعہ کی ہی یؤتون ہی ساتہ پیش کے کی فعل مضارع ایتا ہی اور آتوا ساتہ مد ہمزہ کی فعل ماضی او سکے ہی یا و اعطا اور عطا یعنی دینی کی جیسی کہ معنی اسکی بیان کیی گئی اور قرارت دوسری شاذہ ہی یاتون ما اتو مشتق ایتان سی معنی کار کرنیکی اور معنی اسکی یہ ہین کہ وہ لوگ کہ کرتی ہین جو کچہ کرتی ہین اور دل اونکی ترسان ہین اور سوال عائشہ کا ساتہ اس قرارت کی مناسب تر ہی لیکن مصابیح کی نسخون مین ہی اوپر لفظ قرارت اول کی واقع ہی اور ظاہر یہ ہی کہ اوپر لفظ قرارت دوسری کی ہو طیبی نی تفسیر حاج کشاف سی نقل کیا ہی کہتا ہون مین مراد قرارت شاذہ سی کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم طاعات سی وہ مراد ہی کہ گمان کیا عائشہ نی کہ مراد اوس سے یہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم معصیت سے اور نہ مراد اعم ہی خیر و شر سی واسطی نہ مطابق ہونی اوسکی کی ساتہ قول حق سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یاتون ما اتوا بموجب دونون قرارتون کی نہایت یہ کہ ہر ایک مین ان دونون مین سی ایک طرح کی تغلیب ہے پس ظاہر آیت مشہورہ کا متعلق ہی ساتہ عبادت مالیہ کی جیسیکہ شاذہ متعلق ہی ساتہ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہ کہ قرارت مشہورہ جو ہی ممکن ہے کہ کہا جاوی اوسکی تفسیر مین کہ دیتی ہین اپنی نفسون سی وہ چیز کہ دیتی ہین قسم طاعات سی اور نکالتی ہین نفسون سی قسم طاعات سی پس مشتمل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو ۔ **وعن** ابی بن کعب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذہب ثلثا اللیل قام فقال یا ایہا الناس اذکروا اللہ اذکروا اللہ جاءت الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ جاء الموت بما فیہ جاء الموت بما فیہ رواہ الترمذی روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت جاتی دو تہائی رات اوٹہتی یعنی نماز تہجد کی لیے پس فرماتی ای لوگو یاد کرو اللہ کو یعنے ساتہ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتون اوسکی کی یاد کرو اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اوسکا تا کہ ہو تم درمیان خوف رجا کی اور اون لوگون مین سی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا کہ قیامت ساتہ اوسکی قائم ہوگی اور سب مر جاوینگے پیچہی آتا ہی اوسکی پیچہی آنیوالا یعنی نفخہ دوسرا کہ ساتہ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اوٹہینگے قبرون سی غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتہ اون احوال کی کہ اوسمین ہین آئی موت ساتہ اون احوال کی کہ اوسمین ہین یعنی جو چیزین کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ای لوگو مراد اوسی وہ لوگ تہی کہ جو سوتی تہی اور غافل تہے ذکر اللہ سی اونکو جگایا حضرت نی تا کہ مشغول ہو وین ذکر اللہ مین اور تہجد مین اور اسمین اشارہ ہی طرف مستحب ہونی قیام کی تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین اذکروا اللہ تین بار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتون او جسین شکر کرو اور آیا زلزلہ اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور عبارت صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیاری کرو واسطی ہول ہائی امر اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا رکہتا ہی کہ اثر نفخہ پہلی کا ہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکہتا ہی اور یہ دونون نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکے ہین ۔ **وعن** ابی سعید قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ فرای الناس کانہم یکتشرون قال اما انکم لو اکثرتم ذکر ہاذم اللذات لشغلکم عما اری الموت فاکثروا ذکر ہاذم اللذات الموت فانہ لم یات علی القبر یوم الا تکلم فیقول انا بیت الغربۃ وانا بیت الوحدۃ وانا بیت التراب وانا بیت الدود واذا دفن العبد المؤمن قال لہ القبر مرحبا واہلا اما ان کنت لاحب من یمشی علی ظہری الی فاذ ولیتک الیوم وصرت الی فستری

صنیعی بک قال فیتسع لہ مد بصرہ ویفتح لہ باب الی الجنۃ واذا دفن العبد الفاجر او الکافر قال لہ القبر لا مرحبا ولا اہلا اما ان کنت لابغض من یمشی علی ظہری الی فاذ ولیتک الیوم وصرت الی فستری صنیعی بک قال فیلتئم علیہ حتی تختلف اضلاعہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصابعہ فادخل بعضہا فی جوف بعض قال ویقیض لہ سبعون تنینا لو ان واحدا منہا نفخ فی الارض ما انبتت شیئا ما بقیت الدنیا فینہشنہ ویخدشنہ حتی یفضی بہ الی الحساب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی کہا اونی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطی ادا کرنی نماز کی پس دیکہا لوگون کو گویا کہ وہ ہنستے ہین فرمایا آگاہ ہو یعنی خواب غفلت سی کہ باعث ہی ہنسنے پر تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا تو البتہ باز رکہی تمکو اوس چیز سی کہ دیکہتا ہون مین یعنی ہنسنے سی اور کلام اہل غفلت سی مراد کاٹنی والی لذتون کی سی موت ہی پس بہت رکہو ذکر کاٹنی والی لذتون کا کہ موت ہی پس تحقیق شان یہ ہی کہ نہین آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت زمانہ مگر کہ بولتی ہی یعنی ساتہ زبان قال کے یا زبان حال کے پس کہتی ہی کہ مین ہون گہر غربت کا یعنی دوری کا کہ مجہمین جو آیا اپنی لوگ آشنا اور اپنی گہر سی پڑا پس وہ تو دنیا مین گویا کہ تو غریب ہی اور مین ہون گہر تنہائی کا یعنی پس نہین نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گہر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لائق ہی کہ رہی مسکین خاک نشین تا کہ نہ فوت ہو اوس سی صفت مناسبہ اور مین ہون گہر کیڑون کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن کہتی ہی اوسکو قبر یعنی جیسیکہ کہتی ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ مین اور اپنی جگہہ مین آگاہ ہو تحقیق تہا تو بہت پیارا نزدیک میری اون شخصون مین سی کہ چلتی ہین مجہپر پس اسوقت کہ قادر اور حاکم کی گئی مین تجہپر آجکی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس نزدیک ہی کہ دیکہی گا تو نیکی کرنی میری ساتہ تیرے یعنی ساتہ فراخی کرنی کے فرمایا حضرت نی پس فراخ ہو جاتی ہی قبر اوس بندہ کی لیی اور معلوم ہوتی ہی اوسکی نظر مین مقدار درازی بینائی اوسکی کی یعنی جہان تک کہ نظر کار کرتی ہی اور کہولا جاتا ہی اوسکی لیی ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکہتا ہی اوس جگہہ اپنی اور آتی ہی اوس مین سی ٹہنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹہنڈی اور تازہ ہوتی ہین آنکہین اوسکی بسبب دیکہنی حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ فاسق یعنی کافر یا کہا کافر کہتی ہی اوسکو قبر یعنی جیسے کہ ناآشنا اور بن بلائی ہوئی کو کہتی ہین نہ آیا تو مکان فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ مین خبردار ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میری اون شخصون مین سی کہ چلتی ہین مجہپر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجہپر آج کے دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکہی گا تو برائی کرنی میری تیری لیی فرمایا حضرت نی پس ملتی ہی قبر اوسپر یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہین پسلیان اوسکی یعنی در آتی ہین بعضی بعضون مین کہا ابو سعید نی اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی کہانی صورت اختلاف پسلیون کے ساتہ انگلیون اپنی کی ہین داخل کین بعضی انگلیان اندر بعضون کے فرمایا حضرت نے کہ متعین کیے جاتی ہین واسطی اوس کافر کی ستر اژدہا اگر ایک اون مین سی پہنکار مارے زمین مین تو نہ اوگائی زمین کچہہ جبتک کہ باقی ہی دنیا پس کاٹتی ہین اوسکو اور نوچتی ہین اوسکو یہانتک کہ پونہچایا جاوی اوس بندہ کو طرف حساب کے یعنی روز قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکی نہین کہ قبر باغیچہ ہی باغون جنت کی سی یا گڑہا ہی گڑہون آگ کی سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا یہ نہایت نصیحت ہی غافلون کی لیی اور یاد کرنا موت کا زندہ کرتا ہی غافل کے دل کو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نور الدین علی متقی سنا کرتی سنتی ایک تہیلی کہ لکہا ہوا تہا اوسپر لفظ موت کا اور اوسکو لٹکا دیتی مرید کی گردن مین تا کہ وہ جانتا رہی کہ موت قریب ہی

نہ دور ہیں تم کرتے آرزو اور بہت کرتے عمل اور تھے بعضے نیک بادشاہوں میں سے کہ حکم کر رکھتے تھے کسیکو اپنی امر میں یہ کہ کھڑا رہے ہمیشہ
پیچھے اونکے اور کہتا رہے الموت الموت تاکہ ہو دوا اوسکی بیماری کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی صحابہ کے لیے وجہ حکمت
حکم کرنے کی ساتھ بہت یاد کرنے موت کے ساتھ قول اپنے فانہ لم یات الخ اور میں ہون گھر کیڑون کا یعنی پس نہیں لائق ہے کہ یہ ہو بہت قصد
تمہارا بیچ استعمال لذات کے قسم کہانے کی چیزون اور پینے کی چیزونسے اسلیئے کہ انجام کار اونکا فنا ہے اور نہیں نفع دیتا اس جگہہ مگر عمل صالح پس سبب
صندوق ہے عمل کا کہا ہے بعضون نے کہ پیدا ہوتے ہیں کیڑے بدبو سے اور کہا جاتے ہیں اعضا کو پھر کہاتا ہے بعض اونکا بعض کو
یہانتک کہ باقی رہتا ہے ایک کیڑا پھر وہ بھی مرجاتا ہے بسبب بھوک کے اور مستثنی ہیں اس سے انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیے کہ فرمایا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نے شہدا کے حق میں ولا تحسبن الذین
قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علماء باعمل کہ تعبیر کیا ہے جنکو اولیا کر کے وشنائی اونکی افضل ہے شہیدون کے خون سے
اور بندہ فاسق مراد ہے اس سے فرد اکمل کہ وہ کافر ہے بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کی کہا بندہ مومن اور بسبب قول قبر کی کہ تھا تو بہت
دشمن نزدیک میرے اونمین سے کہ چلتے تھے مجھپر اور اس قبیلہ سے ہے قول اللہ تعالی کا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا اور جاری ہے
عادت کتاب وسنت کی اوپر بیان کرنے حکم فریقین کی بیچ دارین کے اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی سے واسطے پردہ پوشی اوسکے
کی ہے یا اسلیے کہ ہو درمیان خوف ورجا کی نہ واسطے ثابت کرنے ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبون کی جیسیکہ وہم کیا ہے معتزلہ نے اور سپر
اژدہا احتمال ہے اسمین تجدید کا اور تکثیر کا اور مؤید ہے دوسرے احتمال کی ایک روایت بیچ مقدمہ عذاب کافر کی قبر میں کہ مسلط
ہونگے اوسپر ایک کم سو اژدہا ۱۲ع **وَعَنْ** اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا اونہنے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑہے ہوگئے تم یعنی ظاہر ہوئے
آپ پر آثار ضعف کی پہلے پہونچنے بڑی عمر کی فرمایا بوڑہا کر دیا مجکو سورہ ہود نے اور بہنون اوسکی نے نقل کی یہ ترمذی نے **ف**
یعنے جو سورتیں مانند اسکی ہیں کہ جن میں ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہے لیں اونکے مضمون سے غم ہوتا ہے مجکو امت کیطرف سے
کہ دیکھیے کیا حال ہو اونکا اور اس غم کی مارے یہ حال ہو گیا ہے میرا ۱۲ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ
قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلٰتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑہے ہو گئے آپ فرمایا بوڑہا کر دیا مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون
اور اذا الشمس کورت نے یعنی اور مانند انکی نے کہ جن میں ذکر قیامت کا اور احوال اوسکی کا ہے نقل کیے یہ ترمذی نے **وَذُكِرَ**
حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب جہاد کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ
الشَّعَرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ وہ باریک تر ہیں بیچ آنکھون تمہاری کی بال سے یعنی ہیں وہ بڑے نفس الامر میں اور
تم چھوٹا اور حقیر جانتے ہو اونکو اور گنتے ہو مکروہات سے اور اونکی کرنے سے نہیں ڈرتے تھے ہم گنتے تھے اونکو آنحضرت کی زمانے میں
موبقات سے یعنی ہلاک کرنیوالون میں سے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف تحقیق اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کہاوے بدن انبیا کے ۱۲ سلہ مت گمان کرو ان لوگون کو کہ مارے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنے کے ۱۲

قَالَ يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ دور رکھہ اپنے تئین اون گناہون سے کہ حقیر اور چہوٹا جانا جاتا ہی اونکو اسلیے کہ اون گناہون کی لیے خدای تعالی کی طرف سے ایک طالب ہے نقل کیے یہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی ایک طرح کا عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی اوسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرنا نہین پہیر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کے لیے ہی یعنی طالبا عظیما پس نہین لائق ہے کہ غافل رہے اسلیے کہ اکثر سہل جانتے ہین کرنے والی اونکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہ توبہ کی اور نہ التفات کرتے ہین اونکی طرف ساتہ ڈرنے کی اور غافل ہین اس سے کہ نہین ہے صغیرہ ساتہ اصرار کی اور ہر صغیرہ بنسبت عظمت اور کبریای اللہ تعالی کے کبیرہ ہی اور تہوڑا سا ہی اوسمین سی بہت ہی اور اسی لیے کبہی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پہ جیسے کہ مستفاد ہوتا ہی قول اللہ سی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اوپر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم پس معنی اسکی یہ ہین کہ دور کرینگے ہم تم سے صغیرہ گناہ تمہارے بسبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرط بچنی تمہاری کی کبائر سے نہ بمجرد بچنی کی کبائر سے جیسا کہ معتزلہ کہتے ہین واللہ اعلم اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنی تئین چہوٹی گناہون سے اسلیے کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالہ کی اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہانتک کہ پکائی اونہون نی روٹی اپنی اور بلا شبہ حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی کرنیوالی کو ہلاک کر دیتا ہے وہ اوسکو نقل کی یہ احمد وطبرانی نی ع **وَعَنْ** أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ أَنَّ إِسْلَامَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ قَالَ أَبِي لَكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سے کہ بڑی تابعین مین سی ہین کہا کہ کہا واسطی میری عبد اللہ بن عمر نی کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نی واسطی باپ تیری کی کہا ابو بردہ نی کہ کہا مین نے نہین جانتا مین کہا عبد اللہ نی پس تحقیق باپ میری نی کہا واسطی باپ تیری کی یعنی ابی موسی کے ای ابی موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتہ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتہ بعثت اونکی کی اور ہجرت ہماری ساتہ اونکے اور جہاد ہمارا ساتہ اونکی اور عمل ہماری یعنی نماز اور روزی اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی ساری ساتہ اونکی یعنی بیچ زمانے اونکی کی ثابت اور باقی رہین واسطی ہماری اور یہ کہ جو عمل کیے اور ہمنی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاوین اور خالص ہووین ہم اون سی برابر سر بسر پس کہا باپ تیری نی واسطی باپ میری کی یون نہین ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑہی ہمنی اور روزی رکہی ہمنی اور کیے ہمنی عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور

مسلمان ہوئی ہماری ہاتہ پر یعنی بسبب ہماری بہت دمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکہتی ہین اکی یعنی ثواب چیزون کی کہ کی تہی تا زیادہ
اوپر پہلی اسلام و ہجرت وغیرہ کی کہا باپ میرے نے یعنی حضرت عمر رضی لیکن مین قسم ہے اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکی ہاتہ
مین ہے البتہ دوست کہتا ہون یہ کہ وہ عمل کہ ساتہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیی ہین مین نی ثابت اور باقی رہین واسطی
ہماری اور یہ جو کچہ کہ کیا ہی ہمنی بعد انحضرت کی نجات پاوین اون سی برابر سر بسر پس کہا مین نے ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہاری
قسم خدا کی تہی بہتر باپ میری سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پونچی اور نہ ضرر اوسکا ہمپر پڑی
اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہو باری سبب عذاب کا بہی نہو سہ طاعت ناقص ما موجب غفران نشود
ارضیم کہ بد علت عصیان نشود و او راگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیی ہمنی اور گمان اوکی قبولیت کا
رکہتے ہین باقی رہین تو نہی سعادت او روہ عمل کہ بعد انحضرت کے کئی ہین ہمنے وہ خالی خرابی سی نہین اگر سر بسر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہ اس سبب سے
ہی کہ تابع اسیر متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم و عمل مین کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ صحت بنای نماز مقتدی
کی اوپر صحت نماز امام کی ہی اور اسی طرح فساد اوسکا اور نہین شک ہی بیچ وصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حالت
ملازمت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد انحضرت کی جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین آمیزش سیات سی اور فساد حالات سے
جیسیکہ خبر دی بعضی صحابہ نی وقت وفات انحضرت کی کہ ہمنی ہاتہ اپنی مٹی سی نہ جہاڑی تہی اور ہنوز مشغول دفن ہی مین تہی کہ
اپنی دلون کو برا پایا یعنی بسبب ظلمت کے کہ پیدا ہوئی چہپنے آفتاب وجود حضرت کے سے پس بڑی غنیمت ہے یہ کہ برابر سر برابر رہین طاعات
وسئیات مین اور یہ بات نسبت جلیل القدر صحابہ رض کی تہی اور جو کہ بعد اونکی ہین پس طاعات اونکی کہ بہری ہوئی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ
مین ہین اونکا کیا ٹہکانا ہی مگر یہ کہ فضل کری اللہ ساتہ رحمت و عین عنایت اپنی کی کہ لاحق کری بدکارون کو ساتہ نیکوکارون کے
بلا کہا ہی بعضی عارفین نی کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت و حقارت کی بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کری عجب و تکبر کو اور اخیر جملہ سی
مراد یہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اتنی اعمال و فضائل کی مقام خوف و دہشت مین ہی تو بہتر ہوا میری باپ سے اور مقام اوسکا اعلی ہوگا
یا مراد یہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہی میری باپ سے یہ کچہہ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کار نازک ہی ۱۲ ع ح
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنی ربی بتسع خشیة الله فی السر والعلانیة
وكلمة العدل فی الغضب والرضا والقصد فی الفقر والغنا وان اصل من قطعنی واعطی من حرمنی واعفو
عمن ظلمنی وان یکون صمتی فكرا ونطقی ذكرا ونظری عبرة وامر بالعرف وقیل بالمعروف رواه رزین
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا مجکو رب میری نی ساتہ نو چیزون کی ایک تو
ڈرنا اللہ سی پوشیدہ اور ظاہر مین یعنی بیچ دل او رجسم کی یا خلوت و جلوت مین اور دوسری بات راست و درست کہنی کہ حد اعتدال سی
تجاوز نکری بیچ حالت غصہ اور رضا کی یعنی آدمی راضی ہوتا ہی کسی سی تو تعریف کرتا ہی اوسکی اور اچہا کہتا ہی اوسکو اور عیب
اوسکا ڈہانکتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اسکی کرتا ہی چاہیی کہ دونون حال مین یکسان رہے اور تیسری میانہ روی بیچ
فقر و غنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہی کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو
یعنے فقر مین غصہ و جزع فزع نکری اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کری اور چوتہی یہ کہ ملائی رکہون مین یعنی سلوک

کرون اوسی کہ کاٹی مجہسے یعنے اگر کوئی ناتے توڑے مجہسے اور قطع رحم کرے تو مین اوس سی ملاپ کرون اور جو کوئی محروم رکھی مجہکو دیوے مین اوسکو اور جو کوئی ظلم کرے معاف کرون اوسکو یعنے باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوس سی کہ ظلم کری ہی پانچوین یہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکہی مجکو اور چہٹی یہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوس سی کہ ظلم کری مجہپر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ ہون تو فکر کرون بیچ اسمار اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالی کی آٹہوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدای تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اوسکی سی اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت اور ہوشیاری کی کرون نہ ساتہ جہل و غفلت کی اور حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتہ نیکی کی اور روایت کیا گیا ہی ساتہ عرف کے نقل کے یہ رزین نی **ف** یعنی ایک روایت مین بجای بالعرف بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایکسے ہین یعنی اچہی بات کی اور نہی عن المنکر نہ کر کی سلبی کلام بالمعروف دونونکو شامل ہے اچہی بات کرنیکو اور بری بات کے کرنیکو اور خصلت زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ سی کہ جامع ہے تمام بہلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خلق وحق کی کہ بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کی ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلی اوسکی آنکہون سی آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکہی کی یعنے تہوڑا سا بسبب خوف خدا کی پہر پہونچی آنسو اوسکی اچہی منہ پر مگر کہ حرام کری گا اوسکو اللہ آگ پر

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

باب ہے بیچ بیان تغیر و تبدیل لوگون کی **ف** تغیر کی معنی ہین ایک حال سی دوسرے حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اس حالت سی کہ زمانہ نبوت مین تہی لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور متبع تہی حق کی اور بیرغبت تہی دنیا سی اور مغرور نتہے زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ اور نورانیت دل اور صفای باطن رکہتی تہی اور اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پاوی تو اے مخاطب اون مین ایک قابل سواری نقل کے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہ اوٹہانی پر اور حرف تا اسمین مبالغہ کے لیے ہی اور معنی یہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت سے ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسیطرح جیسی آدمی بہت ہین لیکن کام کی آدمی کہ قابل صحبت نبی کی ہون اور حق صحبت بجا لاوین اور مددگار ہون خیر پر انکی درمیان مین بہت کم ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد انسے آدمی اخیر زمانہ کی ہین کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک ہین امت کی پیدا ہون گی اور حق یہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال کہتا ہی کہ مسلمان کامل اوس زمانہ مین بہی کم ہون حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتہ تمام صفات پسندیدہ کی تمام زمانون مین کم تہی اور اخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بہلائی ان تین قرنون کی بہ نسبت اونکی کہ بعد اونکی آئی باقی ہی باعتبار کثرت و قلت کی اور ذکر کرنا سو کا واسطی تکثیر کی ہی نہ واسطی تحدید کی ہیں اور ہوے عالم با عمل مخلص کا قحط کیا گیا ہی

ہی چنانچہ اسیلیے بعضی ارباب رجال کہتی ہین کہ یہ زمانہ قحط الرجال کاہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلی مسجد سی اور دیکھا اونہون نی
بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی اور باہر اوسکی ہیں کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص اونمین تہوڑی ہین اور حق سبحانہ تعالی نے
آگاہ کیا اس معنی پر کئی آیتون مین ایک اون مین سی یہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ہم
وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا
بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ اور
روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ پیروی کروگی تم طریقون اور عادتون اون لوگون
کی کہ پہلی تم سے تہے بالشت ساتہ بالشت کی اور ہاتہ ساتہ ہاتہ کی مراد ہی اس سی موافقت و مطابقت یعنی متابعت اگلون کے
ہر ہر چیز سب کامون مین یہانتک کہ اگر بیٹہے ہونگے وہ سوراخ گوہ کی مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم اونکے
عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ کہ پہلی ہم سے تہی اور متابعت کرینگی ہم اونکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نے اگر وہ یہود
و نصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری سے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سنن ساتہ
پیش سین کے جمع سنت کی ہی یعنی طریقہ کی نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اونہون نی اپنی دلون سے
بعد انبیاء اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضے نسخون مین سنن ساتہ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ اونکا **وعن**
مرداس الاسلمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذہب الصالحون الاول فالاول ویبقی حفالۃ کحفالۃ
الشعیر او التمر لا یبالیہم اللہ بالۃ رواہ البخاری اور روایت ہی مرداس اسلمی سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جاتی رہین گی یعنی مرتی جاوین گی نیک بخت اول پہ اول یعنی ایک بعد دوسری کی اور ہر ایک کو اول کہا اسلیے کہ جب اول
گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کی اور باقی رہین گے بد اور تباہ کار اور نابکار مانند بہوسی جو کی یا کہجور کی نہین پروا کریگا
اونکی اللہ پروا کرنا یعنی کچہ قدر و اعتبار نہین کرے گا اونکی نقل کی یہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتہم ابناء الملوک
ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی
ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت چلی گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرین گی اونکے
بیٹے بادشاہون کی کہ بیٹی فارس و روم کی ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرینگی اور اولاد فارس و روم کو بندی کرین گی اور
خدمت کو کہین گی اور بادشاہ اور امرا اونکی آن کر چاکر ہونگے اور خدمت کرینگے مسلط کری گا اللہ تعالی امت کی بدون کو
اونکی نیکون پر نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہ حدیث دلیلون نبوت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی اسلیے کہ خبر دی حضرت نی غیب کے اور یہ خبر حضرت کی موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس
اور روم کی فتح کیے اور لیے مال اونکی اور بندی مین پکڑی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اون سی اور دولت قوی ہوئی مسلط کیا
پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنے والون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا اونہون نی جو کچہ کیا اور
لفظ مطیطاء ساتہ پیش میم کے اور زبر طا کی ممدود و مقصور اتراتی ہوئی اور ہاتہ لٹکتی ہوئی چلنا اور مط کہینچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سی

اور طیبار میں بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کی اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوٰۃ کی اور حواشی اور شروح اوسکی کی ساتھ ایک ہی کی درمیان ط
کی ہی یہ دوسری بعد از دوسری طا کی نہین ہی اور بیچ مجمع البحار کے اور بعضے حواشی کتاب کی بھی لکھا ہی کہ نزدیک بعض کے
ساتھ حذف ی کی بعد از طا دوسری کی روایت ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساتھ اثبات ی کی بعد از طا دوسری کی بھی سب
بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ۲ ع وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا
اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطانکو
اور مار وگی تم ایک دوسری کو ساتھ تلوارون اپنی کی اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بدکار
تمہاری یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتھ آویگی اور کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ قدرت بدون اور فاسقون کی پڑیگا نقل
کی یہ ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ
بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگونکا دنیا مین ساتھ کثرت مال کے
اور منصب اور اجرای حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نرکہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ
مین وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ
اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ
لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی محمد بن کعب
قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا علی ابن ابیطالب سے کہ کہا علی رضی نی تحقیق تہی ہم بیٹھی ہوئی ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین ایس آئی ہمپر مصعب بیٹی عمیر کی اس حال مین کہ نہ تہی اونکی بدن پر مگر چادر
اونکی پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑی چمڑی کی ایس جب دیکہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روئی بسبب اس امر کی کہ تہی یعنی
پہلی اس وقت کے بیچ نعمتون کے اور بسبب دیکہنی اس حال کی کہ اوسمین ہی آج یعنی فقر وخستہ حالی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یعنی بطریق تعجب اور تحسر کی کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت کہ صبح کو نکلیگا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑی کی اور شام کو نکلیگا
بیچ ایک جوڑی کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہاری کہ اول وقت ایک لباس پہنیگا اور آخر روز
دوسرا بسبب نہایت تنعم کی اور کہا جاویگا آگی اوسکے ایک پیالہ بڑا کہانی کا اور اوٹہایا جائیگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان
متنعمین کے ہی اور یہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح بطرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری کے اور ڈہانکوگی تم اپنی گہرونکو
یعنے اپنی دیوارون پر دیوار گیریان لگاؤگی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈہانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف

بیچ لباس و طعام اور مسکن کے پس کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اوس دن کہ یہ حال رکہتے ہونگے بہتر ہونگے اس حال سے کہ آج رکہتے ہیں اسلیے کہ فارغ ہونگے ہم کسب معیشت سے اور تردد رزق سے واسطے عبادت کے اور کفایت کیے جاوینگے ہم محنت سے یعنے لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرینگے اور ہم فراغت سے بندگی کرینگے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ یون نہین ہے کہ اوس روز مین بہتر ہوگے بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو بہ نسبت اوس دن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع مین حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرتؐ کے پاس آئے اس حال مین کہ تسمہ بکری کی کہال کا اپنی کمر کو باندہا تہا پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کے کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اوسکا اور تحقیق دیکہا ہے مین نے اسکی مان اور باپ کو کہ کہلاتے تہے اوسکو خوشترین طعامون کا اور دیکہا ہے مین نے اسپر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو خریدا تہا اوسکو پس پہونچایا محبت خدا اور رسول خدا کی نے اس حال کو کہ دیکہتے ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلا اور فضلای صحابہ سے ہجرت کر کے مکے سے آئے آنحضرتؐ کے پاس اور تہے جاہلیت مین متنعم ترین لوگون کے طعام و لباس مین اور جب مسلمان ہوئے سب کچہہ چہوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئے اُحد مین اور وقت شہادت کے یہ چالیس برس کے تہے یا کچہہ زیادہ اور ظاہر یہ سمجہا جاتا ہے کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا بسبب رحم و شفقت کے مصعب پر کہ یہ تہے عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تہے نعمت مین اور اب یہ حال ہوا لیکن اس بات کے کچہہ منافی ہے وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرتؐ مین اور عمرؓ مین جبکہ روئے عمرؓ آنحضرتؐ کو دیکہکر لیٹے ہوئے کہری چارپائی پہ اور نشان پڑا ہوا تہا چارپائی کی بان کا آنحضرتؐ کی بدن شریف پہ اور یاد کیا عمرؓ نے عیش کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرتؐ نے انکو کہ تو اس مقام مین ہے اے عمر کیا نہین راضی تو اس سے کہ اونکے لیے ہو دنیا اور ہمارے لیے ہو آخرت انتہی پس اولی یہ ہے کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرتؐ کا اس خوشی پر کیا پایا اپنی امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبے کی طرف یا محمول ہے رونا غم پر بسبب نہونے اون چیزون کے کہ مددگار ہین عبادت کے مثل لباس ضروری وغیرہ کے واسطے علما اور مؤید ہے ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آجکے دن بہتر ہو الخ اسلیے کہ جو فقیر کہ اوسکے پاس بقدر کفایت کے ہو بہتر ہے غنی سے اسلیے کہ غنی مشغول رہتا ہے دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کے لیے مثل اوسکے کہ اوسکے پاس بقدر کفایت کے ہے بسبب کثرت اشتغال کے ساتہ حاصل کرنے مال کے پس حدیث صریح دلالت کرتی ہے اوپر تفضیل فقیر صابر کی غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا بہ نسبت صحابہ کی کہ وہ اقویا ہین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر اونکے کا ضعفا مین سے اور مؤید ہے اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہے دیلمی نے فردوس مین ابن عمر سے بطریق مرفوع کی ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرة له کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہے پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کی دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقر نے فقیر کو اس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین ✤ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْھِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوس زمانہ کی لوگون مین اپنے دین پر یعنے نگاہ رکہنے امر دین اپنے کی ساتہ ترک کرنے دنیا کے مانند مٹہی مین لینے والے انگاری کی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے از راہ اسناد کے **ف** یعنی جبکہ

پکڑنا انکاری کا اور صبر کرنا اوسپر و شوار ہی ایسی ہی رکہنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اوسپر اخیر زمانہ میں مشکل ہی بسبب ظہور فسق کے اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگاروں اور موافقوں کی اوسپر ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان امراؤکم خیارکم واغنیاؤکم سمحاءکم وامورکم شوریٰ بینکم فظہر الارض خیر لکم من بطنہا واذا کان امراؤکم شرارکم واغنیاؤکم بخلاءکم وامورکم الی نساءکم فبطن الارض خیر لکم من ظہرہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کہ ہون امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہاری اور امور تمہاری آپس کے مشورے سے ہون یعنے مسلمان ایک رای پر ہون اور متفق ہون آپس مین مختلف پس پشت زمین لیئے ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیئے پیٹ زمین کے سے یعنے زندگی بہتر ہی موت سی اسلیئے کہ تم عمل کروگی ساتہ اوس چیز کی کہ کتاب و سنت مین ہی اور خوشحالی ہی اوسکی لیئے کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچہی ہون عمل اوسکی اور جبکہ ہون امیر تمہاری بد تمہاری یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور کام تمہاری سپرد ہون طرف عورتون کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیئے پشت زمین سی یعنی مرنا بہتر ہی جینی سی اوس وقت مین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** طرف عورتونکی حال آنکہ وہ ناقصات عقل و دین ہین اور وارد ہوا ہی شاوروہن و خالفوہن اور وہ مرد بہی عورتون ہی کی حکم مین ہین کہ اونکا سا حال رکہتی ہین یعنی جن پہ غالب ہی حب جاہ و مال اور نہین جانتی اوس چیز کو کہ اوس ضرر ہی دین مین اور نہین جانتی وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تہا کہ کہا جاتا اور ہوا امر تمہارا مختلف درمیان تمہاری جیسی کہ مقابل مشورہ کی ہی پس یون جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتون کی اور چلنی کی اونکی کہی پر ہوتا ہی انتہی ح **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الاکلۃ الی قصعتہا فقال قائل ومن قلۃ نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المہابۃ منکم ولیقذفن فی قلوبکم الوہن قال قائل یا رسول اللہ وما الوہن قال حب الدنیا وکراہیۃ الموت رواہ ابو داود والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریب ہین گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلاوین گی بعضے اونکی بعضون کو واسطی لڑنی اور کسر شوکت تمہارے کی جیسے کہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کہانیوالی اور بلاتی ہین بعضی اونکی بعضون کو طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہین اوس سے اور نہ مانع اور مزاحم کی جمع ہوتی اور کہاتی ہین یعنے اسی طرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرینگی تمکو اور غارت کرینگی اموال تمہاری اور اس مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ تم اونکی آگی مثل طعام کی ہو کہ نگلتے ہین اور ہلاک کرتی ہین اوسکو پس کہا کہنی والی نی یعنی صحابہ مین سی کہ یہ جمع ہونا اور غالب آنا اونکا ہمپر بسبب کے ہوگا کہ ہم کمتی ہونگی اوس دن فرمایا حضرت نی کہ یہ بسبب کمی کی نہین ہوگا بلکہ تم اوس دن بہت ہو ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہین یعنی قوت و شجاعت نہوگی تم مین اور البتہ نکال ڈالیگا اللہ تعالی تمہاری دشمنون کے سینون مین سی ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہاری دلون مین ضعف و سستی کہا کہنی والی نے یا رسول اللہ اور کیا ہی سبب پڑنے سستی کا ہماری دلون مین فرمایا کہ سبب پڑنے سستی کا دلمین محبت دنیا کی اور ناخوش رکہنا موت کا یعنی جب زندگانی دنیا کو دوست رکہوگے اور موت کو ناخوش رکہوگے نہین سکنے کی اور نہ دلاوری کرسکوگی نقل کی یہ ابوداود نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوہ مین

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی ابن عباس سے کہا نہین پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالی اونکی دلون مین خوف دشمن کا اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہی اونمین موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی یا موت علما کی اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل وزن مین اور مانند اونکی مین جیسے گز اور گنتی وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی اونسی رزق یعنی حلال یا برکت اوس رزق کی کہ اونکی ہاتہ مین ہے اور نہین حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام مین سے ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام فاسد اپنی کی مگر کہ پہیلتی ہی درمیان اونکے خونریزی یعنی یہ چیزین کہ باعث ہین خونریزی کی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہی اونپر دشمن کہ اللہ تعالی مسلط کرتا ہے اوسکو نقل کیے یہ مالک نے

بَابٌ یہ باب ہے بیچ لواحق اور تتمات پہلی باب کی **ف** اصول معتمدہ اور نسخون صحیحہ مین تو اسی طرح ہے یعنے فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمہ کی اور کہا ابن ملک نے باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنے یہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنی کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ رَبِّيْ أَمَرَنِيْ أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ أُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ إِذًا يَثْلَغُوْا رَأْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا أَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایکدن اپنے خطبے مین یعنی خطبہ معروفہ مین یا وعظ مین آگاہ ہو تحقیق رب میری نی حکم کیا مجکو یہ کہ سکہلاؤن مین تمکو وہ چیز کہ نہین جانتے تم اوسکو بعد ازان بیان کی وہ چیز ساتہ قول اپنی کی جملہ اون چیزون مین کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالی نی آج کے دن مین کہ مین اسمین ہون یہ حکم ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جو مال کہ دیا مین نے اوسکو کسی بندی کو بندون مین سی حلال ہے یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سی حرام نہین کرسکتا جیسی کہ جاہلیت مین اونٹونکو اپنی پر حرام کرتی تہی اور یہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ مین نے پیدا کیا اپنی بندون کو مائل باطل سی طرف حق کی اور تحقیق آئی بندون کی پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہین اور احتمال کہتا ہی کہ شامل ہو شیاطین انس کو بہی جیسا کہ آیا ہی فابواہ یہودانہ او ینصرانہ پس پہیرا اونکو شیاطین نے اور دور ڈالا اونکی دین سی اور حرام کی شیاطین نے اونپر وہ چیز کہ حلال کی مین نے واسطے اونکی یعنی جو کیا تہا حرام کیا حلال کو اپنی نفس پر اور حکم کیا شیاطین نے اونکو یعنی وسوسہ میں ڈالا یہ کہ شریک کرین ساتہ میری اوس چیز کو کہ نہین اتاری گئی ساتہ اوسکی دلیل کہ بسبب اوسکے غالب آوین یعنے بت کہ اونکو پوجتی ہین اور کچہ دلیل وحجت اونکی استحقاق عبادت پر نہین رکہتی اور یہ حکم ہی کہ تحقیق خدا تعالی نے

نظر کی طرف زمین والون کی یعنی اور پایا اونکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی مین پس مبغوض کہا اونکو عرب کی اور عجم اونکی کو یعنے
مبغوض کہا اونکو بسبب بدکرداری اور بداعتقادی انکی کی اور متفق ہونی انکی کی قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک پر اور سبب
کفر اونکی کی کہ قوم موسیٰ کافر ہوئی ساتھ عیسیٰ کی اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسیٰ قائل ہوئی تین خدا ہونی کی یا اسکی کہ عیسیٰ بیٹا
اللہ کی ہین وغیر ذلک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سی کہ باقی اور ثابت رہی اوپر دین و ایمان کی ساتھ موسیٰ اور عیسیٰ کی اور تحریف و تبدیل نہ کیا
دین اور کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لائی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی کہ نہین بھیجا ہی مین نے تجھکو پیغمبر کر مگر اسلیے کہ آزمایش
کرون مین تجھکو کہ کیونکر صبر کرتا ہی تو اوپر ایذا دینی قوم اپنی کی تجھکو اور آزمایش کرون مین ساتھ تیری یعنی تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتی ہین
تجھپر یا کفر کرتی ہین اور بھیجی مین نی تجھپر ایک کتاب کہ نہین دہوتا اور نہین مٹتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکھی کو پانی سی دہوئی تو
مٹ جاتا ہی یہ ویسا نہین بلکہ محفوظ ہی زوال و نسخ سی یعنی قیامت تک وہ نہین محفوظ ہی اور احکام اسکی باقی اور ہمیشہ جاری ہین
پڑھتا ہی تو اوسکو سوتی اور جاگتی ہین اور تحقیق اللہ تعالیٰ نی حکم کیا تجھکو کہ جلاؤن مین قریش کو یعنی ہلاک کرون مین اونکی کفار کو ایسا
کہ نابود ہون اور کچھ اثر نرہی اونکا پس کہا مین نی ای پروردگار میری اوسوقت کچلین گے سر میرا پس کردین گے میری سر کو مانند روٹی کے
یعنے کردین گی اوسکو بسبب کچلنی کی چوڑا مانند روٹی کی مقصود یہ کہ ہین وہ ایسی کیونکر عہدہ برا ہون گا اور اوپر غالب آوینگا لشکر میرا کم ہی
اور یہ بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکی وطن سی اور پریشان کر اونکو جیسیکہ نکالا اونہون نی تجھکو اور جہاد کر اوپر مہیا کرین گی ہم
اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشین گی اور غالب کرینگی تجھکو اوپر اور خرچ کر اپنی لشکر کی لوگون پر اموال اور اگر نہ رکھتا ہوگا تو مال تو ہم
دینگی اور بہم پونہچادین گی اوسکو تیری لیی اور بھیج اوپر لشکر بھیجین گی ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچ ہزار فرشتی واسطے
مدد لشکر اسلام کی بھیجی اور مشرک اوسدن ہزار تھی اور مسلمان تین سو اور لڑ ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمانبرداری کی ہی اونہون نی تیری اور
ایمان لائی ہین تجھپر ساتھ اون لوگون کی کہ سرکشی کی ہی تجھسے اور فرمانبرداری نہین کی ہی تیری اور کافر ہین نقل کی یہ مسلم نے

ف مائل باطل سی الخ یعنی مستعد قبول حق و طاعت کی اشارہ ہی فطرت اسلام کیطرف کہ آیا ہی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام
نہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہی کہ روز میثاق کی کہا سبہون نی بلی اقرار ربوبیت پروردگار تعالیٰ کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک و
اختلاف کیا او سوتی اور جاگتی مین یعنی تجھکو ملکہ ہو گیا ہی ایسا کہ حاضر رہتا ہی قرآن تیری ذہن مین اور ملتفت رہتا ہی طرف
اوسکی نفس تیرا اغلب احوال مین پس نہین غافل ہوتا اوس سے سوتی اور جاگتی چنانچہ کہا جاتا ہی اوسکو کہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر ہی
اوسکا کہ کرتا ہی اوسکو سوتی مین کذا ذکرہ الطیبی خلاصہ یہ کہ قرآن تمہاری دل مین ہی حالت سوتی مین اور مین کہتا ہون کہ یہ نسبت
قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہین اسلیی کہ حضرت کی آنکھین سوتی تہین اور دل نہین سوتا تھا اور بہت لوگ دیکھی گئی ہین کہ پڑھتے
تھی و سوتی مین اور عجب تر اس سی یہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ رح سی دور قرآن کا کیا کرتا تھا دس آیتون کا وقت سحر کی جب شیخ
کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا ورد پڑھنی کا پس جب دس آیتین اوسنی تمام کین تو اوسنی قبر
سی آواز اپنی شیخ کی سنی کہ اونہون نی بہی پڑھین دس آیتین اور چپ رہی اسی طرح حال رہا ایک مدت تک یہانتک کہ بیان کیا مرید نے
یہ ماجرا کسی اپنی یار سی پس موقوف ہوئی یہ بات ✦ ح ع **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک
الاقربین فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی

اجتمعوا فقال ارأيتكم لو اخبرتكم ان خيلا بالوادي تريد ان تغير عليكم اكنتم مصدقي قالوا نعم
ما جربنا عليك الا صدقا قال فاني نذير لكم بين يدي عذاب شديد فقال ابو لهب تبا لك سائر
اليوم الهذا جمعتنا فنزلت تبت يدا ابي لهب وتب متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہی جبکہ اوتری
آیت ڈرا اپنی کنبی والی نزدیکیونکو چڑہی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا ای ولاد فہر کی ای اولاد
عدی کی واسطی فرقون قریش کی یہان تک کہ جمع ہوئی یعنی فرقی قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہ کہ ایک
لشکر اوترا ہی بیچ جنگل کے ارادہ رکھتا ہی کہ غارت کری تمپر آیا سچا جانو گی تم مجھکو کہا اونہونے ہان اسلیی کہ نہین تجربہ کیا ہمنی تمہ
مگر سچ کا اور نہین تجربہ کیا ہمنی تم سے سوای سچ کی فرمایا آنحضرت نے پس اگر سچا جانتی ہو مجھکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون
تمکو پہلی اوترنی عذاب سخت کی سی یعنی اگر ایمان نہ لاوگی تمپر تو اوتری گا تمپر عذاب سخت پس کہا ابو لہب نے کہ چچا آنحضرت کا تہا عبد العزی
تمام ہلاکت اور زیان ہو تمکو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کی لیی اکٹھا کیا تہا تو نی ہمکو پس اوتری یہ سورہ ہلاک اور زیان کار ہو جیو دونو
ہاتہ ابی لہب کے اور ہلاک ہو جیو بلکہ ہلاک ہی ہوئی بالفعل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بطن بیٹا اور گروہ کم قبیلہ سی قریش قبیلہ ہے
باپ انکا نضر بن کنانہ اور جمع اسکی بطون و افخاذ ہین حاصل یہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہے اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کے
اور کبھی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اوسکا واسطی بعض کی چنانچہ اسلیی بنی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہی قریش سی اوسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہہ معروف
ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس سے وادی کہ مشہور ہی ساتہ وادی فاطمہ کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوئی بالفعل سبب گستاخی
کی کہ ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اور مراد ہاتہونکی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا ذات اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا
بایدیکم الی التہلکہ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد دونون ہاتہون سی دنیا اور آخرت اوسکی ہی کہ دونون جہان
اوسکی ہلاک اور زیان کار ہوئی اور بعضون نی کہا کہ ہاتہون کو خاص اسلیی ذکر کیا کہ جب آنحضرت نی ابو لہب کو ڈرایا تو ابو لہب نے پتہر اوٹہایا
تا آنحضرت پر پہینکے وفي رواية نادى يا بني عبد مناف انما مثلي ومثلكم كمثل رجل رأى العدو فانطلق
يربأ اهله فخشي ان يسبقوه فجعل يهتف يا صباحاه اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا ای
بیٹون عبد مناف کی نہین ہے حال مرا و قصہ عجیب میرا اور تمہارا مگر مانند حال او قصہ ایک شخص کے کہ دیکہا لشکر دشمن کا پس گیا وہ
شخص تا نگہبانی اور دیدبانی کری اپنی قوم کی اور بچاوی اونکو غدر و غارت دشمن کی سی پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہی تا آواز
اوسکی سنین پس ڈرا وہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اسکی کہ پہنچی یہ طرف اونکی پس شروع
کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف** عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا او لفظ یا صباحاہ ساتہ جزمہ کی ایک
کلمہ ہے واسطی ڈرانی کی ایک امر دہشتناک سی کہتی ہین اور اصل اسکی یہ ہی اکثر غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہین
صبح کو تا اوس سی آگاہ ہون اور معنی یہ ہین کہ ای قوم مجہو غارت کرنی سی ساتہ پہلی جانی کی پہلی آنی دشمن کی پس گویا کہ آنحضرت نے
فرمایا بچو اللہ کی عذاب سی ساتہ ایمان لانی کی پہلی اوترنی عذاب کی ت ع **وعن** ابي هريرة قال لما نزلت وانذر عشيرتك
الاقربين دعا النبي صلى الله عليه وسلم قريشا فاجتمعوا فعم وخص فقال يا بني كعب بن لوي انقذوا انفسكم
من النار يا بني مرة بن كعب انقذوا انفسكم من النار يا بني عبد شمس انقذوا انفسكم من النار يا بني عبد مناف

اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ
وَيَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اونی اتنی یہ حدیث ساتہ اور الفاظ کی بہی آئی ہی ابوہریرہ سی کہ جب یہ آیت اتری کہ ڈرا تو اپنی کنبہ کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قریش کو پس جمع ہوی پس تعمیم کی آنحضرت نی پکارنی مین اور تخصیص کی یعنی پکارا اونکو ساتہ نام جد بعید اونکی کی کہ سبکو عام وشامل ہو اور ساتہ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتہ بعض کے پہر بیان کی راوی نی کیفیت عموم وخصوص کی کہ پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اوسکی آگ دوزخ سے نجات پاؤ ای اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ کی سی ای اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ سی ای اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد عبد المطلب کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سی سلیی کہ مین مالک نہین ہون تمہاری لیی عذاب خدا سی کسی چیز کا سوا اسکی کہ واسطی تمہاری مجہپر حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتہ تری اوسکی کی اور ساتہ پانی صلہ اور احسان کے بجہاتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اونکی کو نقل کے یہ مسلم نی **ف** لوئی ساتہ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبہی بدل کیا جاتا ہی ہمزہ واو سی اور ساتہ تی مشددہ کی نام اونکی جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتہ پیش میم کی اور تشدید رے کی باپ ہے قبیلہ کا قریش مین سی اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور باپ اوسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین فرق اسکا نیچے واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اور مین چچا آنحضرت کی اور بیٹی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس حد کو پہنچایا کہ اولاد شریف کو بہی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدہ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اونپر حرام ہوئی اونکو بہی داخل اس ڈرانی کی کیا اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی مین نہین قادر اسپر کہ دفع کرون تم سی اللہ کی عذاب مین سی کچہہ بہی اگر ارادہ کری اللہ عذاب دینا تمہارا اور یہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی اس آیت سی قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بلکہ فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ اور ساتہ تری اوسکی کی یعنی ساتہ صلہ اوسکی کی اور ساتہ احسان کرنی کی اون سی اور حاصل اوسکا یہ کہ مین قرابتیون سی احسان کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اون سی دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکہا ہی کہ بلال جمع بلل کے ہی معنی تری کی اور عرب اطلاق کرتی ہین تری کو سلوک اور احسان کرنی پر جیسیکہ اطلاق کرتی ہین یبس کو قطع کرنی پر اسلیی کہ جب اونہون نی دیکہا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتہ تری کی اور حاصل ہوتا ہی اون مین تفرق ساتہ یبس کے استعارہ کیا اونہون نی بلل کو واسطی معنی وصل کی اور یبس کو واسطی معنی قطع کرنیکی اور اس حدیث مین نہایت ڈرانا اور مبالغہ ہی اور مین ان والا فضیلت ان مذکورین مین سی اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت آنسرور کی گنہگاران امت کے لیی چہ جا اقربا حضرت کے لیے حدیثون صحیح سی ثابت ہی اور باوجود اسکی خوف اوسکی بی پروائی کا باقی ہی اور یہ مقام مقتضی تہا اس حال کا اور یہ بہی سکتا ہی کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اسکی وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانی کا پس بجا لائی اوسکو ع ح

وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہ بخاری اور مسلم نے اوسکو روایت کیا ہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے ای گروہ قریش کی خریدو اپنی جانون کو
یعنی خلاص کرو انکو آگ سی ساتھ ایمان کی اور ترک کرنی کفران نعمت کی اور ساتھ طاعت اور فرمانبرداری کی نہین دفع کرسکتا مین تمسے
عذاب اسد سی کچھہ ای اولاد عبد مناف کی نہین دور کرسکتا مین تمسی اسد کی عذاب سے کچھہ ای عباس بیٹے عبد المطلب کے نہین کرسکتا مین
تم سی عذاب اسد سی کچھہ ای صفیہ پھپی رسول اسد کی نہین دور کرسکتا مین تجھسی اسد کا عذاب کچھہ ای فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھسی جو چاہے میری مال
مین سے نہین دور کرسکتا مین تجھسے اسد کا عذاب کچھہ **ف** اہمین بعضی کلام کرتی ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان تھا خصوصا مکہ مین کہ فرمایا کہ مانگ
میری مال مین سے یہ بات کچھہ نہین کرتی ہے اوسکو آیت وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى یعنی اور پایا تجھکو محتاج پس غنی کردیا تجھکو یعنی ساتھ مال خدیجہ کی بسبب
قول مفسرین کی اور دوسرا اسکی اطلاق مال کا تھوڑی اور بہت دونون پر ہوتا ہی پس کہان سی معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل مال نہتا اور
باوجود اسکی یہ عبارت وجود مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچھہ مال میری ملک مین ہو کا طلب کرنا لیکن نجات آخرت
میری ملک مین نہین ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتِيْ هٰذِهٖ أُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ
وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے امت میری یہ امت
یعنے اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہے یعنی اوپر رحمت حق زیادہ ہی نسبت اور امتون کی بسبب نبی اونکی کے رحمۃ للعالمین ہین نہین
عذاب آخرت مین عذاب اوسکا دنیا مین فتنی اور زلزلی اور قتل ہے نقل کیے ابو داود نی **ف** یعنی ناحق اور نہین اوپر عذاب یعنی شدید بلکہ
عذاب اونکا یہ ہی کہ سزا اونکی اعمال کی دنیا مین ساتھ محنتون اور امراض کی اور طرح بطرح کی بلاؤن کی ہوتی ہی جیسیکہ مراد ہی یہ قول
اسد تعالی کی مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ کہ اوپر گذر چکا ہی ذکر اوسکا واسد اعلم اور مؤید ہی اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے
کہا کہ یہ حدیث خاص ہے اوس جماعت کے حق مین کہ نہین کرتی کبیرہ اور ممکن ہے یہ کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ
ہین اور کہا مظہری کہ یہ حدیث مشکل ہے اسلیے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہین پا جاوے گا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ
کرتا ہو یا اور کچھہ یا اسد کچھہ نہین بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوی کہ مراد امت سے یہان وہ ہی کہ پیروی کری حضرت کی جیسیکہ اور فرمانبرداری کری
اسد تعالی کی اور باز رہے اوس چیز سی کہ منع کیا ہی اوس سے **ع** زلزلی اور حادثہ زمانی کی کہ اونکو پہونچتی ہین اور موجب کفارہ گناہون
اور باعث رفع درجات اونکی کی ہوتی ہین اور کشت وخون کہ اونکی درمیان مین واقع ہوتا ہی اگر کافر اور مبتدعون کی ہاتہ سی ہی
تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانون مین ہی تو بس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کی ہی تو دونون جانبین سلامتی پر ہین
اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضی علما نی کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ مغفور کیسی ہے
تا برزخ مین خالص کرکر گناہون سی اونکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگی اور وہان عذاب نہ دیکھین گی **وَعَنْ** أَبِيْ عُبَيْدَةَ وَمُعَاذِ
بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَّرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَّرَحْمَةً
ثُمَّ مُلْكًا عَضُوْضًا ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَّعُتُوًّا وَّفَسَادًا فِي الْأَرْضِ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ وَيُرْزَقُوْنَ
عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین

اور یہ ساتھ ... ... ساتھ ہین کی آیت دلالت کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت
اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت ... ... ثابت کی تہا پہر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پہر ہوگا بادشاہت
گزندہ پہر ہونی والا ہی بیچ کار تکبر اور قہر اور حد سی گزرنا اور فساد بڑہتا ہی زمین مین حلال جانینگے یہ ریشمی کپڑون کو اور استعمال
کرینگی اونکو مانند حلال کی اور حلال جانینگے عورتون کی شرمگاہون کو اور شرابون کو یعنی اقسام شرابون کو روزی دیجاویگی
باوجود ان کامون کی اور مدد دیجاوینگی اونپر کفار پر اور باغی مخالفون پر اور ہلاک نہین کیے جاوینگی اگرچہ مستحق اوسکی ہونگے
بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کی ... کی لیے اور شاید کہ اللہ تعالی کو اونمین کچہ حکمت ہو مثل انتظام خلائق کی اور درستی بعضی
احکام دین کے اونسی اگرچہ خود فاسق ہون یہانتک کہ ملاقات کرین گی اللہ تعالی سی روز جزا کی نقل کیے یہ بیہقی نی شعب الایمان
مین **ف** لفظ بدا ساتھ الف کی ہی یعنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ مین ساتھ ہمزہ کی ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر
زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی ہوا زمانہ خلفای راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نیابت آنحضرت
کی کار دین و دیانت کا انتظام رکہتا تہا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا او سمین ساڑہی انتیس برس خلفاء راشدین کی ہی اور چہ مہینی باقی
مین حضرت امام حسن پس نہین ہی نصیب معاویہ کی لیے خلافت مین اور لفظ عض کے معنے ہین کاٹنا اور عضوض ساتھ زبر عین کے صیغہ مبالغہ کا
ہی اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتھ پیش عین کی جمع عض کے ساتھ زیر عین کی بمعنی خبیث شریر کی یعنی ہونگے
ایسی بادشاہ کہ ظلم کرینگی لوگون پر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہ بہی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسی ہونگی اسلیے کہ نادر پر حکم نہین النادر
کالمعدوم پس نہین اشکال لازم آویگا اسپر کہ تہی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہاجاتا تہا اونکو عمر ثانی اور قصایا اونکی
مشہور ہین اور فساد ہین ہین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیرہ وکب بری چیزین اور یہ حالت ہمیشہ رہی جیسیکہ دیکہی جاتی ہی
ان ایام مین باین حیثیت کہ ٹہہری خلافت ظالمون کی ہاتہ مین بطریق تسلط اور غلبہ کی بغیر رعایت شروط امامت کی پہر ظلم
و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اونپر ساتہ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دی مناصب نالائقون کو اور نہ التفات کیا
طرف علمای عاملین اور اولیای صالحین کے پہر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نے ترک کیا ہی جہاد ساتہ مشرکین کے اور متوجہ ہوئی
طرف قتال مسلمانون کی واسطی لینی شہرون کی اور دفع کرنی فساد کی چنانچہ اسلیے کہا ہی ہماری بعضی علماء نے کہ جو کوئی کہے
کہی ہماری زمانی کی سلطان کو عادل پس وہ کافر ہی غرض کہ فساد دن بدن بڑہتا ہی گیا حتی کہ بعضی ازبکون نی قتل عام کیا باوجودیکہ
شہرمین اولیاء اور علماء اور صلحاء اور لڑکی اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندہی بہی تہی کہ جو مستحق قتل نتہی حالانکہ شہروالی
ملت حنفیہ سی تہی کہ جو جملہ اہل سنت وجماعت سے ہین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تہا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کی کرتی ہین اور تصریح کی
ہی ہماری علماء نی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائی جاوین اونمین ہزارون اہل حرب لیکن اون مین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو
نہین درست قتل عام اس قلعہ مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ وما لم یشاء لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل
شیء علما یاد رکہو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بحر و بر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بہی اس طرح کا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اوسکا اللہ کارساز
ہی اپنی دین کا اور مددگار ہی اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہی بہ نسبت سابق کی ع ع **وعن**
عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِيْ

يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيلَ فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول او چیز کا کہ اولٹا جاوی گا کہا زید بن یحیی راوی نی یعنی اسلام مین جیسا کہ اولٹا جاتا ہی باسن یعنی شراب ہو گی کہا گیا پس کسطرح لیجاوی گی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نی بیچ اوسکی وہ چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اوسکی ساتھ اشد و اغلظ وجوہ کی بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نی کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی بیچ مین باین طریق کہ نام رکہین گے اوسکا اور نام سوائے شراب کی پس حلال جانین گے اوسکو نقل کی یہ دارمی نی **ف** لفظ یکفا ساتھ صیغہ مجہول کے ہی معنو کفا سی بمعنے اوندہانی باسن کے تاکہ پڑی وہ چیز کہ اوسمین ہو قسم پانی وغیرہ سی اور یعنی اسلام یہ زید راوی نی بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سی ساقط ہو گیا ہی اور آنحضرت بیان کرتی تہی خمر کا پس فرمایا بیچ اثنا حدیث اپنی کی اول ما یکفا پس بیان کی اوسنی خبر محذوف ساتھ قول اپنے کی یعنی الخمر پس یہی لفظ راوی کا ہی کہ بیان کرتا ہی مراد کو کہ اول ما یکفا فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل یہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاوی گی محرمات سی اور ساقط کیجاوی گی احکام اسلام سی وقت تغیر احوال لوگون کی اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہی کہ پیوین گے اوسکو اور تاویلین کرینگے بیچ حلال کرنے اوسکی کی جیسیکہ کہا اور کہا گیا النخ اور نام رکہین گی الخ جیسے کہ نبیذ اور مثلث اور مانند اونکی کے اور واقع مین شراب ہو گی اور اس بہانہ سی پیوین گی یا بناوین گی اوسکو شہد اور چانول وغیرہ سی اور کہین گے کہ خمر نام انگور کی پانی کا ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہ انگور کی نہیں ہے پس خمر نہیں اور نہ جانین گی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکہتے ہے اور حلال جانین گے حقیقۃ پس کافر ہونگی یا وہ ظاہر کرینگی کہ ہم پیتی ہین چیز حلال پس ہونگی فاسق تمت

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ وَقُلْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ روایت ہے نعمان بن بشیر سی اوسنی نقل کی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور باقی رہی گا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہاری جبتک کہ چاہی اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالی گا نبوت کو اللہ تعالی یعنی ساتھ اوٹہا لینی نبی کی پہر ہو گی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالی گا اوسکو بہی اللہ تعالی پہر ہو گی حکومت پادشاہت گزندہ پہنچانی گا بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہی گی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی پہر اوٹہالی گا اوسکو بہی اللہ تعالی عالم سی پہر ہو گی حکومت پادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہی گی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہالی گا اوسکو اللہ تعالی پہر ہو گی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتھ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسی و مہدی علیہما السلام کا ہی پہر چپ رہے آنحضرت کہا حبیب بن سالم نی کہ اس حدیث کی راویون مین سی ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا ہے

روایت کرتاہی اوسی قتادہ وغیرہ بیچ اوسکی عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی لکہی ہیں بیچ حدیث حاشیہ کی یاد دلاتا تہا مین اونکو یہ حدیث اور کہا مین نے امید رکہتا ہون مین یہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کی گئی پیچہی پادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کے پس خوش ہوئی عمر اس بات سی اور خوش آئی اونکو اور کہتا ہی کہنی والا ساتہ دونون ضمیرون کی عمر بن عبد العزیز نقل کیے یہ احمد نے اپنی یعنی مسند میں اور بیہقی نی دلائل النبوۃ میں

کتاب الفتن

یہ کتاب ہے بیچ بیان فتنون کی **ف** فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کے جمع محنت کے بمعنی آزمایش اور خوش کرنی ایک چیز کی اور فریفتہ ہونی کی ساتہ اوسکی اور یعنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور فضیحت اور عذاب کے اور گلنی سونے اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی رای مین بہی آتا ہی اور جاننا چاہیی کہ مولف نی یہان سی آخر کتاب تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دی اور وجہ اسکی ظاہر نہین ہے خصوصًا باب فضائل و مناقب کے اونکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ وجیہ نہین رکہتا اگر کہین کہ ہم مکلف اور مبتلا ہین ساتہ اعتقاد انکی اور گرویدہ ہونی کی ساتہ انکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچہ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سے ہے واللہ اعلم بیچ

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی ہؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء قد نسیتہ فاراہ فاذکرہ کما یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا راٰہ عرفہ متفق علیہ روایت ہے حذیفہ سی کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی اون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونی والی تہی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نی کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنی بعضون نے یاد رکہا اور بعضون نے فراموش کیا کہا حذیفہ نی کہ تحقیق جانا ہی اوس قصہ کو میری ان یارون نی یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سے لیکن بعضی نہین جانتے ہین اوسکو مفصل بلکہ جو واقع ہوا ہی انکو کچہ نسیان کہ جو خواص انسان سی ہی اور مین بہی او نمین سے ہون کہ جو کچہ بہول گئی ہین جیسکہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون مین سی کہ خبر دی تہی آنحضرت نی وہ چیز کہ تحقیق بہول گیا ہون مین اوسکو پس دیکہتا ہون مین اوس چیز کو پس یاد لاتا ہون مین اوسکو جیسکہ یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا یعنی بطریق اجمال و ابہام کی جبکہ غائب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتہ تفصیل و تشخیص کے پہر جبکہ دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہی اوسکو شخص یعنے ایسی ہے ہی وہ باتین مفصل بہولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اونمین سی تو پہچان لیتا ہی کہ یہ وہی ہی جسکی حضرت نے خبر دی تہی نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عودا عودا فای قلب اشربہا نکتت فیہ نکتۃ سوداء وای قلب انکرہا نکتت فیہ نکتۃ بیضاء حتی تصیر علی قلبین ابیض مثل الصفا فلا تضرہ فتنۃ ما دامت السموات والارض والاخر اسود مربادا کالکوز مجخیا لا یعرف معروفا ولا ینکر منکرا الا ما اشرب من ہواہ رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی یعنی حذیفہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی پیش کیے جاوینگی اور کہی جاوینگی فتنے دلونپر ساتہ بوریا کی تنکی تنکی بیچ جس دل کہ ملایا گیا ساتہ اون فتنون کے نشان کیا جاوی گا بیچ اوسکی نکتہ سیاہ اور جس دل نی انکار کیا اون فتنون کا نشان کیا جاویگا اوسمین نکتہ سفید یہانتک کے ہوجاوی

انسان باعتبار پیش آنے فتنون کی اور تاثیر اور عدم تاثیر فتنون کی اونکی دلون مین یا ہونگی دل باعتبار اسکی دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کی اور نہین کوئی چیز اثر نہین کرتی یعنی ایسی ہی دل ہونگی کہ تاثیر نہین کریگا اونمین فتنہ اصلا اور تشبیہ تنہا سفیدی مین نہین ہے بلکہ سختی اور قوت بھی ملحوظ ہی اور ضرر نہین کریگا اسطرحکے دل مین کوئی فتنہ جبتک کہ باقی ہین آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکھ کا سا رنگ مانند بالش الٹی کی کہ جو کچھ اسمین ہو گر پڑے یعنی اسی طرح وہ دل نور ایمانی معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہین پہچانیگا یہ دل کار نیک و مشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مکر اوسچیز کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اوسکی محبت کا ہی قسم ہواے نفسانی سے یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکی کہ وہ اچھی یا بری نقل کیے مسلم نے ف فتنے یعنی بلائین اور محنتین اور بعضون نے کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتھ پیش عین کے اور دال مہملہ کی اور یہ مشہور تر ہی اور روایتون سے اور معنی اسکی یہ ہین کہ در آوینگی فتنے لوگون مین ایک بعد دوسرے کی جیسیکہ در آتی ہین تنکے بیچ بنی بوریے کی ایک بعد دوسرے کے یا مراد تشبیہ پیش آنی فتنونکی ہی لوگون پر ساتھ پیش آنی بوریے کی تنکون کے اوسکی بننے والی پر ایک بعد دوسرے کی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد چمٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی دلمین مانند چمٹنے اور تاثیر کرنی اوسکی کی بیچ بدن سونیوالی کی اوسپر اور دوسری ساتھ زبر عین کے اور ذال معجمہ کے اور معنی اوسکی پناہ چاہتی ہین ہم اللہ تعالی سی فتنونکی شر سی جیسیکہ اثنای کلام مین بعد ذکر کرنی کفر و معصیت کی کہتی ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ اور تیسرے زبر سی عین کی ساتھ دال مہملہ کی اور مراد عود اور تکرار پیش آنے فتنہ کی ہی پھیر بار بار اور روایت پہلی ساتھ نصب اور رفع دونون کی آئی ہی اور دوسری اور تیسری ساتھ نصب کی ہی فقط اور لفظ اشرب ساتھ صیغہ مجہول کی ہی کہا جاتا ہی اشرب قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دل مین اور فتنہ اسمین ہوگیا اور چھا گیا رنگ اوسکا دلمین جیسیکہ در آتا ہی رنگ کپڑے مین اور اشراب پینا رنگ کا کپڑے مین گویا کہ پیتا ہی وہ اوسکو اور قول حق تعالی کا وأشربوا في قلوبهم العجل بھی اسی قبیل سی ہی اور نکتہ آتا ہی معنی نشان کے کہ چھوٹی لکڑی وغیرہ کی نشے مین ہوجاتا ہی اور معنی نقطہ کی بھی آتا ہی اور بمعنے نقطہ کی اوسچیز مین کہ مخالف رنگ اوسکی کی ہو بھی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ تصیر کو ساتھ تای فوقیت کی پڑھا ہی بر تقدیریکہ ضمیر پھرتی ہی انسان کیطرف کہ مفہوم ہوتا ہے سیاق کلام سی اور بر تقدیر تے کی پھرتی قلوب کیطرف کہ مذکور ہی صریح اور لفظ مربادا ساتھ زبر میم اور جزم رے اور تشدید دال کی سیاہ اور خاکستر رنگ ساتھ پیش رے کی خاکستر گونی اور مربادا خاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین مربادا ساتھ ہمزہ مکسورہ کی بعد ب کی بھی آیا ہی ع ح **وعنہ**

قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اونہی

حذیفہ سی کہ کہا بیان کین ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حدیثین یعنی بیچ امر امانت کے اور حادثہ کی بیچ زمانہ فتنہ کی دیکھی مینی ایک اونمین سے یعنے وہ اوترنا امانت کا ہی کہ واقع ہوچکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصداق اوسکا بھی واقع ہو ف یعنی وہ اوٹھہ جانا امانت کا ہی مراد امانت سے یا تو معنی مشہور اوسکی ہین کہ خیانت نکرنا ہی لوگون کی حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیت کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ اور اصل سب کی ایمان ہی جیسیکہ اشارت کی آخر حدیث مین ما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اوس جملہ مین فلا یکاد احد یؤدی الامانۃ وہ بھی معنی ہی اسپر فرماتی ہین کہ حق سبحانہ نی ایمان و امانت مومنون کی دلون کی اندر پیدا کی اور ثابت کی ہی **تم** حدیث کی ہمکو کہ تحقیق امانت یعنی

اس سے ظاہر ہوئی ... دو حدیثیں ... کہا نووی نے ... اول حدیث ان الامانۃ نزلت ... دوسری حدیث ...

ایمان اترا لوگون کے دلون کی جڑ مین **ف** یعنی اول ایمان اترا لوگون کی لوح پر اور اترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل نیک کا کتاب اور سنت پر جیسیکہ فرمایا **ترجمہ** پہر جانا لیعنے ساتہ نور ایمان کے قرآن سے **ف** یعنی احکام اوسکے جن کا حرام ہون یا مباح کہ نکالی گئی کتاب اللہ سے **ترجمہ** پہر جانا سنت سے **ف** کہ بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اوسکا حق جل وعلا سے سابق ہی اوپر اوتارنی کتاب کے اور بہیجنے رسولون کے جسکو سابق عنایت وہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب وسنت سے بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلی رتبہ ایمان کا ہی باوجود اوتارنی اور ثابت کرنی اوسکی کی دلون مین ساتہ کتاب وسنت کے بہی اسکو مؤید اور مؤکد کیا ہی اور حدیث دال ہی کہ حذیفہ نی اسکو صحابہ رسول مین بیچ عصر اور حضور آنحضرت کی دیکہا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اوٹہہ جانے اور کم ہونی امانت کے کہ بعد زمانی آنحضرت کے ہوگی جیسیکہ کہا **ترجمہ** اور حدیث کہے جسمے اوٹہنی امانت کی ہی **ف** یعنی اوٹہہ جانی ثمرہ ایمان کی ہی اور ناقص ہو جانے اوسکی سے کہ یہہ ہوگا بعد عصر حضرت کے صحابہ کے عصر مین **ترجمہ** فرمایا حضرت نے یعنے بیچ بیان نقصان امانت کی کہ سوویگا شخص سونا **ف** یعنی حقیقۃً یا کنایۃً ہی اس سے کہ غافل ہو تذکر آیات اور تدبر کتاب اور اتباع سنت سے اور یہہ مقابل اسکی ہی کہ فرمایا پہر جانا کتاب وسنت سے **ترجمہ** پس نقصان کیجاویگی اور لیجاویگی امانت دل اوسکی سے یعنے بعضے انوار اور ثمرات اوسکے کم اور ناقص ہو جاوینگے پس رہ جاویگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کی **ف** اثر شی وہ چیز ہی کہ باقی ہی علامت اور بقیہ اوسکی ہی اور وکت ساتہ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر مین ت جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتی ہین خلاف رنگ اوس چیز کی جیسیکہ نقطہ سیاہ سفید مین اور بعضون نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکہ کے سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب دہونے غفلت کے اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہو جاویگا اور جب کہ وہ ہوگا اور حال اوسکی تلاش کریگا تو سوای مقدار نقطہ کی اوس سے کہ نشان باقی نہ دیکہیگا **ترجمہ** پہر سوویگا شخص وسونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا جزو دوسرا امانت سے کہ باقی رہا تہا پس نگاہ کریگا تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کے **ف** مجل ساتہ زبر میم اور جزم جیم کی آبلہ پڑنا اور سخت ہونا پوست ہاتہ کا کام کرنی سے کہ جسکو گہٹہ کہتی ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتی ہین ساتہ قول اپنے کی **ترجمہ** مانند انگاری کے یعنے وہ اثر مجل کا مانند انگاری کے کہ لنڈہاوی تو اوسکو اپنی پانون پر ای مخاطب پس آبلہ ہو جاوے پس دیکہی تو اوسکو سجہہ کو کہ آبلہ پڑا پہولی ہوئی حالانکہ نہین ہی اس آبلہ مین کوئی چیز کہ کام آوی **ف** بلکہ پانی خراب ہی اسیطرح شخص کہ اثر امانت کا اوسکی دل سے نکل گیا صالح اور کار آمدنی دکہائی دیتا ہی اور اوسکی باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ بکار آوی نہین اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال بقیہ امانت کے ہی کہ دل مین رہتی ہی لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہے کہ اثر مجل کا زیادہ ہی اثر وکت سے اور مناسب یوں کے یہہ ہی کہ بقا اثر دوسری بار مین کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب دیتے ہین کہ جب مجل ایک چیز خالی بیفائدہ ہی قلیل وحقیر ہو وکت سے اور یہہ جواب خالی ضعف سے نہین **ف** کہا صاحب تحریر نی معنے حدیث کے یہہ ہین کہ امانت جاتی رہیگی دلونسی بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جزو اوس سے زائل ہوگا نور اوسکا اور قائم مقام ہوگی اوسکی تاریکی مانند وکت کی اور وہ آجانا رنگ کا ہی مخالف پہلی رنگ کے اور جب زائل ہوگا کچہہ اور اوس مین سے ہوگا مانند مجل کے اور وہ نشان محکم ہے کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہہ تاریکی زیادہ ہی پہلی سے پہر تشبیہ دی اس نور کی جاتی رہنی کو بعد واقع ہونی اوسکی دلون مین اور اوسکی نکلنی کو بعد استقرار اوسکی کی لیمین اور اوسکی پیچہے تاریکی کی آنی کو ساتہ انگاری کی کہ لنڈہاوی اوسکو اپنی پانون پر یہانتک کہ تاثیر کرے اور پیچہے زائل ہو جاوی انگارا اور باقی رہی آبلہ اور کہا ایک شارح نی ہماری علماء مین سے کہ مراد یہہ ہی کہ امانت اوٹہہ جاویگی لوگون سی بسزای اوون کے بسبب گناہون کے یہانتک کہ جب جاگینگے اپنی نیند سے نہین پاوینگی اپنی دلونکو اوس حالت پر کہ تہی اور باقی رہیگا اوسمین نشان کبہی مانند وکت کی اور کبہی مانند مجل کے اور مجل اگرچہ مقصد ہے لیکن مراد اوس سے یہان نفس آبلہ ہی اور یہ قول ہی تبہ پہلی ہی اسلیے کہ تشبیہ دی اسکو ساتہ چیز خالی کی بخلاف مرتبہ پہلی کی کہ ارادہ کیا ساتہ اوسکی خالی ہونا دلکا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اوسکی کی **ترجمہ** اور صبح کرینگی لوگ اسحالت مین کہ بیع وشرا کرینگی آپسمین اور نہین قریب

کوئی لاوے گا کوئی امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت کرینگے لوگ یہانتک کہ کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کی لوگون مین تحقیق بیچ فلانی قبیلہ
کی یعنی باوجود کثرت لوگون کی ایک شخص ہے امانتدار یعنی کامل الایمان جو امانتدار اور کہا جاویگا یعنے اوس زمانہ مین واسطے شخص کے **ف** یعنی دنیا دارون
مین سے کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنی مال و جاہ کی اور شاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی بدن اور شجاع و ذی شوکت ہوگا اوسکو کہیں گے **ترجمہ** کیا خوب عقلمند ہے
کار و بار دنیا مین اور معیشت مین اور کیا خوش نما اور خوش رو اور زبان آور و خوشگو ہے اور کیا خوب چست و چالاک ہے اور حالانکہ نہین ہے اوسکی دل مین رائی
دانہ کی برابر ایمان **ف** احتمال ہے مراد نفی اصل ایمان کی ہے یا اوسکی کمال کے واللہ اعلم اور حاصل کہ تعریف کرینگے اوسکی کثرت عقل و ظرافت
اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگے اوس سے اور نہین تعریف کرینگے کسی کے کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح ہے باقی سب
برباد ہونا ہے اگرچہ دنیا والے اوسکو خوب جانین اور بسبب اسکی تعریف کرین اور معتبر تعریف ساتھ تقوی اور قوت ایمانی کی ہے **وعنہ** قال کان الناس
یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسألہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی قال قلت یا رسول اللہ انا کنا فی
جاھلیۃ وشر فجاءنا اللہ بھذا الخیر فھل بعد ھذا الخیر من شر قال نعم قلت وھل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیہ دخن
قلت وما دخنہ قال قوم یستنون بغیر سنتی ویھدون بغیر ھدیی تعرف منھم وتنکر قلت فھل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم
دعاۃ علی ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یا رسول اللہ صفھم لنا قال ھم من جلدتنا ویتکلمون بألسنتنا
قلت فما تأمرنی ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم قلت فان لم یکن لھم جماعۃ ولا امام قال فاعتزل
تلک الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال یکون بعدی
ائمۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال حذیفۃ
قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع للامیر وان ضرب ظھرک واخذ مالک فاسمع واطع
اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھے لوگ یعنی اکثر اونکے کہ پوچھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے **ف** یعنی طاعت سے تاکہ بجا لاوین اوسکو یا وسعت رزق
تاکہ خوش ہوں ساتھ اوسکی اور مدد حاصل کرین ساتھ دنیا کی اخرت پر **ترجمہ** اور تھا مین پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مصیبت ہے یا تنگی رزق
واسطے خوف اسبات کی کہ پہونچ جاوے مجکو **ف** یعنی واسطے خوف اسکی کہ ادراک ہو مجکو شر مذکور یا سبب اوسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکمائے عرب نے بعض ضلالات
کہ رعایت پرہیز کی اولی ہے بیچ دفع کرنی بیماری کی استعمال کرنی دوا سے اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفی کی ماسوی اللہ سے اثبات کیا مولی کو اور کہا
طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور سستی ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پہیلنا بدعت کا اور خیر عکس اوسکا ہے **ترجمہ** کہا حذیفہ نے کہ کہا مین یا رسول اللہ
تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے **ف** یعنی اول اسلام مین کہ غالب تھا ہم مین جہل ساتھ توحید کے اور نبوت کے اور اوسچیز کی کہ لایا ہے اونکو یعنی تمام احکام شریعت کے اور لفظ
شر عطف تفسیری ہے یا مراد اوس سے کفر ہے پس تخصیص بعد تعمیم کے ہے **ترجمہ** پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو **ف** کہ وہ اسلام ہے جو برکت بعثت انکی اور مفہوم مخالف
اسکا یہ ہے کہ دور کیا اللہ نے شر سے ساتھ نابود کرنے قواعد کفر و ضلال کے **ترجمہ** پس کیا پیچھے اس خیر کی کچھ شر ہونیوالا ہے فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہے کی بعد اس خیر کی شر
کہا مین اور کیا پیچھے اوس شر کی خیر ہوگی کہ پہر مذہب کا رواج پاویگا فرمایا ہاں بعد اوس شر کے خیر ہوگی اور اوس خیر مین کہ بعد شر کی آویگی کدورت ہوگی **ف** دخن ساتھ
زبر خ اور دال کے بمعنے دخان کے یعنے خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کی اور دل لوگون کے اوس صفائی اور خلوص کے ساتھ کہ اول مین تھے نہین ہونگے اور اعتقاد صحیحہ اور اعمال
صالحہ اور عدل بادشاہونکی کہ قرن اول مین تھے نہین ہونگی اور برائیان اور بدعتین پیدا ہونگی اور بدساتھ نیکون کے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کے مخلوط ہونگے
ترجمہ کہا مین اور کیا ہوگی کدورت تاریکی اوس خیر کے فرمایا کدورت کہی ہے کنایہ ہے اسی قوم کی پیدا ہونیسی کہ راہ و روش اختیار کرینگی غیر راہ و روش مجہ

اور راہ بتاوینگی لوگونکو غیر راہ سیری کی اور پکڑینگی سیرت غیر سیرت میری کی پہچانیگا تو اونسی کار وبار دین کے اور نہین پہچانیگا تو یعنی ف ع یعنی منکر و
معروف اور مشروع و نامشروع دونون نہین جمع ہوگئے بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کے سے نعم وفیہ دخن وبستنون بغیر سنتی سے یہی ہی کہا بعضون نے
کہ مراد شر اول سے وہ فتنی ہین کہ واقع ہوئی وقت عثمان رض کی اور بعد انکی اور مراد خیر ثانی سے وہ کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتہ الذین تعرف منہم و
تنکر سے امیر ہین کہ پیدا ہوئی بعد اونکی پس تھے بعضے اونکی تمسک کرتی ساتہ سنت کے اور عدل کرتی اور بعضے وہ تھی کہ بلاتی تھی طرف بدعت کے اور ظلم کرتی تھی یا بعضے اون مین سے
وہ تھی عمل کرتی تھی اچھی کبھی اور عمل کرتی تھی بُری کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنی غرض اپنی کی ہو دنیا نہ یہ کہ وہ ارادہ کرتی تھی آخرت کا
اور رعایت کرتی تھی آخرت کی جیسیکہ حال بعضے امرا کی ہے زمانہ ہمارے کا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمان رض کا اور مابعد اسکے کا ہی اور مراد خیر ثانی سے وہ
ہی کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسن کی ساتہ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ میں بعضے امرا تھی مانند زیاد کی عراق مین ہوا ت کہا مین نے اور آیا بعد اس خیر کے
شر اور فرمایا ہان بلانیوالی ہونگی لوگونکو اوپر دروازون دوزخ کی کھڑی ف ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگی لوگونکو طرف گمراہی کی اور روکینگے اون کو
ہدایت سے ساتہ طرح طرح کی فریبون کے گویا انہی صلی اللہ علیہ وسلم نی بلانیکو اونکی بلانیوالونکی اور قبول کرنی بلائی کیونکو سبب واسطی داخل کرنی اونکی کی اونکو جہنم میں اور
داخل ہونی اونکی کی اوسمین گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کی دروازون جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کریگا بات بلانیوالون کے اور جاویگا طرف جہنم کے
یعنے طرف گمراہی کے کہ پہنچانیوالی ہی طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو اوسمین ف ع اور جہہ وہ سبب پہنچانی اوسکی کی جہنم مین کہا بعضون نے کہ مراد بلانیوالون سے وہ لوگ ہین قائم
ہونگی واسطے طلب ملک کے قسم خوارج اور روافض وغیرہ سے کہ جن میں نہین پائی جاوینگی شروط امارت اور امامت اور ولایت کے اور ہونگی بلانیوالی اوپر دروازون
دوزخ کی باعتبار مآل کار کی مانند قول اللہ تعالی کی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا ت کہا مین نے بیان کیجیے احوال اونکا ہم
یعنے کیا وہ ہم مین سے ہونگے یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگی قوم ہمارے سے یا ابنای جنس ہماری سے یا اہل ملت ہماری سے اور کلام کرینگی ساتہ زبانون ہماری کے ف ع یعنی بیچ
ہمین یا کلام کرینگی ساتہ قرآن و حدیث کی اور نصیحتون اور حکمتون کے حال آنکہ نہین ہوگی اونکی دلمین بھلائی ت کہا مین نے پس کیا فرماتی ہو مجکو یعنی کیا کرون
اونسی یا وہی مجکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کے حکم پر ہون اور امام اونکی کو یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت و متابعت امام کی
کرنا کہا مین نے اگر نہو مسلمانون کے لئی جماعت متفقہ یعنے اور نہ امام یعنی تو اوس صورت میں کیا کرون فرمایا پس یکسو ہو تو اون سب فرقون سے اگرچہ ہو یکسو ہونا ساتہ
لازم پکڑنی جڑ درخت کے اور پناہ ڈھونڈنی کی ساتہ اوسکی جنگل میں ساتہ اوٹہانی شدائد اور مشقتون کی اور چابنی کہاس لکڑی کی اور قناعت
کرنیکی ساتہ اوس گہاس کے جنگل میں یہانتک کہ پاوی اور پہنچی تجکو موت حال آنکہ ہووی تو اوپر حالت یکسوئی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت
مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلینگے سیدہی راہ پر یعنی من جہۃ العلم اور نہین پکڑینگی روش طریقہ
میر یعنی من جہۃ العمل یا معنے یہ ہین کہ نہین عمل کرینگی کتاب و سنت پر اور اوٹہینگے اوس زمانہ مین کتنے اشخاص کہ دل اونکی دل شیطانون کے سی ہونگی یعنی ظلمت مین
اور قساوت مین اور وسوسہ مین اور فریب دینی مین اور عقلون کاسدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کیسی ہوگی اور
سیرت باطن اونکی سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نے کہ کہا مین نے کیا کارکرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین وہ وقت فرمایا سننا تو یعنی جو کچھ کہی امیر اور فرمانبرداری
کرنا امیر کی یعنی مت سمجھ مین کہ نہین ہے گناہ اوسمین اگرچہ ماری جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوی مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوی بیچ نفس اور مال تیری کی یا مارے امیر پیٹھ تیری اور لیوے
مال تیرا ضرب اور اخذ ساتہ صیغہ مجہول اور معلوم کے ہے یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر دین و ملت کے صبر کرنا اور ارتکاب نامشروع کا نکرنا اور اگر جبر کرین تو اور ہی بات ہے
لیکن بلا سے اختیار کرنا اولی کا باقی ہی ت پس سننا اور اطاعت کرنا ف ح یہ تاکید ہے بیچ نہ خروج کرنی اور فتنہ برپا کرنی کی **وعن** ابی ہریرۃ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِی کَافِرًا وَیُمْسِی

مؤمنا ویصبح کافرا یبیع دینه بعرض من الدنیا رواه مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلد
کرو ساتھ اعمال نیک کے اون فتنوں کے آنے سے جو مانند ٹکڑوں اندھیری رات کے ہونگے **ف ع** یعنی معلوم نہیں کر سکینگے سبب اونکے اور راہ نہیں ملیگی خلاصی کی اونسے پہلی اس سے کہ آوے فتنے
پیش آویں کام نیک کر لو کہ اوس وقت میں میسر نہیں ہونگے اور بیچ صفت بلا کی کی گرفتار ہووگے اور حال لوگوں کا اوس وقت میں ایسا ہوگا **ت** کہ صبح کریگا شخص مومن **ف ع**
یعنی صورت میں ساتھ اصل ایمان کے یا کمال اوسکے کے **ت** اور شام کریگا کافر **ف ع** یعنی حقیقۃً یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافروں کی یا عمل کرنیوالا ہوگا کافروں کا
ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر **ف ع** اور کہا بعضوں نے کہ معنی یہ ہیں کہ صبح کریگا اس حال میں کہ حرام جانتا ہوگا اوس چیز کو کہ حرام کیا اوسکو اللہ نے اور شام کریگا اس حال
میں کہ حلال جانتا ہوگا اوسکو اور بالعکس اور حاصل یہ ہے کہ مذبذب ہوگا امر دین اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نے کہ اسمیں کئی وجوہ ہیں ایک تو یہ کہ ہوگی درمیان دو جماعت
مسلمانوں کے قتال واسطے محض عصبیت اور غضب کے پس حلال جانینگے خون و مال کو اور دوسرے یہ کہ حاکم مسلمانوں کے ظالم ہونگے پس خونریزی کرینگے مسلمانوں کی اور لیوینگے
اموال اونکی ناحق اور زنا کرینگے اور شراب پیوینگے پس اعتقاد کرینگے بعضے لوگ کہ یہ حق پر ہیں اور فتویٰ دینگے اونکو بعضے علماء بد اوپر جائز ہونے اون چیزوں کی کہ کرینگے
قسم خونریزی اور لینے اموال اور زنا اور حرام چیزوں کی اور تیسری وجہ یہ کہ جاری ہے درمیان لوگوں کی مخالف شرع کی چیزیں بیچ معاملات بیع و شراء وغیرہ میں پس حلال جانینگے اونکو
واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ یہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندوں کی کہ اختلاط کریگا اونکے ساتھ اور گرفتار ہوگا حاجتوں میں اور
در آویگا اونمیں تا حاجت روائی کرے پس تابع ہوگا اونکا اور مضطر ہوگا ساتھ موافقت اونکی کے اون امروں میں کہ دین اسلام سے نہیں ہیں اور جائز ہے کہ یہ معنی ہوں کہ صبح کریگا
ساتھ ایمان کے بسبب حرمت کرنے خون اور مال اور آبرو مسلمان کے اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنے اونکی کے انتہی یہ مراد فتنوں سے جنگ و قتال ہے اور یہی اول مناسب ہے ساتھ قول
حضرت کے **ت** کہ بیچیگا دین اپنا بدلے متاع قلیل دنیا کی نقل کیا یہ مسلم نے **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتن القاعد
فیها خیر من القائم والقائم فیها خیر من الماشی والماشی فیها خیر من الساعی من تشرف لها تستشرفه فمن وجد ملجأ او معاذا
فلیعذ به متفق علیه وفی روایة لمسلم قال تکون فتنة النائم فیها خیر من الیقظان والیقظان فیها خیر من القائم والقائم
فیها خیر من الساعی فمن وجد ملجأ او معاذا فلیستعذ به اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ پیدا ہونگے
فتنے یعنی برپا بہت پس بیٹھا یا دلیل سے بیٹھنے والا اون فتنوں میں بہتر ہوگا کھڑے سے **ف ع** اسلیے کہ کھڑا دیکھتا سنتا ہے اوس چیز کو کہ نہیں دیکھتا سنتا اوسکو بیٹھا پر
ہوگا کھڑا قریب تر عذاب اور فتنے سے بسبب دیکھنے اوسکی کی اوس چیز کو کہ نہیں دیکھیگا اوسکو بیٹھا اور ممکن ہے یہ کہ مراد بیٹھنے والے سے ثابت اپنے مکان میں غیر متحرک
فتنہ کا کہ واقع ہوا اوس زمانے میں اور مراد کھڑے سے وہ کہ ہوا اوسمیں ایک طرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزی میں **ت ترجمہ** اور کھڑا یعنی اپنے مکان پر اوس حالت میں
بہتر ہے چلنے والے یعنی جانیوالے سے طرف اوس فتنہ کی اور جانیوالا طرف اوس فتنہ کی بہتر ہے دوڑنیوالے اور جلدی چلنیوالے سے طرف اوسکی پیادہ یا سوار **ت** جو شخص کہ
جھانکیگا طرف اوسکی کھینچ لیگا وہ فتنہ اوسکو طرف اپنی **ف ع** یعنی جھانکنا اور قریب ہونا طرف اوسکی موجب پھنسنا ہوگا اوسمیں پس خلاصی اور نجات اوسکی سے
نہیں ہے مگر بیچ دوری کے اوس سے **ت ترجمہ** پس جو شخص کہ پاوے جگہہ پناہ کی یا جگہہ کہ بھاگ کے جاوے اوس جگہ **ف ع** یعنی جگہہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والا کہ خلاصی پاوے فتنوں سے بسبب جانے کی طرف اوسکی اور
بسبب پناہ پکڑنے کی ساتھ اوسکی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اوسکی **ف ع** یعنی جگہہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والے کی یا ساتھ اوس چیز کی کہ نزدیک ہووے کہ ملجا اور
معاذ ہے یعنی پس چاہیے کہ جاوے طرف اون دونوں کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ت ترجمہ** اور مسلم کی ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہوگا فتنہ کہ سونیوالا
اوس فتنہ میں کہ خبر نہ رکھے اوس سے اور نہ سنے خبریں اوسکی بہتر ہے جاگنے سے **ف ع** اور غافل بیہوش سوتے ہی کے حکم میں ہے اگرچہ ہو جاگتا پس مراد جاگنے سے وہ کہ جانتا ہو فتنہ
کو برا ہے یہ کہ ہو بیٹھا یا لیٹا یا کھڑا **ت ترجمہ** اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹھا ہو بہتر ہے کھڑے سے اور کھڑا اوسمیں بہتر ہے کوشش کرنیوالے سے **ف** مراد سعی سے یہاں معنی مشی کے
یعنی چلنے کی ہیں کہ مفضی ہوتا ہے طرف سعی کی اور صراح میں ہے السعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب کار کرنا پس یہاں معنی غیر مراد ہونگے **ت ترجمہ** پس جو شخص کہ پاوے جگہہ بھاگنے کی

ملجا و معاذ در نہایت بمعنی آمدہ و بعضی فرق کردہ اند برای ملجا معنی [illegible] ... فرق لطیف نوشتہ اند

یا پناہ کی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اوسکی **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون فتن الا ثم تکون
فتنۃ القاعد فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی الیہا الا فاذا وقعت فمن کان لہ ابل فلیلحق بابلہ ومن کان لہ
غنم فلیلحق بغنمہ ومن کانت لہ ارض فلیلحق بارضہ فقال رجل یا رسول اللہ ارایت من لم تکن لہ ابل ولا غنم ولا ارض
قال یعمد الی سیفہ فیدق علی حدہ بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء اللہم ہل بلغت ثلثا فقال رجل یا رسول اللہ ارایت
ان اکرہت حتی ینطلق بی الی احد الصفین فضربنی رجل بسیفہ او یجیئ سہم فیقتلنی قال یبوء باثمہ واثمک ویکون من اصحاب
النار رواہ مسلم اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ پیدا ہونگی فتنہ بہت آگاہ ہو
پھر پایا جاویگا اون فتنوں میں ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنوں سے بیٹھا اوسمیں بہتر ہوگا چلنے والے سے اوسمیں اور چلنے والا اوسمیں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے
طرف اوسکی آگاہ ہو پس جسوقت کہ واقع ہووے فتنہ پس جو شخص کہ ہوں واسطے اوسکی اونٹ یعنی جنگل میں پس چاہیے کہ ملے ساتھ اونٹوں اپنے کی اور جو شخص کہ ہوں واسطے
اوسکی بکریاں پس چاہیے کہ ملے ساتھ بکریوں اپنی کی اور جو شخص کہ ہووے واسطے اوسکی زمین اور گانو و مکان فتنہ سے پس چاہیے کہ ملے ساتھ زمین اپنی کی یعنی بھاگے
فتنہ سے اور تنہائی اختیار کرے اور اپنے نفس کے کام میں مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ جس شخص کے لیے نہوں اونٹ اور نہ بکریاں اور
نہ زمین کہ ملحق ہو ساتھ اونکی اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے فرمایا حضرت نے کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکی پاس پس مارے اوپر
تیزی تلوار کی ساتھ پتھر کی **ف** یعنی توڑ ڈالے ہتیار اپنے تا کہ نجاوے طرف لڑائی کی اسلیے کہ مسلمان جو آپسمیں لڑتے ہیں اونکی لڑائیوں میں نہیں جانا چاہیے
پھر نجات چاہے کہ جلدی بھاگے یعنی تا کہ نہ پہونچے اوسکو فتنہ اگر جلدی کر سکے **ف** جانا چاہیے کہ اس حدیث سے لیا ہے مذہب اوسکا بعض نے کہ
قائل ہے اسکا کہ قتال جائز نہیں ہے فتنہ میں کسیحال میں اور کہتا ہے کہ جب فرقے مسلمانوں میں سے آپسمیں لڑتے ہیں تو واجب ہے احتراز کرنا اوس سے اور یکسو ہونا اور گوشہ
پکڑنا اور کسیکی طرف اون دو فرقوں میں سے نہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہیں اور بعضی صحابہ کا بھی یہی ہے اور ابن عمر کہتے ہیں کہ قتال انکا نہ چاہیے
ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کرے تو دفع کرنا اوسکا لازم ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین پر ہیں کہ واجب ہے مدد کرنی دعوی حق کی اور قتال کرنا ساتھ باغی کی اور اگر ایسا
نکریں تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگے اہل بغی اور دلیل اس مذہب پر قول حق سبحانہ کا ہے وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا آخر آیت تک ناطق ہے اسپر کہ جب قتال
کریں دو جماعت مسلمانوں کی تو صلح کرنی چاہیے میان اونکی اور اگر بغی کرے ایک اون دو جماعتوں سے دوسری پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھ جماعت باغیہ کے تا پھرے
جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنہ کا فرمایا تین مرتبہ کہ بار خدایا تحقیق پہونچا دیا میں نے حکم تیرا تیرے بندوں کو تین بار فرمائی یہ بات پس عرض
کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اگر جبر کیا جاؤں میں یہانتک کہ لیجایا جاوں مجھکو طرف ایک صف کے اون دو صف قتال سے پس مارے مجھکو ایک شخص اپنے
تلوار یا آوے مجھکو تیر پس مار ڈالے مجھکو یعنی پس کیا حکم ہے قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پھریگا وہ قاتل ساتھ گناہ اپنے کی اور گناہ تیرے کی **ف** اس عبارت کے
دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کی کہ بالفعل کیا کہ تجھکو مارا اور گناہ تیرا یہ کہ اگر بالفرض التقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا تجھپر ہوتا وہ بھی اوسکی سر پر
رکھیں اور اسکی گناہ کو مضاعف کرینگے بسبب جبر ڈالنے کی اور دوسرے معنی یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کی کہ پہلے کرتا تھا قسم بغض و عداوت مسلمانوں کی جسکے سبب سے
قتل کیا اور ساتھ گناہ مارنے تیرے کی کہ صادر ہوا اوس سے اور ہووے گا دوزخیوں میں سے نقل کیا اسے مسلم نے **ف** اور اس سے سمجھا گیا کہ تو ہوگا جنتیوں میں سے
اور حضرت نے اسکو ذکر نہ کیا اسلیے کہ اوس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر
مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن رواہ البخاری اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ ہو وے بہتر مال مسلمان کا بکریاں کہ ساتھ جاوے اونکی چوٹی پہاڑ پر اور جگہہ گرنے قطرات مینہہ کی پھر **ف** چند بکریاں کہتا ہو

پہاڑ اور نالے اور چرنے کی جگہیں جنگل مین ہے کہ اوسمین ہمیشہ پڑتا ہی تلاش مین تھی وہان رہے اور بکریان چرا کر قوت اپنا اوس سے پیدا کرے نقل کیا یہ بخاری نے ترجمہ یہ بہلائی
یہ مسلمان سے دینکو ساتھ لیکر فتنون سے تا لوگونکی ساتھ اختلاط نکرے اور فتنہ مین پڑے **وعن** اسامة بن زيد قال اشرف النبي صلى الله عليه و
سلم على اطم من آطام المدينة فقال هل ترون ما ارى قالوا لا قال فاني لارى الفتن تقع خلال بيوتكم كوقع المطر
متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا چڑہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کی مدینہ کے مکانون سے **ف** اطم ساتھ پیش اور طا کے معنے چوتی پہاڑ اور
قلعہ اور مکان بلند کے اور آطام ساتھ مد اول کے جمع اوسکی ہی اور گرد مدینہ کے قلعے تہی کہ یہود وغیرہ وہان رہتے تہی ایسا ہی اسامہ بن زید کہتے ہین حضرت ایک قلعہ پر اون قلعون مین سے
چڑہے **ت** پس فرمایا کیا دیکھتے ہو تم اوس چیز کو کہ دیکھتا ہون مین عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کہ تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون فتنون کو کہ پڑتے ہین بیچ گہرون تمہاری کی مانند برسنے
مینہ کے نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی اوسکے یہ ہین کہ دکہایا اللہ تعالی نے اپنی نبی کو کہ جسوقت کہ چڑہے وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنونکا تا کہ خبردین وہ اونکی پس لوگ بچتے رہین
اونسی اور جانین کہ وہ مقدر ہوئی ہین گینداونکی آفت کو آنحضرت کے معجزات سے **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلكة امتي
على يدي غلمة من قريش رواه البخاري اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتہون کئی ایک
نوجوانون کے ہی قریش مین سے نقل کیے یہ بخاری نے **ف** لفظ ہلکہ ساتھ زبر دون کے بمعنی ہلاک کی اور امت سے مراد یہان صحابہ اور اہلبیت ہین کہ وہ بہترین امت ہے اور لفظ غلمہ
ساتھ زیر غین اور جزم لام کی جمع غلام کے بمعنی جوان کے کذا فی القاموس اور صراح مین ہے غلام بمعنی لڑکی کی اور اصل غلم اور اغتلام کی غلبہ اور جوش شہوت سے اور طیبی نے تفسیر کیا ہے
اوسکو ساتھ نوسالون بیباک کی کہ ادب مین عاقلون باوقارون کا اور مراد ان لڑکون سے کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہین اور مانند اونکی اہل فتنہ
اور بغی اور ظالم اور مجمع البحار مین ہے کہ ابو ہریرہ پہچانتے تہے اونکو ساتھ اسمار اور اشخاص اونکی کی اور سکوت کرتی تہی تعیین نام لینی اونکی سے بسبب خوف فتنہ کی اور مراد یزید بن معاویہ
اور عبد اللہ بن زیاد اور مانند اونکی ہین نو عمرون بنی امیہ سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا اونسی قتل اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا اونکا اور مار ڈالنا اچہی اچہی مہاجرین
اور انصار کا اور صادر ہوا حجاج سے کہ امیر الامرا عبد الملک بن مروان کا تہا سلیمان بن عبد الملک سے اور اولاد اوسکی سے کہ خونریزیان کین اور مال تلف کیے چنانچہ مشہور ہے
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقارب الزمان ويقبض العلم وتظهر الفتن ويلقى الشح ويكثر الهرج قالوا
وما الهرج قال القتل متفق عليه اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپسمین زمانہ **ف** یعنی زمانہ دنیا کا
زمانہ آخرت کا پس ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا اور احتمال ہے کہ مراد اس سے آپسمین قریب ہونا بعض اہل زمان کا بعضون سے ہے یعنی ہاقریب ہانفس زمانہ کا ہے یہانتک کہ مشابہ ہو اول
اوسکا ساتھ آخر اوسکی کی اور بعضون نے کہا کہ چہوٹی ہونگی عمرین لوگون کے اخیر زمانہ میں اور احتمال ہی یہ کہ ہونا قلت کنایہ زمانہ کی ہی بسبب کثرت گناہون کے اور یہ احتمال ہے کہ
مراد ہو اس سے جلدی گزرنا دنونکا اور جلدی ہوچکنا قرون کا پس قریب ہونگے آپسمین زمانے اونکے یا مراد ہو کوتاہی دنون اور راتون کی جیسیکہ وارد حدیث میں آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین سال
مانند مہینے کی گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند روز کی **ت** اور لیا جاویگا اور اوٹہایا جاویگا علم یعنی اوس زمانہ مین بسبب اوٹہ جانے علمار کی اور پیدا ہونگے فتنے اور
ڈالا جاویگا بخل **ف** یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگون کے دلونمین ڈالا جاویگا اخیر زمانہ میں اور اطاعت کرینگی اوسکی یہانتک کہ بخل کرینگی اہل حرفہ حرفہ کی بتانی میں اور
مال والی مال کے دینے میں غیر کو اور نہین ہے مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلیے کہ وہ ہمیشہ سے موجود ہے جبلت انسان میں مگر جسکو کہ بچاوی اللہ تعالی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی
نے ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون **ت** اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہی ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قاموس مین
ہی ہرج الناس کے معنے ہین پڑ گئے لوگ فتنہ مین اور اختلاط و قتل مین لیکن یہان ہرج سے قتل خاص ہے کہ پیدا ہو ساتھ فتنی کی اور اختلاط کی پس لام اسمین عہد کی ہے **وعنه**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يأتي على الناس يوم لا يدري القاتل فيم قتل ولا
المقتول فيم قتل فقيل كيف يكون ذلك قال الهرج القاتل والمقتول في النار رواه مسلم اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی یا وہ فانی نہیں ہوگی دنیا یعنے ساری یہانتک کہ آویگا آدمیوں پر ایک دن یعنی ایک زمانہ
عظیم کہ اوسمیں یہ شی ہوگی کہ نہیں جانیگا قاتل کہ کس چیز میں یا کس سبب سے قتل کیا اپنے مقتول کو آیا جائز تھا اوسکو قتل کرنا یا نہیں اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی
جان لیگئی یا اہل اوسکے کہ کس سبب سے قتل کیا گیا ف یعنی سبب شبہ سے یا غیر شرعی حال یہ کہ یونہیں اشتباہ سے قتال کرینگے اور تمیز و تشخیص نہ کرسکینگے کہ حق پر کون
ہی یا باطل پر کون چنانچہ یہ دونوں قسمیں ہمارے زمانہ میں پائی جاتی ہیں پس کہا گیا کسطرح ہوگا یعنی کیا سبب ہوگا اسطرح کی قتل کی واقع ہونیکا کہ نہیں پہچانیگا
قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہے قتل مجہول کا اور معنی یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنوں سخت کا ہوگا ت
مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کی ہیں نقل کی یہ مسلم نے ف مارنیوالا بسبب قتل کے مسلمان کے دوزخی ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تہا کہ
مارے اور جو بیان قصد کرنیوالا اوسپر تہا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہے اور یہ حکم بر تقدیر جہل اور نہونے تمیز کی ہے اور اگر بسبب اشتباہ خطا کے
اجتہاد اور تحری صواب میں ہو اگرچہ واقع میں صواب نہو گا ایسا نہوگا واللہ اعلم اور امین لیلی ہے ہے صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور اصرار کرے
نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نکرے اوسکو اور نہ بولے اوسکو **وعن** معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الہرج کہجرۃ الی
رواہ مسلم اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت نیک یعنی ساتھ استقامت مداومت اوسکی کی بیچ زمانہ فتنہ کی اور
وقت قتال کے درمیان مسلمانوں کے مانند ثواب ہجرت کرنیکی ہے طرف میرے نقل کیا یہ مسلم نے ف یعنی جیسے کسی شخص نے پہلے فتح مکہ کی دار الحرب سے ہجرت کرکے شرف صحبت آنحضرت سے
مشرف ہوکر ثواب پایا ویسے ہی اوس شخص نے بھی ظلمت فتنہ و فساد کیسے منہ پھیر کر عبادت مولی میں مشغول ہوکر ثواب پایا **وعن** الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن
مالک فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم
سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے زبیر بن عدی تابعی سے کہا آئے ہم انس بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہمنے طرف اونکی
اوس چیز کی کہ پیش آئی ہم کو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہیں آویگا تمپر
کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکے آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے ف پس کیا جانتے ہو تم شاید کہ بعد اوسکے اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہو پس صبر کرو یہانتک کہ
ملو تم پروردگار اپنے سے یعنی مرو اور آخرت کو سنے ہے میں نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اس حدیث میں اشکال لاتے ہیں کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز
کا اور حضرت عیسی و مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کے ہے اور وہ بدتر اوس سے نہیں بلکہ بہتر ہے اوس سے اور بعضے زمانہ گذشتہ سے جواب اوسکا یہ دیا کہ فرمانا اور خبر دینا
حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کے ہے اور مراد ان زمانوں سے زمانہ حجاج سے تا زمانہ دجال تک ہے اور زمانہ عیسی و مہدی کا مستثنے ہے اور مقصود صبر و تسلی دینی ہے امت کو اور
تعلیم و ترغیب اور تنبیہ ہے کہ کہا جاوے کہ زمانہ عیسی کا مستثنے ہے شارع کی کلام سے اور باقی زمانوں میں بدتری موجود ہے کسی کسی اعتبار کرکے کسی کسی جگہ کسی کسی امر
میں از راہ علم کے اور عمل کے اور استقامت غیرہ کے اور بیان اسکا طویل ہے اور یہ مقتضا دوری کا ہے زمانہ حضرت سے کیونکہ جس قدر زمانہ حضرت کے زمانے سے دور ہوتا جاتا ہے خرابی زیادہ
ہوتی جاتی ہے حتی کہ صحابہ باوجود اس صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضے بزرگوں سے منقول ہے کہ ایکبار خطرہ گناہ کا آ رہا جاتا رہا پھر بعد
ایک ساعت کے جو آیا وہم ہوا اسیطرح سبب اسکا کچھ نہ پایا سوای اسکے کہ ظلمت بسبب دوری کی ہے نفس زمانہ حضرت کے سے کچھ سبب سے حاصل ہوئی ہے

الفصل الثانی

عن حذیفۃ قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ رواہ
ابو داؤد کہا حذیفہ نے قسم ہے خدا کی نہیں جانتا میں کیا بھول گئے یار میرے یا اظہار بھولنے کا کرتے ہیں یعنی بھولے نہیں ہیں تکلف اظہار بھولنے کا کرتے ہیں قسم خدا
کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنہ کے کھینچنے والے کا ف یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی کہ نکالے بدعت اور حکم کرے لوگوں کو

اوسکی نسل کا یا مانند امیر ظالم کی کہ باعث ہو قتل و قتال کا تمام ہوئی دنیا تک ایسا کہ پہنچنے والا فتنہ کا کہ نو سو چھپن مقدار تا بعد اون کی تین سو کو اور زیادہ کو مگر کہ تحقیق
ذکر کیا اوسکو واسطے ہمارے ساتھ نام اوسکی کی اور نام باپ اوسکی کی اور نام قبیلہ اوسکی کی ف ظاہر اقیہ حدیث سے کی سیلئے نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیوں کا باعث ہوئے مفسدہ کا اور اکثر
ہونی خبر کا اکثر ہوتا ہے اور اگر کم اس سے ہوں تو اعتبار نہیں کہتی وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما اخاف على امتي الائمة
المضلين واذا وضع السيف في امتي لم يرفع عنهم الى يوم القيمة رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہے ثوبان سے کہی کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کی سرداروں گمراہ کرنیوالوں سے ف یعنی لوگونکو بسبب گمراہی اپنی کے اسلیے کہ ضرر اونکی گمراہی کا اکثر اور بدتر
اور دو گمراہی سے ت اور جب رکھی جاویگی تلوار امت میری میں یعنی قتل واقع ہوگا نہیں اوٹھائی جاویگی اونسے قیامت تک نقل کیا ابوداود اور ترمذی نے ف ع
یعنے ہمیشہ لڑائی ہوتی رہی گی او مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المومنین عثمان کا ہے کہ اول یہی قتل واقع ہوا اسلام میں اور بعد ازان باہم ہی ہنوز اور بموجب مخبر صادق
کی روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع امام کی اور امام کہتے ہیں پیشوا اور رئیس قوم کو اور اوسکو کہ بلاوے لوگونکو طرف قول کی یا فعل یا اعتقاد کی وعن سفينة
قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الخلافة ثلثون سنة ثم يكون ملكا ثم يقول سفينة امسك خلافة ابي بكر
سنتين وخلافة عمر عشرة وعثمان اثنتي عشرة وعلي ستة رواه احمد والترمذي وابو داود اور روایت ہے سفینہ سے کہ کہا اونے
سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خلافت یعنی خلافت حق یا پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کے ہو یا کاملہ یا متصلہ تیس ۳۰
برس تک ہے پھر ہو جاوی گی خلافت بعد تیس برس کے بادشاہت ف ع ترجمہ حضرت شیخ کی ہیں بعد لفظ ملکا کی عضوضا ہے یعنے گزندہ کہ لوگ گزند و ستم اونکی سے
امن نہوں اور براہ عدالت اور دین و ریکی جیسیکہ چاہیے جاری نہو اگرچہ اطلاق اس نام کا از راہ مجاز کی اور معنی لغوی کی کہ خلف گذرے ہوئی اونکی ہیں سست لیکن حقیقت
خلافت کے کہ آنحضرت نی اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تیس برس ہی کہ خلافت خلفاء اربعہ کی اوسمیں تھے اور اگر اونکو امیر المومنین کہیں تو بعید نہیں کہ امیر حاکم ہیں مسلمانوں پر احکام
ظاہر میں او شرح عقائد میں ہے کہ اس حدیث میں اشکال ہوتا ہی اسلیے کہ اہل حل وعقد متفق تھی اوپر خلافت خلفاء عباسیہ اور بعضی بنی امیہ کی مانند عمر بن عبد العزیز کی جواب یہ کہ شاید مراد یہ ہو
کہ خلافت کاملہ کہ جسمیں آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس ہوگی اور بعد اوسکی کبھی ہوگی اور کبھی نہیں ہوگی اور جاننا چاہیے کہ مراد بنی امیہ سے معاویہ پھر یزید اوسکا بیٹا پھر معاویہ
بن یزید پھر عبد الملک پھر ہشام بن عبد الملک پھر ولید پھر سلیمان پھر عمر بن عبد العزیز پھر یزید بن عبد الملک پھر ولید بن یزید پھر یزید بن ولید پھر مروان بن محمد پھر نکلی اونسے
خلافت طرف اولاد عباس کے ت پھر کہتا ہی سفینہ ف ع یعنی مولی آنحضرت کا کہ راوی حدیث کا ہے پکڑ اور یا عام خطاب کرتا ہی اسطرح سمجھانی حساب تیس برس کے ت کہ حساب
کر اور یاد رکھ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چھ برس نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے ف
یہ حساب تقریبی ہی مبنی ہی اوپر حذف کسور کی الا خلافت حضرت ابوبکر کی جیسیکہ جامع الاصول وغیرہ میں ہے دو برس اور چار مہینے اور خلافت حضرت عمر کی دس برس اور چھ مہینے اور
خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینے اس حساب سے خلافت چاروں خلفا کی اونتیس برس اور سات مہینے میں تمام ہوتی ہے اور
پانچ مہینے جو باقی رہی تھی میں حضرت امام حسن خلیفہ رہے اور وہ بھی خلفاء میں سے ہوئے وعن حذيفة قال قلت يا رسول الله ايكون بعد هذا الخير شر
كما كان قبله شر قال نعم قلت فما العصمة قال السيف قلت وهل بعد السيف بقية قال نعم تكون امارة على اقذاء وهدنة على
دخن قلت ثم ماذا قال ثم ينشأ دعاة الضلال فان كان لله في الارض خليفة جلد ظهرك واخذ مالك فاطعه والا فمت وانت
عاض على جذل شجرة قلت ثم ماذا قال ثم يخرج الدجال بعد ذلك معه نهر ونار فمن وقع في ناره وجب اجره وحط وزره ومن وقع
في نهره وجب وزره وحط اجره قال قلت ثم ماذا قال ثم ينتج المهر فلا يركب حتى تقوم الساعة وفي رواية قال هدنة على دخن وجماعة
على اقذاء قلت يا رسول الله الهدنة على الدخن ما هي قال لا ترجع قلوب اقوام على الذي كانت عليه قلت هل بعد هذا الخير

ف تعداد خلافت خلفائے اربعہ

ثم قال فتنة عمياء صماء عليها دعاة على أبواب النار فإن مت يا حذيفة وأنت عاض على جذل خير لك من أن تتبع أحدا منهم
رواه ابو داود اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کی شر یعنی اسلام کی بعد کفر ہوگا جیسے کہ تھی پہلی اسلام کی شر یعنی کفر فرمایا ہاں
ہوگی بعد اسلام کے شر کہا میں نے کہ کیا طریق ہی بچاؤ کا اوس شر سی فرمایا تلوار ف یعنی حاصل ہوگا بچاؤ اوس سے بسبب استعمال تلوار کی یا طریق بچاؤ کا یہ ہی کہ مارو انکو
ساتھ تلوار کی کہا قتادہ نے کہ مراد اوس جماعت سے وہ لوگ ہیں کہ مرتد ہو گئی بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ت کہا میں نے کیا باقی رہیں گے
اہل اسلام بعد قتال اور لڑائی کی کافروں سے اور صلاحیت کہا ہاں رہیں گے اوپر اقذاء کی لوگ امارت ورامانت کے اور جمع اور متفق ہونگی لوگوں کی اوپر فرمایا ہاں رہیگی امارت یعنی سلطنت حکو
اور سلطنت اوپر فساد کی ف ع اقذاء جمع قذی کی ہی اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتی ہیں اوس چیز کو کہ پڑتی ہی آنکھ یا پانی میں قسم غبار اور تنکی وغیرہ سے یعنی
اجتماع لوگوں کا امراء پر ساتھ کراہیت اوسکی فساد اور انکار دل کی ہوگا نہ ساتھ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کے جیسیکہ جو آنکھ اوس میں تنکا وغیرہ جا پڑتا ہی ظاہر اوسکا
اچھا دکھائی دیتا ہی اور اندر سے کھٹکتی ہی اور کہا قاضی نے کہ معنے یہ ہیں کہ ہوگی امارت ملے ہوئی ساتھ کچھ عیوب کر نہایت کے ت اوپر ہوگی صلح اوپر کدورت کے ف ع ہدنہ ساتھ
پیش ہ اور جزم دال مہملہ کی صلح اور اصل میں معنی سکون آرام کی ہی اور دخن ساتھ زبر دال اور خ کی دھواں یعنی ہوان یعنی صلح ہوگی ساتھ فریب و نفاق کے جیسیکہ پہلی گذرا اور یہ جملہ
بیچ حکم تاکید پہلی جملہ کی ہی اور اسمیں اشارہ ہی طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتھ معاویہ کے اور سپرد کر دینی ملک انکو اور قرار پانی امارت کے اوپر اور اس سے معلوم ہوا کہ
معاویہ نے بسبب صلح حضرت حسن کے نہیں ہوئے خلیفہ جیسیکہ وہم کیا ہی بعضوں نے ت کہا میں نے بعد اسکے کیا ہوگا فرمایا کہ پھر پیدا ہونگے بلانی والے طرف گمراہی کے ف ع
یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی امراء میں سے کہ بلاوینگے لوگوں کو طرف بدعات کے اور گناہوں کے ت پس اگر ہووے اللہ کے واسطے خلیفہ زمین میں یعنی امیر جو نہو صفت میں اگرچہ ہو
اوسکی کہ مارے کوڑے تیری پیٹھ پر یعنی مارے تجکو ناحق اور لے لے مال تیرا یعنی از راہ غصب کے پس طاعت کر اوسکی یعنی جبتک کہ خلاف حکم خدا اور رسول کے اوسکے
حکم نہ کرے تاکہ اوٹھے فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس مر تو اس حالمیں کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ کسی درخت کے ف یعنی گوشہ پکڑ لوگوں سے اور گذار عمر ساتھ صبر و سختی کی جنگلوں
میں نیچے ایک درخت کے اور قناعت کر ساتھ چبانی گھانس و لکڑی کی اور بعضوں نے جملہ وانت کو متعلق فاطعک کہا ہی یعنی اور اگر طاعت نکریگا تو خلیفہ
تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی میں اور بعضے نسخوں میں بجائی فمت کی فمت آیا ہی ساتھ لفظ ماضی کی قیام سے یعنی اگر ایسا نہو تو اوٹھ اور جا اور کسی
درخت کی جڑ میں پناہ پکڑ ت کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلیگا دجال یعنی امام مہدی کی زمانہ میں بعد اسکی یعنی بعد واقع ہونے شر اور فتنوں مذکورہ کے اسطرح کہ اوسکی
ساتھ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ع یعنی خندق آگ کی کہا بعضوں نے کہ یہ دونوں چیزیں نوع تخییل کے ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کی کہا بعضوں نے کہ پانی اوسکا
حقیقت میں آگ ہوگا اور آگ اوسکی پانی ہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ محمول ہے حقیقت پر اور احتمال یہ ہی کہ مراد لطف و قہر اور وعد و وعید ہے ت پس جو
کوئی پڑا اوسکے آگ میں ف یعنی جسنی مخالفت کی اوسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نے اوسکو اپنی آگ میں جو آگ کو جو اصحاب کی اوسکی طرف اسمیں اشارہ ہے اوسکی طرف کہ نہیں ہوگی
وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اوسکا ف یعنی بسبب صبر اور ثابت رہنے اوسکی کی دین پر اور بسبب طلب کرنی رضا اوسکی کی اور اوتارا گیا بوجھ اوسکے
پہلے گناہوں کا اوسکی گردن سے ت اور جو کوئی پڑا اوسکی نہر میں ف یعنی بسبب فرمانبرداری اوسکی کی اور ایمان لانی کی اوسپر بسبب طمع دنیا اور محبت زندگی کی
اوسکی کی ثابت ہوا بوجھ گناہ حال کا اور اوتارا گیا ثواب اوسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اوسکا ت کہا حذیفہ نے کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر جنایا جاویگا بچہ
گھوڑیکا پس سواری نہیں دیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت ف لفظ ینتج ساتھ صیغہ مجہول کے نتج سے ہی انتاج سے اور کہا ہے علماء نے کہ نتج معنی تولید
یعنی جنانے اور خدمت اور تدبیر اوسکی جننی کی کرنیگی جیسیکہ دایہ انسان کی کرتی ہی اور انتاج معنی پہونچنی وقت ولادت کے اور مہر ساتھ پیش میم اور جزم ہ کی معنی بچھیری کے
اور مہرہ ساتھ ہ کی مادہ یعنی بچھیری اور ترکیب ساتھ پیش ر اور زبر کاف کے پہونچنا وقت سواری کی کو یعنی قابل سواری کی ہونا اور مراد اس سے زمانہ عیسیٰ علیہ السلام کا
ہی اسلیے کہ اوسوقت سے روز قیامت تک سواری گھوڑوں پر نہ واقع ہوگی بسبب نہونے کفار کی اور نہونی احتیاج لڑائی کی یا مراد یہ ہے کہ بعد نکلنے دجال کے آنی قیامت

زمانہ دراز تک نہیں بجھیگا فتنہ طویل ہوگا یعنی اوس وقت تک ہی قیامت بیٹھے کی یعنی زیادہ پیدا ہوئی چھوٹی کی تا ہوئی جب وقت سہولی کی پیدا ہوتی ہی تھا اور سو لوگ
ہیں ساتھ اور حدیثوں کی کہ اس بابمیں آئی ہیں ت اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ بجائے علی اقذاء کے علی اقذار آیا ہے کہ فرمایا صلح ہوگی میان لوگوں کی اوس وقت کے ظاہر میں
ساتھ کدورت باطن کے اور احتمال ہوگا ساتھ ناخوشیوں دل کی کہا میں نے یا رسول اللہ ہدنہ علی الدخن کیا ہے آپ نے فرمایا اوسکی کیا معنی ہیں فرمایا نہ رجوع کرینگی دل قوم
کے اوپر اوس حال و صفت کے کہ تھی دل اوس حال پر یعنی نہیں ہونگی دل اونکی صاف کینہ اور بغض سے جیسیکہ تھی صاف پہلی اس سے یعنی سابق زمانہ اسلام کی جیسی
تھی پہلی آئی کدورت کی سی ت کہا میں نے کیا بعد اس خیر کی کہ ملی ہوئی ہے ساتھ شر کے اور بعد اس صلح بالنفاق کی اور شر ہوگی فرمایا ہاں بعد اسکی شر ہوگی
وہ ایک فتنہ ہے اندھا اور بہرا ف یعنی لوگ اوس فتنہ میں نہ حق دیکھینگے اور نہ سنینگے اور ہونا اندھے پن اور بہرے پن کا طرف فتنہ کی مجازا ہے اور حقیقت
میں لوگ ایسے ہونگے اوس فتنہ کی وقت میں ت اوس فتنہ پر ہونگے بلانیوالے ف یعنی ایک جماعت قائم ہوگی اوس فتنہ کی برپا کرنی پر اور باعث ہوگی لوگوں کو طرف قبول
کرنی اوسکی کی ت گویا کہ وہ کھڑی ہیں اوپر دروازوں دوزخ کی بلاتی ہیں خلق کو طرف اوسکی یہانتک کہ کھینچ ڈال دیں اون میں لیکن ہی تو اے حذیفہ اس حال میں کہ
لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہی تیری لیے اس سے کہ پیروی کرے تو کسیکی اہل فتنہ میں سے نقل کیا یہ ابو داود نے **وعن** ابی ذر قال کنت ردیفا خلف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما علی حمار فلما جاوزنا بیوت المدینۃ قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ جوع تقوم عن
فراشک ولا تبلغ مسجدک حتی یجھدک الجوع قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تعفف یا ابا ذر قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان
بالمدینۃ موت یبلغ البیت العبد حتی انہ یباع القبر بالعبد قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تصبر یا ابا ذر قال کیف بک
یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ قتل تغمر الدماء احجار الزیت قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تاتی من انت منہ قال قلت والبس السلاح قال
شارکت القوم اذا قلت فکیف اصنع یا رسول اللہ قال ان خشیت ان یبھرک شعاع السیف فالق ناحیۃ ثوبک علی وجھک لیبوء باثمک
واثمہ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا ابو ذر نے تھا میں پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن گدہی پر ف یعنی سوار اس میں دلالت ہے کمال تواضع
اور حسن خلق آنحضرت کی صحابہ اوپر کمال قرب ابوذر کی حضرت سے اور اوپر جواز ردیف سوار ہونے اور یاد رکھنی اونکی حدیث کی ت پس جبکہ آگی بڑھے ہم مدینہ کی گھروں سے فرمایا کیا حال
ہوگا تیرا ای ابوذر جبکہ ہوگی مدینہ میں بھوک یعنی خاص تجھکو یا قحط عام اوٹھی گا تو بچھونی اپنی سے اور نہیں پہونچ سکیگا اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت میں ڈالیگی تجھکو بھوک
ف یعنی بسبب ضعف بھوک کی ایسا ہو جائیگا تو کہ بغیر مشقت تمام کی مسجد میں نہیں پہنچ سکیگا نماز کی لیے ت کہا ابوذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا دانا
ہے ساتھ اسکی یعنی میں نہیں جانتا کہ کیا کرونگا میں جو کچھ فرماویں سو کروں فرمایا پارسائی کر ای ابوذر ف یعنی صلاح و تقوی کرنا اور صبر کرنا بھوک کی ایذا پر اور باز
رکھنا اپنی تئیں حرام سے اور شبہہ سے اور سوال کرنی سے مخلوق سے اور طمع سے اور ذلت سے آگی مخلوق کی ت فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای ابوذر جس وقت کہ ہوگی
مدینہ میں موت یعنی بسبب قحط کی یا وبا کی لوگ بہت مرینگی پہنچی گہر قیمت غلام کو ف مراد گہر سے قبر ہے یعنی پہنچی گی قیمت جگہہ ایک قبر کی قیمت غلام کو اسلیے
لوگ بہت مرینگی جگہہ قبر کی لوگوں کو مشکل سے ہاتھ لگی گی اور اوس میں تنگی اس حد کو پہنچی گی کہ جگہہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کی ہاتھ لگی گی چنانچہ واضح کر کر فرمایا
اس بات کو ت یہانتک کہ بیچی جاوی گی جگہہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابوذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے نہیں جانتا میں کہ کیا کروں فرمایا
آنحضرت نے صبر کر اے ابوذر ف لفظ تصبر ساتھ تشدید بے مفتوحہ کے ہے امر بلفظ مضارع ہے ایک نسخہ میں تصبر صیغہ مضارع کا کہ خبر ہے بمعنی امر کی یعنی صبر کرنا بلا پر اور جزع
نکرنا ضرر پر اور راضی رہنا تقدیر پر اور نہ بھاگنا مدینہ سے ت پھر فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہوگا تیرا ای ابوذر جس وقت کہ ہووی مدینہ میں قتل کہ ڈوبا دیگی خون احجار الزیت کو
ف احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہے جانب غربی مدینہ کی کہ اوسمیں پتھر سیاہ ہیں گویا اونپر تیل زیتون کا ملا ہے اور یہ خبر دی آنحضرت نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا
واقعہ ہے کہ بانی اور رکان کلام کرنیوالی اور سننے والی کی تحمل کہنی اور سننی اوسکی کا نہیں رکھتی اور وقوع اوسکا بیچ زمانہ شقاوت نشان یزید بن معاویہ کی ہے کہ بعد

واقعہ قتل امام حسین کی بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور بہت سا حصہ شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیرہ کو قتل کیا
اور اور بہت سے خرابیاں کیں کہ کہہ نہیں سکتے اور بعد خرابی مدینہ کی یہی لشکر مکہ کو بھیجا اور اوسی سال وہ شقی دوزخ میں جا پہونچا ت کہا ابو ذر نے کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا
دانا ہے فرمایا آنحضرت نے جا تو اوسکی پاس کہ تو اوس سے ہے ف یعنی پھر جا تو اوسکی پاس کہ آیا ہے اور نکلا ہے تو اوسکی پاس سے یعنی جا تو اوسکے پاس جو موافق ہو تیری مدینہ میں تیرے
یعنی سیر تیری ہیں آ اور کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہے کہ جا تو اپنی اہل و اقارب کے پاس اور اپنی گھر میں جا بیٹھ کہا طیبی نے کہ رجوع کر اپنی امام کی طرف کہ جسکا تابع ہے اور ظاہر
اور مناسب ہے ساتھ قول ابی ذر کی ت کہا میں نے اور پہنوں میں ہتھیار اپنی اوسوقت اور لڑوں میں قوم فتنہ انگیز سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو شریک ہے تو قوم کی اوسوقت
ف یعنی ہتھیار پہن کر لڑیگا مانند اونکی ہوگا گناہ میں اون فتنہ انگیزوں کے یعنی ہتھیار پہننا اور رہنا امام کے ساتھ اور ارباب صلاح کی ساتھ اور لڑنا نہیں ہے کہ
حاصل ہو تجکو فلاح یہ حاصل کلام طیبی کا ہے لیکن اسپر شبہ آتا ہے کہ جب امام اوسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہوا اوسکو باز رہنا قتال سے ساتھ اوسکی اور کہا ابن ملک نے
کہ قول حضرت کا مشارکت واسطے تاکید زجر کی ہے خونریزی سے فی الاشرع میں دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوی واجب ہے تمام ہوا قول ابن ملک کا اور طیبی نے
بہی اسکو ذکر کیا ہے اور قرار دیا ہے اور صواب یہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہے جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر نہ مرتب ہو دفع پر فساد بخلاف اسکی کہ ہو عدو کافر تو اوس صورت میں واجب ہے
دفع کرنا اوسکا جسطرح کہ ممکن ہو ت کہا میں نے کہ پس کیا کروں میں یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈرے تو کہ دشمن ہو اور غلبہ کرے تجپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہے کہ تجپر تلوار چلاوے
اور تجکو مارے تو ڈال تو کونا اپنی کپڑے کا اپنی منہ پر ف یعنی منہ اپنا ڈہانک لے اور تغافل کر تاکہ نہ دیکھے تو اور ڈرے نہیں یعنی دشمن کو نہیں دیکھے جو لڑے تجسے یا تابعدار
کرے نفس کو قتل کے لیے اسلیے کہ اہل اسلام سے ہونگے اور جائز ہوگا ساتھ اونکے لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی ساتھ قول اپنی کی ت تاکہ پہرے قاتل
ساتھ گناہ تیری کی یعنی گناہ قتل تیرے کی اور ساتھ گناہ اپنی کی نقل کیا یہ ابو داود نے ف یعنی ساتھ گناہوں اپنے کی اور جانا چاہیے کہ واقعہ حرہ کا سنہ تریسٹھ ۶۳ میں ہے
اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس ۳۲ میں بیچ آخر خلافت عثمان کی اور ابو ذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا پس گویا آنحضرت پر وقوع اوس واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا بغیر تعیین
وقت اوسکی کی پس خبر دی آنحضرت نے اوسکی واقع ہونی کی ابو ذر کو اور وصیت کی ساتھ صبر کرنے اور ثابت رہنے کی اوس میں بفرض احتمال پانی اوسکی کی اوسکو اور
وقوع ہو کر اور موت کا مدینہ میں احتمال ہے کہ مدینہ میں واقع ہوتا ہو اور ابو ذر نے اوسکو پایا ہو جیسیکہ عالم البرزخ وغیرہ میں پایا حال اسکا یہی اسی قیاس سے ہو واللہ اعلم وعن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف بک اذا ابقیت فی حثالۃ من الناس مرجت عھودھم واماناتھم
واختلفوا فکانوا ھکذا وشبک بین اصابعہ قال فبم تامرنی قال علیک بما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بخاصۃ نفسک وایاک
وعوامھم وفی روایۃ الزم بیتک واملک علیک لسانک وخذ ما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بامر خاصۃ نفسک ودع امر
العامۃ رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ
چھوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگونکی ف حثالہ ساتھ پیش ح اور ث مثلثہ کی پوست یعنی بھوسی جو اور جانول وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا ترجمہ ملجاونگی اور فاسد ہو جاوینگے
عہد اونکے اور امانتیں اونکی ف یعنی نہیں نہیں نیکا امر اونکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک لحظہ میں علیحدہ وضع پر اور وفا عہد نہیں کرینگی اور خیانت کرینگی امانتوں میں
ترجمہ اور اختلاف کرینگی آپس میں پس ہونگی اسطرح پر اور داخل کیں آنحضرت نے اونگلیاں مبارک اپنی اونگلیوں میں ف یعنی سمجھانی کی لیے حرکت کہا دی اختلاف کی
اسطرح ایک دوسرے سے نزاع کرتی ہونگی اور دینی ہلاکت کی ہونگی اور مختلط ہوگا امر دین اونکی کا پس نہیں پہچانا جائیگا امین خائن سے اور نہ نیک کار بد سے اور دیکھا یا
اونگلیوں میں لاتی کبہی واسطی تصویر اجتماع اور الفت کی بہی ہوتا ہے جیسیکہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کی گذر کہا یا اور اصل معنی
تشبیک کی ملانی اور دوالانی چیزونکی ہے آپس میں پس دونوں صورت میں ظاہر ہے ترجمہ کہا عبد اللہ نے پس کیا فرماتے ہیں آپ مجکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانی تو ہونا
اوسکا حق اور چھوڑ دی تو اوس چیز کو کہ برا جانی تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور کر اپنی تئیں عوام لوگوں سے ف یعنی اپنی دین کی محافظت کر اور لوگوں کے

خیال بہت پڑے پر یہ رخصت ہے بیچ ترک کرنی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی جبکہ بہت ہوں شریر اور ضعیف ہوں نیک **ترجمہ** ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ لازم پکڑ اپنی گہرکو اور ہمیشہ رہ اپنی گہر میں اور باہر نکل بضرورت اور مضبوط کر اپنی پر زبان اپنی کو **ف** اور نہ کلام کر بیچ احوال لوگوں کے تاکہ نہ ایذا دیں تجکو **ترجمہ** اور لی تو وہ چیز کو کہ پہچانتا ہی اور چہوڑ دی وہ چیز کو کہ برا جانتا ہی اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنے کو اور چہوڑ دے کام عوام کو نقل کیا یہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** جاننا چاہیے کہ رخصت دی آنحضرت نے عبد اللہ بن عمر کو ساتہ جمع رہنے لوگوں میں بیچ ظاہر کی اور حکم کیا اونکو ساتہ تہذیب اور اصلاح نفس اپنے کی خاصۃ اور نہ تعرض کا واسطے کشف نی کی احوال عام لوگوں کی اور حکم کیا حذیفہ کو باہر نکلنی کا لوگوں میں سے طرف جنگل کی اور لازم کرنی عزلت کے بالکل ارشاد کیا ہر ایک کو ساتہ اوس چیز کی کہ لائق حال اوسکی کی تہا اور صلاح اوسکی اوس میں تہی اور یہی تہا حاصل اوسکا اوسکو جیسے کہ مرشد کیا کرتی ہیں اور حقیقت حال یہ ہے کہ عبد اللہ عمر و جوانی میں نہایت عابد تہی کہ ہرگز افطار نکرتی اور رات کو سوتی نہیں اور عورت کیطرف میل نکرتی پس باپ انکی عمرو بن العاص اونکو آنحضرت کے پاس لائی پس آپ نی شدت ریاضت و مجاہدہ سے باز رکہا اور روزہ رکہنی میں وزن کا اور قیام تہائی یا چہٹی حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکہنی رضا باپ و صیت کے پس بحکم ضرورت کی وہ ایام فتنہ میں اپنی باپ کے ساتہ وزیر معاویہ کے تہے لیکن وہی اور حق وصیت آنحضرت کا بجا لاتی اور جیسا کہ فرمایا تہا مشغول کا رہنے باراوہ کہتی کہ تو ہمیں ہے کہ سواسطے ہم میں نہیں ہتا یہ کہتی میں خبر میں تمہارا شریک ہوں اور شر میں نہیں اور باطن میں اہل بیت سے رابطہ محبت کا محکم کہتی **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْہَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِیْ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَکَسِّرُوْا فِیْہَا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا فِیْہَا اَوْتَارَکُمْ وَاضْرِبُوْا سُیُوْفَکُمْ بِالْحِجَارَۃِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْکُمْ فَلْیَکُنْ کَخَیْرِ ابْنَیْ اٰدَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ ذَکَرَ اِلٰی قَوْلِہٖ خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ کُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُیُوْتِکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْفِتْنَۃِ کَسِّرُوْا فِیْہَا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا فِیْہَا اَوْتَارَکُمْ وَالْزَمُوْا فِیْہَا اَجْوَافَ بُیُوْتِکُمْ وَکُوْنُوْا کَابْنِ اٰدَمَ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی موسی سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پہلی آنی قیامت کے فتنے ہوں گے مانند ٹکڑوں رات اندہیری کی یعنی شدت میں اور اندہیری میں اور نہ ظاہر ہونے اونکی امر میں صبح کریگا شخص بیچ اون فتنوں کے مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر **ف** یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگی احوال اور افعال اور اقوال لوگوں کے کبہی باندہیں گے اور کبہی توڑیں گی کبہی ایمان پر استوار ہونگی کبہی خائن کبہی سنت پر عمل کرینگے کبہی بدعت کبہی سن ہونگے کبہی کافر وغیر ذلک بیٹہنے والا اون میں بہتر ہوگا کہڑی ہی اور چلنی والا بہتر ہوگا دوڑنی والی سی **ف** یعنی جتنا اونسی دور رہو گا بہتر ہوگا قرب اونکی سی اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل میں ہو چکا ہی پس جب دیکہو تم ایسا **ترجمہ** تو توڑ ڈالو کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالو اون چلّے اپنی کمانوں کی **ف** اسمیں نہایت مبالغہ ہی اسلیے کہ نہیں ہے انتفع چلوں کے ہونے میں باوجود ٹوٹ جانے کمانوں کی **ترجمہ** اور مارو اپنی تلواروں کو پتہر و پر یعنی تیزی تلوار کی دور کرو پس اگر دخل کیا جاوی یعنی آوی کوئی کسی پر مارنے کے لیے تو چاہی کہ ہو وہ مانند بہترین بیٹوں آدم کی **ف** یعنی صبر کری اور مقابلہ نکری یہانتک کہ مارا جاوی مانند ہابیل کے اور نہو قابیل مانند قابیل کے **ترجمہ** نقل کیا یہ ابوداؤد نی اور ایک روایت ابوداؤد کی میں ذکر کی گئی حدیث تا قول اونکی خیر من الساعی **ف** اسمیں فکسروا فیہا الخ نہیں ہے بلکہ بعد خیر من الساعی کی یہ عبارت ہے **ت** پہر کہا بعضے صحابہ نی پس کیا فرماتی ہیں آپ ہمکو اوس میں کریں ہم اوس میں فرمایا حضرت نی ہو تم ٹاٹ اپنے گہروں کی **ف** یعنی جیسی ٹاٹ اچہی فرش کے نیچی ہمیشہ بچہا رہتا ہی ایسی ہی تم بہی اپنی گہروں میں ہمیشہ رہنا نہ باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ میں کہ تمہاری دین کو تباہ کری **ترجمہ** اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ آنحضرت نی فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کی کہ توڑ ڈالنا تم فتنوں میں کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالنا اون میں چلّے اپنی کمانوں کے اور لازم پکڑنا اون میں گہروں کی اندر کو یعنی ہمیشہ گہروں میں رہنا تاکہ نہ پڑو فتنوں میں اور رہو تم مانند بیٹی آدم کی یعنی ہابیل کے کہ مارا اوسکو قابیل نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے **وَعَنْ** اُمِّ مَالِکٍ الْبَہْزِیَّۃِ قَالَتْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِتْنَۃً فَقَرَّبَہَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ خَیْرُ النَّاسِ فِیْہَا قَالَ رَجُلٌ

فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ام مالک بہزیہ
سی **ف** بہزیہ ساتھ زبر بائے موحدہ کی منسوب ہے طرف بہز بن امراء القیس کے جو ایک قبیلہ ہے **ترجمہ** کہا اونہوں نے کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنہ کا پس نزدیک کیا اوسکو **ف**
یعنے خبر دی کہ وقوع اوسکا قریب ہے اور کہا طیبی نے یعنی وصف خوب بیان کیا اوسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسیکے سامنے اور ذکر کرتا ہی صفات و احوال اوسکا
تو قریب کرتا ہی اوسکو اوسکی یعنی اوسکی فہم میں یا خارج میں ہے اسلیے کہ جب ذہن میں آئی اور متعین ہوئے وجود اوسکا خارج میں ہے متخیل ہوتا ہی **ترجمہ** کہا میں نے یا رسول اللہ
کون ہوگا بہتر لوگونکا اوس فتنہ کی زمانی میں فرمایا بہتر لوگونکا اوس زمانہ میں وہ شخص ہے کہ ہو اپنے مواشی میں چراوے اونکو ادا کرتا ہی حق اونکا یعنے زکوۃ وغیرہ اور بندگی
کرتا ہی اپنے رب کی **ف** بموجب قول اللہ تعالی کی ففروا الی اللہ اور قول اوسکے کی وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اوسکی کی والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک
بغافل عما تعملون **ترجمہ** اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر گہوڑی اپنی کا یعنی گہوڑی پر سوار ہوکر باگ اوسکی پکڑی کہڑا ہی ڈراتا ہی دشمنان دین کو یعنی کافرونکو
اور ڈراتے ہیں اوسکو نقل کیا یہ ترمذی نی **ف** یعنی فتنہ اور قتال مسلمانون کی سی بہاگ کر قصد کیا کفار کیطرف لڑتا ہی اونسی اور وہ لڑتی ہیں اوس سے پس
بچا فتنہ سی اور حاصل کیا ثواب **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ
قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ غالب ہو عرب کو اور پہونچے شر اوسکی سبکو مقتول اوسکی آگ میں ہونگی زبان ازکرنی اوس فتنہ میں یعنی ساتھ عیب اون
پر کہنی کے سخت بہت ہوگی مارنی تلوار کیسی نقل کیا یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** مراد اس فتنہ سی وہ ہی کہ جو دو فریق بطمع مال و جاہ کی لڑیں اور مقصود اوسمیں احقاق
حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق کی نہو جیسی خانہ جنگی والونکا حال ہوتا ہی کہ اندنوں ہند میں آپسمیں لڑنے لگتے ہیں **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قریب ہے کہ ہو گا فتنہ بہرا گونگا اندہا **ف** یعنی باعتبار لوگون اوسکی کے
باین حیثیت کہ نہیں پائینگے واسطی اوسکی فریاد رس اور نہیں دیکہیں گے اوس سے جگہہ نکلنی کی اور خلاصی یہ معنے ہیں کہ نہیں تمیز کرینگے درمیان حق و باطل کے اور نہیں
سننے کی نصیحت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اوسمیں حق ایذا دیا جاوی گا یا پڑی گا بیچ فتنوں اور محنتوں کے **ترجمہ** جو کوئی دیکہی گا اوسکو
اور نزدیک ہوگا اوسکے دیکہیگا اور نزدیک گاوہ فتنہ اوسکے اور کہینچ لیگا اوسکو طرف اپنے اور دراز کرنی زبان اوس فتنہ میں مانند مارنے تلوار کے ہی نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** یعنی تاثیر میں
بلکہ زیادہ اوس سے جیسا کہ کہا گیا ہی **بیت** جراحات السنان لہا التیام ولا یلتام ماجرح اللسان اسلیے کہا پہلے روایت میں سخت زیادہ مارنی تلوار کی سی
وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ
فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعَمُ أَنَّهُ مِنِّي
وَلَيْسَ مِنِّي إِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ
إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتّٰى يَصِيرَ النَّاسُ إِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ
إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا حضرت نے فتنونکا یعنی جو کہ واقع ہونگی اخیر زمانہ میں پس بہت کیا ذکر
فتنونکا یہانتک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا **ف** اور وجہ تسمیہ اوس فتنہ کی ساتہ فتنہ احلاس کی یا تو دوام اور درازی مدت اوسکی کی ہی اسلیے کہ حلس ٹاٹ کو کہتی ہیں
کہ نیچی فرشون نفیس کے اوسکو بچہاتی ہیں اور وہ نیچی اونکی ہمیشہ پڑا رہتا ہی اوٹہایا نہیں جاتا یا یہ کہ تشبیہ دی اوس فتنہ کو ساتہ حلس کے بیچ سیاہی اور برائی

یا اشارہ کیا اوسکی طرف کہ بیٹھ رہنا ساتھ گھروں کے بہتر ہی اوس فتنہ میں اسلئے کہ ہر ایک کو گھر میں رہنا اور گوشہ نشینی اختیار کرنا بہتر ہے **ترجمہ** پوچھا ایک کہنے والے نے کیا ہی

احلاس یعنی کیا حال کیسا ہی اور کیسا ہی فرمایا وہ بھاگنا ہی یعنی بھاگنا بعض کا بعض سے بسبب عداوت کے اور لڑائی آپس کے اور لینا ال واہل کا ہی بغیر استحقاق کے

پھر فتنہ سرا کا **ف ع** لفظ فتنہ السرا ساتھ رفع کی عطف ہے اوپر حرب کے پس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس حرب اور نہب فتنہ سرا کا ہی اور ایک نسخہ میں ساتھ نصب کے

ہی کہ عطف ہے فتنہ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سرا کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سرا کی یہ ہی کہ سبب اوسکی ہوگی کثرت نعمت اور خوشی اور بہ سبب فراغت عیش گویا یہ کہ واقع ہوگا

اوسکا خوشحالی کہ بیگا و شمنان دین کو پھر بیان کیا اوسکو **ترجمہ** نکلیت و فساد اسکا نیچے دونوں پاؤں ایک شخص کے سے کہ میرے اہل بیت میں سے ہوگا یعنی فتنہ انگیزی ہوگا گمان

کریگا شخص کہ وہ میرے اہل بیت میں سے ہی یعنی فعل اوس کا اگرچہ ہو مجھ سے نسب میں نہیں ہوگا مجھ سے **ف ع** یعنی میرے اہل سے فعل میں اسلئے کہ اگر وہ ہوتا میرے اہل

فعل میں سے نہ ہوتا فتنہ نظیر اوسکی قول اللہ تعالی کا ہی انہ لیس من اہلک یعنی نہیں وہ میرے دوستوں میں سے حقیقۃ میں اور مؤید ہی اسکا یہ قول حضرت کا **ترجمہ** اسکے

نہیں دوست میرے مگر پرہیزگار ہیں پھر بعد اس فتنہ کی جمع ہونگے لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولی کی اوپر پسلی کی **ف ع** یعنی استقامت نہیں رکھتا ہوگا

احوال اوسکا منتظم ہوگا اسلئے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہیں ہوتا اور ساتھ اوسکی مرکب نہیں ہوتا یعنی وہ لائق سرداری کی نہیں ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رائے کے

پس نہیں واقع ہوگا اوسی امر اپنی موقع پر جیسا کہ کولا واقع ہوتا ہی پسلی پر غیر موقع اپنی کی **ترجمہ** پھر فتنہ دہیما **ف ع** یہاں لفظ فتنہ کی ہی دونوں اعراب

ہیں رفع اور نصب مانند پہلی کی اور دہیما ساتھ پیش دال اور زبرہ کی تصغیر دہما کی ہی یعنی سیاہ اور تاریک کے اور تصغیر مذمت کے لئے ہی اور بعضوں نے کہا کہ دہیما

مراد دہیما ہے حادثہ کی اور دہیما اسماء دواہی ہی **ترجمہ** نہیں چھوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت میں سے مگر کہ طمانچہ ماریگا اوسکو طمانچہ مارنا یعنی اثر اور ضرر اوس فتنہ کا

سب لوگوں کو پہنچیگا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگے کہ یہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا کچھ فتنہ فرو ہوگا پھر زیادہ ہو جاویگا

صبح کریگا شخص اوسمیں مومن یعنی بسبب حرام جاننے اوسکی خون اور آبرو اور مال بھائی مسلمان کا اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننے اوسکی چیزوں مذکورہ کو

اور ہمیشہ رہیگا وہ یہانتک کہ ہو جاوینگے لوگ طرف دو خیموں کے **ف ع** یعنی دو فرقوں کے اور بعضوں نے کہا دو شہروں کے اور فسطاط ساتھ پیش اور زبر فا کی اصل میں

خیمہ کو کہتی ہیں پس قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کے ہے **ترجمہ** ایک خیمہ ایمان کا کہ نہیں ہوگا نفاق اوسمیں یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہیں ایمان ہوگا

اوسمیں **ف ع** یعنی اصلا یا کمال اوسکا بسبب اعمال منافقین کے مانند خیانت اور کذب اور عہد شکنی وغیرہ کی **ترجمہ** پس جب ہووے یہ منتظر ہو ظہور دجال کی اوس دن

یا اوسکی اگلی دن نقل کیا ابوداؤد نے **ف ع** مؤید ہی اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہیں پس ہونگی امام مہدی بیت المقدس میں گھیر لیگا اوسکو دجال اور ترینگے

حضرت عیسی پس گھل جاویگا وہ ملعون مانند گھل جانی نمک کے پانی میں پس پہنچینگے اوسکو اپنی نیزہ سے اور حاصل ہوگی اونکو نہایت خوشی کہا طیبی نے کہ فسطاط ساتھ

پیش اور زیر کی وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہوں اوسمیں لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ اخیر زمانہ میں ہوگا لیکن بیچ تعیین پہلے فتنوں کے کچھ کلام نہیں کیا ہی علماء نے خصوصا

بیچ فتنہ سرا کی کہ وہ کون شخص ہے اہل بیت میں سے کہ اوسکی قدموں کے نیچے سے فتنہ اوٹھیگی انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ فتنہ احلاس قتال عبداللہ بن زبیر کا

ہی اہل شام سے بعد بھاگنی اونکی کی مدینہ سے اور فتنہ سرا تغلب مختار کا ہی اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تھا نصرت اہل بیت کا ساتھ اون محمد بن حنفیہ کی پھر قتل کیا

اوپر مروان کی منتظم کی اور شروع ہوئی یہاں سے فتنے بہت اور فتنہ دہیما ر تغلب ترک کا ہی اور لوٹنا اونکا مسلمانوں کے شہروں کو بیچ ہالا اور نیشی وہ مناقب ہی انتہی **وعن**

ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہی واسطے عرب کے شر سے کہ نزدیک پہنچی **ف ع** یعنی ہوا اوسکا اور کہا طیبی نے کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان اور حضرت علی

اور معاویہ کا ہی کہتا ہوں میں یا مراد اس سے قضیہ یزید پلید کا ہی ساتھ حضرت امام حسین کے اور یہ قریب ہے معنی میں اسلئے کہ شرارت کی ظاہر ہی نزدیک عرب و عجم کے **ترجمہ** نجات پائی اور

مطلب پایا وہ شخص کہ بند رکھا ہاتھ اپنا نقل کیا ابوداؤد نے **ف یعنی** ایذا سے یا ترک کیا قتال جب تمیز ہو حق باطل سے **وعن المقداد بن الاسود قال**

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مقداد بیٹے اسود کی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنون سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنون سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنون سے ف تین بار فرمایا یہ کلمہ واسطے مبالغہ تاکید کے ترجمہ اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ مین پس صبر کیا پس حسرت ہے اوسکی لیے کہ وہ نہ واقف تہ سے اور صبر نکیا نقل کیا ابوداود نے ف پس تقدیر لام لمن ابتلی کو زیر ہی اور لفظ فواہا ساتھ تنوین کے الگ ہے واو سے اور معنی واہا کی تحسر مین یعنی حسرت ہے اوسکی لیے کہ نہوا فتنہ مین اور مبتلا کیا گیا اوس مین اور صبر نکیا اور صورت ابتلا کی یا معنی عجب اور ساجھی کی ہی یعنی کیا عجب اور کیا اچھا ہی صابر پر بچنا فتنون سے اور بعضون نے لام کو زبر بھی پڑہا ہے متعلق فواہا کی معنی تعجب کے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکہی جاوے گی تلوار میری امت مین یعنی بعضون مین قتل و قتال شروع ہوگا نہین اوٹہائی جاوے گی تلوار اوس سے قیامت تک ف چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی زمانہ معاویہ سے اور جاری ہے ابتک جیسا ہو فرمایا حضرت نے ترجمہ اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملیں گے یعنی ایک قبیلے میری امت مین ساتہ مشرکون کے ف چنانچہ یہ او مین سے واقع ہو چکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبر کی ترجمہ اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجین گے کتنی یا کئی قبیلہ میری امت مین سے بتونکو ف حقیقۃ یا در شاید کہ یہ ہو زمانہ آیندہ مین یا معنی اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ جنکی حق مین فرمایا تعس عبد الدینار و عبد الدرہم ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگی بیچ میری امت مین سے جہوٹے یعنی بیچ دعوی کرنی نبوت کے وہ تیس تک ہونگی سب گمان کرینگی کہ وہ پیغمبر خدا کی ہین حال آنکہ مین خاتم النبیین ہون نہین کوئی نبی پیچھے میرے ف لفظ خاتم ساتھ زبر تے اور زیر اوسکی کی ہی اور یہ جملہ حال ہی اور جملہ لا نبی الخ تفسیر ہے پہلے جملہ کی ترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہیگی حق پر یعنی علما اور عملا اور غالب دشمنان دین پر نہین ضرر پہنچا سکے گا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کرے ہی اونکی یعنی بسبب ثابت ہونے اونکی کی اپنی دین پر یہانتک کہ آوی حکم خدا کا نقل کیا یہ ابوداود اور ترمذی نے ف یعنی قیامت یا مراد ایسا غلبہ دین کا ہی کہ اثر کفر کا زمین پر نرہی اور یہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق ہے لفظ لا یزال کا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ يَهْلِكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى قَالَ مِمَّا مَضَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پہرتی رہیگی چکی دین اسلام کی ف یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن اور سلامتی کی فتنون سے اور جاری رہنی احکام سنت کے جیسا کہ چاہیے ترجمہ بیچ مدت پینتیس برس کے یا چہتیس برس کے یا سینتیس برس کے ف پس تمامی انتظام اسلام کی یہ برس ہونگے اور ابتدا اونکی سال ہجرت سے ہو کہ سبب ظہور اسلام اور فتوحات کا ہی اس مین شبہ نہین کہ شہید ہونا حضرت عثمان کا اول فتنہ ہی اسلام مین سنہ پینتیس ہجری مین واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چھتیس مین اور جنگ صفین سینتیس مین ف اور لفظ او شک یا تنویع کی لیے ہی یا بمعنی بل کی اور احتمال ہے کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال مین ہو کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہی ہو کہ یاد ... تیس برس کہ مدت خلافت خلفاء اربعہ کے ہی ان کو ملا دین مدت خلافت کے ساتھ تو گنتی اونکی اس عدد کو پہنچی کہ جو مروی ہی اور یہ وجہ اولی ہی اگر مراد استقرار انتظام باعتبار نہ راہ پانی بدعت کی اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہی اگر استقرار انتظام باعتبار نہونی فتنہ لڑائی اور خلاف کے ہو اور احتمال ہی کہ ابتدائی بعثت ظہور وحی سی اعتبار کرین

پس تمام ہونگی پینتیس کا وقت تمام ہونے خلافت حضرت علی کی ہوگا یعنی امر دین و ایمان و سنت و جماعت اور محبت قلبی کا خلافت شیخین کی ہی بہت منتظم و خوب تھا اور حضرت عثمان کے خلافت میں بعد گذرنے ایک دو برس کے کچھ فساد ظاہر ہوا کہ سبب حضرت علی اور سب پاس ہو فتنہ کا ہوت اگر ہلاک ہوں **ف** یعنی اگر خلاف کی بیچ انتظام امور کے مذکور ہیں اور سہولت کیں امر ہیں دین کے گناہ کرین **ت** ہیں راہ اونکی راہ اونکی ہی کہ ہلاک ہوئی **ف** یعنی اگلی امتونکی لوگ جنہونے کچھ دین کی حق کو اور اختلاف کیا تھا دین میں سستی کی تھیں بیچ نام انکا اسباب ہلاک کا اور مشغول ہونیکا ساتھ اوسکی کہ باعث ہے ہلاکت کے ہلاکت اور اگر قائم اور تمام ہو دین اونکے کا وہ اونکے کا **ف** بیچ فرمانبرداری امر اور جاری کرنے شرایع اور احکام اور شوکت دولت اسلام کی **ت** تو قائم اور پورا ہوگا دین اونکی لیے ستر برس تک **ف** اور شاید امور مملکت کے باعتبار امور مذکورہ کی خوب و درست کی ساتھ اور کامل ہونگی مدت تک بعثت یا بعد ہجرت کی ساتھ خبر دینے مخبر صادق کی اور وہی خوب جانتے ہیں ابن مسعود کہتے ہیں **ت** کہ کہا اور پوچھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آیا یہ ستر برس تمام کامل ہوگا اونمیں سے جو اوسوقت سے ہیں کہ باقی ہا یعنی شروع اون ستر برس کا بعد پینتیس ٣٥ یا چھتیس ٣٦ یا سینتیس ٣٧ برس کی ہوگا یا اوسوقت سے کہ گذرا یعنی ابتدای اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور داخل ہیں تین سال پہلی انمیں فرمایا تمام قائم ہوگا ابتدا اوسوقت گذرنے اول کی ہی ابو داود نے **ف** نہ بعد گذرنے پینتیس یا چھتیس یا سینتیس کے اور یہ تقریر کنکری اونسخہ کی ہے جسکا ہی بیچ شرح اس حدیث کی اور وجہ مختار اور موافق لفظ کی یہی ہی اور شارحین نے اسمقام میں زیادہ اس سے کلام کیا ہی واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ نے معنے حدیث کے یہ لکھی ہیں کہ مضطرب ہوگا دائرہ اسلام کا سنہ پینتیس ٣٥ میں بسبب قتل عثمان کی اور چھتیس ٣٦ میں بسبب جنگ جمل کی اور سینتیس ٣٧ میں بسبب جنگ صفین کے اگر ہلاک ہوں بسبب غلبہ باغیوں کے اور مغلوبیت امام حق کے پس راہ انکی راہ اونکی ہے کہ ہلاک ہوئی اگلی امتوں میں سے اور ہوا اسیطرح جستوقت کہ مضطرب ہوئی حضرت حسن طرف صلح کے اور اگر قائم رہی بالفرض بسبب غلبہ امام کی قائم رہیگی ستر برس تک انتہی

الفصل الثالث

عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی غزوۃ حنین مر بشجرۃ المشرکین کانوا یعلقون علیھا اسلحتھم یقال لھا ذات انواط فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لھم ذات انواط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ھذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الھا کما لھم الھۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم رواہ الترمذی روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نکلے طرف غزوہ حنین کے **ف** بعد فتح مکہ کی ہی اور حضرت کے ساتھ بعضے نو مسلم تھے کہ اسلام کی احکام جانتے نہ تھے **ت** گذرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکین کا لٹکاتی تھی اوسپر ہتھیار اپنی **ف** اور تکاف کرتی گرد اوسکی **ت** کہا جاتا تھا اوس درخت کو ذات انواط **ف** انواط جمع نوط کی ہی کہ مصدر ہے بمعنی لٹکانے کی چونکہ ہتھیار اوسپر لٹکاتی تھی اوسکا نام ذات انواط کہا تھا اور یہ نام درخت معین کا تھا **ت** پس کہا بعضے نو مسلموں نے کہ ہنگام مرتبہ توحید کا کامل نہوا تھا یا رسول اللہ ٹھہرائیے ہماری لیے بھی ایک درخت کہ اوسپر ہتھیار لٹکا دیں ہم اور اوسکا ذات انواط نام کہیں جیسا کہ مشرکوں کے لیے ہے ذات انواط کہ اوسپر ہتھیار لٹکاتی ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب و انکار کی سبحان اللہ یہ کہنا تمہارا ایسا ہی کہ جیسا کہا قوم موسیٰ نے ای موسی علیہ السلام ٹھہرا و ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اوسکو جیسیکہ کافروں کی لیے ہیں معبود **ف** لیکن تفاوت انمیں ظاہر پوشیدہ نہیں ہے اسلیے کہ مشبہ قوی ہوتا ہے مشبہ سے **ت** قسم ہی اوس ذات کی کہ بقاوات میری اوسکی ہاتھ ہی البتہ سوار ہووگی یعنی چلوگی تم راہیں لوگونکی پہلی تم سے تھی **ف** نقل کی یہ ترمذی نے یعنی بنی اسرائیل وغیرہ یہ شکایت ہے اونکی حال کی کہ ایسی باتیں کہتی اور کرتی ہیں کہ سبب گمراہی ہی اور حد سے گذر جاتے ہوں جیسیکہ اگلی امتوں سے ہوا

وعن المسیب قال وقعت الفتنۃ الاولی یعنی مقتل عثمان فلم یبق من اصحاب بدر احد ثم وقعت الفتنۃ الثانیۃ یعنی الحرۃ فلم یبق من اصحاب الحدیبیۃ احد ثم وقعت الفتنۃ الثالثۃ فلم ترتفع وبالناس طباخ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن مسیب سے **ف** مسیب ساتھ زیر مشددہ کی ہی اور کبھی زبر سے بھی پڑھتی ہیں تابعی جلیل القدر ہیں اور خلفای اربعہ کو پایا ہی **ت** واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلی اوس سے کوئی فتنہ اسلام میں واقع نہوا تھا مراد رکھتی ہیں ابن مسیب پہلی فتنہ سے مارڈالنا یا زمانہ مارڈالنی عثمان بن عفان کا پس باقی رہا کوئی اون صحابہ میں سے کہ غزوہ بدر میں

سلہ یعنی حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ... ۱۲ ... بپکار ... ۱۲ ... نہ ... ۱۲

حاضر ہوئے تھے ف ع لفظ یعنی حدیث میں کلام راوی کا ہی کہ جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی یعنی تفسیر کلام ابن مسیب کے کہ پہلی فتنہ یعنی مراد تھی اونکی اور قلم میں الخ
کلام ہے ابن مسیب کا اور مراد یہ ہی کہ اصحاب بدر سے کوئی اوسوقت کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمانؓ کا شہید ہونے میں ان میں کوئی باقی نہ رہا یہانتک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا
اور یہ مراد نہیں ہے کہ اصحاب بدر مقتل عثمانؓ کے دنوں میں ہی گئی اور مرگئی اور اسیطرح اسکی بعد جملہ کی معنی سمجھنی چاہئیں اور حاصل یہ کہ وہ مبتلا انھیں ہوئے فتنہ میں وہ باسبب اسکے کہ بچایا
اونکو اللہ تعالی نی برکت غزوہ بدر کی اور سب بدریوں میں سے جو آخر مری ہیں سعد بن ابی وقاص ہیں کہ چند سال پہلی جنگ حرہ کی مری ت پہر فتنہ دوسرا یعنی حرہ کا ف
حرہ نام ایک زمین کا ہی باہر مدینہ کی کہ اوسمیں سیاہ پتھر بہت ہیں اور وہاں کے جنگ مشہور ہی کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا اور انکی لوٹنی مارنی کی لیئی اور بہت ظلم اور زیادتی
اوس سے ہوئی اور یہ جنگ سنہ تریسٹھ ہجری میں ہوئی ت ایسا باقی رہا کوئی اون اصحاب میں سے کہ حدیبیہ میں حاضر تھی یعنی بیعۃ الرضوان والی پہر واقع ہوا فتنہ تیسرا پس نہ گیا وہ فتنہ یہانتک
میں لوگوں میں قوت اور رفق ہی ف ع نقل کی یہ بخاری نی طباخ ساتھ زبر طا اور تخفیف با کے اور کبھی ساتھ پیش طا کی بھی آتا ہی معنی قوت اور رفق ہی کی پہر استعمال کیا گیا ہی
غیر اس معنی میں بہی کہ کہا جاتا ہے فلانی کو طباخ نہیں ہے یعنی عقل نہیں ہے اوسکو اور خیر نہیں اوسکی پاس اور مراد یہ ہی کہ اوس فتنہ میں نہیں باقی رہا لوگوں میں یعنی تابعین میں کوئی
صحابہ میں سے اور حواشی میں لکھا ہی کہ مراد تیسری فتنہ سی خروج ابن حمزہ خارجی کا ہی بیچ زمانے مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کی اور کرمانی نی کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج
کی ہی ساتھ عبداللہ بن زبیر اور انکی کہ اوسمیں تخریب کعبہ کی بھی ہوئی اور وہ معرکہ سنہ چوہتر میں ہوا بیچ زمانہ عبدالملک بن مروان کے انتہی لیکن اتفاق یہ صحیح نہیں ہوتا کہ صحابی
میں سے کوئی باقی نہ تھا اسلیے کہ اوسمیں جماعت صحابہ کی تھی پس قول اول صحیح ہی

باب الملاحم

یہ باب ہے بیچ بیان لڑائی اور قتال کے ف ع لفظ
ملاحم ساتھ زبر میم اور زیر حا کی ہے جمع ملحمہ کے یعنی معرکہ اور جگہ قتال کی مشتق ہی یا تو لحم سی بسبب ہونے گوشت مارے گئیوں کے اوسمیں یا مشتق ہی لحمۃ کپڑے سے کہ بمعنی
بانی کی ہی بسبب گتھ جانے اور اختلاط لوگوں کے اوسمیں مانند اختلاط لحمہ یعنی بانی کی ساتھ تانی کی اور پہلی معنی مناسبات ترتیب میں ملحمہ بمعنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کے بھی آتا ہے
اور صراح میں ہی ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اس باب میں ذکر ہی ان لڑائیوں کا کہ مخصوص ہیں بیچ گروہوں معین کے بیچ مکانوں مخصوصہ اور شہروں معینہ کی اور اسی لحاظ
سے اس باب کو جدا لائے باب الفتن سے کہ اوسمیں ذکر قتال کا اکثر مجمل مبہم تھا

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان تكون بينهما مقتلة عظيمة دعواهما واحدة وحتى يبعث دجالون
كذابون قريب من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله وحتى يقبض العلم ويكثر الزلازل ويتقارب الزمان ويظهر الفتن ويكثر الهرج وهو
القتل وحتى يكثر فيكم المال فيفيض حتى يهم رب المال من يقبل صدقته وحتى يعرضه فيقول الذي يعرضه عليه لا ارب لي به
وحتى يتطاول الناس في البنيان وحتى يمر الرجل بقبر الرجل فيقول يا ليتني مكانه وحتى تطلع الشمس من مغربها فاذا طلعت ورآها
الناس امنوا اجمعون فذلك حين لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا ولتقومن الساعة وقد
نشر الرجلان ثوبهما بينهما فلا يتبايعانه ولا يطويانه ولتقومن الساعة وقد انصرف الرجل بلبن لقحته فلا يطعمه
ولتقومن الساعة وهو يليط حوضه فلا يسقي فيه ولتقومن الساعة وقد رفع اكلته الى فيه فلا يطعمها متفق عليه

روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی دو گروہ بڑے ہوگا درمیان اونکی
قتال عظیم دعوی ہوگا اونکا ایک ف یعنی دونوں دعوی دین اسلام کا کرینگے اور دونوں گروہ مسلمان ہونگی یا دونوں دعوی حقانیت کا کرینگے
اور ہر ایک اپنی گمان اعتقاد میں حق پر ہونگی کہا علمانی کہ مراد ان دو گروہوں سے تابعدار معاویہ اور علیؓ کی ہیں جیسا کہ علیؓ نی فرمایا اخواننا بغوا
علینا اور یہ بھی آیا ہے کہ ایک کو معاویہ کی جانب سے اونکی پاس قید کرکر لائی ایک شخص نے اونکی جماعت میں سے اوسکی حال پر تاسف کیا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مسلمان
اچھا اسلام کہتا تھا فرمایا کیا کہتا ہی تو وہ اب بھی مسلمان ہی اور اس حدیث میں دلیل ہی اوپر بطلان قول خوارج کی کہ کہتی ہیں دونوں جماعتیں کافر ہیں

اور ... اور افضل ... کہ ... قیامت علامتی کی ... اور نہیں قائم ہوگی قیامت ...

ہونگے جہوٹے بناوین کی اسعد رسول قریب تیس کے **ف ع** بیہ ایک حدیث میں تیس فرمائی اور بعض میں ستائیس کے تو دوان میں سبب ہی تیس کی مراد ہون ساتھ تیس فرمائی یا یہ کہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال ابہام کی ہوئی ہو اور پہر تفصیل تیس کے اور اسی طرح نہیں منافی ہی یہ وہ جو روایت طبرانی کی عن ابن عمر لاتقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلئے کہ مراد اوس سے کثرت ہی یا تیس تقید ہین ساتھ دعوی نبوت کی اور باقی بغیر اوسکی اور احتمال ہے کہ عصر غیر تیس کے ہون کہ سب ہو جائین واللہ اعلم **ت** ہر ایک ان میں سے گمان دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہی اور قائم نہیں ہوگی قیامت یہانتک لیا جاوی گا اور اوٹھایا جاوی گا علم **ف ع** یعنی نفع دینی والا کہ متعلق ہی کتاب و سنت سی ساتہ مرنی علماء اہل سنت و جماعت کے پس بہت ہونگی جاہل یعنی موت عالم فوت عالم ہی **ت** اور نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک بہت ہو جاوینگے زلزلی **ف ع** یعنی حسی کہ ہلنا زمین کا ہی یا معنوی کہ طرح بطرح کی بلائیں ہین **ت** اور قریب ہوگا زمانہ **ف ع** مراد ہی اس سے زمانہ حضرت امام مہدی کا کہ جب امن ہوگا زمین میں اور خوش گذری گی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسیکہ خاصیت ہے زمانہ عیش و راحت کی کہ ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہی اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو **ت** اور قائم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگی فتنی اور لڑائیاں مسلمانوں میں بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل ہی **ف ع** یعنی مراد ہرج سے قتل ہے کہ بسبب فتنوں کی وجود میں آوی گا اور یہ تفسیر کسی راوی کی ہی **ت** اور یہانتک کہ بہت ہوجاویگا درمیان تمہاری مال پس بہت ہو یہانتک کہ قریب ہو ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کری صدقہ اوسکا **ف ع** یہ جو عبارت ہی حدیث میں حتی یہم الخ کہ جسکا یہ ترجمہ لکہا اسمین کئی وجہین ہین اول تو یہ کہ یہم ساتہ پیش ہے کی اور زیرہ کی پڑہین اور رب ساتہ نصب کے بنا بر اسکی کہ مفعول ہی یہم کا اور فاعل اوسکا من یقبل ساتہ حذف مضاف کی کہ قصد ان ہے اور یہ روایت مشہور ہی اور معنی اسکی یہ ہین کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ قریب ہو ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈہونڈنا اوس شخص کا کہ قبول کری اوسکی صدقہ کو یعنی بہت ڈہونڈہیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اوسکی لی اور کم پاوی گا بسبب کم ہونی محتاجوں کی دوسری یہ کہ ساتہ زبر یی اور پیش ر کی پڑہین یہم سی یعنی قصد کرے اور رب منصوب اسی صورت مین بر بناء فاعل ہے اور من یقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کرے اور بہت ڈہونڈی صاحب مال اوس شخص کو کہ لیوی صدقہ اوسکا اور تیسری یہم ساتہ زبر یی اور پیش ہا کی اور رب منصوب بنا بر مفعول ہی کی غمگین کریگی کہ متعدی ہی آیا ہی کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو نہ پانا فقیر کا کہ قبول کری اوسکی صدقہ کو **ت** اور یہانتک کہ پیش کریگا مال یعنی وہ مال کہ ارادہ کرتا ہی اوسکی دینی کا پس کہیگا وہ اوس شخص کہ گمان کرتا ہی اوسکی قبول کرنیکا پس کہیگا وہ شخص پیش کریگا اوس مال کو اوسپر نہیں حاجت مجکو اسکی یعنے بسبب غنا ہی قلبی اور ظاہری کی یہ کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگی لوگ بیچ بنانے لنبی عمارتوں کی **ف ع** جیسے اس وقت میں لوگ فخر کرتی ہین بڑی بڑی مکان بنانی کا اور جو مکان کہ بنائے ہوئی ہین انکو ڈہاتی ہین اونکا گہر اور باغ وغیرہ سیر کے مکان ٹہرائی ہین **ت** اور یہانتک کہ گذری گا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہیگا ای کاشکی ہوتا میں جگہہ اسکی **ف ع** یعنی بسبب کثرت غم اور فکروں دین کے یا بسبب کثرت بلاؤن اور فتنون کی یہ آرزو کریگا کاشکی میں مرا ہوتا نہ دیکہتا یہ فتنی **ت** اور یہانتک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے **ف ع** شرح اسکی بیچ باب العلامات بین یدی الساعۃ کی آوی گی اور اوس دن سی توبہ کی دروازی بند ہوجاوینگی بعد اسکی توبہ قبول نہیں ہوگی جیسا کہ فرمایا **ت** پس جب نکلیگا آفتاب مغرب کیطرف سی اور دیکہینگے اوسکو آدمی ایمان لاوینگے سب اور امر آخرت ظاہر ہوجاویگا پس وہ وقت ہی کہ نہیں نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا اوس نفس ایسا کہ نہیں ایمان لایا تہا پہلی اوس دن کے اور نہ نفع دیگا کسب نفس کا نیکی کو اپنی ایمان میں اگر کسب کئے تہی پہلی اوس دن کی **ف ع** اور بعضوں نے کہا تقدیر کے یہ ہی کہ نہیں نفع دیگا نفس کو ایمان اوسکا اور نہ کسب اوسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تہا پہلی سی یا نہ کسب کئی تہی نیکی اور مراد نیکی سی توبہ ہی یعنی نہیں نفع دیگا اوس نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ توبہ اوسکی گناہوں سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کی لیے ہی پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں نفع دیگی اوسکو توبہ شرک سے اور نہ توبہ گناہوں سے **ت** اور البتہ قائم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہی قیامت کا اس حالت مین کہ کہولا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنی **ف ع** یعنی بیچنے خریدنے کے

یعنی اور اضافت کپڑی کی ایک کیطرف اونکے دونون مین اسلیے ہے کہ وہ مال اوسکا ہی اور دوسری کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اوسکا ہی **ت** یعنی وہ دونون
نہین پہیلا سکینگے اوسکو اور نہین لپیٹینگے اوسکو اسی حال مین ہونگے کہ قیامت قائم ہوگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پہرے ہوگا ایک شخص ساتھ دودھ
اونٹنی اپنے کی بیچ پیئیگا اوسکو **ف** یعنی اونٹنی کا دودھ گھر لایا ہوگا اور ہنوز اوسکو پیا نہوگا کہ قیامت آپہنچیگی **ت** اور البتہ قائم ہوگی قیامت اسحالت
مین کہ ایک شخص لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنے تاکہ اپنی جانورونکو اوسمین پانی پلاوی ابہی نہین پلایا ہوگا اوسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت
اسحالت مین کہ تحقیق اوٹہایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہ اپنی کی پس نکہا سکیگا اوسکو کہ قیامت آپہنچیگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قیامت یکایک
آجاویگی لوگ کاروبار مین ہونگی کہ نا یونہچی گی اور مراد قیامت سے نفخہ پہلا ہی کہ اوس سے سب مرجاوینگے لیکن علامتین پہلے اوسکی دیکہینگے **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما نعالہم الشعر وحتی تقاتلوا الترک صغار الاعین حمر
الوجوہ ذلف الانوف کان وجوہہم المجان المطرقۃ متفق علیہ اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین
قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگی تم ایک قوم سی کہ پاپوشین اونکی چمڑون بالدار سے بافت کیی ہونگی ہونگی اور یہانتک کہ لڑوگی تم ترکون سی **ف**
کہ اولاد یافث بن نوح کی ہین اور ترک نام بیٹا اونکا ہی اور صورت اونکی یہ ہی **ت** چہوٹی آنکہون والی سرخ چہری بیٹہی ہوئی ناکین گویا کہ منہ اونکی سپرین ہین
چمڑون تہ بتہ کی **ف** مجان ساتہ زبر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کے کہ میم کی زیر سی ہی یعنی سپر اور مشابہت اونکی مونہون کی ساتہ سپر کے بسبب پہیلے ہوئے ہونے
اونکی کی ہی اور اونکی گول ہونی کی ساتہ مطرقہ یعنی سپر چمڑی تہ بتہ کی کی بسبب موٹے ہونی اور کثرت گوشت اونکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا خوزا وکرمان من الاعاجم حمر الوجوہ فطس الانوف
صغار الاعین وجوہہم المجان المطرقۃ نعالہم الشعر رواہ البخاری وفی روایۃ لہ عن عمرو بن تغلب عراض الوجوہ
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگی تم خوز اور کرمان سے کہ
عجمیون مین سے ہین **ف** خوز ساتہ پیش خا اور جزم واو کی آخر مین زی ہی نام ایک گروہ کا ہی رہنی والون بلاد خوزستان سی اور کرمان ساتہ زیر اور زبر کاف کی
نام ایک شہر معروف کا ہی درمیان فارس اور سجستان کے **ت** اوصف خوز اور کرمان کے یہ ہی کہ سرخ منہ پست بینی خورد چشم مونہہ اونکی مانند سپرون تہ برتو کی پاپوشین
اونکی بالدار نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین عمرو بن تغلب سے بجای سرخ منہ کی چکلی منہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الیہود فیقتلہم المسلمون حتی یختبئ الیہودی من وراء الحجر و
الشجر فیقول الحجر والشجر یا مسلم یا عبد اللہ ہذا یہودی خلفی فتعال فاقتلہ الا الغرقد فانہ من شجر الیہود رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی مسلمان یہودیون سے پس مارینگے
یہودیون کو مسلمان یعنی غالب آوینگی اونپر مسلمان یہانتک کہ چہپیگا یہودی پیچہے پتہر کی اور درخت کے پس کہیگا پتہر اور درخت یعنی دونون
یا ایک اون مین سی ای مسلمان ای بندی اللہ کے یہ ہی یہودی پیچہے میری پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد **ف** یہ استثنا ہی درخت سے یعنی سب
درخت آگاہ کرینگی مگر غرقد نہین بتلاویگا اور غرقد ساتہ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کے نام ایک درخت خاردار کا ہی اور مقبرہ مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتی ہین
اضافت اسی کی طرف کرتی ہین اسلیے کہ اگلی زمانہ مین یہ درخت وہان بہت تہی **ت** یہ درخت یہودی کو کہ ساتہ اوسکی پناہ لاوی گا ظاہر نہین کریگا اور نشان نہین
دیگا اور پوشیدہ رکہیگا **ت** اسلیے کہ وہ درخت یہود کا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور اوسکو اونکی ساتہ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی سوای خدا اور
رسول اوسکے کی نہین جانتے اور کہا ہی بعضون نے کہ یہ ہوگا بعد نکلنی دجال کی جس وقت کہ لڑینگی مسلمانون سے وہ یہودی کہ تابع ہوگئے دجال کے **وعنہ** قال قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی او
ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا ایک شخص قحطان مین سے ف قحطان ساتھ زبر قاف اور جزم
ح کی باپ ہی یمن کا ت ہانکیگا وہ شخص لوگونکو ساتھ لاٹھی اپنی کی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع یہ کنایہ ہی اس سے کہ اطاعت کرینگی لوگ اوسکی اور
اتفاق کرینگی اوسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اوپر اونکے اور مسخر کریگا اونکو اور احتمال ہے کہ مراد حقیقت ہانکنی کی ہو ساتھ عصا کی اور کہا بعضون نے شاید وہ
شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ جیسی کہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْہَبُ
الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہُ الْجَہْجَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِیْ یُقَالُ لَہُ الْجَہْجَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین تمام ہونگی دن اور رات یعنی نہین منقطع ہوگی کا زمانہ اور نہین آوی گی
قیامت یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہی یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے ف موالی ساتھ زبر
میم کی جمع ہی مولی کی یعنی غلام اور معنی یہ ہین یہانتک کہ وہ ہوگا حاکم لوگونپر ت کہا جاویگا اوسکو جہجاہ نقل کی یہ مسلم نے اور بعضی نسخون مین جہجاہ ساتھ
دو ہیون کے اور بعضون مین جہجا ساتھ حذف ہ اخیر کی ہی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ
عِصَابَۃٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَنْزَ اٰلِ کِسْرٰی الَّذِیْ فِی الْاَبْیَضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتی تھی کھولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سے گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کی ہی نقل کی یہ مسلم نے ف ع آل کسری مین لفظ آل کا
زائد ہی یا مراد ہی اوس سی اہل و تابعدار اوسکی اور کسری ساتھ زیر اور زبر کاف کی معرب خسرو کا ہی اور بادشاہ فارس کو کسری کہتی ہین جیسی بادشاہ
روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو قیل ساتھ زبر قاف کی اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہی مدائن مین کہ اہل فارس
اوسکو سفید کوشک کہتی ہین اور اب بنائی گئی ہی جگہہ اوسکی مسجد مدائن مین اور یہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمرؓ کی نکالا گیا **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلَکَ کِسْرٰی فَلَا یَکُوْنُ کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَقَیْصَرُ لَیَہْلِکَنَّ ثُمَّ لَا یَکُوْنُ قَیْصَرُ بَعْدَہٗ وَلَتُقْسَمَنَّ
کُنُوْزُہُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَسَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوا کسری
پس نہوگا کسری پیچھی اوسکے ف ع ہلاک ہوا یہ جملہ خبریہ ہی یعنی قریب ہے کہ ہلاک ہوگا مالک اوسکا اور صیغہ ماضی کا لای واسطی تحقیق وقوع اور قرب اوسکی کے
یا دعا و تفاول ہے ت پس نہوگا کسری بعد اوسکے ف ع یعنی بعد کسری کی کہ موجود تہا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معنی یہ ہین کہ نہین مالک
ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگی اوسکی مسلمان بعد اوسکے قیامت کے دن تک اور یہ بات اوسوقت فرمائی کہ خسرو نے نامہ آنحضرتؐ کا پہاڑ ڈالا ت اور قیصر کہ بادشاہ
روم کو کہتی ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹے جاوینگے خزانہ اونکی راہ خدا مین اور نام کہا آنحضرتؐ نے لڑائی کا فریب نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف ع اور یہ عطف ہے قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نے اور نام کہا آنحضرت نے الخ چونکہ پہلی کلام مین اشارہ تہا طرف اسکے کہ ہلاک کسری اور قیصر کا
اور لینا اونکی خزانونکا ہوگا ساتھ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کی پس آگاہ فرمایا اپنی صحابہؓ کو ساتھ جائز ہونی اوسکی کی تا کہ نہ وہم کرین
وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سے ہے پس فرمایا کہ جنگ کرنی ہین ساتھ دشمنون کے فریب اور حیلہ راہ پاتی ہین کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کے دخل کہتی ہین جیسی کہ
اپنی لشکر کو حیلون سے دشمن کی آنکھو نمین بہت دکھاوین یا معرکہ مین ایکسطرف جاوین تا دشمن خیال کرین کہ وہ چلی گئی اور جنگ نہین کرینگی اور جب غافل ہون اونپر یکایک جا پڑین
اور مانند اونکی حیلی کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھ پیش اور زبر خ کی اور جزم دال کے اور ساتھ پیش دال کی اور زبر اسکی کی بہی آیا ہی اور ساتھ
زبر خ اور جزم دال کی فصیح تر ہے **وَعَنْ** نَافِعِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَۃَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُہَا

اللہ ثم فارس فیفتحہا اللہ ثم تغزون الروم فیفتحہا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص
سے کہ تھے صحابی بن نافع وقاص کا اور وہ صحابی ہیں سلام لائے فتح مکہ میں کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگے تم یعنی بعد میرے جزیرہ عرب سے ف یعنی ولایت عرب
اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب سے کہ احاطہ کیا ہے دریا نے اوسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہیں مطلب یہ ہے کہ جنگ کروگے تم بقیہ جزیرہ یا سارے جزیرہ یا بعض حیثیت کے
نہیں جو فتح ہو جاویگا کافروں میں ت پس فتح کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر پھر جنگ کروگے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اوسکو اللہ پھر جنگ کروگے روم سے پس
فتح کریگا اوسکو خدا تعالیٰ پھر جنگ کروگے دجال سے پس فتح دیگا اوس پر اللہ نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اوسکو مغلوب کریگا اور ہلاک کیا دجال ہاتھ آگیا ہوگا تمہارے
ہاتھ لگیگا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے کہ وہ اوتریں گے مسلمانوں کے مدد کی لیے اور خطاب اسمیں صحابہ کو ہے مراد امت ہے وعن عوف بن مالک
قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وھو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح
بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی
بیت من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل
غایۃ اثنا عشر الفا رواہ البخاری اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ غزوہ تبوک کی کہ نام ایک جگہہ کا
ہے بیچ شام کے اس حال میں کہ آنحضرت چمڑے کی خیمہ میں تھے فرمایا گن تو چھ چیزوں کو پہلے آنے قیامت سے یعنی چھ چیزیں علامات قیامت سے جان پہلے اوسکی واقع
ہونگی اول مرنا میرا کہ جبتک میں تم میں ہوں قیامت برپا نہیں ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کا ف یعنی جبتک بیت المقدس کو فتح نہیں کرینگے قیامت قائم
نہیں ہوگی اور لفظ مقدس ساتھ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کی بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کی بروزن معظم کے
ت تیسری وبا عام کہ پیدا ہوگا تم میں مانند بیماری بکریوں کی ف قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کی بیماری ہے کہ مواشی میں پیدا ہوتی ہے ناگاہ ایک
وہ مرجاتے ہیں اور مراد اس سے وہ وبا ہے کہ حضرت عمرؓ کی زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین دن کی عرصہ میں ستر ہزار آدمی مرگئے اور لشکرگاہ مسلمانوں کا اوسوقت عمواس تھا
اور اسی لیے اوسکو طاعون عمواس کہتے ہیں اور اول طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا ت چوتھی بہت ہونا مال کا لوگوں میں یہانتک کہ دیا جاوے مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض
اور قلیل اور حقیر جانیگا اوسکو ف یہ ہوا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وقت فتوح کی ت پانچویں پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں رہیگا کوئی گھر عرب سے مگر
داخل ہوگا اثر اور شر اوس فتنہ کی اوس گھر میں ف لکھا ہے علما نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمانؓ کا ہے یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے ہوئے ت چھٹی صلح
ہوگی درمیان تمہارے اور درمیان روم کی ف بنو الاصفر نام روم کا ہے اسلیے کہ پہلا باپ انکا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہے زرد رنگ تھا مائل بسفیدی
ت پس عہدشکنی کرینگے وہ پس آوینگے تم پر نیچے اسی نشانوں کے ف لفظ غایۃ ساتھ غین معجمہ اور یے نشان کہ جنگ میں ہمراہ سرداروں کے ہوتے ہیں اور بعضے روایتوں
میں غابہ ساتھ بے موحدہ کے آیا ہے معنی بیشہ کے تشبیہ دی ہے اوس لشکر کو بسبب کثرت نیزوں نشانوں کے ساتھ بیشہ کے ت نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگے نقل کی یہ بخاری نے ف
مقصود بیان کرنا انبوہی لشکر کا ہے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم بالاعماق
او بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینۃ من خیار اھل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین
سبوا منا نقاتلھم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونھم فینھزم ثلث لا یتوب اللہ علیھم
ابدا ویقتل ثلثھم افضل الشھداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیۃ فبینما ھم
یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفھم بالزیتون اذ صاح فیھم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اھلیکم فیخرجون
وذلک باطل فاذا جاءوا الشام خرج فبینما ھم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوۃ فینزل

عیسے بن مریم فامّھم فاذا رآہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یھلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ
فیریھم دمہ فی حربتہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ اوتریں گے روم اعماق میں ف ع اعماق ساتہ زبر ہمزہ کی نام ایک جگہہ کا ہی اطراف مدینہ میں ت یا دابق میں ف ع دابق ساتہ زبر بے کے
اور کبھی بہی جاتی ہی نام ایک جگہہ کا ہی بازار مدینہ ایسا ہی مفاتیح میں ہی کہ وہ دونوں موضع ہیں اونکا ہی کی لیی ہی ت پس نکلیگا طرف اونکی ایک لشکر
مدینہ سی ف ع کہا ابن ملک نے کہ کہا بعضوں نے کہ مراد مدینہ سی حلب ہی اور اعماق اور دابق دونوں موضع ہیں قریب اوسکے اور بعضوں نے کہا مراد مدینہ دمشق ہی اور کہا
اور بعضوں نے یہہ جو کہا گیا ہی کہ مراد مدینہ سے مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہہ قول ضعیف ہی اسلئی کہ مدینہ منورہ خراب ہوگا اوسوقت یعنی ت بہترین لوگوں میں سی
اوسدن ف ع من خیار اہل الارض بیان ہی جیش کا اور لفظ اوسدن سی احتراز ہی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ت پس جسوقت کہ صف باندہینگے یعنی لڑائی کی لیی
کہینگے رومی چہوڑ دو بیچ ہمارے اور درمیان اون لوگوں کی جو پکڑے گئی ہیں ہم میں سی لڑیں ہم اونسی ف ع یعنی جن مسلمانوں نے کہ ہمارا کیا ہی ہم میں سی اسیر کیا
ایک جماعت کو ہم میں سی اونکو ہماری پہیر کر دو تا لڑیں ہم اونسی اور بدلا اپنا لیویں غرض فریب دینا مسلمانوں کا اور تفرقہ ڈالنی اونکی باب میں ہی ت پس کہینگے مسلمان قسم ہی اللہ
کی نہیں خالی کرینگی ہم درمیان تمہاری اور درمیان مسلمان بہائیوں اپنی کی اور نہیں چہوڑینگی ہم تمکو ساتہ اونکی پس لڑینگے مسلمان رومیوں سی پس شکست کہا وینگی تہائی مسلمان
اور بہاگ جاوینگی نہیں رجوع کریگا اللہ تعالی ساتہ رحمت کے اونپر کبہی ف ع یہہ کنایہ ہی اس سی کہ وہ کفر ہی پر مرینگے اور عذاب دیگا اونکو ت اور مارے جاوینگے
تہائی اور وہ بہترین شہیدوں کی ہونگی نزدیک خدا کی اور فتح کرینگی تہائی مسلمان باقی رومیوں کو فتنہ میں نہ ڈالی جاوینگی کبہی ف ع یعنی نہ مبتلا کیی جاوینگے
کسی بلا میں نہیں امتحان کیی جاوینگی ساتہ مقاتلہ کی یا نہیں عذاب دیی جاوینگے کبہی اس میں اشارہ ہی خاتمہ بخیر ہونی اونکی کا ت پہر فتح کرینگی قسطنطنیہ ف ع اس لفظ
کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہی مشہور ساتہ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طا اور جزم نون کی بعد اوسکی طا مکسور اور یا ساکن بعد اوسکی نون مفتوحہ مہملہ ت کی اور بعضوں نے ساتہ
زیادتی یا مشددہ کی بعد نون دوسری کی تصحیح کی ہی چنانچہ اکثر مشکوۃ کی نسخوں میں اسی طرح ہی اور بعضی نسخوں میں ساتہ زیادتی یا مخففہ کی بدلی یا مشددہ کی اور ان دونوں صورتوں میں
نون اخیر کو زبر ہوگی اور یہہ بڑا شہر روم کی شہروں میں سی ہی کہ دار السلطنہ روم کا ہی اور اوسکو استنبول بہی کہتی ہیں اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سی ہی اور کہا ترمذی نی
کہ قسطنطنیہ بعضی صحابہ کی زمانہ میں فتح ہوئی اور شاید کہ نکلنی دجال کی بعد فتح ہوگی جیسا کہ فرمایا ت پس جسوقت کہ تقسیم کرتی ہونگی مسلمان غنیمتیں حال آنکہ لٹکائی
ہونگی تلواریں اپنی درختوں زیتوں پر کہ ناگہاں آواز دیگا اونمیں شیطان کہ مسیح دجال تحقیق پیچہی تمہاری آیا تمہاری اہل و اولاد میں پس نکلینگے یعنی لشکر مدینہ کا خبر
سنتے ہی قسطنطنیہ سی اور یہہ خبر شیطان کی جہوٹی ہوگی دجال ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگی مسلمان شام میں نکلیگا دجال ف ع ظاہر ہی کہ مراد شام سی قدس ہی
کہ وہ ہی امن ہی اسلئی کہ بعض روایات میں تصریح ہی ساتہ اسکی ت پس اوسوقت یہہ تیاری کرتی ہوگی لڑائی کی برابر کرینگی صفیں ناگہاں قائم کیجاوی گی نماز
ف اور نسخہ صحیحہ میں اذ ساتہ الف کی ہی یعنی وقت تکبیر کہنی موذنوں کی نماز کی لیی ت پس اوتریں گی عیسی ابن مریم ف ع یعنی آسمان سی اوپر منارہ مسجد دمشق کے
پہر آوینگی قدس میں ت پس امام ہونگی حضرت عیسی مسلمانوں کے ف ع نماز میں اور جملہ مسلمانوں سی امام مہدی بہی ہونگی اور ایک روایت میں ہی کہ آگی بڑہا دینگے امامت
کی لیی حضرت عیسی امام مہدی کو اور سبب بیان کرینگی کہ نماز تمہاری ہی لیی قائم کی گئی ہی اور اسمیں اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ میں امیر نہیں ہوں بالاستقلال
بلکہ مقرر اور مؤید ہوں پہر بعد اوسکی امامت کیا کرتی رہینگی عیسی انکی ہمیشہ پس اس فرمانی میں کہ امام ہونگی تغلیب ہی یا کرینگی امامت مجازا یعنی امر کرینگی اونکی امام کو امامت کا
اور ہوگا دجال اوسوقت گہیری ہوی مسلمانوں کو ت پس جب دیکہی گا حضرت عیسی کو دشمن خدا کا یعنی دجال گہلنی لگی گا جیسا نمک گہلتا ہی پانی میں پس
اگر چہوڑیں حضرت عیسی اوسکو بحال خود اور نہ ماریں البتہ گہل جاوی یہانتک کہ مر جاوی وہ بلا ہی ولیکن قتل کریگا اوسکو خدای تعالی حضرت عیسی کے ہاتہ پر
یعنی حکم اور ارادہ الہی یوں ہی کہ ہلاک اوسکا حضرت عیسی کے ہاتہ پر ہو پس قتل کر دینگی عیسی اونکو یعنی مسلمانوں کو پاکا فروں کو پس دکہاوی اونکو خون دجال کا اپنی نیزی

وعن عبد الله بن مسعود قال إن الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرح بغنيمة ثم قال عدو يجمعون
لأهل الشام ويجمع لهم أهل الإسلام يعني الروم فيتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم
الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز
بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون
حتى يمسوا فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة فإذا كان يوم الرابع نهد إليهم بقية أهل الإسلام فيجعل الله الدبرة
عليهم فيقتتلون مقتلة لم ير مثلها حتى إن الطائر ليمر بجنباتهم فلا يخلفهم حتى يخر ميتا فيتعاد بنو الأب كانوا مائة فلا
يجدونه بقي منهم إلا الرجل الواحد فبأي غنيمة يفرح أو أي ميراث يقسم فبينا هم كذلك إذ سمعوا ببأس هو أكبر من ذلك
فجاءهم الصريخ أن الدجال قد خلفهم في ذراريهم فيرفضون ما في أيديهم ويقبلون فيبعثون عشر فوارس طليعة قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعرف أسماءهم وأسماء آبائهم وألوان خيولهم هم خير فوارس أو من خير فوارس على ظهر
الأرض يومئذ رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق قیامت نہیں قائم ہوگی یہانتک کہ نہ بانٹی جاوے گی میراث ف ع یعنی بسبب کثرت
مارے جانے مسلمانوں کی یا بسبب اٹھ جانے شرع کی جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمارے زمانہ میں یا بسبب کثرت دنون کے نوبت تقسیم کی نہیں پہنچے گی ت اور
خوش کئے جاوینگے یعنی نہیں خوش ہوگا کوئی غنیمت سے ف ع یا تو بسبب ملنے کی یا بسبب خیانت کے پس نہیں خوش ہونگے ساتھ اوسکے اہل دیانت ت پھر کہا
ابن مسعود نے بیچ بیان اس حال اور وقوع اس قصہ کی کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگے لشکر واسطے مقاتلہ اہل شام کی اور جمع کرینگے واسطے قتال ان دشمنوں کے مسلمان
بھی لشکر مراد ہے دشمن سے روم پس انتخاب کرینگے اپنے میں سے مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج کو کہ آگے بھیجیں تا جنگ کرے اور مر جاوے پھرے نہیں فوج مگر غالب اور فتحیاب
ف ع یہ جملہ صفت کا شرطہ ہے بمنزلہ توضیح ہے شرطہ کی اور معنی یہ ہیں کہ مسلمان بھیجینگے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بھاگیں نہیں بلکہ ٹھہرے رہیں ثابت رہیں
یہانتک کہ مارے جاویں یا غالب ہوویں شرطہ سے مراد ہیں شجاعان پیش رو اور ہر اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لیے اور مستعد ہو واسطے مرنے کی اور یتشرط باب تفعل سے لایا گیا
ہے اور یشترط باب افتعال سے بھی آیا ہے ت پس لڑینگے مسلمان و کافر یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات یعنی باز رکھے گی انکو لڑائی سے پس پھرینگے
مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کی ہر ایک یعنی دونوں فریق میں سے غیر غالب یعنی غیر مغلوب ہوکے اور فنا ہو جاویگی یعنی ماری جاویگی وہ فوج کہ بھیجی
گئی تھی لڑنیکے لیے ف ع یہاں شرطہ یعنی جنس کے ہے یعنی جانبین کے اگلی فوجیں ماری جاوینگی حاصل یہ کہ اور فوجیں پیچھے آ رہینگی اور نہیں کام کیا غلبہ
دوسرے لشکر پر اگلی فوجیں طرفین کے فنا ہو جاوینگی والا ہو غلبہ انکے لیے کہ فنا ہوا اگلی فوج انکی حال آنکہ کہا ہے کہ ہر ایک غیر غالب ہوئے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر
کو واسطے مرنیکی کہ پھرے نہیں مگر غالب پس لڑینگے یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پس پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنی کی ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ
فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنیکے لیے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو مرنے کے لیے کہ پھرے نہیں مگر غالب پس لڑینگے یہانتک کہ شام کریں گے پس پھرینگے مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اور
فنا ہو جاوے گی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنیکے لیے پس جب ہوگا دن چوتھا اوٹھینگے اور قصد کرینگے طرف جنگ کفار کی باقی اہل اسلام پس کریگا اللہ تعالیٰ شکست کفار پر
ف دبرہ ساتھ زبر دال مہملہ اور بے موحدہ کی اسم ہے ادبار اور ہزیمت کیا گیا ہے لیکن معنی دونوں کی ہزیمت یعنی شکست ہیں ت پس لڑینگے ایسا کہ نہیں
دیکھا گیا ہے مانند اوسکی یہانتک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنے کا اونکی جوانب و نواحی پر پس نہیں پیچھے چھوڑیگا اونکو یعنی نہیں تجاوز کریگا انسے یہانتک کہ
گر پڑیگا زمین پر مردہ ف ع یعنی اگر جانور اوڑیگا اور قصد کرے نہیں پہنچیگا اونکی آخر تک یہانتک کہ گر پڑیگا مر کر بسبب اونکی بدبو یا بسبب درازی کی مسافت اونکے اور کثرت
اونکی نعشوں کے تھک جاویگا اور زمین پر گر پڑیگا مر کر ت پھر گنیں گے بیٹے ایک باپ کے کہ تھے ف ع یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوگی لڑائی میں سب آپس میں قرابتی

ایک یعنی بہر کی مدد ہوا ہی کہ شمار کرینگی تو نہ ہوں ت پس باقی نہ رہی اوس عدد سو کو گمان باقی رہا ہو مگر ایک مرد ف خلاصہ معنی کا یہ کہ وہ شروع کرینگی گنا فضول اپنے کا
پس شروع کرینگی ہر جماعت گنانا اقارب اپنے کا پس نہ پاوینگی مگر ایک بعیب سادی جاویگی ت پس ساتھ کس غنیمت کے خوش کیے جاوینگی ف لفظ فبای
یعنی تفریعیہ ہی یا سببیہ ہی کہا طیبی نے کہ جزا ہی شرط محذوف کے پہلے یا ہی ان الساعة لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمة اس حیثیت سے کہ مطلق کیا اوسکو پہلے
کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کی عدو الخ یا بطریق کہ مقید ہی ساتھ اس صفت کے یعنی تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سے اسلئے نہیں ہونگی کہ جہاں انتشار جاوینگی تقسیم کہاں اور خوشی
کہاں ایسے وقت میں صحیح ہوگا یہ کہ کہا جاوے پس جب ہوا ایسا تو پس ساتھ کس غنیمت کے خوش ہونگی انتہی ت یا کونسی میراث تقسیم کیجاویگی پس اوس وقت میں کہ وہ ہونگی اسطرح
ناگاہ سنینگے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کہ وہ بزرگتر اور سخت تر ہوگی پہلی لڑائی سی آپہونچی گی مسلمانوں کو آواز یعنی فریادی کی یہ کہ دجال آپہونچا اونکی آیا ہی
اونکی اولاد میں پس چہوڑ دینگی اور ڈالدینگی اوس چیز کو کہ بیچ ہاتھوں انکی کی ہی یعنی غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل و عیال کے اور متوجہ ہونگے طرف دجال کے پس بہیجینگے دس سوار
تا مطلع ہوں حال دشمن کے سی ف لفظ طلیعہ بر وزن فعیلہ کی وہ شخص کہ بہیجا جاوے تا کہ مطلع ہو حال دشمن کے سے مانند جاسوس کے فعیلہ بمعنی فاعل کے برابر ہی بیچ واحد اور
جمع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں نام اون دس سواروں کی اور نام اونکی باپوں کے اور رنگ انکی گھوڑوں کے ف اسمیں معجزہ ہے آنحضرت کا اور
دلیل ہے اسپر کہ علم اللہ تعالی کا محیط ہی ہر چیز کی کلیات جزئیات کو وہ بہتر سواروں کے یا فرمایا بہتر سوار ہیں روی زمین پر اوسدن نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال هل سمعتم بمدينة جانب منها في البر وجانب منها في البحر قالوا نعم يا رسول الله قال لا تقوم الساعة حتى يغزوها سبعون الفا من بني اسحاق فاذا جاءوها نزلوا فلم يقاتلوا بسلاح ولم يرموا بسهم قالوا لا اله الا الله والله اكبر فيسقط احد جانبيها قال ثور بن يزيد الراوي لا اعلمه الا قال الذي في البحر ثم يقولون الثانية لا اله الا الله والله اكبر فيسقط جانبها الآخر ثم يقولون الثالثة لا اله الا الله والله اكبر فيفرج لهم فيدخلوها فيغنمون فبينما هم يقتسمون المغانم اذ جاءهم الصريخ فقال ان الدجال قد خرج فيتركون كل شيء ويرجعون رواه مسلم

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا سنا ہے تمنے ایک شہر کہ ایک جانب اوسکی جنگل میں ہے اور ایک جانب دریا میں کہا اصحاب نے ہاں یا رسول اللہ سنا ہے ہمنے ف کہا ایک شارح نے کہ یہ شہر روم میں ہے کہا بعضوں نے
ظاہر یہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہے اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سے ہی انتہی اور احتمال ہے کہ وہ اور شہر ہو بلکہ ظاہر یہی ہی پہلی قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتھ بہت کشت و خون
کی اور یہ شہر فتح ہوگا ساتھ تہلیل و تکبیر کے ت فرمایا حضرت نے کہ برپا نہ ہوگی قیامت یہانتک کہ جنگ کرینگے اوس شہر والوں سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحاق میں سی
ف کہا مظہر نے کہ گروہ شام کی اولاد اسحاق سی ہیں اور وہ مسلمان تھے انتہی اور احتمال ہے کہ اونکی ساتھ اور بہی ہوں سوای اونکی اولاد اسمعیل میں سے کہ وہ عرب
ہیں یا غیر اونکی اور مسلمان تو اختصار کیا اونکی ذکر پر از راہ غلبہ یعنی اونکی کی اونپر کہ سوای اونکی ہیں اور احتمال ہے یہ کہ خاص وہی ہوں ت پس جب آوینگی اولاد
اسحاق اوس شہر پر بارادہ جنگ کے اوترینگی یعنی نواحی اوس شہر میں محاصرہ کرکر اوسکی رہنی والوں کو پس جنگ نہیں کرینگی اوس شہر والوں سے ساتھ ہتہیاروں کے اور
نہ پہینکینگے طرف اونکی تیر ف یہ تخصیص بعد تعمیم کے ہی واسطے تاکید افادہ عموم نفی کی بلکہ ت کہینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو
جانبوں اوسکی میں سے یعنی ایک طرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید نے کہ راوی اس حدیث کا ہی نہیں گمان کرتا میں ابوہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا میں ہے یعنی جزم
نہیں مجکو اسکا گمان ہے کہ یوں کہا پہر کہینگے مسلمان دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اوسکی یعنی جو کہ جنگل میں ہے پہر کہینگے تیسرے بار
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اور راہ کیجاویگی اونکی لیے پس داخل ہونگی اوس میں پس لوٹیں گے یعنی جو کچہ اوس میں ہوگا پس اوس وقت کہ بانٹتی ہونگی لوٹ
ناگہان آویگی اونکو آواز یا آواز کرنیوالا پس کہیگا آواز کرنیوالا کہ تحقیق دجال نکلا ہی پس چہوڑ دینگی ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پہرینگی نقل کی یہ مسلم نے ف
یعنی جلدی سے دجال کی لڑائی کی لیے

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عمران

لہ من الصریخ آواز و آواز کنندہ آمدہ ... عمران بیت المقدس وسکون الرحم

بَیْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَخَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِیْنِیَّةَ وَفَتْحُ قُسْطَنْطِیْنِیَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کامل آبادی بیت المقدس کی سبب خرابی مدینہ کے ہوگی **ف** یعنی
آبادی بیت المقدس کی بسبب غلبے کفار کی ہوگی کہ نصاری ہیں اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہے اور اشتقاق یثرب کا ثرب سے ہے بمعنی ہلاک کی
یا نام ایک کافر کا ہے کہ ابتدا اوسنے آباد کیا تھا اور مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے یہ کہنا پہلی اوس نہی کی ہے **ت** اور خرابی یثرب کا سبب نکلنے اور پیدا ہونے
فتنہ اور جنگ عظیم کا ہے جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اوس میں سے ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اوس جنگ کا فتح ہونا قسطنطینیہ کا ہے اور فتح ہونا قسطنطینیہ کا
سبب اور علامت نکلنے دجال کے ہے نقل کی یہ ابوداود نے مراد یہ ہے کہ یہ حوادث اور وقائع بعد ایک دوسرے کی اسی ترتیب کو واقع ہونگی اور ہونا پہلی کا علامت پیدا ہونے دوسرے
ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سے واقع ہو کہا طیبی نے اگر کوئی کہے یہاں کہا فتح قسطنطینیہ کو علامت نکلنے دجال کی اور اوپر حدیث میں کہا کہ ناگہاں شیطان آواز دیگا
اونکو کہ دجال تمہارے پیچھے آیا تمہارے اہل میں پس نکلینگے وہ اور یہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہوا ان دونوں میں جواب اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردانا فتح
قسطنطینیہ کو علامت نکلنے دجال کے نہ یہ کہ وہ پیچھے اوسکی نکلیگا بغیر ڈھیل کے اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹ تا باز رہیں تقسیم کرنی غنیمت کے سے چنانچہ دلالت کرتی
ہے اسپر حدیث آئندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطینیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى
وَفَتْحُ قُسْطَنْطِیْنِیَّةَ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اونہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطینیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** مراد بڑی جنگ سے کہا بعضوں نے وہ ہے کہ جسمیں کہ
جاوینگی ایک باپ کی اولاد اور نہ میں پائینگے سو میں سے مگر ایک جیسا کہ اوپر گذرا اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد اوس سے فتح اوس شہر کی ہے کہ فتح ہوگا بسبب تسبیح اسمائے الہی کے جیسا کہ حدیث
ابی ہریرہ کی میں گذرا اور سات مہینوں میں جمع ہونا ان چیزونکا فرمایا تو یہ باعتبار متوجہ ہونے مسلمانوں کے ہی طرف ہونے شروع کے اور ظہور دجال کے اور اوپر باعتبار
فتح اونکی پس دجال پیچھے آئیگا اونکی بغیر تراخی کے درمیان دونوں کی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ
وَفَتْحِ الْمَدِیْنَةِ سِتُّ سِنِیْنَ وَیَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِی السَّابِعَةِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ درمیان اوس جنگ کی اور فتح ہونے شہر مذکور کی یعنی قسطنطینیہ کے چھ برس ہیں اور نکلیگا دجال ساتویں برس میں **ف** اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں
اختلاف فاحش ہے لیکن یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ **ت** نقل کی یہ ابوداود نے اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے **ف ع** اور حدیث سابق کی اسناد میں کلام ہے اور بعضے
راوی اوسکی مجروح اور مطعون ہیں اور یہ دلالت ہے کہ تعارض ثابت ہے اور جمع ممتنع اور ترجیح بہتر ہے جمع ہی ہو سکتا ہے کہ درمیان ملحمہ عظمی اور درمیان خروج دجال کے ہو سات برس کا
صحیح تر ہے ہوئی سات مہینے کی ہے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ یُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ یُّحَاصَرُوْا اِلَی الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی یَكُوْنَ اَبْعَدُ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ وَسَلَاحُ
قَرِیْبٌ مِّنْ خَیْبَرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا قریب ہیں مسلمان کہ گھیرے جاوینگے مدینہ مطہرہ میں **ف** یعنی دشمن گھیر لینگے اونکو یا بھاگینگے
مسلمان کفار سے رجوع ہونگے درمیان مدینہ اور سلاح کی کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب خیبر کی یعنی اونکی اصل ہونگی یہیں کی اندر اور بعضی ثابت ہیں کہ اوسکی اوسکی نگہبانی
کی ہے اور یہ معنے ظاہر تر ہیں اسلئے قول حضرت کے **ت** یہاں تک کہ ہوگا دور تر سرحدوں اونکی کا سلاح اور سلاح نام ایک جگہ کا ہے نزدیک خیبر کی نقل کی یہ ابوداود نے
ف ع کہ چند منزل ہے مدینے سے اور یہ تفسیر راوی کی ہے اور سلاح ساتھ زیر سین کے اور کبھی ضبط کیا ہے اوسکو ساتھ رفع کی ہیں سے بنا پر اسکی کہ اسم موخر ہے اور خبر ظاہر
اور ایک نسخہ میں ساتھ رفع اوسکی کی تنوین ہے اور اور نسخہ میں ساتھ جر کی ہے **وَعَنْ ذِیْ مِخْمَرٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا
بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِیَّةِ الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ

فتقتتلون فیکرم اللہ تلک العصابۃ بالشہادۃ رواہ ابو داؤد ... وزاد بعضہم فیثور المسلمون الی اسلحتہم

اور روایت ہی ذی مخبر سی کہ خادم ہی حضرت کا اور بھتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا میں نے حضرت سے فرماتی تھی نزدیک ہی کہ صلح کروگی تم اہل روم سی
صلح بالامن کی پھر لڑو گی تم اور وہ ہوکر جنگ کروگی تم اور مسلمان اور وہ رومی باالاتفاق دشمنوں سی کہ سوا تمہاری ہیں پس فتح دئیے جاؤ گی تم یعنی دیگا تمہاری
اسد تعالیٰ اور فتح اور غنیمت پاؤ گی اور سلامت رہو گی یعنی نہ مرو گی اور مار جاتی ہی پھر پھرو گی یعنی دشمنوں کی پاس سے یہاں تک کہ اترو گی تم اور اہل روم ایک سبزی کی
جگہ کہ ٹیلی ہونگی اوسمیں پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے صلیب کو **ف** مراد اہل نصرانیت سے قوم ہیں اسلئے کہ روم دین نصرانیت پر تھی اور صلیبا ایک لکڑی
مربع ہی کہ گمان کرتی ہیں نصرانی کہ عیسیٰ سولی دی گئی ہیں اوس پر اکر دی کی تھی اس صورت کی **ت** پس کہیگا وہ شخص کہ غالب ہے صلیب یعنی غالب آئی ہم بسبب
برکت صلیب کی پس غصے ہو گا ایک شخص مسلمانوں میں سے **ف** یعنی بسبب اوسکی کہ نسبت کی غلبہ کی غیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان صلیب کو پس عہد
اس قصے کی عہد توڑینگے رومی اور جمع کرینگے لوگوں کو جنگ کے لیے **ت** اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے اس عبارت کو کہ پس دوڑینگے مسلمان طرف ہتھیاروں اپنی کی پس لڑینگے مسلمان
اونسی پس عزت دیگا اسد تعالیٰ اوس جماعت مسلمانوں کو ساتھ شہادت کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اترکوا
الحبشۃ ما ترکوکم فانہ لا یستخرج کنز الکعبۃ الا ذو السویقتین من الحبشۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی نقل
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چھوڑو تم حبشیوں کو اور نہ تعرض کرو اونسی جبتک کہ چھوڑیں وہ تمکو اور تعرض نکریں تمسے اسلئے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں نکالیگا کعبہ کا گنج مگر
ایک شخص صاحب پنڈلیوں چھوٹی کا حبشیوں میں سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اس لشکر حبشی کا ہی اور سویقہ تصغیر ساق کی ہی یعنے
پنڈلی کی اور پنڈلیاں حبشی کی اکثر چھوٹی اور باریک ہوتی ہیں اور گنج سی گنج ہا مدفون نیچی کعبہ کی کہا بعضوں نے کہ مخلوق ہی اور کہا بعضوں نے کہا کہ مراد ہی
مال کہ بطور نذر کی آتا ہی اوسکو خادم وہاں کی جمع کر لیتی ہیں اور حدیث میں آیا ہی کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چھوٹی پنڈلیوں کا حبشیوں میں سے اور نہیں
معارض ہی یہ قول اسد تعالیٰ کی حرما آمنا اسلیے کہ یہ قرب قیامت کی ہوگا جسوقت کہ باقی نہیں رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنی والا اور ظاہر تر یہ ہی کہ اسد تعالیٰ نے گردانا ہی
اوسکو حرم یا امن باعتبار غالب احوال کی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اوس پر قصہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند اونکی کا یا مراد حرم یا امن سے یہ ہی کہ اسد تعالیٰ نے
حکم فرمایا ہے کہ امن میں رکھیں لوگ اوسکو اور نہ تعرض کریں کسی سے اوسمیں چنانچہ آیا ہی کہ نہیں حلال یقینوں کا قرار اوسمیں ہے جبکہ بیٹھا فساد ہی یعنی قتل کرنی لوگوں
کی ہی اور خراب کرنی شہروں کی سی کہا اوسنی کہ معانی کلام اسد کا ومن دخلہ کان آمنا پس کہا بعضے اہل تفسیر نے کہ یعنی اسکی یہ ہیں کہ امن دو اسکو کہ داخل ہو
اوسمیں اور نہ تعرض کرو اسکی اندر ساتھ لوٹنی اور قتل کرنی کی **وعن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دعوا الحبشۃ ما
ودعوکم واترکوا الترک ما ترکوکم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ایک شخص سے آنحضرت کی صحابیوں میں سے کہا چھوڑو تم حبشیوں کو
جبتک چھوڑیں وہ تمکو اور چھوڑو تم ترکوں کو جبتک چھوڑیں وہ تمکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اگر کہیں کہ قرآن شریف میں حکم ہے قاتلوا المشرکین کافۃ یعنی عام
فرمایا ہی کہ مشرکوں سے قتال کرو پھر کیوں حضرت نے یہاں فرمایا کہ اونکو چھوڑے رکھو جواب اسکا یہ ہی کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سی مخصوص ہیں کہ خارج ہیں
اسلیے کہ شہر اونکی بعید ہیں شہروں اسلام کی شہروں میں دشت بیابان بہت ہیں جبتک کہ تعرض نکریں اہل اسلام کی شہروں کا اونسے تعرض اونسی کرنا چاہیے
اگر وہ قصد کریں اسلام کی شہروں میں ساتھ قہر اور غلبہ کی تو اونسے فرض ہوگا قتال یا کہیں کہ آیت ناسخ اس حدیث کی ہی اور حکم اس حدیث کا ابتدائی اسلام میں تھا
بسبب ضعف اسلام کی اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا **وعن** بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث یقاتلکم قوم صغار الاعین
یعنی الترک قال تسوقونہم ثلث مرات حتی تلحقوہم بجزیرۃ العرب فاما فی السیاقۃ الاولی فینجو من ہرب منہم
واما فی الثانیۃ فینجو بعض ویہلک بعض واما فی الثالثۃ فیصطلمون او کما قال رواہ ابو داؤد

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی اونہی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حدیث کی کہ وہ یہ حدیث ہی لڑیگی تمسی قوم چھوٹی
آنکھوں والی یعنی ترک ف ع یہ تفسیر اوسیکی ہی کہ وہ صحابی ہی یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہانکوگی تم اونکو تین بار یعنی ہونگی
وہ مغلوب و مقہور بھاگنی والی کہ تم اونکو بھگا دوگی یہانتک کہ پہنچاؤگی اونکو جزیرۂ عرب مین ف ع کہا بعضون نی کہ یہ نام ہی عرب کی
شہرونکا اسلیے کہ گھیرے ہوئی ہین اونکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالک نی کہ وہ حجاز ہی اور یمامہ
اور یمن ت اسپر پہلی ہانکنی مین نجات پاوینگی وہ شخص کہ بھاگی ترکونمین سی اور اسپر دوسری ہانکنی مین نجات پاوینگی بعضی اور ہلاک
ہونگی بعضی اور اسپر تیسری ہانکنی مین پس کاٹی جاوینگی اور جو ہی اوکھاڑی جاوینگی یا مانند اوسکی فرمایا حضرت نی نقل کی یہ ابو داؤد نی ف ح
یہ لفظ اوسجگہ کہتی ہین کہ حدیث کی معنی نقل کی جاتی ہین اور لفظ اوسکی خاص یاد نہین ہوتی اور اسمین نہایت ورع ہی راوی کا وعن انس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل اناس من امتی بغائط یسمونہ البصرۃ عند نہر یقال لہ دجلۃ یکون علیہ جسر یکثر اھلھا و
یکون من امصار المسلمین واذا کان فی اخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوہ صغار الاعین حتی ینزلوا علی شط النہر فیتفرق اھلھا
ثلث فرق فرقۃ یاخذون فی اذناب البقر والبریۃ وھلکوا وفرقۃ یاخذون لانفسھم وھلکوا وفرقۃ یجعلون
ذراریھم خلف ظہورھم ویقاتلونھم وھم الشھداء رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوترینگی لوگ میری امت مین سی زمین پست مین کہ نام رکھینگی اوسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتھہ زبر با اور
زیر اوسکی کی اور جزم صاد کی اور زیر اوسکی کی اور نہر ہی اوسکی ت نزدیک ایک نہر کی کہ کہا جاویگا اوسکو دجلہ ف ح دجلہ ساتھہ زبر اور زیر دال کی نہر بغداد
کی ت ہوگا اوسپر پل بہت ہونگی اہل بصرہ کی اور ہوگا وہ شہر مسلمانونکی شہرونمین سی حلبی نی حاشیہ شفا مین لکھا ہی کہ بصرہ سنہ ثلثہ عشرہ مین بنا ہی اور
نے ہی بنایا ہی اوسکو عتبہ بن غزوان نی بیچ خلافت عمر کی اور اسمین بت پرستی کبھی نہین ہوئی اور اس قضیہ مین جو حدیث مین صریح مذکور ہی نام بصرہ کا
اور علما نی کہا ہی کہ مراد اوس سی بغداد ہی اس دلیل سی کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہین نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت کی زمانہ مین اس ہیئت پر کہ
اب ہی بنا تھا بلکہ قریے تھی متعدد و متفرق مضافات بصرہ سی اور منسوب اوسکی طرف اور آنحضرت نی از راہ معجزہ کی خبر دی اوسکی بننی کی اسلیے فرمایا ساتھہ لفظ
استقبال کی کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانونکی شہرونمین سی اور بہت ہونگی رہنیوالی اوسکی اور یہ بہی ہی کہ ترک بصرہ مین واسطی لڑنی مارنی کی اس کیفیت
مخصوص سی کہ مذکور ہوئی نہین آئی اور اہل تواریخ نی اسکو نہین نقل کیا مگر بغداد مین البتہ آئی ہین جیسی کہ معروف و مشہور ہی پس ذکر بصرہ کا حدیث مین
اس سبب سی ہی کہ بصرہ نسبت بغداد کی شہر قدیم ہی کہ قریب اور موافق کہ بغداد اونہین بنا ہی منسوب اوسکی طرف تہی اور بصرہ ایک موضع ہی باہر
بغداد کی قریب اوسکی دروازہ کی کہا جاتا ہی اوسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بغداد کا ساتھہ نام بعض اوسکی کی کہ بصرہ ہی یہ حذف مضاف
یعنی بغداد البصرہ جیسی کہ کلام پاک اللہ تعالی کی مین ہی اسئل القریۃ اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ بعضی شخص میری امت مین سی اوترینگی نزدیک دجلہ کی اور
مقام کرینگی وہان اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانونکی شہرونسی اور وہ بغداد ہی اور امصار جمع کہا اشارہ کیا اوس شہر کی بڑائی کا اسلیے کہ مصر بڑی شہر کو کہتی
ہین بعد اوسکی مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہی ت اور جسوقت کہ ہوگا امر یا حال آخر زمانی مین آوینگی اوس شہر والونکی لڑنی کی لیے بیٹی قنطورا کی ف ح یعنی ترک اور قنطورا
ساتھہ زبر قاف اور جزم نون اور پیش طا کی ساتھہ الف مقصورہ کی اور کبہی ساتھہ مدہ کی بہی آیا ہی نام ہی ایک لونڈی کا کہ ترک اوسکی اولاد سی ہین ت
سوتہہ اونکی چکلی ہونگی اور آنکھین چہوٹی یہانتک کہ اوترینگی اوس نہر کی کناری پر پس متفرق ہونگی اوس شہر کی لوگ تین فرقی ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلونکی
دمونمین اور جنگل مین ف ح یعنی اعراض کرینگی قتال سی اور مشغول ہونگی زراعت مین اور تلاش کرینگی بیلونکو کھیتی کی لیے واسطی خلاصی پانی کی ہلا

سے اِسی سبب سے اہل کی بال او نکی یعنی اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چل دینگے جنگل کو تا اونکے شر سے نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا یعنی فرقہ ف اوا
اونکی شر سے بسبب اس حیلہ کی نجات نہین پاوینگے اسلیے کہ آگ شر کونکی فتنہ کی ایسی نہین بھڑکی گی کہ اس حیلہ سے بچا سکین اور ایک فرقہ طلب کرینگے
امان نفسوں اپنی واسطے جانون اپنی کی اور ہلاک ہونگی ف ع یعنی اونکو ہاتھ سے لونگی شاید کہ مراد اس فرقہ سے مستعصم باللہ خلیفہ اور ہمراہی اوسکی مسلمانون میں کہ طلب
اونہون نے امان چاہی لیے اور اہل بغداد کی لیے اور ہلاک ہوے اونکے ہاتھون سے کہ مار ڈالا اونہون نے اونکو کسی کو باقی نہین چھوڑا اور کہا ایک شارح نے کہ اگر ارادہ کیا نبی ع
نے بصرہ سے بغداد اسلیے کہ بغداد تہا قریہ حضرت ع کی عہد مین بصرہ کی قریب مین سے از راہ اطلاق کرنے اسم جز کی کل پر تو واقع ہو چکا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اور اگر ارادہ
کیا بصرہ سے بصرہ معہودہ تو شاید کہ وہ واقع ہو بعد اسکے اسلیے کہ نہین سنا گیا ہے کہ کفار اوترے ہون اوسمین کبھی قتال کی لیے ت اور ایک فرقہ کردانینگے
اپنی اولاد و عورتونکو پیچھے پشتون اپنی کی ف یعنی تغافل کرینگے اونسے اور قطع کرینگے علاقہ مہر و محبت کا اونسے یا پیچھے چھوڑ لیوینگے اونکو ہمراہ لیجاوینگے ت
اور لڑینگے ترکون سے اور مارے جاوینگے اکثر اونکی اور وہ ہونگے شہید نقل کی ہے ابو داؤد نے ف ع حقیقی کامل شہادت مین کیونکہ اسطرح کا فتنہ کو کم ہمت کی باندہی اور
مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہ ہین کہ تیسرا فرقہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا اگرچہ ترک سے پہلی غالب ہوے اونکی سے اہل اسلام پر پس شہید ہونگے
اکثر اونکی اور نجات پاوینگے اونمین سے تہوڑے لوگ ذکرہ الاشرف اور کہا غیر اونکی نے کہ یہ حضرت کی معجزات مین سے ہے اسلیے کہ یہ واقعہ ہوا آگے خبر دی تہی حضرت نے اور
ہوا یہ واقعہ بیچ صفر سنہ چھ سو چھپن ۶۵۶ مین اور یہ قضیہ اشارہ ہے طرف پیدا ہونے ہلاکت اور آگ فتنہ کی اور قتل کی اور طرف جلا دینے بلاد اسلام کی اور لگنے اوس آگ کی
اور بلند ہونے شعلہ اوسکی کی تہوڑی مدت مین اور جلانے اوسکی عالم کو اور وہ ایک قضیہ ہے کہ زبان تحریر و تقریر اسکی بیان سے عاجز و قاصر ہے اور کہا ہے علماء نے کہ ابتدا
آبادی سے اسکونکی ہے مثل اس واقعہ کی اس کیفیت سے واقع نہین ہوا ہے کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہ قضیہ تواریخ کی کتابون مین تفصیل سے مذکور ہے **و عن**
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا انس ان الناس یمصرون امصارا وان مصرا منہا یقال لہ البصرۃ فان انت مررت بہا
او دخلتہا فایاک وسباخہا وکلاءہا ونخیلہا وسوقہا وباب امرائہا وعلیک بضواحیہا فانہ یکون بہا خسف وقذف
ورجف وقوم یبیتون ویصبحون قردۃ وخنازیر رواہ ابو داؤد اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے انس تحقیق آدمی اور لوگ شہر اور تحقیق ایک شہرون مین سے ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو بصرہ پس اگر گذرے تو اوس پر یا داخل ہو تو اوسمین پس دور رکہ تو اپنے
تئین اوسکی اون مواضع سے کہ زمین شور رکہتی ہین اور دور رکہ اپنے تئین اوس موضع سے کہ نام اوسکا کلا ہے اور اوس کی کہجورون سے اور اوس کی بازار سے
اور اوسکی بادشاہ اور امیرونکی دروازون سے اور لازم پکڑ تو اوسکی کنارونکو کہ نام اوسکا ضواحی ہے ف ع ح ضواحی جمع ضاحیہ کی ہے معنی کنارہ مین کے کہ ظاہر
اور کہلے ہو آفتاب مین اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہے اوسمین اور بعضون نے کہا مراد اوس سے پہاڑ اوسکی ہین اور یہ مرہی گوشہ نشینی اور کلا کشتی کا ت پس
تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا ان جگہون مین کہ منع کیا گیا وہانکی جانی سے دہس جانا زمین مین اور پتھر برسنی اور زلزلہ سخت اور ہوگی اون جگہون مین ایک قوم کہ شام
کرینگی اچہی بہلی صبح کرینگی اس حال مین کہ ہوجاوینگے بصورت بندرون اور سورونکے ف ع ح یعنی جوان اونکی بندر ہو جاوینگی اور بڈہے سور ہو جاوینگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
مسخ اس امت مین بہی جائز الوقوع ہے اسلیے کہ اگر جائز نہو تا تو ڈرانا اور بچانا اوس سے فائدہ نرکہتا اور بلاشبہ جب تک نہین واقع ہوا آور وعید اوس سے بیچ حق فرقہ قدریہ
کی اور اسی سبب سے کہا ہے بعضی شارحین نے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگی اسلیے کہ مسخ و خسف ہونگی اس امت مین تقدیر کے
کی جہٹلانے والون پر لفظ کلا جو اوپر کی حدیث مین ساتھہ زبر کاف اور تشدید لام کی ساتھہ مد کے ہے اور بروزن کتان کی نام ایک جگہ کا ہے بصرہ مین کہا ایک
شارح نے کہ وہ کنارہ نہر کا ہے کہ وہان کشتی بندہتی ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ جگہ چرنے جانورونکی ہے اور تائید کرتا ہے اسکی وہ کہ بعضی نسخون مین ہے
تخفیف اور قصر کی ہے یعنی گہاس کے چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسیطرح ہے بہرحال ان جگہون مین خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت اہل کی اور کہجورون

بسبب عدم حفاظت کے نہین ہو رہا اور یا بسبب ضعف اور غفلت کی یا کثرت لغو کی یا فساد عقود اور اجتناب ان و غیرہ کی در دار نہ بسبب کثرت ظلم کیا اور شہر والی اہل کے
مین بعد لفظ رواہ کی سفید جگہ چھوٹی ہوئی ہی بسبب بی مولف کے نام راوی کو لیکن جزری نی کہا ذکرہ ابو داؤد من طریق لم یسم بہا الراوی بل قال
لا اعلم الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہ حدیث ابو داؤد نے ایسی طریق سی کہ نام نہین کیا ابو داؤد نے اوس طریق مین راوی کو بلکہ کہا نہین جانتا
اوسکو یہ اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ داخل اس اسناد مین ہی مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس سی او نہون انس بن مالک سی پس اسطرح کہنا دلالت
کرتا ہی ابہام اور اشتباہ پر اور یہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہین اور تابعین سی ہین **وعن** صالح بن درهم يقول انطلقنا
حاجين فاذا رجل فقال لنا الى جنبكم قرية يقال لها الابلة قلنا نعم قال من يضمن لي منكم ان يصلي لي في مسجد
العشار ركعتين او اربعا ويقول هذه لابي هريرة سمعت خليلي ابا القاسم صلى الله عليه وسلم
يقول ان الله عز وجل يبعث من مسجد العشار يوم القيمة شهداء لا يقوم مع شهداء بدر غيرهم
رواه ابو داود وقال هذا المسجد مما يلي النهر اور روایت ہی صالح بن دینار تابعی سی کہتی تہی گئی ہم حج کرنیکو بصرہ سی مکہ کو پس
ناگہان وہان ایک شخص کہتا تہا یعنی ابو ہریرہ پس کہا اونہون نے واسطی ہماری کہ کیا تمہاری شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابلہ
ف ح ابلہ ساتہہ پیش ہمزہ اور ب کی اور **ت** بدلام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی **ت** کہا ہمنی ہان ہی گی کہا اوس شخص نی کون ہی کہ ذمہ
لی اور متکفل ہو واسطی میری تم مین سی یہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی میری نیت سی مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطی ابی ہریرہ کے
ہی **ف** ح عشار ساتہہ زبر عین اور **ت** شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی اوسمین واسطی برکت حاصل کرنی کی نماز پڑہتی ہین **ت** سنا مینی دوست جانی
اپنی سی کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتی کہ تحقیق اللہ عز وجل اوٹہاویگا مسجد عشار سی دن قیامت کی شہید نہین اوٹہین گی یعنی قبرونسی برابر مرتبہ مین
ساتہہ شہیدون بدر کے غیر اونکی **ف** ح اور یہ بڑی تعریف ہے اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدون کی برابر ہین اور نہین معلوم کہ وہ اس امت کے شہیدون
مین سی ہونگی یا اگلی امتون مین سی پس جب مسجد ایسی فضیلت و شرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہو اور اس سے معلوم ہوتا ہی
کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون میں اور عبادت دین کی کرنی اونمین فضیلت عظیم رکہتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز اور
اوسکو پہنچتا ہی اور اکثر علما اسپر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی **ت** نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا یہ مسجد اوس جانب ہی کہ متصل ہے یعنی نہر فرات
کی کہ بصرہ کی ہی **وسنذكر** حديث ابي الدرداء ان فسطاط المسلمين في باب ذكر اليمن والشام ان شاء الله تعالى
اور قریب ہے کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ سرا اوسکا یہ ہی ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر مین اور شام کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث

فصل تیسری **وعن** شقيق عن حذيفة قال كنا عند عمر فقال ايكم يحفظ حديث رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الفتنة فقلت انا احفظ كما قال قال هات انك لجريء وكيف قال قلت سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول فتنة الرجل في اهله وماله ونفسه وولده وجاره يكفرها الصيام والصلوة والصدقة والامر بالمعروف
والنهي عن المنكر فقال عمر ليس هذا اريد انما اريد التي تموج كموج البحر قال قلت مالك ولها يا امير المؤمنين ان بينك
وبينها بابا مغلقا قال فيكسر الباب او يفتح قال قلت لا بل يكسر قال ذلك احرى ان لا يغلق ابدا قال
فقلنا لحذيفة هل كان عمر يعلم من الباب قال نعم كما يعلم ان دون غد ليلة اني حدثته حديثا
ليس بالاغاليط قال فهبنا ان نسال حذيفة من الباب فقلنا لمسروق سله فساله فقال عمر متفق عليه

روایت ہی شقیق سی کہ نقل کی حذیفہؓ کہا تہی ہم نزدیک عمرؓ کی پس کہا کون تم مین سی یاد رکہتا ہی حدیث رسول خدا کی ... باب فتنہ کی
فرمائی ہی پس کہا مینی کہ مین یاد رکہتا ہون جیسی کہ فرمائی حضرت نی یعنی بعینہٖ بی زیادتی اور نقصان کی کہا عمرؓ کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیری پیچ روایت حدیث
کی کہ جو کچہ فرمایا اوسکی بیان کر کیفیت وسکی ف ح ع چونکہ حذیفہ نی صحابہ کی درمیان مین سامنی حضرت عمرؓ کی دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ مین یاد رکہتا ہون جس طرح حضرت
نی فرمائی ناگوار ہوئی یہ بات اونکی حضرت عمرؓ کو اور فرمایا تو عجب دلیر ہی جرات کی تو نی اوس چیز پر کہ نہین جانتا مین اور نہ یار تیری اور تو دعوی کرتا ہی کہ مجہکو بعینہٖ یاد ہی جو کچہ کہا
فرمایا تہا آنحضرتؐ نی اور ہو سکتا ہی کہ یہ تحسین اور تعریف ہو حذیفہؓ کی بیچ حفظ و ضبط کی یعنی جانتا ہون مین کہ تو دلیر تہا بیچ پوچہنی کی آنحضرت سی حال شر و فتنہ کا کہ بہت
پوچہتا تہا البتہ تجہکو علم ہوگا اوسکا کہہ کہ کیونکر ہی ت کہا حذیفہؓ نی کہ کہا مینی سنا ہی مینی پیغمبر خدا سی فرماتی تہی فتنہ اور ابتلا اور آزمایش مرد کی اوسکی اہل و
عیال مین ہی اور اوسکی مال مین اور اوسکی نفس مین اور اوسکی فرزند مین اور اوسکی ہمسایہ مین ف ح ع یعنی مرد مبتلا ہی انکی رعایت حقوق مین اور اوسکی ادا کرنی
مین جیسا کہ چاہیی اور اوسمین تقصیرین کرتا ہی اور برخلاف موودہ کی چلتا ہی اور اونکی تقریب سی مرتکب منہیات کا ہوتا ہی اور اوس مین محنت و ایذا اوٹہاتا ہی اور رنج و تعب
مین پڑتا ہی پس لائق ہی کہ کفارہ کری اونکا ساتہ حسنات کی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی ان الحسنات یذہبن السیئات چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا حضرت نی ساتہ قول
اپنی کی ت جہاڑتی ہین اوس فتنہ کو اور تقصیر انکو کہ اونکی سبب سی کرتا ہی روزہ اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہی پس کہا عمرؓ نی کہ نہین مراد رکہتا
مین بیچ ف ع حضرت عمرؓ نی جب پوچہا کہ کون تم مین یاد رکہتا ہی حدیث آنحضرتؐ کی درباب فتنہ کی اور یہ سوال محتمل تہا دو معنی پر ایک تو یہ کہ مراد فتنہ سی امتحان اور آزمایش
ہو باعتبار اولاد وغیرہ کی جیسی کہ بیچ قول اللہ تعالی کی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ اور دوسری یہ کہ مراد ہو اوس سی واقع ہونا قتال کا اور تہا سوال حضرت عمرؓ کا
دوسری شق سی اور حذیفہؓ نی اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمرؓ نی کہ یہ مراد نہین رکہتا اس سوال مین ت نہین مراد رکہتا مین اس فتنہ سی مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا
مانند موج دریا کی ف ح یعنی مراد میری فتنہ سی قتل و قتال اور لڑائیان ہین کہ گہیرلین اور شایع ہو شر و محنت اونکی لوگو مین ت کہا حذیفہؓ نی کہ کہا مینی عمرؓ سی کہ
تمہین کیا کام ہی اوس فتنہ سی ای امیر المومنین یعنی تمکو اوس سی غم نہین ہی اور ضرر اوسکی تمکو نہین پہنچی گی اور تم اوسکو نہین پاو گی تحقیق درمیان تمہاری اور درمیان
اوس فتنہ کی ایک دروازہ ہی بند ف ح بند دروازہ کنایہ ہی حضرت عمرؓ کی وجود سی جیسی کہ اخیر حدیث مین تفسیر کی یعنی جب تک کہ وجود تمہارا درمیان ہی وہ فتنہ
راہ نہین پاویگا اور جب تم اوٹہ جاوگی وہ فتنہ آویگا اور راہ پاویگا ت کہا عمرؓ نی بطریق استفہام کی پس توڑا جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اوس سی آوی گا
یعنی بسبب شدت اور سختی اوسکی کی اور یا کہولا جاویگا ف ع ح یعنی بسبب خفت و نرمی اوسکی کی فرق ہی درمیان ٹوٹنی دروازہ کی اور کہلنی کی جب ٹوٹ جاتا ہی تو راہ
کہلجاتی ہی کوئی بند نہین کرسکتا اور بعد کہلنی کی بند کرنا ممکن ہی اور شاید کہ مشابہت دی فتنہ کو ساتہ گہر کی کہ مقابل ہی امن کی گہر کی اور عمرؓ کی حیاتکو
ساتہ دروازہ بند کی اور اونکی موت کو ساتہ کہلنی اوس دروازہ کی پہر کنایہ کیا ساتہ توڑنی کی قتل سی اور ساتہ کہلنی کی موت سی یعنی جب عمرؓ سمجہی کہ دروازہ کنایہ ہی اونکی
وجود سی اور وہ پہلے سی اوٹہنی والا ہی پوچہا کہ ساتہ قتل کی ہوگا یا ساتہ موت کی ت کہا حذیفہؓ نی کہ کہا مینی نہین کہولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا کہ علاج
پذیر نہوویگا اور پہر بند کرنا اوسکا ممکن نہو کہا عمرؓ نی کہ یعنی دروازہ کہ جسکی صفت یہ ہی کہ توڑا جاویگا اور کہولا نجاویگا لایق تر ہی یہ کہ نہ بند کیا جاوی کبہی شقیق نی
پس کہا ہمنی واسطی حذیفہؓ کی کہ کیا تہی عمرؓ جانتی کہ کون ہی دروازہ کہا حذیفہؓ نی ہان جانتی تہی عمرؓ اوسکو جیسا کہ جانتی ہی کہ تحقیق ورای کل کی رات ہی ف ع یعنی
بعلم یقینی ضرور جانتی تہی جیسی کہ کل نہین ہی آج مگر پیچہی اسکی اور سوال جو کیا واسطی تحقیق حال کی کیا ت تحقیق مینی بیان کی اونسی حدیث کہ نہین اوسمین غلطیان کہا
شقیق نی پس ڈری ہم اس سی کہ پوچہین حذیفہؓ سی کہ کون ہی مراد دروازہ پس کہا ہمنی مسروق سی کہ حاضر تہی ہان پوچہ حذیفہ سی پس پوچہا مسروق نی حذیفہؓ سی پس کہا
حذیفہؓ نی مراد دروازہ سی عمرؓ ہین یعنی روکنی والی فتنہ کی اصحاب واجب سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن انسؓ قال فتح القسطنطينية مع قيام الساعة رواه**
الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی انسؓ سی کہ کہا اونسی فتح قسطنطنیہ کی قریب ہی قیامت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی

باب اشراط الساعۃ باب ہی بیچ بیان علامتون قیامت کے **ف** ع شرط ساتھہ جزم کی ایک چیز کو ساتھہ ایک چیز کی وابستہ کرنا یعنی یہ کہین اگر ایسا ہو تو ایسا ہوا اور وسکی جمع شروط ہو اور شرط ساتھہ تحریک علامت اور نشان ایک چیز کا ہو اور اسکی جمع اشراط ہی پس اشراط ساعت یعنی نشانیون قیامت کے ہو اور ساعت کہتے ہین ایک جز کو اجزا شب و روز سی اور معنی وقت حاضر بھی آئی ہی قیامت کو یا بر پا ہوئی اوسکی کو ساعت کہتی ہین اسلیے کہ جب آنا اوسکا سمجھے اسی ساعت مین ہونا اوسکا محتمل اور منتظر ہی اور علما نی تفسیر کیا ہی اشراط ساعت کو ساتھہ چہوٹی امر کہ واقع ہون پہلی قائم ہونی قیامت کے اور منکر ہون اونکے لوگ مانند جننی لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنیکے بیچ بنانی اونچی اونچی مکانو نکو اور کثرت جہل اور زنا اور پینی شراب کے اور قلت مردو نکی اور کثرت عورتون کے اور ضائع کرنی امانت کی اور کثرت لڑائیون اور فتنو نکی اور مانند انکی کی کہ اس باب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتھہ اس معنی کی یہ ہین کہ بڑی سلامتین قرب قیامت کے واقع ہونگی اور باب آئندہ مین مذکور ہین وہ اور ہین اور کہتی ہین عالم کہ شرط لغت مین معنی اول شی اور زوال مال اور چہوٹی مال کی بہی آیا ہے اور باعث انکو نکی انکار کرنیکا اونسی یہ ہے کہ یہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرین گی اور یہ چیزین جو علامت ہین مراد یہی کہ بہت واقع ہونا اور پہیلنا انکا علامت ہے نہ مطلق لیکن اس باب مین امام مہدی کی نکلنی کو ذکر کیا ہی اور نکلنا انکا ساتھہ عیسی اور دجال کی ہوگا کہ قریب قیامت کے ظہور کرینگی اسکا جواب یہ ہے کہ ذکر مہدی کا بیان بتقریب ذکر لڑائیون اور فتنہ کی ہی اور تتمہ اس کلام کا باب آئندہ مین آویگا انشاء اللہ تعالی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویکثر الجہل ویکثر الزنا ویکثر شرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ القیم الواحد وفی روایۃ یقل العلم ویظہر الجہل متفق علیہ روایت ہے انس سی کہ کہا اونسی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نشانیون قیامت کی سی یہ ہی کہ اوٹہایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹہ جانی علما کی یا بسبب کم رتبہ ہونی اونکی کی نزدیک امرا کی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانونکی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کم حیائی کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا **ف** ع بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت سی فسادونکی بیچ بلاد و عباد کے **ت** اور کم ہونگی مرد کہ جنسی انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی عورتین **ف** ع کہ جنسی نہین سر انجام پاتی ہین امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہے کثرت غم و ہم کا اور حاصل کرنی دنیا و درہم کا **ت** یہان تک کہ ہوگا واسطی پچاس عورتونکے ایک مرد خبر گیری کرنی والا **ف** ع یہ مراد نہین ہے کہ پچاس عورتین بیویان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہ مراد ہی کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور پہپیان اور خلائین اور بیویان وغیرہ ذاتین متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہ خبر گیران اونکا ہوگا **ت** اور ایک روایت مین بجائی یرفع العلم ویکثر الجہل کی یہ عبارت آئی ہی کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروہم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق پیدا ہونگی پہلی آنی قیامت کے جہوٹی پس پرہیز کرو اونکی شر سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع مراد جہوٹونسی یا تو وہ ہین کہ حدیثین جہوٹی بناوینگی اور یا وہ دعوی پیغمبری کا کرینگی اور یا وہ کہ بدعتین نکالینگے اور خواہشین فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگونکی طرف نسبت کرینگی اور گمان کرینگی کہ طریقہ حق اور راہ سنت کے یہی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نے شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروہم نہین ہے کو بیچ صحیح مسلم مین لیکن آیا ہی بعضے روایتون غیر اوسکی مین اور بعضونی کہا کہ قول جابر کا ہی انتہی اور جامع مین مانند لفظ مشکوۃ کی ہی بعینہ اور اسکا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نی جابر بن سمرہ سی **وعن** ابی ہریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث اذ جاء اعرابی فقال متی الساعۃ قال اذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ قال کیف اضاعتہا قال اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا ابو ہریرہ

نے اوس وقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین فرماتی تھی یعنی کسی امر مین جسکا پوچھنا گمان آیا ایک گنوار اور پوچھا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا جسوقت ضائع کیجیو
امانت پس منتظر رہو قیامت کا ف ح مراد امانت سی یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کی ہین جیسی کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا عرضنا الامانة الخ یا حق لوگون کی
اور امانتین انکی اور مراد یہ ہی کہ تعین اوسکی وقت کا سوای عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی وجود مین آوینگی
او نشانی اوسکی قریب کے ہونگی مقرر کین ہین انجملہ ایک علامت اوسکی ضائع کرنا امانت کا ہی کہ امانتونمین لوگ خیانت کرینگی ت کہا اعرابی نے کہ
کسطرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاویگا سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کی پس منتظر رہو قیامت
کا نقل کی یہ بخاری نے ف ع ح مراد نا اہل سی وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردونکی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہ ہی خلیفہ کی حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان مراد و شان اور ارباب مناصب
کو قسم تدریس اور تقوی اور امامت اور خطابت اور مانند انکی سی پس جب کلام دین و دنیا کا نا اہل کی ہاتھ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور
فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضائع ہوجاوینگے اور لفظ وسد صیغہ مجہول کی تشدید سین اور تخفیف اوسکی سی سادہ سے ہی معنی تکیہ کے اور جس کو کہ کوئی کام سونپا جاتا ہی گویا
وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يكثر المال ويفيض
حتى يخرج الرجل زكوة ماله فلا يجد احدا يقبلها منه وحتى تعود ارض العرب مروجا وانهارا رواه مسلم وفي رواية له
قال تبلغ المساكن اهاب او يهاب اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سی ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہ عطف تفسیری ہی یعنی بہیگا اور جاری ہوگا کثرت اپنی کی ہر جانب سی مانند نالہ کی تا کہ بہت میسر
کری خلق اوسکی طرف ت یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنی مال کی پس نپاویگا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم
ہونی رغبت کے اوسکی طرف بسبب تشویش حال کی اور یہانتک کہ ہوجاوے زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت
مسلم کی یون ہی کہ فرمایا پہنچینگے عمارات اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف ع اہاب ساتھ زیر ہمزہ کی اور زبر کے اور یہاب ساتھ زیر یے کی
اور ایک نسخہ صحیح مین ساتھ زبر یا کی اور یہ دونون موضع ہین قریب مدینے کے اور لفظ او تو توزیع کی لیی ہی مراد کثرت عمارات مدینہ اور گرد نواح اوسکی کی ہی اور حضرت
شیخ نے لکھا ہی کہ اہاب ساتھ زیر ہمزہ کی بروزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہی چند کوس مدینہ سی اور لفظ اہاب کو ساتھ زیر کی بہی پڑہا ہی **وعن**
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في اخر الزمان خليفة يقسم المال ولا يعده وفي رواية قال يكون
في اخر امتي خليفة يحثي المال حثيا ولا يعده عدا رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہوگا اخیر زمانہ مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیگا اور شمار
نہین کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہماریکی او گنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بی شمار اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میریکی ایک خلیفہ
دیگا مال لپین بہر بہر کر اور نہ گنیگا اوسکو گننا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بسبب کثرت اموال و غنائم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس اپنی کی لپین بہر بہر کر دیگا
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب فمن حضر فلا ياخذ منه شيئا
متفق عليه اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کہلجاویگا گنج سونی کی سی ف ح یعنی پانی
فرات کا خشک ہوجاویگا اور اوسکی نیچی سی گنج سونی کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہی ت پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لی اوس سے کچہ نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف ح اسلیے کہ لینا اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی اور بعضون نے کہا اسلیے کہ لینا اوس گنج

سی باتین مصیبت موجب ہی تنزل آفات وبلیات کا ہو اور وہ ایک نشانی ہو نشانیون قدرت الٰہی سی ہو بعضون نی کہا اس سبب سی کہ وہ مال مغصوب ہوگا یا مکروہ اور
مشتبہ مال ہو اور بونکی ہی انقطاع اوسکی حرام ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یحسر الفرات عن
جبل من ذہب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائة تسعة وتسعون ویقول کل رجل منہم لعلی اکون انا
الذی انجو رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کھل
جاویگی فرات پہاڑ سونی کی سی **ف ع** ظاہر یہ ہی کہ قضیہ متحد ہی اور روایت متعدد ہی پس معنی یہ ہونگی کہ کھل جاویگی فرات گنج عظیم سی کہ مقدار پہاڑ کی ہوگا سونی
سی اور احتمال ہی کہ یہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونی کی **ت** لڑینگی لوگ اوسپر یعنی اوسکی حاصل کرنی او لینی پر پس ماری جاوینگی ہر سو مین ننانوی اور
کہی گا ہر شخص اونمین سی شاید کہ مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاؤنگا اور مال لونگا اس
توقع پر لڑینگی اور ماری جاوینگی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقیء الارض افلاذ کبدہا امثال الاسطوان من الذہب
والفضة فیجیء القاتل فیقول فی ہذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ہذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ہذا قطعت یدی ثم یدعونہ
فلا یاخذون منہ شیئا رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑی
جگر اپنی کی **ف ح** یعنی گنج مدفون اور افلاذ ساتھہ زبر ہمزہ کی جمع فلذہ کی ہی ساتھہ زبر ف کی اور ذال کی اخر مین یعنی ٹکڑی کٹی ہوئی طول مین اور قاموس
مین ہی کہ فلذ ساتھہ زیر کی جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتھہ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونی اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزونکو تعبیر کیا ساتھہ ٹکڑون جگر کی اسلیئی کہ وہ چھپا
رہتی ہین جیسے کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہی اور محبوب ہین جیسے کہ جگر محبوب ہی تیرا اور نیز زمین کی پیٹ مین ہین جیسے یہ ہین کہ ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی زمین خزانون مخفی کو اپنی
پیٹ مین سی طرف پیٹھہ اپنی کی **ت** مانند ستونونکی سونی اور روپی سی پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اوسنی لوگونکو واسطی مال کی پس کہیگا بیچ طلب کرنی
اسکی کی قتل کیا مینی لوگونکو اور آویگا کاٹنی والا ناتی کا یعنی باز رکہنی والا سلوک واحسان کا اپنی پس کہیگا واسطی اسی مال کی کاٹا مینی حق ناتی داری اپنی کا
اور اویگا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکی کی کاٹا گیا ہاتہہ میرا **ف ح** یعنی مال ایسی چیز ہی کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی کی یہ گناہ کئی مینی اور یہ محنتین دیکہین مینی اور
اب کچہہ کام نہین آتا اور حاجت نہین رکہتی ہم **ت** سو چہوڑ دینگی اوس مال کو کہ زمین سی نکالا ہو پس نہین لینگی اوس سی کچہہ نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ
علیہ ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ہذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین جاویگی اور نہین فانی ہوگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پر پس
لوٹیگا اوسپر اور کہیگا ای کاشکی ہوتا مین جگہ اس قبر والی کی اور نہین ہوسکو دین یہ مگر بلا نقل کی یہ مسلم نی **ف ح** اس عبارت کی دو معنی کہی ہین علما نی
ایک تو یہ کہ مراد دین سی عادة ہی اور دین بمعنی عادة کی بہی آیا ہی پس معنی یہ ہونگی کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہین ہی لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادة
اور نہین ہوگی باعث اوسکو لوٹنی پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسری یہ کہ دین سی مشہور ہی اور معنی اسکی یہ کہ نہین ہی کہ وہ لوٹنا اور آرزو
کرنی بسبب امر اور فتنہ کی کہ پہنچا ہو اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سی پہنچی ہوگی اور ہوسکتا ہی کہ معنی یہ ہون کہ اوس وقت مین کہ لوٹیگا
قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کچہہ دین مین سی اوسکی ساتہہ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنی اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل
ببصری متفق علیہ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگی آگ

نہین حجاز سی روشن کرینگی گردنین اونٹونکی بصرہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح بصرہ ساتہ پیش سب ابو حزم صاہ کی شہرون سی شہرون شام مین اور اوس
اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کی ہی اور حجاز نام ہی مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکی کا اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کی حد تواتر کو پہنچی ہین اور غالب ظہور اوسکا
مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نی ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی اوس شہر والون کو اوسکی آفت سے بچایا اور ہوا
ظہور اوسکا سنہ چہ سو چپن ہجری مین روز جمعہ تیسری جمادی الآخر کی سی روز اتوار ستائیسوین جب تک ہوا کہ سب باون روز ہوا پہنچنا اوسکا جانب حجاز
تہا مانند ایک شہر بڑی کی کہ اوسکی اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگوری گویا کہ ایک جماعت آدمیونکی ہی کہ اوسکو کہینچتی ہین جس پہاڑ پر پہنچتی تہی خاک کردیتی
تہی اور مانند شیشہ کی پگہلا دیتی تہی اور مانند رعد کی فریاد کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سی ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تہین
اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ٹہنڈی ہوا اوس سی طرف مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہی علما نی کہ اوس آگ کی روشنی اطراف اون جنگلون مین پہیل گئی
تہی اور حرم سے ہوا اور تمام گہرون مدینہ کی مین مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ راتونکو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب اور چاند کی اون
ایام مین معطل اور مدہم ہو گئی تہی اور بعضی اہل مکہ معظمہ نی روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصرے مین دیکہی اور عجائب احوال اوس آگ کی سی یہ تہا کہ پتہرونکو جلاتی تہی
اور درختونکو اوس سی کچہ اثر واسیب نپہنچتا تہا اور کہتی ہین کہ جنگل مین ایک پتہر پڑا تہا کہ آدہا اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا اور آدہا خارج خارج کو آگ
نی جلا دیا تہا اور جب نصف داخل پر پہنچی تو بجہ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نی عاجزی وزاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی ادائی اور بندیان
اور آزاد کرنا بردونکا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکی ہی حرم شریف مین رات کو رہی اور گرد حجرہ شریفہ کی ننگی سر
عاجزی وزاری کی پس پروردگار تعالی نی منہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سی نجات دی اور اوسی سال مین وقائع غریبہ اطراف
عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسری کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ لڑائی اور فتنہ کی بہڑکی جیسی کہ گذرا بیان اوسکا **وعن**
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اول علامتون قیامت کی سی آگ ہوگی کہ ہانکیگی لوگونکو مشرق سے
طرف مغرب کے نقل کی یہ بخاری نی **ف** ح مراد یہ ہی کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول یہ ہوگی ورنہ وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا
پہلی اس آگ سی تہی پس یہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم
الساعۃ حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم
کالساعۃ وتکون الساعۃ کالضرمۃ بالنار رواہ الترمذی روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزا زمانی کی تفسیر اسکی یہ ہی پس ہوگا اور گذریگا برس مانند مہینی کی **ف** ع یعنی برکت زمانی کی
کم ہو جائیگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا یا یہ کہ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونی دلونکی بڑی بڑی فتنونمین اور اوترنی شدائد اور محنتونکی نہین جانینگی کہ
کیونکر گذرگئی رات دن اور کہا خطابی نی کہ یہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کی زمانہ مین **ت** اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کی اور ہوگا ہفتہ مانند دن کی
اور ہوگا دن مانند ساعت کی یعنی ساعت عرفیہ نجومیہ کہ ایک گہنٹہ ہی اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
جب آگ بہڑکتی ہی شعلہ اوٹہکر جلد سی بیٹہ جاتا ہی **وعن** عبد اللہ بن حوالۃ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنغنم علی اقدامنا فرجعنا
فلم نغنم شیئا وعرف الجہد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم لا تکلہم الی فاضعف عنہم ولا تکلہم الی انفسہم فیعجزوا عنہا و
لا تکلہم الی الناس فیستأثروا علیہم ثم وضع یدہ علی راسی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رایت الخلافۃ قد نزلت الارض المقدسۃ فقد دنت

الزلازل والبلابل والامور العظام والساعة يومئذ اقرب من الناس من يدي هذه الى راسك روایت ہی عبداللہ بن حوالہ سی کہا بھیجا ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد کرنی کی لیئی تا غنیمت پاویں ہم ف ح اور کچہہ جنس مال سی حاصل کریں غالباً وہ قوم محتاج و مشقت میں تہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ یہ اپنی لیئی پیدا کریں کہ موجب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیئی کہ غزا کا صریح نہ کیا اور غنیمت کی ذکر پر اقتصار کیا ت بہیجا
ہمکو اوپر قدموں ہمارے کی یعنی پیادہ پا بہیجا بسبب قدرت نہونے کی سواریوں پر پس پہری ہم یعنی جہاد سی سالم و باسن پس نہ لائی غنیمت سے کچہہ یعنی پہری
غمگین اور پہچانا حضرت نی اثر مشقت و محنت کا بیچ چہروں ہمارے کی یعنی پہچانا اثر مشقت و الم نہ پانی غنیمت کا اور اثر غم اور خجالت اور حیا ہی پس کہڑی ہوئی
ہم میں یعنی واسطی خطبہ متضمن تسلی اور دعا کرنی کی ہماری لیئی پس کہا یا الٰہی نہ چہوڑ اور نہ سونپ کام انکی طرف امیری کی پس ضعیف ہوونگا میں انسی ف
ح یعنی نہیں اوٹہا سکنی کا بار غمخواری اور خبرگیری انکی کا اور سبب اسکا یہ ہی کہ انسان پیدا کیا گیا ہی ضعیف اور عاجز ہی اپنی ہی نفس کے خبرگیری
سی چہ جای غیر کی اور تسلی وارد ہوا ہے حضرت کی دعا میں اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین الخ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا
ماشاء اللہ اور یہ ہے توحید ہی کہ مذکور ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ میں اور ابن عدی نی کتاب کامل میں حدیث نقل کی ہی کہ الیاس اور خضر علیہما السلام
ملتی ہیں ہر سال موسم میں پس ڈہونڈتا ہی ہر ایک انمیں سی اپنی یار کا اور جدا ہوتی ہیں دونوں یہ کلمات کہکر بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ
ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور ہرگاہ کہ حضرت قریب تہی کہ کہتی تہی مقدم کیا
انکی کام نہ سونپنی کو طرف حضرت کی اول پہر فرمایا ت اور نہ چہوڑ انکو طرف نفسوں انکی کی کہ عاجز آوینگی اپنی نفسوں کی مہمات سر انجام کرنی سی اور نہ چہوڑ
انکو اور انکی کاموں کو طرف لوگوں کی اور محتاج نکر انکو اونکا کہ اختیار کرینگی اور مقدم رکہیں گی لوگ اپنی حاجتوں کو انکی حاجتوں پر ف ع جیسی کہ جبلت بشری
اور عادت گرفتاروں نفس کی ہی معنی اور حاصل تمام کلام کا یہ ہی کہ نہ سونپ امور انکی میری طرف کہ میں نہیں سرانجام و کفایت کر سکتا انکی امور کو اور نہ سونپ
انکو انکی نفسوں کی طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسوں کی خبرگیری سی بسبب کثرت شہوات اور شرور نفسوں اپنی کی اور نہ انکو لوگوں کی طرف سونپ کہ مقدم رکہیں گی اپنی
نفسوں کو اور انہیں ضائع کرینگی انکو بلکہ وہ بندی تیری ہیں کہ اپنی جو کچہہ کہ کرتی ہیں آقا اپنی غلاموں سی اور اسمیں تعلیم و تنبیہ ہی آنحضرت کی طرف سے امت کو کہ کام
اپنی اللہ ہی کو سونپیں اور کسی پر بہروسا نکریں اور نظر رکہیں اسلئی کہ جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر کفایت کرتا ہی وہ امر دین اور دنیا اوسکی کو جیسی کہ فرمایا ومن
یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ہ کار خود را بخدا باز گذار کت نی منیم ازین بہتر کار کہا عبداللہ بن حوالہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہے پہر رکہا آنحضرت نی
دست مبارک اپنا میری سر پر پہر فرمایا ای بیٹی حوالہ کی جسوقت کہ دیکہی تو خلافت یعنی خلافت نبوت کو تحقیق اوتری ہے زمین مقدس میں یعنی مدینہ سی میں شام تک
جیسی کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت میں پس جان کہ تحقیق قریب پہنچی زلزلی ف ع یعنی واقع ہونا انکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کی ہیں کہ ایک وہ
شئ عظیم ہی اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالیٰ نی بیچ ساتہ قول اپنی کی اذا زلزلت الارض زلزالہا اور زلزلہ مصدر ہے ت اور بلبلی ف ح بلبلہ ساتہ زبر کے
معنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ کی ت اور نزدیک پہنچی امور بڑی یعنی علامات قیامت کے اور قیامت اوسدن نزدیک تر ہوگی لوگوں سی اس ہاتہہ میری سے
طرف سر تیری کی ف ح اور وقوع اسحال کا اخیر زمانہ میں ہوگا وقت فتح ہونی بیت المقدس کے جیسی کہ حدیث میں گذرا اور اصل نسخہ میں بعد لفظ رواہ
کی سفید چہوٹی ہوئی ہی اور جزری نی یہ عبارت الحاق کی ہی ابوداود و اسنادہ حسن و رواہ الحاکم فی صحیحہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امرأتہ وعق امہ وادنی صدیقہ
واقصی اباہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم
واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر ہذہ الامۃ

اوتی لہا فارتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا وآیات تتابع کنظام قطع

سلکہ فتتابع رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ٹھیرائی جاوینگی غنیمتین دولت ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتونکو کہ بحکم شرع کی مشترک ہین تمام غازیونمین لینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی درمیان بانٹینگی اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اونسی محروم کرینگی اور لفظ دول ساتھہ زیر دال اور زبر واو کی جمع دولت کے ہی ساتھہ پیش دال اور زبر کے اوکی بمعنی انقلاب زمانہ اور دست بدست جانی مال کی اور بعضونی کہا کہ ساتھہ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ لیجاوی قسم مال سی یعنی غنیمت اور ساتھہ زبر کی انتقال حالت شدت ومحنت سی طرف حالت سرور وتنعم کی ت اور جب ٹھیرائی جاوی گی امانت غنیمت ف ح یعنی امانت مین کہ لوگونکی پاس رکھی جاویگی خیانت کرینگی اور اوسکو حکم غنیمت مین کہینگی کہ کافرونسی لی ہی اور گویا حق اونکا ہی ت اور ٹھہرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی ہنا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا کہ گویا از راہ ظلم اور چٹی کی انسی مال لیتی ہین اور جسوقت کہ سیکہا جاویگا علم واسطی غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنی عمل کی اور غیر تقرب حق کی بلکہ واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیویکی یعنی اوسکی جیز مین کہ حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کرتی ہی کی اوسکی مخالف امر خدا اور رضایت اوسکی کی اور خلاف کریگا اپنی مان کا اور رنج دیگا اوسکو ف ح بجہت شرعی اور تخصیص مانکی واسطی زیادتی حق اور شفقت اوسکے کی ہی بہ نسبت باپ کی ت اور اپنی نزدیک کریگا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور رکہیگا اپنی باپ کو اور نہین موانست اور مصاحبت رکہیگا اوس سی اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدونمین ف ع اور یہ ہمارے زمانی مین بہت ہی حالانکہ تصریح کی ہی ہمارے بعضی علمائی کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اونمین ف ع اور یہ بھی بہت ہی اور ظاہر ہی کہ بہت ہونا ان چیزونکا علامت ہی ورنہ انمین خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزونسی ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا ارذل اونکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطی ڈر برائی اوسکی کی جیسی کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی لوگونکو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم اور اطاعت سی ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتھہ اونکی گانیوالیان ف ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور گائنین وغیرہ اور قینۃ ساتھہ زیر قاف اور جزم ہی کی مقدم نون پر اصل مین بمعنی لونڈی گانیوالی کی ہی ت اور ظاہر ہونگی باجی یعنی الآت گانیکی کہ جسکو مزامیر کہتی ہین مانند عود اور طنبورہ اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برا کہینگی پہلی اس امت کی اگلونکو ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ علامت اسی امت کے خصوصیات سی ہی اگلی امتونمین نہین واقع ہوئی اور یہ علامت نابکار رافضیونمین جابجا ہی کہ اون اگلونکو برا کہتی ہین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بہلا خیال تو کرو جنسی اللہ تعالی راضی ہووی جو اونسی ناراض ہو گیا شقی ہی اور سوا انکی کتاب وسنت بہری ہوئی ہین انکی مناقب وفضائل مین اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوششین کین اللہ راہ مین جیسی کہ چاہیین اور فتح کیی شہر کی شہر اور برپا کیی احکام اور تمام علوم سید الانام سی اور تعلیم کیا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین یہ کہ کہین اونکی حق مین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور یہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی لعن وطعن پر اونکی حق مین بلکہ نسبت کی ہی اونکو کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لی لی خلافت اور وہ حق علی کا تھا حالانکہ یہ باطل ہی ساتھہ اجماع اگلی پچھلونکی اور کونسی دلیل ہی اونکی پاس کتاب سنت سی کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علی کی پہر جنسی کہ مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ مین سی ایام خلافت اونکی مین بنا پر اختلاف اجتہاد کی پس نہین ہی وہ مستحق لعن کا نہایت یہ کہ وہ تھا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار بھی تھا تو شاید وہ توبہ کر

یا باقی تحت مشیت کی ساتھ غالب امید مغفرت اور شفاعت ہے برکت انکی خدمت کی چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نی علی رضی اللہ عنہ سی حدیث مرفوع کہ برے
میری اصحاب کی لیے لت یعنی لغزش بخشیگا اللہ اونکو اونکی لیے بسبب سابقہ اونکی کی ساتھہ میری انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہ ہونے اپنی قسم صغائر و کبائر سی جو کہ
ہوئی امید رحمت رب ہی کی اور شفاعت نبی کی صلی اللہ علیہ وسلم تو کیون ہونون اکابر اس امت کے پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ باز رہی اونکو عیب لگانے لوگونکی عیب سے اور فرمایا آنحضرت
نی کہ نہ ذکر کرو مردے اپنی کو مگر ساتھہ خیر کی اور فرمایا حضرت نے جبکہ ذکر کیے جاوین اصحاب میرے پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابو بکر و عمر کی ایمان سے ہے اور بغض
رکھنا اون دونو سے کفر ہی اور حب انصار کا ایمان سے ہی اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور جس نے برا کہا میری صحابہ کو اوسپر لعنت ہے
اللہ کی اور جس نے محافظت کی میری حکم کی اونکی حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی ت پس منتظر رہو نزدیک ہونے ان چیزون ذکر کی
گئی کی ایک ہوا سرخ کی یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلی بڑی کی اور زمین مین دھس جانی کی اور صورت بدل جانیکی اور پتھر برسنی کی اور منتظر رہو اور
نشانیون قرب قیامت کی کہ پی در پی پہنچینگے مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ ٹوٹ جاوی ڈورا اوسکا پس گرنی لگین پیہم ت اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی

وعن علي رضي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فعلت امتي خمس عشرة خصلة حل بها البلاء وعد
هذه الخصال ولم يذكر تعلم لغير الدين وقال بر صديقه وجفا اباه وقال وشرب الخمر ولبس الحرير رواه الترمذي اور روایت ہی علی رضی سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس وقت کریگی امت میری پندرہ باتین اوترنیگی اونپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرت نی وہ باتین ف ح کہ مذکور
ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہ قول صاحب مصابیح کا ہی اسلیے کہ ذکر کین ترمذی نی دونون حدیثین پے در پے اور شمار کین بیچ ہر ایک کی اون دونون
سی پندرہ پندرہ چیزین وہان ت اور ذکر نہ کی یعنی علی رض نی یہ بات کہ سیکھا جاویگا علم واسطی غیر دین کے اور اور اختلاف ان دونون حدیثون میں یہی کہ کہا
حضرت علی نی بجای اونی صدیقہ کے اور سلوک کریگا دوست اپنی سی اور بجای اقصی اباہ کی او ظلم کریگا باپ اپنی پر اور کہا بجای شربت الخمور کی اور پی جاوینگی
شراب یعنی اس روایت مین ساتھہ لفظ واحد کی ہی اور کہا بجای تعلم لغیر الدین کی اور پہنی جاوینگی ریشمی کپڑی نقل کی یہ ترمذی نی ف ش ع اور کہا صاحب
مختصر نی کہ سبب لعن کا ہی اور یہ غیر صحیح ہی اسلیے کہ لعن مذکور ہی حضرت علی کی حدیث مین پس صواب یہی کہ بدلی تعلیم لغیر الدین کے ہی پس مطابق ہوجاتے ہین دونون

عدد دونون روایتون پس صحیح ہو قول طیبی کا انہ عدی کلواحد منہما الاعداد الخمسۃ عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسۃ عشر واما المذکور فی الحدیث السابق
فستۃ عشر انتہی وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل
بيتي يواطئ اسمه اسمي رواه الترمذي وابو داود وفي رواية له قال لو لم يبق من الدنيا الا يوم لطول الله تعالى ذلك اليوم حتى
يبعث فيه رجلا مني او من اهل بيتي يواطئ اسمه اسمي واسم ابيه اسم ابي يملا الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تمام ہوگی دنیا یہان تک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے سے موافق ہوگا نام اوسکا نام میرے کے ف ح ع
یعنی اور رسم اونکی مطابق رسم میرے کے ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کے بسبب اصالۃ اور شرافت انکی کی ہی الا اور حدیث سی
آیا ہی کہ مالک تمام دنیا کی ہونگی خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تر یہ ہی کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیے کہ مطیع ہین عرب کے پس تقدیر کلام یہ ہی کہ یہانتک کہ مالک ہوجاوے
عرب کے اور اونکی کہ تابع اونکی ہین اہل اسلام سی پس جمع کہ مسلمان ہین ایسے مع عرب ہی ت نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود
مین یون ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ باقی رہیگا دنیا سی مگر ایک دن تو البتہ دراز کریگا اللہ تعالی اوس روز کو یہان تک کہ بھیجیگا
اللہ تعالی اوس مین ایک مرد کو میری نسب سے یا فرمایا میری اہل بیت مین سی ف ع یہ شک راوی کی ہی اور اختلاف ہی اس مین کہ وہ اولاد حسن
سی ہونگی یا اولاد حسین سی اور ظاہر تر یہ ہی کہ باپ کی جانب سی حسنی ہونگی اور ماں کی جانب سے حسینی ت موافق ہوگا نام اوسکا نام میرے اور نام او

باپ کا موافق نام باپ پیغمبر کی ف ع یعنی ہوگا محمد بن عبد اللہ اور اسمین رد ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین کہ مہدی موعود و قائم و منتظر محمد بن حسن عسکری
کی ہین ت بہر دیگا ساری زمین کو یا زمین عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد ہیں والی اوسکی ہین داد و عدل سی ف ح یعنی قسط و عدل کی
نزدیک بعض کی ہین ایک معنی سی جیسے ظلم و جور کی چنانچہ صراح مین ہے قسط داد و عدل عدل داد و داد دینے والا اور وہ خلاف جور کی ہی جو ظلم و ستم کرنا ہی حکم مین اور
اصل اوسکی ہی کہنا ایک چیز کا غیر محل اوسکی مین گویا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہی یا یہ کہ تغایر سو ہین کہ مراد قسط سو داد خواہونکی دینی اور عدل عدالت
اور برابر حقوق مین کرنی اور ظلم داد خواہونکی نہ دینی اور جور برابر حقوق مین نکرنی واللہ اعلم **وعن** ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول المھدی من عترتی من اولاد فاطمۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا اونہی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی
تہی مہدی عترت میری سی ہی اولاد فاطمہ سی نقل کی یہ ابو داود نی ف ح عترۃ ساتہ زیر کی نسل مرد کی اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذر گئے
ہین اور وہ کہ آگی پیدا ہونگی صراح مین ہے کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کی اور نہایہ مین ہے کہ عترہ مرد خویش او رخویش آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کو کہتی ہین اور بعضون
نے کہا نزدیک اہل بیت مین ہے یعنی اولاد اونکی اور بعضون نی کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہ ہے کہ عترت وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ اور وہ اولاد
ہاشم ہین اور بموجب تمام قولونکی قول حضرت کا من اولاد فاطمہ تقیید ہے تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سی ہین **وعن** ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین
رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مہدی میری اولاد مین سی ہے روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بہر دیگا
زمین کو عدل و داد سی جیسے کہ بہری گئی ہی ظلم و ستم سی مالک ہوگا زمین کا سات برس نقل کی یہ ابو داود نی ف ع اور آگی جو قول راوی کا آتا ہی او ثمان
او تسع سنین وہ شک ہی راوی سی احتمال ہی کہ یہ روایت جزم کی گئی ساتہ سات برس کی چنانچہ مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ آگی آتی ہی ابو داود و ام سلمہ کی
سی اور احتمال ہی یہ کہ ہو شکوک اور ڈالا گیا ہو شک اور نہین ذکر کیا اوسکو اور اکتفا کیا ساتہ یقین کی واللہ اعلم **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی قصۃ المھدی قال فیجیء الیہ الرجل فیقول یا مھدی اعطنی اعطنی قال فیحثی لہ فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابو سعید ہی سی بیچ قصہ مہدی کے کہ فرمایا یعنی ذکر کرتی عدل داد اوسکی کی پس آویگا مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دی مجکو دی
مجکو یعنی کچہ اور تکرار تاکید کی لیے ہی فرمایا آنحضرت نی پس لپ بہر دیگا مہدی اوس شخص کے لیے بیچ کپڑے اوسکے اسقدر کہ اوٹہا سکی وہ اوسکو نقل کی
یہ ترمذی نی ف ع یعنی بہت دی شمار دینگی اوسکو دینار و درہم سبب دیکہنی حرص اوسکی کی مال پر پس پیدا کر دینگی اوسکو سوال سی اور خلاص
کر دینگی اوسکی نفس کو ملال سی **وعن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفۃ فیخرج
رجل من اھل المدینۃ ھاربا الی مکۃ فیاتیہ ناس من اھل مکۃ فیخرجونہ وھو کارہ فیبایعونہ بین الرکن والمقام ویبعث الیہ بعث من الشام فیخسف
بھم بالبیداء بین مکۃ والمدینۃ فاذا رای الناس ذلک اتاہ ابدال الشام وعصائب اھل العراق فیبایعونہ ثم ینشأ رجل من قریش اخوالہ کلب
فیبعث الیھم بعثا فیظھرون علیھم وذلک بعث کلب ویعمل فی الناس بسنۃ نبیھم ویلقی الاسلام بجرانہ فی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی
ویصلی علیہ المسلمون رواہ ابو داود اور روایت ہے ام سلمہ سی اونہی نقل کی نبی سی کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف نزاع یعنی فی مابین اہل حل وعقد کے نزدیک مرنی
خلیفہ کی ف ع زمانہ مین ہوگا اور مراد خلیفہ سی خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی ہی ت پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ مین سی ف ع یعنی واسطے
مکروہ جاننے اپنی منصب امارت کی یا ڈر کی فتنہ کی کہ واقع ہوگا اور یعنی مراد مدینہ سی مدینہ مطہرہ ہی یا وہ شہر کہ اوسمین خلیفہ ہوگا ت در حالیکہ بہاگنی والا اور
جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی ف ع ایسی کہ وہ جاہی امن ہی ہر اوس شخص کے کہ پناہ پکڑی ساتہ اوسکی اور عبادت کا وہی ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگے

بلیل لائی اور ہو اودکی اس حدیث کو باب الملاحم مین مطابق آوینگی اوسکی پاس لوگ اہل مکہ سی یعنی بعد ظاہر ہونی امر اونکی کی اور پہچانی قدر اونکی کی پس
نکالینگی اونکو یعنی اونکی گہر سی اور امام پچہتائینگی اونکو بسبب خواہش و احتیاج حال انکہ وہ ناراض ہونگی امامت سی بخوف فتنہ کی پس بیعت کرینگی لوگ اوسی
درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کی اور بہیجا جاویگا طرف اوس شخص کی ایک لشکر شام سی یعنی بادشاہ کہ اوسوقت مین شام مین ہوگا ایک لشکر واسطی جنگ و
قتال امام مہدی کی بہیجیگا پس دہنسا یا جاویگا وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف** ح بیدا لغت مین یعنی جنگل اور زمین ہموار کی ہی
اور مراد اس لشکر سی لشکر سفیانی کا ہی اور قیال فتنہ امارت سفیانی کا ہی کہ ایک علامتون خروج امام مہدی کی سی ہی اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین قریب
تواتر کی ایک اونمین سی حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی بن ابی طالب سی کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کی سی ہی ایک مرد گران
سر چیچک رو ہوگا سفید آنکہہ مین کہ نکلیگا جانب دمشق سی اور اکثر تابعین اوسکی ایک قبیلہ مین سی ہونگی کہ نام اوسکا کلب ہی بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگونکو یہانتک کہ
عورتونکی پیٹ پہاڑکر بچونکو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کی لئی بہیجیگا پہر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازان سفیانی آپ ساتہہ
لشکر کی کہ ہمراہ اوسکی ہوگا واسطی جنگ مہدی کی دوڑیگا بیچ اوس موضع کی کہ نام اوسکا بیدا ہی ساتہہ لشکر کی زمین مین دہس جاویگا اور کوئی اونمین سی نجات نہین
پاویگا مگر وہ شخص کہ یہ خبر مہدی کو پہنچاویگا **ت** پس جب دیکہینگی اور جانینگی لوگ یہ حال اور سنینگی خبر ہلاک ہونی سفیانی کی آوینگی مہدی کی پاس ابدال ولایت شام
سی اور جماعتین اہل عراق سی پس بیعت کرینگی وہ مہدی سی **ف** ح ابدال ایک قوم ہین کہ برپا رکہتا ہی خدا تعالی اونکی برکت سی زمین کو اور وہ ستر تن ہین چالیس
تن شام مین اور تیس غیر اوسکی مین اور نکا نام ابدال اسلئی ہی کہ جب کوئی اونمین سی مرجاتا ہی تو اوسکی بدلی مین اور لوگونمین سی جگہ اوسکی بدل دیتا ہی اللہ تعالی اور یا اسلئی
یہ نام ہی کہ بدل ڈالی ہین اونہون نی اخلاق بری ساتہہ اخلاق پسندیدہ کی اور ذکر اونکا حدیثونمین آیا ہی اور سیوطی نی بیچ شرح سنن ابی داود کی کہا کہ ذکر ابدال کا
صحاح ستہ مین نہین آیا ہی مگر اس حدیث مین نزدیک ابی داود کی اور حاکم نی بہی اوسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا ولیکن سیوطی نی جمع الجوامع مین غیر صحاح ستہ سی
بیچ ذکر ابدال کی بہت سی حدیثین لائی ہین اکثر حدیثونمین ذکر عدد چالیس کا ہی اور بعضی مین تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی سی لائی ہین کہ ابدال نی اس درجہ
کو بسبب نماز اور روزہ اور صدقہ کی نہین پایا ہی اور بسبب اوسکی تمام لوگونسی ممتاز نہین ہوئی بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیرخواہی مسلمانونکی پایا اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای علی میری امت مین وجود ابدال کا لوگونکا کہ اوپر صفت ابدال کی ہون کمتر کبریت احمر سی ہی اور اور حدیث مین معاذ بن جبل سی آیا کہ جسمین
یہ تین صفتین ہون جملہ ابدال سی ہی رضا بالقضا اور صبر ممنوعات سی اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم مین لائی ہین کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز
تین بار پڑہی اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اوسکی لئی درجہ ابدال کا لکہین اور حاصل یہ کہ جو کوئی بری صفتین بدل ڈالی اور بجای اوسکی خلق کا ہو وہ
ابدال اونمین سی ہی اور مراد ساتہہ عصائب اہل عراق کی بہی ایک قوم ہی مردان خدا سی کہ اونکا نام عصائب ہی جیسی کہ ابدال اور امیر المومنین علی سی آیا ہی کہ ابدال
شام مین ہوتی ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضی کہتی ہین کہ مراد عصائب سی نیک اور زاہد اور عابد لوگونمین سی ہین اور عصب القوم لغت مین قوم
کی نیکونکو کہتی ہین **ت** پہر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سی مخالف مہدی کا ماموں اوسکی یعنی ننہیال اوسکی قبیلہ کلب سی ہونگی کہ ایک قبیلہ ہی مشہور
عرب مین اور دحیہ کلبی اوسی قبیلہ سی تہی پس بہیجیگا وہ مرد طرف مہدی کی اور تابعون اونکی کی ایک لشکر اور مدد ڈہونڈیگا ننہیال اپنی سی کہ بنی کلب ہین پس غالب
آوینگی مہدی اور تابع اونکی اوس لشکر پر اور مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہی علامت خروج مہدی کی سی ہی اور کار کرینگی مہدی لوگونمین موافق سنت اور روش پیغمبر
اونکی کی کہ محمد رسول اللہ ہین اور ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر **ف** ح یعنی ثبات اور قرار پاویگا جیسی کہ اونٹ جب بیٹہتا ہی اور آرام پکڑتا ہی
تو پہیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتہہ جیم کی اور خفت را کی اور نون کی آخر مین آگا گردن اونٹ کا جای ذبح سی تا جگہ نحر اوسکی کی کہ بیچ وقت بیٹہنی
اور قرار پکڑنی کی اوسکو زمین پر رکہتا ہی اور یہان کنایہ ہی قرار پکڑنی اسلام کی سی ہرج و مرج درمیان مین سی اوٹہہ جاوی اور جنگ و جدال سی نشان نہ رہی اور

دین اسلام اور احکام سنت وجماعت کے قرار پاوین اور استقامت پکڑین اور کچہ خلاف درمیان مین نرہی ت پس ٹہیرینگی مہدی سات برس پہر وفات کریگا اور
وہ اور نماز پڑہینگے اوسپر مسلمان نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نے دعوی کیا ہی کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نی تو ارادہ کیا ہی معنے مہدی
یعنی ہدایت والی ہین پس اسمین تو کچہ اشکال نہین اور بعضون نے دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہوگئے اوسپر ایک جماعت او باشون کی اور ارادہ کیا فساد کا شہرون مین
پس ماری گیی وہ اور راحت پائے اوس سے شہرونے اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہند مین مشہور ساتہ ہندو کے کہ نہایت جاہل تہی اعتقاد اونکا یہ تہا کہ مہدی موعود شیخ
ہمارا تہا کہ جو ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا بعضی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہی مین سے یہ ہے تہی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اوس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہی
چنانچہ مکہ کی چارون مذہب کے علمانی فتوی دیا کہ واجب ہے قتل اونکا اور امیر کہ قادر ہو اونکے قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہے شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن
عسکری ہین اور وہ مری نہین بلکہ چہپ گئے ہین لوگونکی نظر وسنی اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگی اپنی وقت مین اور حکم کرینگی اپنی سرداب مین تہے اور قول و اعتقاد
بہی مردود ہے نزدیک اہل سنت وجماعت کی اور دلیلین اونکی رد کی بہری ہوئی ہین علم کلام کی کتابونمین اور تصریح ہی کتاب عروۃ الوثقی مین کہ اونہون نے
انتقال فرمایا **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلَاءً یُّصِیْبُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃَ حَتّٰی لَا یَجِدُ الرَّجُلُ مَلْجَأً یَلْجَأُ اِلَیْہِ مِنَ الظُّلْمِ
فَیَبْعَثُ اللّٰہُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَاُ بِہِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَآءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ
لَا تَدَعُ السَّمَآءُ مِنْ قَطْرِھَا شَیْئًا اِلَّا صَبَّتْہُ مِدْرَارًا وَّلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِھَا شَیْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْہُ حَتّٰی یَتَمَنَّی الْاَحْیَاءُ الْاَمْوَاتَ یَعِیْشُ فِیْ ذٰلِکَ سَبْعَ سِنِیْنَ
اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِیْنَ رَوَاہُ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا اونی ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ
پہنچی گی اس امت کو یہانتک کہ نہین پاویگا شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکے ظلم سی یعنی بلا سی کہ پیدا ہوگی ظلم عام سی پس بہیجی گا اللہ ایک شخص کو
یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سی اور اہل بیت میری مین سی ساتہہ امامت کی پس بہر دیگا اللہ تعالی سبب اوسکے زمین کو ساتہہ عدل
وداد سی جیسی کہ بہری گیی ہی زمین جور و ستم سی راضی ہونگی اوس سے رہنی والی آسمان کی یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنی والی زمین کے یعنی سب جن
کہ جانور جنگل مین اور مچہلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرونسی کچہ مگر کہ برساویگا اوسکو بکثرت اور نہ چہوڑیگی زمین اپنی روئیدگی سی کچہ
مگر کہ نکالی گی اوسکو ف ح یعنی مینہ بیچ زمانہ مہدی کے بہت برسیگا اور مراد پر برسیگا اور زراعتین اور حاصل مین کی کمال پر آوینگی اور عیش اور زندگانی
خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگی زندی مردونکے ف ح یعنی وجود اور حیات اونکیکی اور کہینگے کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی ہماری زمانہ مین تا عیش
ونشاط وکامرانی دیکہتی اور بعضی لفظ احیا کو ساتہہ زیر ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر بمعنی زندہ کرنی کی یعنی مردی آرزو کرینگی کہ زندہ کری خدا تعالی
اونکو یہ بطریق فرض وتقدیر کی ہی واسطے قصد مبالغہ کی اگر یہ روایت ثابت ہو والا نزاحتمال ہی واللہ اعلم ت زندہ رہینگے مہدی اس بیچ اور کام دولت
مین سات برس یا آٹہہ برس یا نو برس ت ح یہ بطریق شک راوی کی ہی یا اوسوقت مین آنحضرت نے مبہم رکہا اور اور وقت مین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ
رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہے اور لاحق کی گئی ہی یہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِ النَّھْرِ یُقَالُ لَہُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰی مُقَدِّمَتِہٖ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہُ مَنْصُوْرٌ یُّوَطِّنُ اَوْ یُمَکِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا مَکَّنَتْ قُرَیْشٌ
لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُہٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
نی کہ نکلیگا ایک شخص یعنے صاحب پیچہی نہر کے یعنی اوس شہرون مین سی کہ پیچہی نہر کی ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کی کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی حارث
نام اوسکا ہی اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور ف ع یہ نام اوسکا ہی یا صفت اور بعضون
نی کہا ہی کہ مراد اس سے ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑی امام مشہور ہین بعد اونکے مدار ہی اصول حنفیہ کا عقائد حنفیہ مین ت جگہ دیگا اور متوطن کریگا یا ٹہکانا دیگا

وہ حارث **ف** ع لفظ اوسکا ممکن ہین شک ہی اوسی سی یا لفظ اوسکی واو کی ہی یعنی مہیا کریگا اسباب و اموال اور خزانہ او ہتھیار اپنی اور ٹہکانا دیگا اور خلافت کو اور تقویت کریگا اوسکی اور مددگاری کریگا اوسکی ساتہہ لشکر اپنی کی **ت** واسطی آل محمد کی **ف** ع یعنی اونکی ذریت اور اہل بیت کو عموماً اور مہدی کو خصوصاً یا لفظ آل کا زائد ہی یعنی محمد مہدی کو **ت** جیسا ٹہکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سی وہ ہین کہ جو ایمان لائی تہی اونمین سی مانند حضرت ابوبکر وغیرہ کی اور داخل ہی ٹہکانا دینی مین ابو طالب بہی اگرچہ نہین ایمان رکہتا تہا اہل سنت کی نزدیک **ت** واجب و لازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی یا فرمایا لازم ہی قبول کرنا اوسکا نقل کی یہ ابو داود نی **ف** ع یہ شک راوی کا ہی کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور معنی یہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قائم ہونا اوسکی مددگاری مین سو ق اس حدیث سی جیسے کہ سیاق اور حدیثون سی کہ وارد ہین اس باب مین ظاہر ہوتا ہی کہ یہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ مومنون پر اجابت اور اطاعت اوسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اوسکی لشکر کی اگلی فوج کی ہونگی **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام کرینگی درندی آدمیونسی اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سے پہندنا کوڑی اوسکیکا اور تسمہ پاپوش اوسکیکا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ نئی نکالی ہوگی اہل و عیال اوسکی نی غائبانہ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ روایت ہی ابو قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دوسو برس کی ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** ع یعنی نشانیان قیامت کے ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال ہی کہ ہو لام بیچ لفظ المائتین کے عہد کی لیی یعنی بعد اون دوسو برس کی کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی اور نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسی کا اور وہ پی در پی آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سے اور نکلنی دابۃ الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج ماجوج کی اور مانند انکی **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت دیکہو تم نشانیون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سی پس حاضر ہو واونمین **ف** ع یعنی متوجہ ہو اونکی طرف اور قبول کرو امر امیر اونکی کا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا **ت** اسلیی کہ اونمین خلیفۃ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی کہ ابتدائی ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین مین **وَعَنْ** أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ اور روایت ہی ابی اسحاق سی کہ کہا اوسنی کہا علی رض نی اس حال مین کہ دیکہا طرف بیٹی اپنی امام حسن کے اور کہا علی نی تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہے جیسی کہ نام رکہا اسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی **ف** ع یعنی انکی حق مین فرمایا ابنی ہذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین **ت** اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا اسکی پشت سے ایک شخص کہ نام رکہا جاویگا ساتہہ نام نبی تمہاری کی یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کے سیرت باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری مین **ف** ع یعنی سب چیزون مین اور سب جہات کر و الا سے تو نہین مشابہت صورت مین بہی بعضی جہات کر ثابت ہوئی ہی جیسی کہ اوپر گذرا **ت** پہر ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی قصہ بہر دینی اوس مرد کا زمین کو عدل سی **ف** ع یہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کے اولاد سی ہین اور ہی اون کی لیی انتساب ماں کی طرف سے طرف حسین رض کی یہ بات کہی واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثون کی اور اس سی باطل ہوا قول شیعہ کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین

کہ قائم منتظر ہین ایسلیے کہ وہ حسینی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جا سکتا ہی کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نی اسی غیر مہدی کی ایسلیے کہ ہم کہہ چکے کہ باطل کرتا ہی انکو قصہ بہر دینی زمین کا عدل سی ایسلیے کہ نہین پہچانا جاتا ہی بیچ سادات حسینیہ کی ایسا شخص کہ بہر دیا ہو اوسنی زمین کو عدل سی سوا اسکی کہ ثابت ہوا ہی بیچ حق مہدی موعود کے اور لفظ ولم یذکر القصة کلام جامع الاصول کا ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو اوس سے صاحب مشکوة نی **وعن جابر بن عبد الله قال فقد الجراد في سنة من سني عمر التي توفي فيها فاهتم بذلك همًا شديدًا فبعث الى اليمن راكبًا وراكبًا الى العراق وراكبًا الى الشام يسأل عن الجراد هل أري منه شيئًا فأتاه الراكب الذي من قبل اليمن بقبضة فنثرها بين يديه فلما راٰها عمر كبّر وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل خلق الف امة ستمائة منها في البحر واربعمائة في البر فان اول هلاك هذه الامة الجراد فاذا هلك الجراد تتابعت الامم كنظام السلك رواه البيهقي في شعب الايمان** اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا کم کی گئی ٹڈی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمر رض کی سی اوس سال کہ وفات پائے اوسمین عمر نی یعنی ٹڈی اوس دیار مین پیدا نہوئے پس غمگین ہوئے عمر رض بسبب ناپیدا ہونی ٹڈی کی غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونی تمام گروہونکی جیسی کہ آگی آتا ہی پس بہیجا طرف یمن کے ایک سوار اور ایک سوار طرف عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچھی ہر سوار لوگونسی ہونی ٹڈی کی سی آیا دیکھا یا گیا ہی کوئی ادمی ٹڈیسی کچھ پس لایا حضرت عمر کی پاس وہ سوار آیا جانب یمن سی ایک مٹھی ٹڈیون کی پس پہیلا دیا اوس مٹھی ٹڈیون کو آگی عمر کی پس جب دیکھا اون ٹڈیون کو حضرت عمر نی اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کے اور کہا کہ سنا مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی تحقیق خدا تعالی نی پیدا کیے ہزار گروہ حیوانات سی چہہ سو اونمین سی دریا مین ہین اور چار سو خشکی مین ہین پس تحقیق اول ہلاک ہونا اون ہزار گروہ مین سے ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہی پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پی درپی ہلاک ہونگی گروہ حیوانات کی مانند ٹوٹنی ڈوری موتیونکی لڑیکی اور پی درپی گرنی موتیون کی اوسمین سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب العلامات بين يدي الساعة وذكر الدجال

باب بیچ بیان نشانیونکی آگی قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کی **ف** ذکر کین اس باب مین اخیر کی بڑی علامتین قیامت کی کہ نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسی کہ ذکر کین پہلی باب مین علامتین چہوٹی اور ظاہر تر اور مناسب یہ تہا کہ ذکر نکلنی مہدی کا کہ وجود اونکا ساتہ عیسی اور دجال کی ہوگا اس باب مین کرتی ولیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثون مین ساتہ ذکر فتنون اور لڑائیونکی کہ پہلی اونکی نکلنی سی واقع ہونگی اور بعد انکی نکلنی کی اوٹہہ جاینگی واقع ہوا اس تقریب سے ذکر اونکا اوس باب مین ہوا دوسرے جان کہ حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونی دس نشانیونکی کہ مولف نے ذکر کین مختلف آئی ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اونکی بہت ہی اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کی کچہہ اوسمین سے مذکور ہوا اور بہت بڑی نشانی نشانیونمین سی اور سخت تر بلا وجود دجال کا اور حدیثین اسمین اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال مشتق دجل سی ہی اور دجل معنی غلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہی دجل الحق بالباطل کہتی ہین جسوقت کہ کوئی حق کو ساتہ باطل کی خلط کری اور ڈہانپ دی اور معنی کذب کی بہی آتا ہی پائی جانا ان معنونکا دجال مین ظاہر ہی اور اور بہی وجوہ تسمیہ دجال کی قاموس مین مذکور ہین اور مسیح اسم مشترک ہی درمیان دجال اور عیسی کے اور اکثر یہ ہی کہ اوسکی نام کو مقید ساتہ دجال کی کرتی ہین یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور عیسی مین مطلق چہوڑتے ہین اور عیسی کو مسیح اسلیے کہتی ہین کہ جب اندہی اور کوڑہی کو چہوتی وہ اچہی ہو جاتے اور اس سبب سے کہتی ہین کہ ماں کے پیٹ سے ممسوح یعنی پونچہی یا نکلی نی آلایش کی کہ اکثر مین وقت پیدا ہونی کی ہوتی ہی اور بعضے کہتی ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کی ہی یا اس سبب سے کہ تلوا اونکی پاؤن کا ہموار تہا نہ خم دار ور باریک جیسا کہ اکثر لوگونکا ہوتا ہی یا اس سبب سے کہ بہت مساحت کرتی تہی زمین مین اور یہ وجہ مشترک ہی درمیان اونکی اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتی ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ممسوح اور ہموار تہی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک طرف اوسکی منہ کے ہموار ہوا اور آنکہہ وبہون نہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گیی یعنی پونچہی گیی اوس سی دور کی گیی اوس سی خیر وخوبی جیسی کہ مسح کی گیی عیسی سے شر وبدی پس وہ مسیح الضلالت ہے اور جیسی مسیح الہدی ہین اور اونکی نام مین مسیح ساتہ

زیر میم اور سین مشددہ کی بھی آیا ہی اور بعضون نی کہا کہ مشدد نام دجال کا ہی اور مخفف نام عیسی کا اور جو کہا ہی کہ نام دجال کا مسیخ ہی ساتہ خاء معجمہ کی
یہ خطا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن حذیفۃ بن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال**
ما تذاکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من
مغربہا ونزول عیسی ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب
وآخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرہم وفی روایۃ نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایۃ فی العاشرۃ
وریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا جہانکا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمپر اس حال مین کہ ہم ذکر کرتی تھی آپس مین
پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتی ہو کہا صحابہ نی کہ ذکر کرتی ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہو گی قیامت یہان تک کہ دیکہو گی تم پہلی اوسکی دس نشانیان پس
ذکر فرمایا دہوین کا **ف** ح یعنی دہوان کہ نکلی گا اور بہر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹہیری گا پس مسلمان مانند زکام زدہ کے ہونگے اور کافر مانند مستو کے
جیسی کہ اور حدیث مین آیا اور قرآن مین جو سورہ دخان مین آیا ہی یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ اسیپر محمول ہی بقول حذیفہ اور تابعین او رسکے کی
اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اونکی کی مراد اوس سی وہ قحط ہی کہ قریش پر پڑا تہا آنحضرت کے زمانہ مین حضرت کی بدعا سی کہ فرمایا خدایا کر انپر قحط سات
برس کا جیسی کہ کیا تونی مصریونپر حضرت یوسف کی زمانہ مین پس مبتلا ہوئی قحط مین اور کہاتی تہی ہڈی اور مردار اور دیکہتی تہی ہوا مین ایک چیز مانند دہوین کے
اسلیی کہ بہوکا بسبب ضعف بصر کی ہوا کو مانند دہوین کے دیکہتا ہی اور یہی ہی کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مینہ اور کثرت غبار کی بصورت اندہیری کی
معلوم ہوتی ہی مانند دہوین کی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیونمین سی نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا **ف** ح کہ نکلی گا مسجد حرام سی میان
صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا واخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہی اسیپر اور لکہا ہی علما نی کہ وہ چارپایہ ہی کہ درازی اوسکی ساٹھہ گز کی ہو
اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقہ ہو گا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا مین سی پہاڑ کر نکلی گا اور اوسکی ساتہہ عصائے موسی اور انگشتری سلیمان
کی ہو گی اور کوئی دوڑنی مین ساتہہ اوسکی نہ پہنچ سکیگا اور اوس سے نہین بہاگ سکیگا ماریگا مومن کو عصا سی اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر کریگا
کافر پر سات چہاپ کے اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہی بعضونی نے کہ دابۃ الارض تین بار نکلی گا ایام امام مہدی مین پہر ایام عیسی مین پہر بعد طلوع ہونے
آفتاب کی مغرب سے ذکرہ ابن الملک **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیونمین سی نکلنا آفتاب کا جانب مغرب سی اور اوسکی سی چنانچہ بیان اوسکا
حدیث مین آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نی اوترنا عیسی بیٹی مریم کا آسمان سی **ف** ع یعنی ملا ہوا ساتہہ ہو امام مہدی کے اور نکلینگے عیسی نزدیک منارہ
سفید کی جانب شرقی دمشق کی اور قتل کرینگی حضرت عیسی دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہی شام مین اور بعضون نی کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی
کہ اول نشانیون مین ہونا دہوین کا ہی پہر نکلنا دجال کا پہر اوترنا عیسی کا پہر نکلنا یاجوج وماجوج کا پہر نکلنا دابۃ الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سے
اسلیی کہ کفار مسلمان ہونگے حضرت عیسی کی زمانہ مین یہانتک کہ ہو گی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلی مغرب سی پہلی نکلنی دجال کی اور اوترنی عیسی کے
تو ہوویگا ایمان مقبول کفار سی پس وہ مطلق جمع کی لیی ہی پس نہین وارد ہو گا کہ نزول عیسی کا پہلی طلوع ہونے آفتاب کے ہی یہان یون کیون کہا اور نہ وارد ہو گا جو
کچہ کہ آگی آتا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی **ت** اور ذکر کیا حضرت نے نکلنا یاجوج اور ماجوج کا **ف** ع ح لفظ یاجوج وماجوج الف سی ہین اور ہمزہ کی
سی بہی اور یہ دو قبیلہ ہین اولاد یافث بن نوح سی اور یہ دونام ہین عجمی اور بعضون نے کہا عربی **ت** اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دہنس جانی کا ایک خسف
زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین **ف** ع کہا ابن ملک نی کہ پایا گیا ہی خسف کئی جگہون مین لیکن احتمال
ہی یہ کہ ہو مراد تین خسفون سی اندازہ سیوا کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے **ت** اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع ہو گی ایک آگ ہو گی کہ نکلی گی جانب یمن

ہانکی گی وہ لوگونکو طرف زمین حشر کی **ف** ح کہ شام مین ہونگے لیکن ظاہر یہی کہ مراد یہی کہ ہوگا مسیلا اوسکا شام سی کیجا دیکی شام مین اگر ساجائیگا
سب عالم او سمین اور اس سی یہ نہین لازم آتا کہ یہ ہانکنا آگ کا لوگونکو بعد حشر کے ہوگا تا کہین کہ علامات قیامت کے پہلی قیامت کے ہوگی اور حشر بعد اوسکی ہوگا اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ نکلی گی آگ زمین حجاز سی ذکر کیا قاضی عیاض نے کہ شاید کہ وہ آگین جمع ہونگین کہ ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتدا نکلنا اوسکا یمن سی اور ظہور اوسکا حجاز سی
ذکرہ القرطبی پہر جمع درمیان اسکی اور درمیان اوس روایت کی کہ بخاری مین ہی یہ کہ اول نشانیون قیامت کے آگ ہوگی کہ نکالی گی لوگونکو
مشرق سی طرف مغرب کے ساتھ اسطرح کی ہی کہ آخریت اوسکی باعتبار اون نشانیونکی ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اوسکی باعتبار اسکی ہی کہ وہ اول اون نشانیونکی ہی
کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سی ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتھہ آنی اون کی نفخ صور بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی گئین ساتھہ اوسکی کہ باقی رہینگی
کی ساتھہ نشانی کی اونمین سی چیزین امور دنیا سی اسطرح ذکر کیا ہی اوسکو بعضی علما نے توفیق دینی والون نے ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک آگ
ہوگی کہ نکلی گی پرلی کنارے عدن سی کہ نام ایک شہر مشہور ہی یمن مین ہانکی گی لوگونکو طرف زمین حشر کی اور اور روایت مین بیچ بیان دسوین نشانی کی بجائی قعر کے نکلنی
آگ کی یمن سی تا کنارہ عدن سی ذکر ہوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی لوگونکو دریا مین نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع اور شاید کہ تطبیق دونون روایتونکی یہی کہ مراد ناس سی بعض
روایت مین کفار ہین اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوئی ساتھہ جہلکہ ہوا کے کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنی اونکی کی درمیان مین اور رہ گئے جگہ حشر کفار کی یا سقر فجار کی
جیسکہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہو جائیگا آگ اور اوسمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ نرمی ڈرانیکی لیے ہوگی منزلہ کوڑی
کی ہانکنی کی لیے طرف حشر کی اور موقف عظیم کی واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا
بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَیْصَّةَ اَحَدِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جلدی کرو تم ساتھہ کامون نیک کی چھہ چیزون سی **ف** ع یعنی دوڑو طرف اعمال
صالحہ کی پہلی پہنچنی ان چھہ نشانیون قیامت کے اسلیے کہ وہ شوا ہوگا عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق اون کی کی اور وہ چھہ چیزین
یہ ہین **ترجمہ** دہوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گہیر لی اور شامل ہو عامہ خلق کو اور فتنہ
کہ مخصوص ہو ساتھہ بعض کی تم مین سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کی کہ مخصوص ہون ساتھہ ایک کی تم مین سی اور ہو سکتا ہے
کہ مراد ساتھہ امر عامہ کی قیامت ہو اور ساتھہ خاصہ کی موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سے ڈرایا قائم ہونی اوسکی سی اور موت سی کہ قیامت صغری ہی
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیٰتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی وَاَیُّهُمَا مَا کَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰی عَلٰی اِثْرِهَا قَرِیْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اول نشانیون قیامت کی ازروی نکلنی کی نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کی طرف
سی **ف** ع کہا طیبی وغیرہ نی کہ اگر کہا جاوی کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سی نہین ہی اول نشانی اسلیے کہ دہوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا کہینگی ہم کہ نشانیان یا تو
نشانیان ہین قریب قائم ہونی قیامت کے اور نشانیان ہین دلالت کرنیوالی اوپر وجود قائم ہونی قیامت کی اور حصول اوسکی پس اول مین سی بعثت ہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہی سب سے اور دہوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند اسکی کی اور دوسری مین سے نکلنا آفتاب کا مغرب سے اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اوسکا
لوگون کو طرف محشر کی اور نام رکہا گیا اوسکا اول اسلیے کہ یہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور مؤید ہی اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکے آتی ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع
الشمس من مغربہا **ترجمہ** اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اوسکی معلوم ہوچکی لوگون پر اور کلام کرنا اوسکا ساتھہ اونکی وقت چاشت کے **ف** ع لفظ خروج ساتھہ رفع کی عطف
ہی لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہ کہ ہو اول سعد نے کہا ابن ملک نی کہ شاید واو بمعنی او کی ہی اور مؤید اسکا وہ ایک روایت ہے کہ

مین ہی اور خروج الدابۃ علی الناس ... سیاق تر ہی ساتھ قول حضرت کی وا ... ماست ... دونون علامتین مذکورہ مین سی پہلی دوسری کی ہوگی پس دوسری
واقع ہوگی پیچھی اوسکی نزدیک نقل کی بیسلمی نی ف ح یعنی فاصلہ ان دونون مین مشہور ہوگا بہ نسبت فاصلہ کی اور نشانیون مین پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلی ہوگا تو
نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلی ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سی متصل اوسکی ہوگا اور حدیث بیچ باب ترتیب اور تقدم و تاخر ان
دو علامتون کی متعین وارد نہین ہوئی اور سمجھ چھوڑ الیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہ دونون اور علامتون مین سی کہ جنس انکی سی ہون پہلی واقع ہونگی اور حدیث
ان اولہا خروج الدجال نہین ہی صحیح کذافی جامع الاصول **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ
نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین نشانیان ہین کہ جب ظاہر ہونگی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا کہ تہا
ایمان لایا پہلی سی یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سی اوسوقت نہین فائدہ دیگی یا کسب کیے اوس شخص نی بیچ ایمان اپنی کی بہلائی کہ نکی تہی پہلی اوس سی یعنی
توبہ گناہون سی بہی اوسوقت مفید ہوگی وہ تین نشانیان یہ ہین نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا **ف** ع ح اسلیے
کہ قائم ہونا قیامت کا سبب واقع ہونی اونکی کی متعین ہوجائیگا اور احوال آخرت معاینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتھ غیب کے ہی اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ
ہی متاخر وقوع مین اسلیے کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوسی پر ہی اور ملا یا گیا ہی نکلنا غیر اوسکی کا ساتھ اوسکی **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ
فَیُؤْذَنُ لَهَا وَیُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا یُؤْذَنُ لَهَا وَیُقَالُ لَهَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ
وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہی تو ای ابوذر کہ کہان جاتا ہی یہ آفتاب کہا مین نی اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہی فرمایا کہ یہ آفتاب
جاتا ہی یہانتک کہ سجدہ کرتا ہی نیچی عرش کے **ف** ع کہا بعضی محققین نی کہ نہین مخالف ہی یہ اللہ تعالی کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلیے کہ ساتھ مراد
اوس کی نہایت جگہ پہنچنی بینائی کی ہی اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچی عرش کی بعد غروب ہونی کی ہی اور اس حدیث مین رد ہی اوس پر کہ گمان کرتا ہی
کہ مراد ساتھ مستقر اوسکی کی نہایت اوس جگہ کی ہی کہ پہنچی طرف اوسکی بلندی مین اور یہ ایک دن ہی سال بہر مین یا تمام ہونی امر اوسکی کی وقت تمام ہونی دنیا کی کہا
خطابی نی کہ احتمال ہی یہ کہ مراد ساتھ اوسکی یہ ہی کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچی عرش کے مستقر ہونا کہ علم ہمارا انہین احاطہ کرتا اوسکو پہر اذن مانگتا ہی تا اوسکو حضرت حق
مین پس اذن دیا جاتا ہی آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہی تا مشرق کو جاوی اور طلوع کری **ف** ح اور ظاہر یہ ہی کہ مراد استیذان سی طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طریق معہود
اور اذن دنیا ساتھ اوسکے ہی **ت** اور قریب ہی یہ کہ سجدہ کریگا اور قبول کیا جاویگا سجدہ اوس سی اور اذن مانگیگا پس نہین اذن دیا جاویگا اوسکو اور کہا جاویگا
آفتاب کو پہر جا جہان سی آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سی آیا ہوگا مغرب ہی کی طرف پہر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سی اسی یہی مراد قول اللہ تعالی کی ہی کہ فرمایا اور
آفتاب روان ہوتا ہی واسطی قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی اوسکی ٹہرنی کی جگہ نیچی عرش
کی ہی **ف** ح ع کہ بعد غروب کے وہان جاتا ہی اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا ہی اوسکو اور جانا چاہیے کہ بیچ تفسیر بیضاوی کی اور جو بین ہی
بیچ معنی اس آیت کی لکہی ہین اور شک نہین کہ جو کچھ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تفسیر اوسکی کی واقع ہو متعین ہوا ارادہ اوسکا عجب ہی کہ اس وجہ کو اصلا ذکر نہین
کیا اور کلام طیبی سی بہی شک دلی اس باب مین ظاہر ہوتی ہی نسال اللہ السلامۃ **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بیٹی حصین کی سی کہ کہا سنا مین نی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے درمیان پیدائش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سے یعنی درباب فتنہ اور ابتلا اور خلاف
اور استدراج کے نقل کی مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ
الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
اللہ تعالیٰ نہیں پوشیدہ تمپر **ف** ع یعنی چھپا نہیں ہے تم سے اور سکو ساتھ صفتوں کمال کے اور ایمان لائے ہو اور جیسے کہ شرع میں آیا ہے پس گمراہ نہو بسبب دیکھنے سحر و فریب
وغیرہ دجال کے پس یہ جملہ تمہید ہے اس قول کی **ت** تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں کانا **ف** ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہے نہ ثابت کرنا اعضا کا ساتھ صفت کمال
کی یعنی اللہ سبحانہ جنس آدمیوں سے نہیں اور اوسکی آنکھ جیسے کہ آدمیوں کی ہوتی ہے نہیں ہے چہ جائیکہ کانا ہو **ت** اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھ کا گویا کہ آنکھ
اوسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع لفظ طافیہ ساتھ ی کے ہے اور ہمزہ سے بھی روایت کیا گیا ہے یعنی بلند کی اور نہیں منافات درمیان
اس روایت کے اور درمیان اوس روایت کے انہا لیست بناتیۃ ولا حجراء یعنی نہ بلند ہے اور نہ پست دھنسی ہو وسطی امکان جمع ہونے دونوں وصفوں کے ساتھ
اختلاف دونوں آنکھوں کے یعنی ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا تورپشتی نے کہ بیچ اون حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں دجال کی وصف میں کلمات متنافرہ یعنی مختلف ہیں
کہ مشکل ہے توفیق اون میں اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو اون میں سے علیحدہ اوس حدیث میں کہ ذکر کیا گیا ہے پس اس حدیث میں تو یہ ہے کہ آنکھ اوسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی
اور اور حدیث میں ہے کہ وہ جاحظ العین ہے گویا کہ آنکھ اوسکی کوکب یعنی ستارہ ہے اور اور میں آیا ہے کہ آنکھ اوسکی نہ ناتیہ ہے اور نہ حجراء اور توفیق نہیں ہے کہ اختلاف
وصفوں کا بحسب اختلاف دونوں آنکھوں کے ہے یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور مؤید اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث میں آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا داہنی آنکھ کا اور حدیث
حدیث میں آیا ہے کہ وہ ممسوح العین ہوگا اور سپر ناخنہ موٹا ہوگا اور یہ بھی ایک حدیث میں آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا بائیں آنکھ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ میں
یہ ہے کہ ایک آنکھ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس درست ہے یہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عورا اسلیے کہ معنی عور کی اصل میں عیب کی ہیں
پس اوسکی آنکھ داہنی بھی عیب دار ہے اور بائیں بھی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ
الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے **ف** ح کہ دجال ہے اس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت نکلنے دجال
کا کسی پر متعین نہیں کیا ہے اسقدر معلوم ہے کہ پہلے قیامت سے نکلیگا اور جو کہ وقت قائم ہونے قیامت کا متعین نہیں ہے وقت نکلنے اوسکا بھی متعین نہیں
ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع یعنی پاک ہے اس سے کہ ہو ناقص اور عیب دار اپنی ذات میں
اور صفات میں اور یہ کلام حضرت کا عوام کی سمجھانے کے لیے ہے کہ اونکی عقل و فہم میں آجاوے جیسے کہ وارد ہوا ہے کلم الناس علی قدر عقولہم **ت** لکھا ہوگا درمیان
دونوں آنکھوں اوسکی کے لفظ کفر کا **ف** ح ع مصابیح اور مشکوٰۃ کی نسخوں میں ان تینوں حرفوں کو جدا ایک دوسرے سے لکھا ہے گویا دجال کی نسبت سے تصویر
سے لکھا گیا ہے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ باعث اور بلانیوالا ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہے اجتناب اوس سے اور یہ بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
اس امت کے حق میں کہ ظاہر کر دی ہے رقم کفر کی درمیان آنکھوں اوسکی کی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبر دوں میں تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی ساتھ اوسکی کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ خبر یہ ہے کہ تحقیق
دجال کانا ہے اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش اور محنت کے ہوں یا لطف

وقہر ہین جسکو کہی گا کہ یہ جنت ہی وہ ہوگی آگ **ف** ح ع کہا ایک شارح نی یعنی داخل ہونا اوسمین اور اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب اور داخل ہونی دوزخ کا
ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا یہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ اطاعت کریگا اوسکی اور پینکیگا اوسکو آگ مین مستحق ہوگا جنت کی داخل ہونی
کا اسلیی کہ اوسنی تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہ ہے کہ وہ دونون منقلب ہو جائینگی اور فعل اونکا اولٹ جاویگا اوپر جیسیکہ وارد ہوا القبر روضۃ من ریاض الجنۃ
او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور ایسے ہی دنیا ہی بمنزلہ کہ جسکا نام رکہا گیا ہی سجن ہو جاتا ہے جنت عارفین
کی لیی کہ جو قائم ہین مقام رضا مین جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہی اور ایک عقبی مین
اور ایسیہی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کی بسبب عدم حضور اونکی کی سراب ایسی کی مانند ہی عسل سم کی ہی وسم مین اور سم کی ہی درہم مین اور نار کی دینار مین اور چونکہ
مقصود ڈرانا تہا اکتفا کیا اول پر یعنی فقط اور بعضی حدیثون مین ثانی ہی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پس یہان یہ مقدر ہی ولتی یقول انہا النار ہی الجنۃ اور اسکی
مانند ہی دنیا عارفین کی نظر مین کہ نعمت اسکی نقمت ہی اور نقمت اسکی نعمت اور محنت اوسکی منحت ہی اور منحۃ اوسکی محنت اور حسن وقبیح اوسکا مختلف ہے مانند نیل کی
کہ مارہی مچہونکی لیی اور مارہی مچہونکی لیی **ت** ح اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسیکہ ڈرایا ساتہ اوسکی نوح نی قوم اپنی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تخصیص نوح
کی باوجود عموم حکم کی سبب ہونی اونکی کی ہی مقدم مشاہیر انبیاء کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین **وعن** حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان الدجال یخرج وان معہ ماء ونارا فاما الذی یراہ الناس ماء فنار تحرق واما الذی یراہ الناس
نارا فماء بارد عذب فمن ادرک ذلک منکم فلیقع فی الذی یراہ نارا فانہ ماء عذب طیب متفق علیہ وزاد
مسلم وان الدجال ممسوح العین علیہا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرؤہ کل مؤمن کاتب وغیر کاتب اور روایت ہی حذیفہ
اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال مین کہ اوسکی ساتہ پانی ہوگا **ف** ع یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سی قسم
اسباب جین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گئی ہی اوس سی ساتہ جنت کی پہلی حدیث مین رغبت دلاوی گا طرف اوسکی اونکو کہ اطاعت کرین اوس کی
ت اور آگ ہوگی **ف** ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب عذاب مشقت کا ہوگا والا نہین خوف ہوگا اوسکا اوسکو کہ نافرمانی کریگا اوسکی **ت** پس
جسکو دیکہینگی لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاویگی اور جسکو دیکہینگی لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹہنڈا شیرین **ف** ع معنی یہ ہین کہ کردیگا اللہ تعالی
اوسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ جہٹلادیگا اوسکو اور ڈالیگا اپنی اوسکو اوسمین غصہ ہوکر جیسیکہ کردیا نمرود کی آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام
پر اور کردیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اوس شخص کو کہ تصدیق کریگا اوسکی آگ جلانی والی ہمیشہ کو محل اسکا یہ ہی کہ جو کچہ نظر آتی اونکی ظاہر
ہونگی نہین ہوگی اونکی لیی حقیقت بلکہ خیال اور شعبدہ ہونگی جیسیکہ کرتی ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہ بہی ہی کہ اللہ تعالی بدلدیگا ماہیت اوسکی پانی
اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر **ت** پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فریبون کو کہ ذکر کیی گئی تم مین سی پس چاہیے کہ گرپڑی اوس
چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس یعنی اختیار کری تکذیب اوسکی اور نہ پروا کری ڈالنی اوسکی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش
ہوگا **ف** ع یعنی ایک آنکہ حقیقت مین یا ساتہ تقلیب یعنی بدل دینی ماہیت کی یا بحسب مآل کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سی ہی پس تقدیر
یہ ہی اور نہ تصدیق کری اوسکی پس رغبت پانی کی کہ اوسکی ساتہ ہوگا اسلیی کہ وہ ایک امر عذاب اور حجاب ہوگا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
اور زیادہ کی مسلم نی یہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہ کا **ف** ع یعنی ایک آنکہ اوسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیی اثر
آنکہ کا **ت** اوسپر یعنی دوسری آنکہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جابد یا مٹی ہوی آنکہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوس
کی لفظ کافر کا یا لکہا ہوگا کہ وہ کافر ہی پڑہیگا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا **ف** ح یعنی وہ کہ پہلی علم کتابت کا رکہتا تہا یا رکہتا تہا

کرتا ہے یہ کہ ناخن سے انکھ غیر مٹی ہوئی ہوگا اسلیے کہ معنی ممسوح کی یہ ہین کہ ایک جانب مین آنکھہ اور بہون اوسکا نہو اور ہموار ہو اور کوئی عیب نہو
رکہتا ہی مگر یہ کہ مراد مسیح سے معیوب مطلق کہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال اعور العین الیسری جفال
الشعر معہ جنتہ ونارہ فنارہ جنۃ وجنتہ نار رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کانا
ہوگا بائین آنکھہ کا بہت ہونگی بال اوسکے اور ساتھہ اوسکی ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہی اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع اوپر
گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہنی آنکھہ کا اور ایک آنکھہ اوسکی نکلی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق اونمین یہ ہو کہ ایک آنکھہ اوسکی بالکل نہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی
پس صحیح ہو کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھہ کو عورا اسلیے کہ عور کی معنی اصل مین عیب کے ہین اور بعضون نی کہا کہ عور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کے پس ایک
قوم تو دیکھیگی اوسکو اعور الیسری اور ایک قوم دیکھیگی اعور الیمنی تاکہ دلالت کرے اوسکی بطلان امر پر اسلیے کہ جب وہ کہا ئی دیگی خلقت کو اوسکے جیسی
ہی دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہی اور احتمال ہی یہ کہ ہو ایک اون دونون میں سے بسبب ہو ادیکی **وعن** النواس بن سمعان قال ذکر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی
علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبہہ بعبد العزی ابن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرا علیہ فواتح سورۃ الکہف
وفی روایۃ فلیقرا علیہ بفواتح سورۃ الکہف فانہا جوارکم من فتنتہ انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا
قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم
الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ قلنا یا رسول اللہ وما اسراعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ
الریح فیاتی علی القوم فیدعوہم فیؤمنون بہ فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیہم سارحتہم اطول ما کانت ذری واسبغہ
ضروعا وامدہ خواصر اور روایت ہی نواس بن سمعان سے کہ کہا اونہون نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کا یعنی اوسکی نکلنے کا اور تمام
امور اوسکی کا اور لوگونکی مبتلا ہونیکا سبب اوسکی پس فرمایا اگر نکلی دجال اور مین ہون موجود تم مین یعنی بالفرض والتقدیر پس مین جھگڑونگا اوس سے سامنے
تمہارے **ف** ع یعنی غالب اونگا اوسپر ساتھہ دلیل کی اور اسمین ارشاد ہی طرف اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جھگڑتے اور غالب آتے ہین اوسپر ساتھہ دلیل
کی غیر محتاج طرف مددگار کی امت اپنی مین سے جان کہ حدیثون اور دلیلون اور قرائن سے معلوم ہوا ہی کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگا
اور اسطرح جو حضرت نی فرمایا اس حدیث مین یہ واسطے مبالغہ اور تاکید کی ہی اور واسطے تحقیق اور تیقن ظہور دجال کی اور مبہم رکہنے وقت اوسکی کی اور ڈالنی خوف فتنہ اوسکے
کی مکلفین پر **ت** اور اگر نکلا اور نہوا مین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا **ف** ع یعنی دفع کریگا شر اوسکی کو اپنی سے ساتھہ دلیلون قطعیہ شرعیہ
اور عقلیہ کی کہ اوسکے پاس ہین اور غالب آویگا اوسپر کذا قال الطیبی اور اوس تقدیر پر ہی کہ وہ سنی حجت والا پس معنی یہ ہین کہ ہر ایک دفع کریگا اپنی نفس سے
شر اوسکی ساتھہ جھٹلانی اوسکی کی اور اختیار کرنی صورت تعذیب اوسکے کی **ت** اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہر مسلمان پر **ف** ع یعنی حافظ اوسکا ہی بعد میرے
پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اوس سے اور یہ دلیل ہی اسپر کہ مومن یقین والا ہمیشہ مدد کیا گیا ہی اگرچہ نہو ساتھہ اوسکی نبی اور امام پس اسمین رد ہی
امامیہ پر **ت** تحقیق دجال **ف** ع یہ استیناف ہی بیان بعض احوال اوسکیکا اور بیان بعض اوس چیز کا کہ مفید ہی بیچ دفع شر افعال اوسکی کی **ت** جوان
ہوگا **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ وہ غیر ہی ابن صیاد کی یا اشارہ ہی اسپر کہ وہ محروم ہی سفیدی وقار سے **ت** بہت ٹیڑھی ہوئی بالونکا آنکھہ اوسکی پہولی ہوگی
گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اوسکو ساتھہ عبد العزی بیٹی قطن کے **ف** ع یہ عبد العزی کہ ایک یہود کا نام ہی اور ظاہر ہی کہ وہ مشرک تھا اسلیے کہ عزی نام بت کا
ہی اوسکا بندہ مشرک ہی بنتا ہی اور مؤید ہی اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ خزاعہ سے کہ مرا جاہلیت مین اور آنحضرت نی تشبیہ دی دجال کو اوسکی ساتھہ اونہون

ذکر مین کچھ مشابہت کا نہین کیا کہ فرماتی ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اوسکی ساتھ اور اس حدیث سی بہ نسبت تشبیہ کا ہی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کا تی واسطی تاکید اور تقریر
تشبیہ کی ہی ت پس جو شخص پاوی اوسکو تم مین سی پس چاہی کہ پڑہی سامنی اوسکی آیتین اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کذا بالک کی واسطی دلالت کرنی ان
آیتونکی اوپر معرفت ذات وصفات اللہ تعالی کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات اوسکی کی اور صدق رسول اوسکی اور آنی رسول کی ساتھ معجزات ایسی کی کہ
کر دینگی خوارق عادات دجال کو ہبا منثورا اور تابع اوسکا پکاریگا ہلاکت وثبور کو اور کہا طیبی نی کہ معنی یہ ہین کہ قرات اوسکی امان ہی پڑہنی والی کی لیی فتنہ اوسکے
سی جیسیکہ نجات وامان پائی اصحاب کہف نی شر فتنہ دقیانوس جابر کیسی کہ اوسکی زمانہ مین تہی ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی بیچ یہی آیا ہی پس چاہیے کہ پڑہی اوسپر اول
کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمہاری کی ہین فتنہ دجال کیسی ف ح ع اور بعضی حدیثون مین پڑہنا آخیر کا وقت سونیکی بہی آیا ہے
اور لفظ جوار ساتھ زیر جیم کی اور ر آخر کی ہی اکثر صحیح نسخون مین یعنی ہمسایگی اور امان کی اور بعضی نسخون مین ساتھ زبر جیم اور ز کی آیا ہی یعنی کاغذ یعنی چٹہی کی کہ لکہتا ہے
اوسکو مسافر بادشاہ سی یا اوسکی نائبون سی تاکوی روک ٹوک نکری اوس سی راہ مین اور بعضی شہرون مین ساتھ زبر اور پیش کی ہی اور زبر فصیح تر ہی یعنی امان کی
پہر جاننا چاہیی کہ حصن حصین مین دو آیتین متعدد آئی ہین اس باب مین کچھ کہا جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی ہی ہوگی اوسکی لیی سب نور کی مقام اوسکے
سو مکہ تک اور جسنی پڑہین دس آیتین اوسکی آخر سی پہر نکلی دجال نہین مسلط ہوگا اوسپر اور ایک روایت مین ہی جسنی یاد کین دس آیتین اوسکی اول سی بچا دجال سی اور ایک
روایت ہے جسنی پڑہین تین آیتین اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور بہت ظاہر تطبیق تین آیتونکی پڑہنی مین اور دس کے پڑہنی مین یہ ہے کہ کمتر اوس چیز کا کہ محفوظ
رہیگا بسبب اوسکی شر اوسکی سی پڑہنا تین کا ہی اور حفظ اونکا اولی ہی اور نہین منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنی والا ہی ایک راہ سی کہ واقع ہے
درمیان شام اور عراق کی پس فساد کریگا دائین اور فساد کریگا بائین ف ع یعنی بہیجیگا لشکر اپنی دائین اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنی مین بیچ اون
شہرونکی کہ چلیگا اونمین اور متوجہ ہوگا اونکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اوسکی شر سی کوئی مومن اور نہین خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہ ت اے بندو اللہ کے
ف ع یعنی اے مومنو کہ موجود ہوگی اوس زمانہ مین یا تم اے مخاطبو بالفرض اگر پاؤ اوسوقت کو ت پس ثابت رہنا یعنی اپنی دین پر کہا ہمنی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور کتنا ہوگا ٹہرنا اوسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع اگی آتی ہی ایک حدیث کہ ٹہریگا دجال زمین مین چالیس برس الخ لیکن تفصیل کیا ہی بغوی نے
شرح السنہ مین کہ نہین صلاحیت رکہتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور برتقدیر اوسکی صحت کی شاید کہ مراد ساتھ ٹہیرنی کی دونون ٹہیرنا زمین مین ٹہیرنا خاص
ہو اوپر وصف معین کی کہ واضح ہو خبر اوسکی عالم پر ت ایک دن یعنی اون دنونمین سی مقدار برس کی ہوگا یعنی درازی زمانہ مین اور ایکدن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایکدن
مقدار ہفتہ کی اور باقی روز اوسکے مانند دنون تمہاری کی جیسی ہمیشہ ہوتی ہین عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کریگی ہمکو اوس مین
نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا اوسکی نماز کی لیی مقدار اونکی ف ع ح یعنی جسوقت گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اوسکی اور ظہر کی
ہر روز مین پس ظہر پڑہنا پہر جسوقت گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اونمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذری کہ ہوتا ہی اوسمین اور
مغرب مین ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجہ لو غرض کہ پانچون نمازین ایسی اندازے سی پڑہ لیا کرنا یہان تک کہ وہ دن برس بہر کا گذری
اور انہی حساب سی اون دنون مین کہ مہینا بہر اور ہفتی بہر کی ہونگی اور یہ دن واقع مین بقدر مذکور دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر یہ جو بعضون نی
کہا ہی بسبب کثرت ہموم وغموم کی اسقدر معلوم ہونگی یہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اوسکو پوچہنا راوی کا حضرت سی صلعم مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا
اور بعضی جو یہ شبہ کرتی ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہی وقت طلوع وغروب وغیرہ کی جب وقت نہوی تو نمازین کیونکر پڑہینگے یہ شبہ ہیچ ہی جب شارع نی
اوس دن مخصوص کا یہ حکم ٹہیرا دیا پہر کسیکو جگہ چون وچرا کی ہی اور توربشتی وغیرہ نی اور بہی جواب اسکی لکہی ہین بخوف درازگی کی نہین لکہی جو چاہی مرقات مین دیکہ
لی ت کہا ہمنی یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین مین فرمایا مانند مینہ کی ف ع لوینہ سی بیان ابر ہی یعنی

جلدی چلیگا وہ زمین مین مانند جلدی چلنی ابر کی ت جبوقت کہ آتی ہو پیچہی سی اوسکی باد پس گذریگا ایک قوم پر اور بلاویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی
پس ایمان لاوینگی وہ اوسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اوگاویگی یعنی یہ استدراج ہوگا اوسکا واحد قہار کیطرف سی پس شام کو
آوینگی اونپر مواشی اونکی یعنی وہ جو گئی تہی صبح کو چرنیکی لیی دراز ترین اوسکی کہ تہی از روی کوہانونکی ف ح لفظ ذری جمع ذروہ کے ہی یعنی کوہان اونٹ کی اور
اعلای ہر چیز کو بہی کوہان کہتی ہین مراد وہی مواشی کی ہی کہ کوہان اوسکی فربہی سی دراز ہوجاوینگی ت اور خوب پُر اوسکی کہ تہی از روی تہنون کی
یعنی تہن خوب بہری ہونگی دودہ سی اور خوب کہچی ہوی اوسکی کہ تہی از روی کوکونکی یعنی بسبب کثرت کہانی اور سیری کی ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ
فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ
النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَٰلِكَ
إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَىٰ أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ
رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ
يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَىٰ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذَٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَىٰ عِيسَىٰ أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ پہر آویگا دجال ایک اور قوم
کی پاس پس بلاویگا اونکو ف ع یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کی ت پس رد کرینگی اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہین کرینگی اوسکو اور ایمان نہین
لاوینگی اوسپر پس پہریگا اونسی یعنی پہیریگا اوسکو اللہ اونسے پس ہونگی قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ حالانکہ نہوگا اونکی ہاتہہ مین کچہہ مالون اونکی سی
ف ع حاصل یہ کہ مومن بسبب اوسکی مبتلا ہونگی طرح طرح کی بلاون اور محنتون اور ضررون مین ولیکن ہونگی صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکی کہ دین ہونگے اونکو
اللہ تعالی نی صفتین اولیاء کی بہ برکت سید الانبیاء کی ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنی خزانونکو پس پیچہی چلینگی دجال کی خزانہ
اوس ویرانہ کی مانند امیرون شہد کے مکہیونکی ف ح یعاسیب جمع یعسوب کے ہی یعنی سردار شہد کی مکہیونکی یعنی جیسی یعسوب آگی ہوتا ہے اور شہد کے
مکہیان اوسکی ساتہہ پیچہی پیچہی ہوتے ہین اسی طرح دجال کی ساتہہ خزانی پیچہی پیچہی چلینگی اسی جہت سی ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتی ہین روایت کی دیلمی نی
حضرت علی سی بطریق مرفوع کی علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنونکا ہی کہ متابعت کرتی ہین وہ اوسکے اور پناہ ڈہونڈتی ہین اوسکے
اور مال سردار منافقونکا ہی کہ اوسکی پناہ ڈہونڈتی ہین اور اوسکی پیچہی چلتی ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین بہی آیا ہی کہ حضرت علی اونکی مرثیہ مین فرماتے
ہین کنت للدین یعسوبا ت پہر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بہرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اوسکو ساتہہ تلوار کی ف
ع یعنی غصہ ہوکر اوسپر بسبب قبول نکرنی دعوۃ الوہیت اوسکی یا واسطی ظاہر کرنی قدرت کی اور تمہید کرنی خرق عادت کی پس کاٹیگا اوسکو دو ٹکڑی مانند پہینکنی
تیر کی نشانی پر ف ح یعنی فاصلہ درمیان دونون ٹکڑونکی مقدار پہینکنی تیر کی ہوگا کہ نشانی پر مارتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ معنی یہ ہین کہ پہنچیگا ضرب
اوسکی شمشیر کا مانند پہنچنی تیر کی نشانی پر ت پہر بلاویگا دجال اوس جوانکو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی در حالیکہ روشن اور چمکتا ہوگا مونہہ اوسکا
ہنستا ہوا اور ہشاش بشاش ف ع اور کہیگا کہ یہ کیونکر صلاحیت رکہی معبود ہونیکی ت پس درینحالیکہ دجال ایسی کامون اور خراب و گمراہ کرنی مین ہوگا کہ
ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی مسیح مریم کی بیٹی علیہما السلام کو پس اوترینگی وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی ف ع اور اور روایت مین آیا ہے
کہ عیسی اوترینگی بیت المقدس مین لع اور روایت مین ہے اردن مین اور اور روایت مین ہی کہ معسکر مسلمین مین کہتا ہی جزری حدیث اوترنی اونکی بیت المقدس مین نزدیک میرے
ماتحت ہو وہ سب سے نزدیک ارجح ہی اور نہین منافی ہی تمام روایتونکی اسلیی کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہی اور وہ معسکر مسلمین کا ہی اسلیی کہ وہ اور اردن نام ہی نواح

بیت المقدس کا کمافی المصابیح اور بیت المقدس داخل ہی اوسمین اگرچہ نہین ہی بیت المقدس مین اب منارہ لیکن ضرور ہی کہ بنی گا پہلی اوترنی عیسی کے
واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگی عیسی درمیان دو کپڑون زرد رنگ کی ف ع یعنی پہنی ہونگی دو کپڑی رنگی ہوی زعفرانی یا ورس کی کہ نام ایک گہاس زرد رنگ
کا ہی اور لفظ مہرودتین ساتھ دال مہملہ کی ہی اور ذال معجمہ کی ہی ت رکہنی والی ہون گی مسیح دونون ہتیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتونکی ف ع
یہ حال ہی واسطی بیان کیفیت اوترنی اونکی جیسی کہ پہلا جملہ حال تہا واسطی کیفیت لباس و جمال اونکیکی پہر بیان کیا اونکا اور حال ت جسوقت جہکاوینگے
سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹہاوینگی سر اوتریگی اونکی بالونسی قطری مانند دانون چاندیکی کہ مانند موتیون کی ہون ف ع یعنی صفائی اور سفیدی
مین نہایہ مین لکہا ہی کہ لفظ جمان ساتھ پیش جیم اور تخفیف میم کی اوپر وزن غراب کی دانی چاندی کی بنی ہوی ہیئت بڑی موتیونکی اور واحد اسکا جمانہ
ہی کہا طیبی نی کہ مشابہت دی عرق کی قطرونکو ساتھ جمانکی برائی مین پہر تشبیہ دی جمانکو ساتھ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نی کہا کہ
جمان ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کی چہوٹی موتی اور تخفیف میم سی دانی کہ چاندی کی بنین اور یہان مراد خیر ہی یعنی جب جہکاوینگی سر ٹپکینگی اونکی سر کی بالون سی
قطری نورانی اور جب اوٹہاوینگی سر ٹپکینگی وہ قطرات کنایہ ہی بہار اور تازگی اور طراوت جمال اونکی سی ت پس نہین ممکن ہوگا اور نہین واقع ہوگا کسی
کافر کو کہ پاوی ہوا دم عیسی کیسی مگر کہ مرجاوی اور دم اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی ف ع جائز ہی کہ ہو دجال مستثنی اس حکم سی واسطی حکمت
دکہانی خون اوسکیکی نیزہ مین تا کہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا مومنونکی دلونمین اور جائز ہی یہ کہ ہو یہ کرامت عیسی کی اول وقت اوترنی اونکیکی پہر جاتی
رہی جسوقت کہ دیکہین دجال کو اسلیئی کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہین اور بعضون نی کہا کہ جس دم سی کہ کافر مریگا وہ وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتھ
اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ وہ دم جستا ہی پس نہ مرنا دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کی ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسی دم سی مردہ کو زندہ
کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارینگی ت پس ڈہونڈین گی عیسی دجال کو یہانتک کہ پاوینگی اوسکو دروازہ لد پر ف ع لد ساتھ پیش
لام اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام مین اور بعضون نی کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریون بیت المقدس کیسی اور بعضون نی کہا کہ وہ قریہ ہی
فلسطین مین پس قتل کرینگی اوسکو پہر آوینگی عیسی کی پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اونکو اللہ تعالی نی دجال کی شر سی پس پونچہین گے عیسی اونکی مونہونسی
گرد و غبار شدت و محنت کا ف ع احتمال ہی یہ کہ ہو یہ پونچہنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونچہین گرد از راہ اکرام اونکیکی یا یہ اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت و خوف
کی اونسی ت اور خبر دینگی اونکو درجات اور مراتب اونکیکی کہ پاوینگی بہشت مین درینحالیکہ عیسی اسیطرح سی ہونگی ناگہان وحی بہیجیگا اللہ تعالی طرف عیسی کے
کہ تحقیق مینی نکالی ہین کتنی ایک بندی اپنی نہین طاقت و قدرت کسیکو اونسی لڑنیکی ف ع طاقت و قدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیئی کہ آثار قدرت کی کام
مین ہاتہہ سی ظاہر ہوتی ہین اور تثنیہ لائی مبالغہ کی لیئی ت پس جمع کر اور محافظت کر میری بندونکی لیجا کر طرف کوہ طور کی ویبعث اللہ یاجوج وماجوج
وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ
جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ
مَخْضُوْبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللهُ
عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ
زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللهِ فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ
اور بہیجیگا اللہ تعالی یاجوج وماجوج کو کہ نام دو قبیلونکا ہی اور وہ ہر زمین بلندسی دوڑین گی پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کے
ف ع طبریہ ساتھ اضافت کی ہی اور بحیرہ تصغیر ہی بحرہ کہ معنی دریا کی ہی یعنی چہوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ مین

کو نام ایک دریا کا ہی شام مین ت پس پی جاوینگی جو کچہ اوسمین ہوگا پانی اور گذریگی جماعت اونکی کہ پچہلی آدمیونکی اونسی پس کہینگی وہ تحقیق تہا
اسمین کبہی پانی پہر چلینگی یہانتک کہ پہنچینگی طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس مین ف ع اور لفظ خمر ساتہہ زبر خ اور میم کی یعنی ڈہانپنا اور
بیٹہی ہوئی کی یا جو کچہ ڈہانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور اوس پہاڑ مین درخت بہت ہین اسلیے اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگی یاجوج ماجوج
تحقیق قتل کیا ہمنی اون شخصونکو کہ زمین مین تہی آؤ پس چاہیے کہ قتل کرین ہم اون شخصونکو کہ آسمان مین ہین پس پہینکینگے تیر اپنی طرف آسمان کی پس پہیریگا اللہ تعالی
اونپر تیر اونکی رنگی خون مین ف ع یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سی تاکہ وہ گمان کرین کہ ہم لڑی آسمان والونسی اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی
لگکر سرخ ہو جاوین گی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ پہیلیگا فساد اونکا عالم سفلی اور علوی کیطرف ت اور روکی جاوینگی نبی اللہ کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام اور یار اونکی
یعنی اوس امت کی مومن کہ وہ طور پر یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطی ایک اونکی بہتر سو دینارونکی واسطی ایک تمہاری کی آجکی دن ف ح یعنی فاقہ اور احتیاج
اونکی اس حد کو پہنچیگی کہ کلہ بیل کا باوجودیکہ بہت ارزان ہی تمام اجزای بیل مین بہتر ہوگا سو دینار سی اونکی نزدیک اور باقی اجزای گوشت کو اسیپر قیاس کیا چاہیے کہ
کیا حال رکہتی ہونگی اور کیا مرغوب بیش قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس رغبت کرینگی یعنی دعا دراز کرینگی اللہ تعالی سی اونکی ہلاک کرنیکی نبی اللہ
عیسی اور یار اونکی پس بہیجیگا اللہ تعالی اونپر کیڑی اونکی گردنون مین ف ح نغف ساتہہ زبر نون اور غین کی کیڑی کہ اونٹ و بکری کی ناک مین پڑجاتی ہین
ت پس ہوجاوینگی مردہ مانند مرنی ایک جان کی یعنی سب ایک بارگی مرجاوینگی قہر الہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پہر اوترینگی پیغمبر خدا عیسی اور اوترینگی یار اونکی طرف
زمین کی پس نہین پاوینگی زمین مین جگہ ایک بالشت مگر کہ بہر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نی پس دعا کرینگی نبی خدا کی عیسی اور یار اونکی طرف اللہ کے
پس بہیجیگا اللہ جانور پرند کہ گردنیں اونکی مانند گردنون اونٹ بختی کی ہونگی ف بخت ساتہہ پیش ب اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہین
اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہمت اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا مین ت پس اوٹہاوینگی وہ جانور اونکو اور پہینک دینگی اونکو جہان چاہیگا اللہ
تعالی وفي رواية تطرحهم بالنهبل ويستوقد المسلمون من قسيهم ونشابهم وجعابهم سبع سنين ثم يرسل الله مطرا لا يكن
منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للارض انبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تاكل
العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الفئام من الناس واللقحة
من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا طيبة
فتاخذهم تحت اباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم
تقوم الساعة رواه مسلم الا الرواية الثانية وهي قوله تطرحهم بالنهبل الى قوله سبع سنين رواه الترمذي
اور ایک روایت مین ہی کہ ڈالدینگی جانور اونکو نہبل مین ف ح نہبل ساتہہ زبر نون اور جزم ہ اور زبر ب کی ایک موضع ہی بیت المقدس مین اور بعضون
نی کہا کہ وہ جگہ ہی کہ نکلتا ہی آفتاب اسیطرح تصحیح کی ہی اس لفظ کی مشکوۃ کی نسخونمین اور مجمع البحار مین کرمانی سی نقل کی ہی مہبل ساتہہ میم کی اور معنی اوسکی گہرا ہین
گڑہا گہرا زمین مین اور قاموس مین بہی باب اللام اور فصل میم کی ہی مہبل مانند منزل کی گہر پڑنا پہاڑ سی اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال مین فتطرحهم بالنہبل نون سے
لایا ہی اور صواب مہبل ہی میم سی انتہی ت اور جلا دینگی مسلمان کمانون اونکیسی اور تیرون اونکیسی اور ترکشون اونکیسی سات برس پہر بہیجیگا اللہ تعالی ایک مینہ کہ
نہین چہپاویگا کسی چیز کو اوس مینہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا ف ح یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی اسلیے کہ وہان شہرون مین مٹی و پتہر کی گہر ہوتی ہین اور
گنوارونکی جنگل مین خیمہ ہین صوف کی کمبل کی کہ گذران کرتی ہین اور فائدہ ہی کہ مینہ سب جگہ برسیگا اور کوئی جگہ ایسی نہین ہوگی کہ وہان مینہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار و خیمہ مینہ
کی پہنچنی سی کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لا یکن ساتہہ زبر ی اور پیش کاف سی کن سی اور پیش ی اور زبر کاف سی اکنان سی رح آیا ہی معنی ستر کی ت پس دہوئیگا

ڈالیگا وہ مینہ زمین پر یہانتک کہ کردیگا اوسکو مانند آئینہ کے یعنی صاف پھر حکم دیا جاویگا زمین کو نکال تو میوے اپنے اور پھیر لا برکت اپنی پس اوسدن کھاویگی جماعت دس سے لیکر چالیس تک ایک انار سے یعنی انار ایسا بڑا اور بہت دانہ ہوگا کہ بہت سے لوگ اوسکو کھاوینگے اور سیر ہونگے اور سایہ پکڑینگے اوسکی چھلکی مین ف ع کہا ایک شارح نے کہ مراد ہے آدھا چھلکا اوسکی اوپر کا اور قحف اصل میں کہتے ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہے اور لکڑی کی پیالہ کو بھی کہتے ہین پس بسبب مشابہت کی یہان انار کی اوپر کی چھلکی کو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودہ مین یعنی دودہ اونٹ اور بکری وغیرہ کی تہنوں مین بہت ہوگا یہانتک کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون مین سے ف ع لفظ فیام ہمزہ سے اور بروزن رجال کی اور عوام بدل لیتے ہین ہمزہ کو ی سے یعنی جماعت آدمیونکی اور مراد اوس سے یہان بڑا قبیلہ ہے جیسا کہ قبیلہ زیادہ ہے فخذ سے جیسا کہ آگے مذکور ہے ت اور ایک گاے دودہ کی البتہ کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون مین سے اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کریگی تہوڑی سی جماعت کو آدمیون مین سے ف ع فخذ یہان زیر فا اور جزم خ سے ہے فقط یعنی جماعت کی اقارب سے اور وہ کم بطن سے ہے اور بطن کم قبیلہ سے اور فخذ بمعنی ران کی زیر خ اور جزم خ سے بھی ہے ت پس اسی اثنا مین کہ وہ ایسے چین و وسعت مین ہونگے ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچے بغلون اونکی کے پس قبض کریگی روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی ف ح ع نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجاز ہے کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور دلیل خود معلوم ہے کہ مومن و مسلم دونون ایک ہی ہین جو مومن ہے مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے مومن ہے لیکن تفاوت کہ رکہا ہے علماء نے یہ ہے کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی کہتے ہین کہ باطن مین ہے اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کی اور مقصود یہان تاکید و تعمیم ہے تا کوئی انسے باہر نرہے ت اور باقی رہین گی شریر لوگ اختلاط کرینگے اور ڈہینگے زمین مین مانند اختلاط گدہون کی آپسمین ف ح اور بعضون نے کہا کہ مراد جماع کرنا ہے مردونکا عورتون سے بے حیائی سے بلحاظ ہو کر علانیہ سامنے لوگونکے جیسا کہ عادت ہے گدہون کی ہرج جزم سے بمعنی جماع آیا ہے کہا جاتا ہے ہرج جاریتہ یعنی جماع کیا اوس سے کذا فی القاموس ت پس اونپر قائم ہوگی قیامت ف ع یعنی انکی غیر پر اور آگے آتی ہے حدیث کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ ت نقل کی یہ حدیث یعنی پوری مسلم نے مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہے فتطرحهم بالنهبل قول سبع سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نے **وعن** ابی سعید

الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فیلقاہ المسالح مسالح الدجال فیقولون لہ این تعمد فیقول اعمد الی ھذا الذی خرج قال فیقولون لہ اوما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضہم لبعض الیس قد نھاکم ربکم ان تقتلوا احدا دونہ فینطلقون بہ الی الدجال فاذا راٰہ المؤمن قال یا ایھا الناس ھذا الدجال الذی ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیامر الدجال بہ فیشبح فیقول خذوہ وشجوہ فیوسع ظہرہ وبطنہ ضربا قال فیقول اوما تؤمن بی قال فیقول انت المسیح الکذاب قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمئشار من مفرقہ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ قم فیستوی قائما ثم یقول لہ اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایھا الناس انہ لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس انما قذفہ الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا اعظم الناس شھادۃ عند رب العالمین رواہ مسلم

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانون مین سے ف ع بعضون نے کہا کہ یہ مرد خضر علیہ السلام ہونگے اور یہ مقتضی ہے اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا علما نے اسمین جمہور فقہا اور محدثین غیرہم اور بعضی صوفیہ اسطرف گئے ہین کہ وہ گذر گئے اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہا وغیرہم ادہر گئے ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نے کہ یہی صحیح ہے ت پس ملینگے اوسکو ایک شخص نگہبانی کرنیوالے

... نگہبان دجال کی ف ح مسالح بفتح میم اور بالام سے جمع مسلح کی ہے یعنی سرحد کی کہ جہاں ہتھیار ہوتے ہیں بعد ازاں اطلاق کیا اوپر ان
ہتھیار بند پہرہ داروں کے کہتی ہیں سرحد کو اور یہاں مراد یہی معنی ہیں ت پس کہیں گی وہ لوگ اوس مرد مسلمان سے کہ کہاں جانیکا قصد کرتا ہے تو پس کہیگا وہ قصد کرتا ہوں
کہ جاؤں طرف اس شخص کی کہ نکلا ہے یعنی دجال پس فرمایا حضرت نے کہیں گے تابع دجال کی آیا ایمان نہیں لاتا تو ہمارے رب پر ف ع مراد کہیں گے رب سے دجال کو
بسبب باطل ادعاء اوسکی ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہیں ہے پوشیدہ صفات پروردگار ہمارے کی پوشیدہ ف ع دلیلیں اوسکی رب ہونیکی ظاہر ہیں قسم پیدا کرنے
اور رزق دینے وغیرہ ذلک سے اور وہ سراسر صفتیں کمال کی رکھتا ہے کہ نقصان کو وہاں راہ نہیں اور دجال میں صفتیں نقصان کی ظاہر ہیں پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلیں موجود ہوں اوسکا شریک بندہ ناقص کیونکر ہو رب بننا اوسکی سزاوار ہے نہ غیر اوسکی کے ت پس کہیں گی وہ تابعین دجال کی کہ مارڈالو
اس شخص کو کہ ایمان نہیں لاتا ہمارے پروردگار پر پس کہیگا بعض اونکا بعض سے کہ کیا نہیں منع کیا ہے تمکو پروردگار تمہارے نے یعنی دجال نے اسی کہ مارو کسیکو بغیر
حکم اوسکی پس لیجاوینگی اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکھیگا دجال کو وہ شخص یعنی اور پہچانیگا علامتیں اوسکی کہیگا اے لوگو آگاہ ہو کہ یہ وہی دجال ہے
کہ ذکر کیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنی حدیثوں میں کہ نکلیگا اخیر زمانہ میں یہ علامات فرمایا آنحضرت نے پس حکم کریگا دجال اوسکی چت لٹانے کا اور مضبوط باندھنے
کا پیٹ پر لٹانیکا نہیں سبب کہ گنہگار کو لٹاتے ہیں مارنے کیلئے پس لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی از راہ تاکید اور تغلیظ اور تشدید کی پکڑو اسکو اور توڑو
اسکا پس فراخ و نرم کیا جاویگا پیٹھ اوسکی اور پیٹ اوسکا سبب بہت مارنیکی اوسکی پیٹھ اور پیٹ پر ف ح ع لفظ فیوسع ساتھ جزم واو اور تخفیف سین کے وسع
سے اور بعضے نسخوں میں ساتھ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سے بھی تصحیح کیا ہے اور لفظ یشبح صیغہ مضارع مجہول کا ہے ساتھ شین معجمہ اور بے موحدہ مشددہ اور حا کے
تشبیح سے یعنی چوڑا کرنے ایک چیز کی یعنی چت یا پیٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ بہ پیش شین معجمہ اور تشدید جیم سے امر ہے شج سے یعنی زخمی کرنے سر کی اور یہ روایت
صحیح تر ہے کذا فی شرح المسلم اور دوسری روایت میں ہے کہ تشبیح جیسا کہ کہا گیا تشبیح سے اور شجوہ بھی امر اوسی باب سے اور روایت میں فیشبح وشجوہ دونوں شبح سے یعنی زخم سر کی
اور جزری نے کہا کہ مولف نے تیسیر میں روایت ذکر کی ہے اور وجہ دوسری ذکر کی ہے حمیدی نے اور تصحیح کی ہے اوسکی قاضی عیاض نے اور بہت صحیح نزدیک ایک جماعت
کی اصحاب ہمارے سے اول ہے واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نے پس کہیگا دجال کیا نہیں ایمان لاتا تو مجھ پر فرمایا حضرت نے پس کہیگا مومن تو ہی مسیح جھوٹا فرمایا
حضرت نے پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اوسکی دو ٹکڑے کرنیکا اور پراگندہ کرنیکا پس چیرا جاویگا آرے سے سر کی طرف سے یہانتک کہ دو ٹکڑے کیا جاویگا
درمیان دونوں پاؤں اوسکی کی ف ع ح یعنی از سر تا پا چیر ڈالیں گے اور لفظ فیوشر احتمال ہے کہ ہمزہ سے ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ واو سے ہو اور ایسے لفظ
میشار بہ زیر میم سے ساتھ ہمزہ اور یے کی دونوں طرح آیا ہے آلہ وشر معنی نشر یعنی پراگندہ کرنے اور چیرنے کی کہ جسکو آرہ کہتے ہیں اور منشار نون سے بھی آیا ہے
مفرق زبر میم اور زیر سے بیچوں بیچ سر کا ت فرمایا حضرت نے پھر چلیگا دجال درمیان دونوں ٹکڑوں اوسکی کی یعنی اتراتا ہوا بسبب قتل کرنیکی پھر کہیگا
دجال اوسکو اوٹھ کھڑا ہو پس سیدھا اوٹھ کھڑا ہوگا پھر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا ہے تو مجھ پر پس کہیگا وہ مومن نہیں زیادہ کیا میں نے بیچ پہچانی تیری کی مگر زیادہ
علم یقین اسکا کہ تو جھوٹا ہے یعنی زندہ کرنے تیرے سے بعد مارنے میرے کی مجکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغگو ہے فرمایا حضرت نے پھر کہیگا وہ مومن اے لوگو تحقیق
دجال نہیں کر سکیگا کسیکی ساتھ لوگوں میں سے جو کچھ کہ کیا ساتھ میرے یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنے اوسکی ساتھ میرے ف ع اوسنے خبر دی سلب ہو جانے قدرت
استدراجیہ کے اوس سے اور تسلی دی لوگوں کو اوسکی ڈر سے ت فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا اوسکو دجال تاکہ ذبح کرے اوسکو پس تانبا کر دی جاویگی وہ جگہ کہ درمیان
گردن اوسکی کے ہے اور ہنسلی تک کہ درمیان منہ اور کندھے اوسکی کے ہے ف ع یعنی مثل تانبے کی سخت ہو جاویگی کہ تلوار اوسمیں کام نکریگی اور شرح السنہ میں
ہے کہ معمر نے کہا کہ پہنچی ہے مجکو یہ کہ رکھا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبے کا ت پس نہیں راہ پاسکیگا دجال اوسکے قتل و مضرت کے فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا
دجال دونوں ہاتھ اوس شخص کے اور دونوں پاؤں اوسکی پس پھینک دیگا اوسکو بیچ آگ میں کہ ہمراہ رکھتا ہے پس گمان کرینگی لوگ کہ پھینکا اوسکو طرف آگ کی

اور وہ نہیں پہنچیگا [illegible] ہی یا یہ مراد ہی یہ ہنسیگا دجال اوسکو آگ مین کہ اوسکی [illegible]

اوسپر ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ آگ اوسپر راحت جنت اور بہر تقدیر نہین حاصل ہوگی اوسکو موت اوسکی ہاتھ پر سو اپہلی ہونگی
ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگون مین از روی شہادت کی نزدیک پروردگار عالمونکی **ف** ع باعتبار یاری جانے
اوسکی کی اول بار اگرچہ بعد ازان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنی اوسکی کی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہ بہی ہو سکتا ہی کہ مراد شہادت سی حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو نزد
حق تعالی کی **وَعَنْ** اُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ
شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام شریک سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی البتہ بہاگینگی لوگ دجال سی یہانتک کہ پہنچینگی پہاڑون پر کہا ام شریک نی کہا مینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہان ہونگی عرب اوسدن **ف** ع لفظ
فاین مین ف جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جبکہ یہ حال ہوگا لوگونکا تو پس کہان ہونگی عرب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہی راہ خدا مین اور دفع کرنا شر وفتنہ کا دین سی **ت**
فرمایا حضرت نی عرب تہوڑی ہونگی یعنی اوسدن پس نہین قدرت رکہینگی جہاد کی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ
الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ اَصْفَهَانَ سَبْعُونَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرینگی دجال کی یہود اصفہان سی ستر ہزار کہ اونپر طیلسانین ہونگی **ف** ع لفظ یتبع اس حدیث مین ساتہ زبر بی اور جزم تا اور زبر بے کے
ہی یعنی ہمراہ ہونگی اور کہا ایک شارح نی کہ اتباع سی یعنی تشدید تے سی ہی یعنی پیروی کرینگی اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سی ہی اور زبر ف سی نام ہی شہر مشہور کا
شہرون عجم مین سی اور ایک روایت مین ستر کی جگہ نوّی ہی اور صحیح مشہور تر ہی اور لفظ طیالسہ زبر طا اور زیر لام سی جمع طیلسان کی ہی کہ وہ کپڑا مشہور ہی عرب مین اور
عجم وغیرہ سی ہی کہ وہ معرب ہے اصل اوسکی تالسان ہی اور بعضی عالمون نی دلیل پکڑی ہی ساتہ اس حدیث کی اوپر برائی طیلسان کی اور ساتہ اسکی کراہت
کی گئی ہی انس سی کہ اونہون نی ایک جماعت کو دیکہا کہ اونپر طیلسانین تہین پس کہا اونہون نی کیا عجب مشابہ ہین یہ ساتہ یہود خیبر کی اور حق یہ ہی کہ اوڑہنا طیلسان
کا یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی مسنون ہی حدیثین ثابت ہمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحابہ رضی سی آئی ہین اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود سی ہوا اور انکار کرنا
انس کا اسکو اسی سبب سی ہو یا بسبب رنگ اونکی کی ہو کہ زرد تہا اور محل خلاف کا پیچ اوڑہنی طیلسان کی ہی یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی اور ڈالنی کنارہ اوسکی کاندہی
پر اور اوسکو تقنع او قناع بہی کہتی ہین اور منکر اسکی کہتی ہین کہ جو کچہ کہ آنحضرت سی اور صحابہ سی ثابت ہوا ہی مخصوص بوقت ضرورت کی ہی کہ بسبب گرمی آفتاب
وغیرہ کی اوڑہا ہی اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکو سر طیلسان سی کہ اوڑہنا چادر کا پہناوا عرب کا ہی اور
اقتناع پہناوا ایمان کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سی دن مین فقہ ہی اور رات مین زینت اور حدیث انس مین آیا ہی کہ تہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتی تہی قناع کو اور صحابہ سی بہی تقنع آیا ہی اور آثار و اخبار اسمین بہت ہین **وَعَنْ** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ
اِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ
فِيكَ اَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا مین یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہون مین پس اوتریگا بعضی
زمین شور مین کہ قریب مدینہ کی ہی پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حال آنکہ وہ بہترین لوگونکا ہوگا یعنی اوسوقت مین یا کہا جملہ بہترین لوگونکا ہوگا **ف** ع شاید

راوی ہی اور اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگی بنا بر قول صحیح کی ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہون کہ تو وہ دجال ہی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی وصف دجال اوسکی کی پس کہیگا دجال یعنی اونسی کہ گرد اوسکی ہونگی خبر دو مجکو اگر قتل کرون مین اوسکو پہر زندہ کرون مین اوسکو کیا شک کروگی تم میری شان مین
یعنے میری خدا ہونی مین پس کہین گی لوگ شک نہین کرینگی ہم ف ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سی ہونگی کہ گرویدہ اور تابعدار اوسکی ہونگی تو مراد
حقیقت کلام ہی والا یہ سبب خوف اور دفع الوقت کی کہین گی اور ہوسکتا ہی کہ مراد انکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جہوٹ مین ہو ترجمہ پس قتل کریگا
دجال اوسکو اور پہر زندہ کریگا اوسکو یعنی اور پوچہی گا اوس سی جیسے اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہی اللہ کی نہتا مین یعنی پہلی اس سی تیری حق مین قوی تر اور سخت تر
از روی یقین کی اپنی سی جیسا کہ صحیح آج ہون ف ح یعنی آج کہ مارنا و جلانا تجہسی دیکہا مین یقین میرا تیری جہوٹی ہونیکا قوی تر ہوا بسبب دیکہنے علامت بطلان
تیری کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی خبر دی تہی حاصل یہ کہ جیسا آج مجکو یقین ہوا ہی تیری بطلان کا ایسا کبہی نہین ہوا ترجمہ پس چاہی گا دجال کہ
قتل کری اوسکو پس نہین قدرت دیجائیگی اوسکو اوسکی قتل پر ہوگی ف ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پہر سلب ہو جائیگی اور وہ
نہین قدرت رکہتا ہوگا اوسپر کہ ارادہ کریگا یہ شان اللہ ہی کی ہی کہ جو چاہی سو کری ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق ھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجہہ قبل الشام وھنالک یھلک متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سی دجالیکہ قصد اوسکا مدینہ مطہرہ مین آنی کا ہوگا یہانتک
کہ اوتریگا پیچہی کوہ احد کی کہ تین کوس مدینہ سی ہی پہر یعنی بعد واقع ہونے قصہ شخص مذکور کی پہیر دینگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ولایت شام کی کہ جہان سی آیا تہا وہین جاویگا
ف ع اسمین دلیل ہی اوسکی بطلان کی اور علامت ہی اوسکی عجز و نقصان کی کہ اولٹا پہر جاویگا اور نہین قدرت رکہیگا داخل ہونی اوس شہر کی کہ جسمین نبی
سید الوری کا اور ظاہر یہی ہی کہ حرم مکہ مین بطریق اولی نہین داخل ہوگا ترجمہ اور وہان یعنی شام مین ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا عیسی باب لد پر کہ شام کی
قریون مین سی ہی اوسکو مارینگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال
لھا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری اور روایت ہی ابی بکرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین
داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کے اوس دن کہ دجال آئیگا سات دروازی ہونگے یعنی یا مدینہ کے یا قلعہ کی اوس وقت مین ہر دروازی پر دو فرشتی ہونگی کہ نہ دینگی
اوسکو داخل ہونی سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع کہا سیوطی نی کہ یہ جو مشہور ہوا ہی زبانون پر کہ جبرئیل نہین اوترتی زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
اسکی کچہ اصل نہین اور دلیل اسکی بطلان کی وہ روایت ہی کہ نقل کی طبرانی نی کہ جبرئیل حاضر ہوتی ہین وقت مرنی ہر مومن کی کہ ہو تا ہی طہارت پر اور روایت کی
ابو نعیم نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سی پس کہیگا کہ تو کون ہی وہ کہیگا مین جبرئیل ہون کہ بہیجا
مجکو اللہ نی تاکہ روکون تجکو حرم رسول اوسکی سی **وعن** فاطمۃ بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی الصلوۃ
جامعۃ فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلوتہ جلس علی المنبر وھو یضحک فقال لیلزم
کل انسان مصلاہ ثم قال ھل تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرھبۃ ولکن
جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح الدجال
حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بھم الموج شھرا فی البحر فارفئوا الی جزیرۃ
حین تغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتھم دابۃ اھلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبلہ من دبرہ
من کثرۃ الشعر قالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ انطلقوا الی ھذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق

اور

اور [illegible] ہیبت قیس سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ [illegible] پکارتا ہے نماز جمع کرنیوالی ہے ف ع یہ کلمہ واسطے طلب اور ترغیب نماز کی
کہا کرتے ہین تا لوگ آوین اور جمع ہوں جیسیکہ کسوف اور خسوف کی نماز کے لیے زمانہ شریف مین کہتے تھے ت پس نکلی مین طرف مسجد کے پس نماز پڑھی مین نے ساتھ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اونکا پہلی نہی کی ہوا ہوا تھین ت پس جب نماز پڑھ چکی آنحضرت بیٹھی منبر پر اسحالت مین کہ وہ
ہنستی تھی یعنی مسکراتی تھی بسبب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیے کہ لازم پکڑے ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑھی ہے وہین بیٹھا رہے اوٹھے نہین پھر فرمایا
کیا جانتے ہو تم کہ کیون جمع کیا مین نے تمکو عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے فرمایا تحقیق مین قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطے امر عظیم کی یعنی کچھ
دینے کی لیے اور نہ واسطے امر وحشتناک کی یعنی دشمن سے ڈرانیکی لیے ولیکن جمع کیا ہے مین نے تمکو اسلیے کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجھسے ایک
خبر کہ موافق پڑی اوسچیز کی کہ خبر دیتا تہا مین تمکو ساتھ اوسکی مسیح دجال سے ف یعنی چاہا مین نے کہ سناؤن تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب زیادتی یقین تمہارے کے
ہو اور خبر ہمقرین معاینہ کی ہو ت خبر دی مجھکو تمیم داری نے کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف ع یعنی نہ جنگل کی کشتی مین یہ احتراز ہے اونٹ سے کہ وہ سفینہ
البر کہلاتا ہے اور بعضونے کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی مین نہ چھوٹی کشتی نہر کی مین ت ساتھ تیس شخصو نکے لخم اور جذام سے ف ح لخم زبر لام اور جزم خ معجمہ سے
نام قبیلہ کا ہے اور جذام پیش جیم اور ذال معجمہ سے بھی قبیلہ ہے ت پس بازی کی ساتھ اون کشتی کی سوارون کے موج نے ایک مہینے بہر تک دریا مین ف ح
یعنی پہینکا اونکو موج نے غیر جہت مقصد مین اسلیے کہ لعب اوس فعل کو کہتے ہین کہ اوسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کے نہو ت پس نزدیک لگے کشتی
کو طرف ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونے آفتاب کی پس بیٹھے چھوٹی کشتیو نمین کہ ہمراہ بڑی کشتی کی تہین ف ع لفظ اقرب بر ہمزہ اور پیش سے جمع ہے قارب کے
کہ زیر راء اور زبر سے ہے یعنی چھوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہے مانند کوتل گھوڑے کی تا اوسمین بیٹھ کر حاجت واسطے کنارے کرین ت پس داخل
ہوئے جزیرہ مین ف ح جزیرہ اوسجگہ کو کہتے ہین کہ پانی گرد اوسکی ہو یعنی ٹاپو ت پس ملا اونسے ایک چارپایہ بالون والا کہ بہت تھے بال نہین جانتے تھے
لوگ آگا اوسکا پیچہا اوسکی سے یعنی تمیز نہین کرسکتے تھے کہ آگا اوسکا کونسا اور پیچہا کونسا بسبب کثرت بالونکی کہا اونہون نے یعنی ازراہ تعجب کے وائے ہے تجکو کون ہے تو
اور کیا ہے ماہیت تیری جن ہے یا انسان کہا اوسنے مین ہون جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اوسکا اسلیے ہوا کہ خبرین دجال کو پہنچاتا تہا اور قرآن
شریف مین جو دابۃ الارض ذکر کیا گیا ہے وہ یہی ہے ت چلو تم طرف اوس شخص کی کہ دیر مین ہے ف ع لفظ دیر زیر دال اور جزم ی سے عبادتگاہ نصاری
اور کتاب مغرب مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہے ت اسلیے کہ وہ طرف سے خبرون تمہاری کی بہت شوق رکہتا ہے قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا
فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ
اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ
رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمِدُوْا اِلٰى
هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا يُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ
عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ
مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا کہا تمیم نے جب ذکر کیا اوس نے ہماری لیے ایک شخص کا
ڈری ہم اوس سے بسبب مکروہ جاننے اسکی کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نے پس چلے ہم جلدی یہانتک کہ داخل ہوئے دیر مین پس ناگہان اوسمین بزرگ
تر اور وحشتناک زیادہ ہے آدمیونکا کہ دیکھا ہو ہمنے اوسکو زمانہ ماضی مین از روی خلقت کے ف ع لفظ رانیاہ صفت انسان کی ہے احتراز ہے اوس شخص سے
کہ نہین دیکھا اور بعضونے اسکا ترجمہ یون کیا ہے کہ نہین دیکھا ہمنے پہلے اس سے ایسا شخص بڑا پیدایش مین ت اور خوب مضبوط بندہا ہوا درحالیکہ جکڑے ہوے

ہین ہاتہہ اوسکی طرف گردن اوسکی کی درمیان کاندہون اور اوسکی تخنون تک بندہی ہوئی ساتہہ لوہی کی کہا ہمنی یعنی از راہ تعجب کیے وای تجکو تو کون ہی کہا اوس نی
تحقیق قدرت پائی تمنی میری خبر پر یعنی پس ہمین جہپاونگا مین اوسکو تمسی کہ بتلاونگا حال اپنا پس خبر دو تمکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس خبر کی کہ پوچہین مین اوسکو
تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ہم آدمی ہین عرب کی کہ سوار ہوئے ہم کشتی دریائی مین پس تلاطم کیا ہمپر موج نی پس کہیلا ہمکو دریا نی مہینا بہر پس داخل ہوئی ہم
اس جزیرہ مین پس ملا ہمسی ایک جانور بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اوس شخص کی کہ دیر مین یعنی بڑی محل مین ہی پس آئی ہم
طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو کہجور کی درختون بیسان کی سی آیا میوہ لاتی ہین **ف** ح بیسان زبر ب اور جزم ی سی نام ہی ایک بستی کا شام
مین اور ایک موضع کا یمامہ مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کی شہرونمین سی ہی اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہی **ت** کہا ہمنی
ہان کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کہجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لاوین یعنی اشارہ کیا کہ قیامت قریب قایم ہوگی کہا اوسنی خبر دو مجکو بحیرہ طبریہ سی آیا ہی
اوسمین پانی **ف** ع بحیرہ تصغیر ہی بحر کی یعنی چہوٹا سا دریا اور طبریہ زبر طا اور ب کی سی کہ ایک قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ ائمہ حدیث سی ہین منسوب اوسیکی
طرف ہین **ت** کہا ہمنی وہ بہت پانی رکہتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہی کہ جاتا رہی اور خشک ہو جاوی کہا اوسنی کہ خبر دو مجکو چشمہ زغر کیسی آیا ہی
اوس چشمہ مین پانی اور آیا کہیتی کرتی ہین اہل اوسکی ساتہہ پانی چشمہ کی کہا ہمنی ہان وہ چشمہ بہت پانی رکہتا ہی اور اہل اوسکی زراعت کرتی ہین اوسکی پانی سی
ف ع زغر پیش ز اور زبر غ بروزن زفر کی ایک شہر ہی شام مین کہ کم روئیدگی ہوتی ہی وہان **قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ**
قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ
قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ يُوْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ
قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ
مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰٓئِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
طَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ
نَعَمْ اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا اوسنی خبر دو مجکو نبی امیون کی سی
یعنی عرب کیسی کہ کیا کیا **ف** ع یہ از راہ طعن کی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہین جیسے گمان کرتی تہی بعضی یہود یا تعریض ہی اوس ملعون سی ساتہہ
معبوث ہونی حضرت کی نادانون اور جاہلون پر **ت** کہا ہمنی تحقیق وہ نکلی ہین مکہ سی اور ہجرت کیے طرف یثرب کی کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اوسنی کیا لڑائی
ہین اوسنی عرب کہا ہان کہا کیا معاملہ کیا اونہون نی عرب سی پس خبر دی ہمنی اوسکو کہ وہ پیغمبر غالب آئی اوپر نزدیک والون اپنی عرب مین سی اور اطاعت کی اونہون
نی اونکی کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق یہ بہتر ہی اونکی لیی یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کی لیی **ف** ع الفاظ ان یطیعوہ بیان ہی ذلک کا اور یہ اقرار کرنا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی فضیلت کا تہا از راہ اضطرار کی اور یہ سبب اسکی کہ نہی اوسکو اوس وقت مین کچہ غرض بیچ ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کرنی دین کی پس پوشیدہ رکہا کفر
مراد اوسکی تہی خیریت دنیا مین **ت** اور تحقیق مین خبر دیتا ہون تمکو اپنی حال سی تحقیق مین مسیح یعنی دجال ہون اور مین قریب ہی کہ اذن دیا جاوی
مجکو نکلنی کا پس نکلون پہر سیر کرون زمین مین پس نہ چہوڑون کوئی بستی مگر کہ داخل ہوؤن مین اوسمین چالیس رات مین سوای مکہ اور مدینہ کی حرام کیے
گئی وہ دونون مجپر یعنی منع کیا گیا ہی مجکو داخل ہونا اون دونون مین پہر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرون گا مین یہ کہ داخل ہوون ایک مین
اون دونون مین سی سامنی آویگا میری فرشتہ کہ اوسکی ہاتہہ مین تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجکو اوسی اور تحقیق اوپر ہر راہ کی اون ہر ایک مین سی فرشتی ہین کہ نگہبانی کرتی ہین اوسکی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس حالت مین کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ ہی طیبہ یہ ہی طیبہ یہ ہی طیبہ مراد رکہتی تہی حضرت مدینہ **ف** ع جبکہ مطابق ہوئی خبر حضرت کی

فرمانی تھی آنحضرت نے اور کچھ خبر دجال کی بہی چہین یا فرمایا حضرت نے کلام طویل پس سبب تہوڑی وقت اوسکے ذکر کی تفصیل نہ فرمائی یا دجال کا مکان تفصیلًا میں سی بات آگاہ ہوئی

آیا تہا مین کہ خبر دیا گئیکو پہلی نقل اس بات کی اور مطالعہ اس جبب یہ لوگون نی ہان آپ خبر دیتی تہی آگاہ ہوئی تحقیق دجال بیچ دریائی شام کی ہی یا دریا

مین یمن کی نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتھہ سی طرف مشرق کی نقل کی یہ مسلم نی ف ح حرف ما لفظ ما مین زائدہ ہی نافیہ نہین اور جو کہ

حق تعالی نی قیامت کے قائم ہونی کو مبہم رکہا ہی اور ساتہ تعین کی خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو متعین نہین کیا ہی آنحضرت نی بہی

مکان دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانون مین متردد اور مبہم رکہا ساتہ غلبہ ظن کی آخر اونکی مین اور وہ بہی متعین نہین فرمایا سوا اسکی کہ اس جانب مین تعبیر

کسی موضع مخصوص کی ہی یہ ہین معنی نفی دو احتمال اول کی اور اثبات تیسری کی اور احتمال ہی کہ تردید درمیان ان جگہون کی سبب انتقال اوسکی ہو بعض سی طرف بعض

واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تو نشیبی نی احتمال ہی کہ یہ خبر ہو یعنی اس جانب مین سی ہی یا نکلیگا اوس کہا اشرفی نی ہو سکتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رکہتی تہی دجال کی جگہ مین اور تہا حضرت کے گمان مین کہ ان تین جگہون مین سی کسی جگہ مین ہی پس جبکہ ذکر کیا دریائی شام اور دریائی یمن کا یقین حاصل ہوا

حضرت کو سبب وحی کی یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہون کی اور اضراب کیا اوس سی اور ثابت کی تیسری جگہ

وعن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اراني الليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كأحسن ما انت راء

من ادم الرجال له لمة كأحسن ما انت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا على عواتق رجلين يطوف بالبيت

فسألت من هذا فقالوا هذا المسيح ابن مريم قال ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العين اليمنى كأن عينه عنبة طافية

كأشبه من رأيت من الناس بابن قطن واضعا يديه على منكبي رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقالوا هذا المسيح

الدجال متفق عليه وفي رواية قال في الدجال رجل احمر جسيم جعد الرأس اعور عين اليمنى اقرب الناس به شبها ابن قطن

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہایا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین یا از راہ مکاشفہ کی آج کی رات نزدیک

کعبہ کی پس دیکہا مینی ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین اوس چیز کی کہ تو دیکہتا ہی گندم گون مردون مین سے اور اوسکی بال ہین نزدیک کندہی کی مانند بہترین

اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگہی کی ہی اوسنی اونکو پس اون بالون مین سی ٹپکتا ہی پانی ف احتمال ہی کہ مراد پانی سی یا تو وہ پانی

کہ اوس سی کنگہی بہگو کر کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سی ت اس حال مین کہ تکیہ کیی ہوئی ہی اوپر مونڈہون دو شخصون کی طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا

پس پوچہا مینی یعنی طواف کرنیوالون سی یا ملائکہ سی کہ کون ہی یہ پس کہا اونہون نی یہ ہی مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نی پہر ناگہان مین گذرا ایک شخص مڑی ہوئی

بالون والی پر کہ بہت مڑی ہین بال کانا داہنی آنکہہ سی گویا کہ آنکہہ اوسکی انگور ہی پہولا ہوا یابی نور ف کہا ہی قاضی عیاض نی کہ داہنی آنکہہ مسل ہٹی ہوئی اور

بائین مین ٹینٹ ہوگا پہولا ہوا ت بہت مشابہ اون لوگون مین سی کہ دیکہی ہین مینی ساتہ ابن قطن کی ف یعنی عبد العزی ابن قطن یہودی کہ وہ کہ

اوسکا اوپر گذرا اور کاف لفظ کاشبہ مین زائد ہی مبالغہ کی لیی اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجود کی ہی آگی آتی ہین یا باعتبار آنکہہ کی ٹینٹ کی ت

اس حال مین کہ رکہی ہوی ہی دونون ہاتہہ اپنی دو شخصون کی دونون مونڈہون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مینی کہ کون ہی یہ شخص کہا لوگون نی یہ مسیح

دجال ہی ف ظاہر یہ ہی کہ مراد دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگے اوسکی باطل پر اور اوسکی امر مین سی جیسے کہ مراد پہلی دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگے

حضرت عیسی کی حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اون کی یارون مین سی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی اوسکو طواف

سی کیا کام جواب اوسکا یہ دیا ہی علمائی کہ یہ حضرت کی مکاشفات سی ہی خواب مین تعبیر اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکہایا کہ ایک روز

ہوگا کہ عیسی علیہ السلام گرد دین کی پہرینگے واسطی قائم کرنی دین کی اور درستی کرنی خلل و فساد اوسکی کی اور دجال بہی پہریگا گرد دین کے بقصد خلل اور

فساد ڈالنی کی دین مین کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتی تہی پہلی اس سے کہ منع کیے جاوین قریب ہونے مسجد حرام کی اگر دجال بہی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہی اور یہ بہی ہی کہ یہان سے جانا ہوتا طواف کافر کا خارج مین نہین لازم آتا اور نہی مشرک کی طواف سے خارج مین ہی فافہمت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دجال کی حق مین کہ وہ شخص ہی سرخ جسم مرد ہوی ہین بال اوسکی سر کی کانا داہنی آنکہہ کا بہت نزدیک لوگونمین ساتہہ اوسکی از روی مشابہت کی ابن قطن ہی وذکر حدیث ابی ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا فی باب الملاحم وسنذکر حدیث ابن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فی باب قصۃ ابن صیاد ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہ ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ باب ملاحم کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اوسکا یہ ہی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہیگا اللہ تعالے

الفصل الثانی فصل دوسرا

عن فاطمۃ بنت قیس فی حدیث تمیم الداری قالت قال فاذا انا بامرأۃ تجر شعرھا قال ما انت قالت انا الجساسۃ اذھب الی ذلک القصر فاتیتہ فاذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال ینزو فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال رواہ ابو داود اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتہہ روایت مسلم کی گذری بیچ اسکی فلقیتہم دابۃ اہلب کی بیچ روایت ابی داود کی فاطمہ مذکورہ سے یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی کہ کہا تمیم داری نی پس ناگہان مین گذرا ایک عورت پر کہ کہینچتی ہی بال اپنی یعنی یہ کنایہ ہی درازگی بالون اوسکی سے کہا تمیم نی کون ہی تو کہا اوسنے مین ہون جاسوسی کرنیوالی کہ خبرین پہنچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکہتا ہی تو پس آیا مین اوس محل مین پس ناگہان اوس محل مین ایک شخص ہی کہ کہینچتا ہی بال اپنی بندہا ہوا ہی زنجیرونمین طوقونکی کودتا ہی درمیان آسمان و زمین کی پس کہا مین کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہ ابو داود نی ف جاننا چاہیے کہ مخالفت اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین واقع ہوئی ہی کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چارپایہ کو کہتے ہین اور یہان عورت کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہی یا تو یہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہون ایک دابہ اور دوسری عورۃ اور یا یہ کہ دابہ اصل لغت مین معنی ہی والی یعنی چلنیوالی کی ہی زمین پر اور تخصیص ساتہہ چارپایہ کی بسبب عرف عام کی ہی اور قرآن مجید مین استعمال دابہ کا معنی لغت کی بہت آیا ہی مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور یہ معنی شامل ہین عورۃ کو اور یا یہ کہ احتمال رکہتا ہی کہ جساسہ شیطان ہو کبہی بصورۃ چارپایہ کی ہو گیا ہو کبہی بصورۃ عورۃ کی اسلیے کہ شیطان بنجاتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور یہ احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہی و اکاجس عالم کی خبرون کی دابہ سے یا عورت سے بعید ہی مگر یہ کہ مراد جہازونکی خبرین ہون کہ اوس نواحی مین گذرتی تہی اور مخالفت ان دونون حدیثونمین اس وجہ کر بہی ہی کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری اونمین تہی اور اسی حدیث مین سوال و جواب مخصوص ساتہہ تمیم داری کی رکہا اور تطبیق اسکی یہ ہی کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تہی اوسمین نسبت سوال کی طرف اونکی جائز ہو یا سائل تمیم ہون اور نسبت اوسکی طرف جماعت کے بہی درست ہی اسلیے کہ جب ایک شخص جماعت مین سے کچہ کام کرتا ہی تو کبہی نسبت اوسکی طرف تمام جماعت کی کرتی ہین جیسے کہ کہتی ہین قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہی اور نسبت جماعت کی طرف کرتی ہین وعن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان المسیح الدجال قصیر افحج جعد اعور مطموس العین لیست بناتئۃ ولا جحراء فان البس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور رواہ ابو داود اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق مینی بیان کیا تمسی دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہ کہ نہ سمجہو تم ف یعنی جو کچہ کہ بیان کیا ہی مینی تمسی دجال کی حق مین یا بہول جاو اوسکو بسبب کثرت اور پیچیدگی کی کہ کہی ہین مینی اوسکی حق مین کہا طیبی نی کہ حتی غایت ہی حدثتکم کی یعنی بیان کین مینی یہ

تم سے حدیثین متفرق و متعدد و بیان تک کہ ڈراتے ہین کہ مبادا نہ سمجھو حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہو تم پر حال اوسکا پس چاہیے کہ سمجھو اور مشتبہ نہو تم پر حال اوسکا بعد
ازان بیان کیا حال اوسکا تا سمجھین ساتھ قول اپنے کی **ت** تحقیق مسیح دجال پست قد ہی **ف** ع ظاہراً یہ مخالف ہی اوپر کی روایت کی کہ وہ اعظم
انسان ہی اور وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ بعید نہین ہی یہ کہ وہ ٹھنگنا ہی مرد ہوا اور ثقیل عظیم الخلقت ہی اور یہ مناسب ہے واسطی ہونی اوسکی کثیر الفتنہ
باعظمت مصروف ہو طرف ہیبت کی اور بعضون نی کہا کہ احتمال رکھتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردی اوسکو وقت خروج کی کہ اوسوقت ٹھنگنا ہو جاوے پیدا ہے
ف ع لفظ افحج ساتھ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچے پاؤن چلنے مین نزدیک نزدیک پڑین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان چھدری کذا قالہ الشارح
اور مثل اسکی قاموس مین بھی ہی اور نہایہ مین ہے کہ فحج دوری ہونا بیچ دونون رانون کی **ت** ٹیڑھی ہوئی بال کا کانا یعنی ایک آنکھ سے مٹا ہوا آنکھ کا
یعنی مثل پیٹ و ہموار ہی دوسری آنکھ مین ہے آنکھ اوسکی پھولی ہوئی اور نہ اندر کو دھنسی ہوئے **ف** ع جملہ منفیہ مؤکدہ ہی واسطی ثابت کرنی آنکھ مٹی ہوئے کی
اور منافی نہین ہی اسکی کہ دوسری آنکھ پھولی ہو مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم **ت** پس اگر مشتبہ ہو تم پر **ف** ع یعنی اوسکے
حال مین شبہ پاوی بسبب بھول جانی حال اوسکی کہ بیان کیا یعنی تم سے یا اگر مشتبہ ہو تم پر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات
کی **ت** پس جان لو وہ یہی مقدمہ مستحضر رکھو کہ پروردگار تمہارا نہین ہی کانا نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** ع یعنی اول جو واجب ہے تم پر پہچانی صفات
ربوبیت سی تو یہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث و عیوب سے خصوصاً نقائص ظاہری سی **وعن** ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر الدجال قومہ وانی انذرکموہ فوصفہ لنا قال لعلہ سیدرکہ بعض
من رانی او سمع کلامی قالوا یا رسول اللہ فکیف قلوبنا یومئذ قال مثلہا یعنی الیوم او خیر رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی ابو عبیدہ جراح کی ہے
کہا اوسنی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی تحقیق شان یہ ہے کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوسنی بچ
دجال سی اپنی قوم کو **ف** ح اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نی بھی ڈرایا ہی اوسنے اپنی قوم کو پس بعد نوح سی بعد از انذار نوح ہونہ بعد از وجود نوح **ت**
اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوسی یعنی ساتھ بیان کرنی وصف اوسکی بخوف تلبیس و مکر اوسکی کی پس بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حال دجال
کا یعنی بعض حال اوسکا واسطی ہمارے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی اوسکو بعض اون لوگون میں سے کہ دیکھا ہے مجکو **ف** ع یعنی
بر تقدیر نکلنی اوسکی کی جلدی اور بعضون نی کہا کہ دلالت کرتی ہی یہ اوپر بقاء خضر کی **ت** یا سنا ہی اونہون نی کلام میرا **ف** ح یعنی پہنچی ہی اونکو خبر
اوسکی کہ یعنی دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ درازکی ہو یعنی وجود خروج اوسکا متیقن ہے اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضی میری صحابہ ہون یا پاوی فیہا والا اونکے
بعد اونکی آوینگی البتہ دیکھین گے اور چونکہ خبر میری کہ اوسکی حال سی دی ہی سننی چاہیے کہ اپنی یقین پر رہین **ت** کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پس کیسے
ہونگی دل ہمارے اوسدن کہ پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسیکہ ہین دل تمہارے آج کی دن یا بہتر اس سی ہو **ف** ح یعنی جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہی
دل اوسکا ثابت ہی اور کچھ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اوسکا اوس روز بھی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اوسکا دیکھی گا نقل کی یہ ترمذی اور
ابو داؤد نی **وعن** عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لہا خراسان یتبعہ
اقوام کان وجوہہم المجان المطرقۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ نقل کی ابی بکر صدیق سی کہا خبر دی ہمکو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلی گا ایک زمین سی کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سی اور بلدان عراق
سی ساتھ ہونگی اوسکی کتنی قومین گویا چہرے اونکی سپرین ہین تہ بتہ ہوئی ہوئے نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع یعنی مونہہ اونکی چوڑے ہونگی اور رخسار ہر اونکی پھولی ہوئے
مانند سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی **وعن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال

فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اوس سے اسلیے کہ دور رہنا اوس سے نزدیک رہنے سے اچھا ہوگا فرمایا آنحضرت نے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ت پس قسم ہے اللہ کی تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس تابعداری کریگا وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اوسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہاں ہے تخفیف سے ہے اور تشدید بھی دی گئی ہے یعنی اطاعت کریگا اوسکی ت بسبب ان چیزونکی کہ بھیجا جاویگا دجال ساتھ اون چیزونکی کہ موجب اشتباہ و التباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سے اور مانند انکی استدراجات سے نقل کی ابو داود نے وعن اسماء بنت یزید بن السکن قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشھر والشھر کالجمعۃ والجمعۃ کالیوم والیوم کاضطرام السعفۃ فی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیریگا دجال زمین میں چالیس برس ف ح اور پرگذرا کہ مدت اوسکے سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہاں چالیس برس کہا تطبیق کی یہ ہے کہ اول سے ٹھیرنا اوسکا ہے ساتھ فتنہ و خلل و فساد ڈالنے کی اور اسکے مطلق ٹھیرنا ت برس مانند مہینے کی ہوگا ف ع یہ محمول ہے جلدی گذر جانی پر اور ایک جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہے نہایت شدت یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانی کی کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتے کے اور ہفتہ مانند دنکی اور دن مانند جلنی شاخ خرما خشک کے آگ میں ف ح یعنی جیسی کہ جلاتی ہیں اور آگ بھڑک کر جلدی ٹھنڈی ہو جاتی ہے ایسے وہ دن گذر جائیگا پس معنی یہ کہ دن مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیھم السیجان رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متابعت کرینگے دجال کی میری امت میں سے ستر ہزار کہ اوپر ہونگی سیجان کہ قسم ہے چادر کی ہے نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں ف ع سیجان بکسر سین مہملہ اور جیم ہی سے کہ بعد اوسکی جیم ہے جمع ساج کی ہے جیسی تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد اس سے امت اجابت ہے یا دعوۃ اور ظاہر تر اخیر ہے اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگے وعن اسماء بنت یزید قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلث سنین سنۃ تمسک السماء فیھا ثلث قطرھا والارض ثلث نباتھا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرھا والارض ثلثی نباتھا والثالثۃ تمسک السماء قطرھا کلہ والارض نباتھا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ولا ذات ضرس من البھائم الا ھلک وان من اشد فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول ارأیت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیطان نحو ابلہ کاحسن ما یکون ضروعا واعظمہ اسنمۃ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید بن سکن سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گھر میں پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلی نکلنی دجال کی تین برس ہونگے یعنی مختلف ہو جاتی رہیگی برکت کی ایک برس ہوگا کہ باز رکھیگا آسمان اوس برس مینہ تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کی کہ عادت تھی شہر و زمین برسنے کی اور باز رکھیگی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیا جاویگی غیر مینہ سے اور دوسرے سال روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسری سال نگاہ رکھیگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی پس قحط پڑیگا تمام زمین کے لوگوں میں اور خزانہ اور دفینہ دجال کی ساتھ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتیں روٹیاں اور میوہ اور نہریں اوسکی ساتھ ہونگی ت پس نہیں باقی رہیگا صاحب کھر کا یعنی جسکی ناخن چرے ہوتی ہیں مانند گائے اور بکری اور ہرن اور مانند اونکی کی اور صاحب دانت کا دستی چارپایوں میں سے یعنی درندے مگر کہ ہلاک ہو جائینگی یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کی مر جاوینگی اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کی پاس کہ علم و عقل کم رکھتا ہے پس کہیگا اوسکو کہ خبر دے مجھکو کہ اگر جلاؤں میں تیری لیے تیری اونٹونکو جو مر گئی تھی قحط سے کیا جانیگا تو کہ میں رب تیرا ہوں پس کہیگا گنوار مقرر جانونگا کہ تو رب

میری ہی پس صورت بنا کر لاویگا دجال واسطے گمراہ کرنی کی یعنی شیطانونکو فرشتہ مثل ہونیکی مانند بنا کر اونکی آویگی وہ شخص ملکی اور بسبب بڑائی اونکی اوزرو کی مانونکی قال

وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ أَخُوهُ وَمَاتَ أَبُوهُ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ نَحْوَ أَبِيهِ

وَنَحْوَ أَخِيهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَأَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ

أَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

وَاللّٰهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِينَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتَّى نَجُوعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ رواہ

فرمایا آنحضرت نی اور آویگا دجال ایک شخص کی پاس کہ مرگیا ہوگا بہائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اسکا **ف** ح جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ ویاتی

الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر اشد فتنہ سی **ت** پس کہیگا دجال اوس شخص سی کہ خبر دی مجکو اگر زندہ کروں مین تیری لیی تیری باپکو اور تیری بہائی کو کیا نہین

جانیگا تو کہ تحقیق مین رب تیرا ہون پس کہیگا وہ مقرر پس صورت بناویگا واسطی اونکی شیاطین کی مانند باپ اوسکی کی اور بہائی اوسکی کہا اسمارنی پہر تشریف لیگئی رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیی پہر تشریف لائی یعنی مجلس مین حال آنکہ صحابہ فکر و غم مین تہی بسبب خبر دینی آنحضرت کی حال دجال سی کہا اسمارنی پس پکڑین

آنحضرت نی دونون طرفین دروازیکی **ف** ح ع لفظ لحمہ ساتہہ زبر لام اور جزم ح کی تمام مشکوۃ اور مصابیح کی نسخون مین ہی یعنی جانب کی ذکرہ ابن الملک

اور صحاح اور قاموس اور اور کتابونمین بانمعنی مذکور نہین اور طیبی نی کہا صواب بلجفتی الباب ہی ساتہہ جیم کی جگہہ ح کی اور ساتہہ ف کی بدلہ میم کی یعنی

بازوی دروازہ کی کہتا ہون مین بعد اتفاق نسخونکی توجیہ کرنی ضرور ہی وہ یہ کہ قاموس مین لحمہ کی معنی گوشت کی ٹکڑی کی لکہی ہین پس مجاز کیا جاوی اور کہا جاوی

کہ مراد ان دونون سی دونون ٹکڑی دروازی کی یعنی کواڑہین کہ وہ ملجاتی ہین اور جدا ہوتی ہین پس یہ اولی ہی تخطیہ روایت کتاب سی واللہ اعلم بالصواب

پس فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حال تیرا ای اسماء کہا مین یا رسول اللہ تحقیق نکالڈالی آپنی دل ہمارے بسبب ذکر کرنی دجال کی فرمایا آنحضرت نی اگر نکلی دجال

اور مین ہون زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس مین دفع کرونگا اوسکو ساتہہ حجت کی اور اگر مین نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہی ہر مومن کا

یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا مین یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندہتی ہین آٹا اپنا پس نہین پکا چکتی ہم روٹی اوسکی یہانتک

کہ بہوک لگجاتی ہمکو یعنی بسبب لگنی کی روٹی کی پکنی مین قلت صبر طبیعت انسان کی بہوک سی باین حد ہی پس کیا حال ہوگا مومنون کا اوس دن یعنی بیچ

وقت قحط کی اور منحصر ہونی وجود روٹی کی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی کی فرمایا آنحضرت نی کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی آسمان والونکو یعنی فرشتونکو

کو قسم تسبیح و تقدیس سی **ف** ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ مین اس حالت مین نہین محتاج ہوگا کہانی پینی کا جیسی کہ نہین محتاج ہوتی ملائکہ اور غذا اونکی تسبیح

و تقدیس ہوگی جیسی کہ غذا فرشتونکی تسبیح و تقدیس ہی اور طیبی نی یہ معنی بعید بیان کیی ہین کہ ہم آٹا گوندہتی ہین روٹی پکانی کی لیی پس نہین پکا سکتی ہم روٹی

یہانتک کہ بہوکی رہتی ہین بسبب فکر و غم شدید کی کہ نکالی ڈالا ہی دل ہمارا ذکر دجال سی پس کیا ہوگا حال اونکا کہ مبتلا ہونگی اوسکی زمانہ مین اور جواب

اس معنی کی حضرت کی جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ حق تعالی صبر و تسلی دیگا اونکو بکثرت تسبیح و تقدیس کی **ف** ح ع اور شاید کہ اسمارنی یہ بات بعد اس مجلس کی

اونکی عرض کی ہو اور ظاہر مقتضای کلمہ فا کا لفظ فقلت مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر دینی دجال کی کہا ہو یہ قول اوسی مجلس مین اور جو جگہہ کہ کہا قصہ

آنی کا اور بہوک کا زمانہ آئندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کی یہان اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور پہر کسی نی لاحق کیا ہی احمد و ابو داؤد طیالسی

اور بعضون نی کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادۃ عن شہر بن حوشب عنہا و انفرد بہ عنہا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ إِنَّهُمْ

يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهْرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا مغیرہ نی نہین پوچھا کسینی نی [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کی بابت اسقدر کہ کسی نے پوچھا ہو تحقیق حضرت نے فرمایا تجکو نہین ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہین کریگا تجکو بجایت عنایت الٰہی کی کہا مغیرہ نے کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکی ساتھہ پہاڑ ہوگا روٹیون کا یعنی روٹیان ہونگی بقدر پہاڑ کی اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بہوکا پیاسا ہو اور نوبت اضطرار کی پہنچی تو کیا کرے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال بہت ذلیل ہی اللہ کی نزدیک اس سے نقل کی ہی بخاری اور مسلم نے **ف** ح کہ پیدا کرے اوسکی ہاتہہ پر یا نشان ہو رحقیقۃ اور جو کچہ کہ ظاہر ہوگا اوسکی ہاتہہ پر سحر باطل اور صورتین بے حقیقت ہونگی اور اوسکو قدرت نہین ہی اور یہ گمراہ کرنے اور شک ڈالنے سو من کی کہ یقین کہی دین ہین بلکہ جو کچہ دیکہیگا اوس سے قسم خوارق سے موجب زیادتی یقین سکیگا اور اوسکی جہوٹہ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدہی سفید کے درمیان دونون کانون اوس گدہی کی درازی ستر باع کی ہوگی یعنی درازی دونون ہاتہون کی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین

باب قصۃ ابن صیاد

یہ باب ہی بیچ بیان قصہ ابن صیاد کی **ف** ح ع اکثر نسخون مین ابن صیاد ہی اور بعضی نسخون مین ابن صیاد ہی الف لام سی اور نام اوسکا صاف ہی اور بعضی کہتی ہین عبد اللہ اور وہ یہودی مدینہ سے ہی اور بعضی کہتی ہین دخیل تہا درمیان اونکی اور تہی اوسمین کچہ کہانت و سحر اور مجمل امر اوسکا یہ ہی کہ وہ فتنہ تہا کہ مبتلا اور امتحان کئی گئی تہی ساتہہ اوسکی مسلمان اور احوال اوسکا مختلف فیہ ہی اور صحابہ کو بہی اوسمین اختلاف تہا پس بعضی اسیر ہین کہ وہ دجال معہود تہا کہ اخیر زمانہ مین نکلیگا اور لوگونکو گمراہ کریگا اور اکثر اسیر ہین کہ وہ دجال نہین ہے ولیکن جملہ دجالون کی ہی کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنی کی ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس امت مین دجال ہونگی گمراہ اور گمراہ کرنی والی ہونگی اور دلیل اس جماعت کی یہ ہی کہ وہ اول اگرچہ کاہن و ساحر تہا ولیکن اخیر مین اسلام لایا اور حج ادا کیا اور مسلمانونکی ساتہہ اور اوسکی فرزند ہوئی اور وہ مکہ مین اور مدینہ مین رہتا تہا اور دجال کافر ہوگا اور اوسکی فرزند نہین ہونگی اور مکہ اور مدینہ کی آنی سے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بہی دلیل پوری ہی اونکی حاصل کلام کہ حال اوسکا مبہم ہی اور آنحضرت پر بہی اسباب مین وحی نہین اوتری اور مبہم رہا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ

روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن خطاب گئے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جملہ ایک جماعت کی اصحاب آنحضرت کی سے طرف ابن صیاد کے یہانتک کہ پایا اوسکو کہیلتا ساتہہ لڑکونکی بیچ محل بنی مغالہ کی کہ نام ایک قوم کا ہی یہود سے اور دجال کی تحقیق نزدیک پہنچا تہا ابن صیاد اون دونون مین بلوغ کی پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہانتک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی پیٹہہ پر ہاتہہ اپنا پہر فرمایا کیا گواہی دیتا ہی تو کہ مین رسول خدا کا ہون پس دیکہا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کے اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر امیون کی ہو **ف** ح یعنی عرب کی اسلیے کہ اکثر عرب بے پڑہی لکہی نہوتی تہی اور یہ اعتقاد بعض یہود کا تہا کہ آنحضرت کی رسالت کی منکر نہ تہی ولیکن خاص عرب کا نبی جانتی تہی اور یہ بات اوسکی باطل باتونکی قبیلہ سے تہی کہ شیطان کاہنون کو القا کیا کرتا ہی اور یہ کہنا اوسکا متناقض تہا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہے اور جب آنحضرت نے دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتہہ عرب کی باطل ہوئی **ت** پہر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتی ہو تم کہ مین پیغمبر خدا کا ہون پس پہنچایا

آنحضرت نی ابن صیاد کو ف ح بفتح ضاد معجمہ اور صاد مہملہ سی استوار کرنا اور آپس مین ملانا اور چیزونکو اسلیے بنا رصوص بنایا اور استوار کو کہتی ہین حاصل ح
کہ اعضا اوسکی آپس مین فرسی ملائی اور بہینچی گرہ الخطابی اور روکونی کہا کہ ہماری شہرونکی اکثر نسخونمین فرفضہ ت اور ضاد معجمہ سی ہی یعنی چہوڑ دیا اوسکو اور
ترک کیا سوال وجواب اوسکا اور جدال اوسکی ت پہر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اوسکی پیغمبرون پر ف ع یعنی مین ایمان لایا اللہ کے رسولون پر اور
تو اونمین سی نہین ہی پس اگر تو بہی اونمین سی ہوتا تو البتہ مین تجہپر ایمان لاتا اور یہ بنا بر فرض تقدیر کی ہی اور پہلی اسکی کہ جانین حضرت اپنی تئین خاتم النبیین جو اپنے
بعد جانا خاتمیت کی فرض تقدیر یہہ بہی نہین جائز اور صریح بیان کیا ہی ہمارے بعضی علمانی کہ اگر کوئی دعوی کرے نبوت کا پہر طلب کرے اوس سی کوئی شخص معجزہ تو کافر ہو جاتا ہے
اور قتل نکیا حضرت نے اوسکو باوجودیکہ دعوی کیا اوسنی سروبرو آپکی نبوۃ کا اسلیے کہ وہ لڑکا تہا اور منع کیے گئی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل کرنی لڑکون کے سے
اور دوسرے یہہ کہ یہود اون دنونمین ذمی تہی او صلح کی تہی اسپر چہوڑ کر جاوین اپنے حال پر اور وہ اونہین مین سے تہا یا اونکی حلفا سی ت پہر فرمایا حضرت نے
کیا دیکہتا ہی تو یعنی منکشف ہوتا ہے تجہپر امر غیبی سی کہا اوسنی صادق یعنی خبر سچی کبہی اور کاذب یعنی کبہی جہوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جہوٹا اور
بعضونکی کہا کہ حاصل سوال یہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہی تیری پاس کیا لاتا ہی تجہسی اور حاصل جواب یہ ہی کہ کہتا ہی مجہسی کچہ باتین کہ کبہی سچی ہوتی ہین اور کبہی
جہوٹے یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جہوٹی جیسیکہ عادت کاہنون کی ہی کہ شیطان القا کرتی ہین اونپر خبرین سچی اور جہوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا
نی کہ مشتبہ کیا گیا تجہپر امر ف ح یعنی جہوٹ سی ساتہ سچ کی اور کہا شیخ نی کہ مختلط اور مشتبہ کیا گیا تجہپر حال تیرا اور آتا ہی تیری پاس شیطان کہ ایسی
خبر لاتا ہی اور اس سی ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اوسکی کا کیونکہ رسول کی پاس خبر جہوٹی نہین آتی اور اوسنی اپنی زبان سی آپ اقرار کیا اوسکا حال
کاہنون کا ہوتا ہے نہ پیغمبرونکا ت فرمایا آنحضرت نی تحقیق دلمین چہپایا ہی مینی تیری لیے ایک اسم پوشیدہ ف ع تا کہ بتا دے تو اوسکو اور اسطرح حضرت
نی امتحان کیا اوسکو تا کہ ظاہر ہو بطلان اوسکی حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہ کاہن ہے آتا ہی اوس پاس شیطان کہ سکہا جاتا ہی اوسکو جہوٹی سچی باتین
ت حالانکہ چہپائی حضرت نے اوسکی لیے یہہ آیت جسدن لاویگا آسمان دہوان ظاہر پس کہا اوسنی وہ پوشیدہ چیز دخ ہی ف ح دخ پیش اور زبر دال
وتشدید خ سی بمعنی دہوین کی پس پایا اوسنی اوس آیت دل مین لیے ہوے سی مگر ایک لفظ ناقص یہ کہ تمام آیت معلوم کرنی سبب عادت کاہنونکے
تہا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات مین سی لیجا کر اونکو القا کر دیتی ہین اور احتمال ہی کہ آنحضرت نی بعضی صحابہ سی آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان
نی اوسکو سنکر اوسکی تئین القا کیا ہو ت پس فرمایا حضرت نی دور ہو پس ہرگز نتجاوز کریگا تو اپنی قدر سی ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اوسکا کاہنونکا سا ہی
کہ یعنی چیزین ناقص سبب القای شیاطین کی معلوم کرتی ہین پس فرمایا حضرت نی دور تجاوز نہین کر سکیگا تو اپنی اندازہ اور قدر مرتبہ سی کہ حد قدر و مرتبہ کاہنونکی ہی سبب انہا بعضی
خفیات ناقص نا تمام کی اور دعوت کے نبوت کا وہ حد سے ہے اور اختصار کلمہ زجر اور اہانت کا ہی کہ واسطی ہانکنی کتی اور سور کی کہتی ہین تا لوگون کی پاس آدمی
ت پس کہا عمر نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اذن دیتی ہین آپ مجہکو بیچ حق ابن صیاد کی کہ مارون گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہی یہ ابن
صیاد دجال موعود مسلط نہین کیا جاویگا تو اوسپر یعنی نہین مار سکیگا اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالا اوسکی عیسی ہین اور اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بہلائی تیری لیے اسکی قتل
مین ف ع یعنی اسلیے کہ وہ ذمی ہی اور یہود مین سے ہے کہ وہ اہل ذمہ تہی اور اوسوقت مین وہ لڑکا نابالغ بہی تہا اور چونکہ اومین قرائن دلالت کرتی
تہی اوسکی دجال ہونی پر فرمایا حضرت نی کلام مذکور بصورت شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ
ابْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ
يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ

عن عبد اللہ بن عمر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاثنی علی اللہ بما ہو اہلہ ثم ذکر الدجال فقال انی انذرکموہ وما من نبی الا وقد انذرہ
قومہ لقد انذرہ نوح قومہ ولکنی ساقول لکم فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور متفق علیہ
کہا ابن عمرؓ نے چلی بعد اسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کی درحالیکہ قصد کرتی تھی کہجور کی درختونکا وہین کہ ابن صیاد تھا پس
شروع کیا پیغمبر خدا نی کہ چھپتی تہی درخت خرما کی شاخونمین حالانکہ آنحضرت قریب تہی ابن صیاد کو یہ کہ سنین ابن صیاد کی کلام مین سے کچھ پہلی اس سے کہ دیکھے وہ حضرت کو
ف ع یعنی اوجہانین حضرت اور اصحاب آپکے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر ہے وغیر ذلک اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کہولنا احوال اوسکا کہ خوف ہو اوسکی فسادکا
ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنی بچہونی پر لپٹا ہوا ایک چادر مین اوسکی لیے تہی اوس چادر مین آواز پوشیدہ کہ سمجہ مین نہین آتی تہی پس دیکہا ابن صیاد کی ماں نی پیغمبر خدا کو
اسحال مین کہ حضرت چہپی تہی شاخون خرما کی بیچ پس کہا ابن صیاد کی مان نی اے صاف یہ نام ہے ابن صیاد کا یہ محمد کہڑی ہین پس اٹھ گیا ابن صیاد کلام کرنی
سی یعنی چپکا ہورہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر چہوڑ دیتی اوسکو مان اوسکی یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچہ اوس سے جو دل مین آتا کہ اوس سے
حقیقت اوسکی حال کی ظاہر ہوجاتی کہ کیا ہے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہڑی ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگونمین یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتہہ اوس چیز
کی وہ لائق ہے اوسکی پہر ذکر کیا حال دجال کا ف ح یعنی باحتمال اسکی کہ ابن صیاد دجال ہے یا بقریب فتنہ گری اور متصف ہونے اوسکی ساتہہ بعضی صفتون اوسکی کے
کی دجال کو یاد کیا اور اوسکی احوال سی آگاہ کیا ت پس فرمایا تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو دجال سے اور نہین کوئی پیغمبر مگر تحقیق ڈرایا ہے اوسنی اپنی قوم کو اوس سے یعنی بعد
نوح کی البتہ تحقیق ڈرایا ہی حضرت نوح نی اپنی قوم کو یعنی پہلی انبیا کی ولیکن مین کہتا ہون تمسی دجال کی مقدمہ مین ایک بات اور نشان کہ نہین کہا ہے وہ اسکو
کسی پیغمبر نی اپنی قوم سی جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہین ہے کانا ف ع یعنی بسبب منزہ ہونے اوسکی جناب عیب و نقص سے تا کانا پن لاحق ہو
ساتہہ اوسکی اور احتمال ہی کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہین ہوا یا نہین خبر دی کسی نی کہ وہ کانا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی سعید
الخدری قال لقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر یعنی ابن صیاد فی بعض طرق المدینۃ فقال لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتشہد انی رسول اللہ فقال ہو اتشہد انی رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ ماذا تری قال اری عرشا علی الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری عرش ابلیس علی البحر
قال وما تری قال اری صادقین وکاذبا او کاذبین وصادقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس علیہ فدعوہ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا ابو سعید نی کہ ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نی اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نی مراد رکہتی تہی ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی یہ صیاد سے ملے اور
بیچ بعضی راہون مدینہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا گواہی دیتا ہی تو کہ مین رسول اللہ کا ہون پس کہا اوسنی کیا گواہی دیتی ہو تم کہ مین رسول
اللہ کا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکی کی کیا دیکھتا ہی تو
کہا اوسنی دیکہتا ہون مین ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہتا ہی تو تخت ابلیس کا دریا پر ف ج جیسی کہ اول کتاب مین باب
الوسوسہ مین گذرا کہ رکہتا ہی ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بہیجتا ہی فوجین اپنی کہ فتنہ مین ڈالین لوگونکو ت فرمایا آنحضرت نی اور کیا دیکہتا ہی تو کہا ابن صیاد نی
کہ دیکہتا ہون مین دو سچونکو کہ لاتی ہین خبرین سچی اور ایک مرد جہوٹی کو دیکہتا ہون یا دیکہتا ہون دو شخص جہوٹون کو اور ایک مرد سچی کو ف ح یا تو شک
راوی ہی کہ اوس طرح کہا یا اسطرح اور احتمال ہی کہ شک ہی ابن صیاد سی ہو کہ کہا وہ دیکہتا ہون الخ اور اوسکو بہت دخل ہی بیچ خلط اور اختلال امر اوسکی کہ
جزم نہین کہتا تہا اور حال اوسکا بوجہ انتظام و استقامت کے نہین یا کبہی اسطرح دیکہتا ہون اور کبہی اسطرح ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ
سی کہ خلط کیا گیا ہی کام اوس پر یعنی اسکی کہانت مین پس چہوڑ دو اسکو یعنی اسلیے کہ یہ باتین قابل جواب کے نہین کرتا نقل کیا یہ مسلم نی وعن جابر

إِنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سے کہ تحقیق
ابن صیاد نی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال بہشت کے مٹی کا کہ کیسی ہی پس فرمایا کہ مٹی بہشت کے رنگ میں مشابہ میدے کے سفید کے ہی اور خوشبو میں مانند
مشک خالص کی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ
فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع سی کہ ملاقات کی ابن عمر نی ابن صیاد سی بیچ بعض
راہوں مدینہ کی پس کہی ابن عمر نی واسطی ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ میں لائی اوسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہانتک کہ بھر دیا کوچہ کو یعنی اوسکی
بدن پھولی ہوئی نی پس گئی ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ اونکی بہن تہین اور بیوی آنحضرت کی اور حال آنکہ تحقیق پہنچی تہی یہ خبر اونکو پس کہا حفصہ نے ابن عمر کو
کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نی ابن صیاد سی کہ غصہ میں لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تو نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی نہیں نکلیگا
دجال مگر سبب ایک غصہ کی کہ کریگا اوسکو ف ع ح یعنی وہ ایک بار غصہ میں آویگا اور نکلیگا جب غصہ کی اور دعوی کریگا نبوت کا پس نہ غصہ لاتو ابن
صیاد کو ای عبد اللہ اور نہ کلام کر اوسی تاکہ نہ نکلی اور نہ ظاہر ہوں فتنی اور یہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو سبب احتمال اور ممکن ہونے اسکی تہا کہ ابن صیاد دجال ہو
یا یہ سبب اسکی کہ وہ تیقین کہتی ہوں اوسکا واللہ اعلم نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي
مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ
قَدْ قَالَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي
فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ
أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا
کہ ساتھ ہوا میں ابن صیاد کی مکہ تک یعنی اوس وقت کہ جاتی تہی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نی مجھکو کہ کیا پائی میں نی لوگوں سی ایذا پہر بیان کیا اوسکو کہ گمان کرتی
ہیں یا کہتی ہیں لوگ کہ میں دجال ہوں یعنی اور تم جانتی ہو کہ امر خلاف اسکی ہی کیا نہیں سنا تو نی ای ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق شان یہ ہی
کہ نہیں پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہی میرے لیے اولاد آیا نہیں فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا نہیں
فرمایا ہی حضرت نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال مدینہ میں اور نہ مکہ میں اور تحقیق آیا ہوں میں مدینہ سی اور میں ارادہ رکہتا ہوں مکہ کا پہر کہا ابن صیاد نی مجھکو بیچ آخر کلام
اپنی کی آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں دجال کی پیدایش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہاں پیدا ہوگا اور کہاں ہی وہ یعنی اب اور جانتا ہوں میں اوسکے
ماں اور باپ کو کہا ابو سعید نی پس مشتبہ کیا دجال نی امر مجیرت ح یعنی میں اعتقاد رکہتا تہا کہ وہ دجال ہی یہ انکار جو کیا اشتباہ ہو مجکو اوسکی امر میں اور زیادہ سبب
اسکی کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار دجالیت کے تہا ساتھ دلیلوں کی اور یہ جو آخر میں کہا کہ میں جانتا ہوں مولد وغیرہ اوسکا تعریض و تلویح اوسکی اقرار کی کرتا ہی ایسی کہ
اس عبارت کو کبھی کلام کرنیوالا کنایہ اپنی نفس سی رکہتا ہی واللہ اعلم ت کہا ابو سعید نے کہ کہا میں نے ابن صیاد کو ہلاکی ہو جیو تیرے لیے باقی دنوں یعنی باقی تمام دنوں عمر تیری کہا
ابو سعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نی حاضرین میں سی کہا کہ آیا خوش لگتا ہی تجکو وہ شخص ہووے تو یعنی دجال ہووے کہا ابو سعید نی پس کہا ابن صیاد نی
اگر پیش کیجاویں مجھپر یعنی وہ صفتیں کہ دجال میں ہیں قسم گمراہ کرنی اور فریب دینی وغیرہ کی تو ناخوش نہ رکہوں میں ف ع یعنی بلکہ قبول کروں میں حاصل کہ یہ رائی
ہی دجال ہونی پر اور یہ دلیل واضح ہی اوسکی کفر پر نقل کی یہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ
مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ملا مین ابن صیاد سی اس حالت مین کہ سوج لئی تہی آنکہہ اوسکی پس کہا مین نی کب سی کی آنکہہ تیری نی وہ چیز کہ دیکہتا ہون مین یعنی ورم
کہا نہین جانتا مین کہا یعنی نہین جانتا تو حالانکہ تیری سر مین ہی کہا اگر چاہی خدا تعالیٰ پیدا کرے اوسکو تیری عصا مین ف ح یعنی خدا تعالیٰ قادر ہی کہ
پیدا کری آنکہہ کو جماد مین اور اوسکی درد کو اور جماد کو شعور نہین ہوگا آنکہہ کا اور درد کا کہ اوس آنکہہ مین پیدا ہو پس اسیطرح جائز ہی کہ آدمی کو بہی شعور نہو اوسکا
بسبب کثرت اشتغال و افکار کی کہ مانع ہوتا ہی حس کرنی اور معلوم کرنی سی ت کہا ابن عمر نی پس آواز نکی ابن صیاد نی ناک کی راہ سی مانند سخت آواز
گدہی کی کہ سنی ہی مین نی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبد اللہ یحلف باللہ ان ابن الصیاد الدجال قلت
تحلف باللہ قال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم متفق علیہ اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سی کہ کہا دیکہا مین نی جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کہاتا تہا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا مین نی کہ
قسم کہاتی ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نی کہ مین نی سنا ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ قسم کہاتی تہی اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس انکار نکیا اوسکا آنحضرت نی ف ع ح یعنی اگر ہوتا یہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتی اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر کی اس
تہی کہ ابن صیاد داون دجالون یعنی جہوٹون فریبیون مین سی تہا کہ نکلینگی اور دعوی کرینگی نبوت کا اور گمراہ کرینگی لوگونکو اور شبہ ڈالینگی لوگونمین نہ یہ کہ وہ مسیح دجال ہی
اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تردید کی تہی کہ فرمایا تہا اگر ہو وہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنی سی یہی سمجہا جاتا ہی کہ وہی دجال معہود
مراد ہی پس قسم کہانی اونکی حمل کیجاویگی اوپر جواز کی وقت غلبہ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسری مین ابن عمر سی آتی ہی صریح ہی اسمین کہ وہ مسیح دجال معہود
تہا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہوا اور حاصل یہ کہ اوسمین اختلاف و اشتباہ تہا واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** نافع قال کان ابن عمر یقول واللہ ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد رواہ ابو داود
والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی نافع سی کہ تہی ابن عمر کہتی قسم اللہ کی نہین شک کرتا مین کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہ ابو داود نی
اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و النشور کی **وعن** جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی
کہا کہ گم کیا ہمنی ابن صیاد کو دن حرہ کی ف ح اگر مراد اوس عبارت سی ظاہر اوسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ مین غائب ہوا اور ایسا کہ کسی نی نہ جانا کہ
کہان گیا پس یہ روایت منافی اس روایت کے ہی کہ وہ مدینہ مین مرا اور نماز پڑہی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بہی ہی تو کچہ منافات نہین اور دن
حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اونسی نقل کی یہ ابو داود نی **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یمکث ابوا الدجال ثلثین عاما لا یولد لہما ولد ثم یولد لہما غلام اعور اضرس واقلہ منفعۃ تنام
عیناہ ولا ینام قلبہ ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال ابوہ طوال ضرب اللحم کان
انفہ منقار وامہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الیدین فقال ابو بکرۃ فسمعنا بمولود فی الیہود بالمدینۃ فذہبت
انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہما فقلنا ہل لکما ولد
فقالا مکثنا ثلثین عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اضرس واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ قال فخرجنا من عندہما فاذا
ہو منجدل فی الشمس فی قطیفۃ ولہ ہمہمۃ فکشف عن رأسہ فقال ما قلتما قلنا وہل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عیناہ ولا ینام قلبی رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی بکرہ سی
کہ کہا اونہون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ٹہیرینگی ماں باپ دجال کی تیس برس کہ نہین پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی کوئی فرزند پہر پیدا کیا جاویگا واسطی
اونکی ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا یعنی کچلیون والا اور بعضون نی کہا کہ مراد ہی اضرس سی یہ کہ پیدا ہوگا دانتون سمیت اور کمتر جنس غلامونکا ازروی منفعت کے

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کمتر اوس سی منفعت مین سووینگی دونون آنکہین اوسکی اور نہین سوویگا دل اوسکا **ف** یعنی نہین منقطع ہوتی لو اوسکی فاسد اوس وقت سونیکی بسبب کثرت وسوسون کے پی درپی آنی فکرون فاسدہ کہ القا کرتا اوسکو شیطان جیسی کہ نہین سوتا تہا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار حقہ کی بسبب پی درپی آنی وحی اور الہامات کرت پہر بیان کیا آنحضرت نے حال ماں باپ اوسکی کا پس فرمایا باپ اوسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا گویا کہ ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہی یعنی ناک اوسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور ماں اوسکی ایک عورت ہے موٹی چوڑی لنبی دونون ہاتہونکی پس کہا ابو بکرہ نے پس سنا ہمنی ایک لڑکیکی بیچ یہود کے مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئی ہم اوسکی ماں باپ کے پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا تہا اوسکی ماں باپ کے حق مین موجود ہی اور ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا تہا پس کہا ہمنی اوسکی ماں باپ سے کہ آیا ہی تمہاری لیے کوئی فرزند پس کہا اونہون نی کہ ٹہیری تہی ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہمارے لیے کوئی فرزند پہر پیدا کیا گیا ہماری لیے ایک لڑکا کانا بری دانتونوالا اور کم باعتبار منفعت کی سوتی ہین آنکہین اوسکی اور نہین سوتا دل اوسکا کہا ابو بکرہ نے پس نکلی ہم اون دونونکی پاس سے پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تہا دہوپ مین بیچ چادر کی اور واسطی اوسکی تہی آواز پست کہ سمجہ مین نہ آوی پس کہولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنی یعنی زبیر اور ابو بکرہ نی کچہ کلام کیا ہوگا اوسکی حق مین بطور رکیہ اوسپر اوسنی یہ کہا کہا ہمنی کہ کیا سنا تونی جو کچہ کہا ہمنی کہا ہان سوتی ہین آنکہین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جابر ان امرأة من الیہود بالمدینة ولدت غلاما ممسوحة عینه طالعة نابه فاشفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکون الدجال فوجدہ تحت قطیفة یہمہم فاذنته امه فقالت یا عبد اللہ ہذا ابو القاسم فخرج من القطیفة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لہا قاتلہا اللہ لو ترکته لبین فذکر مثل معنی حدیث ابن عمر فقال عمر بن الخطاب ائذن لی یا رسول اللہ فاقتله فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکن ہو فلست صاحبه انما صاحبه عیسی ابن مریم والا یکن ہو فلیس لک ان تقتل رجلا من اہل العہد فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشفقا انه ہو الدجال رواہ فی شرح السنة اور روایت ہی جابر سی یہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سی جنی مدینہ مین ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تہی آنکہہ اوسکی یعنی دائین اور بعضونی کہا بائین نکلی ہوئی تہین کچلیان اوسکی پس ڈری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی امت پر اس سے کہ ہووے دجال پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی دیکہنی کو تا اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچی چادر کی لیٹا ہوا اسحال مین کہ کرتا تہا کلام چپکی چپکی کہ سمجہ مین نہ آوی پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی ماں نی پس کہا اے عبد اللہ یہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہین خبردار ہو اور مستعد ہو اونسی کلام کرنی کی لیے پس نکلا وہ چادر سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کام کیا اوسنی مارے اوسکو خدا تعالی اگر چہوڑ دیتی اوسکو اور خبر نکرتی اوسکو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نی یا راوی جابر نی مثل معنی حدیث ابن عمر کی کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن خطاب نے کہ اجازت دیجیے مجکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہی ابن صیاد دجال معہود تو نہین ہی تو یار اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہی یار اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت اوسکی قتل کی نہین تہو نکی مگر عیسی علیہ السلام کو اور اگر نہین ہی وہ دجال تو نہین پہنچتا تجکو کہ مارے ایک مرد کو اہل ذمہ سی **ف** ح اور یہ اجرا اوسکی اسلام لانی سی پہلی کا تہا اور بعد اسلام کی یہی حال اوسکا معلوم ہوا کہ راضی تہا اسکا کہ دجال ہو لو یہ کفر ہی جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سی کہ ہمراہ اوسکی مکہ کو گیا معلوم ہوا **ت** پس ہمیشہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنیوالی یعنی اپنی امت پر اس سی کہ ابن صیاد دجال ہو **ف** ع کہا بعضے محققین نی کہ توجیہ بیچ حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کی حق مین باوجود اسکی کہ اونمین اختلاف و تضاد سی یہ ہے کہ کہا جاوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو

گمان کیا تھا دجال پہلی تحقیق ہوئی خبر مسیح دجال کی بلکہ خبر دی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی حال و صفت کی صحیح حدیث تمیم داری کی اور موافق ہوا
یہ اور چیزین کہ نزدیک حضرت کے تھی واضح ہو گیا حضرت پر یہ کہ نہین ہی ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تھا یعنی دجال موعود ہی اور اوسکی وہ حدیث کہ ذکر کی اوسمین
نی وقت ہمراہ جانی ابن صیاد کی ملکو اور اسی پر موافق ہونا دجال کی مان باپکے وصفونکا اور ابن صیاد کی مان باپکے وصفونکا نہین ثابت کرتا ہی اوسکو ابن
صیاد دجال ہی اسلیے کہ اتفاق ہوئی دو وصفون کیسے نہین لازم آتا ہی اتحاد دو موصوفونکا اور ایسی ہی قسم کہنا عمر رض وغیرہ کا باوجود انکار کرنے آنحضرت کی اسکے کہ
وہ دجال ہی تھا یہ سبب پہلی ظاہر ہوتی حال کی اور دجال مین بعضی باتین ایسی ہون گی کہ سبب خوف کی ہین پس یہ نسبت امت کی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اوسکا ڈر رہتا تھا بنا بر احتیاط کی ف نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **بَابُ نُزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ**
باب ہی بیچ بیان اوترنے عیسی علیہ السلام کی ف ح بالتحقیق ثابت ہوا ہے صحیح حدیثون سی کہ حضرت عیسی علیہ السلام اوترینگی آسمان سی زمین پر اور ہونگی
تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور اسی پر بعضی احکام کہ ہماری شریعت مین نہین ہین او حکم کرینگی
حضرت عیسے اونکا پس وہ قبیل بیان مدت سے ہی جیسیکہ نسخ ہوتا ہی اور اوس زمانہ مین شریعت محمدی ہونگی جیسی کہ موقوف کردینا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا **اَلْفَصْلُ**
الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ
ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ
السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ
اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس خدا کی کہ بیچ قبضہ جان میری کا
اوسکی ہاتھ مین ہی تحقیق اوترین گی آسمان سی تمہاری اہل دین مین عیسی بیٹی مریم کی علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگی پس توڑین گی صلیب
کو ف ع یعنی باطل کرین گی دین نصرانیہ کو اور حکم کرین گی ملت حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاریٰ کی مین وہ لکڑیان ہین مثلث ایک دوسری سی گذری
ہوئی او پر ہیئت مصلوب کی یعنی ایک شخص سولی دیا ہوئی کی اور رعایت اوسکی نصاری بہت کرتی ہین کہ اکثر اپنی چیزین اوسی شکل کی بناتی ہین اور گلے
گردن مین لٹکاتی ہین مانند زنار ہنودون کی اور کبھی حضرت عیسی علیہ السلام کے صورت اوسمین بناتی ہین واسطے یادداشت ہیئت کی اور اعتقاد کہتے
ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسی ہی لکڑی پر یہود نی سولی دیا تھا ت اور قتل کرین گی سور کو یعنی حرام کرینگی اوسکی پالنی اور کھانی کو او مباح
کرینگی اوسکی قتل کو اور رکھدین گی جزیہ ف ع یعنی اہل ذمہ سی اور حکم کرینگی اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاوی گا اونسی سوا دین حق کی
مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکی کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کی ہی اور بعضون نی کہا کہ کہا جاوی گا جزیہ اونسے او
اسلیے کہ نہین پایا جائیگا کوئی محتاج کہ قبول کری جزیہ اونسی بسبب کثرت مال کی اور کمی اہل حرص کی اور تائید کرتا ہی اسکی یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا ت اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی زمانہ مین یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سی اور
ہر چیز سی کہ دنیا مین ہی ف ح حتی پہلا متعلق ہی جملہ یفیض المال کی اور دوسرا متعلق ہی ساتھ تمام مضمون کی کہ مذکور ہوا توڑنی صلیب اور مانند اوسکے
کی یعنی دین اسلام ایسا رونق و رواج پاویگا اور میل اور محبت آدمیون کی ساتھ طاعت و عبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سی ہوگا
اور یہ بات اگرچہ ہمیشہ ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزونسی ہی مخصوص اوسی وقت پر نہین و لیکن اوس زمانہ مین طبیعتین اور نفوس لوگون کی
بہی اسی پر آجائین گی اور اون کی نزدیک یہی بہتر معلوم ہوئی گا اور احتمال ہی کہ متعلق یفیض المال کی ہو یعنی لوگون کو جب کہ رغبت مال کی
نرہی گی اور بالکل اوس سی اعراض کرین گی مال کی خرچ کرنی کی فضیلت محبت نرہی گی پس نرہی گا ذوق و محبت بغیر نماز کی ف

ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکہتی ہو اوس چیز میں جو ہم نی کہی تو پڑہو یہ آیت کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سی یعنی یہود و نصاریٰ مگر کہ ایمان لاویگا عیسیٰ پر پہلی
مرنی اونکی کی پڑہو ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی بعد اوترنی عیسیٰ کی اخیر زمانہ میں جب دین و ملت ایک ہو جاویگا اور اختلاف
درمیان سی اوٹہہ جائیگا اختلاف کہ یہود و نصاریٰ حضرت عیسیٰ کی حق میں کہتی ہیں وہ بہی جاتا رہیگا اور سب ایمان لاوینگی بطرح دین اسلام میں کہ وہ بندی
اللہ کی ہیں اور رسول اوسکی اور بیٹی اوسکی لونڈی کی اور اہل کتاب سی وہ اہل کتاب مراد ہیں کہ جو اونکی زمانہ میں ہونگی اور یہ ایک وجہ ہی اس آیت کی تفسیر
میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نی اسی وجہ سی دلیل پکڑی ہی مضمون حدیث پر اور وجہ بہی کہی ہی مفسرین نی کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سی مگر کہ ایمان
لاتا ہی پہلی مرنی اپنی کی یعنی وقت غرغرہ کی کہ ایمان اوس وقت کا مفید نہیں اور اسی وجہ پر احتمال ہی کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یا اللہ سبحانہ
تعالیٰ کی طرف پہری اور حاصل مقصود یہ کہ ہر کافر وقت مرنی کی بحکم اضطرار کی ایمان لاتا ہی ولیکن فائدہ نہیں کہتا پس چاہیئی کہ باختیار خود پہلی اوس وقت
کی مستعد اوسکا ہو **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن
الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد
ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لہما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی البتہ اوتریں گی عیسیٰ بیٹی مریم کی آسمان سی حاکم عادل ہوکے
پس توڑینگی سولی کو اور قتل کرینگی سور کو اور رکہدیں گی جزیہ اہل ذمہ سی اور چہوڑ دینگی عیسیٰ یا چہوڑ جاوینگی اونٹنیاں جوان پس نہیں کی جاویگی سواری
اور کام اور طلب حاجات اونپر ف ع یعنی بسبب کثرت اور سواریوں کی حاجت اونکی نہیں رہنی کی یا معنی یہ ہیں کہ نہیں حکم کرینگی کسیکو کہ سعی کری
اونکی لانی پر زکوۃ کی لیی کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہیں ملیگا اور جائز ہی کہ یہ ہو کنایہ ترک تجارات اور سفر کرنی سی … واسطی طلب مال کی اور
حاصل کرنی ما یحتاج الیہ کی واسطی استغنا اونکی ت ع البتہ جاتا رہی گا لوگوں میں سی کینہ اور بغض اور حسد ف ع یہ سب چیزیں حب دنیا کی
ہوتی ہیں پس جاتی رہیں گی یہ عیب بسبب جاتی رہنی محبت دنیا کی دلوں میں سی ت اور البتہ بلاوینگی عیسیٰ لوگوں کو طرف قبول کرنی مال کی پس نہیں
قبول کرینگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کی نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہوگا حال تمہارا جس وقت
کہ اوتریں گی عیسیٰ بیٹی مریم کی درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سی ہوگا ف ح یعنی قریش میں سی ہوگا یا تمہاری اہل ملت میں سی علمانی
اوسکی دو وجہ بہی شرح کی ہی ایک تو یہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم میں سی ہی اور عیسیٰ اقتدا کرینگی اوسکا اور وہ مہدی ہی اور یہ بسبب تعظیم و تکریم
امت محمدی کی ہوگا جیسی کہ مضمون حدیث آیندہ کا صریح ہی اسمیں اور عیسیٰ حاکم اور خلیفہ اور امام و تعلیم کرنی والی خیر کی ہونگی اوس زمانہ میں …
امام نماز کی مہدی ہی ہونگی اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ عیسیٰ جو اوتریں کی مہدی امت کی ساتہہ نماز میں ہوں گی اور چاہیں گی کہ پیچہی ہٹ جاویں
اور امام عیسیٰ علیہ السلام کو کریں پس عیسیٰ علیہ السلام امام نہیں ہونگی اور اقتدا کریں گی اونکا اور بعد اس نماز کی امامت عیسیٰ علیہ السلام ہی
کریں گی بسبب افضل ہونی اونکی کی مہدی سی اور وجہ دوسری یہ کہ مراد امام سی عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور مراد ساتہہ ہونی اونکی کی تم میں سی حکم
کرنا اونکا ہی ساتہہ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتہہ احکام انجیل کی اور ایک روایت میں آیا ہی پس امامت کریں گی عیسیٰ علیہ السلام تمہاری ساتہہ کتاب
پروردگار تمہاری کی اور ساتہہ سنت پیغمبر تمہاری کی پس معنی یہ ہونگی کہ امامت کریں گی تمہاری عیسیٰ حال ہونی اونکی کی دین و ملت سی تمہارے
اور حکم کرنی والی ساتہہ کتاب و سنت تمہاری کی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی
یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ قال فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرہم

تعالٰی صلّ لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللّٰہ ھذہ الامة رواہ مسلم ۞ وھذا الباب خالٍ عن الفصل الثانی

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اوسنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین کہ لڑیگی حق پر اور واسطے حق کی در حالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنون پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اوترینگی عیسی بیٹی مریم کی پس کہیگا امیر اوس امت کا یعنی مہدی عیسی سی آؤ نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی اسلیی کہ اولی ساتھ امامت کی افضل ہی اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگی عیسی امیر سی کہ نہین امامت کرتا مین یعنی اسلیی کہ تا نہ وہم جا دی میری امامت سی تمہاری دین منسوخ ہونی کا تحقیق بعضی تم مین بعضون پر امیر اور امام ہین بسبب بزرگ کرنی خدا تعالی کی اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہ مسلم نی اور یہ باب مصابیح مین خالی ہی دوسری فصل سی کہ حسان سی ہی

الفصل الثالث

تیسری فصل عن عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہی عبد الرحمن بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوترینگی عیسی بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیجاویگی اونکی لیی اولاد اور ٹہیرینگی زمین مین پینتالیس برس ف ع اور یہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ جاوینگی طرف آسمان کی اس حال مین کہ عمر اونکی تینتیس برس کی ہوگی اور رہینگی زمین مین بعد اوترنی کی سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوے لیکن حدیث اونکی سات برس کی ٹہرنی کی نقل کی یہ مسلم نی پس متعین ہوا جمع سات اوس چیز کی کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہی یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی بسبب حذف کردینی کسور کی ت پہر مرینگی عیسی پس دفن کیی جاوینگی نزدیک میری یعنی مقبرہ میری کی پس اوٹہونگا مین اور عیسی ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمر کی کہ اوس مقبرہ مین مدفون ہین ف ح پس معلوم ہوا کہ مراد میری مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہ ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو وہ جگہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رض کو چاہا کہ وہان رکہین اور عائشہ رض گہر اونکا تہا اس بات پر راضی ہوئین بنی امیہ مانع آئی اور آپکو حضرت کی روضہ مین دفن ہونی دیا اور عبد الرحمن بن عوف کی لیی ہی حضرت عائشہ راضی ہوئین لیکن اونکو بہی میسر ہوا اور حضرت عائشہ رض کو بہی لوگون نی کہا کہ تمہارا گہر ہی تمکو بہین کہا مین راضی نہین ہون اسی سی مجکو میری سوکنون کی ساتہ بقیع ہی مین کہنا کہ یکمت اوسمین یہ تہی کہ وہان قبر عیسی کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہ ابن جوزی نی کتاب وفا مین

باب قرب الساعة وان من مات فقد قامت قیامتہ

باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کی اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اوسکی ف ح ظاہر یہ ہی کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس معنی کر ہی کہ جو کچہ کہ رہا ہی اوس مدت سی کہ اوسکی لیی رکہی ہی کمتر ہی اور اکثر اوسکی گذر چکی اور عبارت ومن مات الخ نہی لفظ حدیث کی ہین کہ مولف نی یہان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچہ کہ قیامت مین احوال اہوال واقع ہونی ہین کچہ نمونہ اوسکا اوسکی حق مین واقع ہوجاتا ہی ف ع کہا تورپشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک کبری اور وہ اوٹہنا لوگونکا ہی جزا کی لیی اور دوسری قیامت وسطے اور وہ عبارت ہی مرنی طبقہ لوگونکی سی کہ عمر وتمیز ہی ایک دہر کی ہون کہ اوسکو قرن کہتی ہین اور تیسری قیامت صغری اور وہ مرنا آدمی کا ہی اور مراد یہان یہ اخیر ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ساعة سی کبری ہی یا یہ ہی کہ مراد ہو اوس سی قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوة والسلام کی لاتقوم الساعة الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ طامہ کبری ہی کہ معروف ہی کتاب وسنت مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوة والسلام کا بعثت انا والساعة کہاتین احتمال دونونکا رکہتا ہی ہان حدیث عائشہ کی آگی آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطی پر

الفصل الاول

پہلی فصل

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهِ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهُ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی سی قتادہ نی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بھیجا گیا ہون اور قیامت مانند ان دونون انگلیون کی یعنی اونگلی شہادت اور بیچ اونگلی کی کہا شعبہ نی اور سنا مین قتادہ سی کہ کہتی تہی اپنی وعظ مین **ف** ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ساتھہ قیام قیامت کے ان دونون انگلیون کو **ت** مانند زیادتی اور بڑہاوا ایک کے اون دونون مین سی کہ بیچ کی اونگلی ہی دوسری پر کہ اونگلی شہادت کی ہی **ف** ح یعنی جسقدر بیچ کی اونگلی بڑہی ہوئی شہادت کی اونگلی سی ہی مبعوث ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سے بہی مانند اسکی ہی کہ مین آگی قیامت سی آیا ہون اور قیامت پیچہی سی چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہی **ت** پس نہین جانتا مین کہ اس بیان کو قتادہ نے انس سی نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح اور تعیین اسکے کہ انس سی ہو اسپر ہی یہ احتمال ہی کہ انس نی از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سی کہ آگی آتی ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان آنحضرت کیسی ہی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ يَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَّهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت سی کہ پوچہتی ہو تم مجہسی وقت قائم ہونی قیامت کی سی کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا اونہین سی ہی علم اوسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کی **ف** ح یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کیسی پوچہتی ہو وہ خود مجہکو معلوم نہین ہے اور اوسکو سوای خدای تعالی کی کوئی نہین جانتا قیامت صغری اور وسطی کو مین بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکہتا ہون جیسیکہ فرمایا **ت** اور قسم کہاتا ہون مین اللہ کی کہ نہین روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوسپر برس اور وہ زندہ ہو اوس دن کہ سو برس اوسپر گذرین نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع یعنی طبقہ اور قرن آدمیون مین سی کہ بیچ زمانہ میرے یعنی میری موجود ہین سو برس کی مدت مین سب مرجاوینگی اور کوئی اونمین سی باقی نرہیگا اوسکو قیامت وسطی کہتی ہین اور ہر ایک کی مرنی کو بہ نسبت اسکی قیامت صغرا اور مراد اس سے مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور فرمایا آنحضرت نی یہ کلام بنا بر غالب کی والا جیتی رہے ہین بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان رض وغیرہما کی اور ظاہر تر یہ ہی کہ یعنی لا یعیش نفس مائۃ سنۃ کی بعد اس قول کی ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ کی پس نہین حاجت ہی طرف اعتبار غالب کے چنانچہ کہا بعضون نے کہ پیدا ہوئی ہو اوس نفس کی تمام ہو گئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی سی اور اس حدیث سی تمسک کیا ہی بعضون نے اکابر علمای محققین نی خضر کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولودون اور موجودون سے روی زمین پر تہی اور بحکم مخبر صادق کی چاہیی کہ بقا ہی اونکا سو برس سی نہ گذرا ہو اور بعد گذرنی سو برس کی مر گئی ہون اور جواب دیتی ہین اوسکا علما کہ خضر اس عموم سی مخصوص ہین ایسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر اپنی امت کے احوال کی دی ہی کہ میری امت مین سے کہ اسوقت موجود ہین بعد سو برس کی سب مرجاوینگی اور نبی نہین ہوتا دوسرے نبی کی امت سی اور بعضون نے کہا کہ قید ارض نی نکال دیا خضر اور الیاس ع کو اسلیے کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی زمین پر نہتے کہا بغوی نی معالم التنزیل مین کہ چار شخص انبیا مین سے زندہ ہین بیچ زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی اور خبرین بیچ وجود خضر علیہ السلام کی مشایخ سی تواتر کو پہنچی ہین اگرچہ بعضی اسمین تاویل کرتی ہین کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن مکمل اولیا سی وجود اوسی شخص کا ہی اسلئے ہین کہ مصاحب موسی کی تہی آیا ہی **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَّعَلٰى

الارض نفس منفوسة الیوم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین رہیگی سو برس تک اس حال مین کہ پر ہو کوئی شخص زندہ اوس دن یعنی صحابہ مین سی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائشة قالت کان رجال من الاعراب یاتون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیسألونه عن الساعة فکان ینظر الی اصغرهم فیقول ان یعش هذا لا یدرکه الهرم حتی تقوم علیکم ساعتکم متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی کہا تھی کتنی اشخاص اعراب مین سی کہ آتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچھتی تھی حضرت سی وقت قیامت کا پس تھی آنحضرت کہ دیکھتی تھی طرف چھوٹی کی اونھین سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پاویگا اوسکو بڑہاپا یہانتک کہ قائم ہوگی تم پر قیامت تمہاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی ہنوز یہ آخر بڑہاپیکو نہین پہنچیگا کہ تم سب مرجاوگی اشارت کی طرف ختم ہوجانی اوس طبقہ کی اور فنا ہوجانی اوس قرن کی مقدار اس مدت مین اسلیے فرمایا ساعتکم ظاہر یہ ہی کہ سوال اونکا ساعت کبریٰ سی تھا اور جواب علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغریٰ ہی میری نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کی اور مراد جاناسب کا ہی اور ظاہر یہ اکثر کا اور یہ غالب ہی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن المستورد بن شداد عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال بعثت فی نفس الساعة فسبقتها کما سبقت هذه هذه واشار باصبعیه السبابة والوسطی رواه الترمذی اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بھیجا گیا مین بیچ ابتدا کا قیامت کی اور اوائل علامات اوسکی پس بڑہا مین قیامت سی جیسیکہ بڑہی ہی یہ اونگلی یعنی بیچ کی اس اونگلی یعنی شہادت کی اونگلی پر اور اشارہ کیا ساتھہ دو اونگلیون اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال انی لارجو ان لا تعجز امتی عند ربها ان یؤخرهم نصف یوم قیل لسعد وکم نصف یوم قال خمسمائة سنة رواه ابو داود اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ امید کرتا ہون کہ نہ عاجز ہو امت میری نزدیک پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کی اور کتنا آدہا دن ہی کہا سعد نی آدہا دن پانسو برس کا ہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** ح یہ بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون یعنی ایک دن نزدیک پروردگار تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس گنتی سی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا تو آدہا دن پانسو برس کا ہوا او معنی حدیث کی یہ ہین کہ امت کو اسقدر قدرت اور قرب و مرتبہ پروردگار تعالیٰ کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکہی اور ہلاک نکری اور بقا اونکا کمتر اس سی نہو مگر زیادہ ہو تو ہوسکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم مین قیامت قائم نہین ہوگی اور اس امت کو ہلاک نہین کریگا بعد اسکی جو کچھ چاہیگا ہوگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور با امن شدائد اور عقوبات سی نگاہ رکہیگا اور اونکو آفتین نہین پہنچینگی کہ اوس سی مستہلک اور مستاصل ہوجائین اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالون مین ثابت کیا ہی کہ بقائی امت بعد ہزار برس کی رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مثل هذه الدنیا مثل ثوب شق من اوله الی آخره فبقی متعلقا بخیط فی آخره فیوشک ذلک الخیط ان ینقطع رواه البیهقی فی شعب الایمان روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی مین اور قرب زمان قیامت مین مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پہاڑا گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک پس باقی رہا لٹکا ہوا ساتھہ ایک دہاگی کی آخر اوسکی مین پس نزدیک ہی وہ دہاگا کہ ٹوٹ جاوی یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ

یہ باب بیچ بیان اس کے ہے کہ نہیں ہوگی قیامت مگر برے لوگوں پر یعنی نیک سب مرجاوینگے اور بد باقی رہینگے پس قائم ہوگی قیامت اونپر جب تک ایک بھی نیکوں کا دنیا میں ہے قیامت قائم نہیں ہوتی جیسے کہ اوپر گذرا آخر عہد عیسی کے میں ایک ہوا خوشبودار چلیگی کہ مسلمان سب مرجاوینگے اور بدکار باقی رہ جاوینگے کہ آپس میں گدہوں کی مانند اختلاط کرینگے پس اونپر قائم ہوگی قیامت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوے زمین میں اللہ اللہ یعنی کوئی نہیں رہیگا کہ ذکر خدا کا کرے اور اوسکو پوجے بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگے اور ایک روایت میں یوں آیا کہ فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت اوپر کسی کہ کہتا ہو اللہ اللہ **ف** ح اس سے معلوم ہوا کہ بقاء عالم بسبب برکت علمائے عاملین کی اور ذاکرین اور صالحین و نیک کاروں کی ہے جب وے نیک عالم سے اوٹھائے گئے عالم نہیں رہنے کا نقل کی مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح مراد خلق سے آدمی ہیں اور اس کی مراد شرار سے گنہگار ہیں اور متصف ساتھ معصیت گناہ کی آدمی ہیں تمام خلق اور اگر کہا جاوے کہ کیا تطبیق ہے اس حدیث میں اور حدیث سابق میں لا یزال طائفة من امتی حتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامة کہینگے ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہے تمام زمانوں کو عام ہے اونمیں اور دوسری مخصوص ہے یعنی سوائے اس زمانہ کی مراد ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِیَةُ دَوْسٍ الَّتِیْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگی سرین عورتوں بنی دوس کی گرد ذو الخلصہ کی **ف** ح دوس ایک قبیلہ ہے یمن سے اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خ معجمہ اور لام کی اور دونوں کی پیش سے بھی آیا ہے نام بتخانہ کا ہے کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تہی اور وہاں ایک بت تہا کہ نام اوسکا خلصہ تہا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتے تہے اور آنحضرت نے جریر بن عبد اللہ بجلی کو بہیجا تہا اوسکو خراب کیا پس فرماتے ہیں کہ اخیر زمانہ میں یہ قبائل مرتد اور بت پرست ہوجاوینگے اور عورتیں اونکی گرد اوس بتخانہ کی طواف کرینگی اور راوی نے کہ ابو ہریرہ ہیں یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کے کہا **ت** کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہے کہ وہ پوجتے تہے اوسکو زمانہ جاہلیت میں **ف** ح علما یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نے جو کہا ہے کہ وہ بتخانہ ہے معلوم ہوا کہ اس تفسیر میں مسامحہ ہے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْهَبُ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰی یُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ رِیْحًا طَیِّبَةً فَتَوَفّٰی کُلَّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَا خَیْرَ فِیْهِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے نہیں جاتی رہینگی رات اور دن یعنی فانی نہیں ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجے جاوینگے لات و عزی کہ نام دو بتوں مشہور کے ہیں لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہے اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تہی میں البتہ گمان کرتی جس وقت بہیجی اللہ تعالی نے یہ آیت کہ وہ خدا کہ بہیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین درست کی تا غالب کرے اوسکو سب

ہوتی ہونگی اگرچہ ناموس شرع کے بعض اوسکے مثل ف ح چونکہ مدلول اس آیت کا یہی ہے کہ سب دین باطل ہوں اور بت پرستی کا زائل ہو دین یعنی اللہ نے غالب ہوویں میں گمان کرتی تھی بلکہ یقینا جانتی تھی ت کہ بت پرستی تمام ہونیوالے ہی اور زائل ہو نیوالی اور نہیں ہونیکی بعد اوسکی یہی ح جب یہ خبر سنی میں نے فرمایا آنحضرت نے تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا اس سے یعنی بعض اوس چیز سے کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہی خدا تعالیٰ نے اور بیان کیا اوسکو قول اپنی کی پہیجیگا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مار جاویگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دلمین ہو مقدار دانہ رائی کے ایمان سے پس باقی رہیگا وہ شخص کہ نہیں ہے کچھ نیکی اوسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان اور نہ علما پس مرتد ہونگی اور پہر جاوینگی طرف دین باپون اپنی کی نقل کیا یہ مسلم نے ف ح یعنی بحکمت الہی اخیر زمانہ میں کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الہی کی ہی بدون پر قائم ہو نہ نیکون پر **وعن** عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیمکث اربعین لا ادری اربعین یوما او شہرا او عاما فیبعث اللہ عیسی ابن مریم کانہ عروۃ بن مسعود فیطلبہ فیہلکہ ثم یمکث فی الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجہ الارض احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر او ایمان الا قبضتہ حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلتہ علیہ حتی تقبضہ قال فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا فیتمثل لہم الشیطن فیقول الا تستجیبون فیقولون فما تامرنا فیامرہم بعبادۃ الاوثان وہم فی ذلک دار رزقہم حسن عیشہم ثم ینفخ فی الصور فلا یسمعہ احد الا اصغی لیتا ورفع لیتا قال واول من یسمعہ رجل یلوط حوض ابلہ فیصعق ویصعق الناس ثم یرسل اللہ مطرا کانہ الطل فینبت منہ اجساد الناس ثم ینفخ فیہ اخری فاذا ہم قیام ینظرون ثم یقال یا ایہا الناس ہلم الی ربکم وقفوہم انہم مسئولون فیقال اخرجوا بعث النار فیقال من کم فیقال من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین قال فذلک یوم یجعل الولدان شیبا وذلک یوم یکشف عن ساق رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس رہیگا چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتی ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سی چالیس دن ہین یا چالیس مہینہ چالیس برس ف پہلے معلوم ہوچکا ہی کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئی ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی ہہ ذکر کی گئی ت پس بہیجیگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈہونڈینگی عیسی دجال کو پس مارینگی اوسکو پہر رہینگی عیسی علیہ السلام سات برس اسحال مین کہ نہوگی درمیان دو شخصونکی دشمنی ف ح یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل کی اور طریقہ محمدیہ کی دوست ایک دوسرے کی ہونگی لوگ مین اور ٹہرنا عیسی کا سات برس بعد مارنی دجال کی ہوگا وا پہلے معلوم ہوچکا ہی کہ مدت ٹہرنی عیسی کی پینتالیس برس ہونگی ت پہر بہیجیگا اللہ ایک ہوا ٹہنڈی شام کی طرف سی پس نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کہ اوسکی دلمین مقدار ذرہ کے بہلائی سی ہی یا ایمان سی شک راوی سی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لیگی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سی گیا ہوگا اندر پہاڑ کی یعنی بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہین گی بدترین لوگ بیچ سبکی پرندون اور گرانی درندون کی ف ح یعنی فسق و فساد اور قضای شہوت نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگی جیسی پرندے اور ظلم اور خونریزی و فساد مین ایسی گران اور مستقر ہونگی جیسی درندے اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگی علم و حلم سی بلکہ غالب ہوگی اونپر سستی دراز اور غضب و شہوت اور ہلاک کرنا اور قلت رحمت ت نہ جانینگے وہ نیکیات کو اور نہ انکار کرینگی نامشروع سی پس صورت پکڑ کی آویگا واسطی اونکی شیطان اور کہیگا کیا نہین

نہین شرم کرتی تم ف ح کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتی ہو اور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس حیلہ سی اونکو بت پرستی کی طرف بلاویگا پس کہینگے
وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا اونکو بت پوجنی کا ف ح یعنی از راہ توسل کی کہ اسطرح اوس سی راضی
ہوگا جیسی کہ اللہ تعالی نی خبر دی کفار کی اعتقاد کی ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ھولاء شفعاءنا عند اللہ ت اور حال یہ کہ وہ اسحالت مین بکثرت
ہوگا رزق اونکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی پھر پہونکا جاویگا صور مین اور قائم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا آواز صور کی کوئی مگر کہ جھکاویگا
گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف ح یعنی اوسکی دہشت سی لوگونکی دل پہٹ جاوینگی اور قوت جسمانی معطل و سست ہو جاوینگی اور
اثر اوسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسی کہ دہشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جہک جاتا ہی پس اسمین ایک طرف جہکی ہوتی ہی اور ایک اوٹھی ت فرمایا
آنحضرت نی پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹونکا یعنی تا اونکو پانی پلاوی پس اسی انتظار مین مر جاویگا وہ شخص
اور مر جاوینگی لوگ عین کاہ وہان پھر بہیجیگا اللہ تعالی مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا پس اوگینگی اوسکے سبب سی بدن لوگونکی کہ گل گئی ہونگی قبرونمین
پھر پہونکا جاویگا صور مین دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کی پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سی زندہ ہوئی ہونگی اوٹھ کہڑی ہونگی اور دیکہیں گی ہول قیامت کی پھر کہا
جاویگا لوگونکو ای لوگو اوطرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹہیرا رکھو ان لوگونکو اسلیی کہ یہ پوچہی جاوینگی کردار سی اور حساب لیا جاویگا اونسی
پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالی فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگونمین سی لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بہیجی جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتی
جناب عزت سی پوچہینگے کتنونمین سی کتنی یعنی وہ جو دوزخ کو بہیجی جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنونمین یعنی عدد و مقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی
اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو دوزخ کی لیی ہر ہزار شخص مین سی نوسو ننانوی ف ع اس سی معلوم ہوا کہ ہزار مین سی ایک بہشت کو جاویگا اور
باقی سب دوزخ مین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اسسی کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہینگی چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کی پہلی فصل باب الحشر کی مین آیا ہی
کہ یہ جماعت دوزخیونکی یاجوج و ماجوج سی ہونگی ت پس یہ وقت وہ دن ہی کہ کردیگا بچونکو بڈہا ف ع یہ کنایہ ہی اوسدن کی درازی سی یا
شدت و محنت سی کہ اوسدن مین ہوگی اسلیی کہ بڈہاپا غم و محنت مین جلدی پہنچتا ہی ت اور یہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کہولا جاویگا
اوسمین امر عظیم سی اور محنت سی ف ح کشف ساق کنایہ ہی خوف اور ہول اور شدت و محنت سی یہ معنی مشہور ہین عرب مین اور اصل اسکی یہ ہی
کہ جو کوئی شدت محنت مین پڑتا ہی اوسکی اہتمام مین دامن پنڈلی سی اوٹھا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سی کہل جاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اس
آیہ کریمہ کی بہت ہی لیکن اکثرونکی نزدیک تاویل یہی ہی کہ جو لکہی گئی وذکر حدیث معویۃ لا تنقطع الھجرۃ فی باب التوبۃ اور ذکر کی گئی حدیث
معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کی

باب النفخ فی الصور

باب ہی بیچ بیان پہونکنی صور کی ف ح صور
بیش سی شاخ کہ اوسمین پہونکتی ہین اور مراد یہان وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پہونکینگی اور وہ دو نفخہ ہین ایک ہلاک کرنی کی لیی زندون کی اور دوسرا
زندہ کرنی مردونکی لیی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین
النفختین اربعون قالوا یا ابا ہریرۃ اربعون یوما قال ابیت قالوا اربعون شہرا قال ابیت قال اربعون سنۃ قال ابیت
ثم ینزل اللہ من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل قال ولیس من الانسان شیء الا عظما واحدا وھو عجب الذنب ومنہ یرکب
الخلق یوم القیمۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کل ابن آدم یاکلہ التراب الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب
روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون نفخونکی یعنی نفخہ مارنی اور زندہ کرنیکی چالیس ہین پس کہا لوگون
نی ای ابوہریرہ آیا مدت مذکور چالیس دن ہی کہا ابوہریرہ نی نہین جانتا مین کہا لوگون نی آیا چالیس مہینی ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نی چالیس

برس ہین کہا نہین جانتا مین ف ح یعنی چونکہ آنحضرت سی مجمل سنا ہی یعنی یا مفصل سنا اور اوسکو بہول
اسمین مجمل ہی اور حدیث مین مفصل ہی کہ وہ چالیس برس ہین ت اور فرمایا آنحضرت نی پہر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سی پانی پس اوگینگی
اور پیدا ہونگی آدمی اور اور چاندار جیسیکہ اوگتا ہی اور پیدا ہوتا ہی سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہین ہی آدمی سی کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنی تمام اعضا اور اجزا
اوسکی پرانی اور بوسیدہ ہوجاتی ہین مگر ایک ہڈی اور نام اوسکا عجب الذنب ہی ف ساتھہ زبر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی ہی بیچ
ریڑہ کی درمیان دو سرین کی ہی اور عجم الذنب بتبدیل میم سی بہی آیا ہی اور عجب اور عجم دونون بمعنی اصل کی اور جڑ کی ہی اور ذنب بمعنی دم کی اور چونکہ
چونکہ وہان ہی اوسکا یہ نام رکہا گیا ت اور اوس ہڈی سی ترکیب دی جاوینگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سی دن قیامت کی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کہاتی ہی مٹی مگر ایک ریڑہ کی ہڈی کو نہین کہاتی یعنی
ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس ہی سی پیدا کیا گیا ہی اول خلقت مین اور اوسمین ترکیب دیا جاویگا ف ع اور بیان اونکا ہی کہ جنکی بدن گلا کرتی ہین
اسلیے کہ اللہ تعالی نی حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہاوی جسد انبیا کی اور ایسی ہی جو کہ اونکی حکم مین ہین شہدا اور اولیا سی اور نہین مین سی موذن ہین
کہ جو صد اذان دیتی ہین پس یہ اپنی قبر مین زندہ ہین مانند زندون کی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبض اللہ
الارض یوم القیمۃ ویطوی السماء بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض متفق علیہ
اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مٹہی مین لیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمان
کو اپنی دائین ہاتہہ مین ف ع ح شاید کہ مراد ان دونون سی بدل دینا اونکا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی یوم تبدل الارض غیر الارض
والسموات یا کنایہ عظمت اور جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننی افعال عظیمہ کیسی کہ اوہام خلق کی اوسکی مقابلہ مین حیران ہین اور تنبیہ ہی بیچ
کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگی آسان ہی اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت بہ نسبت زمین کی زیادہ ہی
اوسکو تخصیص کیا ساتھہ دائین ہاتہہ کی کہ اشرف بائین سی ہی پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی دائین ہاتہہ مین ت پہر فرماویگا
اللہ تعالی کہ مین ہون پادشاہ یعنی نہین ہی بادشاہت مگر میری ہی لیے اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین بادشاہ کہ زمین مین دعوی بادشاہت
کا کرتی تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوی اللہ السموات یوم القیمۃ ثم
یاخذھن بیدہ الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارضین بشمالہ وفی روایۃ یاخذھن بیدہ الاخری ثم یقول
انا الملک این الجبارون این المتکبرون رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لپیٹیگا اللہ
آسمانونکو دن قیامت کی پہر لیگا اونکو اپنی دائین ہاتہہ مین پہر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالی
یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پہر لپیٹیگا زمینونکو اپنی بائین ہاتہہ مین اور ایک روایت مین آیا ہی لیویگا زمینونکو اپنی دوسرے ہاتہہ مین پہر فرماویگا مین
ہون بادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین تکبر کرنیوالی نقل کی یہ مسلم نی وعن عبد اللہ بن مسعود قال جاء حبر من الیہود الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال یا محمد ان اللہ یمسک السموات یوم القیمۃ علی اصبع والارضین علی اصبع والجبال والشجر علی اصبع والماء والثری علی اصبع وسائر الخلق
علی اصبع ثم یھزھن فیقول انا الملک انا اللہ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعجبا مما قال الحبر تصدیقا لہ ثم قرا وما قدروا اللہ
حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسموت مطویت بیمینہ سبحنہ وتعلی عما یشرکون متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا آیا ایک عالم یہودیون سی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکہیگا

آگی ... یا تو جنبانا ہی کہ ایک انگلی پر پہاڑ رکھا اور انگلی پر ... اور فرماویگا میں ہون بادشاہ کہان ہین بادشاہ زمین کے

تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہی اور جز یا معنی ہاتھ اور انگلی اور پہاڑ کی منظور و ملحوظ نہین و مثل کلام عرب کے ہی یہ ہی کہ جب کسیکی
وصف کیا چاہتی ہین جود و کرم کر تو کہتی ہین کہ دونون ہاتھ اوسکی فراخ و کشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتھ نہون کہ دونون ہاتھ کٹی ہون یا اوسکی
پیدایش ہی سی بی ہاتھ پیدا کیا گیا ہو یا کسیکو سلطنت و ملک داری کی ساتھ وصف کیا چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹھا اگرچہ اوسکی لیی تخت نہو اور
بیٹھنی کی چیز کچھ نہو اور یہ راہ خوب ہی بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کی لیی اس سی کہ تاویل کرین اور کہین کہ مراد ہاتھ سی یہ ہی اور تخت سی فلانا فہم
اور تعجب کیا آنحضرت نی یہودی کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسیکہ کہا ہی پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ازراہ تعجب کرنیکی اوس چیز
سی کہ کہا اوس عالم یہود نی واسطی سچا کرنی اوسکی یعنی تعجب آنحضرت کا سبب تکذیب عالم مذکور کی تہا بلکہ سبب اوسکی تصدیق اور راست کہنی جانی
اوسکیکی تہا پہر پڑہا آنحضرت نی یہ آیہ و ما قدروا اللہ تعالی کی مشرکون نی حق قدر جاننی اوسکیکی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیی اور نہ تعظیم کی
اوسکی جیسیکہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی قبضہ قدرت مین ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپٹی ہوئی ہونگی
اوسکی داہنی ہاتھ مین پاک ہی اللہ تعالی اور بزرگ ہی وہ اوس چیز کہ شریک کرتی ہین مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچھ کہ یہودی نی کہا تفصیل اوسکی تفسیر
اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله يوم تبدل الأرض غير الأرض
والسموات فأين يكون الناس يومئذ قال على الصراط رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مضمون اس آیہ کی
اوس دن کہ تبدیل اور تغییر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی بدلی مین زمین اور تبدیل کیجاوینگی اور پیدا کیجاوینگی اور آسمان یعنی روز قیامت کے پس
کہان ہونگی لوگ اوس دن فرمایا آنحضرت نی لوگ اوس دن پل صراط پر ہونگی ف ح مراد صراط سی معہود ہی یا جسر صراط کہ ہی اور اصل صراط معنی راہ کی ہی اور
تبدیل زمین سی کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کواشی نی کہ وہ بدلجاویگی ساتھ روٹی سفید کے پس کہاوینگی اوسکو مومن اپنی قدمونکی نیچی سی یہانتک
کہ فارغ ہوں حساب سی چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتھ جہڑ جانی ستارون اوسکیکی اور کسوف آفتاب اور خسوف
چاند اوسکیکی ہی اور طیبی نی کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو تبدیل ذات مین جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی دراہم کو دینارون سی یعنی دراہم کی
بدلی دینار لین مینی اور دوسری تبدیل صفات مین ہی جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی حلقہ کو خاتم سی یعنی چہلہ کو پگہلا کر شکل انگوٹھی کی بنایا
پس ذات ایک ہی اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمانکی ساتھ اور زمین و آسمانکی دونون احتمال رکہتی ہی اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کے
اکثر ہین ابن عباس نی فرمایا کہ زمین وہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات مین ہوگا ابو ہریرہ نی کہا کہ فراخ کرینگی زمین کو ایسا کہ کچہ بلندی و پستی اوسمین نرہیگی اور دکہا
تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کردی جیسیکہ بعضی آثار و اخبار سی بہی دلالت کرتی ہین امیر المومنین علی رض سی آیا ہی کہ ایک زمین پیدا کرینگی
چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگی سفید پاکیزہ کہ اوسپر کسی نی گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سی تغیر ذات کا ہی
جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر سوال و جواب حضرت عائشہ اور آنحضرت کا ت نقل کی یہ مسلم نی وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الشمس والقمر مكوران يوم القيامة رواه البخاري اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورج اور چاند لپیٹی
جاوینگی دن قیامت کے ف ح یعنی اوٹہا کر گوشہ مین ڈالی جاوینگی جیسیکہ کپڑی کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالتی ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی اونکی اور
جاتا رہیگا پہیلا رہنا اونکی روشنی کا عالم سی ت نقل کی یہ بخاری نی الفصل الثانی عن ابی سعید الخدری

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انعم وصاحب الصور قد التقمه واصغى سمعه وحنى جبهته ينتظر متى يؤمر بالنفخ فقالوا
يا رسول الله وما تأمرنا قال قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل رواه الترمذي اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت نے کیونکر چین
سے اور خوش رہوں میں حال آنکہ صاحب صور کا اسرافیل ہے رکھی ہوئی ہیں ایک طرف صور کی اپنے مونہہ میں پہونکنے کی لیے اور جھکائی ہوئی ہے کان اپنا
کان لگا رہا ہے جناب حق میں کہ کب فرماوے پہونکنے کو اوسیوقت پہونکوں اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جیسے عادت ہے نرسنگا بجانے والوں کی
یعنی طیار ہو رہا ہے بجانے کی لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پہونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہے تو کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو یعنی کہنے کی
لیے اب اوسوقت یا مطلق وقت سختیوں کی فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور اچھا ہے کارساز وہ ف یعنی التجا درگاہ حق میں لی جاو اور اوسکی فضل
وکرم پر بہروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب کہتے اور محنت و خوف پیش آوے تو اوسکو پڑہیں تا اوس سے سلامت رہیں چنانچہ حضرت ابراہیم نے
اوسکو آگ میں ڈالی جانے کی وقت پڑہا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی جسوقت کہ منافقوں نے ایک لڑائی میں کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم
ت نقل کی یہ ترمذی نے وعن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصور قرن ينفخ فيه رواه الترمذي وابو داود
والدارمي اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے کہ پہونکا جاویگا اوسمیں ف
یعنی اسرافیل پہونکینگے دو بار اور کہا بعضوں نے کہ گول ہے سر صور کا مانند عرض آسمانوں کی اور زمین کے

الفصل الثالث تیسری فصل

عن ابن عباس قال في قوله تعالى فاذا نقر في الناقور الصور قال والراجفة النفخة الاولى والرادفة الثانية رواه البخاري في ترجمة باب
کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کی یہ ہیں کہ جب پہونکا جاویگا صور میں پس وہ دن سخت ہے
کافروں پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة یعنی اوسدن کہ ہلیگا راجفہ پیچہے آویگا اوسکی رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ
پہلا ہے کہ زمین و پہاڑ اوس سے ہل جاوینگے اور حرکت میں آوینگے مشتق رجف سے ہے یعنی ہلنے اور لرزنے میں پڑنے کی اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہے کہ پہلی نفخہ
کی پیچہے پہنچیگا مشتق ردف سے ہے بمعنی ایک چیز کی پیچہے پہنچنے کی نقل کی یہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں وعن ابي سعيد قال ذكر رسول الله صلى الله
عليه وسلم صاحب الصور فقال عن يمينه جبرئيل وعن يساره ميكائيل اور روایت ہے ابو سعید سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے صور پہونکنے والے کا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اوسکے جبرئیل ہونگے اور بائیں طرف اوسکے میکائیل یعنی صور پہونکنے کی وقت وعن
ابي رزين العقيلي قال قلت يا رسول الله كيف يعيد الله الخلق وما آية ذلك في خلقه قال اما مررت بوادي قومك جدبا ثم مررت به
يهتز خضرا قلت نعم قال فتلك آية الله في خلقه كذلك يحيي الله الموتى رواهما رزين اور روایت ہے ابی رزین سے کہ کہا میں نے
یا رسول اللہ کیونکر پہیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونے کی اور کیا ہے نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کہ اوس سے اوس پر دلیل پکڑیں
فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کی وقت قحط اور خشکی مینہ کی کہ کچہہ سبزہ وہاں نہیں ہوتا پہر گذرتا ہے تو اوس جنگل پر اسحالمیں کہ
ہلتا ہے یعنی لہلہاتا ہے سبزہ کہا میں نے ہاں فرمایا آنحضرت نے پس یہ نشانی قدرت الہی کی ہے اوسکی مخلوق میں اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا مردوں کو نقل کیں یہ
دونوں حدیثیں رزین نے

باب الحشر

یہ باب ہے بیچ بیان حشر کی ف حشر کی معنی ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر
قیامت کو کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے زندہ کرکے نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اور جگہ کو اوسکو محشر کہتے ہیں اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے یعنی جو ذکر کیے گئے
اور دوسرا پہلے قیامت کی اوسکی نشانیوں سے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگوں کو محشر یعنی زمین شام میں ہانک کر
لیجاویگی جیسے کہ گذرا اور یہاں مراد معنی اول ہیں اور بعضے حدیثیں آوینگی کہ محتمل دونوں معنے کو ہیں علما نے دونوں احتمال کہے اور اختلاف کیا اور ظاہر یہ ہے کہ اول

الفصل الاول عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع کیی جاوینگی لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہو بلکہ مائل بسرخی مانند چپاتی ہوئی آٹی کی روٹی کی یعنی رنگت مین اور گولائی مین اور مقدار مین نہین ہوگا اوسمین نشان واسطے کسیکے یعنی مکان و عمارت کسیکی نہین ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَتَكَفَّأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَتٰى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ بَالَامٌ وَالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُوْنٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کی ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار تعالی اپنی ہاتھ مین **ف** ح یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتھ سی دوسرے ہاتھ مین پھیر پھیر کرتی ہین یعنی گھڑتی ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پھر گرم بھوبل مین ڈال دیتی ہین تا پختہ ہووے **ت** جیسیکہ اولٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی سی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی **ف** ح جاننا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین روٹی ہو جاویگی اور طعام بہشتیونکا ہوگا اول جو بہشت مین جاوینگی وقت کھاوینگی پس بعضون نی تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچھ مستبعد نہین ہی قدرت حق تعالی سی وہ قادر ہے کہ زمین کو روٹی کر دیوی اور بہشتیونکی کھانی کو دیوی اور اولی بھی ہیی ہے کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نے اور اور کچھ تاویل کی ہی بخوف درازگی کی نہین لکھا **ت** پس بعد فرمانی آنحضرت کی اس حدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سی اور کہا کہ برکت بھیجی خدا ای مہربان آپ پر ای ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ مہمانی بہشتیون کے یعنی وہ کھانا کہ اول اونکی آگی لاوینگی روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نی ہان خبر دی کہا یہودی نی ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ہمارے یعنی از راہ تعجب اور آگاہ کرنیکی پھر ہنسی آنحضرت **ف** ح یعنی بسبب موافق ہونی خبر آنحضرت کے ساتھ خبر یہودی کے تورات سی خبر دی تھی اوسنی اور بسبب حاصل ہونی زیادتی الیقین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی خبر سی اور ہنسی آنحضرت مبالغہ سی یہانتک **ت** کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کے پھر کہا اوس یہودی نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ سالن اہل جنت کی کہ جسی روٹی لگا کر کھائینگی وہ بالام ہی اور نون **ف** ح بالام بہ موحدہ اور تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تھا صحابہ یعنی اوسکی نہ سمجھی **ت** کہا اونہونی اور کیا ہی یعنی معنی اسکی کہ ذکر کیا تونی کہا بیل اور مچھلی کھاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر پر بڑھ رہا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یہ وہ جماعت ہے کہ بے حساب بہشت مین جاوینگی اور منہ اونکی چودھوین رات کی چاند سی ہونگے اور ہو سکتا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائد کبد ایک ٹکڑا ہے جدا ملا ہوا جگر سی اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہو سکتا ہی کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سی جبکہ صحابہ معنی اوسکی نہ سمجھی اور پوچھا آنحضرت نی پہلے اسکی کہ یہودی بیان کری بوحی الٰہی بیان کیا **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جمع کیی جاوینگی لوگ یعنی بعد بعث کی اوپر تین فرقون اور قسمون کی ف یعنی ایک قسم تین مین سی اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنی والی ہین اور سوار چلنی والی جیسا کہ آتا ہی دوسری فصل مین ت ایک فرقہ رغبت کرنیوالی یعنی بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی مین کہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون صفت اونکی ہی اور فرقہ دوسرا ڈرنیوالا ف یعنی آگ دوزخ سی اور وہ وہ ہین کہ ڈرتی ہین لیکن اجتناب کرتی ہین اوس سی اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہی عبادت اوسکی سی خوف ت حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگی اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگی ایک اونٹ پر ف یعنی بقدر مراتب اپنی کی استراحت پاوینگی اپنی سواریونپر اور باقی چلتی ہونگی اپنی قدمونپر اور یہ اعداد تفصیل مراتب اون دونون قسمونکی ہی بسبیل کنایہ و تمثیل کی جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اوسمین کمتر اور سرعت اور سبقت اوسکی زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کی ہین ذکر کیی قیاس پر چھوڑ دینی سی اور ہونا گنتی کتنی شخصونکا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کی ہو یا بطریق تناوب کی کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیی کہ وہ مرتبہ مقربونکا ہی قسم انبیا اور رسولون سی اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیونکا ہی ت اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کریگی آگ یعنی اونکی ساتھ رہیگی جہان وہ رہینگی اور استراحت کرینگی اور رات گذاریگی آگ ساتھ اونکی جہان رات گذارینگی اور صبح کریگی آگ ساتھ اونکی جہان صبح کرینگی اور شام کریگی آگ ساتھ اونکی جہان شام کرینگی ف ع یہ بیان تیسری فرقہ کا ہی کہ آگ ہر وقت ساتھ رہیگی اونکی جدا نہین ہوویگی اور شارحونکو اختلاف ہی اسمین کہ یہ حشر روز قیامت کا ہی بعد اوٹھنی مردونکی گورسی یا پہلی اوسکی ہی علامات قیامت سی کہ جاوینگی محشر کیطرف کہ زمین شام کی ہی اور اول صواب تر ہی واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی و عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاة عراة غرلا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیامۃ ابراہیم وان اناسا من اصحابی یؤخذ بہم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقول انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم مذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی اونسی نقل کی نبی نی سی فرمایا تحقیق تم جمع کیی جاوگی اور اوٹھائی جاوگی ننگی پاون ننگی بدن بی ختنہ ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب مردی قبرونسی اوٹھینگی تو اجزا اونکی بدنکی بدستور ملجاوینگی اسلیی کہ جب جو چیز یعنی ستر کا کہ واجب الازالہ تہا دنیا مین بدستور ہوجاویگا تو اور اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہو جاوینگی اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال متعلق ہونی علم اللہ تعالی کی ساتھ کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی نسبت اشیا ممکنات کی ت پہر پڑہی حضرت نی یعنی ازراہ استشہاد و اعتقاد کی یہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنی اونکو اول پیدایش مین یعنی ماکی پیٹ سی ننگی پاون ننگی بدن بی ختنہ ویسا ہی پہر پیدا کرینگی ہم قبرونسی دن قیامت کی وعدہ لازم ہی یہ پیدا کرنا ہمپر بلاشبہ ہین ہم کرنیوالی یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی ہمنی اور فرمایا آنحضرت نی اور اول اون شخصونکی کہ پہنائی جاوینگی کپڑی روز قیامت کی ابراہیم ہین ف ع اسلیی کہ اول اون شخصونکی ہین کہ فقرا کو کپڑا پہنایا یا اسلیی کہ اول راہ خدا مین ننگی کیی گئی ہین آگ مین ڈالنی کی لیی پس اس فضیلت سی اسوجہ کر دلیل نہین ہوسکتی ہی اوپر افضل ہونی اونکی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حقیقت مین یہ اعزاز و اکرام اونکا ہی بعلاقہ باپ ہونی آنحضرت کی علاوہ اسکی یہ کہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت بہی ساتھ کپڑونکی کہ دفن کیی گئی ہین اوٹھینگی اور نہین اوٹھینگی ننگی اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہی یہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پہر دیکھی

یعنی حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ت اور تحقیق کتنی ایک آدمی میری صحابیون سی پکڑی جاوینگی اور لیجائی جاوینگی بائین ہاتھ

کی طرف [illegible] یعنی البصیر [illegible] ہین میری اصحاب
لیے جاتی ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہ ہمیشہ ہی پھر گئے تھے اپنی ایڑیون پر اوس وقت سی کہ جدا ہوا تو اونسی پس کہونگا مین جیسا کہ کہا
صالح نی یعنی عیسی نی اور تہا مین اونپر گواہ اور واقف اونکی احوال کا جب تک کہ تہا مین بیچ اونکی اس کلمہ تک کہ آخر آیہ ہی العزیز الحکیم ف ہو
مضمون تمام آیہ کا یہی کہ عیسی نی کہا کہ جب تک مین اونمین تہا اونکی حال پر واقف تہا اور پیچھی میری کہ کفر کرین اور سوا حق کی کہین اور جب اوٹھالیا
تو نی مجہکو اونمین سی تہا تو نگہبان اور واقف اونکی حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہی اگر عذاب کریگا تو اونکو اور گرفتار کریگا اونکو اونکی کرتوت پر پس بندی
تیری ہین جو کچہ چاہی تو کری تو کوئی نہین کہ سکتا کہ کیون کرتا ہی تو اور اگر بخشی تو اونکو اور درگذر کری تقصیر اونکی عذاب سی تو غالب اور حکیم ہی اور
مراد اصحاب سی خواص اصحاب نہین ہین اسلیے کہ ہمکو یقینا معلوم ہی کہ کوئی اونمین سی بعد آنحضرت کی مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اونسی وہ دیہاتی اعراب
ہین کہ اسلام لائی تہی حضرت کی زمانہ مین اور پہر مرتد ہوگئے مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور اسود اور مانند اونکی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر الناس يوم القيمة حفاة عراة غرلا قلت يا رسول
الله الرجال والنساء جميعا ينظر بعضهم الى بعض فقال يا عائشة الامر اشد من ان ينظر بعضهم الى بعض متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جمع کیی جاوینگی لوگ دن قیامت کے ننگی پاون ننگی بدن بے ختنہ
کہا مین یعنی عائشہ نے یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب دیکہینگی بعض اونکا طرف بعض کی یعنی مرد و عورت ننگا دیکہینگے مردون اور عورتونکو پس انکی ننگا
جمع ہونے مین حکمت ہے پس فرمایا آنحضرت نے ای عائشہ کار اوسدن مین سخت تر ہی اس سی کہ نگاہ کرین بعضی بعضون کو یعنی کہان فرصت و شعور ہوگا
اسکا کہ کوئی کسی کو نگاہ کرسکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی لكل امرئ منهم يومئذ شان يغنيه ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس
ان رجلا قال يا نبي الله كيف يحشر الكافر على وجهه يوم القيمة قال اليس الذي امشاه على الرجلين في الدنيا قادرا على ان يمشيه
على وجهه يوم القيمة متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا ای نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنی منہ کی بل دن قیامت
کی یعنی کیونکر ممکن ہے کا منہ کی بل چلنا فرمایا آنحضرت نی کیا نہین ہے شان یہ کہ جسنی چلایا اوسکو دونون پاؤن پر دنیا مین قادر ہی چلانی اوسکی پر منہ
کی بل دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلقى ابراهيم اباه آزر يوم القيمة
وعلى وجه آزر قترة وغبرة فيقول له ابراهيم الم اقل لك لا تعصني فيقول له ابوه فاليوم لا اعصيك فيقول ابراهيم يا رب
انك وعدتني ان لا تخزيني يوم يبعثون فاي خزي اخزى من ابي الابعد فيقول الله تعالى اني حرمت الجنة على
الكافرين ثم يقال لابراهيم انظر ما تحت رجليك فينظر فاذا هو بذيخ متلطخ فيؤخذ بقوائمه
فيلقى في النار رواه البخاري اور روایت ہے ابوہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا ملاقات کریگی ابراہیم اپنی باپ
آزر سی دن قیامت کی اس حال مین کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بہ سبب غم و فکر کی اور غبار ہوگا پس کہین گی اوسکو ابراہیم کیا نہین کہتا تہا
تجہکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اونچیزون کی خبردون تجہکو حقتعالی کی طرف سی پس کہیگا ابراہیم سی باپ اونکا پس آجکی دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی
شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیم ای پروردگار میرے تحقیق تو نی وعدہ کیا تہا مجہسی کہ نہ رسوا کریگا مجہکو اوسدن کہ اوٹھائی جاوینگی لوگ یعنی
رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کے رسوائی سی کہ بہت دور ہی اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مینی حرام کی بہشت کافرون
پر یعنی التماس انکی مغفرت کی آج مقبول نہین کہ یہ کافر ہی پہر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہی تیری پاؤن کی نیچی پس دیکہینگے ابراہیم اپنی

پاؤنکی نیچی پس ناگہان آزر ہوگا کفتار آلودہ مٹی کو پس پکڑے جاوینگے پاؤن اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ مین نقل کی یہ بخاری نے ف ح
آزر کی ایسی بدصورت اسلیے بنجاویگی تا محبت پدر ابراہیم سے جاتی رہے اور کہا ہے علمائی اگرچہ ابراہیم نے آزر سے تبری کی تھی اور بیزار ہوئے تھے
دنیا مین ولیکن جب روز قیامت کی اوسکو دیکھینگے تو مہر پدری سے دامن گیر اونکی ہوگی اور اوسکے لیے مغفرت چاہینگے شاید قبول ہو اور جب قبول نہوگی
اور مسخ ہوا دیکھینگے ناامید ہونگے اور بیزار ابدی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تھا کہ آزر کفر پر مرا واسطے جواز اسکی کہ ایمان لائی ہو
خفیہ اور اونکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری اونکی اوس سے بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سے گیا تھا تو بیزاری ابدی ہوگی اونکو واللہ اعلم

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرق الناس یوم القیٰمۃ حتی یذھب عرقھم فی الارض سبعین ذراعا ویلجمھم حتی یبلغ اذانھم متفق علیہ اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پسینا کرینگے لوگ دن قیامت کی یعنی ابتدائے امر مین یہانتک کہ جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اونکو یعنی پہنچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی اور باز رکھیگا اونکو کلام سے یہانتک کہ پہنچیگا اونکی کانون تک ف ح لوگ یعنی سب لوگ اور جس طریق اولی پسینا آئیگا لیس نہ ذکر کرنا اونکا قبیلہ التفاسے ہے اور ظاہر یہی کہ انبیا اور اولیا مستثنی ہین اس سے اور بہنا عرق کا بسبب کثرت ہونگی اور حاصل ہونے حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کی ہوگا اور لگام کریگا آگی آتا ہے کہ لوگ مختلف ہونگی اپنی احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن المقداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تدنی الشمس یوم القیٰمۃ من الخلق حتی تکون منھم کمقدار میل فیکون الناس علی قدر اعمالھم فی العرق فمنھم من یکون الی کعبیہ ومنھم من یکون الی رکبتیہ ومنھم من یکون الی حقویہ ومنھم من یلجمھم العرق الجاما واشار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الی فیہ رواہ مسلم اور روایت ہے مقداد سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سے یہانتک کہ ہوگا آفتاب بمقدار ایک کوس کی اور بعضون نے کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کی یعنی نہایت قریب ہوگا پس ہونگے لوگ بقدر اپنی عملونکی پسینے مین پس بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک ف ح اور یہ لوگ وہ ہونگے کہ عمل اونکے بہت اور خوب تر ہین اور ایسی قیاس پر اورونکو سمجہنا چاہیے کہ جسکی جتنے اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگی اوتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا ت اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا عرق اونکی گھٹنون تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا عرق اونکی کمر تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ لگام کریگا اونکو عرق لگام کرنا یعنی دہان تک پہنچیگا بلکہ اندر دہانی کی آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نے اپنی دست مبارک سے اپنی دہانہ مبارک کیطرف نقل کی یہ مسلم نے ف ح کہا ابن ملک نے کہ اگر کہی تو کہ جب عرق مانند دریا کے بعضونکی دہانہ تک پہنچیگا تو کیونکر پہنچیگا دوسرے کی ٹخنون تک جواب اسکا یہ دینگے ہم کہ تہانب کریگا اللہ تعالے عرق ہر انسان کا اوپر عمل اوسکی پس نہین پہنچیگا اوسکی غیر کیطرف کچہ جیسے کہ تہانب کیا جاری ہونا دریا کا موسیٰ کی لیے کہتا ہون مین کہ یہ جواب معتمد ہے اسلیے کہ تمام امور آخرت کی سب خرق عادت کی ہونگی نہیں سمجہتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتے ہین ایک کو اونمین سے عذاب ہوتا ہے اور دوسرا اوسمین آرام مین اور ایک دوسرے کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکے دنیا مین یہ ہے کہ دو شخص سوتے ہین خواب مختلف دیکھتے ہین ایک غمگین ہوتا ہے اور دوسرا خوش باایکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹھی ہوتی ہین ایک صحت سے ہے اور دوسرا درد و مصیبت مین

وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تعالی یا آدم فیقول لبیک وسعدیک قال اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین فعندہ یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکری وما ھم بسکری ولکن عذاب اللہ شدید قالوا یا رسول اللہ وایّنا ذلک الواحد قال ابشروا فان منکم رجلا ومن یاجوج وماجوج الف ثم قال والذی نفسی بیدہ ارجوا ان تکونوا ربع اھل الجنۃ فکبرنا فقال ارجوا ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ فکبرنا فقال ارجوا ان تکونوا نصف اھل الجنۃ فکبرنا قال ما انتم

في الناس الا كالشعرة السوداء في جلد الثور الابيض او كشعرة بيضاء في جلد

ثور اسود متفق عليه ★ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہوےگا

اللہ تعالیٰ یعنی روز قیامت کی حشر مین اور پکاریگا ای آدم پس کہین گی آدم حاضر ہون مین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور سب بہلائیان تیرے دونون

ہاتہون مین ہین فرماویگا اللہ تعالیٰ نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ مین بہیجنا ہی انکو نسلون سی اپنی فرزندون مین سے انکو نکال اور جدا کر کہین گے آدم اور کیا ہی

مقدار دوزخ کی لشکر کی فرماویگا اللہ تعالیٰ ہر ہزار مین سے نو سو ننانوی یعنی یہ مقدار دوزخیونکی ہی کہ ہر ہزار مین سی ایک جنتی ہی اور باقی دوزخی ف یہ حدیث

مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ہر سو مین سے ننانوی دوزخ کی لیے اسکا جواب کرمانی نے یہ لکہا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہے اور مقصود

تقلیل عدد مومنین کی ہی اور تکثیر عدد کافرون کی اور احتمال ہی یہ کہ مراد لشکر آگ سی کفار اور جو کہ داخل ہو آگ مین گنہگار مومنین پس ہونگی ہزار مین سے نو سو ننانوی

کافر اور ہر سو مین سی ننانوی گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ

کا اوپر سوا یاجوج و ماجوج کی بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کے حدیث مین ذکر یاجوج ماجوج کا واقع ہوا ہے نہ ابو ہریرہ کی حدیث مین یا اول متعلق ہی جمیع خلائق کی اور

دوسرے مخصوص ساتہ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار اور گنہگار دونکو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی یہی گنہگار مومنین کو ف بیس

نزدیک اس حکم کی بوڑہا ہو جاویگا خوردسال اور ڈال دیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر یہی ہی کہ یہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر

اوس وقت مین خوردسال ہو تو ہیبت اوس حال اور صدمہ اوس مقال کیسی بڈہا ہو جاوی اور بالفرض اگر اوس وقت مین کوئی عورت حاملہ ہو ماری ہیبت کی

پیٹ اوسکا گر پڑی اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ مری ہی اوٹہی اور ہیبت اوس مقام سی حمل اوسکا گر پڑی اور اسیطرح خوردسال بہی اوسی طرح اور

وقت وقوع اوس حال کی بڈہی ہو جائین پہر وقت جانی بہشت کی جوان ہو جائین ت اور دیکہیگا تو ای مخاطب اوس حال مین لوگون کو مست یعنی انشی

مین بسبب خوف کی اور نہین ہونگی وہ مست یعنی شراب سے لیکن عذاب خدا تعالیٰ کا سخت ہی یعنی یہ مستی و مدہوشی اوسی سی ہوگی کہا صحابہ نے یعنی خوف و

سی جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سے ایک ہوگا اور کون ساوہ ہم مین سے وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرت نے یعنی واسطی سمجہانی اور تسلی اونکو کہ

خوش ہو اور غم نکہاؤ پس تحقیق تم مین سی ہوگا ایک شخص اور یاجوج و ماجوج سی ہزار ف ع یعنی یاجوج و ماجوج اتنی کثرت سی ہونگی کہ پائی جاینگی

بشمار ہر شخص کے تم مین سی ہزار اونمین سی پس اسصورت مین بہت ہونگی اہل جنت اور اسمین آگاہ کرتا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سی اور شاید کہ اہل

جنت بہت ہونگی بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حور عین کے پس صحیح ہوئے معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتہ کثرت اگلی

امتکے بہی سوا یاجوج و ماجوج کی کہ اگر تم ادہی اہل بہشت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار مین سی تو گنجایش رکہتا ہی جیسا یہ کہا راوی نی ت پہر قسم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہے امیدوار ہون مین کہ ہو تم اے امت چوتہائی اہل جنت کے

پس اللہ اکبر کہا ہمنی یعنی تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننی اس نعمت کی پہر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہون کہ ہو تم تہائی

اہل بہشت کی ف ع شاید کہ بتدریج بیان کیا حضرت نے اس امر کو تاکہ نہ پہٹ جائین دل اونکی بہت خوشی کی مارے دفعۃً یا بنظر دخل ہوا دونکی

کئی دفعہ مین کہ پہلی چوتہائی ہون پہر تہائی وغیر ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتی رہی خوشخبری سنانی کی لیے جیسا کہ وحی

اوتری ف پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کی پس تکبیر کہی ہمنے فرمایا آنحضرت نی نہین ہو تم درمیان لوگونکی قلت مین مگر مانند

بال سیاہ کی بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع شاید کہ ورود حدیث

کا پہلی علم ہونی آنحضرت کی ہو ساتہ اسکی کہ امتکے دو تہائی اہل جنت کی ہونگی اسلیے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفین ہونگی اسی صف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چالیس تمام امتونکی اور ممکن ہی یہ کہ ہو نصف بنسبت اول داخلین کی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ حدیث متفرع ہوئی ہی حدیث
حدیث طویل کی کہ آگی آتی ہی وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مؤمن ومؤمنۃ ویبقی من کان
یسجد فی الدنیا ریاء وسمعۃ فیذہب لیسجد فیعود ظہرہ طبقا واحدا متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابو سعید سے کہا سنا مین نی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنے ف یعنی دکہاویگا شدت ومحنت اپنی خلق کی لیے اور یہ عبارت کنایہ ہی شدت
اور محنت اور فکر وغم سی بغیر نظر کرنیکی خصوص معانی مفردات پر جیسیکہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام مین تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضی کچہ تاویل نہین کرتی
اور علم اسکا سپرد بخدا تعالی کرتی ہین جیسیکہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سی یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمین ت پس
سجدہ کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت ف یعنی بسبب کمال شدت کی گر پڑینگی سجدہ مین واسطے طلب دور ہوجانی شدت کی سبب اس
قربت کے اور مراد مومن مرد وعورت سے خالص مومن ہین اور بعضی ضعیف روایت مین آیا ہے کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اوسکو سجدہ کرینگی لوگ ت اور نہین سجدہ کریگا وہ
کہ سجدہ کرتا تہا دنیا مین واسطے دکہانی اور سنانی لوگونکی از راہ نفاق اور شہرت کی کرتا تہا نہ اخلاص سی پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کری پس ہو جائینگی پیٹہ اوسکی ایک
ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑ نہین سکیگی وقت جہکنی اور اوٹہنی کی پس نہین سجدہ کرسکیگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیمۃ لا یزن عند اللہ جناح بعوضۃ وقال اقرءوا فلا نقیم لہم یوم القیمۃ وزنا
متفق علیہ اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ ومال مین یا تن مین قیامت کی دن موٹا
ریشہ کی ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہین ہوگی کچہ قدر ومنزلت اوسکی اللہ کی نزدیک اور فرمایا آنحضرت نی پڑہو تم یعنی تا جانو کہ طالبان دنیا کہ مغرور ہین اوپر دنیا کے اور گردانی
اچہا جانتی ہین عمل اونکی ضائع ہونا ہو وہین اس آیت کو پس قائم نہین کرینگی ہم اونکی کہین کی کافرونکی لیے دن قیامت کے کچہ قدر واعتبار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ یومئذ تحدث اخبارہا قال اتدرون
ما اخبارہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارہا ان تشہد علی کل عبد وامۃ بما عمل علی ظہرہا ان تقول عمل
علی کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فہذہ اخبارہا رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب
روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت اوس دن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نی کیا جانتی ہو کیا ہین خبرین زمین
کی کہ بیان کریگی اونکو کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا پس خبرین زمین کی یہ ہین کہ گواہی دیگی اوپر بندہ اور لونڈی یعنی مرد وزن
کی ساتہ اوس چیز کی کہ کی ہی اوسکی پشت پر اسطرح سے کہیگی کیا مجہپر ایسا اور ایسا یعنی طاعت ومعصیت فلانے دن اور فلانے دن یعنی فلانی مہینی مین اور فلانے
سال مین فرمایا پس یہی شہادتین مذکورات خبرین اوسکی ہین نقل کی یہ احمد وترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یموت الا ندم قالوا وما ندامتہ یا رسول اللہ قال ان کان محسنا ندم
ان لا یکون ازداد وان کان مسیئا ندم ان لا یکون نزع رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنی پس غنیمت جانو حیات کو پہلی موت کی اور سبقت کرو بہلائیونپر پہلی
فوت ہونی کی کہا صحابہ نی کیا ہی سبب ندامت اوسکی کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی اس لیے کہ نہ زیادہ
کی نیکی اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہ کہ نہ باز رکہا اپنی نفس کو برائی سی نقل کی یہ ترمذی نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ ثلثۃ اصناف صنفا مشاۃ وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوہہم قیل یا رسول

اللہ وکیف یمشون علی وجوہہم قال ان الذی امشاہم علی اقدامہم قادر علی ان یمشیہم علی وجوہہم اما انہم یتقون
بوجوہہم کل حدب و شوک رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حشر کئی جاوینگی
لوگ روز قیامت کی تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلین گی اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کی بل چلتی **ف** ع اول قسم کی تو وہ مومن ہین کہ ملائی ہین
نیک اعمال ساتہ برے کی اور مترددہین درمیان خوف و رجا کی اور امیدوار ہین رحمت الٰہی کی اور دوسری قسم سابقین کامل ایمان ہین اور تیسری قسم کفار
ت کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سی چلین گی منہ کی بل یعنی برخلاف عادت کی کہ چلتی ہین پاؤن سی فرمایا تحقیق جس شخص نی چلایا اونکو پاؤن کی بل وہ
قادر ہی اوپر چلانی اونکی کی منہون کی بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچین گی ساتہ منہون اپنی کی ہر بلندی اور کانٹی سی **ف** ع یعنی اور مانند اوسکی
قسم موذیات سی یعنی منہ اونکی بجای اونکی ہاتہہ پاؤن کی ہوجائین گی جیسی کہ ہاتہہ پاؤن سی موذیات راہ سی اور بلندی اور پستی اوسکی سی بچتی ہین ویسی ہی
اپنی منہون سی کرین گی اور منہ اونکی کام پاؤن کی کرین گی بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت فرمان برداری کی اللہ تعالی نی
اونکو خوار و سرنگون کیا **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیمۃ کانہ رأی
عین فلیقرء اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہ کہ دیکہی طرف دن قیامت کی یعنی احوال اوسکی کی گویا کہ وہ دیکہنا ساتہ آنکہہ کی ہوپس چاہیی کہ پڑہی سورہ اذا الشمس کورت
اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **ف** ح اسلیی کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہی پڑہنی والا انکا اگر حضور دل سی انکو پڑہی تو ایسا
احوال قیامت کا مستحضر کردیتی ہین کہ گویا آنکہہ سی دیکہتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ذر قال ان الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی ان الناس یحشرون ثلثۃ افواج فوجا راکبین طاعمین
کاسین وفوجا تسحبہم الملئکۃ علی وجوہہم وتحشرہم النار وفوجا یمشون ویسعون ویلقی اللہ الاٰفۃ علی الظہر
فلا یبقی حتی ان الرجل لتکون لہ الحدیقۃ یعطیہا بذات القتب لا یقدر علیہا رواہ النسائی روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ تحقیق سچی نی اور سچی کہی گئی نی
کہ اللہ تعالی نی سچ خبر دی ہی اونکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیی جاوین گی تین قسم پر ایک قسم سوار کہانیوالی پہننی والی یعنی جن والی
اور مترفہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکہتی ہونگی اور ایک قسم کہینچین گی اونکو فرشتی زمین پر منہ کی بل اور جمع کرینگی اونکو فرشتی اور ہانکین گی طرف آگ دوزخ کی اور
ایک قسم پیادہ پا چلین گی اور دوڑین گی **ف** ع چلین گی سہولیت و راحت سی اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سی اور دوسری قسم کفار ہین اور
تیسری مسلمان گنہگار **ت** اور ڈالیگا اللہ تعالی آفت و ہلاکت پیٹہہ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹہون پر سوار ہونگی پس نہین باقی رہی گی سواری یہانتک
کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکی لیی باغ دیگا اوسکو بدلی مین اونٹ کی اور باوجود اسکی قدرت نہین پاویگا اوسپر اور بہم نہین پہونچی گا **ف** ح جاننا چاہیی
کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کی ہوگی لیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون لہ حدیقۃ
صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہی اسمین اور طیبی نی کہا کہ حشر قیامت نہین ہی بلکہ
وہ حشر ہی کہ علامت قیامت سی ہی جیسی کہ اوس باب مین ذکر اوسکا گذرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین استطرادی ہی انتہی اور ملا علی قاری
نی قول توریشتی کا کہ اوسمین آیت و حدیث سی دلیل پکڑی ہی نقل کرکی ترجیح اسی کو دی ہی کہ حشر قیامت ہی ہی اور لکہا ہی کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی ہی
قول توریشتی کا صواب پر ہی اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہی بسبب قول ابی ذر کی ہی کہ زیادہ کیا ہی اوپر روایت اصل کتاب کی اور ممکن ہی دفع کرنا
اوسکا اس نہج کہ کہا جاوی کہ یہ حدیث مل گئی ہی اور حدیث کی ساتہ پس لائق ہی یہ کہ حمل کیجاوی مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچہہ توجیہ اسکی توریشتی سی ہی

نقل کی ہی ابو ہریرہ کی حدیث مین **بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ** باب ہی حساب و قصاص
اور میزان کا **ف** حساب کا اور بیان مراد ہی گناہ کردار بندہ کا روز قیامت کی اگرچہ سب کچھ پروردگار تعالی کو معلوم ہی اور اوسپر روشن ہی لیکن یہ
اسلیے کرین گی کہ تا حجت ہو اونپر اور روشن ہو خلائق پر یہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سی ثابت ہی پس اعتقاد اسکا واجب ہی اور قصاص عمل کرنا ساتھ کسی کے
مانند اوسکی کہ کیا ہی اوسنی چنانچہ مار ڈالنا مار ڈالنی کی بدل اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنی کی اور مارنا عوض مارنی کی روز قیامت کی اور جسنی کسی سی کچھ کیا اور اوسکو
آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلہ اوسکا اوس سی لین گی اگرچہ مکلف نہو جیسی کہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو سلیے اوٹھائین گی جیسی کہ
بکری شاخ دار نی بی شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لین گی اور میزان عبارت ہی اوس چیز سی کہ جانی جاوین اوس سی مقدارین اعمال کی اور جمہور اسپر
ہین کہ اوسکی دو پلڑی ہین اور زبان کہ جسکو پکڑ کر تولتی ہین جیسی کہ دنیا کی ترازو مین ہوتی ہین اور دوڑی درمیان دو پلڑون کی ایسی ہوگی جیسی درمیان
مشرق اور مغرب کی تولین گی اوسمین نامہ اعمال کی کہ ایک پلڑی مین نیکیون کی اعمال نامی ہونگی اور ایک مین برائیون کی اور بعضون نی کہا ہی حسنات کو
اچھی صورتون مین بنا کر لاوین گی اور سیئات کو بری صورتون مین اور تولین گی اور حدیث بطاقہ کی کہ آگی آتی ہی مقوی قول اول کی ہی ظاہر نصوص سی

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ
قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُولُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی عائشہ رض سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا نہین کوئی کہ حساب کیا جاوی روز قیامت کی مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کی اور مراد
ہلاک سی عذاب ہی حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ جب مین نی یہ بات بطریق کلیہ کی آنحضرت صلعم سی سنی تو مشکل ہوئی مجہپر واسطی دفع اشکال کی کہا مینی کیا نہین فرماتا
اللہ تعالی یعنی اہل نجات کی حق مین جسکو دی گئی کتاب اوسکی داہنی ہاتہہ مین پس قریب ہی کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا
تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت صلعم نی یعنی میری اشکال کی دفع مین نہین ہی یہ حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض محض اور نرا بیان کرنا **ف** جیسی کہ کہین
یہ کیا تو نی اور وہ کیا تو نی بغیر اسکی کہ کد و کاوش کرین اوس سی اور دقت ڈالین اوسپر اور تیسری فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان یہ ہے
کہ نامہ اعمال اوسکا دکہاوین گی تا دیکھی پہر در گذر کرین گی **ت** لیکن مراد یہ ہی کہ جو کوئی کہ کد و کاوش کیا جاوی حساب مین اور دشواری
ڈالی جاوی اوسپر اور پورا حساب لیا جاوی کچھ نچھوڑا جاوی قلیل و کثیر سی ہلاک کیا جاوی گا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہے
اور اول عرض و اظہار ہی فقط **ف** ع حاصل یہ کہ وجہ معارضہ کی یہ ہی کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینی ہر اوس شخص کی کہ حساب کیا جاوی اور لفظ
آیۃ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ بعضی اونکی نہین عذاب دی جاوین گی اور راہ تطبیق کی آپمین یہ ہی کہ مراد حساب سی آیۃ مین عرض ہی ظاہر کرین گی اعمال
پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اون اعمال کا پہر در گذر کیا جاوی گا اوس سی واسطی اظہار فضل کی اور مراد حساب سی حدیث مین مناقشہ ہی کہ دارو گیر
کیجاوی گی واسطی اظہار عدل کی اور بزاز وغیرہ نی روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تین خصلتین جسمین ہونگی حساب لیگا اوس سی اللہ حساب
آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت مین اپنی رحمت سی دیوی تو اوسکو کہ محروم رکہی تجکو اور عفو کری اوس سی کہ ظلم کری تجہپر اور سلوک کری تو اوس سی کہ انقطاع
کری تجہسی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ يَّحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عدی بن حاتم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین تم مین سی کوئی مگر کہ کلام کریگا اوس سی رب اوسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا درمیان اوسکی اور درمیان پروردگار اوسکی کی ترجمان یعنی بدو نسبہ

کہ سمجہا وی کلام اوسکا اور نہ ہیدہ وہ کہ جو ترجمہ کری اوسکو اوسکی رب سی پس دیکہی گا سیدہ وہنی طرف اپنی پس دیکہی گا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہی یعنی عمل اپنی سی یعنی صالح کہ صورت بنکر آوینگی یا جزا اوسکی اور دیکہیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکہیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہی یعنی بری عمل **ف** ع یہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو کچہ امر اہم درپیش ہوتا ہی تو داہنی بائین دیکہتا ہی پس یہ دیکہنا ویسا ہی ہوگا **ت** اور دیکہیگا آگی اپنی پس نہ دیکہیگا مگر آگ سامنی منہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب یہ حال ہی تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتہ ٹکڑی کہجور کی ہو **ف** ع یہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتہ ٹکڑی کہجور کی ہو یا یہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی اگرچہ تہوڑی سی چیز ہو خواہ یہ ہو یا اور کچہ ایسی کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يدني المؤمن فيضع عليه كنفه ويستره فيقول أتعرف ذنب كذا أتعرف ذنب كذا فيقول نعم أي رب حتى قرره بذنوبه ورأى في نفسه انه قد هلك قال سترتها عليك في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم فيعطى كتاب حسناته واما الكفار والمنافقون فينادى بهم على رؤس الخلائق هؤلاء الذين كذبوا على ربهم الا لعنة الله على الظالمين متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی رحمت سی پس رکہی گا اوسپر محافظت اپنی اور ڈہانکی گا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پیش گناہون کی اور ظاہر ہونی اونکی کی شرمندہ اور رسوا نہو **ف** ع اور مومن معنی مین نکرہ کی ہی یعنی کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہی مراد ہونا جنس ہو اور بعضون نی کہا کہ یہ اوس بندی کی حق مین ہی کہ نہ غیبت کرتا تہا کسی کی اور نہ عیب لگاتا تہا اور نہ رسوا کرتا تہا کسی کو اور نہ خوش ہوتا تہا بسبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تہا اللہ کی اچہی بندون کی اور نہ باعث ہوتا تہا کبہی کو کسی کی آبرو ریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکہی گا اوسکو از راہ جزاء مطابق عمل کی **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہی گا مومن ہان ای پروردگار میری پہچانتا ہون یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالی اوس مومن سی ساتہ گناہون اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب پانی سزا گناہون کی فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ ڈہانکا مین نی اون گناہون کو تجہپر دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیی آج کی دن پس دیا جائیگا مومن عملنامہ نیکیون اوسکی کا اور لیکن کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلائق کی کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نی جہوٹ باندہا اپنی رب پر خبردار ہو لعنت ہی خدا کی ظالمون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيامة دفع الله الى كل مسلم يهوديا او نصرانيا فيقول هذا فكاكك من النار رواه مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سی **ف** ع لفظ فکاک گرو چہڑانی اور نکالنی زیر ف اور زبر اوسکی سی وہ چیز کہ اوس سی گرو چہڑائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گرو تہا اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بہیجا اور اوس مسلمان کو نکالا اور تاویل اوسکی یہ ہی کہ ہر مکلف کی لیی خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہ ہی بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اوسکا کہ دوزخ مین تہا تبدیل کیا جاویگا ساتہ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تہا اور جو کوئی با ایمان نہ گیا حال برعکس اسکی ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنون کی ہین بیچ جگہون اونکی کی کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہ کافر مومنون کی سبب خلاصی کی ہونگی آگ سی اور مراد یہ نہین ہی کہ کافر اونکو بسبب مومنون کی گناہون کی عذاب کرینگی کیونکہ آچکا ہی ولا تزر وازرة وزر اخرى اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونی اونکی کی ہی ساتہ عداوت مومنین کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم يجاء بنوح يوم القيامة فيقال له هل بلغت فيقول نعم يا رب فتسأل امته هل بلغكم فيقولون
ما جاءنا من نذير فيقال من شهودك فيقول محمد وامته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيجاء بكم فتشهدون انه قد
بلغ ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا رواه البخاري

اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوینگی حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کی پس کہا جاویگا اونکو کیا پہونچائی
تہی یعنی اوامر و احکام الہی امت کو پس کہینگی ہان پہونچادی تہی مین نی ای رب میری **ف** ع نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ
الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیی کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی **ت** پہر پوچہی جاویگی امت اونکی یعنی امت
دعوت کہ کیا پہونچائی تکو یعنی نوح نی احکام ہماری پس منکر ہوگی امت اونکی اور کہیگی نہین آیا ہماری پاس کوئی ڈرانیوالا یعنی نہ نوح نہ اور کوئی پس کہا جاویگا
نوح کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سی گواہ تبلیغ رسالت پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہی واسطی قائل کرنی امت کی
پس کہینگی نوح کہ گواہ میری محمد ہین اور امت اونکی **ف** ع یعنی امت اونکی گواہ ہوگی اور وہ فرع ہونگی اور پہلی ذکر کیا حضرت کو تعظیم کی لیی اور کچہ
بعید نہین ہی کہ حضرت بہی گواہی دین نوح کی لیی اسلیی کہ وہ جگہ نصرت کی ہی **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو پس لایا جاویگا
ف ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگی اور عرض اکبر مین پہر لائی جاوینگی رسول اور اول اونکی نوح ہونگی اور لائی جاوینگی
گواہ اونکی کہ وہ یہ امت ہوگی **ت** پس گواہی دوگی تم کہ نوح نی پہونچادی تہی احکام الہی امت کو **ف** ع اور نبی تمہاری فرع تمہاری ہونگی یا تم اور نبی
تمہاری ساتہ تمہاری گواہی دینگی پس اس صورت مین نبی انہین کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا **ت** پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تحقیق اور
تصدیق اس حال کی یہ آیۂ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکی فرماتا ہی اور اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک اور عادل افضل تا کہ ہو تم گواہی دینی والی لوگو
یعنی اون کفار پر کہ پہلی تمہاری گذری ہین اور ہونگی پیغمبر تمپر گواہ **ف** ع گواہی دینی اونکی لوگون پہ ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوح پر کہ پہونچائی
نوح نی تمپر رسالت کہ بہیجی گئی تہی انپر اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اونپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب متین انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی
منکر ہونگی کہ ہمکو کسینی کچہ نہین پہونچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگی اور وہ گواہی دینگی اور پوچہا جاویگا اونسی کہ تم کیا جانو اور کہانسی گواہی دیتی ہو تو
وہ کہینگی کتاب اللہ کو ناطق پایا ہمنی اسپر پس گواہی دی ہمنی ساتہ گواہی اوسکی کی بعد ازان متین انبیا کی کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی
پس آنحضرت صلعم تعدیل و تزکیہ اونکا کرینگی اور گواہی دینگی کہ یہ عادل صادق ہین یہ ہین معنی ہونی رسول کی گواہ اونپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو گواہ امت پر کہا گیا
کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور اونکی گواہی متون پر ثابت کی تو آپ ہی گواہی دی اوسپر اور اسی اعتبار سی کہا محمد و امتہ فافہم **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعن انس قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فضحك فقال هل تدرون مما اضحك قال قلنا الله ورسوله اعلم قال من
مخاطبة العبد ربه يقول يا رب الم تجرني من الظلم قال يقول بلى فيقول فاني لا اجيز على نفسي الا شاهدا مني قال فيقول كفى
بنفسك اليوم عليك شهيدا وبالكرام الكاتبين شهودا قال فيختم على فيه فيقال لاركانه انطقي قال فتنطق
باعماله ثم يخلى بينه وبين الكلام قال فيقول بعدا لكن وسحقا فعنكن كنت اناضل رواه مسلم

اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرت پہر فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کس چیز سی ہنستا ہون **ف** ع یہ اشارہ ہی
طرف اسکی کہ نہین لائق ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سی **ت** کہا انس نی کہ کہا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون سبب
کلام کرنی بندی کی اپنی رب سی یعنی قیامت کو کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا نہ پناہ دی تونی مجکو ظلم سی یعنی کیا نہین فرمایا تونی کہ ظلم نہ کرونگا مین بندونپر

مقدار دیر جانی فرمایا آنحضرت نی فرماویگا اللہ تعالی اب پناہ دی مین نی تجکو ظلم سی اور ظلم نہین کرتا مین بندون پر فرمایا آنحضرت نی پہر کہیگا بندہ کہ لین گناہ
دیتی نی تجکو ظلم سی تو روا نہین رکہتا مین اپنی نفس پر اور کچہہ سوای اسکی کہ گواہ ہو مجہہ مین سی ف یعنی اوسکی گواہی اپنی حق مین روا رکہتا اگر مجہی مین سی کوئی
گواہ پیدا ہوں تو قبول رکہونگا خیال کیا کہ میری ذات سی مجہپر کون گواہی دیگا ایسی کہ کوئی اپنی ضرر پر گواہی نہین دیتا اور یہ نجانا کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر
کہ وہ اوسکی ذات سی اوسپر گواہ پیدا کری کہ اوسکو مجال انکار اور گنجایش مکر جانیکی نہو اور باعث ہنسنی آنحضرت کا یہ کلام کرنا تہا بندی کا یا مہر کرنی حق تعالی کی بندی کی
کی منہہ پر اور بولنا ارکان اعضا کا ساتہ اوس چیز کی کہ عمل کیا اور پہر کہنا بندیکا اونکو اور دعا بد کرنی اونپر جیسی کہ آگی آتا ہی ت فرمایا آنحضرت نی پس فرماویگا اللہ تعالی کفایت کرتا ہی
نفس تیرا آج کی دن تجہپر گواہ اور کفایت کرتی ہین فرشتی بزرگ کہ لکہنی والی اعمال بندون کی ہین گواہ ف ح گواہ پکڑنا اون فرشتون کا زیادہ ہی
و تاکید کی بعد اوسکا کہ نفس بندی سی گواہ قرار دی گئی کہ اب وہ اسپر راضی ہوا تہا اور جانتا تہا فرشتون کو بہی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرارداد کی ہوتا ت
فرمایا آنحضرت نی پس مہر کیجاویگی بندی کی دہانی پر پہر فرمایا جاویگا واسطی جماعت اعضا بندی کی کہ بولو پس بولین گی ارکان اوسکی ساتہ افعال اوسکی کی کہ
کیی تہی بسبب اونکی پہر چہوڑا جاویگا درمیان بندی کی اور درمیان کلام اوسکی کی ف ع یعنی اوٹہائی جاویگی مہر اوسکی منہہ سی یہانتک کہ کلام کریگا موافق
عادت کی پس گواہی دینگی اونکی زبانون کی آیۃ مین مراد ہی ساتہ اور طرح کی کلام کی خلاف عادت کی واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نی پس کہیگا بندہ واسطی اعضا کی
کہ دوری ہو تمکو خیر سی اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سی اور تمہاری ہی خلاصی کی لیی جہگڑتا تہا مین ف ع ح اور تمہی آپ اپنی تئین ہلاکت مین ڈالا یعنی
کہ تمہاری سبب سی خصومت کرتا تہا مین لوگون سی اور دفع کرتا تہا ضرر تمسی اپنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تہا اور تمکو دوست اپنا جانتا تہا آخر کو تم دشمن بد خواہ میری نکلی

اور جواب اعضا کا محذوف ہی دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون

ت نقل کی یہ مسلم نی **وعن** اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِی رُؤْیَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِیرَةِ
لَیْسَتْ فِی سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِی رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ فِی سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَا تُضَارُّونَ
فِی رُؤْیَةِ رَبِّکُمْ اِلَّا کَمَا تُضَارُّونَ فِی رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَیَلْقَی الْعَبْدَ فَیَقُولُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُکْرِمْکَ وَاُسَوِّدْکَ وَاُزَوِّجْکَ وَاُسَخِّرْ لَکَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْکَ تَرْأَسُ
وَتَرْبَعُ فَیَقُولُ بَلٰی قَالَ فَیَقُولُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّکَ مُلَاقِیَّ فَیَقُولُ لَا فَیَقُولُ فَاِنِّی قَدْ اَنْسَاکَ کَمَا نَسِیتَنِی ثُمَّ یَلْقَی الثَّانِیَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ یَلْقَی الثَّالِثَ فَیَقُولُ
لَهٗ مِثْلَ ذٰلِکَ فَیَقُولُ یَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِکَ وَبِکِتَابِکَ وَبِرُسُلِکَ وَصَلَّیْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَیُثْنِی بِخَیْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَیَقُولُ هٰهُنَا اِذًا ثُمَّ یُقَالُ
اَلْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَیْکَ وَیَتَفَکَّرُ فِی نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِی یَشْهَدُ عَلَیَّ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیهِ وَیُقَالُ لِفَخِذِهٖ انْطِقِی فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ
وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِکَ لِیُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِکَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِکَ الَّذِی سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کیا دیکہین گی ہم اپنی رب کو دن قیامت کی فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتی ہو تم اور شک رکہتی ہو
بیچ دیکہنی آفتاب کی دوپہر مین کہ نہو چہپا ابر مین کہا صحابہ نی کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتی ہو بیچ دیکہنی چاند کی چودہوین رات مین کہ نہ چہپا ہو ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم اوس
خدا کی کہ ذات میری بیچ دست قدرت اوسکی ہی نہ نزاع و خلاف نہین کرو گی تم بیچ دیکہنی پروردگار اپنی کی جیسی خلاف و شک کرتی ہو بیچ دیکہنی آفتاب یا چاند کی ف ش
یعنی بیچ دیکہنی اونکی کی خلاف و نزاع و شک نہین کرتی ہو پس پروردگار کی دیکہنی مین بہی نہین کرو گی جان کہ لفظ تضارون ساتہ تشدید را کی اور تخفیف اوسکی کی
دونون طرح آیا ہی اگر تشدید سی ہو تو مضارت سی ہی بمعنی ضرر کی اور اگر تخفیف سی ہو تو ضیر سی ہی کہ وہ بہی بمعنی ضرر کی آتا ہی اور معنی یہ ہین کہ ضرر نہین کریگا
ایک دوسری کو ساتہ مجادلہ اور منازعت کی تا بیچ مخالفت ایک دوسری کی پڑی اور تکذیب ایک دوسری کی کری دیکہنی مین اور صحت نظر مین بسبب نہایت واضح
ہونی کی اور بعضون نی کہا مراد یہ ہی کہ بعضی حاجب بعضون کی نہین ہونگی تا ضرر کری ایک دوسری کو اور مجمع البحار مین کہا کہ تضارت بمعنی اجتماع و ازدحام کی ہی

نظر کی اور قاضی عیاض مالکی نی کہا کہ معنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسری کی ہی کذا نزد یک معنی اژدحام و اجتماع کی ہی اور کہا کہ معنی یہ سب ہی دیکہنا اوس چیز کا ہوتی ہی کہ بیچ مکان واحد کی اور جہت مخصوص کی اور اوپر انداز خاص کی ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتہ میم کی بجگہ ر کی اور وہ بہی ساتہ پیش تے کی اور تشدید میم اور تخفیف اوسکی کی ہی تشدید سی مشتق ہی ضم سی اور تخفیف سی ضیم سی ضم سی معنی اجتماع اور اژدحام کی اور ضیم سی معنی ظلم وستم کرنیکی اور مآل معنی کا تقریر ایک ہی ہی ت فرمایا آنحضرت صلعم نی جب دیکہین گی بندی پروردگار تعالی کو خطاب کری گا اللہ تعالی ایک بندی کو پس فرماوی گا ای فلانی کیا نہ بزرگی دی تہی مین نی تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تہا مین نی تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مین نی تجکو بیوی یعنی تیری جنس سی اور پیدا کی مین نی تجہ مین اور اوسمین محبت دانست اور الفت اور کیا نہین تابعدار کیی مین نی تیری لیی گہوڑی اور اونٹ اور کیا نہین چہوڑا مین نی تجکو کہ سردار قوم کا ہووی تو اور لیوی تو چوتہائی غنیمت ف ح جاہلیت مین یہی رسم تہی کہ سردار قوم کا خاص اپنی لیی چوتہائی غنیمت مین سی لی لیتا تہا اور باقی قوم کی لیی چہوڑ دیتا تہا ت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا تو نی اور دیا تو نی مجکو جو کچہ کہ فرمایا تو نی فرمایا آنحضرت صلعم نی پس فرماویگا پروردگار تعالی کیا پس گمان کرتا تہا تو کہ ملاقات کریگا تو مجسی پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تہا مین اور غافل تہا اوس سی اور بہول گیا تہا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین بہول جاونگا تجکو یعنی آج چہوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سی جیسی کہ بہولا تو مجکو ف ع یعنی دنیا مین میری طاعت کو جو لائق کہ مین نی ایسی انعام کیی تجپر شکر کرنا اور امیدوار میری دیدار کا ہونا چاہیی تہا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بہول گیا مین بہی اب معاملہ بہولنیکا ساکرونگا جزا دینی مین اور اپنی رحمت سی محروم رکہونگا یہ مضمون اس آیۃ کا ہی کذالک اتتک آیتنا فنسیتہا وکذالک الیوم تنسی ت پہر خطاب ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسری بندی سی پس ذکر کیا آنحضرت صلعم نی بیچ خطاب حق کی اس بندی سی اور جواب بندی کی اوس ہی مانند اوسکی کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پہر ملیگا پروردگار تیسری بندی سی پس کہیگا اوس ہی مانند اوسکی کہ کہا بندی اول سی پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میری ایمان لایا مین تجپر اور تیری کتاب پر اور تیری پیغمبرون پر اور نماز پڑہی مین نی اور روزہ رکہا مین نی اور تصدق کیا مین نی یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنی نفس پر بہلائی کی جسقدر ہوسکی گی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہان ٹہہر یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر اور ہماری نعمتون کی شکر گزاری کیا تو نی تو ٹہہر تا دکہاؤن تجکو اعمال تیری گواہ قائم کری پہر کہا جاویگا اوس سی کہ ابہی پیدا کرتی ہین ہم گواہ تجپر پس سوچیگا وہ بندہ اپنی دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجپر پس مہر کیجاویگی اوسکی منہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو کہ بول پس بولیگی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کی ساتہ عملون اوسکی کی ف ح قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتہہ اور پاؤن اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر مقصود تمام اعضا اور ارکان ہین جیسی کہ حدیث انس مین گذرات اور یہ سوال وجواب اور مہر کرنی بندے کے منہ پر اور بولنا اوسکی اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلیی ہی کہ تا بندہ ازالہ عذر کری اپنی نفس سی اور ثابت ہو گناہ اور جگہہ عذر کی نرہی یا معنی یہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدای تعالی بیچ عذاب کرنی اوس بندی کی اوسی کی نفس کیطرف سی اور یہ بندہ کہ حال اوسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سی ت نقل کی یہ مسلم نی وذکر حدیث ابی ھریرۃ

یدخل من امتی الجنۃ فی باب التوکل بروایۃ ابن عباس اور ذکر کی گیی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل مین ساتہ روایت ابن عباس کی ت یعنی یہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گیی ہی ابو ہریرہ کی روایت سی اور ہمنی اوسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی بروایت ابن عباس کی اور صواب یہ تہا کہ یون کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لایسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون جیسی کہ اوپر گذری

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ

روایت ہی ابو امامہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ وعدہ کیا ہی مجھسی پروردگار میری نی کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت کی
ستر ہزار کو نہین مناقشہ اونکی لیی محاسبہ مین اور نہ عذاب ساتہ ہر ہزار کی ستر ہزار اور تین لپین میری رب کی لپون مین سی ف ع مراد ستر ہزار سی یا تو یہی ہی یا کثرت
اور اسی طرح لپین بہی کنایہ ہی کثرت و مبالغہ سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** الحسن عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يعرض الناس يوم القيمة ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذير واما العرضة
الثالثة فعند ذلك تطير الصحف في الايدي فاخذ بيمينه واخذ بشماله رواه احمد والترمذي وقال
لا يصح هذا الحديث من قبل ان الحسن لم يسمع من ابي هريرة وقد رواه بعضهم عن الحسن عن ابي موسى
اور روایت ہی حسن سی اونہی نقل کی ابو ہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیی جاوینگی لوگ یعنی اللہ تعالی کی سامنی دن قیامت کی تین بار
پس لیکن پروردگار دو بار مین تو جہگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا ف ع پہلی بار مین تو منع کرین گی اپنی نفسون سی ملامت کہین گی نہین پہونچائی ہمکو انبیانی حکم
اور جہگڑین گی اللہ تعالی سی اور دوسری بار مین اقرار کرین گی مثلاً ہر ایک کہیگا کہ کیا مین نی یہ از راہ سہو اور خطا کی یا جہل کی یا امید کی اور مانند انکی کی ت
اور اسی پر تیسری بار جو پیش ہونگی پس نزدیک اوسکی اوڑینگی اور پہنچین گی نامی اعمال کی ہاتہون مین یعنی سب مکلفین کی ہاتہون مین سبب تمام ہونی معاملہ حساب کی پس بعضی انمین سی
لینی والی ہونگی اپنی داہنی ہاتہہ مین یعنی وہ اہل سعادت ہونگی اور بعضی انمین سی لینی والی ہونگی اپنی بائین ہاتہون مین ف ع یعنی وہ اہل شقاوت ہونگی اور یون
تمام ہو جائیگا قضیہ اور تمیز ہو جائین گی اہل ضلالت اہل ہدایت سی ت نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ نہین صحیح ہی یہ حدیث اس جہت سی کہ حسن بصری
کہ راوی اس حدیث کی ہین نہین سنی ہی اونہون نی حدیث ابی ہریرہ سی ف ع یعنی اسناد اسکی منقطع ہی غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نی تصحیح المصابیح مین
کہ بخاری نی روایت کی ہین اپنی صحیح مین تین حدیثین حسن بصری سی کہ ابی ہریرہ سی نقل کی ہین اور اسی پر مسلم نی اوس سی کچہ روایت نہین کی نقلہ میرک ت اور تحقیق
روایت کیا ہی اس حدیث کو بعضی محدثین نی حسن بصری سی کہ اونہون نی نقل کی ابو موسی اشعری سی ف ع یعنی پس یہ حدیث متصل ہی اوسکی طرق سی اور
قوت حاصل ہوئی اوسکی اسناد مین اور بعضون نی کہا کہ حسن بصری نی روایت کی ہی کئی صحابہ سی مانند ابی موسی اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم **وعن**
عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله سيخلص رجلا من امتي على رءوس الخلائق يوم القيمة
فينشر عليه تسعة وتسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر ثم يقول اتنكر من هذا شيئا اظلمك كتبتي الحافظون فيقول لا يا رب
فيقول افلك عذر قال لا يا رب فيقول بلى ان لك عندنا حسنة وانه لا ظلم عليك اليوم فتخرج بطاقة فيها اشهد ان
لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فيقول احضر وزنك فيقول يا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك
لا تظلم قال فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة فلا يثقل مع اسم الله شيء رواه الترمذي وابن ماجة
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نکالیگا ایک شخص کو میری امت مین سی دن قیامت کی پہر کہولیگا اوس پر
ننانوین طومار ہر طومار مانند درازی بصر کی ہوگا یعنی دراز ہو تا انتہای بینائی پہونچی پہر فرماویگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہی تو اس سی کہ ان طوماروں مین سی
کچہ کہ نہین کیا مین نی کیا ظلم کیا ہی تجہپر میری لکہنی والون نی یعنی کرام کاتبین نی کہ نگہبان تیری افعال و احوال کی تہی پس کہیگا وہ شخص نہین ای پروردگار میری
کچہ انکار نہین کر سکتا اور نہ تیری کاتبون نی ظلم کیا ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کیا تیری لیی کچہ عذر ہی یعنی اوس جیسے مین کیا تو نے کہ سہو آگیا ہو
یا خطا اور یا جہل اور مانند انکی کی کہیگا نہ ای پروردگار میری کچہ عذر نہین ہی پس فرماویگا اللہ تعالی ہان یعنی ہماری پاس ایک چیز ہی کہ قائم مقام تیری عذر کی ہی
تحقیق تیری لیی ہماری پاس ایک نیکی ہی یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹادی گی تمام اون گناہون کو کہ تیری پاس ہین اور تحقیق نہین ظلم ہی تجہپر آج یعنی ساتہ تجہ کسی کی واسطی

تیری کی اور نہ زیادتی عذاب کی تجہپر بہکال جاوی گی ایک چٹہی کہ لکہا ہوگا اوسمین یہ کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ف ع احتمال ہی کہ
یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سی کہا ہی اور یہ بہی احتمال ہی کہ اور بار کہا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی ت پہر فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو
وزن عمل اپنی پہ یا وقت وزن اپنی کی یا آلہ وزن اپنی پر کہ میزان ہی یعنی جسوقت چٹہی ساتہ ننانوین طومار گناہونکی تولیجاوی تو بہی حاضر ہو تا کہ ظاہر ہو
تجہپر انتفا ظلم اور ظہور عدل اور تحقیق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نسبت ہی ایک چٹہی کو ساتہ ان بہت سی طومارونکی پس فرماویگا اللہ
تحقیق تو نہین ظلم کیا جاویگا یعنی یہ چٹہی عظیم ہی تو لنا چاہیی اسکو تو تجہپر ظلم نجاوی فرمایا آنحضرت نی پس رکہی جاوینگی طومار ایک پلڑی ترازو مین اور وہ چٹہی
دوسری پلڑی مین پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بہاری اور غالب آوی گی وہ چٹہی پس نہین بہاری آوی گی ساتہ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سی
بڑا اور بہاری ہی اگرچہ تودہ تودہ گناہ ہون نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عائشۃ رضی انہا ذکرت النار فبکت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک قالت ذکرت النار فبکیت فھل تذکرون اھلیکم یوم القیمۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اما فی ثلثۃ مواطن فلا یذکر احد احدا عند المیزان حتی یعلم ایخف میزانہ ام یثقل
وعند الکتاب حتی یقال ھاؤم اقرءوا کتابیہ حتی یعلم این یقع کتابہ افی یمینہ ام
فی شمالہ من وراء ظھرہ وعند الصراط اذا وضع بین ظھری جھنم رواہ ابوداود
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ تحقیق حضرت عائشہ رضی نی یاد کیا یعنی اپنی دل مین آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ کیا سبب ہی رونی تیری کا کہا عائشہ رضی نی کہ یاد کیا مین نی آگ کو پس روئی مین یعنی اوسکی عذاب کی ڈر سی پس آیا یاد رکہو گی تم اپنی اہل عیال کو قیامت
کی دن پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای تین جگہہ مین نہین یاد کریگا کوئی کسی کو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلائق کی لیی ایک تو
نزدیک میزان کی یہانتک کہ جانی کہ ہلکی ہوئی ترازو اوسکی یا بہاری ہوئی دوسری وقت دینی اعمالنامونکی جسوقت کہ کہا جاوی گا یعنی از راہ خوشی کی
کہیگا وہ شخص کہ جسکی دہنی ہاتہہ مین ملیگا لوگونکو پڑہو عملنامہ میرا یہانتک کہ جانی کہ کہان پڑا اعمالنامہ اوسکا آیا اوسکی دہنی ہاتہہ مین یا بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کی
پیچہی سی ف ع دایان ہاتہہ گلی مین طوق کیا جاویگا اور بایان ہاتہہ پیٹہہ کی پیچہی سی کیا جاوی گا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹہہ کی پیچہی سی ت
او تیسری نزدیک پل صراط کی جسوقت کہ رکہا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کی نقل کی یہ ابوداود نی ف ع یعنی یہانتک کہ جانی کہ نجات پائی سا تہ
گذرنی کی اوس سی یا پڑا اوسمین اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سی زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سی زیادہ تیز گذرین گی اوسپر سی سب لوگ
پس مومن نجات پاوین گی بحسب اعمال و منازل اپنی کی اور کافر اوسپر سی دوزخ مین گر پڑین گی عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہون مین سب حیران
اور درماندہ ہونگی اور کسی کو مجال کسی کی یاد کرنی اور خبر لینی کی نہین ہوگی

الفصل الثالث

تیسری فصل **عن** عائشۃ رضی قالت
جاء رجل فقعد بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی مملوکین یکذبوننی ویخوننی ویعصوننی
واشتمھم واضربھم فکیف انا منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ یحسب ما خانوک وعصوک و
کذبوک وعقابک ایاھم فان کان عقابک ایاھم بقدر ذنوبھم کان کفافا لا لک ولا علیک وان کان عقابک ایاھم دون ذنوبھم
کان فضلا لک وان کان عقابک ایاھم فوق ذنوبھم اقتص لھم منک الفضل فتنحی الرجل وجعل یھتف ویبکی فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما تقرء قول اللہ تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل
اتینا بھا وکفی بنا حاسبین فقال الرجل یا رسول اللہ ما اجد لی ولھؤلاء شیئا خیرا من مفارقتھم اشھدک انھم کلھم احرار رواہ الترمذی

روایت ہی عائشہ رضی سے آیا ایک شخص ... پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ... میری لیے بردی ہین جہوٹ بولتی ہین مجہسی اور خیانت
کرتی ہین میری مال ہین اور نافرمانی کرتی ہین میری اور برا کہتا ہون مین اونکو اور مارتا ہون مین اونکو یعنی از راہ تادیب کی پس کیا حال ہوگا میرا سبب انکی قیامت کو
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جاویگا اوس چیز کا کہ خیانت کی ہی تیری اور نافرمانی کی ہی تیری اور جہوٹ بولی ہین وہ غلام
تجہسی اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا بہی اونکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو بقدر گناہوں انکی کی یعنی عرفا اور عادۃ ہوگا سزا دینا تیرا برابر
گناہوں انکی کی کہ نہ تجہکو اونسی ثواب پہنچیگا اور نہ تجہپر اوسمین عذاب ہلاک کرتا اوسکا مباح تہا کہ نہین ہی تجہپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو کم گناہ اونکی سے
ہوگا حق زائد واسطی تیری یعنی اونپر پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا سبب اوسکی والا نہین اور اگر ہوگی سزا تیری اونکو زیادہ اونکی گناہوں سے
بدلہ لیا جاویگا واسطی اونکی تجہسی زیادتی کا پس الگ گیا وہ شخص مجلس سی اور شروع کیا چلاتا اور روتا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تاکید
اور اثبات اوس چیز کی کہ فرمایا کیا نہین پڑہتا ہی تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہی اور رکہین گی ہم ترازوئین انصاف کی دن قیامت کی پس نہ ظلم کیا جاویگا
کوئی کچہہ یعنی نہین چہوڑا جاویگا حق اوسکا کچہہ اور اگر چہ ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کی حاضر کرینگی ہم اوسکو اور کفایت ہین ہم حساب لینیوالی یعنی اسلیے کہ نہین نہایت
کسیکو ہماری علم اور عدل پر پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ نہین پاتا ہون واسطی اپنی اور واسطی ان غلاموں کی کوئی چیز بہتر جدائی اونکی سی یعنی الگ ہو جاوین مجہ سی
اسلیے کہ محافظت رعایت محاسبہ مطالبہ کی نہایت ہی دشوار ہی گواہ کرتا ہون مین آپکو کہ یہ سب آزاد ہین نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْهَا** قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ
الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يُّنْظَرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيُتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور یہ بہی حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بیچ بعض نماز اپنی کی یعنی فرائض مین سی یا نوافل مین سی
یا بعض اجزا نماز مین اول قیام مین یا رکوع مین یا قومہ مین یا سجدہ مین یا قعدہ مین یا الہی حساب کر تو میری عملونکا حساب آسان **ف** ع اور یہ یا تو
واسطی تعلیم امت اور ہوشیار کرنی اونکی کی ہی خواب غفلت سی اور یا از راہ خوف الہی کی **ت** عرض کیا مین نی یا نبی اللہ کیا چیز ہی حساب آسان اور صورت
اوسکی کیا ہی فرمایا صورت حساب آسان کی یہ ہی کہ دیکہیگا بندہ اپنی عملنامہ مین پس درگذر کریگا اللہ تعالی اوس سی **ف** ح یعنی عملنامہ اوسکو دکہاویگا
اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالی کیطرف پہیرین تو یہ بہی ہو سکتا ہی یعنی اللہ تعالی دیکہیگا اوسکی عملنامہ کو اور درگذر کریگا **ت** تحقیق شان یہ ہی
جس شخص سی کدو کاوش کی گئی حساب مین اوس دن ای عائشہ رض پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا نقل کی یہ احمد نی **وَعَنْ**
اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق ابو سعید خدری آئی آنحضرت کی پاس اور کہا خبر دیجیی مجہکو کہ کون شخص طاقت رکہیگا کہڑی ہونی کی یعنی آگی
اللہ تعالی کی حساب کی لیی دن قیامت کی ایسا دن کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اوسکی حق مین اوس دن کہڑی ہونگی لوگ روبرو پروردگار عالمون کے
ف ع آیا ہی کہ ابن عمر رض نی پڑہی یہ سورت پس جب پہونچی اس قول تک یوم یقوم الناس لرب العالمین روی اور نہ پڑہ سکی مابعد اسکا **ت** پس فرمایا ہلکا
کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنی مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کی **ف** ع یعنی مقدار ادای فرض کی کہ نہایت
اوسکی چار رکعتین ہین یا بقدر وقت اوسکی کی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ مختلف ہوگا ساتہ اختلاف احوال مومنین کے **وَعَنْهُ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَّوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ

يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِى الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِىُّ فِىْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہی اونہی ابوسعید سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن سی کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کے کیا ہی اتنی اوس دن کی یعنی کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازگی اوس دن کی کیا کہڑی رہ سکینگے اوسمین باوجود درازگی اوسکی کی پس فرمایا آنحضرت نی قسم خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا سبکتر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سی کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِىْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کی سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کیی جاوینگی لوگ ایک میدان فراخ مین دن قیامت کی پس پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتی تہی پہلو اونکی خوابگاہون سی **ف** ع یعنی تہجد پڑہتی ہین اور بعضون نی کہا صلوٰۃ الاوابین پڑہنی والی مراد ہین اور احتمال ہی کہ مراد انسی وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہین **ت** پس اوٹہین گی اہل حشر سی اسیطرح کی لوگ حال آنکہ وہ تہوڑی ہونگی اہل اسلام سی پس داخل ہونگی بہشت مین بی حساب کی کہ حساب لیا جاوی انسی **ف** ع اسلیی کہ صبر کیا تہا اونہون نی مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی لذت رحمت کی اور سونی کی لیی اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب **ت** پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکی لیی حساب لینی کا نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

باب ہی بیچ بیان حوض اور شفاعت کی **ف** ع حوض لغت مین جمع ہونا پانیکا اور بہنا اوسکا ہی اور حیض کہ عورتونکو آتا ہی اور سبب بہنی خون کا ہی مشتق اسی سی ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہوگا روز قیامت کی اور صفات اوسکی حدیثون مین آتی ہین کہا قرطبی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی دو حوض ہونگی ایک تو موقف مین ہوگا پہلی صراط کی اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتی ہین پہر صحیح یہ ہی کہ حوض پہلی میزان کی ہوگا پس لوگ نکلین گی پیاسی اپنی قبرونسی اور آوینگی حوض پر پہلی میزان کی اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت اونکی اوسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین تفاخر کرینگی کہ دیکہین کسکی حوض پر لوگ بہت آتی ہین اور حضرت نی فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون کہ میری حوض پر لوگ سب سی زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی اور معنی اوسکی اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتہ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ معنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بہی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی زمین سی کہ بیچی جاتی ہی وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور شفاعت مین بہی ملنا شفیع کا ہی ساتہ مجرم کی بدرخواست عفو کرنی گناہون انکی کی درگاہ عزت سی اور انواع شفاعتونکی تمام ثابت ہین واسطی سید المرسلین کی صلی اللہ علیہ وسلم بعضی خاص انہین کی لیی ہونگی اور بعضی مشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا کہولین گی آنحضرت ہی ہونگی پس حقیقت مین تمام شفاعتین رجوع حضرت ہی کیطرف کرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہی کہ عام ہوگی تمام خلائق کی لیی اور مخصوص ہوگی ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سی صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اوسپر نہوگی اور وہ واسطی راحت دینی اور خلاص کرنیکی طول توقف سی میدان محشر مین اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت ومحنت سی ہوگی جیسیکہ حدیثون مین آتی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت مین بغیر حساب کی اور ثبوت اسکا ہی وارد ہوا ہی واسطی پیغمبر صاحب ہماری کی اور بعضونکی نزدیک مخصوص حضرت ہی پر ہی تیسری اوس قوم کی لیی کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہون اور یہ بامداد شفاعت بہشت مین در آوین چوتہی اوس قوم کی لیی کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اونکی کرین گی اور بہشت مین لیجاوینگی پانچوین واسطی رفع درجات اور زیادتی کرامات کی

پیچھی گنہگاروں کی لیے کہ دوزخ مین گئی ہونگی اور شفاعت سے نکالین گی اور یہ شفاعت مشترک ہی درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی ساتوین بیچ کہلوانی جنت کی آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کی اونسی کہ مستحق عذاب مخلد کی ہوئی ہونگی نوین خاص واسطی اہل مدینہ کی دسوین واسطی زیارت کرنیوالون قبر شریف کی ہر وجہ امتیاز و اختصاص کی کذا ذکرہ العلماء اور کہا ہی علماء نی کہ شفاعت کی لیے چھ سبب ہونگی اول یہ کہ گنہگارونکو درگاہ عزت مین لا دین میدان قیامت مین کھڑا کرین اور عرق خوف و خجالت مین غرق ہون اور ہول اور دہشت عذاب سی تنگ آئین اوسوقت شفیع درخواست کرینگی کہ تنگی سی چھڑا دین اور آرام بخشین اور وہ لیئے رحم ہو بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجا دین اور حساب لین اور وہان بھی درخواست کرینگی کہ انکی حساب سی درگذر کرین اور یون ہی آنکھو کر دین جب حساب سب کا لین مناقشہ حساب مین نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کی دوزخ مین بھیجین گی یہ جگہ بھی محل شفاعت اور درخواست کی ہی یہانتک کہ دوزخ مین نہ بھیجین اور بسبب بھیجنا اور عذاب کین شفاعت کرینگی اور دوزخ سی نکالین گی امیدواری کرم غفار اور شفاعت رسول ہمارا صلی اللہ علیہ وسلم سی بہت ہی باقی جو کچھ اوسکا حکم ہوا انہ علی کل شی قدیر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا اسیر فی الجنۃ اذا انا بنہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ہذا یا جبرئیل قال ہذا الکوثر الذی اعطاک ربک فاذا طینہ مسک اذفر رواہ البخاری روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنی شب معراج کو ناگہان مین پہونچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اوسکی گنبد تہی موتی کی یعنی ہر گنبد موتی ہی خالی اندر سی اتہی کی لیی کہا مین نی کیا ہی یہ نہر اے جبرئیل کہا یہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی تمکو پروردگار تمہاری نی ف ع ح اشارہ ہی طرف آیہ کریمہ انا اعطیناک الکوثر کی بہت سی مفسرون نی کوثر کی تفسیر حوض کوثر کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد اوس سی خیر کثیر ہی کہ دی آنحضرت کو رب انکی نی کہ وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ اونکی مقام محمود اور لواء حمد ہی اور حوض مورود ہی اور سب مین منافات نہین ہی بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کی اکثر ہی حاصل یہ کہ مصور مین یعنی ہون کی کہ یہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوثر کی اور بعضون نی تفسیر کی ہی کوثر کی اولاد اور علماء امت یہ بھی خیر کثیر سی مین داخل ہین ت یسن ناگمان دیکھتا ہون مین کہ مٹی اوسکی مشک تیز خوشبودار ہی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرۃ شہر وزوایاہ سواء وماؤہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب منہا فلا یظمأ ابدا متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینی کی ہی اور کونی اوسکی برابر یعنی مربع ہی طول عرض مین برابر پانی اوسکا دودہ سی زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سی زیادہ خوشبودار اور آبخوری اوسکی مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پئیگا اوس مین سی پیاس نہ پیاسا ہوگا کبھی ف ع پیاس ہوگا پینا جنت مین از راہ تلذذ کی جیسی کہ کہانا از راہ تنعم کی ہوگا بموجب قول اللہ تعالی کی ان لک الا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لہو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن ولآنیتہ اکثر من عدد النجوم وانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا یومئذ قال نعم لکم سیماء لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین من اثر الوضوء رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن انس قال تری فیہ اباریق الذہب والفضۃ کعدد نجوم السماء وفی اخری لہ عن ثوبان قال سئل عن شرابہ فقال اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدہما من ذہب والآخر من ورق اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونون طرفون حوض میری کی بہت زیادہ

دوری ایلہ کی سی عدن ہی **ف** **ع** ایلہ ریسر ہو اور جرباء ہی ہی نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہرون شام ... اور
شہرون یا آخر شہرون یمن کی ہی ثقل دریائی ہند کی یعنی یعنی مسافت ایلہ اور عدن ہی ہی اوس ہی زیادہ مسافت ہی میری حوض کی دونون کنارون یمن اور ملحق
اور جگہ میں اور حدیث آئندہ میں کہ اوس ہی ہی اسی عدن اور عمان کی کہ عمان ایک ہی شہر ملادو قوشت و جرباء ہی نام ہی ایک شہر کا شام میں اور اور دوسری حدیث
کہ اوس ہی ہی اسی صنعا اور مدینہ کی اور ماسند آنکی کی یہ ہی کہ خبر دینا بطریق تمثیل تقریب کی ہی نہ بطریق تحدید کی تمثیلا اور یعنی تقریبا ہر کسکو موافق سمجھ اوسکی
فرمایا ہی نہ تحدید ایک تحقیق پانی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سی اور بہت شیرین لذیذ شہد سی کہ ملا ہو ساتھ دودھ کی اور البتہ باسن اوسکی بہت زیادہ ہین
گنتی تارون کی سی اور تحقیق میں البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور امتونکی لوگونکو اوس سی جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگونکی اونٹون کو اپنی حوض سی یعنی بچنی کی لیی مشارکت
مخالطت سی کہا بعض صحابہ نی یا رسول اللہ کیا پہچانینگی آپ ہمکو یعنی امتیاز کرینگی آپ ہمکو اور نہیں کر اونکو ٹالیگی کا فرمایا آنحضرت نی ہان پہچانونگا تمکو تمہاری
ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسی کی لیی امتون میں سی آوگی مجہپر اس حالت میں کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتہہ پانون سبب نیایت وضو کی نقل کی مسلم نی
اور مسلم کی ایک روایت میں انس سی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکہی جاوینگی اوس حوض میں آبخوری سونی اور چاندی کی مانند گنتی آسمان کی ستارونکی
اور مسلم کی روایت میں ثوبان سی یون آیا ہی کہ کہا پوچہی گئی آنحضرت اوس حوض کی پانی سی پس فرمایا پانی اوسکا زیادہ تر سفید ہی دودہ سی اور
شیرین تر ہی شہد سی زور سی گرتی ہین اوسمین دو پرنالی مدد کرتی ہان اوسکی یعنی حوض کا پانی بڑہاتی ہین جنت سی یعنی جنت کی نہرون سی یا حضرت کی
اوس حوض سی کہ جنت میں ہی کہ اوسکو نہر کوثر کہتی ہین ایک پرنالا اوسمین سی سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ
وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق میں میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجہپر پانی
پیویگا اور جو کوئی پیویگا اوسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبہی البتہ آوینگی مجہپر کئی قوم یعنی میری امت میں سی کہ پہچانونگا میں انکو اور پہچانینگی وہ
مجکو پہر حائل کیا جاویگا درمیان میری اور درمیان اونکی پس کہونگا میں کہ تحقیق مجہسی ہین یعنی میری امت میں سی یا میری اصحاب سی پس کہا جاویگا
کہ تحقیق تم نہین جانتی کہ کیا پیدا کیا اونہون نی پیچہی تمہاری **ف** **ع** یعنی بدلی کہ مرتد ہوگئی اور گناہ نہین منع کرتی مومن کو حوض پر آنی سی اور
اوسکی پانی پینی سی اور اسپر دلالت کرتا ہی قول حضرت کا بہی **ت** پس کہونگا میں دوری ہو دوری ہو جیو مقام قرب و رحمت سی اون لوگونکی
لیی کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچہی وفات میری کے **ف** **ح** یعنی اس حدیث کی نزدیک نزدیک ہی مضمون اوس حدیث کی باب الحشر
کی پہلی فصل میں گذری کہ وہان فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اوسکی بہی وہان لکہی گئی ہی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا
فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ
مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ
فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرٰهِيْمَ
خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى

عَبْدٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روکی جاوینگی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹہیری ہونگی ہیبت کی حالت مین یہانتک کہ فکر مین ڈالین جاوینگی بسبب روکنی کی پس کہین گی مسلمان کاشکی طلب کرتی ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہماری کی پس چین دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم ومحنت سی پس آوینگی مسلمان حضرت آدم ع کی پاس پس کہین گی کہ تم آدم ہو ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد کہنی والون سی سردار اہل حشر کی ہین نہ تمام اہل موقف ت پس کہین گی یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگون کی پیدا کیا تمکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ سی یعنی بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیۃ کا اپنی فرشتون سی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہہ اس فضائل وکرامات کی تا راحت بخشی اور لیجاوی ہمکو اس جگہہ سی کہ نہایت سخت و دشوار ہی پس کہین گی آدم ع کہ نہین ہون مین اس مقام ومرتبہ مین یعنی مین بعید ہون مقام شفاعت سی اور رتبہ اسکا نہین رکہتا اور یاد کرینگی وہ گناہ تقصیر اپنی کہ پہونچی تہی اونکو کہانی درخت سے یعنے گیہون کی درخت سی حال آنکہ تحقیق منع کیی گئی تہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی ولیکن جاؤ تم نوح ع کی پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون روی زمین کی ف ع یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اول کیونکر بہیجی گئی انکی پہلی تو حضرت آدم ع اور شیث ع اور ادریس ع وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا جواب ظاہر تر یہ ہی کہ وہ سب تو بہیجی گئی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح ع بہیجی گئی تہی طرف اہل زمین کی اس حال مین کہ وہ سب کافر تہی اس باعتبار سی اول ہین اور اور بہی اسکی کئی جواب لکہی ہین علمانی لیکن وہ مخفی وشی ہین ت پس آوینگی حضرت نوح ع کی پاس پس کہین گی وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین ف شا ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سی اور بعد اسکی حضرت ص سی حکمت اسمین یہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت ص کی ظاہر ہو اسلیی کہ اگر اول حضرت ہی سی سوال کرتی تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بہی قدرت رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سی سوال کر لیا اور اونہون نی انکار کیا اور پہر حضرت ص سی سوال کیا اور آپ نی عرض قبول کی اور اونکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریا سی ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپ کی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون اور نبیون اور فرشتون کی پر بہی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جرات نہین کر سکیگا سوای آنحضرت ص کی ت اور یاد کرینگی نوح ع گناہ اپنا کہ پہونچی اوسکو کہ دعا سوال کرنی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نادانستہ اور بے تحقیق کہی کہ یہ سوال کرنا چاہیی یا نہین اور اوسپر عتاب آیا کہ ای نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ مضمون آیۃ ان ابنی من اہلی الخ مین ہی ولیکن جاؤ تم ابراہیم کی پاس کہ دوست خدای مہربان کی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوینگی لوگ ابراہیم ع کی پاس پس کہین گی وہ بلا شبہہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا اونکو دنیا مین ف ع حل اور حقیقت یہ وہ جہوٹ نہین ہین بلکہ صورۃ تین جہوٹ ہین لیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی ع ہی کہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک اون تین جہوٹ مین سی یہ ہی کہ جب قوم ابراہیم ع کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیی باہر گئی تو ابراہیم ع نی چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پاکر انکی بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتہہ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نرکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری باطن کی کہ تمہاری کفر وشرک سی ملال پیدا رکہتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جہوٹ یہ کہ جب اونکی بتونکو توڑا تو اونہون نی آکر کہا کہ تمنی یہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہماری معبودون کی ساتہہ اونہون نی کہا کہ مین نی نہین کیا بلکہ اوس بڑی بت نی کیا مراد اونکی یہ تہی کہ باعث اس فعل کا مجکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتہہ عبادت او تعظیم تمہاری

مشابہ و منفرد ہی یا مقصود تشہیر اور الزام اوسکا تہا جیسی کہ کوئی کچھ خط لکہی اور دوسرا شخص کہ دیا نہ لکہا ہو سکی کہی کہ تونی لکہا ہی یہ خط وہ کہی کہ مین نی
نہین لکہا ہی تونی لکہا ہی کنایہ کرتا ہی اس سی کہ ایسا تو ہرگز نہین لکہہ سکتا تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانی ظلم اوس کافر سی کہا کہ یہ
بہن میری ہی اور مراد یہ رکہتی تہی کہ دینی بہن ہی اور یہ بہی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تہی ت ولیکن جاؤ تم موسیٰ کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی
ہی اونکو اللہ تعالی نی توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیاء بنی اسرائیل تابع اوسکی ہین اور کلام کیا اللہ تعالی نی اونسی بیواسطہ اور نزدیک کیا
اونکو اور راز دار اور محرم اپنی اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوینگی وہ حضرت موسیٰ ع کی پاس پس کہینگی وہ کہ تحقیق مین نہین
اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہونچی تہی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک مکہ مین کام اوسکا تمام کیا ولیکن جاؤ
تم عیسیٰ کی پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بی مادہ جسمانی کی قدرت خدا سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردو
کو جلا دیتا تہا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سی فرمایا پس آوینگی عیسیٰ کی پاس پس کہینگی عیسیٰ مین نہین ہون اس مرتبہ کا ف ح اور حضرت
عیسیٰ نی کچہ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکہا ہی علماء نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا بسبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت اور افترا نصاری سی
اونکی حق مین کہ اونکو ابن اللہ کہتی تہی رکہتی تہی اور بعضی روایتوں مین کچہ ذکر نہی ہوئی ہین اور صواب یہ ہی کہ تمام انبیاء اور رسول صلوات اللہ علیہم
اجمعین ڈرانی سی اوس مقام مین اور جرأت کرنی سی اوس کام پر عاجز اور قاصر ہین کچہ احتیاج عذر کرنی کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بہی کیا سوا
سید المرسلین و امام النبیین کی کہ نہایت قرب الہی رکہتی ہین اور محبوب ہین رب العالمین کی چنانچہ آتی ہی اور حدیثوں مین آیا ہی کہ سب انبیاء کہینگی کہ ہم
اہل اس کام کی نہین ہین بی اسکی کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم ت لیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دی خدا تعالی
نی اونکی اگلی پچہلی گناہ ف ع آنحضرت اور سب انبیاء معصوم ہین گناہوں سی پس اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علماء نی اور اولی اور ادنی وجوہ
سی یہ ہی کہ یہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کیطرف سی واسطی سید المرسلین کی بی اسکی کہ گناہ ہوں اور مغفرت ہو جیسا کہ صاحب اپنی بندی سی خاص سی
راضی اور خوش ہوتی ہین اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہین اور سرفراز کرتی ہین کہ ہمنی تجکو بخشا جو کچہ کہ کیا تونی اور جو کچہ کہ کری تو
تیری لیی معاف ہی اور تجہ پر کچہ گرفت نہین **قَالَ فَيَأْتُونِي** فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ
وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ
قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ
الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ
مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ
فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ثُمَّ
تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
فرمایا حضرت نی پس آوینگی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا مین اذن در آنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ گہر اوسکی کی ف ع یعنی گہر ثواب اوسکی کی
کہ وہ جنت ہی کہا توربشتی نی کہ مراد یہ ہی کہ اذن مانگینگی آپ اللہ تعالی سی یہ کہ داخل ہوون اوس مقام مین کہ کسی کو وہان دخل نہین ہی جو کوئی دعا سوال کری

اوسمین قبول ہوا اور نہین ہوتا درمیان کھڑی رہنی والی اوسکی کی اور درمیان رب اوسکی کی حجاب یعنی مقام محمود کہ ... سی ہی کہتی ہین اور
حکمت حضرت کی نقل مکان کرنی مین یہ ہی کہ موقف جگہہ سیاست کی ہی اور حق شفیع یہ ہی کہ مقام کرامت مین کھڑا ہووی پس اللہ تعالی یہ نہان کریگا حضرت کو کہ
مقام خوف سی نقل کرین طرف مقام کرامت کی اور اطمینان سی عرض حاجات کرین ت پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنی کا اللہ تعالی کی پاس پس جب
دیکہونگا مین اللہ تعالی کو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکی کی پس چہوڑیگا مجکو اللہ سجدی مین جب مدت تلک چاہیگا یہ کہ چہوڑ رکہی مجکو
ف ع مسند احمد مین ہی کہ حضرت سجدہ مین رہین گی بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتی کی جمعون یعنی ہفتون دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت پہر فرمایگا
اللہ تعالی کہ سر اوٹہا اے محمد اور کہہ جو چاہی قبول کیجاوی گی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی جسکی چاہی تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ
جو کچہ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نی پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی رب کے ساتہ تعریف وحمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی
وہ تعریف ف ع یعنی اوسیوقت اور اب نہین جانتا ہون مین اوسکو اور اسی سبب سی اوس جگہہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سی معلوم ہوا
کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیی کہ اول حمد وثنا شفاعت قبول کرنیوالیکی کری تا اوسکی قرب رضا کر مشرف ہو اور ساتہ قبول شفاعت کی مستفید ہو
ت پہر شفاعت کرونگا مین ف ع کہا قاضی نی کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کی شروع کرین گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور
اذن شفاعت کہنا امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطی میری ایک حد یعنی ف ح ع یعنی تعیین فرماویگا اللہ تعالی میری لیی جماعت مخصوص کو
گنہگارون مین سی واسطی شفاعت کی جیسی کہ بی نماز اور زناکار اور شراب خوار ونکی لیی مثلاً حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی مین نی بی نمازونکی
حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکی حق مین اسی طرح پس اور ونکو سمجہہ لینا چاہیی ت پس نکالونگا مین یعنی درگاہ رب سی اور نکالونگا اون جماعتونکو آگ دوزخ سی اور
داخل کرونگا اونکو بہشت مین ف ش ع کہا طیبی نی کہ اگر کہی تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تہی کہ روکی گئی ہونگی موقف مین اور فکر مند
ہونگی بسبب اوسکی اور طلب کرین گی خلاصی اس کرب سی اور دلالت کرتا ہی یہ قول کہ نکالونگا مین اونکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی وجہ
جواب یہ کہ اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ شاید مومن دو فرقہ ہونگی ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور
شفاعت طلب کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس آپ خلاص کرواوینگی اونکو اوس حالت سی کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کرواوینگی اونکو جنت مین
پہر شروع کرینگی بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی کہ داخل ہونگی آگ مین جماعت جماعت کی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ پس کلام
مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہی کہ آپ نی ذکر کیا ایک فرقہ او اختصار کیا اوسی کی خلاصی پہ اسلیی کہ سمجہی جاتی ہی اوس سی خلاصی فرقہ دوسری کی بطریق
اولی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ مراد آگ سی حبس اور گرمی سخت ہی کہ قرب آفتاب سی حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سی اور
یہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہی اور حاصل قضیہ کی بہت مناسب اسلیی کہ مراد اس شفاعت سی شفاعت کبری ہی کہ جسکو
تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء محمود بموجب فرمودہ حضرت کی آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سی ہی خلاصی ہونی کی
رہنی اور کہڑی رہنی سی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلائق کی لیی اور یہ شفاعت خاص حضرت ہی کرین گی اور بعد اسکی حضرت اور اور انبیا اور اولیا
اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی لیی شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہوچکا ہی ت پہر آؤنگا مین دوبارہ بارگاہ حق
کیطرف یعنی واسطی شفاعت اور حاجتون کی پس اذن چاہونگا مین درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا
مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہ تنزیہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث سی گرونگا مین
سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو اے محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا

سنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرت صلعم نے پس اوٹھاؤنگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا
میں رب اپنے کی ساتھ تعریف اور حمد کی کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالیٰ وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلونگا
میں اور نکالونگا لوگونکو آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا میں اونکو بہشت میں پھر آؤنگا میں تیسری بار پس اذن مانگونگا میں در آنیکا اپنے پروردگار
کے پاس بیچ مکان اوسکے کے پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنیکا پاس پروردگار کے پس جب دیکھونگا میں اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا
مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالیٰ چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اوٹھا تو اے محمد صلعم سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت
تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرت صلعم نے پس اوٹھاونگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں اپنے رب کی ساتھ تعریف اور حمد کی کہ سکھاویگا مجکو اللہ تعالیٰ
وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلونگا میں پس نکالونگا اونکو آگ سے اور داخل کرونگا
اونکو بہشت میں یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ میں مگر وہ شخص کہ روکا ہے اوسکو قرآن نے **ف ح** یعنی دوزخ کی نکلنے سے اسطرح کہ خبر دی ہے کہ وہ ہمیشہ
رہیگا دوزخ میں اور یہی معنی ہیں قول راوی کے کہ انس کے نیچے ہے اور وہ قتادہ ہے تابعی جلیل القدر یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہے اوسپر ہمیشہ
رہنا دوزخ میں یعنی دلالت کی ہے قرآن نے اوسکے خلود پر کہ وہ کفار ہیں پھر پڑھی آنحضرت صلعم نے یا انس نے یا قتادہ نے یعنی واسطے سند کے آیۃ یہ نزدیک ہے
یہ کہ اوٹھاویگا تجکو رب تیرا اس مقام محمود میں کہ مراد مقام مذکور ہے جیسے کہ کہا انس نے یا قتادہ نے یا حضرت صلعم نے اور یہی مقام محمود کہ وہ وعدہ کیا ہے
خدا تعالیٰ نے اوسکا پیغمبر تمہارے سے **ف ع** اوس مقام کی صفت لفظ محمود کے سے یا تو اسلیے لائے کہ تعریف کریگا اوسکے جو کوئی کہ کھڑا ہوگا
اوسمیں اور پہنچائیگا اوسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگے اوسمیں آنحضرت صلعم حق سبحانہ تعالیٰ کی جیسے کہ حدیث سے معلوم ہوا یا اسلیے کہ تعریف کیجاویگی
آنحضرت صلعم اوس مقام میں یعنی اولین و آخرین پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
یوم القیمۃ ماج الناس بعضھم فی بعض فیاتون آدم فیقولون اشفع لنا الی ربک فیقول لست لھا ولکن علیکم بابراھیم فانہ
خلیل الرحمن فیاتون ابراھیم فیقول لست لھا ولکن علیکم بموسی فانہ کلیم اللہ فیاتون موسی فیقول لست لھا ولکن علیکم بعیسی
فانہ روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی فیقول لست لھا ولکن علیکم بمحمد فیاتونی فاقول انا لھا فاستاذن علی ربی فیؤذن لی ویلھمنی
محامد احمدہ بھا لا تحضرنی الآن فاحمدہ بتلک المحامد واخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ
واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ
بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق
فاخرج من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ او خردلۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک
وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ ادنی ادنی ادنی مثقال حبۃ خردلۃ من ایمان فاخرجہ من النار
فانطلق فافعل ثم اعود الرابعۃ فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب
ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ قال لیس ذلک لک ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منھا من قال لا الہ الا اللہ متفق علیہ
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا مختلط اور مضطرب ہونگے لوگ بعضی اونکے بعضوں میں یعنی کہلبلی
پڑیگی اور آمد و رفت کرینگے اور متحیر ہونگے آپسمیں پس آوینگے آدم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے کہ شفاعت کر طرف پروردگار اپنے کی یعنی تاکہ حکم کرے حساب کا پھر
خبر دے ساتھ ثواب کے یا عذاب کے پس کہینگے آدم کہ نہیں ہوں میں اہل اس رتبہ کا واسطے شفاعت کے ولیکن لازم پکڑو جاؤ ابراہیم کے پاس اسلیے کہ وہ دوست خدا کے ہیں پس

آوینگی ابراہیم کی پاس پس کہینگی وہ کہ نہین ہون مین لائق واسطی شفاعت کی لیکن لازم ہی تمپر جانا موسیٰ کی پاس اسلیے کہ وہ کلام کرنیوالی ہین اللہ تعالیٰ
سی پھر اسطرح آوینگی لوگ موسیٰ کی پاس پس کہینگی وہ نہین مین اہل اوسکا لیکن لازم ہی تمکو جانا عیسیٰ کی پاس اسلیے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اوسکا پس
آوینگی عیسیٰ کی پاس پس کہینگی وہ نہین ہون اہل اوسکا لیکن لازم ہی تمپر جانا محمد ﷺ کی پاس پس حضرت فرماتی ہین کہ آوینگی وہ میری پاس پس کہونگا مین کہ ہون مین
اہل اسکا یہ میرا ہی کام ہی کسی سی نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین دربار اپنے پروردگار کی پاس پس اذن دیا جاویگا مجھکو اور الہام کریگا مجھکو یعنی میری دل مین القا کریگا
اللہ تعالیٰ اسطرح کی حمدین کہ حمد کرونگا مین اونکو ساتھ اون حمدونکی یعنی اوسوقت نہین جانتا مین اونکو اب یعنی اسطرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اوسکی ساتھ اون حمدونکی
اور گر پڑونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کیا جاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہے دیا جاویگا تو اور شفاعت کر
قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنی بعد سر اوٹھانیکی یا سجدہ ہی مین ای رب میری بخش امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت کی
پس کہا جاویگا جا اور نکال اونکو کہ ہووی اونکی دلون مین مقدار جو کی ایمان سی ف ع اختلاف کیا ہی علما نی اسکی تاویل مین موافق خلاف اپنی کی اصل ایمان مین
اور تاویل مستقیم یہ ہی کہ مراد ہے ساتھ امر مقدار جو اور ذرہ اور دانی رائی کی غیر اوس چیز کی کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم ثمرات سی اور وہ وہ ہی کہ پایا جاوی مومن مین
قسم ثمرات ایمان سی اور لمعات القان سی اور لمعات عرفان سی اسلیے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی ہے اور ایسا ہی ہے اقرار لسانی نہین قابل ہوتی ہی اونمین تجزی
اور تبعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا بر اوس چیز کی کہ اوسپر تحقیق ہے اور حمل کیا ہی اونہون نی اوس چیز کو کہ کہا ہی غیر اونکی نی اوپر اختلاف لفظی
اور نزاع صوری کی ت پس جاونگا مین پس کرونگا مین جو کچھ کہ کہا پروردگار نی یعنی نکالونگا اونکو کہ جنکی دل مین مقدار جو کی ایمان ہوگا پھر آونگا مین پس تعریف
کرونگا اللہ تعالیٰ کی ساتھ اون تعریفونکی کہ الہام کریگا پھر منہ کی بل گر پڑونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیا جاویگی عرض
تیری اور مانگ جو کچھ چاہے دیا جاویگا تو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میری بخش امت میری کو پس کہا جاویگا
جا اور نکال اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی یا رائی کی ایمان سی پس جاونگا مین اور نکالونگا مین پھر آونگا مین پھر حمد کرونگا مین اللہ کی ساتھ اون حمدون کی
پھر گر پڑونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول
کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جا اور نکال اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین ادنی ادنی
مقدار دانہ رائی کی ایمان سی ف ح اسمین کمال مبالغہ اور نہایت فضل و کرم ہی ت پھر جاونگا مین پس نکالونگا پھر آونگا مین چوتھی بار پس تعریف کرونگا
اللہ کی ساتھ اونہین تعریفون کی پھر گر پڑونگا مین واسطی اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ
جو کچھ چاہے دیا جاویگا وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری حکم دی مجھکو واسطی شفاعت اوسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ
ف ح یعنی کوئی نیکی زیادہ اس سی نہ رکھتا ہوگا اور ملا علی نی کہا یعنی اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کی پس نتیجہ عمل لاحق اوسکی سی ہوگا
اور اللہ ضایع نہین کرتا اجر اوسکا کہ اچھا کری عمل اور سبب مطابق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی اعتبار اسکا ہی کہ شاید ہی داخل ہونی اوسکی کو
اول یا آخر کہا طیبی نی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ پہلی جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کی وہ غیر ہی اوس ایمان کی کہ تعبیر کیا ہی اوسکو تصدیق کر اور وہ وہ ہی کہ
کیا یا جاتا ہی لیکن ثمرات ایمان سی ت فرماویگا اللہ تعالیٰ نہین ہی یہ تیری لیے ف ع یعنی نہین ہی نکالنا اوس سی اوس شخص کا کہ کہا لا الہ
الا اللہ سپرد طرف تیری اگرچہ ہی اونمین تیری لیے جگہ شفاعت کی یا نہین کرینگی ہم یہ سبب تیری بلکہ کرینگی اسلیے کہ ہم احق ہین اوسکی کہ پھر ہم اوسکو
ازراہ کرم و تفضل کی پھر بیان کیا ساتھ اس حدیث کی کہ صحیح نکالتی اوس شخص کی کہ نہین کی ہی بھلائی کبھی آگ سی خارج ہی حد شفاعت سی بالکل
منسوب ہیگی طرف محض کرم کی اور توفیق اس حدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ کی جو آگی آتی ہی اسعد الناس الخ بنا بر یعنی اول کی تو ظاہر ہی اسلیے

کہ نکالیگا اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسی پر بنا ہے یعنی دوسری کی ہیں مراد من قال لا الہ الا اللہ سے حدیث والی
یعنی اس حدیث میں وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائی ہیں اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوئی آگ کی اور دوسری حدیث میں یعنی جو کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ حضرت
کی امت کی لوگ مراد ہیں اون لوگوں میں سی کہ خلط کیے عمل صالح ساتھ عمل بد کی ت ولیکن قسم ہی اپنی عزت وجلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی کی البتہ
نکالونگا میں اوس سی اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا بہرہ مند لوگوں میں ساتھ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ شخص ہوگا کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنی سی یا فرمایا سچا ہی من قلبہ کی من نفسہ
نقل کی یہ بخاری نی ف یہ شک راوی سی ہی پھر تقدیر یہ تاکید ہی جیسی کہتی ہیں کہ اپنی آنکھ سی دیکھا یا کان سی سنا اسلیے کہ خلاص دل سی ہوتا ہی اور جگہ
اوسکی دل ہی ہی نہ اور کچھ اور لفظ اسعد یہاں یعنی سعید کی ہی اسلیے کہ نہیں بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سی وہ شخص کہ نہیں ہی اہل توحید سی یا مراد
ساتھ قائل سی وہ شخص ہی کہ نہو اوسکی لیے عمل کہ مستحق ہو بسبب اوسکی رحمت کا اور لائق ہو بسبب اوسکی خلاص ہونیکا آگ سی اسلیے کہ اوسکو شفاعت کی بہت حاجت
ہوگی اور بہت نفع دیگی اوسکو **وعنہ** قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنھس
منھا نھسۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیمۃ یوم یقوم الناس لرب العلمین وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم
والکرب ما لا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون ادم وذکر حدیث الشفاعۃ وقال
فانطلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ علی
احد قبلی ثم قال یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب امتی
یا رب فیقال یا محمد ادخل امتک من لا حساب علیھم من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وھم شرکاء الناس فیما سوی
ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ وھجر متفق علیہ
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرت کی گوشت دست کا اور تہا گوشت
دست کا پسند آتا حضرت کو پس کہایا اوسمیں سی دانتہ سی نوچ نوچ کر پہر فرمایا کہ میں ہوں سردار آدمیونکا یعنی سب کا جنس انبیا وغیرہ سی دن قیامت کی
ف ع اپنی نسبت جتانا ہونگی میری شفاعت کی اوسدن سبب تیر و عزت میری کی نزدیک اللہ تعالی کی پس جب مضطر ہونگی تو آوینگی میری پاس طلب
شفاعت کی لیے اور موید ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ ت وہ دن کہ کہڑی ہونگی لوگ واسطی حکم پروردگار عالمین کی اور وہ دن
کہ نزدیک ہوگا آفتاب یعنی لوگوں کی سروں سی پس پہونچی گی لوگوں کو بسبب غم و فکر شدید کی کہ حاصل ہوگی کہڑی ہونی سی اور نزدیکی آفتاب سی حالت
کہ نہیں طاقت رکہیں گی یعنی صبر کرنی کی اور پس کہیں گی لوگ آپسمیں کیا نہیں دیکہتی تم یعنی نہیں ڈہونڈہتی تم اوس شخص کو کہ سفارش کری تمہاری
نزدیک پروردگار تمہاری کی یعنی تاکہ چہڑاوی تمکو اس فکر و غم سی پس آوینگی حضرت آدم کی پاس اور ذکر کی ابوہریرہ نی یا آنحضرت نی تمام حدیث شفاعت کی
کہ جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیا سی بالتماس شفاعت کرینگی اور وہ جواب دینگی کہ ہم قدرت نہیں رکہتی اسکی اور کہا آنحضرت نی بعد اسکی ذکر کی
پس جاؤنگا میں لوگونمیں سی اور آؤنگا نیچی عرش کی ف ع اور پس سی جو حدیث اوپر گذری آئی ہی کہ میں اپنی رب کی گہر میں آؤنگا تطبیق آئیں
اور میں یہ ہی کہ گہر اوسکا جنت ہی اور جنت نیچی عرش کی ہی ت پس گرونگا میں پر سجدہ کرتا ہوا اپنی پروردگار کو پہر کہولیگا یعنی الہام کریگا
اللہ تعالی مجکو اپنی تعریفوں اور ثنا نیک سی ذات اپنی پر وہ کچھ کہ نہیں کہولی کسی پر پہلی میری بلکہ مجہپر ہی پہلی اوسوقت کی جیسی کہ حدیث باقی سی

ظاہر ہی ... ساتھ ایسی ... اسے با ادب اور ساعت یا جاویگا اور شفاعت قبول کیجاویگی شفاعت میری بیچ امت کے ...

اور کہونگا بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو ای رب ف ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیے ہی یا اشارہ ہی تینوں طرف طبقات گنہگاروں کی ت پس کہا جاویگا ای محمد داخل کر اپنی امت مین سی ان لوگونکو کہ نہین ہی حساب اونپر یعنی نہین لیا جاویگا اونسی حساب بہشت مین داخل کیے جاوینگی دروازی جانب راست سی بہشت کی دروازون مین سی اور وہ شریک ہونگی لوگونکی سوای اس دروازہ کی اور دروازون مین کہ اور جانب مین ہین ف ع یعنی ازراہ عنایت کی داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اونہین کی لیے ہی اور کسی کو اوسمین دخل نہین اور باقی دروازی مشترک ہین انہین اور غیر انکی مین کچھ ممانعت نہین اونکو نہین سی جانی کی بیچ ات پہر فرمایا آنحضرت صلعم نی قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازی کی دروازون جنت کی سی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکے اور ہجر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ہجر ساتھ زبر ہا اور جیم کی نام ایک قریہ کا ہی قریون بحرین کی سی اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا ہی کہ مسافت اوسکی دروازی کی دو جانبون مین اسقدر ہی اور مراد تحدید و تعیین نہین ہی بلکہ یہ تخمینًا فرمایا ہی لوگونکو سمجہانیکی لیے اور حقیقت حال اللہ ہی جانتا ہی وعن حذیفۃ فی حدیث الشفاعۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا رواہ مسلم اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی بیچ حدیث شفاعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہیجی جاویگی امانت اور ناتا پس کہڑی ہونگی دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین نقل کی یہ مسلم نی ف ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون کی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہ دونون بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان ہونیکی کہ رعایت اونکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہی صورت بنکر آوینگے واسطی امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالی اور قطع رحم کرنیوالی کی یعنی جہگڑینگی اوس شخص کی جسنی ضائع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگی اوسکی برائی پر اور جس شخص نی پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سی جہگڑینگی اور گواہی دینگے اوسکی بہلائی پر تاکہ متمیز ہو جاوی ہر ایک اونمین سی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنی انکی کی وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالی فی ابراہیم رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی وقال عیسی ان تعذبہم فانہم عبادک فرفع یدیہ فقال اللہم امتی امتی وبکی فقال اللہ تعالی یا جبرئیل اذہب الی محمد وربک اعلم فسئلہ ما یبکیہ فاتاہ جبرئیل فسالہ فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما قال فقال اللہ لجبرئیل اذہب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی آیۃ بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا ای پروردگار تحقیق انہون نی گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سی یعنی ہوی سبب ان کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص اور توکل مین پس وہ مجہسی ہی ف ع یعنی میری تابعین سی ہی اور بقیہ آیت یہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم ت اور پڑہا آنحضرت صلعم نی قول حضرت عیسی کا اپنی امت کی حق مین اللہ تعالی سی عرض کیا کہ اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین ف ع کچھ چارہ نہین کرتی اور کوئی نہین روک سکتا اور آگی اسکی یہ ہی وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی تجہپر کوئی غالب نہین تو توہی قادر ہی اور جو کرتا ہی جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو پہیر نہین ٹال سکتا اور حکیم ہی کہ رکہتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہ اور حاصل بیان یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی شفاعت دونبیونکی کہ اپنی امت کی حق مین کی دیکہکر اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت ... اور دعا کی جیسی کہ کہا ت پس اوٹہائی آنحضرت نی دونون ہاتھ اپنی اور کہا خداوند بخش میری امت کو

[redacted]

ہو کر میری امت پر اور روئی پس فرمایا اللہ تعالی نی ای جبرئیل جا تو طرف محمد کی حال آنکہ پروردگار تیرا ای جبرئیل نہین احتیاج پوچھنی کی سبکو جانتا
ولیکن باوجود اسکی واسطے ظاہر کرنی کرم وعنایت اپنی کی پوچھتا ہی پس پوچھ تو محمد سی کہ کس چیزنی رولایا اوسکو پس آئی آنحضرت کی پاس جبرئیل اور پوچھا
آپ سی کہ کس چیزنی رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ اوس چیز کی کہ کہا تھا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سبب بی فی سی کی دو جہت
ہی واسطے امت اپنی کی پس جبرئیل درگاہ کبریائی مین گئی اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالی نی واسطے جبرئیل کی کہ جا تو طرف محمد کی اور کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہی
کہ راضی کرینگی تجکو بیچ حق امت تیری کی اور دلگیر اور غمگین نکرینگی تجکو اس باب مین نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع ح روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ مین ہرگز
راضی نہین ہونیکا جبتک کہ ایک ایک کو میری امتون مین سی نہین بخشینگا اب امتی اونکا ہونا چاہیی اور عقیدہ ایمان کا اونکی ساتھ درست کرنا چاہیی مشکل کچھ ہی یہ
اور کچھ نہین **بیت** خاک او باش بادشاہی کن * آن او باش ہرچہ خواہی کن * اس حدیث مین طرح بطرح کی فائدہ ہین ایک تو بیان ہی کمال شفقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپ کا اونکی درستی امور مین اور دوسری بشارت عظمی ہی اس امت مرحومہ کی لئی بموجب وعدہ
الہی کی کہ راضی کرینگی ہم تجکو اور تیسری بیان ہی آنحضرت کی عظیم المرتبہ ہونیکا **وعن** ابی سعید الخدری ان ناسا قالوا یا رسول اللہ ھل
نری ربنا یوم القیمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ھل تضارون فی رؤیۃ الشمس بالظھیرۃ صحوا لیس معھا سحاب
وھل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر صحوا لیس فیھا سحاب قالوا لا یا رسول اللہ قال ما تضارون فی رؤیۃ اللہ
یوم القیمۃ الا کما تضارون فی رؤیۃ احدھما اذا کان یوم القیمۃ اذن مؤذن لیتبع کل امۃ ما کانت تعبد فلا یبقی
احد کان یعبد غیر اللہ من الاصنام والانصاب الا یتساقطون فی النار حتی اذا لم یبق الا من کان یعبد اللہ من بر و
فاجر اتاھم رب العلمین قال فماذا تنظرون یتبع کل امۃ ما کانت تعبد قالوا یا ربنا فارقنا الناس فی الدنیا افقر ما کنا
الیھم ولم نصاحبھم وفی روایۃ ابی ھریرۃ فیقولون ھذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا
عرفناہ وفی روایۃ ابی سعید فیقول ھل بینکم وبینہ ایۃ تعرفونہ فیقولون نعم فیکشف
عن ساق فلا یبقی من کان یسجد للہ تعالی من تلقاء نفسہ الا اذن اللہ لہ بالسجود ولا یبقی
من کان یسجد اتقاء ورياء الا جعل اللہ ظھرہ طبقۃ واحدۃ کلما اراد ان یسجد خر علی قفاہ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق کتنی ایک آدمیون نی کہا یا رسول اللہ دیکھینگی ہم رب اپنی کو دن قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
ہان دیکھوگی **ف** ع ذکر کیا سیوطی نی اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالی کی دن قیامت کی موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک مومن اور غیر مومن کو
یہانتک کہ کہا ہی بعضون نی کہ منافقون اور کافرونکو بھی ہوگی پھر محجوب ہوجائینگی بعد اسکی تاکہ ہووی زیادہ حسرت اور اسمین بحث ہی بسبب قول اللہ تعالی کی
کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نی اور رای پر رویت جنت مین پس اجماع ہی اہل سنت کا اوپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولون اور صدیقون کو
ہر امت مین سی اور مومن مردونکو بشر اس امت کی مین سی اور اس امت کی عورتون کی رویت مین تین مذہب ہین ایک تو یہ کہ نہین دیکھینگی اور دوسرا یہ
دیکھینگی اور تیسرا یہ کہ دیکھینگی مثل ایام عیدون کی مین نہ اور دنون مین اور فرشتون کی حق مین دو قول ہین ایک تو یہ کہ نہین دیکھینگی اپنی رب کو
اور دوسرا یہ کہ دیکھینگی اوسکو اور جنات کی دیکھنی مین بھی خلاف ہی بعد ازان واسطے تحقیق اور اثبات رویت کی فرمایا **ت** کیا ضرر پہونچائی جاتی ہو تم
بیچ دیکھنی آفتاب کی وقت دوپہر کھلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر اور کیا ضرر پہونچائی جاتی ہو بیچ دیکھنی چاند چودھوین رات کھلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر کہا لوگون نی نہ
یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہونچائی جاؤگی تم بیچ دیکھنی اللہ تعالی کی دن قیامت کی مگر جیسا ضرر پہونچائی جاتی ہو تم بیچ دیکھنی ایک کی اون دونون مین سی **ف** یعنی آفتاب و مہتاب کی

آفتاب چاند کی دیکہنی مین قطعًا ضرر نہین پس جانو کہ وہان بہی ضرر نہین ہوئیگا یا نہین کی ہمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو بیچ دیکہنی ایک
ان دونون مین سی ضرر تو البتہ اللہ تعالی کی دیکہنی مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بہی نہین ہوئیگا اور لکہا ہی علما نی کہ یہ روایت کہ بیان
مذکور ہی غیر اوس رویت کی ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہ رویت امتحانی ہی حق تعالی کیطرف سی تا واقع ہو بسبب اسکی تمیز درمیان اوسکی
کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اوس جگہہ مین بہی تا وقت فارغ ہونیکی
حساب سی اور واقع ہونی جزا کی قسم ثواب عقاب سی آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بہی کبہی امتحان جیسی کہ دنیا گہر امتحان کا ہی کبہی
واقع ہوتی ہی اوسمین بہی جزا جیسی کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جس وقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا
چاہی کہ پیچہی جاوی ہر گروہ اوس چیز کی کہ عبادت کرتا تہا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تہا سوای اللہ کی بتونکو اور انصاب کو
ف ع انصاب جمع نصب کی ہی اور نصب اوس پتہر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر بقصد تقرب طاعت کے
اور جو چیز کہ کہڑی کیجاوی اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتہر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہی ت مگر کہ گرینگی دوزخ مین ف ع یعنی اہلی انصاب اور
بت دوزخ مین ڈالی جاوینگی اونکی ساتہ پوجنی والی اونکی بہی ڈالی جاوینگی ت یہانتک کہ نہ باقی رہین گی مگر وہ کہ بندگی کرتی تہی اللہ کی نیکون
مین سی اور بدون مین سی آویگا اونکی پاس پروردگار عالمون کا ف ح ع اور تجلی کریگا اونپر ساتہ قرب کی اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہی
کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کیطرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بہی آیا ہی اور اعتقاد کرتی ہین ہم اوسکا بی آنکی کہ جانین کیفیت اوسکی اور منزہ
جانتی ہین اوسکو حرکت و انتقال سی کہ آنی مین ہوتا ہی جیسی کہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سی یا آویگا
اونکی پاس حکم اوسکا جیسی کہ اشارہ کیا ساتہ قول اپنی کی ت فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ کسلی منتظر ہو ہر جماعت پیچہی چلی جاتی ہی اوس چیز کے
کہ عبادت کرتی تہی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی کہ ای پروردگار ہمارے جدائی کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جو کہ پوجتی تہی غیر اللہ کو
کہ ویسی جدائی کرکہی تہی ہمنی دنیا مین اوس حالت مین کہ بہت محتاج تہی طرف اونکی اور نہ صحبت رکہی ہمنی ساتہ اونکی ف ع اور متابعت نہین کی
اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اونکا اور لڑتی رہی اونسی اور انقطاع رکہا ویسی تیری خوشی کی لیی پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ بی پروا ہین ہم
اونسی اور وہ اور معبود اونکی سب دوزخ مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ رض کی یون آیا ہی کہ پس کہین گی وہ عبادت کرنی والے
حق کی یہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جانی کی ہم یہانتک کہ آوی ہماری پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر ایسی وجہ کر کہ پہچانین ہم
اوسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی اوس صفت پر کہ پہچاننا ہمنی اوسکو کہ وہ منزہ ہی صورت سی اور کمیت سی اور کیفیت سی
اور جہت سی اور مانند انکی سی پہچانین گی ہم اوسکو یعنی حق پہچاننی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ کیا ہی درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو ف ع یعنی اوس نشانی سی اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ ہو چکا
اور ثمرہ ایمان و تصدیق کا ہی ت پس کہین گی وہ کہ ہان ہی نشانی پس کہولا جاویگا پنڈلی سی ف ع ح کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کہلنی کی
جاتا رہنا خوف وہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم سی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہ ہی کہ توقف کرین اور کچہ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت معنی اور
مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی سی یعنی باخلاص نہ واسطی دکہانی خلق کی
اور ملاحظہ اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدہ کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطی
بچنی کی تلوار سی اور لوگونکی ڈر سی اور دکہانی کی لیی مگر کہ کر دیگا اللہ تعالی پشت اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑ ہڈیون کی نہین رہنی کی کہ جس سی جہک سکی

اور سجدہ کرینگے بلکہ پیٹھ انکی مانند تختہ کی ہوجاوینگی جب چاہینگے کہ سجدہ کریں گر پڑینگے چت **ف** اس کہا نووی نے کہ اس حدیث سے وہم جاتا ہے کہ منافقین بھی دیکھینگے اللہ تعالیٰ کو آخرت میں اور یہ باطل ہے اسلیے کہ نہیں ہے تصریح اسمیں انکی دیکھنے کی بلکہ اسمیں یہ ہے کہ وہ جماعت کہ اوسمیں منافقین اور مومنین ہونگی دیکھینگے اللہ تعالیٰ کو پہر امتحان کریگا سجدہ کریں جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہیں کرسکیگا اور نہیں دلالت کرتا ہے اسپر کہ منافق دیکھینگے اللہ تعالیٰ کو

ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ وَّمَخْدُوْشٌ مُّرْسَلٌ وَّمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰٓؤُلَآءِ عُتَقَآءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَّا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہر رکہا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچون بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگے یعنی انبیا ہر امت کی لیے مطلب استقامت اور سلامتی اونکی کی جیسی کہ حدیث ابوہریرہ میں کہ بعد اسکی ہی صریح آیا ہے یا الہی سلامتی سے گذار اونکو صراط سے اور دوزخ مین گرین پس گذرینگے مسلمان **ف** ح صراط سے طرح طرح باندازہ عمل کی اور استقامت کی دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہ پل مثال صراط مستقیم شریعت کی ہے کہ باریکتر شمشیر سے ہے اور چلنا اوسپر دشوار ہے لیکن روشن ہین اور اسی معنی مین کہا گیا ہے **بیت** بس کار غریب است عجب مشکل و آسان + چون شہر صراط است بسی روشن و باریک **ت** پس گذرینگے بعضی مومن مانند جہپکنے آنکہہ کی اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان مین چمکی اور بعضی مانند باد کی اور بعضی مانند پرندونکی اور بعضی مانند گہوڑون تیزرو خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹونکی پس بعضی مسلمان نجات پانیوالی اور سلامتی دیے گئی ہونگی آگ دوزخ سے یعنی صراط سے گذرینگی اور نہیں پہونچیگا اونکو کچہہ ضرر اور بعضی وہ ہونگی کہ زخمی کیے جاوینگی اور خلاص کیے جاوینگی دوزخ سے **ف** یعنی بعد عذاب کے نجات پاوینگی کہا ایک شارح نے جو کہ زخمی کیے جاوینگی آنکڑون سے پہیجی جاوینگی طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سے ہونگی اور قول آپکا مرسل یعنی چہوڑے جاوینگی قید طوق سے وہ زخمی بعد اسکی کہ عذاب کیے جاوینگی انتہی **ت** اور بعضی پارہ پارہ کیے اور دہکیلے اور ہانکے جاوینگے آگ مین **ف** ح لفظ مکدوش شین معجمہ سے ہے اور مکدوس سین مہملہ سے بہی روایت ہے ساتہہ اسی معنی کی اور مکردس ساتہہ پیش میم اور زبر کاف اور جزم رے کی اور زیر دال کی بہی آیا ہے یعنی باندہ کر اور قید مین کرکی اور جمع کرکی ایک دوسری پر ڈالی جاوینگی دوزخ مین **ت** یہانتک کہ جب خلاص ہونگی مومن ہونگی آگ سے **ف** ح یعنی پڑنی سے اوسمین پس حتی غایۃ ہے واسطے گذرنی بعض کی صراط پر سے اور واسطے گرنی بعض کی دوزخ مین اور کہا طیبی نے کہ حتی غایۃ ہے مکدوش فی نار جہنم کی یعنی باقی رہینگی مکدوش دوزخ مین یہانتک کہ خلاصی پاوینگی بعد عذاب ہونیکی بقدر گناہون اپنی کی یا کسی کی شفاعت سے یا فضل سے

اللہ سبحانہ کی اور یہاں سے معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب میں نہیں رہنے کی بلکہ نکلیں گے آخر کو اوس سے اور شفاعت کرینگے اور وہی کہ جو ہونگے دوزخ سے نہیں نکالے جاینگے
سبب کثرت گناہوں کی اور مبالغہ کرینگے سوال کرنے میں حق جل و علا سے ساتھ نکالنے بھائیوں کی جیسے کہ فرمایا ت یعنی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضہ میں ہے کوئی
ہے کوئی تم میں سے سخت تر ازروے طلب و سوال جھگڑنے کی بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہارے لیے مومنوں سے بیچ طلب سوال کرنے اور جھگڑنے کی
خدا تعالی سے روز قیامت کی اپنے بھائیوں کے لیے کہ آگ دوزخ میں ہیں ف ح یعنی تم اوس حق میں کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہے دشمن پر کسطرح مطالبہ اور مواخذہ
بکوشش و مبالغہ کرتے ہو مومن بیچ شفاعت کرنے بھائیوں اپنے کی کہ دوزخ میں رہے ہیں اور نکالنے اونکی کی اوس سے کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال
کرینگے جناب حق تعالی سے زیادہ تر اوس سے کرینگے کہیں گے مومن اے پروردگار ہمارے تھے یہ روزہ رکھتے ساتھ ہمارے اور نماز پڑھتے یعنی ہمارے سے نماز
اور حج کرتے یعنی ہمارے طریق پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصوں کو کہ پہچانتے ہو تم یعنی ساتھ اوصاف مذکورہ کے پس حرام کیجاوینگی صورتیں اونکی آگ پر
ف ع یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتوں کا آگ پر ساتھ جلادینے یا سیاہ کردینے کی ایسا کہ پہچانی جاویں منہ اونکی حاصل یہ کہ منہ اونکی نہ جلیں گے
اور نہ سیاہ ہونگے پس پہچانینگے اونکو مومن شفاعت کرنیوالے اونکی علامتوں سے ت پس نکالیں گے بہت سی خلق کو اوس سے پھر کہیں گے اے پروردگار
ہمارے باقی نہیں رہا آگ میں کوئی شخص اون لوگوں میں سے کہ حکم کیا تونے ہمکو نکالنے کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہیں پس فرماویگا اللہ تعالی پھر جاؤ پس
جو شخص کہ پاؤ تم اوسکے دل میں مقدار دینار کی بھلائی سے پس نکالو اوسکو ف ع مراد بھلائی سے ایک چیز زائد ہے نفس ایمان پر اسلیے کہ نرا ایمان جسکو تصدیق
کہتے ہیں وہ متغیر نہیں ہوتا اور یہ تغیر جو ہے اوس چیز میں ہے کہ زائد ہے ایمان سے کہ وہ عمل صالح ہے یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرتی ہے
مسکین پر یا خوف الہی یا نیت صادقہ ت پس نکالیں گے وہ بہت سی خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اوسکے دل میں مقدار آدھے
دینار کی ہے بھلائی سے پس نکالو اوسکو پس نکالیں گے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پھر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اوسکے دل میں مقدار ذرہ کی
ہے خیر سے پس نکالو اوسکو پس نکالیں گے بہت سی خلق کو پھر کہیں گے وہ مومن اے پروردگار ہمارے نہیں چھوڑا ہمنے آگ میں نیکی کو یعنی اہل نیکی سے اوسمیں
کہ اوسنے نیکی اور ذرہ اوس سے زیادہ اصل ایمان پر رکہتا تھا خواہ اعمال جوارح سے یا افعال قلوب سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتوں نے
اور شفاعت کی پیغمبروں نے اور شفاعت کی مومنوں نے اور شفاعت ان سبکی مخصوص تھی ساتھ اون لوگوں کی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ
اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمیں سے کہ رحمت کرتا ہے کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی جاری ہے ہر چیز پر اور رحمت ہر
چیز کی مقابلہ میں اثر رحمت اوسکی کی بیچ ہے پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹھی دوزخ وا اون سے پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سے ایک جماعت کو کہ
نہیں کی کوئی بھلائی کبھی ف ع یعنی بھلائی زائد ایمان پر کہا نووی نے کہ یہ لوگ وہ ہونگے کہ نرا ایمان رکھتے ہونگے اور نہیں اذن دیا جاویگا اونکی
شفاعت کا ت وہ جماعت کہ تحقیق ہو گئی تھی دوزخ میں مانند کوئلوں کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہو گی جنت کی دروازوں پر کہا جاویگا
اوسکو نہر الحیات پس ملیں گی تر و تازہ جیسے کہ نکلتا ہے یعنی اوگتا ہے دانہ گھانس کا بیچ کوڑے کرکٹ کی کہ رو برو آجاتا ہے یعنی جیسی جلدی وہ تر و تازہ
نکلتا ہے ویسے ہی یہ جلدی تر و تازہ اور توانا نکلیں گی پس نکلیں گے مانند موتی کی پاک و صاف و روشن اونکی گردنوں میں مہریں اور علامتیں
ہونگی یعنی تاکہ متمیز ہوں اونسے کہ بخشی گئیں ہیں بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نے کہ مراد مہروں سے یہاں کچھ چیزیں ہیں سونے
کی یا غیر اوسکی کی لٹکائی جاوینگی اونکی گردنوں میں تاکہ پہچانی جاویں اونسے ت پس کہیں گی اہل بہشت یعنی جبکہ دیکھیں گی اونکو اور ظاہر ہوگی اونکی لیے
یہ علامت یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدا کی مہربان کی ہیں کہ داخل کیا ہے اونکو بہشت میں بے سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بے واسطہ نیکی کی یعنی عمل
باطن کی کہ آگے بھیجا ہو اوسکو پس کہا جاویگا اون آزادوں کو کہ تمہارے لیے ہے وہ چیز کہ دیکھی تمنے یعنی مقدار پہنچنے نظر کی جنت سے اور مانند اوسکے

یا تمہاری ایسی ہی جو کچھ کہ دیکہا تمنی انعام و اکرام یہانتکا اور مانند اوسکی ہی ساتہ اوسکی قسم حور و قصور ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنه** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل اہل الجنة الجنة واہل النار النار یقول اللہ تعالی من کان فی قلبہ مثقال حبة من خردل
من ایمان فاخرجوہ فیخرجون قد امتحشوا وعادوا حمما فیلقون فی نہر الحیوة فینبتون کما تنبت الحبة فی حمیل السیل الم تروا انہا
تخرج صفراء ملتویة متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت
اور دوزخی دوزخ مین فرماویگا اللہ تعالی یعنی انبیا کو یا اور شفیعونکو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہی جیسی کہ صریح آتا ہی روایت ابی ہریرہ کی مین جو شخص کہ ہو اوسکے
دل مین برابر دانہ رائی کی ایمان سی پس نکالو اوسکو ف ع یعنی آگ سی کہا بعضون نی کہ اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سی
ہونگی وہ مومن بلاخیر اور خالی عمل زائد سی ایمان پر نہ کافر جیسی کہ وہم جاتا ہی ظاہر عبارت سی وہان پس یہ مخالف ہی اجماع کی ت پس نکالی جاوینگی
اس حال مین کہ تحقیق جل گئی ہونگی مانند کوئلی کی پس ڈالی جاوینگی نہر حیوة مین پس اوگینگی یعنی تر و تازہ ہو جاوینگی جیسی کہ اوگتا ہی دانہ گہانس کا
بیچ کوڑی رو کی کیا نہین دیکہی ہو کہ تحقیق دانہ گہانس کا نکلتا ہی زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرة
ان الناس قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمة فذکر معنی حدیث ابی سعید غیر کشف الساق وقال یضرب الصراط
بین ظہرانی جہنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ ولا یتکلم یومئذ الا الرسل وکلام الرسل یومئذ اللہم سلم سلم
وفی جہنم کلالیب مثل شوک السعدان لا یعلم قدر عظمہا الا اللہ تخطف الناس باعمالہم فمنہم من یوبق بعملہ ومنہم من
یخردل ثم ینجو حتی اذا فرغ اللہ من القضاء بین عبادہ واراد ان یخرج من النار من اراد ان یخرجہ ممن کان یشہد ان
لا الہ الا اللہ امر الملئکة ان یخرجوا من کان یعبد اللہ فیخرجونہم ویعرفونہم باثار السجود وحرم اللہ علی النار ان تاکل اثر السجود فکل
ابن ادم تاکلہ النار الا اثر السجود فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیہم ماء الحیوة فینبتون کما تنبت الحبة فی حمیل السیل
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ تحقیق لوگون نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکہینگی ہم اپنی پروردگار کو دن قیامت کی پس ذکر کیا ابوہریرہ نی معنی حدیث
ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری اگرچہ لفظون مین اختلاف ہی سوای ذکر کہولنی پنڈلی کی کہ ابوہریرہ کی حدیث مین نہین ہی اور کہا آنحضرت نی یا ابوہریرہ
نی بطریق مرفوع کی یعنی بجای اوسکی کہ حدیث ابی سعید مین گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہ عبارت کہ اوسی کی معنی مین ہی کہڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان
دوزخ کی پس ہونگا مین اول اون شخصون کا کہ گذرینگی رسولون مین سے ساتہ امت اپنی کی اور کلام نہین کرینگا اور مجال کلام کرنی کی نہین رکہنی کا اوسدن
یعنی اوس مقام مین کوئی سوای رسولون کی اور کلام پیغمبرونکا اوسدن یہ ہوگا یا الہی سالم رکہہ سالم رکہہ اور دوزخ مین یعنی اوسکی طرفون مین آنکڑی
ہونگی مانند کانٹی سعدان کی کہ نام ایک گہانس خاردار کا ہی نہین جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سی اچک لیوینگی لوگون کو بسبب بری عملون
اونکی کی پس بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہلاک کیی جاوینگی بسبب عمل اپنی کی اور بعضی اونمین سی ٹکڑی ٹکڑی کیی جاوینگی یعنی آنکڑون سی گوشت ٹکڑی
ٹکڑی ہو جاوینگی اور زخمی ہونگی اعضا اونکی پہر نجات پاوینگی ف ع یعنی آگ مین پڑنی سی پس کافر ہلاک ہوئیگا اور نجات نہین پائیگا اور فاسق
پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پہر نجات پاویگا ت یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنی سی درمیان بندون اپنی کی یعنی ساتہ اوس چیز کے
کہ مستحق ہی ہر ایک جزا عمل اپنی کا اور چاہیگا کہ نکالی آگ سی اوس کسی کہ چاہیگا کہ نکالی اوسکو اون لوگون سی کہ گواہی دیتی ہین کہ نہین کوئی
معبود بحق سوای خدا کی اور محمد بہیجی ہوئی اوسکی ہین فرماویگا فرشتونکو کہ نکالیں اوسکو کہ پوجتا ہی خدا کو یعنی ایمان رکہتا اوسکی معبودیت پر نہ غیر اوسکی پس
نکالینگی فرشتی اونکو اور پہچانینگی اونکو ساتہ نشانون سجدونکی اور حرام کیا ہی اللہ تعالی نی آگ دوزخ پر کہ کہاوی نشان سجدونکا تمام آدمی کو کہاویگی آگ مگر نشان

سجدہ کی جگہ ف ع نہایہ نووی نی ظاہر اس حدیث سی یہ ہی کہ آگ نہین کہائیگی تمام اون اعضا کو کہ جنسی سجدہ کرتی ہین یعنی سات اعضا یعنی پیشانی اور
ہاتہہ اور دونون زانو اور دونون قدم اور بعضون نی کہا پیشانی ہی مراد ہی اور مختار قول اول ہی ہی ت پس نکالی جاوینگی آگ سی اس حال مین کہ سوختہ
اور سیاہ ہوگئی ہونگی پس ڈالی جاوینگی اونپر آب حیات کا ف ع اور اونپر گذرا کہ وہ ڈالی جاوینگی نہر حیات مین پس یہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کی ہو
ت پس اوگین گی وہ جیسی کہ اوگتا ہی دانہ گہاس کا بیچ کوڑی روکی **وَيَبْقَىٰ** رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ هُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا اَلْجَنَّةَ
مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ وَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ
اِنْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ
عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ
اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَا تَسْئَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ
فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ
فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسْكُتَ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ
اَنْ لَا تَسْئَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا
ضَحِكَ اَذِنَ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ
رَبُّهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کی اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیون مین سی بہشت کی داخل ہونی مین متوجہ کیے ہوگا منہ اپنا طرف
دوزخ کی پس عرض کریگا ای پروردگار میری پہیر منہ میری کو آگ دوزخ سی اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بو نی یعنی بسبب جلنی کی دہوئین
کی اوسمین اور ہو سکتا ہی کہ آگ دوزخ مین فی نفسہ بو ہی بدبو اور جلا دیا مجکو شعلون اور تیزی گرمی اوسکی نی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہی تجہسی کہ
اگر کرون مین یہ یعنی پہیر دون منہ تیرا آگ دوزخ سی مانگی تو سوا اسکی اور کچہہ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچہہ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو
جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پہیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا آگ سی پس جبکہ پہیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا طرف بہشت کی دیکہیگا خوبی
اور تازگی اوسکی چپ رہیگا اوسوقت تک چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پہر عرض کریگا ای رب میری آگی لیچل مجکو طرف دروازہ بہشت کی
پس فرماویگا اللہ تعالی وتبارک کیا نہین دی تونی عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تہی تونی کہ منہ میرا دوزخ سی پہیر دی پس کہیگا
ای رب میری نہ ہوؤن مین بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ح یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کی داخل ہونی
سی کہ مین تو باہر پڑا رہون اور اور اندر رہیں بہلا اگر بہشت کی اندر نجاؤن تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازی پر جا پڑون ت پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہی کہ
اگر دیا جاوی تو اسکو یعنی بہشت کی دروازی پر لیجایا جاوی تو سوال کری تو اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص قسم عزت تیری کی نہین مانگنی کا مین کچہہ
سوای اسکی ف ح اگر کہا جاوی کہ کیون عتاب نہین کرنیکا پروردگار اوسپر اوپر توڑنی قسم و عہد کی جواب اسکا یہ ہی کہ حال اوسکا مجنونون کا سا ہوگا
اور وہ اوسمین معذور ہی یا یہ کہ وہ گہر تکلیف کا نہین ہی یا مواخذہ ہو پس دیویگا بندہ اپنی پروردگار کو اس بارمین بہی جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی
عہد میثاق پس آگی لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کی پس جبکہ پہونچیگا اوسکی دروازی پر پس دیکہیگا تازگی و خوبی بہشت کی در جو چیز کہ اوسمین ہی

رونق وخوشی سی یعنی ... کی خوشی کی چیز ونکی ہم ... تصور ... غیر ...

مجکو بہشت مین پس فرمادیگا اللہ تبارک وتعالی ہلاکی ہو تجہی مجکواے فرزند آدم کی کیا عجب عہد شکن ہو تو ہی تو اپنی عہد نہین کیا نہین دی ہی تو نی عہد پیمان لیے
نہ انگی تو غیر اوس چیز کی کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا اے پروردگار میری نہ گردان مجکو بدترین خلق اپنی کا ف ع اگر کہی تو کہ یہ جواب کیونکر مطابق ہوا سوال کی
کہ کیا نہین دی تہی تو نی الخ جواب یہ کہ گویا اوسنی کہا اے رب میری دی تو نی عہود ومیثاق ولیکن تامل کیا مین نی تیری کرم اور عفو اور رحمت مین اور اس آیۃ مین لاتیاسو
من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہین ہون اون کفار سی کہ ناامید ہوئی تیری رحمت سی اور طمع کی مین نی تیری کرم اور وسعت رحمت مین مانگا
مین نی تجہسی یہ پس اللہ تعالی راضی ہوگا من قول ہی جیسی کہ فرمایا ت پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالی اوس سی یعنی سبب کلام و دعا اوسکے
پس جب راضی ہوگا اللہ تعالی اذن دیگا اوسکو بہشت مین جانیکا پہر فرماویگا خدا تعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچہ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع
ہوگی اور نہایت کو پہونچی گی آرزو اوسکی فرماویگا اللہ تعالی کہ آرزو کر یہ بہی اور یہ بہی یعنی آرزو کر فلان جنس سی جو کچہ چاہی تو پیش آویگا پروردگار اوسکا اسحال مین
کہ یاد دلاویگا اوسکو یہانتک کہ جب ہوچکین گی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی تیری لیے ہی یعنی جو کچہ کہ چاہا تو نی اور مانند اوسکی ساتہ اوسکی یعنی
از راہ تفضل کی اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالی تیری لیے ہی یہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اسکی کمیت مین اس سے
رفع ہوجاتی ہی تدافع اور دفع ہوتا ہی تمانع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
اخر من یدخل الجنۃ رجل فھو یمشی مرۃ ویکبو مرۃ وتسفعہ النار مرۃ فاذا جاوزھا التفت الیھا فقال تبارک
الذی نجانی منک لقد اعطانی اللہ شیئا ما اعطاہ احدا من الاولین والاخرین فترفع لہ شجرۃ فیقول ای رب ادننی من
ھذہ الشجرۃ فلاستظل بظلھا واشرب من مائھا فیقول اللہ یا ابن ادم لعلی ان اعطیتکھا سالتنی غیرھا فیقول لا یا رب
ویعاھدہ ان لا یسالہ غیرھا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فیستظل بظلھا ویشرب من مائھا ثم ترفع
لہ شجرۃ ھی احسن من الاولی فیقول ای رب ادننی من ھذہ الشجرۃ لاشرب من مائھا واستظل بظلھا لا اسالک غیرھا
فیقول یا ابن ادم الم تعاھدنی ان لا تسالنی غیرھا فیقول لعلی ان ادنیتک منھا تسالنی غیرھا فیعاھدہ ان لا یسالہ غیرھا
وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فیستظل بظلھا ویشرب من مائھا ثم ترفع لہ شجرۃ عند باب الجنۃ ھی
احسن من الاولیین فیقول رب ادننی من ھذہ فلاستظل بظلھا واشرب من مائھا لا اسالک غیرھا فیقول یا ابن
ادم الم تعاھدنی ان لا تسالنی غیرھا قال بلی یا رب ھذہ لا اسالک غیرھا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا
صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فاذا ادناہ منھا سمع اصوات اھل الجنۃ فیقول ای رب ادخلنیھا
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آخر اون شخصون کا کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا ایکبار
اور منہ کی بل گریگا ایکبار اور نشان ڈالی گی اوسکی آگ ایکبار اسطرح کہ پہونچی گی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اوسمین یعنی متغیر ہوگا رنگ اوسکی
جلد کا جلین گی بعضی اعضا اوسکی پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سی التفات کریگا یعنی دیکہیگا **ف** آگ کی اور کہی گا نیرک ہی وہ خدا کہ نجات دی
مجکو تجہسی قسم خدا کی تحقیق دی مجکو خدا تعالی نی وہ چیز کہ نہین دی کسی کو اگلی پچہلون مین سی **ف** ع یہ قسم بسبب نہایت خوشی کی کہا دیگا کیونکہ اپنی
نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسی کو عالمین مین سی نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ وہ نہین دیکہنی کا کسی کو ہم تبہ اپنا آگ سی نکلنی مین اور
نہین جانتی کا کہ نیک جین مین ہین جنت مین ت پس بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک درخت یعنی اور اوسکی پاس چشمہ پانیکا بہی ہوگا پس کہی گا وہ شخص

اے پروردگار میرے نزدیک کر مجھکو اس درخت سے تا مستفیض ہوؤن اوس درخت کی سایہ مین اور پیوون مین پانی سے کہ اوس درخت کی نیچے ہے پس فرماویگا
اللہ تعالی اے بیٹے آدم کی شاید کہ مین اگر دون مین تجکو یہ آرزو تیری مانگی تو مجھسے اور کچھ پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے اور عہد کریگا وہ شخص
پروردگار سے کہ سوال نہین کرینگا سوائے اسکی اور پروردگار اوسکا معذور رکھیگا اور ملامت نہین کرینگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہین صبر کریگا
اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سے پس بیٹھیگا وہ شخص اوس درخت کی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سے پھر بلند کیا جاویگا
اوسکی لیے ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلی درخت سے یعنی اسلیے کہ چاہیگا اوسکی لیے ترقی ادنی سے طرف اعلی کی پس کہیگا اے پروردگار میرے نزدیک کیجیے
مجھکو اوس درخت کی تا پیوون مین اوسکی پانی سے اور بیٹھون مین اوسکی سایہ مین سوال نہین کرونگا مین تجھسے غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی اے بیٹے
آدم کی کیا عہد کیا تھا تونے مجھسے یہ کہ سوال نکریگا تو مجھسے غیر اوس درخت کی پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ اگر مین نزدیک کردون تجکو اوس سے سوال
کریگا تو مجھسے غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سے یہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکھیگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہین
صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سے پس بیٹھیگا اوسکی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک
درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کی کہ وہ اچھا ہوگا پہلی دونون درختون سے پس کہیگا وہ اے رب میرے نزدیک کر مجھکو اس درخت سے تاکہ بیٹھون
مین اسکی سایہ مین اور پیون مین اوسکی پانی سے نہین مانگنے کا مین تجھسے غیر اسکی پس فرماویگا اللہ تعالی اے ابن آدم کیا نہ عہد کیا تھا تونے مجھسے کہ
نہ مانگیگا مجھسے غیر اوسکی کہیگا وہ ہان اے رب میرے نہین سوال کرونگا مین تجھسے غیر اسکی اور رب اوسکا معذور رکھیگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز
کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سے **ف** حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکھائین گی بہتر پہلی سے اور وہ طلب کریگا
قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب اپنی صبری اوسکی دیکھیگا معذور رکھیگا اوسکو نیسری
درخت تک پس جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سے سنیگا آواز بہشتیون کی کہ اپنی بیبیون اور یارون سے کلام کرتی ہونگی پس کہیگا اے
رب میرے داخل کر مجھکو بہشت مین **فَيَقُوْلُ** يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ يُّعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ اَيْ
رَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْاَلُوْنِيْ مِمَّ اَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا
ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ
مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَدِيْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ اَبِيْ
سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَ
كَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ فَتَدْخُلُ
عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا
اُعْطِيَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِيْتُ ـــ پس فرماویگا اللہ تعالی اے بیٹے آدم کی کونسی چیز سمجھا چھڑاوے میرا تجھسے یعنی
تیری سوال و خواہش سے کہ ہر بار کرتا ہے تو کیا راضی کرتا ہے تجکو یہ کہ دون مین تجکو جگہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کی اور مانند اوسکی ساتھ اوسکی
کہیگا وہ بندہ یعنی از راہ نہایت خوشی کی کہ اے پروردگار کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھسے یعنی کیا کیا ہے تونے مجکو محل ٹھٹھے کا حال آنکہ تو رب العالمین ہے
پس ہنسے ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچھتے ہو تم مجھسے کہ کس سبب سے ہنسا مین پس پوچھا لوگون نے کہ کس سبب سے ہنسے تم پس کہا ابن مسعود نے
کہ اسیطرح ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نے کہ کیون ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنسا مین بسبب ہنسنے پروردگار عالمین کے

اوسوقت کہ کہا اوس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو پروردگار عالمین ہے **ف ع** مراد اللہ تعالی کی ہنسی سے کمال رحمت ہو تا ہے عنایت ہی
اور ہنسنا آنحضرت کا ازراہ تعجب اور سرور کی تہا بسبب دیکھنے کمال رحمت اللہ تعالی کی اور لطف اوسکی کی اپنی بندہ گنہگار پر اور ابن مسعود ہنسی بسبب ہنسنے
آنحضرتؐ کی اور خوشی کی **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین نہین ٹھٹھا کرتا ہون تجھسی اور جانتا ہون کہ تو لائق اس عطا کی نہین ہی و لیکن
مین دیتا ہون تجکو سیاہی کرین اوس چیز پر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سی مانند اسکی ہی مگر
تحقیق ابو سعید نی نہین ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہ اور یاد دلاویگا
اور سکہلاویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہو جاوینگی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی جو کچھ کہ آرزو کی
تو نی وہ تیری لیے ہی اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرتؐ نی پہر داخل ہوگا وہ اپنی گہر مین کہ بہشت مین ہی پہر آوینگی اوس پاس دو بیبیان اوسکی
حور عین سی **ف ع** حور جمع حوراء کی ہی یعنی عورت سفید رنگ کی اور عین جمع عیناء کی یعنی کلان چشم کی **ت** پس کہینگی سب تعریف واسطی اللہ کے
کہ پیدا کیا تجکو واسطی ہماری اور پیدا کیا ہمکو واسطی تیری یعنی اس گہر مین کہ نہین ہی موت آمین فرمایا حضرتؐ نی پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی سی
کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اوس چیز کی کہ دیا گیا مین یعنی یہ کہنا بسبب مطلع ہونی اوسکی کی غیر کی دینی پر **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوها عقوبۃ ثم یدخلہم اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ فیقال لہم الجہنمیون رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہونچیگی مسلمانون کی گروہون کو ملامت اور اثر آگ دوزخ سی کہ تغیر
کریگا اونکی مونہون کو بسبب گناہون کی کہ کئی تہی اونہون نی وہ گناہ واسطی عذاب کی گناہونکی سزا مین پہر داخل کریگا اونکو اللہ تعالی بہشت مین
بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگون کو جہنمی نقل کی یہ بخاری نی **ف ح** سبب داخل ہونی اونکی دوزخ مین اول بارادہ یہ
اونکی تحقیر و تنقیص کی لیے نہین کہنی کی بلکہ واسطی خوش کرنی اور یاد دلانی نعمت کی کہینگی تا شکر نعمت کرین اور خوشحال اور مسرور ہون **وعن**
عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج قوم من النار بشفاعۃ محمد فیدخلون الجنۃ ویسمون الجہنمیین رواہ البخاری
وفی روایۃ یخرج قوم من امتی من النار بشفاعتی یسمون الجہنمیین اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سی بسبب شفاعت آنحضرتؐ کی پس داخل ہووینگی بہشت مین اور نام رکہی جاوینگی جہنمی نقل کی بخاری نی
اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت مین سی آگ دوزخ سی بسبب شفاعت میری کی نام رکہا جاویگا اونکا جہنمی
وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم اخر اہل النار خروجا منہا واخر اہل الجنۃ
دخولا رجل یخرج من النار حبوا فیقول اللہ اذہب فادخل الجنۃ فیاتیہا فیخیل الیہ انہا ملای فیقول یا رب وجدتہا
ملای فیقول اذہب فادخل الجنۃ فان لک مثل الدنیا وعشرۃ امثالہا فیقول اتسخر منی او تضحک منی وانت الملک فلقد
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ وکان یقال ذلک ادنی اہل الجنۃ منزلۃ متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیون کا از روی نکلنی کی اوس سے
اور آخر بہشتیون کا از روی داخل ہونی کی بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سی گہٹنیون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو
بہشت مین پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکی خیال مین یعنی اللہ تعالی با این صورت دکہاویگا کہ بہشت بہری ہوئی ہی
لوگون سی اور اوسمین جگہ نہین ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری پایا مین نی بہشت کو بہرا ہوا لوگون سی یعنی اور میری لیے اوسمین

جلکہ تین ہی پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیری لیی ہی مانند مسافت دنیا کی اور دہ چند اوسکی پس کہیگا وہ شخص یعنی پروردگار
کر کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجہسی یا کہیگا ہنستا ہی تو مجہسی حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتی ہین کہ پس تحقیق دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی
اس بات سی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کہلیان آپ کی اور تہا کہا جاتا کہ یہ شخص ادنی اور کمترین بہشتیونکا ہوگا مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف**
ظاہر یہ ہی کہ یہ کلام عمران کا یا اونکی بعد کسی راوی کا ہی پس معنی یہ کہ تہی کہتی صحابہ یا سلف یہ کلام مذکور **وعن** اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّی لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ وَاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْھَا رَجُلٌ یُؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اعْرِضُوْا
عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا
کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ
کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرٰی ھٰھُنَا وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ
جانتا ہون آخر بہشتیون کا داخل ہونی مین بہشت کی اور آخر دوزخیون کا نکلنی مین اوس سی ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی پس کہا جاویگا
یعنی فرشتون کو کہ ظاہر کرو اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی اور اوٹہا رکہو اور چہپا رکہو اوس سی بڑی گناہ پس ظاہر کیجاوینگی اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی پہر کہا جاویگا
کہ کیا کیا تو نی اوسدن اور اوسدن یعنی فلانی وقت کام ایسا اور ایسا یعنی بُری اعمال مین سی اور کیا تو نی اوسدن اور اوسدن کام ایسا اور ایسا یعنی
ترک طاعات مین سی پس کہیگا کہ ہان کیا مین نی فلانی فلانی روز ایسا اور ایسا نہین انکار کرسکیگا حال آنکہ وہ خوف مین ہوگا بڑی گناہون سے
کہ مبادا عرض کیجاوین گی اوسپر یعنی اسلیی کہ اوسپر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جاویگا اوسکو کہ تیری لیی جگہ ہر بدی کی نیکی ہی **ف** ظاہر تر
یہی ہی کہ یہ تبدیل ہوگی اوسکی لیی از راہ فضل و کرم کی رب الارباب کیطرف سی **ت** پس کہیگا وہ شخص کہ ای پروردگار میری کئی ہین مین نی بہت سی چیزین
یعنی گناہ کبیرہ کہ نہین دیکہتا مین اونکو یہان یعنی نامہ اعمال مین مقام تبدیل مین ابوذر کہتی ہین اور تحقیق دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی
یہانتک کہ ظاہر ہوئین کہلیان آپ کی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَۃٌ
فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِھِمْ اِلَی النَّارِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ لَقَدْ کُنْتُ اَرْجُوْا اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا اَنْ لَا
تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا قَالَ فَیُنْجِیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نکالی جاوینگی
آگ سی چار آدمی یعنی یہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکلین گی دوزخ سی پس لائی جاوینگی روبرو خدا تعالی کی پہر حکم کیا جاویگا اونکی پہیرنی کا طرف دوزخ کی پس
پہر کر دیکہیگا ایک اونمین سی پس کہیگا ای پروردگار میری تحقیق امید رکہتا تہا مین کہ جب نکالیگا تو مجکو پہر نہین پہونچیگا تو اوسمین فرمایا آنحضرت نی پس
نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس سی اور پہر نہین پہیجیگا اوسکو آگ مین **ف** یہ نکالنا اور پہر پہیجنا اور نجات دینا واسطی اظہار امتحان اور منت کی ہی
اونکی ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چہوڑ دیا بیان باقیون کا اس باعث کہ ہی قیاس پر اونکا بہی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بہی نجات پاوینگی
اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل کی ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَۃٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِھِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ
کَانَتْ بَیْنَھُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا ھُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَاَحَدُھُمْ اَھْدٰی بِمَنْزِلِہٖ فِی
الْجَنَّۃِ مِنْہُ بِمَنْزِلِہٖ کَانَ لَہٗ فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلاص کیجاوینگی

مسلمان آگ دوزخ سے پس روکے جاوینگے اوپر پل صراط کی کہ درمیان بہشت اور دوزخ کی ہے پس بدلا لیا جاویگا واسطے بعض اونکی کی بعض سے حقوق
کہ تھے درمیان اونکی دنیا میں یہانتک کہ جب پاک کیے جاوینگے لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سے اذن دیا جاویگا اونکو بہشت کی داخل ہونیکا
ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دلانا مومنوں کا دوزخ میں اونکی پاک صاف کرنیکی لیے ہوگا تا پاک وصاف کر کے بہشت میں کہ مکان اونکی خلود
ہے دلاوینگے نہ بطریق غضب عداوت کی جیسے کہ دنیا میں بسبب مصیبتوں اور بیماریوں کی کفارہ گناہوں کا کرتے ہیں محققوں نے کہا ہے کہ بعضے گناہ
ہیں کہ بسبب امراض اور مصائب کی اونسے پاک ہونگے اور بعضوں سے بسبب شدت سکرات موت کی اور بعضوں سے بسبب عذاب قبر کی اور بعضے گناہ ہیں
کہ سواے آگ دوزخ کی اونسے پاک نہیں ہونے کے جیسے کہ سونا اور چاندی بغیر گہلانی کی صاف و پاک نہیں ہوتا ہے تیں قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان
محمد صلعم کی اوسکی ہاتھہ میں ہے کہ البتہ ایک اونکا خوب پہچاننے والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت میں ہوگا ف ح یہ اشارہ ہے طرف قوت نورانیت دل اور
ہدایت کی بعد از پاک وصاف ہونیکی گناہوں سے اور طرف اسکی کہ جب دنیا میں بسبب نور توفیق کی ساتھ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الٰہی کی راہ
پائی تو آخرت میں بھی اپنی منزل و مقام کی کہ بہشت میں ہے راہ پاوینگے ت نقل کی یہ بخاری نے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا
أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل
ہوگا کوئی بہشت میں مگر کہ دکہائی جاویگی اوسکو جگہہ بیٹہنے اوسکی کی آگ سے کہ اگر بدی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی اور یہ دکہانا جگہہ کا دوزخ میں اسلیے ہوگا
کہ تا زیادہ کریں شکر اور بہت پاویں ثواب اور سکا اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں کوئی مگر کہ دکہائی جاویگی جگہہ بیٹہنے اوسکی کی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا
جگہہ اوسکی وہ ہوتی تا ہو یہ دکہانا اوسپر حسرت اور ندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ
يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جاوینگے بہشتی بہشت میں اور جاوینگے دوزخی دوزخ میں لائی جاویگی موت
اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کی یہانتک کہ رکہی جاویگی درمیان بہشت و دوزخ کی بعد ذبح کیجاویگی پہر پکاریگا
پکارنیوالا اے بہشتیوں نہیں ہے بعد اسکی موت یعنی کبہی بلکہ خلود ہے بلا موت اور اے دوزخیوں نہیں ہے بعد اسکی موت پس زیادہ کرینگے بہشتی خوشی کو
طرف خوشی اپنی کی کہ رکہتے تہے اور زیادہ کرینگے دوزخی غم کو طرف غم اپنی کی کہ رکہتے تہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثاني

عن ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى
مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ
رُؤُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
روایت ہے ثوبان سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی عدن سے عمان بلقا تک ف
ح عدن عین اور دال کی زبر سے نام ایک شہر کا ہے یمن کی شہروں میں سے قریب دریاے ہند کی اور عمان ساتھ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کی اور بلقاء
زبر با اور جزم لام اور قاف ممدودہ سے شہر ہے شام میں اور عمان موضع ہے اوسمیں اور معنی یہ ہیں کہ مقدار وسعت میری حوض کی عقبا ... آتی ہے کہ جتنی
مسافت ان دونوں جگہوں میں ہے دنیا میں اور حوض کی مقدار میں جو حدیثیں مختلف آئی ہیں کہ کسی میں ہے ما بین ایلہ اور صنعا کی اور کسی میں بیچ میں ... کی ... آئی ہیں

وغیر ذلک تو مقصود ان سب سی تصویر کثرت طول و عرض کی ہی نہ تعیین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہی حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کی ت پانی
اوسکا دودہ سی زیادہ سفید ہی اور شیرین زیادہ ہی شہد سی اور آبخوری اوسکی بقدر گنتی ستارون آسمان کی جو کوئی پیویگا اوسمین سی ایکبار پیاسا نہین ہوگا
بعد اوسکی کبھی پہلی لوگ کہ اوترینگی اوسپر پانی پینی کی لیی فقرا مہاجرین ہونگی ف ع یعنی بسبب پیاس ظاہری اور باطنی اپنی کی جیسی کہ فرمایا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرة اور اسی قیاس پر پیاس ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیة
اور مراد مہاجرین سی وہ ہین کہ جنہون نی ہجرت کی مکہ سی طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اونکی ہین اور اونہین کی حکم مین ہین وہ
لوگ کہ ہجرت کرکی اپنی وطن اصلی سی گئی مکہ یا مدینہ زاد اللہ شرفہما کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور تہ کیا بیچ حاصل کرنی مال و جاہ کی
اور مشغول ہوئی علم و عمل مین رضای مولی کی لیی ت ایسی فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کی اور میلی ہین کپڑی ایسی ہین کہ نہین نکاح کیی جاتی
عورتون نعمت والیون سی یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سی مقبول نہون اونہین کھولی جاتی اونکی لیی دروازی نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع یعنی اگر کھڑی ہون بالفرض والتقدیر دنیا دار کی دروازی پر اور طلب اذن کرین
تو نہ کھولا جاوی اونکی لیی دروازہ یہ کنایہ ہی نہ التفات کرنی سی طرف اونکی ضیافت اور انواع دعوات مین **وعن** زید بن ارقم قال کنا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيْلَ
كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَمِائَةٍ اَوْ ثَمَانَ مِائَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی ہم ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
یعنی سفر مین پس اوتری ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت صلعم نی یعنی اصحاب حاضرین سی کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکہہ جزو مین سی نسبت ان لوگون کی
کہ آوینگی میری پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنی تہی تم اوس دن کہا زید بن ارقم نی کہ تہی ہم سات سو یا آٹھ سو نقل کی یہ ابوداود نی ف ع
مراد اس سی تحدید اور تعیین نہین ہی بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ مراتب غیر محصورہ زیادہ اسی ہون اسلیی کہ ظاہر یہ ہی کہ وارد تمام امت
ہوگی مگر مخصوص ہو ساتہ بعضون کی انہین سی واللہ اعلم **وعن** سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا
وَاِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر نبی کی حوض ہی یعنی ہویگی امت اوسکی اوسکی حوض سی اور تحقیق
انبیا فخر کرینگی آپسمین کہ کونسا اونمین سی بہت زیادہ ہی ازروی امت کی کہ وارد ہون گی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہونگا مین اکثر
اونکا ازروی آنیوالون کی میری حوض پر ف ع یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سی اور یہ یقین ہی اور لفظ ارجو کہ متضمن ہی شک و تردد
کو ہی بسبب تواضع کی کہا ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يَشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ
عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ
الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا پوچہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی درخواست
کی مین نی آپ سی یہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کی یعنی شفاعت خاص اس امت مین سی نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ مین کرنیوالا ہون
شفاعت کہا مین نی کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈہونڈہون مین آپکو اور کہان پاؤن آپکو فرمایا کہ ڈہونڈہنا مجہکو اول تو ابتدائی ڈہونڈہنی میری بیچ پل صراط پر کہا مین نی پس اگر نہ پاؤن آپکو
پل صراط پر تو کہان ڈہونڈہون آپکو فرمایا پس اگر وہان نہ پاوی تو تو ڈہونڈہنا مجہکو نزدیک میزان کی کہا مین نی پس اگر نہ پاؤن آپکو نزدیک

بیٹون کی تو کہان ڈہونڈہون آپکو فرمایا پس ڈہونڈہنا مجھکو نزدیک حوض کی پس تحقیق مین نہین چہوڑونگا ان تین جگہونکو ف ع یعنی کبھی پل پر
ہون اور کبھی وہان چونکہ کاروبار شفاعت اونکی ان جگہون مین ہوگی مین اونکی کارپردازی مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو بیچ
مین اور حضرت عائشہ رض کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہ رضنی آنحضرت صلعم سی پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگی اپنی اہل
عیال کو روز قیامت کی فرمایا ان تین جگہون سی کوئی کسی کو یاد نہین کرنیکا جواب اسکا یہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد
کرین گی حضرت صلعم کسی کو غائبین مین اون جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہی محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہون گی حضرت صلعم کی
امت مین سی کہ اونکی شفاعت کرین گی اور طیبی نی یہ جواب لکھا ہی کہ حضرت عائشہ رضکو جواب مذکور اسلیی دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی
تہین ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کرکی بیٹہین اور عمل اور جد وجہد سی باز رہین جیسی کہ اپنی اہل بیت اور قرابتیون سی فرماتی تہی کہ مین مالک نہین
ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجہپر نکرو اور انس سی اسطرح فرمایا تا نا امید نہون اور حقیقت مین شدت اور محنت اوس دن کی کہ نہایت سخت ہی اور
درجہ شفاعت حضرت صلعم کی بہی ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی ت نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالَى
عَلَى كُرْسِيِّهِ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَضَايُقِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُونُ أَوَّلَ
مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى اكْسُوا خَلِيلِي فَيُؤْتَى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسَى عَلَى إِثْرِهِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ
يَمِينِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی کہ حق تعالی نی جسکی دینی کا وعدہ فرمایا ہی آپسی اس آیت مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت
نی یہ دن کہ پہونچونگا مین اوسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسی کہ آواز کرتا ہی زین نیا چرمیکا
تنگی اپنی سی اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کی شرح اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین ساتون آسمان اور ساتون زمینین
بہ نسبت کرسی کی مگر مانند ایک حلقہ کی جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اوس جنگل کی ہی اوس حلقہ پر پس اس حدیث مین جو فراخی کرسی
کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بحسب فہم عرف کی نہ تحدید اور تعین اوسکی مقدار کی ہی جیسی کہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا
السموات والارض اور مقصود یہان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اوسکی کا ہی کہ مشابہت دینی اوسکی سی ساتہ زین کی اور آواز
کرنی اوسکی سی بسبب تنگی کی پیدا ہوا تہا اور یہ حدیث قبیلہ متشابہات سی ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت کبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت اور
حکم اوسکی کا ہی اور معنی مفردات کلام کی یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ ہی کہ اوسپر بیٹہی اور حکم رانی کری یا کرسی عالم سی کہ اوسپر افادہ
اور افاضہ علوم و معارف کا کری ت اور لایا جاویگا تمکو ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ پس ہوگا اول اون شخصونکا کہ لباس پہنائی جائین گی ابراہیم فرماویگا
اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین پہر پہنایا جاونگا مین بہی ابراہیم
کی شرح سبب حضرت ابراہیم کی پہلی لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہو چکا اور معلوم ہوا یہ کہ یہ دلالت اسپر نہین کرتا کہ ابراہیم افضل ہین
آنحضرت صلعم سی بلکہ تقدیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرت صلعم کی ہوگی یا یہ کہ یہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی ہی
کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت صلعم لباس پہنی اوٹہین گی ظاہر مین یہ منافات رکہتا ہی حضرت صلعم کی قول سی کہ فرمایا
پہر پہنایا جاؤنگا مین بہی ابراہیم کی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ آنحضرت لباس مین اوٹہین اور باوجود اسکی انبیا صلوۃ اللہ علیہم کی ساتہ بہی لباس

دی جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کی ت پہر کہڑا ہونگا بیت داہنی طرف اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگی مجہپر اگلی پچہلی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیا
وجہ مطابقت کی درمیان سوال و جواب کی تو جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرت کا پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نی ذکر کیا اوس چیز
کو ہوگا اوس مین مقام محمود اور بیان کیا اوسکی ہولونکا کہ نفسون مین ٹہری معلوم ہو پہر اشارہ کیا طرف جواب کی ساتہ قول اپنی کی ثم اقوم عن یمین اللہ اور حاصل جواب
یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہونگی اوس مین حضرت داہنی طرف اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہماری پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر **وَعَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مومنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوس سی یہ
کلمہ ہوگا ای رب میری سلامت رکہہ سلامت رکہہ ف ح ع قاموس مین ہی کہ شعار نشین کی ہی یعنی علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہ کلمہ علامت مسلمانون
کی ہی کہ اوس سی پہچانی جاوینگی اور ہدایت بمتابعت و اقتدار پیغمبرون اپنی کی ہکو کہینگی اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ کلمہ شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ
وہ علما عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کی اور روایت کیا ابن مردویہ نی حضرت عائشہ سی بطریق
مرفوع کی کہ شعار مومنین کا اوس دن کہ اوٹہائی جائینگی اپنی قبرون سی لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نی عائشہ
سی کہ شعار مومنین کا روز قیامت کی اندہیریون مین یہ ہوگا لا الہ الا انت ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ**
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی
گناہ کبیرہ کرنی والون کی لیی میری امت مین سی ف ع ح یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنیکی کبائر سی خاص ہی میت آگی لیی گئی اور اونکی لیی رکہا طیبی
نی کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطی نجات اور خلاصی کی ہوگی عذاب سی اور واسطی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطی اولیا اور
اتقیا اور صلحا کی بہی اور اہل سنت کی نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیہ سی یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور حدیثین بمقدار
آئی ہین ہین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہونچی ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کی خوارج اور بعضی معتزلہ
اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اور وہ یہ ہی کہ راحت دینگی حضرت لوگونکو موقف کی ہولون سی اور
دوسری ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کی اور یہ بہی وارد ہوئی ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور تیسری ہی شفاعت
اوس قوم کی لیی ہوگی کہ لائق ہونگی دوزخ کی پس شفاعت کرینگی اونکی حق مین ہماری نبی صلعم جنکی لیی کہ اللہ تعالی چاہیگا اور چوتہی اونکی حق مین
کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگارون مین سی پس حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتون کی اور بہائی
مسلمانون کی پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا اوسنی لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کی بہشت مین اہل بہشت
کی لیی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی جابر سی **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ
الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک کی سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس مختار کیا مجکو بیچ اس کہ داخل ہو آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سب کی لیی پس اختیار کی

مین نی شفاعت کرنی یعنی وسطی امت اجابت کی تا سب مومنون کو شامل ہو اور کوئی اوس سی باہر نکلی جیسی کہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہی اونکی
لیی کہ مری اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتہ اللہ کی کسی کو یعنی سب مومنون کی لیی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
اَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الجدعا سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرماتی کہ داخل ہونگی بہشت مین بسبب شفاعت کرنی ایک شخص کی یعنی شخص بزرگ کی میری امت مین سی زیادہ بنی تمیم سی **ف** ع کہ ایک قبیلہ ہی
نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سی اتنی آدمی بہشت مین جائین گی تو دیکہا چاہی کہ کتنی اچہی لوگ ہونگی میری امت مین اور سب شفاعت
کرینگی پس بہت سی لوگ اونکی شفاعتون سی بہشت مین جاوینگی اور بعضون نی کہا کہ شخص حضرت عثمان رضہ ہونگی اور بعضون نی کہا اویس قرنی اور
بعضون نی کہا اور کوئی کہا زین العرب نی کہ یہ قریب تر ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نی **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَ
مِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کہ تحقیق امت میری سی یعنی بعضی افراد امت سی جنس علما اور شہدا اور صلحا سی وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتونکی اور بعض اونمین سی وہ ہوگا
کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی **ف** ع اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کی بیٹون کو کہتی ہین **ت** اور بعضا اونمین سی وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی
ف ح عصبہ بیس تین اور جزم صادق دس سی چالیس تک **ت** اور بعضا اونمین سی وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہوگی
اسیطرح شفاعت سی تمام امت بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَدَنِيْ اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ اَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا
بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ اَنْ
يُدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ تحقیق خدا عز وجل نی وعدہ کیا مجہسی کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت مین سی چار لاکہہ بلا حساب یعنی بی حساب و کتاب اور بی سابقہ عذاب کے پس کہا ابو بکر نی زیادہ کیجیے
ہمکو یا رسول اللہ یعنی مانگیی اللہ تعالے سی اور چاہیے اوس سی کہ زیادہ تی کری ہمین یا زیادتی کیجیی خبر دینی مین اوس خبر سی کہ وعدہ کیا ہی تمسی تمہاری پروردگار نی
ف ح اور پہلی گذرا کہ ستر ہزار ہون گی اور ہر ہزار کی ساتہ ستر ہزار ہون گی اور تین لپین **ت** فرمایا آنحضرت صلعم نی اور زیادتی اسیطرح پس اسطے
بیان ہکذا کی لپ بنائین دونون ہاتہون سی اور جمع کیا دونون ہاتہون اپنی کو **ف** ع یعنی جیسی کہ وقت دینی کی کرتی ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ
حکایت ہی فعل حق سبحانہ کی چنانچہ اسی لیی کہا ہی شراح نی کہ بیان کی یہ مثل لپ بنانی کی اسلیی کہ شان اچہی دینی والی کی یہ ہی کہ جب طلب زیادتی کی کیجاتی
ہی تو دونون ہاتہون سی لپ بہر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بہرنا کنایہ ہی مبالغہ سی بہت دینی مین والا وہان نہ ہتیلی ہی اور نہ لپ **ت** پہر کہا
ابو بکر رضہ نی کہ زیادہ کرو ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنی وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتہونسی پس کہا عمر رضہ نی کہ چہوڑو ہمکو اے ابو بکر رضہ یعنی تا
عمل کرین اور نہ خوف عذاب کی جد و جہد کرین اوسمین اور باعتماد کرم الہی کی عمل سی باز رہین پس کہا ابو بکر رضہ نی نہین ضرر تمہیر اے عمر کہ داخل کری
اللہ ہم سبکو بہشت مین پس کہا عمر رضہ نی کہ تحقیق اللہ عز وجل اگر چاہی داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار کر سکتا ہی یعنی پس احتیاج تکرار

سوال اور کثرت اوسکی کی کیا ہی تب فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہا عمر رض نے ف ح کہا ہی علمانے کہ جو کچھ ابو بکر رض نے کہا قبیلہ صحابہ کی
اور سکینت و نیازمندی سے ہی اور قول عمر رض کا قبیلہ رضا اور تسلیم سے اور آنحضرت صلعم نے جو اول جواب ندیا ابو بکر رض کو ساتھ اوس چیز کی کہ عمر رض نے کہا
اور دوبارہ تصدیق عمر رض کی کی سو اسلیے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل و توجہ مین اور کلام عمر رض کا بھی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اوس سے پس مآل دونون کا
ایک ہی ہوگا فافہم ت نقل کی بغوی نے شرح السنہ مین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصف اہل النار
فیمر بہم الرجل من اہل الجنۃ فیقول الرجل منہم یا فلان اما تعرفنی انا الذی سقیتک شربۃ وقال بعضہم انا
الذی وہبت لک وضوءً فیشفع لہ فیدخلہ الجنۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی اوسی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ سلم نے صف باندہ کر کھڑی کیے جاوینگے یا صف باندہ کر کھڑی ہونگے دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کی یعنی علماء اخیار
اور صلحاء ابرار کی بہیئۃ مسکین و سائلین کی اغنیا کی راہ مین اس دار دنیا مین پس گذریگا او پر ایک شخص بہشتیون مین سے پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سے
اوس بہشتی کو ای فلانی یعنی نام لیگا اوسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تہا مین نے تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا
کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مین نے تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت مین ف ع یعنی سبب ہوگا
اوسکی دخول کا اور اس سی معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگے تو نتیجہ اوسکا پاوینگی اور اونکی امداد و شفاعت
سے بہشت مین جاوینگے کہا مظہر نے کہ اسمین رغبت دلائی احسان کرنے پر مسلمانون سے خصوصاً صلحاسے اور اونکی ہمنشینی کرنے پر اور محبت پر کہ اونکی
صحبت زینت ہی دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی ابن ماجہ نے **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان رجلین ممن دخل النار اشتد صیاحہما فقال الرب تعالی اخرجوہما فقال لہما لای شیء اشتد صیاحکما
قالا فعلنا ذلک لترحمنا قال فان رحمتی لکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما حیث کنتما من النار فیلقی احدہما
نفسہ فیجعلہا اللہ علیہ بردا وسلاما ویقوم الاخر فلا یلقی نفسہ فیقول لہ الرب تعالی ما منعک ان تلقی
نفسک کما القی صاحبک فیقول رب انی لارجوا ان لا یعیدنی فیہا بعد ما اخرجتنی منہا فیقول
لہ الرب لک رجاءک فیدخلان جمیعا الجنۃ برحمۃ اللہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون مین سے کہ داخل ہونگے آگ مین نہایت ہوگا چلانا
اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سے کہ نکالو انکو پس فرماویگا اللہ تعالی اون سے کہ
کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہینگے کہ کیا ہمنے یہ یعنی چلانا تاکہ رحم کرے تو ہمپر یعنی اسلیے کہ تو دوست رکہتا ہی اوسکو کہ التجا کرے تجسے فرماویگا
اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہارے لیے یہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہہ کہ تہے تم آگ مین ف ع اگر کوئی کہے کہ کیونکر آگ مین پڑنیکو حمل کیا رحمت پہ
جواب یہ کہ قیاساً حمل کرنیکی سبب سے ہی سبب پر اور تحقیق اوسکی یہ ہی کہ جونکہ قصور کیا تہا اونہون نے دنیا مین امر الہی کی فرمان برداری کرنے مین حکم کیے
جاوینگے دنیا مین اوسکا کہ فرمان برداری کرین سمیت اپنی تئین آگ مین ڈالین واسطے آگاہ کرنے اونکے کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمان برداری پر ت پس
ڈالیگا ایک اونکا اپنی تئین آگ مین یعنی بسبب چلنے راہ بندگی اور طلب رضای مولا کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹہنڈا اور سلامت ف ح جیسے
حضرت ابراہیم پر کی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلے تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نایاب کردیگا
تا الم اوسکا اوسکو نہ پہونچے ت اور کہڑا رہیگا دوسرا پس نہین ڈالیگا اپنی تئین یعنی آگ مین بسبب مشاہدہ عجز و نیاز اپنی کی اور امید لطف و رحمت باری تعالی کی

پس کہیگا اوسکو پروردگار تعالی کہ کس چیز نی منع کیا تجکو ڈالنی تیری سی اپنی تئین آگ مین جیسی کہ ڈالا یار تیری نی پس کہیگا وہ شخص ای رب میرے
تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ پہر نہ بہیجیگا تو مجکو آگ مین بعد نکالنی کی مجکو اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالی تیری لیے ہی جو کچہ کہ امید رکہتی تہی تو
ف ح اسمین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولی سی مفید و موثر ہی بیچ کرم اور عطا اللہ تعالی کی اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کی دائرہ اطاعت و
فرمان برداری سی باہر نکلتی ت پس داخل کیے جاوینگی وہ دونون شخص اکہٹی بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالی کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن**
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد الناس النار ثم یصدرون منہا باعمالہم فاولہم کلمح البرق ثم کالریح
ثم کحضر الفرس ثم کالراکب فی رحلہ ثم کشد الرجل ثم کمشیہ رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ پر یعنی بسبب گذرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکہا ہی آگ پر
حاضر ہونگی اور گذرینگی اوسکو پہر پہرینگی اوس سی یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سی بسبب اعمال اپنی کی اوپر اندازہ اوسکی کی پس
اول اونکا گذرینگی مانند چمکنی بجلی کی پہر مانند چلنی ہوا کی پہر مانند دوڑنی گہوڑی کی پہر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پہر مانند دوڑنی مرد کی
پہر مانند چلنی اوسکی کی پاپیادہ موافق عادت کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن
عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امامکم حوضی ما بین جنبیہ کما بین جرباء واذرح
قال بعض الرواۃ ہما قریتان بالشام بینہما مسیرۃ ثلث لیال وفی روایۃ فیہ اباریق کنجوم السماء
من ورد فشرب منہ لم یظمأ بعدہا ابدا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا آگی تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہی میرا مسافت درمیان دونون طرفون اوسکی کی مانند اوس مسافت کی کہ درمیان جرباء اور اذرح
کی ہی کہا بعضی راویون نی کہ جرباء اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اون دونون کی مسافت تین دن کی ہی **ف** ع کہا صاحب
قاموس نی کہ جرباء بستی ہی اذرح کی برابر مین اور غلطی کی ہی جسنی کہا کہ اون دونون مین تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ
اوسنی زیادتی کو ساقط کر دیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دارقطنی نی کہ وہ یہ ہی ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجرباء واذرح **ت** اور ایک روایت
مین یہ زیادتی بہی آئی ہی کہ رکہی ہونگی اوسکی کنارون مین آبخوری مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اور سیر اور پیویگا
پانی اوسمین سی پیاسا نہین ہوتی کا بعد اوس پینی کی کبہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** حذیفۃ وابی ہریرۃ قالا قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ تبارک وتعالی الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لہم الجنۃ فیاتون ادم
فیقولون یا ابانا استفتح لنا الجنۃ فیقول وہل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذلک
اذہبوا الی ابنی ابراہیم خلیل اللہ قال فیقول ابراہیم لست بصاحب ذلک انما کنت خلیلا من وراء وراء
اعمدوا الی موسی الذی کلمہ اللہ تکلیما فیاتون موسی فیقول لست بصاحب ذلک اذہبوا الی عیسی کلمۃ
اللہ وروحہ فیقول عیسی لست بصاحب ذلک فیاتون محمدا فیقوم فیؤذن لہ وترسل الامانۃ والرحم
فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا فیمر اولکم کالبرق قال قلت بابی انت وامی ای شیء کمر البرق
قال الم تروا الی البرق کیف یمر ویرجع فی طرفۃ عین ثم کمر الریح ثم کمر الطیر وشد الرحال تجری
بہم اعمالہم ونبیکم قائم علی الصراط یقول رب سلم سلم حتی تعجز اعمال العباد حتی یجیء الرجل

فلا یستطیع السیر الا زحفا قال وفی حافتی الصراط کلالیب معلقة مأمورة تاخذ من امرت به فمخدوش ناج ومکدوس فی النار والذی نفس ابی هریرة بیده ان قعر جهنم لسبعین خریفا رواه مسلم

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی اکٹھا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگونکو یعنی محشر مین
پس کہڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاوی گی واسطی اونکی بہشت ف ع جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا واذا الجنة ازلفت علمت نفس ما احضرت ت
پس آوین گی مومن یعنی بعضی مومن خواص ہر رسالت سی آدم کی پاس پس کہین گی ای باپ ہماری کہولو ہماری لیی بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اوسمین
پس کہین گی آدم کہ نہین نکالا تمکو بہشت سی مگر تمہاری باپ کی خطا نی نہین ہون مین لائق اس کار کی جاؤ تم طرف بیٹی میری ابراہیم کی کہ خلیل اللہ ہی
یعنی وہ افضل رسولون خدا کی سی ہی اور جد خاتم الانبیا ہی اوس ہی حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرت نی پس کہین گی ابراہیم کہ نہین مین لائق اس کام کی
نہین تہا مین خلیل مگر پیچہی اسکی یعنی پہلی اسدن کی قصد کرو طرف موسی کی کہ کلام کیا اوس سی خدا تعالی نی کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نی
کہ یہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لائق اس درجہ بلند کی نہین ہون اور معنی یہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیل کی دیا گیا ہون
ولیکن تم موسی کی پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ وراء مکرر سیلیی کہا کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ سلم کو حاصل ہوا اسماع بغیر واسطہ کی
کہ حاصل ہوئی ہی اونکو رویت بہی پس گویا کہ کہا کہ مین پیچہی اوس موسی کی ہون کہ جو پیچہی محمد صلی اللہ علیہ سلم کی ہین ت پس آوین گی موسی علیہ السلام
کی پاس پس کہین گی وہ کہ نہین مین لائق اسکی جاؤ طرف عیسی کی کہ کلمة اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہین گی عیسی کہ نہین مین لائق اس کار کی یعنی
پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہماری نبی صلی اللہ علیہ سلم پر پس آوینگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب و
عزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور اور ممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور سیلیی نہ کہا کہ آوین گی میری پاس اور
ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکی کہ اوسمین ہین معنی حمد کی اور مشعر ہی کہڑی ہونی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسی کہ فرمایا ت پس
کہڑی ہونگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی داہنی طرف عرش رحمن کی اور اذن چاہین گی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی رحمت دینی کی سختی توقف
سی پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرینگی آپ جیسی کہ اوپر گذرا اور بہیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہ صورت بن کر آوینگی پس کہڑی
ہوگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین یعنی واسطی طلب حق اور انصاف کی پس گذرین گی جماعت کہ اول افضل ہی تم مین
سی مانند بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابو ہریرہ نی کہ کہا مین نی آنحضرت سی کہ فدا ہو جیو تم پر ماں باپ میری کون سی چیز ہی اور کیونکر ہوگا
مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ کیا نہین دیکہتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پہر آتی ہی آنکہ جہپکتی مین ف ح ع ظاہر یہ ہی کہ مراد اس فرقی سی
انبیا ہین اور احتمال یہ بہی ہی کہ مراد اونسی اصفیا یعنی اولیا اس امت کی ہون ت پہر گذرین گی مانند گذرنی ہوا کی پہر گذرین گی مانند گذرنی پرندون
کی اور دوڑنی مردون کی یا پیادون کی جاری کرے گی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہاری کہڑی ہون گی
پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میری سلامت رکہہ اور سالم رکہہ یہانتک کہ عاجز ہون گی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت انکی عملون کی اور نہ کہتی ہونگی
ویسی اعمال کہ بسبب اونکی قوت سی گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکی گا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سی مگر گہسٹتا ہوا سرین کی بل
مانند لڑکون کی فرمایا آنحضرت نی اور دونون طرف صراط کی آنکڑی ہون گی لٹکائی گئی حکم کیی گئی یعنی درگاہ الہی سی پکڑین گی اوس شخص کو کہ
حکم کیی گئی ساتہ اوسکی پس بعضی اونکی زخمی ہو کر نجات پاوین گی یعنی آگ مین پڑنی سی اور بعضی ہاتہہ پاؤن باندہ کر دوزخ مین ڈالی جاوینگی
قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی ت نقل کی یہ مسلم نی

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخْرَجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَۃِ کَاَنَّھُمُ الثَّعَارِیْرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِیْرُ
قَالَ اِنَّہُ الضَّغَابِیْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ نکلی گی آگ دوزخ سی ایک قوم سبب
شفاعت کی گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنی کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ آرسے ہین **ف** تشبیہ دی گئی آریی کی ساتھ اسلیی کہ وہ جلدی بڑہتا ہی یعنی یہ
اگرچہ جلکر کوئلا ہوجاینگی لیکن جب نکال کر نہر الحیواۃ مین ڈالی جاوینگی جھٹ پٹ تازہ توانا ہوجاینگی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ**
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلٰثَۃٌ اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّہَدَاءُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی عثمان رض بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ شفاعت کرین گی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیا پہر علما
یعنی علماء باعمل پہر شہدا **ف** عطف کرنی مین لفظ ثم سے دلالت صریح ہی اوپر تفضیل علما کی شہدا پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر وہ حدیث
کہ روایت کی شیرازی نی یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جاننا چاہیی کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہون پہ بسبب زیادتی فضل
اور بزرگی کی ہی والا تمام اہل خیر کی لیی مسلمانون مین سی ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطی مغفرت گناہونکی ہو یا رفعت
درجات کی لیی اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہی جیسی کہ خوارج اور بعضی معتزلہ نی اختیار کیا ہی **ت** نقل کی یہ ابن ماجہ نی

بَابُ صِفَۃِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِھَا

باب ہی بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کی **ف** جنت اصل لغت مین معنی ڈہانکنی کی ہی اور ترکیب
ان حروف کی واسطی ستر اور ڈہانکنی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈہانکنی انکی کی اوس چیز کو کہ نیچی اونکی ہی بعدہ نام
باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کی کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ و بہشت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا
عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ طیار کی مین نی اپنی نیک بندونکی لیی وہ چیز کہ کسی
آنکہہ نی اوسکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نی اوسکی صفات کو سُنا اور نہ گذری ماہیت اوسکی کسی آدمی کی دلپر **ف** اور ہوسکتا ہی کہ مراد اول
سی اچھی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سی خاطرین خوش **ت** پس پڑہو اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اوسکی اس آیت کو
پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہی واسطی شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کی قسم اوس چیز سی کہ سبب ٹہنڈک
آنکہہ اور آرام اونکی کی ہی **ف** یہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود کی سی لفظ قرۃ مشتق ہی قر سی ساتہ زیر قاف کی معنی قرار اور ثبات کی
اور آنکہہ وقت نظر کرنیکی طرف محبوب کی قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پہرتی ایسی ہی حالت فرحت و سرور مین سکون و آرام پکڑتی
ہی اور وقت نظر کرنی کی طرف غیر محبوب کے متفرق اور ملتفت ہوتی ہی اور ایسی ہی حالت خوف و غم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرۃ مشتق ہی
قر سی ساتہ پیش قاف کی یعنی سرد اور خنکی اور سردی آنکہہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اوسکی بیچ دیکہنی
دشمنون کی اور بیچ حالت انتظار مطلوب کی ہی چنانچہ اسلیی فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اوسمین
بہی یہ دونون معنی محتمل ہین جیسی کہ باب فضل فقرا مین گذرا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ جگہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی تہوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہی

ف ع ح لیے کہ جنت اور جنتین اور سکی باقی ہین اور دنیا اور سا اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر گوڑی کا بسبب عادت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہ اوترنیکا ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈالدیتا ہی تا علامت ہو اوسپر اور کوئی وہان نہ اوتری ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم غدوۃ فی سبیل اللّٰہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولو ان امرأۃ من نساء اہل الجنۃ اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینہما ولملأت ما بینہما ریحا ولنصیفہا علی راسہا خیر من الدنیا وما فیہا رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی ایکبار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی بہتر ہی ف ح اور جزا اور ثواب اور بال مین اوتخصیص ان دونون وقتون کی بطریق عادت کی ہی اور مراد مطلق وقت و ساعت ہی اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور اور جو کچھ کہ اوسمین قصد تقرب الہی کا ہو اور واسطی خدا کی ہو یہانتک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کی لیی اور حاصل کرنی خاطر جمعی اور حضور کی لیی عبادتمین راہ خدا سے اور جب کہ کی فضیلت جانی کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہی اس تقریب سی کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا ت اور اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین جہانکی طرف زمین کی تو البتہ روشن کردی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہی ف ع اور ضمیر تثنیہ کی یا آسمان زمین کیطرف یا جنت اور زمین کیطرف اور یہ ظاہر تر ہی اسلیے ذکر ہوئی انکی کی عبارت مین صریحا ت اور البتہ بہردی وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون کی ہی خوشبو سی اور البتہ اوڑہنی اوسکی سر کی بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا ولقاب قوس احدکم فی الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلی سوار نیچی سایہ اوسکی کی سو برس ہنوز قطع نہ کری اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ مقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہی اوس چیز سی کہ نکلا اوسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف ع یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او تقریر مین یا تو شک راوی کی لیی ہی اور یا تخییر کی لیی اور یا معنی واو کی اور مقدار کمان کی اوسمین دو معنی جگہہ کوڑی کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا عادت یہی کہ سوار کوڑا ڈالدیتا ہی اور پیادہ کمان ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ عرضہا وفی روایۃ طولہا ستون میلا فی کل زاویۃ منہا اہل ما یرون الآخرین یطوف علیہم المؤمن وجنتان من فضۃ آنیتہما وما فیہما وجنتان من ذہب آنیتہما وما فیہما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فی جنۃ عدن متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن کی لیی بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چکلائی اوسکی یعنی بس طول اوسکا بقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہے لنبان اوسکی ف ع یعنی اور اسی قیاس پر عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سی طول اور عرض اوسکا ہر ایک اون دونون مین سے ت سات کوس کی اور ہر کونی مین اوس خیمہ کی اہل خانہ ہونگی یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکھینگی یعنی ایک کونہ والی اور گہر والونکو کہ اور کونون مین ہونگی پہرا کریگا اون سب گہر والونپر مسلمان ف ع اور کہا ایک شارح نی اور ہمراہ اوسکی ابن الملک نی بہی کہ اہل سی مراد ہین بیویان کہ جنسی جماع کریگا اور پہرنا کنایہ ہی مجامعہ سی ت اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کی لیی کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمین ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیرہ کی لیی اور دو بہشت ہین کہ سونی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمین ہی ف ح ظاہر اس حدیث

یہ معلوم ہوا کہ دو جنتین فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونی کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کی وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونی کی ہی اور
ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اون چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنی باسن وغیرہ اور دوسری مین
صفت جنت کی دیوارون کی اور کہا طیبی نی کہ دلالت کرتی ہی کتاب و سنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نی سورۃ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف
مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پہر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سی منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا جنتان آنیتہما وما فیہما من ذہب وجنتان آنیتہما وما فیہما من فضۃ کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہ مؤید ہی اوسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین و
جنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہی کہ مراد جنتان سی یعنی آیۃ مین دو قسمین ہون جنت سی کہ ایک اون دونون کی سونی سی اور دوسری
چاندی سی اور کبہی ہونگی کاملین کی لیی دو جنتین سونی کی اور دو جنتین چاندی کی داہنی بائین طرف اونکی محلون کی زینت کی لیی نہ بسبب مقصود ہونے
سونی کی اور یہ مراد جنتان سی بنا بر اسکی لی کہ کبہی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہی اور ہو یہ ہی سکو کہ دروازی جنت کی اور طبقی اوسکی آٹھ ہین جنت عدن جنت الفردوس
جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوا دار السلام دار القرار دار المقامۃ ت اور نہین مانع درمیان بہشتیون کی اور درمیان نظر کرنی اونکی کی طرف پروردگار
اپنی کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار کی جنت عدن مین ف ع یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگی تو حجاب جسمانی اور کدورتین
طبعی کہ درمیان بندی اور درمیان رویت رب کی مانع ہین اوٹھ جائین گی مگر پردی جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کی باقی ہونگی سو وہ بہی
ازراہ مہربانی و تفضل رب کی اوٹھ جائین گی ت اور اوسکو عیاناً دیکہین گی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاہَا دَرَجَۃً مِنْہَا تُفَجَّرُ اَنْہَارُ الْجَنَّۃِ الْاَرْبَعَۃُ وَمِنْ فَوْقِہَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ
الْفِرْدَوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کی سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشت مین سو درجی ہین درمیان ہر دو درجون کی اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان و زمین کی ف
ع ممکن ہی یہ کہ مراد سو سی کثرت ہو اسلیی کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہ رض سی بطریق مرفوع کی عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ
من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہی کہ سو درجی ایسی ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور اور درجی خلاف اونکی ہون یعنی کم یا زیادہ اور روایت
کیا دیلمی نی سند فردوس مین ابو ہریرہ سی مرفوع یہ کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہونچین گی اوسکو مگر متفکرت اور فردوس ف ع یعنی جنت
اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المومنون کی اول مین اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتون سی بلند تر
از روی درجی کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہین صورت اور معنی جنت فردوس سی روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کی
ف ع یعنی نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین
وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کی عرش ہی ف ع پس یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتون کی ہی اور اسلیی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم امت کی لیی ت پس جب مانگو تم اللہ سی بہشت تو مانگو تم اوس سی فردوس کہ سب سی بلند تر اور بالاتر ہی نقل کی یہ
ترمذی نی کہا مؤلف نی کہ نہین پائی مین نی یہ حدیث صحیحین مین یعنی انکی متنون مین اور نہ کتاب حمیدی مین ف ع کہ جامع ہی صحیحین کی حاصل
کلام مؤلف کا اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح مین حالآنکہ نہین پائی گئی یہ مگر حسان مین پس اعتراض مؤلف کا توی ہی
اور بعضی شارحین نی لکہا ہی کہ یہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسری بیچ باب وکان عرشہ علی الماء کی اور صحیح مسلم مین

موجود ہی بیچ اب فضل جہاد فی سبیل اللہ کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا یاتونہا کل جمعۃ
فتہب ریح الشمال فتحثو فی وجوہہم وثیابہم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا وجمالا
فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ اوسمین سب چیزین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگی
اوسمین بہشتی ہر جمعہ مین **ف** ع یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونی آفتاب اور رات ودن کی **ت** پس
چلی گی ہوا شمال کی **ف** ح شمال بفتح شین سی اور زبر بہی آئی ہی ہوا کہ داہنی ہاتہ کیطرف سی آوی جب سامنی قبلہ کی کہڑا ہو اور یہان مراد ہوا ہی مثل
ہوا شمال کی **ت** پس ڈالی گی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح بطرح کی خوشبوئین اونکی مونہون مین یعنی بدنون پر اور کپڑون مین پس زیادہ ہونگی بہشتی کہ اوس
مجمع مین حاضر ہونگی حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگی حسن وجمال کو پس پہر ہرینگی یعنی بازار سی طرف گہر والون اپنی کی اس حال مین کہ زیادہ ہوگئی
ہونگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگی اونسی گہر والی اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونی کی ہمسی حسن وجمال کو پس کہینگی بہشتی گہر والون
سی اور تمنی بہی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہماری حسن وجمال کو **ف** ع اور یہ بات یا تو بسبب اسکی ہوگی کہ اونکو بہی وہ ہوا پہونچی اور یا بسبب عکس پڑنی
جمال اونکی کی تاثیر جمال آل اونکی کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول
زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبہم
علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرئ منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن
من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون
ولا یمتخطون آنیتہم الذہب والفضۃ وامشاطہم الذہب ووقود مجامرہم الالوۃ ورشحہم
المسک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم آدم ستون ذراعا فی السماء متفق علیہ
اور روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودہوین رات
کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کی یعنی مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن تارہ کی
بیچ آسمان کی روشنی مین یعنی جو تارہ سوای چاند اور آفتاب کی اور تارون سی روشن ہو اوسکی مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہوگا دل بہشتیون کی
اوپر دل ایک شخص کی ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسی کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہین ہوگا کچہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی کچہ
آپسمین ہر شخص کی لیی بہشتیون مین سی دو دو بی بیان ہونگی حور عین سی **ف** ح حور جمع حوراء کی اور حوراء اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہ کی
سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عیناء کی یعنی فراخ چشم کی اگر کہین کہ آخر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنی
اہل جنت کی بہتر بیبیان ہونگی اور یہان دو بیبیان فرمائین اونمین کیا تطبیق ہی جواب یہ کہ مراد یہ ہی کہ دو بیبیان ہونگی اس جنس سی کہ حور العین
ہونگی ساتہ اون صفات کی کہ ذکر کین اور یہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہ اسکی کہ سوای اس جنس کی اور بیبیان بہت ہون **ت** دیکہا جاتا ہی گودا
عورون کی پنڈلیون کی ہڈیون کا ہڈی اور گوشت کی پیچہی سی بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کی ساتہ پاکی کی یاد کرینگی بہشتی
اللہ تعالی کو صبح وشام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتی اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پاخانہ پہرینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ ریٹہ چہنکینگی باسن
اونکی سونی اور چاندی کی ہونگی اور کنگہیان اونکی سونی کی اور ایندہن اونکی انگیٹہیون کا اگر ہوگا **ف** ع یعنی دنیا کی انگیٹہیون کی ایندہن

کوئلی وغیرہ ہوتی ہین اور خوشبو کی لیی عود او سیر جلاتی ہین بخلاف بہشت کی انگیٹھیون کی کہ اونکا ایندہن بہی عود ہوگا لفظ وقود واو کی پیش سی
روشن کرنا آگ کا اور واو کی زبر سی ہی لکڑیان کہ جلائی جاتی اون سی آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زیر سی او پہ چیز آلہ کی وہ چیز کہ کہی جاوی اوس مین
آگ اگر جلانی کی لیی یعنی انگیٹھی اور زبر میم سی ہی آیا ہی اور الوۃ زبر ہمزہ سی اور اوسکی پیش سی اور پیش لام اور تشدید واو سی اگر کہ وہ ہوتی ہی جاتی ہی
اوس سی ت اور عرق اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کی ہوگی سب او پر خلق اور سیرت ایک مرد کی ہونگی یعنی سب متفق خلق اور متفق
اور اختلاط کرنی والی ہونگی آپسمین اور پہ صورت اور شکل باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساٹہ گز کی جانب آسمان مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی مرا گی
قد مین لفظ خُلق پیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطی بیان صورت کی بعد از بیان
سیرت کی اور خَلق زبر خ سی ہی روایت ہی یعنی سب ہونگی او پہ صورت اور شکل ایک مرد کی اور حسن خوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تینتیس تینتیس
یا تینتیس تینتیس برس کی ہونگی اور اس وجہ پہ جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زیر اور پیش کی دونوں صحیح ہین
وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة يأكلون فيها ويشربون
ولا يتفلون ولا يبولون ولا يتغوطون ولا يمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء
ورشح كرشح المسك يلهمون التسبيح والتحميد كما تلهمون النفس رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوین گی بہشت مین او پیوین گی اور نہ تہوکین گی اور نہ پیشاب
کرین گی اور نہ پائخانہ پہرین گی اور نہ ناک چہنکین گی عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نی کہ جب پائخانہ نہ پہرین گی تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا
فرمایا کہ ہوجاویگا فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ ف ع یعنی ڈکار کی ہوا مین اور پسینی کی راہ نکل جائیگا اور یہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کی ہی
یا بعضا کہانا ڈکار ہوجائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہ ہی کہ کہانا ڈکار ہوجائیگا اور پانی عرق ت الہام کیی جائین گی بہشتی تسبیح اور تحمید یعنی
سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اور ہوجائیگا وہ لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلی گا جیسی کہ باہر نکلتا ہی تسی دم ف ع کہ بی تکلف
آتا ہی اور جاتا ہی یا یہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹہائین گی تسبیح تہلیل سی جیسی کہ نہین رنج اوٹہاتی ہو تم یا وہ دم لینی سی اور نہین باز رکہین گی
اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سی جیسی کہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سی مانند ملائکہ کی حاصل یہ کہ نہین نکلنی کا اونسی دم مگر کہ ملا ہوگا ساتہ ذکر اور شکر
اللہ تعالی کی ت نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يدخل الجنة ينعم
ولا يبأس لا تبلى ثيابه ولا يفنى شبابه رواه مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص داخل ہوگا بہشت
مین چین مین رہی گا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانی ہون گی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار والثبات
ہی تغیر و تبدیل اور فساد اور خرابی اوسمین نہین نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی سعيد وابی هريرة قالا ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ينادي مناد ان لكم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لكم ان تحيوا فلا تموتوا ابدا وان لكم ان تشبوا فلا
تهرموا ابدا وان لكم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا رواه مسلم اور روایت ہی ابوسعید اور ابوہریرہ رض سی کہا دونوں نی
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیون کو ساتہ اس مضمون کی کہ تمہاری لیی ہی کہ تندرست رہو تم
پس بیمار نہ ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی کہ جوان رہو تم پس بوڑہی ہو کبہی اور تحقیق
تمہاری لیی ہی یہ کہ چین مین رہو اور محنت اور مشقت نہ دیکہو کبہی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی سعيد الخدري ان رسول الله صلى

اللہ علیہ وسلم قال ان اھل الجنۃ یتراءون اھل الغرف من فوقھم کما تتراءون الکوکب الدری الغابر
فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینھم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغھا غیر
ھم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال امنوا باللہ وصدقوا المرسلین متفق علیہ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگی بالاخانی والونکو اپنی اوپر جیساکہ دیکھتی ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین **ف** ع لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سی غبور سی یعنی باقی کی اور مراد ہی اس سی باقی رہا ہوا افق مین بعد پہیلنی روشنی فجر کی کہ اوس وقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غائر ی تحتانیہ سی بہی آیا ہی غور سی یعنی نشیب کی لیکن یہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی **ت** اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کی ہی کہ درمیان بہشتیون کی ہوگا **ف** ع کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکہا ہی علما نی کہ بہشت مین طبقات ہونگی اعلی تو سابقین کی ہی اور اوسط مقتصدین کی ہی اور اسفل مخلطین کی ہی **ت** عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ یہ بالاخانی اور محل بلند منازل پیغمبرون کی ہونگی کہ نہین پہونچین گی اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہونچین گی اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی بہی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی کی قسم ہی خدا کی پہونچین گی اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائی ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی سچ قبول کرنی اوس چیز کی کہ حکم کیی گئی ساتہ اوسکی اور منع کیی گئی اوس سی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی آخر سورہ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل اونکی مانند دلون پرندون کی ہین **ف** ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونی مین حسد اور بغض وغیرہ سی اور بعضون نی کہا خوف اور ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورون کی اور بعضون نی کہا توکل مین جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اوسکی کا تو رزق دیوی تمکو جیسی کہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو پیٹ بہری **ت** نقل کی یہ مسلم نی

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول لاھل الجنۃ یا اھل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا متفق علیہ

اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماوی گا بہشتیونکو اور پکاری گا کہ ای بہشتیون پس کہین گی اور جواب دین گی بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہماری اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری قبضہ قدرت اور ارادہ مین ہی جسکو چاہی دیوی تو پس فرماوی گا اللہ تعالی کہ آیا راضی ہوئی تم یعنی مجہسی کہ داخل کیا مین نی تمکو بہشت مین پس کہین گی اور کیا ہی ہمکو کہ نہ راضی ہووین ہم ای پروردگار ہماری حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نی ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سی کہ دی مین نی پس کہین گی ای پروردگار ہماری کون سی چیز بہتر ہی اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماونگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا تمپر بعد اسکی کبہی **ف** ح اور جب مولی بندہ سی راضی ہوا

تمام تین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار ہی اثر اور نتیجہ اسیکا ہی اول پوچھنا الہی کہ آیا راضی ہو تم جیسی جبتک رضا اونکی اوسکی حاصل ہوئی رضا اپنی اونسی اوسپر مرتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندہ سی رضا بندہ کی ہی مولی سی اپنی حال مین نگاہ کر اگر اپنی تئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی پس جان کہ وہ بھی تجسی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتی تھی کہ کیونکر پہچانین ہم کہ حق تعالی ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کرتی اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بھی ہمسی راضی ہی صبا ان بشارت دی کہ رضا اوسکی اونسی دائم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا اللہ تعالی بزرگتر ہی بہشت سی اور اوس چیز سی کہ اوسمین ہی جیسی کہ فرمایا و رضوان من اللہ اکبر چہ جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اللہم ارض عنا و ارضنا عنک ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیتمنی ویتمنی فیقول لہ ھل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ معہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہ ایک تمہاری کی بہشت سی اوس قدر ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر اور چاہ اوس قدر کہ چاہی تو پس آرزو کریگا اور چاہی گا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہی گا یعنی بہت کچھ چاہی گا پس فرماویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ آرزو کی تونی اور چاہا تونی یعنی جہانتک تیری دلمین آرزو تھی تمہین مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تیری لیی ہی جو کچھ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتھ اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انھار الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہروں اور چشموں سی ہین **ف** ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن تعین سیحان و جیحان مین خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضون نی کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہی علما نی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہی کہ نہرین ترک اور بلخ کی ہین سلیمی کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نی کہا کہ جوہری نی جو کہا کہ جیحان نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق کہتی ہین علما کہ جیحون وادی نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سندھ مین اور بعضون نی کہا کہ سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کی اور مراد ساتھ ہونی ان چار نہروں کی انہار جنت سی یہ ہی کہ پانی انکی نسبت اور پانیون کی اچھی ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سی ہین اور بعضون نی کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرون کی ہین اور ساتھ انکو ساتھ نام ان چار نہرون کی کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹھی اور فائدہ مند دنیا کی نہرون کی ہین نام زد اور مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچھ کہ دنیا مین فوائد و منافع ہین نمونہ بہشت کی ہین اور صحیح یہ ہی کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اور مادہ ان نہرون مذکورہ کا بہشت مین ہی چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتی ہین بہشت سی اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سی ہین اور معالم التنزیل مین لایا ہی کہ یہ چار نہرین بہشت سی ہین کہ حق تعالی نی انکو پہاڑ و نکو سونپا ہی اور وہان سی زمین پر جاری کیا کذا ذکرہ الطیبی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عتبۃ بن غزوان قال ذکر لنا ان الحجر یلقی من شفۃ جھنم فیھوی فیھا سبعین خریفا لا یدرک لھا قعرا واللہ لتملأن ولقد ذکر لنا ان ما بین مصراعین من مصاریع الجنۃ مسیرۃ اربعین سنۃ ولیاتین علیھا یوم وھو کظیظ من الزحام رواہ مسلم اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہماری یعنی روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پتھر الا ہے

کنارہ دوزخ پر کی سی پس گرتا چلا جاوی اوسمین ستر برس نہ پہونچی اوسکی تہا مین قسم خدا کی البتہ بہری جاویگی
اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازو دروازے کی دروازون جنت کی سے مسافت مقدار چالیس برس کی ہی البتہ
آویگا اوسپر ایک دن کہ وہ بہری ہوگی بسبب اژدحام کی نقل کی یہ مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاۗءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاۗؤُھَا قَالَ لَبِنَةٌ مِّنْ ذَھَبٍ وَّلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَّمِلَاطُھَا
الْمِسْکُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاۗؤُھَا اللُّؤْلُؤُ وَالْیَاقُوْتُ وَتُرْبَتُھَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ یَّدْخُلُھَا یَنْعَمُ وَلَا یَبْاَسُ وَیَخْلُدُ وَ
لَا یَمُوْتُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُھُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُھُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے **ف** ح ع اختلاف ہی علماکو
کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پہر پیدا کی گئی اوس سے زمین ساتھ کثیف اور منجمد ہونی کی اور آگ اور ہوا
ساتھ لطیف اور رقیق ہونی کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سے اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہتی ہین توریت کی اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی
نے پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کی اوسکی طرف پس گہلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دہوین کی پس آسمان
پیدا ہوا پہر ظاہر ہوئی پانی پر جہاگ اور اوس زمین سے پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اوسکا کیا یعنی پہلی ہلتی تہی زمین پہاڑون سے ٹہر گئی اور
بعضون نے جو لکہا ہی کہ مراد پانی سے نطفہ ہی تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی
یعنی پیدا کیا ہمنی پانی سے حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالی کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ بہی کہ پانی بہت بڑا مادہ اوسکا ہی کہا یہ
بسبب زیادتی احتیاج اسکی کی طرف پانی کی اور منتفع ہونی اوسکی کی **ت** عرض کیا ہمنی آنحضرت صلعم سے کہ بہشت کس چیز سے ہی عمارت اوسکی یعنی پتہر
کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونی کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی
اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمین چین مین رہیگا
اور رنج اور مشقت نہین دیکہیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی
وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُھَا مِنْ ذَھَبٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور
روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اوسکا سونی کا ہی **ف** ع اور ٹہنیان
اوسکی مختلف ہین کسی کی سونی کی اور کسی کی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع مزین ساتہ طرح طرح کی شگوفون کی اور اوسی طرح
طرح کی میوی لگی ہوئی اور نیچی اونکی نہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ
مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ مِائَةُ عَامٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجی ہین **ف** ح ظاہر تر یہ ہی کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالی نے ہم درجات عند اللہ
یعنی جنتی صاحب درجونکی ہونگی بحسب اعمال اپنی کی طاعات سے جیسی کہ دوزخی صاحب درکات متسافلہ کی ہونگی بقدر مراتب اپنی کی شدت کفر مین جیسی کہ
اشارہ کیا طرف اسکی قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار **ترجمہ** درمیان ہر دو درجون کی فرق سو برس کا ہی نقل کی یہ ترمذی
نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعٰلَمِیْنَ
اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدٰھُنَّ لَوَسِعَتْھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ تحقیق بہشت میں سو درجے ہیں ایسی کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہوں ایک درجے میں اون درجون میں سی تو البتہ کفایت کری اونکو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا لَکَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِیْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی وفرش مرفوعة فرمایا بلندی اون بچھونوں کی جیسی کہ مسافت ہی درمیان آسمان زمین کے پانسو برس کی راہ **ف** ع یعنی جنت کی درجون کی بچھونی ایسی بلند ہونگی جیسی کہ اور حدیث میں آیا ہی ان للجنة مائة درجة ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضون نی کہا کہ مراد فرش سی عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوع بمعنی فائق و فاضل کی حسن جمال میں دنیا کی عورتون سی لیکن حدیث میں آیا ہی کہ مومنات احسن ہونگی حورون سی بسبب نماز و روزہ کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰی مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِیَةُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ لِکُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً یُّرٰی مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور یہ بھی روایت ہی ابی سعید ہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت میں دن قیامت کی کہ وہ انبیا علیہم السلام ہیں روشنی اونکی چہرون کی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودھوین رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا میں ایسی مانند بہترین ستارہ چمکتی کی آسمان میں واسطی ہر شخص کی اونمین سی دو بیبیاں ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑی ہونگی اور ہر ایک اون دونوں میں سے ایسی ہوگی کہ دیکہا جاویگا گودہ پنڈلی اوسکی کا ستر جوڑون کی اوپر سی **ف** ع اور حدیث میں آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر بی بیاں اور اسی ہزار خادم ہونگی پس تطبیق اونمین اور اسمین یہ ہی دو بیبیاں تو ایسی ہونگی کہ گودا اونکی پنڈلی کا ستر لباس پر سی معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہین ہونگی پس یہ منافی نہین ہی اسلیے کہ ہر ایک کی لیے بہت سی حورین غیر صفت کی ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہ ہی کہ ہر ایک کے لیے دو بیبیاں ہون دنیا کی عورتون میں سی اور ستر حورون میں کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُعْطَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّةِ قُوَّةَ کَذَا وَکَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَیُطِیْقُ ذٰلِكَ قَالَ یُعْطٰی قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت میں قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہی عورتون سی مثلاً دس سی عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکہیگا مرد جماع کرنی کی اتنی عورتون سی فرمایا کہ دی جاویگی قوت سو مردون کی یعنی پس کیون نہ طاقت رکہیگا اتنی عورتون سی جماع کرنی کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا یُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِی الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَیْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ کَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوی ناخن اون چیزون میں سی کہ بہشت میں ہین یعنی قسم زینت اور آلات اوسکی سی ظاہر ہو یعنی دنیا میں تو البتہ زینت دار ہو جاوی بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب اطراف آسمانون زمین کی ہی اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سی جہانکی پس ظاہر ہون کڑی اوسکی تو البتہ مٹا دیوی روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسی کہ مٹا دیتا ہی سورج ستارون کی روشنی کو نقل کی یہ ترمذی نی

اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی ہریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الجنة جرد مرد کحلی
لا یفنی شبابهم ولا یبلی ثیابهم رواه الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی الله علیه وسلم نی کہ بہشتی ہونگی بن بال کی امرد آنکھین اونکی ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی **ف** ح
حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش اور رے کی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی ابکی کے پیش
اور کحلی کاف کی زبر ہی اور بروزن فعلی کی بمعنی فعیل کی یعنی مکحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہون گویا
سرمہ لگایا ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی دارمی نی **وعن** معاذ بن جبل ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یدخل اهل الجنة الجنة
جردا مردا مکحلین ابناء ثلثین او ثلث وثلثین سنة رواه الترمذی
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی الله علیه وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سی بی
پیش سرمگین آنکھین تیس برس کی یا تینتیس برس کی **ف** ح یعنی جیسی کہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین سلیے کہ کمال جوانی اور قوت مردی اسی وقت
مین ہی اور لفظ او جملہ او ابناء ثلث او ثلثین سنة دنیا مین شک راوی کی لیے ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** اسماء بنت ابی بکر رض
قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وذکر له سدرة المنتهی قال یسیر الراکب فی
ظل الفنن منها مائة سنة او یستظل بظلها مائة راکب شك الراوی فیها فراش
الذهب کان ثمرها القلال رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب
اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر رض سی کہا کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم سی اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیے سدرة المنتهی کا فرمایا آنحضرت
نی چلی سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کی سو برس یا پناہ پکڑین اوسکی سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی **ف** ح کہ
یسیر الراکب فی ظل الفنن منها مائة سنة یا یستظل بظلها مائة راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی **ت** اوس درخت پر
ٹڈی ہین سونی کی **ف** ح شاید کہ مراد فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین یا زر والی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوسپر ہین
اوس سی اور تعبیر کیا اونکو ساتھ سونی کی ٹڈی کی اور تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرة ما یغشی یعنی ڈہانکتا ہی سدرة المنتہی کو جو کچھ کہ
ڈہانکتا ہی اور بیضاوی نی کہا کہ ڈہانکتی ہی اوسکو ایک جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کو **ت** گویا کہ میوی اوسکی مانند مٹکون کی ہین
ف ح سدرة المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہ نام سلیے ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین وآخرین کا اور کوئی
مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پری اوسکی کیا ہی اور نہین گذرا اوس سی کوئی سوا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم کی اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ
وہان سی آگی نہین بڑہتی اور وہ روایت مین چھٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین
یہ ہی کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین والله اعلم **ت** نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
انس قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ما الکوثر قال ذلك نهر اعطانیه الله یعنی فی الجنة
اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل فیه طیر اعناقها کاعناق الجزر قال عمر ان
هذه لناعمة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکلتها انعم منها رواه الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی الله علیه وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالی نی وہ نہر **ف** ع لفظ نہر

ساتھ زبر کی اور جزم سی بہی آیا ہی یعنی مہربانی کی کہ دونوں طرف اوسکی دو حوض ہین ایک تو ...

لبنی والی فی ت یعنی بہشت مین ف بسبب ہونی اکثر اوسکی کی بہشت مین پایا گیا کہ نبع اوسکا بہشت ہی مین ہی ت نہایت سفید ہی پانی اوسکا دودہ سی اور نہایت شیرین ہی شہد سی اوس نہر مین یعنی اوسکی کنارون مین پرندی جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کی ف ع لفظ جزر بپیش جیم اور زی سی جمع جزور کی ساتھ زبر جیم کی معنی اونٹ کی کہ تیار ہو واسطی نحر وذبح کی اور معنی یہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کی لیے تاکہ کہاوین اونسی اوس نہر والی ت کہا عمر رضی نی کہ تحقیق وہ پرندی تنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہانی والی اونکی کہ بہشتی ہین متنعم تر اور مترفہ تر ہونگی اونسی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** بریدۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ هل فی الجنۃ من خیل قال ان اللہ ادخلک الجنۃ فلا تشاء ان تحمل فیها علی فرس من یاقوتۃ حمراء یطیر بک فی الجنۃ حیث شئت الا فعلت وسألہ رجل فقال یا رسول اللہ هل فی الجنۃ من ابل قال فلم یقل لہ ما قال لصاحبہ فقال ان یدخلک اللہ الجنۃ یکن لک فیها ما اشتهت نفسک ولذت عینک رواہ الترمذی

اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گہوڑی بہی ہونگی فرمایا اگر اللہ تعالی نی داخل کیا تجکو بہشت مین پس نچاہیگا تو کہ سوار کیا جاوی بہشت مین یاقوت سرخ کی گہوڑی پر کہ اوڑاوی وہ گہوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑی اور جلد لیجاوی تجکو جہان چاہی تو مگر کہ کریگا تو ف ع لفظ فعلت کو ساتہ صیغہ خطاب کی پڑہا ہی مجہول و معروف مگر یہ کہ کیا جاویگا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا یا کریگا تو یعنی مطلب یاب ہوویگا تو اور لفظ فعلت ساتہ ت تانیث کی صیغہ مجہول سی بہی آیا ہی یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گہوڑا تیری لیے اور فرس مذکر و مونث دونون آتا ہی حاصل یہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچہ چاہیگا پاویگا ت اور سوال کیا آنحضرت صلعم سی ایک اور شخص نی پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت مین اونٹ بہی ہونگی کہا بریدہ نی پس نہ جواب دیا آنحضرت صلعم نی اوس شخص کو جو کچہ کہ جواب دیا تہا اوسکی یار کو یعنی جیسا کہ پہلی شخص کو جواب دیا تہا ویسا اوسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہی تو کہ سوار کری تجکو یاقوت کی اونٹ پر الخ پس فرمایا ویگا اللہ تعالی اسطرح پر کہ کی کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیری لیے بہشت مین جو کچہ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوی آنکہ تیری نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی ایوب قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی فقال یا رسول اللہ انی احب الخیل افی الجنۃ خیل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادخلت الجنۃ اوتیت بفرس من یاقوتۃ لہ جناحان فحملت علیہ ثم طار بک حیث شئت رواہ الترمذی وقال هذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی وابو سورۃ الراوی یضعف فی الحدیث وسمعت محمد بن اسمعیل یقول ابو سورۃ هذا منکر الحدیث یروی مناکیر

اور روایت ہی ابو ایوب سی کہا اونہی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون گہوڑون کو کیا بہشت مین گہوڑی ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جائیگا تجکو گہوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو ہونگی پہر سوار کیا جاویگا تو اوسپر پہر اوڑا لیجاویگا تجکو جہان چاہیگا تو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اوسکی قوی اور ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہی نسبت بضعف کیا جاتا ہی یعنی بسبب کسی سبب ضعف کی علم حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مین نی محمد ابن اسمعیل بخاری کو کہ کہتا تہا ابو سورہ یہ ابو سورہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثین منکر **وعن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل الجنۃ عشرون ومائۃ صف ثمانون منها من هذه الامۃ واربعون من سائر الامم

[illegible] [redacted]

رواه الترمذي والدارمي والبيهقي في كتاب البعث والنشور اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بہشتی ایک سو بیس صف ہونگی اسی اون صفون مین اس امت سی ہونگی اور چالیس اور امتون سی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث
والنشور مین ف ع اس سی معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دوچند ہونگی بہ نسبت اور امتون کی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہووگی تم نصف اہل جنت کی اور یہان فرماتی ہین دوچند جواب یہ کہ ہوسکتا ہی کہ امید وہی
آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہوئی بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کی اوس سی کہ امید رکھتی تھی اور یہ زیادتی فضل
کرم ہوسکتا ہی بیچ حق حبیب اپنی کی اور امت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہ بھی ہی کہ اسی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتھ چالیس
صفون کی اور توجیہ اول ظاہر تر ہی **وعن** سالم عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم باب امتي
الذي يدخلون منه الجنة عرضه مسيرة الراكب المجود ثلثا ثم انهم ليضغطون عليه حتى تكاد
مناكبهم تزول رواه الترمذي وقال هذا حديث ضعيف وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا
الحديث فلم يعرفه وقال مخلد بن ابي بكر يروي المناكير اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ
بن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی مقدار
مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گھوڑیکا یا سیر سوار گھوڑی کی کہ خوب دوڑتا ہی ف ع تین رات یا تین برس اور ظاہر تر یہی
ہی کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی پہر مراد اس سی کثرت ہی تا نہ مخالف ہو اوسکی کہ اوپر گذرا کہ مابین دونون بازوون کی دروازون جنت سی میسر چالیس
برس کی ہی اور ممکن ہی یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتھ قلیل کی پہر اعلام کیے گئی ساتھ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون
کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ اعلم ت پھر تحقیق بہشتی یعنی امت میری مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کی سی
البتہ تنگ کیے جاوینگی اور بھیچے جاوینگی بسبب ازدحام کی دروازی پر باوجود اس وسعت اور چکلائی کی یہانتک کہ قریب ہی کہ کندھی اونکی
ہل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہی ف ع اور مصابیح مین ہی ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہ
حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثون سی کہ وارد ہوئی ہین اس معنی مین ت اور پوچھا مین نی محمد بن اسمعیل بخاری سی حال
اس حدیث سی پس نہ پہچانا اسکو ف ع اور عالم حدیث کہ احاطہ رکھتا ہو طرق احادیث پر جب کہ نہین پہچانتا مین اوسکو تو دلالت کرتا ہی
اوسکی ضعف پر ت اور کہا بخاری نی کہ مخلد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر ف ع یعنی پس ہوگی یہ حدیث
ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ مخلد سہو ہی صاحب مشکوۃ سی اور صواب خالد ہی اسلیے کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسیطرح اسماء الرجال
کی کتابون مین **وعن** علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لسوقا ما فيها شرى ولا بيع
الا الصور من الرجال والنساء فاذا اشتهى الرجل صورة دخل فيها رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی علی رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد اور عورتون کی پس جب چاہیگا
اور خواہش کریگا مرد یعنی اسیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتھ اوس صورت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ
حدیث غریب ہی **وعن** سعيد بن المسيب انه لقي ابا هريرة فقال ابو هريرة اسأل الله ان يجمع بيني

وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سی یہ کہ اونھون نی ملاقات کی ابوہریرہ رضی سی یعنی بازار مین پس کہا ابوہریرہ رضی نی کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالے سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حالانکہ وہ موضوع ہی واسطی حاجت تجارت کی کہا ابوہریرہ رضی نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشت مین اوترین گی اوسمین یعنی اوسکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کی یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پہر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی ف ح یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تہا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلین جیسی کہ دنیا مین حکم تہا کہ روز جمعہ کی نکلین اور یہ اثر او نتیجہ اوس جمعہ نکلنی کی روز جمعہ مین اور جانی کی نماز جمعہ کی لیے ہوگی ت پس نکلین گی اور زیارت کرین گی اپنی پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اونکی لیے عرش اپنا ف ع یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی والا اوپر گذر چکا ہی کہ عرش چہت جنت کی ہی ت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کی لیے بیچ ایک بڑی باغ کی باغون بہشت کی سی پس رکہی جاوین گی اونکی لیے منبر نور کی کہ اونپر بیٹہین گی اور منبر موتیون کی اور منبر یاقوت کی اور منبر زبرجد کی اور منبر سونی کی اور منبر چاندی کی یعنی موافق تفاوت مراتب و درجات اور اعمال و افعال کی اور بیٹہی گا کمترین اونکا یعنی مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اونمین خسیس اور کمینہ ف ح یعنی ادنی کہ کہا مین نی بمعنی اقل اور کمتر کی مرتبہ مین بہ نسبت اعلی اور اکثر کی مراد رکہا مین نی نہ یہ متصف ساتہ دنائت اور خساست کی حد ذات مین کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہی ت بیٹہی گا یہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی ف ع یعنی نہ کرسیون اور منبرون پر کہ اعلی مرتبہ والی اونپر بیٹہین گی جیسی کہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹہتی ہی اور ایک خاک پر ت گمان نہین لیجانی کی یہ قوم ٹیلون پر بیٹہنی والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹہنی والی افضل ہین اونسی از روی جگہہ اور نشست گاہ کی ف ح یعنی کہ بہشت مین ہر کوئی اپنی مقام و مرتبہ پر راضی و شاکر ہوگا اور آرزوی مرتبہ بلند کی نہین کرنیکا اور الم اور حسرت اور غیرت نہین لیجاویگا اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالا ت کہا ابوہریرہ رض نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ ﷺ کیا دیکہین گی ہم اپنی پروردگار کو اوسدن فرمایا آنحضرت ﷺ نی کہ ہان دیکہین گی کیا شک و شبہ رکہتی ہو تم بیچ دیکہنی آفتاب کی یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکہنی چاند کی چودہوین شب مین

کہا ہمنی نہین شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرنی کی تم اپنی پروردگار کی دیکھنی مین اور نہین باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سی اللہ تعالی بیواسطہ اور اوٹھاویگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخص کو اونمین سی کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا یاد کرتا تو اوس دن کو کہ کہا تہا تونی ایسا اور ایسا **ف** ع یعنی اوس چیز سی کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اونمین اور تامل کریگا اونکی گناہون مین کہ کیی ہون گی **ت** پس یاد دلائیگا اللہ تعالی اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کی تہین دنیا مین مراد ہین گناہ کہ اونکی ارتکاب مین توڑنا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تونی میری لیی وہ گناہ یعنی داخل کیا تونی مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشی تونے میری لیی وہ گناہ کہ صادر ہوئی مجہسی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشی مین نی تیری لیی پس بسبب فراخی بخشش میری کی پہونچا تو اس مرتبہ کو

فَبَيْنَا هُمْ عَلٰی ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يُتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

پس اوسوقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہون گی ڈہانکیگا اونکو ایک ابر اونکی اوپر سی پس برسایگا وہ ابر اونپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی کی کسی چیز کو کبہی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہوؤ اور آؤ طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی مین نی تمہاری لیی قسم بزرگی سی پس لو جو چاہو تم پس آوینگی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوسمین ہون گی وہ چیزین کہ نہین دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوسکی اور نہ سنا ہی کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس اوٹہائی جاوینگی اور دی جاوینگی ہماری لیی اوس بازار مین سی وہ چیزین کہ رغبت کرین گی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوین گی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوین گی اور اوس بازار مین ملاقات کرین گی بہشتی آپس ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سی کہ وہ کمتر ہوگا اوس سی یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور سب حد ذات اپنی مین رفیع و عالی ہون گی اگرچہ بہ نسبت بعضون کی کم ہون پس خوش لگی گی اوسکو وہ چیز کہ دیکہیگا اوپر اپنی قسم لباس سی **ف** ع یہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی ترع بمعنی ڈرانی اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر یہ معنی ہونگی کہ ڈراوی گی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مکروہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکہیگا اوسپر کہ کمتر اوس سی قسم لباس سی اور وجہ دوسری پر یہ معنی ہون گی کہ خوش کرین گی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکہیگا اپنی پر قسم لباس اعلی سی **ت** پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سی کرتا تہا یا اوس شخص سی کہ ملا تہا یہانتک کہ ظاہر اور متصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اوسکی لباس سی کہ تہا اوسپر یا اوس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہ معنی مناسب و موافق تر ہین ساتہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

کہ فرمایا اور یہ طور لباس بہشت کا اس سبب سی ہی کہ نہین لائق ہی کسی کو کہ غمگین ہووی بہشت مین **ف** ح شاید سبب سے جو بیان ہوا
کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ ہی بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سی بہتر ہوگا غمگین ہونا **ت** پھر
پھرین گی ہم طرف مکانون اپنی کی پس ملاقات کرین گی ہمسی بی بیان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گی ہمکو کہ خوش آئے تم
اور اپنی گھر مین آئی اور کہین گی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجہیر جمال بہتر ہی اوس جمال سی کہ جدا ہوا تہا تو ہمسی اور سبب
کہین گی ہم اپنی بی بیون سی کہ تحقیق ہمنی ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سی کہ اچھا کرنیوالا جانون اور درست کرنی والا شکستگیون کا ہی اور
لائق ہی اور پہونچتا ہی ہمکو کہ پھرین ہم مانند اوس چیز کی کہ پھری ہم **ف** ح ایسی کہ جو کوئی بیٹھی ایسی ذات کی ساتھ کہ تمام حسن و جمال پرتو
اوسی کی نور کا ہی کیونکہ نہ حسن و جمال پاوی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ
زَوْجَۃً وَتُنْصَبُ لَہٗ قُبَّۃٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَیَاقُوْتٍ کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ
مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْھَا اَبَدًا وَکَذٰلِکَ اَھْلُ
النَّارِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَیْھِمُ التِّیْجَانَ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِنْھَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَھَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَوَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ
فِیْ سَاعَۃٍ کَمَا یَشْتَھِیْ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَھَی
الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ الْوَلَدَ کَانَ فِیْ سَاعَۃٍ وَلٰکِنْ لَا یَشْتَھِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الرَّابِعَۃَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَۃَ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمتر بہشتیون کا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکی لیے
اسّی ہزار خادم ہون گی اور بہتر بی بیان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سی اور کہڑا کیا جاوی گا اوسکی لیے خیمہ موتی اور زبرجد
اور یاقوت سی یعنی بنایا جاوی گا اونسی یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتہ اونکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول و عرض مین ایسی
ہوگی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتہ اسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت ہوئی
یعنی جو کہ ابو سعید تک پہونچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سی چہوٹی یا بڑی ہو جاوین گے
بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہون گی اس عمر سی کبہی اور اسیطرح دوزخی **ف** ح یعنی عمر اور عدم زیادتی مین ہونگی اور شاید
کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی ایسی مقرر ہوئی کہ تا عیش اور عذاب کامل ہو دار البوار اور دار القرار مین **ت** اور اسی اسناد سی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہون گی ایسی کہ ادنی موتی اون تاجون کا البتہ روشن کر دی اوس چیز کو کہ
درمیان مشرق اور مغرب کی ہی اور اسی اسناد سی فرمایا کہ مسلمان جب چاہی گا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر ہوگا حمل فرزند کا
اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تین تیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نی یعنی ذکر کیا بیچ
بیان اس حدیث کی کہ جب چاہی گا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہی گا نہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا
یہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ چوتہا فقرات حدیث سی اور دارمی نی اخیر کا یعنی جو کہ اسحق سے نقل ہی

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ یُرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَہَا یَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطی حور عین کی بلند کرین گی آوازین یعنی ساتھ گانون کی کہ نہین سنی مخلوقات نی مانند اون آوازون کی کہین گی ہم ہمیشہ زندہ رہین گی پس ہلاک نہین ہونی کی اور ہم ہین چین کرنیوالے پس نہین دکہنی کی شدت واحتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنی رب سی یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہونی کی خوشی اور خنکی ہو واسطی کسی کے لیی کہ ہی ہماری لیی اور ہین ہم اوسکی لیی یعنی جنات عالیات مین نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْہَارُ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہی دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پہر پہٹین گی اور نکلین گی اون دریاؤن مین سی نہرین بعد از ان مسلمانون کی بہشت مین **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی اصول اون نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قران مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پہر اونہین سی پہٹین گی اور جاری ہون گی نہرین طرف خیمون ابرار کی اور نیچی محلون اخیار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سی وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اونکا نہر بسبب جاری ہونی اونکی کی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی یہ دارمی نی معاویہ سی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَنَّۃِ لَیَتَّکِئُ فِی الْجَنَّۃِ سَبْعِیْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ یَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِیْہِ امْرَاَۃٌ فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ فَیَنْظُرُ وَجْہَہٗ فِیْ خَدِّہَا اَصْفٰی مِنَ الْمِرْاٰۃِ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ عَلَیْہَا تُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَیْہِ فَیَرُدُّ السَّلَامَ وَیَسْاَلُہَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ وَاِنَّہٗ لَیَکُوْنُ عَلَیْہَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَیَنْفُذُہَا بَصَرُہٗ حَتّٰی یَرٰی مُخَّ سَاقِہَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِکَ وَاِنَّ عَلَیْہَا مِنَ التِّیْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِنْہَا لَتُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابو سعید سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین البتہ تکیہ کریگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلی اسکی کہ پہری یعنی ایک پہلو سی طرف دوسرے پہلو کے نہین پہریگا کہ طرح بطرح کی ستر تکیہ لگاویگا پہر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سی پس ماری گی وہ عورت اوپر کندہی اوس مرد کی یعنی بطریق غنج و دلال کی اور آگاہ کری واسطی دکہانی جمال کی پس دیکہی گا وہ مرد منہ اپنا اوس عورت کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سی ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورت پر ہوگا روشن کردیگا ما بین مشرق ومغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کری گی وہ عورت اوس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہی گا اوس عورت سی کہ کون ہی تو پس کہی گی وہ کہ مین جملہ زیادتی سی ہون **ف** ح کہ وعدہ کیا تہا حق تعالی نی نیک کارون سی کہ فرمایا قرآن مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالی

کی ہی کی ہی اور زیادہ وانکو یعنی فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی اپنی فضل سی جزا اعمال جن محسنین کی لیے اور زیادہ مذکور فضل فضل ہی ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ ہونگی اوس عورت پر ستر کپڑے یعنی رنگ برنگ کی سب پہنی ہوگی اون کپڑون مین نظر اوس مرد کی یعنی پار ہو گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہانتک کہ دیکھیگا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کی گودی کو اوس لباس کی پیچھی سی یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہونی کی اور تحقیق اوس عورت کی سر پر تاج ہونگی کہ ادنی موتی اون تاجون مین سی روشن کردیگا ما بین مشرق و مغرب کو نقل کی یہ احمد نی **وعن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتحدث وعندہ رجل من اہل البادیۃ ان رجلا من اہل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع فقال لہ الست فیما شئت قال بلی ولکنی احب ان ازرع فبذر فبادر الطرف نباتہ واستواءہ واستحصادہ فکان امثال الجبال فیقول اللہ تعالی دونک یا ابن ادم فانہ لا یشبعک شیء فقال الاعرابی واللہ لا تجدہ الا قرشیا او انصاریا فانہم اصحاب زرع واما نحن فلسنا باصحاب زرع فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تھی اس حال مین کہ نزدیک اونکی تھا ایک شخص گنوارون مین سی تحقیق یہ ہی کہ ایک شخص بہشتیون مین سی پروانگی مانگیگا اپنی پروردگار سی کھیتی کرنی مین یعنی درخواست کریگا اللہ تعالی سی کہ مجھکو حکم ہو تو بہشت مین کھیتی کرون پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہین ہی تو بیچ اوس چیز کی کہ چاہی تو یعنی جو چیز جس جنس کی چاہی تو موجود ہی پھر زراعت کیون کرتا ہی کہیگا وہ شخص کہ ہان سب کچھ ہی ولیکن مین چاہتا ہون کہ کھیتی کرون پس اذن ہو دیگا اوسکو کھیتی کرنی کا پس تخم ڈالیگا وہ اور بوئیگا پس جلدی سی پلک مارتی مین ہو جائیگی روئیدگی اوسکی اور برابر ہو پہونچنا اوسکا اور کٹنا اوسکا پس وہ بووی گی کھیتی پہاڑون کی برابر پس فرماویگا اللہ تعالی ای فرزند آدم کی لی لی جو کچھ آرزو کرتا تھا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجھکو کوئی چیز **ف** کہ باوجود ان تمام نعمتون ان گنت بہشت کی آرزو کھیتی کی کی تو نی اس سی معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہ صفت اوسکی ہرگز نہین نکلنی کی اگرچہ بہشت مین جاوی ترجمہ پس کہا اوس گنوار نی قسم ہی خدا کی نہ پاؤگی تم اوس شخص کو مگر قریشی یعنی اہل مکہ سی یا انصاری یعنی اہل مدینہ سی اسلیے کہ وہ ہین کھیتی والی اور لیکن ہم یعنی گنوار اور صحرا نشین نہین ہین کھیتی والی بلکہ اکتفا کرتی ہین تسبیح ہی پر یعنی پس نہین چاہتی ہم مانند اسکی پس ہنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی **وعن** جابر قال سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اینام اہل الجنۃ قال النوم اخو الموت ولا یموت اہل الجنۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچھا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا سووینگی بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہی اور بہشتی مرنی کی نہین یعنی پس سونی کی بھی نہین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب رؤیۃ اللہ تعالی

باب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالی کی **ف** جان کہ رویت حق تعالی کی جائز ہی عقلا اہل سنت و جماعت کی نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکھنی کی نہین اونکی نزدیک اور جو کچھ کہ موجود ہے ممکن ہی دیکھنا اوسکا اگرچہ جسم و جسمانی نہو اور مکان اور جہت مین نہو اور مدخلت ان امور کی دیکھنی مین بسبب جریان عادت کی ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کی بدون اونکی دکھاوی تو یہ بھی جائز ہی اور اللہ تعالی قادر ہی کہ قوت بصیرہ بصر مین رکھدی اور

جیسی کہ اوسکو آج دنیا مین بصیرت سی پاتی ہین قیامت کو بصر ہی سی دیکھین وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق کرتی ہین علما اوپر واقع ہونے
رویت حق تعالی کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب او رسنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سی اسپر معد ہین اور وہ دلائل سلف اور مذاہب
مبتدعہ کی کہ منکر ہین اوسکی اور تاویلات اونکی آیات اور احادیث او ردلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سی مذکور ہین اور
مختار یہ ہی کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بھی ممکن ہی لیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج
مین کہ واقع ہوئی اور بعضون کو وہان بھی خلاف ہی چنانچہ بیان اوسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آویگا اور کسی سلف اور خلف سی دیکھنا
حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہونچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سی کوئی اوسطرف نہین گیا اور دعوی اوسکا نہین کیا اور مشائخ اتفاق
رکہتی ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنی مدعی اوسکی کی اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہی کہ خدا کو عیانا دنیا مین سر کی آنکھون
سی دیکھتا ہون مین اور وہ تعالی بالمشافہ مجھسی کلام کرتا ہی کافر ہو جائی اگر کہین کہ جب رویت اللہ تعالی کی ممکن ہی اور کوئی آفت حجاب
بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا او رسبب نہ دیکھنی کا کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دیکھنا بسبب قدرت او رخلق الہی کی ہی اور حاسہ بصر علت
اوسکی نہین حق سبحانہ تعالی نی بسبب جریان عادت کی اوسکو سبب کیا ہی اور دخل دیا اگر وہ دکہاوی تو بی آنکھ کی بھی دیکھ سکتا ہی اگر
وہ نہ دکہاوی تو اگر آنکھ کھلی ہو تو بھی نہ دیکھ سکی اور اگر ایک بڑا پہاڑ مثلا سامنی آنکھ کی ہو اور اللہ تعالی صفت دیکھنی کی آنکھ مین پیدا نہ کری
تو نہ دیکھ سکی اور اگر ایک اندہا اقصی بلاد مشرق مین ہو اور پشہ مغرب مین اگر اللہ تعالی دکہاوی تو دیکھ سکتا ہی یہ انکار منکرون کا گرفتاری
عقل و قیاس کرنی سی اپنی پر ہی اور بنظر قدرت باری تعالی کی سب ممکن اور آسان ہی اور کہا ہی علمار نی کہ تخصیص رویت کی ساتہ مومنون
کی بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونی کی اوسمین ساتہ اوس دولت کی مشرف ہونگی اور موقف حشر مین سب دیکھین گی کیا مومن اور کیا کافر
اور کافر بعد دیکھتی کی محجوب ہون گی اور حسرت ابدی مین رہین گی اور صحیح یہ ہی کہ عورتون کو بھی رویت ہوگی مانند مردون کی اور بعضون
نی کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بھی کبھی کبھی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بار عام کی ہون گی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو
دیدار نہوگا اسلیے کہ یہ پردہ مین ہون گی جیسی کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص وارده کا رویت
مین شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ و حجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا رضہ اور خدیجہ کبری رضہ
اور عائشہ صدیقہ رضہ اور مانند انکی کی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود فہمایت اور اکملیت اونکی کی
بہت سی مردون سی اور صحیح یہ ہی کہ رویت عام ہی سب مومنون کی لیے کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علمار شافعیہ کی کلام سی
ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتہ مومنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہ قول بھی صحیح نہین ہی واللہ اعلم
اور رویت حق تعالی کی خواب مین بھی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتہ مثال کی ہو اور حق تعالی کی لیے مثال ہے
نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہونچا ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سی آیا ہی کہ سو بار ساتہ اس نعمت کی مشرف ہوئی اور امام
احمد بن حنبل رحمہ اللہ سی بھی آیا ہی کہ دیکھا مین نی رب العزت کو خواب مین بس پوچھا مین نی کہ کون سی عبادت افضل ہی فرمایا کہ
تلاوت قرآن بار دیگر پوچھا کہ معانی سمجھ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا معنی سمجھکر پڑہی یا بدون اوسکی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ
رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا
الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ
قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی جریر بن عبداللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکھو گی اپنی پروردگار کو آشکارا آنکھہ سی اور ایک روایت مین ہی یعنی جریر سی کہ کہا تہی ہم بیٹھی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوین رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکھو گی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکھتی ہو اس چاند کو **ف** ح تشبیہ رویت کی ساتہ رویت کی انکشاف پوری مین ہی یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسی دیکہنا چاند کو کہ شک و شبہ کو اوسمین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہ چاند تمہاری مقابل مین ہی اور جہت مین اور محدود ہی ذات حق تعالی کی بہی ایسی ہی ہوگی پس یہ مراد نہین ہی جیسی کہ فرمایا **ترجمہ** نہین ایذا دی جاؤ گی تم بیچ دیکھنی اوسکی کی **ف** ع لفظ تضامون ساتہ پیش ت کی اور تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتہ زبر ت کی اور تشدید میم کی دونون طرح روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضم سی ہی بمعنی ضرر و ظلم کی یعنی ضرر نہین کیی جاوگی بیچ دیکھنی اوس ذات پاک کے اسطرح کہ بعضی دیکہین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایک دوسری پر ساتہ تکذیب اور انکار کی اور وجہ دوسری پر تضام سی ہی بمعنی آپسمین ملنی اور اژدہام کرنیکی یعنی اجتماع اور اژدہام نہین کرینگی اللہ تعالی کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات کے چاند مین بخلاف دیکھنی ماہ نو کی کہ خفا اور اشتباہ رکہتا ہی **ترجمہ** پس اگر طاقت رکہو تم یہ کہ غلبہ نہ کیی جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کی کہ پہلے نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہی یعنی نماز عصر پس کرو تم اسکو **ف** ح یعنی تکلیف ہوسکی مواظبت کرنی کو نماز فجر و عصر پر ساتہ سی نہ دوکہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق تر ہی ساتہ دیکھنی پروردگار تعالی کی کہ ملکہ شہود ذات کا ہمین سی بہم پہونچتا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نماز ونکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب فضیلت اونکی کی ہی ایسی کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانی بازار کا پس جسکو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور سبب شان دو وقتون کی اور سبب اسکے کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت اور نماز پڑہ در حالیکہ حمد و ثنا کہنی والا ہو اپنی پروردگار کی پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سی نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب سی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ
يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ
وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا اُعْطُوْا
شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی صہیب سی اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت مین فرماویگا اللہ تعالی چاہتی ہو تم کچہ کہ زیادہ دون مین تمکو یعنی تمہاری عطاؤن سی پس کہینگی بہشتی کیا روشن اور اوجلا نہین کیا تونی منہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تونی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تونی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سی کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

پس اوٹھایا جاویگا پردہ وقت ع اور اوٹھنا پردہ کا منع حجب کی لیے ہی گویا کہ کہا گیا اونکو وہ زیادتی یہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہے حجاب سی اسلیے کہ وہ محجوب ہی غیر محجوب اور اسلیے کہ محجوب منظور ہوا ہے مقصود یہ ہی کہ اوٹھایا جاویگا پردہ دیکھنی والون کی آنکھون سی یہ دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ پہر دیکھینگی طرف ذات اقدس اللہ تعالی کی کہ منزہ ہی صورت اور جہت وغیرہ سی پس نہ دیگی گئی بہشتی کو کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکی نظر کرنی سی طرف پروردگار کی وقت ع منتہا ہی تمام نعمتون کا دیدار حق ہی جیسی کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہی ترجمہ پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت اون لوگون کی لیے کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادہ اوسپر یعنی رویت حق تعالی کی نقل کی یہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اہل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمہم علی اللہ من ینظر الی وجہہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی روایت ہی ابن عمر رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا ازروی قدر ومرتبہ کی البتہ وہ شخص ہے کہ دیکھیگا طرف اپنی باغون کی اور اپنی عورتون کی اور اپنی نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنی تختون کی کہ بیٹہیگا اور استراحت کریگا اونپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنی ملک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح وشام وقت ع اور اسلیے حکم فرمایا محافظت کرنیکا اوپر دونون نمازون کی کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسی کہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سی روز وشب علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی اسلیے کہ اگر دیکھنا بطریق دوام کی تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سی اور حالانکہ وہ انہین کی لیے پیدا کی گئین ہین اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہ ہی کہ ماسوای حق کیطرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی ترجمہ پہر پڑہی حضرت صلعم نی یہ آیت کتنی منہ اوس دن تر وتازہ اور خوش وخورم ہونگی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنی والی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **وعن** ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قال قلت وما ایۃ ذلک فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ہو خلق من خلق اللہ واللہ اجل واعظم رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ صلعم آیا ہر ایک ہمسی دیکھیگا اپنی پروردگار کو تنہا بی مزاحمت غیر کی فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پوچہا ابو رزین نی کہ کیا ہی علامت اوسکی بیچ مخلوقات اوسکی کی فرمایا ای ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سی دیکھتا ہی چاند کو چودہوین رات مین تنہا بی مزاحمت کسی کی کہا ابو رزین نے کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرت صلعم نی پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سی یعنی اور سب دیکھتا ہی اوسکو ہر ایک اور اللہ تعالی کامل تر ہی مرتبہ مین اور بزرگ تر ہی منقبت مین یعنی پس وہ بطریق اولی دکہائی دیگا بی مزاحمت نقل کی یہ ابو داود نی **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل رأیت ربک قال نور انی اراہ رواہ مسلم روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا پوچہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا دیکہا ہی آپ نی اپنی پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالی وتقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اوسکو

ف ح ع یعنی کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنیوالا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالیٰ
کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنیوالا آسمان وزمین کا اور ظاہر کرنی والا روشنیون آسمان وزمین کا ہی مانند
آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان اور زمین والون کا اور روشن کرنی والا بندون کی دلون کا اور
اوسکی نامون مین سی نور بھی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ماذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھ زبر ہمزہ اور
تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکھون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہی نورانی ساتھ تشدید
یٰ کی نسبت کی لیی ساتھ زیادتی الف اور نون کی مبالغہ کی لیی اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی رویت سی بمعنی رای کی ہوگا یعنی
نورانی گمان کرتا ہون اوسکو پس اگر پڑہا جاوی ساتھ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکھنی
آنحضرت صلعم کی اللہ تعالیٰ کو شب معراج مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کی لیی بسبب اختلاف روایتون کی اسلیی کہ لفظ انی
روایت کیا گیا ہی ساتھ زبر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی زبر سی بھی پس
ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیی اور ہوگی حکایت ماضی سی ساتھ حال کی انتہی ترجمہ نقل کی مسلم نی **وعن**
ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى قَالَ رَآهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي
رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ
يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِي هُوَ نُوْرُهُ وَقَدْ رَأَى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ
اور روایت ہی ابن عباس رضہ سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی جہوٹ نکہا محمدؐ کی دل نی ساتھ محمد صلعم کی اوس چیز مین کہ دیکہا اوس نی
بصر سی اور وہ ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی ہی اور تحقیق دیکہا آنحضرت صلعم نی پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نی کہ دیکہا آنحضرت صلعم
نی اپنی پروردگار کو اپنی دل سی دو بار **ف** ح ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالیٰ بینائی اونکی اونکی دل مین اور یا لایا دل اونکا اونکی
بینائی مین باینمعنی خواہ کہین چشم دل سی دیکہا یا کہین چشم سر سی دیکہا دونون کی ایک ہی معنی ہین اور یہ معنی اسلیی کہی کہ مذہب ابن
عباس رضہ کا دیکہنا بینائی سی ہی اور دیکہنا دل سی اورون کا مذہب ہی برخلاف انکی مذہب کی جیسی کہ معلوم ہوگا مقصود یہ ہے
کہ ابن عباس رضہ دیکہنی سی دیکہنا حق کا مراد رکہتی ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین او ادنیٰ
سب کو بیان قرب آنحضرت صلعم کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین بہی اسیطرف گئی ہین کہ مراد دیکہنی سی
یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی اللہ تعالیٰ کو دیکہا پہر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نی تو کہا کہ دیکہا آنحضرت صلعم نی رب تعالیٰ کو اپنی دل سی نہ آنکہہ سی
اور بعضون نی کہا کہ نہیں آنکہہ ہی سی دیکہا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علمار کی نزدیک یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی دیکہا اپنی رب کو سر کے آنکہون سی شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رضہ اور بعضی اور صحابہ اس سی دیکہنا جبرئیل علیہ السلام کا
اونکی صورت اصلی مین مراد رکہتی ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسی کہ
حدیث آیندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علمار نی کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا کلام کیا ہی اپنی رب سبحانہ تعالیٰ سی
بغیر واسطہ یا نہیں پس نقل کیا گیا ہی اشعری مین سی اور ایک جماعت متکلمین سی کہ آپ نی کلام کیا ہی **ترجمہ** نقل کی یہ مسلم نی اور ترمذی کی
روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی یعنی بیچ تفسیر آیت مذکورہ کی دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی

کہ کہا مین نی ابن عباس رض سی اور استدلال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بیچ صفت ذات اپنی کی کہ نہین پاتین اوسکو
بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکہنی آنحضرت صلعم رب العزت کو کہا ابن عباس رض نی بیچ جواب عکرمہ کی یعنی ای
تجکو ای عکرمہ پانا اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتہ نور اپنی کی کہ وہ نور خاص ذات اوسکا
ہی **ف** رح اور اوسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی و نابود ہو مدرکہ اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ وفا کری اوسکو قوت بشری پاسکتی ہین اوسکو
بینائیان اور یہہ بھی علما نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی کا ہی ساتہ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی حد و نہایت
نہین ہی اور دیکہنا عام تر ہی اس سی **ترجمہ** اور تحقیق دیکہا آنحضرت صلعم نی اپنی پروردگار جل و علا کو دوبار **ف** ت ایک بار نزدیک
سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی رح نی کہا کہ احتمال ہی کہ دل سی دوبارہ دیکہا ایکبار دل سی اور ایکبار آنکہہ سی
اسلیی کہ نہین کہا کسینی کہ آنحضرت صلعم نی اللہ تعالی کو دیکہا آنکھون سی دوبار **وعن** الشعبي قال لقي ابن عباس كعبا بعرفة
فسأله عن شيء فكبر حتى جاوبته الجبال فقال ابن عباس انا بنو هاشم فقال كعب ان الله تعالى
قسم رؤيته وكلامه بين محمد وموسى فكلم موسى مرتين ورآه محمد مرتين قال مسروق
فدخلت على عائشة فقلت هل رأى محمد ربه فقالت لقد تكلمت بشيء قف له شعري قلت رويدا
ثم قرأت لقد رأى من آيات ربه الكبرى فقالت اين تذهب بك انما هو جبرئيل من اخبرك ان محمدا
رأى ربه او كتم شيئا مما امر به او يعلم الخمس التي قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة وينزل
الغيث فقد اعظم الفرية ولكنه رأى جبرئيل عم لم يره في صورته الا مرتين مرة
عند سدرة المنتهى ومرة في اجياد له ستمائة جناح قد سد الافق رواه الترمذي
وروى الشيخان مع زيادة واختلاف وفي روايتهما قال قلت لعائشة رض فاين قوله
ثم دنى فتدلى فكان قاب قوسين او ادنى قالت ذاك جبرئيل عليه السلام كان ياتيه في صورة الرجل وانه
اتاه هذه المرة في صورته التي صورته فسد الافق اور روایت ہی شعبی سی کہ کہا ملاقات کی ابن عباس رض نی کعب احبار سی عرفات
مین روز عرفہ کی پس پوچہا ابن عباس رض نی کعب سی ایک چیز سی یعنی رویت حق جل و علا کی سی دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نی یعنی بسبب استعظام
اور استبعاد اس سوال ابن عباس کی یہانتک کہ جواب دیا اوسکو پہاڑون نی یعنی تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سی آواز نکلی جیسی کہ گنبد مین کوئی
بولتا ہی تو ویسی ہی آواز وہان سی آتی ہی پس کہا ابن عباس رض نی کہ ہم اولاد ہاشم ہین **ف** ح یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین پوچہتی
ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سی اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کی ہین کہ اقتباس علوم و انوار کا جناب نبوت سی کیا ہی ہمنی تامل کرو اور ساتہ
غصہ اور استبعاد کی جلدی نکرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نی یہ مبالغہ کیا کعب احبار نی
تامل و تفکر کیا **ترجمہ** پس کہا کعب نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد صلعم اور موسی ع کی پس کلام کیا اللہ نی
موسی عم سی دوبار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسری کوہ طور پر اور دیکہا اوسکو محمد صلعم نی یعنی معراج مین دوبار اور ظاہر یہ ہی کہ کعب احبار
نی یہ کلام توریت سی نقل کیا کہا مسروق نی کہ شعبی یہ حدیث روایت اوس سی کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ رض کی پاس یعنی بعد
دیکہنی مناظرہ ابن عباس رض اور کعب رض کی اور سننی اس کلام کی کعب سی پس کہا مین نی عائشہ رض سی کہ آیا دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی

پروردگار اپنی کو پس کہا عائشہ رضہ نے مسروق سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کی کہ کھڑے ہو گئے بسبب اوسکی بال میرے بدن کے یعنی جو کہ میں معتقد ہوں اسکی کہ وہ پاک ہے نظر آنے سے دنیا میں اور وقوع اوسکا محال ہے مارے عظمت وہیبت اوسکی کے میرے بدن کے بال کھڑے ہو گئے کہا میں نے ٹھیرو اور جلدی نکرو رویت حق کے انکار میں مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا اوسکا تھا تاکہ سوال وجواب اوس سے کریں پھر پڑھے میں نے یعنی اثبات رویت کیلیے یہ آیت تحقیق دیکھیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیاں پروردگار اپنے کی بڑی ف ع ظاہر تر یہ ہے کہ مراد مسروق کی پڑھنے آیت سے نشانی بڑی ہے کہ دلالت کرے عظمت شان اللہ تعالی کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرت صلعم کی اور مقصود اس سے رویت بصری ہے اگر مترجم پس کہا عائشہ رضہ نے کہاں لیجاتی ہیں تجکو آیتیں یعنی خطا کی تو نے آیتوں کی معنی سمجھنے میں کہ اونکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نے سوا اسکے نہیں کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل عم ہے جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمد صلعم نے دیکھا اپنے پروردگار کو شب معراج میں یا خبر دے کہ آنحضرت صلعم نے چھپایا کچھ اوس چیز سے کہ حکم کیے گئے ساتھ اظہار اوسکی کے ف ع یعنی احکام وشرائع جیسے کہ دلالت کرتا ہے اوسپر قول اللہ تعالی کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چھپانا عام ہے سب سے یا بعض سے پس اس سے رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص ہونے اہل بیت کے ساتھ بعض احکام کے ت یا خبر دے کہ جانتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزیں کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اونکی حق میں تحقیق اللہ تعالی نزدیک اوسکی ہے علم قیامت کا اور اوتارنے مینہ کا یعنی آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیل عم کو یعنی اونکی صورت اصلیہ میں نہیں دیکھا جبرئیل عم کو اونکی صورت اصلیہ میں بیچ شکل مگر دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہی کے ف ح جیسے فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی ت اور ایکبار اجیاد میں کہ نام ایک موضع کا ہے اسفل مکہ میں دیکھا آنحضرت صلعم نے جبرئیل عم کو درحالیکہ اونکی لیے چھہ سو بازو تھے تحقیق روک لیا تھا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے ساتھ زیادتی اور اختلاف کی اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یوں آیا ہے کہ کہا مسروق نے کہ کہا میں نے عائشہ رضہ سے پس اگر نہ دیکھا محمد صلعم نے پروردگار کو تو کہاں ہے اور کیا محمول ہے قول حق سبحانہ تعالی کا پھر نزدیک آیا پس اوتر آیا اور متعلق ہوا ساتھ اوسکی ف ع یعنی پس ظاہر متبادر یہ ہے کہ ضمیر دنی کی پھرتی ہے طرف اللہ کی اور ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین او ادنی اور بعد اسکی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رای پس یہ اشکال کیا مسروق نے ت کہا عائشہ رضہ نے کہ یعنی مرجع ضمیر کا سب میں جبرئیل علیہ السلام ہیں ف ع نہ رب سبحانہ پھر استیناف کیا عائشہ رضہ نے واسطی بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے جبرئیل عم کو ہمیشہ پس کیا ہے وجہ تخصیص رویت اونکی کی اس مقام میں تو گویا جواب دیا عائشہ رضہ نے ت کہ آتے تھے جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی متشکل اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل عم آئے آنحضرت صلعم کے پاس اس بار میں یعنی اجیاد میں بیچ صورت اپنی کے کہ وہ صورت اصلی اونکی ہے پس روک دیا کنارہ آسمان کو ف ع یعنی مانند اوس کے جیسے کہ دیکھا تھا اونکو شب معراج میں اونکی صورت اصلی میں پر وجہ تحقیق کی یہ ہے جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتے ہیں ساتھ قول کعب کی اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت صلعم نے دیکھا اللہ تعالی کو دو بار باحتمال رویت کی ساتھ آنکہ بصر یا بصیرت کی یا ایک ان دونوں کی بصیرت سے اور دوسری بصر سے باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہیں دیکھا آنحضرت صلعم نے اللہ تعالی کو آنکھ سے دو بار واللہ اعلم اور اسپر نفی عائشہ رضہ کی بسبب احتمال ہے یہ کہ حمل کیجاوے مطلق پر یا مقید ہو ساتھ نفی بصر کی اور جواز رویت اونکی کی دل سے اور ظاہر اول ہے تدبر وتامل کہا حافظ ابن حجر نے کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کی اور نفی عائشہ رضہ کی یہ ہے کہ حمل کیجاوے نفی عائشہ رضہ کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا اوپر

رویت دل نی جو چشم ایسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی عالم یعنی ولی اللہ تعالیٰ کا علی الدوام
سی گئی حضرت صلعم کی قلب مین جیسی کہ پیدا کی جاتی ہی رویت آنکھ کی واسطی یعنی غیر اللہ تعالیٰ کی **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ فَكَانَ
قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا
كُلِّهَا رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى
قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ

اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدار دو کمان کی اور یہ کنایہ ہی کمال قرب اون دونون کی سی یا کمتر اوس سی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی نہین جہوٹ پایا دل نی وہ چیز کہ دیکہی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی بیچ تفسیر ان سب آیتون کی کہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چہ سو بازو تھی **ف** ع یعنی یہ سب ضمیرین پہرتی ہین جبرئیل ع کیطرف اور یہ تاویل مطابق ہی اوس تاویل کی کہ عائشہ رضہ نی کی آیتون مذکورہ مین جیسی کہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضی علما ہماری نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی نہین جہوٹ پایا دل نی اوس چیز کو کہ دیکہا کہا دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل ع کو بیچ ایک جوڑی کی کپڑون سبز سی درحالیکہ تحقیق بہر دیا تھا اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت صلعم نی آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی کہ دیکہا آنحضرت صلعم نی رفرف اخضر کو یعنی سبز کپڑون والی کو کہ وہ جبرئیل ع ہین کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو **ف** ح **تنبیہ** یہ جو گذرا اس سی معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرت صلعم کی پروردگار تعالیٰ کو شب معراج مین چشم سر سی صحابہ کو اختلاف ہی عائشہ رضہ نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباس رضہ اثبات اور ساتہ ہر ایک کی اونمین سی جماعت ہی صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بہی طریقہ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نی توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین جمہور بجانب اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کبار کی یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی دیکہا پروردگار اپنی کو سر کی آنکہون سی اور کہا کہ اثبات اوسکا سوای سننی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہو سکتا اور عائشہ رضہ نی اوسکی انکار مین تمسک حدیث سی نہین کیا اور کچہ سنکر حضرت صلعم سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اونکا بقول حق سبحانہ کی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او بقول اللہ تعالیٰ کی لا تدرکہ الابصار اور جواب اوسکا یہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین بہی اور ایسی رویت بی کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق رویت کی نہین سمجہی جاتی اور بعضی علماء نی کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کی قول پر ہی اور مقرر ہی کہ اونہون نی یہ قول سوای سننی کی آنحضرت سی نہین کہا اور سزا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نی اس مسئلہ مین ابن عباس سی تکرار کی اور پوچہا کہ آیا دیکہا محمد صلعم نی اپنی رب کو پس اونہون نی کہا کہ ہان دیکہا اوسکو پس ابن عمر رضہ نی تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور معمر بن راشد نے کہا کہ عائشہ رضہ ہماری نزدیک ابن عباس سی زیادہ علم نہین رکہتین انتہی اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سی بہی ثبوت رویت ہی وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا

ناظرۃ کا تفصل قوم یقولون الی ثوابہ فقال مالک کذبوا فاین هم
یومئذٍ لمحجوبون قال مالکٌ الناس ینظرون الی اللہ یوم القیٰمۃ باعینہم وقال لو لم یر المؤمنون ربہم یوم القیٰمۃ لم یعیر اللہ الکفار
بالحجاب فقال کلا انہم عن ربہم یومئذٍ لمحجوبون رواہ فی شرح السنۃ اور پوچھی گئی امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی سی کہ منہ
ہوں گی روز آخرت کی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنے والی پس کہا گیا یعنی امام مالک سی کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند اونکی کی اہل بدعت میں سی
کہتی ہین کہ مراد آیۃ مذکورہ مین دیکھنا طرف ثواب پروردگار کی ہی نہ طرف ذات اوسکی کی پس کہا امام مالک نی جہوٹی ہین وہ پس کہان ہین وہ
اور کیون وہ پڑہی سمجہتی معنی قول حق تعالیٰ کی سی کہ بیچ شان کفار اور تقبیح حال اونکی کی فرمایا ہی حقا تحقیق کفار دیکہنی پروردگار کی سی اوس روز
منع کیی جاوین گی ف ع یعنی نہین دیکہتی کی اوسکو اور حجاب اشد عذاب ہی جیسی کہ رویت ہر ثواب سی افضل ہی اور معنی یہ ہین کہ کہان گئی ہی
اونکی عقل کہ پڑہی ہین اس سی غفلت اور بعد مین مفہوم اس قول سی اور وہ یہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہون گی بلکہ دیکہین گی ت کہا مالک نی کہ لوگ
یعنی مسلمان دیکہین گی طرف اللہ تعالیٰ کی روز قیامت کی اپنی آنکہون سی اور کہا مالک نی اگر نہ دیکہتی مسلمان اپنی پروردگار کو روز قیامت کی
تو نہ عار دلاتا اللہ کافرون کو ساتہ ہونی اونکی کی محجوب دیدار حق سی پس فرمایا اللہ تعالیٰ نی یعنی کفار کی حق مین حقا تحقیق کفار اپنی پروردگار سی
اوس دن پردی مین ہونگی ف ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسی صورت مین ہی کہ اور نعمت دیدار سی محظوظ اور مخصوص ہون اور یہ مجبور
ومخذول اور اگر مومن بہی محجوب ہون تو سرزنش کافرون کو کیون ہو نقل کی بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** جابرٍ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بینا اہل الجنۃ فی نعیمہم اذ سطع لہم نورٌ فرفعوا رءوسہم فاذا الرب قد اشرف علیہم من
فوقہم فقال السلام علیکم یا اہل الجنۃ قال وذلک قولہ تعالیٰ سلامٌ قولاً من ربٍ رحیمٍ قال فینظر الیہم وینظرون
الیہ فلا یلتفتون الی شیءٍ من النعیم ما داموا ینظرون الیہ حتی یحتجب عنہم ویبقی نورہ رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی جابر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوسوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتون مین مشغول ہون گی ناگہان نکلی گا اور بلند
ہوگا اونکی لیی ایک نور بڑا پس اوٹہاوین گی سر اپنی تا دیکہین نور کو پس ناگہان دیکہین گی کہ پروردگار تعالیٰ نی تجلی کی ہی اونپر اوپر اونکی سی
پس فرماوی گا پروردگار تعالیٰ سلام ہی تمپر ای بہشتیو . اور یہ یعنی سلام رب کا یعنی شاہد اوسکا قول اللہ تعالیٰ کا ہی کہ فرمایا بہشتیون کی
لیی ہی سلام کہنا پروردگار مہربان کیطرف سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہی گا اللہ تعالیٰ طرف اونکی اور دیکہین گی وہ طرف
اللہ تعالیٰ کی پس نہ التفات کرین گی طرف کسی چیز کی نعمتون بہشت مین سی جب تک کہ دیکہین گی طرف اللہ تعالیٰ کی یہانتک کہ پوشیدہ ہو گا اللہ تعالیٰ
اونکی نظرون سی یعنی ساتہ واقع کرنی حجاب کی اونپر اور باقی رہی گا آثار نورانیت اور ذوق اور سرور اوسکا نقل کی ابن ماجہ نی ف ح
یہ پردہ اور پوشیدگی بہی جملہ لطف و مہربانی سی ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سی اپنی بندون پر اس لیی کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین رکہنا اور
مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اونکی نہین ہی ایک زمانہ چاہیی کہ اوسمین بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکہکر مستحق اور تجلی کی ہون
اور سیر بالذت و ذوق جدید باوین **باب صفۃ النار واہلہا** باب ہی بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نارکم جزءٌ من سبعین جزءًا
من نار جہنم قیل یا رسول اللہ ان کانت لکافیۃ قال فضلت علیہن بتسعۃ وستین جزءًا کلہن مثل حرہا متفق علیہ و
اللفظ للبخاری وفی روایۃ مسلم نارکم التی یوقد ابن آدم وفیہا علیہا وکلہا بدل علیہن وکلہن

یعنی چاہیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہے ستر ٹکڑوں سے آگ دوزخ کی سے

ف یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہے اس آگ سے شاید کہ مقصود عدد ستر سے بیان کثرت اور مبالغہ ہے نہ تعیین اس عدد مخصوص کی اور بیچ ذکر اس عدد کی ارادہ اس معنی کا مقصود و متعارف ہے **ت** کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنی والی یعنی عذاب و سزا دینے میں پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگوں پر انہتر جزو ہر ایک اون انہتر جزوں میں سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہے **ف** یہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہے کہ فرمایا تہا گرمی آگ تمہاری کی ایک جزو ہے ستر جزوں آگ دوزخ کی سے تاکید کی لیے تکرار کی اور حاصل جواب یہ کہ ضرور ہے اور چاہیے کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہیں کرتی تمہاری آگ یعنی عذاب خدا اشد چاہیے عذاب خلق سے تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اوروں کی عذاب سے اور اسی لیے اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر سب انواع عذاب کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے لیکن یہ لفظ کہ ذکر کیے گئے بخاری کی ہیں اور روایت صحیح مسلم میں یوں ہے کہ آگ تمہاری کہ جلاتی ہیں ابن آدم ایک جزو ہے ستر جزو آگ دوزخ کی سے اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہے بجای علیہن اور کلہن کی یعنی بخاری کی روایت میں ہے فضلت تسعة وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت میں ہے فضلت علیہا تسعة وستین جزءا کلہا **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِجَہَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَہَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَجُرُّوْنَہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن مسعود رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائی جاوی گی دوزخ یعنی اوس مکان سے کہ پیدا کیا ہے اوسکو اللہ تعالی نے اوسمین اوسدن یعنی دن قیامت کی اوس دوزخ کی لیے ستر ہزار باگیں ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کی ستر ستر ہزار فرشتے ہوں گی کھینچیں گے اوسکو **ف** ع یعنی یہانتک کہ کہیں گی اوسکو بیچ زمین میں کہ نہیں باقی ہے گی جنت کی لیے راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگوں کا یہ ہوگا کہ روکی وہ نکلنی سے محشر پر مگر جسکو چاہیے گا اللہ تعالی نگاہ رکھیگا اوسے اور بچالیگا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَہْوَنَ اَہْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَہٗ نَعْلَانِ وَشِرَاکَانِ مِنْ نَارٍ یَغْلِیْ مِنْہُمَا دِمَاغُہٗ کَمَا یَغْلِی الْمِرْجَلُ مَا یَرٰی اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْہُ عَذَابًا وَاِنَّہٗ لَاَہْوَنُہُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سبک تریں دوزخیوں کا عذاب میں وہ شخص ہوگا کہ ہونگے اوسکی لیے دو پاپوشیں یعنی نیچے قدم کی اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش ماریگا ان دونوں سے یعنی دونوں نوعوں سے کہ وہ دونوں پاپوشیں ہیں اور دونوں تسمے دماغ اوسکا جیسے کہ جوش مارتی ہے دیگ مسی نہیں گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سے عذاب میں یعنی بسبب آگ ہونی اور عدم اطلاع اوسکی کی حال غیر اپنی پر حال آنکہ تحقیق وہ شخص سبک تریں دوزخیوں کا ہوگا عذاب میں **ف** ع اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ دوزخی متفاوت ہوں گی عذاب میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَہْوَنُ اَہْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَہُوَ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَیْنِ یَغْلِیْ مِنْہُمَا دِمَاغُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سبک تریں دوزخیوں کا عذاب میں ابو طالب ہے اور وہ دو پاپوشیں پہنی ہوگا کہ جوش ماریگا اونسے دماغ اوسکا **ف** ع تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سے ہوگی کہ تہا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منع عداوت کفار کی سے پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے دیا جاویگا جزا موافق **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَہْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَہْلِ النَّارِ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا ناز والا اہل دنیا کا دوزخیون مین سی دن قیامت کی پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈلایا جاویگا دوزخ مین جیسی کہ کپڑی کو مٹکی مین رنگ کرنی کی لیی ڈالتی ہین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکھی تو نی بھلائی کبھی کیا گذری تجھپر نعمت و راحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میری یعنی ڈرسی دوزخ کی جاتی رہین تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز کبھی دیکھا نہ تھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا از روی محنت و رنج کی دنیا مین بہشتیون مین سی پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کی آیا دیکھی تو نی محنت کبھی اور آیا گذری تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میرے نہین گذری تجھپر سختی کبھی یعنی دنیا مین اور نہ دیکھی مین نی سختی کبھی نقل کی یہ مسلم نی ف ع درازگی اسکی جواب کی بسبب اور حاصل ہونی کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کی وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُّ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماوے گا اللہ تعالی واسطی سہل ترین دوزخیون کی عذاب مین دن قیامت کی کہ اگر ہو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیاء دنیا سی آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتہ اوسکے یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنی تئین عذاب دوزخ سی چھٹاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ چاہا تھا مین نی تجھسی اور حکم کیا تھا مین نی تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حال آنکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہ ہی کہ شریک نکر تو ساتہ میرے کسی چیز کو ف ع کہا مظہر نی کہ ارادہ یہان بمعنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کی یہ ہی کہ جو چیز جاری ہوتا ہی عالم مین بلاشبہ ہوتا ہی اوسی کی ارادہ اور مشیت سی اور امر کبھی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اوسکی کی اور طیبی نی کہا ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ یہان میثاق کی لیئی پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ بقرینہ قول اللہ تعالی کی وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوی ابا ریہان نقض عہد پر ہیت پس توڑا تو نی عہد اور فرمان برداری نہ کی میری امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس یہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لاوی ساری چیزین زمین کی نقل کی بخاری اور مسلم نی وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوزخیون مین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہون گی کہ پکڑی گی اونکو آگ دونون زانوؤن تک اور بعضی اونمین سی وہ ہون گی کہ پکڑی گی اونکو آگ کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑی گی اونکو آگ چنبر گردن تک ف ع اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا ضعف و شدت مین نقل کی مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ

وَالنَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ [illegible] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون مونڈہون کافر کی دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی تا سطلی سوار تیز رو کی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیی جاوینگی روز قیامت کی مانند چیونٹیون کی پیچ صورتون مردون کی پہر ہانکی جاوینگی طرف قید خانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر ہی تطبیق ان دونون حدیثون کی یہ ہی کہ مراد متکبرین سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہی ہی کہ اسوقت مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوینگی اوسمین پہر بڑی ہوجاوینگی اوسمین بدن اونکی اور داخل ہونگی دوزخ مین اور وہان ایسی ہونگی ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور موٹا پا اوسکی جلد کا مقدار مسافت سیر تین شب کی ہوگا یہ پہیلاؤ واسطی زیادتی عذاب کی ہوگا نقل کی مسلم نی **وذکر** حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رض کی کہ اول اوسکی یہ ہی اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلوٰۃ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ رض سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سرخ ہوئی پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی ف ع آگ جب بہت تیز و صاف ہوتی ہی تو سفید ہوجاتی ہی ایسی کہ سرخی اوسکی آمیزش دہوین سی ہوتی ہی ت پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پہر آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکہتی ف ع یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسی کہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی کہ ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ ساتہ صیغہ ماضی کی ت نقل کی یہ ترمذی نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دانت کافر کی روز قیامت کی مانند احد کی ہونگی اور ران اوسکی مانند بیضا کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہہ بیٹہنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار تین دن کی مانند ربذہ کی ف ع ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کی گانوؤن مین سی کہ مدینہ سی تین دنکی راہ ہی پس مثل الربذہ سی مراد یہ ہی مثل بعد ربذہ کی ت نقل کی یہ ترمذی نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹا پا جلد کافر کا بیالیس ہاتہ ہوگا ف ع لفظ جامع کی یون ہین اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار ت اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی اور تحقیق جگہہ بیٹہنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس باران دن کی ف ت کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارون کا بحسب اختلاف تعذیب کفار کی ہی دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی ہی جگہہ بیٹہنی کی بہی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہہ بہی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی مقدار کو سمجہنا چاہیی واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کہینچی گا زبان اپنی تین کوس اور چہہ کوس روندینگی

اوسکو لوگ یعنی قدموں سی اوچلین گی اوسپر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی سعید عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیه سبعین خریفا و یهوی به کذالک فیه ابدا رواه الترمذی
اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی الله علیه وسلم سی کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہی آگ سی
چڑہایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سی ایسی ہی یعنی ستر برس وہ نرخ مین ہمیشہ یعنی ہمیشہ چڑہینی اور اوترنی مین رہی گا نقل کی
یہ ترمذی نی **وعنه** عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فی قوله کالمهل ای کعکر الزیت فاذا قرب الی وجهه سقطت
فروة وجهه فیه رواه الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی نبی صلی الله علیه وسلم سی کہ فرمایا حضرت صلعم نی بیچ قول الله تعالی
کی ان شجرة الزقوم طعام الاثیم کالمهل یغلی فی البطون یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگاروں کی ہی مانند مہل کی جوش ماریگا پیٹوں مین پس آنحضرت صلعم
نی بیچ معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کی پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف منہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست منہ اوسکا اوسمین یعنی ماری گرمی کی
نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رءوسهم فینفذ الحمیم
حتی یخلص الی جوفه فیسلت ما فی جوفه حتی یمرق من قدمیه وهو الصهر ثم یعاد کما کان رواه الترمذی
اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی اوس نی نقل کی نبی صلی الله علیه وسلم سی کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیوں کی سروں پر
پس پہنچیگا پانی گرم یہانتک کہ پہونچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکی پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہانتک کہ نکلجاویگا
اوسکی دونوں قدموں سی اور یہ ہی صہر **ف** ح صہر ساتہ زبر صاد مہملہ کی اور جزم ہ کی بمعنی گلنی کی کہ مذکور ہی بیچ قول الله تعالی کے
یصب من فوق رءوسهم الحمیم یصهر به ما فی بطونهم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سروں پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اونکی پیٹوں مین
ہی اور گلائی جاوین گی پوست اونکی یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سی اونکی ظاہر و باطن مین **ت** پہر اوسی طرح کیا جاویگا
جیسا کہ تہا **ف** ح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور آنتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پہنچیگا بیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچہ کہ پیٹ
مین ہی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا بدلناهم جلودا غیرها **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم
فی قوله یسقی من ماء صدید یتجرعه قال یقرب الی فیه فیکرهه فاذا ادنی منه شوی وجهه
ووقعت فروة راسه فاذا شربه قطع امعاءه حتی یخرج من دبره یقول الله تعالی وسقوا ماء حمیما
فقطع امعاءهم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل یشوی الوجوه بئس الشراب رواه الترمذی
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اونہی نقل کی نبی صلی الله علیه وسلم سی بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا
پانی سی کہ زرداب دوزخیوں کا ہوگا در حالیکہ پیوین گی اوسکو گہونٹ گہونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کی فرمایا آنحضرت صلعم نی
نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف منہ اوسکی کی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دہانہ سی بہون ڈالیگا اوسکی منہ کو
اور گر پڑیگا پوست سر اوسکی کا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کردیگا اوسکی آنتوں کو یہانتک کہ نکلوا دیگا اوسکی دبر سی پس فرماتا ہی
الله تعالی اور پلائی جاوین گی دوزخی گرم پانی پس ٹکڑی ٹکڑی کرڈالیگا اونکی آنتوں کو اور فرماتا ہی الله تعالی یعنی اور جگہہ اور اگر فریاد
کرین گی وہ پیاس کی فریادرسی کیی جاوین گی ساتہ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچھٹ کی ہوگا یا مانند پگہلی ہوئی تانبی کی یا زرداب کی بہون ڈالیگا
مونہوں کو بری پینی کی چیز ہی وہ پانی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم

قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی اونہی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی احاطہ دوزخ کی چار دیواریں ہونگی یعنی ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہ
ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرداب سی کہ دوزخیوں کے
زخموں سی بہیگا ڈالا جاوی دنیا میں تو البتہ سڑ جاوین اہل دنیا نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً
مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهٗ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی آیۃ
کہ ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا یعنی جیسا کہ لائق ہی **ف** ع یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو سیئات سی اور ابن مسعود نی تفسیر کی ہی
ساتہ قول اپنی کی یہ کہ ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ایسا ہی
ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثوں نی پس یہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس نہین تو کچہ اشکال ہی نہین ہی
اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیۃ منسوخ ساتہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعض مفسروں نی **ت**
اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین **ف** ح یعنی مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا
سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت صلعم نی اس تقریب سی بعضی عذاب دوزخ کی اور ذکر کیا اوسکو راوی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ کی سی ٹپکی بیچ گہر دنیا کی تو البتہ تباہ کر دی دنیا والوں پر اونکی اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا
اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى
حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوزخی
دوزخ میں تیوری چڑہی اور دانت کہلی ہونگی **ف** ع اخیر معنی کالحون کی مناسب ہین تفسیر آنحضرت صلعم کی جیسی کہ بیان کیا اوسکو راوی نی ساتہ
قول اپنی کی **ت** کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بہون دی گی کافر کی منہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹہ جاوی گا
ہونٹ اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچی گا درمیان سر اوسکی تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچی کا اوسکا یہانتک کہ پہونچی گا اوسکی ناف تک نقل
کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ
يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُيُوْنُ
فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نی ای لوگوں روؤ یعنی خوف خدا سی پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونی حقیقی کی یعنی ایسی کہ نہین ہی امر اختیاری تو تکلف کرو رونی مین
اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوی اور رقت بخشی پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہی کہ عام ہو فجار کو روویں گی دوزخ مین یہانتک
کہ آنسو اونکی بہین گی خون ہو کر کہ گویا وہ آنسو نالیاں ہوں گی یہانتک کہ ہوچکین گی آنسو پس بہین گی خون پس زخمی ہو جاوین گی آنکہین

یا بہی کرین گی خون آنکہون کو پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اونکی آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون نقل کی یہ بغوی نی شرح سنہ مین یعنی ساتہ اسناد اپنی کی **وعن** أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يلقى على أهل النار الجوع فيعدل ما هم فيه من العذاب فيستغيثون فيغاثون بطعام من ضريع لا يسمن ولا يغني من جوع فيستغيثون بالطعام فيغاثون بطعام ذي غصة فيذكرون أنهم كانوا يجيزون الغصص في الدنيا بالشراب فيستغيثون بالشراب فيدفع إليهم الحميم بكلاليب الحديد فإذا دنت من وجوههم شوت وجوههم فإذا دخلت بطونهم قطعت ما في بطونهم فيقولون ادعوا خزنة جهنم فيقولون ألم تك تأتيكم رسلكم بالبينات قالوا فادعوا وما دعاء الكافرين إلا في ضلال قال فيقولون ادعوا مالكا فيقولون يا مالك ليقض علينا ربك قال فيجيبهم إنكم ماكثون قال الأعمش نبئت أن بين دعائهم وإجابة مالك إياهم ألف عام قال فيقولون ادعوا ربكم فلا أحد خير من ربكم فيقولون ربنا غلبت علينا شقوتنا وكنا قوما ضالين ربنا أخرجنا منها فإن عدنا فإنا ظالمون قال فيجيبهم اخسئوا فيها ولا تكلمون قال فعند ذلك يئسوا من كل خير وعند ذلك يأخذون في الزفير والحسرة والويل قال عبد الله بن عبد الرحمن والناس لا يرفعون هذا الحديث رواه الترمذي

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بہوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بہوک کا اوس حالت کی کہ کافر اوسمین ہون گی کہ عذاب دوزخ ہی **ف** ع رح یعنی الم بہوک کا مانند الم تمام عذابون اونکی کی ہوگا اس سی معلوم ہوا کہ آگ بہوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی **ترجمہ** پس فریاد کرین گی الم بہوک سی پس فریادرسی کیجاوین گی ساتہ کہانی کی ضریع سی **ف** ع ضریع نام ایک گہانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی نہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکی کی اور اگر کہا بہی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور مراد یہان کانٹی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہون گی اور مردار سی زیادہ بودار اور آگ سی زیادہ گرم **ت** نہ فربہ کریگا اور نہ بی پروا کریگا بہوک سی پہر دوبارہ فریاد کرین گی کہانی کی لیی یعنی بسبب نہ نفع پانی کہانی پہلی کی پس فریادرسی کیجاوین گی ساتہ کہانی گلوگیر کی **ف** ع یعنی جو کہ گلی مین جا پہنچیگا نہ نیچی اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سی یا کانٹی آگ کی اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصة وعذابا الیما **ت** پس یاد آویگا اونکو کہ وہ تحقیق اوتارتی تہی کہانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتہ پینی کی چیز کی پس فریاد کرین گی واسطی پینی کی ملک چیز کی یعنی اون کہانون کی اوتارنی کی لیی پس اوٹہایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی ساتہ زنبورون کی یعنی جب باسنون مین گرم پانی ہون گی وہ زنبورون سی اوٹہا کر دیی جاوین گی یعنی ملائکہ کی ہاتہ یا دست قدرت سی بلا واسطہ پس جب نزدیک ہون گی باسن گرم پانی کی اونکی مونہون سی بہون ڈالین گی اونکی مونہون کو پس جب داخل ہون گی یعنی اقسام اوس چیز کی کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سی اونکی پیٹون مین ٹکڑی ٹکڑی کرڈالین گی اوس چیز کو کہ اونکی پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس آئین گی دوزخی دعا کرو اپنی نگہبان تو دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ سبک کری ہم سی عذاب ایک دن پس کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ آیا نہین آئی تہی تمہاری پاس رسول ساتہ معجزون اور دلیلون واضح کی کہین گی دوزخی کہ ہان آئی تہی ولیکن ہم گمراہ ہوئی اور ایمان نہ لائی کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچہ چاہو ہم نہین شفاعت کرتی کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی

مگر ہیچ بیان کارے اور بیفائدہ گی کی ف ع یعنی اسلیے کہ نہین نفع دیتی دعا انکی اسوقت انکی دعا اور کسی کی اور یہہ نہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسی کہ سمجھا ہی اس سی بعضی علمانی حال آنکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت
چاہنی مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت صلعم نی پس کہین گی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب
مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کی سی اونکی لیے تو یقین کرین گی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کی عذاب سے
پیر موت ہی طلب کرو یعنی یہہ ہین کہ ملائکہ اونسی کہین گی کہ پکارو مالک کو پہر لوبع ت پس کہین گی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سی تا حکم
کری ہماری مرنیکا رب تیرا یعنی تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سی یا اپنی رب کی طرف سی
کہ تم ہمیشہ اسی مین رہوگی کہا اعمش نی کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضی صحابہ سی موقوفا یا مرفوعا یہ کہ درمیان پکارنی
اونکی کی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اونکو ہزار برس ہونگی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کی عذاب پاتی رہین گی فرمایا آنحضرت صلعم
نی پس کہین گی یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوس سی نجات اپنی اسلیے کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیے تمہارے
پروردگار سی یعنی رحمت و قدرت و مغفرت پس کہین گی ای پروردگار ہماری غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوۃ زبر شین اور
جزم قاف سی اور ایک قراۃ مین شقاوۃ زبر سی ہے اور یہ دونون لغت آئی ہین یعنی ضد سعادت کی اور معنی یہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری
کہ مقدر تہی ساتہ خاتمہ بدکی ترجمہ اور تہی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہماری نکال ہمکو آگ سی پس اگر پہر پہرین ہم طرف کفر
کی تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر ف ع اور یہ بہی جہوٹ ہی کہین گی اسلیے کہ اللہ تعالی نی فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ و انہم لکاذبون
ت پہر فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو اور پہر جاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کی اور نہ کلام کرو مجہسی
یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونی کا فرمایا آنحضرت صلعم نی پس نزدیک اسکی ناامید ہون گی ہر بہلائی سی ف ع دوزخ کے
نگہبانون کو پکارنا کچہ سودمند نہوا مالک سی جواب ملا کہ مارے اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی و زاری کی قبول نہین کی
اور کہان جائین اور کسکی سامنی فریاد کرین ت اور نزدیک اسکی شروع کرین گی نالہ و فریاد مین اور حسرت کہانی مین اور آہ و واویلا کرنی مین
ف ع زفیر اول آواز گدہی کی جیسی کہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی لہم فیہا زفیر و شہیق ت کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے
کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتی ہین اس حدیث کو ف ع یعنی حضرت صلعم تک نہین پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین
کہ یہ موقوف ہین ابو درداء پر یعنی اونکا قول ہی لیکن یہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت صلعم تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیے کہ خبر دینا
قیامت کی روز گفتگوئی دوزخیون کی بغیر سنی کی حضرت صلعم سی کوئی اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہ حدیث ترمذی نی یعنی مرفوع
جیسی کہ معلوم ہوتا ہی ابتداء حدیث سی **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى
سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی ڈرایا مین نی تمکو آگ دوزخ سی ڈرایا مین نی تمکو آگ دوزخ سی ف ع یعنی خبر دی مین نی تمکو اوسکی ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور
ڈرایا مین نی تمکو اوسکی طرح بطرح کی عذابون سی کہ تا بچو اوس سی یہانتک کہ کہا مین نی اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ت پس متصل ذکر کرتی تہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سی کہتی تہی اوسکو اور بلند جاتی تہی یہانتک کہ اگر ہوتی آنحضرت صلعم اس جگہ جس مین ہون

تو سنتی آواز اونکی بازو والی یعنی بسبب نہایت بلند کرنی آواز کی اور یہانتک کہ گر پڑتی کالی کالی خط وار کہنی حضرت کی لٹکتے ہوئے پر حضرت حملے پانون کی پاس یعنی بسبب ہانپنی کی جذبہ الہیہ سی نقل کی یہ دارمی نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ مِثْلَ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو بن عاص کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ٹکڑا شیشہ کا مانند اوسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نی ساتہ قول اپنی کی اور اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نی ساتہ قول اپنی کی اور اشارہ کیا آنحضرت صلی نی واسطی بیان کرنی اشارہ ہذہ کی طرف مانند کہوپری سر کی **ف** ع یعنی اگر شیشہ گول مقدار کہوپری کی کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنی کی ہین **ت** چہوڑا جاوی اور ڈالا جاوی آسمان سی طرف زمین کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان زمین کی مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تہوڑی سی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چہوڑا جاوی سر زنجیر سے تو البتہ چلی چالیس برس کی رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا پہونچی اوسکی تہاہ کو **ف** ع یہ شک راوی ہے کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سی زنجیر دوزخیون کی باندہ لینی کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام اللہ مین ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ اور یہ زنجیر کافر کی مقعد مین ڈالی جاوی گی اور نتہنی مین سی نکالی جاوی گی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سی ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سی عدد مخصوص نہین ہی بلکہ کثرت و مبالغہ ہی مگر یہ کہا جاوی کہ اوس جہان کی گز کو اس جہان کی گز پر قیاس نہ کرنا چاہیی جیسی کہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کی ہی اور کہا نوف بکالی نی کہ ہر گز ستر دو ہتہ کا ہوگا اور ہر دو ہتہ بعید تر ہوگا اوس مسافت سی کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور تہی نوف بکالی رحبہ کوفہ کی بیچ اور حسن بصری نی کہا کہ اللہ جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان پر سی چہوڑا جاوی تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کی تہوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوی بسبب اسکی کہ گول بہاری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سری سی چہوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس برس مین پہنچی پہونچی اللہ اکبر دیکہا چاہیی کیا کچہ درازگی ہوگی اوسکی عیاذا باللہ منہ نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب رہی گا اوسمین ہر متکبر سرکش حق سی اور ظلم خلق پر شدید **فائدہ** ع لفظ ہبہب ساتہ پیش ب دوسری کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری اور اکثر نسخون مین اور ہبہب یعنی تیز و شتاب کی ہی یہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ گنہگارون کو اوسمین عذاب جلد ہوتا ہی اور اوسمین آگ کی شعلہ تیز او ٹہتے ہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عن ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سی کہ فرمایا انہون بہت ... دوزخیون کی دوزخ مین یعنی تاکہ ... ہوجاتا ہی کہ تحقیق درمیان دو کان ایک اونکی کی اوسکی کندہی مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق شانا اوسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہون گی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰھُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا وَاِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْکَفَۃِ تَلْسَعُ اِحْدٰھُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاھُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی عبداللہ بن حارث بن جزر سی کہ کہا اونہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کی کہ بہت بڑی ہوتی ہین کاٹیگا ایک سانپ اونمین سی ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچھون ہین مانند خچرون پالان بندہی ہوئی کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نی **وعن** الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُکَوَّرَانِ فِی النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُھُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَکَتَ الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی حسن بصری رضہ سی کہ کہا حدیث کی کہی ابی ہریرہ رضہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑی پنیر کی ہونگی لپیٹی گئی اور ڈالی گئی آگ دوزخ مین روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نی اور کیا ہی گناہ آفتاب اور چاند کا پس کہا ابوہریرہ رضہ نے کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی **فائدہ** یعنی تو نص جلی کی مقابل قیاس کو کرتا ہی اور گردانتا ہی موجب دخول دوزخ کا عمل کو پس اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ حسن بصری نی پوچھا کہ حکمت اونکی داخل کرنے کی بیان کرو اور ابوہریرہ رضہ نے جواب مین کہا کہ مین نی حدیث جو حضرت صلعم سی سنی تہی تجہسی نقل کر دی اس سی زیادہ مجھکو علم نہین بعضی علماء نی لکہا ہی کہ سبب اونکی ڈالے جانیکا دوزخ مین یہ ہی تا دوزخیون کو اونکی گرمی سی عذاب زیادہ ہو سلیے کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سی بروایت دیلمی کی مسند فردوس مین مرفوعًا کہ آفتاب اور چاند کی منہ عرش کی طرف ہین اور پشت دنیا کی طرف پس اس سی معلوم ہوا کہ اگر منہ اونکی دنیا کی طرف ہوتی تو اہل دنیا مین سی کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نی کہا کہ اسلیے ڈالی جاوین گی کہ کافر اونکو پوجتی تہی اونکی جلانی کی لیے ڈالین گی کہ دیکہو جنکو تم پوجتی تہی اونکا یہ حال ہی **ت** پس چپ ہو رہی حسن نقل کی بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِیٌّ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنِ الشَّقِیُّ قَالَ مَنْ لَّمْ یَعْمَلْ لِلّٰہِ بِطَاعَۃٍ وَلَمْ یَتْرُکْ لَہٗ مَعْصِیَۃً رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابوہریرہ رضہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکری خدا کی رضامندی کی لیے طاعت یعنی واجبہ ورنہ چھوڑی خدا کی لیے یعنی اور اوسکی ڈر سی گناہ **ف** ع بدبخت شامل ہی کافر اور فاجر کو نقل کی یہ ابن ماجہ نی

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ

باب ہی بیچ بیان پیدا کرنی جنت اور دوزخ کے **ف** ع یعنی اسمین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور اب موجود ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت کا ہی برخلاف اسکی کہ بعضی مبتدعہ کہتی ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اسمین بیان ہی اسکا کہ کسکے لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر ہی بعضی اوصاف اونکی کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحاجت الجنۃ والنار فقالت النار اوثرت
بالمتکبرین والمتجبرین وقالت الجنۃ فما لی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسقطہم وغرتہم قال
اللہ تعالی للجنۃ انما انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی وقال للنار انما انت عذابی اعذب
بک من اشاء من عبادی ولکل واحدۃ منکما ملؤھا فاما النار فلا تمتلئ حتی یضع اللہ
رجلہ تقول قط قط قط فہنالک تمتلئ ویزوی بعضہا الی بعض فلا یظلم اللہ
من خلقہ احدا واما الجنۃ فان اللہ ینشئ لہا خلقا متفق علیہ

اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جھگڑین آپسمین جنت اور دوزخ **ف** ح یعنی ایک طرح کا ظہار
شکایت کا کیا اپنی حال سی کہ کیون ایسا ہوا اور سلیی جواب دیا اللہ تعالی نی کہ یہ مقتضای مشیت اور اختیار میری کا ہی ایک کو محل اور
مظہر لطف ورحمت کا کیا مین نی اور دوسری کو محل ومکان قہر وغضب کا **ت** پس کہا دوزخ نی کہ اختیار کی گئی مین واسطی متکبرین
اور گردن کشون کی کہا بہشت نی پس کیا ہی مجکو کہ نہین داخل ہونگی مجہہ مین مگر ضعیف لوگون مین سی یعنی بدن مین اور مال مین حقیر اور
گمنام وکم اعتبار اور لوگون کی نظرون سی گری ہوئی **ف** ع ح یعنی اکثر لوگون کی نزدیک وہ ایسی ہین جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی
ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کی نزدیک بڑی قدر والی ہین اور ایسی ہی اونکی نزدیک کہ جو پہچانتی ہین اونکو قسم علما اور صلحا سی اور
مراد حصر سی اغلب ہی یعنی اکثر اور اغلب ایسی ہی ہونگی والا انبیا اور رسول اور بادشاہ ہی اوسمین داخل ہونگی یا مراد لیمین ضعفا سی
فروتنی کرنیوالی واسطی اللہ کی اور تواضع کرنیوالی واسطی خلق کی اور خوار رکہنی والی نفس کو اور گری ہوئی فقط اعتبار سی اپنی نزدیک
ت اور نہین داخل ہون گی مجہہ مین مگر بہولی فریب کہا جانی والی **ف** ع لفظ غرۃ غین کی زبر اور ر کی تشدید سی معنی عدم تجربہ
اور وجود غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتھہ عقبی کی جیسی کہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنی بہشتی
نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون
ت فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ نہین سی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیری جسکو کہ چاہتا ہون مین
اپنی بندون سی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتھ تیری جسکو کہ
چاہتا ہون اپنی بندون مین سی **ف** ع حاصل یہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال وجلال کی اور پروصف
کمال کی اور نہین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کی مقام فضل مین باوجود علم اس بات کی کہ ایک اون دونون مینسی
فضیلہ عدل سی ہی اور دوسری طرق فضل سی ولا یسئل عما یفعل وہم یسئلون اور ہر ایک کی لیی تم مین سی پری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کی
بہر دینگا لوگون سی پس لیکن دوزخ پس نہین بہرنی کی **ف** ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلئت وتقول ہل من مزید
یعنی پس طلب کری گی زیادتی اور نہین بہرنی کی دوزخ ہمیشہ یونہی کہ مقرر ہین اوسکی لیی **ت** یہانتک کہ رکہی گا اللہ تعالی اوسمین اپنی
پانو اپنا کہی گی دوزخ بس بس بس **ف** ح ع اطلاق پانون کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسی کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا
کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچہہ مراد ہی اوس سی حق ہی اور درپی دریافت کیفیت اوسکی کی نہ پڑی مذہب
اسلم یہی ہی اور سلف نی یہی اختیار کیا ہی اور بعضی متاخرین ارباب تاویل کہتی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہے

اور

اور بہشتیون کی اور اسکی جگہ جاوین کی اور بیچ ساتھ اوس کی ۔۔۔ قدرت کی ہی اور وہم تشبیہ کا نہ والاوی تب اپس اور صورت بہرجاتی ہی سے
اللہ تعالی کی قدرت سی اور جمع کیجاوین گی بعضی اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاوی گی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالی
اپنی مخلوق سی کسی کو ف ع کہ بی گناہ کیسی دوزخ مین ڈالی اور ایک جماعت پیدا کری کہ دوزخ کو اونسی بہری اور مراد ظلم سی از روی صورت کی ہی
والا اگر بیگناہ کو بہی داخل کری حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کری ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین
کرنیکا ت اور اسپر بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکی لیی ایک خلق جدید ف ح کہ بی سابقہ عمل کی اونکو بہشت مین داخل کریگا
فضل و رحمت اوسکی ہی کہ بی گناہ دوزخ مین نہ ڈالی اور بی طاعت بہشت مین داخل کری ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا
قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا
فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی
دوزخ باین صفت کہ ڈالی جاوینگی اوسمین یعنی جن و انس اور کہی گی دوزخ آیا ہی کچہ زیادتی یعنی بہر نکی نہین اور بس نہین کرنی کی
طلب زیادتی سی یہانتک کہ رکہی گا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی اوسمین قدم اپنا پس سمٹ آوینگی بعضی اجزا دوزخ
کی طرف بعض کی اور تنگ ہو جائیگی پس کہی گی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیری کرم کی کہ بہر گئی مین اور ہمیشہ رہیگی بہشت مین وسعت
و زیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہونگی رہنی والون سی یہانتک کہ پیدا کریگا اللہ تعالی بہشت کی لیی ایک خلق کو پس بساویگا او
خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وذکر** حَدِيْثُ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ
اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہ کلمی ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ
فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ
ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ
قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ
بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَيْ رَبِّ
وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نی بہشت کو کہا جبرئیل
کو کہ جا اور دیکہہ طرف بہشت کی کہ کیا اچہی اور لطیف پیدا کی ہی مین نی وہ پس گئی جبرئیل ع اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوس چیز کی
کہ تیار کی ہی اللہ تعالی نی بہشتیون کی لیی بہشت مین ف ع یعنی ایسی چیزین اچہی بندون کی لیی تیار کر رکہی ہین کہ نہ کسی آنکہہ نے
دیکہی ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اونکا گذرا ہی ت پہر آئی جبرئیل ع حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار
میرے قسم تیری عزت کی نہین سنیگا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین ف ح یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونی کی اور کوشش
کریگا اوسکی حاصل کرنی مین بسبب خوبی اور سرور اوسکی کی مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین

داخل ہوت پہر گہیرا اوسکو ساتہ مکروہات طبیعت کی **ف** ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی یعنی مشقت و شدت کی اور مراد اس سی تکالیف شرعیہ
ہین قسم اوامر و نواہی سی کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا یعنی اونکو گرد بہشت کی گہیرا کہ جب تک کوئی اون مکارہ مین نہ پڑی بہشت کو نہ پہونچی
ت پہر فرمایا اللہ تعالی نی کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ اسلیے کہ اب اوسمین زیادتی اور کچہ ہوئی ہی باعتبار حوالی
اوسکیکی پس گئی جبرئیل ؑ اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکہا جو کچہ کہ گرد اوسکی گہرا ہی پہر آئی جبرئیل ؑ اور کہا ای پروردگار میری قسم تیری عزت
کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہی یعنی بسبب
دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل ؑ جا اور دیکہہ طرف اوسکی کہ کیا ڈرانی اور
بُری چیز پیدا کی ہی مین نی فرمایا حضرت نی پس گئی جبرئیل ؑ اور نظر کی طرف دوزخکی پہر آئی جبرئیل ؑ اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت
وجلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخکا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوسکیگا اوسمین پس گہیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتہ شہوات
نفس اور خواہشوں طبیعت اور گناہونکی پہر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخکی فرمایا آنحضرت نی پس گئی جبرئیل ؑ اور نظر کی طرف دوزخکی پس عرض کی
جبرئیل ؑ نی کہ ای رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ باقی نہین ہیگا کوئی کہ داخل ہوگا دوزخمین **ف** ع یہ شہوات اسواسطی اتنی شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس
وطبیعت مین سی باقی نہین رہنی کا کہ میل اوسکی طرف نہ کری اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ درآوی اور یہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو اوپر
گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات **ت** نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** انسٍ اَنَّ رسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ صلّٰی لَنَا یَوْمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ قِبَلَ قِبْلَۃِ
الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلٰوۃَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبَلِ ھٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رواہ البخاری

روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی ہمکو ایک دن پہر چڑہی منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلہ
مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکہائی گئی مجکو اب اوسیوقت کہ پڑہائی مین نی تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی
ف ح لفظ قبل ساتہ زیر قاف اور زبر ب کی بہی اور پیش دونون کی بہی روایت ہی اور ساتہ پیش قاف اور جزم ب کی بہی آیا ہی سب
بمعنی مقابل کی **ت** پس نہین دیکہی مین نی کوئی چیز قسم دیکہنی کی چیزون سی مانند اوس چیز کی کہ دیکہی مین نی آج نیکی و بدی مین **ف** ح
یعنی بہشت کو خوبتر دیکہنی کی چیزون سی پایا مین نی اور دوزخ کو بدتر سب دیکہنی کی چیزون سی یہان شبہہ لاتی ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود
اوس طول وعرض کی کیونکر ممثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتی ہین کہ جیسی کہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین
اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اوسکی ہو طول وعرض مین اور یہ بہی ہی کہ حدیث سی یہ نہین لازم آتا
کہ بہشت دوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنی اوسکی پس ہوسکتا ہی کہ دکہانا اوسکی
مثال کا اوسطرف ہوا اور وجود مثال اور جگہہ اور اور عالم مین ہوا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا
مین نی بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بپیش عین اور جزم رے سی یعنی ناحیہ اور جانب کی اور یہان بہی وہی اشکال لاتی ہین
اور یہی جواب دیا ہی اور یہ بہی کہا ہی علما نی کہ مراد یہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکہا مین نی اس حال مین کہ بہشت و دوزخ اوس دیوار کی
جانب مین تہین بلکہ مراد یہ ہی کہ دیکہا مین نی اونکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور اس صورت مین کچہ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
ت نقل کی یہ بخاری نی

باب بدء الخلق وذکر الانبیاء علیہم السلام

باب ہی بیچ بیان ابتداء کی پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوۃ والسلام کی ف ع کہ آغاز امر دین و ملت کا اور اصلاح اور انتظام امور عالم کا اونسی ہی اور ابتداء ہی پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سی ہی جانا چاہیی کہ ملتون والی بلکہ مجوس متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود مین آیا ہی یعنی کہ کوئی چیز نہتی سواے خدا کی پہر پیدا کیا اوسنی اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شیء پس پیدا کی لوح و قلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش و کرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن و انس کو جیسی کہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علماء نی کہ اجسام حادث ہین ساتہ ذاتون اور صفتون اپنی کی پس بعضی اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سی پانی ہی اسلیی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہوا ہو جاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوئین سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین آیا ہی اور یہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکماء کی کہ نام اوسکا طاس ملطی ہی لیکن کہا ہی علماء نی کہ اوسنی یہ قول مشکوٰۃ نبوت سی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمین نظر ہیبت و جلال سی پس پگہلی اوسکی اجزا اور پانی ہوگئی اوسمین سی ایک ابر بخار اوٹہا مانند دہوئین کی پس پیدا کیی اوس سی آسمان پہر ظاہر ہوئی پانی پر کف اور پیدا کی اوس سی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہ امور عقل و قیاس سی نہین معلوم ہوسکتی مگر وحی آسمانی سی یا ساتہ استنباط و فہم کی وحی سی واللہ اعلم بحقائق الامور

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہا مین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت صلعم کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ قبیلہ ہی مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم ف ع یعنی قبول کرو اور لو مجہہ سی ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتہ جنت کی اور پانی سعادت دارین کی ہی یعنی سیکہو احکام و عقائد دین کی اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت اونکی کے دنیا اور متاع دنیا تہی نعوذ باللہ من ذلک ت کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتہ دین و تفقہ کی پس کچہ دیجیی ہمکو ف ع ج یعنی بشارت سنا لی ہمنی اور قبول کی کچہ دو ہمکو دنیا مین سی کہ ہمکو وہ چاہیی ہی پس چونکہ دنیا ر فانی کو اونہون نی اہم مہمات جانا اور مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت صلعم نی نالیاقتی اور ضعف یقین اونکا دریافت کرکی از راہ غصہ کی نفی کی قبول کرنی بشارت کی نسبت اونکی کہ فرمایا اذلم یقبلوہا بنو تمیم ت پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپ کی پاس تا دانشمند ہوں دین ہم دین مین ف ع چونکہ اچہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکی یہی بشارت اور قبول اور علم و عمل اور پہونچنا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطا کی پڑی پستی مین

پس مالی ہمتی پہونچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو نہیں کہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہرہ سی بقصد زیارت
تربت امیر المومنین حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اور ساتہ ہوا اونکی ایک شخص پس کہولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کے
اور داخل ہوئی وہ مزار پر پس دیکہا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی پس پہچانا شیخ نی کہ یہ ساعت قبولیت
کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالی سی عفو و عافیت دنیا اور آخرت مین پہر کہا ازراہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتہ تہا اونکی ای بہائی پہر بہی
طلب کر اللہ تعالی سی جو چاہی تو اسلیی کہ یہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا
جنت و نار کا پہر پہری دونون اور جبکہ پہونچی مدینہ کی دروازی پر دی اوس شخص کو کسی نی وہان کی رہنی والون مین سی ایک دینار
پہر داخل ہوئی دونون قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور منکشف ہوا اونپر قضیہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ ای
دنی الہمۃ پایا تونی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تونی ایک ٹکڑا دنیای دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تونی مانند ابو العباس کی عفو و عافیت
تاکہ ہوتی وہ دونون بیچ امر دین و دنیا تیری کی کافی و وافی **ت** اور آئی ہین ہم تا پوچہین ہم آپ سی ابتدا اس امر سی یعنی پیدایش سی اور
مبدا عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ **ف** ع یعنی ازل الآزال مین جیسی کہ ہی وہ ابد الآباد مین کہ با
وصف تغیر و حدوث سی کہ صفت ہی بندون کی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم **ت** اور نہ تہی پہلی اوسکی کوئی چیز
ف ع بلکہ جو کچہ ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی **ت** اور تہا
عرش اللہ تعالی کا پانی پر پہر پیدا کیی اللہ تعالی نی آسمان و زمین **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تہی عرش اور پانی پیدا کیی
گئی پہلی آسمان و زمین کی اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان و زمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی ہے
کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نہ تہی نہ یہ کہ عرش روی آب پر تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کے
جیسا کہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل ذکر اوسکا اول کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کی ہو چکا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پر
اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تہی اللہ تعالی کی قدرت سی کہا بعضون نی کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلی آسمان و زمین کی ہوئی پہر پیدا کیا
اللہ تعالی نی آسمان و زمین کو پانی سی اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنی لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹہی اوسمین جہاگ اور جمع ہوئی جگہ
کعبہ شریفہ کی چنانچہ اسلیی نام ہوا مکہ کا ام القری پہر پہیلائی گئی زمین اوسکی نیچی سی پہر رکہی گئی زمین پر پہاڑ تاکہ ہلی نہین اور اول پہاڑ
ابو قبیس پیدا ہوا موجب بعض اقوال کی اور اوٹہا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان اوس سی **ت**
اور لکہا اللہ تعالی نی یعنی ساتہ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو **ف** ح اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لکہنا پہلی
پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین راوی کہتی ہین **ت** کہ پہر آیا میری پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈہونڈہ اپنی اونٹنی کو کہ چلی
گئی ہی یعنی بہاگ گئی ہی پس گیا مین اوسکی ڈہونڈہنی کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اوٹہتا نقل کی مجلس سی
ف ح عمران دروازی پر اونٹنی باندہ کر حضرت صلعم کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اونٹنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری
اونٹنی بہاگ گئی جا پکڑ پس وہ اوٹہی بنا بر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیون مین اوٹہا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت صلعم کی سی اور
حقائق و علوم سی کہ وہان مذکور ہوتی تہی محروم ہوا **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا
عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی امیر ... عمر رض ... کہا کھڑی ہوی درمیان ہمارے ... ہمارے بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے
مقام عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدای پیدایش سی ... یہانتک کہ داخل ہوئے بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین **ف** ع
یعنی احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہ کہ آنحضرت صلعم نی بیان کیا احوال سب اشیاء کا تا وقت دخول جنت
و نار کی اور بیان کیا احوال بہت اشیاء کا جو کچھ کہ جاری ہوگا اونپر خیر و شر سی یہانتک کہ داخل ہوئے بہشتی اونمین سی بہشت مین اور دوزخی
دوزخ مین **ت** یاد رکہتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکہا اور بعد اوسکی فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکہتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا
یاد کیا اور بعد اوسکی فراموش کیا حاصل معنی یہ کہ بعضی یاد رکہتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ
رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ کہا سنا
مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کری آسمان و زمین یہ لکہا کہ مہربانی میری
سبقت لی گئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکہا گیا ہی اور نزدیک اوسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکہی گئی اور تمام خلائق سی اوٹہائی گئی کہ کسی کی خبر ادراک یعنی سمجہ مین نہین آتی کہا توربشتی نی احتمال ہے
کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہو اور یہون معنی قول حضرت صلعم کی فہو مکتوب عندہ ہی کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اس سی قضا
کہ جو جاری کی اللہ تعالی نی اور دونون وجہون پر پس قول حضرت صلعم کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکہی گئی اسپر اور تمام خلائق سی اوٹہائی
گئی کہ کسی کی خبر ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو
اور غضب کم ہی کہ کبہی کبہی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شئ یعنی
عذاب اپنا پہونچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نی گہیر رکہا ہی ہر چیز کو **وعن** عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ رض سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیی گئی فرشتی نور سی **ف** ح قاموس مین ہی کہ نور
روشنی یا شعاع اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی **ت** اور پیدا کیا گیا جان کہ معنی جن کی ہی یا باپ جنون کی جیسی کہ آدم باپ ہین بشر
کی شعلہ آگ دہوئین ملی ہوئی کیسی اور پیدا کیی گئی آدم عم اوس چیز سی کہ بیان کی گئی تمہاری لیی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع یعنی قرآن مین خلقہ
من تراب روایت کیا ابن عساکر نی ابی سعید سی مرفوعا کہ پیدا کیی گئی کہجور اور انار اور انگور آدم عم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نے
ابی امامہ سی مرفوعا کہ پیدا کیی گئی حور عین زعفران سی اور روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداء سی کہ
پیدا کیا اللہ عز وجل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچہو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی ہوین اور ایک قسم ہین کہ اونپر حساب
عقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین قسم پر ایک قسم تو مانند چارپایون کی اور ایک قسم ہین کہ بدن اونکی بدن بنی آدم کی سی ہین اور ارواح اونکی
ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کی سایہ مین ہونگی اوس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسی کا **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِی الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ یَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِیْسُ یُطِیْفُ بِهٖ یَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا یَتَمَالَكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم عم کو اور صورت بنائی اونکی بہشت مین

چھوڑا اونکو جب تک کہ چھوڑنا اونکا چاہا **ف** ع ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ پیدایش اور بنا صورت کی آدم کا بہشت مین ہوا اور حال آنکہ
اخبار دلالت کرتی ہین اسپر کہ پیدایش اور صورت بنی اونکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کی جنگل مین سی ہی اور بعد از درست کرنی اونکی
رہنی کی بہشت مین لی گئی پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اونکی کی ہی یعنی پیدا کرکی رکہا بہشت مین اور تورپشتی نی کہا کہ مجہی
گمان یہ ہی کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سی پہر تقدیر جب پیدا کیا آدم کو **ت** پس شروع کیا ابلیس نی پہرنا گرد پتلی اونکی کے
دیکہتا تہا کہ کیا ہی یعنی تفکر کرتا تہا انجام کار اوسکی مین اور تامل کرتا تہا کہ کیا ظاہر ہوگا اس سی پس جب دیکہا اوسکو خالی اندر سی پہچانا
کہ یہ پیدا کیا گیا ہی پیدایش غیر منضبط **ف** ع یعنی نہین تقویت ہی بعض اعضا کو بعض سی اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر
متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کی لیی اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ اپنی نفس کا مالک نہین ہو سکیگا اور نہین نگاہ رکہ سکیگا اپنی تئین بہوک سی اور شہوات سی
یعنی بہت خوش ہوا ابلیس اور رکہا امید کی باندہی اوسکی گمراہ کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنی نفس کا غصہ کی وقت **ت**
نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختتن ابراہیم النبی وھو ابن ثمانین
سنۃ بالقدوم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ختنہ کیا ابراہیم ع
نبی نی اس حال مین کہ وہ اسّی برس کی تہی ساتہ قدوم کی **ف** ع کہا نووی نی کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت مین اختلاف ہی تشدید
و تخفیف مین کہا جاتا ہی آلہ بڑہئی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتہ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سی قریہ ہی شام مین پس جسنی کہ روایت
کیا ہی قدوم کو تشدید سی مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکہتی ہی قریہ کو اور آلہ کو اور اکثرون نی تخفیف ہی پڑہی ہی حاصل
کہ اکثرون کی نزدیک معنی یہ ہون گی کہ ختنہ کیا بسولہ سی یا قدوم مین کہ قریہ ہی شام مین **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراہیم الا ثلث کذبات ثنتین منہن فی ذات اللہ قولہ انی
سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم ھذا وقال بینا ھو ذات یوم وسارۃ اذ اتی علی جبار من الجبابرۃ فقیل
لہ ان ھھنا رجلا معہ امرأۃ من احسن الناس فارسل الیہ فسألہ عنہا من ھذہ قال اختی فاتی سارۃ
فقال لہا ان ھذا الجبار ان یعلم انک امرأتی یغلبنی علیک فان سألک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام
لیس علی وجہ الارض مؤمن غیری وغیرک فارسل الیہا فاتی بہا قام ابراہیم یصلی فلما دخلت
علیہ ذہب یتناولہا بیدہ فاخذ ویروی فغط حتی رکض برجلہ فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت
اللہ فاطلق ثم تناولہا الثانیۃ فاخذ مثلہا او اشد فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت اللہ
فاطلق فدعا بعض حجبتہ فقال انک لم تاتنی بانسان انما اتیتنی بشیطان فاخدمہا ہاجر فاتتہ
وھو قائم یصلی فاومأ بیدہ مہیم قالت رد اللہ کید الکافر فی نحرہ واخدم ہاجر قال ابو ہریرۃ تلک امکم یا بنی ماء السماء متفق علیہ
اور روایت ہی اونہی ابو ہریرہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہوٹ نہین بولی ابراہیم ع مگر تین جہوٹ تین بار
ف ع ح انبیا معصوم ہین وہ مطلق جہوٹ نہین بولتی پس یہان جو جہوٹ بولنا اونکا فرمایا یہ نسبت سننی والون کی ہی کہ یہ باتین صورۃً تین
جہوٹ تہین اور نفس الامر مین سچی اونکو عربی مین معاریض کہتی ہین اور حصر تین کا اسلیی کیا کہ جو تہا جو کہا ہی ہذا ربی وہ وقت تکلیف مین
نہ تہا بلکہ ایام طفولیت مین تہا اوسکا کچہ اعتبار نہین **ت** وہ جہوٹ ان تینون جہوٹون مین سی تو ذات خدا مین ہین **ف** ح یعنی

واسطی خدا کی اور طلب اوسکی کی اور طلب رضا اوسکی کی کہ اوسمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کیلی بہی نہین ہی بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق کی تہی اور تیسرے بات مین کہنا انکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بہی خدا تعالی کی لیی تہا لیکن اوسمین نفع اونکی ذات کی لیی بہی حاصل ہی ت ایک قول اونکا یہ کہ بتحقیق مین بیمار ہون ف ح یہ اوسوقت کہا اونہون نی کہ اونکی قوم نی اونکو اپنی عید کی سیر کی لیی بلایا اور اونہون نی چاہا کہ مین بتہا اون تا بت شکنی کرون اوسوقت یہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چہوڑ جاوین اور یہ ظاہر مین جہوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نتہی لیکن تاویل اسکی یہ ہی کہ مراد اونکی یہ تہی کہ مین متصف ساتہ بیماری کی ہون کہ کبہی نہ کبہی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولی کہ ظاہر اوسکا دلالت کرتا ہی بیماری فی الحال پر اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی وہم مین ڈالا اونکو کہ گویا اونہون نی استدلال کیا ہی ساتہ علامات علم نجوم کی کہ بیمار ہون گی جیسی کہ سیاق آیت سی معلوم ہوتا ہی اور یا یہ مراد رکہی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہی بسبب کفر تمہاری کی کیا خو ایک بزرگ نی کہا بیت اگر ترا بتماشای عید خود طلبمند ✦ خلیل وار جوابی بگو کہ بیمارم ✦ ت اور دوسرا قول اونکا یہ ہی بلکہ کیا یہ بڑی اونکی نی ف ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کفار کی غائبانہ اونکی بتون کو توڑ ڈالا اونہون نی پوچہا کہ تو نی یہ کام کیا ہے ہماری خداؤن سی ای ابراہیمؑ اونہون نی فرمایا کہ یہ بت جو سب مین بڑا ہی اسنی یہ کام کیا ہی پس یہ بات بہی سچی نہین ہی لیکن غرض اونکی تنبیہ کرنی تہی کفار کو کہ دیکہو جو اپنا ضرر نہین دفع کر سکتا ہی وہ اور کو کیا نفع اور ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت کی کیونکر ہوت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان تیسرے جہوٹ کی کہ ابراہیم علیہ السلام سی صادر ہوا اوسوقت کہ ابراہیمؑ اور سارہ بی بی اونکی جاتی تہی طرف شام کی ہجرت کیی ہوئی بعد ہلاک نمرود کی ناگہان آئی یعنی گذری ابراہیمؑ ساتہ سارہ کی اوپر شہر ایک حاکم ظالم کی ظالمون مین سی پس کہا گیا اوس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نی کہ اس جگہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہی کہ اوسکی ساتہ ایک عورت ہی بہترین لوگون سی حسن وجمال مین پس بہیجا اوسنی کسی کو طرف ابراہیمؑ کی بلانی کی لیی پس گئی ابراہیمؑ پاس اوسکی پس پوچہا اوسنی ابراہیمؑ سی سارہ کی حال سی کہ کون ہی تیری یہ عورت کہ تیری ساتہ ہی کہا ابراہیمؑ نی کہ یہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئی ابراہیمؑ سارہ کے پاس یعنی اور تعلیم کیا میانہ نجات پانی کا تہر اوس ظالم کی سی پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بی بی میری ہی تو غالب آویگا مجہہ پر یعنی بیچ مین یعنی زبردستی تجہکو چہین لیگا مجہسی پس اگر پوچہی تجہسی تو خبر دینا تو اوسکو کہ تو بہن میری ہی اسلیی کہ تو بہن میری ہی اسلام مین یعنی نیت کرنا اخوت اسلام کی اور یہ سچ ہی اسلیی کہ نہین ہی روی زمین پر کوئی مسلمان سوای میری اور تیری ف ح ع یہ بیان واقع ہی کہ اوسوقت مین کوئی وہان اور اوپر ایمان نہ لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہ بہی ایک توجیہ اور ہی واسطی صدق قول ہذا اختی کی اور شاید کہ اقتصار ابراہیمؑ کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت لوطؑ بہی تو ایمان لاچکی تہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی فآمن لہ لوط جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد ابراہیمؑ کی یہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان یہ ماجرا درپیش آیا ہی کوئی اور سوای ہم دونون کی مومن نہین کیونکہ لوطؑ اونکی ساتہ نتہی ایک اور اعتراض کیا ہی علما نی کہ کیون نکہا ابراہیمؑ نی کہ یہ بی بی میری ہی حالانکہ بی بی کو اوسکی میان کی ہاتہ سی کم لیا کرتی ہین اور یہ بہی ہی کہ ظالم کہان باک رکہتا ہی بی بی ہو یا بہن لیلیتا اسکا جواب یہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بی بی کو میان سی لی لیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اوسکا بہائی احق و اولی ہی ساتہ اوسکی بہ نسبت غیر اوسکی کی پس چاہا ابراہیمؑ نی کہ تمسک کرین ساتہ دین اوسکی کی باوجود اسکی اوسنی رعایت اپنی دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا اوسکی لینی کا ت پس بہیجا اوس ظالم نی کسی کو طرف سارہؓ کی اونکی بلانی کی لیی پس

لائی گئین سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم ع نماز پڑہتی ہین ف ع اور مناجات کرتی اپنی پروردگار سی
پاوین اور عادت مقرر ہین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین موجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین
آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی جیسی کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی
ت پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس تو چاہا اوسنی کہ ہاتہہ ڈالی اونپر اور پکڑی اونکو یعنی بغیر سوال وجواب کی یا سبب اوسکی سبب
غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہکر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ع لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہ تخفیف کی ہی اسکی تین
طرح پر تفسیر کی ہی علمانی یا تو یہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی رکہ چہوڑنی سارہ کی سی اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب
کیا گیا اوسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہ تشدید کی تاخیذ سی بہی آیا ہی یعنی پکڑی جاتی کسی کی دل کی سبب افسون
یا سحر کی ایسا کہ سراسیمہ وحیران ہووت اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی یا زیادہ اسپر فغط ف ع ساتہ پیش غین معجمہ اور تشدید
ط مہملہ کی بنا مجہول پر یعنی گلا گہونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ سنی گئی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتی مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو
خرانا کہتی ہین ت یہانتک کہ پانون مارنی لگا زمین پر یعنی ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی
سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیی تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنی کچہ تعرض نہین کرونگا تجسی پس دعا
کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوس حالت سی پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار
پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوس سی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری لیی اور نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ
نی اللہ تعالی سی پس چہوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسی کو اپنی دربانون مین سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میری پاس انسان کو
یعنی تا کہ قادر ہوون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سی نہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور قوی
جانا کہ یہ ہلاک کرڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ ف ع ح یعنی جبکہ دیکہی اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اونکا نزدیک اللہ تعالی
کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجرہ تہا اور آجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم ع کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجرہ ابراہیم ع کو
دی اور کہا امید ہی کہ تمہاری یہان اس سی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ع ہاجرہ سی پیدا ہوئی اور سن ابراہیم اوس ایام مین سو برس
کی تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحق ع پیدا ہوئی ت پس آئین سارہ ابراہیم ع کی پاس اسحال مین کہ ابراہیم ع کہڑی نماز پڑہتی
تہی یعنی اونکو انکی خلاصی کی تو خبر ہوئی نہی بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہہ سی کہ کیا ہی
حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکی کی یعنی اوسکی بداندیشی اولٹی اوسپر پڑی اور بجہیر حضرت
انکی اور کچہ زیان تجہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابوہریرہ رض نی کہ وہ ہاجر مان تمہاری ہی ای بیٹیون آسمان کی پانی کی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح یہ خطاب حضرت اسمعیل ع کی اولاد کو ہی اور ساتہ پانی آسمان کی تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت نسب اونکی کی
اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کی پانی سی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتہ اسکی انکی طرف
کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمعیل ع کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس وطہارت سی نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی منافع
اوسکو آسمان ہی سی پہنچتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہی اسلیی کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اوسکا لقب ماء السماء
تہا اسلیی کہ اوسکی قوم مینہ طلب کرتی تہی اوس سی اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہ نام اونکا اسلیی ہوا کہ وہ طالب مینہ کی تہی

اور جہان پیغمبر ہوتا ہی وہین گذران کرتی ہین اور اس سی یہ نام عرب کا جس میں ہت سی شعین ہین لیکن اکثر اولاد اسمعیل ہی کی ہین پس بسبب شرف اونکی
یون کہا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن احق بالشک من ابراھیم اذ قال رب ارنی کیف تحی الموتی
ویرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن طول مالبث یوسف لاجبت الداعی متفق علیہ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہین ساتہ شک کرنی کی ابراہیم عم سی جسوقت کہ کہا ابراہیم عم نی
ای پروردگار میری دکہا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردون کو **ف** ح بعد لفظ الموتی کی آیت یون ہی قال اولم تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی
اور سبب فرمانی اس حدیث کا یہ ہی کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نی صحابہ مین سی کہ شک کیا ابراہیم عم نی نہ ہمارے پیغمبر نی پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہین ساتہ شک کی ابراہیم عم سی اور ظاہر اس عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صم نی ثابت کیا شک
حضرت ابراہیم عم کی لیی اور اپنی ذات شریف کی لیی حال آنکہ دونون محال ہین کیونکہ پیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو
کہ اول مومنون اور موقنون کی ہین کچہ معنی ہی نہین رکہتا پس معنی یہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم عم مین تو ہم مین بہی پاتا اور تم جانتی ہی ہو
کہ شک راہ نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم عم بہی ایسی ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطی طلب ترقی کی تہا علم الیقین سی طرف عین الیقین کی کہ اطمینان قلب
عبارت اوس سی ہی یا جب ابراہیم عم دلیل لائی کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی نو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل اونکی عیانا لیکن یہ کہا
یہ آتا ہی کہ اس حدیث سی ترجیح ابراہیم عم کی آنحضرت صم کی ذات شریف پر سمجہی جاتی ہی اور جواب اسکا یہ ہی کہ حضرت صم نی یہ بات بطریق تواضع کی
فرمائی یا فرمائی یہ پہلی آنی اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار و افضل ہین اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہر اوس حدیث کی ہی
کہ مشعر ہی اوپر عدم افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **ت** اور رحمت کری اللہ تعالی لوط پر تحقیق تہی لوط عم کہ آتی تہی اور پناہ پکڑتی تہی طرف
رکن سخت کی **ف** ح رکن ہر چیز کی کنارے قوی کو کہتی ہین اور یہان مراد رکن شدید سی جماعت قویہ ہی اور بیان اسکا یہ ہی کہ جب قوم لوط نی
قصد کیا ایذا دینی کا اونکی مہمانون کو کہ فرشتی تہی بصورت امردون کی تو کہا حضرت لوط عم نی لو ان لی بکم قوۃ کاشکی مجکو ہوتی قوت یعنی بدن کی
قوت مقابلہ اور دفع کرنی تمہاری کی رکہتا مین او اوی الی رکن شدید یا پناہ ڈہونڈہتا مین ساتہ جماعت قوی کی کہ اونکی حمایت اور قدرت سی
باز رکہتا اپنی تئین تمہاری شر سی پس فرماتی ہین آنحضرت صم کہ رحمت کری اللہ تعالی لوط عم کو کہ پناہ ڈہونڈہتی تہی ساتہ رکن شدید کی آدمیون
مین سی حال آنکہ رکن شدید چنگل مارنا ساتہ عصمت حق اور حفظ اوسکی کی ہی اور یہ عرب رحمت وہان بہیجتی ہین کہ کسی سی کچہ تقصیر واقع ہوا اور وہ
کام کری کہ نکرنا چاہیی کہتی ہین کہ خدا رحمت کری اور بخشی فلانی کو کہ ایسا کام کیا یعنی کارنا بایستنی کیا انتہی اور ملا علی نی بہی ایسا ہی مضمون ابن الملک
وغیرہ سی نقل کر کی لکہا ہی کہ میری نزدیک یہ معنی لیعنی بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کی طریق ادب سی دور ہین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جبکہ منع کرتی تہی غیبت عوام سی مردہ ہون خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کرین بیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان مرتبہ
یا کم ہمتی کی پس معنی یہ ہین کہ وہ مقتضای جبلت بشریہ کی بعض امور ضروریہ مین میل کرتی تہی طرف استعانت کی ساتہ جماعت قویہ کی اور جائز ہی
ہماری لیی بہی اسلیی کہ ہم مامور ہین ساتہ متابعت کاملین کی بیچ تعلق اسباب کی باوجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ابتدای کلام مین رحمہ اللہ
کہا اسلیی تہا کہ تا نہ وہم جاوی اعتراض نقصان کا اوپر جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ اعلم بالصواب فرمایا آنحضرت نی
ت اور اگر ٹہہرتا مین قیدخانہ مین اوس مدت دراز مین کہ ٹہہری یوسف عم تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالی کا **ف** ح کہ بادشاہ مصر کی
طرف سی حضرت یوسف عم کی بلانی کو آیا تہا اور قصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت یوسف عم نو برس سی قیدخانہ مین تہی اور جب مصر کی بادشاہ نی طلب کیا

اونکو تا خلاص کریں اور مقرب کریں تو یوسف عم نی نکلنی مین توقف کیا اور کہا کہ پہلی میرا حال دریافت کرو اور اون عورتون سی کہ ہاتہہ اونکی دیکھکر ہاتہہ کاٹ ڈالی تہی عصمت اور غیرت میری تحقیق کرو بعد اوسکی نکلون گا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اگر مین بجای یوسف عم کی ہوتا اور اتنی مدت دراز قیدخانی مین مجہپر گذرتی اور کوئی میری چہٹانی کی لیی آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف اور تامل نکرتا جیساکہ یوسف عم نی کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرت عم نی یوسف عم کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رائی اونکا یعنی باوجود اسکی کہ کوئی مدت دراز تک قیدخانہ مین ٹہہری اور بادی محنت اور شدت اوسمین اور پہر کوئی اوسکی چہٹانی کو آوی اور وہ صبر و ثبات اختیار کری تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہین ہی اگر مین اسطرح کہین اس حال پر ہوتا تو جلدی سی نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہی آنحضرت صلعم کی واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ مدح و ثنای یوسف عم کی ورنہ استقامت آنحضرت عم کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولوالعزم سی ت نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سِتِّیْرًا لَا یُرٰی مِنْ جِلْدِہٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً فَاٰذَاہُ مَنْ اٰذَاہُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَقَالُوْا مَا تَسَتَّرَ ھٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِہٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّءَہٗ فَخَلَا یَوْمًا وَحْدَہٗ لِیَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَہٗ عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِہٖ فَجَمَحَ مُوْسٰی فِیْ اَثَرِہٖ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَرَاَوْہُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا بِمُوْسٰی مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَہٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰہِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِہٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق موسی علیہ السلام تہی ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنی والی بدن کی نہین دیکہا جاتا تہا اونکی جلد بدن سی کچہ بسبب شرم کرنی کی یعنی مارے شرم کی تمام بدن کو ڈہانکی رکہتی تہی ہر حال مین اور نہاتی وقت پس ایذا دی اون لوگون نی کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینی کا بنی اسرائیل مین سی پس کہا بعضی موذیون نی نہین بدن ڈہانکتی موسی اسطرح کا ڈہانکنا ساتہ تکلف و مبالغہ کی مگر بسبب عیب کی کہ اونکی جلد مین ہی یا تو کوڑہ ہی یا خصیی پہولی ہوئی ہین اور تحقیق اللہ تعالی نی چاہا کہ پاک کری موسی کو عیب سی اور ظاہر کری لوگون پر بی عیبی اونکی اور ثابت کری اونکی لیی حیا اللہ تعالی کی طرف سی پس الگ ہوئی موسی عم لوگون سی ایک روز تنہا نہانی کی لیی پس رکہی کپڑی اپنی ایک پتہر پر پس بہاگا پتہر اولی کیا کپڑی موسی کی پس دوڑی موسی اوس پتہر کی پیچہی کہتی ہوئی دی کپڑی میری ای پتہر دی کپڑی میری ای پتہر یہانتک کہ پہونچی موسی طرف جماعت کثیر کی بنی اسرائیل مین سی پس دیکہا اوس جماعت نی موسی کو ننگا بہترین پیدائش خدا کی یعنی مبرا اون عیب و نقصان سی کہ اونکے حق مین ثابت کرتی تہی وہ نادان اور کہا اونہون نی قسم خدا کی نہین ہی موسی عم مین کچہ نقصان و عیب **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی پاک کرتا ہی اپنی دوستون کو ہر عیب نقصان سی کہ نادان اور منکر اونکو ساتہ اوسکی متہم کرتی ہین تا اوس سی مبرا ہوکر معزز و مکرم ہون خلق مین ت اور شروع کیا موسی عم نی پتہر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئی پتہر مین نشان بسبب تاثیر مارنی موسی کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ **ف** ع ح ہر بار کہ مارتی تہی ایک نشان اوسمین پڑجاتا تہا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور تادیب کی کہ بہاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزی ہوئی حضرت موسی کی ایک تو چلنا پتہر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اوسمین اور یہ بہی معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی نہانا ننگی خلوت مین اگرچہ ہی ڈہانکنا ستر کا افضل اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ انبیا اور صلحا مبتلا ہوتی ہین نادانون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتی ہین اوسپر کہا بعضون نی کہ حکم ہوا موسی کو یہ کہ اوٹہا رکہین وہ پتہر ساتھ اپنی یہانتک کہ جب گئی تیہ مین تو مارا اوسکو اپنی عصا سی ایک بار یا کئی بار پس جاری ہوئی اوسمین سی بارہ چشمی چنانچہ یہ حال مذکور ہی قرآن مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْتِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوسوقت ایوب علیہ السلام نہاتی تھی ننگی **ف** ع احتمال ہی کہ باندہی ہون تہبند جیسی دلالت کرتا ہی اسپر قول مابعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور یہ بھی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسی کہ موسیٰ کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تھا یہ جائز اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اشارہ کیا طرف اسکی کہ تستر اولی ہی واسطی حیا کرنی کی مولی سی ہماری آنحضرت صلعم مبعوث ہوی واسطہ پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تھا یہ نہانا ایوب علیہ السلام کا بعد حاصل ہونی صحت وعافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تھی اوسمین اور برسائین اللہ تعالی نی ٹڈیان سونی کی اونکی گہر مین **ت** پس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونی کی پس شروع کیا ایوب علیہ السلام نی سمیٹنا اونکا اپنی کپڑی مین **ف** ع ظاہر تر یہ ہی کہ لیتی ہون ایوب علیہ السلام اونکو ایک ہاتھہ سی یا لپ بھر کر اور رکھتی ہون اونکو کپڑی میں کہ پہنی ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندہا ہو پہلی غسل کی یا بعد اوسکی یا پاس رکھا ہو کہ ہنوز پہنا نہو **ت** پس پکارا ایوب علیہ السلام کو اوسکی پروردگار نی یعنی از راہ مہربانی کی کہ ای ایوب علیہ السلام کیا نہین بی پرواہ کیا مین نی تجکو اوس چیز سی کہ دیکھتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا مین نی تجپر کہ تجکو احتیاج نہین رہی اٹھانی کی کہ اوٹھائی تو اور اپنی کپڑی مین جمع کرین کہا ایوب علیہ السلام نی کہ ہان بی پروا کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت سی تیری اور زیادتی رحمت تیری سی **ف** ح ع ہرچند کرم تو بیشتر تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک ومن فضلک پس معلوم ہوا کہ اوٹھانا ایوب علیہ السلام کا اون ٹڈیون کو بسبب دیکھنی منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سی تھا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑھانی مال کی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑھانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکر گذاری کا اور صرف کری اوسکو اوس جگہ کہ دوست رکھی رب اوسکا اور راضی ہو اوس سی **ت** نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْهُ** قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُحَمَّدًا صلعم عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ وَجْہَ الْیَهُوْدِیِّ فَذَھَبَ الْیَهُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ کَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَتِہٖ یَوْمَ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ سَعِیْدٍ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَلَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا بد کہا اور کیا ایک شخص نی مسلمانون مین سی اور ایک شخص نی یہود مین سی پس کہا مسلمان نی قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد صلعم کو ساری جہان کی لوگون پر پس کہا یہودی نی اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ علیہ السلام کو جہان کی لوگون پر پس اوٹھایا مسلمان نی ہاتھہ اپنا نزدیک اس کہنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی کی منہ پر **ف** ح کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسیٰ کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہ ہی کہ اوسوقت کی لوگون مین اونکو برگزیدہ کیا تھا اور یہ یہودی برگزیدہ گی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی علی الاطلاق مراد رکھتا تھا اور آنحضرت صلعم کی برگزیدگی کا انکار اسلیی اونھون نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا **ت** پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آنحضرت صلعم کو ساتہ

اوس چیز کی کہ تھا امر اوسکی سی اور امر مسلمان کی منہ پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کو اور پوچھا اوس سی اس بات سی یعنی جو کچہ کہ گذرا تھا
اوسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نی آنحضرت صلعم کو یعنی مطابق خبر یہودی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بزرگی دو مجھکو موسیٰ پر
اسلیے کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑین گی دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا مین بھی ساتھ اونکی پھر ہونگا مین
اول اون شخصون کا کہ ہوش مین آوین گی پس ناگہان دیکھونگا مین کہ موسیٰ علیہ السلام پکڑی کھڑی ہین ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین
کہ آیا تھی موسیٰ درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑی تھی پس ہوشیار ہوی پہلی مجھسی اور متعلق ہوی ساتھ عرش کی یا تھی موسیٰ اون لوگون مین
کہ مستثنا کیا یعنی باہر نکال لیا ہی اونکو خدا تعالیٰ نی ف ق ح ع یعنی بیہوش ہوجانی سی جیسی کہ اس آیت مین فرمایا فصعق من فی السموات ومن
فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پھونکا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوین گی جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالیٰ
کہ وہ ہلاک نہو جیسی کہ فرشتی پس شاید کہ موسیٰ بھی اونھین مین سی ہون کہا عسقلانی نی یعنی پس اگر ہوش مین آئی موسیٰ پہلی میری تو یہ فضیلت
ظاہر ہی اور اگر ہوئی اونمین سی کہ جنکو مستثنیٰ کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
فضیلت دینی سی درمیان انبیا کی مگر اوسکو کہ ہی یہ اسطرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتھ جمیع
انواع فضیلت کی اسطرح کہ نہ باقی رہی مفضول کی لیی کچہ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینی سی نفس نبوت مین اسلیے کہ اسمین برابر ہین
ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا صعقہ بہ نسبت موسیٰ کی ساتھ
صعقہ روز طور کی ف ح یعنی اوس روز کہ موسیٰ نی دیدار طلب کیا تھا اور اوس سی منع کیی گئی اور حق تعالیٰ نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسیٰ
بیہوش ہوکر گر پڑی تھی آج اس صعقہ کو ساتھ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تھا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہوچکا تھا اوسکی
بدلی اب نہوا ت یا صعقہ ہوا موسیٰ کو ولیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری کی ف ح پس جب موسیٰ کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجھکو نہین ہی
تو فضیلت کیون دیں مجھکو اوسپر اور یہ تواضع ہی آنحضرت صلعم کی اور یہ بھی ہی کہ فضل جزئی ہی کہ موسیٰ کی لیی ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی
کی نہین ہی یا وقوع اس کلام کا پہلی اوترنی وحی کی سی ساتھ افضلیت آپ کی کی ہی اور جاننا چاہیی کہ یہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ نسبت پھکنی صور کی
روز قیامت کی حاصل ہوگا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہون گی کہ اونکو بسبب اوسکی صعقہ حاصل
ہوگا اور یہ بھی ہی کہ بعد اوسکی بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرت صلعم اول مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی
اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوینگی پس اوسوقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ
پاؤنگا موسیٰ کو دیکھونگا کہ پکڑی ہونگی جانب عرش کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ بیچ اوس صعقہ نفخ صور
کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بھی ہوگا فتدبر ت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن
متی سی ف ع لفظ متی ساتھ زبر میم اور تشدید بدیتا مفتوحہ کی نام حضرت یونس کی باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ
یہ نام اونکی مان کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیے کیا کہ یہ اولوا العزم نہ تھی اور قوم کی ایذا پر بی صبری کی اور غصہ کیا اور نکل
گئی قوم مین سی اور کشتی پر بیٹھی چنانچہ قصہ انکا قرآن شریف اور تفسیرون مین مذکور ہی پس یہان مظنہ اسکا تھا کہ کسی کو انپر فضیلت دین پس
حضرت صلعم نی روکا اپنی امت کو کہ کوئی طعن و تحقیر انکی نکری ت اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیون کی یعنی نہ کہو کہ
فلانا پیغمبر افضل ہی فلانی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی ف ع ح

[illegible] تفصیل [illegible] نبوت میں یا اسطرح کی تفضیلات [illegible] حقارت اور ذکی [illegible]
کہ پیکھر ہی اور اکثر نسخون میں تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سی ہی اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سی ہی یعنی فرق نکرو درمیان اونکی بموجب فرمانی اللہ تعالی
کی لا نفرق بین احد منہم **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ
خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہونچتا کسی بندہ کو کہ کہی مین بہتر ہون یونسؑ بن متی سی **ف** ع
یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ مجکو بہتر نکہو یونسؑ سی دوسری یہ کہ کوئی اپنی تئین بہتر یونسؑ سی
نکہی اسلیے کہ کوئی ولی بہی نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہو **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین بخاری کی یون
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی جو کوئی کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی بس تحقیق وہ جہوٹا ہی **ف** ح ع اور معنی ثانی کی کہ مراد جہوٹ سی
کفر ہی اسلیے کہ علما اتفاق رکہتی ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنی تئین بہتر پیغمبرون سی جانی اور حضرتؐ نی جو اپنی تئین انسی بہتر کہنی سی منع کیا
بطریق تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا بس نہین ہی یہ مخالف اس حدیث کی انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی سردار ہون ابن آدم کا اور نہین فخر کی
راہ سی کہتا بلکہ واسطی ذکر کرنی نعمت کی اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنی اونکی کی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی **وعن**
اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ
اَبَوَیْهِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ لڑکا
کہ مار ڈالا اوسکو خضرؑ نی پیدا کیا گیا تھا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو **ف** ح یعنی تقدیر الہی مین یہ تہا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی
نہین ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیے کہ مراد اس سی مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنی اسلام کا ہی اور یہ منافی نہین ہی
شقاوت خاتمہ کی حاصل یہ کہ فطرت غیر سابقہ کی ہی **ت** اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنی مان باپ کو سرکشی اور کفر مین
ف ح ع یعنی ہونا سبب اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سی وہ بہی اتباع کرتی اوسکا اور کافر ہو جاتی حاصل یہ کہ علۃ اوسکی قتل کی کفر
تہی اس سی کہ تہا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا مان باپ کا مقصود ذکر کرنا خضرؑ کا ہی اس باب مین اور اشارہ
ہی اسکی طرف کہ وہ انبیا مین سی ہین اور لفظ خضر ساتہ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض سی اور نام اونکا الیان بن ملکان
ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ بہائی ہین الیاسؑ کی اور بعضون نی کہا کہ حضرت آدمؑ کی صلبی بیٹی ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی
زمانہ مین تہی اور بعضون نی کہا کہ اولاد نوحؑ سی ہین بہفت واسطہ اور باپ انکی بادشاہون مین سی تہی واللہ اعلم اور صحیح یہ ہی کہ یہ پیغمبر ہین معمر
پوشیدہ اکثر کی نظرون سی اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینی آب حیات کی اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سی صلحا اور ملاقات
کرنا انکا بعضی صلحا سی اور ہم کلام ہونا اونسی اور حاضر ہونا بزرگ وخیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضی بڑی محدثون نی مثل بخاری اور ابن المبارک
وغیرہ کی انکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر انکا مشائخ کی کلام مین بہت آیا ہی چنانچہ شک وشبہ کو اوسمین راہ نہین اور بہجۃ الاسرار حضرت غوث الثقلین
شیخ عبد القادر جیلانی کی لکہا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہی تہی اور خضر ہوا پر گذری اونہون نی فرمایا تعتیا اسرائیلی واسمع کلام محمدی اور مشائخ
وقت کہ انسی ملتی تہی اونکو وصیت کرتی تہی کہ لازم کر و اپنی پر جانا مجلس شیخ عبد القادر مین اسلیے کہ وہان برکتین اور ترقی ہین اور حاصل ہوتی
ہی اوس سی سعادت **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ

الخضر لانه جلس على فروة بيضاء فاذا هي تهتز من خلفه خضراء رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا نہیں نام رکھا گیا خضرؑ کا خضر مگر اسواسطی کہ وہ بیٹھی تھی زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کی نہ تھی یا گہانس
خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گہانس لہلہانی لگی پیچہی اوسکی سی بسبب سبزی اور تر و تازگی کی نقل کی یہ بخاری نی **وعنه**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ملك الموت الى موسى بن عمران فقال له اجب ربك قال فلطم موسى
عين ملك الموت ففقأها قال فرجع الملك الى الله تعالى فقال ارسلتني الى عبد لك لا يريد الموت وقد فقأ
عيني قال فرد الله اليه عينه وقال ارجع الى عبدي فقل الحيوة تريد فان كنت تريد الحيوة فضع يدك على
متن ثور فما توارت يدك من شعره فانك تعيش بها سنة قال ثم مه قال ثم تموت قال فالان من قريب رب ادنني
من الارض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لو اني عنده لاريتكم قبره الى جنب
الطريق عند الكثيب الاحمر متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ
موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ نی حضرت موسی ع کو کہ قبول کر حکم رب اپنی کا یعنی میں تمہاری روح
قبض کرنے کی لیی آیا ہوں چلو فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ پس طمانچہ مارا موسیٰ نی ملک الموت کی آنکھہ پر پس پہوڑ ڈالی آنکھہ فرمایا آنحضرت صلعم نی پس پہرگیا
فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا بہیجا تو نی مجکو طرف بندی اپنی کی کہ نہیں چاہتا مرنا اور تحقیق پہوڑ ڈالی آنکھہ میری فرمایا حضرت صلعم نی پس
پہیر دی اللہ تعالی نے طرف اوسکی آنکھہ اوسکی اور فرمایا کہ پہر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا
ہی تو زندگانی دراز تو پس رکہہ ہاتھہ اپنا یعنی ایک ہاتھہ یا دونوں ایک بیل کی پیٹھہ پر پس اوس چیز کو کہ ڈہانکی ہاتھہ تیرا بالوں سی یعنی جتنی
بال تیری ہاتھہ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اونکی اوتنی ہی برس کہا موسی ع نی پہر بعد اس زندگانی دراز کی کیا ہی
کہا فرشتہ نی پہر مریگا تو کہا موسی ع نی پس اختیار کی میں نی موت ابہی ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو زمین پاک کی گئی سی یعنی بیت المقدس
سی اگرچہ مقدار ایک سنگ اندازکی ہو **ف** ح ع یہ مناجات حضرت موسیٰؑ نی اسلیی کی کہ وہ مقام اوس زمانہ میں افضل تہا نسبت اور جگہون
کی اور مدفن تہا انبیا کا اور شاید کہ یہ تیہ میں ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کی اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہہ سی اور
اونہون نی قریب ہونا چاہا بیت المقدس سی نہ نفس بیت المقدس اسلیی کہ ڈری اس سی کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اوسکی لوگ فتنہ میں
پڑین اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی دفن ہونا مواضع متبرکہ میں اور قریب ہونا مدافن صالحین سی **ت** فرمایا آنحضرت صلعم نی اگر ہوتا میں
نزدیک بیت المقدس کی تو البتہ دکہا دیتا میں تمکو قبر موسی ع کی ایک جانب راہ کی میں نزدیک تودہ ریت سرخ کی کہ وہان ہی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی **ف** ح جاننا چاہیی کہ بعضی ملحدون نی انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندہا ہونا فرشتی کا چہ معنی اور فرشتہ کہ قبض روح کی لیے
آوی طمانچہ مارنا اوسکی منہہ پر چہ یارا اور اس سی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی کی دنیا میں سمجہی جاتی ہی اور یہ کیا لائق ہی مقام
نبوت و رسالت کی جواب اسکا یہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تہا موسی علیہ السلام نی نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہی روح قبض کرنی کی لیی
آیا ہی بلکہ جب دیکہا کہ ایک مرد بیگانہ یک اونپر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنی اونکی کی آیا ہی پس دفع کیا اوسکو حتی کہ نوبت اوسکی اندہا
کرنی کی پہونچی اور یہ بھی ہی کہ موسی ع نی اوسکو دروغ گو جانا ہی کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیی کہ آدمی قابض روح نہیں ہوتا پس
غصہ کیا اوسپر اور غصہ دروغ گو پر للہ فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ اسلیی عتاب جناب حق سی اونپر متوجہ نہوا اور دوبارہ جو ملک الموت

بعلامت فروتنی کی آیا منقاد ہوئی اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی وشدت تھی اور وہ مظہر جلال تہی چنانچہ اپنی بھائی ہارون علیہ السلام کی داڑہی اور بال پکڑ لیی تہی بسبب تقصیر کی کہ بیچ منع کرنی گوسالہ پرستی کی دیکہی پس حاصل یہ کہ یہ حدیث صحیح ہی ایمان لانا چاہیی اسپر اور محامل اور تاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیی اسکو **وعن** جابر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا دِحْیَۃُ بْنُ خَلِیْفَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گئی میری انبیاء **ف** ع یہ یا تو مسجد اقصیٰ کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمان کا کہ انبیا سی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسی کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ اور بعضی یہ کہتی ہین کہ ارواح انبیاء کی روبرو لائی گئین بشکل اون صورتون کی کہ تھین دنیا مین **ت** پس ناگہان دیکہا مین نی کہ موسیٰ علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ وہ مردون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور دیکہا مین نی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مین نی مشابہت مین ساتہ اوسکی عروہ بن مسعود ہی یعنی عروہ بن مسعود صحابی بہت مشابہت رکہتی ہین عیسیٰ علیہ السلام سی اور دیکہا مین نی ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مین نی مشابہت مین ساتہ اوسکی یار تمہارا ہی مراد رکہتی تہی حضرت یار سی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرت صلعم مین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام مین بہت مشابہت تھی اور دیکہا مین نی جبرئیل علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مین نی مشابہت مین ساتہ اوسکی دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع دحیہ دال کی زبر سی اور کبہی زیر سی بہی پڑہتی ہین صحابہ مشہور ہین اور تھی یہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اکثر انہین کی صورت مین آتی تہی اور اس رویت کی وقت بہی اونہین کی صورت مین آئی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَۃِ وَالْبَیَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَیْتُ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاھُنَّ اللّٰہُ اِیَّاہُ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَائِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مین نی شب معراج مین موسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ف** ع جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین بال ٹیڑہی ہوئی یعنی گہونگروالی اور سبط بہت سیدہی پس یہان مراد یہ ہی کہ بال اونکی سیدہی نہ تہی بلکہ مائل بہ جعد تہی اور حضرت شیخ نی یہ لکہا ہی کہ جعد زبر جیم اور جزم عین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالون کی آتی ہی اور کبہی جسم کی کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہو اور یہان معنی اخیر مراد رکہی ہین اسلیی کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام رجل الشعر تہی اور رجل غیر جعد کی ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی **ت** گویا کہ موسیٰ مردون شنوءہ کی سی تہی اور دیکہا مین نی عیسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد متوسط پیدایش یعنی نہ لمبی اور نہ ٹہنگنی اور نہ موٹی بہت اور نہ دبلی رنگ اونکا مائل بہ سرخی وسفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تہا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہی بال سرکی اور دیکہا مین نی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکہا آنحضرت صلعم نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہائین وہ علامتین اللہ تعالیٰ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہ قول راوی کا ہی پس نہو تو شک مین ای مخاطب دیکہنی اور پانی آنحضرت کی سی اون کی کہ گئی **ف** ع یہ اور شارحون نی لکہا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ جملہ متعلق ہی اول کلام سی یعنی موسیٰ علیہ السلام کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالیٰ کے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِیْتُ عِیْسٰی رَبْعَةً اَحْمَرَ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ فَاُتِیْتُ بِاِنَاءَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ملاقات کی مین نی شب معراج مین موسیٰ ع سی پھر بیان کی آنحضرت صلعم نی صفت موسیٰ کی کہا پس ناگہان دیکہا مین نی کہ موسیٰ ع ایک مرد ہین مضطرب ف ح اسکی کتنی تفسیر کی ہی علما نی بعضون نی کہا کہ مضطرب یعنی دراز قد کی اور بعضون نی کہا سبک گوشت اور بعضون نی کہا کہ مضطرب یان یعنی ہلنی والی کی ہی خوف الہی سی اور آیا ہی کہ حضرت موسیٰ ع نماز مین بیقرار اور کانپتی جاتی تہی ت رجل الشعر ف رجل ساتہ زیر جیم کی اور جیم کی جزم سی بہی پڑہی گئی ہی اور زبر بہی وہ بال کہ نہ بہت سیدہی ہون کہ جنکو سبط کہتی ہین اور نہ زنگلا یعنی گہونگروالی کہ جنکو جعد کہتی ہین اور کہا ملا علی نی کہ ظاہر یہی ہی کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہی یعنی مائل بجعد تاکہ نہ منافی ہو اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسیٰ ع جعد تہی ت گویا کہ موسیٰ مردون شنوہ کی سی تہی اور ملا مین عیسیٰ سی میانہ قد سرخ رنگ ف ح اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تہا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سی تہی یا وہ ت گویا کہ نکلی ہین دیماس سی یعنی حمام سی ف ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سی حمام ہی اور مراد وصف کرنا اونکا ساتہ صفائی رنگ اور ترو تازگی جسم اور نہایت آبروی کی بسبب غلبہ ونیت کی ت اور دیکہا مین نی ابراہیم ع کو حال یہ کی مین بہت مشابہ ہون اونکی اولاد مین سی ساتہ اونکی فرمایا حضرت نی پس دی گئی مجکو دو باسن ایک دودہ کا اور دوسری مین شراب تہی ف ح لبن کی ساتہ لفظ فیہ نہ لائی اور خمر کی ساتہ لائی ظاہر یہی ہی کہ تفنن عبارت ہی اور ممکن ہی کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودہ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت کی سامنی دونون چیزین اسلیی لائی گئی تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنی صواب کی ت پس کہا مجکو کہ لی تو ان دونون مین سی جسکو چاہی یعنی شراب اختیار کر یا دودہ پس لیا مین نی دودہ اور پیا مین نی اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نی کہا کہ راہ دکہایا گیا تو یعنی اللہ نی راہ دکہائی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیی گئی ہین اوسپر ف ح اسلیی کہ دودہ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک خالص سفید و شیرین ہی اور اول تربیت بچی کی اور غذا اوسکی اسی سی حاصل ہوتی ہی عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹہرائی کہ حاصل ہوتی ہی اوس سی قوت اور غذای روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ اونسی معانی مناسبہ اخذ کرتی ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب مین دیکہی اور پیوی تو تعبیر اوسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کی کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا حکو ت کہ آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری ف ع اسلیی کہ اگر حضرت صلعم پیتی اوسکو تو حلال ہوتا امت کی لیی بہی پینا اوسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ ضرر اور برائی اوسکی کی اور ہرگاہ کہ حضرت معصوم تہی نہ کہا غویت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند انکی کی سبب ہی استقامت پیرون اور تابعدارون اونکی کی اسلیی کہ وہ بمنزلہ دل کی ہین بنسبت اعضاء کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَیْئًا وَاضِعًا اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِیَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی ثَنِیَّةٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا هَرْشٰی اَوْ لِفْتُ فَقَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَیْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ مُلَبِّیًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباس رضی سی کہ کہا سفر کیا ہمنی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان مکہ اور مدینہ کی ف ع احتمال ہی کہ مکہ سی مدینہ کو

بجا

اور ابن عباس سی روایت ہی پس گذری ہم ایک جنگل مین پس پوچھا حضرت نی کہ کونسا جنگل ہی یہ پس عرض کیا اصحاب نی کہ یہ وادی الازرق ہی فرمایا حضرت نی گویا مین دیکھتا ہون طرف موسی ؑ کی پس ذکر کیا آنحضرت نی رنگ اونکی سی اور بالون اونکی سی کچھ کہ کہا گندم گون ہین اور جعد بہا کہ اوپر گذرا اس حال مین کہ رکہی ہوئی ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسی کہ اذان مین رکہتی ہین بلندی آواز کی لیی واسطی ہوئی کی آواز بلند اور زاری وفریاد کی طرف خدا کی لبیک کہتی ہین جیسی کہ احرام والی کہتی ہین درحالیکہ گذرنیوالی ہین موسی ؑ اس جنگل مین کہا ابن عباس نی پہر چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ پر یعنی پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ سی ہی یا دو پہاڑون مین پس فرمایا حضرت نی کہ کونسی ثنیہ ہی یہ پہاڑ پس عرض کیا اصحاب نی یہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہ پہاڑ بہی اسی راہ مین ہی اور یہ شک راوی کی ہی پس فرمایا حضرت نی گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف یونس ؑ کی کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اور جبہ پہنی ہین پشمین ف ح ع کہ تواضع کی لیی پہنا تہا یا بسبب اختیار کرنی زہد کی اور یہ پسندیدہ صوفیہ کی اور اونکی تابعین کی علماء مین سی مانند کسائی وغیرہ کی ت مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی ف ع ح اس مین تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سی ہی اور شعار انبیا سی حالت زندگی مین اور موت مین پس قصد ورغبت کرنی چاہیی حج مین اور اگر کہا جاوی کہ انبیا کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت نہین ہی دار العمل اسکی جواب کئی طرح سی دیی ہین ایک تو یہ کہ یہ مانند شہدا کی ہین بلکہ افضل اونسی اور شہدا زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی پس نہین بعید ہی یہ کہ حج کرین اور نماز پڑہین اور تقرب حاصل کرین اپنی پروردگار سی جسطرح چاہین اور دوسری یہ کہ یہ دیکہنا خواب مین تہا شب معراج مین جیسی کہ روایت ابن عمر سی معلوم ہوتا ہی اور خواب انبیا کا سچا ہی اور عرض کرتا ہی بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی ساتہ حیات حقیقی دنیاوی کی لیکن محجوب ہین نظر عوام سی اس حقیقت مین دکہایا اللہ تعالی نی اونکو اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بغیر خواب وغیرہ کی ت نقل کی یہ مسلم نی **وعن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑہنا زبور کا پس تہی داود علیہ السلام کہ حکم کرتی زین کسنی کا اپنی جانورون پر پس زین کسی جاتی پس پڑہ لیتی داود زبور کو یعنی تمام کرتی اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانورون کی ف ع یہ معلوم ہوا کہ جانور اونکی کئی تہی اور کتنی حدیث مین کسی جاتی تہی لیکن یہ معلوم ہوا کہ معجزہ اونکی خارج تہا حاصل یہ کہ یہ خرق عادت ہی کہ اللہ تعالی اپنی اچہی بندون کی لیی زمانہ کو طی وبسط کرتا ہی یعنی کبہی بہت سا زمانہ تہوڑا ہو جاتا ہی اور کبہی تہوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی رض سی منقول ہی کہ رکاب مین پانون رکہتی اور دوسری رکاب مین پانون رکہنی تک قرآن ختم کرلیتی اور ایک روایت مین ہی ملتزم کعبہ سی اوسکی دروازہ تک جاتی مین پڑہ لیتی ت اور نہین کہاتی تہی داود ؑ روزی مگر کسب کار ہاتہون اپنی کی سی کہ زرہ بناتی تہی نقل کی یہ بخاری نی **وعنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ تہین دو عورتین کہ اونکی ساتہ دو بیٹی اونکی تہی یعنی ہر ایک اونمین دونون عورتون مین سی ایک ایک بیٹا رکہتی تہی آیا بہیڑیا پس لیگیا ایک کی بیٹی کو پس کہا ساتہ والی اوسکی نی کہ نہین لیگیا بہیڑیا مگر تیری

بیٹی کو اور کہا دوسری نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر بیٹی تیری کو ف ح ع یعنی دونوں عورتوں میں خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تھی کہ تیری بیٹی کو لیگیا
بھیڑیا میری کو اور شاید کہ دونوں لڑکی ہم شکل تھی یا تھی ایک ان دونوں میں سے چھوٹی لیکن وہ چاہتی تھی کہ تسلی پکڑے ساتھ موجود کی بدلے مفقود کے
یا اور اغراض فاسدہ کے لیے کہتی ہو ت پس یہ قضیہ لے گئیں وہ دونوں عورتیں حضرت داود ع کے پاس کہ تا حکم کریں درمیان ان کے پس حکم کیا داود نے
ساتھ اس بیٹی کے واسطے اس عورت کے کہ بڑی تھی ف ش ع ح یا تو اس سبب سے کہ وہ لڑکا اس کے پاس تھا پس اس کے لیے حکم کیا بموجب قاعدہ شرع کے
کہ صاحب ید یعنی قابض اولی ہے بہ نسبت غیر قابض کی یا بڑی کہ وہ مشابہ تھا اس کی پس باعتبار علم قیافہ کے یہ حکم کیا جیسے کہ کہتے ہیں شافعی یا کچھ اور دلیل
سے یہ حکم کیا اور یہ حکم حضرت داود ع کا باجتہاد تھا یا وحی تھا اور ثانی اس کے خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجائش نہ رکھتا ت پس نکلیں وہ دونوں عورتیں اور
آئیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پس خبر دی حضرت سلیمان ع کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان ع نے یعنی اپنے خادموں سے کہ لاؤ میرے
پاس چھری دو ٹکڑے کروں اس لڑکی کو درمیان تمہارے ف ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دوں اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان ع کو اس سے
امتحان کرنا ان دونوں عورتوں کی شفقت کا تھا تا ظاہر ہو کہ اس کی ماں کونسی ہے ت پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکڑے نہ کر لڑکی کو رحمت کرے تجھ کو
اللہ یہ بیٹا اسی کا ہے یعنی راضی ہوں میں اس پر کہ یہ بیٹا اسی کا ہے اور جیتا رہے اور نہیں چاہتی میں کہ چیرا جاوے اور مر جاوے پس حکم کیا سلیمان
نے ساتھ اس بیٹی کے واسطے چھوٹی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ش ع ح یعنی بسبب پائے جانے قرینہ شفقت و رحم کے اس میں اور ثابت ہونے
سنگدلی اور عداوت کی دوسری میں اور ظاہرا بعد اس کے بڑی نے اقرار بھی کیا کہ یہ بیٹا چھوٹی کا ہے پس اس کو دیا گیا اور قیل بعض نے اعتراض کرتے ہیں
کہ کیونکر سلیمان ع نے نقض کیا داود ع کے حکم کو باوجودیکہ حکم پیغمبر کا پھیرا اور نقض کیا نہیں جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اس کا یہ دیتے ہیں کہ یہ
حکم داود علیہ السلام سے بطریق فتوی کے تھا نہ بطریق جزم و قطع کے تھا بلکہ بطریق احتمال کے تھا اور قصد کیا تھا کہ حکم کریں اور ہو سکتا ہے کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز
ہو ان کی شریعت میں واللہ اعلم **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى
تِسْعِيْنَ امْرَأَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَأْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان نے البتہ صحبت کروں گا میں
آج کی رات یعنی شب آئندہ نوے بیبیوں سے اور ایک روایت میں ہے سو بیبیوں سے ہر ایک ان میں سے جنے گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا میں
یعنی سلیمان علیہ السلام نے یہ عہد کیا اپنے دل میں اور عزم کیا کہ یوں کرونگا اور نیت ان کی اچھی تھی لیکن انشاء اللہ اوس نے نہ کہا پس کہا سلیمان سے
فرشتے نے یعنی داہنی جانب کے فرشتے نے یا جبرئیل نے یا غیر ان کے نے کہ کہہ انشاء اللہ ف ح یعنی کہو کہ کرونگا میں یہ کام اور ہوگا یہ اگر چاہا ہے خدا نے
کرنا چاہے اس کی کوئی چیز وجود میں نہیں آتی اور خواہش بندے کی بغیر اس کی خواہش کے فائدہ نہیں رکھتی ت پس نہ کہا سلیمان ع نے انشاء اللہ
یعنی اس وقت کہ فرشتے نے کہا اور بعد اس کے بھی نہ کہا بسبب اس کے کہ بھول گئے ف یہ معنی توضیح شرح کی لکھی ہیں اور ملا علی قاری نے کہا نہ کہا بسبب
اس کے وہ سمجھے کہ زبان سے کہنے کی حاجت نہیں دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہے اور لفظ نسی مانند علم کے اور روایت کیا گیا ہے نون کی پیش سے
اور سین کی تشدید سے اور یہ احسن ہے یعنی حال ہوا اس کو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا اکمل ہے نزدیک ارباب جمع اور عرفان
والوں کے یا ارادہ کیا کہنے کا اور بھول گئے ت پس پھرے سلیمان سب عورتوں کے پاس یعنی صحبت کی پس نہ حاملہ ہوئی ان عورتوں میں سے
کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدھا مرد اور قسم ہے اس ذات کی کہ بقا ہے ذات محمد ص کا اس کے ہاتھ میں ہے اگر کہتے سلیمان انشاء اللہ

انشاء اللہ تعالیٰ تو ہر عورت سی بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتا وہ راہ خدا مین درحالیکہ وہ سوار ہوتی سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی لیکن یہ لغزش ہوئی حضرت سلیمان عم سی اور امتحان تہا حق سبحانہ کی طرف سی اونکی لیے اور سلیمان توبہ کی اور رجوع کی اونہون نی جناب حق مین جیسی کہ قرآن مین ذکر ہی اور اس سی یہ علوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرے کسی کام کرنیکا تو مستحب ہی یہ کہی کرنیکا مین یہ کام انشاء اللہ تعالیٰ تبرکا اور تیمنا اور اوس کام کی سہل ہونی کی لیے اور یہی حکم قرآن شریف مین ہی کہ و لا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان عم کو کمال قوت و شہوت تہی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہی مردون کی لیے اور نقصان اسکا نقصانون مین گنا جاتا ہے خصوصا حضرات انبیا علیہم السلام کی لیے **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہی زکریا نجار **ف** ع یعنی کسب بڑہی کا کرتی اور کمانی ہاتہ کی کسب سے اور سمین اور حضرت داود کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیا کی سنت سی ہی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین نزدیک تر اور متصل تر ہون لوگون کا ہون ساتہ عیسیٰ بیٹی مریم عم کی دنیا اور عقبی مین **شرح** یا آغاز اور انجام مین اسلیے کہ نہین ہی درمیان آنحضرت کی اور حضرت عیسیٰ عم کی کوئی پیغمبر اور عیسیٰ عم بشارت دینی والی تہی ساتہ آنی آنحضرت کی اور تمہید کرنیوالی قواعد دین آنحضرت صلعم کی تہی اور آخر زمانہ مین نائب اور خلیفہ آنحضرت صلعم کی ہونگی **ت** انبیا بہائی ہین ایک باپ سی یعنی سوتیلی اور مائین انکی جدا جدا ہین **شرح** تشبیہ دی ساتہ باپ کی اوس چیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیا سی ہی کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہی اور مشابہت دی اونکی شریعتون کو کہ مختلف اور جدا ہین ساتہ ماؤن کی **ت** اصل دین پیغمبرون کا کہ توحید ہی ایک ہی اور عقائد دینی مین سب متحد ہین **شرح** اگرچہ شرائع اور اعمال مین مختلف ہین بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کی اور مناسب احوال اونکی کی **ت** اور نہین ہی درمیان ہمارے یعنی میری اور عیسیٰ عم کی کوئی پیغمبر **ف** ح لیس قرب اور اتصال معنوی سب انبیا مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتہ عیسیٰ کی ہی **ت** نقل کی بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطٰنُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر فرزند آدم کو چوکتا ہی شیطان اوسکی دونون پہلوون مین ساتہ دونون انگلیون اپنی کی جس وقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سوای عیسیٰ بیٹی مریم کی **ف** ع یعنی بسبب دعا کرنی حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم اور عیسیٰ کی کہ وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم سی ارادہ کیا تہا شیطان نی چوکنی کا عیسیٰ عم کی پہلوون مین پس چوکا پردی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی جہلی مین کہ لڑکی پر ہوتی ہی کہ اوسکو مشیمہ کہتی ہین اور نہین اوسکی چہبوئی اور عیسیٰ کی بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہوچکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنی اور خارج ہین اس سی اسلیے کہ یہ بیان احوال اور بنی آدم کا کیا ہی سوای اپنی **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کامل ہوئی مردون مین سی بہت یعنی انبیاء اور خلفاء اور علماء اور اولیاء ہوئی اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سی بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی **ف** ع ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں بیبیاں افضل ہیں ... اور سب عورتون سے افضل ہین حتی کہ فاطمہ
اور خدیجہ رض اور عائشہ رض اور تمام ازواج مطہرات سے لیکن توجیہہ اسمین یہ کرتے ہین کہ مراد عورتون سے اگلی امتون کی عورتین ہین کہ اونمین یہ دونون
افضل ہین یا یہ کلام ہوچکی اوترنی وحی کی بیچ فضل وکمال اون طاہرات کی پایہ ثبوت کو ہین اوسی بالقرینہ اور حدیثون کی کہ فاطمہ زہرا رض کی شان
مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ ع سیدة النساء اہل الجنة اور بعضی طرق حدیث فضیلت فاطمہ ع کی مین مریم اور آسیہ کا مستثنی ہونا آیا ہی حاصل یہ کہ
حدیثین مختلف اس باب مین آئین پس یا توجیہین اونکی متعدد کرتی ہین یا اونکی ساتھ تخصیص عمومات کی قائل ہون واللہ اعلم اور بیان ہیچ
فضیلت عائشہ رض کی بلکہ اونکی فضیلت کی بیان کی کہ فرمایا **ت** اور فضیلت عائشہ رض کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی باقی طعامون پر
ف ع مراد عورتون سی یہان یا تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئین یعنی مریم و آسیہ رض یا عورتین جنت کی یا عورتین اونکے
زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کھانی کو کہتی ہین کہ ٹکڑی تو ٹکڑ کر شوربا اوسپر ڈال دیتی ہین اور عرب مین اس طعام کو
افضل سب طعامون مین جانتی ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی ہونے کے اور زود ہضم ہونی اوسکی کی اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ تفضیل کی درمیان
عائشہ رض اور خدیجہ رض اور فاطمہ ع کی پس کہا اکثر نی کہ روایت کیا گیا ہی ابوحنیفہ رض سی یہ کہ عائشہ رض بعد خدیجہ رض کی افضل ہین عالمین کی عورتون
مین اور کہا حافظ ابن حجر نی کہ فاطمہ ع افضل ہین خدیجہ رض اور عائشہ رض سی اور سوال کیے گئے سبکی پس کہا کہ جو کچھ کہ ہمنی اختیار کیا ہی یہ ہی کہ
فاطمہ ع بنت محمد صلعم افضل ہین پھر اونکی ماں خدیجہ رض پھر عائشہ رض **ف** مؤلف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ کی سی یون
معلوم ہوتا ہی کہ فاطمہ زہرا ع سیدة النساء اہل الجنة کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ رض زن فرعون اور خدیجة الکبری رض اور خدیجة الکبری رض افضل ہین
حضرت عائشہ رض سی اور نقل کیا سبکی نی بعض ائمہ عصر اپنی سی کہ فاطمہ ع اور حسن ع اور حسین ع افضل ہین خلفاء اربعہ رض سی باعتبار ٹکڑہ اور ریزہ جگر گوشہ
ہونی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین رض افضل ہین حضرت فاطمہ ع اور حسن ع اور حسین ع سی باعتبار علم و فضل اور
کثرت ثواب آثار خیر کثیر کی بیچ اسلام کی جیسی کہ ابن حجر نی شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سی باعتبار
فضیلت جزئیہ کی آپسمین ایک دوسری پر فضیلت رکھتی ہین نہ ہر وجہ سی ایک کو فضیلت تام ہی دوسری پر پس اس صورت مین حضرت عائشہ رض بعید نہیں
باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونی وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا ع سی نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطی کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ع ہی کی ساتھ مخصوص ہی ایسی قصیدہ امالیہ مین لکھا ہی کہ فاطمہ زہرا ع
بعضی باتون مین حضرت عائشہ رض پر فضیلت رکھتی ہین اور آسیہ رض اور مریم رض اپنی اپنی زمانہ کی بی بیون پر فضیلت رکھتی ہین اور خدیجة الکبری رض اسکی
باعتبار فضیلت رکھتی ہین کہ پہلی بی بی حضرت کی ہین اور بہت خدمتگذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپ کی انہین سی پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب
ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وذکر** حَدِيْثُ اَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ وَحَدِيْثُ
ابْنِ عُمَرَ الْكَرِيْمُ بْنُ الْكَرِيْمِ فِيْ بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یا خیر البریة ہی یعنی یہ ایک اعرابی نی کہا تھا
حضرت صلعم کو آپ نی فرمایا کہ یہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رض کی کہ اوسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمر رض کی کہ اوسمین
الکریم ابن کریم ہی بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہو چکا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ
وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ

روایت ہی ابو رزین سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تہا پروردگار ہمارا پہلی اوسکی کہ پیدا کری اپنی خلق کو فرمایا حضرت صلعم نی
کہ تہا عما مین **ف** ع کہا علما نی کہ عما وابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہی عما ساتہ مد و قصر کی اور بہر تقدیر مراد اوسکا
بیان ایک امر ہی کہ ادراک نکری اوسکو عقل اور نہ پہونچی اوسکی کنہ کو وصف **ت** نہتی نیچی اوسکی ہوا اور نہتی اوپر اوسکی ہوا **ف** ح ع کنایہ
ہی اسکی طرف کہ نہتی ساتہ اوسکی کوئی چیز پس حاصل اوسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شیئ کی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف دفع توہم مکان کی اسلیی کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہی بی ہوا اور بی مکان کی اور ساز ہری نی کہا کہ ہم ایمان لائی اوسپر اور کیفیت اوسکی
ہم کچہ نہین جانتی اور بعضون نی کہا کہ مراد سوال سی یہ تہی کہ این کان عرش بنا اور اسلیی فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر **ت** نقل کی ترمذی
نی اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نی یعنی عما کنایت ہی اس سی کہ نہتی ساتہ اوسکی کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وَعَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ
قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ
وَاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى
سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی عباس رضی بن عبد المطلب سی کہا کہ وہ تہی بیٹہی بیچ بطحا مکہ کی یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی ساتہ ایک جماعت کی
ف ح ع ظاہر عبارت حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قصہ عباس کی اسلام لانی سی پہلی کا ہی اور وہ جماعت بہی مسلمان نتہی اور حدیث
ابی ہریرہ رضی کی کہ تیسری فصل مین آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی **ت** حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی
اون مین **ف** ع یعنی اوسوقت اور احتمال ہی کہتا ہی یہ کہ ہو یہ ذکر کفار مکہ کی مسلمان ہونی کی پہلی کا یا بعد کا **ت** پس گذرا ایک ابر مین نگاہ کی
اوس جماعت نی طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نام کہتی ہو تم اسکا کہا اونہون نی کہ سحاب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
اور مزن بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور مزن بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور عنان بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور عنان بہی کہتی ہین فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر ہی دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی کہا اونہون نی کہ نہین
جانتی ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی
اور یہ تردید شک راوی سی ہی اور جو آسمان کہ اوپر اوسکی ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کی اور اوس آسمان کی کچہ اوپر ستر برس
کی ہی یہانتک کہ گنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتون آسمان **ف** ع یعنی اس ہیئت پر کہا طیبی نی کہ مراد ستر سی حدیث مین تکثیر
و مبالغہ ہی نہ تحدید اسلیی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کی اور ایسی ہی آسمانون مین ایک آسمان سی دوسری
آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی **ت** بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریای عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اوسکی کی اور اسفل اوسکی کی
مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسری آسمان کی ہی **ف** ح حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالی نی عرش کی پیچہی
ایک یا پیدا کیا ہی اوسوقت سی کہ عرش کو پیدا کیا ہی ح دریا جاری ہی **ت** پہر اوس دریا کی اوپر آٹہہ فرشتی ہین بصورت پہاڑی بکریون کی مسافت درمیان کہرون

اونکی کی اور کونون اونکی کی مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی ... آسمان کی ہی پھر اونکی پشتون پر ہی عرش مسافت درمیان اسفل عرش کی اور اعلا اوسکی کی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کی دوسری تک ہی پھر اللہ تعالی ہی اوپر اوسکی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** ح ع یعنی باعتبار علو مرتبت اور عظمت اور حکومت اور عزت کی نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار اور تمکن کی اور یہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الٰہی کی کہ وہ فوق سب کی اور ورا کل کی ہی جیسی کہ قرآن مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط پس معنی یہ ہوی کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوٹھا کر ساتھ تصور علویات کی اور فکر کرنی کی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق کرین تا وہان سی بھی ترقی کرکی طرف پیدا کرنیوالی اور برپا کرنیوالی اونکی کی متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سی کہ اسفل السافلین مین پڑی ہین باز رکھین فافہم و باللہ التوفیق **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللّٰهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمٰوَاتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بھوکی ہوئی اہل و عیال اور نقصان کیی گئی مال اور ہلاک ہوئی چارپائی پس مینہ مانگو اللہ تعالی سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت و تعظیم تمہاری کی اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہ برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتھ خدا کی تجہپر **ف** ع یعنی اللہ سی فریادرسی چاہتی ہین تمپر اس مین کہ شفاعت کرو تم ہماری لیی اوسکی نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن ہر گاہ کہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تھا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سی مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی لیس لک من الامر شیء یعنی تمکو کسی کام مین کچھ دخل نہین اور فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ برا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی **ت** پس فرمایا آنحضرت صلعم نی پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی ازراہ تعجب کی مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کی یہانتک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون کی چہرون مین **ف** ع ایسی کہ صحابہ سمجھی بار بار تسبیح کہنی حضرتؐ کی سی کہ حضرتؐ غصہ ہوئی اس سی پس ڈری وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب اونمین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپ نی تسبیح اور التفات کیا اوس گنوار کی طرف **ت** پھر فرمایا وای ہی تجکو یعنی جان ای کلام کرنیوالی جاہل و غافل تحقیق شان یہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتھ خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بہت بزرگتر ہی اس سی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسی کی وای ہی تجکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اوسکا محیط ہی اوسکی آسمانون پہ اسطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکہانی اور سمجھانی صورت احاطہ کی ساتھ انگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہتیلی اپنی کی یعنی محیط ہی تمام آسمانون پر جیسی چھاتی ہی زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب عظمت الٰہی کی آواز کرنی پالان اونٹ کی بسبب سوار کی نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف ح یعنی عاجز آتا ہی عرش بسبب شدت عظمت حق سی مانند عاجز پالان کی سواری کی سواری سی کہ بہاری سواری سی چرچرانی لگتا ہی
اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت الٰہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہ کہ جواب عظیم الشان ہوا اوسکی شفیع اوسکی غیر کی طرف نہ ٹھہرایا جاسکی **وعن**
جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُذِنَ لی ان احدث عن ملک من ملائکۃ اللہ من حملۃ
العرش ان ما بین شحمۃ اذنہ الی عاتقہ مسیرۃ سبعمائۃ عام رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی اونسی نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دیا گیا مجھکو یہ کہ بیان کرون مین عظمت ایک فرشتی کی اللہ کی فرشتون
سی جو اوٹھانیوالی عرش کی ہین یہ کہ درمیان لو کانون اوسکی کی اوسکی کندہون تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہ ابو داود نے
وعن زرارۃ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لجبرئیل ھل رایت ربک فانتفض جبرئیل وقال یا محمد
ان بینی وبینہ سبعین حجابا من نور لو دنوت من بعضھا لاحترقت ھکذا فی المصابیح ورواہ ابو نعیم فی الحلیۃ
عن انس الا انہ لم یذکر فانتفض جبرئیل اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفی سی ف ح زرارہ ثقات تابعین سی ہین
قاضی بصرہ کی تہی اور علما اور فضلا اور عباد زمانہ اپنی کی سی ہین ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سی سماع رکہتی ہین ایک روز نماز فجر مین امامت کر رہی تہی آیت
فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور جان دی ۹۳ سنہ تہتر مین ولید بن عبد الملک کی زمانہ مین اور ملا علی رح نی کہا کہ کہا مولف نے
کہ زرارہ صحابہ تہی مری عثمان رضؓ کی زمانہ مین ت یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جبرئیلؑ سی کہ کیا دیکہا ہی تونی اپنی پروردگار کو پس
نہایت کانپی جبرئیلؑ ف ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال سی اور اسمین دلیل ہی اوپر حقیقت رویت اللہ تعالی کی دار البقا مین
اسلیی کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرت صلعم لیکن اسمین اختلاف ہی روز قیامت کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالی کی ہوگی
یا نہین پہر ہر گاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کانپی جبرئیلؑ مارے ہیبت کی ت اور کہا اے محمد صلعم بلا شبہہ درمیان میری اور درمیان
خدا تعالی کی ستر پردے ہین نور کی ف ع یہ عبارت ہی اللہ تعالی کی کمال سی اور جبرئیلؑ کی نقصان اور حجاب نسبت جبرئیلؑ کی ہی مراد
یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتہ صفت نقصان کی اور خالق ذو الجلال موصوف ہی ساتہ صفت
کمال کی پس نہین حاجب ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعین عدد ستر کی شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت مین ستر ہزار پردے آئی ہین پس
ہو سکتا ہی کہ کنایت کثرت پردون سی ہو ت اگر نزدیک ہوؤن مین بعض اون پردون سی یعنی سر انگشت کی قدر جیسی کہ ایک روایت مین
ہی تو البتہ جل جاؤن مین ایسیطرح ہی مصابیح مین کہ زرارہ سی روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نی حلیہ مین
کہ نام اونکی کتاب کا ہی انس سی اور ہو سکتا ہی کہ زرارہ نی انس سی روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نی نہین ذکر کی یہ عبارت فانتفض جبرئیلؑ یعنی
اور باقی جواب ذکر کیا ہی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق اسرافیل منذ یوم
خلقہ صافا قدمیہ لا یرفع بصرہ بینہ وبین الرب تبارک وتعالی سبعون نورا ما منھا من نور
یدنو منہ الا احترق رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی
پیدا کیا اسرافیلؑ کو اس حال مین کہ صف باندہی ہوئی ہین اوپر دونون پاؤن اپنی کی اول مدت پیدائش اپنی سی نہین اوٹہاتی ہین اسرافیلؑ نگاہ اپنی
ف ع ح یعنی طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہین اوٹہاتی نگاہ صور سی اور یہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونی اونکی سی واسطی حکم پہونچنی صور کی
کہ شاید ابہی حکم آ پہونچی ت درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالی کی ستر پردی ہین نور کی کہ حجاب ہین نہین ہی کوئی اون ستر پردون مین سی کوئی

نورکہ قریب ہوں اوس اسرافیل فرشتہ کی جل جا دین نقل کی یہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لما خلق اللہ ادم وذریتہ قالت الملئکۃ یا رب خلقتہم یاکلون ویشربون وینکحون ویرکبون فاجعل لہم الدنیا ولنا
الاخرۃ قال اللہ تعالی لا اجعل من خلقتہ بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی جابر سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور اونکی اولاد کو یعنی روز میثاق کی یا بعد اوسکی
کہا ملائکہ نی کہ اے پروردگار پیدا کیا تو نی انکو کہ کہاتی ہین اور پیتی ہین اور جماع کرتی ہین یا نکاح کرتی ہین اور سوار ہوتی ہین یعنی جانور روز جنگل مین اور کشتی پہ
دریا مین پس گردان واسطی انکی دنیا اور ہماری لیی آخرت **ف ع** یعنی جو کچہ بہرہ مند ہین اور ہم محروم ہین اوسکی لذتون سی انکی لیی یہ دنیا بطریق
دوام وبقاکی ہو یا گردان انکی لیی یہ دنیا ہی فقط اور ہماری لیی نعمتین آخرت کی تا برابری ہو جاوی ہم مین اور اونمین اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا
انکی لیی زیادتی ہی **فرمایا** اللہ تعالی نی نہین گردانون گا مین عاقبت اوس شخص کی کہ پیدا کیا مین نی اوسکو اپنی دونون ہاتہون سی یعنی بغیر
واسطی کسی کی بتدریج مرکب معجون کمال سی کہ مشتمل ہی اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کی اور استعداد مظہریت جمال وجلال کی اور پہونکی مین نی
اوسمین روح اپنی مانند اوس شخص کی کہ کہا مین نی اوسکی لیی یعنی پیدا کرنی مین ہو تو پس ہو گیا کہا فرح طیبی نی یعنی نہین برابر ہو سکتا بزرگی مین وہ شخص
کہ پیدا کیا مین نی اوسکو بذات خود اور نہین سونپا مین نی اوسکی پیدا کرنی کو کسی کی طرف اور پہونکی مین نی اوسمین اپنی روح سی کہ وہ آدم ہین
اور اولاد اونکی ساتہ اوسکی کہ ہوا مجرد امر کن کی کہ وہ فرشتی ہین اور اضافت روح کی اپنی نفس کیطرف بزرگی کی لیی ہی جیسی بیت اللہ مین کہا
ابن ملک نی یعنی نہین برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت اور قربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اوسکی اعلی ہی آور یہ منجملہ دلیلون
اہل سنت کی سی ہی اوپر افضلیت بشر کی ملائکہ پر آور وجہ اسکی واللہ اعلم یہ ہی کہ فرشتی معصوم پیدا کیی گئی پس ہوی دوزخ سی ممنوع اور نعیم سی
محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتہ کرنی طاعت کی اور بچنی کی معصیت سی پس جو کوئی دونون کی حق بجا لایا مستحق ہوا ثواب کا دارین مین
اور جسنی اعراض کیا دونون سی مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین **ت** نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملائکتہ رواہ ابن ماجۃ
روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن یعنی کامل کہ وہ انبیا اور اولیا ہین بزرگتر ہین اللہ تعالی کی نزدیک اوسکی
بعضی فرشتون سی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف ع** یعنی خواص فرشتون سی یا اونکی عوام سی کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نی کہ مراد مومن سی عام اونکی ہی اور
مراد ملائکہ سی بہی عوام اونکی ہین کہا محی السنہ نی اولی یہ ہی کہ کہا جاوی عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سی اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ کی فرمایا اللہ تعالی نی
الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل پکڑی ہی اس سی اہل سنت نی بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پہ نہتی اور پوشیدہ نہ ہوی یہ کہ مراد خواص مومنین سی
رسل اور انبیا ہین اور خواص ملائکہ سی مانند جبرئیل اور اسرافیل کی اور مراد عوام مومنین سی کاملین ہین اولیا مین سی مانند خلفا اور تمام علما کی
اور تفصیل اولی ہی اجمال بعض اونکی سی اس کہنی مین کہ بشر افضل ہی ملک سی اور حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین دو سندون سی آئی ہی
وعنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال
یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس و
خلق ادم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی اخر الخلق واخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالی نی مٹی دن ہفتہ کی **ف ع**

اور یہی مطلب اس کے آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتی ہین پس وہ اتوار کا ہی حکم ہی ہر گز یہ حدیث منافی ہی یہ قول اسکے ...
خلق السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ترجمہ اور پیدا کیے اوسمین پہاڑ دن اتوار کی اور پیدا کیے درخت دن پیر کی اور پیدا کین چیزین
بُری دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدھ کی **ف** ح مسلم مین لفظ نور کا ریّ سی یاہی اور یہی ہی مشکوۃ کی صحیح نسخون مین اور اصول
معتمدون مین ریّ سی ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سی ہی آخر مین یعنی مچھلی کی اور ہو سکتا ہی کہ نور اور مچھلی اسدن مین پیدا ہوئی ہون
ت اور پہیلائی زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم عم کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد بیچ آخر پیدایش اور آخر ساعت دن کی درمیان
عصر کی رات تک نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع اسی سبب سی جمعہ نام رکہا کہ پیدایش سب کی اوسمین جمع ہوئی اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو
اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثرون کی نزدیک **وَعَنْهُ** قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ
اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا
الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ
سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا
خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ
سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى
عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ
بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ
تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَ
قُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اور یار اونکی ناگہان آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو کیا ہی یہ کہا صحابہ نی یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا حضرت نی
یہ عنان ہی **ف** عنان اوپر گذر چکا ہی کہ عنان عین کی زبر سی نام ابر کا ہی **ترجمہ** یہ ابر روایا زمین کی ہین **ف** ح روایا را مہملہ سی جمع
راویہ کی ہی راویہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ اوس سی پانی کہینچتی ہین تشبیہ دی ابر کو ساتہ اوسکی بسبب اسکی کہ جیسی اونٹ پانی کہینچ کر
زمین مین دیتا ہی ایسی ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر **ترجمہ** ہانکتا ہی اوسکو اللہ تعالی طرف ایک قوم کی کہ شکر نہین کرتی خدا کا **ف**
ع ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہین اور نسبت کرتی ہین مینہ کو طرف گردش ستارون کی کہتی ہین مطرنا بنوء کذا مینہ برسائی گئی ہم بسبب فلانی
منزل ستاری کی **ت** اور نہ پکارتی ہین اوسکو **ف** ح یعنی نہین یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہین اوس سی کچھہ اور نہ عبادت کرتی ہین

اودیکہ بلکہ چوتھی ہی ستون گواہ سکی بن سعادت چوپا شکری کری اون قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتی اور حق یہ ہی

دیتا ہی اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمہاری یعنی آسمان عرض کیا اصحاب نی اللہ اور
رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نی بیشک تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہاری ہی رقیع ہی ف ع رقیع قاف کی زیر سی بر وزن فعیل کی نام ہی آسمان
دنیا کا اور بعضون نی کہا ہر آسمان کا ترجمہ آسمان چھت ہی محفوظ یعنی اللہ نی نگاہ رکہا ہی اوسکو گر پڑنی سی زمین پر تشبیہ دی آسمان کو
ساتھ گھر کی چھت کی اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنی سی یعنی ساتھ موج کی بہی تشبیہ دی اوسکو کہ جیسی موج معلق ہوا مین ہوتی ہی
ویسی ہی آسمان بھی معلق ہی بے ستون کھڑا ہوا پھر فرمایا حضرت نی کہ آیا جانتی ہو تم کسقدر مسافت ہی درمیان تمہاری اور درمیان آسمان
کی یعنی زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا اصحاب نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہاری اور درمیان آسمان
کی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کی عرض کیا اصحاب نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا دو آسمان
ہین یعنی آسمان ہی بعد آسمان کی کہ دوری اور مسافت درمیان اون دونون آسمان کی بہی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا آنحضرت نی اسیطرح
یعنی دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہین یہانتک کہ گنی سات آسمان اور فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و
زمین کی یعنی پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی اوپر اون مذکور کی کہا اصحاب نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان
سات آسمانون کی عرش ہی اور درمیان عرش کی اور درمیان آسمان کی فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پھر فرمایا کہ آیا
جانتی ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچی تمہاری عرض کیا اصحاب نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا جو کچھ کہ نیچی تمہاری ہی زمین ہی یعنی اوپر کی پھر
فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی نیچی اس زمین کی کہا اصحاب نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچی اسکی اور ایک زمین ہی درمیان اون دونون
زمینون کی مسافت پانسو برس کی ہی یہانتک کہ گنین آنحضرت نی سات زمینین درمیان ہر دو زمینون کی اونہین ہی فاصلہ پانسو برس کا
ف ح اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری زمینون کی موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہ جو کہتی ہین کہ طبقی زمینون
کی سب متصل ایک دوسری کی ہین اور ملی ہوئی ہین اور اسلیے ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف
اس حدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ ہی زمین کی ہی کہ نیچی انکی ہی اور اور زمینون سی صرف کا نہین کہتی بخلاف آسمانون کی
کہ سب سی فیوض اور آثار پہونچتی ہین واللہ اعلم ترجمہ پھر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد صلعم کی اوسکی ہاتھہ مین ہی اگر چھوڑو تم
رسی طرف زمین کی کہ نیچی سب سی ہی تو البتہ جا پڑی وہ رسی خدا پر ف ع یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسی کہ تصریح کیا ہی اوسکو
ترمذی نی اور معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کی اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کی نیچی کی
چیزون کو فرمایا یہ واسطی دفع کرنی اس شبہہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوی کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچی کا اور
اسیلیے کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کی تھی مچھلی کی پیٹ مین جیسی کہ معراج ہوئی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر پھر
پھر پڑھی آنحضرت نی یعنی استشہاد کیا یا ابو ہریرہ نی تقویت حدیث کی لیے یہ آیۃ کہ وہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیے ابتدا اور آخر
ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکی لیے انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہی یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات
اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سی جاننی والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکھتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی
یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ پڑھنا آنحضرت کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کی جا پڑنی سی اللہ پر جا پڑنا اوسکا ہی

اوسکی علم اور قدرت اور تصرف اور غلبہ پر پس ت ع علم اللہ تعالیٰ کا سمجھا اور قدرت اور غلبہ بھی کہی گئی ہی الاول
والآخر یعنی وہ ایسا اول ہی کہ ہر چیز اوسکی ہاتھ سی ہی اور ... اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھ فنا ہو جایگا اور وہ
باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سی کہا اونہون نی کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہ ہین کہ وہ ایسا
غالب ہی کہ سب چیز پر غالب ہی اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزون مین بطریق غلبہ اور استیلا کی ایسی کہ
نہین ہی فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سی اور ایسا باطن ہی کہ علم ہی اور سوای اوسکی نہین پہر کہا ترمذی نی ترجمہ اوسکا
علم اللہ کا اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور تصرف اوسکا ہر جگہ ہی یعنی آثار ان صفات کی سب جگہ ہین والا یہ صفات حق ہی ساتھ
اور خدا ساتہ تجلی ذات اپنی کی عرش پر ہی جیسی کہ وصف بیان کیا اللہ تعالیٰ نی اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف ع الرحمن علی العرش استویٰ
وہو رب العرش العظیم اور یہ آیۃ اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت و مکان کا و لیکن حقیقت مین کنایہ اور مراد ہی غلبہ سلطان اور عظم اور قدرت
وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّیْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا اور روایت ہی اوسی
سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تہا طول قد آدم کا ساٹھ ہاتھ اور عرض اونکی قد کا سات ہاتھ ف ع ح ذراع نیچ کی کہنی
کی سری سی بیچ کی اونگلی کی سر تک اور گز شرعی بہی یہی ہی لیکن جاننا چاہیی کہ مراد ہاتھ سی آدمؑ کا ہاتھ ہی یا ہاتھ اسوقت کی لوگون کا ظاہر
یہ ہی کہ مراد لوگون کا ہی ہاتھ ہی ایسی کہ اگر آدمؑ کا ہاتھ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتھ اونکا ساٹھوان حصہ اونکی قد کا ہو اور یہ نہایت چھوٹا ہی
بحسب طول بدن اونکی کی اور تناسب سی نہایت ہی بعید وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اَوَّلَ
قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَنَبِیٌّ کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُّکَلَّمٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَّبِضْعَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا
وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمْ وَفَاءُ عِدَّۃِ الْاَنْبِیَاءِ قَالَ مِائَۃُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ
اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِکَ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَّخَمْسَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کونسا
انبیا مین تہا پہلی فرمایا آدم کہا مین نی یا رسول اللہ نبی تہی آدم فرمایا ہان آدمؑ نبی تہی کلام کیی گئی یعنی فقط نبی ہی نہ تہی بلکہ نبی تہی کلام
کیی گئی یعنی صحیفی اوتری تہی اونپر یعنی رسول ہین کہا مین نی یا رسول اللہ انبیا مین سی رسول کتنی ہین فرمایا رسول تین سو اور کچھ اوپر دس
ہین جماعت بہت سی اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سی آیا ہی کہ کہا ابوذر نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کتنا ہی شمار انبیا کا خواہ رسول
ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول اونمین سی تین سو پندرہ بہت سی جماعت ف ع ح اور فرق مشہور نبی اور رسول
مین یہ ہی کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہونچانی کا اور نبی عام ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اوتری اور تبلیغ کا حکم آیا ہو
یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا مین روایت دو لاکہ چوبیس ہزار کی بہی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف فاحش کی تعین عدد انبیا سی منع کیا ہی علمائی
بلکہ مجمل کہنا چاہیی کہ ایمان لائی ہم سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوی اون مین سی اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوْسٰی بِمَا صَنَعَ قَوْمُہٗ فِی الْعِجْلِ فَلَمْ یُلْقِ الْاَلْوَاحَ
فَلَمَّا عَایَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَی الْاَلْوَاحَ فَانْکَسَرَتْ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکہنی اوس چیز کی آنکھ سی یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکہنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اسپر دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی خبر دی موسیٰ علیہ السلام کو اوس چیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ مقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تہی

پس نہ ڈالین موسیٰ علیہ السلام نے تختیان کہ اونمین توریت لکھی تہی یعنی بسبب تاثیر کرنی خبر کی اونمین ایسی تاثیر کہ باعث [illegible]
تختیون کا پہر جبکہ موسیٰؑ قوم مین آئی اور آنکہہ سے دیکہا جو کچہ کہ قوم نے کیا تہا یعنی بچہڑا پوجا تہا اوسکی ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصہ کے اوہر گر گئین
تختیان ف ع یعنی بسبب نہ دیکہنے کی ناڈالین تہی اور بسبب دیکہنے کی ڈال دین تختیان غصہ کی اور اونکی ڈال دینی مین گویا یہ اشارہ تہا کہ یہ نفع دیتی ہین ایمان والون کو پس
جب اونہون نے اختیار کیا کفر ڈالدیان تو نہ رہا فائدہ اونکی رکہنی مین لیکن ظاہر یہی ہی کہ باوجود ٹوٹنی کی کچہ اونمین سی جاتا نہین رہا نقل کین تینون
حدیثین احمد نے **بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** باب ہی بیچ بیان
فضیلتون سردار رسولون کی رحمتین نازل ہو جیو اللہ کی اور سلام اوسکا آنحضرت پر اور سب رسولون پر ف ح ع بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی فضائل حد سی زیادہ ہین اور شمار سی باہر مولف نے کچہ اونمین سی لکہی ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد
آدم کی اور افضل ہین پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور اونکی بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکی بعد موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت موسیٰ کی بعد علما سی
صراحتہ نہین دریافت ہوا کس کا درجہ ہی واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہی ابوہریرہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہیجا گیا یعنی پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سی بنی آدم کی قرن سی قرن کی بعد
ف ح یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تہا مین اور مراد بہترین طبقون بنی آدم سی وہ طبقہ ہی کہ آنحضرتؐ کی باپ اوس طبقہ مین تہی
اور آنحضرتؐ اونکی پشتون مین تہی جیسی کہ اسمعیلؑ کی بعد کنانہ اور اونکی بعد قریش اور اونکی بعد ہاشمی تہی ترجمہ یہانتک کہ ہوا مین اوسی قرن مین
کہ ہوا مین اوس سی ف ع ح اور معنی بہتری کی خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کی تعارف مین ساتہ اونکی اہل کرم کی ہی کہ رہتی
نہ اعتبار دین و ایمان کی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ
مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ
اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہا اونہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالیٰ نے چن لیا
کنانہ کو اولاد اسمعیلؑ سی گو چن لیا قریش کو کنانہ سی ف ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق رہتی تہی شہرون مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب
نے مکہ مین پس قریش نام رکہی گئی لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوای نضر کی قریش نام رکہی گئی لانہ لم یقرشوا مشہور ہی کہ
قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکہتا ہی اور ابن عباسؓ سی صحاح مین ذکر کیا کہ اونہون نے کہا کہ قریش اسلیے نام رکہا کہ دریا
مین ایک مچہلی ہی کہ اوسکو قریش کہتی ہین وہ سب مچہلیون کو کہاتی ہی اور اوسی کو کوئی مچہلی نہین کہاتی اور اوسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس
مین مذکور ہی ترجمہ اور چن لیا قریش سی بنی ہاشم کو اور چن لیا مجہکو بنی ہاشم سی ف ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی
اور خلاصہ ہین خلاصون کی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم
سی اسمعیلؑ کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیلؑ سی بنی کنانہ کو ف ع شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرتؐ کا یون لکہا ہی ہو ابو القاسم محمدؐ بن عبد اللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کی نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نہین یاد کسی کو

وعن ابی هریرة قال ... وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمة

القبر واول شافع واول مشفع ... ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں

دن قیامت کی ف ح یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت صلعم سردار ہین دنیا اور آخرت کی لوگون کی اور قید روز قیامت کی یہان اسلیے لگائی کہ اوس دن ظہور حضرت صلعم کی سرداری کا بغیر نزاع کرنیوالی اور معاند کی ہوگا بخلاف دنیا کی۔ یہان سردار کفار مشرکین معاند تھی اور یہان سی آنحضرت صلعم کی بزرگی فرشتون پہ بہی لازم آئی اور بعضی حدیثون مین آنحضرت صلعم کی بزرگی تمام خلق پہ مذکور ہی اور یہ جو بعض حدیثون مین آیا ہی کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرونکو آپسمین اور نہ مجھکو تفضیل دو موسیٰ اور یونس پر جواب اوسکی اوپر گذر چکی ترجمہ اور اول ہون اون شخصون مین کہ پہٹی اونسی قبر یعنی پہلی قبر سی مین ہی اوٹھایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے ف ح پس آئیں دلیل ہے اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوقات اور اکمل الموجودات ہین وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمة وانا اول من یقرع باب الجنة رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن ف ح پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرت صلعم کی امت تمام اہل جنت کی دو ثلث ہی اس سی معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیی خط وافر ہی اسلیے کہ اکثر اہل اسلام اونکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسیطرح امام عاصم قاری ہین ت اور مین اول ہون اون شخصون کا کہ کہٹکہٹاونگی دروازہ جنت کا یعنی کہلواونگی دروازہ جنت کا اور داخل ہونگی اوسمین نقل کی یہ مسلم نے وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتی باب الجنة یوم القیمة فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آونگا مین بہشت کی دروازی پر قیامت کی دن پہر کہلواونگا مین پس کہیگا نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ بسبب تیری کیا گیا ہو مین کہ نہ کہولون مین دروازہ کسی کی لیی پہلی تیری نقل کی یہ مسلم نے وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول شفیع فی الجنة لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما صدقه من امته الا رجل واحد رواه مسلم اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین یعنی اپنی امت کی گنہگارون کی داخل ہونی کی لیی جنت مین یا بلندی درجون کی لیی اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سی جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین از روی امت اور تابعدارون کی اور تحقیق نبیون مین سی ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سی مگر ایک مرد نے نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانه ترک منه موضع لبنة فطاف به النظار یتعجبون من حسن بنیانه الا موضع تلک اللبنة فکنت انا سددت موضع اللبنة ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایة فانا اللبنة وانا خاتم النبیین متفق علیه اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری اور مثل انبیا کی جیسی ایک محل ہی کہ اچہی بنائی گئی دیوار اوسکی گرد کی چہوڑی گئی اوس محل سی ایک اینٹ کی جگہہ پہر گرد پہرنی لگی اوسکی دیکہنی والی درحالیکہ تعجب کرتی تہی اوس دیوار کی خوبی سی مگر اوس اینٹ کی جگہہ کہ خالی رہی تہی یعنی وہ خارج تہی خوبی سی سو مین ہوا کہ بند کی مین نی اینٹ کی جگہہ جو خالی تہی ختم کی گئی ساتہ میری دیوار

اور ختم کیے گئے رسول ساتھ میری اور ... ین ہی پس مین ہون ... اور ... کا اور مین ہون ختم کرنیوالا نبیون کا ...
انبیا کو اور اونکی شریعت وہدایت وعلم وارشاد کو ساتھ ایک محل کی کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اوسکی پس پہلی سب انبیا پیدا ہوچکی ہو ان پر بنیا
ہوا لیکن کچھ کسر باقی تھی وہ ہماری آنحضرت صلعم کی وجود با جود سی پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْہُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ
الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین سی اسقدر کہ مثل اوسقدر کی
ایمان لاسکی اوسپر بشر **ف** ح یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہی کہ اظہار معجزہ باین کیف نہین کیا ہی لیکن اونکی ہی زمانہ تک مخصوص رہا پہر انکی بعد
منقطع ہوا جیسی اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰ کو عنایت ہوا کہ اوسوقت مین جادو کا غلبہ تہا اور یہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور
مردونکو زندہ کرنا اور کوڑہی اور اندہی مادرزاد کا اچہا کرنا حضرت عیسیٰ ع کو ملا کہ اوس زمانہ مین طب کا زور تہا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگونکو
عاجز کیا اسیطرح ہماری آنحضرت صلعم کی وقت مین بلاغت اور فصاحت کا دعوی تہا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت سی اہل عرب
کہ سب اسکی آگی اچہی اچہی دعویدار مغلوب ہوئی اور کچہہ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہا **ت** اور بیشک ہی وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وحی کہ
وحی کی اللہ نی میری طرف یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہی باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہی سچ سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق اور یقین کی پس امید
رکہتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی یعنی میری تابعدار بہت ہونا
اسلئی کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہی قیامت تک باقی ہی جو کوئی اوسکو دیکہی ایمان لاوی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَھُوْرًا
فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ
وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی پہلی مجہسی فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین دہشت پڑنی سی ایک مہینی کی مسافت سی
یعنی میرا رب فتح دیتا ہی مجکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنی ڈر کی اونکی دلون مین ایک مہینی کی مسافت سی کہ اتنا فرق مجہہ مین اور اونمین ہوتا ہی
اور پہر ماری رعب کی بہاگتی ہین اور گہبراتی ہین اور کی گئی میری لیی ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی کہ تیمم ہی **ف** ع یعنی سوای حمام ومقبرہ
کی کہ اوسکا بہلی ذکر ہوچکا جس جگہہ چاہین نماز پڑہین ہمین جائز ہی جب تک یقین نہو اوسکی نجاست کا اور اگلی امتون مین سوای ایک جگہہ معین کے
کہ عبادت خانہ اونکی تہی نماز درست نتہی اور آگی سوای پانی کی طہارت نہوتی تہی اب ہماری لئی درصورت عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جائز ہی جیسے کہ
فرمایا **ت** پس جو شخص ہو میری امت مین سی کہ اوسپر نماز وجب ہوا اور وقت آجاوی اور پانی نملی نہین تو تیمم کری اور پڑہ لی اوسی جگہہ نماز اور حلال
کی گئی میری لیی لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کی لیی مجہسی پہلی **ف** ح یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کی اور مال لوٹتی تو ایک جگہہ اکٹھا
کرتی اور آگ آسمان سی آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنی والون کی ملک ہوتی نہ انبیا کی پس ہماری آنحضرت صلعم کی لیی مخصوص ہوا پانچوان
حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ مین سی جو چیز اچہی معلوم ہوتی جیسی تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لی لیتی **ت** اور دیا گیا مجکو مرتبہ
شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہی تمام مواضع شفاعت کو جیسی کہ باب الشفاعت مین گذرا اور نبی بہیجا جاتا تہا مجہہ سی پہلی اپنی ہی قوم کی طرف

خاص اونکی قوم کی طرف اور مین بہیجا گیا طرف تمام لوگون کی بلکہ ہر جن و انس کی

بعد ابی ہون ہوا یعنی قرض بن رہا **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فضیلت دیا گیا مین نبیون پر ساتھ چہہ خصلتون کی **ف** ع پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چہہ اور حقیقت مین فضائل آنحضرت کی کہ اونکر آپ مخصوص و ممتاز ہین بہت ہین بیشمار و لیکن بعضی اونمین سی بتقریب وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئی ہین او مقصود حصر نہین ہی **ت** اور دیا گیا مین کلمی جامع **ف** ع یعنی

کلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسی انما الاعمال بالنیات و من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ والدین النصیحۃ العدۃ دین والمستشار مؤتمن اور مانند انکی کی کہ ہر ایک بہت سی معنون کو مشتمل ہی اور بعضی عالمون نی ایسی حدیثین جمع کی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سی قرآن شریف ہی کہ تہوڑی سی لفظون مین بہت سی معنی خدا تعالی نی جمع کیی ہین او معنی اول خوب ظاہر ہین اور دوسری روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اوسمین اختصر لی الکلام اول ہی معنی پر دلالت کرتی ہی **ت** اور فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین رعب ڈالنی کی ساتھ اور حلال کی گئین میری لیی غنیمتین اور کی گئی میری لیی زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بہیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میری ساتھ نبوت نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع یعنی وحی منقطع ہوئی اور رسالت تمام ہوئی بعد میری کوئی نبی ہی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسیٰ کا اترنا بہی اسی دین کی خوب رواج دینی کو ہوگا **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ رضی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوٹہایا گیا اور بہیجا گیا مین ساتھ جامع کلمون کی اور فتح دیا گیا مین ساتھ خوف کی اور ایک وقت خواب مین دیکہتا ہون اپنی تئین کہ دیا گیا مین زمین کی خزانون کی کنجیان پس رکہی گئین میری آگی **ف** ع مراد یہ ہی کہ سہل کیا اللہ تعالی نی حضرت کی لیی اور اونکی امت کی لیی فتح ہونا شہرون کا اور خزانون کا نکالنا یا مراد ہین کانین زمین کی جسمین سونا چاندی وغیرہ ہی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُهْلِکَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنْ لَّا اُهْلِکَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْهِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُهُمْ یُهْلِکُ بَعْضًا وَّیَسْبِیْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بی شک اللہ تعالی نی سمیٹی میری لیی زمین یعنی اوسکو سمیٹ کر مثل ہتیلی کی کر دکہایا پس دیکہا مین نی اوسکی مشرقون اور مغربون کو یعنی تمام زمین دیکہی اور بیشک میری امت قریب ہی کہ پہونچی اوسکی بادشاہی اوس مسافت کو کہ اکہٹی کی گئی میری لیی زمین سی یعنی مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہووین اور تصرف کرین اور دیی گئی میری لیی دو خزانی سرخ اور سفید **ف** ع یعنی سونی اور چاندی کی یعنی ایک تو کسری کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہان سونا بہت ہی اور ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہ ہی روم کا کہ وہان چاندی بہت ہی **ت** اور بیشک مین نی مانگا اپنی رب سی اپنی امت کی لیی کہ نہ ہلاک کرے امت کو ساتھ قحط عام کی

یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دی اور یہ کہ نہ مسلمانون کی تنگی کا فرپر مباح جانو بیہ او ستے
جمع ہوئی کی ہو سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن غلبہ اونکی بود و باش اور سب کو ہلاک کر ڈالی اور بیشک فرمایا میری رب نی ای محمد تحقیق
جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلاشبہہ وہ نہین پھرتا اور تحقیق مین نی دیا تجھکو یعنی عہد اپنا تیری امت کی لیی یعنی امت اجابت کی لیی یہ کہ نہ ہلاک
کرونگا مین اونکو ساتھ قحط عام کی اور کیہ نہ مسلط کرونگا مین اونپر کوئی دشمن سوای مسلمانون کی پس مباح کری وہ جگہہ انکی بود و باش کی اگرچہ جمع
ہووین اونپر وہ لوگ کہ زمین کی تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کی جمع ہوین اونسی لڑنی کی لیی یہانتک کہ ہووین تیری امت
مین سی بعضی کہ ہلاک کرین بعضون کو اور قید کرین بعضی بعضون کو نقل کی یہ مسلم نی ف ح یعنی کافرون کو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہو گا اور
سارا ملک اسلام نہ لی سکین گی لیکن تیری امت آپسمین لڑائی کری اور بعضی بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسطرح قضای ربی اور تقدیر الٰہی مقرر
ہوگئی ہرگز تغیر و تبدیل نپاوی **وعن** سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَۃَ دَخَلَ فَرَکَعَ
فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَدَعَا رَبَّہٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً
سَأَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَۃِ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَأَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَأَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ
بَاْسَہُمْ بَیْنَہُمْ فَمَنَعَنِیْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری بنی معاویہ کی مسجد پر ف ح بنی معاویہ
ایک قبیلہ ہی انصار مین سی اور اب تک نشان اوس مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہی ت پس آگئی آنحضرت مسجد مین اور اوسمین پڑھین دو رکعتین یعنی نفل یا فرض
اور ہمنی بھی پڑھین حضرت کی ساتھ اور دعا مانگی آنحضرت نی اپنی رب سی بڑی یعنی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اوسکی اور ظاہر دوسری
بات ہی پھر فارغ ہوئی نماز و دعا سی پس فرمایا کہ مانگین مین نی اپنی رب سی تین چیزین سو عنایت کین اونی مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نی
اپنی پروردگار سی یہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھ قحط عام کی سو دی مجکو یہ اور مانگا مین نی یہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھ ڈوبنی کی یعنی ساری
امت نہ ڈوب جاوی عذاب سی جیسی کہ قوم فرعون دریای نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سی سو یہ بھی عنایت ہوئی مجھی اور مانگا مین نی
یہ کہ نہ گردانی آپسمین اونکی لڑائی یعنی آپس مین جنگ نہ کرین سو یہ نہ دی مجکو ف ح اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی قبول
نہین ہوتی ت نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَۃِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّوْرٰۃِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرٰۃِ بِبَعْضِ صِفَتِہٖ فِی الْقُرْاٰنِ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ
اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا
سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ
یَّقُوْلُوْا لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیَفْتَحُ بِہَاۤ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَکَذَا الدَّارِمِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَّحْوَہٗ وَذُکِرَ
حَدِیْثُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِیْ بَابِ الْجُمُعَۃِ اور روایت ہی عطاء بن یسار سی کہ کہا اونہون نی کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی
کہا مین نی مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سی کہ جو توریت مین مذکور ہین ف ح ع ظاہر ا عبد اللہ بن عمرو نی توریت پڑھی ہی
یا آنحضرت سی یا بعضی اہل کتاب سی جو ایمان لائی تھی سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تھی اہل علم و کتاب سی کہ عالم تھی اگلی کتابون کی اور پڑھی تھین
وہ اور لکھتی تھی آنحضرت کی حدیثین اور یہ بھی کثیر الاحادیث ہین جیسی ابوہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نی ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی
جو توریت مین ہی خدا کی قسم بیشک وصف کیی گئی ہین آنحضرت توریت مین ساتھ بعضی صفتون اپنی کی جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین ای نبی تحقیق

بھیجا ہی جلوت اپنا امت کی احوال پر اور خوش خبری دینی والا فرمان برداروں کو ثواب کی اور ڈرانی والا گنہگاروں کو عذاب سی اور پناہ واسطی
امیوں کی **ف** مراد امیوں سی عرب ہین کہ وہ پڑھنا لکھنا اکثر نہیں جانتی تھی یا اسلیے کہ ام القریٰ کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کیی گئی ہین اور
تخصیص عرب کی اسلیے ہی کہ آنحضرت اونہین مین سی ہین اور اونہین مین مبعوث ہوئی اونکی محافظت کی لیی اہل عجم کی غایۃ سی اور اگر پناہ سی مگراہیون
شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد کہین تو بہی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کی لیی پشت پناہ ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ مراد پناہ سی نگہبانی
قوم کی ہی برباد ہوتی اور عذاب کی اوترنی سی اونپر جب تک کہ وہ ہون اوس قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم و
انت فیہم **ت** تو بندہ خاص ہی میرا ای محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہیں اور رسول ہی میرا یعنی بھیجا ہوا خلق کی طرف مینی
تیرا نام رکھا متوکل کہ سب کار بار اپنی تونی مجھی سونپی اور اپنا اپنی زور اور طاقت پر بھروسا نکیا ایسا متوکل کہ نہیں بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور
نہ غل مچانی والا بازاروں مین **ف** تخصیص بازاروں کی بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور و غوغا بہت ہوتا ہی **ت** اور نہیں دفع کرتا بدی کو بدی کی ساتھ
یعنی جو اوسکی ساتھ برائی کرے وہ اوسکی سزا نہیں دیتا لیکن درگذر کرتا ہی اور ڈہانکتا ہی اور دعای مغفرت کرتا ہی اوسکی لیی بلکہ احسان کرتا ہی
اور نہ قبض کریگا اللہ روح اوسکی یہانتک کہ سیدھا کری اور ہدایت کری بسبب اونکی قوم ٹیڑھی اور گمراہ کو ساتھ اسطرح کی کہ کہین نہین کوئی معبود
مگر اللہ اور یہانتک کہ کھولی خدا تعالیٰ بسبب اس کلمۂ طیبہ کی آنکھین اندھی اور کان بہری اور دل کہ نہ کچھ سمجھین اور نہ یاد رکھین گویا غلاف اوپر
[illegible] نقل کی یہ بخاری نی یعنی عطا بن یسار سی اور اسیطرح نقل کیا اوسکو دارمی نی عطا بن یسار سی اونہوں نی عبد اللہ بن سلام سی مانند اوس
حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطا سی اونہوں نی عبد اللہ بن عمرو سی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کی فضائل مین کہ اوسکی اول لفظ
نحن الآخرون گا ہی بیچ باب جمعہ کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً فَاَطَالَہَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّیْتَ صَلٰوۃً لَمْ تَکُنْ تُصَلِّیْہَا قَالَ اَجَلْ اِنَّہَا صَلٰوۃُ
رَغْبَۃٍ وَّرَہْبَۃٍ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ فِیْہَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ
فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِہِمْ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُذِیْقَ بَعْضَہُمْ بَاْسَ
بَعْضٍ فَمَنَعَنِیْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پڑہی آپنی نماز ایسی دراز کہ نہیں پڑہتی تھی آپ ایسی
دراز نماز فرمایا ہان اسواسطی کہ یہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تھی یعنی اسمین دعا کرتا تھا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکھتا
تہا اسلیی نماز دراز پڑہی مین نی اور خشوع اور خضوع بہت کیا اور تحقیق مین نی اللہ سی مانگین اسمین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجھکو دو اور نہ دیا مجھکو
ایک مانگا مین نی اوس سی کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھ قحط کی یعنی عام قحط کی اور اسی کی حکم مین ہی وبا اور مقصود یہ ہی کہ انپر کوئی بلا ایسی
نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اوکھڑ جائین پس دی مجھی یہ دو اور چاہا مین نی اوس سی یہ کہ نہ غالب کری انپر دشمن کو سوای انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی
نہ دی اسلیی کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور دول بالا کفر کا چاہتی ہین اور آپس کی دشمنوں سی یہ بات نہیں ہوتی پس یہ بہی دی مجھکو اور چاہا مین نی کہ نہ چکہاوی
اونکی بعضوں کو بعضوں کا عذاب یعنی آپسمین لڑائی نہ کرین اور ہلاک نہ کرین ایک دوسری کو پس نہ دی مجھکو یہ نقل کی ترمذی اور نسائی نی **وَعَنْ**
اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَجَارَکُمْ مِّنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا یَدْعُوَ
عَلَیْکُمْ نَبِیُّکُمْ فَتَہْلِکُوْا جَمِیْعًا وَّاَنْ لَّا یَظْہَرَ اَہْلُ الْبَاطِلِ عَلٰی اَہْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلٰلَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالی

تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم سب جیسے کہ ہوئے پیغمبرون کی امتین دوسری یہ کہ نہ غالب ہو وین اہل باطل اہل حق پر بکثرت تمام نہیں کہ مٹا دیوین

ہوین اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکین گی چنانچہ حاکم کی روایت مین ہے حضرت عمر رضہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ ایک

گروہ میری امت مین سے غالب ہی گا حق پر یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت مین ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سے کہ ہمیشہ رہیگا ایک گروہ

میری امت مین سے قائم اللہ کی حکم پر نہ ضرر پہونچا سکیگا اونکو مخالف اونکا تیسری یہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر **ف** ح اور یہ دلیل

اسپر کہ اجماع حجت ہے اور اجماع سے مراد ہے ہر زمانے کی مجتہد عالمون کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** عوف بن

مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ کریگا اللہ تعالی اس امت پر دو تلوارین ایک تلوار اس امت سے

اور دوسری اونکی دشمنون سے **ف** ح تورپشتی نے کہا اسکی معنی یہ ہین کہ حق تعالی اس امت پر دو تلوارین نہ جمع کریگا کہ واقع ہو اوس سے ہلاک استیصال

بلکہ جب امت آپس مین لڑائی کریگی تب خدا تعالی کافرون کو مسلط کریگا کہ آپس کی لڑائی سے باز آئین اور طیبی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالی نے

کہ نہ اکٹھا کریگا اس امت پر دو لڑائیان ساتھ کہ آپس مین بھی لڑائی کرین اور کافرون سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم **ت** نقل کی یہ

ابوداود نے **وعن** الْعَبَّاسِ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ

فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ

جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی غصہ مین بھری ہوئی پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کافرون کا

کچھ طعن **ف** ح آنحضرت صلعم کی شان مین کہتی تھی آنحضرت سے زیادہ مستحق تھی ساتھ نبوت کی کبرای عرب پس آنحضرت نے چاہا کہ اپنی شان اونپر ظاہر

کرین تو جانین کہ کیا بڑی ہے شان اونکی اور بزرگ ہین نسب مین اور بہتر ہین اور احق ہین اور ون سے **ت** پس کھڑی ہوئی منبر پر آنحضرت پھر فرمایا

کون ہون مین جانتی ہو تم پس کہا صحابہ نے آپ رسول خدا کی ہین فرمایا آنحضرت صلعم نے یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کی لیے کہ مین

محمد ہون بیٹا عبداللہ بن عبدالمطلب کا یعنی اور عبدالمطلب نہایت بڑی اور شریف اور مشہور تھی عرب مین تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کی خلقت

یعنی جن و انس پس مجھی کیا بہترین خلقت مین کہ انسان ہین پھر کیا آدمیون کو دو فرقی یعنی عرب اور عجم پس کیا مجھکو اونکی بہترین فرقہ مین کہ

عرب ہین پھر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجھکو اونکی بہترین قبیلہ مین کہ قریش ہین پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجھکو اونکی بہترین گھرانون

مین کہ گھرانہ ہاشم کا ہے سو مین بہترین عرب یا بہترین آدمیون کا ہون ذات و حسب مین اور بہترین اونکا ہون گھرانہ اور نسب مین نقل کی ترمذی نے

ف ح پس مستحق زیادہ ہون مین سب مین ساتھ نبوت کی اور کتاب کی یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل

سے معلوم ہوتا ہے اور یہ بزرگی نبیون کی لیے لازم رکھنا اونکی گمان پر کہ کہتی تھی کیون نہ اوترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظمای عرب پر گرچہ

نبوت فضل خدا کا ہے سبب اور نسب پر موقوف نہین جیساکہ حق تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ

من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ

قال

ثابت ہوئی تھی جس وقت مین آپ نبوت کو مامور ہوئی فرمایا ثابت ہوئی میری نبی اوس حال مین کہ آدمؑ درمیان روح اور بدن کی تھی یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تھا بی جان اور معنی یہ کہ پہلی تعلق ہونی روح اونکی کی بدن سی یہ کنایہ ہی سبقت و تقدم سی ت نقل کی یہ ترمذی نی

وعن العرباض بن سارية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اني عند الله مكتوب خاتم النبيين وان ادم لمنجدل في طينته وساخبركم باول امري دعوة ابراهيم وبشارة عيسى ورؤيا امي التي رات حين وضعتني وقد خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام رواه في شرح السنة ورواه احمد عن ابي امامة من قوله ساخبركم الى اخره

اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی اوس نی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ فرمایا تحقیق مین لکھا ہوا ہون اللہ کی نزدیک ختم کرنیوالا نبیون کا کہ بعد میری کوئی نبی نہو اوس حال مین کہ تحقیق آدمؑ البتہ پڑی ہوئی تھی زمین پر اپنی مٹی گوندہی ہوئی مین ف طینتہ گوندہی ہوئی مٹی اور خلقت اور جبلت کی بہی معنی آئی ہین یعنی لکھا گیا مین خاتم النبیین اوس حال مین کہ آدمؑ درمیان آب و گل کی تھی یعنی پتلا اونکا بن رہا تھا بن نہ چکا تھا اور روح اوسمین پہونچی تھی یہان کہتی ہین علمار کہ آنحضرتؐ کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الہی ہی تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ دنیا مین ہوئی اوسوقت کہان جواب اسکا یہ ہی کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتون مین اور روحون مین جیسا کہ وارد ہی لکھنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کی محلون اور اوسکی بالاخانون پر اور حورعین کی سینون پر اور پتون پر جنت کی درختون کی اور درخت طوبی کی اور فرشتون کی آنکھون اور بہوون پر بعضی عارفون نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرتؐ کی بہی تہی روحون مین کہ اونکو تربیت کرتی تہی جیسا کہ اس عالم مین ساتہ بدن شریف کی مربی بدنون کی تہی اور روحون کا بدن سی پہلی پیدا ہونا بلا شبہ ثابت ہی واللہ اعلم ت اور اب خبر دون مین تمکو ساتہ اول امر اپنی کی کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی ف ع یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری او دعا کی برکت میری دنیا مین تو اونکی زبان سی ہوئی کہ دعا کی اونہون نی وقت بنانی خانہ کعبہ کی میری رسالت کی لیی چنانچہ آیت ربنا وابعث فيهم رسولا منهم اسپر دلالت کرتی ہی ت اور نیز بدستور اول امر میرا خوش خبری دینا عیسیؑ کا ہی یعنی جیسی کہ اس آیت مین ہی ومبشرا برسول ياتي من بعدي اسمه احمد اور نیز بدستور اول امر میرا خواب دیکہنا میری ماں کا ہی کہ دیکہا اونہون نی جب جنا مجکو ف ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد ہو دیکہنی سی خواب مین یا بیداری مین پس پہلی صورت مین معنی جننی کی قریب جننی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرتؐ کی والدہ آمنہ نام قریب جننی کی پہونچین تو خواب مین دیکہا کہ ایک فرشتہ نی آنکر کہا کہ کہہ پناہ دیتی ہون اسکو یعنی اپنی بچی کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت تہی واحد کی شر ہر حاسد کی سی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب مین دیکہا تہا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجہی حمل رہا ہی سید اس امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت مین کہ جاگتی مین دیکہنا ہی ہوگی مراد یعنی وہ چیز کہ دیکہی محذوف اور وہ وہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہ قول حضرتؐ کا ت اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کی لیی ایک نور کہ روشن ہوئی اونکی لیی اوس نور سی محل شام کی ف ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کی گہر نمایان ہوئی اور یہ عبارت ہی اس سی کہ ظاہر ہوگی حضرت نبوت امین مشرق او مغرب کی اور مضمحل ہوگی اوس سی ظلمت کفر اور ضلالت کی ت نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہ اسناد اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سی قول اونکی ساخبرکم سی آخر تک

وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد ادم يوم القيمة ولا فخر وبيدي لواء الحمد ولا فخر وما من نبي يومئذ

آدم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر رواہ الترمذی ع اور روایت ہی ابو سعید سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نے کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کے دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہ ازراہ فخر کے اور اترانی کی ف ع
بلکہ واسطے شکر اور بیان کرنے نعمت پروردگار کے اور بجالانے حکم پروردگار کے کہتا ہون کہ فرمایا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث اور اسلیے بھی کہتا ہون
کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد کہین اور عمل کرین بمقتضای اوسکے توقیر و تعظیم اور محبت اور ایمان کی اوسی اندازہ پر ت اور میری ہاتھ مین
ہی یعنی میری تصرف مین اور میری قیامت کی مقام محمود مین نیزہ حمد کا ف ح اور نہین فخر سی کہتا مین مراد نام و نشان اور یگانہ ہونا آنحضرت کا حمد مین
ہی اوس خلائق پر اور عرب شہرت کی مقام مین نیزہ کھڑا کرتی ہین اور آنحضرت صلعم کو حمد کی ساتہ نسبت ہی خاص کہ اونکا نام محمد اور احمد ہی
اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حمادون کہا کہ شادی و غمی مین خدا کی حمد کہتی رہتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامد و محمود
ہونگی اور حمد الہی کی ساتہ دروازہ شفاعت کا کہلواوین گی جیسا کہ شفاعت مین گذرا بیان اسکا **ترجمہ** اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن
کیا آدم اور کیا سوا انکی مگر میری نیزہ کی نیچے آوین گی اور پناہ ڈہونڈہین گی اور میری تابع ہونگی ف ع اس جگہ سی معلوم ہوتا ہی کہ
آنحضرت صلعم کو ظاہر کا بھی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہون اور سردارون کی لیے ہوتا ہی اور نام اوسکا لوا حمد ہوگا **ترجمہ** اور مین اول ہون اونکا
کہ پہٹی اوسی زمین یعنی اول قبر سی مین ہی نکلونگا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا شکر ہی اونکی تیئیں دی فی

وعن ابن عباسؓ قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج حتی اذا دنا منہم سمعہم
یتذاکرون قال بعضہم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلا وقال اخر موسی کلمہ تکلیما وقال اخر فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ
وقال اخر ادم اصطفاہ اللہ فخرج علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراہیم خلیل
اللہ وھو کذالک وموسی نجی اللہ وھو کذالک وعیسی روح اللہ وکلمتہ وھو کذالک وادم اصطفاہ اللہ وھو کذالک
الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ تحتہ ادم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع
یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیہا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر رواہ الترمذی والدارمی

اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہا کہ بیٹھی تہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یارون مین پس نکلی آنحضرت گہر سی یہانتک کہ جب نزدیک ہوئے
اونسی سنا اونکو کہ آپس مین ذکر کرتی ہین کہا اونکی بعضون نی کہ ابراہیمؑ کو اللہ نی پکڑا دوست اور دوسری صحابیون نی کہا کہ موسیٰ سی خدا تعالی نی
باتین کرین اور اورون نی کہا پس عیسیٰ کلمہ ہین خدا کی کہ ایک کلمہ کن کی ساتہ بے اسباب مقرری کی پیدا ہوئی اور پنگوڑی مین باتین کین لڑکپن مین
لوگون سی اور روح ہین خدا کی کہ خدا نے روح الامین کو اونکی مان کی پاس بہیجا اور پہونک ماری اور اوس سی عیسی پیدا ہوئی اور بہی اونکی
روحانیت کی آثار اتنی ظاہر ہوئی کہ مردونکو زندہ کرتی تہی اور کہا اورون نی آدمؑ کو برگزیدہ کیا خدا تعالی نی کہ اونکو نام سب چیزون کی سکہائی
اور فرشتون سی سجدہ کروایا اصحاب ان نبیون کا ذکر کر رہی تہی اور تعریف کر رہی تہی پس نکل آئی اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا
کہ تحقیق سنا مین نی تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کی ہین اور ہین وہ ایسی ہی بیشک خدا کی دوست خاص اور موسیٰ ہمراز و ہمسخن
خدا کی ہین اور وہ بہی ہین ایسی ہی اور عیسیٰ خدا کی کلمہ ہین اور روح اوسکی اور وہ بہی ایسی ہی ہین اور آدمؑ کو برگزیدہ کیا اللہ نی اور وہ بہی ایسی
ہی ہین برحق خبردار ہو اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین فخر سی کہتا ہون ف ح اور کہا ہی علمانی کہ حبیب وہ دوست ہی کہ مقام محبوبیت مین
پہونچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہی اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والی بہی کہ دوست اور محبوب درگاہ الہی کی ہین لیکن اس جگہ کلام اعلی مرتبہ

اور خاص وہ بعضون میں ہی انتہی اتحد ملا علی قاری کہا خلیل وہ دوست ہی اپنی حاجت کی لیی اور حبیب وہ دوست ہی بلا غرض اور شبہی یہ دلیل اسپر کہ مرتبہ
آنحضرتؐ کا محبوبیت حق مین درجہ کمال کو پہونچا ہی یہ آیت ہی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ترجمہ اور مین اوٹہانیوالا ہونگا علم حمد کا
قیامت کی دن آدمؑ اور آدمؑ کی سوا جو ہین سب اوس علم کی نیچی ہونگی اور مین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت
کی دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول اونکا جو حلقی ہلاوینگی وہ دروازی بہشت کی اور قصد اندر جانیکا کرین گی پس کہول دیگا خدا تعالی میری لیے
دروازہ بہشت کا پہر مجکو داخل کریگا اوسمین یعنی فرشتونکو حکم کریگا دروازہ کہولنی کا اور مجکو اندر لیجانی کا اور حالانکہ میری ساتہ فقیر مسلمان ہونگی
اور نہین فخر **ف** یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سی بموجب مراتب اپنی کی پہلی داخل ہونی مین چنانچہ آنحضرتؐ نی فرمایا کہ داخل ہونگی جنت مین
میری امت کی فقرا غنیون سی پانسو برس پہلی اور یہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور نہین ہی فقر صوفیون کی نزدیک
فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اونکی نزدیک ہی محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس سی نہ غیر اوسکی سی اور ثوری نی
کہا فقر یہ ہی کہ تسکین ہو حال نہونی پر اور خرچ کرنا ہو ہونی پر اور فقر نفس سی پناہ مانگی ہی آنحضرتؐ نی اور تعریف کی غنا نفس کی اور جو فقر اور غنا باز
کبہی ہوتی ہی وہ بُری ہین اور حالت فقر باز رکہتی ہی بہت گرفتاریون سی اسی لیی حق تعالی نی انبیا و اولیا کی لیی مقرر رکہی اور اور دلیل یہ ہی کہ
فقیر کافر کو جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین نہی کا فر سی تو کیون نہ فائدہ دی یہ فقر مومن کو جنت مین **ت** اور مین ہون بزرگترین اگلون اور پچہلونکا
اور نہین فخر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **ف** اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اگلی پچہلون سی انبیا ہون **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ
وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ اُمَّتِيْ وَاَجَارَهُمْ مِنْ ثَلٰثٍ لَا يَعُمُّهُمْ
بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَاْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عمرو بن قیس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہم پیچہی
ظہور مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونی مین اور اور مراتب مین قیامت کی دن اور مین کہنی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی
بلکہ مقصود اوس سی بیان واقعی ہی وہ یہ ہی کہ ابراہیمؑ دوست خدا کی ہین اور موسیؑ برگزیدہ ہین خدا کی اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب
ہون دنیا مین اور میری ساتہ ہوگا جہنڈا حمد کا کہ دلالت کری میری احمد و محمد ہونی پر قیامت کی دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نی وعدہ
کیا ہی مجہسی یعنی خیر کثیر کا امت کی حق مین اور پناہ مین رکہا اونکو تین چیزون سی کہ نہ ہلاک کر ڈالیگا اونکو ساتہ قحط کی اور نہ جڑ سی اوکہیڑ ڈالیگا اونکو
دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کر ڈالیگا اور نہ اکٹہا کریگا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسی حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہی نقل کی یہ
دارمی نی **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ
وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابرؓ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین کہینچنی والا رسولونکا ہون یعنی مین آگی چلونگا اونکی اور وہ پیچہی میری آوینگی بہشت کو
یا حشر کی میدان مین نہین کہتا مین یہ فخر سی اور مین ختم کرنیوالا ہون نبیونکا اور نہ کچہ فخر سی کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور فخر سی نہین کہتا
نقل کی یہ دارمی نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا
وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ
بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول لوگون

لوگون سی نکلنی والا ہونگا قبرسی جب اوٹھائی جاوینگی قبرون سی اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آوین وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اونکا
خطیبہ پڑہنی والا ہونگا جسوقت چپ رہین گی وہ ف ع یعنی عذر کرنی سی اور متحیر ہونگی اور کلام نہ کر سکین گی اوسوقت مین اونکی طرف سی عذر
بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سی پس مین ہی اوسوقت کلام کرسکونگا اوس مقام مین ثنا اور کوئی حتی کہ بڑی بڑی انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالی
کی ایسی ثنا کہ لائق اوسکی ہی اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنیکا سوای میری پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کی سی
ہذا یوم لاینطقون ولایؤذن لہم فیعتذرون یا یہ محمول ہی اول امر پر یا خاص کفار کی حق مین ت مین خوشخبری دینی والا ہون مومنون کو
شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب ناامید ہووین ف ح ع یعنی جب غالب ہواونپر ناامیدی اللہ کی رحمت سی بسبب غلبہ خوف کی
اور انبیا سی شفاعت طلب کرین اور وہ اوسپر جرات نکرسکین اور عذر کرین جیسی کہ حدیث شفاعت مین آیا ہی ت بزرگی اور بزرگی ہی
اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میری ہاتھہ یعنی میری تصرف مین ہونگی اور جہنڈا حمد کا اوسدن ہاتھہ مین میری ہوگا
اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کا پروردگار کی نزدیک خصوصا اوسدن گرد پہرین گی میری اور خدمت کرین گی میری ہزار خادم
گویا کہ وہ خادم انڈی مین ہین پوشیدہ ف ح تشبیہ دی حورونکو ساتہ انڈون شترمرغ کی کہ محفوظ ہوتی ہین غبار وغیرہ سی صفائی اور سفیدی
مین کہ مخلوط ہو ساتہ تہوڑیسی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین یہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بیض مکنون سی موتی
سیپ کی ہین کہ محفوظ ہوتی ہین ہاتھہ اور نظر کی پہونچنی سی حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگونکی نظرون سی اور ہاتھہ
پہونچنی سی ہونگی یا موتی ہین بکہری ہوئی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی یعنی جیسی موتی بکہری ہوئی
خوب چمکتی ہین بہ نسبت لڑی کی موتیون کی ویسی ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پہیلی ہوئی حاضر ہونگی وعن ابی ہریرۃ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُکْسٰی حُلَّۃً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ
الْمَقَامَ غَیْرِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْہُ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی
اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پس پہنایا جاونگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلون سی پس کہڑا ہونگا
عرش کی داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کہڑا ہووی اوس مقام مین میری سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابی ہریرہ سی عبارت
زیادہ ہی کہ مین پہلا اونشخص ہونگا کہ پہٹی اوسی زمین پس پہنایا جاونگا مین حلہ الخ وعنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَسِیْلَۃُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَنَالُہَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ہُوَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی اللہ سی مانگو میری لیی وسیلہ ف ع یعنی جو کہ ذکر کیا ہی
اذان کی دعا مین یہ دعا منگوانا آنحضرت صلعم کا امت سی واسطی اظہار محتاجگی کی ہی خدا تعالی کیطرف اور از راہ انکسار نفس کی یا لیی کہ فائدہ ہووی
امت اور ثواب اوسکی سبب یا رہنمائی امت کی لیی کہ مانگی ہر ایک اونمین سی اپنی یار کی لیی دعا ت کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیا ہی وسیلہ تو
فرمایا بہت بلند درجہ ہی جنت میں نپاویگا اوسکو مگر ایک مرد امید رکہتا ہون کہ ہونمین وہ مرد ف ح یہ تواضع ہی آنحضرت صلعم کی اور پاس ادب
ہی درگاہ خداوندیکا ورنہ متعین ہی کہ وہ حضرت ہی ہین ت نقل کی یہ ترمذی نی وعن اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَہُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِہِمْ غَیْرَ فَخْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جب ہو قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا

یعنی مقام محمود مین اور خطیب اونکا یعنی جب وہ چپ ہونگی مین اونکی طرف سی کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا بغیر
فخر کی کہتا ہون نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین
وان ولیی ابی وخلیل ربی ثم قرا ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین امنوا واللہ ولی المؤمنین رواہ الترمذی
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک ہر نبی کی لیی دوست نزدیک ہی نبیون مین سی اور تحقیق میری
دوست اور قریب باپ میری اور دوست میری پروردگار کی یعنی ابراہیم ہین پھیر پڑہی آنحضرت نی یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیی آیت
کہ تحقیق نزدیک ترین لوگونکی ساتہہ ابراہیم کی البتہ وہ ہین کہ جنہون نی متابعت کی ابراہیمؑ کی یعنی اونکی زمانہ مین اور بعد اونکی اور یہ ہی یعنی
آنحضرتؐ کہ مامور تہی ابراہیم کی متابعت اور موافقت کی دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور خدا تعالی دوست ہی مسلمانون کا
اور کارساز نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق
وکمال محاسن الافعال رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیشک خدا تعالی نی بہیجا مجکو
واسطی تمام کرنی اچہی خوبیون کی اور پورا کرنی کی اچہی کامون کی یعنی مجکو بہیجا ہی واسطی ہدایت خلق کی اور خوب کامل کرنی اونکی کی اخلاق
باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** کعب یحکی عن التوراۃ قال نجد مکتوبا محمد رسول اللہ
عبدی المختار لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر مولدہ
بمکۃ وھجرتہ بطیبۃ وملکہ بالشام وامتہ الحمادون یحمدون اللہ فی السراء والضراء یحمدون اللہ فی
کل منزلۃ ویکبرونہ علی کل شرف رعاۃ للشمس یصلون الصلوۃ اذا جاء وقتھا یتازرون علی انصافھم ویتوضئون
علی اطرافھم منادیھم ینادی فی جو السماء صفھم فی القتال وصفھم فی الصلوۃ سواء لھم باللیل دوی کدوی
النحل ھذا لفظ المصابیح وروی الدارمی مع تغییر یسیر اور روایت ہی کعب احبار سی جو بڑی تابعیون مین سی اور اہل کتاب
کی عالمون مین سی ہین نقل کرتی ہین توریت سی کہا لکہا ہوا پاتا ہون مین یعنی توریت مین کہ محمدؐ بہیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہی برگزیدہ نہین درشت خو اور
نہین سخت گو اور نہ چلا نیوالا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتہہ بدائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اوسکی پیدایش مکہ مین ہی
اور جگہہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اوسکی شام مین ہی **ف** ح ع بادشاہی سی مراد ہی دین ونبوت ظہور اوسکا شام کی ولایت مین
اکثر اور جہاد اوس ملک مین زیادہ ہی وگرنہ بادشاہی آنحضرتؐ کی ساری جہان مین ہی یا یہ مراد ہی کہ بادشاہی اونکی بعد تمام ہونی مدت اونکی کی
اور ایام خلافت اونکی کی شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کی لیی اور بعد اونکی بنی امیہ کی لیی ہوئی **ت** اور امت اوسکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنیوالی
خدا تعالی کا حمد اور شکر کرین گی وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی بہرحال حمد وشکر کرینگی حمد کرینگی وہ خدا کی ہر منزل مین یعنی جب
مکان مین منزل پکڑین اور اوترین یا ہر پست مکان مین نیچی اوترتی وقت بقرینہ اس قول کی اور خدا کی بڑائی کرینگی ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتی ہوی
چڑہین گی رعایت اور نگہبانی کرنیوالی ہونگی سورج کی **ف** ع یعنی اوسکی طلوع وغروب وزوال کا دہیان کہین گی نماز وعبادت کی وقتونکی لیی
اور روایت کیا ہی حاکم نی عبد اللہ بن ابی اوفی سی مرفوعا کہ تحقیق اچہی خدا کی بندونمین وہ ہین کہ جو خیال رکہتی ہین سورج اور چاند و ستارون
اور سایون کا خدا تعالی کی یاد کی لیی **ت** ادا کرینگی نماز جب اوسکا وقت آوی ازار باندہین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین
یا مراد یہ ہی کہ اپنی آدہی پنڈلیون تک پہنین اور وضو کرین اپنی طرفون پر یعنی ہاتہہ اور پاؤن اور مونہہ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اونکا آواز کری

آسمان و زمین کی درمیان یعنی اذان کہی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہی یعنی برابر
کھڑی ہوتی ہین کافرون سی لڑنی کو اور نماز مین بھی برابر جماعت کرتی ہین شیطان اور نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور
تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑھنی مین جیسی شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کی ہین اور نقل کی یہ دارمی نی ساتھ تھوڑی تغییر کی **وعن**
عبد الله بن سلام قال مكتوب في التوراة صفة محمد وعيسى ابن مريم يدفن معه قال ابو مودود وقد بقي في البيت موضع قبر رواه الترمذي
اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا کہ لکھی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرتؐ کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہی کہ عیسی بیٹی مریم کی دفن کیی جاوینگی
آنحضرتؐ کی ساتھ اونکی حجری مین کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راویونمین سی ہین تحقیق باقی رہی گھر مین یعنی عائشہ رضہ کی حجری مین کہ جہان آنحضرت
مدفون ہین ایک قبر کی جگہ روایت نقل کی ترمذی نی **ف** ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت جگہ کی باقی رہنی مین وہان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کے
دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اوسیکا یہ تھی اور خبر دی ہی بہتون نی جو کہ حجرہ شریف مین داخل ہوئی ہین کہ دیکھین اونہون نی تین قبرین اسطرح
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی متاخر اونسی کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرتؐ کی اور سر عمر رضہ کا مقابل
پشت ابو بکر رضہ کی اور ایک قبر کی جگہ پہلو مین عمر رضہ کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسیؑ بعد ٹھہرنی اپنی کی زمین مین حج کرینگی اور وہانسی پھر آوینگی
اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹھا کر لیجاوینگی مدینہ مین پس دفن کیی جاوینگی حجرہ شریفہ مین حضرت عمر رضہ کی پہلو مین پس ہونگی
وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قال ان الله تعالى فضل محمدا صلى الله عليه وسلم على الانبياء وعلى اهل السماء فقالوا يا ابا
عباس بم فضله الله على اهل السماء قال ان الله تعالى قال لاهل السماء ومن يقل منهم اني اله من دونه
فذلك نجزيه جهنم كذلك نجزي الظلمين وقال الله تعالى لمحمد صلى الله عليه وسلم انا فتحنا لك فتحا مبينا
ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر قالوا وما فضله على الانبياء قال قال الله تعالى وما ارسلنا من رسول الا بلسان
قومه ليبين لهم فيضل الله من يشاء الاية وقال الله تعالى لمحمد صلى الله عليه وسلم وما ارسلنك الا كافة للناس فارسله الى الجن والانس
روایت ہی ابن عباس رضہ سی کہ کہا اونہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر
کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتھ فضیلت دی حق تعالی نی آنحضرتؐ کو آسمان والون پر کہا ابن عباس رضہ نی کہ یون فضیلت دی
کہ بیشک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتونکو یہ کلام اور جو کوئی کہی فرشتون مین سی تحقیق مین معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی مین دینگی ہم
دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمون کو جو حد سی گذرین **ف** ع یعنی پس حق تعالی نی فرشتون کی لیی اسطرحکا سخت اور دبدبہ اور تیزی
کی ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت **ت** اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی مہربانی اور رحمت کی ساتھ کہ تحقیق
ہمنی کھولدی تیری لیی دروازی برکتون اور بزرگیون کی صاف کھولدینا کہ سنبھالہ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیی خدا تعالی گناہ تیرے
جو پہلے گذری اور جو پیچھی آوین **ف** ع اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی آدم کا
ہی بی اسکی کہ گناہ ہون آقا جب غلام سی خوشی ہوتی ہین تو کہتی ہین ہمنی سب تیری گناہ بخشدیی جو کچھ کری تو تجھ پر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام
بی گناہ ہو **ت** کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس رضہ نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہین
بھیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتھ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور

ف ـ اور خاص کر اونکا آدمیون کا آیت مین ایسی ہی کہ وہ اشرف مخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیت مین تعمیم آدمیون کی ہی نہ تخصیص عرب کی یہ
بعضی اہل کتاب کہتی تہی باطل ہو جاوی اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین ایسی کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بہی **وعن** ابی ذر
الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا اباذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء
مکۃ فوقع احدہما الی الارض وکان الاخر بین السماء والارض فقال احدہما لصاحبہ اہو ہو قال نعم قال
فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بہم فرجحتہم
ثم قال زنہ بالف فوزنت بہم فرجحتہم کانی انظر الیہم ینتثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدہما
لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحہا رواہما الدارمی اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیونکر جانا آپ نی کہ
تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوذر آئی میری پاس دو فرشتی اس حال مین کہ مین بطحا مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اوترا
ایک اون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کی درمیان پس کہا ایک نی اون دو مین سی اپنی یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہ
وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نی کہ میرا ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نی ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ تول اسکو
اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتہ اسکی مقابلہ مین سی پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتہ سو غالب آیا مین اوس پر پہر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتہ پس تولا گیا مین
اونکی ساتہ پس غالب آیا مین اونپر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ سو اونپر بہی غالب ہوا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتہ پس
تولا گیا مین اونکی ساتہ بہی سو اونپر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی
یعنی جس پلڑی پر وہ تہی ایسا وہ بسبب ہلکی پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسی معلوم ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نی
اون دونون مین سی اپنی یار سی کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتہ تو بی شک غالب آوی یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نی
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا
بہا رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی
یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی ہر صورت یعنی اگرچہ غنی نہون نہ ہمت پہ مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم
امر نہین کیی گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نی

باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جانا چاہیی کہ آنحضرت کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور
انبیاء علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپکی دادا عبد المطلب نی رکہا اور جب اونسی
کہا کسینی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا و اجداد کی نام پہ کیون ترک کیا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اونہون نی کہا یہ نام اسکا مین نی
اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوی اور ایک روایت مین ہی کہ تا خدا تعالی آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین مین
اور آیا ہی کہ عبد المطلب نی خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین ہی
اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہو گئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکی نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اوسکی ساتہ متعلق ہین پس یہ خواب لوگون سی
کہا اونہون نی تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی تابعدار ہونگی اور تعریف کیا جاوی وہ آسمان و زمین مین اسلیی

آسمان و زمین کے درمیان یعنی اذان کہی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہی یعنی برابر کھڑی ہوتی ہین کافرون سی لڑنی کو اور نماز مین بھی برابر جماعت کرتی ہین شیطان اور نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑہنی مین جیسی شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کی ہین اور نقل کی یہ دارمی نی ساتھ تہوڑی تغییر کی

وعن عبد اللہ بن سلام قال مکتوب فی التوراۃ صفۃ محمد وعیسی ابن مریم یدفن معہ قال ابو مودود وقد بقی فی البیت موضع قبر رواہ الترمذی

اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا کہ لکہی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرت کی اور یہ بھی لکہا ہوا ہی کہ عیسی بیٹی مریم کی دفن کیی جاینگی آنحضرت کی ساتھ اونکی حجری مین کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راویون سی ہین تحقیق باقی رہی گہر مین یعنی عائشہ رض کی حجری مین کہ جہان آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہ یہ نقل کی ترمذی نی ف ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت جگہ کی باقی رہنی مین وہان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کے دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اونکا یہ تہی اور خبر دی ہی بعضون نی جو کہ حجرہ شریف مین داخل ہوئی ہین کہ دیکہین اونہون نی تین قبرین اس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی متاخر اونسی کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرت کی اور سر عمر رض کا مقابل پشت ابو بکر رض کی اور ایک قبر کی جگہ پہلو مین عمر رض کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسی بعد اوترنی اپنی کی زمین مین حج کرینگی اور وہان سی پہر آوینگی اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹہا کر لیجاوینگی مدینہ مین پس دفن کیی جاوینگی حجرہ شریفہ مین حضرت عمر رض کی پہلو مین پس ہونگی وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قال ان اللہ تعالی فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اہل السماء فقالوا یا ابا عباس بم فضلہ اللہ علی اہل السماء قال ان اللہ تعالی قال لاہل السماء ومن یقل منہم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظلمین وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال اللہ تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم فیضل اللہ من یشاء الآیۃ وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ارسلنک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الجن والانس

روایت ہی ابن عباس رض سی کہ کہا اونہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتھ فضیلت دی حق تعالی نی آنحضرت کو آسمان والون پر کہا ابن عباس رض نی کہ یون فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتونکو یہ کلام اور جو کوئی کہی فرشتون مین سی تحقیق مین معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی مین دینگی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمون کو جو حد سی گذرین ف ح یعنی پس حق تعالی نی فرشتون کی لیی اسطرحکا سخت اور دبدبہ اور تہدید کی ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت ت اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی مہربانی اور رحمت کی ساتھ کہ تحقیق ہمنی کہولدیی تیری لیی دروازی برکتون اور بزرگیون کی صاف کہولدینا کہ منجملہ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیی خدا تعالی گناہ تیری جو پہلی گذری اور پچہلی آوین ف اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہی بی اکلی کہ گناہ ہون آقا جب غلام سی خوشی ہوتی ہین تو کہتی ہین ہمنی سب تیری گناہ بخشدیی جو کچہ کری تو تجہپر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بی گناہ ہووی ت کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس رض نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہین بہیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتھ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام و شرایع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور

...تمام لوگون کی طرف بہیجا رسول کر کے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو جن اور آدمیون کی طرف

ف ۔ اور خاص ذکر کرنا آدمیون کا آیت مین ایسا ہی ہی کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیت مین تہیم اور میعلی ہی یا تخصیص عرب کی ہی
بعض اہل کتاب کہتی تہی باطل ہو جاتی اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین ایسی کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی ہی **وعن** ابی ذر
الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء
مکۃ فوقع احدہما الی الارض وکان الآخر بین السماء والارض فقال احدہما لصاحبہ اہو ہو قال نعم قال
فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بہم فرجحتہم
ثم قال زنہ بالف فوزنت بہم فرجحتہم کانی انظر الیہم ینتثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدہما
لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحہا رواہما الدارمی اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیونکر جانا آپنی کہ
تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوذر آئی میری پاس دو فرشتی اس حال مین کہ مین بطحاء مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اوتر آیا
ایک اون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کی درمیان پس کہا ایک نی اون دو مین سی اپنی یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہ
وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالیٰ نی کہ بہیجا ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نی ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ پس تول اسکو
اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتہ اسکی امت مین سی پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتہ سو غالب آیا مین اوسپر پہر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتہ پس تولا گیا مین
اونکی ساتہ پس غالب آیا مین اونپر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ سو اونپر بہی غالب ہوا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتہ پس
تولا گیا مین اونکی ساتہ بہی سو اونپر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی
یعنی جس پلڑی پر وہ تہی ایسا وہ بسبب ہلکی پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسی معلوم ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نی
اون دونون مین سی اپنی یار سی کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتہ تو بی شک غالب آوی یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نی
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا
بہا رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی
یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی بہرصورت یعنی اگرچہ غنی نہون نہ ہتی پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم
امر نہین کیی گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نی

باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیی کہ آنحضرت کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور
انبیاء علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپکی دادا عبد المطلب نی رکہا اور جب اونسی
کہا کسینی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا و اجداد کی نام پر کیون نہ رکہا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اونہون نی کہا یہ نام اسکا مین نی
اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوی اور ایک روایت مین ہی کہ تا خدا تعالیٰ آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین مین
اور آیا ہی کہ عبد المطلب نی خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین ہی
اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہو گئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکی نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اوسکی ساتہ متعلق ہین پس یہ خواب لوگون سی
کہا اونہون نی تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوی وہ آسمان و زمین مین پس اسلیی

محمدؐ نام رکھا اور آنحضرتؐ کی والدہ آمنہؓ نے بھی خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ تجھکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنی تو نام اوسکا محمدؐ رکھیو اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرتؐ کی پیدا ہونے سے پہلی کسیکا یہ نام نتھا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہی کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووی اور نام اوسکا محمدؐ ہو چار شخصون نے اپنی بیٹون کا نام محمد اسی آرزو مین رکھا کہ شرف نبوت سے مشرف ہون لیکن یہ چار نام بہی آنحضرتؐ کی نام سے پہلی نہیں ہو سکتے کیونکہ آنحضرتؐ کا نام سنکر یہ نام رکھتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرتؐ کی قرآن مجید مین بہت آئی ہین سو بعضی عالمون نے ۹۹ ننانوی نام جمع کیے ہین موافق اسمای الہی کی اور قاضی عیاض نے کہا کہ حق جل و علا نے تیسؓ نام اپنی نامون مین سے اپنی حبیب کی لیے خاص کیے اور بعضون نے کہا ہی کہ جب تلاش کیے جاوین آنحضرتؐ کی نام پہلی کتابون مین اور قرآن اور حدیث مین تو تین سو ہوتی ہین اور چار سو بہی آئی ہین اور قاضی ابو بکر بن العربی نے جو مالکی مذہب کی بڑی عالمون مین سے ہین کہا بعضی صوفیون نے کہا ہی کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہین اور اوسکی حبیب کے بہی ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سے اسم نکلتا ہی اور سیوطی نے ایک کتاب علحدہ آنحضرتؐ کی نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نے یہہ نام ذکر کیے اور شرح کی اور مؤلف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین اور مراد آنحضرتؐ کی صفات سے بیان احوال حالیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہی اور آنحضرتؐ کی اخلاق اور باطن کی خصلتون کا بیان اور باب مین ہوگا اللھم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی بعدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

الفصل الاول

فصل پہلی

عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ روایت ہی جبیر سے کہ کہا سنا مین نے آنحضرتؐ سے فرماتی کہ تحقیق میری لیے نام ہین یعنی بہت سی اور مشہور ایک نام میرا محمدؐ ہی اور دوسرا احمد **ف** ح یعنی روایتون مین محمود بہی آیا ہی اور سب مشتق حمد سے ہین محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت مین اور محمدؐ بہت تعریف کیا گیا بے حد اور بے شمار اور احمد سب سی زیادہ تعریف کیا گیا اگلی پچھلون مین اور حق تعالی کی پہلی کلام مین یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنیوالا کہ جو کسی کو معلوم نہین جیسی مقام محمود مین ہوگا اور کہڑا ہووی اوسکی لیے لوای حمد اور میرا نام ماحی ہی یعنی مٹانیوالا ایسا کہ مٹاتا ہی اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کی اور نام میرا حاشر ہی کہ اوٹہائی جاوینگی اور جمع کیے جاوینگی لوگ میری قدم پر یعنی اول مین قبر سے اوٹہونگا پھر اور لوگ میری پیچھی اور نام میرا عاقب ہی اور عاقب وہ ہی کہ نہووی پیچھی اوسکی کوئی نبی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح عاقب کے معنی ہین پیچھی آنیوالا اور مراد یہان پیچھی آنیوالا نبیون کے **وعن** ابی موسی الاشعری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہ کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتی ہماری لیے اپنی ذات شریف کی اتنی نام سب فرمایا مین ہون محمدؐ اور احمد اور مقفی یعنی پیچھی آنیوالا سب پیغمبرون کی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئے اور نبی توبہ کا **ف** ح یعنی ساری خلقت نے آنحضرتؐ کی ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرتؐ کا نام اسلیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکہتی تہی اور زبان کی توبہ آپ کی امت مین مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتون کی کہ بغیر قتل اور سزا کی قصور اونکا نہ معاف ہوتا تہا اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف مین وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تعجب نہین کرتی تم کہ کیونکر باز رکہا مجہہ سے خدا تعالی نے مشرکین قریش کا برا کہنا اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتی ہین مذمم کو اور مین محمدؐ ہون **ف** ح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرتؐ کو مذمم کہتی تہی کہ معنی ہین نقیض محمدؐ کی ہین یعنی مذمت کیا گیا اور آپ کا یہ نام لیکر

آپ کو برا کہتے اور بعض طعن کرتے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بد کہا اور لعن طعن مذمم کو کرتی ہین اور مین مذمم نہین ہون کیا ہی اللہ تعالی نے
اونکی بدکہائی سی بچایا محمد کو ت نقل کی یہ بخاری نی **وعن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد شمط
مقدم رأسه ولحيته وكان اذا ادهن لم يتبين واذا شعث رأسه تبين وكان كثير شعر اللحية فقال رجل وجهه
مثل السيف قال لا بل كان مثل الشمس والقمر وكان مستديرا ورأيت الخاتم عند كتفه مثل بيضة الحمامة يشبه جسده رواه مسلم
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئی تھی کچھ بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑہی کی اگلی جانب مین اور
جب تیل لگاتی تھی تو ظاہر نہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تھی سر مبارک کی بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی **ف** ح اسلیی کہ تیل لگانی سی
بال مجتمع ہو جاتی ہین پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تھی ظاہر نہوتی تھی اور پراگندگی اور ژولیدگی مین بال جدا جدا ہوتی ہین پس معلوم ہونی لگتی ہین سفید سیاہ مین سی اور
آنحضرت کی سر اور ڈاڑہی مین سفید بال بیس سی زیادہ نتھی بڑہاپی مین اور بعضی روایتون مین اس سی بہی کم آئی ہین ترجمہ اور تھی آنحضرت بہت بالون والی ڈاڑہی کی **ف** یعنی ڈاڑہی
آپکی گہنی تھی ہلکی نتھی جیسی اور روایت مین کث اللحیۃ آیا ہی اور حضرت کی ڈاڑہی شریف کی درازی مین کچھ ثابت نہین ہوا اور صحابہ عظام سی لمبی ڈاڑہی کی منقول ہی چنانچہ آیا ہی کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کی ڈاڑہی تھی اونکا تمام سینہ کندہون تک بھر دیا تھا اور لکھا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی ڈاڑہی لمبی چوڑی
تھی اور ابن عمر رضی سی آیا ہی کہ قبضہ سی زیادہ نرکہتی تھی غرض کہ ڈاڑہی ایک مشت سی کم رہنین اور زیادہ ہین روایات اور آثار مختلف آئی ہین **ت**
پس کہا ایک مرد نی یعنی وقت بیان کرنی جابر کی حلیۂ شریف کو کہ تھا آنحضرت کا چہرۂ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی مین لیکن چونکہ یہ موہم تہا
طول کو بہی کہا جابر نی نہ بلکہ تہا مانند سورج اور چاند کی اور تہا چہرۂ مبارک آپکا گرد **ف** ح یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث مین آیا ہی بل مثل القمر
اور ایک مین آیا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور مین آیا ہی کہ چمکتا تہا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودہوین رات کا چاند اور ایک حدیث مین
آیا ہی کہ ہوتا تہا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تہا صورت دیوار کا چہرۂ شریف مین مواہب لدنیہ مین ہی کہ یہ تشبیہین لوگون نی
اپنی فہم کی موافق بتشبیہ ف کی دی ہین ورنہ آنحضرت کی جمال باکمال کی ابہت وجلالت اور حسن وملاحت سی کوئی چیز مشابہت نہین رکہتی **بیت**
کسی بحسن وملاحت بیار ما نرسد + ترا درین سخن انکار کار ما نرسد + ہزار نقش برآید زکلک صنع ولی + یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد + صلی اللہ علیہ وسلم
علی صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیی کہ دور روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہین تہا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سی وہم جاتی اسکا
اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہین تہا چہرۂ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچھ طول رکہتا تہا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم
علیہ صلی اللہ علی محمد وآلہ **ت** اور دیکہا مین نی مہر نبوت کو شانہ کی پاس **ف** ح اور ایک روایت مین ہی درمیان دونون شانون کی بہ تقدیر یہ
بائین شانہ کی پاس تہی **ت** مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول مشابہت رکہتا تہا رنگ اوس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کی ساتہ اور تمام اعضا کا سا
اوسکا بہی رنگ اور باآب وتاب تہا نہ داغ تہا بطور برص کی جاہیی جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان ایک ٹکڑا گوشت کا
تہا بلند تر وتمام اجزای بدن شریف سی کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تہی تو کی بہ سبب ختم تمام ہونی ایکی کار رسالت کی زیر سی یعنی مہر اور نشان اسکی کہ وہ خاتم النبیین
ہین اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت وانجیل وغیرہ مین موجود تہا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ مین بشارت
دیتی تہی تو یہ پتا بتلاتی تہی کہ اونکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نی مستدرک مین وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نتہا کہ اوسکی داہنی
ہاتہ مین نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ اونکا نشان نبوت پشت مبارک پر تہا دونون شانون کی درمیان ہین اور یہ نشان جیسی نامہ پر مہر ہوتی
تو تغیر اور تبدیل سی محفوظ رہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اوسمین لکہا ہوا تہا وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور روایتون مین

لیکن حقیقت اوسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی تہی سواے حق تعالی کی کوئی اوسکو نہین جانتا نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن سرجس
قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واکلت معہ خبزا ولحما او قال ثریدا ثم درت خلفہ فنظرت الی خاتم النبوۃ
بین کتفیہ عند ناغض کتفہ الیسری جمعا علیہ خیلان کامثال الثآلیل رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی کہا کہ دیکہا مین نی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مین نی اونکی ساتہ روٹی اور گوشت یا کہا مین نی ثرید یعنی روٹی کی ٹکری شوربی مین بہیگی ہوئی پہر گیا مین
آنحضرت کی پیچہی پس دیکہا مین نی مہر نبوت کیطرف آنحضرت کی دونون شانون کی درمیان مین اونکی بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مٹہی کی یعنی
ہیئت مین جیسی کہ ایک حدیث مین تہا مانند انڈی کی اور سیر تل تہی مانند مسون کی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ام خالد بنت خالد بن سعید
قالت اُتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بثیاب فیہا خمیصۃ سوداء صغیرۃ فقال ائتونی بام خالد فاتی بہا تحمل فاخذ
الخمیصۃ بیدہ فالبسہا قال ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی وکان فیہا علم اخضر او اصفر فقال یا ام خالد ہذا سناہ وہی بالحبشیۃ
حسنۃ قالت فذہبت العب بخاتم النبوۃ فزبرنی ابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دعہا رواہ البخاری اور روایت ہی ام خالد بیٹی خالد بن سعید کی سی کہا اوس نی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اونمین ایک
کملی تہی کالی چہوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میری پاس پس اوٹہا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تہی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتہہ مین
پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تہا تو یہ دعا دیتی تہی پرانا کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو
کپڑی بہت پرانی کری تو اور تہی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد رنگ ہوا اور کو پس فرمایا آنحضرت نی ای ام خالد یہ کپڑا خوب ہی اور یہ کلمہ سناہ لغۃ
حبش مین یعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئی مین کہ کہیلتی تہی مہر نبوت سی یعنی جیسی عادت چہوٹون کی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو او
ڈانٹا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سی چہوڑ دی اوسکو یعنی منع نہ کر نقل کی یہ بخاری نی **وعن** انس قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولیس بالابیض الامہق ولا بالآدم
ولیس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثہ اللہ علی راس اربعین سنۃ فاقام بمکۃ عشر سنین وبالمدینۃ عشر
سنین وتوفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ ولیس فی راسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ بیضاء وفی روایۃ یصف
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان ربعۃ من القوم لیس بالطویل ولا بالقصیر ازہر اللون وقال کان شعر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی انصاف اذنیہ وفی روایۃ بین اذنیہ وعاتقہ متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال کان
ضخم الراس والقدمین لم ار بعدہ ولا قبلہ مثلہ وکان سبط الکفین وفی اخری لہ قال کان شثن القدمین والکفین
اور روایت ہی انس سی کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لنبی اور نہ بہت ٹہنگنی **ف** یعنی معتدل قد تہی لیکن مائل بدرازی اور یہ جو آیا ہی
کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کہڑی ہوتی تو سب سی زیادہ بلند دکہائی دیتی تہی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تہی تو یہ بسبب درازی قد کی
نہ تہا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تہا اور حقیقت مین یہ معجزہ تہا اور نہ تہی آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونہ کی کہ نہو اوسمین آمیزش سرخی کی
اور نہ تہی نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تہی اور نہ تہی آنحضرت کی بال بہت بل کہائی ہوئی جیسی کہ حبشیون کی ہوتی ہین
اور نہ خوب سیدہی لٹکی ہوئی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونون کی تہی اور اوٹہایا اللہ نی آنحضرت کو یعنی رسول کیا سر پر [illegible]

کی آنحضرتؐ نے مکہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور فوت کیا اللہ تعالیٰ نے حضرتؐ کو ساٹھہ برس مین تمام ہوئی پر ف ح دس برس کا رہنا
حضرتؐ کا مدینہ مین تو بالاتفاق ہی کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کی رہنی مین تیرہ برس ہین پس اس حساب سی آنحضرتؐ کی عمر تریسٹھہ برس
کی ہوتی ہی اور یہان ساٹھہ برس کہا ہیں توجیہ اسکی یہ ہی کہ راوی نے اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرہ کو دس کہا اور تریسٹھہ کو ساٹھہ اور
اور یہ عادت ہی اہل عرف کی بیان عدد مین ت اور حالانکہ تھی آنحضرتؐ کی سر مبارک اور ڈاڑہی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین بوڑہا پا آ گیا
کہ روایت ہی انس سی درحالیکہ وصف کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھی آنحضرتؐ میانہ قد قوم مین کہ نہ تھی دراز اور نہ ٹھنگنی روشن اور چمکتا
ہوا رنگ اور کہا انس نے کہ تھی بال آنحضرتؐ کی آدہی کانون تک اور ایک روایت مین ہی کانون اور شانون کی درمیان مین تھی نقل کی بخاری اور مسلم نی
ف ح اور ایک روایت مین ہی دونون کانون کی لو تک اور ایک روایت مین ہی کہ مونڈہی پاس تک اور اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال
کی ہی کبھی جو کنگھی کرتی اور تیل لگاتی تو دراز معلوم ہوتی تھی نہین تو چھوٹی اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالون کی کترنی سی تو دراز ہو جاتی
اور جب کترتی تھی تو چھوٹی ہو جاتی تھی اور اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ کبھی بال کترتی تھی کہ منڈوانا بالون کا سوای حج اور عمرہ کے
نہین ہوا واللہ اعلم ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ کہا انسؓ نے تھی آنحضرتؐ بڑی سر کی اور موٹی قدمون کی ف ح یعنی پاے مبارک
پر گوشت تھی کہ علامت ہی شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کی نزدیک ممدوح ہی کیونکہ یہ دلالت کرتا ہی اوسکی سرداری
اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہی اور نشان کم عقلی کا ترجمہ نہین جانتا مین کسی کو اونکی بعد اور نہ اونکی پہلی اونکی مانند
اور تھی آنحضرتؐ فراخ ہتھیلیونکی اور ایک روایت مین بخاری کی آیا ہی کہ کہا انس نی تھی آنحضرتؐ کی دونون قدم اور ہتیلیان موٹی اور پر گوشت ف
ع مردونکی لیی یہ ممدوح ہی کہ علامت ہی قوت اور شجاعت کی اور عورتون کی لیی مذموم اور موٹا ہونا اعضای شریف کا مراد ہی خلقت مین سختی جلد کی
کیونکہ جلد مبارک حریری زیادہ نرم تھی **وعن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مربوعا بعید ما بین المنکبین لہ
شعر بلغ شحمۃ اذنیہ رایتہ فی حلۃ حمراء لم ار شیئا قط احسن منہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال ما رایت من ذی لمۃ
احسن فی حلۃ حمراء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعرہ یضرب منکبیہ بعید ما بین المنکبین لیس بالطویل ولا بالقصیر
اور روایت ہی براءؓ سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد دور اور کشادہ تھی مسافت درمیان دونون مونڈہون کی یعنی فرق آنحضرتؐ کی
دونون مونڈہون مین بہت تھا اور اس سی فراخی سینہ کی بہی لازم آتی ہی واسطی آنحضرتؐ کی بال تھی کہ پہونچتی اونکی کانون کی لو کو دیکھا مین نے
آنحضرتؐ کو سرخ جوڑی مین کہ ازار اور چادر مین کی تھی ف ح اور مراد سرخ سی یہ ہی کہ اومین سرخ خط تھی اسیطرح محدثون نے تحقیق کیا ہی اور سفر سی
بہی کہ حدیثون مین واقع ہی یہی مراد ہی کہ اومین سبز اور زرد خط تھی ترجمہ نہین دیکھی مین نی کوئی چیز کبھی آنحضرتؐ سی بہتر نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نی اور ایک روایت مین ہی مسلم کی کہ کہا براء نی نہین دیکھا مین نی کوئی بالون والا بہتر سرخ جوڑی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اونکی بال
قریب پہونچتی تھی اونکی مونڈہونکی فراخی تھی درمیان دونون مونڈہونکی نتھی حضرتؐ لمبی اور نہ پست قد ف ح آدہی کی بالون کی تین نام ہین
جمہ بپیش جیم اور تشدید میم اور لمہ لام کی زیر اور تشدید میم سی اور وفرہ واؤ کی زبر اور فا کی جزم سی پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سی گذر جائین اور جب کندہی تک
پہونچی تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہونچی اور کبھی جمہ معنی مطلق بالونکی بہی آتا ہی **وعن** سماک بن حرب عن
جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العین منہوس العقبین قیل لسماک ما ضلیع الفم قال
عظیم الفم قیل ما اشکل العین قال طویل شق العین قیل ما منہوس العقبین قال قلیل لحم العقب رواہ مسلم اور روایت ہی سماک بن حرب سی اونی

نقل کی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن **ف** ح اہل عرب کی نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہی مردون کی لیے اور تنگ دہنی کو مردون کی لیے عیب جانتے ہین اور بعضی مراد کہتی ہین کشادہ دہنی سی فصاحت وبلاغت **ترجمہ** اور حضرت کی آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی تھی یعنی سرخی کی ڈوری چھوٹی ہوئی کم گوشت ایڑیان کہا گیا واسطے سماک کی کہ راوی اس حدیث کا ہی کیا ہین معنی ضلیع الفم کی کہا اونہون نے بڑی منہ والے کی ہین کہا گیا کیا ہین معنی اشکل العین کی کہا سماک نی دراز شگاف آنکھہ کی **ف** ع کہا ہی علمانی کہ یہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنون مین خطا ہی اور ٹھیک ہی ہی جو اوپر کہا گیا کہ آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت اسی پر اتفاق رکھتی ہین **ت** کہا گیا سماک سی کہ کیا ہین معنی منہوس العقبین کی جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقْصَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو الطفیل سی کہا اونہون نی کہ دیکھا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی سفید نمکین یعنی خالص سفید نہتی اوسط یعنی قد مین اور جسم مین اور سب صفتون مین **وعن** ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يُخْضَبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِيْ لِحْيَتِهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّاْسِ نَبْذٌ **ت** اور روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچھی گئی انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خضاب کرنی سی پس کہا انس نی کہ تحقیق آنحضرت نہ پہونچی تھی اوس عمر کو کہ خضاب لگاوین **ف** ح یعنی آنحضرت کی سفید بال تھوڑی سی تھی معلوم نہ ہوتی تھی بادی النظر مین جیسی کہ سیاق حدیث سی ظاہر ہوتا ہی یا مراد یہ ہی کہ بڑہاپا خالص نتھا بلکہ ہنوز سرخ تہا جیسی کہ ابتدائی بڑہاپی مین ہوتا ہی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ کان شیبہ احمر **ت** اگر چاہتا مین کہ گن لون سفید بال آنحضرت کی کہ داڑہی شریف مین تھی تو البتہ گن لیتا مین اونکو اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر چاہتا مین کہ گن لون بال سفید کہ تھی آنحضرت کی سر مبارک مین تو کرسکتا تہا مین نقل کی یہ بخاری او مسلم نی اور ایک روایت مین مسلم کی یہ ہی کہ کہا انس نی نہ تھی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کی اور کنپٹیون اونکی کی اور سر مبارک مین کچہ **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَّلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن وچمکتی رنگ کی گویا کہ قطری اونکی پسینی کی موتی تھی یعنی ہیئت مین اور صفائی اور چمک مین جب راہ چلتی تھی آنحضرت تو آگی کی جانب جھکتی ہوئی چلتی جیسی کوئی زمین بلند سی نشیب مین آتا ہی یا یہ معنی ہین کہ اوٹھاتی تھی پاؤن بقوت وجلادت جیسی کہ عادت قویون اور دلیرون کی ہوتی ہی نہ یہ کہ پاؤن زمین پر گھسٹتی چلین اور نہین چھوا مین نی کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہی کپڑی ریشمی سی اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیون سی اور نہ سونگہا مین نے کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبو دار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ نَرْجُوْا بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلیم سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتی تھی ام سلیم کی یہان اور اونکی پاس قیلولہ کرتی یعنی دوپہر کو استراحت کرتی پس بچھاتین ام سلیم ایک بچھونا چمڑی کا پس اوس پر آنحضرت سوتی **ف** ع کہتی ہین کہ ام سلیم آنحضرت کی محرمون مین سی تھین دودہ کی سبب یا نسب کی سبب ورنہ نامحرم کی پاس کاہیکو آنحضرت سوتی اور یہ ماں ہین انس کی کہ جو خادم حضرت کی تھی

اور بچھاتی اور قیلولہ کرتی آنحضرتؐ اوسپر اور ام سلیم ہین عورتون مین ت اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تہا یعنی سلیم کہ آنحضرت تہی کثیر العرق پس اکٹہا کرتین ام سلیم پسینا آپ کا اور ملا دیتین اوسکو اپنی عطر اور خوشبوئیون مین پس جب دیکہا آنحضرتؐ نی کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہی تو یہ پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نی کہ پسینا تمہارا ہی ملاتی ہین ہم اسکو اپنی خوشبوئیون مین اور پسینا تمہارا خوشبوتر ہی خوشبوئیون سی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نی کہ یا رسول اللہؐ ہم امید رکہتی ہین اسکی برکت کی اپنی چہوٹون کی لیی یعنی اونکی بدن اور منہ پر ملین ہین تو اوسکی برکت کی سبب بچین بلاؤن سی فرمایا آنحضرتؐ نی کہ سچ کہا تونی اور خوب کیا تونی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ نماز پڑہی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ظہر کی پہر نکلی مسجد سی اور گئی اپنی گہر کی لوگون کیطرف اور مین بہی اونکی ساتہ نکلا پس آگی آئی آنحضرتؐ کی لڑکی پس شروع کیا آنحضرتؐ نی اپنا ہاتہ پہیرنا دونون رخسارون ایک ایک کی پر اور ایسی مین پایا چہوا میری رخسارون کو بہی **ف ع** لفظ خدی یہان دال کی زیر سی اور ی جزم سی ہی بلفظ مفرد اور بعضی نسخون مین یہان بہی بلفظ تثنیہ ہی دال کی زبر اور ی کی تشدید سی یعنی چہوا میری دونون رخسارون کو اور ملا علی نی عکس اسکی لکہا ہی کہ اکثر نسخہ مین بصیغہ تثنیہ ہی اور ایک نسخہ مین مفرد ہی ارادہ جنس کی **ت** پس پائی مین نی آنحضرتؐ کی ہاتہ کی ٹہنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرتؐ نی نکالا تہا ہاتہ عطار کی ڈبیہ مین سی **ف ع** اس حدیث مین بیان ہی حضرتؐ کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذات ہی تہی اگرچہ خوشبو نہ لگاوین اور باوجود اسکی اکثر اوقات خوشبو بہی لگاتی تہی تا بہت خوشبودار ہون واسطی ملاقات ملائکہ کی اور لینی وحی کی اور ہمنشینی مسلمانون کی **ت** اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا ہی سموا باسمی بیچ باب اسامی کی اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سرا اوسکا ہی نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کی یعنی اور مصابیح مین اس باب مین دونون حدیثین مذکور ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمُ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہی علی بن ابی طالب سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبی اور نہ ٹہنگنی یعنی بلکہ میانہ قد تہی بڑی سر اور گہنی ڈاڑہی کی پر گوشت تہین ہتیلیان ہاتہون کی اور پاؤن کی مبارک رنگ آپکا سفید سرخی ملا ہوا تہا موٹی تہی جوڑ ہڈیون کی لنبی تہی مسربہ کی یعنی سینہ سی ناف تک بالون کی ایک لکیر لنبی تہی جب چلتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگی کی جانب جہکتی ہوئی چلتی گویا نشیب مین اترتی ہین بلندی سی **ف ح** مقصود یہ ہی کہ چلتی تہی چلنا قوی کہ اوٹہاتی تہی پاؤن مبارک زمین سی بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ بطریق تواضع کی چلتی تہی نہ بطور تکبر اور اترانی کی **ت** نہین دیکہا مین نی پہلی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ پیچہی وفات اونکی کی مانند اونکی رحمت خاص بہیجی اللہ اونپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **وَعَنْهُ** كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ بِالْوَجْهِ

تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ تھے جب وقت وصف بیان کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتے تھے آنحضرت صلعم بہت لنبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت کڑے ہوئے بالوں کے نہ سیدھے بالوں کے تھے بال کچھ کڑے ہوئے اور نہ تھے پر گوشت روی مدور جمع اور نہ کوتہ روی مدور پیشانی نکلی ہوئی سبک گوشت اور تھی روی مبارک میں کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں بہت اور دراز پلکیں موٹی سری ہڈیوں کی ف ح کتد کتد کی زبر اور زیر سے جگہ اجتماع دونوں شانوں کی یعنی درمیان دونوں شانوں کی جو جگہ ہے وہ بھی موٹی اور پر گوشت تھی ت نہ تھے بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر یعنی بالوں کی سینہ سے ناف تک تھی ف ح ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سوای مسربہ کی بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوای مسربہ کی بھی بعضی جگہ بال تھے مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیوں اور پہنچوں کی پس اجرد مقابل اشعر کی ہے اور اشعر وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال ہوں پس اجرد وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال نہوں ترجمہ پر گوشت ہاتھوں کی اور قدموں کی جب راہ چلتے اوٹھاتے پاؤں کو ساتھ قوت کی گویا اوترتے ہیں بلندی سے پستی میں اور جب منہ پھیرتے داہنے یا بائیں تو پھیرتے تمام بدن شریف کو اور بالکل توجہ کرتے ف ح یعنی نظر چورا کر نہ دیکھتے تھے متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کڑی گردن نہ پھیرتے تھے داہنے بائیں جب دیکھتے کسی چیز کی طرف جیسے کہ ہلکی لوگ کرتے ہیں ولیکن منہ کرتے اودہر باطمینان یا پیٹھ پھیرتے باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں شانوں کی درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنیوالے نبیوں کے تھے بڑے سخی تھے لوگوں میں از روی سینہ کی ف ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل وجان اور رغبت سے تھی نہ بناوٹ اور دکھانے کو اور ملا علی نے اسکی یہ معنی لکھی ہیں کہ اجود یا تو جودت سے ہے جیم کی زبر سے یعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیر تھے پس نہیں ملول اور تنگ ہوتے تھے امت کی ایذا سے اور جفا اعراب سے اور یا اجود جود سے ہے جیم کی پیش سے یعنی دینے کی ضد بخل کی یعنی بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں نہ مال کی دینے میں اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کی بتلانے میں پس معنی یہ ہونگی کہ سخی تر لوگوں کی تھے از روی دل کی ترجمہ اور بہت سچے تھے لوگوں میں از روی زبان کی یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تھی یعنی کلام کرتی تھی مخارج حروف سے جیسا کہ چاہیے اور بہت نرم تھے لوگوں میں از روی طبیعت کی اور بزرگ تھے لوگوں میں از روی قوم وقبیلہ کی جو کوئی دیکھتا اونکو یکایک ڈرتا تھا اور ہیبت ناک ہوتا تھا اونسے اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچان کر دوست رکھتا اونکو ف ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈر جاتا اونسے بسبب وقار کی اور جب بیٹھتا اونکی پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپکا تو نہایت دوست رکھتا اونکو ترجمہ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنیوالا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا پہلے موت اونکی کی اور نہ بعد اونکی مانند اونکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے کسی راہ میں پس پیچھے آتا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت تحقیق تشریف لیگئے ہیں اس راہ سے بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح عرف عین کی زبر اور رے کی جزم سے اور مہرفت سے آخر میں ہی

ہوتی خوش وناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوی خوش پر آتا ہی جس راہ سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی تھی تشریف ہونی ہوا اوس راہ کی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبوسی اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اوس سی پس پہچان لیتا تھا پیچھی آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سی تشریف
لی گئی ہین اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تھی ترجمہ کیا جابر نی یعنی بجای من طیب عرقہ کی کہ فتح سی ہی من ریح عرقہ قاف سی نقل کی یہ ترمذی نی
ف ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو سی یہ حال ہوتا تھا اور یہ شک راوی کا ہی اور آل دونون کا ایک ہی **وعن** ابی عبیدۃ
بن محمد بن عمار بن یاسر قال قلت للربیع بنت معوذ بن عفراء صفی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالت یا بنی لو رأیتہ رأیت الشمس طالعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی عبیدہ بیٹی محمد بن عمار بن یاسر کی سی کہ کہا
مین نی واسطی ربیع بیٹی معوذ بن عفرا صحابیہ کی کہ بیان کر تو ہمارے لیے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میری اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتی تھی کہ گویا آفتاب ہی نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نی **وعن**
جابر بن سمرۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ھو احسن عندی من القمر رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ دیکھا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات مین پس ہوا مین کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور کبھی دیکھتا طرف چاند کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا جوڑا سرخ یعنی اوسمین خط سرخ اور سفید تھی پس نا گہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تھی نزدیک
میری یعنی میری نظر اور اعتقاد مین چاند سی **ف** ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نی جو کہا نزدیک میری یہ واسطی ظاہر کرنی اتحاد
و ذوق اپنی کی کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تھی چاند سی واقع مین اور سب محبون کی نزدیک **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی
وعن ابی ھریرۃ قال ما رأیت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کأن الشمس تجری فی وجھہ
وما رأیت احدا اسرع من مشیتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کأنما الارض تطوی لہ انا لنجھد انفسنا وانہ لغیر مکترث رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا نہین دیکھی مین نی کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی گویا کہ آفتاب جاری ہی اونکی چہرہ مبارک مین
اور نہین دیکھا مین نی کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سب سی زیادہ جلد چلتی تھی گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے تحقیق ہم البتہ کوشش مین ڈالتی تھی اپنی نفسون کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھی پروا کرنی والی نقل کی
یہ ترمذی نی **ف** ح یعنی بی تکلف وبی پروا آسانی بطور خود چلتی اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سی تھا کہ اور لوگ دوڑتی اور مشقت کھینچتی
اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہونچتی اور وہ آسانی اور بی تعب آگی سب سی چلتی **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان فی ساقی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموشۃ وکان لا یضحک الا تبسما وکنت اذا نظرت الیہ قلت اکحل العینین
ولیس باکحل رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیان کچھ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہنستی نہ تھی یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانی کی اور تھا مین جسوقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا مین اپنی دل مین کہ آنکھون مین
سرمہ دیے ہوئی ہین حالانکہ نہ تھی سرمہ دیے ہوئی **ف** ح بلکہ بسبب خلقت کی سرمگین آنکھین تھین **بیت** بسان سرمہ سیہ کردہ خانہ مردم
دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ نا کردہ + ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عباس قال
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رای کالنور یخرج من بین ثنایاہ رواہ الدارمی

روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتون کی **ف** ح یعنے ان دانتون مین کچھ فرق تھا دانتون کے
نام ہین دو دانت آگی کی اوپر کی اور نیچی کی جو مین ہین انکو ثنیان اور ثنایا کہتی ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ انکی دونون طرفون مین ہین
انکو رباعیات رکی زبر سی کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہی کہ یہ فرق اوپر کی ثنیین مین ہی تہا اور نیچی کی مین ہی تہ مخصوص اوپر نیچے
ثنیین مین **ترجمہ** جب کلام کرتی آنحضرت دیکہا جاتا کچہ مانند نور کی کہ نکلتا ہی اونکی آگی کی دانتون سی نقل کی یہ دارمی نی **وعن** کعب بن مالک
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سرّ استنار وجہہ حتی کان وجہہ قطعۃ قمر وکنا نعرف ذٰلک متفق علیہ
اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیی جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک
آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تھی ہم پہچانتی اسکو **ف** ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک
اونکی کی حاصل اس جملہ کا یہ ہی کہ یہ پہچاننا مجہی کو خاص نہتا بلکہ ہم سب پہچانتی تھی **ترجمہ** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس ان غلامًا
یہودیًا کان یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فوجد اباہ عند راسہ یقرء التورٰۃ
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا یہودی انشدک باللہ الذی انزل التورٰۃ علی موسٰی ہل تجد فی التورٰۃ نعتی
وصفتی ومخرجی قال لا قال الفتی بلٰی واللہ یا رسول اللہ انا نجد لک فی التورٰۃ نعتک وصفتک ومخرجک
وانی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لاصحابہ اقیموا ہذا من عند راسہ ولوا اخاکم رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر اوسکی کی کہ پڑہتا تہا توریت یعنے کچہ توریت مین سی
پڑہتا تہا جیسی کہ پڑہی جاتی ہی ہمارے یہان سورۂ یٰس حالت نزع مین پس فرمایا اوسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نی کہ ای یہودی پوچہتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجہکو اوس خدا کی کہ اوتاری توریت موسٰی پر آیا پاتا ہی تو توریت مین نعت میری اور
صفت میری اور نکلنا میرا **ف** ح یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سی مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعث کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اوسکا اور نعت
اور صفت کی معنی ایک ہی ہین گویا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات ظاہری **ترجمہ** کہا اوس یہودی نی کہ نہین
پاتا مین کہا اوس لڑکی نی مقرر ہی قسم خدا کی ای رسول خدا کی بلاشبہ ہم پاتی ہین آپ کی لیی توریت مین نعت آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا
آپ کا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کی پس فرمایا آنحضرت نی اپنی یارون کو
کہ اوٹھا دو اسکی باپ کو اسکی سر کی پاس سی اور والی ہو تم اپنی بہائی کی یعنی اس اسلام کی بہائی کی امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سر انجام کرو نقل کی
بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انما انا رحمۃ مہداۃ رواہ
الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بہیجی گئی **ف** ع ح یعنی نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کی لیی کہ بہیجا ہی اوسکو اللہ نی تمہاری لیی بطریق
تحفہ کی پس جسنی قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب یاب ہوا اور جس نی نہ قبول کیا نا امید اور ٹوٹی والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیت کی ہی
وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین اور ہمین تعظیم و تکریم اس امت کی بہی ہی اسلیی کہ تحفہ تکریم ہی کی لیی بہیجا جاتا ہی **ترجمہ** نقل کی یہ دارمی نے

اور بیہقی نی شعب الایمان مین
بَابٌ فِیْ اَخْلَاقِہٖ وَشَمَائِلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب بیچ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقون اور عادتون کی بیان مین **ف** ح جب فارغ ہوا مولف بیان کرنی صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سی کہ اوسکو صورت وخلق کہتی ہین خ کی زبر سی چاہا کہ ذکر کری صفات باطن شریف کہ اوسکو سیرت وخلق کہتی ہین خ کی پیش سی اور کرم کو پیش ہی آیا ہی اور جزم ہی اور مراد اوس سی مہربانی ہی اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہی شین کی زیر سی یعنی طبع اور خو اور عادت کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی انس رض سی کہ کہا خدمت کی مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** ح ع مسلم کی روایت مین ہی نو برس یعنی ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکی مدینہ مین آئی ماں انس کی اور بعضی ناقی والی اونکی انصار مین سی اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائی اور خدمت مین چھوڑا اور وہ آٹھ برس یا دس برس کی تھی آئین اختلاف ہی پس انس نی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت صلعم کی مدینہ مین تھی خدمت آپ کی کی پس انس کہتی ہین کہ مدت خدمت مین **ترجمہ** نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو اُف **ف** ع ح لفظ اُف ساتہ پیش ہمزہ کی اور زیر ف مشدد کی اور ایک نسخہ مین ساتہ زبر ف کی اور ایک نسخہ مین ساتہ تنوین مکسورہ کی ایک کلمہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کی اوپر دیکھنی ایک امر مکروہ کی **ترجمہ** اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو کہ کیون یہ کام کیا تو نی اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تو نی یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح یعنی اگر کچہ کام کیا مین نی تو یہ نہ فرمائی کہ کیون کیا تو نی اور اگر کچہ کام نکیا مین نی اور حکم کیا تہا مجکو اوسکی کرنی کا تو یہ نہ فرماتی کہ کیون نہ کیا تو نی یہ کام اور یہ دنیا کی امور مین تہا نہ امور دین کی مین اسلیی کہ نہین جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا اونمین اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طیبی نی کہا کہ انس نی پہر تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مین نی ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اعتراض مجہپر متوجہ ہو اور یہی اول انسب اور اوفق ہین ساتہ مقام کی

وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِیْ یَوْمًا لِحَاجَۃٍ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَا اَذْھَبُ وَفِیْ نَفْسِیْ اَنْ اَذْھَبَ لِمَا اَمَرَنِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰی اَمُرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ وَّھُمْ یَلْعَبُوْنَ فِی السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَّرَائِیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقَالَ یَا اُنَیْسُ ذَھَبْتَ حَیْثُ اَمَرْتُکَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْھَبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور یہی روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کی خلق مین پس بہیجا مجکو آنحضرت صلعم نی ایک روز کسی کام کی لیی پس کہا مین نی قسم خدا کی نہین جاؤنگا مین اور تہا میری دل مین کہ جاؤنگا مین اوس کام کی لیی فرمایا تہا مجکو ساتہ اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** ح یعنی باوجودیکہ اوس کام کی جانیکا ارادہ رکہتا تہا دل مین لیکن زبان سی کہا مین نی کہ نہین جانیکا مین اور صدور اوس قول کا انس سی بسبب صغر سن اور نادانی کی تہا اوس حال مین کہ یہ سن تکلیف کو نہین پہونچی تہی چنانچہ اسلیی آنحضرت نی التفات اونکی قول پر نہ کیا اور اوسپر عتاب نہ کی بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی **ت** پس نکلا مین یہانتک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کہیل رہی تہی بازار مین **ف** ع اور ظاہر یہ ہی کہ انس ٹہہری اون لڑکون کی پاس یا تو کہیلنی کی لیی یا تماشا دیکہنی کی لیی **ت** پس ناگہان پیغمبر خدا نی تحقیق پکڑ لی گدی میری پیچہی میری سی کہا انس نی پس دیکہا مین نی طرف آنحضرت صلعم کی اس حال مین کہ آنحضرت صلعم ہنستی تہی پس فرمایا آنحضرت صلعم نی ای انیس چلا تو اوس جگہ کہ حکم کیا

مین نے تجکو کہا مین نے ہان مین جاتا ہون اب یا رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وعلیہ بُردٌ نجرانی غلیظ الحاشیۃ فادرکہ اعرابی فجبذہ بردائہ جبذۃ شدیدۃ ورجع نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی نحر الاعرابی حتی نظرت الی صفحۃ عاتق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اثرت بہا حاشیۃ البرد
من شدۃ جبذتہ ثم قال یا محمد مُر لی من مال اللہ الذی عندک فالتفت الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ضحک
ثم امر لہ بعطاءٍ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا کہ تہا مین چلتا ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت پر
تہی چادر نجران کی کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ خط دار تہی اور نجران نام ہی ایک شہر کا یمن مین پس پایا حضرت کو ایک گنوار نی پس کہینچا آپکو
ساتہ چادر آپ کی کی کہینچنا سخت اور پہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کی یعنی اوسنی چادر ایسی کہینچی کہ آنحضرت صلعم اوسکی سینہ کی آگی کہنچکر
آگئی یہانتک کہ نگاہ کیا مین نی طرف کنارہ گردن آنحضرت صلعم کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپ کی گردن کی کناری مین چادر کی کنارے نی بسبب شدت کہینچنی
اعرابی کی چادر کو پہر کہا اعرابی نی کہ ای محمد صلعم حکم کر میری لیے یعنی اپنی کار پردازون کو کہ تا دیوین مجکو کچہ مال خدا مین سی کہ تمہاری پاس ہی پس پہر کیا
طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی از راہ تعجب کی پہر ہنسی یعنی از راہ تلطف کی پہر حکم کیا واسطی اوسکی دینی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ گنوار نی بعد المال الذی عندک کی یہ بہی کہا لا من مالک ابیک اور اللہ کی مال سی مال زکوۃ کا مراد ہی اور یہ
حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت صلعم کی جفای لوگون پر اور یہ اعرابی اجہٹ اور درشت خو یون عرب مین سی تہا کہ تہذیب اخلاق
نہین رکہتا تہا اور ادب نہین سیکہا تہا اوسنی اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی حاکم اور والی کو رعایا اور بی وقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کرنی
اور بہی یہ معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کی لیے مال دنیا بہتر ہی **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس
واجود الناس واشجع الناس ولقد فزع اھل المدینۃ ذات لیلۃ فانطلق الناس قبل الصوت فاستقبلھم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد سبق الناس الی الصوت وھو یقول لم تراعوا لم تراعوا وھو علی فرس لابی طلحۃ عُری ما علیہ
سرج وفی عنقہ سیف فقال لقد وجدتہ بحرا متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر تر
لوگون کی یعنی حسن وجمال اور فضل وکمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ مین اور سخی ترین لوگون کی یعنی کرم وسخاوت بہت رکہتی تہی بہ نسبت
اورون کی اور مردانہ و دلیر ترین لوگون کی اور تحقیق ڈری اور فریاد کی مدینہ والون نی ایک رات یعنی کچہ آواز جو یا دشمن کی سی سنکر ڈری اور
غل مچائی پس چلی لوگ آواز کی طرف پس سامنی آئی لوگون کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم در حالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت صلعم نی لوگون سی طرف آواز کے
یعنی سب سی آگی چلی اور دہر حالانکہ آنحضرت صلعم فرماتی تہی نہ خوف کرو اور آنحضرت صلعم سوار تہی اوپر گہوڑی ابی طلحہ کی کہ ننگی پیٹہ تہا نہ تہا اوس پر زین
اور لٹکی تہی حضرت صلعم کی گردن مین تلوار پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ تحقیق پایا مین نی اس گہوڑی کو مانند دریا کی یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ گہوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تہا کہ اوسکو مندوب کہتی تہی اور بعد اوس دن کے
وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گہوڑا اوس سی سبقت نہین کر سکتا تہا اور یہ مین معجزہ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اوس گہوڑی کا حضرت صلعم
کی سواری مبارک کی برکت سی ایسا منقلب ہو گیا اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطی معلوم کرنی خبر دشمن کی جبتک کہ
متحقق ہو ہلاک اور جائز ہی عاریت مانگنا اور جائز ہی جہاد کرنا مستعار گہوڑی پر اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہی لٹکانا تلوار کا گردن مین **وعن**
جابر قال ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط فقال لا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ نہین

سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ چیز پس کہا ہو نہیں ف ح یعنی نہیں دنیا مین کہا ابن حجر نی مراد یہ ہی کہ ہرگز تلفظ ساتھ لا کی نکرتی تھی بلکہ اگر ہوتا دیتی اور اگر نہوتا سکوت کرتی یا عذر کرتی اور دعا کرتی یا وعدہ کرتی اور شیخ عز الدین نی کہا کہ لا ہرگز واسطی منع کی زبان شریف پر نہین آیا اور یہ منافی اسکی نہین کہ وقت ضرورت اونہون کی بطریق عذر کی کہا ہو جیسی فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ * لولا التشہد کانت لاءہ نعم * اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نی فارسی مین لکہا ہی بیت نرفت لا بزبان او ہرگز * مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ * وعن انس ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم غنما بین جبلین فاعطاہ ایاہ فاتی قومہ فقال ای قوم اسلموا فواللہ ان محمدا لیعطی عطاء ما یخاف الفقر رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی مانگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بکریان درمیان دو پہاڑون کی یعنی بہت سی بکریان اسقدر کہ بھر دیا تھا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑون سکے تہا پس دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو وہ سب بکریان پس آیا وہ اپنی قوم کی پاس یعنی متعجب ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش سی کہ دلالت کرتی ہی اوپر کمال توکل و زہد اونکی کی اور کہا ای میری قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی اسلیی کہ اسلام ہدایت کرتا ہی اچھی اخلاق کی طرف پس قسم خدا کی بلاشبہ محمد البتہ دیتی ہین ایسا دینا کہ نہین ڈرتی فقر سی ف ح یعنی دیتی ہین اور کچھ نہین کہتی شعر ہر چہ آید بدست بپاوی تو پیش ازان * این چہ دان کس ست کش از فقر عار نیست * نقل کی یہ مسلم نی وعن جبیر بن مطعم بینما ہو یسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقفلہ من حنین فعلقت الاعراب یسألونہ حتی اضطروہ الی سمرۃ فخطفت رداءہ فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطونی ردائی لو کان لی عدد ہذہ العضاہ نعما لقسمتہ بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذوبا ولا جبانا رواہ البخاری اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی اوس وقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پھرنے آنحضرت صلعم کی غزوہ حنین سی کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا تھا پس چمٹی اعرابی درحالیکہ مانگتی تھی آنحضرت صلعم سی ف ح یعنی اموال غنیمت حنین کے اور غنیمت اوس غزوہ مین بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرت صلعم دیتی بہی بہت تھی اور اکثر مؤلفۃ القلوب کو دیتی تھی اور بخشنا بکریون کا اوس شخص کو کہ پہلی حدیث مین گذرا اوسی جگہہ تھا اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت صلعم سی سوال کرنی مین اس حد کو پہونچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرت صلعم کو اور لی گئی طرف درخت کیکر کی پس اوچک لی کیکر نی چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوسمین پس ٹھہر گئی آنحضرت صلعم اور فرمایا کہ دو مجکو چادر میری اگر ہوتی میری پاس چارپائی یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کی کہ اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم کر دیتا مین اونکو درمیان تمہاری پہر نپاتی تم مجکو بخیل کہ نہ دون مین اوسکو اور نہ جھوٹا وعدہ کرتا مین اور نہ ہوتا نامرد بزدل اور ڈرنیوالا ف ح ع کہ دنیا مین فقر و تنگدستی سی ڈرون مین اور کہا طیبی نی کہ یعنی جب آزماؤ گی مجکو وقائع مین تو پاؤگی تم مجکو متصف ساتھ اوصاف رذیلہ کی اور اسمین دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کی اوسکی لیی کہ نہین پہچانتا ہی تاکہ اعتماد کیا جاوی اوس پر نقل کی یہ بخاری نی وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بآنیتہم فیہا الماء فما یؤتون باناء الا غمس یدہ فیہا فربما جاءوہ بالغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیہا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتی صبح کی لاتی خادم یعنی غلام اور لونڈیان اہل مدینہ کی برتن اپنی کہ ہوتا اونمین پانی یعنی برکت چاہتی حضرت صلعم کی دست مبارک کی برکت سی عافیت اور شفا بیمار کو پس نہین لاتی کوئی باسن مگر ڈالدیتی حضرت صلعم ہاتھ مبارک اوس مین یعنی اونکی خوشی خاطر کی لیی اوسکو تبرک کر دیتی تا شفا اور برکت حاصل ہو اونکی لیی پس اکثر آتی حضرت صلعم کی پاس وقت صبح سردی کی پس ڈالتی حضرت صلعم اپنا دست مبارک اوس باسنون مین ف ح اسمین کمال شفقت و مہربانی ہی امت پر اور اشارہ ہی اسپر کہ واسطی نفع خلق کی ضرر اپنی پر اوٹھانا اچھا ہی

نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ كَانَتْ اَمَةٌ مِنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَاْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیون مین سی کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت صلعم کا پس لیجاتی حضرت صلعم کو جہان چاہتی **ف** ع ح یعنی اگرچہ باہر مدینہ کی جاتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہی امت پر جتی کہ کمترین لوگون پر **ترجمہ** نقل کی یہ بخاری نی **وعنہ** اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق ایک عورت کہ تہا اوسکی عقل مین کچہ خلل و نقصان پس کہا اوسنی ای رسول خدا کی مجکو تم سی ایک کام ہی یعنی پوشیدہ لوگون سی پس فرمایا ای مان فلانی کی دیکہہ جونسا کوچہ چاہی تو یعنی بیٹہہ یا کہڑی ہو اوسمین کہ مین بہی تیری ساتہ بیٹہون یا کہڑا ہون یہانتک کہ سرانجام کرون مین تیری لیی کام تیرا پس تنہا ہوئی حضرت ساتہ اوسکی بعضی راہون مین یعنی اور ٹہہری رہی اوسکی ساتہ اور سنا کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سی **ف** ع یعنی عرض کیا اوس نی جو کچہ عرض کرنا تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ خلوت کرنی ساتہ عورت کی کوچون مین نہین ہی مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتہ گہر مین بنا بر اسکی کہ بعضی اصحاب تہی کہڑی ہو گئی بعید اوس سی بہ رعایت حسن ادب کی **ترجمہ** نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا کہ نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنیوالی کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تہی بدگوئی والی **ف** ح فحش حد سی گذرنا حیا سی کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا آتا ہی الفاظ جماع مین اور اوسمین کہ متعلق ہی اوسکی لیی کہ اہل فساد اور بی حیا اونکو اوسمین عبارتہائی صریحہ فاحشہ مین کہ اہل صلاح اور حیا مند اوس سی اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ایہام پر اکتفا کرتی ہین بلکہ بول اور غائط کو بہی بغیر قضای حاجت وغیرہ کر کرتی ہین اور فحش بمعنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کی بہی آتا ہی اور لعن خدا کی جانب سی ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سی اور بندون کی جانب سی جہڑکنا اور دعا کرنی ساتہ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہ ہووے سخت گناہون مین سی ہی اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہو جاتی ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما اوپر حرام ہونی لعن کی شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سی کافر گیا ہی جیسی ابوجہل وغیرہ اور حرام نہین ہی اوپر موصوف کی ساتہ صفت عام کی جیسی کہ کہین لعنت خدا کی کافرون اور ظالمون اور سود خورون اور مانند انکی کی پر آور جاننا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سی اور جنت کی داخل ہونی سی اور موجب خلود دوزخ کی اور مخصوص ساتہ کافرون کی ہی اور دوسری ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص ہی اور درجہ سابقین سی اور شامل ہی بعضی گنہگارون اور بدکارونکو اور اس تقریر سی حل ہو جاتی ہین بہت سی اشکال و اللہ اعلم بالصواب **ترجمہ** اور فرماتی تہی حضرت وقت غصہ کرنی کی کسی پر کیا ہوا ہی اوسکو اور کیا کرتا ہی وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی **ف** ح ع یہ کنایہ ہی خواری اور نگونساری سی یعنی نہایت ہو وقت غصہ اور ناراضامندی کی کہتی تہی یہ کلمہ تہا سو بہی اعراض کرکی اوس سی کہتی تہی نہ خطاب کرکی اوسکی طرف اور اسی کی معنی مین ہی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی اور یہ کلمی بہی دو معنیین مین اہلی کہ احتمال ہی کہ بد دعا ہو یہ اور سیر یا دعا اوسکی لیی یعنی سجدہ اللہ وجہک کی **ترجمہ** نقل کی یہ بخاری نی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجیی کافرون پر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین فرمایا کہ مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنیوالا اور نہین بہیجا گیا ہون مین مگر واسطی رحمت کی **ف** ح ع یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما ارسلناک الا

رحمة للعالمین مومنون کی لیی رحمت ہوا تو ظاہر ہی اور کافرون کی لیی یون رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا انسی اوٹھہ گیا حضرتؐ کی وجود با جود
کی برکت سی جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم بلکہ عذاب استیصال کا حضرتؐ کی برکت سی قیامت تک اوٹھہ گیا بخلاف اگلی
امتون کی کہ پیغمبرون کی بد دعا سی ہلاک ہوگئی اور حجۃ بنیا دسی اوکرلئی اور کہا ہی نی کہ معنی مین بھیجا گیا ہون تا کہ قریب کرون لوگون کو طرف اللہ
اور اوسکی رحمت کی اور ایسا ہی نہین بھیجا گیا ہون کہ دور کرون اونکو اوس سی پس لعنت کرنی منافی ہی میری حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین ترجمہ
نقل کی یہ مسلم نی وعن ابی سعید الخدریؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرھا فاذا رای شیئا
یکرھہ عرفناہ فی وجھہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تہی آنحضرتؐ سخت تر حیا مین باکرہ عورت سی کہ اپنی پردی مین ہو ف ع اسلیی
کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہی پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی بہ نسبت اسکی کہ ہو باہر نکلنی والی پردہ سی ت پس جب دیکھتی آنحضرتؐ کسی چیز کو کہ ناخوش رکھتی
اوسکو یعنی بہ سبب طبع سی یا شریعت کی راہ سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرۂ مبارک حضرتؐ کی ف ع یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفعیہ کرتی اوسکا
پس حضرتؐ غصہ نکرتی تہی بخبوصہ امر کراہت مین سوای حرمت کی کہا نووی نی معنی اسکی یہ ہین کہ حضرتؐ بسبب حیا کی منہ سی نکالتی تہی اوس چیز کو کہ مکروہ
رکہتی بلکہ متغیر ہوتا تہا چہرۂ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی انکی اور اسمین فضیلت ہی حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہی جبتک نہ پہونچی نوبت سستی
وجور کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشۃؓ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا قط ضاحکا حتی اری
منہ لھواتہ وانما کان یتبسم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہؓ سی کہا کہ نہین دیکھا مین نی حضرتؐ کو کبھی بہت ہنستی ہوئی کہ تمام
منہ کہل جاوی یہانتک کہ دیکھون مین انسی کوا اونکا یعنی بہت منہ پہاڑ کر نہ ہنستی تہی کہ تالو دکہائی دی اور تہی آنحضرتؐ مسکراتی یعنی اکثر اور کبھی
ہنستی بہی تہی لیکن بی مبالغہ کی جیسا کہ بیچ باب ضحک رسول خدا کی آیا ہی ت نقل کی یہ بخاری نے وعنھا قالت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی
عائشہؓ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ پی درپی اور متصل کرتی کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننی والی پر مانند پی درپی کلام کرنی تمہاری کی ف ع
کہ متعارف ہی تم مین کہ نہایت ملی ہوئی ہوتی ہین الفاظ بلکہ کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا جیسا بیان کیا عائشہ رضؓ نی ت کہ تہی حضرت کلام
کرتی جدا جدا کہ اگر گنتا اوسکو گننی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننی کا تو ممکن تہا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن
الاسود قال سالت عائشۃؓ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یکون فی مھنۃ اھلہ تعنی
خدمۃ اھلہ فاذا حضرت الصلوۃ خرج الی الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہی اسود سی ف ح اسود بڑی تابعی ہین زمانہ نبوت کا انہون نی
پایا اور خلفا اربعہ کو دیکھا اور اکابر صحابہ سی حدیث سنی اور اسی حج اور عمرہ ادا کیی اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکھتی رہی اور ہر دو شب مین
قرآن شریف ختم کرتی اور فقیہ اور بہت حدیث روایت کرنیوالی ہین ت کہا اسود نی کہ پوچھا مین نی عائشہ رضؓ سی کہ کیا کرتی تہی حضرتؐ اپنی گہر مین
کہا عائشہ رضؓ نی تہی شان کہ ہوتی تہی آنحضرتؐ بیچ مہنۃ اہل خانہ اپنی کی ف ع لفظ مہنۃ زبر میم اور زیر اوسکی کی اور جزم ہ کی اور تحریک اوسکی کی اور
وزن کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نی ت کہ مراد رکھتی تہین عائشہؓ مہنۃ اہلہ سی خدمت اہل خانہ کی ف ع یعنی مانند دودہ دوہنی بکری کی اور
گانٹھنی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خدمت گہر کی اور گہر والون کی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی ت
پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرتؐ نماز کی لیی یعنی اور چہوڑ دیتی سب کام اور نہ غرض رکہتی کسی گہر والی سی نقل کی یہ بخاری نی وعن
عائشۃؓ قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرھما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان

اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا کہ نہین اختیار دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کامونکی کبہی مگر اختیار کرتی اونمین آسان تر کو
جب تک کہ نہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دور تر لوگونکی اوس کام سی **ف** ح اس حدیث مین کلام
کیا ہی علمانی کہ تخییر عام ہی کہ پروردگار تعالی کی طرف سی ہو یا خلق کی طرف سی ولیکن بر تقدیر تخییر کی اللہ تعالی کی طرف سی گناہ ہونا مشکل ہی مگر یہ کہ مراد
مقتضی گناہ کو ہو جیسی کہ مثلا اختیار دین درمیان فتح ہونی خزانون زمین کی کہ اوسکی مشغول ہونی مین احتمال فارغ ہونیکا واسطی عبادت کی ہی اور درمیان
کفاف معیشت کی پس مراد گناہ سی امر نسبی ہی اور مراد اوس سی گناہ نہین ہی بسبب ثبوت عصمت کی کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار مین کہا کہ اگر مراد ہو تخییر جانب
کافرون اور منافقون کی سی تو ہونا گناہ ایک کا دو امر دن مین سی ظاہر ہی اور اگر مسلمانون کی جانب سی ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو جیسی کہ تخییر
درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کی یعنی کہ مجاہدہ کہ پہونچا دی ہلاک کو جائز نہین ہی اور سامراو تخییر خدا کی جانب سی ہو درمیان اوس چیز کی کہ اوسمین دو عقوبت ہین یا ایک عقوبت
ہی یا مراد درمیان اونکی اور درمیان کفار کی جیسی کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا مین درمیان مجاہدہ کی عبادت مین یا اقتصاد مین محنت اور نہین
بدلا لیا حضرت نی واسطی حظ نفس اپنی کی کسی چیز مین یعنی جو کہ متعلق ہو انکی نفس کی کبہی مگر یہ کہ کیجاوی وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نی کرنا اوسکا پس سزا دیتی تہی واسطی
اللہ کی یعنی نہ کسی اور غرض کی لیی بسبب اوس حرمت کی **ف** ح کہا شیخ ابن حجر نی کہ مراد یہ ہی کہ بدلا نہین لیتی تہی آنحضرت واسطی حاجت نفس اپنی کی پس اشکال
نہین آویگا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتی تہی اون لوگون کی قتل کرنیکا کہ ایذا دیتی تہی اونکو اسلیی کہ وہ ارتکاب خدا کی حرام کی ہوئی چیزون کا ہی تو کرتی تہی نقل کی
بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهَا** قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اوسی عائشہ رضی سی کہ نہین مارا آنحضرت نی کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیی کہ آنحضرت نی بعض اوقات اپنی سواری کی جانور کو مارا ہی کبہی اپنی ہاتہہ سی نہ عورت کو اور
نہ خادم کو **ف** ع خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونون پر آتا ہی اور خاص سواری اور خادم کو ذکر کیا واسطی اہتمام شان انکی کی اور واسطی بہت واقع ہونی
ضرب ان دونون کی اور واسطی احتیاج مارنی آنکی کی اگرچہ جائز ہی کچہ مارنا بشرط لیکن اونکی ترک ہی ہی کہا علما نی بخلاف اولاد کی کہ اوسکی تادیب بہی اولی ہی
اور سبب اوسکا یہ ہی کہ اولاد کو جو مارتی ہین تو اوسکی صلاح ہی کی لیی مارتی ہین پس اولی ہو ادہان عفو بخلاف مارنی ان دونون کی کہ وہ حظ نفس کی لیی
ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو اون دونون سی واسطی محافظت خواہش نفس کی اور روکنی غصہ کی **ت** مگر یہ کہ جہاد کرتی تہی راہ خدا مین **ف** ع حضرت
نی قتل کیا ابی بن خلف کو احد مین بیچ لڑائی ہی مراد اس سی جہاد ہی کرنا ساتہہ کفار کی فقط بلکہ داخل ہین اسمین حدود اور تعزیرین وغیرہ لک بہی **ت** اور نہ
پائی گئی حضرت سی کوئی چیز کبہی یعنی نہین پہونچی آنحضرت کو کسی کی طرف سی وہ چیز کہ غور کری اونکو پس بدلا لیتی صاحب اوس چیز سی مگر یہ کہ کیجاتی کوئی چیز
حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلا لیتی واسطی خدا کی نقل کی یہ مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ
مِّنْ اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ روایت ہی انس سی کہ خدمت مین حاضر تہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ مین آٹہہ برس کا تہا خدمت کی مین نی آنحضرت کی دس برس مدت اقامت آنحضرت کی تہی مدینہ مین پس ملامت کی
مجکو کبہی کسی چیز پر کہ ضائع ہوئی میری ہاتہہ سی پس اگر ملامت کرتا مجکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گہر والون مین سی تو فرماتی آنحضرت کہ چہوڑ دو اوسکو ملامت
مکرو اسلیی کہ شان یہ ہی کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی **ف** ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کی سی ہی اگرچہ اوسکی ہاتہہ سی ہوا اور

حدیث

اور اور صدقہ دینی اپنی کو نڈیون کی ہاتہہ سی اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مارینین کہہ ہر چیز کی ہی اجل اور مدت بقا ہی ت یہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور روایت

کی بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین ساتہہ تہوڑی سی تغیر و تبدیل کی الفاظ مین **وعن** عائشۃ قالت لم یکن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

فاحشا ولا متفحشا ولا سخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ

سی کہا کہ نتہی آنحضرتؐ فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بتکلف و قصد یعنی فحش حضرتؐ سی سرزد ہی نہوتا تہا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تہی چلانی والی بازارون مین جیسی کہ

عادت عوام کی ہی اور نہ بدلا لیتی ساتہہ برائی کی برائی کا لیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر برائی کرنیوالی سی بموجب فرمانی اللّٰہ تعالیٰ

کی فاعف عنہم واصفح ان اللّٰہ یحب المحسنین **وعن** انس یحدث عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ کان یعود المریض ویتبع الجنازۃ

ویجیب دعوۃ المملوک ویرکب الحمار لقد رایتہ یوم خیبر علی حمار خطامہ لیف رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی انس سی کہ وہ خبر دیتی تہی آنحضرتؐ کی صفات و اخلاق سی کہ وہ تہی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتہہ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کی یعنی

مملوک نا دون کی چہ جای آزاد کی اور سوار ہوتی خر پہ ف ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک

تکلف اور نفی تکبر کی بر خلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کی ت البتہ تحقیق دیکہا مین نی آنحضرتؐ کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پہ کہ باگ اوسکی پوست خرما کی تہی

یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تہا اور پہر یہ بی تکلفی اور کسر نفسی تہی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** عائشۃ قالت

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ وقالت کان بشرا من البشر یفلی

ثوبہ ویحلب شاتہ ویخدم نفسہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ رضؓ سی کہا تہی آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم گانٹہہ لیتی پاپوش اپنی اور سیتی تہی

کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتی اوسمین اور کام کرتی آنحضرتؐ اپنی گہر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گہر مین اور کہا عائشہ رضؓ نی کہ تہی آنحضرتؐ ایک

آدمی آدمیون مین سی جوئین دیکہتی تہی اپنی کپڑی مین ف ع ح یعنی کپڑی مین دیکہتی تہی کہ شاید کوئی جون ہو پس نہین منافی ہی یہ اوس روایت کی کہ جون حضرتؐ کو

ایذا نہ دیتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرتؐ کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑتی اور امام فخر الدین رازی سی نقل کیا کہ کبہی آنحضرتؐ پر نہین بیٹہتی

تہی اور پشہ اور مانند اوسکی نی حضرتؐ کو ایذا نہین دی ت اور دوہتی آنحضرتؐ بکری اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی ف ع یعنی اپنا کام کر لیتی تہی

کو کم نہ سمجہی ہو گی جانی کہ کہنا عائشہ رضؓ کا کہ حضرتؐ ایک آدمی تہی یہ تمہید ہی اوسکی کہ مابعد اوسکی کہتی ہین یعنی کہ جب اونہون نی دیکہا اعتقاد کفار کا کہ نبی کی

منصب کی لائق نہین ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی ہین اور عوام لوگ نی گویا آنحضرتؐ کو بادشاہونکی مانند ٹہہرایا تہا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال عادیہ دنیہ سی ازراہ تکبر کیا

جیسا کہ نقل فرمایا اللّٰہ تعالیٰ نی کہنا کفار کا ما ہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہ رضؓ نی اونکی رد مین کہ آنحضرتؐ ایک مخلوق تہی مخلوقات

خدا تعالیٰ سی اور ایک شخص تہی اولاد آدمؑ سی کہ شرف دیا تہا اللّٰہ تعالیٰ نی اونکو بسبب نبوت اور رسالت کی اور گذران کرتی تہی حضرتؐ ساتہہ خلق کی بہ خلق

اور ساتہہ حق کی بہ صدق پس کرتی تہی جو کچہ کہ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تہی اونکی اونکی کامون مین ازراہ تواضع کی یا واسطی رہنمائی لوگون کی طرف

تواضع کی اور منع کرنی ترفع کی ساتہہ تبلیغ رسالت کی جانب حق سی طرف خلق کی جیسی کہ فرمایا اللّٰہ تعالیٰ نی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی ت نقل کی ترمذی نی

وعن خارجۃ بن زید بن ثابت قال دخل نفر علی زید بن ثابت فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال

کنت جارہ فکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی فکتبتہ لہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرھا معنا واذا ذکرنا الاخرۃ ذکرھا معنا واذا

ذکرنا الطعام ذکرہ معنا فکل ھذا احدثکم عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کی سی

کہ کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ اوسکا ہی پس کہا اونہون نی زید کو کہ روایت کر ہمسی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی ف ع اور مراد اونکی

یہ تہی کہ ویسی حدیثین بیان کرین کہ دلالت کرتی ہین حضرتؐ کی حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتہ خلق کی **ت** کہا زید نی کہ تہا مین ہمسایہ حضرتؐ کا پس تہی حضرتؐ
جب اوترتی اونپر وحی تو بہیجتی کسی کو طرف میری کہ بلا لاوی مجہکو پس آتا مین تو اونکی پاس پس لکہتا مین وحی حضرتؐ کی حکم سی **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مجہکو بسبب
قرب تہا حضرتؐ سی ظاہر و باطن مین اور مجہی زیادہ حال معلوم ہی حضرتؐ کا نسبت اورونکی **ت** پس تہی عادت شریف آنحضرتؐ کی کہ جب ذکر کرتی ہم دنیا کا یعنی مدح
اوسکی یا تعریف اوسکی بسبب ہونی اوسکی کی مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتی آنحضرتؐ دنیا کا ساتہ ہماری اور جب ذکر کرتی ہم آخرت کا ذکر کرتی اوسکا حضرتؐ ساتہ ہماری اور
جسوقت ذکر کرتی ہم طعام کا ذکر کرتی آنحضرتؐ ساتہ ہماری **ف** ح ع مراد ہی بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتہ خلق کی اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب اتفاق کی انکی
چیزونکی کہ متعلق عادات و احوال لوگون کی سی ہین لیکن ایسی چیزین کہ مکروہ و مذموم نہین ہون اور جو کہ مکروہ و مذموم ہون حاشا کہ ذکر کرین حضرتؐ انکو اور ذکر کیجاوی
مجلس شریف اونکی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہین ہی اس روایت کی کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ ان مجلسہ مجلس علم اسلیئی ذکر دنیا وغیرہ مین
کبہی فائدہ علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ ہوتی ہین اور بر تقدیر خالی ہونی ذکر کی فائدون مذکورہ سی بیان جواز کی لیئی تہا کہ آنحضرتؐ اکثر صحابہ سی مباحات مین ہی کلام کرتی تہی
تا معلوم کرلین جواز اوسکا اور ایسا بیان و جب تہا آنحضرتؐ پر **ت** پس یہ سب احوال حکایات بیان کرتا ہون مین تم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع
مقصود اس جملہ سی تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اہتمام اوسکی کا ہی **وعن** انسٍ انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا صافح الرّجل لم
ینزع یدہ من یدہ حتّی یکون ھو الّذی ینزع یدہ ولا یصرف وجھہ عن وجھہ حتّی یکون ھو الّذی یصرف وجھہ عن وجھہ ولم یر مقدّما رکبتیہ
بین یدی جلیسٍ لہ رواہ التّرمذی اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتی کسی مرد سی تو کہینچتی نہ تہی اپنا ہاتہ اپکی ہاتہ سی
یہانتک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کہینچتا ہاتہ اپنا آنحضرتؐ کی ہاتہ سی یعنی آنحضرتؐ اپنا ہاتہ اوسکی ہاتہ مین سی نہ کہینچتی تہی نکالتی نہین جب تک وہ نچہوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہی آنحضرتؐ
کی کمال حیا اور تواضع پر اور نہ پہیرتی آنحضرتؐ روی مبارک اپنا اوس شخص کی منہ سی یہانتک کہ وہ مرد پہیرتا منہ اپنا آنحضرتؐ کی منہ سی اور نہین دیکہی گئی آنحضرتؐ آگی
بڑہانی والی اپنی زانو اونکو آگی ہمنشین اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع یعنی مجلس مین برابر صف کی بیٹہتی اونکی آگی بڑہ کر نہ بیٹہتی جیسی کہ متکبر جبار کرتی ہین اور بعضون
نی کہا مراد یہ ہی کہ بیٹہنی مین زانو اوٹہاتی نہین بقصد تعظیم مجلس اونکی اور بسبب یاد دہی ادب و تعلیم اصحاب کی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد گہٹنین سی دونون قدم ہین
اور اونکا آگی بڑہانا عبارت ہی اونکی دراز کرنی سی اہل مجلس مین یعنی اونکی سامنی پاؤن پہیلا کر نہ بیٹہتی یہ پاس ادب کی اور ان سب باتون مین تعلیم ہی امت کو اپنی کہ
بہائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم و تکریم کیا کرین **وعنہ** انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان لا یدّخر شیئًا لغدٍ رواہ التّرمذی
اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکہتی کچہہ کل کی لیئی **ف** ع یعنی بنظر توکل کرنیکی اللہ پر اور اعتماد کرنیکی اوسکی خزانون پر اور یہ
خاص نسبت ذات شریف کی تہا کہ آپ اپنی لیئی کچہہ نہ رکہتی تہی ورنہ ثابت ہوا ہی کہ اہل عیال کی لیئی اکثر قوت ایکسال کا ذخیرہ رکہتی تہی بسبب ضعف حال اونکی اور عدم تحمل
اور قلت صبر اونکی کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم طویل الصّمت رواہ فی شرح السّنّۃ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت **ف** ع یعنی نہ کلام کرتی مگر بحاجت اور شیخین وغیرہ نی روایت کیا ہی ابوہریرہؓ سی کہ فرمایا
آنحضرتؐ نی من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر فلیقل خیرًا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبرؓ نی لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللّٰہ **ت** روایت کی یہ بغوی نے
شرح السنہ مین **وعن** جابرٍ قال کان فی کلام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ترتیلٌ او ترسیلٌ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی بیچ قرأت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کر کی پڑہتی تہی اور تہی آنحضرتؐ کی کلام مین ترسیل یعنی بات ٹہر ٹہر کر کرتی تہی **ت** نقل کی یہ ابو داؤد نے
وعن عائشۃؓ قالت ما کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یسرد سردکم ھذا ولکنّہ کان یتکلّم بکلامٍ بیّنہٖ فصلٍ یحفظہ من جلس الیہ رواہ التّرمذی
اور روایت ہی عائشہؓ سی کہا کہ نہین تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرین پی در پی مانند پی در پی بات کرنی تمہاری کی کہ عادت تمہاری ہی ولیکن تہی آنحضرتؐ کلام کرتی

ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتی تھی ایک ایک حرف دوسرے سے یاد کرلیتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹھا ہوتا ساتھ آنحضرت کی نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہے عبد اللہ بن حارث ابن جزء سے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بہت مسکرانے میں آنحضرت سے یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا نہ تھا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داود روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ تھے آنحضرت کہ جسوقت بیٹھتے بات کرنیکو بہت کرتے اوٹھانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کی یعنی اکثر تھے آنحضرت دیکھتے آسمان کیطرف حالت کلام کرنے میں با انتظار وحی جبرئیل کی اور وحی کی نقل کی یہ ابو داود نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمرو بن سعید عن انس قال ما رأیت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابراہیم ابنہ مسترضعا فی عوالی المدینۃ فکان ینطلق ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینا فیاخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو فلما توفی ابراہیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراہیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ مسلم روایت ہے عمرو بن سعید سے کہ روایت کی انس سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ہووے بہت مہربان اپنے اہل وعیال پر حضرت صلعم سے تھے ابراہیم بیٹے آنحضرت کے کہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے دودھ پینے والے بیچ بلندیوں مدینہ کی یعنی اون گانوں میں کہ جانب بلند مدینے کی تھے کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ ہے اور دہرے تھے دایہ اونکی وہاں رہتی تھی پس تھے حضرت کہ جاتے وہاں یعنی سواری لیکے اور خبر لینے بیٹے اپنے کی اس حال میں کہ ہم ہمراہ آنحضرت کی ہوتے تھے پس داخل ہوتے آنحضرت گھر میں یعنی دودھ پلانے والی کے اور حالانکہ دہواں گھوٹا ہوا ہوتا یعنی گرد ہوئیں دہار میں جاتے بسبب شفقت ومہربانی بیٹے کی تھا دایہ ابراہیم کا لوہار ق ح لفظ ظئر ظا معجمہ کے زیر سے اور ہمزہ کی جزم سے یعنی دایہ کے کہ اوس عورت کو بھی کہتے ہیں کہ دودھ پلاتی ہو کسی بچے کو اور اوسکے خاوند کو بھی کہتے ہیں کہ جسکو انگا بھی کہتے ہیں اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تھا اور اوسکی خاوند کا نام ابو سیف ت پس لیتے آنحضرت ابراہیم کو اور بوسہ لیتے اونکا پھر پھر آتے اپنے گھر کو کہا عمرو نے یعنی انس سے نقل کر کے پس جسوقت کہ وفات کیے گئے ابراہیم فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہے اور تحقیق وہ مرا ہے پاتی میں یعنی مدت شیر خوارگی میں اور بلا شبہ اوسکی لیے دو دایہ ہیں کہ وہ دودھ پلاتی ہیں اوسکو اور پورا کرتی ہیں مدت دودھ پلانے اوسکی کی بہشت میں ف ع یعنی وہ بعد مرنے کی بہشت میں داخل ہوئے مرتے ہی اور دودھ پلایا جاتا ہے اونکو کہ مدت شیر خوارگی تا کہ دو برس ہیں دودھ پلایا جاویگا یہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرت او بیٹے ہونے اونکے کی اور وہ سولہ مہینہ کی تھے جب مرے تھے یا سترہ مہینہ کی پس دودھ پلایا اونکو دو عورتوں نے بقیہ دو برس تک ت نقل کی یہ مسلم نے **وعن** علی ان یہودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء الآخرۃ والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہددونہ ویتوعدونہ فقطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الذی یصنعون بہ فقالوا یا رسول اللہ یہودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاہدا وغیرہ فلما ترجل النہار قال الیہودی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ وشطر مالی فی سبیل اللہ اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک فی التوراۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا متزی بالفحش ولا قول الخنا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال رواہ

البیہقی فی دلائل النبوۃ روایت ہی علی رضی سی کہا تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا کنایہ ہی اوسکی نام سی عالم علمای یہود سی تہین اوس یہودی کی لیے آنحضرت پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اوس نی آنحضرت سی دین کا پس فرمایا آنحضرت نی اوسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میری وہ چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہی میری پاس کچہ کہ دونگا تجکو بدلی دیناروں کی اوس یہودی نی کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونیکا تم سی ای محمد تاکہ تم دو مجکو دین میرا پس فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجسی اور نہین چہوڑتا مجکو جب تک کہ نہ دون مین قرض تیرا پس بیٹہہ جاتا ہون مین ساتہ تیری اور نہین جاتا کہین سامنی تیری سی پس بیٹہی آنحضرت ساتہ اوسکی پس نماز پڑہی پیغمبر خدا صلعم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی ف ح ع اس سی معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرت اوسکی ساتہ بیٹہی ہی اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹہی رہی یا کسی کی مکان مین اور اول ظاہر تر ہی ت اور تہی اصحاب رسول خدا صلعم ڈراتی اوس یہودی کو یعنی مارنی سی مثلا اور ڈراوادیتی اوسکو یعنی نکال دینی کا یا قتل کرنیکا پس معلوم کیا آنحضرت نی اوس چیز کو کہ کرتی تہی صحابہ ساتہ یہودی کی یعنی ڈرانا اور ڈر کا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سی دیکہا اونکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی روکی آپ کو اور مانع ہو کلنی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہی مجکو پروردگار میری نی اس سی کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والی پر اور غیر اوسکی پر ف ع یعنی کسی پر ظلم نکرون تعمیم بعد تخصیص کی ہی پس بغیر دین ادا کئی جا اوس سی جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہد کی یہ ہی کہ یہ مقام مقتضی اسی کا تہا یا اسلیے کہ مخاصمہ اوسکا قوی ہی روز قیامت کی اسلیے کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اوسکا ساتہ لینی نیکیون مسلمان کی اوسکی لیے یا رکہنی برائی کی اوسکی لیے مسلمان پر جیسی کہ حقوق دوابین ہی اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگی حضرت کی دین ادا کرنی پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا اونکی ادا کرنی سی بسبب بغض دین کی اور یہ ظاہر تر ہی ت پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم رسول خدا کی ہو اور آدہا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی یہ عطا شکرانہ نعمت اسلام کی اور طلب مزید انعام کی خبردار ہو اور جان تو کہ نہین کیا مین نی ساتہ تمہاری جو کچہ کہ کیا مین نی یعنی سختی اور درشتی قول و فعل مین مگر تاکہ دیکہون مین طرف صفت تمہاری یعنی طرف موافق ہونی صفت تمہاری کی ساتہ اوس صفت تمہاری کی کہ توریت مین ہی یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہ ہی کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدایش اوسکی مکہ مین ہی اور جگہ ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اونکا یعنی عظمت اونکی شام مین ہی یعنی اور اوسکی نواح مین نہین ہی بد زبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسول خدا کی ہو اور یہ مال میرا ہی یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہ کیطرف پس حکم کرو اوسمین ساتہ اوس چیز کی کہ دکہا دی تمکو خدا تعالی ف ت ع یعنی جو مصرف لائق اوسکا دیکہو اور اوسپر رای تمہاری قرار پکڑی وہان صرف کرو ظاہر یہ ہی کہ تمام مال مراد ہو نہ آدہا مال خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نی قرار پکڑا دلمین اور محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوئے او غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی فدا کر گیا ت اور تہا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود اسکی حال و مآل بہی اوسکا اچہا ہوا نقل کی یہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین

وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر الذکر ویقل اللغو ویطیل الصلوۃ ویقصر الخطبۃ ولا یانف ان یمشی مع الارملۃ والمسکین فیقضی لہ الحاجۃ رواہ النسائی والدارمی

اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی ذکر ف ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہی ساتہ اوسکی اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول ذکر ہی مین رہتی تہی ت اور کم کرتی بیہودہ کہنا ف ع یعنی سوای ذکر مذکور کی ذکر دنیا اور جو کچہ کہ متعلق اوسکی ہی کم کرتی تہی اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سی لیکن نسبت ذکر حقیقی کی لغو ہی چنانچہ اسی لیے کہا امام غزالی نی ضیعت قطعۃ من العمر فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز پس اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورت اور معنی کی قطع نظر کرکی معنی سی اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار

سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنی سی کیا علاقہ و رحضور پر بلیہ اللہ تعالی عاصم ہوتین فی حق میں فرمایا ہی ...
اور یہ جو بعضون نی کہا ہی قلت بیان یعنی عدم کی ہی معنی بالکل لغو نہ بولتی تہی اسلیی کہ قلت کبھی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین ہی مانند قلیلا
مایومنون کی پس انکار کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتہ قول اونکی کی و بکثرت اور دراز کرتی نماز یعنی خصوصا جمعہ مین بقرینہ قول حضرت کی اور کوتاہ کرتی خطبہ
ف ح ع اسلیی کہ ایک ایک کلمہ حضرت سی جامع مضمون بعید اور اندازہ کی صادر ہوتا تہا اور یہ باعتبار اکثر احوال کی ہوگا ورنہ جس جگہہ کہ مقصود بہت
نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بہی کرتی تہی اور ظاہر مقصود یہ ہی کہ خطبہ آنحضرت صلعم کا بہ نسبت نماز کی کوتاہ ہوتا تہا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی
نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کہ باب الجمعہ مین یہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ نماز معراج مومن کی ہی
اور جگہہ مناجات رب کی پس مناسب اوسکی درازگی ہی اور خطبہ جگہہ متوجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بلانی اونکی کی طرف حق کی ہی اور اوسمین زیادہ
مظنہ ریا و سمعہ کا ہی ساتہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سی ت اور نہ عار کرتی آنحضرت صلعم چلنی کی ساتہ بیوہ کی اور مسکین کی پس کردیتی
اون ہر ایک کا کام نقل کی یہ نسائی اور دارمی نی **وعن** علی ان ابا جہل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نکذبک ولکن
نکذب بما جئت بہ فانزل اللہ تعالی فیہم فانہم لا یکذبونک ولکن الظلمین بآیت اللہ یجحدون رواہ الترمذی
اور روایت ہی علی رضہ سی کہ تحقیق ابوجہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہم یعنی جماعت قریش کی نہین دروغگو جانتی تجکو اور سچ تمہارا
ہمپر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتہ صدق و امانت کی ولیکن جہٹلاتی ہین ہم اوس چیز کو کہ لایا ہی تو اوسکو ف ح یعنی کتاب شریعت اور سبب
جہٹلانی اوسکی کی تمکو بہی جہٹلاتی ہین اور اگر یہ نہو تو ہمکو تم سی نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجہتا تہا کہ جب وہ سچی ہون کار دنیا مین خلق سی
جہوٹ نہ بولین اور اوپر جہوٹ نہ باندہین تو کار دین مین کیونکر جہوٹ بولین گی اور خدا پر کیونکر جہوٹ باندہین گی اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تہا
اسپر کہ جلتی تہی کہ انکو یہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین ت پس اوتاری اللہ تعالی نی ابوجہل وغیرہ کافرون کی حق مین یہ آیت پس تحقیق وہ نہین
جہٹلاتی ہین تجکو ولیکن یہ ظالم حد سی تجاوز کرنی والی خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی ف ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت
کی دو وجہ لکہین ہین ایک تو یہ کہ یہ کافر کہ تجکو جہٹلاتی ہین حقیقت مین تجکو نہین جہٹلاتی بلکہ خدا کی آیتونکو جہٹلاتی ہین جیسی کہ کہتا ہی مولی اپنی
اوس غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہین یہ تجکو نہین ستاتی ہین حقیقت مین مجکو ستاتی ہین دیکہہ کہ انسی کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہ کہ یہ تجکو
نہین جہٹلاتی ہین اسلیی کہ تو مشہور ہی ساتہ صدق اور امانت کی ولیکن خدا کی آیتون کا انکار کرتی ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتہ مضمون حدیث کی
وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ لو شئت لسارت معی جبال الذہب جاءنی ملک
وان حجزتہ لتساوی الکعبۃ فقال ان ربک یقرأ علیک السلام ویقول ان شئت نبیا عبدا وان شئت نبیا ملکا فنظرت
الی جبرئیل فاشار الی ان ضع نفسک وفی روایۃ ابن عباس فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جبرئیل کالمستشیر
لہ فاشار جبرئیل بیدہ ان تواضع فقلت نبیا عبدا قالت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک لا یاکل متکئا یقول اکل کما
یاکل العبد واجلس کما یجلس العبد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای عائشہ
یعنی اگر چاہون مین یعنی درخواست کرون پروردگار سی مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتہ چلین میری پہاڑ سونیکی آیا میری پاس ایک فرشتہ
یعنی دراز قد جیسی کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تہی برابر کعبہ کی یعنی درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور فرماتا ہی
کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہتی ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالی نی اختیار دیا ہی پس اختیار کروانی

دونوں باتوں میں سے جو چاہو پس دیکھا میں نی طرف جبرئیل کی یعنی بطور مشورہ چاہتی کی کہ کیا مشورہ دیتی ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف میری
کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباس کی ہی کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
طرف جبرئیل کی مانند مشورہ چاہنی والی کی اور تھی پس اشارہ کیا جبرئیل نی اپنی ہاتھ سی یعنی زمین کی طرف یہ کہ پست کرو تم اپنی تئیں ف ع یعنی
اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہی تواضع اور بلند قدری کی نزدیک اللہ کی اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہی سرکشی اور بھول
جانیکی خدا کو اور موجب ہی تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہی گر پڑنی کی اللہ کی نظر سی اور یہ باعتبار غالب احوال کی ہی اور اسلیی اختیار کیا فقر کو
اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نی اللّٰھم اجعلنا منہم واحشرنا معہم ت پس کہا میں نی کہ ہونگا میں پیغمبر بندہ کہا عائشہ رض نی کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بعد اسکی کھانا نہ کھاتی تکیہ لگا کر اور فرماتی کہ کھاتا ہوں میں جیسی کہ کھاتا ہی غلام اور بیٹھتا ہوں میں جیسی کہ بیٹھتا ہی غلام نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ میں
ف یعنی دو زانو مانند ہیئت نماز کی اور یہ افضل ہیئتوں کی ہی یا اوٹھانی ایک زانو دو زانو میں سی حالت کھانی میں یا غیر اوسکی میں یا اوٹھانی دونوں
زانو بطور گوٹ مارکی بیٹھنی کی اور یہ اکثر نشست آنحضرت کی تھی

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

باب ہی بیچ بیان بعث آنحضرت کی
اور ابتدای وحی کی ف ع مبعث بمعنی بعث اور زیادہ بعث کی او بھیجنا اوٹھانا اور بھیجنا اور مراد اوٹھانا اور بھیجنا آنحضرت کا ہی رسول کر کی طرف تمام خلق کی اور لفظ بدء ساتھ
زبر ب اور جزم دال کی اور ہمزہ سی یعنی آغاز یعنی شروع کی اور بدو ساتھ پیش ب اور دال کی اور واو مشدد ہی بمعنی ظہور کی دونوں روایت میں اور معنی دونوں
لفظوں کا ایک ہی اور اول ظاہر تر ہی یعنی اور روایت میں اور لفظ وحی اصل میں بمعنی اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور اوس چیز کی
کہ القا کیا جاوی غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار میں کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہی پوشیدگی میں جلدی سی اور وہ بیچ حق آنحضرت اور انبیا صلوات اللہ
علیہم والسلام کی کئی قسموں پر ہی بعضونکو ساتھ سننی کلام اللہ تعالی کی جیسی کہ موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قرآن شریف اور جیسی کہ پیغمبر
ہماری کو شب معراج میں دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت فرشتی کی اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی القا ہی جیسی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی
القی فی روعی یعنی پیش رسی یعنی ڈالا گیا میری دل میں یہ مضمون اور کہتی ہیں کہ وحی داود علیہ السلام کی اکثر اوسی قبیلہ کی تھی اور وحی کی نسبت جو
غیر انبیا کی طرف واقع ہوئی ہی بمعنی الہام کی ہی جیسی کہ فرمایا واوحینا الی ام موسی یعنی الہام کیا ہمنی موسی ع کی ماں کیطرف اور وحی بمعنی امر کی بھی آتی
ہی جیسی کہ واوحیت الی الحواریین یعنی امر کیا میں نی طرف حواریین کی اور بمعنی پیدا کرنی علم طبیعی کی بھی ہی جیسی کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنی تیری
پروردگار نی شہد کی مکھیوں کی طبیعت میں یوں رکھا واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَمَکَثَ بِمَکَّۃَ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ سَنَۃً یُوْحٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْھِجْرَۃِ فَہَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَھُوَ ابْنُ
ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا رسول کیی گیی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم وقت تمام ہونی چالیس برس کی عمر کی
پس ٹھہری مکہ میں تیرہ برس اس حال میں کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف اونکی اس مدت میں پھر حکم کیی گئی ساتھ ہجرت کی پس ہجرت کی اور اقامت کی
مدینہ میں دس برس اور وفات پائی آنحضرت نی اس حال میں کہ وہ ترسٹھ برس کی تھی ف ع اور یہی صحیح ہی اور بعضوں نی کہا پینسٹھ برس کی تھی
جیسی کہ آگی آتی ہی روایت ابن عباس کی اور بعضونی کہا ساٹھ برس کی تھی جیسی کہ انس سی روایت آئی ہی ابن عباس نی دونوں برس ولادت
اور وفات کی ملا کر ترسٹھ برس کہی اور انس نی کسر کو حذف کر کی ساٹھ برس کہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْہُ** قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ خَمْسَ عَشَرَۃَ سَنَۃً یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَا یَرٰی شَیْئًا وَّثَمَانَ سِنِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ
عَشْرًا وَّتُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا ٹھہری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں

یعنی بعد نبی ہونیکی پندرہ برس یعنی مع دو برسون ولادت اور ہجرت کی سنتی تہی آواز یعنی جبرئیلؑ کی کہ داہنی بائین سی آتی تہی یا محمد اور دیکہتی تہی
روشنی سی اندہیری راتون مین سات برس یعنی اون پندرہ برسون مین سی اور نہین دیکہتی تہی کچہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی
نبوت کی نشانیون مین سی سات برس تک اور نہین دیکہتی تہی سوای روشنی کی فرشتہ اور آٹہہ برس مین ان پندرہ برس مین سی وحی بہیجی جاتی تہی
طرف آنحضرتؐ کی **ف** ع یعنی مکہ مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سنتا آواز کا اور دیکہنا روشنی کا بعد نبوت کی تہا پہ مدت اقامت مکہ کی
کہ پندرہ برس تہی اور تواریخ کی کتابون اور اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال پہلی ظہور نبوت کی تہا اور حکمت اسمین حاصل کرنا انسیت اور الفت کا
عالم ملکوت سی تہا تا ظہور اوسکا یکایک سبب منہدم ہونی بنای بشریت کا نہوت اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی اسحال مین کہ وہ
پینسٹہہ برس کے تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس قال توفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا وفات دی آنحضرتؐ کو اللہ تعالی نی اور پہ تمام ہونی ساٹہہ برس کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وھو ابن ثلث وستین وابوبکر وھو ابن ثلث وستین وعمر وھو ابن ثلث وستین رواہ مسلم قال محمد بن اسمعیل البخاری
ثلث وستین اکثر اور روایت ہی اوسی انس سی کہ کہا وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحال مین کہ وہ ترسٹہہ برس کے تہی اور وفات
پائی حضرت ابوبکر رضی نی بہی اسحال مین کہ وہ ترسٹہہ برس کی تہی یعنی بلا خلاف اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور جسقدر بعد حضرتؐ کے
زندہ رہی اوتنی ہی چہوٹی تہی اونسی اور وفات پائی حضرت عمر رض نی اور وہ بہی ترسٹہہ برس کی تہی **ف** ع اور بعضون نی کہا اونسٹہہ برس کے تہی اور بعضون نی اور
اور بہی اقوال انکی عمر مین نقل کیے ہین کہا مؤلف نی کہ زخمی کیا اونکو ابولؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہ کی نی مدینہ مین بدہ کی دن چہبیسوین تاریخ ذی الحجہ کی سن
تیئیس مین اور دفن کیے گئے اتوار کی دن پہلی تاریخ محرم کو سن چوبیس مین اور عمر اونکی ترسٹہہ برس کی تہی اور بہت صحیح قول اونکی عمر مین یہی ہی اور رہی
خلافت اونکی ساڑہی دس برس اور حضرت عثمان دفن کیے گئے ہفتہ کی رات مین بیچ بقیع کی اور عمر اونکی بیاسی برس کی تہی اور بعضون نی کہا اٹہاسی
برس کی اور بعضون نی اور اور قول بہی اونکی عمر مین نقل کیے ہین اور رہی خلافت اونکی بارہ برس اور حضرت علی رض خلیفہ ہوئی جسدن کہ قتل کیے گئے
حضرت عثمان رض اور وہ دن جمعہ کا تہا اور تاریخ اٹہارہوین ذیحجہ کی سن پینتیس مین اور مارا اونکو عبدالرحمن ابن ملجم مرادی نی کوفہ مین جمعہ کی صبح کو سترہوین
تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات پائی بعد تین رات گذرنی کی اوسکی مارنی سی اور دفن کیے گئے نجف مین اور عمر اونکی ترسٹہہ برس کی تہی
اور اور بہی قول منقول ہین اونکی عمر مین اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینی کچہ دن اوپر **ت** نقل کی یہ مسلم نی کہا محمد بن اسمعیل بخاری نی
کہ روایت ترسٹہہ برس کی حضرت کی عمر مین اکثر ہی **ف** ح ع یعنی بہ نسبت اور روایتون کی اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہی کہ دس برس تہی
یا تیرہ یا پندرہ روایتین تیرہ کی اکثر ہین اور یہی بہت صحیح ہی واللہ اعلم اور پیدائش حضرتؐ کی سال فیل مین تہی بموجب روایت صحیح مشہور کی اور قاضی
عیاض نی دعوی اجماع کا کیا ہی اسپر اور اتفاق کیا ہی علما نی اسپر کہ پیدا ہوئی آنحضرتؐ پیر کی دن ربیع الاول مین اور تاریخ مین اختلاف کیا ہی
کہ بارہوین تاریخ تہی یا اٹہارہوین یا دسوین اور وفات ہوئی حضرتؐ کی پیر کی دن ربیع الاول کی بارہوین کو وقت چاشت کی صلوات اللہ وسلامہ علیہ
وعن عائشۃ رض قالت اول ما بدئ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصادقۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت
مثل فلق الصبح ثم حبب الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وھو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اھلہ ویتزود
لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلھا حتی جاءہ الحق وھو فی غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ فقال ما انا بقاری قال فاخذنی
فغطنی حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ

طرف اوسکی ال اللہ تعالی وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پہری ساتھ ان آیتون کی پیغمبر خدا طرف مکہ کی اوس حال مین کہ کانپتا تہا دل اونکا
یعنی بسبب شدت رعب کی کہ بیٹھا تہا آپ کی دل مین پس آئی آنحضرت صلعم حضرت خدیجہ کی پاس اور فرمایا دو بار تاکید کی لیے بسبب لاحق ہونی تپ لرزہ کی مارے ڈر کی
کہ اوڑہا دو مجہکو کپڑا پس اوڑہایا آپکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا اونسی ڈر اور اپنی حالت اصلی پر آئی پس فرمایا خدیجہ رضہ کو اس حال مین کہ بہونچائی اونکو خبر اس ماجرے کی
البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر ف ح نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر تہا عاجز ہونیکا بار نبوت کی اوٹہانی سی یا نہ صبر کرنی کا
اوپر ایذای قوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈر تہا مفارقت وطن کا تا پس کہا خدیجہ نی یہ نہ گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہو گا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ
تمکو کبہی اسلیے کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی داروں سی یعنی اگرچہ وہ انقطاع کرین تمسی اور سچ بولتی ہو ف ع ح یعنی اگرچہ وہ جہوٹ بولین تمسی یا جہٹلاوین
تمکو اور بعضی روایتون مین یہ زیادہ کیا ہی تؤدی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو تم امانت کو ت اور اوٹہاتی ہو تم بوجہ کو ف ح لفظ کل ساتہ زبر کاف اور تشدید
لام کی ثقل اور گرانی اور بعضی عیال کی بہی آتا ہی اسلیے کہ خبرگیری اونکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہین کہ تم اوٹہاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت
کل کو یعنی جو کہ بہاری ہین یعنی عیال وغیرہ اونکی خبرگیری کرتی ہو اگرچہ وہ چہوڑ دین تمکو اور داخل ہی بیچ اوٹہانی کل کی خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور
بیواؤن اور غریبون پر ت اور کماتی ہو مال خیر کی لیے اور دیتی ہو محتاج کو ف ح لفظ تکسب ساتہ زبر ت کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتہ پیش ت کی بہی
روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو لوگون کو کہ اوس سی کسب و تجارت کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہون مین
اور بعضی مراد معدوم سی فقیر رکہتی ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہیں ہی اوسکی لیے یعنی فقیر و نکہ کسب مین لاتی ہو ساتہ دینی مال کی اونکو ت
اور مہمانی کرتی ہو مہمان کی یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثون حق کی ف ع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ
ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سی اور نوائب حق اسلیے کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کی مانند
اصراف اور غضب اور مانند انکی کی درماندہ نہو کہ مدد کرنی اوسمین بری ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ اچہی اخلاق اور اچہی خصلتین سبب سلامتی کی
ہین برائی اور خرابی مین پڑنی سی اسلیے کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رضہ نی بسبب متصف ہونی آنحضرت صلعم کی ساتہ اچہی خلقون کی اور اچہی صفتون کی اوپر
نہ پہونچنی مکروہات کی دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہ رضہ کی اور
کیونکر نہو کہ مدتہا مدید آنحضرت صلعم کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی ہین یہی ہین کسی کو انکی ساتہ انکی صفت مین مشارکت نہین رضی اللہ تعالی عنہا
اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی منہ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کی لیے جائز ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف
کسی امر سی تو اوسکو تسلی اور بشارت دی اور ذکر کری اسباب سلامت کی اوسکی آگی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا پسندیدہ
اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تہین حضرت کی پہلی ہی سی
ت پہر لیگئی آنحضرت صلعم کو خدیجہ رضہ طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ رضہ کی تہی ف ح اسلیے کہ خدیجہ رضہ بیٹی خالد بیٹی اسد بیٹی عبد العزی
کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتہ زبر واو اور ر اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہو گئی تہی جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین
ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہو گئی تہی ت پس کہا خدیجہ رضہ نی ای میری چچا کی بیٹی سن اپنی بہتیجی سی ف ح یعنی آنحضرت سی جو کچہ کہتی ہین
اور یہ روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسری کو بہتیجا اور چچا کہتی ہین اور یہان بہتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑہاپی ورقہ کی کہا ایک شارح نی
کہ یہ کہا خدیجہ رضہ نی از راہ تعظیم کی نہ از راہ حقیقت کی ت پس کہا واسطی حضرت کی ورقہ نی ای بہتیجی میری کیا دیکہتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ہی ہرگز ... جیسی چیز کہ لکہی تہی پس کہا حضرت کو ورقہ نی یہ ناموس یعنی فرشتہ ہی کہ بہیجا اللہ تعالیٰ نی موسیٰ پر ساتہ وحی کی فرشتہ ... ہی ...

جانا سہو ہین کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتی تہی اور بعضون نی کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتی ہین اور ذکر موسیٰ پر اوتر نا کہا نہ عیسیٰ پر واسطی عظیم الشان ہونی موسیٰ کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی کی اگرچہ ذکر عیسیٰ کا مناسب تہا دین نصرانیت کے ت ای کاشکی مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاشکی مین ہوتا زندہ یعنی اگرچہ نہوتا قوی اوسوقت کہ نکالی گی تجکو قوم تیری یعنی قرابتی تیری کفار قریش تیری شہر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نکالین گی مجکو وہ کہا ورقہ نی ہان نکالین گی تجکو اور سبب اسکا یہ ہی کہ نہین لایا کوئی شخص کبہی مانند اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی وہ ف ح اور ایک روایت مین آیا ہی الا اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافرون نی دشمن رکہا اور ایذا دی ت اور اگر پاوی مجکو دن تمہارا یعنی اون دنون مین کہ تم دعوت کرو اور تمہاری قوم تمکو ایذا دی اور نکالی اور مین زندہ ہون تو مدد کرونگا مین تمہاری مدد خوب قوی پہر نہ دیر کی ورقہ نی کہ مرگئی ف ح جاننا چاہئے کہ بیچ ایمان ورقہ کی آنحضرت پر کچہ خلاف نہین لیکن اونکی صحابی ہونی مین اختلاف ہی اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہین اور اگر ابتدای احوال مین ہی جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی ف ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت ثابت ہوئی وحی آنی موقوف ہوئی کہتی ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضی کہتی ہین چہ مہینی تک اور بعضی اڑہائی مہینی تک اور شیخ ابن حجر نی کہا مراد تاخیر وحی سی درمیان اوترنی اقرأ اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیل کا نہین ہی بلکہ تاخیر اوترنی قرآن کی ہی جبرئیل آتی تہی لیکن قرآن نہین لاتی تہی اور حکمت تاخیر وحی مین یہ تہی کہ تا جاتا رہی آنحضرت سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق و انتظار بیت دیر ست کہ دلدار پیامی نفرستاد نتوشت سلامی و کلامی نفرستاد ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نی مسلم کی روایت پر اسکو یہانتک کہ غمگین ہوئی آنحضرت بیچ اوس چیز کی کہ پہونچی ہی ہمکو حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ح یہ کلام کسی راوی کا ہی راویون اس حدیث کی سی کہ درمیان مین واقع ہوا ہی فعل کی اور اوسکی مصدر منصوب کی یعنی مفعول مطلق کی کہ حزنا ہی ت غمگین ہوئی اس سی آنحضرت ایسا غمگین ہونا کہ گئی صبح کو بسبب غم کی کئی بار تا کہ گر پڑین اونچی پہاڑون کی چوٹیون پر سی ف ح یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئین پہاڑون کی اوپر سی ڈال دین اور ہلاک ہو جاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کی ت پس جبکہ پہونچتی اوپر پہاڑون کی تا کہ ڈال دین اپنی تئین پہاڑ سی ظاہر ہوتی اونکی لیی جبرئیل اور کہتی ای محمد بلا شبہہ تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب آفتون سی امن مین رہی گا اور انجام کار تیرا بہمہ وجوہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور ابتلا درمیان مین آوی ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنی کی حضرت کی دل کا اضطراب اور قلق اور دہشت اور گہبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرت کا یعنی اضطراب سی وعن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا حتی ہویت الی الارض فجئت اہلی فقلت زملونی زملونی فزملونی فانزل اللہ تعالیٰ یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ اور روایت ہی جابر رضی سی کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی چند روز پہر حاصل ہونی اوسکی ہی درپی فرمایا پس اوسوقت کہ مین چلتا تہا یعنی زمین مکہ مین یا اوپر پہاڑ حرا کی سنی مین نی ایک آواز آسمان سی پس اوٹہائی مین نی نظر اپنی پس ناگہان فرشتہ کہ آیا تہا میری پاس پہاڑ حرا مین بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان زمین کی پس ڈرایا گیا مین اوس سی ڈرائی جانا یہانتک کہ گرا مین زمین پر

پس ایک بار ... پکڑ اوڑہا ہو مجھکو پہر اوڑہا دیا مجھکو پس کپڑا اوڑہا دیا اونہوں نی مجھکو پہر اوتاری اللہ تعالی نی یہ ... اوپر ... الی قولہ
اور ڈرا خلق کو یعنی عذاب سی کفار کو اور بشارت دی مومنین کو طرح بطرح کی ثواب کی اور اپنی پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اوسکو ساتہ
تعظیم کی یعنی اوسکی غیر کو دنیا بڑا نجان اور کہہ اوسوقت کہ پیش آوی تجکو اوسکی غیر سی کچہ اللہ اکبر اور منقول ہی کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نی اللہ اکبر
پس تکبیر کہی خدیجہ رضی اور خوش ہوئیں اور یقین کیا کہ یہ وحی ہی ت اور اپنی کپڑون کو پاک کر نجاست سی ف ح اور بعضون نی کہا مراد کپڑون سی
صفتیں نفس کی ہیں اور پاک کرنا کنایہ ہی اجتناب قبائل سی ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہ ہی
کہ یہ اقتصار ہی راوی سی اسلیی کہ تتمہ حکایہ یہ ہی ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پہر گرم ہوئی وحی یعنی پی در پی آنی لگی ف تفسیر مدارک مین جابر سی حدیث
یون روایت کی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ تہا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکہا مین نی داہنی اپنی اور بائین اپنی پس نہ دیکہا مین نی
کچہ پہر نظر کی مین نی اوپر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنیوالا بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان اور زمین کی پس ڈرا مین اور پہرا مین طرف خدیجہ کی اور
کہا مین نی کپڑا اوڑہا و مجکو پس کپڑا اوڑہایا خدیجہ رضی نی پہر آئی جبرئیل اور پڑہا یا ایہا المدثر الخ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ ان حارث
ابن ہشام سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی
مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت
عائشۃ ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ
سی یہ کہ حارث بیٹی ہشام کی نی کہ بہائی ابو جہل کا ہی اور اسلام لایا پہلی فتح مکہ کی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہی آپکو وحی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی کبہی آتی ہی میری پاس وحی مانند آواز گہنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہی آواز اوسکی ساتہ آواز گہنٹال کی اور یہ قسم وحی کی
سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجہپر ف ع یعنی سمجہنی مقصود مین اسلیی کہ سمجہنا معنی کا اوس کلام سی کہ مانند گہنٹال کی ہو زیادہ مشکل ہی سمجہنی کلام ایک مرد کی سی
ساتہ خطاب کرنی معہود کی ت پس موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی وحی یا فرشتہ اس حال مین کہ تحقیق مین یاد رکہتا ہون اوسی اوس چیز کو کہ کہا
فرشتہ نی اور کبہی کبہی صورت پکڑتا ہی میری لیی فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسی کہ مشہور ہی کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کی آتی تہی پس کلام کرتا ہی مجہسی فرشتہ
پس یاد رکہتا ہون مین اوس چیز کو کہ کہا ف ح کہا ہی علمائی کہ واسطی استفادہ اور استفاضہ کی درمیان کلام کرنی والی کی اور سننی والی کی مناسبت شرط ہی
اور یہان دو طریق پر تہی کبہی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تہی اور آنحضرت کو بشریت سی غائب کرتی تہی یہ قسم اول ہی یعنی جو کہ طور وحی کا
اول ذکر کیا اور کبہی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تہی اور جبرئیل متصف ساتہ وصف بشریت کی ہوتی تہی اور یہ قسم دوسری ہی اور یہ اوس تقدیر پر ہی
کہ صلصلہ اور وحی کی ہو جیسی کہ ظاہر عبارت حدیث کی سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تہی اور حکمت اوس آواز کی پہلی ہونی مین یہ تہی
کہ تا آنحضرت کو اوسطرف متوجہ کرین اور سماعت آنحضرت کی خالی ہو جائی وحی کی سننی کی لیی اور اوسمین غیر وحی کی لیی جگہ نرہی اور وہ سخت تر تہی واسطی جمع کرنی
فکر کی اور توجہ کی اوسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم ت کہا عائشہ رضی نی اور البتہ دیکہا مین نی حضرت کو کہ اوترتی تہی اونپر وحی بیچ دن نہایت سردی کی
پس منقطع ہوئی وحی حضرت سی اس حال مین کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی تہی پسینا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ظاہر یہ ہی کہ یہ بات قسم اول مین ہوتی تہی
اور ہو سکتا ہی کہ دوسری قسم مین ہی یہ بات پیش آتی ہو **وعن** عبادۃ بن الصامت قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ
الوحی کرب لذلک وتربد وجہہ وفی روایۃ نکس راسہ ونکس اصحابہ رءوسہم فلما اتلی عنہ رفع راسہ رواہ مسلم اور روایت
ہی عبادہ بن صامت سی کہا اوس نی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اوتاری جاتی اونپر وحی غمگین کیی جاتی بسبب اوسکی اور متغیر ہوتی رنگ اونکی ف ع معنی یہ ہین

کہ فرشتہ

حضرت ہوتی تھی بسبب

جہد و قرانیا ہم اس سبب سی ہوتا تھا کہ وحی مین شدت اور وعید بھی ہوتی تھی یا حالت اوس کے سبب جیسے سخت

ہوجاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی لحسبا وہ تری وحی حضرت پر جہکاتی آپ سر اپنا اور جہکاتی آپکی یاری سر اپنا پس جبکہ منقطع

وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سی اوٹہاتی سر اپنا نقل کی مسلم نی **ف** ح یعنی اور صحابہ بھی اوٹہاتی اور سر جہکانا اصحاب کا یا تو بسبب ہیبت کی تھی

حال آنحضرت کی تہا اور نہین یا بسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين خرج النبی

صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد الصفا فجعل ينادی يا بنی فهر يا بنی عدی لبطون قريش حتی اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم يستطع ان يخرج

ارسل رسولا لينظر ما هو فجاء ابو لهب وقريش فقال ارأيتم ان اخبرتكم ان خيلا تخرج من سفح هذا الجبل وفی رواية ان خيلا تخرج

بالوادی تريد ان تغير عليكم اكنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا عليك الا صدقا قال فانی نذير لكم بين يدی عذاب شديد قال

ابو لهب تبا لك الهذا جمعتنا فنزلت تبت يدا ابی لهب وتب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اونہون جبکہ اوتری یہ آیت اور ڈرا تو

عذاب خدا سی اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہین یعنی قریش کو نکلی آنحضرت یہانتک کہ چڑہی پہاڑ صفا پہ پس شروع کیا کہ پکارتی تھی قریش کی قبیلونکو نام بنام اے اولاد

فہر کی اے اولاد عدی کی پکارتی تھی قریش کی بطنون کو یہانتک کہ جمع ہوئی سب قبیلی اور بطون پس ہوا مرد یعنی اونکی گہرون مین سی جب طاقت رکہتا کہ آپ

باہر نکلی یعنی بسبب کسی عذر کی بہیج دیتا تہا کسی کو اپنی طرف سی تاکہ دیکہی کہ کیا ہی یہ پکارنا اور کس لیی ہی اور کیا غرض ہی پس آیا ابو لہب چچا حضرت کا تہا اور قریش

ہمراہ اوسکی آئی پس فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر خبر دون مین تمکو کہ سوار نکلی ہین اس پہاڑ کی جانب سی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ سوار نکلی ہین

جنگل مین یعنی مکہ کی اس حال مین کہ چاہتی ہین وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑین تمپر غارت اور ہلاک کرنیکی لیی یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانوگی مجکو اس خبر

دینی مین کہا اونہون نی ہان سچا جانین گی نہین تجربہ کیا ہمنی تمپر مگر سچ کا فرمایا حضرت نی پس بلا شبہ مین ڈرانیوالا ہون تمکو آگی عذاب سخت کی یعنی ڈراتا ہون

کہ عذاب سخت تمکو پیش آنا ہی دنیا مین یا عقبی مین کہا ابو لہب نی نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلیی جمع کیا تہا تو نی ہمکو پس اوتری سورہ تبت یدا ابی لہب

یعنی ہلاک ہوجیو ابو لہب اور ہلاک ہوا وہ **ف** ع ح لفظ یدا زائد ہی یا مراد ہی دونون ہاتہون سی ذات اوسکی اسلیی کہ اکثر کام آدمی کی ہاتہون سی ہوتی ہین

اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ابو لہب نی اپنی دونون ہاتہون مین پتہر لیی اور آنحضرت کی طرف پہینکی

ت نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال بينما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يصلی عند الكعبة وجمع قريش

فی مجالسهم اذ قال قائل ايكم يقوم الی جزور آل فلان فيعمد الی فرثها ودمها وسلاها ثم يمهله حتی اذا سجد وضعه بين

كتفيه فانبعث اشقاهم فلما سجد وضعه بين كتفيه وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحكوا حتی مال بعضهم علی بعض من

الضحك فانطلق منطلق الی فاطمة فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا حتی القته عنه واقبلت عليهم تسبهم فلما

قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة قال اللهم عليك بقريش ثلثا وكان اذا دعا دعا ثلثا واذا سأل سأل ثلثا اللهم عليك بعمرو

بن هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة بن ربيعة ووليد بن عتبة وامية بن خلف وعقبة بن ابی معيط وعمارة بن الوليد قال

عبد اللہ فواللہ لقد رأيتهم صرعی يوم بدر ثم سحبوا الی القليب قليب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب

القليب لعنة متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضی سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت نماز پڑہتی تہی نزدیک خانہ کعبہ کی اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تہی

اپنی مجلسون مین یعنی گرد کعبہ کی ناگہان کہا ایک کہنی والی نی **ف** ح یعنی ابی جہل نی اور بخاری کی روایت مین یہہ زیادہ کیا ہی کہ کہا کہنی والی نے

ساتھ ملاقی یعنی کیا ہنسی ٹھٹھا ہوا اس ریاکار کو یعنی آنحضرتؐ کی حق مین یہ بات کہی ت کون سا تم مین کھڑا ہو اور جاوی طرف اونٹ کی
کے جو ذبح کیا گیا ہی فلانی کی اولاد مین یعنی فلانی قبیلہ اور فلانی محلہ مین پس قصد کری طرف نجاست اوسکی کی کہ اوجھ مین ہو اور طرف خون اوسکی کی اور پوست اوسکی کی
کہ جسمین بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہی پھر رہنی دی اوسکو یعنی اون چیزون ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کرین آنحضرتؐ رکھدی اوسکی درمیان دونون
شانون آنحضرتؐ کی پس اوٹھا اور گیا طرف اون چیز کی کہ ذکر کی گئین بدبخت ترین اونکا کہ عقبہ بن ابی معیط تہا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرتؐ نی
رکھدیا اوس چیز مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرتؐ کی اور ٹھہری رہی آنحضرتؐ سجدہ کی حالت مین پس ہنسی وہ مشرک یہانتک کہ جہک گئی بعض اونچی
اوپر بعض کی ماری ہنسی کی یعنی اس بات سی خوش ہوئی اور ماری ہنسی کی ایک دوسری پر گر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہراؓ کی یعنی اور خبر کی اونکو
اس ماجری کی کہتی ہین کہ وہ ابن مسعود تھی پس آئین حضرت فاطمہؓ دوڑتی ہوئی اور ٹھہری رہی آنحضرتؐ سجدی مین یہانتک کہ ڈالا یا حضرت فاطمہؓ نی
اوسکو حضرتؐ پر سی ف ع اور حضرت فاطمہؓ اون دنون مین صغیر سن تہین اسلیی کہ وہ پیدا ہوئین تہین اوس سال مین کہ عمر حضرتؐ کی اکتالیس برس کی تھی
ت اور متوجہ ہوئین فاطمہؓ اون بدبختون پر برا کہتی ہوئین ف ا ح اس سی معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہؓ کی کہ باوجود صغیر سن کی منہ در منہ
اونکو برا کہا اور اونکو مجال مقابلہ کی اونسی نہوئی ت پس جب پڑھ چکی نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر مشرکین قریش کو اور
عذاب کر اونکو تین بار یہ دعا کی اور تہی عادت آنحضرتؐ کی کہ جب دعا کرتی اور پکارتی خداتعالیٰ کو تو دعا کرتی تین بار اور جب سوال کرتی یعنی طلب کرتی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سی
تو سوال کرتی تین بار اور بعد اسکی یعنی علی العموم بد دعا کرنی کی خاص کر اون اشقیا پر کہ شقی ازلی تہی بد دعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہی
ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونون بہائی تہی اور ولید بن عقبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو ف ح یہ اشقیا تہی
سرگروہ اور موذی مشرکون مین اور آنحضرتؐ نی انکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الٰہی پہونچا سزای عمل کو پہونچی بیت لطف حق
گرچہ مواسا ہا کند ۞ لیک چون از حد بشد رسوا کند ۞ ت کہا عبداللہ بن مسعود نی کہ راوی اس حدیث کی ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکہا مین نی
ان کفار مذکور کو کہ ہلاک ہوئی اور زمین پر پڑی ہوئی روز جنگ بدر کی پہر کہینچی گئی اور ڈالی گئی کوئین مین کہ کنوان بدر کا تہا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاحق
کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئین مین ڈالی گئی ف ح اور خطاب کیا آنحضرتؐ نی اونکو کہ تمنی وعدہ خدا کا سچ پایا ہمنی بہی پایا چنانچہ تتمہ اس کلام کا
کتاب الجہاد مین گذرا اور ماری جانا ان مشرکون کا بدر مین اور ڈالی جانا کوئین مین باعتبار اکثر کی ہی والا کہتی ہین کہ عمارہ بن ولید بدر مین نتہا بلکہ حبشہ مین
مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پہرنی کی بدر سی اور امیہ بن خلف بسبب سوج جانی اور بہاری ہو جانی اوسکی کی کنوئین مین نہ ڈالا گیا چنانچہ کتب سیر مین کہی ہی
اور جاننا چاہیی کہ اس حدیث مین اشکال کرتی ہین کہ آنحضرتؐ کیونکر نماز مین بدستور رہی باوجود پہونچنی نجاست کی پشت شریف پر اور جواب اسکا یہ دیا ہی کہ تہا
یہ فعل اوسی پہلی حرام ہونی خون وغیرہ اور ذبح کیی ہوئی مشرک کی یعنی باطل ہوئی نماز اوس سی جیسی کہ شراب لگ جاتی تہی کپڑی کو پہلی حرام ہونی اوسکی کے
اور نماز اوس سی پڑھ لیتی تہی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَائِشَةَؓ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ
مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ
اِلٰى مَا اَرَدْتُّ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ
فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ
قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ
اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا

متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ تحقیق کہا عائشہ رضی نی یا رسول اللہ کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہوا احد کی دن سی ف چنانچہ
بہت تکلیفیں آنحضرت کو پہونچیں تہین چنانچہ حدیث آیندہ مین بیان اونکا آتا ہی ت پس فرمایا آنحضرت نی البتہ تحقیق دیکہا مین نی تیری قوم سی جو کچہ کہ وہ اوٹہائی
سو زیادہ احد سی اور تہی وہ چیز کہ دیکہی مین نی اونسی دن عقبہ کی بہت سخت اون چیزون مین سی کہ دیکہی مین نی اونسی تمام عمر مین ف ح عقبہ زبر دونون کی راہ ور بیان
پہاڑ کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد عقبہ سی وہ مکان ہی کہ منا مین ہی اور جمرہ اوسکی طرف مضاف ہی اور اوسکو جمرۃ العقبہ کہتی ہین جیسی کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرت
موسم حج مین وہان کہڑی ہوئی اور قبیلون کو اسلام کی طرف بلایا جیسی کہ عادت شریف حضرت کی تہی کہ حج کی موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتی تہی یعنی
لوگون کو رغبت اسلام اور اچہی کامون کی دلاتی تہی اور عذاب اور بری کامون سی ڈراتی اور آنحضرت وہان سی طرف قبیلہ ثقیف کی گئی اور ابن عبد یالیل بن کلال
کو بہی کہ ثقیف کی سردارون مین سی تہا دعوت کی جیسی کہ فرمایا ت اوسوقت کہ پیش کیا مین نی اپنی نفس کو اوپر بیٹی عبد یالیل بیٹی کلال کی پس جواب دیا مجکو طرف
اوس چیز کی کہ چاہا مین نی ف ح یعنی قبول نہ کی دعوت اسلام کی اور وہانکی جاہلون اور نادانون نی ایذا مین دین آنحضرت کو اور پتہر ماری اور خون آلودہ کیا
بیت زدر اغیار وازدیوار سنگ یار می بارد + بلای در دمندان از در و دیوار می بارد + ت پس چلا مین اس حال مین کہ مین غمگین تہا اوپر جہت اپنی کی
یعنی چلا مین حیران اور سراسیمہ کہ نہین جانتا تہا مین کہ کدہر متوجہ ہوتا ہون مین بسبب شدت اوس غم اور مصیبت کی پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن ثعالب مین
کہ نام ایک جگہ کا ہی کہ وہان میقات اہل نجد کی ہی اور اوسکو قرن منازل بہی کہتی ہین پس اوٹہایا مین نی سر اپنا پس ناگہان ہون مین بیچ ایک ابر کے
کہ تحقیق سایہ کیی ہوئی مجکو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکہا مین نی پہر ناگہان اوس ابر مین جبرئیل تہی پس پکارا مجکو جبرئیل نی اور کہا تحقیق اللہ تعالی نی سنا
قول تیری قوم کا اور سنا اوس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نی یعنی جہٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بہیجا ہی تمہاری پاس پہاڑون کی فرشتی کو کہ پہاڑ اوسی کی
حوالہ اوسکی ہین تاکہ حکم کرو تم اوسکو ساتہ اوس چیز کی کہ چاہو اپنی قوم کی حق مین یعنی عذاب اور ہلاکت اور دبا دینا اونکا درمیان پہاڑون کی فرمایا آنحضرت
نی پس پکارا مجکو پہاڑون کی فرشتہ نی یعنی مانند یا ایہا النبی یا یا محمد کی کہکر اور سلام کیا مجپر پہر کہا اوسنی ای محمد بلاشبہہ اللہ تعالی نی تحقیق سنا قول تمہاری قوم کا
اور مین فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بہیجا ہی مجکو تمہاری پروردگار نی تمہاری پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتہ حکم اپنی کی یعنی جو کچہ کہ چاہو اور فرماؤ کرون مین
اگر چاہو تم یہ کہ ڈہانک دون مین اوپر دونون پہاڑون کو کہ اخشبین ہین تو ڈہانک دون ف ح اخشبین خ معجمہ اور شین معجمہ سی نام دو پہاڑونکا ہی کہ
مکہ اونکی درمیان مین بستا ہی ت پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہین چاہتا مین ہلاکت انکی بلکہ امیدوار ہون یہ کہ نکالی اللہ تعالی انکی پشتون سی اون لوگونکو
کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور نہ شریک کرین ساتہ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن انس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یسلت الدم عنہ ویقول کیف یفلح قوم شجوا راس نبیہم
وکسروا رباعیتہ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون سی کہ اونکو رباعیہ کہتی ہین احد کی
ف ح رباعیہ رے کی زبر اور تخفیف ب سی اوپر وزن ثمانیہ کی چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کی ہین دو اوپر اور دو نیچی پس نیچی کا دانت داہنی طرفکا
ٹوٹا تہا اور نیچی کا لب مبارک بہی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنیکی یہ معنی نہین ہین کہ جڑ سی اوکہڑ گیا اور دانتون مین کا واک ہوگیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس سی جدا ہوگیا تہا
اور یہ ٹوٹنا دانت کا عتبہ ابن ابی وقاص کی ہاتہ سی ہوا کہ جو بہائی تہا سعد بن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام مین اور صحابی ہونی مین اختلاف ہی اور
اوسکی اولاد مین سی جو کوئی پیدا ہوتا تہا تو جب بالغ ہوتا اوسکا آگے کا دانت گر پڑتا تہا ت اور زخم پہونچایا گیا حضرت کی سر مبارک مین ف ح اور
بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک پتہر پہاڑ پر سی نیچی آپڑی اور حضرت کی زخمی کرنیوالی کو ٹکڑی ٹکڑی کیا اور اور بہی صدمی حضرت کو پہونچی
کہ کافرون نی میدان مین گڑہی کہودی تہی آنحضرت کا گہوڑا ایک گڑہی مین گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئی اور آنحضرت کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت نی

اور حملہ یعنی وہ جب کی حملہ کی اپنی بہشت اور دو کڑیاں خود کی کہ سر مبارک پر تہا رخسارہ شریف میں بیٹھ گئیں اونکو کھینچی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنی دانتوں سے اونکو کھینچا اور دو دانت اونکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نے خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نے فرمایا جس نے خون چوسا میرا ہی اوسکی لگیگی نہیں
ت پس شروع کیا آنحضرت نے کہ پونچھتے تھے خون اپنی سے اور فرماتے تھے کیونکر چھٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا سر اور توڑی دانت اوسکی نقل کی
یہ مسلم نے ف ع اور آیا ہے کہ حضرت علی رضہ اپنی سپر میں پانی لائے اور فاطمہ زہرا رض نے نمدے کا ٹکڑا جلا کے سر مبارک میں بھرا اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ جب
آنحضرت کی مزاج میں کچھ تغیر نے بحکم بشریت کی راہ پائی آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شئی او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلعم
خون پاک کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر ایک قطرہ اسمیں سے زمین پر پڑیگا تو اوترےگا انپر عذاب آسمان سے اور فرمایا اللہم اغفر لہم فانہم لا یعلمون اور آیا ہے کہ
حضرت کی چہرہ مبارک پر روز احد کی ستر ضربیں تلوار کی لگیں لیکن بچایا اونکو اللہ تعالی نے اون ضربوں کی صدموں سے **وعن** ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ
رسول اللہ فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ہو غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ کیا ساتھ پیغمبر اپنی کے
اشارہ کرتے تھے آنحضرت ساتھ اس فعل کی طرف دانتوں اپنے کی اور توڑ ڈالنی اونکی کی اونکی ہاتھوں سے اور فرمایا سخت ہے غضب خدا کا اوس شخص پر کہ قتل کرے
اوسکو رسول خدا کا راہ خدا میں کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع احتراز کیا قتل ہونی سے حد اور قصاص میں کہ وہ ایسا نہیں ہے اور مراد رسول خدا سے
یا تو ذات شریف اپنی رکہی یا ہر پیغمبر سے کہ مارنا پیغمبر کا حق ہے اور جگہ اشتباہ کی نہیں پس مقتول اوسکا واجب القتل اور دوزخی ہے بلا شبہ **وھذا الباب خال**
عن الفصل الثانی اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** یحیی بن ابی کثیر قال سالت ابا سلمۃ
ابن عبد الرحمن عن اول ما نزل من القرآن قال یا ایہا المدثر قلت یقولون اقرأ باسم ربک قال ابو سلمۃ سالت جابرا عن ذلک
وقلت لہ مثل الذی قلت لی فقال جابر لا احدثک الا ما حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جاورت بحراء شہرا فلما
قضیت جواری ھبطت فنودیت فنظرت عن یمینی فلم ار شیئا ونظرت عن شمالی فلم ار شیئا ونظرت عن خلفی فلم ار شیئا فرفعت
راسی فرأیت شیئا فاتیت خدیجۃ فقلت دثرونی فدثرونی وصبوا علی ماء باردا فانزلت یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک
فطہر والرجز فاھجر وذلک قبل ان تفرض الصلوۃ متفق علیہ روایت ہے یحیی بن کثیر سے کہا پوچھا میں نے ابو سلمہ بیٹے عبد الرحمن بیٹے عوف
کے سے کہ وہ بڑے تابعین اور مشاہیر علما اور فقہائے سبعہ میں سے ہیں کہ پہلی کیا چیز نازل ہوئی ہے قرآن میں سے کہا یا ایہا المدثر ف ع یہاں سے شبہہ ہوا ہے
حال اوسی پر سبب نسیان کی اسلیے کہ اول جو اوتری ہے اقرأ باسم ہے اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونے وحی کی اوتری ہے جیسے کہ عائشہ رض کی حدیث میں مفصل
ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہے یعنی بعد فترۃ وحی کی جو پہلی اوتری یہ ہے یا شاید اس حدیث کی راوی نے مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرأ کی اوترنے کو
ت کہا یحیی نے کہ کہا میں نے کہتے ہیں یعنی جمہور یا بعضی علما کہ اقرأ باسم ربک اول اوتری ہے کہا ابو سلمہ رض نے کہ پوچھا میں نے جابر سے احوال اسکا یعنی مثل سوال
تیری کی اور اونہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ میں نے کہا اور کہا میں نے اونسے مانند اوس چیز کی کہ کہا تو نے مجھسے کہ کہتے ہیں اول اقرأ باسم اوتری ہے
پس کہا واسطے میرے جابر نے کہ نہیں حدیث بیان کرتا ہوں میں تمسے مگر مثل اوس چیز کی کہ حدیث بیان کی ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نے کہ خلوت
اور اعتکاف کیا میں نے حرا میں مہینے بھر پس جبکہ پوری کر چکا میں خلوت اور اعتکاف اپنا اوترا میں پہاڑ سے پس پکارا گیا میں پس دیکھا میں نے داہنے اپنے
پس نہ دیکھا میں نے کچھ اور دیکھا میں نے بائیں اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ اور دیکھا میں نے پیچھے اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ پس اوٹھایا میں نے سر اپنا اور دیکھا
میں نے اوپر کی جانب پس دیکھا میں نے کچھ یعنی فرشتہ ف ع اور اوپر گذرا چاہیے کہ اونہوں نے سنا آنحضرت سے حدیث بیان فرماتے فترۃ وحی سے

فرمایا ہی اوسوقت کہ مین چلتا تھا سنی مین نی ایک آواز آسمان سی پس اوپر اوٹھائی مین نی نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ کہ آیا تھا میری پاس
سورہ حرا مین اخیر حدیث تک بیان کیا ہی وہ صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابر کی اول اضافی ہی ت پس آیا یہ حدیث حدیث اول پس اور کہا اونہی
یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجہہ مین سرایت کیا تھا کپڑا اوڑہا دو مجکو پس کپڑا اوڑہا یا مجکو اور ڈالا مجہہ پر ٹہنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہی پہر اوتری
یہ سورۃ ای کپڑا اوڑہنی والی کہڑا ہو اور ڈرا اور اپنی رب کی بڑائی بیان کر اور اپنی کپڑی کو پاک کر اور ناپاکی کو چہوڑ اور یہ یعنی اوترنا سورۃ مدثر کا تہا پہلی اسکی
کہ فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اوسکی یا کمال اوسکا اوپر پڑہنی سورۃ فاتحہ کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **بَابُ عَلَامَاتِ**
النُّبُوَّۃِ باب ہی نبوت کی علامتون مین ف ح علامت او بعلم زبر ہی اور بعلم عین اور لام کی زبر ہی اصل مین نشان کو کہتی ہین کہ راہ کی سری پر
رکہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرتؐ کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرتؐ
کی کہ عاقل درست کہنی والا جواونمین نظر کری دلیل پکڑی نبوت پر اور جو کچہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
لکہی گئی ہین وہ بہی اسی قبیل سی ہین اور اسمین شک نہین ہی کہ تمام معجزی نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہ معلوم نہوا کہ مؤلف نی جو دو باب مقرر
کیی ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہی اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزون کی باوجودیکہ دونون
باب مین خوارق ہی ذکر کیی ہین کوئی وجہ موجہ اسکی لیی ظاہر نہین ہوتی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ جِبْرَءِیْلُ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہٗ فَصَرَعَہٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً فَقَالَ ھٰذَا حَظُّ
الشَّیْطَانِ مِنْکَ ثُمَّ غَسَلَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَہٗ وَاَعَادَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّہٖ
یَعْنِیْ ظِئْرَہٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْہُ وَھُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَکُنْتُ اَرٰی اَثَرَ الْمِخْیَطِ فِیْ صَدْرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرتؐ کہیلتی تہی ساتہ لڑکون کی ف ح یعنی تہی اونکی درمیان مین
اور یہ اوسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کی پاس تہی کہ دایہ آپ کی ہین ت پس پکڑا آپکو جبرئیل نی اور چیت لٹایا آپکو پہر چیرا آپ کی دل کی جانب سی اور نکالا اونکی دلمین سی علقہ
ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی واستخرجہ فاستخرج منہ علقۃ یعنی لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کی پس معنی یہ ہونگی کہ آپکی دل کی جانب سی چیرا اور
دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سی ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی مفاسد اور گناہونکی ت پس کہا جبرئیل نی کہ یہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی یہی بچا اور سکو
اگر ہمیشہ رہتا تیری ساتہ پہر دہویا آپ کی دل کو سونی کی لگن مین زمزم کی پانی سی ف ع یعنی واسطی تعظیم و تکریم حضرتؐ کی اور استعمال سونیکا کہ ہی دنیا مین منع کیا ہی
واسطے امتحان کی ہی اور آخرت مین اوسکی ظروف ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کی
احوال سی ہی علاوہ یہ کہ آنحضرتؐ نی اوسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سی
معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اوس سی ہوتا تو اوس سی قلب مبارک دہوتی لیکن اسمین شک
نہین ہی کہ جو پانی نکلا تہا جوش مار کر آنحضرتؐ کی اونگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب ہونی اوسکی کی اثر دست مبارک کی اور یہ
پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیلؑ کا ہی ت پہر ملایا اور درست کیا جبرئیلؑ نی اوس جگہہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہدیا دل کو اوسکی جگہہ مین یعنی اول دلکو رکہا اور
پہر درست کیا سینہ مبارک اور آئی لڑکی کہ تہی ساتہ آنحضرتؐ کی دوڑتی ہوئی آنحضرتؐ کی مان کی پاس مراد رکہتا ہی انس اوسی مان سی دایہ آنحضرتؐ کی کہ دودہ پلاتی
تہی پس کہا اون لڑکون نی کہ محمدؐ تحقیق قتل کیی گئی پس آئی لوگ آنحضرتؐ کی پاس یعنی متوجہ ہوئی کچہ لوگ دایہ کی قوم مین سی طرف حضرتؐ کی پس دیکہا آپکو سفید ہو گیا تہا
کہ رنگ متغیر ہی کہا انس نی کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سینی کا آنحضرتؐ کی سینہ مبارک مین ف ع ح اور یہ حدیث اور مانند اسکی اوس قبیل کی ہین

کہ وہ جب ہی تسلیم کرنا اسکا اور نہ تعرض کری ساتہ تاویل کی بطریق مجاز کی اسلئی کہ کچہ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہ خبر صادق مصدوق کی بیان ہوئی ہی
کی ہی اور حکمت اسمین یہ ہی کہ حضرت ہوگئی بسبب اسکی مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہون قبول کرنی وحی کی لیی اور راہ بنیادین طرف حضرت کی
نفس کی اور منقطع ہوجاوی طمع شیطان کی آپ کی غافل کرنی سی جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک سہا جانا چاہیئے کہ
چیرنا سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلی تو صغرسن مین دائی حلیمہ کی پاس دوسری دس برس کی عمر مین تیسری وقت نبی ہونی کی چوتہی شب معراج
جسوقت کہ جبرئیل حضرت کی بلانی کو آئی اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دہونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کی لیی تہا یا اور
پیغمبرونکی لیی بہی واقع ہوا اور ابن عباسؓ سی بیچ خبر تابوت اور سکینہ کی آیا ہی کہ کہا اوسمین ایک طشت تہا کہ دہوئی گئی تہی اوسمین دل انبیا صلوات اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین کی تت نقل کی یہ مسلم نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف حجرا بمکۃ کان
یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفہ الآن رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی بلا شبہ مین البتہ
پہچانتا ہون اوس پتہر کو کہ مکہ مین تہا کہ سلام کرتا مجہپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسی کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلی اسکی کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق
مین البتہ پہچانتا ہون اوسکو اب نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع کہا بعضون نی کہ وہ پتہر حجر اسود تہا اور ہوسکتا ہی یہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتہ زقاق الحجر
کی کہ ہی درمیان مین مسجد اور گہر خدیجہ رضؓ کی اور حضرت عائشہ رضؓ سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جب لائی میری پاس جبرئیل رسالت تو نہین گذرتا تہا مین
کسی پتہر اور درخت پر مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ **وعن** انس قال ان اہل مکۃ سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یریہم آیۃ فاراہم القمر شقتین حتی راوا حراء بینہما متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق مکہ کی کافرون نی سوال کیا آنحضرت
سی کہ دکہاوین اونکو معجزہ کہ نشان آپ کی سچ کا ہو دعوی نبوت مین پس دکہلایا اونکو چاند کو دو ٹکڑی یعنی ساتہ اشارہ دست مبارک کی یہانتک کہ دیکہا
اونہون نی پہاڑ حرا کو درمیان اون دونون ٹکڑون کی یعنی اسطرح کہ تہا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک نیچی پہاڑ کی جیسی کہ آتا ہی ذکر اوسکا نقل کی بخاری اور
مسلم نی **وعن** ابن مسعود قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقتین فرقۃ فوق الجبل وفرقۃ دونہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سی کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرت کی زمانی مین دو ٹکڑی ہوا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی
اور ایک ٹکڑا نیچی پہاڑ کی یعنی دونون ٹکڑی جدا ہوئی اور ایک اون دونون کا پہاڑ کی اوپر کی جانب تہا اور دوسرا نیچی کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ سلم نی کافرونکو کہ گواہی دو میری نبوت پر یا میری معجزہ پر **ف** ع اور بعضون نی کہا معنی اسکی یہ ہین حاضر ہوا اور دیکہو موجب پہلی معنی کی لفظ اشہدوا
مشتق ہی شہادت سی اور بموجب دوسری کی شہود سی اور جاننا چاہیئے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہی آنحضرت کی لیی اور روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت
کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سی اور روایت کیا ہی اونسی جم غفیر نی ائمہ حدیث سی اور علامہ ابن سبکی نی بیچ شرح مختصر ابن حاجب کی کہا کہ صحیح میری نزدیک
یہ ہی کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت کی گئی ہی صحیحین وغیرہ مین بہت سی طرق سی کہ شبہہ کو اوسمین بالکل جگہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع
کرتی ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرت کی معجزی سی واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت
کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضی بدعتیون فلسفیون نی باعتقاد اسکی کہ خرق اور التیام فلکیات
مین محال ہی اور یہ نہین جانتی ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیی ہوئی اللہ تعالی کی ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کی چنانچہ آیا ہی ہی کہ اونکو لپیٹی گا
روز قیامت کی اور بعضی ملحدون مین سی کہتی ہین کہ اگر یہ واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتی اور تمام اہل مین اوسکی دیکہنی مین شریک ہوتی
اور دیکہنا اوسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والی متواتر اوسکو نقل کرتی جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ طلب کیا تہا وہ ایک قوم مخصوص نی اونہین کو دکہادیا

اور مقصود اس معجزہ سے دکھانا اور الزام دینا [illegible]

کہ چاند اوس وقت بین اسے بعضی منازل مین ہوکہ بعضی اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور بعضون کو نہوا جیسے کہ خسوف کو بعضی شہرون والے پاتے ہین اور بعضی نہین پاتے چنانچہ روایتون مین آیا ہے کہ مسافر کہ اطراف زمین سے وہان پہونچے خبر دی اونہون نے شق قمر کی اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہے بی شبہ اور کتابین سیر اور تواریخ کی اوس سے بہری ہوئین ہین گو کہ کافر اور منکر نقل نہ کرین اور منکر ہون کچہ ضرر نہین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ هَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم وَجْهَهٗ بَیْنَ اَظْهُرِكُمْ فَقِیْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی لَئِنْ رَاَیْتُهٗ یَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ زَعَمَ لِیَطَاَ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ یَنْكِصُ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَیَتَّقِیْ بِیَدَیْهِ فَقِیْلَ لَهٗ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَّارٍ وَّهَوْلًا وَّاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی سے کہا اوس نے کہا ابوجہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہے محمد صلعم اپنے منہ کو درمیان تمہاری یعنی نماز پڑہتا ہے اور سجدہ کرتا ہے پس کہا گیا ہان پہر کہا ابوجہل نے قسم ہے لات اور عزی کی اگر دیکہونگا مین اوسکو کہ کرتا ہے یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا مین اوسکی گردن پس آیا ابوجہل آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ آپ نماز پڑہتے تھے قصد کیا اوس نے کہ پانون رکہے آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کے پاس مگر اس حال مین کہ ہٹنے لگا اپنی ایڑیون پر اور بچاتا تہا ساتہ دونون ہاتہون اپنی کے یعنی جب آیا پہر کر تو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہونچتی ہے اور رد اپنی دونون ہاتہون سے اوسکو روکتا ہے پس کہا گیا اوسکو کہ کیا ہے واسطے تیرے اور کیا کرتا ہے تو کہ اولٹا پہرتا ہے اور اپنے ہاتہ سے کچہ روکتا ہے پس کہا ابوجہل نے درمیان میرے اور درمیان حضرت کی ایک خندق ہے آگ کی اور خوف اور امر شدید ہے اور بازو ہین یعنی فرشتے ہین کہ محافظ تہے حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابوجہل مجہسے تو البتہ اوچک لیجاتے اوسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کرکے یعنی ہر فرشتہ اوچک لیجاتا ایک ایک عضو اوسکے اعضا مین سے نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَیْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَكَا اِلَیْهِ قَطْعَ السَّبِیْلِ فَقَالَ یَا عَدِیُّ هَلْ رَاَیْتَ الْحِیْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ فَلَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰی وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ یَطْلُبُ مَنْ یَقْبَلُهٗ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ یَوْمَ یَلْقَاهُ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَیَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْكَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّاُفْضِلْ عَلَیْكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ وَیَنْظُرُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ قَالَ عَدِیٌّ فَرَاَیْتُ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِیْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَی بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَیٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِیُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اوس وقت کہ مین تہا نزدیک آنحضرت کی کہ ناگہان آیا اونکے پاس ایک شخص پس شکایت کی اوسنے طرف حضرت کی فاقہ اور محتاجگی کی پہر آیا حضرت کے پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت کی راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہے راہون مین یعنی بسبب قزاقون کی پس فرمایا آنحضرت نے اے عدی کیا دیکہا تو نے حیرہ ف ع لفظ حیرہ ساتہ زبر ح مہملہ کی اور جزم ی کی نام ہے قدیم شہر کا ہے نواح کوفہ مین اور محلہ مشہور ہے نیشاپور مین اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہان شہر مذکور ہے ت پس اگر دراز ہو ساتہ تیری زندگی پس البتہ

دیکھی گا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضون نی کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کری گی حیرہ سی تا طواف کری خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈری گی کسی سے
سوای خدا کے ف ح ع یہ بات اوس شخص کی جواب مین فرمائی کہ گلہ راہزنی کا کیا تہا اور یہ جواب اوس شخص کی کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تہی آگی کی بات
فرمائی اور خطاب دونون جا عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تہی فرمایا تا سب صحابہ یہ بشارت سن لین اور اوسکی ضمن مین جواب اون دونونکا
حاصل ہو جاوی پہر اوسکی بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور توانگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالی اوسکی خرچ کرنیکی مصارف خیر مین
ت اور اگر دراز ہو ساتہ تیری زندگی البتہ کہولی جاوین گی خزانی کسری بن ہرمز بادشاہ فارس کی یعنی بطور غنیمت کی وہ ہاتہ لگین گی اور تقسیم ہو وینگے
مسلمانون مین اور اگر دراز ہووی ساتہ تیری زندگانی تو البتہ دیکہی گا تو اوس شخص کو کہ نکالی گا بہر مٹہی سونی یا چاندی سی ڈہونڈیگا اوس شخص کو یعنی
فقراؤن مین سی کہ قبول کری اوسکو نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کری اوسکو ف ح بسبب نہونی فقر اور احتیاج کی اور لینا سونی اور چاندی کا دفع حاجت کی لیے ہوتا ہی جب حاجت ہی
نہوئی تو سونا چاندی کس کام آوی اور کہا ہی علمانی کہ یہ حال ایسے زمانہ مین وقت اوترنی عیسی علیہ السلام کی ہوگا جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ بیچ باب
نزول عیسی کی گذرا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کی بہی وجود مین آیا ہی اور جزم کیا ہی بیہقی نی اسی معنی کو اور چونکہ خوشخبری
دی آنحضرت صلعم نی وسعت رزق و فراخت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کی سی تا جمع کرین درمیان بشارت دینی اور ڈرانی کی جیسی کہ شان انبیا ہوتی
کی ہی پس فرمایا ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی ایک تمہارا اوسدن کہ ملاقات کریگا اوس سی یعنی روز قیامت کی اس حال مین کہ نہین ہو ویگا درمیان
اوسکی اور درمیان اللہ کی کوئی شخص مترجم کہ بیان کری واسطی اوسکی ف ح ع لفظ ترجمان ساتہ زبر تے اور پیش جیم کی اور ساتہ زیر دونون کے
اور پیش دونون کی وہ شخص کہ بیان کری کلام کو ایک زبان سی دوسری زبان مین جسکو دوبہاشیا کہتی ہین حاصل یہ کہ اللہ تعالی اور بندی کی درمیان مین
کوئی دوبہاشیا نہین ہوویگا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہین بہیجا مین نی طرف تیری رسول تاکہ پہونچاوے
تجکو احکام دین کی اور خبر قیامت کی آنی کی پس کہی گا ہان بہیجا تہا تو نی رسول پس فرماویگا اللہ تعالی کیا نہین دیا مین نی تجکو مال اور کیا نہین احسان
وانعام کیا مین نی تجہپر ف ع یہ استفہام تقریر کے لیے ہی یعنی دیا مین نی تجکو مال اور انعام کیا مین نی تجہپر کمال اور قدرت دی مین نی تجکو اوسکی خرچ کرنی پر
اور فائدہ اوٹہانی پر اوس سی اور صرف کرنی پر اوپر اہل استحقاق کی ت پس کہی گا بندہ ہان دیا تہا تو نی مال اور احسان کیا تو نی مجہپر پس دیکہی گا وہ شخص
داہنی طرف اپنی پس نہین دیکہی گا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنی طاعت کی اور دیکہی گا بائین طرف اپنی پس نہین دیکہی گا مگر دوزخ ف ع یعنی بسبب کرنے
برائیون کی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون کنایہ ہین احاطہ سی یعنی گہیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سی مگر ساتہ گذرنی کی اوسپر سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
فی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیے فرمایا ت کہ بچو آگ دوزخ سی یعنی بسبب تصدق کرنی کی اگرچہ ساتہ
ٹکڑی کہجور کی ہو پس جو شخص کہ نپاوی ٹکڑا کہجور کا پس بچی ساتہ کلام خوب اور نرم کی کہ سائل کو کہی اور لوگون کو تا وہ خوش ہون بشرطیکہ اوس مین مداہنت
دین کی نہو کہا عدی نی پس دیکہی مین نی عورت سفر کرنیوالی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہی حیرہ سی تا کہ طواف کری خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سے
یعنی جیسی کہ خبر دی تہی حضرت صلعم نی اور تہا مین درمیان اون لوگون کی کہ کہولی خزانہ کسری بیٹی ہرمز بیٹی نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتہ تمہاری
زندگانی تو البتہ دیکہو گی اوس چیز کو کہ کہا ہی پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی اور ڈہونڈیگا اوس شخص کو کہ قبول کری
ف ح وفات پائی عدی بن حاتم نی سن سڑسٹھ ہجری یا اڑسٹھ ہجری یا انہتر مین عمر بن عبد العزیز کے زمانی سی پہلی ت نقل کی یہ بخاری نے **وعن**
خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَکَوْنَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَۃً فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ وَلَقَدْ لَقِیْنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ شِدَّۃً فَقُلْنَا
اَلَا تَدْعُو اللّٰہَ فَقَعَدَ وَھُوَ مُحْمَرٌّ وَجْھُہٗ وَقَالَ کَانَ الرَّجُلُ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یُحْفَرُ لَہٗ فِی الْاَرْضِ فَیُجْعَلُ فِیْہِ فَیُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَیُوْضَعُ

فوق راسه فيشق باثنين فما يصده ذلك عن دينه ويمشط بامشاط الحديد ما دون لحمه من عظم وعصب فما يصده ذلك عن دينه والله ليتمن هذا الامر حتى يسير الراكب من صنعاء الى حضرموت لا يخاف الا الله او الذئب على غنمه ولكنكم تستعجلون رواه البخاري ۔ اور روایت ہی خباب ابن ارت سی کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ وہ سر کی نیچی کملی رکہی ہوئی تہی کعبہ کی سایہ مین اور تحقیق پائی تہی ہمنی مشرکون سی سختی و تکلیف پس کہا ہمنی آیا نہین بد دعا کرتی آپ اللہ سی یعنی مشرکون پر اسلیے کہ اونہون نی ایذا دی ہی ہمکو پس اوٹہہ بیٹھی آنحضرت اس حال مین کہ سرخ تہا چہرہ مبارک آپ کا ف ح یعنی بسبب ایک حالت کی کہ وارد ہوئی حضرت پر یعنی ظلم اور فتنہ اندازی کافرون کی سی یا بسبب بے صبری اور شکایت کرنی مسلمانون کی کافرون کی اور یہ مناسب تر ہی ساتہ قول آنحضرت کی ت اور فرمایا تہا شخص اگلی لوگون مین کہ کہودا جاتا تہا اوسکی لیے گڑہا زمین مین پہر رکہا جاتا تہا وہ شخص اوس گڑہی مین پہر لایا جاتا تہا آرا اور رکہا جاتا تہا اوپر سر اوسکی کی اور چیرا جاتا تہا وہ دو ٹکڑی پس نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب شدید اوسکی دین سی اور کنگہی کیا جاتا تہا ایک شخص ساتہ کنگہیون لوہی کی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹہون یعنی کنگہی بسبب تیزی اور سختی کی گوشت سی گذر کر ہڈی اور پٹہی پر پہونچتی تہی اور نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب اوسکی دین سی قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہووی گا یہ دین یعنی اور آسانی دیکہوگی تم بعد دشواری کی یہانتک کہ چلی گا سوار صنعا سی حضرموت تک کہ مسافت بعید ہی درمیان دونون موضعون کی اس حال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوا کسی سی مگر خدا سی ف ع صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت درخت اور پانی رکہتا ہی مانند دمشق کی اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتہ جزم ضاد اور زبر میم کی اور میم کی پیش سی بہی کہتی ہین ایک شہر مشہور ہی یمن مین جگہہ صلحا اور عابدین کی یہانتک کہ کہا ہی علما نی حضرموت تنبت الاولیا یعنی حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا اوس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتی ہین اور یہ نام اوسکا اسلیے رکہا گیا ہی کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئی وہان اور مری اور بعضون نی کہا کہ حاضر ہوئی اوس مین جبرئیل کی ت یا نہین ڈریگا مرد مگر بہیڑیے سی اپنی بکریون پر ف ح مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی انہین جیسا کہ جاہلیت مین تہا نہ یہ کہ حملہ کرنی بہیڑیے کی سی بکریون پر اسلیے کہ وہ خارج ہی عادت سی اور یہ امن بہی ہو جائیگا لیکن اخیر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت عیسی علیہ السلام کے انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ مین وارد ہی یعنی والذئب اور وہ احتمال رکہتا ہی یہ کہ ہو یعنی اوکی یا ہو واو بمعنی واو جمع کی یا تک کے یعنی اور بہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہی جو کہ اوسمین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس دفع ہو گیا جو کچہ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی الخ ت ولیکن تم جلدی کرتی ہو ف ع یعنی قریب ہی کہ جاتا رہی گا عذاب کراہت کین کا تمکو پس صبر کرو امر دین پر جیسی کہ صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تمہاری تہی مومنین مین سی اور پر سخت تر عذاب کی تمہاری عذاب سی بسبب قوت یقین کی ت نقل کی یہ بخاری نی

وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل على ام حرام بنت ملحان وكانت تحت عبادة بن الصامت فدخل عليها يوما فاطعمته ثم جلست تفلي راسه فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ وهو يضحك قالت فقلت ما يضحكك يا رسول الله قال اناس من امتي عرضوا على غزاة في سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الاسرة او مثل الملوك على الاسرة فقلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم فدعا لها ثم وضع راسه فنام ثم استيقظ وهو يضحك فقلت يا رسول الله ما يضحكك قال اناس من امتي عرضوا على غزاة في سبيل الله كما قال في الاولى فقلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم قال انت من الاولين فركبت ام حرام البحر في زمن معاوية فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت متفق عليه ۔ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتی پاس ام حرام

بنت ملحان کی **ف** ح ع لفظ ملحان میم کی زیر اور لام کی جزم سی ہی اور ام حرام خالہ انس کی ہین بن اوسی مان کی ام حرام یہ پاہی دونون عورتین خالہ تہین آنحضرت کی دودہ کی علاقہ سی یا نسبی کہا نووی نی کہ اتفاق کرتی ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تہین آنحضرت کی لیکن اختلاف کیا ہی کیفیت محرمیت مین کہ کسی نی کسی علاقہ سی محرم کہا ہی اور کسی نی کسی علاقہ سی کہا مؤلف نی کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین اپنی خاوند کی ساتہ زمین روم مین حضرت عثمان رضی کی خلافت مین **ت** اور تہین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی **ف** ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین سی پس بسبب محرمیت کی کہ اون دونون بہنون سی رکہتی تہی اونکی پاس تشریف لاتی تہی اور قیلولہ کرتی تہی جیسی کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کی **ت** پس آئی آنحضرت صلعم ام حرام کی پاس ایکدن پس کہانا کہلایا ام حرام نی آپ کو پہر بیٹہی ام حرام جوئین دیکہتی حضرت صلعم کی سر مبارک مین **ف** ح اوپر تحقیق کی گذر چکی ہی کہ جوئین بدن مبارک مین نتہین ولیکن یہ بال صاف کرتی تہین غبار وغیرہ سی اور دیکہتی تہین کہ شاید کوئی جون ہو **ت** پس سوئی آنحضرت پہر جاگی اس حال مین کہ وہ ہنستی تہی کہا ام حرام نی کہ پس کہا مین نی کس چیز نی ہنسایا آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سی روبرو کی گئی میری اور دکہائی گئی مجہکو اس حال میں کہ جہاد کرتی ہین بیچ راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختون پر یا مثل بادشاہونکی تختون پر **ف** ح یہ شک راوی ہی کہ لفظون مین فرق ہی اور معنی دونون عبارتون کی ایک ہی ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتہ پشت زمین کی اور کشتی کو ساتہ تخت کی اور ٹہرایا اوپر بیٹہنی کو مشابہ بیٹہنی بادشاہ کی اپنی تخت پر واسطی اشارہ کرنی کی اسپر کہ وہ اپنی نفسون کو محنت مین ڈالینگی اور قریب ہونگی اس امر عظیم کی کہ خوشی خاطر اور دل کی امنگ سی مانند بادشاہون کی تختون پر **ت** پس کہا مین نی یا رسول اللہ دعا کیجئی اللہ سی یہ کہ کری مجہکو اوس جماعت مین سی کہ سوار ہونگی دریا پہ جہاد کی لیئی پس دعا کی آنحضرت نی ام حرام کی لیئی ساتہ اوس چیز کی کہ درخواست کی پہر رکہا آنحضرت نی سر مبارک اپنا اور سو گئی اور پہر بیدار ہوئی اس حال مین کہ ہنستی تہی پس کہا مین نی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت نی کتنی ایک آدمی میری امت مین سی روبرو کیئی گئی میری جہاد کرتی ہوئی راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا پہلی بار مین کہ سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختون پر پس کہا مین نی یعنی دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجئی اللہ سی یہ کہ کری مجہکو اونہین سی فرمایا تو پہلون مین سی ہی **ف** ح یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکہائی گئی غیر اوس جماعت کی تہی کہ جو پہلی دکہائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا مین بیٹہین گی اور جہاد کرینگی اور تو اوس جماعت سی ہوگی کہ اول یہ کار کرینگی اور یہ بہی اسمین اشارہ ہی کہ مرتبہ پہلونکا زیادہ ہی پچہلون کی مرتبہ سی **ت** پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کی زمانہ مین **ف** ح ظاہر عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال بیچ زمانہ امارت معاویہ کی ہوا اور اکثر اسپر گئی ہین کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کی بیچ خلافت عثمان رضی کی پس مراد زمانہ معاویہ سی ایام ولایت معاویہ کی ہین پس نہین منافی ہی اسکی کہ سوت اونکی بیچ خلافت عثمان رضی کی ہوئی جیسی کہ اوپر گذرا **ت** پس گرائی گئین ام حرام زمین پر اپنی جانور کی پیٹہ پر سی پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَن** ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ

... ابن عباس سی کہ ضماد آیا مکہ مین اور ضماد وہ ازد شنوءۃ مین سی ہے ش ع لفظ ضماد بکسر ضاد معجمہ کی ہی اور بعضی ... الخ

اور بعضون نی میم بھی آخر مین روایت کی ہی یعنی ضمام کہا ہی اور لفظ شنوءۃ شین کی زبر اور نون کی پیش سی پہر واو ہی ساکن پہر ہمزہ پہر ہ ... ایک

بڑی قبیلہ کا ہی یمن مین سی اور ازد ایک قبیلہ اوس سی اور ضماد آنحضرت سی آشنائی رکھتا تھا پہلی نبوت کی اور یہ ایک شخص تھا طبیب افسونگر اور طالب علم

اور اسلام لایا ابتدا اسلام مین ت اور تھا ضماد کہ منتر پڑہتا تہا اس ہوا سی ش ح یعنی آسیب جن کی دفع کی لیے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتی ہین باعتبار اسکے

کہ دکہائی نہین دیتا مانند ہوا کی ت پس سنا ضماد نی مکہ کی بیوقوفون سی کہ کہتی ہین محمد دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نی اگر دیکہون مین اوس شخص کو تو علاج کرون

شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوی اوسکو سبب میری کہا ابن عباس نی پس ملاقات کی ضماد نی آنحضرت سی اور دیکہا آپ کو پس کہا ای محمد تحقیق مین منتر پڑہتا

ہون واسطی دفع آسیب جن کی پس آیا ہی تمکو رغبت میری منتر پڑہنی مین اور اس علت کی دور ہونی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق

سب تعریفین واسطی اللہ کی ہین تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور شکر کرتی ہین ہم اوسکی نعمتون کا اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سی یعنی توفیق ذکر اور عبادت

اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکہا دی اور مقصد کو پہونچا دوی اللہ پس نہین ہی کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کری خدا پس نہین راہ دکہانیوالا اوسکو

منزل مقصود کو پہونچانیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد

بندہ ہی اوسکا اور رسول اوسکا اس پیچہی حمد اور درود کی ش ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہی کہ بعد شہادتین کی خطبون مین مذکور ہوتا ہی جیسی کہ آگاہ کیا ہین

گذرا بیان چاہتا تھا آنحضرت نی کہ پیچہی لفظ اما بعد کی خطبہ پڑہین بیچ وعظ و نصیحت ضماد کی ولیکن اسیقدر پہ اکتفا کیا اور جواب اوسکا صراحۃً رکہا اور یہ

کلمات پڑہی تاکہ جانین ضماد کہ یہ شخص صاحب عقلمند ہی اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکہتا اور جو اوسکو مجنون کہتی ہین وہ بیوقوف ہین ت پس

کہا ضماد نی آنحضرت کو پہر فرمایئے میری آگی یہ کلمی اپنی پس پڑہا ان کلمون کو اوسکی آگی پیغمبر خدا نی تین بار پس کہا ضماد نی کہ البتہ تحقیق سنا ہی مین نی قول

کاہنون کا اور قول ساحرون کا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا ہین نی مانند ان کلمون تمہاری کی اور تحقیق پہونچی ہین یہ کلمی تہون بیچ اور قاموس

گہراؤ کی جگہہ دریا کی کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہونچی ہین دو تم ہاتہ اپنا تا بیعت کرون مین تم سی اسلام پہ کہا ابن عباس نی پس بیعت

کی ضماد نی آنحضرت سی اور مسلمان ہوا نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی واقع ہوا ہی بلغنا بجای بلغ کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ سی بجای

قاموس کی کہ قاف اور میم سی ہی ف ح شیخ محی الدین نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دونون طرح ضبط کیا ہی یعنی ناعوس ساتہ نون

اور عین کی اور موجود بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کی یہ ہی اور قاموس ساتہ قاف اور میم کی اور مشہور روایتون مین یہی ہی بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی

عیاض نی کہا کہ بعضون نی ناعوس روایت کیا ہی اور ہماری شیخ ابو الحسن نی کہا کہ ناعوس بمعنی قاموس کی اور توربشتی نی کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف

اور وہم راوی کا ہی اور بعضون کی نزدیک قاعوس قاف اور عین سی بہی آیا ہی اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہی **وَذُکِرَ**

حَدِیْثَا اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَجَابِرِبْنِ سَمُرَةَ یَهْلِکُ کِسْرٰی وَالْاٰخَرُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِیْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ

اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابو ہریرہ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کی ہیلک کسری ہی اور بیچ اول حدیث دوسری کی لتفتحن عصابۃ

ہی بیچ باب الملاحم کی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْیَانَ

بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِیْهِ اِلٰی فِیَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِی الْمُدَّةِ الَّتِیْ کَانَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَیْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِیْءَ بِکِتَابٍ

مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی هِرَقْلَ قَالَ وَکَانَ دِحْیَةُ الْکَلْبِیُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی فَدَفَعَهٗ عَظِیْمُ بُصْرٰی اِلٰی هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا

اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ قَالُوْا نَعَمْ فَدُعِیْتُ فِیْ نَفَرٍ مِنْ قُرَیْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰی هِرَقْلَ فَاُجْلِسْنَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَالَ اَیُّکُمْ

اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِیْ خَلْفِیْ ثُمَّ
دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّیْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ فَاِنْ كَذَبَنِیْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ
وَاَیْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ یُّؤْثَرَ عَلَیَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَیْفَ حَسَبُهٗ فِیْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِیْنَا ذُوْ
حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ
یَّتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَیَزِیْدُوْنَ اَمْ یَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ یَزِیْدُوْنَ قَالَ هَلْ
یَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِیْنِهٖ بَعْدَ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَیْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِیَّاهُ قَالَ قُلْتُ
تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ سِجَالًا یُصِیْبُ مِنَّا وَنُصِیْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ یَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِیْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِیْ
مَا هُوَ صَانِعٌ فِیْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِیْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِیْهَا شَیْئًا غَیْرَ هٰذِهٖ روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان
بیٹی حرب کی نی ایک حدیث کہ پہونچی ہی منہ اوسکی سی طرف منہ میری کی ف ع یعنی بالمشافہ بی واسطی کی درمیان میری اور درمیان اوسکے
کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ نہین تہا کوئی حاضر سوای میری ساتہ اوسکی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ حدثنی کا ت کہا ابوسفیان
نی کہ سفر کیا مین نی اوس مدت مین کہ تہی درمیان میری اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع مراد ہی اس سی مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئے
تہی وہ سن چہہ مین اور مدت اوسکی دس برس ٹہہری تہی لیکن کفار نی نقض عہد کیا بسبب قتل کرنی بعضی خزاعہ کی کہ حلیف تہی آنحضرتؐ کی پس غزوہ کیا
اونسی سن آٹہہ مین اور فتح مکہ کی ہوئی ت کہا ابوسفیان نی پس اوسوقت ناگہان مین تہا ملک شام مین یعنی مقام کسی مین ہوئی آیا خط آنحضرتؐ کا طرف
ہرقل کی ف ع لفظ ہرقل ساتہ زیر ہ اور زبر رے اور جزم قاف کی اور ساتہ زیر ہ اور جزم رے اور زیر قاف کی بہی کہتی ہین نام ہی بادشاہ
روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہی دینار ون پر اوسی نی ڈالی ہی اور اول بیعہ یعنی گرجا گہر اوسی نی بنائی تہی ت کہا ابوسفیان نے
اور تہی دحیہ کلبی کہ لائی تہی اوس خط کو پس پہونچایا دحیہ نی وہ خط طرف امیر بصری کی ف ح کہ ہرقل کی بڑی امیرون مین سی تہا اور بصری ساتہ
پیش ب اور جزم صاد مہملہ کی نام ایک شہر کا ہی شام کی شہرون مین سی ت پس پہونچایا اوس خط کو امیر بصری نی طرف ہرقل کی یعنی حکم اسطرح کیا تہا حضرتؐ
نی دحیہ کو کہ تو یہ خط سردار بصری کو دینا وہ ہرقل کو پہونچا دیگا پس کہا ہرقل نی کہ کیا ہی اس جگہہ کوئی قوم اوس شخص کی سی کہ دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی
کہ مین نبی ہون یعنی تاکہ مین پوچہون اوس سی وصف اونکا تاکہ ظاہر ہو ہماری لیی سچ اور جہوٹ اونکا کہا یعنی بعضی اوسکی خادمون نی کہ ہان ہی ایک شخص
اوسکی قوم مین سی کہ تجارت کی لیی آیا ہی پس بلایا گیا مین ساتہ ایک جماعت کی قریش سی کہ مقدار تیئیس آدمیونکی تہی پس داخل ہوئی ہم اوپر ہرقل کی پس بٹہلائی گئی
ہم آگی ہرقل کی یعنی تاکہ سنی کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نی کونسا تم مین سی بہت نزدیک ہی نسب مین اوس شخص سی کہ دعوی کرتا ہی نبی ہونیکا
ف ع کہا علمانی کہ نہین پوچہا اوسنی قریب النسب کو مگر اسلیی کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اونکا اور بعید ہی یہ کہ جہوٹ بولی اونکی حق مین ت کہا ابوسفیان نے
کہ پس کہا مین نی کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اوس شخص سی پس بٹہایا اونہون نی مجکو آگی ہرقل کی یعنی تنہا اور بٹہلایا میری ساتہ والونکو میری پیٹہہ کی پیچہی
ف ع اسلیی کہ قرار دیعی وہ جہٹلادین شرم نکرین سامنی ہونی مین یا اسلیی پیچہی بٹہایا کہ وہ سر یا ہاتہہ کی اشارہ سی کسی بات کی بیان کرنی کو منع نکر دین
ت پہر بلایا ہرقل نی اپنی ترجمہ کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تہا پس کہا ہرقل نی ترجمہ کو کہ کہہ ابوسفیان کی یارونکو کہ مین پوچہتا ہون ابوسفیان سی احوال
اوس شخص کا کہ کہتا ہی مین پیغمبر ہون پس اگر جہوٹ کہی مجہسی تو جہٹلادو اوسکو اور آگاہ کردو مجکو حق بات پر کہا ابوسفیان نی کہ قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اسبات کا
کہ نقل کیا جاویگا مجہپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین ف ع یعنی خبر دین میرا جہوٹ میری قوم کی آگی بیان کرین گی اسکا ڈر تہا اگر یہ نہوتا تو جہوٹ بولتا مین

تو اللہ کی قسم جھوٹ بولتا میں اوس سے **ت** پھر کہا ہرقل نے اپنے مترجم سے کہ پوچھ ابو سفیان سے کہ کیسا ہے حسب آنحضرت کا درمیان تمہارے کہا ابو سفیان
نے کہا میں نے کہ وہ ہم میں صاحب حسب ہیں **ف** ح حسب اون چیزوں کو کہتی ہیں کہ شمار کرے اوسکو آدمی اور فخر کرے جیسے تھا اوسکی قوم شرف و فضل اپنی کی ہی اور باپوں اپنی کو کرے
اور یہ قائل ہی نسب کو بھی اور مراد یہان بنی ہاشم ہین کہ قریش میں سب سی افضل تھی اور بخاری میں آیا ہی کیف نسبہ فیکم **ت** کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہی اس شخص
کی باپوں میں سے کوئی بادشاہ کہا میں نے نہیں کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتی تھی تم اوسکو ساتھ جھوٹ کی پہلی اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہتا ہی اب یعنی کیا پہلی ثبوت دعوے نبوت
کی کوئی جھوٹ اوس سے ظاہر ہوتا تھا اور تم اوسکو تہمت جھوٹ کی لگاتی تھی کہا ابو سفیان نے کہ کہا میں نے نہیں کہا ہرقل نے اوکون اتباع کرتی ہین اونکا اور
ایمان لاتی ہیں اوسپر اشراف لوگوں کی یا ضعیف اونکے **ف** ح مراد اشراف سے یہان اہل نخوت و تکبر ہیں وہ لاکون شریف زیادہ ہی اولاد ہاشم سے مانند عباس
اور حمزہ اور علی اور جعفر کی اور اور اکابر قریش سے مانند ابی بکر اور عمر اور عثمان اور اور صحابہ کی قریش میں کہ پہلی سوال کرنے ہرقل کی سے ایمان لائی تھی **ت**
کہا ابو سفیان نے کہ کہا میں نے بلکہ ضعیف لوگ اونکی ایمان لاتی ہیں **ف** ح اور ابو اسحق کی روایت میں یون آیا ہی کہ کہا متابعت کی ضعیفوں اور مسکینوں اور نوعمروں نے
اسی پر اور صاحب شرف والون نے بیعت نہیں کی ہی اور یہ محمول اکثر و اغلب پر ہی **ت** کہا ہرقل نے کہ آیا زیادہ ہوتی جاتی ہیں لوگ روز بروز اونکی بیعت میں
یا کم یعنی بسبب جانی بعض اونکی کی طرف دینوں اپنی کی یا بسبب جانی بعض اونکی کی بغیر جبر نقصان اونکی کی کہا ابو سفیان نے کہ کہا میں نے کم نہیں ہوتی ہین بلکہ
زیادہ ہوتی جاتی ہین کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہے یعنی پھر جاتا ہی کوئی اون میں سے اوسکی دین سے بعد داخل ہونی کی اوس میں بسبب ناخوش رکھنی کی اوسکی
دین کو کہا ابو سفیان نے کہ کہا میں نے مرتد نہیں ہوتا ہی کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتی ہو اوس سے کہا میں نے ہان کہا ہرقل نے پس کسطرح ہی لڑائی تمہاری
اوس سے کہا ابو سفیان نے کہ کہا میں نے ہوتی ہی جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اونکی مانند ڈولونکی کہ کبھی یہہ بھرا ہی اور وہ خالی اور کبھی وہ بھرا ہی اور یہ
خالی پاتا ہی وہ ہم سے اور پاتی ہیں ہم اوس سے یعنی کبھی اون سے مصیبت پہونچتی ہی ہمکو اور کبھی ہم سے اونکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہی وہ عہد اور
صلح کہ کرتا ہی کہا میں نے نہیں یعنی نہیں واقع ہوئی اوس سے عہد شکنی زمانہ گذشتہ میں اور ہم اس مدت میں یعنی مدت صلح میں کہ حدیبیہ میں واقع ہوی نہیں جانتی
کہ کیا کرنیوالی ہیں وہ اوس سے ڈرتی ہین اس میں یعنی آیا عہد شکنی کرینگی مدت اس صلح میں یا نہیں کہا ابو سفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجھکو کوئی بات
کہ دخل کروں میں درمیان باتوں اپنی کی کچھہ سوای اس بات کی **ف** ح یعنی کوئی بات کہ اوس میں نسبت نقصان اور عیب کے جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم میں کچھہ ممکن ہو نہیں بیان کر سکا میں سوای اسبات کہ اسمین احتمال نسبت عذر کا تھا **قَالَ فَهَلْ** قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِلتَّرْجُمَانِ
قُلْ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ
هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ
اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَعَرَفْتُ
اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ
يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ
اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ
قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ
لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ

هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ
ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ
اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ
وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ
فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہے یہہ بات کسی نے پہلے اوسکی ف ح یعنی سوای انبیا معروفین کے مانند ابراہیم و اسمعیل اور اسحق اور
یعقوب اور اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی کسی نے تمہاری قوم مین سے دعوی نبوت کا کیا ہے پہلے اوسکی ت کہا مینے نہین پہر کہا ہرقل نے ف ح
یعنی بعد اسکے کہ فارغ ہوا سوالون سے کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اونکا از راہ
منقول اور معقول اور عرف و عادات کی کہا ت واسطے مترجم اپنے کی کہ کہو ابوسفیان سے کہ تحقیق مینے پوچھا تجہسے اس شخص کا تم مین سے حسب پس جواب دے یا تونے یہہ
کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہے اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتے ہین بیچ اچھی ذات اور بیچ اشراف قوم اونکی کے اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا تہا اوسکی باپ دادون مین
کوئی بادشاہ پس جواب دے یا تونے کہ نہین پس کہا مینے یعنی اپنے دل مین کہ اگر ہوتا اوسکی باپ دادون مین سے کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب
کرتا ہے ملک باپ دادا اپنے کا اور پوچھا مینے تجہسے حال اوسکی تابعدارون کا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور
جاہ و حشم والے پس کہا تونے بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتے ہین تابعدار پیغمبرون کی ف ح کہ سبقت کرتے ہین اونکی تابعداری کرنے مین اور
امرا کہ گرفتار جاہ و تکبر کے ہین محروم رہتے ہین اس سعادت سے یہان تک جب عاجز ہوتے ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہے تو مضطر اور ناچار ہوکر
اسلام لاتے ہین ت اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا تم متہم کرتے تہے اونکو ساتہہ جہوٹ کی پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دے یا تونے کہ نہین
پس جانا مینے یہہ کہ نہین ہے معقول و متصور کہ چہوڑے جہوٹ بولنے کو لوگون پر پہر شروع کرے کہ جہوٹ بولے اللہ پر ف ع یعنی ہر ایک پر ظاہر
ہے کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ لوگون سے تو جہوٹ نہ بولے اور اللہ پر جہوٹ باندہے ت اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا پہر جاتا ہے کوئی اون مین
سے دین اوسکی سے بعد داخل ہونیکے دین مین بسبب ناراض ہونیکے اوسکی دین سے پس کہا تونے نہین اور ایسا ہی حال ایمان کا ہے نہین نکلتا ہے جسوقت کہ ملجاوے
لذت اور حلاوت اوسکی دلون مین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہے اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکی دل کی اندر نہین آیا تہا اور نہین ٹہہرا تہا اور پوچھا مینے
تجہسے کہ کیا زیادہ ہوتے جاتے ہین تابعین اوسکے روز بروز یا کم پس جواب دیا تونے کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہین اور اسی طرح ہے دین ایمان کہ زیادہ
ہوتا جاتا ہے یعنی بنفسہ اور اہل اوسکے یہان تک کہ تمام اور کامل ہو ف ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کی اوس مین قسم نماز اور زکوۃ اور روزہ وغیرہ کے اور اسلئے
اوتری آیت اخیر عمر مین آنحضرت کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ت اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا لڑتے ہو تم اوسسے پس جواب دیا تونے کہ تم لڑتے ہو
اوسسے پس ہوتی ہے لڑائی درمیان تمہارے اور درمیان اوسکے مانند ڈولون کے پہونچتا ہے یعنی مصیبت کہ وہ تم سے اور پہونچتے ہو تم اوسسے اور ایسے ہی رسول مبتلا اور آزمائے جاتے
ہین ساتہہ اعدای دین کی پہر ہوتی ہے جماعت پیغمبرونکی لیے فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہے دین اونکا اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہے وہ شخص پس
جواب دیا تونے کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسے ہی پیغمبر ہوتے ہین کہ عہد شکنی نہین کرتے اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا کہا ہے یہہ قول یعنی دعوی نبوت کا کیا ہے
کسی نے پہلے اسکے پس جواب دے یا تونے کہ نہین پس کہا مینے کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلے اسکے تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہے ساتہہ قول کے
کہ کہا گیا ہے پہلے اوسکی کہا ابوسفیان نے پہر پوچھا ہرقل نے مجہسے کہ ساتہہ کس چیز کی حکم کرتا ہے وہ شخص تمکو کہا مینے کہ حکم کرتا ہے ہمکو ساتہہ نماز اور زکوۃ
اور سلوک کرنیکی ناتے والون سے اور پرہیزگاری کے حرام سے کہا ہرقل نے اگر سچ ہے وہ چیز کہ کہتا ہے تو بلا شبہ وہ پیغمبر ہے اور تحقیق تہا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہے یعنی

اخم

آخر زمانہ مین اور نہین تہا ف کہ باب مین عرب کی بلکہ گمان کرتا تہا بعضی وہ ہم مین سی کہ اولاد

مین ہوگا اسلیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحق سی ہوی اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو وہ پیغمبر ہی بلا شبہ سبب

اگلی کتابونکی خبرون کی تہا کہ اون مین یہہ علامتین حضرت کی لکہین ہین سو پائی گئین حضرت مین او سبب حکم کہانت اور نجوم کی تہا جیسی کہ صحیح

مین آیا ہی کہ کہا ہرقل نے دیکہا مینی نجوم مین اور دیکہا مینی بادشاہ ختان کو پس پوچہا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نے کہ عرب ہین کہ ختنہ

کرتی ہین انتہی اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سی حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اسکی ایمان نہین لایا اور نہین فائدہ اوٹہایا اس سی اسلیے کہ

اوسنی فوج کشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر اور لڑا اونسی اور نہین قصور کیا لشکر کی بہیجنی مین صحابہ پر روم وغیرہ سی کئی بار شکست دیتا تہا

اللہ اونکو اور ہلاک کرتا تہا اونکو کہ نہین پہرتی تہی طرف اوسکی اون مین سی مگر تہوڑی سی اور ہمیشہ ایسی حال پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوی اکثر

شہر شام کی یعنی مسلمانون نی فتح کیی پہر والی ہوا بعد اوسکی مرنی کی بیٹا اوسکا اور اوسکی مرنیکی بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کی یعنی کافر رومیون کی پہر

مسلمان رومی مسلط ہوی بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کی یہان تک قائم کیا اللہ تعالی نی اونکو واسطی مقابلہ جماعت نصرانیہ او مقابلہ فرقہ رافضیہ کی

اور قائم ہوئی وہ واسطی خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتی رہی ہین مکی او خیرات کرتی رہی ہان اور بہیجتی رہی امیر حجاج کو او تعظیم تکریم کرتی

علما اور مشائخ اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزاء ونصرہم علی جمیع الاعداء الی یوم التناد اور بات یہہ ہی جسکو ہدایت کری اللہ اوسکو کوئی گمراہ نہین

کرسکتا اور جسکو گمراہ کری اللہ اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا دیکہا چاہیی کہ ہرقل نی کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچہہ کام نہ آئی بسبب نہونی

سعادت ازلیہ کی اور ہونی شقاوت ابدیہ کی اور سبب اسکا طمع ریاست کی تہی اور محبت مال کی ت اور اگر تحقیق مین جانتا کہ پہونچ سکونگا طرف

اونکی تو البتہ دوست رکہتا دیکہنا اونکا اور اگر ہوتا مین پاس اونکی تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اونکی اور البتہ پہنچیگا غلبہ اور حکومت اوسکی انتہی

مین نیچی دونون پاؤن میری کی ہی یعنی ملک روم اور شام کا ہی پہر منگایا خط آنحضرت کا اور پڑہا اوسکو ف اور تعظیم وتکریم کی اسکی اور رہا انکیا اوسکی

محافظت مین پس اوسی سبب باقی رہنی سلطنت اوسکی کا اوسکی اولاد مین بخلاف کسری کی کہ اوسنی پہاڑ ڈالا اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا تہا آنحضرت کی خط

کو پس ٹکڑی ٹکڑی کیا اللہ تی ملک اوسکا او متفرق کیا اوسکی اولاد کو اور نکالدیا اونکی ہاتہہ سی ملک اوسکا کہا سیف الدین نی کہ بہیجا مجہکو بادشاہ مغرب

نی طرف بادشاہ فرنگ کی کسی کام کی لیی پس وہ کام کردیا اوسنی اور کہا مجکو وہان ٹہرنی کی لیی پس انکار کیا مینی پہر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو اچہا

پہر نکالا صندوق مین سی ایک ٹوکرا سونی کا اور نکالا اوس مین سی ایک خط کہ اوڑ گئی تہی اکثر حرف اوسکی اور رکہا کہ یہہ ہی خط تمہاری نبی کا کہ آیا تہا میری

دادا قیصر کی لیی میراث مین چلا آتا ہی یہہ ہماری ابتک او وصیت کی تہی ہمکو ہمارے دادا نی کہ جب تک یہہ ہماری پاس ہیگا نہین جانیکا ملک ہم سی اسلیی ہم

محافظت کرتی ہین اسکی تاکہ ہمیشہ رہی ملک ہماری لیی ذکر کہ کمال الدین ت نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور گذر چکی ہی بیہ حدیث باب الکتاب

الی الکفار مین ف ح او صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نی روم کی سردارونکو اپنی مکان مین جمع کیا اور حکم کیا کہ اوسکی دروازی بند کری اون

کہا ای گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتی ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس اوچہلی اور بہاگی جیسی کہ گورخر اوچہلتی ہین اور بہاگتی ہین اور

ہرقل نی جب وحشت اور نفرت اونکی دیکہی تو کہا اپنی ہی حال پر رہو مین تمکو آزماتا تہا کہ اپنی دین مین کسقدر قوت اور استحکام رکہتی ہو پس سجدہ کیا اونہون

نی اوسکو اور راضی ہوی اوس سی اور تہا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کی ایمان مین راجح یہہ ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند

امام احمد مین آیا ہی کہ اوسنی لکہا تبوک سی آنحضرت کو کہ مین مسلمان ہون آنحضرت نی فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتا ہی وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہی اور ہرقل کی قصہ سی

معلوم ہوتا ہی کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانی مین کافی نہین ہی جب تک کہ توفیق الہی رفیق نہو جیسا کہ حال ہوا تہا عشق کار یست کہ موقوف ہدایت باشد

اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ محبت دنیا اور جب ریاست مانع ہو حق کی پانی ہی واللہ اعلم نسال اللہ العافیۃ **بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ** باب ہی بیچ بیان معراج کی **ف** معراج عروج سی بمعنی اوپر چڑہنی کی ہی اور معراج آلہ چڑہنی کا یعنی سیڑہی گویا آنحضرت کی لیی ایک سیڑہی رکہی تہی کہ اوس سی آسمان پر چڑہی اور ایک روایت میں بہی آیا ہی کہ جب آنحضرت سیڑہی پر چڑہی تو ایک سیڑہی اونکی لیی رکہی کہ اوس سی اوپر گئی اور وہ ایک سیڑہی ہی کہ ملائکہ اوس سی چڑہتی اور اترتی ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ معراج ربیع الاول مین تہی بارہوین سال رسول ہونی سی اور بعضی کہتی ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوئی اور مشہور یہ ہی کہ ستائیسوین رجب کو ہوئی تہی عمل اہل مدینہ کا بہی یہی ہی کہ اونکی موسم شریفہ سی ہی اسیپر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ سن پانچ یا چہ مین تہی اور جاننا چاہیی کہ یہان ایک اسرا ہی اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سی ہی مسجد اقصی تک اور معراج مسجد اقصی سی آسمان تک اور اسرا ثابت ہی نص قرآن سی اور منکر اوسکا کافر ہی اور معراج ثابت ہی حدیثون مشہورہ سی اور منکر اوسکا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف ہین اقوال علما کی اس باب مین کہ معراج خواب مین تہی یا بیداری مین ایک بار تہی یا کئی بار ایک بار جاگتی اور کئی بار سوتی مین اور جو کچھہ کہ سوتی مین تہی تو طلیعہ اور تمہید اوسکی تہی کہ جاگتی مین ہوئی تا ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتھہ اوس عالم کی حاصل ہو جیسی کہ سچی رویا صادقہ کی کہ ابتدای نبوت مین ہوتا تہا یہ نکتہ کہا ہی یا جاگتی مین تہی ساتھہ بدن کی بیت المقدس تک اور ساتھہ روح کی آسمان تک اور تحقیق یہہ ہی کہ ایکبار جاگتی مین ہوئی ساتھہ بدن شریف کی مسجد حرام سی مسجد اقصی تک اور وہان سی آسمان تک اور آسمان سی وہان تک کہ خدا نی چاہا نقل کیا ہی علمانی اخیر قصہ تک حدیثون مین مذکور ہی اور یہی مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوئی ہین اسمین حدیثین صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہ سی نہایت کثرت سی اور در واقع مین اگر معراج خواب مین ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی نہوتی اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور اور معراج ساتھہ جسم کی آنحضرت کی خصوصیات سی ہی کہ کسیکو انبیا مین سی سوای آنحضرت کی نہین ہوی یہہ تشریف تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سی آنحضرت ہی کی لیی ہوی اور سمجہنا اسکا گرفتاران عقل کے حوصلہ سی باہر ہی یہان ایمان لانا چاہیی اور کیفیت اوسکی علم الہی کی سپرد کرنی چاہیی اور حقیقت مین تمام اطوار نبوت کی اور وحی اور معجزی احاطہ عقل و قیاس سی باہر ہین جو کوئی اوسکو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کی رکہی اور کہی کہ جب تک میری عقل مین آوی نہین مانی کا میں اور اعتقاد نہین کرنیکا اوسکا وہ حصہ ایمان سی محروم ہوگا اولیاء اللہ کو ایک مقام میں ہوتا ہی کہ کچھہ حقیقت اوسکی شرح اور واضح ہوتی ہی اور پہلی پہنچنی کے اوس مقام کو طور ایمان کا ہی یعنی جو اللہ رسول فرماوین بیشک وہ ٹہیک ہی ہرگز چون و چرا نکرین کہ سلامتی اوسین ہی نسال اللہ العافیۃ واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوٍّ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا

ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا
يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي
الى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس فقال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ
الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل
وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت
فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح
فلما جاوزت بكى قيل له ما يبكيك قال ابكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن
يدخلها من امتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك ابراهيم
فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا
نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى فاذا اربعة انهار
نهران باطنان ونهران ظاهران قلت ما هذان يا جبرئيل قال اما الباطنان فنهران
في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيت باناء
من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك
ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما امرت
قلت امرت بخمسين صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم واني والله قد
جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك
فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال
مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فامرت بعشر صلوات كل يوم
فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال بما امرت قلت امرت بخمس
صلوات كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد
المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك قال سالت ربي حتى استحييت ولكني ارضى واسلم
قال فلما جاوزت نادى مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي متفق عليه

روایت ہی تہا وہ بہی کہ نقل کی انس بن مالک سے اونہون نقل کی مالک بن صعصعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی اور خبر دی صحابہ کو احوال اوس رات
سے کہ لیجایا گیا آنحضرت کو اوس وقت کہ مین تہا بیچ حطیم کی اور بعض وقت کہا حجر مین **ف** ح حطیم ع کی زبر سے اور حجر ح کی زیر سے نام دو جگہو نکا ہی صحن کعبہ مین جنکا
بیان ہوگا کتاب الحج مین ہو چکا ہی **ت** کہ اس حال مین کہ مین لیٹا ہوا تہا کہ ناگہان آیا میری پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اوس چیز کو کہ درمیان اسکی ہی
یہان تک کہا مالک نے کہ مراد رکہتی تہی حضرت اس اشارہ سے گڑہی حلق کی سے کہ جسکو حلقوم کہتی ہین زیر ناف کی بالون تک پس نکالا دل میرا **ف** ح ع
یہہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اوس شق کے ہی کہ ہوا صغر سن مین اسواسطی کہ وہ واسطی نکالنی مادہ ہوائی کی تہا حضرت کی دل سے اور یہہ واسطی داخل کرنے
کمال علم اور معرفت کی تہا خلاصہ یہ مین **ت** پہر لایا گیا میری پاس ایک لگن سونی کا بہرا ہوا ایمان سے **ف** ح یہہ قبیلہ کنایہ از تمثیل کی سے ہی یا یہہ کہ ایمان
ایک صورت بنایا گیا جیسی کہ صورت پکڑینگے اعمال وزن قیامت کی واسطی تولنی کی **ت** پس دہویا گیا دل میرا پہر بہرا گیا یعنی محبت رب سے یا علم و ایمان سے پہر
بہرا گیا دل یعنی اپنی جگہ اصلی پر رکہا گیا اور ایک روایت مین یون ہی کہ پہر دہویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق یا جگہہ دل کی تہ مزم کی پانی سے پہر بہرا گیا
ایمان و حکمت سے پہر لایا گیا میری پاس ایک جانور نیچا خچر سے اور اونچا گدہی سے سفید رنگ کہا جاتا تہا اوسکو براق یعنی بسبب جلدی چلنی اوسکی کی مانند برق
یعنی بجلی کی اور بسبب شتی رنگ اوسکی کی رکہتا تہا قدم اپنا نزدیک تمام ہونی نگاہ اپنی کی **ف** ع ح کہا بعضون نے صحیح تر یہہ ہی کہ وہ براق مقرر تہا
واسطی سواری سب انبیا کی اور بعضون نے کہا کہ ہر نبی کی لیی ایک براق ہی علیحدہ مناسب تہا در مقام اوسکی کی جیسی کہ ہر ایک کی لیی ایک حوض ہے آخرت مین موافق
مقام اوسکی کی اور ظاہر اس قول کی سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ براق مخصوص آنحضرت کی لیی تہا اور کہا شیخ عبد الوہاب متقی نے کہ اوسکو براق اور مرکب ذاکہنا جاہیے
اور گہوڑا اکہنا چاہیی جیسی کہ بعضی شعرا کی کلام مین واقع ہوا ہی اور بعضون نے دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی اسپر کہ پہونچنا براق کا آسمان پر ساتہہ ایک قدم کی ہو
اسلیے کہ نظر اوسکی کہ زمین پر ہی آسمان پر پہونچتی ہی پہونچنا اوسکا آسمان نہم پر سات قدمون مین ہوا **ت** پس سوار کیا گیا مین اوسپر **ف** ح اس عبارت مین اشارہ
ہی اسپر کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سے تہا اور ممکن ہی کہ کہا جاوے کہ سوار کرنی والی آنحضرت کی اوسپر جبرئیل تہی ساتہہ قوت ملکیہ
اپنی کی اور یہہ کچہہ بعید نہین ہے اسلیے کہ جبرئیل واسطہ تہی پہونچنی فیض الٰہی کی اور اوترنی وحی کی آنحضرت پر اور یہہ ایک طرح کی خدمت ہے کہ خادم بادشاہونکی
کرتی ہین اور جبرئیل اس شب مین چاکر اور غاشیہ بردار آن سرور کی تہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل نے رکاب آنحضرت کی پکڑی تہی اور میکائیل
باگ براق کی ہاتہہ سے تہامی ہوئی تہی **ت** پہر لی گیا مجہکو جبرئیل یہان تک کہ آیا نیچی کی آسمان پر **ف** ع ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ آنحضرت
براق سے اپنے ہی یہان تک کہ چڑہی آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتہہ اسکی اون لوگون نے کہ کہا معراج تہی ایک شب مین جو اور شب اسرا کی بیت المقدس تک
پس اسی پر معراج بنا بر غیر اس روایت کی اخبار سے یہہ ہے کہ نہین تہی براق بلکہ چڑہی معراج پر کہ جسکو سیڑہی کہتی ہین جیسی کہ واقع ہوا ہی صراحۃً ذکرہ العسقلانی
کہتا ہون مین کہ یہہ اختصار ہی راوی سے اور اجمال ہی اوس روایت کا کہ آنحضرت نے باندہا براق ساتہہ اوس حلقہ کی کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا وہان جیسکر ہی
یہہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پہر چلنا اونکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑہی ہی واللہ اعلم پس گویا راوی نے طی کیا یعنی
مختصر کیا روایت کو **ت** پس طلب کی جبرئیل نے آسمان کی دروازہ کہولنی کی کہا گیا یعنی آسمان کی دربانون نے پوچہا کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نے
کہ مین جبرئیل ہون **ف** ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازی ہین حقیقۃً اور نگاہ بان ہین اونپر اور کہتی ہین کہ وہ دروازی مقابل
بیت المقدس کے ہین اور اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہہ ثابت ہوا کہ لائق ہی یہہ کہنا انا زید مثلاً یعنی اسی پر نہ اکتفا کری کہ مین ہون جیسی کہ متعارف
ہی اس لیے کہ اس سے منع آیا ہی بلکہ اپنا نام لی کہ مین فلانا ہون **ت** کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا جبرئیل نے ساتہہ میری محمد ہین کہا فرشتون نے یعنی بطریق استفہام
کی اور تحقیق کو کیا بہیجا گیا ہی طرف اونکی یعنی محمد کی کہ تمہاری ساتہہ آئی ہین بلائی ہوئی آئی ہین یا آپ سے کہا جبرئیل نے ہان بلائی ہوئی آئی ہین کہا فرشتون نے مرحبا محمد

کو یعنی لایا اللہ نبی کو جگہہ فراخ مین اور اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا پس جب پہونچا داخل ہوا مین آسمان مین پس ناگہان اوس مین تھے آدم
پس کہا جبرئیل نی یہہ باپ یعنی جد اعلی تیری ہین آدم پس سلام کر انکو ف ح لکہا ہی علما نی کہ حکم کیا جبرئیل نی آنحضرت کو سلام کی سبقت کرنیکا انبیا پر واسطے
تعلیم تواضع اور شفقت کی چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہونچی تہی کہ زیادہ اوس سے ممکن اور متصور نہین لازم تہا کہ تواضع اور شفقت کرین اور یہہ
بہی کہاہی علما نی کہ آنحضرت بسبب گذرنیکی ادنپر بیچ حکم کہڑی کی تہی اور انبیا اپنی مقام مین ثابت تہی حکم پہنچنی کا رکہتی تہی اور کہڑا اسلام کرتا ہی بیٹہی پر
اگرچہ افضل ہو اوس سے ت پس سلام کیا مینی آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدم نی پہر کہا مرحبا ساتہہ بیٹی نیک بخت کی اور پیغمبر صالح کی ف ع
تعریف کی آدم نی اور تمام انبیا نی کہ مذکور ہین حدیث مین آنحضرت کی ساتہہ نیکبختی کی پس معلوم ہوا کہ نیکبختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور شامل ہی
تمام خصلتون خیر کو اسیلیی کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ لازم ہوا وسپر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سی اور پروردگار عالم نے
نی بہی کتاب مجید مین وصف کیا ہی انبیا کو ساتہہ صلاح کی کہ فرمایا وکل من الصالحین و کلا جعلنا صالحین ت پہر اوپر لیگیی مجکو جبرئیل یہان تک
کہ آئی دوسری آسمان پر پس طلب کی دروازہ کہولنے کی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تمہاری کہا محمد ہین کہا گیا
تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی یعنی بلانیکی لیی کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پہر کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین دوسری آسمان تہیر
ناگہان یحیی اور عیسی علیہما السلام کہڑی تہی اور وہ دونون بیٹی خالا کی ہین آپس مین یعنی ایلیی کہ بہن مریم کی بیچ گہر ذکریا والد یحیی علیہ السلام کی تہین
اور اسی سبب سے زکریا کفالت مریم کی کرتی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یحیی ہین اور یہہ عیسی پس سلام کر انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا دونون نی
یعنی اچہی طرح پہر کہا دونون نی مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف تیسری آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے
یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا
اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین یعنی تیسری آسمان مین ناگہان یوسف کہڑی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یوسف ہین پس سلام
کر وانکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل یہانتک کہ آئی چوتہی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ
کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا محمد کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو
پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پہر جبکہ پہونچا مین یعنی اوس آسمان مین پس ناگہان ادریس تہے پس کہا جبرئیل نی یہہ ہین ادریس پس سلام کرو
انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو ت ح اگرچہ ادریس آنحضرت کی دادا اون مین سے ہین ولیکن انبیا سب
بہائی آپس مین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم علیہما السلام کا مشہور تر اور روشن تر تہا اونہون نی ابن صالح کہا ت پہر لی چڑہے
مجکو جبرئیل طرف پانچوین آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا
اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جب پہونچا مین پس ناگہان ہارون
تہی کہا جبرئیل نی یہہ ہارون ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پہر لی چڑہے
مجکو یہان تک کہ آئی چہٹی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیرے
کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا طرف اونکی کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب پہونچا مین اوس آسمان مین تو ناگہان
موسی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ موسی ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پس جب کہ بڑہا مین آگی کو روئی
موسی کہا گیا واسطے اونکی کہ کس چیز نی رولایا تجکو کہا موسی نی کہ روتا مین اسواسطی کہ ایک لڑکا نوجوان بہیجا گیا پیچہی میری کہ داخل ہونگی بہشت مین اوسکی امت سے

زیادہ اون لوگون سے ہی کہ داخل ہونگی اوس مین میری امت سے ف ح علمانی کہا ہی [illegible] موسی علیہ السلام کا سبب رونیکا اونکی اوپر فضیلت پیغمبر ہمارے
کی اور اونکی امت کی اسلیے نہی حسد سے بلکہ غم سے تہا مومنین کے اور نکالا گیا ہی لوگون سے اوس مکان مین پس کیونکر حسد ہووے اوس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اوسکو خدا تعالی
نے اور کلام کیا ساتہ اوسکی اور راز کی باتین کہین اوس سے بلکہ رونا اوس سبب سے تہا کہ فوت ہوا حضرت موسی سے اجر کہ مرتب ہوتی اوسپر درجات بسبب واقع ہونی کی اونکی
امت سے مخالفت امر کی اور نہ بجالانا حکم کا کہ موجب نقصان اجر اونکا ہوا کیونکہ اوس سے نقصان حضرت موسی کی ثواب کا لازم آیا اس لیے کہ ہر پیغمبر
کی لیے ثواب اوس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اوسکی کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ رونی اپنی امت کی حال پر از راہ شفقت کی بسبب اسکے کہ اونہون نے
فائدہ نہ اوٹھایا اونکی متابعت سے باوجود بڑی عمرونکی جیسی کہ فائدہ اوٹھایا اس امت مرحومہ نی اپنی پیغمبر کی متابعت سے باوجود چھوٹی عمرون کی اور نہ پہونچے
کثرت اونکی اس امت کی کثرت کو چونکہ رکہی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکی دلون مین بہ نسبت اپنی امت کی زیادہ اور رونے سے پس موسی علیہ السلام ازراہ
رحم کرنیکی اپنی امت پر اوس ساعت مین کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تہا شاید کہ حق سبحانہ رحم کری اونپر بسبب برکت اس ساعت کی اور بعضون نے کہا کہ
مقصود موسی کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر کی دل کا تہا اس سبب سے کہ تابع اونکی بہت ہین اور داخل ہونگی بہشت مین زیادہ بہ نسبت اون لوگون کی کہ داخل ہونگے
اوس مین اور امتیون مین سے اور کہنا موسی کا کہ ایک لڑکے کو بہیجا گیا بعد میری یہہ از راہ اونکی حقارت کی نہین بلکہ از راہ بڑا جاننی قدرت اور کرم پروردگار
کی کہا کہ کیا اوسکی قدرت ہی کہ اس سن مین یہہ کچھ انکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلونکو باوجود بڑی عمرونکی وہ نہین ملا اور ممکن ہی کہ غلام کہنا اسلیے ہو کہ تہی حضرت وقت
گذرنیکی انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون اونکی کی دنیا مین اور گذرنی زمانہ کی اونپر عالم برزخ مین ف پہر لی چڑہی مجہکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے پس کہلوایا
جبرئیل نی دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی
کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب کہ پہنچا مین اوس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ باپ ہین تمہارے ابراہیم پس
سلام کرو اونکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بیٹے صالح کو اور نبی صالح کو ف ح کہا حافظ سیوطی نی کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کے
دیکہنی پر آسمانون مین باوجود اسکی کہ بدن اونکی قبرون مین ہین اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہہ کہ ارواح اونکی متشکل ہوتین تہین بدنون کی صورت
مین یا حاضر ہوئی تہی بدن اونکی حضرت کی ملاقات کی لیے اوس رات مین واسطی تعظیم اونکی کی اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتہ
ہر نبی کی انبیا مذکورین مین سی کس سبب سے تہا اور حکمت کیا تہی اس مین اور مشہور تر یہہ ہی کہ یہہ بسبب تفاوت اونکی کی تہا درجات مین اور تفصیل اوسکی
ابن ابی جمرہ نی یون لکہی ہی کہ خصوصیت آدم کی ساتہ پہلی آسمان کی اس سبب سے تہی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کی پس مناسب ہوا ہونا اونکا
پہلی آسمان پر اور عیسی کو خصوصیت ساتہ دوسری آسمان کے اسلیے ہی کہ بہ نسبت اور انبیا کی زمانہ اونکا بہت قریب ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اور قریب اونکے
یوسف تہی اس لیے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت اونکی اور ادریس چوتہی آسمان مین تہے بسبب فرمانی اللہ تعالی کی ورفعناہ مکانا علیا اور چوتہا
آسمان ساتون مین اوسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب ہونی کی بہائی اونکی کی تہی اور موسی اوپر اوس سے تہی بسبب فضیلت کلام کرنی اللہ تعالی کی
اور ابراہیم اوپر اونکے اس لیے کہ وہ افضل انبیا کی ہین بعد نبی ہمارے کی کہتا ہون مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کہ وہ کہان تہی پس شاید
وہ بہی موجود ہون آسمانون مین مناسب مقام اپنی کی اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیاؤن مین سے اور اکتفا کیا ساتہ ذکر اونکی کی باقی بزرگوارون
مین سے پہر اوٹہایا گیا مین طرف سدرة المنتہی کی ف ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑ اوسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ لغت
مین بیر کی درخت کو کہتی ہین اور منتہی اوسکو اس سبب سے کہتی ہین کہ علوم خلائق کی قسم ملائکہ وغیرہ سے اوسی تک پہونچتی ہین اور کوئی اوس سے گذرا نہین
سوای ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سہ چنان گرم در تیہ قربت براند کہ در سدرہ جبرئیل از وباز ماند ف پس ناگہان بیر اوسکی مانند مٹکون ہجر

کی تھی اور ناگہان تھی اوسکی مانند کانون ہاتھیون کی ف ح لفظ فیلۃ کی بیر اور بیری کی ہی سی جمع قلل کی جیسی ہی یہ تشبیہ ہی اوپر تشبیہ ہے
فہم عوام کی اور قیاس عقل کی ہی والا ثمرا یا اونکا مصری یا ہجری ترجمہ کہا جبرئیل نی یہہ سدرۃ المنتہی ہی ف ح مقصود جبرئیل کو یا تو معلوم کرانا
اوس مقام کا تھا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتھہ پہونچنے کے اوس مقام مین کہ منتہی عقلون اور علمون خلائق کا ہی یا مقصود عذر کرنا تھا اپنی مفارقت کا
اور آنحضرت کی مصاحبت سے بیجانی کا سہ بگفتا فراتر مجال نماند + بماندم کہ نیروی بالم نماند + اگر یک سر موی برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم + مین نا گہان
وہان چار نہرین تھین دو نہرین چھپی ہوی اور دو نہرین ظاہر کہا ہتی کیا ہین یہہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی ای جبرئیل کہا جبرئیل نی ایہہ
دو نہرین چھپی ہوئی بہشت مین ہین ف ح طیبی نی کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چھپی ہو اس سبب سے کہتی ہین کہ بہشت مین
جاری ہین اوس سے باہر نہین نکلین اور بعضی کہتی ہین کہ اس سبب سے باطن کہتی ہین کہ عقلین اوسکی صفت کی کنہ کو نہین پہونچتین ت اور ای پہ دو نہرین
ظاہر پس نیل اور فرات ف ح ظاہر یہہ ہی کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کی وہ سدرہ کی جڑ سی نکلتی ہین اور زمین پر ٹپکتی ہین اور
روان ہوتی ہین اوس مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیل تشبیہ کی سی ہی کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کی پانیکی سی ہی یا قبیل
موافق اسما کی سی ہی جیسی یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسی ہی بہشت مین بھی دو نہرین ہین کہ نام اونکا نیل و فرات ہی واللہ اعلم
ت پھر دکھایا گیا میری لیے بیت المعمور کہ ف ح وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کی کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا زمین
پر تو سیدہا خانہ کعبہ ہی پر آنکر پڑے اور ذکر اوسکا اگلی حدیث مین آتا ہی ترجمہ پھر لایا گیا میری پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودہ کا اور
ایک باسن شہد کا یعنی تا کہ اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون اون مین سی پس لیا مینی دودہ پس کہا جبرئیل نی کہ دودہ فطرت ہی ف ح یعنی دین اسلام کہ
مخلوق ہین لوگ اوسپر کہا علما نی کہ دودہ اوس عالم مین مثال دین اور علم کی ہی یہانتک کے اگر کوئی خواب مین دیکھے دودہ پیتا ہوتو تعبیر اوسکی یہہ
ہوی کہ دین اور علم سی منتفع اور محظوظ ہویگا بمناسبت اسکی کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہی اور بسبب اچھی صفتون اور لطافت اور شیرینی اور
گوارا ہونی اوسکی کی ت تو ہو گا اوس فطرۃ پر اور امت تیری ش ع اور ای پہ شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور اور حدیث
مین آیا ہی کہ کہا جبرئیل نی کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اوس زمانہ مین مباح تھی خصوصا شراب جنت لیکن تعبیر اوسکی
اس جہان مین یہی تھی اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا دینے والا ہی لیکن لطافت دودہ کی اور گوارا ہونا اوسکا زیادہ اوس سے ہی اور حدیث آیندہ مین
ذکر شہد کا نہین ہے یہی دو ظرف شراب اور دودہ کی مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفون کا آسمان پر تھا اور حدیث آیندہ مین
آیا ہی کہ وقت آنی کی مسجد اقصی مین تھا اور ظاہر یہہ ہی کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب اور دودہ کی اور اوپر آسمان کی باسن شراب اور
دودہ اور شہد کی لائی ہون واللہ اعلم ت پھر فرض کی گئی مجھپر نماز یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پھرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین
موسی علیہ السلام پر ف ح یعنی بعد گذرنی کی ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سے
شب معراج مین پس کہا ای محمد کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سی سلام اور خبر دینا تو اونکو کہ جنت اچھی مٹی اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل
میدان ہی اور درخت بونی اوسکی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہی ت پس کہا موسی نی ساتھہ کس عبادت کی حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم
کیا گیا مین ساتھہ پچاس نماز ون کی ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کرسکیگی پچاس نمازین یعنی عادۃ یا سہولۃ
بسبب ضعف یا کسل کی قسم اللہ کی آزمایا ہی مینی لوگون کو پہلی تمہاری اور دریافت کیا ہی کہ اوٹھانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی انکی طبیعتون
پر اور علاج کیا ہی مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہوی باوجودیکہ وہ قوی تھی بہ نسبت تمہاری امت کے

پس تمہاری امت کیونکر ادا کرسکی گی اتنی نمازین پس پہر جاؤ تم طرف پروردگار اپنی کی اور درخواست کرو پروردگار سی تخفیف اور آسانی کی واسطی امت اپنی کی پس پہر گیا مین یعنی اپنی رب کی طرف دوبارہ پیش توقف اور کم کین مجہسی دس نمازین اور چالیس رہین پس پہر آیا مین طرف موسیٰ کی پس کہا موسیٰ نی مانند اوس کلام کی کہ کہا تہا پہلی بار کہ تیری امت نہین ادا کرسکی گی چالیس نمازین اور مین آزما چکا ہون لوگون کو پس پہر جا اور تخفیف چاہ پس پہر گیا مین درگاہ رب مین پس کم کین مجہسی اور دس نمازین اور تیس رہین پس آیا مین نزدیک موسیٰ کی پس کہا مانند اسکی کہ کہا تہا پس پہر گیا مین پس کم کین مجہسی دس نمازین اور بیس رہین پس آیا مین موسیٰ کی پاس پس کہا مثل پہلی کلام کی پس پہر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہہ دس نمازونکی ہر روز پس آیا مین موسیٰ کی پاس پس کہا مانند اوسی کلام کی پس پہر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہہ پانچ نمازون کی ہر روز کہا موسیٰ نی کہ بلاشبہہ امت تیری یعنی اکثر اونکی نہین طاقت رکہین گی پانچ نمازون کی یعنی اوسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق مینی آزمایا ہی لوگونکو پہلی تجہسے اور علاج کیا مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم بہی نہ ادا کرسکی پس پہر جاؤ اپنی پروردگار کی طرف اور سوال کرو اوس سے تخفیف کا اپنی امت کی لیے **ف** ع کہا خطابی نی کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نی آنحضرت کو اللہ تعالیٰ کی پاس بہیجا اور آنحضرت نی تخفیف چاہی تو معلوم کرلیا تہا انہونے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہین ہی ورنہ کاہی کو یہہ تکرار کرتی پس صادر ہونا بار بار عرض کرنی کا دلیل ہی اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تہا قطعًا اسلیی کہ جو چیز واجب ہوتی ہی قطعًا نہین قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور مین کہتا ہون کہ جو چیز واجب نہین ہوتی اوس مین تخفیف چاہنی کی کیا حاجت ہی پس صحیح یہہ ہی کہ جو بعضون نے کہا ہی کہ اللہ تعالیٰ نی پہلی پچاس نمازین فرض کی تہین پہر رحم کیا اپنی بندونپر اور نسخ کیا اونکو ساتہہ پانچ کے جیسی اور بعضی احکام منسوخ ہوتی ہین **ت** کہا آنحضرت نی کہ سوال کیا مینی اپنی رب سے یعنی تخفیف کا یہان تک کہ شرمندہ ہوا مین یعنی کثرت سوال سے انہین جاسکتا مین طلب تخفیف کی لیے اگرچہ ظن ہوا مجہے کہ نہ محافظت کرسکیگی امت ولیکن راضی ہوا مین یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہون مین امر الٰہی کو یا سونپتا ہون مین کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالیٰ کو فرمایا آنحضرت نی پس جسوقت کہ گذرا مین اوس مقام سے آواز دی آواز دینی والی نی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ مقرر اور جاری کیا مینی فرض اپنا یعنی اوّل اور تخفیف کی مینی اپنی بندون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی دوسری بار تتمہ اوسکا آگی آتا ہی **وعن**

ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهٗ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهٖ فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهٗ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبِطُ بِهَا الْاَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِاٰدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا اَنَا بِيُوْسُفَ اِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرٰهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِيَلَةِ وَاِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَاَوْحٰى اِلَيَّ مَا اَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ

اِلٰی رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ وَبَيْنَ مُوْسٰى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ
هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى مُوْسٰى
فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہ روایت کی ہین انس سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لایا گیا میری پاس براق اور براق چارپایہ تہا
سفید دراز یعنی میانہ قد جیسکی فرمایا اونچا گدہی سی اور نیچا خچر سی پڑتا تہا سم اوسکا نزدیک تمام ہونی نگاہ اوسکی کی پس سوار ہوا مین اوسپر یہان تک کے آیا
مین بیت المقدس مین پس باندہا مینی براق کو ساتہہ اوس حلقہ دروازہ مسجد کی کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا یعنی اپنی براقون کو یا اس براق کو تہا
اختلاف قولین مذکورین کی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوا مین مسجد اقصی مین **ف** ع اسقدر اسرا پر تو اجماع سب علما کا ہی اور اختلاف معتزلہ
کا ہی بیچ اسرا کی آسمان تک بنا بر منع ہونی خرق و التیام کی بہ تبعیت کلام حکما کی **ت** پس پڑہی مینی اوس مین دو رکعتین **ف** ع یعنی
تحیۃ المسجد اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ وہ نماز ہی کہ جسمین آنحضرت امام ہوی اور انبیا مقتدی پس اوسی نی ذکر آنحضرت کی امامت کا نہین کیا
بسبب اختصار کی یا نسیان کی جیسکی پہلی حدیث مین ذکر مسجد کی داخل ہونی کا بہی فوت ہوا **ت** پہر نکلا مین یعنی مسجد سی پس لائی میرے
پاس جبرئیل پاس شراب کی اور پاس دودہ کا **ف** ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کی ہو **ت** پس اختیار کیا مینی دودہ
کو پس کہا جبرئیل نی کہ اختیار کیا تو نی فطرۃ کو یعنی دین اسلام کو پہر چڑہایا ہمکو طرف آسمان کی **ف** ع لفظ عرج ساتہہ زبر عین اور را کی ہی جیسے کہ
ذکر کیا اوسکو نووی اور سیوطی نی پس فاعل جبرئیل ع ہین پا ربیا بجلیل بسبب قرینی آنحضرت کی لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجکو اور جبرئیل کو اللہ تعالی نے
اور ممکن ہی یہہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کی اور ایک نسخہ میں بیچ صیغہ مجہول کی ہی یعنی چڑہایا گیا ہمکو **ت** اور ذکر کی ثابت نی حدیث انس سے
مانند معنی حدیث سابق کی کہ گذری ساتہہ روایت قتادہ کی انس سے چنانچہ بیان کرتا ہی اوسکو کہ فرمایا ہی آنحضرت نی یا ثابت نی یا انس نے بطریق
مرفوع کی پس ناگہان مین گذرا آدم پر پس مرحبا کہا مجکو یعنی بعد جواب سلام کی کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطی میری ساتہہ خیر کے
اور فرمایا بیچ آسمان تیسری کی پس ناگہان ملا مین ساتہہ یوسفؑ کی یعنی جیسکی پہلی حدیث مین ہی اسی طرح تہا ناگہان یوسف تحقیق دی گئی ہین آدہا حسن
پس مرحبا کہا مجکو اور دعا کی خیر کی میری لیی **ف** ع اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد آدہی حسن سے یہہ ہی کہ بہ نسبت اپنی زمانی کی لوگون کی حسن کے آدہا حسن رکہتے
تہی اور کہا بعضی حفاظ نی ہماری مشائخ متاخرین معتبرین مین سی کہ آنحضرت احسن تہے یوسف علیہ السلام سی اس لیی کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ
یوسفؑ کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تہا اسقدر کر دیتا تہا اوسکو مثل آئینہ کی کہ اوس مین سامنی کی چیزین معلوم ہونی لگتین اور ہماری
نبی صلعم کی صورت کا یہہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالی نی پوشیدہ رکہا تہا اونکی صحابہ سی بہت اس جمال وحسن مین سے اسلیی کہ اگر ظاہر ہوتا
اونکی لیی تو نہ دیکہہ سکتی طرف اونکی کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسفؑ کی حال مین سے کچہہ بہی پوشیدہ نہ تہا انتہی علاوہ اسکی یہہ کہ بعضون نے
یہہ بہی معنی اسکی کہی ہین دی گئی تہی یوسفؑ حسن میرا یعنی بہ نسبت آنحضرت کی حسن کے وہ آدہا حسن رکہتی تہی کذا ذکرہ العلی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی
کہ بالجملہ ثابت ہوا ہی بیچ شان یوسف علیہ السلام کی اور ملاحت اونکی کی ایسی مضمون کہ ذہن مین ڈالتی ہین یہہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکہتی تہی چنانچہ
بہی قصہ معراج مین ایک روایت آئی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ پہونچا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تہا اور زیادہ تہا خلق اللہ سی حسن مین جیسا کہ
چاند نسبت تمام ستارونکی بہتر ہی ایک حدیث لایا ہی اپنی جامع مین انس سی کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نی کسی پیغمبر کو مگر کہ خوبصورت اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تمہارا

خوب و زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے پس حدیث معراج کی مخصوص ہو ساتھہ غیر آنحضرت کی جیسی کہ بعضون نی کہا ہی کہ کلام کرنیوالا ہم خلاف
مین داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نی شرح شمائل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین سی آنحضرت پر یہہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ ظاہر
صورت کسی آدمی کی حسن و لطافت اوس قدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین جیسی کہ بیچ باطن سیرت کسی کی جمع نہین ہوا افضل اور کمال اوس قدر کہ جمع ہوا
آنحضرت مین اسلیی کہ ظاہر عنوان باطن کا ہی اور حد اور ضابطہ بیچ وصف آنحضرت کی یہہ ہی کہ جو کچھہ سوای مرتبہ الوہیت کی ہی قسم فضل و کمال سے
سب حضرت کی لیی ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر اونسی اور برابر اونکی نہین ہے رباعی کسی سخن بلاغت بیارمانرسد + ترا درین سخن انکار کار مانرسد
ہزار سکہ بیازار کائنات زنند + یکی بخوبی صاحب عیار مانرسد + صلی اللہ علیہ وآلہ مقدار حسنہ وجمالہ وفضلہ وکمالہ ت اور نہین ذکر کیا یعنی ثابت نی اسی
اس حدیث مین رونا موسی علیہ السلام کا یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنی زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کی پس ناگہان
دیکہا مینی ابراہیم کو اسحال مین کہ لگائی ہوی ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کی اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتی ہین ہر روز ستر ہزار فرشتی نہین
داخل ہوتی وہ پہر دوسری بار اوس مین یعنی ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتہ آتی ہین پہلون کی نوبت پہر نہین پہونچتی بسبب کثرت اونکی کی پہر لیگئی مجکو طرف
سدرۃ المنتہی کے پس ناگہان پتی اوسکی مانند کانون ہاتیون کی تہی اور ناگہان پہل اوسکی مانند مشکون کی ہین جب کہ ڈہانک لیا سدرہ کو حکم خدا سی اوس چیز نی
کہ ڈہانکا ف ع بعضون نی کہا فرشتون کی بازو دون کی انوار نی ڈہانکا اور بعضون نے کہا سونیکی ٹڈیون نی یا اور رنگ برنگ کی چیزون نی کہ معلوم نہین
کیا تہین اور ظاہر تر یہہ ہی ت متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سی طرف مرتبہ عالی کی پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سے بیان کر سکتا صفت اوسکا
بسبب کمال خوبی اوسکی سے اور وحی بہیجی طرف میری حق سبحانہ تعالی نی جو کچھہ کہ بہیجی ف ح سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور بہت اچہی
اور احتیاط کی بات بہی ہی کہ اسکو مبہم اور مجمل ہی رکہین درپی اوسکی بیان اور تفسیر کی نہون ت پس فرض کی گئین مجہپر پچاس نمازین ہر دن اور ہر
رات مین پس اوترا مین بلندی اوس مقام سی اور پہونچا طرف موسیٰ کی اوس آسمان مین کہ وہ تہی پس کہا موسیٰ نی کہ کیا فرض کیا تیری پروردگار نی تیری امت پر
کہا مینی کہ فرض کین مجہپر پچاس نمازین ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم ولیلۃ ت کہا موسیٰ نی کہ پہر جا طرف پروردگار اپنی کی
اور سوال کر اوس سے تخفیف کا اسلیی کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی پس تحقیق مینی آزمایا ہی بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہی اونکا فرمایا حضرت نی
پہر گیا مین طرف پروردگار اپنی کی اور عرض کیا مینی کہ ای پروردگار میری تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سے اور بسبب سے ہی میری امت
پر کی پانچ نمازین ف ع اور شاید کہ تقدیر یہہ ہی خمسا فخمسا یعنی پانچ کم کین پہر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ روایت
عشر کی اختصار ہی روایت خمس سی اور مؤید ہی اسکو قول حضرت کا ت پس پہرا مین طرف موسیٰ کی اور کہا مینی کہ کم کین مجہسی پانچ نمازین کہا موسیٰ
نی کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی یعنی مقدار باقی کی بہی پس پہر جا طرف رب اپنی کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا فرمایا حضرت نی
پس ہمیشہ آمد و رفت کی مینی درمیان رب اپنی کی اور درمیان موسیٰ کی یعنی اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تہین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہانتک
کہ فرمایا اللہ تعالی نی ای محمد تحقیق یہہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطی ہر نماز کی ثواب دس نمازون کا ہی یعنی حکما
اور اعتبارا پس اس حساب سی یہہ حکم پچاس نمازون کا رکہتی ہین جسنی قصد کیا نیکی کرنیکا پہر نکیا اوسکو یعنی بسبب مانع شرعی کی یا عذر عرفی کی لکہی جاتی ہی
اوسکی لیی وہ نیکی کہ قصد اوسکا کیا تہا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنی بعد اوسکی قصد کرنی کی لکہی جاتی ہی وہ نیکی اوسکی لیی دہ چند
ف ع ح یعنی ثواب دس نیکیون کا بسبب ملانی قصد قلب کی طرف مباشرت عمل قلب کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہہ ادنی
درجہ ہی تضاعف کا بیچ غیر حرم کی اور اور حدیثون مین آیا ہی کہ اوس سے بہی مضاعف کرتی ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے مقدار صدق

[illegible]

[illegible] حکمت اوسنے [illegible]

سے بخلاف اسکے کہ ترک کیا اوسکو اللہ کی لیے نہیں لکہی جاتی گی اوسکی لیے [illegible] کچھ ف یعنی اگر ترک کیا اوسکو اس خیال سے کہ عزم
کیا تہا اوسکی کرنیکا تو وہ دو حال سے خالی نہیں اگر ترک کیا تہا اوسکو اللہ تعالی کی لیے تو شک نہیں ہے اس میں کہ لکہی جاتی گی اوسکی لیے نیکی اور
اگر ترک کیا تہا اوسکو کسی غرض فاسد کی لیے تو لکہی جاتی گی اوسکی لیے ایک برائی کہا ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہے ساتہ اسکی بہت
علماء نے پس اگر کی وہ برائی تو لکہی جاتی گی وہ برائی اوسکی لیے ایک برائی ف یعنی اسلئے کہ برائی نہیں مضاعف ہوتی سبب کیفیت کی جیسی کہ
فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالسیئة فلا یجزی الا مثلہا وہم لا یظلمون اس میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہہ عدل ہے جیسی کہ مضاعف ہونا فضل تہا
فرمایا حضرت نے پس اوترا میں اوس مقام عالی سے یہاں تک کہ پہونچا میں طرف موسی کی پس خبر دی میں نے اونکو یعنی اس ماجرے کی پس کہا موسی نے پہر جا
اپنی پروردگار کی طرف پس سوال کر اوس سے تخفیف کا یعنی تا پانچ سے بہی کم کردے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہا میں نے تحقیق رجوع کی میں نے طرف پروردگار
اپنی کی کتنی ہی بار یہاں تک حیا کی میں نے اوس سے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابن شهاب عن انس قال كان ابو ذر يحدث ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فرج عني سقف بيتي وانا بمكة فنزل جبريل ففرج صدري ثم غسله بماء
زمزم ثم جاء بطست من ذهب ممتلئ حكمة وايمانا فافرغه في صدري ثم اطبقه ثم اخذ بيدي فعرج
بي الى السماء فلما جئت الى السماء الدنيا قال جبريل لخازن السماء افتح قال من هذا قال هذا جبريل قال هل
معك احد قال نعم معي محمد صلى الله عليه وسلم فقال ارسل اليه قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنيا اذا رجل
قاعد على يمينه اسودة وعلى يساره اسودة اذا نظر قبل يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى فقال مرحبا بالنبي الصالح
والابن الصالح قلت لجبريل من هذا قال هذا ادم وهذه الاسودة عن يمينه وعن شماله نسم بنيه فاهل اليمين منهم اهل
الجنة والاسودة التي عن شماله اهل النار فاذا نظر عن يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى حتى عرج بي الى السماء
الثانية فقال لخازنها افتح فقال له خازنها مثل ما قال الاول قال انس فذكر انه وجد في السموت ادم وادريس وموسى
وعيسى وابراهيم ولم يثبت كيف منازلهم غير انه ذكر انه وجد ادم في السماء الدنيا وابراهيم في السماء السادسة قال ابن
شهاب فاخبرني ابن حزم ان ابن عباس وابا حبة الانصاري كانا يقولان قال النبي صلى الله عليه وسلم ثم عرج
بي حتى ظهرت لمستوى اسمع فيه صريف الاقلام وقال ابن حزم وانس قال النبي صلى الله عليه وسلم ففرض الله على
امتي خمسين صلوة فرجعت بذلك حتى مررت على موسى فقال ما فرض الله لك على امتك قلت فرض خمسين صلوة
قال فارجع الى ربك فان امتك لا تطيق فراجعني فوضع شطرها فرجعت الى موسى فقلت وضع شطرها فقال
راجع ربك فان امتك لا تطيق ذلك فرجعت فراجعت فوضع شطرها فرجعت اليه فقال ارجع الى ربك فان امتك لا تطيق ذلك فراجعته
فقال هي خمس وهي خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت الى موسى فقال راجع ربك فقلت استحييت من
ربي ثم انطلق بي حتى انتهى بي الى سدرة المنتهى وغشيها الوان لا ادري ما هي ثم ادخلت
الجنة فاذا فيها جنابذ اللؤلؤ واذا ترابها المسك متفق عليه اور روایت ہے ابن شہاب یعنی زہری
کہ نقل کی انس سے کہا تہی ابو ذر حدیث کرتی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہولی گئی مجہہ سے چہت میری گہر کی ساتہ اس کی میں مکہ

مین تہا **ف** ع ح لفظ فرج صیغہ مجہول ہی تخفیف اور تشدید سی ہی کہا ہی فرج اور تفریج سی یعنی شق اور کشف کی یعنی از الکی گئی اور قوہ مین بیچ تعیین مکان اسراکی مختلف آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جیسکی پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت ام ہانی اور یہہ مشہور تر ہی اور جمع ان اقوال مین جیسی کہ فتح الباری مین کہا ہی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کی گہر مین سوئی تہی اور اوسکو اپنا بیت فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کرنیکی اوسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہی پس فرشتہ آیا اور چہت اونکی گہر کی پہاڑ کر حضرت کو کعبہ کی پاس لایا اور حضرت لیٹ رہی اسحال مین کہ اثر نیند کا کچھہ باقی تہا پہر نکالا آپ کو حطیم سی طرف دروازہ مسجد کی اور آپ کو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی کو لیگیا **ت** پس آتی تہی جبرئیل اور کہولا سینہ میرا پہر دہو دیا اوسکو آب زمزم سی پہر لائی جبرئیل ایک لگن سونی کا بہرا ہوا حکمت و ایمان سی اور ڈالا جو کچھہ کہ لگن مین تہا میری سینہ مین پہر ڈہانک دیا میری سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو **ف** ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہی ولیکن ظاہر یہان یہہ تہا کہ دہونا قلب مبارک کا سونی کی لگن مین تہا بعد ازان پر کیا گیا علم و ایمان سی اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلی دہو چکی تہی آب زمزم سی بعد اوسکی لائی لگن بہرا ہوا حکمت و ایمان سی اور ڈالا گیا سینہ مبارک مین فقال **ت** پہر پکڑا جبرئیل نی ہاتہہ میرا اور لی چڑہی مجکو طرف آسمانکی **ف** ح یہان ذکر سواری براق کا اور جانیکا مسجد اقصی مین نہین ہی اسی سبب سی گئی ہین بعضی اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسراکی تہی اور سواری براق کی اسرا مین تہی واللہ اعلم **ت** پس جبکہ پہونچا مین طرف آسمان نیچی کی کہا جبرئیل نی واسطی داروغہ آسمان کی کہ کہول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اوسنی کون ہی یہہ کہا یہہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نی کہ کیا ہی ساتہہ تیری کوئی کہا جبرئیل نی کہ ہان میری ساتہہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوسنی کہ کیا بہیجا گیا تہا کوئی اونکی طرف یعنی بلانی کی لیی کہا جبرئیل نی کہ ہان پس جبکہ کہولا دروازہ چڑہی ہم اوس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹہی ہوی تہی کہ اونکی داہنی طرف کہی ایک شخص تہی یعنی اونکی اولاد مین سی اور بائین طرف اونکی کتنی ایک شخص تہے جسوقت کہ دیکہتی تہی داہنی طرف اپنی ہستی تہی یعنی اسلیی کہ دیکہتی وہ چیز کہ باعث خوشی کی تہی یعنی جنتی ہونی اونکا اور جسوقت کہ دیکہتی بائین طرف اپنی روتی یعنی بسبب دوزخی ہونی اونکی کی پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کے مرحبا نبی صالح کو اور بیٹی صالح کو کہا مینی جبرئیل کو کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ یہہ آدم ہین اور یہہ اشخاص داہنی انکی اور بائین انکی ارواحین ہین انکے اولاد کی پس داہنی طرف والی ان مین سی بہشتی ہین اور یہہ ارواحین کہ بائین طرف انکی ہین دوزخی ہین پس جب دیکہتی ہین داہنی طرف اپنی ہنستی ہین اور جب دیکہتی ہین بائین طرف اپنی روتی ہین **ف** ع کہا قاضی نی آیا ہی کہ ارواحین کفار کی محبوس ہین سجین مین اور ارواحین ابرار کی چین کرتی ہین علیین مین پس کیونکر جمع کی گئین آسمان مین اور جواب اسکا یون دیا گیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ ارواحین پیش کیجاتی ہون آدم پر بعض اوقات مین پس جسوقت آنحضرت گذری ہون وہ وقت پیش ہونی ارواحون کا ہو اور احتمال ہی کہ ارواحین دیکہی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوئی تہین بدنون مین جب تک اور وہ پیدا کی گئی ہین پہلی بدنون کی اور جگہہ اونکی رہنی کی داہنی بائین طرف آدم کی ہو اور وہ جانتی تہی انجام کار اونکا پس قول آنحضرت کا قسم بنیہ عام مخصوص ہی واللہ اعلم **ت** یہان تک کہ لیگئی مجکو جبرئیل طرف دوسری آسمان کی پس کہا واسطی داروغہ اوسکی کی کہ کہول دروازہ پس کہا جبرئیل کی لیی اوسکی داروغہ نی مانند اوس چیز کی کہ کہا تہا اول آسمان کی داروغہ نی کہ کون ہی اور تیری ساتہہ کون ہی الخ کہا انس نی پس ذکر کیا یعنی آنحضرت نی یا ابو ذر نی بطریق مرفوع لی اور ظاہر یہی ہی کہ آنحضرت نی پایا آسمانون مین آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم کو اور نہین بیان کی ابو ذر نی یا آنحضرت نی کیفیت منازل و مقام اونکی کی سوای اسکی کہ ذکر کیا پانا آدم کو پہلی آسمان مین اور ابراہیم کو چہٹی آسمان مین **ف** ع یہہ موافق ہی روایت شریک کی انس سی اور ثابت تمام روایتون مین غیر اسکی ہی اور وہ یہہ ہی کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین سو اگر کہی کہ متعدد ہی معراج تو تحقیق کہ اشکال نہین ہو... تو ہی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت مین آیا ہی کہ دیکہا ابراہیم کو تکیہ لگائی ہوی ساتہہ

بیت المعمور کی اور وہ ساتوین آسمان مین ہی بلا اختلاف اور علاوہ اسکی ... اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہی اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راوی کی
ارجح ہوگی اور حاصل یہہ کہ بیچ تعیین آسمانون کی اور دینی انبیا کی
ہی یا ہوسکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکہا ہو فقط ت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجکو ابن حزم نے کہ تحقیق ابن عباسؓ اور ابا حبہؓ کہتی تہی کہ فرمایا
آنحضرتؐ نے پہر اوپر لیجایا گیا مجکو یہان تک کہ چڑہا مین ایک مکان ہموار بلند پر سنتا تہا مین اوس مین آواز قلمون کی لکہنی کی کہ فرشتی اون سے تقدیرین
اور حکم الہی لکہتی تہی اور لوح محفوظ سے احکام الہی نقل کرتی تہی کہا بعضی محققین نے ہمارے علما مین سے کہ معنی یہہ ہوی کہ مین قائم ہوا ایسی مقام مین
پہونچا مین اوس مین بسبب رفعت مرتبہ کی طرف ایسی جگہہ کی کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر ہوی میری لیی اوامر الہی اور تدبیر کرنی اوسکی اپنی
خلق مین قسم ہی اللہ کی یہہ وہ مقام انتہی ہی کہ نہین تقدم ہوا اوس مین کسیکو اونپر اور کیفیت اون قلمون کی سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین
جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہی کہ اوس سے نقوش اور حروف پیدا ہون اور نی اور فولاد اوسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضی متفلسفہ اسمین
کچہہ تاویلین کرکی ظاہر معنی سے خارج کرتی ہین اور طریقہ اسلام یہہ ہی کہ اسکو حمل ظاہر پر کرین وجود قلم کی قائل ہون اور اوسکی حقیقت کو حوالہ علم الہی
کی کرین ت اور کہا ابن حزم اور انس نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ پس فرض کی گئین میری امت پہ پچاس نمازین پس پہرا مین اوسکو لیکر اور قصد رکہتا تہا اوسکی عمل کا
یہان تک کہ گذرا مین موسیٰ پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نے بسبب تمہاری تمہاری امت پر کہا مینی فرض کین پچاس نمازین کہا موسیٰ نے پس پہر جا طرف ربانی کی یعنی
او سوال کر اوس سے تخفیف اسلیے کہ امت تیری طاقت نہین رکہی گی اسکی پس پہیرا مجکو موسیٰ نے یعنی وہ ہوی سبب پہرنی میری کی طرف رب کی پس موقوف کین اللہ
تعالی نے بعض پچاس کی ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تہا کہ وہ دس ہین یا دس سے ایسی دس کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی بموجب اختلاف بیچ کی
ت پس پہرا مین طرف موسیٰ کی اور کہا مینی کہ موقوف کی اللہ تعالی نے بعض اونکی پس کہا کہ پہر جا کر عرض معروض کر اپنی رب سے اسلیے کہ تحقیق امت
تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہر گیا مین یعنی طرف مکان اول کی پس حسب عرض معروض کی مینی پس موقوف کین اور بعض اونمین سی پس پہرا مین
طرف موسیٰ کی پس کہا موسیٰ نے کہ پہر جا طرف ربانی کی اس لیے کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اسکی پس حسب عرض معروض کی مینی پروردگار سے
پس فرمایا ف ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الآخر ہی اور معنی یہہ ہین کہ پس فرمایا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر مراجعات مین ت
کہ یہہ پانچ نمازین ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب و جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میرے ف ع احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ
مینی مساوات کی ہی درمیان پانچ اور پچاس کے ثواب مین اور یہہ بات بدلی نہین جائیگی یا کیا مینی پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہی ت پس پہرا مین طرف
موسیٰ کی پس کہا کہ عرض معروض کر اپنی رب سی پس کہا مینی کہ شرم کی مینی اپنی رب سے ف ع یعنی اوسوقت کہ کہا مجکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکی نہین
ہی کوئی مانع تعدد مانع سی یعنی یہہ بہی شرم مانع ہوی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کرکے پہرنا وغیر ذلک یہہ بہی مانع تہی اور باعث شرم ت
پہر لیجایا گیا مجکو یہان تک پہونچایا گیا مجکو طرف سدرۃ المنتہی کی حالانکہ ڈہانکا تہا سدرۃ المنتہی کو رنگون نے یعنی انوار کی یا طرح بطرح کی بازون
ملائکہ کی نی یا اور کچہہ تہا نہین جانتا مین یعنی اب یا اوسوقت بسبب متوجہ ہونی نظر اونکی کی حق کی طرف نہ مکان کی طرف کہ کیا ہی حقیقت اون رنگون کے پہر
داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اوس مین تہی گنبد موتیونکی ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تہا مین بہشت مین کہ ناگہان وہمین ایک نہر
تہی کہ اوسکی دونون کنارون پر قبے تہی کہ واک موتیونکی ت اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تہی ف ح ع یعنی خوشبو اوسکی مثل مشک کی ہی یا حقیقت مین مشک ہی
اور وہ بہت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہونچتی ہی پانسو برس کے راہ کی مسافت پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عبد اللہ
قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ

الارض فیقبض منها والیها ینتهی ما یهبط به من فوقها فیقبض منها قال اذ یغشی السدرة ما یغشی قال فراش
من ذهب قال فاعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورة البقرة وغفر لمن لا یشرک
بالله من امته شیئا المقحمات رواه مسلم ۔ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا گیا اونکو
سدرۃ المنتہی کی اور سدرۃ المنتہی چھٹی آسمان مین ہی ف ع کہا ایک شارح نی یہ وہم سا ہی کسی راوی کا کہ کہا چھٹی آسمان مین ہی سدرہ اور صواب یہہ ہی
ساتوین آسمان مین ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویون کی کہا قاضی نی کہ ہونا اوسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثرونکا کہا
نووی نی کہ ممکن ہی کہ تطبیق یون دیجاوی دونون روایتون مین کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان مین اور شاخین اوسکی ساتوین آسمان مین کیونکہ وہ نہایت
بڑا ہی اور کہا خلیل نی کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہی چھا رہا ہی آسمانون اور بہشت پر ت طرف سدرہ کی پہونچتی ہی وہ چیز کہ چڑہائی جاتی ہے
زمین سی یعنی اعمال اور ارواحین پس لی لی جاتی ہی اوس سے یعنی بقدرت الٰہی پی اسکی کہ ملائکہ اوپر اوسکی جاوین اور طرف سدرہ کی پہونچتی
ہی وہ چیز کہ نیچی اوتاری جاتی ہی اوسکی اوپر سی پس لی لی جاتی ہی اوس سے ف ح یعنی اوامر اور احکام الٰہی پہر وہان سی لی لیتی ہین ملائکہ کہ وہان
کہڑی ہین پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی اسیلئی اوسکو سدرۃ المنتہی کہتی ہین اور سوای ہماری پیغمبر خدا کی اوس سے اوپر کوئی نہین گیا ہی
اور آنحضرت ایسی جگہہ گئی کہ عیان جگہہ نہین ہی فقطعہ برداشت از طبیعت امکان قدم کر آن + اسری بعبدہ ست عن المسجد الحرام تا عرصہ وجود کہ
انتہای عالم ست + کانجا نہ جاست ونی جہت ونی نشان تام + سریست بس شگرف وانجا ہیچ ہان + اتا شای عالم وجان پرس ازین مقام
ت کہا یعنی ابن مسعود نی فرمایا اللہ تعالی نی اوسوقت کہ ڈہانک لیا سدرہ کو او چیز نی کہ ڈہانکا ف ع یعنی ایسی چیز نی کہ اوسکی کنہ کو نہین
پہونچ سکتی ہین کہ کتنی ہی اور کیسی ہی مقصود بڑائی اور کثرت اوسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت کی قول سی لا ادری یہی ہی یہ حقیقت عدم علم و درایت
اور اور حدیث مین آیا ہی کہ اوسکی ہر پتا پر فرشتہ کہڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور جماعت سبز جانورون کی کہ اوسکو عبارت ارواح انبیا و اولیا کی سی
ہین ت کہا ابن مسعود نی اپنی بیچ تفسیر یغشی کی وہ پروانی ہین سونی کی ف ح یہہ کہا باعتبار تشبیہ کی کہ ان انوار کو کہ اوترتی ہین عالم الملکوت
سی تشبیہ دی ساتہہ فراش کی ف کی زبر سی یعنی پرندہ مشہور کی گرد شمع کی پہرتا ہی یعنی پروانہ یہان اشارہ ہی طرف شوق اور محبت ملائکہ کی اور حیرانی
اور سرگردانی اونکی کی اوپر نور اقدس حق تعالی کی اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونی کی آیا ہی اور یہہ بطریق تشبیہ و تمثیل کی
ہی اسلیئی کہ درختون پر یہہ جانور اکثر بیٹہتی ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد حقیقت سونی کی ہو اور قدرت الٰہی
شامل سب چیزون کی ہی واللہ اعلم ت کہا ابن مسعود نی پس دی گئین آنحضرت کو شب معراج مین تین چیزین ف ح اور حقیقت مین جو کچہہ دی گئی تہی آنحضرت
اوس شب مین اقسام علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض اور برکات سی حد حصر سی باہر ہین لیکن یہہ تین چیزین ذکر کین عبداللہ بن مسعود نی بسبب شرف و کرامت
کہ کہ تعلق امت سی رکہتی ہین ت دی گئین پانچ نمازین یعنی فرضیت اونکی اور دی گئی آیتین اخیر سورہ بقرہ مین ف ح یعنی آمن الرسول سی اخیر سورہ تک اور مراد انکی دیجانی سی دیجانا قبولیت
دعاؤن انکی کا ہی اور اگر کہی تو کہ یہہ ظاہر مین منافی ہی اوس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہی اوسوقت کہ جبرئیل بیٹہی تہی آنحضرت کی پاس کہ سنی ایک آواز یعنی
دروازہ کہلنی کی سی ہی اوپر سی پس سر اوٹہایا جبرئیل نی اور کہا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ اوترا ہی طرف زمین کی نہین اوترا تہا کبہی مگر آج پس اوسنی سلام کیا
اور کہا کہ خوش ہو ساتہہ دو نورون کی کہ دی گئین ہین وہ آپ کو نہین دی گئی کسی اور نبی کو پہلی تم سی فاتحۃ الکتاب اور آیتین اخیر سورہ بقرہ کی
نہین پڑہو گی تم کوئی حرف اون دونون مین سی مگر کہ دی جاوگی اوسکو یعنی ثواب یا قبولیت دعاؤن اونکی کی تو جواب اسکا یہہ دینگی کہ کچہہ منافات
نہین ہی اسلیئی کہ دیتا تہا آسمان مین پہلا ان چیزون سی کہ وحی کی طرف بندہ اپنی کی وہ چیز کہ وحی کی بطریقہ دینی پانچون نمازون کی مقام اعلیٰ

اور اوترنا فرشتہ کا اوسکی بزرگی بیان کرنیکی لیی تہا اور بشارت دینی کی لیی کہ جو عطیہ بفضل خیر ملی ہی کسی نبی کو نہین ملی اور ان الکیامد انشکال کی یعنی اعتراض آیا ہی
کہ سورۂ بقرہ مدنی ہی اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہی پس اسکو یون دفع کرینگی کہ خاتمہ سورۂ بقرہ کا مستثنی ہی یعنی یہ مدینہ مین نہین نازل ہوا بسبب بقرہ مدنی ہے
باعتبار اکثر کی اور نقل کیا ابن ملک نی حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سی کہ اللہ تعالی متولی ہوا سورۂ بقرہ کی وحی بہیجنی کا بلا واسطہ جبرئیل کی شب معراج مین
پس وہ مکی ہی انکی نزدیک اور جمہور جو کہتی ہین کہ ساری سورہ مدنی ہی اونکا جواب یہ ہی کہ معنی دی جانیکی نہین ہین کہ وہ وحی کی گئین بلکہ معنی یہ ہین
کہ قبولیت کی گئی آنحضرت صلعم کی لیی درباب اون الفاظ کی کہ تلقین کیی گئی دونون آیتون مین لفظ غفرانک سی اخیر تک اور اوس پڑہنی والون کی لیی
مرحمت اور بخشش کی گئی گناہ کبیرہ اونکی امت سی واسطی اوس شخص کی کہ نہ شریک کری ساتھ اللہ کی کسی چیز کو نقل کی یہ سیلم نی **ف** ع یعنی وعدہ کیی
آنحضرت صلعم اوس شب مین اس مغفرت کا کہ جسکو چاہی گا اللہ تعالی بغیر عذاب کی بہی بخشدی گا جیسی کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ
ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سی کوئی یہ نہ سمجہ لی کہ صاحب کبیرہ کو عذاب بہی نہین ہوئیگا کیونکہ ثابت ہو گیا ہی نصوص شرع سی اور اجماع
اہل سنت سی ہونا عذاب کا گنہگار موحدین کو اور اس حدیث مین نہ ذکر کرنا مشیئت کا شاید بسبب معلوم ہونی اس امر کی ہو پہلی سی **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رأیتنی فی الحجر وقریش تسألنی عن مسرای فسألتنی عن اشیاء من بیت
المقدس لم اثبتہا فکربت کربا ما کربت مثلہ فرفعہ اللہ لی انظر الیہ ما یسألونی عن شیء الا انبأتہم وقد رأیتنی فی جماعۃ من
الانبیاء فاذا موسی قائم یصلی فاذا رجل ضرب جعد کانہ من رجال شنوءۃ واذا عیسی قائم یصلی اقرب الناس بہ شبہا عروۃ
بن مسعود الثقفی واذا ابراہیم قائم یصلی اشبہ الناس بہ صاحبکم یعنی نفسہ فحانت الصلوۃ فاممتہم فلما فرغت من الصلوۃ
قال لی قائل یا محمد ہذا مالک خازن النار فسلم علیہ فالتفت الیہ فبدأنی بالسلام رواہ مسلم وہذا الباب خال عن الفصل الثانی
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین حجر مین یعنی حطیم مین کہڑی ہوئی اس حال مین
کہ جماعت قریش پوچہتی تہی مجہسی احوال جانی میری کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کی پس پوچہین مجہسی چیزین اور نشانیان بیت المقدس کی کہ یاد
نہین رکہتا تہا مین اونکو یعنی وقت پہونچنی کی بسبب مشغول ہونی کی امر اہم مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جانا ہرگز نہین غمگین کیا گیا مین مانند
اوسکی پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالی نی میری لیی اس حال مین کہ دیکہتا تہا مین اوسکو یعنی بلند اور نزدیک کیا اوسکو اور اوٹہایا پردہ درمیان
مین سی تا دیکہون اوسکو اور بتلاؤن لوگون کو جو پوچہین جیسی کہ فرماتی ہین نہین پوچہتی تہی قریش مجہسی کچہ مگر کہ خبر دیتا تہا مین اونکو یعنی اوس حالت
مستحضرہ مین اور تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین بیچ جماعت کی انبیا مین سی **ف** ع یعنی شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر پہلا مضمون اور
مضمون آئندہ حدیث کا اور یہ دیکہنا غیر اوس دیکہنی کی ہی کہ آسمان مین دیکہا بالاتفاق پہر کہا بعضون نی کہ دیکہنا انبیا کو آسمان مین محمول ہی اوپر
دیکہنی ارواح اونکی کی مگر عیسی ع کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہی کہ وہ ساتہ بدن کی آسمان پر اوٹہائی گئی ہین اور بعضون نی ادریس ع کی حق مین بہی ایسا ہی
کہا ہی اور ایسے ہی جنہون نی کہ نماز پڑہی حضرت کی ساتہ بیت المقدس مین پس احتمال کہتا ہی کہ اونکی ارواح نی پڑہی اور یہ بہی احتمال ہی کہ بدنون نے
ساتہ ارواحون کی پڑہی کیونکہ اوپر گذر ہی چکا ہی کہ انبیا زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس اور اللہ نی حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہاوی اونکی
گوشتونکو پہر بدن اونکی مانند ارواحون اونکی کی لطیف ہین نہ کثیف پس نہین ہی مانع اونکی ظہور کی لیی عالم ملک و ملکوت مین بوجہ کمال کی قدرت
ذی الجلال سی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نماز پڑہانا آنحضرت صلعم کا اونکو بیت المقدس مین پہلی آسمان پر جانیسی تہا ترجمہ پس ناگہان دیکہتا ہون مین کہ موسی ع کہڑی
نماز پڑہتی ہین **ف** ع یہ بہی موید اسکا کہ انبیا وقت نماز کی بیت المقدس مین ساتہ بدنون اور ارواحون کی تہی کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہی کہ کرنا افعال

مخلفہ کا ہوتا ہی ساتہ اعضاکی تشری ارواح کی ترجمہ پس ناگہان مونٹی ایکسرد مین ساتہ قدیا دبلی گول بدن یا گہری ہوئی بالی گویا کہ وہ مردونسے شنوہ کی ہی مین کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن مین سی اور ناگہان عیسی ہی کہڑی نماز پڑہتی ہین ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نماز معراج مومنون کی ہی اسلیے کہ وہ حالت حضور کی آگی رب کی اور کمال قرب کی ہی اور وہ اعظم لذات سی ہی نزدیک عشاق کی ترجمہ نزدیک ترین لوگون کا ساتہ اوسکی از روی مشابہت کی عروۃ بن مسعود ثقفی ہی کہ نام ایک صحابی کا ہی اور یہ بہائی عبداللہ بن مسعود کی نہین ہین اسلیے کہ وہ ہذلی ہین اور ناگہان ابراہیم ہی کہڑی نماز پڑہتی ہین مشابہ ترین لوگونکا ساتہ ابراہیم کی یار تمہارا ہی مراد لیتی تہی آنحضرت یار سی ذات شریف اپنی ف ع ح یہ کلام ابوہریرہ کا ہی یا اونکی بعد کی کسی اور راوی کا پہر دیکہنا آنحضرت کا ان انبیا کو نماز پڑہتی احتمال ہی کہ ہوا نا رجانی مین طرف بیت المقدس کی پاس مسجد اقصی مین موسی ہی دوسری احتمال کی ف تعقیب کی لفظ فحانت مین ترجمہ پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا مین اونکا ف ع ح شاید کہ مراد اس نماز سی نماز تحیہ ہی یا نماز معراج کی بالخصوص اور اگر کوئی کہی کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہین نماز اوسمین کیون ہو جواب اسکا یہ ہی کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتہ حیات حقیقی دنیاوی کی اور جو کہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف بہی ہو اور یہی ہی کہ اوس جہان مین جو منع کیا گیا ہی نہ وجود اوسکا اور ان انبیا نی یہان حضرت کی ساتہ نماز پڑہی اور بعد اسکی انکو آسمان پر لیگئی حضرت کی استقبال اور تعظیم کی لیے یا اونکی ارواح کو آسمان میں متشکل کیا مگر عیسی اور ادریس کہ وہ ساتہ بدنون کی آسمان پر ہین اور یہی احتمال ہی کہ نماز پڑہانی اور جمع ہونا حضرت کا انبیا کی ساتہ بعد پہرنیکی سدرۃ المنتہی سی ہوا اور ظاہر تر یہ ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی اولیاء اللہ کو بصورۃ متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون نی دیکہا ہی چہ جائی انبیا علیہم السلام خوارق عادت تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف عقل ہون اور وہ اوسکی قدرت کاملہ سی ظہور مین آوین ترجمہ پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سی یعنی آسمان کی جانی سی پہلی یا بعد حاصل ہونی حضور باری تعالی کی کہا مجکو ایک کہنی والی نی ای محمد یہ ہی مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کرو انکو یعنی از راہ تعظیم بزرگی کی مالک قہار کی یا از راہ تواضع کی جیسا کہ آداب ہی ابرار کا پس التفات کیا مین نی اوسکی طرف یعنی بقصد سلام کرنیکی پس پہل کی اوسنی سلام کرنی مین مجہپر ف ع ح یعنی نجہوڑا آپ کو کہ سلام کرین اوسپر پہلی آپ ہی سلام کیا بسبب پائی جانی غلبہ شوکت اور حرمت آنحضرت کی آگ دوزخ پر اور اوسکی داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال آسمان پر ہوا اور ہوسکتا ہی کہ امامت آنحضرت کی انبیا کی لیے آسمان ہی ہوئی ہو ولیکن سیاق حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بیت المقدس مین تہی واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی

الفصل الثالث

عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سی یہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جبکہ جہٹلایا مجکو قریش نی یعنی بیچ مقدمہ اسرا کی یعنی جانیکی طرف بیت المقدس کی شب مذکور مین اور پوچہین مجہسی نشانیان اوس مکان کی کہڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دکہایا اللہ تعالی نی مجکو بیت المقدس ف ع ح یعنی اور راہ اوسکی اور دور کیا پردہ کہ مجہمین اور اوسمین تہا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکہتا تہا مین اوسکو بلا اشتباہ اور احتمال ہی کہتا ہی کہ بیت المقدس کو اوٹہا کر آگی آنحضرت کی یہان لائی ہون جیسی کہ ابن عباس رض کی حدیث مین آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی پس لائی گئی مسجد اور رکہی گئی دار عقیل کی پاس اور یہ کمال تر ہی معجزہ مین جیسی کہ حاضر کیا گیا تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمان کی پاس ترجمہ پس شروع کیا مین نی کہ خبر دیتا تہا قریش کو بیت المقدس کی نشانیون سی حالانکہ مین دیکہتا تہا طرف اوسکی ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح جاننا چاہیئے کہ معراج کی حدیثون مین ائمہ حدیث نی اور ایکی حال آنحضرت کی دیکہنی میں رب العزت کو علمائے اور صحابہ و تابعین کچہ اختلاف ہی آنہین اور قول مختار اثبات اوسکا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ دل سی دیکہا اور دیکہنا اوسکی جو آنکہ کی ہی اوسکی تحقیق اور تفصیل اسکی بیچ ... کی

	تمام ہوا باب المعراج اور آگی آتا ہی قصہ جلد چہارم مین باب المعجزات	

تتمہ ربع رابع مظاہر حق

باب فی المعجزات یہ باب ہی بیچ بیان معجزون کی ف معجزہ مشتق ہی عجز سے کہ جو ضد قدرت ہی اور کتاب تحقیق ہین ہی کہ معجزہ کرنے والا معجزہ کا آیت
عجزین اور انبیا کی صدق کی دلالتون کو اور رسولون کی نشانیون کو معجزہ اسلیے کہتے ہین کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتی ہین اونکی معارضہ سے ساتہ مثل اوس
معجزہ کی یعنی وہ ایسا معجزہ نہین لاسکتے اونکے مقابلہ مین امتی اور حضرت شیخ رح نی کہا ہے کہ معجزہ اعجاز سی ہے بمعنی عاجز کرنیکے اور وہ ایک امر ہے خارق
یعنی خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہی ادعی دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلے ظہور نبوت سے ظاہر ہوتی ہین اونکو ارہاصات کہتے ہین اور ارہاص کے معنی ہین
محکم کرنا مکان کا ساتہ پتہر اور مٹی کے گویا کہ اوسمین استحکام امر نبوت کا ہے اور تمام خوارق عادات چار قسم پر ہوتی ہین جو کچہ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو
اوسکو تو استدراج کہتے ہین اور جو کچہ عوام مسلمانون سے ظاہر ہو اوسکو معونت کہتے ہین اور جو کچہ کہ اولیا سے ہو اوسکو کرامت کہتے ہین اور دعوی نبوت کی
قید سی یہ سب قسمین نکل گئین یعنی ان قسمون کو معجزہ نہین کہتے کیونکہ معجزہ وہ خرق عادت ہی کہ ساتہ دعوی نبوت کی ہو اور حضرت شیخ نے تین قسمین تو بیان کرین
اور ایک معجزہ ہے کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہے بلکہ ظاہر ہوتا ہے ساتہ اسباب کے کہ جو اوس سبب کی مباشرت کرتا ہی اوسے
ظہور پاتا ہے اور جو کچہ کہ ساتہ اسباب عادیہ کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہے جیسی شفا ساتہ دواؤن طبیہ کے اور جو کوئی اوسکو خارق عادت کہے
باعتبار ظاہر کے ہے

الفصل الاول پہلی فصل

عن انس بن مالك ان ابا بكر الصديق قال نظرت الى اقدام المشركين على رؤسنا ونحن في الغار فقلت يا رسول الله لو ان احدهم نظر الى قدميه ابصرنا فقال يا ابا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما متفق عليه روایت ہی انس بن مالک سی یہ کہ ابوبکر صدیق رضی نی کہا یعنی وقت بیان کرنی قصہ ہجرت کے
اور رہ آنی کے غار مین اور پہنچنے مشرکون کی سر غار پر سید الابرار کی تلاش مین کہ دیکہا مین نے مشرکین کی قدمون کی طرف گویا کہ وہ ہمارے سرون پر ہین اور ہم
یعنی مین اور آنحضرت غار مین تہے ف ع مراد اوس غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ ثور کی اوپر کی جانب مین تہا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہے نواح مکہ مین بقدر
مسافت ایک ساعت نجومیہ کے اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہی کہ اگر کوئی اوسکے کنارے پہ کہڑا ہو تو نظر اوس شخص کی کہ اندر غار کے ہو اوسکے
پانون پر پڑتی ہے اور اگر وہ شخص اپنی پانون کی جگہ نظر کری تو دیکہہ لے اوس شخص کو کہ اندر غار کی ہی پس آنحضرت اوس غار مین چہپی تہی مشرکون سی بقصد ہجرت کے
اور مشرک وہان حضرت کی تلاش مین جا پہنچے اور حضرت ابوبکر ڈرے حضرت کی طرف سے جیسیکہ بیان کرتی ہین ت پس کہا مین نی یا رسول اللہ اگر کوئی
انمین سے نگاہ کرے جگہ پانون اپنی کو تو دیکہہ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوبکر کیا ہی گمان تیرا ساتہ اون دو شخصون کی کہ خدا ہی تیسرا اونکا نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی خدا ساتہ اونکے ہی بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہ ہے کہ پہیر دی اللہ تعالی نی ہمت کفار کی تلاش کرنی اور نظر کرنی سے
اندر غار کے باوجود جزم کرنے اس بات کی آنحضرت اور ابوبکر صدیق رض غار مین ہین اور طیبی نی روایت کی ہے کہ آنحضرت نے بددعا کی اوپر دشمنان خدا کے تو اندہے اللہ نے
کر دے آنکہیں اونکی پس گرد غار کے پہرتی تہی اور نہین پاتے تہی اونکو اور بیضہ رکہنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بہی معجزہ تہا جیسا کہ حدیثون مین
آیا ہے **وعن** البراء بن عازب عن ابيه انه قال لابي بكر يا ابا بكر حدثني كيف صنعتما حين سريت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال اسرینا لیلتنا ومن الغد حتی قام قائم الظہیرۃ وخلا الطریق لا یمر فیہ احد فرفعت لنا صخرۃ طویلۃ لہا ظل لم تات علیہا
الشمس فنزلنا عندہا وسویت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم مکانا بیدی ینام علیہ وبسطت علیہ فروۃ وقلت نم یا رسول اللہ
وانا انفض ما حولک فنام وخرجت انفض ما حولہ فاذا انا براع مقبل قلت افی غنمک لبن قال نعم قلت افتحلب قال نعم فاخذ
شاۃ فحلب فی قعب کثبۃ من لبن ومعی اداوۃ حملتہا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یرتوی فیہا یشرب ویتوضأ فاتیت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فکرہت ان اوقظہ فوافقتہ حتی استیقظ فصببت من الماء علی اللبن حتی برد اسفلہ فقلت اشرب
یا رسول اللہ فشرب حتی رضیت ثم قال الم یان للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقۃ بن مالک
فقلت اتینا یا رسول اللہ فقال لا تحزن ان اللہ معنا فدعا علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتطمت بہ فرسہ الی بطنہا فی جلد من
الارض فقال انی اراکما دعوتما علی فادعوا لی فاللہ لکما ان ارد عنکما الطلب فدعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنجا فجعل لا یلقی احدا
الا قال کفیتم ما ہہنا فلا یلقی احدا الا ردہ۔ متفق علیہ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ عازب سے کہ بیشک انہوں نے کہا واسطے ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کے ای ابوبکر خبر دو مجھکو کسطرح اور کیا کیا تمنے یعنی تمنے اور آنحضرت نے اوسوقت کہ رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر کیا تمنے مکہ سے طرف
مدینہ کے ہجرت کے لیے بعد نکلنے کے غار سے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھ اگلے دن میں سے یعنی آدہے دن یہانتک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور ٹھہرا آفتاب اور
خالی ہوئی راہ کہ گذرتا تہا اوسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکھائی دیا ہمکو ایک پتھر دراز کہ واسطے اوسکے سایہ تہا نہیں آیا تہا اوسپر آفتاب یعنی اوسکے غاروں اور کونوں تک
اوسوقت دہوپ پہونچی تہی پس اوترے ہم اوسکے پاس اور ہموار کی مین نے آنحضرت کے لیے ایک جگہ اپنے دونوں ہاتون سے تاکہ سووین آنحضرت اوسپر اور بچہایا مینے
اوسجگہ ایک پوستین اور کہا مین نے سو رہیے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکہتا رہونگا ادہر ادہر اور خبر لیتا رہونگا دشمنون کی
آنے کی پس سو رہے آنحضرت اور نکلا مین درحالیکہ نگہبانی کرتا تہا گرد حضرت کے پس ناگہان دیکہتا ہون مین ایک چرواہے کو چلا آتا ہے سامنے سے کہا
مین نے کہ کیا ہے تیری بکریون مین دودہ کہا چرواہے نے کہ ہان ہے کہا مین نے کیا تو دوہیگا تو دودہ کہا اوسنے ہان پس پکڑی اوسنے ایک بکری اور دوہا کاٹ کے
پیالہ مین تہوڑا سا دودہ اور ساتہ میری چہاگل تہی کہ اوٹہایا مین نے اوسکو واسطے آنحضرت کے کہ سیراب ہوتے تہے آنحضرت اوس سے پانی پیتے اور وضو کرتے پس
آیا مین آنحضرت کے پاس یعنی دودہ لیکر پس مکروہ جانا مین نے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی مین نے آنحضرت کی ف ح سوتے مین یعنی مین بہی سو رہا لفظ
وافقت تقدیم ف سے ہے ق پر پس معنی اسکے تو مذکور ہوئے اور ساتہ تقدیم ق کے ف پر بہی روایت آئی ہے یعنی صبر اور توقف کیا مینے اور بیدار نہ کیا آپ کو
یہانتک ت کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا مین نے کچہ پانی مین سے دودہ پر یہانتک کہ ٹہنڈا ہو نیچے تک یعنی ف ح بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودہ ٹہنڈا ہو گیا
اور یہ عادت ہے عرب کی کہ ٹہنڈا پانی دودہ مین ڈالکر پلاتے ہین تا حرارت دودہ کی دفع ہو جائے ت پس کہا مین نے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے
یہانتک کہ خوش ہوا مین ت ح اس سے معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کی خوشی اور آسایش مین ہے اور یہان ایک اشکال لاتے ہین کہ بے اذن مالک کے یون
کیون دودہ دوہا اور پیا اور جواب یہ دیتے ہین کہ بکریان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کسی دوست کی تہین کہ اعتماد اوسکی رضا کا رکہتے تہے اور یہ بہی ہے کہ
اہل مکہ کی عادت تہی کہ اجازت دیدیتی تہی اپنے چرواہون کو کہ راہ کے چلنے والون اور بہوکون کو دودہ دیتے رہا کرین اور یہ بہی ہو سکتا ہے کہ اونہون نے کچہ دیکر
خریدا ہو واللہ اعلم ت پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مین نے کہ ہان آیا کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈہلنے آفتاب کے
اور آنے ٹہنڈے وقت کے اور پیچہے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل مکہ نے اوسکو اور اور کتنے آدمیون کو ہمارے پیچہے تعین کیا تہا کہ جو کوئی محمد کو
لاوے اوسکو ہم سو اونٹ دینگے اور یہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہوگیا ت پس کہا مین نے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرت نے تم مکر و کہ خدا ہی تعالی ہی ہمارے ساتھ پس دعا کی سراقہ نے پیغمبر خدا تعالی سے پس دعا کی پس پہرا سراقہ کا گہوڑا اور سکا پیٹ تک دہنسا زمین میں پس کہا سراقہ نے تحقیق جانتا ہون مین تمکو کہ بد دعا کی تمنے مجہپر پس دعا کرو میری نفع کے لیے یعنی یہ کہ خلاصی پاؤن اوس حالت سی کہ گرفتار ہون مین اوس مین پس تم اگر کروگے تو اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہارے واسطے یہ کہ پہیرونگا مین کفار کی طلب کو تمسے پس دعا کی سراقہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نجات پائی اوسنے اوس رنج سے **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دہنستا تہا اور نجات پاتا تہا **ت** پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفای وعدے مین کہ نہیں ملتا تہا کسی کافر سی یعنی اون کافرون میں سی کہ حضرت کی تلاش کے لیے نکلے تہو مگر کہتا کفایت کیے گئے تم طلب میں یعنی بس کافی ہے میرا تلاش کرنا اور تلاش نہ کرو مین تلاش کر چکا نہیں ہی ادہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتے ہو پس نہیں ملتا تہا سراقہ کسی سی مگر کہ پہیر دیتا تہا اوسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ع اسمین بہت سی فائدہ ہین از انجملہ یہ معجزہ حضرت کا اور فضیلت ابو بکر کی کئی وجوہ اوراسمین سے خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لیے اور ساتھ رکہنا چہاگل کا اور مانند اوسکیکا سفر مین واسطے طہارت اور پانی پینے کے اور اسمین فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالی پر اور خوبی انجام کار اوسکی

وعن انس قال سمع عبد اللہ بن سلام بمقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی ارض یخترف فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی سائلک عن ثلث لا یعلمھن الا نبی فما اول اشراط الساعۃ وما اول طعام اھل الجنۃ وما ینزع الولد الی ابیہ او الی امہ قال اخبرنی بھن جبرئیل انفا اما اول اشراط الساعۃ فنار تحشر الناس من المشرق الی المغرب واما اول طعام یاکلہ اھل الجنۃ فزیادۃ کبد حوت واذا سبق ماء الرجل ماء المراۃ نزع الولد واذا سبق ماء المراۃ نزعت قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ یا رسول اللہ ان الیھود قوم بھت وانھم ان یعلموا باسلامی من قبل ان تسألھم یبھتونی فجاءت الیھود فقال ای رجل عبد اللہ بن سلام فیکم قالوا خیرنا وابن خیرنا وسیدنا وابن سیدنا قال ارأیتم ان اسلم عبد اللہ بن سلام قالوا اعاذہ اللہ من ذلک فخرج عبد اللہ فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فقالوا شرنا وابن شرنا فانتقصوہ قال ھذا الذی کنت اخاف یا رسول اللہ رواہ البخاری

اور روایت ہے انس سے کہ کہا سنا عبد اللہ بن سلام نے آنا آنحضرت کا یعنی مکہ سے مدینہ مین حالانکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین مین تہا کہ چنتا تہا میوہ درختون سے **ف** ح یعنی اپنی باغ مین تہا میوہ درختون سی توڑتا اور چنتا تہا مقصود بیان واقعہ ہے یا مبالغہ ہی بیچ آنے اوسکیکے آنحضرت کے پاس جلدی سے کہ باوجودیکہ ایک کام مین تہا اور فرصت نتہی لیکن چونکہ صفات آنحضرت کی توریت مین پڑہ کر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور نبوت کا تہا **ع** مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ٭ لاجرم روی ترا دیدم وازجا رفتم ٭ پہر وسنی رونق افزائی حضرت کے سب کام چہوڑ چہاڑ کر حاضر ہوا اور یہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد مین سی تہا اور بڑا علم رکہتا تہا توریت کا حضرت کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہو کر اجلا صحابہ کرام مین سے ہوئی جیسا کہ مذکور ہوتا ہے قصہ اوسکا **ت** پس آیا وہ آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یعنی واسطے تحقیق کرنی علامتون صدق نبوت کے کہ تحقیق مین پوچہتا ہون تمسے تین چیزین نہیں جانتا ہی اونکو مگر نبی **ف** ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کری نبی سی یا اوسکی کتاب سے یہ اسلیے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوے یہ کہ وہ بہی تو جانتا تہا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لیے جواب ان تین چیزون کا معجزہ ہوا اوسکی لیی اور علم الیقین حضرت کی نبوت کا نزدیک اوسکی اور یہی ظاہری لائی حدیث کے سی اس بات مین **ترجمہ** ایک چیز اون تین چیزون مین سے یہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کہانا بہشتیون کا کہ جو بہشت مین داخل ہو کر پہلی ہی کہاوینگے اور تیسرے یہ کہ کونسی چیز کہینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اوسکیکے یا طرف ماں اوسکیکے مشابہت مین یعنی فرزند کہ کبہی صورت مین مشابہ باپ کے ہوتا ہی اور کبہی مشابہ ماں کو سبب اسکا کیا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجکو ان چیزون کی جبرئیل نی ابہی **ف** ح ع فرمایا واسطی دفع ہونی وہم اس بات کے کہ انہون نی سن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ ہی کرنا منظور تہی کہ گوش ہوش سی سنے اور وجود وحی اور اوترنا جبرئیل کا معلوم کری **ترجمہ** ای پر اول علامت قیامت کی

پس ایک آگ ہوگی کہ اوٹھیگی اور جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سے طرف مغرب کے اور آپکا اول کہانا کہ کہاوینگے اوسکو بہشتی پس بڑہا ہوا ٹکڑا جگر مچہلی کا ہیں جا
ہوگی کہ ایک ٹکڑا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور جس وقت کہ غالب ہوتا ہے پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کہینچ لیتا ہے باپ اپنی
مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہی پانی عورت کا یعنی مرد کے پانی پر تو کہینچ لیتی ہے عورت اپنی مشابہت کی طرف **ف** ح ملا علی ہی نے
معنی سبق کے علاوہ غلبہ لکہے ہین اور شیخ رح نے پیش ہونیکے یعنی پہلے رحم مین پڑتا ہے اور بعد اوسکے لکہا ہی کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت فرزند کا
ساتہ باپ یا مان کے سبقت کرنا پانی ایک کا اون دونون مین سے ہی اور اور حدیث کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہے یا سبقت
پس سبقت کو متضمن ہی دونون معنی کے رکہہ سکتے ہین **ترجمہ** کہا عبد اللہ بن سلام نے بعد سننے جواب کے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود
برحق مگر اللہ اور بلا شبہہ تم رسول خدا کے ہو اور کہا عبد اللہ نے اے رسول خدا کے تحقیق یہودی بڑے بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلے
اسکے کہ پوچہو تم اونسے یعنی میرا حال تو جہوٹ باندہ لینگے مجہپر یعنی بعد پوچہنے کی پس آئے یہودی یعنی بسبب بلانے کے باتفاقاً اور عبد اللہ چہپ رہے تہے اونسے
پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہے عبد اللہ بن سلام تم مین یا تمہارے زعم اور اعتقاد مین کہا اونہون نے کہ بہتر ہی ہم مین اور بیٹا ہے بہتر ہمارے کا یعنی
حسب مین باعتبار علم و صلاح کے اور سردار ہے ہمارا اور بیٹا ہے ہمارے سردار کا یعنی نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نے کہ خبر دو مجہکو
اگر اسلام لاوے عبد اللہ بن سلام یعنی تو تم بہی اسلام لاؤ گے کہا یہود نے کہ پناہ مین رکہے اوسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور ہی کیجاوے
اوس سے پس نکلے عبد اللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول خدا کے ہین پس کہنے لگے یہود یعنی بعد
اسکے کہ معلوم کیا اسلام اونکا یہ بہت برا ہے ہم مین اور بیٹا ہے بدترین ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اوسکو کہا عبد اللہ نے یہی ہے وہ چیز کہ تہا مین ڈرتا
یا رسول اللہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور یہی ہے بہت تمہاری عرض کرنی کا کہ آپ انسے پہلے پوچہ لیجیے حال میرا تا کہ جہوٹ اونکا معلوم ہو جاوے **وعنہ**
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ
يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی انس سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا یعنی مدینہ مین اون سے امتحان کے لیے اوس وقت کہ پہونچی ہمکو خبر ابی سفیان کے آنیکی **ف** یعنی ساتہ قافلہ کے کہ آتا تہا
شام سے اور جاتا تہا طرف مکہ کے اور یہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابو سفیان اُموی تجارت شام کے لیے گیا تہا اور وہان سے مال بہت سا لیے آتا تہا اور اوسکے ساتہ
چالیس سوار تہے جب مسلمانون نے یہ خبر سنی تو چاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹین اور مارین اسلیے کہ اوسمین آدمی تہوڑے سے تہے اور مال بہت اور خبر جو مکہ مین پہونچی
تو ابو جہل کعبہ کے اوپر چڑہا اور پکارا لوگون کو اور جمع کیا اور نکلا اونکی مدد کے لیے پس اوس سے لوگون نے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کے کنارے کی پکڑی اور نجات
پائی پہر جا لوگون سمیت طرف مکہ کے چونکہ وقت اوس کمبخت کی زوال کا آن پہونچا تہا لوگون کے کہنے سے باز نہ آیا اور بدر مین پہونچا پس جبرئیل اوترے
اور خبر دی کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی دو جماعتون مین سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنون پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین
یہ قصہ مفصل مذکور ہی پس حضرت نے فرمایا کہ قافلہ تو پہونچا کنارہ دریا پر اور یہ ابو جہل آیا ہی پس کہڑے ہوئے سعد جیسا کہ کہا **ترجمہ** اور کہڑے ہوئے سعد بیٹے
عبادہ کے **ف** ح یعنی صحابہ کے درمیان مین سے اور وہ رئیس تہے انصار کے اور خاص انکا کہڑا ہونا اسلیے تہا کہ سبب مشورہ کرنے کا امتحان کرنا انصار کا تہا
اسلیے کہ حضرت نے نہین بیعت لی تہی اونسے اس بات پر کہ نکلین وہ ساتہ حضرت کے جہاد کے لیے اور طلب کے دشمن کے لیے بلکہ بیعت لی تہی اون سے اسپر

کہ پہنچا دین وہ حضرت کو اوس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جبکہ نہین پایا

وہ موافقت کرتے ہین آپکی یا نہین پس جواب دیا انہون نے بہت اچھا جواب ساتھ موافقت پوری کے اس بارے مین بھی اور دربارہ مین بھی اور اوہمین رغبت دلائی

اوپر اپنے مشورے کے اصحاب سعد اور عقلمندون سے ت پس کہا سعد نے یا رسول اللہ صلعم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اگر حکم

کیجیے آپ ہمکو یہ کہ داخل کرین ہم سواری کے جانورون کو دریا مین تو البتہ ڈالدین ہم اونکو دریا مین یعنی زمین پر تو کیا اگر آپ فرماوین تو دریا مین

پیٹھ جاوین اور اگر فرمایئے آپ ہمکو یہ کہ مارین ہم جگر اونٹون اور گھوڑون کے برک غماد تک تو البتہ کرین ہم ف لفظ برک ساتھ زیر ب اور زیادہ وسکی کے

اور جزم رکے اور غماد ساتھ زیر غین کے اور پیش اوسکی کے اور بعضون نے ساتھ زبر کے بھی کہا ہے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہرون مین سے یا پرلی کنارہ ہجر مین یا

انتہا آبادی کا اور مارنا گھوڑون وغیرہ کے جگرون کا کنایہ ہے شتر ہانکنے اونکے سے کہ وقت سواری کے اور دوڑنے کے پاؤن سوار کے اونکے جگرون پہ لگتے جاتے تھے

پس معنی یہ اگر آپ حکم کیجیے ہمکو بہت چلنے کا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلاً برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجا لاوین ہم حکم آپکا ت کہا انس نے پس بلایا اور برانگیختہ کیا

آنحضرت نے لوگون کو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنے پر پس نکلے اور چلے لوگ یہانتک کہ اوترے بدر مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس فرمایا

حضرت نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے اور پڑنے فلانے کی ہے یعنی نام ایک کا اون اشقیا مین سے لیتے تھے اور رکھتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہ کے لیے اس جگہ اور

اس جگہ یعنی ہر ایک کی جگہ تعین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہان تک کہ شمار کیا ستر کفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان

الخ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اونمین سے اوس جگہ سے کہ ہاتھ رکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی

اوس جگہ مارا گیا **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو فی قبۃ یوم بدر اللھم انشدک عھدک

ووعدک اللھم ان تشا لا تعبد بعد الیوم فاخذ ابو بکر بیدہ فقال حسبک یا رسول اللہ الححت علی ربک فخرج

وھو یثب فی الدرع وھو یقول سیھزم الجمع ویولون الدبر رواہ البخاری ت اور روایت ہے ابن عباس سے

کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال مین کہ وہ خیمہ مین تھے روز بدر کے یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھسے امان تیری اور ایفا وعدہ تیرا کہ کیا ہے

نصرت کا یعنی اس آیت مین واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انھا لکم الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنی ہلاک ہونا مومنون کا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد

آج کے دن کے ف ع یعنی اس لیے کہ نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آنحضرت تو بڑے عارف باللہ اور جانتے تھے کہ اللہ تعالے

وعدہ فرماکر خلاف نہین کرتا پس کیا تھی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہ ہے کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا چاہے حصول مطلب کو یا نہ چاہے پھر علم باللہ مقتضی ہے خوف

رکھنے کو اوس سے اور خوف الٰہی نہین رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سے پس جائز ہے کہ حضرت کو یہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سے یا میری امت کی طرف سے

پیدا ہوا اور رکی جاوے نصرۃ موعود اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت سے وعدہ نصرۃ کا تھا لیکن وقت معین کیا گیا پس آنحضرت ڈرتے تھے تاخیر وقت سے

پس دعا کی اللہ تعالے سے کہ وفا وعدہ فرماوے آج ہی اور شاید کہ آنحضرت کو استحضار ہوا ہو واللہ ھو الغنی الحمید ان یشا یذھبکم کے معنون کا اور

آیہ ان اللہ لغنی عن العلمین کے معنون کا کہ دلالت کرتی ہین یہ آیتین اللہ تعالے کی بے پروائی پر پس بنظر حضور ان معانی کے دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نے لکھا ہے

کہ حال آنحضرت کا تھا کامل تھا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کے اور سطوت و جلال اوسکی کے تھا وسیع تھا اور نظر ابوبکر رض کی فقط ظاہر

ہی کی وعدے پر تھی اور اوسکی تحقیق ہے اور کہ رسالہ تسلیۃ المصاب مین بعضے محققین سے حضرت شیخ عبدالحق نے ذکر کی ہے اور کچھ اونکی شرح عربی مین بھی مذکور ہے

ت پس پکڑا ابوبکر رض نے دست مبارک حضرت کا اور کہا کہ بس ہے تمکو یہ قدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تمنے یا رسول اللہ دعا کرنے مین اپنے پروردگار سے ف

مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا مین باوجود تھا اعتماد کے اپنے رب تھا واسطے دلیر کرنے اور ثابت قدم رہنے اور تقویت دل اصحاب کی اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ دعا آنحضرت کی مستجاب ہے بلاشبہہ

خصوصاً جبکہ مبالغہ کرین تاکید مین ترجمہ پس نکلی آنحضرت صلعم بھی جلدی کرتی ہوئی مارے خوشی کی حالانکہ تھی زرہ پہنی ہوئی اور وہ پڑہتی تہی یہ آیت کہ اب ہی
اونپر قریب ہی کہ شکست دیجاویگی جماعت کفار کو اور پہیرینگی پشت نقل کی یہ بخاری نی **ف** ح چونکہ آنحضرت درمیان خوف و رجا کی تہی
اب جانب امید کی غالب آئی آپ پر بسبب عنایت الہی کی پس خوش ہوکر اوٹہی اور خبر دی مشرکون کی شکست اور مومنون کی نصرت کی بطریق معجزہ کی کہ ظہور ہوا
اونسی بسبب اطلاع کرنی خدا تعالی کی اونکو غیب **وعنه** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر ہذا جبریل اٰخذ برأس فرسه علیه اداة
الحرب رواہ البخاری اور یہ بھی روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن بدر کے کہ جبریل ہین پکڑی ہوئی ہین سر اپنی گہوڑی کا یعنی
باگ اوسکی پکڑی ہوئی مستعد ہین جنگ کے لیے درحالیکہ جبریل پر ہے اسباب لڑائی کا نقل کی بخاری نی **ف** ع ح معجزہ یہان یہ ہے کہ دیکہا آنحضرت نے جبریل کو
واسطے جنگ کرنیکی ہمراہ اونکی روز بدر کی اور بدر ایک کنواہی مشہور چار منزل مدینہ سے اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کے ہے اور غزوہ بدر کا ہوا ستر ہوین
تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین **وعنه** قال بینما رجل من المسلمین یومئذ یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامه
اذ سمع ضربة بالسوط فوقه وصوت الفارس یقول اقدم حیزوم اذ نظر الی المشرک امامه خر مستلقیا
فنظر الیه فاذا هو قد خطم انفه وشق وجهه کضربة السوط فاخضر ذلک اجمع فجاء الانصاری فحدث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقت ذلک من مدد السماء الثالثة فقتلوا یومئذ سبعین واسروا سبعین رواہ مسلم
اور یہ بھی ابن عباس سی ہی کہا اوسوقت ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سے روز جنگ بدر کے دوڑتا تہا اور حملہ کرتا تہا پیچہی ایک شخص کے مشرکون
مین سی کہ آگی اوس مسلمان کی تہا ناگہان اوس مرد مسلمان نی سنی آواز کوڑی کی مارنی کی اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدم کری حیزوم
ف ح اقدام ورآنا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگی بڑہ ای حیزوم اور لفظ اقدم بمعنی اول کی ساتہ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کے ہے
اور وجہ ثانی پر ساتہ پیش ہمزہ اور پیش دال کے اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتہ زبر ح مہملہ اور جزم ی کی اور پیش ز کی نام جبریل کے
گہوڑی کا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نی کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کی گہوڑی کا ہی ترجمہ ناگہان دیکہا اوس مسلمان نی طرف مشرک کی آگی اپنی گرا
چت ہوکر پہر دیکہا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑگیا تہا اوسکی ناک پر اور شق ہوگیا تہا منہ اوسکا یعنی طول مین مانند مارنی کوڑی کی پس
سبز ہوگئی تہی تمام جگہ مارنی کی یعنی جیسکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز وسیاہ اور پہونچا تہا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کے اور باقی رہا تہا اثر اوسکا
اوسکی ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہی اس آیہ مین سنسمه علی الخرطوم ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنی دیکہا مشرک کو اوس
حال پر اور بیان کیا آنحضرت سے یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہی تو **ف** ع اس سے یہ معلوم ہوا کہ کشف کرامت ہی صحابہ کی لیے
اور کرامت تابعون کی بمنزلہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصاً جس صورت مین کہ وقوع اوسکا ہمروبنی کی ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کی یا کہا جائے
کہ خبر دی اوسکے صحابی ثقہ سے اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت نی پس صحیح ہو شمار کرنا اوسکا معجزون مین **ترجمہ** پہر فرمایا
حضرت نے کہ یہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سی تہا پس قتل کیا مسلمانون نی اوسدن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہ مسلم نی **وعن** سعد ابن
ابی وقاص قال رأیت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن شماله یوم احد رجلین علیهما ثیاب بیض یقاتلان
کاشد القتال ما رأیتهما قبل ولا بعد یعنی جبریل ومیکائیل متفق علیه اور روایت ہے سعد بن وقاص سے کہا کہ دیکہا مینے
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دن احد کی دو شخصون کو کہ اونپر تہی سفید کپڑی **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون فرشتے بطور تفرق کی تہی
یعنی ایک داہنی طرف تہا اور ایک بائین طرف والا وہ چار ہوجاتی ہین **ترجمہ** لڑتی تہی ولڑنا مانند سخت ترین لڑنی آدمیون کو نہین دیکہا مین نی

اون دونون کو بہلی اس سی اور جبرئیل ... ہی تہی یعنی جبرئیل اور میکائیل کی تمیز

راوی سی ہی اور شاید کہ پہچانا ہوا اونہی نی دل سی اور یا احصرت **وعن** البراء قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم رہطا

الی ابی رافع فدخل علیہ عبد اللہ بن عتیک بیتہ لیلا وھو نائم فقتلہ فقال عبد اللہ بن عتیک فوضعت السیف فی بطنہ حتی

اخذ فی ظہرہ فعرفت انی قتلتہ فجعلت افتح الابواب حتی انتہیت الی درجۃ فوضعت رجلی فوقعت فی لیلۃ مقمرۃ

فانکسرت ساقی فعصبتہا بعمامۃ فانطلقت الی اصحابی فانتہیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فقال ابسط رجلک فبسطت

رجلی فمسحہا فکانما لم اشتکہا قط رواہ البخاری ترجمہ اور روایت ہی براسی کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی **ف** ع

کہ ایک یہودی تہا کنیت اوسکی ابو الحقیق تہی بڑا دشمن تہا آنحضرت کا کہ عہد شکنیان کین اور فتنی برپا کیی اور حضرت کی ہجو کہی اور اپنی قلعہ مین پناہ ڈہونڈہی تہی

سچا وکیا حضرت سی پس آنحضرت نی کتنی ایک صحابہ کو بہیجا کہ مار ڈالین اوسکو ترجمہ پس گئی ابو رافع کی پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکی گہر مین رات کو اس حال

مین کہ وہ سوتا تہا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نی کہ پس رکہی مین نی تلوار اوسکی پیٹ مین یہانتک کہ پہونچی اوسکی پیٹہ کی طرف پس معلوم کیا

مین نی مار لیا اوسکو پس شروع کی مین نی کہولنی دروازے **ف** ح اونکی قلعہ کی تا اندر آدین وہ لوگ بہی کہ بچی تہی میری ساتہ اوسکی مارنیکی لیی اور باہر کہڑی تہی اور

شریک ہوں اوس قصہ مین اور عبد اللہ بن عتیک عجیب حیلہ سی اوس تک پہونچی تہی چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور صحیح بخاری مین اور

بہی کتاب المغازی کی اوائل مین بعد از غزوہ بدر کے حدیث اوسکی مذکور ہی او نہایت غریب وعجیب ہی اتہی اور ملا علی رح نی لکہا کہ شاید عبد اللہ نی دروازی

بعد کہولنی کی اول بار مین بند کردیی ہونگی واسطے محافظت ماورا اپنی کی کہ پیچہی سی کوئی اور نہ آجاوی یا گئی ہون اوسکی پاس اور اوسی **ترجمہ**

یہانتک کہ پہونچا مین طرف زینی کی پس رکہا مین نی پانون اپنا یعنی بگمان اسکی کہ مین پہونچا زمین پر پس گر پڑا مین زینی سی چاندنی رات مین **ف**

ع کہا طیبی نی کہ تہا سبب اونکی گر پڑنیکا زمین پر یہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینہ مین پس اونہون نی گمان کیا کہ پایہ زینی کا برابر ہی زمین کی پس

گر پڑی اوپر سی زمین پر **ترجمہ** پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندہا مین نی اوسکو پگڑی سی پہر چلا مین طرف یارون اپنی کی کہ قلعہ کی نیچی کہڑی تہی

پس پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین یعنی ساتہ یارون اپنی کی اور بیان کیا مین نی اونسی سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت نی کہ پہیلا و پانون

اپنا پس پہیلایا مین نی پانون اپنا پس ہاتہ پہیرا آنحضرت نی پانون پر پس اچہا ہوگیا پانون گویا کہ دکہا ہی نہین تہا کبہی نقل کی بخاری نی **وعن**

جابر قال انا یوم الخندق نحفر فعرضت کدیۃ شدیدۃ فجاءوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ھذہ کدیۃ عرضت فی الخندق فقال

انا نازل ثم قام وبطنہ معصوب بحجر ولبثنا ثلثۃ ایام لا نذوق ذواقا فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المعول فضرب فعاد

کثیبا اھیل فانکفأت الی امراتی فقلت ھل عندک شیء فانی رایت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم خمصا شدیدا فاخرجت جرابا

فیہ صاع من شعیر ولنا بھیمۃ داجن فذبحتہا وطحنت الشعیر حتی جعلنا اللحم فی البرمۃ ثم جئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فساررتہ

فقلت یا رسول اللہ ذبحنا بھیمۃ لنا وطحنت صاعا من شعیر فتعال انت ونفر معک فصاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اھل

الخندق ان جابرا صنع سورا فحی ھلا بکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینتکم حتی اجیء وجاء

فاخرجت لہ عجینا فبصق فیہ وبارک ثم عمد الی برمتنا فبصق وبارک ثم قال ادعی خابزۃ فلتخبز معک واقدحی من برمتکم ولا تنزلوھا

وھم الف فاقسم باللہ لاکلوا حتی ترکوہ وانحرفوا وان برمتنا لتغط کما ھی وان عجیننا لیخبز کما ھو متفق علیہ

اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی ہم یعنی صحابہ روز خندق کی کہ عبارت ہی غزوہ احزاب سی کہودتی تہی یعنی خندق گرد مدینہ درمیان اپنی اور درمیان دشمنون کی

پس ہوا ایک پتھر سخت پس آئی صحابہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا کہ پتھر سخت نکلا ہر چند ... پس آئی آنحضرت
یعنی خندق میں پہر کہڑی ہوئی حضرت اور پیٹ حضرت کا بندھا ہوا تہا ساتھ پتھر کی یعنی بسبب شدت بھوک کی اور تھی ہم تین دن اسحال میں کہ نہ چکھتی تھی ہم
کوئی چیز چکھنی کی فتح ذوق بر اول ہی و چیز کہ چکھی جاوی قسم کہانی اور پینی سی یعنی بھوکی تہی اور تین روز گذری تھی کہ کچھ نہ کہایا تہا تب پس لیا آنحضرت نے
کدال پس مارا اور ہو گیا وہ پتھر ریت بہتی جابر کہتی ہیں کہ پہر آیا مین اور گیا مین طرف بیوی اپنی کی کہ گہر مین تہی اور نام اوسکا سہیلہ بنت مسعود
انصاری تہا پس کہا مین نی کہ کیا ہی تیری پاس کچھ یعنی کہانی کی چیز پس تحقیق دیکھا ہی مین نی آنحضرت پر اثر بہوک شدید کا پس نکالا اوسنے ہی نی ایک تہیلا کہ اوسمین
قریب ساڑھی تین سیر کی جو تہی اور تہا ہمارا پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یا بہیڑ کا پلا ہوا گہر کا پس ذبح کیا مین نی اوسکو اور پیسی بیوی نی جو یہانتک کہ ڈالا ہمنی گوشت ہانڈی
مین پہر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چپکی سی عرض کیا مین نی پس کہا مین نی یارسول اللہ ذبح کیا ہی ہمنی ایک چہوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسی ہیں میری بیوی نی
قریب ساڑھی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہوجئے آپ اور کچھ لوگ ساتھ آپکی پس آواز دی آنحضرت نی کہ ای اہل خندق تحقیق جابر نی طیار کی ہی مہمانی
فتح لفظ سور ساتھ تشدید سین اور جزم واو کی کہانا ضیافت کا یہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور بھی ہیں فارسی کی
کہ آنحضرت نے اونکو مشرف کیا ہی تب پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نے کہ نہ اوتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہانتک کہ آؤن مین اور تشریف لائی حضرت
پس نکال لایا مین واسطی حضرت کے آٹا گوندھا ہوا پس آب دہن ڈالا آپ نے اوسمین اور دعا برکت کی کی اوسکی لیی پہر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کی پس آب دہن ڈالا اور دعا
برکت کی پہر فرمایا یعنی میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانی والی کو پس چاہیے کہ پکاوی وہ ساتھ تیری اور نکال گوشت ساتھ چمچی کی ہانڈی اپنی مین سی اور نہ اوتارو ہانڈی کو
چولہی پرسی کہا جابر نے اور تہی اہل خندق ہزار آدمی یعنی تین روز کی بہوکی سیر ہوکر پس قسم کہاتا ہوں مین اللہ کی البتہ کہایا سب نے یعنی کہانی مین سی یہانتک کہ
باقی چہوڑا اوسکو اور پہری اس حال مین کہ تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تہی جیسیکہ تہی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تہا جیسیکہ تہا نقل کی بخاری نی اور مسلم نی
فتح یعنی دونون چیزین جونکی تون تہو نہین ہے تمام اون منبع البرکات صلعم سی ہی کی برکت سی تہا کہ زمین وآسمان اور ظاہر و باطن اونکی برکتون سی پر ہیں
اور سوا اسکی بہت معجزہ ہوئی ہیں حضرت سی تہرہ جانا تہوڑسی کہانی کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا ستون درخت
خرما کا وغیر ذلک جو مشہور ہیں یہانتک کہ جو مجموعہ اونکا ہو گیا ہی بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علما اعلام نے جمع کی ہیں دلیلین نبوت
کی اپنی کتابون مین اور بہت اچہی ان سب مین کتاب بیہقی کی ہی مسمی بہ دلائل النبوت وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِیْنَ
یَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ وَیَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ صحابی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
عمار بن یاسر کو اوسوقت کہ کہودتی تہی آنحضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ہاتھ پہیرتی تہی عمار کی سر پر اور جہاڑتی تہی گرد اونکی سر سی اور فرماتی تہی ای سختی
اور مشقت اور محنت بیٹی سمیہ کی فتح سین ساتھ تشدید سین مہملہ کی اور زبر میم اور تشدید یہ نام عمار کی مان کا ہی کہ مسلمان ہوئی تہی مکہ مین اور عذاب کی گئی بسبب
دین خدا کی اور پہری دین سی یہانتک کہ خنجر مارا ابوجہل لعین نی اونکی فرج مین اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتی ہین اور ندا کرتی ہین
اوسکی کہ ای شدت عمار کی حاضر ہو پس وقت تیرا ہی اور حقیقت مین مراد ندا کرنا عمار کا ہی چنانچہ ایسا ہی فرمایا تب کہ قتل کریگی تجہکو ایک جماعت کہ بغاوت کرینگی اور
نکلجاوینگی امام حق کی اطاعت سی نقل کی مسلم نی فتح ع کہا طیبی نی کہ رحم کیا آنحضرت نے عمار پر بسبب شدت کی کہ پہونچیگی اونمین عمار کہ وہ قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہی
اور مراد اس جماعت سی معاویہ و قوم اونکی ہی ایسی کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی مین ہوا و عمار ساتھ امیر المومنین علی رضہ کے تہی اور حضرت علی کی حقیت کی دلیلون مین سے
ہی اس قضیہ مین جیسا کہ لایا کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئی کہ عجب کام مشکل پیش آیا کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتہ سی مارا گیا معاویہ نے کہا کہ مشکل کیا ہی کہا عمرو نے کہ مین نی
سنا کہ آنحضرت نے فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجہکو جماعت باغیہ معاویہ نی کہا کہ ہمنی عمار کو نہین مارا علی نی مارا اوسکو جنگ مین لایا اور منقول ہی کہ معاویہ تاویل کرتی تہی اس حدیث کی

معنوں میں کہ لڑتی تھی عن فطائفتہ طائفتہ لدم عثمان اور صحیح بخاری
کتر میں پہیلا جاتا ہی یعنی ایک ادنی شخص کی ماری جاسی سی ہتہار پہرا ہی ہی الحدیث حدیث قتل عثمان میں تین معجزی ہین ایک یہ کہ عثمان
قتل کیا جاویگا اور دوسرا یہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیون میں سی اور سب حق وقوع مین آئے یہہ کہا ملا علی قاری نی شرح فقہ اکبر میں
کہ کما ظاہر ہی کہ دونون تاویلین مذکورین کرنی سعاویہ سی افترا ہی اور تشنیع کرتا ہی مولف کرامی بہائیو اس حدیث کو دیکہکر کہین زبان لعن اور طعن کی
معاویہ کی حق مین نہ کہولنی لگنا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حق مین ڈرو تم اللہ سی میری صحابہ کی حق مین نہ کرنا
تم اونکو نشانہ بعد میرے یعنی برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نی کہ دوست کہا اونکو پس میرے محبت کے سبب سے دوست کہا اونکو اور جسنی مبغوض کہا اونکو پس میرے بغض کے
سبب سے مبغوض کہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی اللہ کو اور جسنی ایذا دی اللہ کو پس قریب ہی
کہ پکڑیگا اوسکو اللہ یعنی عذاب مین یہہ حدیث ترمذی نی روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین بہی باب فضائل صحابہ کی مین آویگی اور بہت سی حدیثین ہین کہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی از انجملہ یہہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی من سکت سلم و من سلم نجا اور بعضی حدیثین انکی فضائل مین بہی آئی ہین
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوۃ مین انس سی گذری ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت مین سے روبرو کی گئی میری آنکہ مین کہ جہاد
کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر الخ پس وہ ہی معاویہ ہور لشکر اوسکا تہا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور مین دیکہنا
چاہیی غرضکہ اونکو برا کہی اور بغض رکہی اونسی کہ شیعہ رفض کا ہی بچاوے اللہ تعالے اس عقیدہ بد سی کہ بعضی سنی ہی بسبب جہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نعوذ باللہ
دیکہتی شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس پاک رکہنا چاہیے اہل سنت کو اپنی دل کی تئین اہل بیت اطہار کی بغض سی
اور تمام صحابہ کرام رض کی بغض سی اور مہر سکوت کہینی چاہیی زبان پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار ٭ کہ درین راہ کار دارد کار اے بہائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک اور آیا ہی لا تذکروا الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالے فرماوی و نزعنا ما فی صدورهم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالے تو اونکی صفائی کا متکفل ہووے اور ہم اپنی زبانین گندی کرین اونکی طعن و تشنیع سی اعاذنا
اللہ و وفقنا لما یحب و یرضی وعن سلیمان بن صرد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اجلی الاحزاب عنہ الآن نغزوهم و لا یغزونا
نحن نسیر الیهم رواہ البخاری ٭ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ متفرق ہوگئی اور چلی گئی گروہ کفار کے
حضرت کے مقابلہ سی ف ح یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ عداوت پر اجتماع اتفاق کیا تہا تمام وہان کی کفار نی چنانچہ اسلیے اوسکو غزوۂ احزاب ہی
کہتی ہین کہ مشرک اور یہود تمام گروہ کفار کی ہزار ہا اتفاق کر کر مدینہ پر چڑہ آئی تہی اور گروہ قریش کا سردار ابو سفیان تہا اسیطرح اور جماعات کفار پر اور
اور سردار تہی اور گذرا تہا قریب ایک مہینی کی کہ اونمین لڑائی نہوتی تہی مگر کچہہ تیر اندازی اور پتہراو ہوتا تہا آپسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نی نازل فرمائی
مدد اپنی کہ بہیجی ہوا اور لشکر ملائکہ کی کہ کفار نہ دیکہتی تہی اونکو اور ڈالا اونکی دلون مین رعب پس درہم و برہم ہوئی چنانچہ مفصل قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابون
مین مذکور ہی اوسوقت آنحضرت نے بطریق وحی خبر غیب کے فرمایا ترجمہ کہ اب بعد اسوقت کے جہاد کرینگی ہم اونپر یعنی ابتدا اور نہین لڑینگی ہم سی ہم چلینگے طرف اونکی نقل
کی یہہ بخاری نی ف ح یعنی اور نہین آوینگی طرف ہماری اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکون کا مدینہ مین واسطی جنگ مسلمانون کی نہ آیا اور مسلمان
اونپر چڑہ چڑہ گئی اور فتحین کین غرضکہ حضرت نے خبر دی کہ آج سی شوکت مشرکون کی کم ہو گئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہہ معجزہ حضرت کا وعن عائشۃ قالت
لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق و وضع السلاح و اغتسل اتاہ جبریل و هو ینفض رأسہ من الغبار فقال قد وضعت
السلاح واللہ ما وضعتہ اخرج الیهم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی بنی قریظۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ سَارَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ روایت ہے عائشہؓ سی کہ کہا جبکہ پہری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خندق سی اور رکہی ہتیار یعنی اوتاری اپنی بدن سی بسبب فارغ ہونی کی جنگ سی اور غسل کیا ف ح یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ ایک جانب دہوئی تہی یعنی ہنوز غسل پورا نہ کیا تہا ترجمہ کہ آئی حضرت کے پاس جبرئیل احتمال ہین کہ آنحضرت یا جبرئیل جہاڑتی تہی سر اپنا اور پاک کرتی تہی گرد سی کہ پہنچی تہی غزوۂ خندق مین پس کہا جبرئیل نی آنحضرت کو کہ تحقیق آپ نے تو رکہی ہتیار قسم ہی اللہ کی مین نی نہین رکہی ہتیار چنانچہ دیکہتی ہی ہو تم نکلو طرف ان کافرون کے پس فرمایا آنحضرت نی پس کہان قصد کرون مین اور کنکی طرف نکلون لیس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تہی یہود مین سی کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتی تہی اور اونہون نے عہد شکنی کی تہی کہ ساتھ کیا تہا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ بہی رکہتی تہی کچہ نشان اوسکا اب بہی باقی ہی ترجمہ پس نکلی آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ف ع اور فتح دی اللہ تعالی نی آنحضرت کو اونپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ وہ کا تاریخ کی کتابون مین اور بعضی تفسیرون مین مفصل مذکور ہی اور جو معجزہ کہ ہر قضیہ مین واقع ہوئی ہین بعضون نی لکہی ہین ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بخاری کے ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نی گویا مین دیکہتا ہون طرف غبار کی کہ اوٹہا تہا بیچ کوچہ بنی غنم کی ف ح ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم نون کی اور زیر سی بہی آیا ہی نام ایک قبیلہ کا انصار سے ترجمہ سوارون کی جماعت سی کہ ہمراہ جبرئیل کی تہی جسوقت چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کے ف ح ع ظاہر یہ ہی کہ اوس کوچہ مین آمد و رفت لوگون کی نہ تہی پس دیکہنا اونہی غبار کا اوس مین سی دلیل ہوا اسپر کہ یہ ملائکہ کی لشکر کی قدمون سی اوٹہا اور غالب یہ ہی کہ سوار اونکی جبرئیل تہی اور جبرئیل ساتھ تہی اونکی یا وہ ساتھ تہی آنحضرت کے اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی ایسی ہی کہ مانند تابعدارون اونکی کی تہی اور معجزہ بیان آنا جبرئیل کا ہتیار باندہی ہوئی لشکر سمیت جنگ کی لیے اور دیکہنا غبار کا لشکر سی ہر چند کہ وہ پیدا معلوم نہوتی تہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّاُ بِهِ وَنَشْرَبُ اِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّاْنَا قِيْلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سی کہ پیاسی ہوئی لوگ دن حدیبیہ کی حالانکہ آنحضرت کی آگی اونکی تہی چہاگل پس وضو کیا اوس سی پہر متوجہ ہوئی لوگ طرف آنحضرت کے عرض کیا کہ نہین ہی ہماری پاس پانی کہ وضو کرین ساتھ اوس اور پیوین اوسکو مگر یہی پانی ہی کہ جو آپکی چہاگل مین ہی یعنی اور ظاہر ہی کہ یہ نہین کفایت کریگا سبکو پس کہا آنحضرت نے اپنا دست مبارک چہاگل مین یعنی اوسکے اندر پس اوسکی منہ مین لیس لگا پانی جوش مارنی آنحضرت کی انگلیون کی درمیان سی مانند چشمون کے کہا جابر نے پس پیا ہمنی اور وضو کیا ہمنی ف ع پس یہ ہی سعادت اونکی کہ کیسی طہارت ظاہر و باطن کی حاصل ہوئی اونکو اوس پانی سی کہ وہ افضل تہا سب اقسام پانیون مین ترجمہ کہا گیا واسطی جابر کے کہ کتنی تہی تم یعنی اوس دن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تہا یہ سوال غیر مناسب مقام معجزی مین کہا جابر نے یعنی اول جواب مین کہ اگر ہوتی ہم لاکہ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا ہمکو پہر جواب دیا اونکی بات کا کہ تہی ہم پندرہ سو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ظاہر عبارت یہ تہا کہ کہتی ہزار اور پانسو لیکن مقصود مبالغہ کرنا تہا ثابت مین اور یہ بہی ہی کہ اہل حدیبیہ جماعتین تہین جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تہی کذا قیل وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے براء ابن عازب سی کہ کہا تہی ہم ساتھ رسول خدا صلعم کی چودہ سو دن حدیبیہ کے ف اور جابر کی روایت مین پندرہ سو کہا اور بعضے کہتے ہین

کہ زیادہ چودہ سو سی تھی پس جسنی کہ پندرہ سو کہا اوسنی جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جسنی چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا

ایک وقت مین چودہ سو تھی اور ایک وقت مین پندرہ سو ہو لی یا پندرہ سو تھی اور پہر چودہ سو رہی یا بعد اسکی بعض اور مین

سی تھی نام ایک کنوی کا ہی کہ مکہ سی دس بارہ کوس پر ہی پس کھینچا ہمنی پانی اوسکا پس نہ چھوڑا ہمنی اوسمین ایک قطرہ پس پہونچی خبر آنحضرت صلعم

پس آئی آنحضرت کنوئین کی پاس اور بیٹھی کنوئین کی کنارہ پر پہر منگایا آنحضرت نی باسن پانی کا اور وضو کیا پہر بعد وضو کی پانی منہ مین لیا اور دعا کی پہر

ڈالا آب دہن کنوئین مین پہر فرمایا چھوڑ دو اس کنوئین کو ایک ساعت ف ع تا پہر جاے و شاید کہ یہ اشارہ ہی اسپر کہ ساعت سے مراد ساعت قلیلہ ہے کہ واقع ہوگی تدریج اور مراد

اس سی ساعت نجومیہ ہی نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کے ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نی اپنی تئین اور اپنی سواری کی جانورون کو یہانتک

کہ کوچ کیا وہان سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع ظاہر یہ ہے کہ قضیہ جابر کا کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوا پہلی تہا اس قضیہ سی اور معجزی حدیبیہ مین کئی ہوئی

وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ

فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ

أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ

أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا

وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اور روایت ہے عوف تابعی سی کہ نقل کی ابی رجا تابعی سی اونہون نے عمران بن حصین

صحابی سی کہ کہا تہی ہم ایک سفر مین ساتہ آنحضرت کے پس شکایت کی آنحضرت سی لوگون نی پیاس کی پس اوترے آنحضرت اور بلایا فلانی شخص کو یعنی ایک شخص کا

نام لیکر پکارا تہا نام لیتا تہا اوس فلانی کا ابو رجا کہ راوی حدیث کا ہی عمران بن حصین سی اور بہول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ہے ابو رجا یعنی پس تعبیر کیا اوسکو

لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بہی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈہونڈہو پانی پس گئی دونون یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکہا اون

دونون نی ایک عورت کو کہ بیٹھی ہی درمیان پکہال کی اونٹ پر پکہا راوی نی درمیان دونون سطیحون پانی کی اور سطیحین بہی کہتی ہین پکہال کو پس لائی وہ

دونون صحابی اوس عورت کو پکہال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضون نے کہا اوسکی پکہال کو اونٹ پر سی اور منگوایا آنحضرت نے

ایک باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کی ڈالنی کا اوس باسن مین پکہال کی دہانون مین سی اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو اپنی تئین یعنی آپس مین ایک

دوسرے کو پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبہون نی کہا عمران نی پس پیا ہمنی درحالیکہ پیاسے تہی ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئی ہم پہر بہری ہمنے

ہر مشک اور ہر چہاگل کہ ہماری ساتہ تہے یعنی جو باسن ہمارے پاس تہی بہر لیے اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت یعنی الگ ہوئی اور پہری اوس پکہال سی اتحال

کہ تحقیق شان تہی کہ البتہ شبہہ ڈالا جاتا تہا طرف ہمارے کہ وہ پکہال بہت بہری ہوئی ہی اپنی اوس وقت سے کہ شروع کیا تہا آنحضرت نے پانی لینا اوس سی نقل کی یہ

بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی سبہون نے پانی پیا اور باسن بہر اور وہ پکہال زیادہ بہری ہوئی معلوم ہوتی تہی بہ نسبت اوس وقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع کیا

اور اس حدیث کا تتمہ اور بہی ہی کہ آنحضرت نے کہانا اور غلہ دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئی اور خبر دی کہ یہ شخص ساحر ہی کہ آسمان و زمین کے

درمیان مین مانند اوسکی کوئی ساحر نہیں ہے یا نبی برحق ہی الخ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا

أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى فَانْقَادَتْ مَعَهُ

كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي

عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَانْقَادَتْ مَعَہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَیْنَہُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَالْتَأَمَتَا
فَقَعَدْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ فَحَانَتْ مِنِّیْ لَفْتَۃٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ کُلُّ
وَاحِدَۃٍ مِّنْہُمَا عَلٰی سَاقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا چلے ہم ساتھ آنحضرت کے یہانتک کہ اُترے ہم ایک میدان کشادہ میں پس تشریف لیگئے آنحضرت رفع حاجت
کے لیے یعنی پاخانہ پس نہ دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ اونچی سی کہ پردہ کریں ساتھ اوسکی لوگوں سے اور ناگہان دیکھے آنحضرت نے دو درخت بیچ
کنارے میدان کے پس گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کی اون دونوں میں سے پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخوں میں سے اور فرمایا
کہ فرمانبرداری کر میری یعنی واسطے پردہ کرنے کی میرے ساتھ حکم خدا تعالی کی پس گردن رکھی اوس درخت نے ساتھ آنحضرت کے مانند اونٹ نکیل پڑے ہوئے کی کہ فرمان
برداری کرتا ہے اپنی کھینچنے والے کی یہانتک کہ آئے آنحضرت دوسرے درخت کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے
پردہ کرنے کی میرے ساتھ حکم خدا تعالی کی پس تابعداری کی ساتھ حضرت کے اوسی طرح کہ جیسے پہلے درخت نے کی تھی یہان تک کہ جسوقت ہوئے آنحضرت آدھوں آدھ
راہ پر درمیان اون دونوں کی یعنی بیچوں بیچ میں اونکے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ آپس میں اسحال میں کہ سایہ کرنیوالے ہو میرے ساتھ حکم خدا کے پس قریب ہو گئے وہ دونوں
یعنی یہانتک کہ رفع حاجت حضرت نے درمیان میں اون دونوں کی جابر کہتے ہیں پس بیٹھا میں اسحال میں کہ باتیں کرتا تھا اپنے دل میں ف یعنی بیچ
واقع ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا میں نے حضرت سے اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتیں دل میں کرتا تھا جیسے کہ عادت انسان کی
ہوتی ہے کہ اپنے دل سے باتیں کرتا ہے اور اوسکو حدیث نفس کہتے ہیں ترجمہ پس ظاہر ہوا مجھسے التفات دیکھنا ایک جانب کو یعنی مشغول تھا میں اپنے دل کی ساتھ
اور التفات نہیں رکھتا تھا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکھا میں نے تو ناگہان دیکھتا ہوں میں آنحضرت کو کہ تشریف لیے آتے ہیں ادھر کو اور ناگہان دیکھتا ہوں
اون دونوں درختوں کو کہ تحقیق جدا ہو گئے ہیں پس جا کھڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونوں میں سے اپنی جگہ پر نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس اسمیں
دو معجزے ہوئے وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ اَثَرَ ضَرْبَۃٍ فِیْ سَاقِ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا ہٰذِہِ الضَّرْبَۃُ
قَالَ ضَرْبَۃٌ اَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِیْبَ سَلَمَۃُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِیْہِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا
اشْتَکَیْتُہَا حَتَّی السَّاعَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہ کہا دیکھا میں نے نشان ضرب کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے
پس کہا میں نے اے ابو مسلم کنیت سلمہ بن اکوع کی ہے کیا ہے یہ زخم کہا یہ زخم ہے کہ پہونچا تھا مجکو دن خیبر کے پس کہا لوگوں نے کہ پہونچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا
اور مر گیا یعنی زخم شدید پہونچا تھا کہ لوگوں نے گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا میں آنحضرت کے پاس پس پہونکا آنحضرت نے اوس زخم کی جگہ میں تین بار پہونکنا
پس نہ پایا میں نے دکھ اوسکا اسوقت تک نقل کی بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَّجَعْفَرًا
وَابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَہُمْ خَبَرُہُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَۃَ
فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ یَعْنِیْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا خبر پہونچائی آنحضرت نے مرنے زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب و عبد اللہ بن رواحہ کی لوگوں کو پہلے اس سے کہ آوے لوگوں کو خبر اونکی مرنے کی
ف یہ تینوں غزوہ موتہ میں کہ ساتھ پیش میم کی کہ نام ایک شہر کا ہے شام میں بیچ سنہ آٹھ میں شہید ہوئے تھے اور مسلمان تین ہزار تھے اور روم ایک لاکھ اور تمام قصہ
سیر کی کتابوں میں لکھا ہے پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہے حضرت کا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے خبر موت کے پہونچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے
یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونے اونکی کی لیا نیزہ زید نے یعنی اسلیے کہ یہ امیر لشکر کے تھے اور عادت ہے کہ لیتا ہے نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کیے گئے پھر لیا جعفر نے
پس شہید کیے گئے یعنی بحسب تفصیل مشہور کی پھر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نے پس شہید کیے گئے غرض یہ تھی آنحضرت یہ حوال اور آنکھیں آنحضرت کی آنسو گراتی تھیں

نہین یعنی بسبب عجب اونکی یہانتک کہ بیان شان اوسکی شیران خدا ہی **ف ع** یعنی شجاع ہی شجاعان خدا ہی اعلی

کہ وہ ہزار پر حملہ کرتی تہی اور اونکی ہاتہ سی اوس روز آٹہہ تلوارین ٹوٹین اور اضافۃ سیف اسمین بزرگی کی لیی ہی **ترجمہ** مراد کہتی تہی حضرت یعنی

کلام سابق سی خالد بن ولید یعنی یہ کلام انس کا ہی لیا اونکی ما بعد راوی کا یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالی نی مسلمانون کو نقل کی یہ بخاری نی **ف ع**

یعنی خالد کی ہاتہ سی اور زمانہ امارت اونکی مین اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ آیا اوس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہانتک کہ پہری مسلمان غنیمت

لیکر یا مراد فتح سی بچاؤ مسلمانون کا ہی کہ پہری صحیح و سالم اتہی اور حضرت شیخ نی کہا یعنی مدد کی مسلمانون کی زم پر اور مسلمان اونکی ہاتہ سی سلامت رہے

وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ

وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ

وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا

فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ

قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى

قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ

اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عباس سے کہ کہا حاضر تہا مین ساتہ آنحضرت کے

دن غزوہ حنین کی **ف ع** غزوہ حنین کا ہوا تہا بیچ شوال کی آٹہمین بعد فتح مکہ کی اور حنین ساتہ پیش ح مہملہ اور زبر نون پہلی کی اور بعد اوسکی ی ہے

ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی پری عرفات کی **ترجمہ** پس جب ملی مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشت و خون شدید تہمین پہرے

مسلمان پشت دیکر **ف ع** یعنی بعضی جلد باز مین سی اور حقیقت مین وہ بہاگنا نہ تہا بلکہ پہر کر آنحضرت کی پناہ مین آتی تہی تا دوڑ نہ جائین آنحضرت سی

حاصل یہ کہ ایکطرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہو گئی تہی **ترجمہ** پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کفار کی **ف** اوس خچر کا نام

دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نی پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکون سی اور آیا ہے کہ آنحضرت نے رد بہی کی ہین بعضی ہدیے

مشرکین کی پس بعضون نی کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن اسمین نظر ہے بسبب معلوم ہونے تاریخ کی اور اکثر یہ ہین کہ منسوخ نہین ہوا قبول جو کیا ہے

اوس سے کیا ہی کہ طمع رکہتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور امید رکہتی تہی اوس سی مصلحت مسلمانون کی اور رد کیا اوسکو کہ خلاف اسکی تہا **ترجمہ** اور مین پکڑے ہوئے

تہا حضرت کی خچر کی لگام تہامتا تہا مین اوسکو بارادہ اسکی کہ جلدی کری خچر طرف دشمنون کی اور ابو سفیان کہ نام اوسکا تہا مغیرہ بن الحارث بن

عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑی ہوئی تہا رکاب آنحضرت کی یعنی از راہ ادب و محافظت کے پس فرمایا رسول خدا صلعم نی اے عباس آواز دی اصحاب

کو **ف ح** سمرہ کہتی ہین کیکر کی درخت کو اوسکی نیچے بیعت کی تہی کتنی ایک صحابہ نی حدیبیہ مین کہ اوسکو بیعۃ الرضوان کہتی ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ اس وقت ہوئیں

پہونچین **ترجمہ** پس کہا عباس نے اور تہی مرد بلند آواز کہ پس کہا مین نے یعنی پکارا مین نے بلند آواز سی کہ کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی ہو تم بیعت اپنی کہ واقع ہوئی ہے

نیچی درخت کے پس کہا عباس نے قسم اللہ کی البتہ گویا کہ پہرنا اصحاب سمرہ کا اوس وقت کہ سنی آواز میری تہا مانند پہرنے گایون کی اپنی بچون پر کہ کیسی تیز بسبب محبت اور شوق کے

آتی ہین ویسی ہی دوڑائی پس کہا اونہون نے اے قوم حاضر ہین ہے اے قوم حاضر ہین پس لڑے مسلمان ساتہ کافرون کے اور دعوت یعنی استعانت و پکارنا اسمین کا

انصار مین تہا کہتی ہین غازی اے گروہ انصار کی اے گروہ انصار کی یعنی مذکور پہر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے **ف**

ع ح پس پکارا گیا ای بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہی انصار اولاد وہ بہائیون کی ہین ایک اوس دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد مین سی ہین پس
دیکھا آنحضرت نے اسحال مین کہ وہ اپنے خچر پر سوار تہی مانند خوب قدرت کرنی والی کی اوپر چلانے اوسکی اور بعضون نی کہا مانند اوس شخص کی کہ دراز کرتا ہی گردن اپنی
تاکہ دیکھی طرف اوس چیز کی کہ دور ہی اوس سی درحالیکہ مائل تہی طرف قتال اونکی یعنی صحابہ جو لڑتی تہی آنحضرت گردن اونچی کرکر اونکی طرف دیکھتی تہی
پس فرمایا آنحضرت نی یہ وقت گرم ہونی لڑائی کا ہی پہر لین آنحضرت نے کنکریان پس پہینکا اونکو کفار کی منہ پر یعنی یہ کہکر شاہت الوجوہ پہر فرمایا از راہ تفاؤل
کی یا خبر دینی کی کہ شکست کہائی کافرون نی قسم ہی رب محمد کی پس قسم ہی اللہ کی نہ تہی شکست مگر بسبب اسکے کہ پہینکیں آنحضرت نے کنکریان اپنی ہاتہہ واقع مگر ڈالنا
کنکریون کا یعنی اونہ ہوا قتال اور شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکھتا رہا مین تیزی اور شدت اور تلوارین اونکی ضعیف و کند اور حال اونکا ذلیل
نقل کی یہ مسلم نی ف ع اسمین دو معجزی ظاہر ہوئی حضرت سے ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اونکی شکست کی اور ماری سنگریزی پس بہاگ کہڑی ہوئے وہ

وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا لَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے ابی اسحق تابعی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی واسطی براء بن عازب صحابی کی کہ ای ابا عمارہ کیا بہاگی تم کافرون سی دن حنین کی کہا براء نے قسم ہی اللہ
نہین پیٹہ دی آنحضرت نے یعنی حقیقۃً اور صورۃً و لیکن اسقدر ہوا کہ نکلی یعنی طرف دشمن کی نوجوان حضرت کے صحابیو مین سی کہ نہی اونپر بہت ہتیار پس ملی ایک قوم
تیراندازی یعنی ہوازن سی کہ نزدیک نتہا کہ گری اونکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسی تیرانداز تہی کہ خطا نہین کرتا تہا تیر اونکا پس مارا اوس قوم نی اون نوجوانون کو تیر
نہین قریب تہے کہ خطا کرین ف ع یہ جواب براء نی خوب دیا اسلیے کہ تقدیر کلام یہ تہی کہ کیا تم سب بہاگی تہی پس یہ پوچھنا مقتضی اوسکو تہا کہ آنحضرت بہی ساتہ ہون
اونکی پس براء نی کہا کہ قسم اللہ کہ آنحضرت نہین بہاگی لیکن ایک جماعۃ صحابہ کی تہی کہ اونپر ایسا ایسا گذرا ترجمہ پس متوجہ ہوئے وہ جوان اوسوقت مین یا اوس مکان
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی مدد مانگنی کی لیی پس اس صورت مین نہین صادق آتا ہے اونپر یہ بہاگنا کیونکہ طلب مدد کی لیی آتی تہی کمکی
لیکن خوب زین اگر کوئی کہی کہ ذکر ہوا پہلی حدیث مین کہ پہری مسلمان پشت دیکر اور اس حدیث مین کہا پس متوجہ ہوئی الخ پس کیونکہ تطبیق تو جواب سکا ہے
کہ واقع ہوئی تہی اونکو صورت پشت دینی کی پہر بعد متوجہ ہونی آنحضرت کے اونکی طرف اور آواز دینی عباسؓ کی اونکو حاصل ہوئی اونکو سعادت متوجہ ہونی کی
اور انتقال کیا صورت فرار سی طرف سیرت قرار کی ترجمہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہی اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تہا اور ابوسفیان بن حارث کہینچتی تہی آگی
سی حضرت کے خچر کو ف ع اور یہ ظاہر مین معارض ہے اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ عباسؓ لگام پکڑی ہوئی تہی اور ابوسفیان رکاب لیکن ممکن ہے
حمل کرنا اوسکا تناوب یعنی نوبت بنوبت پکڑنی پر کہ کبہی ابوسفیان لگام پکڑتی ہونگی اور عباسؓ رکاب اور کبہی عباسؓ لگام پکڑتی ہونگی اور ابوسفیان
رکاب یا حمل کرینگی اوسپر کہ اوسحال مین بسبب شدت کی احتیاج دونون کے باگ پکڑنی کی ہوئی ہو ترجمہ پس اوتری آنحضرت یعنی خچر پر سی اور طلب کی اللہ تعالی سی مدد
و فتح اور کہا آنحضرت نے مین پیغمبر ہون کچہ جہوٹ نہین ہے اسمین مین بیٹا ہون عبدالمطلب کا ف ع لفظ کذب اور مطلب مین ب کو جزم ہی جیسیکہ معمول ہی پڑہنی کا
سجع اور نظم مین اور صادر ہوا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بطور وزن شعر کی بمقتضی طبیعت موزون آنحضرت کے بغیر قصد کی پس نہین کہا جاویگا اوسکو شعر اور
آنحضرت نے اپنی تئین نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کی طرف بسبب اسکی کہ وہ بہت مشہور تہی عزت بزرگی مین اور حضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہ از راہ

جیسی عادت غازیون کی ہوتی ہی کہ اظہار شجاعت جو امردی دشمنون کی اوپر ... اپنی نعرہ
کرنی جاہیو ترجمہ پہر یعنی بعد جمع ہونے مسلمانون کی اور رجوع کرنی جوانون کی صف باندہ کر لڑا کیا حضرت نے صحابہ کو نقل کی یہ مسلم نی اور واسطی بخاری
کی ہین معنی اسکی یعنی اور لفظ اسکی مسلم کی ہین اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا براء بن عازب نے کہتی تہی ہم قسم ہی خدا کی جب سخت ہوتی لڑائی
پناہ ڈہونڈہتی تہی ہم طرف اونکی اور طلب کرتی تہی خلاصی بسبب اونکی اور تحقیق دلیر مرد ہم مین سی وہ شخص ہوتا کہ برابر کہڑا ہوتا حضرت کے ف یعنی جسجگہ وہ ہوتے
وہ بہی وہین ہوتا اور معنی یہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکہتا تہا اوس وقت اوپر تقدم کی حضرت پر پس پایا کہ ہوتا بزدل تو بہاگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا
طرف حضرت کی ترجمہ مراد کرتی تہی برابر ساتہ ضمیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ف ع ح اسمین بیان ہی حضرت کی شجاعت کا اور اونکی کمال اعتماد کرنی کا
اللہ تعالی پر اور معجزہ بیان یہ ہوا کہ حضرت نی اوتر کر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکے کفار کی طرف اور اونہون نے شکست پائی بسبب اوسکی جیسکہ
پہلی حدیث مین مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطی تمام کرنی قصہ حنین کی ہی **وعن** سلمة بن الاكوع قال غزونا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم حنينا فولى صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما غشوا رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل عن البغلة ثم قبض قبضة من تراب
من الارض ثم استقبل به وجوههم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم انسانا الا ملأ عينيه ترابا بتلك القبضة فولوا مدبرين فهزمهم
الله وقسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائمهم بين المسلمين رواه مسلم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا
ہمنی یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے دن حنین کی پس پشت دی بعضی آنحضرت کے صحابہ نے پس جس وقت گہیر لیا کافرون نے آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچر سی پہر آنحضرت نے
ایک مٹہی خاک کی زمین سی کہ سنگریزی بہی اوسمین تہی پہر مقابل کیا آنحضرت نے ساتہ اوس خاک کی کافرون کے موہون کے یعنی سامنی اونکی موہون کے ڈالی اور کہا
بری ہوئی یا پہری ہو جیو منہہ اونکی پس پیدا کیا اللہ تعالی اون مین سی کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی تہا مگر کہ بہر دیا اللہ تعالی اوسکی دونون آنکہون کو ساتہ خاک
اوس مٹہی خاک کی کہ ڈالی اونکی موہون کے طرف پس پہیر کافر پیٹہ دیکر پس شکست دی اونکو اللہ تعالی اور بانٹین آنحضرت نے غنیمتین اونکی درمیان مسلمانون کے نقل کی
یہ مسلم نی ف ع اسمین بہی معجزی ہین حضرت کے ایک تو یہ کہ پہونچی مٹی اوس مٹہی کی سبکی آنکہون مین اور دوسری یہ کہ پہر گئین آنکہین ہر ایک کے اوس تہوڑی سی مٹی
باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی اور تیسری شکست پانا اونکا اوس سے **وعن** ابي هريرة قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنينا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل ممن معه يدعي الاسلام هذا من اهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل من اشد القتال
وكثرت به الجراح فجاء رجل فقال يا رسول الله ارأيت الذي تحدثت انه من اهل النار قد قاتل في سبيل الله من اشد القتال
فكثرت به الجراح فقال اما انه من اهل النار فكاد بعض الناس يرتاب فبينما هو على ذلك اذ وجد الرجل الم الجراح فاهوى
بيده الى كنانته فانتزع سهما فانتحر بها فاشتد رجال من المسلمين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله صدق الله حديثك
قد انتحر فلان وقتل نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله اكبر اشهد اني عبد الله ورسوله يا بلال قم فاذن
لا يدخل الجنة الا مؤمن وان الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر رواه البخاري اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا حاضر ہوئی ہم
ساتہ آنحضرت کے غزوہ حنین مین ف ج اور مواہب لدنیہ مین اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری مین بہی اسیطرح ہی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ایک
شخص کی حق مین اون لوگون مین سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص دوزخی ہی ف ع اور نام اوسکا قزمان تہا اور تہا وہ منافقون
مین سی اگرچہ ظاہر تہا نفاق اوسکا ترجمہ پس جس آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرون سی سخت تر مین لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ مین سی
تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجکو حقیقت حال اوس شخص کی کہ فرماتی ہو تم کہ وہ دوزخیون مین سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا

پس بہت لگی اوسکو زخم یعنی ظاہر حال اوسکا یہی تہا کہ وہ بہشتی ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ آگاہ رہو کہ وہ دوزخیون مین سی ہی ف ع یہ بات ہی ہی جو تحقیق کی
اگرچہ ظاہر مین تجکو خلاف اوسکی اسلیے کہ صورت اعمال کا کچہ اعتبار نہین ہی مدار احوال اور خاتمہ پر ہی ترجمہ پس قریب تہی بعضی لوگ یعنی بعضی مسلمان ضعیف الایمان
کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت کے کہ باوجود اس جنگ وجہاد وسعی کے لڑتے ہین کیونکر فرماتی ہین کہ وہ دوزخی ہی پس اوس اثنا مین کہ وہ اسی حال پر تہا ناگہان پایا اوس نے
درد زخمون کا پس قصد کیا ساتہ ہاتہ اپنے کی طرف ترکش اپنے کی اور کہینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتہ اوس تیر کی ف ع ح اور بخاری کے اکثر روایتون مین آیا ہی
لفظ اسہما ساتہ صیغہ جمع کی بجای سہما کی یعنی کہینچی گئی تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اوس شخص نے رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا تلوار کی
تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مرگیا اور منافات نہین رکہتا ہی اس واسطے کہ شاید دونون امر کیے ہون اول تیر سی کیا ہو پہر جب تمام نہوا قتل تو تلوار سی
کیا واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنے کی یا فاسق بسبب قتل کرنے نفس اپنی کی ترجمہ پس دوڑی گئی کتنی ایک شخص مسلمانون مین سی
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نے بات آپکی کہ آپ نے فرمایا تہا کہ وہ دوزخیون مین سی ہی تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانے نے اور مار ڈالا اپنے تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا ف ع
یہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئی آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا ترجمہ کہ ای بلال اوٹہہ پس اعلام کر لوگون کو ساتہ اسکی کہ نہین داخل
ہوگا بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اوسکی نقل کی بخاری نے ف ع مراد فاجر سی منافق
یا فاسق اون لوگون مین سی کہ کرتی ہین عمل از راہ ریا کے یا ملاتی ہین ساتہ اوسکی گناہ کو اور کبہی کرتی ہین ایسا عمل کہ اوسسے خاتمہ بد ہوتا ہی اور احتمال ہی کہ
ہو یہ جملہ داخل تحت اعلام کے یا جدا بیان ہو واسطے اختلاف احوال عاملین کے اور مانند اوسکی وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتی ہین یا پڑہتی پڑہاتی ہین یا اذان
دیتی ہین یا امامت کرتی ہین یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتی ہین واسطے غرض فاسد کی اور ہوتی ہین وہ سبب انتظام دین کی اور تقویت مسلمانون کی اور وہ خود محروم ہوتی ہین
اونکی ثواب سی جعلنا اللہ تعالی من المخلصین ف ح یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخ مین ہوگا اور مذہب یہ ہی کہ اگر مومن ہی اور تصدیق ایمانی
رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنے نفس کا بہی ایک فرد ہی قاتل مومن کی اور قرآن مجید مین حکم کیا ہی
اوسکی خلود کا دوزخ مین اور علمانے اوسمین تاویلین کی ہین پہلے اور بعضی محدثون نے اہل ظواہر سی کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہی لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہی
پس وہ ہمیشہ دوزخ مین رہنے کو مخصوص ساتہ کافر کی نہین رکہتی لیکن یہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت جماعت کے مذہب کے اور یہ حق خاص اس شخص کے کہ قصہ
اوسکا حدیث مین گذرا کہتی ہین کہ وہ منافق تہا جیسیکہ خطیب بغدادی نے کہا یعنی واقع مین منافق تہا اگرچہ ظاہر تہا نفاق اوسکا واللہ اعلم **وعن**
عائشة قالت سُحِرَ رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليهِ وسلم حتى إنه ليُخيَّلُ إليهِ أنه فعلَ الشيءَ وما فعلَه حتى إذا كان ذاتَ يومٍ عندي
دعا اللهَ ودعاه ثم قال أشعرتِ يا عائشةُ أن اللهَ قد أفتاني فيما استفتيتُه جاءني رجلان جلس أحدُهما عند رأسي والآخرُ عند رجلي
ثم قال أحدُهما لصاحبِه ما وجعُ الرجلِ قال مطبوبٌ قال ومن طبَّه قال لبيدُ بنُ الأعصمِ اليهوديُّ قال فيما ذا قال في مُشطٍ ومُشاطةٍ و
جُفِّ طلعةٍ ذكرٍ قال فأين هو قال في بئرِ ذروانَ فذهبَ النبيُّ صلى اللهُ عليهِ وسلم في أُناسٍ من أصحابِه إلى البئرِ فقال هذه
البئرُ التي أُريتُها وكأن ماءَها نُقاعةُ الحِنّاءِ وكأن نخلَها رؤوسُ الشياطينِ فاستخرجَه متفقٌ عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سحر کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ البتہ آنحضرت کے خیال مین ڈالا جاتا تہا کہ اونہون نے کی ہی ایک چیز اور حال آنکہ نہین
کی ہی ف ع ح کہا بعضون نے کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب آیا تہا حضرت پر نسیان اس طرح کا کہ گمان کرتی تہی بسبب نسیان کی کہ فلانی چیز کی ہی حالانکہ نکی
تہی یا گمان کرتی کہ نہین کی فلانی چیز حالانکہ کرچکی تہی اوسکو اور یہ امر دنیا مین تہا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہی جو فرمایا اللہ تعالی نے حق حضرت موسی علیہ السلام کے

خیمین یخیل الیہ من سحرھم انہا تسعی یعنی موسی علیہ السلام کے خیال مین یہ ڈالا گیا کہ گویا وہ دوڑتی ہے نہین بلکہ اونہون نی پارا جو ملا تہا بسبب گرمی آفتاب کے وہ ہلنے لگین اونکے خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرلی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت کے خیال مین آتا تہا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سی اور پہر نہین کرتی تہی یعنی دل چاہتا تہا اور جانتی تہی کہ مین قدرت رکہتا ہون جماع کی اور جب پاس جاتی تہے اونکو توانائی نہین ہوتی تہے اوپر اور سحر ایک مرض ہی امراض مین سے تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچہ منافی اونکی نبوت کی نہین جیسی اور بیماریان باقتضای بشریت کی ہوتی تہین ویسی ہی یہ بہی ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنے مین آنحضرت کی جسم شریف مین یہ تہی کہ معلوم ہوجاوے تاثیر کرنا سحر کا کہ تاثیر اسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور کافر حضرت کو ساحر کہتی تہے پس حقتعالی نی بسبب تاثیر کرنی سحر کی اون مین ظاہر کردیا کہ یہ ساحر نہین ہین اور قضیہ سحر کا بعد رجوع کرنیکے حدیبیہ سی تہا ذیحجہ کے مہینے مین سنہ چہ مین اور مدت اوسکی لگار کی چالیس روز کی ہی علمانی اور ایک روایت مین چہ مہینے اور موجب ایک قول کی تمام سال اغلب یہ ہے کہ قوت غلبہ اوسکا چالیس روز ہوا اور رہا بعضی علامتون کا چہ مہینے تک اور رہا بعضی اوسکی نقایا کا سال بہر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اوس سحر کا اس سے ہے کہ جو عائشہ بیان کرتی ہین **ترجمہ** تاوقتیکہ تہے آنحضرت ایک روز نزدیک میرے دعا کی اللہ تعالی سی اور دعا کی اوس سے **ف** یعنی دعا کی بعد دعا کی یعنی مکرر اور بہت کی اور مستمر ہے اوسپر اسمین دلیل ہے اوپر مستحب ہونی دعا کی وقت حاصل ہونی امور مکروہہ کے اور واسطے دفع بلاکے اور کہا ہے علمانے کہ خاص لوگ اوسی وقت دعا کرواتی ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہونچے اور اوروں کو چہوڑ رکہتے ہین کہ دعا کرتے ہین تاانکہ وقت پر قبول ہوتی ہے **ترجمہ** پہر فرمایا آنحضرت نی کیا جانا تونے اور خبر کہتی ہے تو ای عائشہ کہ اللہ تعالی نے بیان کیا میرے لیے بیچ اوس امر کے کہ طلب کیا مین نے بیان کرنا اور ظاہر کرنا اوسکا اوس سی یہہ بیان کیا اوسکو کہ آئی میرے پاس دو فرشتی بصورت دو مردون کے بیٹہا ایک ان مردون مین سی میری سر کے پاس اور دوسرا میرے پانون پاس پہر کہا ایک نے اونمین سی واسطے دوسرے کے کہ کیا ہے بیماری اوس شخص کو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا ہے کہا اوس ایک نی اور کسنے سحر کیا ہی اوسکو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا ہے اوسکو لبید بن اعصم یہودی نی **ف** کہا بعضون نی کہ مراد لبید سی بیٹیان اوسکی ہین بسبب قول اللہ تعالی کے ومن شر النفاثات فی العقد یعنی برائی عورتون پہونکنے والیون کی سی یا نفوس ساحرہ سی کہ جو گرہ دیتے ہین ڈورون مین اور پہونکتی ہین اوسپر کہا قاضی نے کہ خاص پناہ مانگنی شر نفاثات سی اسلیے ہے کہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نی سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہون کی کہ لگائین کمان کی چلہ مین اور گاڑا اوسکو کنوئین مین پس بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوترین معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نے سحر کی جگہ کی پس بہیجا علی رض کو پس لائی اوسکو اور پڑہین یہ دونون سورتین اوسپر پس تہے حضرت علی جب پڑہتی ایک آیۃ کہل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نی کچہ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سی سچا ہونا کافرونکا اسبات پر کہ آنحضرت سحر زدہ ہین اسلیے کہ وہ مراد رکہتی تہی اس سے یہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کی انتہی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قضیہ اور ہے پس یہ قضیہ غیر ہے اوس قضیہ کی کہ اس حدیث مین ہے اور ممکن ہے جمع ان دونوں مین ساتہ واقع ہونے دونون طرح کی سحرون کی حضرت کی لیے تاکہ دوچند ثواب ملی آپکو ایک ان دونون کا کہ جو اس حدیث مین ہے واقع ہوا لبید سی اور دوسرا اوسکی بیٹیون سی ہوا واللہ اعلم **ترجمہ** کہا اوس ایک نی کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسرے نے بیچ کنگہی کی اور اون بالونکے کہ کنگہی کرنے سے جہڑتی ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کی کہا پس کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیچ کنوئین ذروان کی کہ نام ایک کنوئین کا ہی مدینہ مین پس گئی آنحضرت درمیان کئی ایک آدمیون کی اپنی اصحاب مخصوصین سی طرف اوس کنوئین کی پس فرمایا کہ یہ کنوان ہی کہ دکہلایا گیا مجکو گویا کہ پانی اوس کنوئین کا پانی مہندی کا سا تہا اور گویا کہ کہجور کی شگوفی اوسکے یعنی جو اوسمین دفن کیے گئی تہی سر تہے شیطانون کی پس نکالا اوسکو حضرت نے نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل مشابہت شیطانون کی سرون کو ساتہ دی بسبب وحشت ناک اور بدہیئت ہونی اونکی کی اور عرب شیطانون کی سرون کو نہایت برا اور بدہیئت جانتی تہی اور بعضون نی کہا

کو مراد شیطانون سی سانپ خبیث ہین اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہی کہ آنحضرت نی علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بہیجا واسطی نکالنی سحر کی [illegible]
سے پس پایا اونہون نی اوسمین غلاف شگوفہ کہجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سی بنایا ہوا اور سوئیان اوسمین چبہوئی ہوئی ہین اور ایک ڈورا بندہا ہوا
گیارہ گرہین دیکر پس لائی جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونمین سی پڑہتی تہی ایک گرہ کہل جاتی تہی اور جو سوئیان کہ اوسمین سی نکالتی تہی آنحضرت کو
تسکین و آرام ہوجاتا تہا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوئین کی سر پر گئی ہون اور علی اور عمار کو اوس کنوئین کی اندر جانی اور نکالنی اوسکی کا حکم کیا ہو اور بعضی
روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی اوس یہودی کو کچہ نکہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹہانیکو دوست نہین رکہتا مین **وعن** ابی سعید الخدری
قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم قسما اتاہ ذو الخویصرۃ وھو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال
ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ائذن لی ان اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر
احدکم صلوتہ مع صلاتھم وصیامہ مع صیامھم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من
الرمیۃ ینظر الی نصلہ الی رصافہ الی نضیہ وھو قدحہ الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیء قد سبق الفرث والدم آیتھم رجل
اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المرأۃ او مثل البضعۃ تدردر ویخرجون علی خیر فرقۃ من الناس قال ابو سعید اشھد انی سمعت
ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشھد ان علی بن ابی طالب قاتلھم وانا معہ فامر بذلک الرجل فالتمس
فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی نعتہ وفی روایۃ اقبل رجل غائر العینین ناتئ الجبھۃ
کث اللحیۃ مشرف الوجنتین محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطع اللہ اذا عصیتہ فیامننی اللہ علی اھل الارض
ولا تامنونی فسال رجل قتلہ فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضئ ھذا قوما یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الاسلام
مروق السھم من الرمیۃ یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد متفق علیہ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا کہ اوسوقت کہ ہم حاضر تہی آنحضرت کی پاس اور وہ بانٹ رہی تہی مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سی ہاتہ آیا تہا اوسکو جعرانہ
مین بانٹتی تہی آیا حضرت کی پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تہا بنی تمیم مین سی **ف** ع کہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی اور اوسیکی حق مین یہ آیت اوتری ہے
ومنھم من یلمزک فی الصدقت پس وہ منافقون مین سی تہا اور آگی آویگا کہ اوسکی اصل سی خوارج نکلین گی اور یہ جو کہا ہی ایک شارح نی کہ وہ سردار تہا
خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا ہے **ترجمہ** پس کہا اوسنی یا رسول اللہ عدل کرو تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اوسکو
حضرت دیتی تہی ہر ایک کو بقدر حاجت کے پس فرمایا آنحضرت نی وای ہی تجکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مین نی بی انصافی کی تحقیق ناامید ہوا تو اور زیانکار
ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین **ف** ع اسلیے کہ امیدواری اور سودمندی تمہاری میری عدالت مین ہی اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہے اور واسطے کرنی
عدل کی بہیجا ہی اگر مین عدالت نکرون تو تمکو سوای ناامیدی اور زیانکاری کی کچہ نہین ہی خلاصہ مضمون یہ کہ جب حکم کیا اس کہنی والی نی اوسکا کہ حضرت عدل
نہین کرتی ہین تو ناامید ہوا کہنی والا اور ٹوٹی مین ہوا بسبب اس حکم کی **ترجمہ** پس کہا عمر رض نی کہ حکم دیجیے مجکو یہ کہ گردن مارون مین اوسکو پس فرمایا
چہوڑ دی اوسکو **ف** ع شرح السنہ مین ہی کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نی اوسکی قتل کرنی سے باوجود اسکے کہ آپ نی فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤن مین اونکو
البتہ قتل کرون اونکو جواب دیا گیا ہی اوسکا کہ حضرت نی مباح کیا قتل اونکا جبکہ جمعیت ہون اور ہتیار کرین اور متعرض ہون لوگون سی اور یہ باتین موجود نہین
تہین جسوقت کہ منع کیا اوسکی قتل کرنی سی اور اول جو فساد شروع ہوا اونکا حضرت علی کے زمانہ مین ہوا اور لڑی وہ اونسے یہانتک کہ بہتون کو اونمین سی
قتل کیا انتہی اور ظاہر یہ ہی کہ جو ذکر کیا اوسمین دلیل ہی آنحضرت کے حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت بدلا نہین لیتی تہی اپنی نفس کیلیے باوجود دیکہ وہی

کیا وہی کی اوسنے کہ اس تقسیم میں عدل نہیں ہوا اور پھر آپ نے بدلہ لیا باوجود اسکے کہ یہ امین تھے
قتل کی نہیں کیونکہ اسمین عیب لگاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور یہی ہو اگر کوئی ایسی بات ہماری زمانہ مین کوئی تو ظلم کیا جاویگا اوسکی بعد اوسکا ارتداد اوسکا انتہی
اور یہ منافی نہیں ہے تعلیل مشعر کرنی حضرت کی کو قتل کرنے اوسکے سے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ اسلیئے کہ تحقیق واسطے اوسکے تابعدار ہونگی کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا
نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکی کے کہ بہت اچھی طرح پڑھین گے از راہ ریا او سمعہ کے او حقیر جانیگا روزی اپنی کو بیچ مقابلہ روزی اونکی کے ف یعنی ظاہر مین
نماز اور روزے اونکے زیادہ اور قوی تر ہونگے نماز اور روزے تمہارے سے اور باطن نمازیون کی سے تہی دار ہوتی ہے اگرچہ نماز و روزہ اونکا قبول نہیں ہوتا
انتہی اور ملا علی نے ایک شارح سے یہ قول نقل کرکر کہا کہ اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہ نہی مطلق نہیں ہے ترجمہ پڑہین گے قرآن یعنی مداومت کرینگے
اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگے اوسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حال آنکہ نہ پڑھیگا قرآن اونکے حلقون سے یعنی قراءۃ اور اعمال
اونکے اوپر نہیں چڑھینگی او مقبول نہیں ہونگے یا قرآن اونکی زبانون سے تجاوز کرکر دل تک نہیں پہونچیگا او تاثیر نہیں کریگا او نکلین گے دین سے یعنی طاعت امام سے
یا اسلام سے جیسے کہ نکلجاتا ہے تیر شکار سے دیکھا جاتا ہے طرف پیکان اوسکی کے طرف پر اوسکی کے طرف نضی اوسکی کی اور دیکھا اوسکی ہی دیکھا جاتا ہے طرف پرون
تیر کے یعنی گذر جاتا ہے تیر شکار مین سے پیکان سے لیکر پر تک اوس مین پایا جاتا ہے تیر مین کچھ اثر در حالیکہ گذرا ہے تیر نجاست اور خون سے ف یعنی یہ فرقہ ایسا
دین سے نکل جاویگا کہ جیسا تیر بایں صفت شکار سے نکلجاتا ہے کہ کچھ اثر اوسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اوسکی جزو مین نہیں رہتا ہے اوپر تک ظاہر نہیں ہوتا ہے
اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اوس شخص نے کہ تکفیر کی ہے خوارج کی او خطابی نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہان اطاعت امام کی ہے اور امام مالک سے
احوال تکفیر اہل اہوا کا پوچھا کہ آیا کافر ہین یہ کہا کہ کفر سے بھاگے ہین وہ اور مثل اوسکے امیر المومنین علی رض سے بیچ شان خوارج کے بھی نقل کیا ہے واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض تابعدارون اس مرد کیکی کہ ذو الخویصرہ ہے یہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ نکلیگا انمین ایک دونون بازوون اوسکے مین سے مانند پستان
عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑے گوشت کی کہ ہلتا ہوگا ف اسی سبب سے اوسکو ذو الثدیہ بھی کہینگے ساتھ پیش ثا مثلثہ اور زیر دال اور تشدید ی کے اور وہ
سردار خارجیون کا ہوگا ترجمہ او نکلینگے یعنی یہ مراد او ہمراہی اوسکے ساتھ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگون مین سے یعنی اپنے زمانہ کی لوگونمین بہتر ہونگے
اور مراد اس سے حضرت علی اور اصحاب اونکی ہین کہا ابو سعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ سنی ہین مینے یہ حدیث آنحضرت سے اور
گواہی دیتا ہون مین یہ کہ علی ابن ابیطالب رض لڑی اوس جماعت خوارج سی کہ آنحضرت نے بیان کیا اونکا اور مین ساتھ اونکی تہا اور جب فتح پایا پس نے حضرت علی
اونپر اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپ نے ساتھ تلاش کرنے اوس شخص کو درمیان مقتولون کی پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا حضرت علی کی پاس یہانتک کہ دیکھا
مین نے طرف اوسکے اور پایا مین نے اوسکو اوپر اوس صفت کی کہ بیان کی تہی آنحضرت نے اور ایک روایت مین یعنی بجای آتاہ ذو الخویصرہ کہ اول حدیث مین
واقع ہوا ہے یون ہے کہ آیا ایک مرد کہ اندر کو دھنسی ہوئی تھین آنکھین بلند پیشانی انبوہ کی ڈاڑہی اٹھی ہوئی رخساری منڈا ہوا سر ف ع اور یہ مخالفت ظاہرہ ہے
اوس ہیئت کی کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کی تھی کہ سر مین بال رکھتی تھی منڈاتے نہین تہے مگر بعد فراغ حج کے سوا علی کرم اللہ وجہہ کی کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتا تھا
بسبب اسکے کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہونچے ترجمہ پس کہا اوسنے ای محمد ڈر اللہ سے او فرمانبرداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ کون
ڈریگا اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کی یعنی مین سب سے زیادہ فرمانبردار خدا کا ہون مجکو کیا حکم
کرتا ہی فرمانبرداری کا پس امین جانتا ہی مجکو اللہ اوپر زمین کے لوگون کی اور بہیجا ہے مجکو خلق پر تا عدل کرون اونمین اور نہین امین جانتی تم مجکو اور اعتماد
نہین کرتے مجپر پس پوچھا ایک شخص نے یعنی عمر رض نے درخواست کی اوسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرت نے اوسکو اوسکی قتل کرنے سے پس جبکہ پیٹھ پھیری
اوس شخص نے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑھینگے قرآن نہ پڑھیگا اونکی حلقون سے نکلینگے اسلام یعنی اسلام کمال سے

یا اطاعت امیر مانند نکلجانے تیر کے شکار میں سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگے بت پرستوں کو یعنی اونسے جنگ میں دیر یا موجود ہیں ہم
جنگ لڑی اوسی فرمایا آنحضرت نے اگر بالفرض پاؤں میں اونکو اور کہیں زمانہ میں ہوں تو البتہ قتل کروں میں اونکو مانند قتل کرنے عاد کے نقل کی بخاری اور مسلم
نے ف ع مراد عاد کے قتل کرنے سے ہلاک کرنا اور استیصال اونکا ہے بالکلیہ و تعبیر ساتہ قتل کے مشاکلت کے لیے ہے الا عاد قتل نہیں کیے گئے ہیں بلکہ ہلاک ہوئے ہیں
باد تند سے اور استیصال کیے گئے ہیں ساتہ ہلاک کرنیکے **وعن** ابی ہریرۃ قال کنت ادعو امی الی الاسلام وھی مشرکۃ فدعوتھا یوما فاسمعتنی
فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرہ فاتیت رسول اللہ وانا ابکی فقلت یا رسول اللہ ادع ان یھدی ام ابی ہریرۃ
فقال اللھم اھد ام ابی ہریرۃ فخرجت مستبشرا بدعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما صرت الی الباب فاذا ھو
مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مکانک یا ابا ہریرۃ وسمعت خضخضۃ الماء فاغتسلت فلبست درعھا وعجلت
عن خمارھا ففتحت الباب ثم قالت یا ابا ہریرۃ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ فرجعت الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وانا ابکی من الفرح فحمد اللہ وقال خیرا رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تہا میں بلاتا اپنی ماں کو طرف اسلام کے اس حال میں
کہ وہ مشرکہ تہی پس بلایا میں نے اوسکو ایکدن یعنی اسلام کی طرف پس سنائی میری ماں نے مجکو آنحضرت کے حق میں وہ چیز کہ ناخوش رکہتا ہوں میں یعنی ایسا کلام حضرت کی
شان میں کہا کہ مجکو ناخوش لگا کہنا اوسکا اور سنو یا ب کر کرنا اوسکا مجکو برا معلوم ہوتا ہے پس آیا میں آنحضرت کے پاس اس حال میں کہ روتا تہا میں یعنی بسبب غم
اور ترس آنیکے اوسکے حال پر کہ ماں میری ہے تادیب کر نہیں سکتا اور اوسکا یہ حال ہے پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا مانگیے اللہ تعالی سے یہ کہ ہدایت کرے
ابوہریرہ کی ماں کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو پس نکلا میں یعنی آنحضرت کے پاس سے خوشحال بسبب دعا حضرت کے آنحضرت کی پس جب
پہونچا میں طرف دروازہ کے ماں اپنی کی پس ناگہاں دروازہ بند تہا پس سنی ماں میری نے آواز میرے پاؤں کی پس کہا اونسے ٹہیر تو اپنی جگہ پر اے ابوہریرہ یعنی اندر نہ آ
وہیں ٹہیرا رہ اور سنی میں نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سے یعنی مارے جلدی کے بغیر اوڑہنی کے اور نہ اوڑہی اور دروازہ
کہولنے کو دوڑی پس کہولا دروازہ پہر کہا اے ابوہریرہ گواہی دیتی ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتی ہوں میں یہ کہ محمد بندے اللہ کے ہیں اور
رسول اوسکے پس پہرا میں اور آیا پاس رسول خدا کے اس حال میں کہ میں روتا تہا مارے خوشی کے ف ح رونا کبہی غم سے ہوتا ہے اور کبہی خوشی سے بعضے خوش طبعوں نے
کہا ہے کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہے کہ غم بصورت آنسوؤں کے ہو کر نکلجاتا ہے ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نے اللہ کی اور شکر کیا میری ماں کے اسلام لانیپر اور کہا
نیک نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی کچہ کلام کہا اچہا قسم دعا و بشارت سے یا تقدیر یہ ہے کہ پہونچا تو اے ابوہریرہ بہلائی کو بسبب اسلام ماں اپنی کے اور معجزہ یہاں
ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کے اثر کا ہے ابوہریرہ کی ماں کے حق میں فی الحال باوجود اوس انکار و شدت کفر کے **وعنہ** قال انکم تقولون اکثر ابوہریرۃ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ الموعد وان اخوتی من المھاجرین کان یشغلھم الصفق بالاسواق وان اخوتی من الانصار کان یشغلھم
عمل اموالھم وکنت امرءا مسکینا الزم رسول اللہ علی ملء بطنی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما لن یبسط احد منکم ثوبہ حتی
اقضی مقالتی ھذہ ثم یجمعہ الی صدرہ فینسی من مقالتی شیئا ابدا فبسطت نمرۃ لیس علی ثوب غیرھا حتی قضی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مقالتہ ثم جمعتھا الی صدری فوالذی بعثہ بالحق ما نسیت من مقالتہ ذلک الی یومی ھذا متفق علیہ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کی اور بعضوں نے کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتے ہو کہ بہت نقل کرتا ہے حدیثیں ابوہریرہ آنحضرت سے
اور اللہ ہے وعدہ گاہ ہمارا ف ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہے اوس سے روز قیامت ہے وعدہ گاہ ہمارا ہے یعنی اگر میں نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا ہی تعالے
روز قیامت کے سزا مجکو دیگا آنحضرت نے فرمایا ہی دیا ہے کہ جو کوئی جہوٹ باندہے مجہپر پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے بعد اوسکے ابوہریرہ نے سبب روایت

کہ بیچا بیان کرتی ہین ترجمہ اور تحقیق بہائی میری کہ شریف کی ہاتہ پہ ہاتہ مارنا بازارون مین ف ح یہ لیا ہے
بیع شراسی کہ اوسمین بائع اور مشتری آپسمین ایک دوسری کی ہاتہ پہ ہاتہ مارتی ہین یعنی خرید و فروخت مین مشغول رہتی تہی سبب بیع کی اونکی تجارت ترجمہ اور تحقیق بہائی
میری کہ انصار مین باز رکہتا تہا اونکو کار مال اون اونکیکا ف ح مراد مالون سی مدینہ والون کی نزدیک باغ و زراعت ہوتی ہین جیسکہ اہل ملک کی نزدیک اونٹ اور بکریان
اور حاصل یہ کہ مہاجرین تجارت کرتی تہی اور انصار زراعت اور درستی باغات کہجورون کی ترجمہ اور تہا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کی پاس اوپر
بہرنی پیٹ اپنی کے ف ح یعنی مین فقیر تہا اگر پہونچتا اسیقدر کہ پیٹ بہر جاوی اور بہوک دفع کری قناعت کرتا تہا مین اور تجارت اور زراعت رکہتا نہتا کہ تا اوسمین مشغول
ہوون اور دربار شریف سی دور پڑون پس ملازمت شریف مین رہتا تہا اور احوال و اقوال آنحضرت کی دیکہتا اور سنتا تہا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن
ہرگز نہین ہوگی یہ بات کہ کہولی ہی اور پہیلائے ہے کوئی تم مین سی اپنا کپڑا یہانتک کہ تمام کرون مین بات اپنی یہ پہر اکہٹا کری اور لگاوی اوسکو طرف سینہ اپنے کے اور پہر
بہولے کبہی میری حدیثون مین سی کچہ کبہی ف ح اپنی بات سی اشارہ ہے طرف دعا کے کہ کی آنحضرت نے اپنی امت کی لیے واسطے یاد رکہنی حدیثون کے کہ سنین آنحضرت سے
اور معنی یہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلا دیگا اور برکت اوس دعا کی کہ اوس کپڑی مین آویگی طرف سینہ اپنے کے ملاوی جو کچہ کہ میری حدیثون
مین سے یاد کی ہونگی ہرگز نہین بہولنے کا ترجمہ پس کہولی مین نے کملی کہ تہا مجہپر کوئی کپڑا اسوا اوسکے یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نے بات اپنی یعنی دعا پہر
اور لگایا مین نے اوسکو طرف سینہ اپنی کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتہ حق کے نہین بہولا مین حضرت کی حدیثون سی کسی حدیث کو مین نے اوس دن تک
کہ وقت روایت اس حدیث کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جرير بن عبد الله قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تريحني
من ذي الخلصة فقلت بلى وكنت لا أثبت على الخيل فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فضرب يده على صدري
حتى رأيت أثر يده في صدري وقال اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا قال فما وقعت عن فرسي بعد
فانطلق في مائة وخمسين فارسا من أحمس فحرقها بالنار وكسرها متفق عليه اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے
سے کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت نے کیا نہین آرام دیتا تو مجکو ذی الخلصہ سے ف ح یعنی نہین توڑتا تو اوسکو تا مین رنج سے خلاصی پاؤن اور ذی الخلصہ ساتہ
زبرخ معجمہ اور لام کے اور ساتہ پیش دونون کی بہی آیا ہے قبیلہ خثعم کے بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبہ الیمانیہ بہی کہتی تہی اوسمین ایک بت تہا کہ اوسکا نام خلصہ
تہا اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نفسون پاک کاملہ کو رنج لاحق ہوتا ہی عبادت غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا مین نے ہان راحت دونگا
تمکو اوسکے تئین توڑکر اور تہا مین کہ نہین ٹہہر سکتا تہا گہوڑی پہ سواری مین بلکہ گر پڑتا تہا مین اوس سی کبہی کبہی پس ذکر کیا مین نے اوسکو کہ مین نہین ٹہہر سکتا ہون
گہوڑی پہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا مین نے نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنی سینہ مین
بسبب زور سی مارنی ہاتہ کے اور کہا آنحضرت نے یعنی دعا کی میری لیے کہ خداوندا ثابت رکہہ اسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور گردان اوسکو راہ راست دکہانیوالا اور راہ راست
پایا گیا کہا جریر نے پس نہ گرا مین اپنی گہوڑی سے بعد اوس دعا کی یا بعد اوس دن کے پس روانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کے اوسکے توڑنی کی لیے ساتہ ڈیڑہ سو سوار کے
احمس سے ف ح احمس ساتہ ح اور سین مہملتین کی اور بروزن احمر کی نام قبیلون کا ہے قریش مین سی یہ نام رکہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کے کہ حماستہ معنی شجاعت
کے ہے اور لفظ فانطلق سے کلام راوی کا ہے یعنی جو کہ جریر سی روایت کرتا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام جریر کا ہے پس اوسمین التفات ہے ترجمہ پس جلا دیا جریر نے
ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** أنس قال إن رجلا كان يكتب للنبي صلى الله عليه وسلم فارتد عن
الإسلام ولحق بالمشركين فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن الأرض لا تقبله فأخبرني أبو طلحة أنه أتى الأرض التي مات فيها فوجده منبوذا
فقال ما شأن هذا فقالوا دفناه مرارا فلم تقبله الأرض متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا کہ تحقیق ایک شخص لکہتا تہا واسطے آنحضرت کے

یعنی وحی پس مرتد ہو گیا اور پھرا مسلمانی سی اور رہا ساتھ مشرکون کے ف ح اور شخص نصرانی تھا کہ مسلمان ہو گیا تھا اور پھر مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا
آنحضرت نے کہ تحقیق زمین نہین قبول کریگی اوسکو ف ع یعنی اپنے اندر نہین رکھیگی بلکہ پہینکیگی سو یہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نے
اوسکو پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نے اوسکو پہینکدیا تہا مشرکون نے کہا کہ یہ کیا ہی محمد کی اور اونکی اصحاب نے کہ قبر کو کہود کر اوسکو باہر ڈالدیا ہے پس خوب گہری
کہودی قبر مشرکون نے جہان تک گہری کہود سکے اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو دیکہا تو زمین نے اوسکو باہر ڈالدیا تہا پس معلوم کیا مشرکون نے کہ یہ
آدمی کا کام نہین ہے پس پڑا رہنے دیا اوسکو زمین پر ترجمہ کہا انس نے پس خبر دی مجکو ابو طلحہ نے کہ انس کی مان کی خاوند تہی کہ یہ کہ ابو طلحہ آئی اوس زمین مین کہ
مرا تہا وہ شخص اور دفن کیا گیا تہا اوسمین پس پایا اوسکو ابو طلحہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس پوچہا ابو طلحہ نے کہا کہ کیا ہی حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہے
کہا لوگون نے کہ دفن کیا ہمنے اوسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اوسکو زمین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور ہر بار کہ دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا وعن ابی ایوب
قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وجبت الشمس فسمع صوتا فقال یہود تعذب فی قبورہا متفق علیہ اور روایت ہے
ابی ایوب سے کہ کہا اوسنے نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحال مین کہ غروب ہوا تہا آفتاب پس سنی آنحضرت نے ایک آواز ف ع احتمال ہی کہ سنی آنحضرت نے آواز ملائکہ
عذاب کی یا آواز یہودی کی کہ عذاب کیجاتی تہی یا آواز وقع ہونی عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے حضرت کی اس بیان سی ترجمہ پس فرمایا
کہ یہ یہودی ہی یعنی آواز یہودی کی ہی یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہی کہ عذاب کیجاتی ہین اپنی قبرون مین نقل کی یہ بخاری نے ف ع اوسمین اثبات ہی عذاب قبر کا
اور معجزہ ہے حضرت کا کہ آپ پر اونکا احوال کہل گیا اور آپنے اوسکو بیان فرمادیا وعن جابر قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فلما
کان قرب المدینۃ ہاجت ریح تکاد ان تدفن الراکب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت ہذہ الریح لموت منافق
فقدم المدینۃ فاذا عظیم من المنافقین قد مات رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سی پس جبکہ پہونچی نزدیک مدینہ کے
چلی ایک ہوا یعنی سخت پس قریب تہی کہ دفن کردی سوار کو یعنی اوڑا لیجاوی اور پوشیدہ کردی نظر سے اور ہلاک کری بسبب شدت کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ
بہیجی گئی ہی یہ باد بیچ وقت مرنی ایک منافق کی پس پہونچی آنحضرت مدینہ مین پس ناگہان ایک بڑا سردار منافقون مین سی مر گیا تہا نقل کی یہ مسلم نے ف ع کہا
بعضون نے کہ نام اوسکا رفاعہ بن زید تہا اور سفر غزوہ تبوک کا تہا اور بعضون نے کہا کہ نام اوسکا رافع تہا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت
مرنے منافق کی پائی جانی وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہے وقت مرنی اشرار کے کہ یہ حالت مرنے اور زندگانی مین محل کلفت و محنت کے ہین
وعن ابی سعید الخدری قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدمنا عسفان فاقام بہا لیالی فقال الناس ما نحن
ہہنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نامن علیہم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیدہ
ما فی المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان یحرسانہا حتی تقدموا الیہا ثم قال ارتحلوا فارتحلنا واقبلنا الی المدینۃ
فوالذی یحلف بہ ما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبد اللہ بن غطفان وما یہیجہم قبل ذلک شیء رواہ مسلم
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا نکلی ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مکہ سے طرف مدینہ کی یہانتک کہ پہونچی ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہی کہ دو منزل ہی مکہ سی پس
ٹہیری آنحضرت اوسمین کئی راتین یعنی اور کئی دن پس کہا لوگون نے یعنی بعضی منافقون نے یا ضعیف الاسلامون نے کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل و کام مین کچہ لڑائی کے
کام مین اور تحقیق اہل و عیال ہمارے البتہ غائب اور پیچہے رہی ہوئے ہین نہین خاطر جمع ہماری اوپر یعنی کہ اس سے کہ دشمن آجاوی اونپر اور غارت کری پس پہنچی یہ خبر آنحضرت کو
پس فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہے نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ متعین ہین ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی
یعنی اوسکی راہون اور کوچون کی یہانتک کہ پہنچو تم طرف مدینہ کی ف ح لفظ شعب شین کی زبر سی راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتہ زبر نون اور جزم قاف کے

...مدینہ ... ملائکہ ہون کہ نہین آ سکا اوسکا

راہ درمیان دو پہاڑون کی ولیکن

طاعون اور دجال ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہم نے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کے پس قسم ہے اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہے اوسکی نہین کہی ہم نے اسباب اپنے یعنی اونٹون کی پیٹہون سے اوسوقت کہ داخل ہوئے ہم مدینہ مین یہانتک کہ چڑہ آئے ہمپر یعنی مدینہ والون پر بنو عبد اللہ بن غطفان **ف** ع کہ نام ایک قبیلہ کا ہے اور معنی یہ ہین کہ مدینہ وقت ہمارے نہونے کی اونکی کے محفوظ تہا جیسیکہ خبر دی تہی حضرت نے از راہ معجزہ کے اور نہین تہا کوئی مانع اونکی غارت کرنے اور چڑہ آنے سے اوپر سوائے نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہین اس قول کے **ترجمہ** اور نہ برانگیختہ کرتی تہی اونکو یعنی آئی ہمارے سے کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع یعنی بو اعث مین سے پس سچی ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تہی کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی پیچہے تمہارے فرشتے تا وقتیکہ جاؤ اوسمین **وعن** انس قال اصابت الناس سنة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب في يوم الجمعة قام اعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا فرفع يديه وما نرى في السماء قزعة فوالذي نفسي بيده ما وضعها حتى ثار السحاب امثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رايت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد حتى الجمعة الاخرى وقام ذلك الاعرابي او غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما يشير الى ناحية من السحاب الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ احد من ناحية الا حدث بالجود وفي رواية قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والظراب وبطون الاودية ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشي في الشمس متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا پہونچا لوگونکو قحط آنحضرت کے زمانہ مین پس اوسوقت کہ خطبہ فرماتے تہے آنحضرت دن جمعہ کے کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب نپانے پانی کے اور بہوکہے ہوئے عیال پس دعا کیجئے اللہ سے ہمارے لیے پس اوٹہائے آنحضرت نے دونون دست مبارک اس حال مین کہ نہ دیکہتے تہے ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتہ مین ہے نہ رکہے آنحضرت نے ہاتہ یہانتک کہ اوٹہا ابر مانند پہاڑون کے پہر نہ اوتری آنحضرت منبر اپنے سے یہانتک کہ دیکہا مین نے مینہ کو کہ پڑتا تہا آنحضرت کی ڈاڑہی مبارک پر **ف** ع معنی تحادر کے نزول وتقطر ہین اور یہان معنی تساقط کے یعنی پڑتا تہا مینہ ڈاڑہی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ چنانچہ ترجمہ کا لکہا گیا اور حضرت شیخ کے ترجمہ مین عن لحیتہ ہے یعنی ٹپکتا تہا مینہ ڈاڑہی سے اور حاصل یہ کہ پہلے اوترنے منبر سے اور پہلے باہر نکلنے کے مسجد سے مینہ برسنا شروع ہوا **ترجمہ** پس مینہ برسائے گئے ہم اوس دن یعنی بقیہ اوس دن کی کہ دعا کی تہی کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور اگلے دن اور اگلے دن سے اگلے دن دوسرے جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اوسکے اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال پس دعا کیجئے اللہ تعالے سے ہمارے لیے کہ مینہ تہم جائے پس اوٹہائے آنحضرت نے دونون ہاتہ اپنے اور کہا خداوندا برسا گرد اگرد ہمارے یعنی کہیتون اور باغات مین اور نہ برسا ہمپر یعنی ہمارے مکانون پر تا ضرر ہو پس نہ اشارہ کرتے تہے آنحضرت طرف کسی جانب کی ابر سے مگر کہ کہل جاتا تہا اور ہوا اوپر مدینہ کے مانند گڑہے کے یعنی تمام اطراف مدینہ مین ابر تہا اور مینہ برستا تہا مگر مدینہ پر کہ ابر بہی نتہا بالکل کہل کر مانند گڑہے کے ہو گیا تہا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناۃ ہے ایک مہینے تک اور نہین آیا کوئی کسی طرف سے مگر خبر دی بہت مینہ برسنے کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا حضرت نے یا الہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ ٹیلون پر اور پہاڑون اور اندر نالون کے اور جگہون اوگنے درختون کے کہا انس نے پس کہل گیا ابر اور باہر نکلے ہم اس حال مین کہ چلتے تہے ہم دہوپ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ جب مینہ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے کہ یا الہی مینہ نہ برسے مکانون پر ولیکن نہین مشروع ہے اسکی لیے نماز اور جمع ہونا صحرا مین **وعن** جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطب استند الى جذع نخلة من سواري المسجد فلما صنع له المنبر فاستوى عليه صاحت النخلة التي كان يخطب عندها حتى كادت ان تنشق فنزل النبي صلى الله عليه وسلم حتى اخذها فضمها اليه فجعلت تئن انين

كان

الصبی الذی یسکت حتی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر رواہ البخاری بت ہی جابر سی کہ کہا تہی آنحضرت جب وقت کہ خطبہ پڑہتے تکیہ کرتے اوپر ایک
کہجور کی ستونون مسجد کی سی ف ح کہ آنحضرت کی زمانہ مین ستون مسجد کی کہجور کی لکڑی کے تہی اور یہ تکیہ کرنا اوس ستون پر پہلے بنی منبر کے تہا ترجمہ پس
جبکہ بنایا گیا منبر اور کہڑی ہوئے حضرت اوسپر خطبہ پڑہنی کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتی تہے حضرت اوسکے پاس پہلے بنی منبر کے یہانتک کہ قریب تہا یہ کہ پہٹ جاوی
یعنی حضرت کی فراق سی پس اوترے آنحضرت یعنی منبر سے اور گئی طرف اوسکے یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی ہاتون سے اور اپنے گلے سی لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلی
کے لیی پس شروع کیا اوس ستون نی کہ نالہ کرتا تہا مانند نالہ کرنی لڑکے کی کہ چپکا کیا جاتا ہے گریہ زاری سی اور چپکا نہین ہوتا یہانتک کہ ٹہیرا اور آرام پکڑا اوس ستون نے
فرمایا آنحضرت نی یعنی اوسکے رونیکے سبب مین کہ رویا یہ ستون اوپر نہ پانی اوس چیز کی کہ سنتا تہا ذکر سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع ح یعنی اور اوپر
نہ پانے قرب ذاکر کے اور یہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سی بہت سے طریق سی روایت کی ہی کہ شک وشبہہ کو اہمین راہ نہین اور بعضون نی کہا کہ صحیح ہمارے نزدیک
یہ ہی کہ یہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہی اور حسن بصری جبکہ حدیث بیان کرتی تو روتے اور کہتے کہ ای بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تہی اور روتی تہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق سی پس تم سزاوار تر ہوا اسکے کہ مشتاق ہو واونکے ملاقات کی اور کہا کسی نے بیت سنگ و گیاہی کہ درو خاصیتے ہست *
بہ ز آدمی دان کہ درو معرفتی نیست * وعن سلمۃ بن الاکوع ان رجلا اکل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشمالہ فقال کل بیمینک قال
لا استطیع قال لا استطعت ما منعہ الا الکبر قال فما رفعہا الی فیہ رواہ مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کہایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائین ہاتہ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہا و دائین ہاتہ اپنی سے کہا اوس نے نہین کہا سکتا مین دائین ہاتہ سی فرمایا حضرت نی نہ کہا سکیو یعنی
بد دعا کی حضرت نی اوسپر اسلیے کہ وہ جہوٹا تہا عذر کرنیمین نہ باز رکہا اوسکو دائین ہاتہ کے کہانے سے مگر تکبر اور بے قیدی نے ف ح نہ عجز و ناتوانی نے یہ کلام راوی کا
کہ کہا واسطے دفع وہم اوس شخص کے کہ توہم کرے اسکا کہ آنحضرت نی کیون بد دعا کی اوسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکی پس جواب دیا گیا یہ کہ نہ باز رکہا اوسکو دائین
ہاتہ سی کہانے سی عجز نے بلکہ باز رکہا اوسکو تکبر نے اسلیے حضرت نی بد دعا کی اوسپر ترجمہ کہا راوی نی کہ پس نہ اوٹہا سکتا تہا وہ شخص دایان ہاتہ طرف منہ اپنے کے
بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے وعن انس ان اہل المدینۃ فزعوا مرۃ فرکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحۃ بطیئا وکان یقطف
فلما رجع قال وجدنا فرسکم ہذا بحرا فکان بعد ذلک لا یجاری وفی روایۃ فما سبق بعد ذلک الیوم رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈری اور فریاد کی ایکبار یعنی چورون سے یا دشمنون سے پس سوار ہوئی آنحضرت گہوڑی پہ یعنی ننگی پیٹہہ پر کہ ابو طلحہ کا تہا سست
اور تہا وہ کہ تنگ اور پاس پاس کہتا تہا قدم پس جبکہ پہری آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنی اس تمہارے گہوڑی کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گہوڑا
بعد آنحضرت کی سواری کی اسطرحکا کہ کوئی گہوڑا اوسکی ساتہ نہین چل سکتا تہا اور نہین بڑہ سکتا تہا اوس سے اور ایک روایت مین آیا ہی پس نہ آگی بڑہ سکتا تہا اوسکی کوئی
گہوڑا بعد اوس دن کے نقل کی یہ بخاری نی وعن جابر قال توفی ابی وعلیہ دین فعرضت علی غرمائہ ان یاخذوا التمر بما علیہ فابوا فاتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد علمت ان والدی قد استشہد یوم احد وترک دینا کثیرا وانی احب ان یراک الغرماء فقال لی اذہب فبیدر
کل تمر علی ناحیۃ ففعلت ثم دعوتہ فلما نظروا الیہ کانہم اغروا بی تلک الساعۃ فلما رای ما یصنعون طاف حول اعظمہا بیدرا ثلث مرات
ثم جلس علیہ ثم قال ادع لی اصحابک فما زال یکیل لہم حتی ادی اللہ عن والدی امانتہ وانا ارضی ان یودی اللہ امانۃ والدی
ولا ارجع الی اخواتی بتمرۃ فسلم اللہ البیادر کلہا وحتی انی انظر الی البیدر الذی کان علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانہا
لم تنقص تمرۃ واحدۃ رواہ البخاری اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا وفات پائی میری باپ نے اس حال مین کہ اوپر
قرض تہا پس پیش کیا مین نے اونکو قرضخواہون پر یہ کہ لیوین تمام کہجورین ہمارے بدلے اوس دین کی کہ میرے باپ پے تہا پس نہ مانا اونہون نے یعنی اسلیے کہ وہ اونکی نظر مین

تھوڑی معلوم ہوتی تہین اور تہی وہ بہو پس آیا مین حضرت کی پاس ... کیا مین نی ... پیش ... کیا حق ...
اور مین چاہتا ہون یہ کہ دیکہین اکو قرضخواہ یعنی میری پاس تاکہ رعایت کرین کچہہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجور کو جدا علیحدہ علیحدہ پس کیا
یعنی کئی ڈہیر لگائی پہر بلایا مین نے آنحضرت کو پس جبکہ دیکہا قرضخواہون نی طرف حضرت کے گویا کہ وہ لیری گئی مجہ پر اوس وقت ف ع یعنی تشدد کیا مجہ پر مطالبہ مین
اور پلچ پڑی یہ گمان کر کر کہ آنحضرت فرماوینگی اونکو تمام قرض یا بعض قرض معاف کرنیکی لیی یا صبر کرنیکی لیی پس پہلی ہی سے اونہون نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کری اوپر
کہ وہ انہین سے کسی بات پر بہی راضی نہین ہونگی ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتی ہین قرضخواہ پہرا آنحضرت تین بار گرد بڑے ڈہیر کی اور بیچ
پہر بیٹہی اوسپر پہر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنی قرضخواہون کو یعنی پس حاضر ہوئی وی پس ہمیشہ ماپتی رہی آنحضرت اونکی لیی یعنی حکم فرمایا کہ جو اونکی بانٹی کی لیی کر ادا کیا
اللہ تعالی نی میری باپ سی دین اوسکا اور مین راضی تہا کہ ادا کری اللہ تعالی دین باپ میرکا اور لیجاون مین طرف بہنون اپنی کی ایک کہجور ف جابر باپ نے
بیٹیان بہت چہوڑی تہین پس وہ بہنین ہوئین جابر کی پس جابر کہتی ہین کہ مین راضی تہا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہو جاوے اگرچہ کچہ باقی نہ رہی ہمارے لیی کہجورون مین
ترجمہ پس سالم رکہی اللہ تعالی نے ڈہیر سب یعنی آنحضرت کے معجزی سی اور یہان تک کہ تحقیق مین دیکہتا تہا طرف اوس ڈہیر کی کہ بیٹہی تہی اوسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہین کم ہوئی
اوسمین سی ایک کہجور نقل کی بخاری نی ف اور جبکہ اوس ڈہیر مین سی کہ حضرت جسپر بیٹہی تہی اور دیتی جاتی تہی کچہ نقصان نہ ہوا تو اور ڈہیر بطریق اولی سالم رہی

وعنه قال ان ام مالك كانت تهدي للنبي صلى الله عليه وسلم في عكة لها سمنا فيأتيها بنوها فيسألون الادم
وليس عندهم شيء فتعمد الى الذي كانت تهدي فيه للنبي صلى الله عليه وسلم فتجد فيه سمنا فما زال يقيم لها ادم بيتها حتى عصرته فاتت النبي صلى الله
عليه وسلم فقال عصرتيها قالت نعم قال لو تركتيها ما زال قائما رواه مسلم اور روایت ہی اوسی جابر سی کہ کہا ام مالک انصاریہ صحابیہ تہی ہدیہ بہیجتی
آنحضرت کے لیی اپنی کپی مین گہی پس آتی ام مالک کے پاس بیٹی اوسکی اور مانگتی لاون حالانکہ نہ ہوتا اونکی پاس کچہ یعنی لاون مین سی اپنی کہ جو کچہ کہ ہوتا قسم روغن سی
حضرت کو بہیج دیتی تہی پس قصد کرتی تہی ام مالک طرف اوس کپی کی کہ بہیجتی تہی اوسمین گہی آنحضرت کے لیی یعنی دیکہتی اور ڈہونڈتی اوسمین پس پاتی اوسمین گہی یعنی ہمیشہ
تہا وہ ظرف یا گہی کہ اوسمین باقی رہتا تہا قائم ام مالک کے لیی لاون گہر اوسکا یعنی ہمیشہ اوس گہی سی اونکی گہر مین لاون ہوتا تہا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک نے
اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لیی پس منقطع ہوا وہ لاون بنا بر اسکی کہ حرص شوم ہی اور حریص محروم پس آئی ام مالک حضرت کے پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی پس
فرمایا آنحضرت نی کیا نچوڑا تونی اوس گہی کو کہا اونی ہان فرمایا آنحضرت نے اگر چہوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہین تو ہمیشہ رہتا لاون تیری گہر کا
قائم نقل کی مسلم نی ف یعنی اس لیی کہ جب کنتے ورتی ہی ایک چیز مین اگرچہ وہ چیز تہوڑی ہو بہت ہو جاتی ہی و تہوڑی چیز **وعن** انس قال

قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت
اقراصا من شعير ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به
فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فسلمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة
قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى
جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله
ورسوله اعلم فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة معه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا ام سليم ما عندك فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت
وعصرت ام سليم عكة فادمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم

ثم اكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة ثم لعشرة فاكل القوم كلهم وشبعوا متفق
عليه وفي رواية لمسلم انه قال ائذن لعشرة فدخلوا فقال كلوا وسموا الله فاكلوا حتى فعل ذلك بثمانين رجلا ثم اكل النبي صلى
الله عليه وسلم واهل البيت وترك سؤرا وفي رواية للبخاري قال ادخل علي عشرة حتى عد اربعين ثم اكل النبي صلى
الله عليه وسلم فجعلت انظر هل نقص منها شيء وفي رواية لمسلم ثم اخذ ما بقي فجمعه ثم دعا فيه بالبركة فعاد كما كان فقال دونكم هذا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کے ماں کی ہین واسطے ام سلیم کی کہ ماں انس کے ہین تحقیق سنی مین نے آواز آنحضرت کی پہچانا ہون مین
اوس مین بہوک کے سبب سستی کے اثر اوسکا ہی پس کیا ہی تیرے پاس کچہ یعنی کہانی کو اگرچہ تہوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نی کہ ہان ہی کچہ پس نکالین ام سلیم نی کی روٹیان جو کی پہر
نکالی ام سلیم نی اوڑہنی اپنی پس لپیٹا روٹیون کو اوسکی ایک کونی مین پہر چہپا دیا اوسکو میری ہاتہ کی نیچی اور عمامہ کیا میرا ساتہ بعض اوسکی کی ف یعنی پہیرا
سر ڈہانکا اور کتنی ایک پیچ بہی مانند دستار کی لپیٹ دی اور انس اوس زمانہ مین آٹہ نو برس کے لڑکی تہی کہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تہی ت پہر بہیجا مجکو طرف
رسول خدا صلعم کی پس لیگیا مین وہ روٹیان حضرت کی پاس پس پایا مین نے آنحضرت کو مسجد مین بیٹہی ہوئی تہی ساتہ حضرت کے لوگ ف ع یعنی بہت سے کہ وہ ایسے
تہی جیسا کہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا اور مراد مسجد سی وہ جگہ ہی کہ بنائی تہی آنحضرت نے نماز کی لیی جس وقت کہ محاصرہ کیا تہا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق مین اسلیے
کہ وقوع اس ماجری کا غزوہ خندق ہی مین ہوا ہے مانند قصہ جابر کی واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی مین نی اوسی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کیا بہیجا ہی تجکو
ابوطلحہ نی کہا مین نے ہان ف ع اور یہ منافی نہیں ہے اوسکی ماں کی بہیجنی کی اس لیی کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تہی ترجمہ فرمایا کہ ساتہ طعام کی بہیجا ہی کہا مین نے
ہان ف ع پہلی بات سی اس بات کو جدا کر کر پوچہنا یا تو سمجہانی کی لیی تہا یا بسبب تاخیر وحی اور تعلیم کی یعنی اول اوس بات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پہر اوسکی خبر
پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اون لوگون کے کہ تہی ساتہ حضرت کے اوٹہو ف ع تا ابوطلحہ کی گہر چلین چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ اس کے ساتہ چند روٹیان ہین بہیجا ہی کہ تنہا
یا دو تین آدمیون کے ساتہ کہاوین اور ارادہ ہوا ظاہر کرنی معجزہ کا یہی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہی تہوڑی سی روٹی سی اور دوسرا معجزہ اسکی سا اونکی گہرین کہی کا بہی
ہونا تہا تا حاصل ہو اونکو برکت بسبب نیک نیتی اور اخلاص اور خستہ تنگدستی کی پس حضرت نے ارادہ اونکی گہر تشریف لیجانی کا فرمایا ترجمہ پس چلی آنحضرت یعنی اور
ہمنشین طرف گہر ابوطلحہ کی اور چلا مین بہی آگی حضرت کے یعنی جیسی خادم اور ضیافت کرنیوالی آگی آگی چلتی ہین یا اسلیے کہ جلدی سی خبر حضرت کے رونق افزا ہونے
کی ابوطلحہ کو پہنچا دیون یہانتک کہ آیا مین ابوطلحہ کی پاس پس خبر دی مین نے اوسکو یعنی اونکی آنی کی پس کہا ابوطلحہ نی ای ام سلیم تحقیق تشریف لائی آنحضرت ساتہ
لوگون کی اور نہیں ہمارے پاس کچہ کہ کہلاوین ہم اونکو یعنی سوا اون چند روٹیون کے کہ بہیجی تہین اور آدمی بہت سے ہین پس کیونکر اونکی آگی رکہوں تہوڑی سی چیز
کہا ام سلیم نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین ف ح کہ کیون آئی ہین آپ اور کیا حکمت ہے آپکی آنی مین گویا سمجہین ام سلیم کہ آنحضرت معجزہ کی لیی آئی ہین
اس سی بڑی دیندار اور دانشمند ہی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچہ تردد نہ کیا اور اول ہی سوجہی کہ حضرت قدر طعام کی جانتی ہین اگر آپ مصلحت
نہ جانتی تو کاہی کو تشریف لاتی اونکا فعل خالی حکمت سی نہیں سبحان اللہ ایک ایک عورتین ایسی تہین کہ اوس وقت کے بہت سے مردون سی زیادہ قوت یقینی
رکہتی تہین رضی اللہ عنہما وعن اہل عصرہا وجعلنا فی زمرتہم آمین رب العلمین ترجمہ پس چلی ابوطلحہ یعنی حضرت کے استقبال کی لیی یہانتک کہ ملی آنحضرت سے
پس تشریف لائی آنحضرت اور ابوطلحہ ساتہ اونکی پس فرمایا آنحضرت نے لا ای ام سلیم جو کچہ کہ تیری پاس ہی یعنی قسم روٹی سی پس لائین وہ روٹیان کہ اون پاس
تہین پس فرمایا آنحضرت نی یعنی ابوطلحہ کو یا اور کسیکو ٹکڑی کرنی کو اور ریزہ ریزہ کرنی کی لیی پس ریزہ ریزہ کی گئین روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نی کپا یعنی گہی کا
پس سالن کیا اوس گہی کو کہ کپی مین سی نکلا پہر فرمایا آنحضرت نے لا ای ام سلیم روٹی مین جو کچہ کہ چاہا اللہ نے کہین ف ح ع یعنی دعا خیر و برکت کی یا اسماء الہی
اوسمین پہونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پہر کہا حضرت نے بسم اللہ اللہم اعظم فیہا البرکۃ ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا انس کو یا اوسکو

سو پہرہوئی گرف ہو وہ تنگی کی ایسی حکم اسکی کیا کہ سب چلیں میں جو کہا تہا تا وہ ابو طلحہ نے تہا کہ دس آدمی گہر کے اندر آوین یہ بیچ

تنگی مکان کی لیے فرمایا **ترجمہ** پس بلایا دس کو پس کہایا اون دس نے پہر باہر نکلی وہ پہر فرمایا کہ بلا دس کو پہر دس کو یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتے گئی یہانتک کہ سارے قوم نے کہایا اور سیر ہوئی

اور قوم ستر آدمی تہی یا اسی **ف ع** کہا ابن حجر نے یہان تو ساتہ شک کے ہی آیا ہی اور اور روایت میں بالجزم ہی آئی ہین اور ایک روایت مین کچہہ اوپر اسی اور ایک روایت میں مثلا

نہیں ہی اس احتمال سی کہ کسر کو حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت مین آیا ہی یہانتک کہ کہایا اوس سے چالیس نے اور باقی رہا جون کا تون اس سے معلوم ہوتا ہی کہ متعدد ہوا

اس قصہ کا کہنا ہو نہیں کہ قصہ ہی ہی اور تطبیق یون ہے کہ جماعت اول پچاس تہی پہر آئے اونکی ساتہ چالیس اور ان لوگون میں سے کہ جہی اونکی گئی تہی یا حضرت نے اونکو بلایا تہا

ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اون دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کہاؤ اور نام لو اللہ کا پس کہایا اونہوں نے یہانتک

کہ کیا یہانتک اسی مرد کے یعنی اسیطرح دس دس کو اون کے گئی پہر یعنی بعد اسکی اصحاب کے کہایا نبی صلعم نے اور ابو طلحہ کی گہر والون نے اور چہوڑا باقی اوسکو اور بخاری کی ایک روایت میں ہے

کہ فرمایا آنحضرت نے داخل کر مجہہ پر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصون کو پہر کہایا نبی صلعم نے پس میں دیکہتا تہا کہ آیا کم ہوا ہے اوس میں سی کچہہ یا نہیں **ف ح** عیش ظاہر ہے کہ

اوس سی سر گرا اور یہ روایت منافات نہیں کرتی ہی ستر روایت کہانی اسی مرد کی بسبب احتمال اسکی کہ بعد چالیس کے آنحضرت نے کہایا تاکہ پہونچی برکت دونون طرف کے

لوگون کو اور بعد اوسکی اور چالیس نے کہایا ہو یا یہ معنی ہین کہ پہر بعد فراغت کے کہایا **ترجمہ** اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ پہر لیا آنحضرت نے باقی کو اور جمع کیا اوسکو پہر

کی اوس مین ساتہ برکت کی پس ہو گیا جیسا کہ تہا پہر فرمایا آنحضرت نے کہ لو اور کہاؤ اسکو **وَعَنْهُ** قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ

بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَمِائَةٍ

أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت کے پاس ایک باسن اس حال مین کہ آنحضرت زورا مین تہی **ف ع** زورا ساتہ

زبر زا اور جزم وا او اور مد وہ کے نام ایک جگہ معروف کا ہی مدینہ مین بازار کی پاس اور بعضون نے کہا کہ وہ موضع ہی قریب مدینہ کی اور ظاہر ہے کہ دوسرا ہی مراد ہی

ترجمہ پس رکہا آنحضرت نے ہاتہ اپنا باسن مین پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان انگلیون اونکی سی **ف ع** اس پانی کی نکلنی مین دو قول ہین ایک تو یہ کہ پانی

نکلنی لگا نفس انگلیون سی اور یہ قول مزنی کا اور اکثر علما کا ہی اور یہ بڑی بات ہی معجزی مین بہ نسبت نکلنی اوسکے پتہر سی اور موید ہی اسکو جو آیا ہی ایک روایت مین

فرأيت الماء ينبع من اصابعه اور دوسرا قول یہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنی لگا حضرت کے انگلیون کی درمیان میں سی **ترجمہ**

پس وضو کیا قوم نے اوس سی کہا قتادہ نے کہ کہا میں نے واسطی انس کے کتنی تہی تم یعنی اوسدن کہا تہی ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کی یعنی یہ شک راوی سے ہے نقل کی

بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ

مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم اصحاب رسول خدا کے گنتی تہی آیتونکو بسبب کثرت نور کا کہ حاصل ہوتا اوس سی ہمارے دلون میں اور تم ای لوگو گنتی ہو اونکو سبب ڈرانیکا

ف ح کافرون کے لیے کہ منکر ہین اونکے اور مراد آیتین قرآنی ہین کہ اوترین آسمان سے یا معجزات کہ صادر ہوتی تہی آنحضرت سے اور معجزات کا مراد کہنا ظاہر اور موافق تہی ساتہ

حدیث کے اور معنی یہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرون کی ڈرانی کی لیے ہین لیکن نسبت مومنون کے کہ محب اور معتقد ہین اونکی موجب بشارت اور برکت اور زیادتی ایمان کے

مین حضرت شیخ نے طیبی سی نقل کیا ہی اور ملا علی کے نزدیک آیات سی فقط معجزات اور کرامات مراد ہین اور کہا کہ آیات قرآنی یہان مراد نہین اور غیر منا ہی یہان تقریر طویل لکہی ہی

ملا علی نے بجواب رازی کی خلاصہ لکہدیا گیا اور بعد اسکے نقل کیا ہی ابن مسعود نے ایک معجزہ آنحضرت کے معجزون مین سی کہ کہا **ترجمہ** تہی ہم ہمراہ آنحضرت کے ایک سفر مین پس کم ہوا

پانی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ڈہونڈو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اوس مین کچہہ پانی باقی رہا ہو پس لائی صحابہ ایک باسن کہ اسمین کچہہ تہوڑا سا پانی تہا پس داخل کیا آنحضرت

دست مبارک اپنا باسن مین پہر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہو اوپر پاک کرنیوالی بابرکت کے اور برکت اور زیادتی خدای تعالی سے ہے
اور البتہ تحقیق دیکہا مین نے پانی کو کہ نکلتا تہا آنحضرت کی انگلیون مین سے **ف ح** لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا کہ پانی انگلیون مین سی نکلتا تہا اور اسپر ہین جمہور علما اور اسکی
ترجیح دی گئی ہی اسکو و نکلنی پانی کی پتہری جیساکہ حضرت موسی کی لیی تہا پس التفات نہ کیا جاوے اوسکی قول کی طرف کہ کہتا مراد یہ ہے کہ پانی بذاتہ بہت اور جوش
مارتی لگا انگلیون کی درمیان مین سے نہین جانتا ہون مین کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کے نی بقیہ پانی کی بہی ہوسکتا تہا لیکن اس طلب کا
معلوم نہین کہ کیا تہا سبب اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامر اور اوس معجزہ ذکر کرتی ہین ابن مسعود کہتی ہین ترجمہ والبتہ تحقیق تہی ہم سنتی تسبیح کہنی طعام کی اسحال مین کہ کہایا جاتا
طعام نقل کی بخاری نی **ف ع** روایت ہے انس سے کہ لی آنحضرت نے ایک مٹہی سنگریزون سے پس تسبیح کرتی تہی وہ حضرت کے دست مبارک مین یہانتک کہ سنی ہم نی تسبیح

وعن ابي قتادة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انكم تسيرون عشيتكم وليلتكم وتأتون الماء ان شاء الله غدا
فانطلق الناس لا يلوي احد على احد قال ابو قتادة فبينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير حتى ابهار الليل فمال عن الطريق فوضع
راسه ثم قال احفظوا علينا صلوتنا فكان اول من استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم والشمس في ظهره ثم قال اركبوا فركبنا فسرنا
حتى اذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بميضاة كانت معي فيها شيء من ماء فتوضأ منها وضوءا دون وضوء قال وبقي فيها شيء من ماء
قال احفظ علينا ميضاتك فسيكون لها نبأ ثم اذن بلال بالصلوة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم صلى الغداة وركب
وركبنا معه فانتهينا الى الناس حين امتد النهار وحمي كل شيء وهم يقولون يا رسول الله هلكنا وعطشنا فقال لا هلك عليكم ودعا
بالميضاة فجعل يصب وابو قتادة يسقيهم فلم يعد ان راى الناس ماء في الميضاة تكابوا عليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احسنوا
الملأ كلكم سيروى قال ففعلوا فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب واسقيهم حتى ما بقي غيري وغير رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم صب فقال لي اشرب فقلت لا اشرب حتى تشرب يا رسول الله فقال ان ساقي القوم آخرهم قال فشربت وشرب قال فاتى
الناس الماء جامين رواء رواه مسلم هكذا في صحيحه وكذا في كتاب الحميدي وجامع الاصول وزاد في المصابيح بعد قوله آخرهم لفظة شربا

اور روایت ہے ابو قتادہ سے کہ کہا خطبہ پڑہا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی کہ تحقیق تم چلوگی اول اس شب مین اور آخر اوس مین اور آوگی پانی پر
انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی اشارہ ہے اوس پانی کی طرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ کی جیساکہ آخر حدیث مین آویگا بیان اوسکا پس چلی لوگ اسحال مین کہ نہین التفات کرتا تہا کوئی
کسیکے طرف یعنی بلکہ چلا جاتا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہین ہوتا تہا کسیکے ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام طلب کی پانی کی اور پہونچنی کی طرف اوسکے کہا ابو قتادہ نے پس اوس وقت کہ آنحضرت صلعم جاتی
یعنی اوس شب مین یہانتک کہ آدہی رات ہوگئی پس ایکطرف ہوگئے راہ سے یعنی بقصد آرام کی پس رکہا سر اپنا یعنی سونی کی لیی پہر فرمایا یعنی بعض اپنی خادمون کو نگہبانی کرنا ہمارے لیے
نماز کی یعنی اوسکی وقت کی یعنی جاگتی رہنا تا نماز صبح کی ہاتہ سے نجاوے پس غالب ہوئی سب پر نیند اور سوگئی اور کوئی نماز کی لیی نہ جاگا پس ہوئی آنحضرت اول وہ شخص کہ جاگی نیند
سے سب سے پہلی آپ ہی جاگی اسحال مین کہ دہوپ پہنچی تہی آنحضرت کے پیٹہ پر پہر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو **ف ع** اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت نے جو اوٹہتی ہی نماز نہ پڑہی اور تاخیر کی قضا کی
تو اس امید کے لیی کہ پانی پر پہنچ جاوین یا اسلیی کہ وقت کراہیت کا نکل جاوی جیسا دلالت کرتا ہے اسپر قول راوی کا ذکر کہ ناپنی اور یہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہوڑ دینا اوس
جگہ کا کہ ترک کیا ہی کوئی حکم خدا کا اوسمین یا مرتکب ہوا ہے اوسمین ممنوع بات کا اگرچہ بغیر قصد کے ہو ترجمہ پس سوار ہوئے ہم اور چلی ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی بقدر نیزہ کے
یا زیادہ اوترے آنحضرت پہر منگایا باسن وضو کا کہ تہا ساتہ میرے اوسمین تہا کچہ پانی پس کیا اوس سے وضو کم نسبت اور وضوؤن کی یعنی اور اوقات مین جو تین تین بار اعضا
دہوتی تہی اوس سے کم کیا کہ ایک ایک یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نے اور باقی رہا اوس باسن مین کچہ پانی پہر فرمایا آنحضرت نے کہ نگاہ رکہ ہمارے لیے
میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا یا جو کچہ کہ اوسمین ہے پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطی اوسکی ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بسبب ظہور معجزہ کی پہر اذان کہی بلال نی واسطی نماز کے

پس نماز پڑہی آنحضرت نی دو رکعتین ف ع یعنی سنت صبح کی وہ پہلی نوبت کے واسطے تہا فرض کی کہ ادا کیجاتی ہی پہلی اول کی اور جبکہ فوت ہوی سنت صبح
نہین قضا تہا اوسکی نزدیک محمد کی لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کے قضا اوسکی نہین ہی اتفاقا ترجمہ پہر پڑہی نماز فرض صبح کی ف ح یعنی تہا
صحابہ کے کہ ہمراہ آپکی تہی اور ظاہر یہ ہے کہ صحابہ پاس ہی پانی ہوگا اونہون نے اوس سی وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث مین کچہ ذکر اوسکا صریح نہین آیا ہی واللہ اعلم ترجمہ اور
سوار ہوئے آنحضرت اور سوار ہوئے ہم ساتہ آپکی پس پہونچے ہم طرف لوگون کے کہ آگی جا رہی تہی قافلہ اوس وقت کہ چڑہا دن اور بلند ہوا تہا اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی
ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتی تہی یا رسول اللہ ہلاک ہوئی ہم یعنی ہوا کی گرمی سی اور پیاسے ہوئی ہم یعنی بسبب نہونے پانی کی پس فرمایا آنحضرت نے نہین ہی ہلاکت تمہے
ف ح ع یہ بشارت ہی پانی پیدا ہونے کی پس یہ خبر ہوئی یا دعا ہی یعنی نہ ہلاکت ہو تجہپر ترجمہ اور منگوایا آنحضرت نے ابو قتادہ کی وضو کا باسن پس تہے
حضرت کہ ڈالتی تہی پانی اوس باسن سی اور ابو قتادہ پانی پلاتی جاتی تہی لوگون کو پس نہ تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکہنا لوگون کا پانی کو باسن مین کہ وہین ازدحام
کرنی اونکی ہی پس ازدحام کیا اونہون نی باسن پر یعنی جب دیکہا کہ پانی باسن مین کم رہا ہی اور لوگ اوس سی پانی پیتی ہین اوسوقت ازدحام کیا باسن پر پس فرمایا
آنحضرت نے نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤ گی یعنی اس پانی سی پس ازدحام کرو کہا راوی نی پس کیا سب نے خلق نیک یعنی
ازدحام موقوف کیا اور خاطر جمعی سی الگ ہو گئی پس ہوئی آنحضرت کہ ڈالتی تہی پانی اور مین پلاتا جاتا تہا لوگون کو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوا میری یعنی صحابہ مین
اور سوای حضرت کے پہر ڈالا پانی پس کہا مجہکو کہ پی پس کہا مین نی کہ نہ پیونگا مین یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانے والا قوم کا آخر انکا ہی یعنی پیتا ہی
یعنی اوسکو چاہیے کہ پہلی سبکو سیراب کری بعد ازان آپ پیوے کہا ابو قتادہ نی پس پیا مین نی اور پیا حضرت نے کہا ابو قتادہ نی پس آئے لوگ پانی پر یعنی پہونچے پانی کی جگہ آسان تر
کہتی راحت پانیوالی سیراب نقل کی مسلم نی اسیطرح ہی صحیح مسلم مین اور اسیطرح ہی بیچ کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم آخرہم بدون لفظ شربا کے
اور زیادہ کیا مصابیح مین بعد از لفظ آخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا **وعن** ابی ہریرۃ قال لما کان یوم غزوۃ تبوک اصاب
الناس مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعہم بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا بفضل ازوادہم
فجعل الرجل یجیئ بکف ذرۃ ویجیئ الاخر بکف تمر ویجیئ الاخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیئ یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالبرکۃ ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتہم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملؤہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت
فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد
غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہونچی لوگون کو بہوک شدید
ف ع تبوک نام ایک موضع کا ہی شام مین اور مدینہ مین مسافت ایک مہینی کی غزوہ وہان کا سنہ نو مین ہوا رجب مین اور آنحضرت کی غزوون میں آخر غزوہ یہی تہا
ہوا ترجمہ پس کہا عمر نی یا رسول اللہ منگوائیے لوگون سی بچا ہوا توشہ اونکا ف ع یعنی حکم فرمایئے کہ جس پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہی لاوی اور حدیث
مین اختصار ہی ہی روایت یون نقل کی گئی ہی کہ لوگون کو بہوک پہونچی پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجی تو ہمکو نحر کرین ہم اونٹ اپنی اور کہاوین
سالن کرکر پس فرمایا حضرت نے کہ کرو پس آئے عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ حکم دیجیے گا تو سواریان کم ہو جاوینگی ولیکن منگوائیے انسی فضل ازواد انکی
یعنی حکم فرمایئے کہ لاوین بچی ہوئی توشی اپنی ترجمہ پہر دعا کیجئی اللہ سے اونکی لیے اون توشون پر ساتہ برکت کی پس فرمایا حضرت نے اچہا پس منگوایا آنحضرت نے دسترخوان
چمڑے کا پس بچہایا گیا وہ پہر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نی کہ لاتا تہا مٹہی چنی کی اور لاتا تہا اور شخص مٹہی کہجور کی اور لاتا تہا اور شخص
ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تہوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت اوترنی کی اوسپر پہر فرمایا لو یعنی اپنی جتنا چاہو اپنی باسنون مین پس لیا لوگون نے
اپنی باسنون مین یہانتک کہ نہ چہوڑا لشکر مین کوئی باسن مگر کہ بہر دیا اوسکو کہا ابو ہریرہ نے پس کہایا سارے لشکر نی یہانتک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا بقیہ بہت ف اور کہتی ہیں

کہ غزوہ تبوک مین نوبت لشکر کی الکہا وہیون کو پہونچی تہی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین معبود

ہون رسول خدا کا نہین ہی یہ بات کہ ملی اللہ تعالی سی ساتہ ان دونون گواہیون کی کوئی بندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہو اور پیرو کا جاوی بہشت سے یعنی

ع یعنی جو کوئی ملیگا اللہ تعالی سی ان دونون گواہیان توحید و رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد و شک کے پس نہین روکا جاویگا بہشت سے کبھی **وعن انس**

قال كان النبي صلى الله عليه وسلم عروسا بزينب فعمدت امي ام سليم الى تمر وسمن واقط فصنعت حيسا فجعلته في تور

فقالت يا انس اذهب بهذا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقل بعثت بهذا اليك امي وهي تقرئك السلام وتقول

ان هذا لك منا قليل يا رسول الله فذهبت فقلت فقال ضعه ثم قال اذهب فادع لي فلانا وفلانا وفلانا رجالا

سماهم وادع لي من لقيت فدعوت من سمى ومن لقيت فرجعت فاذا البيت غاص باهله قيل لانس عدد كم

كانوا قال زهاء ثلثمائة فرايت النبي صلى الله عليه وسلم وضع يده على تلك الحيسة وتكلم بما شاء الله

ثم جعل يدعو عشرة عشرة ياكلون منه ويقول لهم اذكروا اسم الله وليأكل كل رجل مما يليه قال فاكلوا حتى

شبعوا فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتى اكلوا كلهم قال لي يا انس ارفع فرفعت فما ادري حين وضعت كان اكثر ام حين رفعت متفق عليه

اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا یعنی نکاح ہوئی ساتہ زینب کے پس قصد کیا مان میری ام سلیم نی طرف کہجور اور گہی اور قروط کے

پس بنایا یعنی ان چیزونکا ملیدہ سا پس کہا اوسکو پیالہ مین اور کہا اے انس لیجا اسکو آنحضرت کے پاس اور کہہ کہ بہیجا ہی اسکو طرف آپکی میری مان نے اور وہ

آپکو سلام کہتی ہی اور کہتی ہی کہ تحقیق یہ آپ کی لیے ہی ہمارے طرف سی تہوڑا یعنی آپکی لائق نہین ہی یا رسول اللہ پس لیگیا مین اوسکو پاس آنحضرت کے اور کہا مین نے

جو کچہ کہ میری مان نی کہا تہا پس فرمایا کہ رکہدی اوسکو پہر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانی کو اور فلانی کو اور فلانی کو کہ تین شخصونکا نام لیا ف یعنی معین کیا

اونکو ساتہ نامون اونکے کی اور بہول گیا مین اونکو پس تعبیر کیا مین نے اونکو ساتہ فلانی اور فلانی اور فلانی کی پس جملہ رجالا سماہم کلام انس کا ہی بدل فلانا الخ

سی یا ساتہ تقدیر اعنی یا یعنی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میرے پاس جس سے ملی تو یعنی علی العموم پس بلایا مین نے اونکو کہ نام لیا تہا آنحضرت نے اونکا اور اونکو کہ ملا مین پس

پہرا مین پس ناگہان گہر بہرا تہا لوگون سی کہا گیا انس سی کہ کتنی تہی تم کہا انس نی بقدر تین سو کے پس دیکہا مین نے آنحضرت کو کہ رکہا دست مبارک کو اوس حلوی پر

اور کلام کیا ساتہ اوس چیز کے کہ چاہا اللہ تعالی نے یعنی دعا برکت کی شروع کیا آنحضرت نے بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کے درحالیکہ کہاتی تہی وہ اوس سی

اور فرماتی تہی آنحضرت ان سی اونکی کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہی کہ کہاوے ہر شخص اوس طرف سی کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اپنی آگی سی اور یہ ادب کہانے کا ہی کہا کہ

ذکر کیا بیان بقصد اہتمام کی واسطی حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نے پس کہایا اونہون نی یہانتک کہ سیر ہوے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت

یہانتک کہ کہایا سب نے یعنی سیر ہوکر فرمایا آنحضرت نے مجکو کہ اے انس اوٹہا یعنی پیالہ کو پس اوٹہایا مین نی پس نہین جانتا مین کہ جسوقت کہ رکہا تہا مین نے زیادہ تہا

یا اوسوقت کہ اوٹہایا مین نی نقل کی بخاری اور مسلم نی ف یعنی صورت مین الا مین شک نہین ہی کہ وقت اوٹہانی کی برکت کا تہا بسبب

ہاتہ رکہنی آنحضرت صلعم کی اور اوس وقت ہوئی اصحاب اونکی کی رضی اللہ عنہم کہا بعضون نے کہ ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ زینب کا اوس حلوی کا ہوا

کہ جو ام سلیم نی بہیجا تہا اور اور روایتون سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ اونکا روٹی اور گوشت سے تہا چنانچہ انس کہتی ہین کہ ولیمہ کیا اونکا ساتہ بکری کے اور سیر

کیا ہزار آدمیون کو ساتہ گوشت اور روٹی کی اور جواب دیا گیا ہی کہ آنا حلوی کا بیچ وقت حاضر ہونی روٹی اور گوشت کے اتفاق پڑا ہو کذا فی الشرح

اور ہو سکتا ہی کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ روز مین ہوا ہو کہتا ہون مین کہ اس حدیث سی نہین معلوم ہوتا کہ حلوی کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بہیجا تہا پہر آخر اوس روز

مین یا اور دن ولیمہ کیا ہوا اونکا ساتہ بکری کی اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سی پس کچہ منافات نہین ہی دونون قصیون مین اور شرح معارضہ سے دونون

واللہ سبحانہ اعلم وعن جابر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ ... علی فلا یکاد یسیر فتلاحق بی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لبعیرک قلت قد عیی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزجرہ ودعا لہ فما زال بین یدی الابل قدامہا یسیر
فقال لی کیف تری بعیرک قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال افتبیعنیہ بوقیۃ فبعتہ علی ان لی فقار ظہرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علی متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا غزوہ کیا مین نے ساتہ پیغمبر خدا صلعم کی اس حال مین کہ مین
سوار تہا اوپر اونٹ آبکش کی کہ تہک گیا تہا پس قریب تہا کہ راہ چل سکی یعنی جو چلنا کہ عادت تہا اوسکی ویسا نہ چل سکتا تہا پس ساتہ میری آنحضرت صلعم تہی پس فرمایا
کیا ہی اونٹ تیرے کو کہا مین نے کہ تحقیق تہک گیا ہی پس اونٹ کے پیچہی کہڑی ہوئی آنحضرت اور ہانکا اوسکو یعنی مار کر یا آواز سے اور دعا کی اوسکی لیے یعنی تیز روی کی پس
ہمیشہ تہا وہ اونٹ کہ آگی آگی چلتا تہا اور اونٹون کی پس فرمایا آنحضرت نے مجکو کہ کیسا دیکہتا ہی تو اپنی اونٹ کو اب کہا مین نے ساتہ اچہی حال کی دیکہتا ہون تحقیق
پہونچی اوسکو برکت آپکی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہی تو اوسکو بدلی اوقیہ کی یعنی چالیس درہم کے پس بیچا مین نے اوسکو اس شرط پر کہ میری لیے ہو سواری اوسکی مدینہ تک ف
ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہی بیع مین ایسی شرط کرنی کہ بعض منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہ درست نہین پس شاید کہ حدیث منسوخ ہی یا یہ شرط بیع
عقد مین نہو بلکہ جابر کی التماس سے آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کی ہو اگرچہ یہ خلاف ظاہر عبارت کے ہی واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہونچی آنحضرت مدینہ مین
صبح کو لیگیا مین حضرت کی پاس اونٹ کو یعنی تا کہ آپکی سپرد کرون اوسکو پس دی آنحضرت نے مجکو قیمت اونٹ کی کہ جس قیمت سے خریدا تہا اور پہیر دیا اونٹ
مجہے نقل کی بخاری اور مسلم نے وعن ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ
لامرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوہا فخرصناہا وخرصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیہا حتی نرجع
الیک ان شاء اللہ تعالی وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستہب علیکم اللیلۃ ریح شدید فلا یقم فیہا احد فمن کان لہ بعیر
فلیشد عقالہ فہبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طی ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی
القری فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عن حدیقتہا کم بلغ ثمرہا فقالت عشرۃ اوسق متفق علیہ
اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلی ہم ساتہ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک مین پس آئی ہم وادی قری مین کہ ایک موضع ہی کہ اوسمین اور مدینہ مین تین روز
کی مسافت ہی جانب شام کی گذری ہم ایک باغیچہ پر کہ تہا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اسکی درختون کی میوے کو کہ کس قدر ہے پس اندازہ کیا ہمنے اوسکو
یعنی مختلف جیسا کہ کسی کی قیاس مین آیا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرت نے دس وسق ف ح وسق ساٹہ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑہی تین سیر کی ترجمہ
اور فرمایا حضرت نے اوس عورت کو کہ یاد رکہنا گنتی اسکی وسقون کی جسوقت کہ وزن کری تو اوسکو یہانتک کہ پہر آوین ہم طرف تیری اس سفر سے اگر چاہی اللہ تعالی
اور چلی ہم یہانتک کہ پہونچی ہم تبوک مین پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلی تمپر آج کی رات ہوا سخت پس نہ کہڑا ہو اوسمین کوئی یعنی اپنی جگہ سے اسلیے کہ خطر ہی ہوا کا
اوسکو پس جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی اونٹ پس چاہیی کہ مضبوط باندہی پاہند اوسکا پس چلی ہوا سخت پس کہڑا ہوا ایک شخص پس اوٹہایا اوسکو ہوا نے یہانتک کہ
کہ پہینک دیا اوسکو بیچ دونون پہاڑون طی کی ف ع ح طی باپ ہے قبیلہ کا دیار مین سی اور جای حاتم طائی کی ہی اوو دیار مین تے ترجمہ پہر متوجہ ہوئے ہم یعنی
طرف مدینہ کے یہانتک کہ آئی ہم وادی قری مین پس پوچہا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوسکی باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نے کہ پہونچا دس وسق
کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اسمین تین معجزے ہوئی حضرت کے ایک تو میوے کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہ کہ ہوا نے اوس شخص کو پہینکدیا اور شاید کہ
ہوئی یہ معجزے یا تو واسطی ظاہر کرنی نبوت کے بعضی اہل نفاق کی لیے کہ ساتہ تہی حضرت کے اور یا واسطی زیادتی یقین مومنین کی وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموہا فاحسنوا الی اہلہا فان لہا ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا فاذا رایتم

رجلين يختصمان في موضع لبنة فاخرج منها قال فرأيت عبد الرحمن بن شرحبيل بن حسنة واخاه ربيعة يختصمان في موضع لبنة فخرجت منها رواه مسلم اور روایت ہے ابوذر سے کہا اونہی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کروگی مصر کو کہ نام ہی شہر کا اور مصر ایک زمین ہی کہ نام رکہا جاتا ہے اوسمین قیراط ف ع ح یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاریون کے زبانپر معاملات مین بہت جاری رہتا ہے بسبب شدت کے نیچ اونکے معاملات مین اور قلت مروت کی اور عدم مسامحت کے پس منافی نہین ہی اسکی مشارکت غیر اونکیکی بیچ ذکر کرنی قیراط کی اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ ایک قوم کی مزاج مین فناعت اور خست ہے اور یہان ہی معلوم ہوتا ہے کہ اہل کرم کی زبانپر جاری ہی کہ ایک درم کر حقیر اور خسیس کا جاری ہوا اور قیراط کا وزن مختلف ہی بلاد مختلفہ مین چہ بیسوان حصہ دینار کا ہی اور عراق مین بیسوان حصہ دینار کا ہی باوجود یسی دنی ہونی اونکیکی وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کے حقوق رعایت کرنیکی اور جہت سی کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس فرمایا پس جسوقت کہ فتح کروگی تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والون پر یعنی ساتہ درگذر اور معاف کرنیکی اوسچیز سی کہ بری جانو اور نہ باعث ہون تمکو بری افعال و اقوال اونکی اونکی برائی پہونچانی پر اسلیی کہ اہل مصر کی لیی ذمہ ہی یعنی امان و حرمت ہے بسبب ابراہیم بیٹی آنحضرت کے اسلیی کہ ماریہ اونکی ماں قبطیہ اونہین کے قوم مین سے تہین اور اونکی لیی قرابت ہے جانب ہاجرہ اسمعیل کی ماں کی ہی اسلیی کہ وہ بہی اونہین مین سے تہین یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی سسرال کا ہی ف ع ح لفظ او شک کے لیی ہی پس بنا براس روایت کے مصاہرت مختص ساتہ ماریہ کے ہی اور نسبت ساتہ ہاجرہ کے بعد از ان ذکر کیا آنحضرت نے حال اونکی سے کہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتی اور جہگڑتی ہین کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکہو تم دو شخصونکو کہ جہگڑتی ہین ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل تو مصر مین سے ف ع ظاہر مطابق المرام کی یہ تہا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نے خطاب خاص ابوذر ہی کو کیا بسبب کمال شفقت کے اونپر اور احتمال ہی کہ خطاب عام ہو ترجمہ کہا ابوذر نے پس دیکہا مین نے عبد الرحمن بیٹی شرحبیل بیٹی حسنہ کو اور اوسکی بہائی ربیعہ کو کہ جہگڑتی تہی دونون بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا مین مصر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ع اور یہ واقع ہوا حضرت عثمان کی اخیر عہد مین پس ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہ حادثہ درپیش آویگا مصر مین اور ہوینگے اوسکی فتنی اور شرور سبب وہان کی مانند نکلنی مصریون کے عثمان کی قتل کی لیی اور پہر قتل کرنی اونکیکی محمد بن ابی بکر کو اس حال مین کہ وہ حاکم تہی اونپر حضرت علی کی طرف سے غرض کہ حضرت نے فرمایا جب جہگڑا ہونی لگی وہان تو تو احتراز کرنا اونکی مخالطت سے اور پرہیز کرنا اونکی مکانون ہی سے ہی کیا اونہون نے وعن حذيفة

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في اصحابي وفي رواية قال في امتي اثنا عشر منافقا لا يدخلون الجنة ولا يجدون ريحها حتى يلج الجمل في سم الخياط ثمانية منهم تكفيهم الدبيلة سراج من نار يظهر في اكتافهم حتى ينجم في صدورهم رواه مسلم

اور روایت ہے حذیفہ سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بیچ میرے صحابیون مین اور ایک روایت مین ہے بیچ میری امت مین بارہ منافق ہین کہ نہ داخل ہونگی بہشت مین اور داخل ہونا کیا ہی تو پاوینگی بو جنت کی یہانتک کہ پیٹہی اونٹ سوئی کی ناکی مین ف ع ح یہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی جیسکہ قرآن مجید مین بہی ایا ہی کفار کے حقمین ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط اور جاننا چاہیی کہ اطلاق امت کا منافقونپر کرسکتی ہین امت دعوت کے لیکن اطلاق صحابی کا نہین کرسکتے مگر باعتبار ظاہر اور ملی جلی رہنی اونکیکی درمیان صحابہ کے ساتہ کہنی کلمہ شہادت کے حاصل یہ کہ یہان اونکو صحابی مجازاً کہا باعتبار ظاہر حال و اختلاط اونکیکی صحابہ سے اور ہو سکتا ہے امت اجابت بہی مراد ہوسکتی ہین اور آنحضرت نے اپنی بعض خواص و مقربون کو اوپر احوال اس فرقہ خبیث کی اطلاع دی تہی تا اونکی مکر و شر سی حذر رہین اور لیلۃ العقبہ مین وقت پہرنی آنحضرت کے غزوہ تبوک سی مکر و خدع اونکا نسبت آنحضرت کے وجود مین آیا جیساکہ سیر کی کتابون مین مذکور ہی اور ذکر کیا گیا ہی حذیفہ سی کہ وہ چودہ تہے پہر دو نے تو توبہ کری تہی اور باراہ نفاق ہی پر رہے بموجب خبر مخبر صادق کی ترجمہ آٹہ اون بارہ منافقون سی دفع کریگا اونکی شر کو اور ہلاک کریگا اونکو دبیلہ ف ع ح دبیلہ ساتہ پیش دال مہملہ اور زبر بای موحدہ کی تصغیر دبل کی ہی وہ ایک پیدا ہوتا ہی آدمی کی پیٹ مین اور اکثر ہلاک کر دیتا ہی اور قاموس مین دبل بمعنی طاعون کی کہا اور بمعنی حادثہ اور سختی کی بہی آیا ہی ترجمہ شعلہ ہی آگ کا کہ پیدا ہوگا اونکی مونڈہون ہی ف ع تعبیر سے دبیلہ کی

اور ظاہر یہی ہی کہ یہ کلام حدیث ہی کہ گویا ادراج ہو گیا ہی ترجمہ یہانتک کہ نمودار ہوگا اثر اوس حرارت کا اونکی سینون مین نقل کی سہیلی نی عفان سی ہی
مین روایت کیا گیا ہی حدیث کہ آنحضرت نے معلوم کروا دیا تہا مجکو اونکی تین اور وہ ہلا ہین اوسیطرح کہ جیسی خبر دی تہی حضرت نے اور سند کرکے حدیث
سھل بن سعد لا عطین ھذہ الرایۃ غدا فی باب مناقب علی رضی اللہ عنہ وحدیث جابر من یصعد الثنیۃ فی جامع
المناقب ان شاء اللہ تعالی اور ذکر نیکی ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ سطر اوسکا یہی لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ مناقب علی کی اور حدیث جابر
کہ سر اوسکا یہی من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی موسی قال خرج
ابو طالب الی الشام وخرج معہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اشیاخ من قریش فلما اشرفوا علی الراھب ھبطوا فحلوا رحالھم
فخرج الیھم الراھب وکانوا قبل ذلک یمرون بہ فلا یخرج الیھم قال فھم یحلون رحالھم فجعل یتخللھم الراھب حتی جاء فاخذ
بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذا سید العلمین ھذا رسول رب العلمین یبعثہ اللہ رحمۃ للعلمین فقال لہ اشیاخ من
قریش ما علمک فقال انکم حین اشرفتم من العقبۃ لم یبق شجر ولا حجر الا خر ساجدا ولا یسجدان الا لنبی
وانی اعرفہ بخاتم النبوۃ اسفل من غضروف کتفہ مثل التفاحۃ ثم رجع فصنع لھم طعاما فلما اتاھم بہ وکان فی رعیۃ
الابل فقال ارسلوا الیہ فاقبل وعلیہ غمامۃ تظلہ فلما دنا من القوم وجدھم قد سبقوہ الی فیء الشجرۃ فلما جلس مال
فیء الشجرۃ علیہ فقال انظروا الی فیء الشجرۃ مال علیہ فقال انشدکم اللہ ایکم ولیہ قالوا ابو طالب
فلم یزل یناشدہ حتی ردہ ابو طالب وبعث معہ ابو بکر بلالا وزودہ الراھب من الکعک والزیت رواہ الترمذی

روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا نکلی ابو طالب چچا آنحضرت کے طرف شام کی یعنی تجارت کے لیے جیسا کہ عادت اہل مکہ کی تہی اور نکلی ساتہ اوسکی پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم درمیان شیخون قریش کی یعنی جناب شناس سردار یا بڈہی قریش کی ہمراہ تہی اور آنحضرت اوسوقت مین بارہ برس کے تہی پس جبکہ اونچی ہوئی اوپر راہب کے
زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اوسکا بحیرا تہا اوتری یعنی اوسکی موضع مین کہ نام اوسکا بصریٰ تہا بلاد شام سی پس کہولی کجاوی اپنی پس باہر نکلا طرف اونکے راہب یعنی
ملاقات کی لیے اونکی اور تہی یعنی لوگ قریش وغیرہ مین سی پہلی اس سی کہ بارہا سفر کرتی گذرتی اوسکی مکان پر پس نکلتا وہ طرف اونکے کہا راوی نی پس وہ کہولتی
کجاوی اپنی پس شروع کیا کہ ڈہونڈتا پہرتا تہا درمیان اونکی راہب یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتہ رسول خدا صلعم کا کہا یہ سردار عالمین کا یہی رسول رب العالمین کا
یعنی طرف عالمین کی بہیجا ہی اوسکو اللہ تعالی نے سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کے لوگونکی لیے پس کہا راہب کو بعضی شیخون نی قریش مین سی کہان سی جانا تو نی
حال اوسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئی اس راہ سی کہ درمیان دو پہاڑون کی ہی باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتہر مگر کہ سجدہ کرتا ہوا اور نہیں سجدہ
کرتی ہین پتہر اور درخت مگر پیغمبر کو اور تحقیق میں پہچانتا ہون اوسکو سبب مہر نبوت کے کہ واقع ہی اوسکی شانہ کی ہڈی کی نیچی مانند سیب کے ف اور اور سے ڈہونڈ
آیا ہی کہ وہ راہب تہا اور آنحضرت کو گلی سی لگایا اور حضرت کے احوال اور صفات شریف پوچہین کہ کسطرح سوتے ہیں اور کہاتی پیتی ہین اور کیسی اخلاق رکہتی ہین وغیرہ ذلک اور سب
موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتاب مین تہا ترجمہ پہر گیا راہب یعنی اپنی مکان مین اور تیار کیا قافلہ کی لیے طعام پس جبکہ لایا طعام راہب اونکی پاس اور تہی آنحضرت چرانی مین
پس کہا راہب نے قریش کو کہ بہیجو کسیکو اونکی پاس کہ بلا کر لائیگا اونہین پس تشریف لائے حضرت یعنی بلا بہیجنی کسیکی یا پہلی اوسکی اس حال مین کہ حضرت پر ایک ابر تہا
سایہ کیے ہوئی پس جبکہ نزدیک ہوئے آنحضرت قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کی تہی اونہون نے طرف سایہ درخت کے یعنی وہ پہلی ہی درخت کے سایہ مین بیٹہی تہی پس جبکہ بیٹہی
آنحضرت جہک آیا سایہ درخت کا حضرت پر ف ح اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تہا لیکن اسطرح اعزاز و امتیاز اونکی مجلس مین سایہ درخت کا بہی ڈہل آیا تا اوپر حضرت کے
جہک آیا سایہ درخت کا نماز معجزہ کی لیے اور سایہ ابر کا تہا ارہاص قسم معجزات سے تہا ولیکن کہتی ہین کہ ہمیشہ نہ تہا بلکہ کبہی کبہی ہوتا تہا وقت احتیاج کے بعد ہ پہر کہا راہب نے کہ دیکہو طرف

اپنی بیٹی کو آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹی میری کو جنون ہی اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہی اوسکو وقت سامنے آنی طعام صبح و شام کی یا وقت کھانے شام صبح و شام کی اور ایک شارح نی کہا صبح و شام پس پھیرا ہاتہ آنحضرت نی اوسکی سینہ پر اور دعا کی پس قی کی اوس لڑکی نی قی کرنی او نکلا اوسکی پیٹ سے مانند کالی بلی کی بچی کی دوڑتا ہوا نقل کی یہ دارمی نی **وعن** انس قال جاء جبرئيل الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس حزين قد تخضب بالدم من فعل اهل مكة فقال يا رسول الله هل تحب ان نريك اية قال نعم فنظر الى شجرة من ورائه فقال ادع بها فدعا بها فجاءت فقامت بين يديه فقال مرها فلترجع فامرها فرجعت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبي حسبي رواه الدارمي اور روایت ہی انس سی کہ کہا آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت بیٹھی ہوئی تہی غمگین اس حال مین کہ تحقیق رنگین ہو رہی تہی آنحضرت ساتھ خون کے بسبب کردار اہل مکہ کی **ف** مراد بد سلوکی کفار کی روز احد کی ہی کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس اوس سی حضرت خون آلودہ ہو رہی تہی **ترجمہ** پس کہا جبرئیل نی یا رسول اللہ کیا چاہتی ہو کہ دکہلاوین ہم تمکو ایک معجزہ **ف** یعنی تمہارا کہ نشانی ہی تمہاری نبوت کی تا اوس سے تسلی ہو تمہاری کہ موجب سبب زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہی **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں ہم کہا اوس یعنی کیا جبرئیل نی طرف ایک درخت کے پیچہی اپنی سی طلب پس کہا کہ بلا تم اوسکو پس بلایا آنحضرت نے اوسکو پس آیا اور کہڑا ہا روبرو حضرت کی یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نی کہ حکم کرو اوسکو تا پہر جاوی پس حکم کیا اوسکو پس پہر گیا پس فرمایا رسول خدا نی کفایت ہی مجکو کفایت ہی مجکو نقل کی یہ دارمی نی **ف** یعنی تسلی اور رفع غم اور شدت کی یہ نشانی بزرگ میری پروردگار کی طرف سے اور یہ دلیل ہی اسپر کہ ظہور خارق عادات کا موجب ہی حصول یقین اور رفع غم اور حزن کا اور دلیل ہی اسپر کہ جسکو تقرب اور سربلندی درگاہ حقیقی ہو اگرچہ غم و حزن دشمنوں کے ہاتہ سی پہنچی تو صبر کرنا چاہیی اور اجر تقدیر شدت و رنج کی ہوتا ہی **وعن** ابن عمر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاقبل اعرابي فلما دنا قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله قال ومن يشهد على ما تقول قال هذه السلمة فدعاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بشاطئ الوادي فاقبلت تخد الارض حتى قامت بين يديه فاستشهدها ثلثا فشهدت ثلثا انه كما قال ثم رجعت الى منبتها رواه الدارمي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم ساتہ آنحضرت کی ایک سفر مین یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اس بات کی کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کی کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک واسطی اوسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا کہا گنوار نی اور کون ہی کہ گواہی دی اوپر اوس چیز کی کہ کہتی ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتی ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سی بطور معجزہ کی گواہی دی فرمایا حضرت نی یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اوسکو حضرت نی اس حال مین کہ آنحضرت نالہ کی کنارہ پر ٹہہری ہوئی تہی پس آیا وہ درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کہڑا ہوا روبرو حضرت کے پس گواہی طلب کی اوس سی حضرت نے تین بار پس گواہی دی درخت نی تین بار کہ واقع مین اسیطرح ہی کہ جیسی حضرت نی کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہین پہر گیا طرف جگہ اگنی اپنی کی یعنی جہان سی آیا تہا پہر وہین چلا گیا نقل کی یہ دارمی نی **وعن** ابن عباس قال جاء اعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بما اعرف انك نبي قال ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة يشهد اني رسول الله فدعاه رسول الله عليه السلام فجعل ينزل من النخلة حتى سقط الى النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابي رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کس دلیل سی جانون مین کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نی اس دلیل سی جان کہ بلاؤن مین اس خوشہ کو اس کہجور کی درخت مین سی اس حال مین کہ گواہی دی کہ مین پیغمبر خدا کا ہون پس بلایا اوسکو آنحضرت نے پس اوترنی لگا وہ خوشہ کہجور سی یہانتک کہ گرا وہ نیچی پر طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پہر فرمایا حضرت نے پہر جا پس چلا گیا وہ جہان سی آیا تہا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نی اور صحیح کہا

وعن ابی ھریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منها شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعھا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی واستذفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رایت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ھذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وبما ھو کائن بعدکم قال فکان الرجل یھودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی تحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اھلہ بعدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ کی یعنی طرف ریوڑ بکریوں کی کہ چرواہا اوسکا ساتھ اوسکے تھا پس لی بھیڑیے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس ڈہونڈہا اوس بھیڑیے کو چرواہے نے یہانتک کہ چھڑایا اوس بکری کو بھیڑیے کی منہ سے کہا ابوہریرہؓ نے پس چڑہا بھیڑیا ایک ٹیلے پر بیٹھا بھیڑیا بطور بیٹھنے بھیڑیے کی کہ کولے زمین پر رکھتا ہے اور پانوں کھڑے اور دمل کی دم درمیان دونوں پانوں اپنے کی اور کہا بھیڑیے نے تحقیق قصد کیا میں نے یا قصد کیا تو نے طرف رزق کی کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالے نے پکڑا تھا میں نے رزق پہر چھڑا لیا تو نے مجھسے پس کہا اوس شخص نے ف یعنی چرواہے نے کہ نام اوسکا اہبان بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اوسکو مکلم الذئب کذا قال التوربشتی ترجمہ قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے عجوبہ مانند آج کے دن کی کہ بھیڑیا بولتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے بھیڑیا بولتا مانند آج کی دن کے پس کہا بھیڑیے نے عجب تر اس حال سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کہجور کی درختوں کے کہ واقع ہیں درمیان دو سنگستان کی ف یعنی مدینہ میں اور مراد شخص سے آنحضرت ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید ر کی تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرہ زمین کالے پتھروں والی درمیان دو پہاڑوں کی پہاڑوں مدینہ کی سے ترجمہ خبریں پہونچاتا ہے تمکو اوس چیز کی کہ گذر گئی اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہے بعد تمہارے ف یعنی جو کچہ پہلے تمہارے گذر گئی ہیں اونکی خبریں دیتا ہے اور جو کچہ بعد تمہارے ہونگی دنیا میں اونکی اور احوال عقبی کی خبریں دیتا ہے ترجمہ کہا ابوہریرہ نے پس تہا وہ چرواہا قوم یہودی ف عہ اسمیں رد اوسپر کہ جو بعضوں نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تھا اسلیے کہ خزاعہ میں نہیں یہود مگر یہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس اور خبر دی اونکو یعنی بھیڑیے کی قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو یعنی اوسکی خبر کو نبی صلعم نے پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالت اور مانند اسکی علامتیں ہیں پہلے قیامت کی تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنی گہر سے پس نہ پہریگا اور نہ آویگا اپنی گہر کو یہانتک کہ خبر دی اوسکو پاپوش اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گہر والوں نے پیچہے اوسکی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں وعن ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ھھنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی روایت ہے ابی العلا تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سے کہ کہا تہے ہم سب ساتہ آنحضرت صلعم کی نوبت نوبت کہاتے یعنی وقت ظہور معجزے کی ایک بڑی پیالہ میں سے صبح سے رات تک یعنی تمام روز اوٹھتی دس کہا کر اور بیٹھتی دس کہانیکو کہا ہم نے سمرہ سے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتہ اوسکی یعنی کہا ہے اور کہانے سے زیادہ ہو جاتا تھا طعام کہا سمرہ نے کسی چیز سے تعجب کرتا ہے تو ف عہ یہ خطاب ابو العلاء کو کیا منجملہ کہنے والوں میں سے پہلے کہ وہ وسا تابعین میں سے ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی تعجب کرے تو اے مخاطب ترجمہ نہ مدد کیا جاتا مگر اسجگہ سے اور اشارہ کیا ساتہ ہاتہ اپنے کی طرف آسمان کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف عہ یعنی نہیں بڑہتا تھا اوسمیں طعام مگر عالم بالا سے بسبب اوتر نے برکت کی آسمان سے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اس قول اللہ تعالے کی وفی السماء رزقکم اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابو العلاء چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا قول آنحضرت صلعم کا ہے اور قائل صحابہ لیکن یہ احتمال نہایت بعید و غریب ہے وعن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلث مائۃ وخمسۃ عشر قال اللھم انھم حفاۃ فاحملھم اللھم انھم عراۃ فاکسھم اللھم انھم جیاع فاشبعھم ففتح اللہ لہ فانقلبوا وما منھم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا

رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی دن گروہ ساتھ تین سو پندرہ آدمیوں کی
تین سو تیرہ مین کہ تیتر مہاجرین مین سی تہی اور دو سو چہتیس انصار مین سی ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یہ یعنی صحابہ ننگی پانون ہین پس سواری دی تو انکو یا الٰہی تحقیق
یہ ننگی بدن ہین کہ سوائے تہبند کی کچہہ نہین رکہتی پس لباس دے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہ بہوکی ہین پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر باطن مین قوت باوین طاعت کی
پس فتح دی اللہ تعالیٰ نی واسطی آنحضرت کی یعنی مشرکین مکہ پر یہانتک کہ قتل کیے گئی انہین سی ستر اور قید کیے گئے ستر پس پہرے صحابہ فتح مند ہوکر سی حالیکہ نہین تہا انمین
سی کوئی شخص مگر حال یہ تہا کہ پہرا ساتہ ایک اونٹ کی اور دو اونٹ کی اور کپڑی پہنی اور سیر ہوئی نقل کی یہ ترمذی نی ف یہ سبب ہاتہ لگنی اونٹون اور کہانون اور کپڑون
غنیمت مین مشرکون سی اور سبب دعائین آنحضرت کی مستجاب ہوئین اور اس سی معلوم ہوتا کہ قبولیت دعا کی تعجیل خارق عادت ہے ہی خصوصاً اسمین ستر خصوصیات
اور یہ تمام نتیجہ صبر کا تہا جیسکہ حدیث مین آیا ہی اِنَّ الصَّبْرَ عَلٰی مَا یَکْرَہُ فِیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ یہ تو نتیجہ دنیا مین ہی اور آخرت کا کیا کہنا ہی وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِیْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَکُمْ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ
وَلْیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کیے جاؤگی یعنی
دشمنو نپر اور پاؤگی یعنی غنیمت اور فتح کیے جاوینگی تمہاری لیے یعنی شہر اور یہ بشارت اور خبر دینی ہی صحابہ کو ساتہ اوس چیز کی کہ زمانہ آئیندہ مین واقع ہوگی پس جو شخص
کہ پاوی یہ یعنی جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا تم مین سی پس چاہیی کہ ڈری اللہ سی یعنی تمام امور اپنی ہین تاکہ ہو کامل اور چاہیی کہ حکم کری ساتہ بہلائی کی اور منع کری بری بات
سی نقل کی یہ ابوداؤد نی ف یعنی راہ اعتدال پر چلی اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اترانی مین نہ پڑی اور یہ اشارہ ہی اس آیت پر اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰہُمْ
فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ الخ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ یَہُوْدِیَّۃً مِّنْ اَہْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ
شَاۃً مَصْلِیَّۃً ثُمَّ اَہْدَتْہَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَکَلَ مِنْہَا وَاَکَلَ رَہْطٌ
مِّنْ اَصْحَابِہٖ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَرْسَلَ اِلَی الْیَہُوْدِیَّۃِ فَدَعَاہَا فَقَالَ سَمَمْتِ ہٰذِہِ
الشَّاۃَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَکَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ ہٰذِہٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَنْ یَّضُرَّہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ
نَبِیًّا اسْتَرَحْنَا مِنْہُ فَعَفَا عَنْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُعَاقِبْہَا وَتُوُفِّیَ اَصْحَابُہُ الَّذِیْنَ اَکَلُوْا مِنَ
الشَّاۃِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کَاہِلِہٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِیْ اَکَلَ مِنَ الشَّاۃِ
حَجَمَہٗ اَبُوْ ہِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَۃِ وَہُوَ مَوْلًی لِّبَنِیْ بَیَاضَۃَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق
ایک عورت یہودیہ نی اہل خیبر مین سی زہر ملایا بکری بہنی ہوئی مین پہر تحفہ لائی اوسکو واسطی آنحضرت کی ف نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تہا بیوی سلام
بن مشکم کی آیا ہی کہ اوس عورت نی پوچہا کہ آنحضرت بکرے مین سے کس جگہ کی گوشت کو پسند رکہتی ہین لوگون نی کہا کہ دست کی گوشت کو پس
ایک بکری کا بچہ رکہتی تہی اوسکو ذبح کیا اور اوسمین بہت زہر ملایا کہ اوسیوقت ہلاک کردی اور دست اور شانہ مین بہت ملایا اور کہا ساتہ آنحضرت کی اور صحابہ کی کہ حاضر تہے
ترجمہ پس لیا آنحضرت نی دست اور کہایا اوسمین سی اور کہایا ایک جماعت نی آنحضرت کی یارون مین سی ساتہ حضرت کی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ اوٹہاؤ ہاتہ اپنی یعنی
روکو ہاتہ اور نہ کہاؤ اور بہیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کی پس بلایا اوسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ زہر ملایا ہی تو نی اس بکری مین پس کہا یہودیہ نی
کہ کسنی خبر دی تمکو یعنی اللہ نی یا کسی مخلوق نی فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دی مجکو اسنی کہ میری ہاتہ مین ہی فرمایا یہ اشارہ کرکر طرف دست کی کہا یہودیہ نی کہ ہان زہر ملایا ہے
مین نی اسمین کہ کہا مین نی اگر ہی محمد نبی تو ہرگز نہین ضرر کریگی یہ بکری زہر آلودہ ف سبب اسکی کہ زہر انبیا مین ایسا تاثیر نہین کرتا ہی کہ مار ڈالی یا سبب اسکی
کہ موت آنحضرت کی پہلی تمام کرنی دعوت اور کامل کرنی دین کی متوقع نہین تہی اور احتمال اول مین خبر جان کرتا ہی جو کہتی ہین کہ وفات آنحضرت کی سبب تاثیر

اوس زہر کی ہوئی کہ خیبر میں کہایا تہا لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کہ مسلم میں آیا ہی کہ یہودیہ کہا آنحضرت نے آپکو کیا چیز نے آمادہ کیا کہ زہر دیا تہا جسمین فرمایا نہیں
پہونچتا مجکو مگر کہ جو کچہ کہ مقدر ہی اور چاہا ہی خدا نے تم ترجمہ اور اگر نہیں ہی وہ پیغمبر تو آرام پاوینگی ہم اور خلاص ہونگی اوس سی پس درگذر کیا اوس عورت سی حضرت
صلعم نی اور نہ سزا دی اوسکو ف ع اور بعضون نی کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہیں کی گئی اور سلیمان تیمی اپنی مغازی میں لایا ہی بعد کہنی اوسکے لفظ
یہ الفاظ وان کنت کاذبا ارحت الناس منک قد استبان لی انک صادق وانا اشہدک ومن حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہا طیبی نے
کہ اسمین اختلاف ہی اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے حکم فرمایا اوسکی قتل کرنیکا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثون مین یہ ہی کہ حضرت نے
معاف کیا اوسکو ابتدا امر مین پس جبکہ مری بشر بن براء بن معرور اون کہانیوالون مین سی کہ حلق سی اوتارا تہا اوسکو حضرت نے حکم فرمایا اوس یہودیہ کی قتل کرنیکا
پس قتل کی گئی بدلی اوسکی ترجمہ اور مری وہ صحابہ آنحضرت کی کہ کہایا تہا اونہون نی اوس بکری مین سی یعنی بعض اون مین سی مراد وہ بشر بن براء ہی اور پچہنی لگائی
آنحضرت نی درمیان مونڈہون اپنی کی بسبب اوس گوشت کے کہ کہایا بکری زہر آلودہ مین سی پچہنی لگائی اونکی ابو ہند نی کہ نام اونکا یسار حجام تہا ساتہ سینگ کی اور
چہری چوڑی کی اور وہ ابو ہند غلام آزاد تہا بنی بیاضہ کا کہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سی نقل کی یہ ابوداود نی **وعن** سہل بن الحنظلیۃ انہم
ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت
علی جبل کذا وکذا فاذا انا بہوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ
قال ارکب فرکب فرسا لہ فقال استقبل ہذا الشعب حتی تکون فی اعلاہ فلما اصبحنا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی مصلاہ فرکع رکعتین ثم قال ہل حسستم فارسکم فقال رجل یا رسول اللہ ما حسسناہ فثوب بالصلوۃ فجعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی یلتفت الی الشعب حتی اذا قضی الصلوۃ قال ابشروا فقد جاء فارسکم فجعلنا ننظر الی خلال
الشجر فی الشعب فاذا ہو قد جاء حتی وقف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی انطلقت حتی کنت فی اعلی ہذا الشعب حیث
امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبین کلیہما فلم ار احدا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہل نزلت اللیلۃ قال لا الا مصلیا او قاضی حاجۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا علیک ان لا تعمل بعدہا رواہ ابوداود
اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا تحقیق صحابہ چلی ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونی کی طرف حنین کی پس بہت دراز کیا چلنا
یہانتک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑی سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق مین چڑہا تہا اوپر پہاڑ ایسی اور ایسی کی پس ناگہان دیکہا مین نی ہوازن
کو کہ بڑا قبیلہ ہی اوپر اونٹ باپ اپنی کی ف ع یعنی سب آئی ہین یہ عبارت مثل ہی کہ بیان کیجاتی ہی اوس قوم کی حق مین کہ سب آئی ہین اور کوئی پیچہی
نہ رہجا دی اور اصل اسکی یہ ہی کہ ایک قوم عرب مین سی ایک جگہ سی اوٹہکر کہڑی ہتی تہی اور کوچ کیا اور جو کوئی جوان اونٹ پاتا پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ اونکی
نہتی اونکی باپ کے تہا اور قسطلانی نی کہا کہ علی یہاں بمعنی مع کی ہی اور یہ ضرب المثل ہی عرب مین سبب حکایۃ تہا کہ ایک قوم کو عرب مین سی پیش آیا اوٹہ کہڑی ہونا اپنی
موضع سی پس کوچ کیا اونہون نی اور چہوڑا پیچہی اپنی کچہ یہانتک کہ تہا ایک اونٹ اونکی باپ کا لی لیا اونہون نی اوسکو بہی ساتہ اپنی پس کہا اورون نی جاؤ
علی بکرۃ ابیہم پس ہوگئی یہ مثل اوس قوم کی کہ آوین سب اگرچہ نہو اونکی پاس اونٹ اور بکرہ کہتی ہین اونٹ جوان کو اور بعضون نی کہا کہ ایک شخص سب اپنی
اولاد کو اونٹ پر لیی پہرتا تہا اور یہ ضرب المثل ہوئی ف ت دیکہا مین نی ہوازن کو ساتہ عورتون اپنی کی اور جانورون اپنی کی کہ جمع ہوئی ہین طرف حنین کے
پس تبسم کیا آنحضرت نے یعنی از راہ تعجب کے اونکی قدرت ... اور فرمایا کہ یہ غنیمت ہی مسلمانوں کی کل کو اگر چاہی اللہ پہر فرمایا کون شخص ہماری حفاظت کرے آج کی رات

انس بن ابی مرثد غنوی نے کہ مین محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنی گھوڑی پر پہر فرمایا حضرت نے کہ متوجہ ہو اسکی کہ پہاڑ مین سے یہانتک کہ پہونچو تو بیچ بلندی اوس پہاڑ کے پس جبکہ صبح کی ہوئی نکلی آنحضرت طرف جگہ نماز اپنی کی یعنی جو جگہ کہ نماز کے لیے بنا رکھی ہے پس پڑہیں آنحضرت نے دو رکعتیں یعنی سنت صبح کی پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا معلوم کیا تمنے اپنے سوار کو ساتھ حس کے یعنی دیکہا تمنے اوسکو یا سنی آواز اوسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ نہیں پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نے حالت نماز مین دیکہنا انکہیون سے طرف اوس درہ پہاڑ کے یہانتک جب پڑہ چکے حضرت نماز فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا کہ نگہبانی کرتا تہا پس شروع کیا ہمنے دیکہنا درمیان درختون کی بیچ درہ پہاڑ کے پس ناگہان وہ سوار آیا یہانتک کہ کہڑا ہوا روبرو پیغمبر خدا صلعم کے یعنی سوار یا اوتر کر پس کہا اوس سوار نے کہ تحقیق مین روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا مین اوپر بلندی اس درہ پہاڑ کے جہان کہ حکم فرمایا تہا مجکو پیغمبر خدا صلعم نے پس جبکہ صبح کی مین نے آیا مین دونون درون پہاڑ کے مین یعنی دونون راہون اور جوانب پہاڑ مین بخوف اسکے کہ ہوا ہو مین کوئی چہپا ہوا پس نہ دیکہا مین نے کسیکو پس فرمایا انس بن ابی مرثد کو آنحضرت نے کہ کیا اوترا تہا تو آج کی رات یعنی گہوڑے سے کہا انہون نے کہ نہیں اوترا مین مگر نماز پڑہنے کے لیے یا استنجا کرنیکے لیے فرمایا آنحضرت نے پس نہیں تجہپر حرج مین کہ نہ کرے تو بعد اس شب کے نفل کے یہ ابو داود نے **ف** ع یعنی کوئی عمل قسم نوافل و فضائل سے ایسی کہ عمل تیرا آج کی رات کا کافی ہے اللہ کے نزدیک ثواب و فضیلت مین غرض کہ مراد عمل سے نوافل و خیرات مین نہ فرائض کیونکہ وہ نہیں ساقط ہوتے اور بعضون نے کہا کہ مراد عمل سے آئندہ جہاد ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَقَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ کُلَّمَا اَرَدْتَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ فِیْهِ یَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ کَذَا وَکَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَکُنَّا نَاْکُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَکَانَ لَا یُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰی کَانَ یَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ لایا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنی ایک کہجورین یعنی اکیس پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے انمین ساتہ برکت کی یعنی مانگیے اللہ سے برکت ان مین یا انکے لیے پس لیا آنحضرت نے اونکو اپنے ہاتہ مین یا رکہا ہاتہ اپنا اونپر پہر دعا کی آنحضرت نے میرے لیے اونمین ساتہ برکت کی یعنی ساتہ برکت کی اونمین اور کثرت خیر کی اونکی کہانے مین باوجود باقی رہنے اونکی کے فرمایا کہ لے انکو پس رکہ انکو اپنے توشہ دان مین جب چاہے تو کہ لیوے تو اسمین سے کچہ پس داخل کر توشہ دان مین ہاتہ اپنا پس لے کہجور اسمین سے اور نہ جہاڑ تو اوسکو جہاڑنے کر کہا ابو ہریرہ نے پس تحقیق اوٹہالی مینے اون کہجورون مین سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا مین پس تہے ہم یعنی مین اور یار میرے کہاتے اونمین سے اور کہلاتے اور تہا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری کمر سے یہانتک کہ ہوا دن شہید ہونے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان گرپڑا اور جاتا رہا **ف** ع اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تفرقہ اور فساد ہوتا ہے لوگون مین تو برکت اوٹہ جاتی ہے آیا ہے کہ ابو ہریرہ اوس وقت کہتی تہی کہ لوگون کو ایک غم ہے اور مجکو دو غم ایک غم جاتے رہنے اوس تہیلی کا اور ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَیْشٌ لَیْلَةً بِمَکَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ یُرِیْدُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ اَخْرِجُوْهُ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِیَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِیٌّ عَلٰی فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِکُوْنَ یَحْرُسُوْنَ عَلِیًّا یَحْسَبُوْنَهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَیْهِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِیًّا رَدَّ اللّٰهُ مَکْرَهُمْ فَقَالُوْا اَیْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا اَدْرِیْ فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَیْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰی بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْکَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ یَکُنْ نَسْجُ الْعَنْکَبُوْتِ عَلٰی بَابِهِ فَمَکَثَ فِیْهِ ثَلٰثَ لَیَالٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ مین یعنی دار الندوہ مین اور حاضر ہوا ساتہ اونکے شیطان بصورت شیخ نجدی کے پس کہا بعضون نے اون مین سے جب صبح ہو پس باندہو اوسکو ساتہ بندہن کے یعنی قید کرو اوسکو مراد رکہتے تہے ساتہ دونون ضمیرون کے آنحضرت صلعم کو اور باز رکہنا

اونہا بعضی مشرکین نی بیلیہ مار ڈالو اوسکو اور کہا بعضون نی بلکہ نکالدو اوسکو ف ع یعنی یہ جو ہانت کی اور خبر دی اللہ تعالی نی اونکی بدخواہی کی اس آیت مین
وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ اَوْ يَقْتُلُوكَ اَوْ يُخْرِجُوكَ اور یہ ماجرا یون ہی کہ جب مشرکون نی سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اونکی تو ڈری اور جمع ہوئی
دار الندوہ مین مشورہ کرنی کی لیی حضرت کی امر مین پس آیا اونکی پاس ابلیس بصورت ایک شیخ کی اور کہا کہ مین نجد سی آیا ہون سنا مین نی جمع ہونا تمہارا پس چاہا مین
کہ حاضر ہون تمہاری پاس اور ہرگز نہ بہر ہوگی تم مجہسی عقل و خیر خواہی مین پس کہا ابوالبختری نی کہ میری رای یہ ہی کہ قید کرو اوسکو کوٹہری مین اور بند کرو سوراخ اوسکی
سوا ہی ایک موکہی کی کہ ڈالدیا کرو اوسمین سی کہانا پینا اوسکا یہانتک کہ مرجاوی پس کہا اوس شیخ نی کہ یہ بری رای ہی آوینگی تمہاری پاس وہ لوگ کہ لڑینگی تمسی اوسکی قوم
مین سی اور چہڑا لیجاوینگی اوسکو تمہاری ہاتہ سی پہر کہا ہشام بن عمرو نی کہ رای میری یہ ہی کہ سوار کرو اوسکو اونٹ پر اور نکالدو اوسکو اپنی زمین سی پس نہین ضرر کریگا تمکو
جو کچہہ کہ وہ کریگا پس کہا اوس شیخ نی کہ یہی بری رای ہی خراب کریگا وہ اور قوم کو سوا ہی تمہارے اور فریفتہ ہونگی لوگ اوسکی اور لڑیگا وہ تمسی ساتہ لیکر اونکو پہر کہا ابوجہل
نی کہ میری رای یون ہی کہ لو تم ہر قبیلہ مین سی ایک ایک جوان اور دو تم اونکو تلوارین تا ماریں اوسکو سب ایک دفعہ پس پہیل جاوی خون اوسکا سب قبیلون مین پس نہ
سکینگی دعوی خون اوسکا ثابت ہو پہر بنی ہاشم سب قریش سی لڑ تو سکتی ہی کی نہین ناچار دیت پر راضی ہونگی پس جب طلب کرینگی وہ دیت تو دینگی ہم دیت اوسکی پس
کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نی کہ سچ کہا اس جوان نی پس متفرق ہوئی لوگ اوسکی رای پر یعنی یہی بات ٹہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نی اپنی پیغمبر کو اس مشورہ
پر ف ع یعنی جبرئیل آئی اور یہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سلاوین حضرت علی رض کو اپنی بچہونی پر اور نکلین ساتہ ابی بکر رض کی طرف غار کی ترجمہ پس رات
گذاری علی رض نی اوپر بچہونی نبی صلعم کی اوس رات اور نکلی پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتہ ابی بکر کی یہانتک کہ پہونچی غار ثور پر ف ع یعنی ہجرت کر کر پہاڑ ثور کی غار مین چہپ رہی اور
جب کہ حضرت گہر سی نکلی ہین اور مشرک جو دروازے پر کہڑی تہی اونکی سامنی سی گذری ہین اور وہ مطلع ہوئی ہین اور حضرت نی کلام کیا ہی اونسی قصہ عجیب اور معجزہ عجیبہ کہ شرح عربی مین
ذکر کیا ہی اوسکو اور تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کی بہی تفصیل مذکور ہی ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نی اسحال مین کہ نگہبانی کرتی تہی علی رض کی یعنی حضرت علی گہر مین تہی اور وہ بہر
کہڑی تہی گمان کرتی تہی علی رض عنہ کو آنحضرت ف ع یعنی گمان اونکو یہ تہا کہ آنحضرت گہر مین سوتی ہین اور صلاح یہ ٹہیری ہوئی تہی کہ رات کو اونکی نگہبانی کیجیی اور صبح کو کام اونکا تمام
کیجیی اور حالانکہ وہ علی رض تہی اور آنحضرت اونکی سامنی سی باہر نکل گئی تہی ترجمہ پس جب صبح کے تو حملہ کیا اونہون نی اوپر یعنی اوس شخص پر وہ کہ بستر پر تہا یعنی حضرت
علی پر گمان آنحضرت کی پس جبکہ دیکہا علی رض کو یعنی جگہ حضرت کی روکی اللہ تعالی نی بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نی یعنی علی رض سی کہ کہان گیا یہ یار تیرا یعنی آنحضرت
کہا علی رض نی کہ نہین جانتا مین پس چلی مشرک پیچہی حضرت کی نشان قدم پر یعنی کہوج مین لگی حضرت کی پس جب پہونچی مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان
قدم پس چڑہی وہ پہاڑ پر پس گذری غار پر کہ اوپر پہاڑ کی تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمین ہین پس دیکہا اونہون نی غار کی دروازی پر جالا مکڑی کا ف
ع کہ بعد اندر جانی آنحضرت کی اوس غار مین مکڑی نی جالا تنا تہا اور عرض غار کی دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہی اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتہ کی ترجمہ پس
کہا مشرکون نی اگر داخل ہوتی محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکی دروازہ پر پس ٹہیری آنحضرت غار مین تین راتدن نقل کی یہ احمد نی ف ع داخل ہوئی آنحضرت
غار مین تو بہیجی اللہ تعالی نی دو کبوتر پس انڈی دیی اونہون نی دروازی کی نیچی کی جانب مین اور بہیجی مکڑی پس جالا تنا اوسنی اوسپر اور روایت کیا گیا ہی کہ مشرک
چڑہی اوپر غار کی ایسی جگہ کہ اگر نظر کرتی اپنی قدمون کی طرف تو دیکہ لیتی آنحضرت اور ابوبکر کو پس ڈری ابوبکر رض آنحضرت کی طرف سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی گمان
تیرا ساتہ اون دو کی کہ اللہ تیسرا اونکا ہی پس اندہا کر دیا اونکو اللہ تعالی نی غار کی دیکہنی سی پس شروع کیا اونہون نی پہرنا گرد اوسکی پس نہ دیکہا اونہون نی حضرت کو
انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کی لکہا ہی کہ مراد صاحب سی ابوبکر صدیق رض ہین کہ ساتہ آنحضرت کی نکلکر دونون صاحب
جبل ثور کی غار مین چہپی تہی اوس روز کہ کفار نی قصد قتل کرنی آنحضرت کا مصمم کیا تہا اور کہا ابوبکر نی آنحضرت سی اوس غار مین جس وقت کہ کافر وہان پہونچی
کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سی اپنی زیر قدم نگاہ کری تو ہمکو دیکہ لیگا آنحضرت نی فرمایا ما ظنک یا ابابکر باثنین اللہ ثالثہما اور یہی جگہ سی ثابت ہوتا ہی کہ اسنکر تہا

صدیق کا بہ سبب انکار نص کی کافر ہو تا ہی بخلاف اور صحابہ کی کہ منکر اونکی صحابیت کا مبتدع ہی اور عائشہ سے بہی روایت کیا گیا ہی کہ والدین میری

عاقل ہوئیسی وہ دیندار تہی اور کوئی روز ایسا نہ گذرتا تہا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح و شام نہ آتی ہون اور جب مسلمانون کو کفار نی ایذا پہونچائی تو آنحضرت نے فرمایا کہ دار

ہجرت تمہارا مجکو دکہایا ہی کہ کہجور والا ہی درمیان دو سنگستان کی بعد اوسکی مسلمانون نی مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کی بہی مدینہ کو پہری اور ابو بکر صدیق

نی بہی تیاری مدینہ کو جانی کی کی حضرت نے فرمایا تامل کر ای ابی بکر امیدوار ہون کہ مجکو بہی اذن ہجرت کا صادر ہو اوس وقت سی ابو بکر نی ملازمت آنحضرت کی علی الدوام

اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینی تک گہر مین بند کر کی تیار رکہی پہر ایک دن ٹہیک دوپہر مین آنحضرت ابو بکر کی گہر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ مجکو اذن ہجرت کا ہوا ابو بکر نی

ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسماء نی زاد راہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کی گہر سی بموافقت اونکی آنحضرت مکہ سی باہر نکلکر جبل ثور کی

غار مین چہپی اور اللہ تعالی کی قدرت سی اوسی شب درخت کیکر کا اوس غار کی منہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نی اوسکی منہ پر گہونسلا بنا کر انڈی دیی اور مکڑی نی جالا تنا

کفار اوس غار کی منہ پر آکر یہ علامتین دیکہ کر پہری اور جس وقت کہ دونون صاحب مکہ سی باہر نکلی ابو بکر کبہی آگی آنحضرت کے اور کبہی پیچہی آنحضرت کی ہو تی تہی بسبب اسکے

کہ کوئی کافر اونکی آگی پیچہی سی نہ آجاوی اور جب غار پر پہونچی تو آنحضرت کو وہان کہڑا کیا اور اول آپ غار مین جا کر صاف کر کر آنحضرت کو اندر لیگئی اور تین رات تک دونون

وہان رہی اور اپنی دونون اونٹون کو حوالہ ایک شخص کی بنی الدیل مین سی کیا بوعدہ اسکی کہ بعد تین رات کی غار کی دروازہ پر حاضر کری اور اوسکو رہبر مدینہ کا باجرت

مقرر کیا تہا اور ان تین شب مین عبد اللہ بن ابی بکر رات کی وقت کفار کی خبرین اونکو پہونچاتی تہی اور بعد تین شب کی وہان سی اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر براہ

کنارہ دریا کی متوجہ مدینہ کی ہوئی جب بنی مدلج مین پہونچی تو سراقہ بن مالک اونکی پیچہی نکلا بسبب اسکی کہ کفار مکہ نی اوسکو انعام دینا مقرر کیا تہا اگر ان دونونکو یا ایک کو

مار ڈالی غرضکہ جب بارادہ قتل آنحضرت اور صدیق کی نکلا اور قریب اونکی پہونچا تو پانو اوسکی گہوڑی کا پہسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پہر سوار ہو کر درپی ہوا اور ایسا

نزدیک پہونچا کہ قرأت پیغمبر کی سنی اوسی وقت دونون پانون اوسکی گہوڑی کی رانون تک زمین مین دہسی اور سراقہ زمین پر گرا اوسوقت سراقہ نی متنبہ ہو کر طالب امان

کی ہوئی آنحضرت اور ابو بکر کہڑی ہوئی اور سراقہ نی ملازمت کی اور حال لیا اور خبرین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کری قبول نہوا اور یہ حکم ہوا کہ امر ہمارا

مخفی رکہنا سراقہ وہانسی پہرا اور جو کافر راہ مین ملتا تہا اوسکو پہیر دیتا تہا اور آنحضرت مدینہ مین گئی **وعن ابی ہریرۃ** قال لما فتحت خیبر اہدیت

لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فیہا سم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا لی من کان ہہنا من

الیہود فجمعوا لہ فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلکم عن شیء فہل انتم مصدقی عنہ

قالوا نعم یا ابا القاسم فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالوا فلان فقال کذبتم بل ابوکم فلان قالوا صدقت

وبررت قال فہل انتم مصدقی عن شیء ان سألتکم عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم ان کذبناک عرفت کما عرفتہ فی ابینا فقال

من اہل النار قالوا نکون فیہا یسیرا ثم تخلفونا فیہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخسئوا فیہا واللہ لا نخلفکم فیہا ابدا ثم قال

ہل انتم مصدقی عن شیء ان سألتکم عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم قال ہل جعلتم فی ہذہ الشاۃ سما قالوا نعم قال فما حملکم علی ذلک

قالوا اردنا ان کنت کاذبا ان نستریح منک وان کنت صادقا لم یضرک رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بہیجی گئی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی بکری بہنی ہوئی کہ اوس مین زہر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ جمع کرو میری لیی جو ہون یہان یہودیون مین سی پس جمع کیا حضرت کی لیی یہود کو

پس فرمایا واسطی اونکی آنحضرت نی تحقیق مین پوچہونگا تمسی حال ایک چیز کا یعنی پس آیا ہوگی تم باور کرنیوالی میری خبر دینی کو اوس چیز سی جسوقت کہ پوچہا اور

مین تمکو بیچ جواب کی کہ وہ تم اوس سوال کا جیسیکہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہا اونہون نی ہان باور کرینگی ای ابا القاسم **ف** ح عادت یہود کی یہی تہی کہ

اکثر آنحضرت کو ساتہ کنیت اونکی کہ ابو القاسم ہی خطاب کرتی تہی اور مخاطب نہین کرتی تہی ساتہ اس لیی کہ ذکر اسم نام شریف کا توریت اور انجیل مین شائع اور مشہور تہا

اور دلیل تہا اوپر صحت نبوت اونکی کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون ہی   یہ اما یہودیون نے اظہار کی بطریق کذب کی انکار

کی لیے کوئی اور نام غیر نام جدا اپنی کی بتا دیا فرمایا آنحضرتؐ نے جہوٹ بولی تم بلکہ باپ ہمارا فلانا ہی کہا یہودیو نے سچ کہا تہی اور خوب کہا تہی فرمایا آنحضرتؐ نے پس آیا یاد

کروگی تم میری خبر دینی کو ایک چیز کی اگر سوال کرون مین تمسی اوس چیز کی یعنی پہر خبر دوگی تم مجکو ساتہ اوسکی کہا یہودیون نے ہان ای ابا القاسم اور اگر جہوٹ بولیں

ہم تمسی پہچان لوگی تم جہوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تہی اوسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے کی پس فرمایا اور پوچہا یہودیون سی کہ کون ہی دوزخی کہا اونہون نے کہ رہین گے ہم

دوزخ مین تہوڑی سی دن یعنی جیسا کہ قرآن مجید مین اونکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودات پہر خلیفہ ہوگی تم ہمارے ای گروہ مسلمانون کی دوزخ مین یعنی

بعد نکلنی ہمارے کی تم داخل ہوگی اور ہمیشہ رہوگی اور یہ اونکی زعم فاسد اور اعتقاد مین بات سچی اور خبر حق تہی فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کلام کرو بیچ مقدمہ آگ کی اور دور ہو

تم جہوٹے ہو اپنی خبرون مین قسم ہی اللہ کی نہین خلیفہ ہونگی ہم تمہارے آگ بیچ پہر فرمایا آنحضرتؐ نے کیا تم یاد کروگی میری خبر دینی ایک چیز کی اگر پوچہون مین تمسی

اوس سی پس کہا اونہون نے ہان ای ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنی اس بکری مین زہر کہا اونہون نے کہ ہان فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہا اونہون

نے کہ ارادہ کیا ہمنی کہ اگر ہو تم جہوٹے تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسی اور اگر تم سچے ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی زہر سی منتفع ہو نگے ہم

تمہاری ہدایت سی اور حاصل اسکا یہ کہ چاہا تہا ہمنی امتحان کرنا یعنی پس یا یہ کہ جانینگی ہم کہ تم جہوٹے ہو تو تمہاری ہلاک ہونی سی آسائش مین ہو جاوینگی اور

یہ کہ جانین گی ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگی اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث جابر کی گذری ہی اب مقابلہ مین اونکی کہ سکتی ہین کہ زہر نے اونکو

زیان نہ کیا اور صدق ظاہر ہوا پہر کیون نہ ایمان لائی تم وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَجْرِ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ

فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عمرو بن اخطب انصاری سی ف ع یہ ساتہ کنیت کے مشہور ہین کہ اونکو ابو زید اعرج کہتی تہی اور حضرتؐ کے ساتہ غزوون مین رہی ہین چنانچہ آیا ہی کہ تیرہ

غزوی انہون نے کی ہین اور آنحضرتؐ نے اونکی سر پر ہاتہ پہیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتی ہین کہ کچہ اوپر سو برس کے ہوئی تہی اور اونکی سر اور ڈاڑہی مین نہین تہی

سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرتؐ نے ایک روز فجر کی اور چڑہی ممبر پر پس خطبہ فرمایا ہمارے لیے یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا پہر اوترے

اور نماز پڑہی ظہر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پہر اوترے اور نماز پڑہی عصر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے

یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ ہی مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتہ اوس چیز کی کہ وہ ہونیوالی ہی قیامت تک یعنی وقائع اور حوادث اور عجائب اور

غرائب قیامت تک کی مجمل یا مفصل بیان فرمائی پس اون مین بہت سی معجزی ہوئی کہا عمرو نے پس دانا تر ین ہمارا یعنی اب بہت یاد رکہنی والا ہمارا ہی یعنی اوسدن

ذکرہ الطیبی اور کہا سید جمال الدین نے اولی یہی کہ کہا جاوی بہت یاد رکہنی والا ہمارا اب اوس قصہ کو دانا ترین ہمارا ہی یعنی آپ نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ

مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ

فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معن بن عبد الرحمن تابعی سی کہ پوتی

ہین عبد اللہ بن مسعود کے کہا معن نے کہ سنا مین نے اپنی باپ سی یعنی عبد الرحمن سی کہ کہا پوچہا مین نے مسروق سی کہ کیا تابعین سے ہین کسنی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

آنی جنات کی اوس رات کہ سنا تہا اونہون نے قرآن پس کہا مسروق نے عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجکو تیری باپ نے یعنی عبد اللہ بن مسعود نے کہ اونہنی کہا خبر دی آنحضرتؐ کو

ساتہ آنی جنات کی ایک درخت نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی ایک درخت نے خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئی ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین پس

آنحضرت باہر گئی اور جنون کو دیکہا اور قرآن اونکی آگی پڑہا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا

حدید البصر فرأیته ولیس احد یزعم انه رآه غیری فجعلت اقول لعمر اما تراه فجعل لا یراه قال یقول عمر سأراه وانا مستلق علی فراشی ثم
یحدثنا عن اهل بدر فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یرینا مصارع اهل بدر بالامس یقول هذا مصرع فلان غدا
ان شاء الله وهذا مصرع فلان غدا ان شاء الله فقال عمر والذی بعثه بالحق ما اخطئوا الحدود التی حدها رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال فجعلوا فی بئر بعضهم علی بعض فانطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی انتهی الیهم فقال
یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدکم الله ورسوله حقا فانی قد وجدت ما وعدنی الله
حقا فقال عمر یا رسول الله کیف تکلم اجسادا لا ارواح فیها فقال ما انتم باسمع لما اقول منهم غیر انهم لا یستطیعون ان یردوا علی شیئا رواه مسلم

اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس تلاش کی ہمنی ماہ نو کی دیکہنی کی اور تہا مین مرد تیز نظر پس دیکہا مین نی چاند
اور حالانکہ نہین تہا کوئی کہ کہی کہ دیکہا ہی اوسکو سوای میری یعنی سوا میری کوئی نہ کہتا تہا کہ مین نی دیکہا ہی چاند پس شروع کیا مین نی کہ کہتا تہا مین عمر رض کو کہ
کیا نہین دیکہتی تم چاند پس وہ نہین دیکہتی تہی اوسکو یعنی مین دیکہتا تہا اور ہر چند عمر کو دکہاتا تہا اونکو نہین نظر آتا تہا کہا انس نی کہتی تہی عمر رض نزدیک ہی کہ دیکہینگی
ہم اوسکو اسحال مین کہ مین لیٹا ہونگا اپنی بچہونی پر ف یعنی کچہ حاجت اسکی نہین ہی کہ مین اب دیکہون اور تعب اور مشقت اوٹہاؤن اوسکی دیکہنی مین بعد
ایک زمانہ کی یا بعد ایک روز کی روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکہ لونگا بی مشقت اور اس سی معلوم ہوا کہ خوض نکری اوس چیز مین کہ ضروری نہو اور صرف نکری وقت کو
مالایعنی مین ترجمہ پہر شروع کیا عمر نی کہ حدیث بیان کرتی تہی ہمارے آگی وصی اہل بدر کی یعنی مشرکون کی کہ جو بدر مین ماری گئی تہی کہا عمر نی کہ تحقیق آنحضرت تہی
کہ دکہاتی تہی ہمکو جگہ پڑنی اور ہلاک ہونی مشرکون کی ایک روز پہلی قضیہ کی یعنی ایک روز پہلی وقوع واقعہ کی اور ماری جانی مشرکون کی خبر دی کہ ہر ایک ان اشقیا
مین سی یہان یہان ماری پڑی ہونگی فرماتی تہی آنحضرت یہ جگہ ماری جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدا نی یہ جگہ ماری جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا خدا نی
یعنی جگہ پڑنی ہر ایک کی جدا جدا متعین کردی کہا عمر نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتھ حق کی نہین خطا اور تجاوز کی ماری جانیوالون نی اون جگہون سی
کہ بیان کیا تہا اور معین کیا تہا اونکو آنحضرت نے پس ڈالی گئی کنوئین مین کہ پانی نہین بہرا جاتا تہا اوس ہی بعضی اونکی بعض پر پس چلی حضرت یہانتک کہ پہونچی طرف اونکی
پس فرمایا ای فلانی بیٹی فلانی کی اور ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا حق پائی اور دیکہی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کی تہی اللہ نی اور اوسکی رسول نی پس تحقیق مین نی حق پائی وہ چیز کہ وعدہ
کی مجہسی پس کہا عمر نی یا رسول اللہ کسطرح کلام کرتی ہو تم بدنون سی کہ نہین ہین روحین اون مین پس فرمایا کہ نہین تم زیادہ سننی والی اوس واسطی اوس چیز کی کہ کہتا ہون
یعنی یہ بہت سننی والی ہین یا برابر ہین ہمارے سننی مین یعنی یہ سنتی ہین یہ کلام کہ کہتا ہون تمہین سوا اسکی کہ نہین طاقت رکہتی یہ کہ جواب دین مجہکو کچہ نقل کی یہ مسلم نی ف ح
کتاب الجہاد مین بیان اسکا ہو چکا ہی **وعن** انیسة بنت زید بن ارقم عن ابیها ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی زید یعوده
من مرض کان به قال لیس علیک من مرضک باس ولکن کیف لک اذا عمرت بعدی فعمیت قال احتسب واصبر قال اذا تدخل
الجنة بغیر حساب قال فعمی بعد ما مات النبی صلی الله علیه وسلم ثم رد الله علیه بصره ثم مات اور روایت انیسہ بیٹی زید
بن ارقم کی سی کہ روایت کرتی ہی اپنی باپ سی یہ کہ آنحضرت تشریف لائی زید بن ارقم کی پاس اسحالت مین کہ عیادت کرتی تہی اونکی بسبب بیماری کی کہ تہی اونکو
فرمایا حضرت نی نہین تجہپر بسبب بیماری تیری کی ڈر ولیکن کیسا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچہی میری پس اندہا ہوجاویگا تو کہا زید نی طلب ثواب کی
کرونگا مین اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نی اب داخل ہوگا تو بہشت مین بیحساب کہا یعنی شخص راوی نی خواہ انیسہ ہو یا غیر اوسکی پس اندہا ہوگیا زید بعد مرنی
پیغمبر خدا صلعم کی پہر پہیر دی اللہ تعالی نی زید پر بینائی اوسکی پہر کیا فوت ع اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ذکر کیا اونکی لیی پہرنا بینائی اونکا اسلئے کہ مشقت
اونکی صبر کی بہت اور اجر جو مترتب ہوگا اوسپر بہت بڑا ہی حاصل ہوئی اونکو مدد اللہ کی بسبب صبر کی **وعن** اسامة بن زید قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من تقول علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار وذلک انہ بعث رجلا فکذب علیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد میتا وقد انشق بطنہ ولم تقبلہ الارض رواھما البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی اسامہ بن زید
سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ جہوٹ بولی اوپر بانی میری یعنی قصدا وہ بات کہ نہین کہی مین نی پس چاہیی کہ طیار کری جگہ اپنی آگ دوزخ سی اور یہ یعنی سبب فرمانی
اس حدیث کا یہ ہی کہ آنحضرت نی بہیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کی پاس یا کسی شخص کی پاس پس جہوٹ باندہا اوسنی حضرت پر یعنی اور منکشف ہوا وہ حضرت پر یا
پہونچی حضرت کو خبر اوسکی پس بددعا کی اوسپر آنحضرت نی پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حال مین کہ تحقیق پہٹ گیا تہا پیٹ اوسکا اور نہ قبول کیا اوسکو زمین نے ف
اور یہ نشان دوزخی کا ہی اور یہ موید ہی قول جوینی کی کہ افترا کرنیوالا آنحضرت پر قصدا کافر ہی ترجمہ نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ وامرأتہ وضیفہما حتی
کالہ ففنی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تہا حضرت سے پس دیا اوسکو آنحضرت نی آدہا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کہاتا اوس مین سی اور کہاتی بیوی اوسکی
بہی اوس مین سی اور مہمان اونکی یہانتک کہ ناپا اوس شخص نی اوسکو کہ باقی رہا تہا کہانی سی پس تمام ہوگیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس یعنی او صورت حال عرض
کی پس فرمایا آنحضرت نی اگر نہ ناپتا تو اوسکو تو البتہ کہاتی رہتی تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیری اوس مین سی ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہاری لیی یعنی ہمیشہ
نبی صلعم کی برکت سی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عاصم بن کلیب عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل رأسہ فلما رجع استقبلہ داعی امرأتہ فجاء ونحن معہ فجیء
بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا فنظرنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک لقمۃ فی فیہ ثم قال اجد لحم شاۃ اخذت
بغیر اذن اھلہا فارسلت المرأۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت الی النقیع وھو موضع یباع فیہ الغنم
لیشتری لی شاۃ فلم توجد فارسلت الی جار لی قد اشتری شاۃ ان یرسل بہا الی بثمنہا فلم
یوجد فارسلت الی امرأتہ فارسلت الی بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمی ھذا الطعام
الاساری رواہ ابوداود والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی ایک شخص سی انصار میں سے
کہ کہا نکلی ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز جنازہ کی پس دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلعم کو اس حال مین کہ وہ بیٹہی تہی پاس قبر کی گورکن کو وصیت کرتی تہی آنحضرت
گورکن کو فرماتی تہی فراخ کر میت کی پانوکی طرف سی اور فراخ کر اوسکی سر کی جانب سی پس جب پہرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کرکر سامنی ہی آیا آنحضرت کے دعوت
کرنیوالا طعام کی اوس میت کی بیوی کی طرف سی پس قبول کی حضرت نی دعوت اوسکی اور گئی اوسکی گہر مین اور ہم ساتہ آنحضرت کی تہی یعنی ہم بہی گئی اور طیلی آنحضرت
کی ہوئی یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کی کی تہی پس لایا گیا طعام پس رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا یعنی اوس طعام مین کہانی کی لیی پہر رکہی قوم نی ہاتہ
اپنی پس کہایا قوم نی طعام ف ظاہر اس حدیث سی اعتراض وارد ہوتا ہی اون روایتون پر کہ بیان کی ہین علماء مذہب ہماری نی کہ مکروہ ہین کہلانا طعام
کا پہلی دن یعنی جسدن میت مرا ہی یا تیسری دن یا بعد ہفتہ کی کما فی البزازیہ اور خلاصہ مین ذکر کیا ہی کہ نہین مباح ہی کرنا ضیافت کا تیسری دن اور کہا
زیلعی نی کہ نہین مضائقہ ہی بیٹہنی کا مصیبت کی لیی تین دن تک بغیر مرتکب ہونی ممنوع چیزون کی کہ وہ بچھانا بچھونون کا ہی اور کرنا کہانی کا اہل میت کی طرف
سی اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا اہل میت کی طرف سی اور سبہون نی علت یہ بیان کی ہی کہ طعام مشروع ہی سرور مین نہ شرور مین کہا
ابن ہمام نی اور وہ ضیافت بدعت بری روایت کیا ابن احمد اور ابن ماجہ نی ساتہ اسناد صحیح کی جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا گنتی تہی ہم جمع ہونی کو اہل میت کی پاس

اور کھانا کرنی اونکی کو بنا حدسی اتنی پس لائق ہی یہ کہ تقیید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتہ نوع
کرنی کا کہ نا چار ہی جیا کی کہلاوین اونکو جبراً یا حمل کیا جاوی کلام فقہا کا اوپر ہونی بعضی وارثون کی صغیر سن یا غائب یا نہ پہچانی جاوی رضا اوسکی یا ہوطعام
مال میت سی پہلی تقسیم اوسکی کی نہ طعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال مین سی اور مانند اوسکی اور ایسی ہی صورتون پر حمل کرنا چاہیی کہ ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام
اور اوسپر حمل کیا جاوی قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیی کہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی اون ایام مین وہ چیز
کرنی کہ ہو واسطی سرور کی اور اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی اور اسپر وصیت کرنی ساتہ کرنی کہانی کی بعد موت میت کی تا کہ کہلاوین لوگون کو تین دن تک
پس باطل ہی بموجب صحیح تر روایت کی اور بعضون نی کہا جائز ہی یہ تہائی مال مین سی اور یہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر تحقیق
کوئی نہ سمجہ لی کہ مطلق طعام میت کی اجازت اونہون نی دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو ہمارا کی طعام مرسوم ان اقسام سی خالی نہین پاوینگی کہ مین ایک قسم
پائی جاتی ہی کہین کئی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کہانا کہلانا وہ ہی کہ جو قاضی خان نی لکہا ہی کہ اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی پس ظاہر آنحضرت کو
بطور ہدیہ کی اور آپکی ہمراہیونکو بطور صدقہ کی اکتساب ثواب کی لیی کہلایا ہوا اور علاوہ اسکی یعنی فقہا لکہتے ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہون اونکو
کہانا اوس طعام کا جائز ہی پس بسبب صاحب جبیت کو دفن کرکی پہری اونکو کہلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکہتی ہین اوس سی خود اونہون نی اسکو مستثنی
کرلیا ہی پس حدیث مین اور فقہ کی روایتون مین کچہ تعارض نہ رہا واللہ اعلم بالصواب **ترجمہ** پس دیکہا ہمنی طرف آنحضرت کی کہ چباتی ہین لقمہ کو اور پہیرتی ہین اوسکو اپنی
دہن مبارک مین اور نگلتی نہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ پاتا ہون مین اس گوشت کو ایسی بکری کا کہ لیگئی ہی بی اجازت اور بی رضا مالک اوسکی کی پس بہیجا اوس عورت
نی کسیکو آنحضرت کی پاس درحالیکہ کہتی تہی یا رسول اللہ تحقیق مین نی بہیجا تہا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ بیچی جاتی ہین اوسمین بکریان **ف** ع
یہ تفسیر مدرج ہی بعض رواۃ سی اور یہ نقیع نون سی ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کی قریب بیس کوس کی ہی مدینہ سی غیر بقیع کی ساتہ بی کہ مقبرہ مدینہ کا وہان ہی
ترجمہ تا کہ خرید کیجاوی میری لیی ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بہیجا مین نی کسیکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خرید کی تہی اوسنی ایک بکری کہ بہیجدی اوس بکری
خرید کی ہوئی کو ساتہ مول اوسکی کہ جس مول کو لی تہی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بہیجا مین نی ہمسایہ کی بیوی کی پاس پس بہیجدی اوسنی طرف میری وہ بکری **ف** پس ظاہر
یہ کہ خریدنا اوسکا درست نہوا اسلیی کہ اذن اوسکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہ تہی اور یہ قریب بیع فضولی کی ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اوسکی کی اور بہر تقدیر
اوسمین شبہہ قوی تہا **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہلاوی یہ طعام قیدیونکو **ف** ع اسری جمع اسیر کی ہی معنی بندی کی اور غالب یہ ہی کہ وہ فقیر ہونگی اور کہا طیبی نی کہ وہ
کافر تہی اور یہ اسلیی فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تا کہ اجازت لین اور بخشوا دین اوس سی اور طعام بگڑا جاتا تہا اور اونکو کہلانا بہی ضرور تہا پس حکم فرمایا اونکی
کہلا دینی کا انتہی اور لازم آئی اوس عورت پر قیمت بکری کی بسبب تلف کرنی اوسکی کی اور واقع ہوا یہ تصدق اوس عورت کی طرف سی **ترجمہ** نقل کی یہ ابو داود نی
اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُمَا
عَبْدُ اللهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوْا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ
الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ
شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِيْنَ لِيْ أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ
إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا
فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا

حَتّٰی رَوِيَتْ وَسَقٰی اَصْحَابَهٗ حَتّٰی رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰی مَلَأَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ اور روایت ہی حزام بن ہشام سی کہ اونسی نقل کی اپنی باپ سی یعنی ہشام سی اونسی نقل کی یہ حزام کی دادا کہ نام اوسکا حبیش بن خالد ہی اور حبیش بہائی ہی ام معبد کا ف کہ نام اوسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہی اور وہ ایک عورت تہی کہ آنحضرت راہ ہجرت مین اوسکے خیمہ مین تشریف لائی اور وہ اسلام لائی اور تہی وہ قوی تکیہ لگاکر بیٹہتی خیمہ کی صحن مین اور کہانا پانی دیتی فقرا و مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہی حبیش یہ کہ آنحضرت صلعم جسوقت کہ حکم کیی گئی نکلنی کا مکہ سی یعنی ہجرت کرنیوالی ہوئی طرف مدینہ کی آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا عبد اللہ لیثی کہ اوسکو ہمراہ لیا تہا راہ بتانی کی واسطی یہ چار تن راہ مدینہ مین چلی جاتی تہی کہ گذری اوپر دو خیمون ام معبد کی کہ اوس جنگل مین ہوتی تہی پس طلب کیا گوشت اور خرما تا خریدین اوس سی پس نہ پایا اوسکی پاس کچہ یعنی گوشت و تمر ذکر کیی گئی مین سی اور تہی لوگ بی زاد و بی توشہ قحط زدہ پس دیکہا آنحضرت نی طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کی ایک جانب مین تہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا حال ہی اس بکری کا ای ام معبد کہا ام معبد نی کہ چہوڑ رکہا ہی اوسکو دبلاپی نی ریوڑ کی ساتہ جانی سی یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپی کی ہمراہ بکریون کی جنگل مین چرنی کو نہین جاسکتی فرمایا حضرت نی کیا ہی اسکی کچہ دودہ کہا ام معبد نی کہ یہ بکری بہت گرفتار مشقت اور دور ہی اس سی کہ ہو اسکی دودہ یعنی بالکل اسمین دودہ نہین فرمایا آنحضرت نی کیا اذن دیتی ہی تو مجکو یہ کہ دودہ دوہون مین اسکا کہا ام معبد نی کہ آپ اور ماں میری فدا آپکی ہوں اگر دیکہین آپ اسمین دودہ تو دودہ لین یعنی دودہ اسمین ہی نہین کیا دوہین گی آپ اسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نی اور ہاتہ پہیرا اوسکی تہنون پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کی اوس بکری کی حق مین پس پاؤن کہولی بکری نی دودہ دوہنی کی لیی سامنی حضرت کے جیسیکہ عادت دودہ کے جانور کی ہی کہ وقت دوہنی کی دونون پاؤن کہول دیتا ہی اور دودہ دیا اور جگالی کرنی لگی پس منگوایا حضرت نی ایسا باسن کہ سیر کری ایک گروہ کو پہیر دوہا بیچ اوس برتن کی دودہ بہتا ہوا یہانتک کہ اوپر آگئی اوسکی جہاگ دودہ کے پہر پلایا اوسکو ام معبد کو یہان تک کہ سیر ہوئی اور پلایا ساتہ والون اپنی کو یہانتک کہ سیر ہوئی پہر پیا حضرت نی بعد سبکی یعنی کہ حدیث ساقی القوم آخرہم شربا کی پہر دوہا اسمین دوسری بار بعد پہلی بار کی یہانتک کہ بہر ا باسن پہر چہوڑا دودہ ام معبد کے پاس یعنی تاکہ دکہاوی وہ اپنی خاوند کو معجزہ حضرت کا اور بیعت لی آنحضرت نی ام معبد سی اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سی نقل کی بغوی نی شرح السنۃ مین اور ابن عبد البر نی استیعاب مین اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین اور حدیث مین قصہ طویل ہی ف اور وہ یہ کہ جب کوچ کیا ابو معبد خاوند ام معبد کا آیا اور گہر مین دودہ دیکہا کہا یہ کیا ہی اور کہان سی آیا پس ذکر کین ام معبد نی صفتین اور شمائل آنحضرت کے خوب فصیح عبارت سی پس کہا ابو معبد نی کہ یہ ہوگا گر صاحب قریش کا کہ سنی ہین ہم نی صفتین اوسکی مکہ مین واللہ بلاشبہ قصد کرتا ہون میں اگر پاؤن میں صحبت اوسکی اگر اوسکی راہ پاؤن اور آیا ہی کہ جب آنحضرت ہجرت کر کر نکلی اور اہل مکہ نی نہ جانا کہ کہاں اور کس طرف گئی تو ایک جن بہاڑ ابو قبیس پر آیا اور کہتی ایک بیتین پڑہین لوگ آواز سنتی تہی اور کسیکو دیکہتی نہ تہی اون مین سی دو بیتین یہ ہین قطعہ جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ہما نزلا بالبدر واغتدیا بہ فقد فاز من امسی رفیق محمد

بَابُ الْکَرَامَاتِ

یہ باب ہی بیچ بیان کرامتون کی ف کرامات جمع کرامت کی ہی اور وہ اکرام و تکریم ہی اور کرامت کہتی ہین فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتہ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کی اور اقرار کیا ہی کرامت کا اہل سنت نی اور انکار کیا ہی اوسکا معتزلہ نی ف اہل حق اتفاق کرتی ہین اوپر جائز ہونی وقوع کرامات کی اولیا سی اور ولی وہ شخص ہی کہ عارف ہو ذات و صفات حق کا بقدر طاقت بشری کی اور مواظب ہو اوپر کرنی طاعت کی اور ترک کرنی منہیات کی غیر منہمک ہو لذات و شہوات مین اور کامل ہو تقوی اور اتباع مین بحسب تفاوت مراتب اوسکیے اور دلیل اوپر وقوع ہونی کرامت کی کتاب و سنت اور تواتر اخبار ہی صحابہ سی اور اونسی کہ بعد اونکی ہین یعنی تواتر معنوی اس طرح کا کہ قدر مشترک مین درمیان اوسکی وقت انصاف و ترک عناد کی مجال شبہ اور انکار کی نہین ہی خصوصا بعضی اکابر مشائخ طریقت سی مانند حضرت سید عبد القادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کی کرامت ایسی حد کثرت کو پہونچی ہی کہ ان گنت ہین چنانچہ بعضی مشائخ اہل زمانہ اونکی سی منقول ہی کہ کرامتین آپکی مانند رشتہ مروارید کی ہین کہ پی درپی صادر ہوتی تہین کبہی اونمین ظاہر ہوتین کبہی اونسی اور معتزلہ اور بعضی اتباع اونکی منکر ہوئی ہین کرامت کی اور بعضون نے کہا کہ صادر

نہیں ہوتی کرامت ولی سی بقصد و اختیار بلکہ بے قصد و اختیار ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کرامت جنس معجزہ سی نہیں ہوتی ہی مانند بڑہ جانے طعام قلیل کی اور جوش مارنے پانی کی اونگلیون سی اور مانند اوسکی اور حق یہی کہ جائز ہی وقوع ہونا کرامت کا بقصد و اختیار اور بے قصد اور جنس معجزہ اور غیر معجزہ سی اور تمام کلام اثبات کرامت میں مع دلائل اور دفع شبہہ مخالفون کی علم کلام کی کتابون مین مذکور ہی ولا حاجة الی البیان بعد العیان **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْءِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سی یہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کہ دونون صحابی جلیل القدر ہین باتین کرتی تہی نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیچ کسی حاجت کی کہ تہی ان دونون کی یہانتک کہ گئی رات میں سی ایک ساعت طویلہ یعنی بڑی رات جاتی رہی باتین کرنی مین بیچ رات نہایت اندہیری کی پہر باہر نکلے وہ دونون آنحضرت کی پاس سی اس حال مین کہ پہری وطرف گہر اپنی کی اور بیچ ہاتہ ہر ایک کی اون مین سی لاٹہیان تہین پس روشن ہوئی لاٹہی ایک کی اون دونو مین سی واسطے دونون کی یہانتک کہ چلی دونون بیچ روشنی اوس لاٹہی کی یہانتک کہ جب جدی ہوئی راہ دونون کی یعنی ایسی جگہ پہونچی کہ وہان سی ہر ایک کی گہر کو راہ جدی جاتی تہی روشن ہوئی دوسری کی بہی لاٹہی اوسکی پس چلا ہر ایک اون دونون مین سی بیچ روشنی لاٹہی اپنی کی یہانتک کہ پہونچا ہر ایک اپنی اہل مین نقل کی یہ بخاری نی **ف** اور روایت بخاری کی مین یون آیا ہی کہ باہر نکلی وہ دونون صحابی آنحضرت کی پاس سی اندہیری رات مین اس حال مین کہ اونکی ساتہ مانند دو چراغون کی تہی روشنی اور جب جدا ہوئی ساتہ ہر ایک کی ایک ایک چراغ جدا یہانتک کہ آیا ہر ایک ٹہکانہ اپنی مین **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَدَفَنْتُهُ مَعَ اٰخَرَ فِيْ قَبْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجکو میری باپ نے بعض رات مین پس کہا نہیں گمان کرتا میں اپنی تئین مگر مارا گیا بیچ اول اون لوگون کی کہ ماری جاوینگی آنحضرت کی یارون مین سی اور تحقیق مین نہیں چہوڑتا پیچہی اپنی کسیکو کہ عزیز زیادہ ہو میری نزدیک تجہ سی سوا ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہین اور محبوب میری نزدیک حتی کہ میری جان سی ہی اور تحقیق مجہ پر ہی دین یعنی قرضا پس ادا کر یعنی جلدی سی اور قبول کر وصیت میری اپنی بہنون کی حق مین کہ اونسی نیکی کرنا او تہین وہ نو پس صبح کی ہمنی پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اوس غزوے مین اور دفن کیا مین نی اوسکو ساتہ ایک شخص کی ایک قبر مین نقل کی یہ بخاری نی **ف** بموجب حکم آنحضرت کی کہ حکم دیا تہا شہدا کی حق مین کہ دو دو کو ایک قبر مین دفن کرین اور وہ شخص دوسرا عمرو بن الجموح تہی یار دیگر اور بہنوئی اونکی اور یہین دلیل ہی اسپر کہ وقت ضرورت کی جائز ہی دفن کرنا دو کا ایک قبر میں **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَا تَطْعَمَهٗ وَحَلَفَ الْاَضْيَافُ اَنْ لَا يَطْعَمُوْهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ

يا أخت بني فراس ما هذا قالت وقرة عيني إنها الآن لأكثر منها قبل ذلك بثلاث مرار فأكلوا وبعث بها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر أنه أكل منها متفق عليه وذكر حديث عبد الله بن مسعود كنا نسمع تسبيح الطعام في المعجزات

اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی بکر رضی سی کہ کہا تحقیق اصحاب صفہ تہی فقیر لوگ **ف** ہ صفہ ایک جگہ تہی بنی ہوئی مسجد سی کہ وہان رہتی تہی ایک جماعت فقراء صحابہ میں سی نسبت کرتی تہی اوسکی طرف نسبت ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ مین آتا اگر اوسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اوسکی پاس اترتا ورنہ اوترتا وہ صفہ مین اور اونکو اضیاف المسلمین کہتی تہی کہ گہر اہل وعیال اور مال ومنال کچہ رکہتی تہی اور تہی مشاہیر اونکی ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابوہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابو سعید خدری بشیر بن الخصاصیہ ابو مویہبہ مولی آنحضرت کی وغیرہم ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نی فرمایا یعنی ایک دن کہ جس شخص کی پاس ہو طعام دو شخصونکا یعنی اوسکی عیال مین سی پس چاہیی کہ لیجاوین تیسری شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ مین سی اور جسکی پاس ہو طعام چار شخصون کا پس چاہیی کہ لیجاوی پانچوین کو یعنی اگر ہو اوسکی پاس اسقدر کہ کفایت کرتا ہو اونسی زیادہ کا بلکہ اونہین کی قدر ہی یا لیجاوی چہٹی کو **ف** ہ یعنی اگر ہو اوسکی پاس تو تو چہٹی کا پس لفظ او تنویع کی لیی ہی یا تخییر کی لیی اور احتمال ہی کہ ہو شک کی لیی یعنی بل کی ہی واسطی مبالغہ کی درباب ضیافت کی بنا بر اسکی کہ مقتضا اسکا کہ جسکی پاس طعام دو کا ہو تو تیسری کو لیجاوین یہ ہی کہ جسکے پاس طعام چار کا ہو تو لیجاوین دو کو بلکہ روایت کیا ہی احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نی جابر سی بطریق مرفوع کی کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہی چہہ کو اور طعام چہہ کا کفایت کرتا ہی آٹہہ کو ترجمہ اور تحقیق ابوبکر لائی تین شخصون کو اور لیگئی آنحضرت دس شخصون کو اور ابوبکر صدیق نی کہایا طعام شب کا نزدیک آنحضرت کی پہر ٹہہری رہی ابوبکر آنحضرت کی پاس یعنی بعد کہانی کی یہانتک کہ پڑہی گئی نماز عشا کی پہر پہری ابوبکر طرف گہر آنحضرت کی پس ٹہری رہی یہانتک کہ گئی رات کا کہایا آنحضرت نی **ف** ہ یعنی تنہا یا مہمانون سمیت اور یہ تکرار واسطی شروع کرنی قصہ کی ہی سیر سی اور یہ بہی ہی کہ اول جا بہین بیان ابوبکر کی کہانا کہانیکا ہی اور دوسری مین کہانا کہانی پیغمبر خدا صلعم کا اور اس عرصہ مین اہل وعیال ابوبکر صدیق کی اور مہمان سب منتظر رہی ترجمہ پس آئی ابوبکر صدیق گہر مین بعد گذر رات کی اوسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نی کہا حضرت ابوبکر سی اونکی بیوی نی کہ کس چیز نی باز رکہا تجکو تیری مہمانون سی یعنی کیون تاخیر کی تو نی کہ مہمانون نی انتظار تیرا کیا کہا ابوبکر نی کیا نہین طعام کہلایا تو نی مہمانون کو کہا حضرت ابوبکر کی بیوی نی کہ انکار کیا اونہون نی کہانی سی یہانتک کہ آو تم یعنی اور شریک ہو اونکی ساتہ کہانی مین پس غصہ ہوئی ابوبکر یعنی اپنی اہل پر گمان اسکی کہ اونہون نی قصور کیا الحاح ومبالغہ مین اور کہا قسم ہی خدا کی نہ کہاونگا مین اس طعام کو ہرگز پس قسم کہائی ابوبکر کی بیوی نی یہ کہ نہ کہاویگی وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسا ایک نسخہ مین ہی لفظ ابدا کا اور کہا قسم کہائی مہمانون نی یہ کہ نہین کہانی کی اوسکو اوکیلی یا بغیر ابوبکر کی کہا ابوبکر نی کہ ہی یہ غصہ میرا اور قسم کہانی شیطان سی یعنی اوسکی اغوا سی پس اوسیوقت غصہ سی باز آئی اور استغفار کی پس منگایا ابوبکر نی طعام اور کہایا اونہون نی اور اونکی اہل وعیال اور مہمانون نی **ف** ہ اگر کوئی کہی کہ حضرت ابوبکر نی خلاف قسم کی کیون کیا تو جواب اسکا یہ ہی کہ اس سبب سی اونہون نی خلاف قسم کی کیا کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ جو کوئی قسم کہاوی ایک امر پر اور دیکہی غیر اوسکا بہتر تو چاہیی کہ کفارہ دی اور کفارہ دی قسم کا ترجمہ پس ہوئی حضرت ابوبکر اور اونکی مہمان کہ نہ اوٹہاتی تہی لقمہ یعنی رکابی سی مونہون کی طرف مگر کہ بڑہ جاتا تہا طعام اوس لقمہ کی نیچی سی یعنی اوس جگہ سی کہ لیا جاتا تہا نوالہ وہان سی زیادہ اوس نوالہ سی پس کہا ابوبکر نی اپنی بیوی سی اے بہن بنی فراس کی کیا ہی یہ امر عجیب یعنی بڑہنا طعام کا **ف** ہ لفظ فراس ساتہ زیر فا کی اور سین مہملہ کی نام ایک قبیلہ کا ہی اور حضرت ابوبکر کی بیوی کہ نام اونکا ام رومان تہا اوس قبیلہ مین کی تہین ترجمہ کہا ابوبکر کی بیوی نی قسم اپنی ٹہنڈک آنکہہ کی **ف** ہ کہ مراد اوس سی ابوبکر صدیق ہین اور بعضی کہتی ہین کہ آنحضرت مراد ہین اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکہنی محبوب کی سی ہی اسلیی کہ یا تو قر سی ہی ساتہ پیش قاف کی بمعنی خنکی کی یا قرار سی ساتہ زبر قاف کی بمعنی قرار کے اور آنکہہ دیکہنی محبوب کی سی خنک ہوتی ہی اور برقرار کہ ونہین پاتی نہین بکوتی ترجمہ تحقیق یہ پیالہ یعنی کہانا کہ پیالہ مین ہی اب سہ چند زیادہ ہی اوس سی کہ پہلی اسکی تہا پس کہایا سبہون نی اور بہیجا ابوبکر نی اوسکو پاس آنحضرت کی پس روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کہایا اوس طعام مین سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ذکر

دوسری فصل الفصل الثانی مین باب المعجزات مین کنا نسمع تسبیح الطعام یہی ہی اوسکی ابتدا کہ عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی گئی

قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهِ نُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا جب مر نجاشی تہی ہم اپس مین باتین کرتے اور کہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکہا جاتا ہی اونکی قبر پہ نور نقل کی یہ ابو داؤد نی ف ع یعنی حبشہ مین اور معنی یہ ہین کہ یہ امر مشہور تہا درمیان ہماری اور ذکر کیا جاتا تہا اوسی کہ دیکہا تی تہی ہم مین سی نور قبر اونکیکا اور نہین منصور ہی متفق ہونا ہمارا جہوٹ پر پس یہ قریب بتواتر کی ہی اور نجاشی ساتہ تخفیف جیم اور ختم می اخر یز بادشاہ حبشہ کا تہا پہلی دین نصرانیت پر تہا پہر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور آنحضرت نی مدینہ مین غائبانہ اونکی جنازہ پہ نماز پڑہی اور ظاہر یہی ہی کہ مراد نور سے نور محسوس ہی مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کی اور ہو سکتا ہی کہ عبارت ہو نورانیت اور تازگی سی کہ پاتی ہون اپنی دلون مین اونکی قبر کی زیارت سی واللہ اعلم

وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نُغَسِّلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهُ فِيْ صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوْا فَغَسَّلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهُ يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيُدَلِّكُوْنَهُ بِالْقَمِيْصِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہ کہا جب چاہا اصحاب نی یا اہل بیت نی غسل دینا نبی صلعم کا بعد از وفات کی کہا نہین جانتی ہم آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑون سی یعنی اوڑہانکہ دین ستر اونکا اور کپڑی سی جیسیکہ کرتی ہین اپنی موتی کی لیے یا غسل دیوین ہم اونکو اسحال مین کہ ہون اونکی بدن مبارک پر کپڑی اونکی ف ح اور معنی یہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نی برہنہ کرنا بقیاس اورون کی اور بعضون نی یہ برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے

ترجمہ پس جب خلاف کیا صحابہ نی تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نی اونپر نیند یہانتک کہ تہا اونمین ہی کوئی شخص مگر کہ ٹہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سو گئی تہی پہر کلام کیا اونسی کلام کرنیوالی نی یعنی خضر نی گہر کی کونہ مین سی اسحالمین کہ نہین جانتی تہی کہ کون ہی یہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اسحالمین کہ ہون اونپر کپڑی اونکی پس کہڑی ہوئی صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اسحال مین کہ اوپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پہ اور ملتی تہی آنحضرت کی بدن کو ساتہ کرتی کی ف ش اور نقل کیا ہی نووی نی کہ صواب یہی ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تہا اوسمین اوسکو اوتار ڈالا وقت کفن دینی کی اور یہ جو روایت کیا ہی کہ نہین اوتارا اور کفن کی نیچی رہنی دیا ضعیف ہے صحیح نہین ہی اور دلیل پکڑنی ساتہ اوسکی ترجمہ نقل کی یہ بیہقی نی دلائل النبوت مین **وَعَنْ** ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْطَاَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهِ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابن منکدر سی یہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا ف ح یہ شک راوی ہی اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہی اور یہ لقب اونکا ہی اور وجہ اس لقب کی یہی ہی کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہی اور بوجہ اوٹہائی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اونپر ڈالدیتا اور وہ سبہونکا بوجہ اوٹہا جاتا تہا جب آنحضرت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا انت السفینۃ یعنی تو کشتی ہی پس اسی لقب سی وہ مشہور رہا اور جو کوئی اوس سی اصل نام اوسکا پوچہتا تو کہتا کہ نام میرا وہی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی رکہا ترجمہ پس چلی بہاگ کر کافرون کی ہاتہ سی اسحال مین کہ ڈہونڈہتی تہی لشکر کو پس ناگہان ملی وہ ایک بڑی شیر سی پس کہا اے ابو الحارث کہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تہا امر میری سی ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنی راہ بہولنی یا بند مین پکڑی جانی اور بہاگ آنیکا شیر سے کہا پس پیش آیا شیر واسطی اونکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اوسکے یعنی تا کہ دفع کری اوسکو پہر متوجہ ہوتا اور آتا درحالیکہ چلتا سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسیکہ عادت رہبرون کی ہی کہ خبرداری کرتی چلتی ہین یہانتک کہ

پہونچا سنیف بقلمین پہر پہرایا بیہقی نی بغوی نی شرح السنہ مین وعن ابی الجوزاء قال قحط اهل المدينة قحطا شديدا فشكوا الى عائشة
فقالت انظروا قبر النبي صلى الله عليه وسلم فاجعلوا منه كوى الى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف ففعلوا فمطروا
مطرا حتى نبت العشب وسمنت الابل حتى تفتقت من الشحم فسمي عام الفتق رواه الدارمي اور روایت ہی ابی الجوزاء سی کہ تابعی مشہور ہی اونام اوسکا اوس
بن عبد اللہ ازدی ہی کہا ڈالی گئی اہل مدینہ قحط شدید مین پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی تا دعا کرین اور کچھ تدبیر بتاوین پس کہا عائشہ نی دیکھو تم آنحضرت کی قبر کو
پس کرو آنحضرت کی قبر شریف سی کئی روشن دان طرف آسمان کی یہانتک کہ نہو درمیان قبر کی اور درمیان آسمان کی چہت **ف ع** یعنی اوسما و قبر اور آسمان کے
درمیان مین سی حجاب لفظ کوی ساتہ زبر کاف کی اور پیش سی بہی آیا ہی جمع کوہ کی ساتہ زبر کاف او پیش اوسکیکے اور تخفیف واو کی بیچ مفرد اور جمع کی روزن گہر کا
اور معنی یہہ ہین کہ کرو مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجری کی چہت مین کئی سوراخ اور کہا بعضون نی بیچ سبب کہولدینی قبر شریف کی یہ کہ آسمان نی جب دیکہی قبر
آنحضرت کی بہنی لگی نالی بسبب دفن آسمان کی فرمایا اللہ تعالی نی فما بکت علیهم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کی پس ہوتا ہی امر اسکا خلاف اوسکی نسبت
ابرار کی یعنی اونکی لیی روتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ طلب شفاعت کی ہی قبر شریف سی اسلیی کہ آنحضرت کی حیات مین استسقا کرتی تہی ذات شریف سی اور جب ذات
شریف پردہ مین ہوئی تو حکم کیا عائشہ رض نی کہ کہولی جاوی قبر شریف تا ینبہہ بری گویا ظاہر مین استسقا کیا قبر شریف سی اور حقیقت مین استسقا اور استشفاع ہی
آپکی ذات شریف سی اور کہولنا قبر کا مبالغہ ہی اوسمین **ترجمہ** پس کیا لوگون نی جو کچہ کہ کہا تہا عائشہ رض نی پس برسایا گیا مینہہ یہانتک کہ پیدا ہوئی گہاس اور فربہ
ہوئی اونٹ یہانتک کہ پہول گئین کوکہین اونکی چربی سی بسبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا اوس سال کا سال فتق نقل کی دارمی نی **ف ع** یعنی سال ارزانی کا
کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کی معنی ہین پہولجانا اور بعضون نی کہا پہٹ جانا اور بعضون نی کہا پہیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی او خوب طرح کہا پیا بسبب کثرت
چربی اور گوشت کے پہول گئین کوکہین اونکی یا پہٹ گئے بدن یا پہیل گئی اور شفاعت مونہ ہونا عائشہ رض کا اور ظاہر ہونا اوسکی اثر کا کرامت ہی عائشہ رض کی اور حقیقت مین معجزہ ہے
حضرت کا اسلیی کہ انہین سے لیا گیا معجزہ ہی پیغمبر کی **وعن** سعيد بن عبد العزيز قال لما كان ايام الحرة لم يؤذن في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم ثلثا
ولم يقم ولم يبرح سعيد بن المسيب المسجد وكان لا يعرف وقت الصلوة الا بهمهمة يسمعها من قبر النبي اور روایت ہی سعید بن عبد العزیز سی کہ تبع تابعین سی ہی نہایت فقیہ اور
صحیح و مینی کرنیوالا احادیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا روز واقعہ حرہ کا **ف ح** لفظ حرہ ساتہ زبر حا اور تشدید رکی نام ہی ایک زمین کا باہر مدینہ کی کہ اوسمین کالی
پتہر بہت ہین اوسمین واقع ہوا واقعہ کہ یزید بن معویہ نی جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سی مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قضیہ کی حدسی زیادہ ہی
کہ بیان مین نہین سکتی اور اوسکی برائیون مین سی ایک برائی یہہ ہی **ترجمہ** کہ نہین اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد مین تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد مین آسکتا تہا
نماز کی لیی اور مسجد سی باہر نہین نکلی سعید بن مسیب **ف ع** کہ کبار تابعین سی تہی بڑی فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کیی تہی اونہون نی اور
وفات پائی سن ترانوی مین **ترجمہ** اور تہی سعید بن مسیب یعنی اوسوقت شدید مین کہ نہین پہچانتی تہی اوقات نماز کا مگر بسبب آواز خفی کی کہ سنتی تہی اوسکو
حجری کی اندر سی کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تہی نقل کی دارمی نی **وعن** ابي خلدة قال قلت لابي العالية سمع انس من النبي صلى الله عليه وسلم
قال خدمه عشر سنين ودعا له النبي صلى الله عليه وسلم وكان له بستان يحمل في كل سنة الفاكهة مرتين وكان فيها ريحان
يجيء منه ريح المسك رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہی ابی خلدہ تابعی سی کہ کہا مین نی واسطی ابی العالیہ کے
کہ کبار تابعین سی ہی کہ کیا سنی ہین انس نی حدیثین آنحضرت کی **ف ع** یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہی یا اوسکی لیی مراسیل ہین صحابہ سی باوجودیکہ وہ بہی حجت ہین
اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تردد کیا بعضی لوگون نی ان کی حق مین **ترجمہ** کہا ابو العالیہ نی کہ خدمت کی انس نی آنحضرت کی دس برس یعنی
اور عمر اوسکی دس برس کی تہی جب حاضر ہوئی تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کے اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی **ف ع** یعنی واسطی برکت کی اونکی عمر مین اور مال مین

اور اولاد مین سی ایک تین برس کی عمر ہوئی اور اولاد نسو نفر تہتر زمین سی مر دو سی پس عمر ہوئی انکی بعد

سیوہ برس ... ادن حدیقہ یعنی باغ مین پہول کہ آتی تہی اوس بجے بو شک کی **ف** حاصل جواب ...

تک آپکی ملازمت اور خدمت مین رہا ہو وہ کیونکہ نہ سنی گا اور نہ روایت کریگا حضرت سی ترجمہ نقل کی ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی **الفصل**

الثالث تیسری فصل **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ

بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ اَنَّهُ اَخَذَ شَيْئًا مِّنْ اَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ

ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا اَسْاَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا

فِيْ اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَاَنَّهُ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ

اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا فَوَقَعَتْ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا

روایت ہی عروہ بن زبیر بن العوام سی کہ کبار تابعین سی ہی اور زبیر والد اونکی عشرہ مبشرہ سی ہین یہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جگڑی اونسی اروی بیٹی اوس کے

طرف مروان کی **ف** نفیل ساتہ پیش نون کی اور زبر ف اور جزم ی کی اور سعید بن زید بہی عشرہ مبشرہ سی ہین بہنوئی حضرت عمر کی اور تہی وہ مستجاب الدعوات

اور اروی ساتہ زبر ہمزہ اور جزم ر کی اور زبر واو کی جامع الاصول مین کہا ہی نہین جانتا مین کہ وہ صحابیہ ہی یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتی ہین کہ سعید بن زید سے

جگڑی اروی اور لیگئی اونکو مروان کے پاس کہ حاکم مدینہ کا تہا معویہ کی طرف سی **ترجمہ** اور دعوی کیا اروی نی کہ سعید بن زید نی لی ہی یعنی از راہ ظلم کی کچہ

زمین اوسکی سی پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد و استغراب کی کہ بہلا مین لونگا زمین اوسکی سی کچہ بعد اسکی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا مروان نی کہ کیا

سنا تو نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا سعید نی کہ سنا مین نی پیغمبر سی فرماتی جو شخص کہ لیوی ایک بالشت کسی کی زمین سی از راہ ظلم کی کریگا اللہ تعالی اوس بالشت بہر

زمین کو طوق اوسکا سات زمینون تک پس کہا مروان نی کہ نہین طلب کرتا مین تجہ سی گواہ یعنی دلیل بعد اسکی **ف** یعنی بعد لانی تیری کی اس حدیث کو یعنی

یقین کر سچا جانتا ہون مین تجکو باطمع مین کہ تو غیر ظالم ہی یا نہین شک کرتا مین بیچ نقل کرنی تیری کی حدیث کو نہین محتاج ہون مین درو روایت کا اسلئی کہ تو عمر لدو

راویونکی یا زیادہ کی ہی اور ذکر کیا کرمانی نی کہ سعید نی چہوڑدی وہ زمین کہ دعوی کیا تہا اوس عورت نی اوسکا جیسا کہ شاہد ہی اسکی اصل عروہ کی **ترجمہ** پس کہا سعید نے خداوندا

اگر ہی یہ عورت جہوٹی تو اندہی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین مین **ف** کہ دعوی کرتی ہی اوسکا اور ایک روایت مین آیا ہی وا جعل قبرہا ... اسکی **ترجمہ**

کہا عروہ نے پس نہ مری وہ عورت یہانتک کہ جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوسوقت کہ وہ عورت چلتی تہی اوس زمین اپنی مین ناگہان گری بیچ ایک گڑہی کی پس مرگئی

نقل کی بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر تابعی سی معنی اس حدیث کی آئی ہین اور یہ آیا ہی کہ محمد بن زید نی دیکہا اوس عورت

اندہی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلتی ہین دیوار کی سہارے پہ چلتی تہی کہتی تہی وہ عورت کہ پہونچی مجکو بددعا سعید بن زید کی کہ میری اندہی ہونی کی لیی کی تہی اور

تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوئین کی یعنی گہری گڑہی پر کہ اوس گہر مین تہا کہ جہگڑی تہی وہ سعید بن زید سی اوسکی مقدمہ مین پس گری وہ اوسمین پس ہوا وہ کنواں

قبر اوسکی یعنی اوسکی لیے جدی قبر نہ بنائی گئی اوسمین پڑی رہی **وعن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُّدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ

يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَّصِيْحُ يَا سَارِيَ

الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

[illegible] بھیجا [illegible] حضرت [illegible] پس وہ وقت کہ عمر رضی اللہ عنہ
پہنچتی تھی [illegible] اور اکابر صحابہ اور تابعین کی کہ انمین حضرت عثمان اور حضرت علی رضی تھی پس شروع کیا چلانا اور کہنا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو اور پناہ
پکڑ ساتھ اوسکی یعنی کر پہاڑ کو پیٹھ کی پیچھے پس تعجب کیا لوگون نے پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا اے امیر المومنین ملے ہم سے دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئی وہ ہم پر
پس شکست دے ہی ہمکو پس ناگہان ایک چلانے والا چلاتا تھا اور کہتا تھا اے ساریہ لازم پکڑ پہاڑ کو پس لگا دین ہم نے پیٹھین اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دی انکو
خدا تعالی نے ف۔ م آمین کہی کرتے ہین ہوئین حضرت عمر رض کی ایک تو نظر آیا اوس معرکہ کا مدینہ سے اور دوسری پہونچنا اونکی آواز کا اور سننا ساریہ کا
اوسکو اور تیسری فتحیاب ہونا اونکا اونکی برکت سے ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوت مین وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ
عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ
حَتَّى يَحُفُّوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا
أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ
الْمَلَائِكَةِ يَزُفُّونَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے نبیہ بن وہب کی سے ف۔ ح لفظ نبیہ ساتھ پیش نون اور زبر ب اور جزم ی کی پیچھے ہی پہر ت
مولف نے اسیطرح ضبط کیا ہے اور مشکوۃ کی اکثر نسخون مین بھی اسیطرح ہے اور اسماء الرجال کی کتابون مین اور ایک مشکوۃ کی نسخے مین نبیہ بدون ت کے ہے اور
یہی ظاہر ہے اور بعضون نے کہا یعنی یہی صواب ہے پس نبیہ روایت کرتا ہے کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سے ہین اور پایا اونہون نے زمانہ آنحضرت کا لیکن دیکھا نہین
آپ کو اور مسلمان ہوئی حضرت عمر کی زمانہ مین داخل ہوئی حضرت عائشہ کی پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نے پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین آپکی یا قضیہ آپکے
وفات کا پس کہا کعب نے یعنی اگلی کتابون سے دیکھکر یا سنکر اگلی لوگون سے یا از راہ کشف کے اور یہی مناسب ہے واسطے اسکی کہ ہو کرامت اونکی کہ نہین کوئی دن کہ ظاہر
ہو فجر اوسکی مگر کہ اوترتی ہین ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ گہیر لیتی ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتی ہین بازو اپنی یعنی اوڑنی کی لیے گرد قبر کی یا اوپر اوسکی تلاش
برکت اور قرب اور نور اوسکی کے اور درود بہیجتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتی ہین چڑہ جاتی ہین آسمان پر اور اوترتی ہین آسمان سے مانند
اونکی یعنی ستر ہزار اور فرشتے پس کرتی ہین وہ بھی مانند اوس عمل کی کرتی ہین فرشتے روز کی گہیر لیتی ہین قبر کو اور بازو مارتی ہین اور درود بہیجتے ہین آپ پر یہانتک
کہ جب پہٹیگی آنحضرت سے زمین یعنی وقت پہلی دوسری نفخہ کی اوٹہین گی آپ قبر شریف سے نکلین گی بیچ ستر ہزار فرشتون کی اس حال مین کہ لیجاوین گی
فرشتے محبوب کو طرف محب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کی نقل کی یہ دارمی نے ف۔ ت اکثر نسخون مین اسیطرح ہے باب مطلق بے ترجمہ کے اور بعضی
نسخون مین باب وفات النبی صلعم اور یہ اولی اور انسب ہے کہ عادت مولف کی یہ ہے کہ لکہتا ہے مطلق باب واسطے ذکر کرنی لواحق اور تتمات پہلی باب کے اور
یہان ایسا نہین ہے بلکہ ذکر کیا ہے احوال جو متعلق ہے آنحضرت کی وفات کی پس مناسب ہے ترجمہ کرنا ساتھ اوسکی اور یہ بھی ہے کہ بعد اس باب کے ایک باب لایا ہے
بے ترجمہ کی متعلق ساتھ وفات کی پس ظاہر یہی ہے کہ یہ باب مترجم ہو ساتھ وفات نبی صلعم کی اور باب آیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور تتمات اوسکی کے جانا چاہیے
کہ ابتدا آنحضرت صلعم کی مرض کی تہی [illegible] حادث ہوا درد سر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اوسمین سے باقی رہی تہین اور بعضون نے کہا کہ ابتدا
مرض اول ربیع الاول مین تہی اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین کہا کہ ابتدا مرض صفر کی مہینی مین تہی کہ دس راتین اوسکی باقی رہی تہین اور وفات
آپ کی بارہوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نے کہ ایک شخص ثقات مین سے ہے جزم کیا ہے اسکا کہ ابتدا مرض بدہ کے دن تہی بائیسوین صفر کو اور وفات
پیر کی دن دوسری ربیع الاول مین واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہے علمائی اس سبب سے کہ وفات فاطمہ زہرا رض کی تیسری رمضان مین ہے اور اتفاق کرتی ہین
علما اسپر کہ وفات اونکی چہ مہینے بعد آنحضرت کے ہوئی ہے پس شدت سے ہوا درد سر اور تپ کہ حضرت ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلتی تہی بستر پر

مرا تی تہی کہ نہیں ہی کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اوس سی کہ کروہ ہیا ہین اور بلا شبہ ثواب بہی زیادہ ہی بیماری ہی بہت بیماری آئی

اختلاف کیا ہی پس ساتہ اسکی اور مرض کی ہی اور آزاد کیی آنحضرت نی اپنی بیماری مین چالیس بردی اور نماز ادا کرتی تہی ... آنحضرت ...
کی اور بعضون نی کہا سترہ نمازین مین پڑہائین ابو بکر رض کو فرمایا کہ لوگون کو نماز پڑہا اور نکلی آنحضرت ایکروز طرف مسجد کی اور نماز ادا کی اور کہا ای گروہ مسلمانون کی
تمکو رخصت کرتا ہون مین اور خدای تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہی تمپر پس میری طرف سی تمکو نصیحت ہی کہ تقوی کرنا اور
نگاہ رکہنا طاعت اوسکی اسلیی کہ مین چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسی اور کتنی ہی روایتون مین آیا ہی کہ امام ابو بکر رض تہی ابن عباس سی منقول ہی کہ کہا
نماز نہین پڑہی آنحضرت نی پیچہی کسیکی اپنی امت مین سی سوای ابو بکر کی اور سوای عبد الرحمن بن عوف کی کہ سفر مین اونکی پیچہی ایک رکعت پڑہی اور اون چیزون مین
کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کی یہ تہا کہ بہت ہوا درد اور نکار و پنجشنبہ کی پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکہین پس کہا عبد الرحمن بن عوف کو کہ لا
شانہ بکری کا یعنی ہڈی اوسکی شانہ کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکہون ابو بکر کی لیی ایک کتاب پس چاہا کہ اوٹہین اور لاوین فرمایا حاجت نہین ہی خدا اور مومن
نہین اختلاف کرینگی ابو بکر کی حق مین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس رض نی کہا علی رض کو کہ مین پہچانتا ہون چہری عبد المطلب
کی بیٹون کی وقت موت کی اور ڈرتا ہون مین کہ نہ اوٹہین پیغمبر اس دردسی چا اور طلب کر اونسی یہ امر یعنی خلافت حضرت علی رض نی کہا آیا جانتا ہی تو کہ اگر طلب
کرون مین اور نہ دیوین حضرت پہر بہی دینگی لوگ مجکو یعنی ہرگز نہین دینگی مین ہرگز نہین طلب کرتا اور یہ بہی واقع ہوا حضرت کی مرض مین کہ آنحضرت کی پاس سات
دینار تہی پس خیرات کی وہ تا کچہ باقی نہ چہوڑین اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین رعایت نماز اور احسان کرنیکی تہی غلام اور لونڈیون پر اور تیسیر حیات الحیوان نی
واقدی سی لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکہا اسماء بنت عمیس نی ہاتہ اپنا درمیان دونون مونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی رسول اللہ
صلعم نی اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپکی مونڈہون مین سی اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ کہا مین نی ہاتہ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اوس روز کہ وفات پائی پس تک
مجہپر گئی جمعی کہ طعام کہاتی تہی مین اور ہاتہ دہوتی تہی اور نہین جاتی تہی میری ہاتہ سی بو مشک کی اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچہا لوگون نی حضرت علی رض
سی کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپ کی پلکون مین پس اوٹہا لیا مین نی اپنی زبان سی اوسکو اور پی گیا مین پس
جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنی کی اوس سی اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون مین سوتی مین کہ نہین تہا اونمین قمیص اور عمامہ اور مختلف ہوئی ہین روایتین
آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا نہ تہا اونمین قمیص اور عمامہ بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ
تین کپڑی تہی سوای قمیص کی اور عمامہ کی کہ مجموعہ پانچ ہوئی اور کہا ہی علمانی کہ صحیح یہ ہی کہ معنی اس عبارت کی یہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن مین نہ تہا
نووی نی کہا کہ جمہور علما اسپر ہین اسی سبب سی کہتی ہین کہ زیادہ تین سی مکروہ ہین اور شافعی کی نزدیک جائز غیر مستحب ہی مردون کی لیی اور عورتون کی لیی موکد ہی
کہ پانچ چاہیین اور حنفیہ کی نزدیک کفن کی تین کپڑی ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابون مین ہی اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت
نہین کی کسی نی جماعت جماعت آتی تہی اور نماز پڑہتی تہی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اوسنی چادر آپکی نیچی بچہادی تہی اور
کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہی لیکن صحابہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیی علما اتفاق کرتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا چادر وغیرہ
کا نیچی مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہری کی گئین یعنی مونہہ بند کرنی کی لیی اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کی
اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہی اور یہی مذہب ہی چارون امامون وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت کی پیر کی
دن اور دفن کیی گئی بدہ کی شب مین اور بعضون نی کہا منگل کی دن بعد ڈہلنی آفتاب کی اور اول صحیح تر ہی اور باقی احوال رسالہ ماثبت بالسنہ مین مین نی
لکہا ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ

ابن ام مکتوم فجعلا یقرئاننا القرآن ثم جاء عمار وبلال وسعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت اہل المدینۃ فرحوا بشیء فرحہم بہ حتی رأیت الولائد والصبیان
یقولون ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء فما جاء حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سور مثلہا من المفصل رواہ البخاری
روایت ہی براء ابن عازب سی کہ مشاہیر انصار سی ہین کہا اول دو شخصون کی کہ آئی ہمپر یعنی انصار پر آنحضرت کی اصحاب مین سی مصعب بن عمیر اور ابن ام
مکتوم تھی **ف** اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی انصار کی التماس سی بعضی اپنی اصحاب کو ہجرت سی پہلی مدینہ کو بہیجا بعضی مصلحتون کی لیی اور تاکہ سکہلادین قرآن شریف
اور احکام دین پس سبب پہلی ان دونون صحابیون جلیل القدر کو بہیجا تہا پس شروع کیا اونہون نی کہ پڑہاتی تہی ہمکو قرآن پہر آئی عمار بن یاسر اور بلال بن رباح
او سعد بن ابی وقاص پہر آئی عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصون کی آنحضرت کی صحابیون مین سی بعد ازان وقت آفرا ہوئی آنحضرت صلعم یعنی ساتہ ابوبکر صدیق کی
پس نہین دیکہا مین نی اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئی ہون ساتہ کسی چیز کی یعنی دنیا مین مانند خوش ہونی اونکی بسبب آنی آنحضرت کی مدینہ مین یہانتک کہ دیکہا مین نی
لڑکیون اور لڑکون کو کہتی یعنی کمال خوشی سی کہ یہ رسول خدا کی ہین تحقیق آئی پس نہین آئی یہانتک کہ سیکہی مین نی سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہ سورت آنحضرت
کی آنی سی پہلی سیکہہ لی تہی مین نی بیچ جماعۃ سورتون کی مثل اوسکی کی مانند اوسکی ہین یعنی مقدار مفصل سی ہین یعنی اوساط مفصل سی نقل کی یہ بخاری نی **ف**
ع یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہی مکہ مین اور اشکال اسپر وارد ہوتا ہی کہ آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اوتری سبب
زکوٰۃ فطر مین اور واجب ہوا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسری سن مین ہوا ہی پس احتمال ہی یہ کہ ہو یہ سورۃ کی سوای ان دونون آیتون کے
کہ یہ مدنی ہون اور صحیح یہی کہ یہ ساری سورۃ مکی ہی پہر بیان کیا آنحضرت نی کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سی زکوٰۃ فطر اور نماز عید ہی پس
نہین ہی آیۃ مین مگر رغبت دلانی زکوٰۃ وصلوٰۃ مین بغیر بیان مراد کی پس بیان کیا اوسکو سنت نی بعد اسکی کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم **وعن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا
ما شاء وبین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابو بکر قال فدیناک بآبائنا وامہاتنا فعجبنا لہ فقال الناس انظروا
الی ہذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا وبین ما عندہ وہو
یقول فدیناک بآبائنا وامہاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو المخیر وکان ابو بکر اعلمنا متفق علیہ
روایت ہی ابی سعید خدری سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی منبر پر یعنی مرض الموت مین جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ تہا یہ پانچ رات پہلی وفات سی پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دی اوسکو از نعمت دنیا سی مقدار اوس چیز کی کہ چاہی اللہ تعالی
یا چاہی وہ بندہ اور درمیان اوس چیز کی کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس بندی نی اوس چیز کو کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت سہی کہ دائم
اور پایندہ تہی پس روئی ابوبکر **ف** یعنی بسبب کمال فہم وادراک کی پہچان لیا اونہون نی مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سی بقرینہ مرض کی یا اسیلی کہ اختیار کرنا
اوس چیز کا کہ اللہ کی پاس ہی اور ترک کرنا از نعمت دنیا کا بحسب ظاہر کی مقدمات مراتب اولیا سی ہی اور جانتی تہی کہ بالاتر نہین مناسب نہین ہی مقام
سید الانبیا کی پس انتقال کیا اونکی ذہن نی طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا پہر
ت کہا ابوبکر نی یعنی خطاب کر کر آنحضرت کو کہ قربان ہون ہم تیری ساتہ ماں باپ اپنی کی یعنی اگر نفع دی قربان ہونا کہا راوی نی پس تعجب کیا ہم نی واسطی
ابی بکر کی **ف** کہ کیون قربان کرتی ہین حال آنکہ بیان کوئی امر خاص نہین ہی کہ تعلق ہو اوسکو نہین تہا یہ مگر بسبب نہ سمجہنی انکی اوس چیز کو کہ سمجہی ابوبکر اشارہ
سی **ت** پس کہا لوگون نی یعنی بعضون نی کہ دیکہو طرف اس بوڑہی کی یعنی باوجود بزرگی کی کہ تعجب ہی اونکی وقار اور زیادتی عقل وفہم کا خبر دیتی ہین رسول خدا

صلعم حال ایک بندی خبر مین کی ہی کہ اختیار دیا اوسکو اللہ تعالی نی درمیان دنیا کی جو چاہی اوسکو اور درمیان اوس چیز کی کہ اللہ کی پاس ہی پس اختیار کیا اوس بندی نی اوس چیز کو کہ اللہ کی پاس ہی پس روئی ابو بکر

بوڑہا کہتا ہی کہ قربان ہون ہم تیری ساتھ باپون اور ماون اپنی پس تھی آنحضرت وہی اختیار دئی گئی **ف** یہی ظاہر ہوا ہلکو ساتہہ حضرت کی بندی کہ

دئی گئی تھی یعنی آنحضرت نی بندی سی اپنی ذات شریف مراد لی تھی **ترجمہ** اور تھی ابو بکر دانا تر ہم مین کہ سمجہ گئی اول ہی کہ بندی مخبر آنحضرت ہین **وعن**

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَ

الْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّيْ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا

فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَإِنِّيْ قَدْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ

الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ

بن عامر سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلعم نی اوپر شہیدون احد کی بعد آٹہہ برس کی **ف** یعنی وقت دفن اونکی سی اپس کہا بعضون نی کہ پڑہی حضرت نی اوپر

نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہی اپس یہ حضرت کی خصوصیات سے ہی یا اون شہدا کی خصوصیت تہی اور کہا شافعی نی کہ مراد صلوۃ سی دعا ہی انتہی اور حضرت شیخ

رح نی یون لکہا ہی کہ مراد صلوۃ سی نماز جنازہ کی ہی اور یہ موید ہی مذہب حنفیہ کی کہ وہ قائل ہین نماز پڑہنی کی شہدا پر اور شافعیہ کی نزدیک کہ وہ قائل نہین ہین

اوسکی مراد دعا ہی **ترجمہ** مانند رخصت کرنیوالی کی واسطی زندون اور مردون کی **ف** کہا مظہر نی یعنی استغفار کی اونکی لیے مانند رخصت کرنیکی واسطی زندون اور

مردون کی آئی پر رخصت کرنا زندون کی لیے بسبب رحلت کرنی آنحضرت کی تہا دنیا سی اور مردون کی لیے بسبب انقطاع دعا و استغفار آنحضرت کی اونسی اور تہا

آنحضرت کی آخر زمانہ حیات مین نماز **ترجمہ** پہر چڑہی آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگی تمہاری فرط ہون **ف** فرط ساتہہ زبر فے اور رے کی وہ کہ آگی جاتا ہی قافلہ مین

منزل پر واسطی درست اور مہیا کرنی ڈول اور رسی اور پاک کرنی کنوئین وغیرہ کی اور سامان طیار کرنی منزل کی کہ جسکو میر منزل کہتی ہین اور یہان مراد آگی جانا آنحضرت

کا ہی دار آخرت مین واسطی کارسازی امت اور مہیا کرنی اسباب نجات اور شفاعت امت کی حاصل یہ کہ مین شفاعت کرنیوالا تمہارا ہون آگی تمہاری جا کر مستعد

شفاعت کا ہونگا **ترجمہ** اور مین تم پر شہید ہون یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر اسلیے کہ عرض کی جاوینگی مجہپر اعمال تمہاری یا مین شاہد یعنی گواہ ہون گواہی

دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنی دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہی تم سی محشر مین حوض کوثر ہی **ف**

یعنی وہان جا کر تمیز ہو جاویگا خبیث طیب سی اور منافق مومن سی اپس ہوگی شفاعت امت اجابت کی لیے **ترجمہ** اور تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون یعنی طرف

حوض کی اس حال مین کہ مین اس جگہ اپنی مین ہون **ف** یعنی منبر پر اور یہ ظاہر ہی معنی پر ہی گویا حضرت کی لیے پردہ اوٹہ گیا اور دکہا دیا گیا حوض کوثر اوس حالت مین

ترجمہ اور تحقیق مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کی یعنی کہولی جاوینگی میری امت کی لیے خزانی زمین کی بسبب فتح ہونی شہرون زمین کی اور ایمان لانی لوگون

اوسکی اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہون تم پر یعنی تم سب پر مشرک و کافر ہونی تمہاری سی پیچہی میری یعنی اسلیے کہ یہ واقع ہوا بعض سی و لیکن ڈرتا ہون مین تم پر دنیا سی کہ رغبت

کروگی اسمین **ف** مانند رغبت کرنیکی شئی نفیس میں اور میل کروگی اوسمین بہت اسلیے کہ رغبت کرنی نعمتون فانیہ مین مناسب نہین بلکہ رغبت کرنی خاص امور

باقیہ ہی مین چاہیی اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نی وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزون مین پس چاہیی کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالی

یعنی کامل مومن **ترجمہ** اور زیادہ کیا بعضی راویون نی مضمون مذکور پر یہ قول حضرت کا پس قتل کروگی یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو ملک و مال کی لیے پہر ہلاک

ہو جاوگی جیسی کہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تم سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ اسمین کئی معجزی ہین آنحضرت کی اسلیے کہ اسمین خبر دی حضرت

نے یہ کہ امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانون کی سو واقع ہوا یہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگی سو سچا پایا اونکو اللہ تعالی نی اس سی اور وہ رغبت کرینگی دنیا

مین اپس یہ بہی واقع ہوا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللهِ تَعَالٰى عَلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ ینظر الیہ وعرفت انہ یحب السواک فقلت آخذہ لک فاشار برأسہ ان نعم فتناولتہ فاشتد علیہ
قلت الینہ لک فاشار برأسہ ان نعم فلینتہ فامرہ وبین یدیہ رکوۃ فیہا ماء فجعل یدخل یدیہ فی الماء فیمسح بہما
وجہہ ویقول لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات ثم نصب یدہ فجعل یقول فی الرفیق الاعلیٰ حتی قبض ومالت یدہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نعمتون خدا کی سی مجہپر کہ مخصوص کیا مجکو ساتہ اونکی یہ ہی کہ آنحضرت وفات کیی گئی میری گہر مین اور بیچ روز نوبت میری کی **ف** حج شیخ
باوجود اسکی کہ آنحضرت مدت مرض مین وقت وفات تک حضرت عائشہ کی گہر مین تہی یہ بات بہی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی آپکی وفات آپکی نوبت
ہی کی دن مین ہوئی اور جامع الاصول مین ہی کہ تہی ابتدا آنحضرت کی بیماری کی بیچ گہر میمونہ کی اور شروع ہوا حضرت کو عائشہ کی گہر مین پہ شدت سی ہوا کہ الین کہ آپ بیچ
انہی کی گہر مین پہر اذن چاہا اپنی بیویون سی کہ بیماری اپکی عائشہ کی گہر مین کیجاوی پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وفات پائی
پیر کی دن وقت چاشت کی ربیع الاول کی مہینی مین بعضون نی کہا دوسری تاریخ اور بعضون نی کہا بارہوین تاریخ اور اکثر روایتون سی یہی ثابت ہوتا ہی **ترجمہ** اور وفات
ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی **ف** یعنی حضرت کی وفات ہوئی اسحال مین کہ آپ تکیہ کیی ہوئی تہی اونکی سینہ اور گردن سی اور یہ دلالت کرتا ہی کہ
کمال قرب و قربت پر اور ایک روایت مین یہ ہی بین حاقنتی وذاقنتی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان ہنسلی اور ٹہوڑی میری کی اور نہین معارض ہی اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد
نی روایت کی ہی طرق کثیرہ سی یہ کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود مین اسلیی کہ تمام طرق دونون روایتون کی خالی ایکطرح کی خرابی سی نہین ہین اور بہ تقدیر صحت
اونکی تطبیق یون دیجاوی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین پہلی وفات کی **ترجمہ** و تحقیق خدا تعالیٰ کی نعمتون سی مجہپر یہی کہ خدا تعالیٰ نی جمع کیا درمیان تہوک میری
اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات اونکی **ف** یہ ہیشہ نعمت ہی اور وقت موت کی بہت بڑی نعمت کہ وقت انتہا برکتون کا ہی یا بیان واقع کرتی ہین کہ قیمت اوس وقت
میسر ہوئی بعد ازان بیان کرتی ہین سبب اوس جمع کا جو نعمت کا **ترجمہ** کہ داخل ہوئی میری پاس عبد الرحمن بن ابی بکر بہائی اونکی ہوئی اور اونکی ہاتہ مین مسواک تہی اور
مین تکیہ کیی ہوئی تہی آنحضرت کی یعنی حضرت میری سینہ سی لگی بیٹہی ہوئی تہی پس دیکہا مین نی آنحضرت کو کہ دیکہتی ہین طرف عبد الرحمن کی یا طرف اوسکی حال اونکی مین جانتی
آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکہتی ہین مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کی پس کہا مین نی کیا لون مین مسواک آپکی لیی پس اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی سر مبارک سی
کہ ہان پس لی مین نی مسواک عبد الرحمن سی اور دی حضرت کو اور کی آپ نی مسواک پس دشوار ہوئی حضرت پر یعنی بسبب اسکی کہ وہ سخت تہی اور کہا مین نی کہ نرم کر دون مین اسکو
آپکی لیی پس اشارہ کیا آپ نی سر سی کہ ہان پس نرم کر دی مین نی مسواک پس پہیری حضرت نی مسواک اپنی دانتون پر **ف** یعنی پس جمع ہوئی دونون تہوک میری حلق مین اور
اسیطرح آنحضرت کی حلق مین وقت وفات اونکی کی اور یہی اشارہ ہی طرف اوس نعمت کی عائشہ نی ذکر کیا **ترجمہ** آنحضرت کی سامنی ایک برتن تہا کہ اوسمین پانی تہا
پس شروع کیا حضرت نی کہ ڈالتی تہی دونون ہاتہ اپنی پانی مین اور پہیرتی اونکو اپنی چہرہ مبارک پر **ف** اوس سی معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تہی مزاج مبارک پر اس سی فی الجملہ تسکین
ہو جاتی تہی اور یہی اشارہ طرف اظہار عجز و عبودیت اپنی کی ہی تہا اور یہی اوس سی نکالا کہ یہ فعل ہر مریض اور اگر وہ کر سکی تو کوئی اور کری اسلیی کہ اس سی ایکطرح کی تخفیف ہوتی ہی
کہ یہی مثل پانی ڈالنی کی حلق مین بلکہ واجب ہی ٹپکانا پانی وغیرہ کا جبکہ ثابت حاجت ہو اور سکی **ترجمہ** اور کہتی تہی لا الٰہ الا اللہ تحقیق واسطی موت کی سختیان ہین **ف** سکرات
سات جمع ہی سکرۃ کی یہی ہی سختیان اور بڑی بڑی مشقتیں قسم حرارتون اور غشیون وغیرہ کی سی کہ انبیا اور ارباب کمال کی لیی بہی ہوتی ہین پس بناء اونکو واسطی ان
حالتون کی اور طلب کرو اللہ تعالیٰ سی آسانی اوسکی واسطی اپنی اور شمائل ترمذی مین عائشہ رضی سی روایت ہی کہ دیکہا مین نی آنحضرت کو وقت نزع کی اسحال مین کہ اونکی پاس پیالہ پانی کا تہا
اور وہ اوسمین ہاتہ ڈالتی تہی اور پہیرتی تہی منہ پر اور کہتی تہی اللہم اعنی علی منکرات الموت او قال علی سکرات الموت **ترجمہ** پہر اوٹہایا آنحضرت نی دست اپنا یعنی بطریق دعا کی یا بطور
اشارہ کی اپنی طرف آسمان کی پس شروع کیا کہتی تہی یعنی کہ شامل کر مجکو رفیق اعلیٰ مین یہانتک کہ قبض ہوگئی حضرت کی اور جہک گیا اور نیچی گر پڑی دست مبارک حضرت کی نقل کی

بخاری نے ف ع یعنی داہنی طرف یا بائیں طرف یا دونوں طرف اور مراد رفیق اعلیٰ سے انبیا ہیں کہ ساکن ہیں اعلیٰ علیین میں جیسا کہ حدیث ... النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واحد و جمع پر واقع ہوتا ہے ایک سے بھی اور بہت سے بھی یا مراد ملاء اعلیٰ اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمان کی رہنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد رفیق اعلیٰ سے حضرت رب العزت ہے اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالیٰ پر آیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا تعالیٰ مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تمکو بیچ رہنے کی دنیا میں اور آنے کی یہاں فرمایا آنحضرت نے اخترت الرفیق الاعلیٰ واسلم

وعنہا قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من نبی یمرض الا خیر بین الدنیا والآخرۃ وکان فی شکواہ الذی قبض اخذتہ بحۃ شدیدۃ فسمعتہ یقول مع الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین فعلمت انہ خیر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلعم سے فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھ مرض الموت کی مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کی ف ع یعنی اوسکو اختیار دیتے ہیں کہ چاہے دنیا میں رہے ایک مدت تک اور چاہے متوجہ ہو عالم عقبیٰ کی طرف اور نہیں شک نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہے اوس چیز کو کہ اللہ کی پاس ہے اسلیے کہ وہ بہتر اور پائندہ تر ہے ترجمہ اور تھے آنحضرت بیچ اوس بیماری اپنی کی کہ وفات کیے گئے پکڑا حضرت کو سختی آواز نے یعنی مرتے وقت جو بلغم ایسا نس تنگ حلق میں اٹک جاتا ہے اور اوس سے آواز بھاری ہو جاتی ہے وہ حالت حادث ہوئی پس سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہیں شامل کر مجکو ساتھ اون لوگوں کی کہ انعام کیا تو نے اوپر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق اور شہدا اور صالحین ف ع اور بعد اسکی یہ ہے وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھے ہیں وہ رفیق حاصل یہ کہ رفیق اعلیٰ کی ساتھ مجکو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق ہے حاصل خوب ہو جاتی ہے اس روایت میں اور پہلی روایت میں ترجمہ پس سمجھی میں اس عبارت سے کہ آنحضرت اختیار دیے گئے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی درمیان باقی رہنے کی دنیا میں اور متوجہ ہونے کی طرف عالم عقبیٰ کی اور یہ کلام بیچ جواب تخییر کی کہا ہے کہ اختیار کیا دنیا سے جانے کی شق کو و

عن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال لہا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبریل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ شدت سے بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوش کرتی تھی اونکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ رض نے واے ہے کرب باپ میرے کو یعنی کیا شدت مرض ہے اونکو پس فرمایا آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو کہ نہیں ہے تیرے باپ پر محنت و شدت بعد آج کے دن کی ف ع یعنی یہ کرب بسبب شدت کے بیماری کی ہے اور بعد آج کے دنکی نہیں ہونیکا یہ یعنی کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کی ہوتا ہے بعد آجکی دن کی منقطع ہو جاوینگی یہ علائق صوریہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ میں تو کرب ہے ہی نہیں ترجمہ پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہ رض نے اے باپ میرے اجابت کی اور گئے طرف پروردگار کی کہ بلایا اوسکو اپنی حضور میں اے باپ میرے اے وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہ اوسکی ہے اے باپ میرے طرف جبرئیل کی پہونچاتے ہیں ہم خبر موت کی اوسکو پس جبکہ دفن کیے گئے حضرت کہا فاطمہ رض نے اے انس آیا گوارا ہوا تمہاری نفسوں پر یہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہ بخاری نے ف ع یہ اشعار بھی نسبت کیے جاتی ہیں طرف فاطمہ رض کی کہ حضرت کی ماتم میں کہی ہیں **اشعار**

ماذا علی من شم تربۃ احمدا + ان لا یشم مدی الزمان غوالیا + صبت علی مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن لیالیا

الفصل الثانی فصل دوسری

عن انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ بحرابہم فرحا لقدومہ رواہ ابو داود وفی روایۃ الدارمی قال ما رأیت یوما قط کان احسن ولا اضوأ من یوم دخل علینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما رأیت یوما کان اقبح ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه أظلم منها كل شيء وما نفضنا أيدينا عن التراب وإنا لفي دفنه حتى أنكرنا قلوبنا

اور روایت ہی انس سی کہا جبکہ وہ دن ہوا کہ داخل ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین روشن ہو گئی تمام چیزین اوس کی یعنی جسطرح عادت اپنی کی جیسی بیان نبی باہر کرتی ہین انبیاء خوش ہو نیکی بسبب تشریف لانی آنحضرت کی نقل کی یہ ابو داؤد نی اور دارمی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نی کہ نہین دیکھا مین نی کوئی دن کبھی کہ ہو خوبتر یعنی خاطر مین اور روشنتر یعنی ظاہر مین اوس دن سی کہ آئی ہمپر اوس دن مین یعنی مدینہ مین آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا دن تہا وہ یعنی کہ وہ تہا دن وصال کا مشتاقین جمال کی لیے اور نہین دیکھا مین نی کوئی کہ نہایت برا اور غمگین کرنیوالا ہو یعنی دل مین اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکھ پر اوس دن سی کہ وفات پائی اوسمین رسول خدا صلعم نی یعنی اسلیے کہ وہ دن فراق کا تہا عاشقوں پر اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نی جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئی اوسمین رسول خدا صلعم مدینہ مین روشن ہوئی مدینہ مین سی ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اوسمین آنحضرت نی تاریک ہوئی مدینہ مین سی ہر چیز اور نہین جہاڑی تہی ہم نی ہاتہ اپنی خاک سی اس حال مین کہ تحقیق ہم آنحضرت کی دفن کرنی مین مشغول تہی یہانتک کہ نا آشنا جانا ہم نی اپنی دلون کو یعنی متغیر ہو گئی حال ہماری بسبب وفات رسول خدا صلعم کی پس بسبب ظہور انواع ظلمت کی ہم نہین پائی ہم نی دل اپنی اوس حالت پر کہ تہی یعنی صفائی اور نورانیت کہ حاصل تہی مشاہدہ اور حضور آنحضرت کی سی اور اوتر نی وحی کی سی اوسمین بڑا ہی فرق پڑ گیا وعن عائشة قالت لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا في دفنه فقال أبو بكر سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قال ما قبض الله نبيا إلا في الموضع الذي يحب أن يدفن فيه ادفنوه في موضع فراشه رواه الترمذي اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا صحابہ نی بیچ دفن کرنی آنحضرت کی وفن یعنی دفن کی جگہ مین اختلاف کیا کہ کہان دفن کرنا چاہیے پس بعضون نی کہا کہ بقیع مین دفن کرین اور بعضون نی کہا آنحضرت کی مسجد مین اور بعضون نی کہا کہ مکہ مین اور بعضون نی کہا کہ قدس مین کہ وہان قبور انبیاء کی ہین یا نفس دفن مین اختلاف کیا کہ آیا دفن کرین یا نہین جیسیکہ شمائل ترمذی مین ہی کہ کہا صحابہ نی حضرت ابوبکر سی کہ ای صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاوین رسول خدا صلعم یا نہین فرمایا اونہون نی کہ ہان کہا صحابہ نی کہان کہا ابوبکر نی اوس مکان مین کہ قبض کی ہی اللہ تعالی نی روح اونکی اسلیے کہ نہین قبض کی ہی اللہ تعالی نی روح اونکی مگر مکان طیب مین پس جانا صحابہ نی کہ سچ کہا ابوبکر نی اتہی اور یہ منافی نہین ہی اوسکی کہ روایت کیا اوسی حدیث مین ترجمہ پس کہا ابوبکر نی کہ سنا ہی مین نی آنحضرت سی کچہ کہ وہ یہ ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نہین قبض کی اللہ تعالی نی روح کسی پیغمبر کی مگر اوسجگہ کہ دوست رکہتا ہی وہ پیغمبر یا چاہتا ہی اللہ تعالی یہ کہ دفن کیا جاوی وہ پیغمبر اوسمین دفن کرو اونکو بیچ جگہ بچھونی اونکی یعنی جہان وفات پائی ہی نقل کی یہ ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عائشة رض قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو صحيح إنه لن يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير قالت عائشة فلما نزل به ورأسه على فخذي غشي عليه ثم أفاق فأشخص بصره إلى السقف ثم قال اللهم الرفيق الأعلى قلت إذن لا يختارنا قالت وعرفت أنه الحديث الذي كان يحدثنا به وهو صحيح في قوله إنه لن يقبض نبي قط حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير قالت عائشة فكان آخر كلمة تكلم بها النبي صلى الله عليه وسلم قوله اللهم الرفيق الأعلى متفق عليه اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی اس حالت مین کہ وہ تندرست تہی کہ تحقیق شان یہ ہی کہ ہرگز نہین قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی اوس پیغمبر کو جگہ اوسکی یعنی جو جگہ کہ خاص ہی اوسکی لیے بہشت سے یعنی منازل عالیہ اوسکی سی پھر اختیار دیا جاتا ہی اوسکو یعنی کہ اگر چاہ ہماری درگاہ مین آ اور چاہ دنیا مین رہ اور یہ اختیار دینا واسطے اظہار شرف

اور موت انبیا کی ہی دیگر وہ صحیح ہین الا جو یہ کہ حکم ہی ہوتا ہی اونکو ہی وہی اختیار کرتی ہین کہ جو اصل حکم ہی ترجمہ کہا عائشہ نی پس جبکہ نازل کی گئی حضرت
موت یعنی علامتین اوسکی اسمال ہین کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تہا بیہوشی ڈالی گئی اوپر یعنی بیہوش ہوئی پہر ہوش مین آئی پہر اوٹھائی نگاہ اپنی طرف چہت کے
یعنی ریلیے کہ وہ چہت ہی اسمانون کی پہر کہا یا الٰہی اختیار کیا مین نی یا مانگتا ہون مین رفیق اعلیٰ کو کہا مین نی اب کہ اختیار کرتی ہین حضرت اوس عالم کو اختیار نہین
کرینگی ہمکو کہا عائشہ نی اور پہچانا مین نی کہ یہ قول اشارہ ہی طرف اوس حدیث کی کہ کہتی تہی حالت صحت اپنی مین بیچ کہنی اپنی کی کہ قبض روح نہین کیجاتی ہی
کسو پیغمبر کی کبہی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی جگہ اوسکی بہشت سی پہر اختیار دیا جاتا ہی **ف** یعنی دیکہنا بہشت کی طرف تہا اور کہنا اوس کلام کا اللہم الرفیق الاعلیٰ
جواب اوس تخییر کا تہا **ترجمہ** کہا عائشہ نی پس تہا آخری کلمہ کہ بولی اوسکو آنحضرت یہ قول حضرت کا یا الٰہی اختیار کرتا ہون مین رفیق اعلیٰ کو نقل کی بخاری
اور مسلم نی **ف** کہا پہلے نی اول کلمہ کو کہ بولی ہین آنحضرت حالت شیرخوارگی مین پاس حلیمہ کی اللہ اکبر ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جس روز الست بربکم کہا گیا
تو اول حضرت ہی نی بلی فرمایا **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضہ الذی مات فیہ
یا عائشۃ ما ازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر وہذا اوان وجدت انقطاع ابہری من ذلک السم
رواہ البخاری اور یہی روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی اپنی اوس بیماری مین کہ فوت ہوئی اوسمین ای عائشہ
ہمیشہ تہا مین کہ پاتا تہا مین درد اوس طعام کا کہ کہایا تہا مین نی خیبر مین **ف** یعنی وہی جو بکری مین زہر ملا کر دیا تہا آپکو کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر زہر کی نہ ہوئی
اوسکی ہلاک ہوتی مین واسطے طور معجزہ کی ولیکن ایک طرح کا دکہ اوس سی باقی تہا اور کبہی کبہی ظہور کرتا تہا **ترجمہ** اور یہ وقت پائی مین نی کاٹنی رگ اپنی کا رگ جان کے
کاٹی جاتی کو اوس زہر کی اثر سی نقل کی بخاری نی **ف** ظاہر حکمت الٰہی مقتضی اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کی ظاہر کیا واسطے حاصل ہونی مرتبہ
شہادت کی جیسیکہ کہتی ہین کہ ابو بکر صدیق رض سانپ کی زہر کی اثر سی مری کہ غار مین وقت ہجرت کی کاٹا تہا **وعن** ابن عباس قال لما حضر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فیہم عمر بن الخطاب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا
بعدہ فقال عمر قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبکم کتاب اللہ فاختلف اہل البیت واختصموا فمنہم من یقول قربوا یکتب
لکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنہم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغط والاختلاف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا
عنی قال عبید اللہ فکان ابن عباس یقول ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین ان یکتب لہم
ذلک الکتاب لاختلافہم ولغطہم وفی روایۃ سلیمان بن ابی مسلم الاحول قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی
حتی بل دمعہ الحصی قلت یا ابن عباس وما یوم الخمیس قال اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ
فقال ائتونی بکتف اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانہ اہجر استفہموہ
فذہبوا یردون علیہ فقال دعونی ذرونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعوننی الیہ فامرہم بثلث فقال اخرجوا المشرکین من جزیرۃ
العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم وسکت عن الثالثۃ او قالہا فنسیتہا قال سفیان ہذا
من قول سلیمان متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جبکہ حاضر کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یعنی حاضر ہوئی اونکو موت مراد ایام مرض کے
ہین کہ اونمین حضور موت کا تہا اور وہ روز پنجشنبہ کا تہا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی **ترجمہ** اور گہر مین تہی بہت شخص کہ اونمین عمر رض بہی تہی فرمایا آنحضرت نے
آؤ لکہدین تمہارے لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد اوسکی **ف** کہا نووی نی شرح مسلم مین جانا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تہی جہوٹ بولنی سی اور تغییر کرنی سی
کسی چیز کی احکام شرعیہ بیان کی حالت صحت و مرض مین اور معصوم تہے ترک کرنی بیان اوس چیز سی کہ حکم کیے گئی تہا بیان کرنا اوسکی اور معصوم تہے ترک کرنی تبلیغ اوس چیز کی کہ واجب کی تہی

اوحلی اعددین ہو — حق ماتی ہی ایسی ہی نقصان قلم مقربین مین ڈالتا تھا اور فساد کرتا تھا اور علی نسبت مین اوسپر کیا کہ آنحضرت حتی کہ

ہوگئی تھی ایسی کا ملکہ خیال مین آتا تھا اور وہ کر چکی ہین ایک کلام ورس مدینہ مین کیا تھا اور سوا و ترین عہد رہا اور اصحاب لوگ الام احکام مین جماعت وسلی کہ لکھ لی
لکھ چکی تھی پس جب جانا تو نبی نے یہ قصد موقوف کیا ہی شواہد سن کا اختلاف کیا ہی علما نے بیچ اوس نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تھا حضرتؐ نے اوسکی لکھنی کا پس کہا بعضون نی کہ آنحضرتؐ نے
چاہا تھا کہ معین کر دین ایک کے اصحاب مین سے واسطی خلافت کی تا واقع نہو نزاع اور مین کہتا ہون یہ ہی کہ وصیت کیا واسطی علی کہ تعین تصریح کرنی اور پر خلافت ابی بکر یا عمر یا عباس
یا علی کی نہین محتاج تھی طرف کتابت کی بلکہ ذرا کہہ دینا کافی تھا اور بعد آنحضرتؐ نے اشارہ کر بھی دیا تھا طرف خلافت ابی بکر کی ساتھ نیابت امامت کے مع تصریح کرنی کی ساتھ قول
اپنی کی یابی اللہ والمومنون الا ابابکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہان اگر کہا جاوی کہ حضرتؐ نے ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھین خلافت مقررہ اپنی وفات کی بعد کی کہ جو
مستحق ہونگی ایک بعد دوسری کی امام مہدی کی نکلنی تک اور نزول عیسیٰ تک تو البتہ یہ ایک وجہ معقول ہی ولیکن چاہا اللہ تعالی نی امر خلافت کو پوشیدہ رکھنا پس نہ لکھ سکے
آنحضرتؐ اور بعضون نی کہا کہ چاہا تھا آنحضرتؐ نی نوشتہ لکھنا ایک بیان ہو اوسمین احکام مہمہ کا تفصیل کی تاکہ اوٹھ جاوی نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص علیہ پر
کہتا ہون یہ نہین تھا حضرتؐ کی زمانہ مین نزاع تو نا اوٹھ جاتا اور نہین تھا خلاف تا منقطع ہو جاتا رہا یہ کہ باعتبار زمانہ مابعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف سو ممکن نہین اوسکی
واقع ہونکی خود حضرتؐ نے خبر دیدی تھی ساتھ قول اپنی کی خلاف امتی رحمۃ و ساتھ قول اپنی کی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھ قول اپنی کی علیکم بالسواد
الاعظم اور ساتھ قول اپنی کی ستفترق امتی الخ اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ علاوہ کہ
احکام شرعیہ متفرقہ مین بہت سے کہ نہین ہو سکتے محصور و منصوص ایک ساعت مین ایسی طرح کہ نہ مقصود ہو اوسمین اختلاف بالکل ہان اگر ارادہ کیا جاوی ساتھ اسکی یہ کہ حضرتؐ نے
قصد کیا تھا یہ کہ لکھین ایک نوشتہ کہ اوسمین بیان کرین بعضی ایسی احکام کہ اگلی زمانون مین پائی گئی ہین اور کتاب و سنت مین نہین مذکور ہین تو بعید نہین ہی رحمت
سے اوپر تمام امت کی یا ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھین نوشتہ کہ بیان ہو اوسمین طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کرین اوسمین احوال گمراہ فرقون کا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض اور
تمام مبتدعین سی ترجمہ پس کہا عمرؓ نی کہ تحقیق غالب ہی آنحضرتؐ پر بیماری اور تمہاری پاس ہی قرآن کفایت کرتی ہمکو کتاب اللہ یعنی امور دین مین بموجب قول
اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا اور سنت بھی تابع اور مفسر اوسمین اوسکی ہی اور یہ خطاب کیا حضرت عمرؓ نی اونکو کہ جو جھگڑتی تھی اونسی اس بابمین
پس یہ ردی اوپر نبی علیہ السلام کے اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنی سے تخفیف و آسائش تھی آنحضرت کی تھی وقت سختی درد و بیماری کی اور جان لیا تھا اونہون نے
کہ یہ حکم حضرتؐ کا بطور وجوب جزم کی نہین ہی بلکہ اونکی مصلحت کی لیے ہی اگر کرین تو مختار ہین کرین اور اگر نہ کرین تو وہ جانین اور عادت مستمرہ تھی کہ جب حکم
کرتی تھی حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب الزام کی نہو تو وہ گفتگو کرتی تھی آنحضرتؐ سی اوسمین پس چھوڑ دیتی تھی آنحضرتؐ اونکو اونکی رای اور صوابدید پر اور
اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چھوڑتی اونکی رای پر اور عمرؓ یہ بھی سمجھی تھی کہ شاید کوئی امر دشوار وقت صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سی اشارہ کیا کہ ترک
اوسکا اولی ہی اور آنحضرت صلعم نی بھی ترک کیا اور یہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب مین بھیجا ابو ہریرہؓ کا کہ بشارت دین لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے بہشت مین داخل
ہوگا پس منع کیا اونکو عمرؓ نی تاکہ لوگ تکیہ نکر بیٹھین اوپر اوسکی اور عمل مین سست ہون اور جہد احضرت عمرؓ کی لیے موافقات ہین کہ موافق ہوئی ہین کتنی جگہون مین مخالفات سے
پس ممکن ہی حمل کرنا اس قضیہ کا موافقت پر پس اوٹھ جائیگی مخالفت اور دلالت کرتا ہی اوسپر سکوت آنحضرتؐ کا اس کہنی پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نے
کہا کہ یہ امر حضرتؐ سے ابتدا نہ تھا بلکہ پہلی بعضی صحابہ نی آنحضرتؐ سے طلب کیا تھا کہ کچھ لکھین پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب دیکھا کہ بعضی راغب نہین ہین جیسیکہ عمر اور
جو کہ موافق اونکی تھی ترک کیا لکھنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفا اور بیہقی نی کہا کہ سفیان بن عیینہ نی اہل علم سی نقل کیا ہی کہ آنحضرت چاہتی تھی کہ خلافت ابی بکر
صدیق کی لیے لکھین بعد از ان ترک کیا بسبب اعتماد کرنی کی تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ تجاوز نہین کرینگی اوس سی مومن جیسیکہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابابکر چنانچہ پیشتر
فصل مین آ چکی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سی وصیت تھی واسطی علی مرتضی کی خلیفہ کرنا اونکا تھا یہ خالی تناقض سی نہین ہی اسلیے کہ جو کہتی ہین کہ غدیر خم

خلیفہ کرنا اونکا نص قطعی سی ثابت ہوا پس جب یہ ہو چکا تہا تو کیا احتیاج لکہنی کی رہی اور تمام یہ مضمون باب مناقب علی کی آویگا جب لیس
گہر مین تہی یعنی صحابہ اور اقارب و جہگڑنی لگی پس بعضی اونمین سی کہتی تہی نزدیک کرو حضرت کی یعنی اسباب لکہنی کا دوات قلم وغیرہ کہ لکہین صاف یہ حضرت اور بعضی
اونمین سی کہتی وہی بات کہ جو عمر رض نی کہی یعنی منع کرتی تہی لکہوانی سی بسبب شدت مرض آنحضرت کی پس جب بہت کیا لوگون نی شور و غوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت صلعم نی اوٹہ جاؤ
میری پاس سی ف ۔ یعنی پس چہوڑا اونہون نی قصد لکہنی کا باعتماد اوس چیز کہ ثابت ہوئی تمہاری نزدیک کتاب و سنت سی کہا نووی نی کہ آنحضرت صلعم نی قصد کیا تہا لکہنی کا
اوسوقت کہ اونکی رای مین آیا تہا کہ یہ مصلحت ہی یا وحی کی گئی تہی طرف اونکی اسکی پہر ظاہر ہوا کہ نہ لکہنا مصلحت ہی یا وحی کی گئی ہو طرف اونکی اسکی اور فسخ کیا گیا ہوا اور عمر رض
نی جو کہا حسبکم کتاب اللہ تو اتفاق ہی علما کا اسپر کہ یہ اونکی دلائل فقہ اور دقائق نظر و فہم سی ہی اسلئی کہ وہ ڈری اس سی کہ شاید لکہین آنحضرت صلعم ایسے
امور کہ عاجز ہون لوگ اونکی کرنی سی اور مستحق ہون عذاب کی بسبب نہ کرنی اونکی کی ثابت نص سی کہ نہین گنجایش ہی اوسمین اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتہ اس قول اپنے
کی حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کی مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ و طرف قول اللہ تعالی کی الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي ترجمہ
کہا عبید اللہ نی کہ راوی حدیث کا ہی ابن عباس سی پس تہی ابن عباس کہتی کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت و محال ہی کہ ہوا حائل اور مانع درمیان پیغمبر خدا کے
اور درمیان اسکی کہ لکہین اونکی لیی یہ نوشتہ بسبب خلاف اونکی کی اور شور و شغب اونکی کی ف ۔ کاشکی وہ اختلاف و غل نہ کرتی تا حضرت کچہ لکہتی کہ سبب ہدایت کا ہوتا
تہی ابن عباس مائل طرف خلاف اوس چیز کی کہ کہی عمر نی اور اونہون نی کہا کہ تہی اونکی صحابہ مین سی خبر کہا بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین کہ حضرت عمر کا قصد یہ تہا
کہ حضرت کو تکلیف نہ ہو لکہنی مین شدت مرض کی حالت مین اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکہنا کسی چیز ضروری کا تو نہ چہوڑتی اونکو اونکی مخالفت کرنی سی بسبب قول اللہ تعالی
کی بلغ ما انزل الیک من ربک جیسا کہ نہ چہوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کی اور جیسا کہ حکم کیا یہود کی نکالنی کا جزیرہ عرب سی وغیرہ ذلک وہ چیزین کہ
آگاہی بیان اونکا غرض کہ چونکہ وہ چیز ضروری نہ تہی حضرت عمر نی سمجہی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض مین تکلیف کیون دین کونسی چیز کلام اللہ و حدیث مین نہین ہی اللہ تعالی
فرماتا ہی الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ اس سی جانا گیا کہ نہین واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب و سنت مین بیان اوسکا ہی صراحۃ یا دلالۃ اور یہ بہی
سمجہی کہ باب اجتہاد کا بند ہو جاوی اہل علم و استنباط پر پس دیکہا عمر رض نی صواب ترک کرنا کتاب کا واسطی تخفیف آنحضرت صلعم اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نی جو
عمر کی بات کا انکار کیا تو یہ دلیل ہی اسپر کہ حضرت نی اونکی رای کو پسند کیا اور تہی عمر رض بڑی فقیہ نسبت ابن عباس و موافقین اونکی کی ترجمہ و حدیث سلیمان بن
ابی مسلم احول کی کہ ایک شخص ثقات و ائمہ مین سی ہی یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی دن پنجشنبہ کا اور کیا ہی عجیب دن پنجشنبہ کا ف ۔ اور جو کچہ کہ واقع ہوئی مصیبت
اوسمین اشارہ کرتی ہین اوس دن پنجشنبہ کیطرف کہ قضیہ مذکورہ اوسمین واقع ہوا ترجمہ پہر روئی ابن عباس اتنا روئی کہ تر کر دیا اونکی آنسوؤن نی سنگریزون کو کہ
وہان پڑی تہی ف ۔ احتمال ہی کہ روئی ابن عباس بسبب یاد آنی وفات آنحضرت کی یا بسبب اسکی کہ گمان مین اونکی ہوتی خیر کثیر کہ حاصل ہوتی سبب
لکہنی نوشتہ مذکور کی اور یہ احتمال اظہر ہے اس مقام مین ترجمہ کہا مین نی ای ابن عباس اور کیا ہی روز پنجشنبہ ف ۔ یعنی کیا حال گذرا ہی کیا واقع ہوا اوس دن
ظاہر عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قول سلیمان احول کا ہو اور یون نہین ہی بلکہ کہنی والی اسکی سعید بن جبیر ہین کہ سلیمان احول روایت اونسی کرتی ہین
اور وہ روایت کرتی ہین ابن عباس سی ترجمہ کہا ابن عباس نی کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسدن مین پس فرمایا لاؤ میری پاس ہڈی شانہ کی کہ لکہ دون
مین تمہاری لیی ایک نوشتہ نہ ہوؤ گی تم گمراہ بعد اوسکی کبہی ف ۔ کہا ہی علمائی کہ یہ عبارت ظاہر مین اسپر دلالت کرتی ہی کہ مراد لکہنا احکام کا ہو تفصیل سی و اللہ اعلم
ترجمہ پس نزاع و اختلاف کیا لوگون نی اور نہین لائق نبی کی پاس تنازع اور اختلاف ف ۔ ظاہر سیاق کلام سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کلام ابن عباس کا ہے
کہ درمیان مین حدیث کی داخل کیا اور بعضون نی کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہی فافہم ترجمہ پس کہا بعضی صحابہ نی کہ کیا ہی حال حضرت کا کیا ترک
کرتی ہین یعنی دنیا کو ف ۔ شیخ ابن حجر کی فتح الباری مین قرطبی سی کئی احتمال نقل کی ہین از انجملہ ایک احتمال یہ بہی لکہا ہی کہ لفظ اہجر فعل ماضی سے

... کہ نہیں لاؤ اور لیا ہوا اونکو آیا خلط اور پریشان ہوئے کلام اونکا بسبب
مرض کے اور سبب انتہا ... اون لوگونپر کہتی تہی کہ یہ لکہیں ہم کیون منع کرتے ہو کہنی سی خیال کرتے ہو کہ مختلط ہوا ہے کلام اونکا یہہ لفظ اوس جناب کے نسبت نہ رکہنا
چاہیئے اور ہجر بمعنی فحش اور ہذیان کے بہی آتا ہے اور یہہ ممتنع ہے آنحضرت سے پس رجوع کرو کہ کہیں یہ کلام محمول استفہام انکاری پر ہے انتہی ترجمہ پہر حضرت نے
کہ کیا فرماتی ہیں اور کیا غرض کہتے ہیں پس شروع کیا صحابہ نے تکرار کرنا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ چہوڑو مجکو چہوڑو مجکو یعنی اس شور وغوغا کرنے سے پس وہ حالت
کہ میں اوسمیں ہوں یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کے لیے اور تفکر اوسمین غیر ذلک بہتر ہے اوس چیز سی کہ بلاتی ہو تم مجکو طرف اوسکے ف ع یعنی افضل
ہے اوس حالت سے کہ تم اوسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہے کہا خطابی نے کہ روایت کیا گیا ہے آنحضرت سے کہ آپ نے فرمایا اختلاف امت میرے رحمت اور اختلاف
دین میں تین قسم پر ہے کہ ایک تو اثبات صانع میں ہے اور اوسکی وحدانیت میں اور انکار اوسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت میں ہے
اور انکار اوسکا بدعت ہے اور تیسرا احکام فروع میں ہے کہ جو محتمل ہیں کئی وجہوں کو پس اس اختلاف کو کیا ہے اللہ تعالیٰ نے رحمت اور کرامت واسطے علما کے
اور کہا مازری نے اگر کہا جاوے کہ کیونکر جائز ہوا اصحاب کے لیے اختلاف اس نسخہ میں باوجود فرمانے حضرت کے ایتونی اکتب پس جواب اسکا یہہ ہے کہ اوامر متعلق ہوتے
ہیں قرائن کے نقل کرتی ہیں امر کو وجوب سے طرف استحباب کے نزدیک اوس شخص کی کہ کہتا ہے کہ اصل اوامر وجوب ہے پس شاید کہ ظاہر ہوئے ہوں آنحضرت سے ایسے
قرائن کہ دلالت کرتے ہوں اس بات پر کہ نہیں تہا یہہ لکہنا عزیمہ بلکہ امر کیا اوسکو اختیار کے طور پر اور یہہ لیئے ہوں رجوع کرنا اونکی طرف اجتہاد کے شرعیات میں اور پہنچا
اجتہاد عمر کا طرف منع کے پس شاید کہ اونہوں نے اعتقاد کیا یہہ صادر ہوا یہہ حضرت سے بغیر قصد بالجزم کے اور تہا یہہ مبنی اوپر ارادہ عدم وجوب کے واللہ اعلم ترجمہ
میں جب گذری یہہ بات اونکو یہہ حکم کیا آنحضرت نے اونکو تین باتوں کا پس فرمایا نکالدو مشرکوں کو جزیرہ عرب سے ف ع ح گذر چکا ہے بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود
من جزیرۃ العرب کے اور معنی جزیرۂ عرب کے ابتداء کتاب میں بیچ باب الوسوسہ کے مذکور ہوئے ہیں ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیوں کا کہ امراء اور حاکموں کے پاس سے آویں
اور احسان سلوک کیا کرو اونسے مانند اوس چیز کے کہ میں احسان کرتا ہوں اونپر ف ع یعنی اسی کیفیت اور کمیت کے ساتہ تم درمیان اونکے بجہت تالیف اونکی
اور یہہ حکم فرمایا حضرت نے ایلچی کافر اپنی خوشی میں اور رغبت کریں غیر اونکے مؤلفۃ القلوب میں ہے اور کہا علما نے برابر ہے کہ مسلمان ہوں ایلچی یا کافر سب کے لیے یہی حکم
ہے ترجمہ سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سے یعنی سبب بیان کرنے اوسکے یا واسطے اختصار کے یاد کرکیا اوسکو ابن عباس نے پس بہول گیا میں اوسکو اور کہا سفیان
بن عیینہ نے یہہ کہنا کہ سکوت کیا یا کہا اوس میں بہول گیا قول سلیمان احول کا ہے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نووی نے ذکر ساکت ابن عباس ہیں
اور بہول جانیوالا سعید بن جبیر ہے یعنی ہیں منسوب شرح مالکی کے کہا گیا اور حضرت شیخ نے فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو کہا ہے یعنی سکوت کیا
آنحضرت نے تیسری بات سے یا فرمائی حضرت نے پس بہول گیا میں اور کہا ہے علماء نے کہ تیسری بات یہہ تہی کہ سامان درست کردینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکی
اسباب کے درستی کرتی تہی کہ اوسی اثنا میں بیمار ہوئے یا تیسری بات یہہ تہی منع کرنا قبر پرستی سی جیسا کہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد **وعن** انس قال قال ابو بکر
لعمر بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن نزورہا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورہا فلما
انتہینا الیہا بکت فقالا لہا ما یبکیک اما تعلمین ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی لا ابکی
انی لا اعلم ان ما عند اللہ تعالی خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع
من السماء فہیجتہما علی البکاء فجعلا یبکیان معہا رواہ مسلم ترجمہ روایت ہے انس سے کہ کہا ابو بکر نے واسطے عمر رض کے
بعد وفات آنحضرت کے لیچل ہمکو طرف ام ایمن کے تاکہ ملاقات کرین ہم اونسی جیسا کہ حضرت ملاقات کرتے تہے اونسی ف ع ام ایمن دایہ اہل بیت ...

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تہین آنحضرت ... حضرت کی ... ام ایمن ...

اونکو کہہ دیا تہا اونکا زید اور وہ پلائے تہین دودہ اونکو کہتے تہین شہید ہوئی تہین جنگ حنین کی اور وفات ہوئی اونکی حضرت عمر کی وفات کی بیس روز بعد اور وہ تہین

مالک تہین خدیجہ کبری پہر حضرت نے اونکو خدیجہ سے مانگا تہا پس ہبہ کیا اونہون نے اونکو آنحضرت کے تئین پہر آزاد کر دیا اونکو آنحضرت نے کذا ذکرہ بعض محققین

ترجمہ پس جبکہ پہنچے ہم یعنی مین اور شیخین طرف ام ایمن کے روئین ام ایمن پس کہا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے ام ایمن کہ کس چیز نے رولایا تجکو یعنی کیون روتے تو کیا نہین جانتی ہو

کہ جو کچھ کہ خدا تعالی کی پاس ہے یعنی درجات ثواب بہتر ہے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ام ایمن نے کہ نہین روتی ہون مین اسواسطے کہ مین نہین جانتی کہ جو کچھ کہ خدا کے

پاس ہے بہتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے یعنی اچہی کہ یہہ امر ظاہر و باہر ہے لیکن روتی ہون مین اسواسطے کہ وحی آسمانی تحقیق منقطع ہو گئی ہے آسمان سے پس باعث ہوئین ام ایمن

یعنی اونکا یہہ کہنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو رونی پر پس شروع کیا رونا اون دونون صاحبون نے اونکی ساتہہ نقل کی یہہ مسلم نے فرع اور یہہ یعنی تا نہین منقطع ہونیکا

آخر دنیا تک **وعن** أبي سعيد الخدري قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه ونحن في

المسجد عاصبا رأسه بخرقة حتى أهوى نحو المنبر فاستوى عليه واتبعناه قال والذي نفسي بيده إني لأنظر إلى الحوض

من مقامي هذا الآن ثم قال إن عبدا عرضت عليه الدنيا وزينتها فاختار الآخرة قال فلم

يفطن لها أحد غير أبي بكر فذرفت عيناه فبكى ثم قال بل نفديك بآبائنا وأمهاتنا وأنفسنا

وأموالنا يا رسول الله قال ثم هبط فما قام عليه حتى الساعة رواه الدارمي اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا باہر نکلے ہم پر رسول خدا صلی

اللہ علیہ وسلم اپنی اوس بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی سامنے ہمارے اور ہم مسجد مین تہے باندہے ہوئی سر اپنا کپڑے سے یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نے طرف منبر کے

پس چڑہے اوسپر اور ساتہہ گئی ہم حضرت کی یعنی اور بیٹہے ہم بہی نیچی منبر کی متوجہ ہو کر حضرت کیطرف فرمایا حضرت نے یعنی بعد حمد و ثنا کے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ

جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے تحقیق مین دیکہتا ہون طرف حوض کوثر کی اس جگہہ اپنی سے کہ جہان کہڑا ہون پہر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہے رو برو کی گئی اوسکی اور دکہائے

گئی اوسپر دنیا اور آرایش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اوسکی دنیا پر شرح اور روایت مین آیا ہے کہ جبرئیل آئی اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہے کہ

اگر چاہی تو دنیا مین رہنا تو خزانی دنیا کی تجکو سونپین ہم اور پہاڑ تیری لیے سونی چاندی کی بنا دین ہم اور ثواب اور درجہ کہ ہمارے نزدیک ہین تیرے لیے ہی اوسمین

کم نہ کرینگی ہم اور اگر چاہی تو ہماری پاس آ آنحضرت نے سر جہکایا یعنی بطور متفکر ون کے اور کہتی ہین کہ آنحضرت کی غلامون مین سے ایک غلام حاضر تہا اوسنے عرض

کیا کہ یا رسول اللہ چند روز رہیے کہ آپکی دولت سے ہم بہرہ ور ہون اور آرام پاوین آنحضرت نے جبرئیل کیطرف نگاہ کی اور سمجہی کہ مقصود کیا ہے

یعنی مقصود بلانا ہی ہے اور کہا کہ یہی چاہتا ہون کہ وہان آؤن غرضکہ حضرت نے آخرت کو کہ باقی ہے اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نہ کی کہا بعض

عارفین نے کہ اگر اختیار دیا جاوے عاقل درمیان دو پیالون کے کہ ایک اونمین سے پائدار کا اور دوسرا سونی فانی کا تو اختیار کرے پائدار مٹی کے کو اوپر فانی

سونی کی پس کیا حال ہو جس صورت مین کہ امر بالعکس ہو یعنی ایک پیالہ پائدار سونی کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت مین بطریق اولی پائدار سونی کو قبول

کرنا چاہیے پس آخرت سونا باقی ہی اور دنیا فانی مٹی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکے اللہ سبحانہ نے ساتہہ قول اپنے کے والآخرة خير وأبقى **ف** پس سمجہا اس نکتہ کو کوئی

... ابوبکر کی پس جاری ہوئی آنسو ابوبکر کے آنکہون سے پس روئے پہر کہا ابوبکر نے کہ عاشق صادق جمال محمدی کی تہی بلکہ قربان کرتی ہین ہم تمپر باپ اپنی اور مائین اور

جانین اور مال اپنی یا رسول اللہ کہا ابو سعید نے پہر اوترے حضرت منبر سے پس نہ کہڑی ہوئے اوسپر اس وقت تک یعنی وہ آخری کہڑا ہونا تہا منبر پر نقل کی یہہ

ن **وعن** ابن عباس قال لما نزلت إذا جاء نصر الله والفتح دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة قال نعيت إلي نفسي فبكت قال

لا تبكي فإنك أول أهلي لاحق بي فضحكت فرآها بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم فقلن يا فاطمة رأيناك بكيت ثم ضحكت

... نعیت الیہ نفسہ فبکت فقال لا تبکی فانک اول اہلی لحوقا بی فضحکت ... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا جاء نصر اللہ والفتح وجاء اہل الیمن ہم ارق افئدۃ والایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جب اوتری سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اور فرمایا کہ پہنچائی گئی ہے طرف میرے خبر میری موت کی تحقیق بیچ اس سورہ میں کہ خبر دیگئی نصرت و فتح الہی کی اور لوگوں کے داخل ہونیکی دین اسلام میں اور حکم کیا مجھکو تسبیح وتحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کار زمانہ دعوت کا اور حکم دی توجہ اور مستعد ہونے سفر آخرت کا اور رجوع کرنیکا درگاہ عزت میں حق سبحانہ کی پس روئیں فاطمہ زہرا یعنی اسبات کے سننے سے آنحضرت کی فراق پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ کو نہ رو اسلیے کہ تحقیق اہل بیت میرے سے اول تو ہی ملیگی مجھکو پس ہنسی یعنی بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مرے گی اور میرے پاس پہنچیگی اور الم فراق کا بہت نہیں کھینچیگی اسواسطے ہنسی تو کہ فاطمہ زہرا نے حضرت کی وفات کی چھ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہے اور موجب ایک قول کی آٹھ مہینے بعد اور بعضوں نے تین مہینے اور دو مہینے بھی کہے ہیں اور بعضوں نے ستر روز کہے ہیں پس یہ خبر جلدی پہنچنے کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسیں پس بسبب ہنسنے کی پس دیکھا فاطمہ کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا انہوں نے اے فاطمہ دیکھا ہم نے تجھکو روئی تو پھر ہنسی مراد بعض ازواج سے عائشہ ہیں اور مبہم جو بولا انکو بیچ قول نقل کے تو واسطے تعظیم شان انکے کے ذکر نہ کیا ہے اور بعید نہیں ہے کہ اور بھی کوئی انکی ساتھ شریک ہوئی ہوں کہنے میں اور ظاہر ہوتا ہے جملہ بعض ازواج النبی سے اور بلفظ نقل سے اور حضرت نے چپکے سے حضرت فاطمہ سے یہ کلام کہا تہا اسلیے اوروں نے نہ سنا تھا پس کہا فاطمہ نے کہ حضرت نے خبر دی تہی مجھکو کہ پہنچائی گئی ہے انکو خبر موت انکی کی پس روئی میں پس فرمایا حضرت نے مجھکو نہ رو اسلیے کہ میری اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی مجھکو پس ہنسی میں تب اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے خبر دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہ بھید ہے درمیان میرے اور رسول خدا صلعم کے میں نہیں خبر دیتی کسیکو پھر خبر دی بعد وفات آنحضرت کے حق سبحانہ فرمایا آنحضرت نے جس وقت کہ پہنچی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور آئے اہل یمن [illegible] کہ ابو موسی اشعری اور گروہ انکے ہیں بیچ جا اہل الیمن کا عطف ہے اوپر جاء نصر اللہ کے اور تفسیر ہے قول اللہ تعالی کی ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا [illegible] اعلام ہے اسپر کہ مراد ناس سے اہل یمن ہیں بعد ازان مدح اہل یمن کی فرمایا حق سبحانہ وہ لوگ اہل یمن بہت نرم ہیں از روی دلونکی قوم یہ کنایت ہے اسسے کہ جلدی قبول کرتے ہیں حق کلام اور بہت تاثیر ہوتی ہے انکے دلوں میں وعظ نصیحت کی اور سالم ہیں قساوت سے حق سبحانہ اور ایمان یمنی ہے وقت ح کہ یمن سے آیا ہے اشارہ ہے طرف کمال اہل یمن کے بیچ ایمان اور اطاعت اور انقیاد کی پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کی بیچ مدح اور عنایت کے حق سبحانہ اور علم و حکمت کہ عبارت معرفت حقائق اشیا اور احوال ہے یمنی ہے نقل کی یہ ترمذی نے [illegible] اور نہایت نسبت یمن سے کہتی ہیں اشارہ ہے طرف انکے کہ سوال کیا ابو موسی نے احوال مبدا اور معاد سے اور حقائق اور معارف ابتدا پیدائش کے سے جیسیکہ ہم کتاب بدء الخلق کی گذرا اور بعضوں نے کہا کہ نسبت دینے ایمان حکمت کے طرف یمن کے اسسبب سے ہے کہ ایمان مکہ سے پیدا ہوا ہے اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن سے اور بعضوں نے کہا یہ کلام آنحضرت نے تبوک میں کہا کہ جانب شام کے ہے اور مکہ و مدینہ دونوں جانب یمن کے ہیں اشارہ کیا طرف جانب یمن کے اور مراد مکہ و مدینہ ہے پوشیدہ نہ رہے کہ سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام حضرت نے اپنی مرض میں فرمایا [illegible] اس کلام حق کو بتقریب کہ اہل یمن کے اسحدیث میں اس حدیث سے لاکر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے کہا کہ مراد اس سے انصار ہیں کہ اصل میں یمن ہیں پس نسبت کیا گیا ایمان حکمت کے طرف انکے نسبت مبالغہ کی بیچ مدح کے غرض یہ ہے کہ اہل یمن ایمان کامل رکھتے ہیں پس اسمیں نفی اوروں کی ایمان کے سے نہیں ہے پس کچھ منافات نہیں ہے درمیان اسکے اور درمیان حدیث حضرت کے الایمان فی اہل الحجاز پھر مراد اس سے موجودین زمانہ کی تمام اہل یمن سب قرنوں کی اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتے ہیں ہر کلمہ صالحہ کو کہ بازرکھتی ہے کہنے والی کو واقع ہونے سے ہلاکت کی جگہوں میں اور بعضوں نے کہا حکمت عبارت ہے خوب حاصل کرنے علم وعمل سے فرمایا اللہ تعالی نے ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا [illegible] الحکمۃ تزید الشریف شرفا وترفع العبد المملوک حتی تجلسہ مجالس الملوک اور ابو ہریرہ سے ہے کہ حکمت کے دس جز ہیں نو ان میں سے عزلت یعنی گوشہ نشینی میں ہیں اور ایک چپ رہنے میں

عائشة انها قالت وارأساه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك لو كان وانا حى فاستغفر لك وادعو لك

فقالت عائشة واثكلياه والله انى لاظنك تحب موتى فلو كان ذلك لظللت اخر يومك معرسا ببعض ازواجك فقال النبى صلى الله عليه وسلم بل انا وارأساه لقد هممت او اردت ان ارسل الى ابى بكر وابنه واعهد ان يقول القائلون او يتمنى المتمنون ثم قلت يابى الله ويدفع المؤمنون او يدفع الله ويابى المؤمنون رواه البخارى اور روایت ہی عائشہ سے کہا اونہون نے کہا مین آنحضرت کے پاس بسبب درد سر کے ہای سر ای سر کہتی ہی **ف** ظاہر حضرت عائشہ کا سر دکھتا تہا پس افسوس کیا اور سر یعنی کہتی ہین کہ مراد حسرات ہو اور شمار کیا ساتہہ سکے اپنی موت کیطرف **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نی وہ یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہو سحالیکہ مین زندہ ہون پس بخشش مانگون تیرے لیے یعنی تیری سئیات کے مٹنے کے لیے اور دعا کرون واسطے تیری یعنی تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہ نی سخت مصیبت **ف** لفظ ثکل ساتہہ زبر ث و سکون ک اور پیش ث کے اصل مین بمعنی مرنی فرزند یا دوست کے ہی اور مراد یہان موت ہے اور ذکر مرض ہی موت یاد دلاتا ہی اور یہہ کلام عرب کی زبان پہ وقت محنت و مصیبت کے جاری ہوتا ہی اسکے معنی حقیقی مراد نہیں ہوتی **ترجمہ** قسم ہی خدا کے تحقیق مین گمان کرتی ہون تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ نے یہہ خطاب کر کر حضرت کو کہا از راہ ناز و نیاز کے کہ درمیان آپکے تہا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہو جاوینگے تم آخر اوس دن مین صحبت کرنیوالے ساتہہ بعض اپنی بیویون کے **ف** مقصود یہہ ہے کہ اگر مین مرجاونگی اور تم زندہ رہو گے تو بعد میرے تمکو بہول جاوینگے اور بیبیونکے ساتہہ مشغول ہو جاوینگے **بیت** در مردنم این نالہ نہ از رفتن جانست * از یار جدا میشوم این نالہ از انست **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ چہوڑو ای عائشہ ذکر اپنے درد سر کا اور اپنے موت کے یاد کرنیکا اور مشغول ہو میرے درد سر مین اور ذکر موت میرے مین **ف** کہ مین اس عالم سی جاتا ہون اور تو بعد میرے بہت زندہ رہیگی اور اس بات کو حضرت نے وحی سے معلوم کیا اور دونون صاحبونکی اکٹہی بیماری مین اشارہ ہے طرف کمال محبت دونون صاحبونکے جیسیکہ خون انکا جنون کے ساتہہ وقت فصد لینے لیلی کے بہا اسکے آنحضرت نے بتقریب ذکر موت اپنی کی خلافت ابو بکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہی اور یہہ خوش کرنا عائشہ کے دل کا اور بشارت دینی اونکو ساتہہ دولت و نعمت کے بہی تہی یا **ترجمہ** البتہ تحقیق قصد کیا تہا مینے یا فرمایا ارادہ کیا تہا مینے یہہ کہ بہیجون کسیکو طرف ابو بکر کے اور بیٹی اوسکی کی یعنی عبد الرحمن کے کو فرزند رشید ابو بکر کی تہی اور برادر عائشہ کی اور وصیت کرون ابو بکر کو یعنی خلافت کے او کی لیے عہد لینا کرون اوسکو تاکہ نہ کہین یاوہ گو لوگ یہ بات کہ کہنے والی **ف** کہ وصیت کی آنحضرت نے ابو بکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کے ہی باوجود اسکے کہ وہ نہین ہے اشارہ تہا طرف خلافت کبری کا **ترجمہ** یا آرزو کرین آرزو کرنیوالے اپنے خلافت کے غیر ابی بکر کی خواہ اپنی لیے یا غیر اپنے کے لیے پہر کہا مینے یعنی اپنے دل مین یا ظاہر مین کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کے خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کی فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومن نقل کر دیگئی ہی یہی **ف** یعنی بسبب خلیفہ کرنی میرے اونکو امامت صغری مین اسلیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسیکہ فرمایا حضرت علی نے وقت منازعت کے کہ جب اختیار کیا آنحضرت نی ابو بکر کو امر دین ہمارے کے لیے تو پس کیا نہ اختیار کرین ہم اونکو امور دنیا اپنی کی لیے پس یہہ بڑی دلیل ہی اونکی امامت کی حقیت کے اور بیچ حضرت کے قول ویابی المومنون مین اشارہ ہی طرف تکفیر اون لوگونکی کہ منکر ہین صدیق کی خلافت کے حقیت کی اور حاصل حضرت کے فرمانیکا یہہ کہ پہر اس سبب سے نہ بلایا یعنی ابو بکر وغیرہ کو اور وصیت نہ کی یعنی اور جانا یعنی کہ خلافت اونکے ہونیوالی ہی اور واقع مین ایسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نے خبر دی تہی اور یہہ حدیث اول دلیل ہی اوپر خلافت ابو بکر کی بعد آنحضرت کے **وعنها** قالت رجع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم من جنازة من البقيع فوجدنى وانا اجد صداعا وانا اقول وارأساه وقال بل انا يا عائشة وارأساه قال وما ضرك لو مت قبلى فغسلتك وكفنتك وصليت عليك ودفنتك قلت لكانى بك والله لو فعلت ذلك لرجعت الى بيتى فعرست فيه

اور روایت ہی عائشہ [illegible] یاد کرتی [illegible] مجھکو آنحضرت نے اسحالت مین
کہ بیچ بقیع کی درد سر مین کہہ رہی تھی ہای سر! فرمایا آنحضرت نی بلکہ مین کہتا ہون ای عائشہ ہای سر! کہتا ہی فرمایا آنحضرت نے اور کیا ضرر کرتا ہی تجکو
ای عائشہ اگر مری تو پہلی میری پس غسل دونگا مین تجکو اور کفن دونگا مین تجکو اور نماز پڑھونگا مین تجپر اور دفن کرونگا مین تجکو فقط ع اسمین اشارہ ہی اسطرف کہ مرنا انکو
حضرت کے حیات مین بہتر تھا نہ رہنی انکی پیچھی سی بعد وفات حضرت کے ترجمہ کہا مین البتہ گویا کہ دیکھتی ہون مین تجکو قسم ہی اللہ کی اگر کروگی تم یعنی جو کچھہ ذکر ہوا
تم غسل وغیرہ تو البتہ پہروگی تم طرف گہر میری کی پس صحبت کروگی اسمین ساتھ کسیکی بی بی اپنی سے پس مسکرائی آنحضرت صلعم یعنی ہنسی کی دلالت کرتا ہی یہہ
کہنا انکا اوپر کمال غیرت انکی کے بعد مرنکی شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمین نقل کی دارمی نی **وعن** جعفر بن محمد عن ابیہ

ان رجلا من قریش دخل علی ابیہ علی بن الحسین فقال الا احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بلی حدثنا عن ابی القاسم قال لما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ جبریل فقال یا محمد ان اللہ ارسلنی الیک تکریما لک وتشریفا لک خاصۃ لک یسالک عما ہو اعلم بہ منک یقول کیف تجدک قال اجدنی یا جبریل مغموما واجدنی یا جبریل مکروبا ثم جاءہ الیوم الثانی فقال لہ ذلک فرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما رد اول یوم ثم جاءہ الیوم الثالث فقال لہ کما قال اول یوم ورد علیہ کما رد علیہ وجاء معہ ملک یقال لہ اسماعیل علی مائۃ الف ملک کل ملک علی مائۃ الف ملک فاستاذن علیہ فسالہ عنہ ثم قال جبریل ہذا ملک الموت یستاذن علیک ما استاذن علی آدمی قبلک ولا یستاذن علی آدمی بعدک فقال ائذن لہ فاذن لہ فسلم علیہ ثم قال یا محمد ان اللہ ارسلنی الیک فان امرتنی ان اقبض روحک قبضت وان امرتنی ان اترکہ ترکتہ فقال وتفعل یا ملک الموت قال نعم بذلک امرت وامرت ان اطیعک قال فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی جبریل فقال جبریل یا محمد ان اللہ قد اشتاق الی لقائک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لملک الموت امض لما امرت بہ فقبض روحہ فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاءت التعزیۃ سمعوا صوتا من ناحیۃ البیت السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان فی اللہ عزاء من کل مصیبۃ وخلفا من کل ہالک ودرکا من کل فائت فباللہ فاتقوا وایاہ فارجوا فانما المصاب من حرم الثواب فقال علی اتدرون من ہذا ہو الخضر علیہ السلام رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ

اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سی کہ نقل کی انہونی باپ سی کہ امام محمد باقر ہین یہہ کہ ایک شخص قریش مین سے داخل ہوا اونکے باپ پر کہ علی بن حسین ہین
یعنی امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین نی کہ کیا نہ حدیث بیان کرون مین تمہاری آگی پیغمبر خدا صلعم سی کہا
اوس شخص نے کہ ہان بیان کر ہمارے آگی ابی القاسم صلعم سی کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس جبرئیل یعنی عیادت اور پیام
پہنچانیکو پس کہا جبرئیل نی ای محمد تحقیق اللہ نی بہیجا ہی مجکو طرف آپکی واسطی تکریم تمہاری کی اور واسطی تعظیم تمہاری کی درحالیکہ یہہ تکریم و تعظیم مخصوص
ہی تمہاری لیے یعنی اس بات مین کہ پوچھتا ہی اللہ سبحانہ تمسی وہ چیز سی کہ وہ خوب جانتا ہی اوس چیز کو تمسی یعنی اسلیے کہ وہ قریب ہی رگ حبل ورید سے فرماتا ہے
اللہ تعالے کہ کسطرح پاتی ہو تم اپنی تئین یعنی کیسا ہی حال تمہارا فرمایا پاتا ہون مین ای جبرئیل اپنی تئین غمگین اور پاتا ہون مین اپنی تئین اندوہگین فقط ح شاید کہ یہہ غم
و کرب آنحضرت کو بسبب امت کی تہا کہ دیکہا چاہی بعد میری کیا واقع ہو ترجمہ پہر آئی جبرئیل آنحضرت کی پاس دوسری دن پس کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تہا

اول دن پس جواب دیا جبرئیل نے حضرت کو جیسا کہ جواب دیا تہا اول دن پہر آئی جبرئیل حضرت کے پاس تیسرے دن اور پوچہا حضرت کو جیسا کہ

دن اور جواب دیا حضرت نی جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تہا اول روز اور آیا جبرئیل کے ساتہہ فرشتہ یعنی اسمٰعیل ... ستر ہزار

ہر فرشتہ اونمین سے امیر ہی لاکہہ لاکہہ فرشتونپر ف ح کہا ہی علمانی کہ یہہ اسمٰعیل داروغہ آسمان دنیا کا ہی اور حدیث مین ذکر ملک الموت کا نہ کیا بسبب ظہور کے اور معلوم نہین ہوا کہ

یا ہو سکتا ہی کہ ملک الموت بعد آنی جبرئیل کے اور آنی اسمٰعیل فرشتہ کی اوسیوقت آکر حاضر ہوا ہو اور اسیطرح بیہقی نی لائی ہین کہ جب تیسرا روز ہوا تو اوترے جبرئیل اور

اونکی ساتہہ ملک الموت تہی اور اون دونونکی ساتہہ ایک فرشتہ تہا ہوا مین اوسکو اسمٰعیل کہتی ہین کہ حاکم ہی ستر ہزار فرشتونپر اور ہر فرشتہ اونمین سے امیر ہی ستر ہزار

فرشتونپر ترجمہ پس پروانگی مانگی اوس اسمٰعیل فرشتہ نی واسطی آنی کی حضرت پاس پس پوچہا آنحضرت نی جبرئیل سی حال اوس فرشتہ کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل نی

کہ یہہ ایک فرشتہ ہی ایسا ایسا اور یہہ حدیث مین نہین مذکور ہی پہر کہا یعنی بعد تامل کی جبرئیل نی کہ یہہ فرشتہ موت کا ہی یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہی تمہارے

پاس آنی کی نہین پروانگی مانگی کسی آدمی سی پہلی تمہاری اور نہ پروانگی مانگیگا کسی آدمی سی بعد آپکی یعنی یہہ شرف و کرامت مخصوص آپ سے کی نبی ہو کہ ملک الموت

پروانگی آنی کی مانگتا ہی والا اور آدمیونپر ایک چلا آتا ہی اور جان قبض کرتا ہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ اذن دو اوسکو پس اذن دیا جبرئیل نی ملک الموت کو پہر

آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرت نی اوسکو پہر کہا ملک الموت نی کہ ای محمد تحقیق اللہ تعالی نی بہیجا ہی مجہکو طرف آپکی یعنی تاکہ

عرض کرون مرتبہ پس اگر فرماؤ تم یہہ کہ قبض کرون روح پاک آپکی تو قبض کرونمین روح اوسکو اور اگر فرماؤ تم مجہکو کہ چہوڑ دون روح تمہاری تو چہوڑ دون یعنی قبض نہ کرون

پس فرمایا آنحضرت نی کیا کریگا تو یعنی جو کچہہ حکم کرونمین پہر ملک الموت کہا اوسنی ہان اسیکا یعنی تمہاری اختیار دینی کا حکم دیا گیا ہون مین یہ حکم دیا گیا ہون مین کہ اطاعت

کرون تمہاری یعنی اوس چیز مین کہ اختیار کرو تم اوسکو کہا علی بن حسین راوی نی پس دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف جبرئیل کی یعنی مانند مشورہ چاہنیوالی کی کیا

کہتی ہو کیا کرنا چاہیی پس کہا جبرئیل نی ای محمد بلاشبہہ خدا تعالی مشتاق ہی تمہاری ملنی کا پس فرمایا آنحضرت نی واسطی ملک الموت کی کہ بجالا تو اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہی

تو ساتہہ اوسکی پس قبض کی ملک الموت نی روح پاک آنحضرت کی ف ح یا آنحضرت صلعم نی بعد آنی جبرئیل کی اور ملک الموت کی اور تیسری فرشتی کی اور اس گفتگو کی

کہ مذکور ہوئی کچہہ تہوڑی سی دیر فرصت پائی اور اس قضیہ کی بعضی صحابہ کو خبر دی بعد ازان وفات پائی یا بعضی صحابہ نی جو کہ حاضر تہی وقت قضیہ کی مشرف ہوا اور

مشاہدہ کیا اونہون نی اور اونمین سی یہہ صحابی یا تابعی تہی کہ اونکو تعبیر کیا ایک مرد قریش مین سی اور ال یون کہتا ہی ہو سکتا ہی کہ خضر یا حدیث ایکہ ...

مین سی متمثل ہوکر امام زین العابدین کو پاس آئی ہون اور بیان کی ہو یہہ حدیث اور اسلیئی تعبیر ساتہہ لفظ مبہم کی کیا ف ... واللہ اعلم اور ایک روایت مین ...

جملہ لما امر سے کی یہہ آیا ہی قال جبرئیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام یا رسول اللہ هذا آخر موطئی الارض انما کنت حاجتی فی الدنیا

اور حضرت ام سلمہ سی منقول ہی کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کی یہہ تہی الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم ... پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنی ایک شخص واسطی تسلی دینی اہل بیت کی سنی لوگون نی آواز گہر کی کونی مین سے کہ کوئی کہتا ہو سلام تم پر ای اہل بیت پیغمبر اور رحمت

کہ گہر مین ہی اور مہربانی خدا کی تم پر اور برکتین اوسکی یعنی زیادتیان اوسکی کرم کی تحقیق بیچ خدا کی تسلی ہی ہر مصیبت سے ف م اس عبارت کی کتنی معنی ہین ... کہی ہین علما نی خدا کی

یعنی بیچ کتاب خدا کی تسلی دینی ہی ہر مصیبت سے اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ

وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ترجمہ پس عزا یہان بمعنی تعزیت کی ہی یا یہہ معنی ہین کہ بیچ دین خدا کی تسلی دینی ہی کہ شارع نی رغبت اوسکی دلائی ہی اور بعضون نی کہا

کہ معنی یہہ ہین کہ خدا فرمانیوالا صبر کا اور تسلی دینیوالا ہی اور اوسکو زبان علم بیان مین تجرید کہتی ہین جیسا کہ ...

مانند شیر کی پایا مینی اور یہہ مناسب ہی اس قول کی ترجمہ اور خدا بدلہ دینی والا ہی ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک کرنیوالا ہی ہر چیز فوت ہونیوالی کا

ف ح ع یا یہہ معنی ہین کہ اللہ کی دین مین یا کتاب مین ... اور تدارک ہی ہر چیز ہلاک اور فوت ہونی والی کا ... کسی حسب حال ... کل شیٔ اذا ...

ومیں ان کا رہ ... ایسا ہی کوساتھ صبر و اقتدار اور ہون موت اوس لی کی روش بہی کچھ جزع و فزع سے
اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کی کہ واصبر وما صبرک الا باللہ اور بعضی نسخون مین اون حسن حسین کے ہی نقتوا ساتھہ حدیث مسلم کے اور تحریف خاص مصیبت کے
یعنی بس عما ذکر ور وقنع ہے پر اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کے وتوکل علی الحی الذی لا یموت ترجمہ اور اوسی سے پس امید رکہو یعنی نا امید کہو سوا اوسکے اسلیے کہ
لا الہ الا اللہ یا اوسکی پاس سے پس امید رکہو ثواب کے اور نہین ہے مصیبت وہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے ف ع یعنی دنیا کی مصیبت مصیبت نہین ہے
بسبب پانے جانے ثواب آخرت کے اور مصیبت حقیقی وہ ہی کہ کوئی صبر نکری اور ثواب سے محروم رہی اور صبر معتبر اللہ تعالیٰ کی نزدیک وہ ہی کہ پہلی صدمہ مین ترجمہ پس کہا
علی رضی نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کون ہی یہہ شخص تعزیت کرنیوالا لا یہہ خضر ہین ف ع کہ واسطے تعزیت اصحاب اہل بیت آنحضرت کے آئی ہین ظاہر سیاق کلام سے
یہہ سمجھا جاتا ہے کہ مرتضی علی سے امیر المومنین علی رضی کے حاضر تہی اوسوقت احتمال ہی کہ امام علی زین العابدین کے وقت روایت کرنی حدیث کی حاضرین مجلس
اپنی سے کہا واللہ اعلم ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ مین ف ع اور حصن حصین مین ساتھہ مستدرک کی لایا ہے کہ جب وفات پائی آنحضرت صلعم نے تعزیت کی اصحاب
واہل بیت کے ملائکہ نی اور ذکر کی عبارت کہ حدیث مین مذکور ہوئی بعد اوسکی لایا ہے یعنی اور روایت کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس آیا پہلانگ کر
لوگونکی گردنون سے اور رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ کی اور کہا ان فی اللہ عزاء پس کہا علی اور ابوبکر نی کہ یہہ خضر ہین اور یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد علی سے پہلی حدیث مین
علی مرتضی ہین باب ... یہہ باب بیچ متممات اور لواحق پہلی باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عائشۃ** رض قالت ما ترک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درہما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیء رواہ مسلم روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا نہین چہوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی بعد وفات کی دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھہ کسی چیز کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع یعنی قسم مال سے اسلیے کہ نہین چہوڑا کچہہ مال
تا وصیت کرین اور جو کچہہ کہ مال بنی نضیر اور فدک اور مانند اوسکی کی تہا آنحضرت صلعم حالت حیات مین صدقہ کر دیا تہا مسلمانون پر بعد از نفقہ عیال کی ف ع
کہا نووی نی کہ اور روایت مین آیا ہی کہ ذکر کیا لوگون نی نزدیک عائشہ کی کہ علی رضی تہی وصی پس کہا عائشہ رض نی کہ کب وصیت کی اونکو حال آنکہ تہی مین تکیہ آنحضرت کے
یہانتک کہ وفات پائی آپ نے پس کب وصیت کی اور معنی لا اوصی بشیء کی یہہ نہین وصیت کی تہائی مال اپنی کی اور نہ غیر اوسکے کی اسلیے کہ نہین تہا اونکی پاس مال اور نہ وصیت کی
علی کو اور نہ غیر اونکی کو خلافت اور چیز کی کہ گمان کرتی ہین شیعہ پس لا یہ پر حدیثین صحیح یہہ وصیت کرنی آنحضرت کے ساتہہ کتاب اللہ کی اور وصیت اونکی کی واسطی اہل بیت کے
اور نکالنی یہود کی جزیرہ عرب سے اور روا احسان کرنیکی ایلچیونسی نہین ہی مراد اوسکی قول سے ولا اوصی سے اور یہہ جو نقل کیا ہی بعضی علماء سیر نی کہ آنحضرت کے لیے بہت سے
اونٹ تہی اور دودہ والیان تہین کہ رکہا تہا اونکو اوپر مدینہ مین اور لاتی تہی لوگ دودہ اونکا ہر شب اور تہین اونکی لیے سات بکریان پیتی تہی دودہ اونکا
پس نہین صلاحیت رکہتی ہی واسطی معارضہ اس حدیث کے اور اگر صحیح بہی ہو تو حمل کیجاوینگی اسپر کہ وہ تہی اونٹ صدقہ کی اور اصحاب فقراء اہل صفہ وغیرہم مین سے
پیا کرتی تہی دودہ اونکا **وعن عمرو بن الحارث** اخی جویریۃ قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند موتہ دینارا ولا درہما ولا عبدا
ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلہا صدقۃ رواہ البخاری روایت
ہی عمرو بن الحارث سے کہ صحابی تہی بہائی جویریہ کی کہ آنحضرت کی بیوی تہین ہی کہا کہ نہین چہوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک وفات اپنی کی
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق مین ف ع یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو خبر ہی کہ حضرت کی بردے لکہا آیا ہی یا تو وہ مرگئی
ہونگی یا آزاد کر دیا ہوگا اونکو ترجمہ اور نہ اور کچہہ مگر خچر اپنا کہ سفید تہا اور اسکو دلدل کہتی تہی مقوقس حاکم اسکندریہ نی بطور تحفہ کی بہیجا تہا اور اسکو اور ہتیار اپنے
ف ع یعنی جو کہ خاص تہی حضرت کے پہننی کی مانند تلوار اور نیزی اور زرہ اور خود اور عصا بہالا کے اور بعضی روایتون مین خاص زرہ ہی واقع ہوئی ہی کہ یہود کے
کہ پاس گرو تہی اور شاید کہ یہہ اضافی ہی بہنی آنی کی اعتبار کرنی اور ایسی ہی چیزون کی مانند کپڑون اور اسباب گہر کے والا ثابت ہوا کہ حضرت نے چہوڑی

پہر مسجد وغیرہ کہ اپنی جگہہ پر مذکور ہین تو جب اوس زمین کو دانا تہا اوسکو صدقہ نقل کی یہ بخاری نی

کی کیطرف یعنی خچر اور ہتیار اور زمین کیطرف اور ظاہر ہتیار اور یہہ ہے کہ ضمیر پہیرتی ہی زمین کیطرف کہا عسقلانی نے یعنی تصدیق کیا اوسکی منفعت پر یعنی اوس مین حکم اوسکا
حکم وقف کا اور معنی یہہ ہین کہ آنحضرت نے کیا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقی رہے اوسکی قائم رہنے تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتھ دوام اوس کی
پس نہین منافی ہے اسکے کہ سوا زمین کی اور املاک اونکی نفس موت سے ہو جائینگی صدقہ کما لا یخفی کہا علامہ کرمانی نے شرح بخاری مین کہ وہ آدہی زمین وادی قری کی تہی
اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ اونکا زمین بنی نضیر سے اور ضمیر حبلہا کی پہیرتی ہی طرف تینونکی طرف زمین کے فقط اسلیے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہم جماعت انبیا
کی نہین میراث چہوڑتے ہین جو کچھہ چہوڑتی ہین ہم صدقہ ہوتا ہی انتہے اور قریب ہے کہ آویگی تحقیق اسکے وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لا تقتسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة متفق عليه ۔ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین بانٹینگے وارث میرے بعد مرنے میرے کے دینار و درم اسلیے کہ نہین چہوڑونگا مین بعد مرنے اپنے کی دینار ملک نہ ہے آپکی کہ بانٹین
اونکو پس یہہ اخبار ہی حقیقۃً اور احتمال یہہ بہی ہی کہ اخبار ہو معنے نہی لازم رہتی ہی معنے نہین بانٹین وارث میرے دینار یہہ بیان کیا سبب علت اسکے بطور تنبیہ
کی یعنی وہ چیز کہ چہوڑو مین پیچہے خرچ عورتون اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنی کی پس وہ صدقہ ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح بیان آنحضرت
صلعم کے بیچ حکم عدت والی عورتون کے نہین اسلیے کہ نہین جائز تہا اونکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کے پس جاری ہوا اونکے لیے نفقہ اور مراد عامل سے وہ ہین کہ خلیفہ ہوے
بعد حضرت کے پس وہ بہی صرف کرین ترکہ اپنے مصارف مین اور پہنچاوین اوسکو مستحقونکو تین کہ جن پر آنحضرت صرف کرتی تہی اور آنحضرت لیتی تہی نفقہ اپنے اہل کا
صفایا مین سے کہ تہا حضرت کے لیے اموال بنی نضیر و فدک سے اور صرف کرتی باقی کو مسلمانونکے مصالح مین پہر متولی ہوے اوسکے ابوبکر پہر عمر اسیطرح پہر جبکہ نوبت خلافت کی
پہنچی طرف عثمان کے بدر وا ہوے اوس سے بسبب تاویل کی پس جاگیر کر دیا اوسکو مروان وغیرہ اقارب اپنے کے لیے پس ہمیشہ رہا اونکے قبضہ مین یہانتک کہ پہیرا اوسکو عمر بن عبد العزیز
یعنی بطور سابق کے مصارف مین کر دیا پس حاصل حدیث یہہ ہے جو کچھ کہ باقی رہے بعد نفقہ بیویون میرے کے اور اجرت عاملون کے پس وہ صدقہ ہے کہ صرف کیا جاوے جسطرح میری
حالت حیات مین تہا وعن ابي بكر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركناه صدقة متفق عليه ۔ اور روایت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث نہین پائی جاتی ہم سے جو کچھ کہ چہوڑین ہم پیغمبر قسم مال سے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی صرف کیا
جاویگا فقرا و مساکین پر اسلیے کہ ہم جملہ فقرا سے ہین اور شرط فقر سی نزدیک صوفیہ کے یہہ ہے کہ وہ مالک نہو کسی چیز کا پس جو کچھ کہ اوسکے ہاتہہ مین ہے یا تو امانت ہے
یا وقف ہے اور صدقہ اور بعضون نے کہا کہ اسلیے کہ کوئی اونکا وارث نہین ہے تاکہ تا خوش نہو اونکے مرنی سے کوئی اونکے وارثون میں سے بسبب لینے ترکہ اونکے کی اور یہہ حدیث ابوبکر صدیق
نی بیچ وقت طلب کرنے فاطمہ زہرا کے میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ آنحضرت کا ہون جسجگہہ کہ آنحضرت صرف کرتی تہی مین بہی کرتا ہون اور غمخواری تمہاری
بہی کرتا ہون جیسیکہ آنحضرت کرتی تہی اور سنی مین نے آنحضرت سے سنا ہی کہ ہمارے لیے یعنی انبیا کی لیے میراث نہین ہے اور یہہ بات نری حضرت فاطمہ نی نہین بلکہ
ازواج مطہرہ نے بہی کہی جسوقت کہ اونہون نے بہی طلب میراث کی کی اور عمر نے تولیت اوسکی عباس اور علی کو دی تہی اور جب اون مین نزاع ہوا بولے اور کہا کہ
بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹا نہین حضرت عمر نے اور نہ بانٹی درمیان اونکے جہگڑا اور مدتون تک تولیت اونکے اہل بیت نبوت کے ہاتہہ رہی بعد ازان مروانیون نے ظلم و تعدی
سے اونکے ہاتہہ سے جاتا رہا اور یہہ حکم نہ میراث ہونے آنحضرت کا نری ابوبکر نی نہین پایا بلکہ بڑے بڑے صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچہا سبہون نے یہی حکم کیا اور کہا کہ آنحضرت سے اسیطرح
سنا ہے ہمنے اور یہی قرار پایا جیسیکہ حدیثون مین آیا ہے وعن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ان الله اذا اراد رحمة امة من عباده قبض
نبيها قبلها فجعله لها فرطا وسلفا بين يديها واذا اراد هلكة امة عذبها ونبيها حي فاهلكها
وهو ينظر فاقر عينه بهلكتها حين كذبوه وعصوا امره رواه مسلم اور روایت ہی ابو موسے

...کی ... اور ... اوسکی ... یعنی مرتا ہے

شفیع ہوتا ہی اور جبکہ چاہتا ہی اللہ تعالیٰ ہلاک امت کو عذاب کرتا ہی اوس امت کو اور حالیکہ نبی اوسکا زندہ ہوتا ہی پس ہلاک کرتا ہی اوسکو اور حالیکہ وہ اوسکو دیکھتا ہی پس ٹھنڈی کرتا ہی اللہ تعالیٰ آنکھیں اوسکی یعنی خوش کرتا ہی اوسکو بسبب ہلاک ہونے امت کے جسوقت کہ جھٹلاتی ہیں اوسکو اور نافرمانی کرتی ہیں اوسکی حکم کے نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ معھم رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھ ہی البتہ آویگا ایک تمہارے پر ایک دن اور نہ دیکھیگا مجکو پھر البتہ دیکھنا اوسکا مجکو بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اوسکی اہل و عیال اوسکے سی اور مال اوسکے سی ساتھ اہل و عیال کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد یہ ہی کہ دیکھنا آنحضرت کا اونکی حیات میں یا صحبت کا نہی اونسی یا بعد وفات کے سوتی میں یا جاگتی میں بلکہ بہتر مناسب ہی ساتھ سیاق کلام کے اور ایسا ہی حال ہی مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہیں بیچ تصور کمال آپکی صلی اللہ علیہ وسلم

باب مناقب قریش و ذکر القبائل

باب ہی بیچ بیان مناقب قریش کے اور ذکر قبیلوں کی **ف** مناقب جمع منقبت کے ہی یعنی شرف اور فضیلت کی اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہی عرب میں اور اصل میں نام نضر بن کنانہ کی فرزند کا ہی نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام باپ اونکی کی اور اصل میں نام ایک جانور کا ہی کہ بہت قوی ہوتا ہی دریائی جانوروں میں اور قبائل جمع قبیلہ کی ہی یعنی اولاد ایک باپ کے اور مراد اوسکے سی امت اور قوم اونکی ہی

الفصل الاول

سی ہی **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کی اس کام میں مسلمان غیر قریش کی تابع ہیں قریش کی مسلمانوں کی اور کافر غیر قریش کی تابع ہیں قریش کے کافروں کی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** مراد مسلم اور کافر سی غیر قریش ہیں یعنی سب جاننا چاہیے کہ ظاہر سیاق حدیث سی یہہ ہی کہ مراد اس کام سی دین ہی از روی وجود و عدم کے اور قریش اسبق و مقدم تھی عرب میں بیچ دینوں اللہ کو کہ ایمان ہی کفر میں پس مسلمان غیر قریش کی تابعدار قریش کی مسلمانوں کی ہیں اور کافر غیر قریش کی تابعدار قریش کی کافروں کی اور عرب انتظار کرتی تہی قریش کی اسلام لانیکا اور جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئی تو عرب جماعت جماعت اسلام میں داخل ہوئی جیسیکہ سورہ اذا جاء نصر اللہ سی معلوم ہوتا ہی مقصود بیان کرنا تقدم ریاست قریش کا ہی بیچ عہد اسلام اور جاہلیت کی لیکن فضل و شرف باعتبار اسلام کی ہی نہ کفر کی مگر یہہ بیان مطلق ریاست کا ہی خواہ بسبب دین کی یا باعتبار دنیا کی اور جاہلیت میں بھی بیت اللہ و خدمت اوسکی قسم دربانی اور سبیل پلانی وغیرہ کی قریش ہی میں تھیں اور بعضی بعضوں نی کہا مراد شان سی خلافت اور امت ہی جیسیکہ حدیثوں میں آیا ہی اور مراد امر ہی قریش کی تابعداری کرنی کا اور اگر لوگ مخالفت کریں تابعداری اونکی قبول کریں منافات اس سی نہیں کیونکہ معنی یہ ہیکہ اس امر کا وقوع ضرور نہیں **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی الخیر والشر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع قریش کی ہیں خیر و شر میں یعنی اسلام و کفر میں جیسیکہ گذرا اوپر کی حدیث میں بیان اسکا نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمیشہ ہو امر خلافت قریش میں **ف** یعنی چاہیے کہ انہیں میں رہی امر خلافت اور جائز نہیں ہی عاقد خلافت غیر اونکی کی لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ میں اور اسی سبب کی مہاجرین نے انصار سی ترتیب تک کہ باقی میں انہیں میں دو آدمی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی دو خلیفہ یا ایک امیر دوسرا وزیر

خلیفہ ہوا اور دوسرا تابع اور یہہ مبالغہ ہی بیچ الامر خلافت و ولایت

ہین اسپر کہ خلافت مختص ہی ساتھ قریش کی نہین جائز عقد خلافت غیر قریش کی
اسمین اہل بدعت سی بہی موجب لایا گیا ساتھ اجماع صحابہ کی اور بیان کیا آنحضرت صلعم نی کہ یہہ حکم ہمیشہ رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہین لوگون سے
دو بہی اور ظاہر ہوا جو کچہہ فرمایا تہا آنحضرت نی اسوقت تک انتہی اور تحقیق یہہ ہی کہ یہہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی جو کہ مسلمان ہوین چاہیے کہ اتباع کریں اونکا اور
نہ خروج کریں اونپر اور لا جاتا رہا یہہ امر خلافت قریش سی اکثر شہرون کی بلکہ تو سو برس کے بعد اور احتمال ہی کہ محمول ہو یہہ اپنی ظاہر پر اور ہو مقید ساتھ قول حضرت کے
کہ حدیث آئندہ مین ہی ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جب تک کہ برپا رکہینگے دین کو اور نہین نکلا امر خلافت قریش کے ہاتھہ سے مگر جبکہ ضایع کئے اونہون نے
دین کی حرام چیزون کی **وعن** معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان هذا الامر في قريش لا يعاديهم احد
الا كبه الله على وجهه ما اقاموا الدين رواه البخاري اور روایت ہے معاویہ سے کہا اونہی سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق
یہہ امر یعنی خلافت قریش مین ہی نہین دشمنی کریگا اونسے کوئی مگر کہ اولٹا دیگا اوسکو اللہ تعالے اوسکی مونہہ کے بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جب تک کہ قائم رکہینگے
دین کو نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی تائید و ترویج دینگی احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہہ نہ کرینگی تو نکل جاویگا یہہ امر اونسی اور مستحق عزل کی ہونگے اور بعضون نے
کہا کہ مراد اس سی نماز ہی اسلیے کہ اور روایت مین صریح آیا ہی ما اقاموا الصلوة اور اطلاق دین کا اوپر ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد
رغبت دلاتی ہی اونکو نماز کی قائم کرنی پر اور خوف و دہشت دلانی ہی اسکی کہ اگر قائم نہ کرینگے نماز کو تو شاید کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ سی نکل جاوی اور لوگ
اونپر غالب آوین **وعن** جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال الاسلام عزيزا الى اثني عشر
خليفة كلهم من قريش وفي رواية لا يزال امر الناس ماضيا ما وليهم اثنا عشر رجلا كلهم من قريش وفي رواية
لا يزال الدين قائما حتى تقوم الساعة او يكون عليهم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش متفق عليه
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ خلیفون تک کہ سب ہونگے
قریش مین سے اور ایک روایت مین ہی کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگونکا یعنی اونکی دین کا کام گذرنیوالا یعنی جاری نسق عدل و انتظام اور صواب درحق پر جب تک کہ والی یعنی
حاکم ہونگے اونکی بارہ شخص کہ وہ سب قریش مین سی ہونگے اور ایک روایت مین ہی ہمیشہ رہیگا دین قائم یہانتک کہ قائم ہو قیامت اور ہوں لوگونپر حاکم بارہ خلیفہ
سب قریش مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف شرح احادیث کی بعضی طرق مین آیا ہی کہ ابوبکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی علما نے احادیث مین کہ ظاہر
اسی سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کی ہونگی ایک دوسرے کے پیچہی متصل کہ مستقیم ہو اونپر امر دین کا اور عزیز ہو اونکی وجود سی اسلام اور حالانکہ ہوے بنی
اونکی عدالت سی احکام باوجودیکہ شہادت نہین دیتی ہی اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہی اسلیے کہ ہوئی انمین ظالم اور فاسق بنی مروان سی کہ سیرت و طریقہ اونکا اچہا
تہا اور یہہ ہی کہ صحیح روایت مین آیا ہی کہ خلافت بعد میری تیس برس کی ہوگی پہر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق کرتی ہین علما اسپر کہ بعد تیس برس کے خلفا نہین
بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اختلاف کیا ہی علما نے حدیث کی توجیہ مین کئی قولون پر اول یہہ کہ مراد بارہ نفس ہین کہ قائم ہوئی بعد آنحضرت کی ساتھ سلطنت اور
امارت کے اور انتظام پایا اونسی ملک سلطنت کا اور نہ ہی نزاع اور نہ خلاف اختلال بیچ نظام مسلمانونکی در رہا اگرچہ بعضی اونمین سی ظالم ہی اور انصاف
نہی اور واقع ہوا اختلال بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کی کہ بارہوان ہی اونکا اور اجماع کیا لوگون نے اوسپر جس وقت کہ مرا چچا اوسکا
ہشام قریب چار بیس برس تک لوگ مجتمع رہی اوسکی امارت پر بعد ازان اوٹہی اوسکی مقابلہ کی لیے اور مار ڈالا اوسکو پہیل گیا شر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اوس روز سے
احوال یہہ کہا قاضی عیاض مالکی نے اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نی اور کہا کہ ظاہر تر اقوال کا احادیث مین اور راجح تر بیچ بہت کا اسمین یہہ قول ہی

[redacted]

مراد مجموعہ سے انتظام اور اطاعت اور اتفاق ہی اونکی
بیعت پر اور جمع ہونا امت کا اونپر ہی اور حدیث صادق ہی اونکی ذات پر اور عدد باعتبار مجموع عدد اور حقانیت کی بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام
اور اتفاق کی ہی اور یہہ خلافت کہ فرمایا ہی حضرت نی تمام ہونا اوسکا تیس برس مین خلافت کبری ہی کہ خلافت نبوت ہی اور یہہ خلافت امارت ہی اور
مستمر اور یہہ خلفا راشدین نہیں جو امرا گذری ہین اونکو بہی خلفا کہنا ایسے ہی اگرچہ مجاز ہی جیسکہ خلفا بنی عباس کو کہتے تہی لیکن پوشیدہ نہیں کہ یہہ قول خالی
نہیں ہی عدم مناسبت سے ساتہہ سیاق حدیث کی کہ فرمایا لا یزال الاسلام عزیزا ولا یزال الدین قائما اگرچہ مناسبت ہی ساتہہ روایت لا یزال الناس ماضیا اور حدیث صریح ہی
بیچ مدح اونکی کے ساتہہ صلاح دین اور ظہور حق کی اور قوت اسلام کی بیچ زمانہ اونکی کی بسبب امانت اونکی کی واللہ اعلم اور تورپشتی نی کہا کہ مراد خلفا عادل اور امرا صالح ہین مستحق اسم خلافت حقیقت
مین لیکن لازم نہیں کہ بعد آنحضرت کی ایک سلسلہ ہی متصل ہون شاید کہ یہہ عدد تمام ہوا ایک مدت تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو اور تورپشتی نی کہا کہ راہ راست احادیث
مین وارد ہوئی ہین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین یہہ ہی تیسرا کہ مراد بارہ امام اونکا ہی بعد موت مہدی کی اور یہہ خبر دینی مخبر صادق کی اوسحال سے
اور اور حدیث مین آیا ہی کہ جب مرینگی مہدی تو مالک ہونگی پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن کی سے پہر مالک ہونگی پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنی
امام حسین کی سی پہر وصیت کریگا آخر اونکا ایک شخص کو اولاد حسن سی پہر مالک ہوگا بعد اوسکی فرزند اوسکا اور پورا ہوگا ساتہہ اوسکی عدد بارہ کا اور ہر ایک اونمین
امام عادل اور مہدی ہوگا اور یہہ ایک تیسرا قول ہی اگر صحیح ہو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی اسمین اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کے
کہ کہا وہ کر دیگا اللہ تعالی ساتہہ اوسکی جو دین سے مٹ گیا ہو اور دور کریگا اوسکی عدل سے ہر جور و فساد کو بعد ان والی امر کی بعد اونکی بارہ آدمی ڈیڑہ سو برس تک
ہونگی جو تہا یہہ مراد وجود اس عدد کا ہی ایک عصر مین کہ اتباع اور اطاعت کرینگی ہر ایک کی ایک جماعت اور مؤید اسکی یہہ روایت نزدیک ہی کہ ہونگی بعد میرے خلیفہ اور بہت
ہونگی بقصد آنحضرت کا خبر دینا ہی ساتہہ عجیب باتون کی کہ بعد اونکی ظاہر ہونگی حتی کہ ایک زمانہ مین بارہ خلیفہ ہونگی اور مراد یہہ ہے کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس
زمانہ تک اور اس زمانہ مین اختلال واقع ہوگا اور توجیہات سابق مین معنی یہہ ہونگی کہ بیچ زمان دولت ان بارہ کی انتظام ہوگا اور بعد اونکے اختلال یہہ ہے جو کچہہ شارحین
نی ذکر کیا ہی بیچ شرح احادیث کی واللہ اعلم اور رسولہ و شیعہ نی حمل کیا ہی ان بارہ کو اسپر کہ یہہ اہل بیت نبوت سے ہونگی پی در پی عام ہی اس سے کہ ہوا اونکو خلافت
حقیقہ با استحقاق یا اول اونکی علی ہین پہر حسن پہر حسین پہر زین العابدین پہر محمد باقر پہر جعفر صادق پہر موسی کاظم پہر علی رضا پہر محمد تقی پہر علی نقی پہر حسن عسکری پہر محمد مہدی
رضوان اللہ علیہم اجمعین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ
عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غفار ساتہہ زیر غین معجمہ کے اور فا کی نام ایک قبیلہ
کا ہی اور ابو ذر غفاری اونہی مین سی ہین دعا کی آنحضرت نی اونکی لیے اور فرمایا ترجمہ کہ بخشی خدا تعالے اونکو فائدہ چونکہ تہی غفار متہم ساتہہ چوری
کرنی مال حاجیوں کی بیچ جاہلیت کی آنحضرت نی اونکی لیے دعا کی کہ محو کری اونسی یہہ گناہ اور بخشی اونکو اور احتمال رکہتا ہی کہ اخبار ہو مغفرت الہی سے اونکی لیے یعنی بخشا اونکو اللہ نی
ترجمہ اور اسلم ہی فائدہ نام ایک قبیلہ کا ہی کہ نسبت جو اوسکی طرف کرتی ہین اونکو اسلمی کہتی ہین ترجمہ صلح کری اونسی خدا تعالے فائدہ یعنی معاملہ کری
اونسی ساتہہ ایک چیز کی کہ موافق ہو یعنی سلامت رکہی اونکو آفات سی اور ایذا نہ دی اونکو اور دعا کی اونکی لیے اسطرح اسلیے کہ وہ اسلام لائی تہی بغیر لڑائی کی
اور یہہ بہی احتمال خبر کا رکہتا ہی ترجمہ اور عصیہ نی معصیت خدا کی اور اوسکی رسول کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فائدہ اور یہہ ایک قبیلہ ہی کہ قاریوں کو
بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتی تہی اونپر قنوت مین اور یہہ اخبار ہی قطعا اور احتمال دعا کا نہیں رکہتا لیکن اسمین اظہار اونکی شکایت کا ہی
کہ مستلزم ہی بد دعا کو بخلاف اونکی ساتہہ خوار ہونی کی ساتہہ گناہ کرنی کی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ
وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لئے قریش میں سے جو مسلمان ہوئے اہل مکہ وغیرہ میں سے اور انصار یعنی قبیلہ اوس کا اہل مدینہ اور قبیلہ جہینہ

یعنی مسلمان ہوئی اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ ایک قبیلہ ہی اور مراد یہاں اولاد موسیٰ و شمسی ہی مددگار اور دوست ہیں نہین ہے حدیث لفظ موالی ساتھ زبر میم مشدد کے مضاف ہے طرف یا متکلم کی جمع مولیٰ کی ہی اور روایت کیا گیا ہی موال ساتھ زبر میم اور زیر لام با تنوین کے یعنی بعض انکی دوست اور مددگار ہوتے بعضو نکے ہین ترجمہ نہین ہے اونکی یہی دوست اور مددگار سوا سے خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم و غفار و مزینۃ و جھینۃ خیر من بنی تمیم و من بنی عامر والحلیفین بنی اسد و غطفان متفق علیہ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہہ سب قبیلے بہتر ہین بنی تمیم سی اور بنی عامر سی اور بہتر ہین دو ہم قسموں سی کہ بنی اسد اور غطفان ہین **ف ح** غطفان ساتھ زبر غین معجمہ اور طا مہملہ کی اور یہہ دونو قبیلے آپسمین حلیف تہی کہ باہم مدد کرنی پر قسم کہائی تہی جیسیکہ عادت عرب کی تہی اور ان قبیلونکو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچہی ہونی آثار اونکے **وعن** ابی ھریرۃ قال ما زلت احب بنی تمیم منذ ثلٰث سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فیہم سمعتہ یقول ھم اشد امتی علی الدجال قال وجاءت صدقاتھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذہ صدقات قومنا وکانت سبیۃ منھم عند عائشۃ فقال اعتقیھا فانھا من ولد اسمٰعیل متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہمیشہ دوست رکہتا ہون مین بنی تمیم کو اوسوقت سی کہ تین خصلتین یا تین کلمی سنی ہین مینی آنحضرت سی اونکی حقمین فرماتی سنا مینی آنحضرت سی فرماتی یعنی ایک خصلت یہہ ہے کہ بنی تمیم سخت ترین امت میری کی ہین دجال پر نزدیک وقت نکلنی اوسکے کہ بہت جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کرینگی اور اس سی معلوم ہوا ہونا اونکا اوسکو وقت تک بکثرت کہا ابو ہریرہ نے دوسری خصلت یہہ ہے کہ آئی صدقی یعنی زکوتین بنی تمیم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ صدقے ہماری قوم کی ہین بغیر شرافت دی اونکو بسبب اضافت کرنیکی اپنی طرف اور تیسری یہہ کہ تہی ایک لونڈی بندی بنی تمیم مین سی عائشہ کی پاس پس فرمایا آنحضرت نے کہ آزاد کر اسی عائشہ اوسکو اسلیے کہ یہہ اسمٰعیل کی اولاد سے ہے نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف ح** یعنی عرب سے ہی اور عرب اولاد اسمٰعیل سے ہین اگرچہ یہہ صفت مشترک ہے درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہین ہے ساتہہ تمیم کے لیکن بوجہ اوسکے اس فرمانی سی ایک طرح کی عنایت اور شرافت دینی ہی اونکو **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یرد ھوان قریش اھانہ اللہ رواہ الترمذی روایت ہی سعد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی خواری قریش کی ذلیل و خوار کری اوسکو خدا تعالیٰ نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ح** قریش خواہ امام ہون یا غیر امام اگر امام ہوت تو ظاہر ہی اور اگر غیر امام ہون کہ ہون تو بسبب ہونی اونکی حضرت رسول سی اور بسبب شرف و فضل اونکی کہ اس نسبت سی ایسا فرمایا **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم اذقت اول قریش نکالا فاذق اٰخرھم نوالا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی چکہایا تونی اول قریش کو عذاب یعنی روز بد و خراب کی پس چکہا آخر اونکو انعام و عطا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابی عامر الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الحی الاسد والاشعرون لا یفرون فی القتال ولا یغلون ھم منی وانا منھم رواہ الترمذی وقال ھٰذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی عامر اشعری سی کہ چچا ہین ابو موسیٰ اشعری کے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچہا قبیلہ ہی اسد اور اشعری **ف ح** اسد ساتھ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہے کہ وہ قبیلہ اوسکی نام سے مشہور ہی اور اونکو ازد بہی کہتی ہین اور ازد شنوءہ سے ہی تمام انصار اوسکی اولاد سے ہین اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ اسدی کا ہی اور وہ ہے باپ ایک قبیلہ کا ہر یمن سے ابو موسیٰ اشعری اور قوم اونکی اوسکی اولاد سی ہین اور اونکو اشعریون کہتی ہین اور شعر وال ساتھ حذف یا ی نسبت کے بہی کہتی ہین ترجمہ نہین بہاگتے

اہین ورنہ مشہور ہوتا اور نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اونکی وہ ... رہی آپ نے کہ وہ متقی ہے موجب قول اللہ تعالیٰ کی
اِنْ اَوْلِيَاۤؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ وَيُرِيْدُ
النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ
اَزْدِيًّا وَيَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوہ ازد اللہ کے ہین یعنی لشکر اوسکی اور انصار دین اوسکے کہ زمین مین فتح صنعاء
کیا اونکو طرف اللہ تعالیٰ کی بانو بسبب شرف اونکی ساتھ اس لقب کے یا واسطے بزرگی جیسیکہ ناقۃ اللہ بسبب ہونے اونکی لشکر خدا کی اور مددگار دین اوسکے
اور رسول اوسکی کی اور مضمون اس کا کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ ہے کہ شیر معرکہ شجاعت والا اوس کی ہاتھ ترجمہ چاہتے ہین لوگ کہ حقیر و ذلیل کرین انکو اور
انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ یعنی نہین چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کرے اونکو اور البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنی اوس زمانہ مین ہی کاش کہ ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے
اور کاش کہ ہوتی ماں میری ازد سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی مرتبہ ازد کا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اونپر رشک لیجاوینگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم اونمین سے
ہوتے وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاۤءٍ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ وہ ناخوش رکھتے تھے
تین قبیلونکو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع ح کہا علما نے کہ ناخوش رکھا ثقیف کو
اسلیے کہ حجاج بن یوسف ظالم تھا وہ اونمین سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھا اسلیے کہ مسیلمہ کذاب اونمین سے تھا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا
انمین عبید اللہ بن زیاد جو باعث تھا قتل امام حسین کا بڑا ہی پلید تھا آیا ہی کہ لایا گیا اوسکے پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس کہا اوسکو
ایک طشت میں اور شروع کیا اوسکو چھیڑنا ایک چھڑی سے کہا ترمذی نے جامع میں کہا عمارہ بن عمیر نے کہ جب لایا گیا عبید اللہ بن زیاد کا اور ہمراہ اوسکے
بیٹھے تھے چبوترہ مسجد پر پس پہنچا میں وقت اونکی پس کہا اونھوں نے کہ وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا یہان تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی ناک میں پس ٹھہرا
تھوڑی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہان تک کہ غائب ہوا پھر کہا اونھوں نے کہ آیا سانپ پس کیا ایسا ہی دو بار یا تین بار یعنی آیا اور ناک میں گیا اور نکل گیا دو بار یا تین بار اسی طرح کیا اور عجب
ہے اس کہنے والے سے کہ یزید پلید بھی باوجودیکہ بنی امیہ مین سے تھا اور اوسکو ذکر نہ کیا چاہیے تھا کہ اوسکو بھی ذکر کرتے کہ امیر عبید اللہ کا تھا اور جو کچھ کہ عبید اللہ نے کیا اوسکے
امر و رضا سے کیا اور باقی بنی امیہ بھی بد تھے اور نہیں کچھ قصور نہین کیا یزید پلید نے کوکیا کہیں اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت نے خواب مین دیکھا کہ بندر منبر شریف پر بازی
کرتے ہین اور تعبیر اوسکی ساتھ بنی امیہ کے کی اور بہت سی باتین ہین کہاں تک کہین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ ابْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ
يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاۤءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ
ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ وَسَيَجِيْۤءُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد بڑا کہا عبد اللہ بن عصمہ تابعی نے یعنی یہ
تعیین جھوٹے اور بلا کو کی کہ کہا جاتا ہے یعنی علما کہتے ہین کہ مراد جھوٹے سے مختار بن ابی عبید ہے اور بلا کو وہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے اور کہا ہشام

ابن حسان نے کہ فقیہ ہین اور امیر اہل حدیث سے بڑا علم رکھتی تہی حدیث کا اور بہت بزرگ تہی سمارلیا ہو لوگون نے اوسکو کہ قتل کیا ہو حجاج نے
قید اور بند کر کے یعنی نہ معرکہ مین پس پہنچا ہی عدد اونکا ایک لاکہہ بیس ہزار کو **ف** ح سو ۱۲۰ اونکی کہ معرکہ مین مارے اور کہتی ہین کہ تہی اوسکی قیدخانہ
مین بیچ پچاس ہزار آدمی اور اوسکی قیدخانہ مین چہت نہ تہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح مین جسوقت کہ قتل کیا حجاج نے عبداللہ
بن زبیر کو کہا اسما نے یعنی زبیر کی ماں نے کہ بیٹی حضرت صدیق کی ہین آنحضرت نے حدیث کی ہمکو یہ کہ ثقیف مین ایک بڑا جہوٹا ہوگا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا پس
اسی بڑا جہوٹا پس کہا ہمنے اوسکو مراد رکہتین تہین اوس سے مختار کو اور یہ مفسد ہلاک کرنیوالا پس نہین گمان کرتی مین مگر تجکو ہی حجاج اور قریب ہے کہ آویگی تمام حدیث
تیسری فصل مین **ف** ع ح جانا چاہیے کہ حجاج ساتہہ برح کی مبالغہ حاج کا ہے یعنی لانیوالے حجت کے کہا سیوطی نے کہ وہ عامل تہا عبدالملک بن مروان کا عراق
و خراسان پر اور بعد اوسکے ابن ولید کا عامل ہوا اور مرا واسط مین بیچ مہینے شوال کے سنہ پچانوین ۹۵ مین عمر اوسکی چون ۵۴ برس کی تہی اور باقی احوال حجاج کا مشہور ہے
حاجت اوسکی ذکر کرنیکی نہین اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہہ ہے کہ باپ اوسکا جلیل القدر صحابیون مین سے تہا اور ولادت مختار کی سال ہجرت مین
اور نہین ہے اوسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہین ہے اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی ہے اور ابتدا مین وہ مشہور تہا ساتہہ علم اور فضل کے اور خیر کے لیکن باطن اوسکا
برخلاف اسکی تہا یہان تک کے جدا ہوا عبداللہ بن زبیر سے اور طلب امارت کی اور رغبت دنیا مین کی اور ظاہر کیے باطن کے خبائث یعنی فساد رائے اور بطلان عقیدہ
تاکہ بحد یکہ ظاہر ہوئین اوس سے بہت سے ایسی چیزین کہ مخالف دین کے تہین اور بڑا جہوٹا نکلا یہانتک کہ کہتی ہین کہ دعوی نبوت اور اوترنے وحی کا کیا کوفہ مین
اور تہا باپ اوسکا امیر اسلام مین بیچ زمانہ عمر کی اور رہتا تہا مختار بیچ صحبت چچا اپنی کی اور موافقت کرتا تہا اوسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت کہنی کی
ساتہہ اہل بیت کے بعد اوسکے کہ پہلی عداوت رکہتا تہا اور اوسکے مشہور تہا اونکی عداوت مین اور بعد از شہادت امام حسین کے اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہدای کربلا
کا یزید پلید سی اور بہت لوگونکو اونمین سے قتل کیا اور کہتی ہین کہ بسبب دنیا طلبی بنا اور طلب امارت کے تہا اور سنہ ۶۷ سڑسٹہہ مین مصعب بن زبیر کی ہاتہہ مین مارا گیا
کوفہ مین اور علما اوسکو کذابون مین سے شمار کرتی ہین اور اسحد یث سے تخریج ثقیف کذاب مبیر کو اور مبیر حجاج پر حمل کرتی ہین واللہ علم **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ جلادیا
ہمکو ثقیف کے تیرون نے پس بد دعا کیجیے اللہ تعالی کی جناب مین ثقیف پر کہا آنحضرت نے یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام کے اور اطاعت احکام
نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِيْنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ
اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ
فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ
وَاِيْمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَا هٰذَا اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ
اور روایت ہے عبدالرزاق بن ہمام سی کہ بڑی عالم ہین کثیر التصانیف نقل کی اپنی باپ سے یعنی ہمام بن نخعی تابعی سی کہ نقل کی مینا سے اور وے
ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہون اوسکو قیس سے کہ نام یک قبیلہ کا
پس کہا اوسنے یا رسول اللہ لعنت کرو حمیر پر یعنی بد دعا کرو اور پہیر رحمت سے دور کیجیو پس منہہ پہیر لیا آنحضرت نے اوس شخص کی طرف سے پہر آیا وہ شخص آنحضرت کے سامنی اور
طرف سے پس منہہ پہیر لیا اوس سے پہر آیا آنحضرت کی سامنی اور طرف سی پس منہہ پہیر لیا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے دونون جانبون سے پہر فرمایا آنحضرت نے
کہ رحمت کرے اللہ تعالے حمیر پر مونہہ اونکے سلام ہین یا ساتہہ اونکے اور طعام **ف** ح یعنی آپسمین ہمیشہ جہا کرتی ہین سلام علیک کا اور طعام دیتے ہین لوگونکو یعنی یا تون دونون
جامع صفت تواضع اور سخاوت کی ہین کہ اصل بزرگی اور خوبی بیچ ادا کرنی حقوق لوگونکی ہی خلاصہ یہہ ہین اہل امن کے مضرہ سی اور اہل ایمان کے کہ ایمان کامل

عبد الرزاق عبسی اور دوسری یمن یا سعیدی ہے وعنه قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن انت قلت من
دوس قال ما کنت اری ان فی دوس احدا فیه خیر رواه الترمذی اور اسی سے روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کس قبیلہ سے ہے تو کہا میں نے دوس سے ہے کہ نام ایک قبیلہ کا یمن میں ہے فرمایا یعنی ازراہ تعجب کے نہ تھا میں گمان کرتا کہ قبیلہ دوس میں
کوئی شخص ہو کہ اوسمیں بھلائی ہو نقل کی یہہ ترمذی نے ف اسمیں تعریف ہے ابوہریرہ کی اور مذمت دوس کے کہ اگر ابوہریرہ نہ ہوتے تو اوسمیں بھلائی نہ ہوتی
وعن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبغضنی فتفارق دینک قلت یا رسول اللہ کیف ابغضک
وبک هدانا اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی رواه الترمذی وهذا حدیث حسن غریب
اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نے کہ دشمن رکھہ تو مجکو پس جدا ہوجاویگا تو اپنی دین سے عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکھونگا
میں آپکو یعنی کیونکر متصور ہو مجسے دشمن رکھنا آپکا حال آنکہ آپ حبیب اللہ اور محبوب ہیں ہمارے اور بسبب آپکے راہ دکھائی ہمکو خدا تعالی نے یعنی اسلام اور تمام
اوسکے احکام کی فرمایا حضرت نے دشمن رکھی تو عرب کو پس دشمن رکھیگا مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یعنی جبکہ دشمن رکھوگی عرب کو عموما
اوسکے ضمن میں مجکو دشمن رکھنا بھی لازم آجائیگا پس دشمن رکھنا تیرا مجکو پس معنی کرتی کہ دشمن رکھنی عرب کا حاصل کیہہ بغض عرب کبھی ہوتا ہے سبب سید الخلق کی بغض کا
پس بچنا چاہیی اس آفت سی تا نہ پڑی خرابی عظیم میں در ظاہر سلمان سی بسبب عجمیت اور فارسیت جبلی اپنی کی کچھہ تکبر اور بے ادبی بہ نسبت عرب کے یا بغض اوس کے
سرزد ہوتے ہو وا الا بغض حقیقی کیونکر متصور ہو ونسی لیکن چونکہ صورت بغض کی ہوتی ہو آنحضرت نے اونکو متنبہ کردیا کہ احتیاط کریں اور بچیں تا نوبت بغض حقیقی کی
نہ پہنچی کہ وہ سبب ہے بغض کا ہوگا فافہم **وعن** عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش
العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنله مودتی رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث
حصین ابن عمر ولیس هو عند اهل الحدیث بذاک القوی اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی خیانت کری عرب سے اور خیر خواہی نکری اونکی یا ظاہر کری خلاف اوسچیزکی کہ دل میں رکھتا ہو اور کینہ رکھی ونسی نہ داخل ہوگا میری شفاعت
میں یعنی شفاعت صغری میں اسلیئے کہ کبری تو عام ہوگی سبکو لیے اور نہ پہنچی گی اوسکو دوستی میری ف یعنی دوست رکھنا میرا اوسکو یا نہیں پہنچیگا اور نہیں حاصل
ہوگا اوسکی لیے دوست رکھنا اوسکا مجکو اور مقصود نفی کمال کی ہے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث حصین ابن
عمر کی سی اور نہیں وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی ف ع کہتا ہوں میں پس ہوگی حدیث ضعیف اوسکی طریق سی اور وہ معتبر ہے فضائل میں اور اوسکے مؤید
اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں قریب ہے کہ پہنچیں تواتر معنوی کو مانند قول آنحضرت کے حب العرب ایمان وبغضهم نفاق نقل کی یہہ حاکم نے انس سے اور طبرانی نے اوسط میں
انس سے روایت کی ہے حب العرب ایمان وبغضهم کفر ومن احب العرب فقد احبنی ومن ابغض العرب فقد ابغضنی اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی
ہے سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانه من احبهم احبه اللہ اور روایت کی حاکم نے مستدرک میں ابوہریرہ سے بطریق مرفوع کی احبوا الفقراء وجالسوهم و
احبوا العرب من قلبک ولیردک عن الناس ما تعلم من نفسک اور حدیث متن کی روایت کی ہے احمد نے اپنے
مسند میں ہے اور اقل مرتبہ اسکے سندونکا یہہ ہے کہ ہو حسن لیس حدیث حسن لغیرہ ہے **وعن** ام الحریر مولاة طلحة بن مالک قالت
سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعة هلاک العرب رواه الترمذی
اور روایت ہے ام حریر تابعیہ سے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہیں کہا کہ سنا میں نے اپنے مولی طلحہ سے کہتی تھی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے قرب قیامت

کی علامتوں میں سے ہے ہلاک ہونا عرب کا نقل کی ترمذی نے ف یعنی مسلمان عرب کا یا بعض عرب کا اور مطلب یہ ہے کہ ہلاک عرب تابع ہو اور

نہیں قائم ہوگی قیامت مگر بری لوگوں پر اور نہیں ہوگا زمین میں کوئی شخص کہ کہے اللہ ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن وفی روایۃ موقوفا

رواہ الترمذی وقال ہذا اصح ۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت و بادشاہی قریش میں ہے

اور قضا انصار میں ف مراد قضا سے نقابت ہے اسلیے کہ یاران نقبا انصار میں سے مقرر کیے تھے اور بعضوں نے کہا کہ بلکہ مراد قضا سے معنی مشہور ہی ہے

اسلیے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کے بھیجا تھا اور دیا تھا ہر [illegible] ترجمہ اور بانگ نماز کہنی قوم حبشہ میں ہے یعنی اسلیے کہ رئیس آنحضرت کے موذنوں کے بلال تھے اور وہ

حبشی تھے اور امین پکڑنا اور امین کہنا ازد میں ہے یعنی ازد شنوءہ میں کہ وہ قبیلہ ہے یمن میں اور نہیں منافی ہے یہ قول بعض راویوں کی کہ مراد رکھتے تھے حضرت

ازد سے یمن کو ف ع لیکن ظاہر متبادر کلام راوی سے ارادہ عموم اہل یمن کا ہے اسلیے کہ وہ رقیق القلب ہیں اور اہل ہیں ایمان کے واللہ اعلم اور مقصود یہ ہے کہ چاہیے

یوں کہ یہ مناصب ان قوموں ہی کو چاہیئں اور انہیں سے کرنی چاہیئں ترجمہ اور ایک روایت میں یہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہ پر نقل کی یہ ترمذی نے کہ روایت

اسکی بطریق وقف کی صحیح تر ہے اسانید میں حدیث مرفوع سے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عبد اللہ بن مطیع عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم فتح مکۃ لا یقتل قرشی صبرا بعد ہذا الیوم الی یوم القیمۃ رواہ مسلم روایت کی

ہے عبد اللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سے ہیں اپنی باپ سے یعنی مطیع سے کہ صحابی ہیں اور نام انکا عاصی تھا آنحضرت نے مطیع کہا کہا مطیع نے کہ

سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے فرماتے دن فتح مکہ کے نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی حبس و بند کر کے یعنی گر معرکہ میں قتل کیا جاویگا بعد اس دن فتح کے روز قیامت تک

نقل کی یہ مسلم نے ف ع کہا حمیدی نے کہ تاویل کی ہے اس حدیث کی بعض محدثوں نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اس کے قیامت تک

حبس کر کے اس حال میں کہ وہ مرتد ہو اسلام سے ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش میں سے ایسی تو پائی گئی ہیں کہ قتل کیے گئے ہیں حبس کر کے اس زمانہ میں کفر کے بعد آنحضرت کے اور نہیں پائے

گئے ہیں اور نہیں ہے ایسی کہ قتل کیے گئے ہوں حبس کر کے اس حالت میں کہ مرتد ہوں اسلام سے اور ثابت ہوں کفر پر تمت اور معنی یہ ہیں کہ ایسا نہیں ہونیکا کہ پایا جاوے قریشی مرتد

پس قتل کیا جاوے اور تو یہ ہے اسکی یہ روایت الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب ۔ وعن ابی نوفل معاویۃ بن مسلم قال رأیت عبد اللہ بن الزبیر

علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک

ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہاک

عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ ان کنت ما علمت صواما قواما وصولا

للرحم اما واللہ لامۃ انت شرہا لامۃ سوء وفی روایۃ لامۃ خیر ثم نفذ عبد اللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبد اللہ وقولہ فارسل

الیہ فانزل عن جذعہ فالقی فی قبور الیہود ثم ارسل الی امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیہ

فاعاد علیہا الرسول لتاتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک قال فابت وقالت واللہ لا اتیک حتی

تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال فقال ارونی سبتی فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیہا فقال

کیف رأیتنی صنعت بعدو اللہ قالت رأیتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک اخرتک بلغنی انک

تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدہما فکنت ارفع بہ طعام رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الاخر فنطاق المرأۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول

الا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرأیناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال فقام عنہا

عقبہ ... ابو نوفل ... ابن زبیر ... مسلم تابعی ہی کہ کہا دیکہا مینی عبد اللہ بن زبیر کو اوپر گہاٹی مدینہ کی
م ح یعنی سولی پر اور مراد گہاٹی مدینہ کی گہاٹی مکہ کی ہی کہ واقع ہی بیچ راہ اہل مدینہ کی جسوقت کہ وہ آتے ہین مکہ مین پس اضافت عقبہ کی مدینہ کی طرف
اسی جہت سی ہی اور عبد اللہ بن زبیر کہ مینی کہ حجاج ظالم نی اونکو مارا اور جگہہ مذکور مین سولی پر کہنچا اور اسلیئے مشہور کی گئی جگہہ اونکی قبر کی حجون مین قریب مکہ
عقبہ کی لیکن ثابت نہین کسی کو تعیین قبر اونکی اور اسیطرح تمام قبرین صحابہ کی کہ مکہ کی مقبرہ مین ہین کی جگہہ معین اونکی معلوم نہین بوجہ صحیح کے یہانتک کہ تربت حضرت خدیجہ
کا بہی حال ہی اور گنبد جو اوسپر بنایا گیا ہی باعتقاد رویا بعض اہل دنیا کی بنایا گیا ہی واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نی پس شروع کیا قریش نے کہ گذرتی تہی ابن زبیر پر اور
اور لوگ بہی گذرتی تہی اوسپر یہانتک کہ گذری اوسپر عبد اللہ بن عمر پس ٹہری ابن زبیر کی پاس کہ سولی پر تہی پس کہا ابن عمر نی سلام تجہپر ای ابا خبیب تین بار
اسیطرح کہا ف ع خبیب خ کی پیش اور ب کی زبر اور تی کی جزم سی بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہی اوسکی نام کی کنیت ابن زبیر کی ابو خبیب مشہور ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی
تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلی دفن کی ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق تہا مین منع کرتا تہا تجکو اس کام سی تین بار یہی مضمون کہا ف ح
مراد کام سی خروج ہی یعنی دعوی خلافت اور امامت کی ہی کہ عبد اللہ بن زبیر نی کیا کہ یزید سی بیعت نہ کی اور مکہ مین چلے آئے اور اہل مکہ اونکی تحت تصرف مین آئے اور اسیطرح مروان
بعد یزید کی اور عبد الملک نی بعد مروان بیعت نہ کی پس عبد الملک نے حجاج ثقفی کو ابن زبیر پر مکہ مین بہیجا اور حجاج نی اونکو مارا اور سر اونکا مدینہ کو بہیجا اور
جسد اونکا مکہ مین سولی پر کہنچا اور یزید نی بہی ایک لشکر مدینہ کی خراب کرنیکو بہیجا اور وہان رہنی والونکو قتل کرنے کے لیئے اور اوسکو وقعہ حرہ کہتی ہین بہیجا تہا اور وہی
لشکر مکہ کو آیا تہا عبد اللہ بن زبیر کو مارنی اوس سیاستمین یزید مر گیا پس ابن عمر نی کہا کہ مین تجکو ای ابا خبیب اس معاملہ سی منع کرتا تہا اور تجکو کہتا تہا کہ اسکا
انجام کار یہہ ہوا مقصود اس سی تاسف و تحسر ہی ابن زبیر کی حال پر اور تشنیع و ملامت ہی اوس جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق تہا تو کہ جانتا
تہا مین تجکو بہت روزے رکہنی والا بہت شب بیدار نیک بہت احسان کرنیوالا قرابتیون سی ف ح آیا ہی کہ ابن زبیر روزی بہت کہا کرتی تہی اور کبہی پندرہ
دن تک ملی کا روزہ رکہتی اور تمام شب بیدار رہتی اور مراد ابن عمر کی اس کہنی سی یہہ ہی کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تہا عدو اللہ و ظالم اور مانند اسکی کلام سی اونکی
حق مین کہا کرتا تہا اور منسوب کیا جاتا کہ برا تہا ابن زبیر اور اوسکی بات تو یہی بیان کہی تہا لوگونکو خوبیان اونکی خوب طرح معلوم ہو جائین ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ وہ گروہ
برا ہی یعنی بسبب ظلم اور بد اعتقادی اپنی کی اور ایک روایت مین بجای لامۃ سوء کی لامۃ خیر آیا ہی ف ح یعنی وہ گروہ کہ تو برا اونکا ہی وہ گروہ خیر ہی یعنی
روایت پہلی کی یہہ مین کہ وہ گروہ کہ تو اونکی گمان اعتقاد مین جملہ شرارت ہی وہ گروہ برا ہی کہ جیسی شخص کو اشرار کہتی ہین اور معنی دوسری روایت کی یہہ ہین کہ
تجکو یہہ گروہ برا جانتا ہی کیا اچہا گروہ ہی بطریق استہزا اور تعریض کی فرمایا جیسی یہان بعض اوقات بدونکو از راہ طعن کی اچہا کہتی ہین کہ واہ تم
کیا خوب ہو کہ ایسی فساد و کام کرتی ہو لیکن معنی اول ظاہر ترین ترجمہ پہر چلی گئی ابن عمر وہانسی پس پہنچی حجاج کو خبر عبد اللہ بن عمر کی ٹہہرنی کی اور کلام کرنی کی
حجاج کی حق مین پاس ابن زبیر کی پس بہیجا حجاج نی کسیکو طرف ابن زبیر کی پس اوتاری گئی لکڑی پر سی کہ جسپر سولی دی گئی تہی پس ڈالی گئی یہودیونکی قبر مین
ف ع ہ یعنی بیچ جگہہ قبر یہودیونکی کہ جہان مکہ کی بیچ ڈالی یا وارد ہوئے اپنی یہود دفن کیی جاتی تہی اور یہہ منافی نہین ہی اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ ابن زبیر دفن
کیی گئی بیچ اعلی معلی کی اسلیئی کہ وہ جو ڈالی گئی بعد اوسکی اسجگہہ اونی سی اور دفن کیی گئی جگہہ اعلی مین اور قبور یہود نکی اب مکہ مین متعارف نہین ہین مگر اوسوقت
مین تہین تا حکم کیا حجاج نی کہ وہان پہینکا جاوین اور ڈالین کہ جہان قبور یہود کی ہوں واللہ اعلم ترجمہ پہر بہیجا حجاج نی کسیکو ابن زبیر کی ماں کی پاس کہ اسماء
بیٹی ابوبکر کی ہین یعنی اونکی بلانی کی لیی پس انکار کیا اسماء نی یہہ کہ آوین اوسکی پاس یعنی اور ٹہہرین اوسکی پاس وسلام کریں سکو پس پہر بہیجا حجاج نی
طرف اسماء کی پاس اوس پیام کو پہنچاو کہلا بہیجا اوسکی زبانی کہ البتہ تو میری پاس آ نہین تو ڈالا بہیجونگا طرف تیری اوس شخص کو کہ کہینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیان پکڑ کر کہا ابو نوفل

راوی نے کہ پس پھر انکار کیا اسماء نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کی نہیں آؤں گی میں تیرے پاس یہانتک کہ بھیجے تو طرف میرے اوس شخص کو کہ کھینچے مجھکو چوٹی
میری کی کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجھکو پاپوشین میری ف یعنی لاؤ میری پاپوشین لفظ سبتی ساتھ ہ کسر سین مہملہ و جزم تے اور زیر تے اور تشدید یای کی جمع سبتیہ
مضاف ہے متکلم کی طرف اور سبتیہ کہتے ہیں پاپوش کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اوسکا اور دور کئے گئے ہوں بال اوسکے یعنی جیسی جاتی ہو تیاں جو ہوتی ہیں ترجمہ پس لین
حجاج نے پاپوشین اپنے یعنی اور پہنا اونکو پھر جلد جلد چلا جاتا تھا اتراتا ہوا یہانتک کہ داخل ہوا اسما پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تو نے مجھکو یعنی کیسا پایا تو نے مجھکو کیا
مینے ساتھ اس دشمن خدا کے یعنی تیرے بیٹے کی بسبب اعتقاد فاسد اوسکے کہ اونکو دشمن خدا کا کہا اسما نے کہ دیکھا مینے تجھکو کہ تباہ کی تو نے دنیا اوسکی کہ مار ڈالا اوسکو اور تباہ کی
اوس نے تجھپر آخرت تیری کہ اوسکے قتل کے سبب سے مستحق عذاب و خشم کا ہوا تو پہنچی ہے مجھکو یہہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیر کو یعنی اوسکے حیات میں یا بعد مرنے اوسکے کے اے بیٹے
دو کمر بند والی کے ف ذات النطاقین لقب اسما کا ہے کہ آنحضرت نے رکھا تھا بسبب اسکے کہ انہوں نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کے جو توشہ دان باندھنے کو کچھ تسمہ وغیرہ نہ موجود
پایا تو اپنی نطاق کی دو ٹکڑی کر کر ایک ٹکڑی سے توشہ دان باندھا اور دوسرا ٹکڑا کمر میں باندھا اور نطاق کمر بند کو کہتے ہیں عادت ہے عرب کے عورتوں کے
کہ کمر بند باندھتی ہیں جب کمر بند پٹکا کام کرتی ہیں تب بند کھول ڈالتی ہیں پس یہہ لقب واقع میں تو اوسکے لئے موجب فخر کا تھا کہ حضرت کے خدمت سے زیادہ کس چیز کو فضیلت ہووے اور
حجاج نادان اس لقب کو اونکی حقیقت میں محل مذمت پر کرتا تھا کہ وہ خادمہ ہے باہر نکلنے والی پس انہوں نے اس لقب کو تسلیم کیا اور وجہ اسکے کہ موجب فخر اور زینت تھے
بیان کے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ قسم ہے اللہ کی میں ہوں ذات النطاقین یعنی دو کمر بند والی پر ایک دن دونوں میں سے پس تھے میں اوٹھاتی ساتھ اوسکے طعام
آنحضرت کا اور طعام ابوبکر کا واسطے محافظت کی جانوروں سے ف لفظ من الدواب متعلق ہے ساتھ ارفع کے یعنی باندھتی تھی میں وسیلے دستر خوان دونوں صاحبوں
طعام کا اور لٹکا دیتی تھی اوسکو اونچی پر خوف جانوروں کے مانند چوہے اور چیونٹی وغیرہ کے ترجمہ اور اے پر کمر بند دوسرا پس کمر بند عورت کا ہے کہ نہیں ہے پرواہ اوس عورت
اوس سے ف یا تو بسبب خدمت کرنے کے کہ متعارف ہے اوسکے گھر میں کہ اچھی ہی لائق تعریف کے عورت کے حق میں یا واسطے باندھنے اوسکے کی اپنی کمر میں اپنے بیت سے
رہنے کے لیے کہ پیٹ نہ بڑہ جاوے جیسا کہ اب عادت عرب کے عورتوں کی ہے کہ اگر محتاج ہوتے ہیں تب کمر بند چمڑے کی ہوئی باندھتی ہیں اور غنی ہوتے ہیں تب چاندی سونے کے کمر بند
باندھتی ہیں ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث کہی ہمکو کہ تحقیق ثقیف میں ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد بلا کو پس بہر حال جھوٹا پس دیکھا
ہمنے اوسکو یعنی مختار کو اور اے پر بلا کو پس گمان نہیں کرتی میں تجکو مگر وہ بلا کو کہ آنحضرت نے خبر دی ہے ف کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر
پر اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ثنا کرنی موتی پر اچھی صفتوں سے اور ذکر
اور اسمیں منقبت عظیمہ ابن عمر کی بھی ہے بسبب حق گوئی کی اور حجاج کی نہ پروا کرنے کی کیونکہ یہہ وہ جانتے ہی تھے کہ میری ان باتوں کی اوسکو خبر پہنچے گی اور
باوجود اسکے نہ باز رہے حق کہنے سے کہا ابو نوفل نے پس اوٹھ کہڑا ہوا حجاج ہمارے پاس سے اور نہ جواب دیا اونکو نقل کی ہے مسلم نے ف پہر مرگئیں اسما اوسی
کو مرنی سے بیس دن بعد اور عمر اونکی سو برس کی تہی اور ایک دانت بھی نہ ٹوٹا تھا اونکا **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ
فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ
فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ
فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا
حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نافع سے کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہے یہہ کہ ابن عمر کے پاس
آئے دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کے یعنی پہلی قتل ہونے اونکی کے پس کہا اونہوں نے کہ تحقیق لوگوں نے کیا جو کچھہ کہ دیکھتے ہو تم یعنی اختلاف کیا امر امامت میں اور تم
بیٹے عمر کے ہو یعنی اور وہ خلیفہ تھے اور یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو ف یعنی اور حضرت کی یار ہونے میں کچھ بھی ہو پس اسمیں کچھ شک نہیں ہے

عالمہی ترجمہ پہن لی پہنر ہا بدکہتی ہی کہ انکو سی ساتھہ وکیو امانت او دیانت در
بدلہ یعنی ظالمون کی سی پس کہا ابن عمر نی کہ اوکہتا ہی مجکو نکلنی اور اقبال کرنی سی علم اس بات کا کہ خدا تعالی نی حرام کیا ہی مجپر خون بہائے مسلمان کا **ف**
اشارہ کیا ساتھہ پرہیز کرنی کی خونسی اور اختیار کرنی طریق احتیاط کو والا حاجت نفظ علم کی نہ تھی ترجمہ کہا اون دونون نی کہ کیا نہین فرمایا ہے خدا تعالی نی
اور لڑو تم ہو گو نسی یہانتک کہ نہ پایا جاوی فتنہ پس کہا ابن عمر نی کہ تحقیق لڑی ہم یعنی ہمراہ آنحضرت کی اور خلفاء راشدین کی یہانتک کہ نہ تہا فتنہ یعنی شرک
اور ہوا دین اسلام خالص واسطے اللہ کی یعنی اور تم چاہتی ہو یہہ کہ لڑو تم یہانتک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمانو نمین اور ہووین واسطے غیر اللہ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
ع یعنی بسبب تزلزل دین خدا کی اور عدم ثبات امر دنیا کی اور حاصل یہہ سائل کی اعتقاد مین یہہ تہا کہ قتال کیجیو اوس شخص سی کہ مخالفت ہو وی امام کی
کہ اعتقاد رکہتا تہا اوسکی اطاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کی حق مین یہہ سب جانتی تہی کہ وہ ترک کرنی قتال کو یہہ اوس چیز کی کہ متعلق ہے ساتھہ ملک کی جیسیکہ دلالت
کرتا ہے یہہ قول ابن عمر کا لقد اتاک من مثل ہذا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاۤءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَکَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ یَدْعُوْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا
وَاْتِ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ آئی طفیل بن عمرو دوسی **ف** ع کہ یہہ صحابی ہین اسلام لائی مکہ مین پہر گئی اپنی قوم
مین اور وہان رہتی تہی یہانتک کہ ہجرت کی آنحضرت نی پس آئی آنحضرت کی پاس خیبر مین پس ہمیشہ خدمت بابرکت مین رہتی تہی یہانتک کہ رحلت کی
آنحضرت نی اور لقب اوکا ذو النور ہے اسلیئی کہ جب آنحضرت نی اونکو اونکی قوم کیطرف بہیجا تا دعوت کرین یعنی اسلام کیطرف بلاوین تو انکو کہا کہ کیجیئی میری
لیئی یا رسول اللہ کوئی نشانی تا تصدیق میری کرین لوگ پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیئی اور کہا خدایا کر اسکی لیئی روشن پس پیدا ہوا نور اونکی دونون آنکہون کی
درمیان مین کہا طفیل نی کہ ڈرتا ہون کہ کہینگی سو شکہ مین پس پہرا وہ نور درمیان طرف کوڑی اونکی کی پس روشن ہوتا تہا اندہیری راتمین پس گئی طفیل اور بلایا اپنی
قوم کو اسلام کیطرف پس اسلام لایا باپ اونکا اور ماں اونکی ایمان نہین لائی پس روایت کرتی ہین ابو ہریرہ کہ آئی یہہ طفیل بن عمرو ترجمہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوئی قبیلہ دوس کا یعنی مستحق ہلاک کی ہوئی اسلیئی نافرمانی کی اور باز رہی طاعت سی پس دعا کیجیئی اللہ تعالی سی اونپر کہ عذاب واقع ہو پس گمان کیا لوگون نی
کہ آنحضرت بد دعا کرینگی اونپر پس کہا آنحضرت نی یعنی بسبب ہونی اونکی رحمۃ للعالمین اور ہدایت کرنی والی لوگون کی خداوندا راہ راست دکہا دوس کو اور لا اونکو یعنی طرف
مدینہ کی تا دین ہجرت کر کر یا نزدیک وفات طرف طریق سلامتی کی اور متوجہ کر دل اونکی طرف قبول کرنی دین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَکَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ رَوَاهُ
الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہو تم عرب کو
تین سبب سی ایک تو اس سبب سی کہ مین عرب سی ہون یعنی اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہی طرف حبیب کی محبوب ہوتی ہی اور دوسرے اس سبب سی کہ قرآن عربی زبان مین ہے
یعنی اسلیئی کہ اوترا ہے قرآن عرب کی لغت مین اور اونکی لغت سی پہچانی جاتی ہی فصاحت بلاغت اوسکی اور تیسرے اس سبب سی کہ کلام بہشتیونکا عربی ہی نقل کی
یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ع یعنی عرب کی فضیلت ہے دنیا اور آخرت مین اور اخیر حدیث سی سمجہا گیا کہ کلام دوزخیونکا غیر عربی ہی اور یہہ تین سبب
محبت کی کہ اصل تہی بیان فرمادیی انکی سوا بہی کئی سبب ہین اونسی محبت رکہنی کی کہ وہ یہہ ہین کہ اونہون نی سیکہی شریعت اور نقل کی طرف ہماری اور ضبط کئے
اونہون نی اقوال اور افعال اور معجزات حضرت کی اور نقل کیی طرف ہماری وہ مادہ ہین اسلام کی اور بسبب اونکی فتح ہوئی شہر اور پہیلا اسلام اطراف عالم مین اور وہ
اولاد اسمعیل علیہ السلام کی ہین اور سوال قبر اونکی زبان مین ہوگا چنانچہ اسلیئی کہا گیا ہے من اسلم فهو عربی **بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ**
باب بیچ بیان مناقب صحابہ کی راضی ہو اللہ اونسی سب سی **ف** ع ح مناقب جمع منقبت کی ہی یعنی فضیلت کی اور فضیلت کہتی ہین اچہی خصلت کو کہ حاصل ہو بسبب

اوسکی شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالی کی ہی یا نزدیک خلق کی اور دو حکایات کا کچہ بیان ...
اول کا یہ ہی جب کہا جاوی کہ فلانا فاضل ہی یعنی فضیلت رکہنے والا تو معنی اسکی یہہ ہین کہ اوسکی بہی منزلت ہی اللہ کے نزدیک اور یہی سمجہا جاتا طرف
فضیلت کیطرف مگر ساتہہ نقل کی رسول خدا صلعم سی یعنی یہہ سمجہنا کہ فلانا شخص عمدہ منزلت ہی اللہ کے نزدیک ثمرا درجہین جب تک حضرت کی زبانی سی نہ معلوم
کرا وکرہ اسیوطی اور صحابی اوس شخص کو کہتی ہین کہ پایا اوسنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان مین اور دین اسلام پر مرا اگرچہ اوس درمیان مین
ارتداد بہی تخلل ہوا ہو جیسی اشعث ابن قیس کے حق مین کہتی ہین قول صحیح یہی ہی پہچانا جاتا ہی صحابی ہونا اوسکا ساتہہ تواتر کی مانند ابوبکر اور عمر رضہ کی پہچانا
جاتا ہی ساتہہ خبر مشہور کے یا ساتہہ کہنی صحابی کی غیر اپنی کو کہ وہ صحابی ہی یا صحابی خود اپنی تئین کہی کہ مین صحابی ہون جس وقت کہ ہو وہ عادل اور صحابہ سب عادل
ہین مطلق بموجب ظاہر کتاب و سنت و اجماع کے اور بعضون نے شرط کیا ہی صحابی ہونی کی لیے طول صحبت کو ساتہہ آنحضرت کی کہ خدمت بابرکت مین بہت حاضر
رہا ہو اور سیکہا ہو علم حضرت سی اور حاضر ہوا ہو غزوات مین اور کم سی کم مدت اوسکی چہہ مہینی کہی ہین لیکن دلیل تعین چہہ مہینون کی معلوم نہین واللہ اعلم جاننا چاہیے کہ اس
شبہہ نہین کہ غالب ہے مرتبہ اوسکا کہ اکثر حضرت کے خدمت مبارک مین حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کے ساتہہ اون لوگونپر کہ نہین اکثر رہی حضرت کے خدمت مین حاضر نہ ہوئے
کسی جہاد مین اور نہین دیکہا آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سی اور کلام نہین کیا اونسی مگر کم یا دیکہا حالت طفولیت مین اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سب کو اور شرح انتیرین
ہی کہ کہا ابو منصور بغدادی نے کہ ہمارے علما کا اجماع ہے اسپر کہ افضل اونکی خلفاء اربعہ ہین بحسب ترتیب خلافت کے پہر تمام عشرہ مبشرہ پہر باقی اہل بدر پہر اہل احد پہر اہل بیعۃ الرضوان پہر جنکو
مرتبہ ہی اہل عقبتین سے کہ انصار مین سے ہین اور ایسی ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہین کہ نماز پڑہی اونہون نے قبلتین کی طرف یعنی کعبہ و بیت المقدس کی طرف اور ایسی ہی اختلاف
کیا ہی علمانے حضرت عائشہ اور خدیجہ کی حقمین کہ کونسی اون دونون مین افضل ہین اور حضرت عائشہ و فاطمہ کے حقمین اور معاویہ عدول فضلا اور صحابہ اخیار سے ہین اور لڑائیان جو ہوئین
اونکی بیچ مین تہا ہر جماعت کو شبہہ کہ اعتقاد کرتی تہی صواب پر ہونا اپنی کا اور سبب اسکے سب تاویل کرتی تہی اپنی لڑائیونپر اور نہین نکل گیا کوئی انمین سے عدالت سے بسبب اسکے کہ
وہ مجتہد تہے اختلاف کرتی تہی مسائل مین اور نہین لازم آتا اس سے نقص کسیکا اونمین سے غرضکہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا یہہ ہے کہ زبان اونکی گفتگو سے بند کرین مگر ساتہہ خیر کے اور جو کہین اگر

کچہہ خلاف خیر کے منقول ہو اوس سے چشم پوشی کرین کہ فتنے اسمین ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ
وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ برا کہو تم میری صحابہ کو
ف یہہ خطاب حضرت نے اپنی صحابہ کو کیا اسلیکہ وارد ہوا ہی کہ سبب اس حدیث کے فرمانیکا یہہ تہا کہ درمیان خالد بن الولید کے اور عبد الرحمن بن عوف کی کچہہ نزاع
تہا اور بیس اور صحابی سی اصحاب مخصوص ہین اور وہ وہ ہین کہ مخاطب ہوتی پہلی اسلام لائی تہی اور ممکن ہے یہہ کہ ہو خطاب عام اس واسطی کہ جان لیا تہا حضرت نے نور
نبوت سی کہ مثل اسکی واقع ہوگا اہل بدعت مین یعنی روافض و خوارج مین پس منع فرمایا اونکو اس برائی سی اور شرح مسلم مین ہے جاننا چاہیے کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہے
اور اکبر فواحش سی اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ برا کہنی والا اونکا تعزیر دیا جاوے اور کہا بعضی مالکیہ نے کہ وہ قتل کیا جاوے اور کہا قاضی عیاض نے کہ برا
کہنا کسیکا صحابہ مین سے کبائر سی ہے اور تصریح کی ہی بعضی ہمارے علمانی کہ قتل کیا جاوے وہ آدمی بسبب برا کہنے شیخین کے اور کتاب اشباہ و نظائر کی کتاب السیر مین ہے کہ جو کافر توبہ کری
پس توبہ اوسکی مقبول ہی دنیا مین اور آخرت مین مگر جماعت کفر کرنیوالی بسبب برا کہنی نبی کے اور بسبب برا کہنے شیخین کے یا ایک ان دونون سی یا بسبب سحر کی یا بسبب
زندقہ کی اگرچہ عورت ہو تو نہین مقبول جبکہ پکڑی جاوین پہلی توبہ سی اور کہا اشباہ والی نی کہ نام اوسکا زین بن نجیم ہی برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی اونکو کفر ہے
اور اگر فضیلت دے علی رض کو اونپر تو وہ مبتدع ہی کذا فی الخلاصۃ اور بیچ مناقب کردری کی ہی کہ کافر ہوتا ہے جبکہ منکر ہو واں اونکی خلافت کا یا دشمنی رکہی اونسی
بسبب محبت رکہنی آنحضرت کی انکو اور اگر دوست رکہی علی رض کو زیادہ اونسی تو نہین ماخوذ ہوگا بسبب اسکے اور شاید کہ وجہ اس تخصیص کے اسلیے ہی کہ وارد ہوئی ہین اونکے

[redacted] سبب یہ ہین ... بلا خلاف اجماع ہوا انکی بیعت پر بلا خلاف خلافت کی بیعت حق عثمان اور علی اور

سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے کی خلافت حق ہے اونکی چنانچہ شیخ المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے لکھا ہی بلا شبہ فرمایا ہیکہ خلافت حضرت صدیق کی ہین اور فقہ کی کتابونمین

لکھا ہی کہ جو کوئی انکار خلافت صدیق کی کری منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیریہ مین ہی کما الرافضی اذا کان یسب الشیخین و

یلعنہما العیاذ باللہ فہو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجہہ علی ابی بکر رض لایکون

کافرا لکنہ مبتدع ولو قذف عائشۃ رض بالزنا کفر باللہ اور یہہ بھی عالمگیری مین ہے ومن انکر امامۃ ابی بکر الصدیق رض فہو کافر

علی قول بعضہم وقال بعضہم وہو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انہ کافر کذلک من انکر خلافۃ عمر رض فی

اصح الاقوال ویجب اکفار الروافض فی قولہم برجعۃ الاموات الی الدنیا وتناسخ الارواح الی ان قالوا

وہولاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامہم احکام المرتدین تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے

کہ دلیلین انکے کفر کی بہت ہین از انجملہ یہہ کہ حدیثین جو وارد ہین خلفاء ثلثہ کی فضائل مین ان گنت ہین اور بسبب تعدد طرق اور کثرت رواۃ انکی کی متواتر

بالمعنے ہین پس انکار رد ہونا ان اخبار کا کفر ہی بلا شبہ وہ مثل ان اخبار سی کسی نی مجتہدین مین سے مخالفت نہین کی ہی بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہاء مجتہدین سے ہین

مقدم کرتی ہین خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بھی چہ جائے ایسی حدیثیں اور یہہ بھی ہے کہ صحابہ کے حق مین اللہ تعالی نے رضامندی اپنی بیان فرمائی

ہی ان آیتونمین ع لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ الخ اور جائی فرمایا والسابقون الاولون

من المہاجرین والانصار تا قول اسنے کے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ پس جسکی بابت اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوی یہہ ان پر لعن کرین بلکہ ونکو

فاسق کافر جانین ان دونون باتونمین تباین کلی ہی پس انکی لعنت کرنیوالی اور برا جاننے والی مخالف قرآن کی ہین اور مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہی اور

یہہ بھی ہے کہ خلافت خلفا کی ثابت ہی قرآن شریف سی کہ فرمایا وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کہا مدارک

وغیرہ مین یہہ کہ آیۃ ونص دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین رض کی اسلیئے کہ مستخلفین جو ایمان لائے اور عمل صالح کیئے وہ یہی ہین پس منکر صحت خلافت

خلفا کا خارج ہی دایرہ ایمان سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی بعد آیۃ مذکورہ کے ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفسقون یعنے جنہون نے کفر کیا کہ اللہ کے وعدہ کو سچ نمانا

اور حق نجانا اونکو پس وہ فاسق ہین یعنی کافر ہین اسلیئے کہ فاسق عرف قرآن مین آتا ہی بمعنی فاسق کامل کی وکافر ہی جیسے اس آیۃ مین ومن لم یحکم بما انزل

اللہ فاولئک ہم الفسقون اور یہہ بھی ہی کہ صحابہ کی حق مین فرمایا اللہ تعالی نی للفقراء المہاجرین تا قول اپنی کی ہم الصادقون اور صحابہ صدیق کو یا خلیفہ

اللہ کہتی تھی شیعہ اونکو کاذب کہتی ہین اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہی پس جو کوئی اونکو کاذب کہی وکیا اوسنی قرآن کو اور مخالف ہے اوسکے

اور یہہ کفر ہی اور نیز ہے ہی کہ یہہ فلاح پانیوالی ہین کی فرمایا اللہ تعالی نی اولئک ہم المفلحون پس کیا کہیگا تو اوسکو حقمین جو کہتی ہین اونکو اولئک ہم الخاسرون

اور نیز ہے ہی کہ ثنا کی ہی حق تعالی نی اپنی کلام شریف مین بہت کہ فرمایا محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار تا قول اپنی کے

وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت منہم مغفرۃ واجرا عظیما پس کیا اعتقاد ہی تیرا اونکی حقمین جو اونکو برا کہتی ہین اور لعنت

کرتی ہین اونکو اور ان آیتونمین تنبیہہ موجود ہے ہی کہ صحابہ آپسمین محبت و مہربانی کرتی تھی اور کفار پر دشوار اور سختی کرنیوالی تھی پس جو کوئی صحابہ کو دشمن

رکھنے وہ اولی المعرفت جاننا منکر قرآن کا ہی اور جو کوئی ساتھہ اونکی بغض اور غصہ کرہی نہیں آیتونمین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہی کہ فرمایا لیغیظ بہم الکفار یعنی تاکہ

غصہ مین لاوے اللہ سبب انکی کافرونکو یعنی کافر انپر غصہ کرتی ہین یہہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نی مالابد مین لکھا ہی اور بعد اسکے لکھا ہی کہ صحابہ حاملان دین

اور راویان قرآن ہین جو کوئی منکر صحابہ کا ہو ایمان ساتھہ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کی اوسکو ممکن نہیں ہے اور آخر آیۃ میں وہ ہی اونکا ہی کہ جو کہتی ہین کہ

سے یہہ حضرت کی وقت میں تو اچھی تھی بعد حضرت کی وفات کی یہہ بد دین ہو گئی یعنی کہ وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا اونسے حق میں ہونا موجب عدم ایفا
وعدہ کا ہے جو کہ الا عیاذا باللہ جل بنسبت باری تعالی کے لازم آتا ہے اور دوسرے یہہ ہے کہ جنہوں نے مخلفین کو اعراب میں سے دعوت طرف جہاد کی باتفاق اہل سنت کے
ابو بکر ہیں اور شیعہ کو گنجایش انکار کی ہی نہیں کما لا یخفی فرمایا اللہ تعالی نے قل للمخلفین من الاعراب تا قول اونکی کی وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن
ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابو الحسن اور امام ابو العباس وغیرہم نے کہا ہے کہ خلافت صدیق کی قرآن میں اس آیہ سے ثابت ہوتی ہے اور جو گروہ کہ انکو
دعوت یعنی بلانے سے عذاب پاویگا ساتھ عذاب الیم کے ہیں کیا حال ہوگا اسکا کہ جو طعن کرے اونکو اور نسبت کفر کی کرے اور تیسرے یہہ ہے کہ بہشتی ہونا اونکا نصوص قطعیہ
سے ثابت ہے فرمایا اللہ تعالی نے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح تا قول اسکے وکلا وعد اللہ الحسنی پس انکار اونکے بہشتی ہونیکا
لازم کرتا ہے انکار نصوص کا ہے اور یہہ کفر ہے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی جھٹلا دے قرآن کی ایسے مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہیں رکھتا وہ کافر جانا جاتا ہے اور رد کے
کئی مرتبے ہیں ایک تو انمیں سے رد صریح ہے مثل رد کرنے اہل جاہلیت کی قرآن کو اور ایک انمیں سے رد غیر صریح ہے مانند سند پکڑنیکے ساتھ ایسی تاویل کی کہ اجماع کیا ہے
اہل حق نے اوسکے بطلان پر مانند سند پکڑنی مانعین زکوۃ کی اور یہہ دونوں قسمیں رد کے کفر ہیں بالاجماع اور ہمیں شک نہیں کہ شیعہ رد کرتے ہیں قرآن وحدیث
کو ساتھ اسی قسم اخیر رد کی پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور پانچویں یہہ ہے کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ کو کہ اعظم موجبات کفر سے ہیں سبب رفع درجات
کا جانتے ہیں اور صرف استحلال معصیت کفر ہے چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنیں اور اللہ تعالی نے تو حضرت ابو بکر کی شان میں فرمایا ہے ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ
یقول لصاحبہ لا تحزن پس جب اللہ نے یار غار اور جان نثار کا حال بہ نسبت حضرت کی بیان فرمایا ہے دیکھا چاہیے کہ اونکی برا کہنے والے خبیثوں کا کیا حال ہوگا اور
فرمایا اللہ تعالی نے ولا یأتل اولوا الفضل منکم الخ اور یہہ صاحب فضل ابو بکر ہیں باتفاق اہل سنت کے پس منکر اونکی فضل کا صریح رد کرتا ہے قرآن عظیم کو اور
فرمایا اللہ تعالی نے وسیجنبها الاتقى الذى يؤتى ماله يتزكى یہہ آیۃ بھی ابو بکر رض کی شان میں ہے اور علی رض کی شان میں نہیں ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہہ بات پوشیدہ
نہیں ہے اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکھے تو اوسپر بوجہ احسن یہہ بات ظاہر ہو جائے پس جسکو اللہ تعالی نے اتقی فرمایا ہے وہ مستحق رحمت و رضوان ہے یا مستحق لعنت وخذلان
اگر کوئی شیعہ کہے کہ شرح عقائد نسفی میں مشکل جانا ہے کافر کہنا بسبب برا کہنے شیخین کے اور صاحب جامع الاصول نے شیعہ کو فرقوں اسلامیہ میں گنا ہے اور اسیطرح
صاحب مواقف نے اور شیخ ابو الحسن اشعری اور غزالی بھی نہیں مناسب جانتے اہل قبلہ کو کافر کہنے کو پس جو کافر کہتے ہیں شیعہ کو قول اونکا موافق سلف اہل سنت کے
نہیں ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسے کہ عبد اللہ بن مسعود کو اشتباہ ہوا بیچ الطباق یدین کے نماز میں اور علی مرتضی کو بیچ بیع امہات اولاد کے
اور جلا دینے زندیقوں کے آگ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم میں واسطے جنبی کی وغیر ذلک نظیریں اسکی بہت ہیں گویا کہ نظر ان بزرگوں کی اوپر اہل قبلہ ہونے اونکے
گئی اور اوپر پڑھنے کلمہ کے اونکے شیعہ کی التفات کیا جیسے حضرت عمر اور حضرت علی رض کہ مانعین زکوۃ کی کلمہ گوئی پر نظر کر کر سفارش کو اوٹھے اور کہا کہ کیونکر قتال کریں ہم
اونسے اسحال میں کہ فرمایا آنحضرت نے امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله کہا ابو بکر نے کہ میں قتال کرونگا اوس سے کہ جو فرق کریگی درمیان نماز
اور زکوۃ کے الخ حضرت عمر نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ کھولدیا اللہ نے سینہ ابو بکر کا قتال کی لیے پس جانا میں نے کہ یہی حق ہے یا ان بزرگوں نے اون فرقوں کے حق میں فرمایا ہو
کہ وہ ایسی خبیث نہوں جیسی اسوقت کی ہیں چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول ملا علی رح کا کہ مرقاۃ میں لکھا ہے قلت وهذا فی حق الرافضة والخارجة
فی زماننا فانهم يعتقدون كفر اكثر اكابر الصحابة فضلا عن سائر اهل السنة والجماعة فهم كفرة
بالاجماع بلا نزاع انتهى اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ میں غور کرنا چاہیے کہ انسے کیا ثابت ہوتا ہے کفر انکا یا ایمان عن عويم
بن ساعدة انه صلى الله عليه وسلم قال ان الله اختارنی واختار لی اصحابا فجعل لی منهم وزراء وانصارا واصهارا
فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين ولا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا روایت کی یہہ محاملی نے اور طبرانی اور حاکم نے

[redacted] ... من بعدی قوم یقال لهم الرافضة فان ادرکتهم فاقتلهم فانهم
مشرکون قال قلت یا رسول الله ما العلامة فیهم قال یقرظونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف

بعض الی سہو اور روایت دارقطنی میں ہے وذلک انهم یسبون ابابکر وعمر ومن سب اصحابی فعلیه لعنة الله والملئکة والناس
اور اسیطرح منقول ہی انس سے اور عیاض انصاری و جابر و حسن بن علی اور ابن عمر اور ابن عباس و فاطمہ زہرا و ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا حضرت نے
من ابغضهم فقد ابغضنی ومن آذاهم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی الله اور روایت کی ابن عساکر نی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال حب ابی بکر وعمر ایمان وبغضهما کفر اور روایت کی عبداللہ بن احمد نی انس سی بطریق رفع کہ انی لا ارجو لامتی فی حبهم
لابی بکر وعمر ما ارجو لهم فی قول لا اله الا الله اور اونکی بغض کا حال پہچانا جاتا ہے انکے محبت کے حال سی اسلیے کہ دونو نقیض ہیں پس بغض اونکا کفر ہوگا
اور نیز یہہ ہی کہ تکفیر مومنین کے کفر ہی اسلیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی کسیکو کافر کہی یا کہی عدو اللہ اور ویسا ہو وہ نہیں تو رجوع کرتا ہے کفر کہنی والے پر پس
مومن ہونا صحابہ کا قطعی ہی پس کافر کہنا اونکا رجوع کریگا اوسکی کہنی والے کیطرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نی کہ اجلہ شیوخ مسلم سے ہیں کہ اگر کوئی کسیکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سے تنقص کرے پس جان کہ بلا شبہہ وہ زندیق ہی اور یہہ اس سبب سے ہے کہ قرآن حق ہی اور رسول حق ہے اور جو کچھہ لیکر آئی ہیں رسول
وہ حق ہی اور نہیں روایت کیا یہہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جسنی عیب لگایا اونکو وسنی ارادہ کیا باطل کرنی کتاب و سنت کا پس لائق عیب و سبکو
کہیگا اور حکم زندقہ و ضلالت کا اوسپر بہت درست ہوویگا اور سہل بن عبداللہ تستری نی کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اوسنی
اونکی اصحاب کے اور محیط میں ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ نہیں جائز ہی نماز پیچھی رافضیونکی اسلیے کہ وہ منکر ہیں خلافت صدیق رضہ کے اور اسیطرح ہے کتاب اصل محمد بن حسن میں آیا ہے
اور خلاصہ میں ہے جس نے انکار خلافت صدیق رضہ کا کیا وہ کافر اور مرغینانی میں ہے کہ مکروہ ہے نماز پیچھے صاحب اہوا اور بدعت کی اور نہیں جائز ہے پیچھے رافضیوں کے الخ کہا قاضی نی
شفا میں کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نی من ابغض الصحابة وسبهم فلیس له فی فیء المسلمین حق اور یہہ بھی کہا من غاظه اصحاب محمد صلی الله علیه
وسلم فهو کافر قال الله تعالی لیغیظ بهم الکفار اور قاضی ابو بکر باقلانی نی مثل اسکے کہا اور بیہقی نی امام اعظم سی مثل اسکے
نقل کیا اور ظاہر ہے کہ فقہا حنفیہ نے اخذ کیا ہی قول کافر کہنی شیعہ کا امام اعظم سی اور امام اعظم دانا تر ہیں رافضی کے حال کو اسلیے کہ وہ کوفی ہیں اور کوفہ
منبع رفض کا ہی پس جب امام اعظم نی تکفیر منکر امامت صدیق کے کی تو پس تکفیر اونکی لعنت کرنیوالے کی اونکی نزدیک بالاولی ہوگی مگر یہہ سبب تکفیر منکر امامت کا مخالفت
اجماع کو کہیں اور منکر اجماع کا کافر ہی چنانچہ مشہور ہے یہہ اصولیونکی نزدیک اور کہا مالک نے کہ جسنی برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سے ابو بکر کو
یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تو قول انہی کی فان قال کانوا علی ضلال او کفر قتل تمام ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی امام احمد کی قول سی ارتداد اونکا سمجھا جاتا ہے اور سوا
ان دلیلونکے وبہت دلیلیں ہیں انکے کفر کی بخوف درازگی کی اسی پر اکتفا کیا ہے سنو اے بہائی مسلمانونکی خیر خواہی کی لیے کہ تا انکو عظمت صحابہ کے اور برائی اس فرقۂ
خبیثہ کی معلوم ہو جائے اور اونکی کید سی بچتی رہیں اور اپنا عقیدہ خراب کریں اور انسی ملاپ چلاپ کمیں اور انقطاع کریں ناتا رشتہ کرنا انسی اور شاید اگر کسی شیعہ کو
توفیق الہی رفیق ہو اونکی فضائل کی آیتیں حدیثیں دیکھہ کر تو وہ توبہ کرے اللهم اهدنا الصراط المستقیم آمین رب العالمین ت پس اگر ثابت ہو کہ ایک شخص نے خرچ کی
راہ خدا میں مانند کوہ احد سونا نہ پہنچی ثواب اوسکا ثواب مد ایک اونکی کو اور نہ آدہی مد کو نقل کی بخاری اور مسلم نی ف مد نام ایک پیمانہ کا ہے کہ قریب
سیر کچہہ اوسمیں جو وغیرہ آتی ہیں اور اتنا ثواب انکو ملتا تہا بسبب خوش نیتی اور خوش وقتی اونکی کی اور اس سبب سے کہ اونکا مال طیب ہوتا تہا اور کم ہوتا تہا
اور حاجتیں بہت ہوتی تہیں باوجود اسکے جو اللہ کی محبت میں خالص نیت سی دیتی تہی ایسا ثواب پاتی تہی اور یہہ حال تو اونکی اللہ دینی کا تہا پس دیکہا چاہیے کہ کیا کچھہ ثواب
ملتا ہوگا انکے مجاہدہ کا اور فنا کرنی جانونکا راہ خدا میں آگے رسول خدا کی اور ابتدا حدیث میں معلوم ہوا کہ جہہ بہت خاص صحابہ کیا ارشاد ہی فرمانی لیکن جان نا گیا

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولی اسلیے کہ مقصود زجر وتشنیع کرنا ہی برا کہنی اون لوگونکی ہی کہ سبقت کیلئی ہین اسلام میں اور فضل میں اور سبب
تعلیم اونکی اور روایت کیا علی بن طالب نی اوخیثمہ بن سلیمان نی ابن عمر سے کہ کہا لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمُقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ
اور روایت کی عقیلی نی ضعفا مین کہ فرمایا آنحضرت نی إِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا وَسَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُبُّونَهُمْ وَيَنْتَقِصُونَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ
وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوهُمْ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا
مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى
أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ روایت کی اپنی باپ سے کہ ابو موسی اشعری ہی کہا اونکی باپ نے کہ اوٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک اپنا طرف
آسمان کے اور تھی حضرت بہت اوٹھاتی سر مبارک اپنا طرف آسمان کی یعنی بجہت انتظار وحی کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ستارے سبب امن کے ہین آسمان کی پس
جسوقت کہ جاتی رہینگی ستارے ف۔ کہ شامل ہین آفتاب چاند کو اور مراد جاتے رہنی ستارونکے سے ٹوٹ کر گرنا اور معدوم ہونا اونکا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ نے اذا النجوم
انکدرت ترجمہ گر پڑینگے۔ آوے آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہے اور تقدیر کی گئی اوسکی لیے یعنی پھٹنا اوسکا روز قیامت کے جیسے کہ فرمایا اذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت
اور مین سبب امن کا ہون اپنی اصحاب کے لیے پس جسوقت جاونگا مین اس عالم سے آویگی میری اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہین یعنی فتنی اور لڑائیان اور اختلافات
اور مرتد ہو جانا بعضے اعراب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہین میری امت کے لیے پس جسوقت جاتے رہینگے اصحاب میرے آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے
ہین متصل کے یہہ مسلم ف۔ یعنی جاتی رہنا اہل خیر کا اور رہنا اہل شر کا اور قیامت قائم ہونی اوپر اونکے اور واقع ہونا فتنون اور بدعتون اور حوادث کا اظہار
اسمین طرف آنی شر کی وقت جاتی رہنی اہل خیر کی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وہمین تشریف تھے تو بیان کر دیتی تھی اونکی لیے وہ چیز کہ اختلاف کرتی تھی
اوسمین پس جب وفات پائی حضرت نے دور ہوئے انوار اور مختلف ہوئین خواہشین نفسانی ہوئی صحابہ کہ سند پکڑتے تھے ہر امر مین آنحضرت کے ساتھ قول فعل یا دلالت
حال کے ایسے کہ مقصود ہووے صحابہ کم ہوئے انوار اور قوی ہوئین تاریکیان اور ایسا ہی حال آسمان کا ہی وقت جاتے رہنی ستارونکے چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت نی اصحابی کالنجوم
بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو
فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو
فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو
فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ
أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ
مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى
أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کرے گی ایک جماعت لوگون مین سے پس کہینگے جہاد کرنیوالے
اپنی جماعت سے یعنی آپسمین کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرت کے پس کہینگے ہان یعنی جواب

[illegible] پس کیا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرتی ہیں وہ پہر یعنی یہ برکت و شوکت اصحاب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوتی پہر اور [illegible] جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سی پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے
وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تابعین میں تم میں پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی پہر آویگا لوگوں پر
ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت کیے ہو ساتھہ اوسکے کہ صحبت رکھی ہو ساتھہ اصحاب
پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تبع تابعین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی ف ع اس حدیث میں معجزہ ہی آنحضرت کا اور فضیلت اونکی اصحاب کے اور تابعین کے
اور تبع تابعین کے یعنی قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آئندہ میں صراحۃً مذکور ہی ترجمہ نقل کیے بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یون آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت نے کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ بہیجا جاویگا یعنی اوسمین لوگوں میں سے لشکر پس کہینگے لشکر کی لوگ دیکہو پاتی ہو تم اپنے میں کسیکو اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی سے پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب میں سے پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے یعنی اون اصحابی کی برکت سے پہر بہیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنی اوس
وقت میں وہ جماعت کیطرف پس کہینگی کہ آیا ہے ان میں وہ شخص کہ دیکہا ہو آنحضرت کی اصحاب کو ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تابعین میں دیکہنا اصحاب کا کافی ہے
جیسیکہ صحابہ میں دیکہنا آنحضرت کا معتبر ہی اور بعضون نے کہا کہ صحابہ میں تو دیکہنا کافی ہی لیکن تابعین میں صحبت اور ملازمت چاہیے کہ جیسیکہ پہلی روایت میں گذرا اگر
یہہ بیان دیکہنا ساتہہ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی پہر بہیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکہو پاتے ہو انمیں اوس شخص کو کہ دیکہا ہو اوسنے
اوسکو کہ دیکہا ہی اوسنے آنحضرت کے یارونکو پہر ہوگا بہیجنا چوتہے لشکر کا یعنی چوتہی مرتبہ میں پس کہا جاویگا کہ دیکہو پاتے ہو انمیں کسیکو کہ دیکہا ہو اوسکو کہ دیکہا ہو
کسیکو کہ دیکہا ہو اوسنے اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص انمیں پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے ف ع اور ایک نسخہ میں ہم ہی بدلے لہ کی یعنی واسطے اونکے
یہ برکت اوسکی اور اس حدیث میں چار قرن مذکور ہوئے اصحاب و تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی میں بیچ حدیث خیر القرون کے
چار قرن مذکور ہوے ہیں اور چونکہ اہل خیر تہے چوتہی قرن میں اقتصار کیا ہے قرون پر اکثر روایتوں میں بسبب کثرت اہل علم و صلاح کی اور قلت ہو فی
اونکے اونہوں پر صحیح میں عائشہ سی بطریق مرفوع اخیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی طبرانی نے ابن مسعود سے
بطریق مرفوع کے خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم یجیء قوم لا خیر فیہم وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ
وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین امت میری قرن میرا ہے یعنی اصحاب میرے پہر بہترین امت کے وہ لوگ ہیں کہ متصل ہیں اونکے یعنی تابعین پہر وہ
لوگ کہ متصل ہیں اونکے یعنی تبع تابعین ف ع قرن ہر زمانہ کی لوگ اور وہ مقدار متوسط کی ہی عمر اہل زمانہ کے لیا گیا ہی یہہ لفظ اقتران سے پس گویا وہ ایک
مقدار ہے کہ نزدیک ہوتے ہیں اوسمیں دس زمانہ کے لوگ اپنی عمروں میں اور احوال میں اور بعضون نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا اسی برس کا
اور بعضون نے کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہے کہ منضبط و معتبر وہ مین کہ کوئی عدد معین زمانہ نہیں ہے پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہیں اور تہی مدت اونکی
وقت رسالت سے تا آخر مرنی صحابہ کے ایکسو بیس برس اور قرن تابعین سنہ سو سے قریب ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا ہانسی پیکر قریب دو سو برس تک اور اوس وقت میں
ظاہر ہوئین بدعتیں اور پیدا ہوئین چیزین غریب اور مشہور ہوگئے فلاسفہ اور کہولین بانین معتزلہ نے اور امتحان کیے گئے اہل علم ساتہہ کہنے خلق قرآن کے اور متغیر ہوئے
احوال اور پیدا ہوے اختلافات اور نقص پاتے گئی احکام سنت کی روز بروز اور ظاہر ہو مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ پہر تحقیق بعد ان تین قرنوں کی ہوگی ایک قوم کہ

گواہی دینگے سوالینکے نہیں طلب کیجاویگی اونسی گواہی ف ح سیاق سی معلوم ہوتا ہی کہ گواہی دینی پہلی طلب کرنے کی مذمت ہی اور مسلم کی حدیث میں آیا ہی کہ بہترین گواہ ہونگا وہ شخص ہے کہ گواہی دے پہلی اسکی کہ طلب کیجاوے اور یہ گواہی اور حدیث کی درمیان ان دونوں حدیثوں کی یہ ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب کے بری اوسجگہہ ہے کہ معلوم ہو گواہ ہونا اوسکا اہلِ حق کو وہاں گواہی دینی پہلی طلب کے ضائع اور مہمول ہی غرض ہر اونکا ہی اوسجگہہ ہی کہ معلوم نہیں حق ادہو نا اور خبر دینا کہ میں گواہ ہون تا وقت طلب گواہی کی قاضی کی پاس اگر گواہی ہی یا حدیث گواہی دینی کی پہلی طلب کی مبالغہ ہی بیچ ادای گواہی کی اوجلد قبول کرنیکی بعد از طلب نیکی جیسیکہ کہتی ہین جواد وہ شخص ہی کہ پہلی سوال کی دی یا براے مہمول اسپر کہ اہل شہادت نہ ہو یا مہمول ہی جسکو گواہی پر یا بر لوگونکی حقوق میں سے ہی اوحقوق اللہ تعالی کی حقوق میں خود وہ جب ہے کہ مصلحت اوسکی چھپانا نہیں ہو اور بعضوں نے کہا کہ مراد شہادت سے یہان سوگند ہی یعنی قسم جسکو کہا دینگے پہلی اسکے کہ لوگ اونکو قسم دیں اور قسم اونسے طلب کریں جیسیکہ اور روایت میں آیا ہے ت اور خیانت کرینگی اور امین نہ پکڑے جاوینگے اونپر اعتقاد نکیا جاویگا ف ح اور مراد یہ ہے کہ خیانت اونکی ظاہر و فاش ہوگئی کہ اصلا محل امانت نہو نگے اور اگر کبھی واقع کچھہ تھوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہیں کرتی ت اور نذر مانینگے اور وفا نکرینگے ف ح اور نہ پرواہ کرینگے اوسکی ترک کی بخلاف نیکونکی کہ اونکی حق میں اللہ تعالی فرمایا ہی یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ت اور پیدا ہوگا اونمین موٹاپا ف ح لفظ سمن سا تہہ سین و زبر میم کی فربھی بسبب بہت کہانی اور پینی اور تنعم اور ترفہ کی پیدا ہوگے نہ یہہ کہ خلقی اور طبعی ہو اور بعضے کہتی ہین کہ مراد فربہی سے بہی احوال ہین یعنی تکبر کرینگی اور دعوی کرینگی اوس چیز کا کہ نہیں ہے اونمین قسم کمال و شرف سے اور بعضوں نے کہا کہ مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری اور کہاتو بیشتی ہی کہ یہہ کنایہ غفلت سی اور قلت اہتمام سی ساتہہ امر دین کے اسلیے کہ غالب فربہی یہہ ہے کہ نہیں اہتمام کرتی اسکا کہ ریاضت دین اپنی نفسونکو بلکہ بڑی ہمت اونکی حظوظ نفسانی اور سونا اور شرح مسلم میں ہے کہ کہا علماء نے کہ فربہی مذموم وہ ہے کہ قصد کر کر حاصل کری اور جو کہ خلقی ہی وہ اسمین نہین داخل اور ظاہر ہو گئی اسی سے معنی اس روایت کی اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِيْنَ ت اور ایک روایت میں ہے اور قسم کہاوینگی اور نہ قسم دلائے جاوینگے یعنی قسمین کہاوینگی بلاضرورت و بغیر حاجت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ابوہریرہ سے یون آیا کہ پیچھے آوینگی اونکی ایک قوم کہ دوست رکہے گی فربہی کو ف ح اور بعضی روایتون میں آیا ہے کہ سبقت کریگی گواہی ایک کے اونمین سے اوسکی قسم پر و سبقت کریگی قسم اوسکی اوسکی گواہی پر مقصود بیان کرنا حرص اونکے اوپر روایے اوسکا امور دین میں کہ بسبب حرص کی اپنی پرائی امور دین کے کہ کبھی ذکر لگا اور کبھی یہ ‏الفصل الثانی

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهُ لَمْ يُخَرِّجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ترجمہ روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعظیم کرو میرے یارونکی یعنی حالت زندگی اور موت میں اسلیے کہ وہ نیکترین و برگزیدہ تمہارے ہین یا ہی امت ف ح اور کیونکر نہون کہ صاحب ملازم اور حاضرین درگاہ رسالت کے اور تربیت یافتہ علم و عمل اونکے کی ہین اور اونمین سے جنہوں نے کہ ملازمت و صحبت نہیں کی دیکہنے والے جمال با کمال اونکی کے ہین شیخ ابوطالب نے کہا کہ ایک نظر سی کہ جمال مصطفے پر پڑے ایسا کچھہ حاصل ہوتا تہا اور شہود کا رنگ تہا کہ اونکو چلول خلوتوں میں نہیں پیچ تا اور ایمان عیانی اور یقین شہودی کہ اونکے لیے ہی کسی کو وہاں تک نہیں ت پہر لوگ کہ قریب اونکے ہین یعنی تابعین پہر لوگ کہ قریب اونکے ہین ف ح یعنی تبع تابعین یہہ تینون گروہ بہترین امت اور سرداران ملت کی ہین اور غالب اوس زمانہ میں لوگ اوس زمانہ کی لوگونمین صدق و دیانت اور عفت و امانت تھی اور مستور الحال اونکے حکم کیے گئی ساتہہ عدالت کی ہین مگر تا دستیاب معصوم ہو نیکی اور بعد اونکے امر بالعکس ہی جیسیکہ فرمایا

یعنے ان امور کا عہد لیا اور اقرار ان سے اور اجابت اور اقرار ان سے ہو وینگے بعد اوسکے ہوا امر انکے ساتھ ایسا شخص کا کہ قسم کہاویگا
اور قسم نہین چاہا جاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہین طلب کیا جاویگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگی اوسکو بیچون بیچ بہشت کا یعنے چاہے کہ بیچون بیچ بہشت مین رہے
کہ بہترین جگہون بہشت کا ہی بیچ ہی کہ لازم پکڑی جماعت کو ف ع یعنی سواد اعظم کو اور اوسپر کو کہ اوسپر جمہور ہین صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سے
اور متابعت اونکی کری پس داخل ہی بیچ محبت اونکی اور اکرام اونکا حرمت اسواسطی کہ تحقیق شیطان ساتھ تنہا ہی یعنی جو کہ جماعت سے دور رہے ہی اور متابعت جماعت
کو نہین کرتا اور شیطان دو شخصونسی دور ہی اور ہرگز نہ ہو مرد ساتھ عورت جنبیہ کے اسلئے کہ شیطان تیسرا ان تین شخصونکا ہی کہ مرد اور عورت اور شیطان ہین پر
ضرور ہے کہ بہکا دیگا اونمین دونونکو اور جسکو خوش کری نیکی اوسکی اور غمگین کری اوسکو بدی اوسکی پس وہ مومن ہے ف ح ع یعنی علامت مومن کامل کی
یہہ ہے کہ نیکی کرنیسی خوش ہو اگر بدی وجود مین آوے غمگین اور ناخوش ہووے اور کہا ہی علما نے کہ یہہ نشان زندہ دل کا ہی اور منافق جو ایمان قیامت پر نہین رکہتا
برابر ہی اوسکی نزدیک نیکی اور بدی حال آنکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کے سفید چہوٹی ہوئے
ہی لیکن حاشیہ مین لکہا ہی النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخْرِجْ لَهُ
الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ذَكَرَهُ الْجَزَرِيُّ **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ
رَآنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر رض سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے نہ لگی گی آگ اوس مسلمانکو کہ دیکہا ہی مجکو
یا دیکہا اوسکو کہ دیکہا ہی مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح ع یعنی مراد اسلام پر اس تقدیر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت مین ہے لیکن صحابی اور تابعی
اور مسلمان ہی کہ اسلام پر مرا اور یہہ سوا تخصیص ہی اور خوشخبری دی اونکی کو ساتھ اوسکی معلوم نہین ہوتا اسی جہت سے مخصوص ہوے وہ جماعت کہ اونکو مبشر کہتی ہین اور
چونکہ یاد آنحضرت کو وہ لوگ کہ محروم رہے اوس جناب کی خدمت سے ورنہ اصحاب سے اونکو تسلی کیلیے فرمایا طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي مَرَّةً وَطُوبَى لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ
بِي سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت کیا اسکو طیالسی اور بخاری نے تاریخ مین اور ابن حبان اور حاکم نے ابی امامہ سے اور روایت کی یہہ احمد نے انس سے **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ
فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوشِكُ
أَنْ يَأْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ڈرو اللہ سی یہہ ڈرو اللہ سی بیچ حق اصحاب میری کی تین بار مکرر فرمایا واسطی تاکید مبالغہ کی یعنی یاد نہ کرو اونکو سوا تعظیم و توقیر کی اور اداکرو حق صحبت
اونکی کا ساتھ میری نہ پکڑنا اور نہ کرنا اونکو مانند نشانہ کی بعد میری کہ ڈالو اونکی طرف تیر بد کہاوکی اور عیب گیری کے پس جو شخص کہ دوست کہتا ہی اونکو پس
بسبب دوست رکہنی میری کو اونکو دوست رکہتا ہی اونکو یا یہہ معنی ہین کہ بسبب دوست رکہنی اوسکی کہ مجکو دوست رکہتا ہی اونکو اور یہہ مناسب ہی ساتھ قول اونکی
اور جو شخص کہ دشمن رکہتا ہی اونکو پس بسبب دشمنی میری کی دشمن رکہتا ہی اونکو ف ع حاصل یہہ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اسلیے کہ وہ دوست رکہتا ہی مجکو اور دشمن رکہتا ہے
اونکو اسلیے کہ وہ دشمن رکہتا ہی مجکو عیاذا باللہ منہ پس حق ہی بسبب اسکی قول اوس شخص کا کہ کہتا ہی کہ جسنی برا کہا اونکو پس وہ واجب القتل ہو اور دنیا مین جلد سیاہ اور
گذرا مذہب لکیگا اور کہا ہی علما نی کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہہ ہے کہ محبوب سے سرایت اور تجاوز کری طرف متعلقون اوسکی کو پس نشان
محبت حق جل و علا کا محبت رسول اللہ کی ہی اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کے ہی اسیطرح سمجہ لے اسکو اور جو شخص کہ ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنے
ایذا دی مجکو یعنی جانا اور جو شخص کہ ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہی کہ پکڑیگا خدا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ

حدیث غریب ہی ف ع یعنی عذاب کریگا اوسکو دنیا میں یا آخرت میں شاید کہ نکالی گئی یہہ حدیث س ن اللہ تعالی کی یدق الذین یؤذون اللہ و
رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد
احتملوا بہتانا و اثما مبینا وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اصحابی فی امتی کالملح فی الطعام
لا یصلح الطعام الا بالملح قال الحسن فقد ذہب ملحنا فکیف نصلح رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل اصحاب میری کی درمیان امت میری کے مانند نمک کے ہی طعام میں نہیں سنورتا کھانا
مگر ساتھ نمک کے کہا حسن بصری نے یعنی بعد سننی اس حدیث کی پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنورین ہم ف ح یعنی حال ہمارا بحسرت کہاتی ہین یہہ
گذرنے بعضے صحابہ کے باوجودیکہ اونکے زمانہ مین جو صحابہ کا تھا اور وفات حسن بصری کی ایکسو دس مین ہے کہنا ہو نہیں کیونکر سنورتے ہین ہم اونکے کلام سی اور روایتیو اور معرفت
احوالات اونکے سے اور دیکھنے اونکے اخلاق وصفات کے پیروی کرنی سی سلیے کہ اقتباس ان چیزونکا ہی نہ ذاتون اونکے کا ترجمہ نقل کی یہہ توربشتی نے شرح السنۃ مین ف ع یعنی
اسنادہ اور اسیطرح روایت کیا اوسکو ابو یعلی نے اپنی سند مین انس سے مرفوع وعن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد من اصحابی یموت بارض الا بعث قائدا ونورا لہم یوم القیمۃ رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی ابو موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے نہیں ہے کوئی اصحاب میری مین سے کہ مرے کسی زمین مین مگر کہ اوٹھایا جاویگا وہ قبر سے حالیکہ کھینچنی والا ہوگا اون زمین والونکا بہشت کی طرف اور سبب
ہوگا اونکے لیے یعنی ہادی ہوگا اونکا روز قیامت کے نقل کی ترمذی نے وذکر حدیث ابن مسعود لا یبلغنی احد فی باب حفظ اللسان و ذکر کی گئی حدیث
ابن مسعود کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کی کہ اوسمین کر صحابہ کا ہی اور مصابیح مین اس باب مین ذکر کی ہی اور یہان ذکر اوسکا
وہان مناسب تہا الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی
فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھو تم اون
لوگونکو کہ برا کہتے ہین میرے صحابیونکو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف ع اصل لعنت راجع ہی طرف اسکے کہ لعنت اونکی پہیرتی ہی اونہین کیطرف
اسلیے کہ وہ اہل شر وفتنہ ہین اور صحابہ اہل خیر سی کہ مستحق ہین رضا و رحمت کی اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ اگر لعنت فعل پر کرین نہ ذات پر تو قریب احتیاط
ترجمہ نقل کی ترمذی نے ف ع اور ایسی ہے خطیب نے اور روایت کی عدی ابن عائشہ سے مرفوع ان شرار امتی اجرؤہم علی اصحابی اور حدیث مرفوع میں ہے یکون
فی آخر الزمان قوم یسمون الرافضۃ یرفضون الاسلام فاقتلوہم فانہم مشرکون اور ایک روایت میں ہے وینتحلون حب اہل البیت
ولیسوا کذلک وآیۃ ذلک انہم یسبون ابا بکر وعمر یہہ روایت صواعق محرقہ مین ہے اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنی روافض بعضے صحابہ کو اور برا کہنے
خوارج کے بعض اہل بیت کو یہہ ہے کہ جب منقطع ہوگئے اونکے اعمال اونکے بسبب موت کی تو چاہا اللہ تعالی نے کہ ہمیشہ سے اونکی لیے ثواب اعلی بڑے درجے جنت کے اور
اونکی دشمنونکو عذاب شدید ہو وعن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سألت ربی عن اختلاف
اصحابی من بعدی فاوحی الی یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضہا اقوی من بعض ولکل نور فمن اخذ بشیء
مما ہم علیہ من اختلافہم فہو عندی علی ہدی قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم
فبایہم اقتدیتم اہتدیتم رواہ رزین اور روایت ہی عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی پوچھا مینی اپنے
پروردگار سی اختلاف صحابہ اپنی سی پیچھی میری یعنی یہہ جو اختلاف کرینگی آپسمین فروع شرائع مین بعد میرے اسمین کیا حکمت ہے پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف

حاصل کرنی ضلالت مانند ستارون کی ہر گز نہیں ہو

... حاصل ہوتی ہی ترجمہ یعنی

اون ستارون مین سی کتنی ہی تارا روشن تر ہین بعضی سی اور بعضی ہر ایک کی نور ہی یعنی اور واسطی ہر ایک اصحاب مین سی نور ہی بقدر استعداد اوسکی پس جس شخص نے

کہ لیا کچھ اونمین سی کہ وہ اوسپر ہین اختلاف اپنی سی چہ مسائل علم و فقہ کی پس وہ نزدیک میری ہدایت پر ہی ف ع اور اس سی معلوم ہوا کہ اختلاف امت رحمت

است کی ہی کہا طیبی نی کہ مراد اس سی اختلاف فروع مین ہی نہ اصول مین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فمن عندی علی ہدی کہا سید جمال الدین نی کہ ظاہر ہو

کہ مراد وہ اختلاف ہی کہ دین مین ہوا نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہین اشکال وارد ہوگا اوپر اختلاف کرنی بعضی صحابہ کی بعض سی خلافت و امارت مین کہتا ہون مین

کہ ظاہر یہ ہی کہ اختلاف خلافت کا بھی باب اختلاف فروع دین کی سی ہی تاکہ صادر ہوا ہر ایک سے اجتہادی نہ غرض دنیوی سی کہ صادر ہوتا حظ نفسانی سی پس اختلاف باقی ہوتا

تمام ترجمہ کہا عمر نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اصحاب میرے مانند ستارون کی ہین یعنی پس پیروی کرو تم اون سب کی یا اکثر کی اور اگر نہ میسر ہو پس ساتھ جسکی کہ اوس کی

پیروی کروگی راہ پاوگی نقل کی یہ رزین نی ف ع جیسیکہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنی کی وکل نور پس ہدایت بقدر علم و فقہ کی ہی کہ نزدیک اسکی ہی باوجود تفاوت مراتب

اونکی اور اس معنی سی کوئی صحابی خالی نہین بالضرور علم شریعت و دین کا اوسکی پاس ہی اور جاننا چاہیے کہ یہ حدیث اصحابی کالنجوم الخ کی کلام کیا ہی علمانی چنانچہ

ابن حجر نی تقریب طویل لکھی ہی اسپر اور ذکر کیا کہ یہ حدیث ضعیف ہی ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم نی کہ یہ موضوع باطل ہی لیکن ذکر کیا بیہقی نی کہ اونکی کہا کہ حدیث مسلم کی

بعض معنی اسکی سمجھی جاتی ہین اور مراد حدیث مسلم سی یہ حدیث آنحضرت کی ہی النجوم امنة السماء

باب مناقب ابی بکر

باب ہی مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ

الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃُ

اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سی اونی

نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالی لوگون مین سی مجھپر یا بہت خرچ کرنیوالی اونمین سی بسبب میری اپنی صحبت مین یعنی دوام

ملازمت اپنی مین ساتھ لگانی یعنی نفس اپنی کی میری خدمت مین اور اپنی مال مین یعنی خرچ کرنی مال اپنی مین میری راہ مین ابو بکر ہین اور نزدیک بخاری کی ابا بکر واقع ہوا ہی

اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست خالص جانی تو البتہ پکڑتا مین ابو بکر کو ایسا دوست لیکن برادری کہ بحق مسلمانی کی ہی اور محبت اوسکی باقی اور ثابت ہی ف خلیل

خلت سی ہی ساتھ پیش کی یعنی تست ومحبت متخلل کی یعنی در آنیوالی اندر قلب محب کے کہ داعی ہی طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کی یعنی اگر روا ہوتا مجکو کہ پکڑون مین

کوئی دوست خلق مین سی اس صفت کہ محبت اوسکی میری دل کی اندر آتی اور مطلع ہوتا وہ میری بھید پر تو ابو بکر کو ایسا دوست پکڑتا مین کہ لائق اور قابل اس صفت کی ہی

ولیکن نہین ہی میری یہ صفت کہ حق سبحانہ و تعالی دوست کسی ایک خلق کو اوپر حال میری کی ہی اور آگاہ نہین میری سر پر سوا حق تعالی کی اور یا خلیل خلت

سی ساتھ زبر کی یعنی حاجت کی یعنی اگر پکڑتا مین کوئی دوست کہ رجوع کرتا مین اوسکی طرف اپنی حاجتون مین اور اعتماد کرتا مین اوسپر اپنی مہمات مین تو ابو بکر کو پکڑتا

مین لیکن اعتماد میرا تمام امور مین اور رجوع میری تمام احوال مین خدا ہی کیطرف ہی اور وہی ہی ملجا اور ملاذ میرا اور یہ معنی اقرب اور انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے

ولیکن محدثین نی حکم کیا ہی کہ معنی اول اوجہ و اولی ہین فافہم ترجمہ باقی چھوڑی جاوی مسجد مین کوئی کھڑکی یا روزن دیوار مین مگر کھڑکی کہ ابو بکر کی کہ دیوار مین ہی

ف خوخہ ساتھ زبر دو خ معجمہ کے اور واو ساکن کی درمیان اونکی روزن کہ چھوڑا جاوی دیوار مین تا روشنی گھر مین آوی یعنی روشندان اور بعضون نی کہا کھڑکی کو کہتی ہین

اور جو گھر کہ ملی ہوئی مسجد شریف سی تھی اونمین کہ کھڑکیان تہین کہ اونمین سی مسجد شریف مین آتی تھی یا روزن تہی کہ اون مین سی مسجد مین نگاہ کرتی تہی کہ آنحضرت مسجد مین

آئی یا نہین پس حکم فرمایا آنحضرت نے کہ تمام کھڑکیان یا روزن بند کردی جاوین مگر کھڑکی یا روزن ابو بکر کا از راہ تکریم و تفضیل اونکی کھلا رہی اور یہ تھا آخر

کہ مین نی یہ کام اپنی طرف سی نہین کیا ہی لیکن حکم خدا سی ... اور روایت مین ایا ہی کہ ... اور ایک روایت مین ... دیا
آنحضرت کو اوس وقت کہ آوین مسجد مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ چھوڑین اگرچہ بقدر ناکہ سوئی کی ہووت اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر ہوتا مین پکڑنیوالا
دوست کسیکو سوای اپنی رب کی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نی بیچ شرح صحیح بخاری کی کہا
کہ آئی ہین اس باب مین حدیثین بطریق متعددہ کہ ظاہر مین مخالف معلوم ہوتی ہین اس حدیث مذکور کی کہ ابوبکر رض کی باب مین آئی ہی از انجملہ حدیث سعد بن وقاص رض کہ کہا حکم کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ بند کرنی دروازون کی کہ جانب مسجد کی تہی مگر دروازہ علی کا کہلا رکہا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نی اور اسناد اسکی قوی ہی اور
روایت کی طبرانی نی اوسط مین ساتھ نقل ثقات کی کہ صحابہ جمع ہوئی اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نی ساتھ بند کرنی اصحاب کے دروازون کی اور کہلا رکہا دروازہ علی کا فرمایا
آنحضرت نی کہ مین نی نہین بند کیی تہی اور نہ کہلا رکہا ہی بلکہ خدا نی بند کیی اور کہلا رکہا اور مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بند کرنی دروازون کی سوای دروازہ علی کے
اور اسیطرح روایت کی احمد اور نسائی نی ابن عباس اور ابن عمر سی کہا شیخ ابن حجر نی کہ ہر ایک ان حدیثون مین سی لائق حجت کی ہی خصوصا کہ قوت پائی ہی بعض نی
اونہین مین سی ساتہ بعض کی اور کہا ابن حجر نی کہ ابن جوزی نی حکم کیا ہی اس حدیث پہ کہ وارد ہوئی ہی علی رض کی شان مین ساتہ وضع ہونیکی اور کلام کیا ہی اسکی بعض طرق مین بسبب
مخالف ہونے اوسکیکے حدیثون صحیحہ سے کہ وارد ہوئی ہین ابوبکر رض کی شان مین اور کہا کہ وضع کیا ہی اسکو روافض نی اونکی مقابلہ مین اور رد کیا شیخ ابن حجر نی ابن جوزی پر بیچ
حکم کرنی اوسکیکے ساتہ وضع ہونی اس حدیث کی بمجرد توہم معارضہ اوسکیکی ساتہ حدیث ابوبکر کی اور کہا کہ حدیث علی رض کی طرق کثیر ہین بعضی اونمین سی صحت کو پہونچی ہی اور
اور بعضی مرتبہ حسن کو اور معارضہ درمیان اس حدیث علی اور اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی ابوبکر کی شان مین نہین ہی اور وجہ توفیق کی یہ ہی کہ حکم ساتہ بند کرنی دروازون کے
اور کہلی رہنی دروازہ علی کی اول امر مین تہا وقت بنائ مسجد کی اور تہا حضرت علی رض کا دروازہ طرف مسجد کی کہ جاتی تہی اور نکلتی تہی اوسمین سی اور صحت کو پہونچا ہے
آنحضرت سی کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد مین کوئی جنبی مگر مین اور تو اور حکم ساتہ بند کرنی کہڑکیون کی سوا کہڑکی ابوبکر کی آخر امر مین تہا آنحضرت کی مرض مین کہ باقی
رہی تہی آنحضرت کی وفات مین دو تین دن اور دلیل اس کلام کی یہ ہی کہ وارد ہوا ہے کہ جب حکم کیا آنحضرت صلعم نی ساتہ بند کرنی دروازون کی سوای دروازہ علی کی
آئی حمزہ بن عبد المطلب بعد اسکی کہ ظاہر ہوا اونسی امتثال امر مین کچہ توقف اور اونکی آنکہین کہتی تہین اور پانی جاتا تہا اونسی اور کہا یا رسول اللہ باہر نکال دیا آپ نے
اپنی چچا کو اور رہنے دیا اپنی چچا کی بیٹی کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی ای چچا میری حکم کیا گیا مین ساتہ اسکی اور مجکو اسمین کچہ اختیار نہین پس ذکر کرنی حمزہ کی سی اس قصہ مین جانا
گیا کہ یہ مقدم تہا اسلیی کہ حمزہ رض غزوہ احد مین شہید ہوئی **وَعَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست ولیکن ابوبکر
میری بہائی ہین اور یار میری **ف** ع اور احمد کی روایت مین ہی اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ اور ابو یعلی کی مسند مین ہی ابن عباس سی ابوبکر صاحبی
ومونسی فی الغار سدوا کل خوخۃ فی المسجد غیر خوخۃ ابی بکر کہا ابو حاتم نی کہ یہ قول حضرت کی سدوا الخ دلیل ہی اوپر قطع طمع تمام لوگون کی خلافت سی سوای ابی بکر کی **ت**
اور تحقیق دوست پکڑا ہی اللہ نی تمہاری صاحب کو کہ عبارت ہی اونکی ذات شریف سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** پہلی حدیث سی دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سی دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہی مرتبہ محبوبیت کو پہونچتا ہی
بیت ~ ہمہ ہیچ نیست ہرکہ او در عشق صادق آمدہ است ٭ بر سرش معشوق عاشق آمدہ است ٭ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تہی اور حبیب اوس محب کو کہتی ہین کہ مرتبہ
محبوبیت کو پہونچی اور بعضی خلت کو اعلی اخص کہتی ہین اور آنحضرت کو جامع کہتی ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کی اور آنحضرت کی خلت کی تمام اور کامل تر کہتی ہین

عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم في مرضه ادعي لي ابا بكر اباك واخاك حتى اكتب كتابا فاني اخاف ان يتمنى متمن ويقول قائل انا ولا ويأبى
الله والمؤمنون الا ابا بكر رواه مسلم وفي كتاب الحميدي انا اولى بدل انا ولا اور روايت ہے عائشہ سے کہا فرمایا واسطے میری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت مین کہ بلا واسطی میری ابوبکر کو کہ باپ تیرا ہی اور بلا اپنی بہائی کو یعنی عبدالرحمن کو تا کہ حکم کرون مین ناسکی لکہنی کا واسطی کہ مین خوف کرتا ہون
یہ کہ آرزو کری کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی بر تقدیر نہ لکہنی کی اور ڈرتا ہون یہ کہ کہی کہنی والا کہ مین مستحق ہون واسطی خلافت کی حال آنکہ نہین ہوگا مستحق خلافت
کا باوجود ابی بکر کی اور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہین چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابو بکر کو نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ کتاب
حمیدی کی واقع ہوا ہی کہ انا اولی بجای انا ولا کی یعنی مین لائق تر ہون ساتہ خلافت کے اور نہین مستحق اوسکا غیر میرا ف ع اور طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا
کہ یہ روایت اجود ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف خلافت ابو بکر کی بعد آنحضرت کی اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتی ہین حضرت علی رض کی خلافت پر اور روت
کرتیکا اونکی حق مین محض باطل ہی کچہ اصل اوسکی نہین باتفاق مسلمانون کی اور اول جو جہٹلایا اونکو علی رض نے جہٹلایا ہی جسوقت کہ پوچہی گئی کہ کیا تمہاری پاس
کوئی چیز ہی کہ نہین وہ قرآن مین فرمایا علی رض نے کہ نہین میری پاس مگر اس صحیفہ مین الخ اور اگر اونکی پاس نص ہوتی تو فرماتی ہی وعن جبير بن مطعم قال
اتت النبي صلى الله عليه وسلم امرأة فكلمته في شيء فامرها ان ترجع اليه قالت يا رسول الله ارأيت ان جئت
ولم اجدك كانها تريد الموت قال فان لم تجديني فاتي ابا بكر متفق عليه اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی
کہا جبیر نے کہ آئی آنحضرت کی پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سی کسی چیز مین یعنی کچہ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچہی پس حکم کیا آنحضرت نے اوس عورت کو کہ آوی دوسری
طرف آنحضرت کی یعنی تاکہ دیوین اوسکو کچہ یا جواب دین اوسکی بات کا کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجئی مجکو کہ اگر آؤن اور نہ پاؤن آپکو یعنی اور شاید کہ مکان اوسکا
دور تہا مدینہ سی کہا جبیر نے گویا کہ وہ عورت مراد کہتی تہی ساتہ پانی آنحضرت کی اونکی موت کو ف ع ظاہرا یہ عورت آنحضرت کی ایام وفات کی قریب آئی تہی ت فرمایا
آنحضرت نے پس اگر نہ پاوی تو مجکو پس آتو ابو بکر کی پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ظاہر اس حدیث سی اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی لیکن نص
قطعی نہین ہی اور باوجود اسکی دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت ومنقبت اونکی کی اور جمہور علما اسپر ہین کہ نص قطعی خلیفہ کرنی پر کسی جانب مین نہین ہی اور صحت خلافت
ابی بکر رض کی باجماع صحابہ کی ہی اور شیخ ابن ہمام نے مسایرہ مین دعوی نص کا ابو بکر کی خلافت پر کیا ہی اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہ کہا بیچا ایک
اعرابی نے آنحضرت کے ہاتہ کچہ اونٹ وعدہ پر پس کہا حضرت علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہہ اونسی کہ اگر آؤن مین آپکی پاس وقت وفات آپکی کی تو کون ادا کریگا
قیمت اونکی فرمایا ادا کریگا تجکو ابو بکر پس پہر آیا وہ اعرابی علی رض کی پاس اور خبر دی اونکو پس کہا علی رض نے کہ پہر جا اور پوچہہ اونسی کہ اگر آؤن مین ابو بکر کی پاس وقت
انتقال اونکی کی تو کون ادا کریگا اوسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کی پاس اور پوچہا آپ سی پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عمر پس کہا علی رض نے کہ پوچہہ عمر کی بعد کا حال پس فرمایا کہ ادا
کریگا تجکو عثمان پس کہا علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہہ اونسی کہ اگر آؤن مین عثمان کی پاس وقت انتقال اونکی کی تو کون ادا کریگا اوسکو پس پوچہا اعرابی نے آنحضرت سی
کہ جب جاوین ابو بکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مرسکی تو تو مرجا روایت کی یہ اسمعیل نے اپنی معجم مین وعن عمرو بن العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم
بعثه على جيش ذات السلاسل قال فاتيته فقلت اي الناس احب اليك قال عائشة قلت من الرجال قال
ابوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكت مخافة ان يجعلني في آخرهم متفق عليه
اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا اونکو امیر کر کر اوپر ایک لشکر کی ذات السلاسل کو بہیجا تہا کہ نام ایک زمین کا ہی پس آیا مین آنحضرت
کی پاس یعنی پہلی سفر کی یا بعد اوسکی پس کہا مین نے آنحضرت سی کہ کون محبوب تر ہی طرف آپکی ف ع یعنی اون لوگون مین سی کہ موجود ہین آپ کی زمانہ مین یا مراد یہ

اونسی اشکروالی اور یہ سن لیی ہی کہ سبب اونکی سوال کا یہ تہا کہ جب اونکو لشکر کا ا

میر بنایا اوسوقت عمرو بن العاص خیال مین لیا کہ مین کی انصار و مہاجرین مین سی کہ ابوبکر و عمر بہی اونمین تہی لیکن امامت عمرو ہی کرتی پس
ہون مرتبہ بہتر ہی کہ میری ساتہ اونکو بہیجا پس جب پہر کر آئی تو آنحضرت سی یہ پوچہا آنحضرت نی ایسا جواب دیا کہ طمع اونکی منقطع ہو گئی لیکن مو یہی احتمال اول کو کہ مراد عام
آنحضرت کی اہل زمانہ مین یہ جواب حضرت کا ت کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبوب تر ہین لوگون کی طرف تیری عمرو نی پہر کہا مین نی مردون مین سی یعنی سوال پیدا اونسی ہی کیا مقصد
یہ ہی کہ مردون مین سی کون بہت محبوب ہی طرف تمہاری کہا فرمایا باپ وسکا یعنی ابوبکر کہا مین نی پہر کون مجہ سب ہی فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نی اور مردونکو یعنی بعد اوسکی اون
ہیر کی پس خاموش ہوا مین یعنی اس سوال سی بسبب خوف اسکی کہ کر دین آپ مجکو پیچہ آخر لوگون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی یعنی مطلق یا آخر اون لوگون کی کہ پوچہون
مین اونکو اگر پوچہا مین آپ سی **وعن** محمد بن الحنفية قال قلت لابي اي الناس خير بعد النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر
قلت ثم من قال عمر وخشيت ان يقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمين رواه البخاري
اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ بیٹی ہین علی کی غیر فاطمہ زہرا رضہ سی کہ کہا کہا مین نی واسطی باپ اپنی کی کہ علی رضہ ہین کہ کون لوگون مین سی بہتر ہی بعد آنحضرت کی کہا اونہ
نی ابوبکر بہتر ہین کہا مین نی پہر کون ہی کہا عمر اور ڈرا مین کہ کہین عثمان یعنی یہ پوچہا مین نی کہ بعد عمر کی کون بہتر ہی بخوف اسکی کہ عثمان کو افضل فرماوین گی پس عنوان
سوال سی عدول کر کر یون کہا مین نی کہ پہر تم بہتر ہو کہا علی رضہ نی کہ نہین ہون مین مگر ایک مرد مسلمانون مین سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ع یہ اونہون نی ازراہ تواضع کے
فرمایا والا وقت اس سوال کی سب لوگون سی وہ بہتر تہی ایسلیی کہ یہ کہ عثمان کی قتل ہونی کی بعد کا ہی **وعن** ابن عمر قال كنا في زمن النبي صلى الله
عليه وسلم لا نعدل بابي بكر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترك اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا نفاضل بينهم رواه
البخاري وفي رواية لابي داود قال كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي افضل امة النبي صلى الله عليه وسلم بعده ابو بكر
ثم عمر ثم عثمان رضوان الله تعالى عليهم اجمعين اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر نہین کرتی تہ
ہم ساتہ ابی بکر کی کسیکو یعنی صحابہ مین سی بلکہ اونکو فضیلت دیتی تہی اور ونپر پہر ساتہ عمر کی برابر نہین کرتی کسیکو پہر ساتہ عثمان کی پہر چہوڑ دیتی تہی ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہین
فضیلت دیتی ہم درمیان اونکی ایک کو دوسری پر نقل کی یہ بخاری نی **ف** ع مراد انہین فضیلت دینا شل اونکیکا ہی کہ ایکطرح کی صحابہ کو انہین فضیلت نہ دیتی تہی ایک
دوسری پر والا اہل بدر اور احد اور اہل بیعۃ الرضوان اور تمام علما صحابہ فضل ہین اور شاید کہ یہ تفاضل درمیان اصحاب کی مراد ہی اور اہی پر اہل بیت پس وہ خصوص ہین
اونسی اور حکم اونکا مغائر ہی اونکی پس نہین وارد ہوگا اعتراض بسبب ذکر کرنی علی اور حسن اور حسین اور دونون چچاؤن حضرت کی کہ حمزہ اور عباس ہین رضی اللہ عنہم اور
کہا مظہر نی کہ مراد ابن عمر کی بڈہی اور سن ہین اصحاب مین سی کہ جب کوئی امر درپیش آتا تو مشورہ کرتی آنحضرت اونسی اور حضرت علی رضہ آنحضرت کی زمانہ مین جوان و نو عمر تہی
والا اونکی فضیلت کا ابعد ذکر گذرگی گئون کی کوئی منکر نہین اور یہ بہی ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کی بی شبہہ جیسی کہ اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان اور علما صحابہ
کو فضیلت ہی اور وپر **ت** اور بیچ روایت ابی داود کی ہی کہ کہا ابن عمر نی تہی ہم کہتی اسحال مین کہ آنحضرت زندہ تہی بہترین امت آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابوبکر
ہین پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم **ف** ح اور امام احمد ابن عمر سی لائی ہین کہ کہا تہی ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کی جانتی بہترین لوگونکا ابوبکر کو پہر عمر کو اور کہا پہر علی کی تحقیق
تحقیق دی گئی ہین تین خصلتین کہ اگر ایک ان تین مین سی میری لیی ہو تو بہتر جانون مین دنیا سی اور اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی نکاح کر دیا آنحضرت نی اونسی اپنی
بیٹی کا کہ فاطمہ نام ہین اور حاصل ہوئی آنحضرت کی لیی اونسی اولاد اور بند کیی دروازی سبکی سوای دروازہ علی کی اور دیا اونکو نیزہ اپنا روز خیبر کی اور نسائی نی روایت کی کہ
پوچہی گئی ابن عمر کہ کیا کہتی ہو بیچ حق عثمان اور علی کی پس بیان کی یہ حدیث بعد اوسکی کہا مت پوچہو حال علی رضہ کا اور قیاس نکرو کسیکو اونپر بند کیی دروازی
سبکی سوای دروازہ اونکی کی کذا ذکرہ الشیخ فی فتح الباری **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى

يكافيه الله بها يوم القيمة وما نفعني مال احد

قط ما نفعني مال ابي بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا الا وان صاحبكم خليل الله

رواه الترمذي ف روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہی کسیکی لیی نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلا دیا ہم نی اوسکا
یعنی جتنا تھا اوس سی زیادہ سوای ابوبکر کی پس تحقیق ابوبکر کی لیی نزدیک ہمارے نعمت دین کی ہی کہ بدلا دیگا اوسکو خدا اوسکا عوض اوس نعمت کی دن قیامت کی
ف یعنی بدلا کامل کہا بعضون نی کہ مراد یہی نعمت ہی اور وہ مال ہی اور نفس اور اہل اور اولاد کہ سب حضرت کی رضامندی مین صرف کیی اور احتمال ہے کہ مراد
اس نعمت سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسیکہ اشارہ ہی اسیطرف اس آیہ مین وسیجنبها الاتقی الذی یوتی ماله یتزکی الآیات اور نہیں نفع دیا مجکو کسیکی
مال نی مانند مال ابی بکر کی ف ح کہ جو کچھ گھر مین رکھتی تھی خدمت بابرکت مین لی آئی اور گھر مین کچھ نہ چھوڑا اور ذو الخلال ساتہ اوسکی لقب ابوبکر کا ہی کہ جب تمام مال
راہ خدا مین صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجای تکمون کی خلال یعنی کانٹی لگائی ت اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست جانی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست جانی آگاہ ہو
کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہی اور سوای خدا کی دوست حقیقی نہیں رکھتا نقل کی یہ ترمذی نی ف ع کتاب ریاض الصالحین مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ نہ
نفع دیا مجکو کسی مال نی کبھی اوسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابی بکر نی پس روئی ابوبکر اور کہا کہ نہیں مین اور مال میرا مگر ملک آپکی اور موافقات مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی
نہیں ہی مال کسی شخص مسلمان کا نافع زیادہ میری لیی مال ابی بکر سی اور تہی آنحضرت حکم کرتی ابوبکر کی مال مین جیسیکہ حکم کرتی اپنی مال مین اور آیا ہی کہ خرچ کیی ابوبکر نی
آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتی ہین کہ اسلام لائی ابوبکر اس حال مین کہ اونکی لیی چالیس ہزار درہم تھی سب خرچ کیی آنحضرت کی عہد مین فی سبیل اللہ
اور عروہ سی ہی کہ کہا آزاد کروائی ابوبکر نی سات بردی کہ عذاب دیی جاتی تھی اللہ کی راہ مین اون مین سی بلال اور عامر بن فہیرہ تھی **وعن** عمر قال ابو بكر
سيدنا وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي ع اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہا کہ ابوبکر سردار
ہمارے ہین یعنی نسب سب مین اور افضل ہمارے ہین یعنی عمل مین اور کرنی بہلائیون مین اور بہت پیاری ہمارے ہین طرف رسول خدا صلعم کی نقل کی یہ ترمذی نی ع
وعن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر انت صاحبي في الغار وصاحبي على الحوض رواه الترمذي ع اور روایت ہی ابن
عمر سی کہ روایت کرتی ہین پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا واسطی ابی بکر کی کہ تو یار اور مصاحب میرا غار مین اور یار و مصاحب میرا حوض پر نقل کی یہ ترمذی نی ف ح ع یعنی دنیا
اور آخرت مین یار و ہمراہی میرا ہی اور غار ایک پہاڑ کا جو کہ کہتی ہین اسی جگہ سی کہتی ہین اور مراد غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ قریب مکہ کی ہی آنحضرت ہجرت کر اول وہین جاکر
چھپی تھی اور یہی مراد ہی اس آیہ مین ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا پس معنی یہ ہین کہ تو ایسا یار مخصوص ہی میرا
کہ اللہ نی تیری یاری پر گواہی دی ہی کہ اجماع ہی مفسرین کا کہ مراد صاحب سی اس آیہ مین ابوبکر ہی اور اسیلیی کہا ہی علمانی کہ جو کوئی انکار کری صحبت ابوبکر کا
وہ کافر ہوتا ہی اسیلیی کہ اوسنی انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنی صحبت غیر اونکیکی مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی **وعن** عائشة قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابو بكر ان يؤمهم غيره رواه الترمذي ع وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں لائق ہی واسطی اوس قوم کی کہ اون مین ابوبکر ہون یہ کہ امامت کری اوس قوم کی غیر ابوبکر کے
نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع اور اسیکی حکم مین ہی وہ شخص کہ افضل قوم غیر اونکا ہو اور یہ دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین سب صحابہ سی
پس جب ثابت ہوا یہ ثابت ہوا مستحق ہونا اونکا خلافت کی لیی اور نہیں لائق ہی مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونی فاضل کی چنانچہ اسیلیی سیدنا علی رضی
نی فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نی تمکو امر دین ہمارے مین یعنی امام کیا نماز مین کون ہی کہ پیچھی ڈالی تمکو امر دنیا ہمارے مین یعنی خلافت مین **وعن** عمر قال
امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق ووافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم اسبق ابا بكر ان

سبقته یوما فقال جئت بنصف مالی فقال

ما عندہ فقال یا ابابکر ما ابقیت لاھلک فقال ابقیت لھم اللہ ورسولہ قلت لا اسبقہ الی شیء

ابدا رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی عمر رضی سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ تصدق کرین ہم یعنی راہ خدا مین کچھ مال صرف کرین ہم

اور موافق پڑا یہ حکم کرنا آنحضرت کا ساتھ تصدق کرنیکی نزدیک میری مال کثیر کو یعنی اتفاقاً اوس وقت مین بہت سا مال میری پاس تھا پس کہا مین نی کہ آج کی دن سبقت

لیجاؤنگا مین ابوبکر سی اس مرتبہ مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اوسپر ایکدن یعنی دونون دنون ہی کہا عمر نی پس لایا مین آدہا مال اپنا پس فرمایا آنحضرت نی کسقدر باقی

رکہا تو نی اپنی اہل وعیال کی لیئی پس کہا مین نی کہ باقی چھوڑا مین نی اپنی اہل وعیال کی لیئی مانند اسکی کہ لایا ہون مین یعنی آدہا لایا ہون مین آدہا باقی رکہا اور لائی

ابوبکر جو کچھ کہ تھا اونکی پاس **فت** اور یہان ایک اشارہ نکلتا ہی کہ فرضاً آدہا مال عمر کا زیادہ تھا اوسچیز سی کہ ابوبکر لائی لیکن چونکہ جو کچھ کہ تھی تھی سے آئی فضیلت

اونکی عمر سی باقی رہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی افضل الصدقۃ جہد المقل پس فرمایا آنحضرت نی کہ ای ابوبکر کیا چھوڑا تو نی اپنی اہل وعیال کی لیئی پس کہا ابوبکر نی

کہ باقی چھوڑا ہی مین نی اونکی لیئی خدا کو اور رسول خدا کو **ف** یعنی خدا ورسول کی رضا چھوڑی ہی یا یہ معنی ہین کہ کچھ مال مین سی باقی نہین چھوڑا ہی مین نی فضل

خدا کا اور رزق اوسکی اور امداد و اعانت رسول خدا کی اونکی لیئی بس ہی اگر کل مال ابوبکر کا زیادہ تھا آدہی مال عمر کی سی تو کچھ شبہہ نہین ہی اونکی فضیلت مین اور

اور اگر کم بہی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل تھا **ت** کہا مین نی کہ سبقت نہین لیجا سکتے کا مین ابوبکر پر ہرگز نقل کی ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** یعنی آج کہ باوجود توفر

ہونی سبب سبقت کی سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز اونپر سبقت نہ لیجاؤنگا اور بعضی روایتوں مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا دونون کے بیچ مین یا

بلکہ کہا مین کلمتیکا یعنی فرق درمیان تمہاری بیچ فضل کی اتنا ہی جیسا درمیان قول تمہاری کی ہی کہ ذکر ہوا **وعن** عائشة ان ابابکر دخل علی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انت عتیق اللہ من النار فیومئذ سمی عتیقا رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ ابوبکر حاضر ہوئی

آنحضرت کی پاس پس فرمایا آنحضرت نی اونکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہی آگ دوزخ سی پس اوس دن نام رکہی گئی یعنی لقب دئی گئی ابوبکر عتیق نقل کی ترمذی نی

ف وجوہ تسمیہ عتیق کی اور بہی علما نی بیان کی ہین کہ عتیق بمعنی حسن وجمال اور کرم ونجابت اور خیریت کی بہی آتا ہی لیکن حدیث مین صریح آئی بات

کہ عتیق یعنی آزاد کی گئی کی آگ سی ہی اور یہی ہی اور روایت مین آیا ہی قال صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر

اور نام اونکا عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین نسب مین جا کر انکا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب مین

ملتا ہی اور حاضر ہوئی یہ آنحضرت کی ساتھ تمام مشاہد مین اور نہین جدا ہوئی آنحضرت سی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور یہ دو نمین اول ہی اسلام لائی ہین اور تہی

یہ سفید رنگ دبلی خفیف رخسارون کی خوبصورت جہی ہوئی آنکہین بلند پیشانی اور انکی مان باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہ بات کسی صحابی

کی لیئی حاصل نہین ہوئی اور پیدائش انکی مکہ مین ہی سال فیل کی دو برس اور چار مہینی بعد اور مرے مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ

تیرہ ہجری مین درمیان مغرب وعشا کی اور عمر انکی تریسٹھ ۶۳ برس کی تہی اور وصیت کی تہی یہ کہ غسل دین اونکو بیوی اونکی اسما بنت عمیس غسل دیا اونکو اسمانی

اور نماز پڑہی اونپر عمر بن الخطاب نی اور تہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور روایت کی اونسی خلق کثیر نی صحابہ وتابعین مین سی اونمین روایت کی گئی سی

حدیث مگر تہوڑی بسبب قلت مدت اونکی بعد آنحضرت کی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من تنشق عنہ الارض

ثم ابوبکر ثم عمر ثم اتی اھل البقیع فیحشرون معی ثم انتظر اھل مکۃ حتی احشر بین الحرمین رواہ

الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول اون شخص کا ہون کہ پہٹ گئی اوس سی زمین یعنی قبر دن

سے جو لوگ اونمین سے اونمین سی اول مین ہی وہ ہونگا بعد میری ابوبکر بعد اونکی عمر کہ ایک حجری مین حضرت کی ساتھ مدفون ہین پہر آؤنگا مین بقیع کے

ت بیچ لیا ... رہا ہین جس کی ...

... کہ جمع ہونگی طرف بہشت کی کہ وہ زمین ...

اسمین تم ہوگی وہان ساتھ صدیق کی وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبريل فاخذ بيدي فاراني باب الجنة الذي يدخل منه امتي فقال ابو بكر يا رسول الله وددت اني كنت معك حتى انظر اليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك يا ابا بكر اول من يدخل الجنة من امتي رواه ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میرے پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھ میرا ف ح اور یہ شب معراج مین تہا یا وقت کہ بہشت مین جاتی تہی ت پس دکہایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی اوس سی امت میری پس کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ دوست رکہتا ہون مین کاشکی ہوتا مین ساتھ آپکی تا دیکہتا مین طرف اوس دروازہ کی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ ہو ای ابوبکر کہ تو اول اون شخصون کا ہی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سی نقل کی اسکو ابو داؤد نی ف ع یعنی پس دیکہیگا تو دروازہ اوسکا اور داخل ہوگا سب کی پہلی یا یہ مراد ہی کہ بہشت کے دروازہ دیکہنی کی کیا آرزو کرتا ہی تو تیری لیی السبق ہی یعنی اعلی اور افضل ہی اس سی اور وہ دولت یہ ہی ساتھ میری بہشت مین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین امت مین والا کہ پہلی سبقت کرنی اوسکی بیچ دخول جنت کی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عمر ذكر عنده ابو بكر فبكى وقال وددت ان عملي كله مثل عمله يوما واحدا من ايامه وليلة واحدة من لياليه اما ليلته فليلة سار مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الغار فلما انتهيا اليه قال والله لا تدخله حتى ادخل قبلك فان كان فيه شيء اصابني دونك فدخل فكسحه ووجد في جانبه ثقبا فشق ازاره وسدها به وبقي منها اثنان فالقمهما رجليه ثم قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم ادخل فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع راسه في حجره فنام فلدغ ابو بكر في رجله من الجحر ولم يتحرك مخافة ان ينتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم فسقطت دموعه على وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما لك يا ابا بكر قال لدغت فداك ابي وامي فتفل رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب ما يجده ثم انتقض عليه وكان سبب موته واما يومه فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتدت العرب وقالوا لا نؤدي زكوة فقال لو منعوني عقالا لجاهدتهم عليه فقلت يا خليفة رسول الله تألف الناس وارفق بهم فقال لي اجبار في الجاهلية وخوار في الاسلام انه قد انقطع الوحي وتم الدين اينقص وانا حي رواه رزين

روایت ہی عمر سی کہ ذکر کیی گئی اونکی نزدیک ابوبکر پس روئی اور کہا دوست رکہتا ہون کاشکی عمل میری تمام عمر کی مانند عمل ابی بکر کی ہوتی بیچ ایکدن کی دنون اونکی سی یعنی بیچ زمانہ حیات آنحضرت کی یا مانند عمل ایک رات اونکی کی ہوتا راتون اونکی سی یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت کی اما رات ابوبکر کی پس وہ رات ہی کہ سفر کیا ہجرت کی بیچ اوسمین ابوبکر نی ساتھ آنحضرت کی طرف غار کی تا پہنچی آنحضرت اور ابوبکر طرف غار کی یعنی اور چاہا آنحضرت نی جانا اوسمین کہا ابوبکر نی قسم ہی خدا کی نہ داخل ہو تم غار مین یہانتک کہ داخل ہون مین پہلی آپ کی اسلیی کہ اگر ہوا اوسمین کچہ یعنی موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض مانند سانپ اور بچہو وغیرہ کی تو پہنچی مجکو نہ آپکو پس داخل ہوئی ابوبکر غار مین پہلی آنحضرت کی پس جہاڑا اوسکو ابوبکر نی اور پائی بیچ ایک جانب غار کی کئی سوراخ پس پہاڑا ابوبکر نی تہ بند اپنا اور بند کیا سوراخونکو تہ بند کی چیتہڑونسی اور باقی رہی اون سوراخون مین سی دو سوراخ پس دیئی اونمین دونون پاؤن اپنی مانند لقمہ کی سوراخون مین یعنی جبکہ تہ بند مین سی کچہ اون سوراخونکو بند کرنیکو نہ بچا تو دونون پاؤن اڑا لیی تا کہین اوسمین سی جانور کو نہ پہونچی پہر کہا ابوبکر نی آنحضرت کو کہ آئیی پس داخل ہوئی آنحضرت اور رکہا سر مبارک اپنا گود مین ابوبکر کی اور آرام کیا ف ع پس سو گئی عالم کا جو ہی جیسیکہ سونا ظالم کا عبادت ہی ساتھ دو اعتبار دن مختلف کی ت پس کاٹی گئی ابوبکر بیچ پاؤن اپنی کی سوراخ سی یعنی سانپ نی کاٹا

اونکی پاؤنمین اور تیر ملی ابی بکر واسطی خوف اسکی کہ جاب اوسمین

پہنچی پس بیدار ہوئی اور دیکہا رونا ابو بکر کا پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہوا تجکو ای ابو بکر کہا ابو بکر نی کہ کاٹا گیا مین فدا ہوون تمپر مان باپ میر
پس ڈالا آب دہن مبارک آنحضرت نی پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتی تہی اوسکو ابو بکر یعنی درد وایذا پہر رجوع کیا اثر زہر نی ابو بکر پر اور ہوا سبب موت
ابی بکر کا **ف** ح ع آخر عمر مین کہ سانپ کی زہر کی اثر سی مرض پس حاصل ہوئی اونکی لیی شہادۃ فی سبیل اللہ اسحالت مین کہ رفیق تہی آنحضرت کی
مین اور یہ ایسا تہا کہ جیسی حضرت کو بیچ خیبر کی بکری مین زہر دیا تہا اور وقت وفات کی اوسکا اثر ظاہر ہوا **ت** اور ای پر دن ابی بکر کا کہ آرزو کرتا ہون
عمل تمام عمر میری مثل عمل اوس روز کی ہون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا نی مرتد ہوئی بعضی عرب اور کہا کہ نہین دینگی ہم زکوۃ **ف** ح ع یہ کہنا
بطور انکار کی تہا کہ منکر ہوئی وجوب زکوۃ کی یا ترک کیا اوسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہی کہا بعضی علما ہمارے نی کہ جسکو کہا جاوی کہ ادا کر زکوۃ
اور وہ کہی نہین ادا کرتا مین کافر ہو جاتا ہی **ت** پس کہا ابو بکر نی اگر نہ دینگی مجکو رسی اونٹ کی پاؤن باندہنی کی البتہ جہاد کرونگا مین اونپر یعنی اوسکی لینی کی
یا یہ سبب دینی اوسکی کی **ف** مراد عقال عین کی زیر سی رسی ہی کہ باندہا جاتا ہی اوس سی اونٹ جو لیا جاتا ہی زکوۃ مین اسلیی کہ اونٹ کی مالک سپرد کرنا
اونٹ کا ہی اور واقع ہوتا ہی قبض ساتہہ باندہنی کی اور بعضون نی کہا عقال زکوۃ یکسالہ اونٹ یا بکری کی عقال کی دونون معنی آئی ہین اور مشہور معنی اول
ہین یعنی رسی مذکور اور قاموس معنی ثانی کی لایا ہی اور کہا کہ یہی مراد ساتہہ قول ابی بکر رض کی لو منعونی عقالا اور ایک روایت مین عناقا ہی آیا ہی
یعنی بکری کی بچہ کی کہ پورا برس وہ کا نہو **ت** پس کہا مینی ای خلیفہ رسول اللہ انکی موافقت والفت کرو لوگونسی اور نرمی کرو ساتہہ اونکی پس کہا تجکو آیا
تو شجاع اور قوی اور بڑا غصہ والا تہا زمانہ جاہلیت مین اور سست و نامرد ہو گیا اسلام مین یعنی ایام اسلام مین اور بیچ احکام اوسکی **ف** ع حضرت ابو بکر رض نی
نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی و رد اہنی پی اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابو بکر رض کی ہی باوجودیکہ آیا ہی کہ حضرت علی رض ہی ساتہہ عمر رض کی شریک
تہی اس رای مین لیکن کچہ خیال نکیا اونہون نی اسکا **ت** تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی یعنی پس نہین پہنچ سکتی ہین ہم طرف یقین کے پس ضرور
ہمارے لیی خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہووے دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون

باب مناقب عمر رض باب ہی بیچ بیان مناقب عمر رض کی **ف** ح مناقب عمر رض کی بہت ہین اور سب سے اونکی منقبت مین کہ تاسید خدا تعالی کی
نی دین کی سبب اونکے ساتہہ قبول کرنی دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب سی اعلی اور افضل یہ ہی کہ الہام کیی جاتی تہی ساتہہ صواب کی اور ڈالا
جاتا تہا اونکی دلمین حق اور موافق پڑتی تہی رای اونکی ساتہہ وحی اور کتاب کی اور ای اونکی دلیل حقیت خلافت صدیق رض ہی جیسیکہ قتل ہونا عمار بن
یاسر کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نی مجاہد سی کہا تہی عمر اپنی عقل سی کہتی ایک بات پس نازل ہوتا ساتہہ
اوسکی قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی رض سی لایا ہی کہ قرآن ایک رای ہی عمر کی رای مین سی ہی اور ابن عمر سی لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نی فرمایا کہین لوگ ایک بات
چیز مین اور کہی عمر اوسمین مگر کہ اوتری قرآن ساتہہ مانند اوس چیز کی کہ کہی عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفا اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سی ذکر کی
ہین علما نی اور میں یعنی شیخ عبد الحق رح نی شرح مین اونکو ذکر کیا ہی ہان دیکہنا چاہیی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَکُ اَحَدٌ فِیْ اُمَّتِیْ فَاِنَّہٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی الہام کیی گئی بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی امتون مین سی **ف** ح لفظ محدث
ساتہہ زبر دال مشدد کی معنی ملہم کی ہی گویا ساتہہ اوسکی بات کیا جاتا ہے اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایۃ اور مجمع البحار مین کہا محدث وہ شخص
کہ ڈالی جاتی ہی اوسکی دلمین ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتہہ اوسکی ساتہہ حدس و فراست یا اوکی مخصوص کرتا ہی حق تعالی ساتہہ اوسکی جسکو چاہتا ہے

ساتھ اوسکی ملائکہ اور ایک روایت میں ہے مکلمون ساتھ تشدید لام کی بجای محدثون یعنی کلام کیے جاتے ہیں پس اگر ہو میری امت میں کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہو گا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع مقصود شک و تردید وجود محدث کی اس امت میں نہیں ہی اسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتوں کی ہی اور جبکہ اگلی امتوں میں موجود ہوں تو اس امت میں بطریق اولی ہونگی بلکہ مقصود تاکید و تخصیص ہے جیسے کہتے ہیں کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا میں ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص فلانی کا ہی ساتھ کمال دوستی کی

وعن سعد بن ابي وقاص قال استاذن عمر بن الخطاب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده نسوة من قريش يكلمنه ويستكثرنه عالية اصواتهن فلما استاذن عمر قمن فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك فقال اضحك الله سنك يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي فلما سمعن صوتك ابتدرن الحجاب فقال عمر يا عدوات انفسهن اتهبنني ولا تهبن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلن نعم انت افظ واغلظ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايه يا ابن الخطاب والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجك متفق عليه وقال الحميدي زاد البرقاني بعد قوله يا رسول الله ما اضحكك

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا پروانگی مانگی عمر بن خطاب نے داخل ہونیکی آنحضرت کے پاس اور آنحضرت کے پاس تہین کتنی ایک عورتین قریش میں سے کہ کلام کرتی تہین آنحضرت سے مراد عورتوں سے ازواج مطہرات ہین کہ نفقہ طلب کرتی تہین آنحضرت سے اور بہت طلب کرتی تہین یہ سبب اوسکے کہ آنحضرت اونکو پہنچاتی تہی جو کہ بلند تہین آوازین اون عورتونکی **ف** ع احتمال ہے کہ یہ بلند کرنا اونکا پہلے نہی کی بلند کرنی آواز کے ہو اوپر آواز نبی صلعم کی اور احتمال ہے کہ بلند آواز اونکی سے مراد یہ ہو بسبب اجتماع اونکی آواز میں تیزی کلام ہر ایک کا بانفراد بلند تہا آنحضرت کی آواز سے کہتا ہو بانفراد کہ میں نے کلام میں دلیل اسپر کہ آوازین اونکی آنحضرت کے آواز سے بلند تہین تاکہ وارد ہو اشکال ساتھ قول اللہ تعالی کی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ بلکہ مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حالت میں خلاف عادت آواز اپنی کی بلند کیں تہین یا آوازین سب کلام کرنی میں ساتھ آنحضرت کی باعتماد حسن خلق آپکے کی **ت** پس جبکہ اذن چاہا عمر نے اور چاہا درآنا اوٹہین وہ عورتین اور دوڑین طرف پردہ کی یعنی تاکہ چہپین پس داخل ہوئے عمر اسحالت مین کہ آنحضرت ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بسبب اوٹہنی اور بہاگنی عورتونکی پس کہا عمر نے کہ ہمیشہ رکہی اللہ دانت آپکی **ف** ع یعنی ہمیشہ خوش رکہی کہ باعث ہی ہنسی دانتونکی کہلنیکا و لیکن باعتبار لکہیہ سبب ہے اسکا اور ظاہر ہو کہ کوئی امر عجیب پس مطلع کیجیے مجہکو اوسپر **ت** پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا مینی ان عورتوں سے کہ تہین میرے پاس یعنی غوغا کرتی تہین پس جبکہ سنی آواز تیری جلد بہاگیں پردہ میں یعنی تیری ڈر سے کہا عمر نے یعنی خطاب کرکے اون عورتونکو کہ ای دشمنو اپنی جانونکی آیا ہیبت کرتی ہو اور ڈرتی ہو مجہسی اور ہیبت نہیں کرتین تم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا عورتون نے کہ ہان ڈرتی ہین ہم تجہسی کیونکہ تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہی **ف** یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور ملا علی رح نے عکس اسکے لکہا ہی یعنی تو بد کلام اور بہت سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کے کہ وہ خوش خلق ہین جیسے کہ خبر دی اللہ سبحانہ نے وانک لعلی خلق عظیم فرمایا ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک **ت** پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ او کلام کر اور نہ التفات کر انکی جواب کیطرف ای بیٹی خطاب کے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ میں ہے ہرگز نہیں ملتا تجہسی شیطان اسحالت میں کہ تو چلنے والا ہوتا ہی راہ میں مگر کہ چلتا ہے شیطان اور راہ میں غیر راہ تیری کے **ف** ع اور تیرے ساتہہ ایک جا ہی جمع نہیں ہوتا کہ تیرے سامنے نہیں ٹہیر سکتا جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ شیطان بہاگتا ہے عمر کی سایہ سے لفظ فج ساتھ زبر فی کی اور تشدید جیم کی راہ کشادہ گویا مراد یہ ہو کہ باوجودیکہ راہ کشادہ ہو اور پہنچ سکے کہ اوسکی ایک جانب سے گذر جاوے لیکن باوجود اوسکی خوف و ہیبت تیری نہیں چہوڑتی اوسکو کہ اوسطرف آوے مراد فج سے یہاں راہ مطلق ہے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور کہا حمیدی نے یعنی اپنی کتاب جامع بین الصحیحین میں یہ زیادہ کیا برقانی نے بعد قول اونکی یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا تجکو **ف** ع برقانی ساتھ زبر با اور زیر

اوسکی اور بعضوں نے کہا ساتھ سین کی ہی یعنی کہا ہی نام ایک عورت کا ہی منسوب طرف قبیلہ کی کہ ایک شہر ہی خوارزم میں وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ھذا فقال ھذا بلال ورأیت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت
لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بابی وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان ملا مین ساتھ رمیصا کی ف ح رمیصا ساتھ پیش راء اور میم اور حرف کے
اور صاد مہملہ کے وہ بیوی تہین ابو طلحہ انصاری کی اور ماں انس بن مالک کی اول مالک کے نکاح مین تہین پہر ابو طلحہ کی نکاح مین آئین اور انکو غمیصا ساتھ غین معجمہ
کے بہی کہتی ہین اور رمص چیپڑ سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہوا اور اگر جاری ہو تو اوسکو غمص کہتی ہین ت اور سنی مینے آواز پانو کی پس کہا مینے کہ کون ہی یہ پس
کہا کہنے والی نی یعنی جبریل نی یا اور کسی فرشتہ نی یا بہشت کے داروغہ نی کہ یہ بلال ہی اور دیکہا مینے ایک محل کہ اوسکی جانب مین ہے ایک عورت نوجوان یعنی لونڈی کو
پایا پس کہا مینے کہ واسطے کسکی ہی یہ محل اور یہ جگہ کہ اسمین ہے اور گرد اسکی پس کہا ایک جماعت نے جنہین فرشتے ہین یا محل کی رہنی والی ہین کہ یہ عمر بن الخطاب کے لیے ہی
پس چاہا مینے کہ داخل ہوؤن اوس محل مین پس دیکہون مین طرف اوسکی یعنی اندر سے جیسا دیکہا مینے باہر سے پس یاد کی مینے غیرت تمہاری یعنی شدت
غیرت پس کہا عمر نی قربان ہوں تمپر باپ ماں میرے یا رسول اللہ کیا تمہاری داخل ہونے پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اور بعضون نے
کہا کہ کلام مین قلب ہے اور اصل یون ہی اغار منک اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ عمر رض نی کہا وھل رفعنی اللہ الا بک وھل ھدانی اللہ الا بک وعن
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما دون
ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین متفق علیہ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی اوس وقت کہ مین سوتا تہا دیکہا مینے لوگون کو کہ روبرو لائی جاتی ہین کہا اوپر سی مجہ کو اور اونپر کرتی ہین بعضے تو ایسے
ہین کہ پہنچتی ہین سینے تک اور بعضی اونمین سے ایسی ہین کہ کمتر ہین اونسی ف ح یعنی کوتاہ اونکی سینہ سی اونچی تہی اسیطرح تفسیر کیا ہی اکثر نی انتہی اور بعض علماء
نی کہا یعنی کوتاہ تر اونسی یا دراز تر اونسی ت اور روبرو لائی گئی مجہ پر عمر بن خطاب اسحال مین کہ اونپر تہا کرتہ کہ کہینچتی تہی اوسکو یعنی زمین پر سبب درازی کی اوسکے
کہا بعضی صحابہ نی پس کیا تعبیر کیے آپنے عمر کی اس کرتہ کہینچنی کی فرمایا آنحضرت نی کہ تعبیر کیا مینے اوسکو ساتھ دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور معنی
یہ ہین کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت اونکی مین باوجود دراز ہونی زمانہ امارت اونکی کی اور فتوحات خوب آتی ہین جیسے اونکی حالت حیات مین یا اسلئے دین کو تشبیہ دی
کرتی کی ساتھ کہ دین شامل ہی انسانکو اور محافظ ہی اوسکا اور بچاتا ہی انسانکو آفات دارین سی مانند بچانی کپڑے اونکو شمول اوسکی اوسکو وعن
ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لاری الری یخرج
فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اوس وقت کہ مین سوتا تہا لایا گیا مین ایک پیالہ دودہ کا یعنی پیالہ دودہ کا بہرا ہوا مجہکو لاکر دیا پس پیا مینے وہ دودہ یہانتک کہ تحقیق
مینے البتہ دیکہی سیرابی کہ نکلتی ہی میرے ناخنون یعنی بسبب کثرت اوس دودہ کی پہر دیا مینے بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو ف ع یعنی بہت سا خالص جو کہ بچا تہا اپنا
حصہ کو دیا پس نہین منافی ہی اسکی کہ جہوٹا اونکا حاصل ہوا صدیق کو بہی اسلیے کہ وہ بہت تہوڑا تہا اور نہین منافی اسکی کہ جہوٹا اونکا عثمان اور علی رض کو بہی
پہنچا اسلیے کہ اونکی لیے نہین تہا صاف ت کہا بعضے صحابہ نی کہ پس کیا تعبیر کی تمنے دودہ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر ہی یعنی اوسکی علم کی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی ف ح ع لکہا ہی علماء نی کہ صورت مثالیہ علم کی اوس عالم مین دودہ ہی جو کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتی تو تعبیر اوسکی یہ ہی
کہ علم خالص نافع نصیب اوسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودہ اور علم کی یہ ہی کہ دودہ باعث غذا بدن کی ہی اور سبب اصلاح بدن کا اور علم اصل

ہی علم پر عمل صورت تو نا بالی اور دودھ در حقیقت اور مشابہ ہے کہ مستعمل ہی انکو

وہ واقعہ نہیں ہی تو خواب میں دیا جاوے گا علم حق اور اسی پر دودھ دیا جاوے گا علم ظاہر شریعت کا اور ہی پی شراب دیا جاویگا علم کمال کا اور شہد دیا جاویگا علم طریقت کا اور کہا بعض عارفین نے کہ چاروں نہریں عبارت ہیں چاروں خلیفوں سے اور مطابق اسکی تخصیص وہ کی ساتھ عمر کی اس حدیث میں اور منقول ہی ابن مسعود سے کہا انہوں نے کہ اگر جمع ہو عرب کے قبیلوں کا ترازو کی ایک پلہ میں اور رکھا جاوے علم عمر کا ایک پلہ میں تو البتہ ہوگا علم عمر کا وزن اور صحابہ اعتقاد رکھتے تھے کہ عمر علم کی دس حصوں میں سے نو حصہ لی گئی ہیں **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِیْ یَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرِیَّهٗ حَتّٰی رَوِیَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا سنی آنحضرت سی فرماتی اوس وقت کہ بیچ اس کی تھا دیکھا میں اپنی تئیں اوپر کنوین کی کہ اوس پر ایک ڈول ہی **ف** ح قلیب قاف کی زبر اور لام کی زیر سے وہ کنوان کہ جسکا منہ نہ بنا ہو اور اوسکی بنا پتھر اور اینٹ کا نہ ہوا ہو اور کہا علما نے کہ قلیب کہنا نہ طوی کا معلوم ہو کہ بہت اہل دین کے موقوف اور پہنچانے مطلوب کی ہی بنا اور خالص ہونے کی بیچ اس کے پس کھینچا میں نی پانی اوس کنوین سی جس قدر چاہا اللہ نے پھر لیا ڈول ابن ابی قحافہ نے یعنی ابو بکر صدیق نے پس کھینچا انہوں نے اوس کنوین سے ایک ڈول یا دو ڈول **ف** ح یہ شک راوی کا ہی اور صحیح روایت تو مین کے ہی اشارہ ہی طرف قلت زمانہ خلافت انکی کہ کہا وہ دو برس ہیں اور ذنوب ساتھ زبر ذال معجمہ کی ڈول پانی کا بھرا ہوا اور ظاہر تر یہ ہی کہ لفظا و معنی شک کی ہی پس نہیں احتیاج طرف تخطئہ راوی کی اور طرف شک اور تردد اوسکی بیچ کھینچنی ابی بکر کی سستی اور ناتوانی ہی **ف** ح اسمیں نقصان اور کمی رتبہ ابی بکر کی نہیں ہے اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا اوپر بلکہ خبر دینی ہی کمی مدت ولایت انکی سی اور کثرت انتفاع لوگونکی سی عمر کی ولایت میں اور بعضوں نی تفسیر کیا ہی ضعف کو ساتھ نرمی اور مہربانی کی نسبت سے اور ناتوانی کی ساتھ اور اللہ بخشی ابو بکر کی لیے سستی انکی کو **ف** ح اسمیں ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا طرف ابی بکر کی نہیں ہی بلکہ کلمہ یوں ہی زبان پر عرف و عادت لوگونکی ہی کہ کہتی ہیں فلانی ایسا کیا خدا بخشی اوسکو تب ہو گیا وہ ڈول چرس پس لیا اوسکو عمر بن خطاب نی پس نہیں دیکھا میں کسی قوی شخص کو لوگوں سے کہ کھینچتا ہو کھینچنا عمر کا سا یہاں تک کہ سیراب کیے لوگوں نے اونٹ اپنی اور بٹھائی اونٹ اور مقرر کیے اونٹوں کی لیے عطن **ف** ح عطن کہتی ہیں اونٹوں کی بیٹھنی کی جگہ کو گرد پانی کی کہا قاضی نی کہ شاید کہ کنوان اشارہ ہی طرف دین کی کہ جو منبع ہی اون چیزونکا کہ اونکی سبب سی زندہ ہوتی ہیں نفوس اور تمام ہوتا ہی امر معاش و کھینچنا پانی کا اشارہ ہی طرف اوسکی کہ یہ امر دین پہنچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی طرف ابو بکر کی اور اونسی طرف عمر کی اور کھینچنا ابو بکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہی طرف کوتاہی مدت خلافت انکی کہ یہ امر اونکی ہاتھ میں برس یا دو برس رہیگا پھر منتقل ہوگا طرف عمر کی اور رہیگی مدت خلافت انکی دس برس اور تین مہینی اور ضعف انکا اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگا اونکی ایام خلافت میں اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہی طرف اسکی کہ متواضع ہونگی اور مدارات لوگونکی کرینگی اور سیاست اونکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہی ذکر کیا اوسکو آنحضرت نی تاکہ جانا جاوی کہ یہ معاف اور مغفور ہی اور نسی غیر خارج ہی اونکی منصب سی اور ہو جانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کی اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگی ایام خلافت اونکی میں تعظیم دین کے اور بول بالا اسلام کا اور اوسکی پہنچنی میں قوت سی اشارہ ہی طرف اسکی کہ کوشش کرینگی وہ بیچ ترقی دین کی اور بسلانی اوسکو مشارق و مغارب میں اسی کوشش کہ نہیں اتفاق ہوئی کسیکو پہلی اونکو اور بعد

اونکی اور کہا تو ہی نی بیچ قول حضرت کی پس کھینچا مینی اوس سے جسقدر کہ اسبابا پہر لیا او سکو ابن ابی قحافہ نی اشارہ ہی طرف ... بابکری او خلافت
اونکی بعد حضرت کی اور راحت پائی آنحضرت کی بسبب وفات کے بیچ دنیا سی او مشقتون اوسکی سی اور بیچ قول آنحضرت کے پہر لیا اوسکو ابن الخطاب نے ابی
بکر کی ہاتہ سی تا قول اونکی پیراب کیی اونٹ اشارہ ہی طرف اسکی کہ ابو بکر نی قلع و قمع مرتد ونکا کیا او جمع کیا تفرق مسلمانونکا اور شروع ہوئین فتوح او تمام و کمال
ہوئی ثمرات اوسکی عمر رض کی زمانہ مین تہی اور شیخ رح نی لکہا ہی کہ اشارہ ہی طرف انتفاع صغیر و کبیر کی بیچ زمانہ خلافت عمر کی **ت** اور بیچ روایت ابن عمر کی یون
آیا ہی کہ پہر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کی ہاتہ سی پس ہو گیا وہ ڈول عمر رض کی ہاتہ مین چرسا پس نہین دیکہا مینی کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا

الفصل الثانی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ
عُمَرَ وَقَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِهٖ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا نی بلاشبہ اللہ تعالی نی پیدا کیا اور جاری کیا ہی حق اوپر زبان عمر کی اور دل اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی
اور بیچ روایت ابی داود کے ابی ذر سی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے بلاشبہ اللہ تعالی نی رکہا ہی حق اوپر زبان عمر کی کہتا ہی ساتہ حق کی یا تقدیر یہ ہی کہ کہتا
حق ہی سبب اسکہنی کی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہ تہی ہم یعنی اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہی اوپر زبان عمر رض کی
ف ع یعنی عمر بولتی ہین ایسی بات کہ آرام پکڑتی ہین اوس سے نفوس او مطمئن ہو جاتی ہین اوس سی دل اور یہ امر غیبی تہا کہ ڈالا گیا تہا عمر رض کی
زبان پر اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد سکینہ سی فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود نے نہین دیکہا مینی عمر کو کبہی مگر کہ ہوتا ہی درمیان دونون آنکہون
اونکی فرشتہ کہ سیدہی راہ بتاتا ہی اونکو **ت** نقل کی یہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سی کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا یعنی دعا کی
خداوندا عزیز او غالب کر دین اسلام کو بسبب ابو جہل بن ہشام کی یا بسبب عمر بن الخطاب کی یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونون مین سی تا بسبب انکی
اسلام قوت پکڑی پس صبح کی عمر نی یعنی بعد دعا کرنی آنحضرت کی پس آئی عمر اول روز مین آنحضرت کی پاس پس لائی اسلام پہر نماز پڑہی آنحضرت
کی مسجد مین آشکارا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** ع ح اور پہلی اسلام لانی اونکی کوئی نماز آشکارا نہین پڑہ سکتا تہا اور آنحضرت چہپی ہوئی
تہی دار ارقم مین **ت** ثابت کی حاکم ابو عبد اللہ نی دلائل النبوۃ مین ابن عباس سی کہ ابو جہل نی کہا کہ جو کوئی قتل کری محمد کو پس اوسکی لیی میرے ذمہ سو اونٹ ہین
اور ہزار اوقیہ چاندی کی پس کہا عمر نی الضمان صحیح یعنی تاوان صحیح ہی پس کہا ابو جہل نی ہان فی الفور دونگا بغیر تاخیر کی پس نکلی عمر پس ملا انسی ایک شخص
اور کہا کہانکا ارادہ رکہتا ہی تو پس کہا عمر نی کہ ارادہ رکہتا ہون محمد کی پاس جانیکا تا کہ قتل کر دون اوسکو کہا اوس شخص نی کیا نڈر ہی تو بنی ہاشم سی کہا
عمر نی کہ مین گمان کرتا ہون تجکو کہ اپنی دین سی نکل گیا تو کہا اوس شخص نی کہ کیا نہ خبر دون مین تجکو اس سی عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیری اپنی
دین سی نکل گئی ساتہ محمد کی پس متوجہ ہوئی عمر اپنی بہن کی مکان کی طرف اور وہ پڑہ رہین تہین سورہ طہ پس عمر ٹہر کر سننی لگی پہر کہٹکہٹایا دروازہ اونکی
کی پاس گئی اور کہا کہ کیسی تہی یہ آواز یعنی آہستہ کی پس ظاہر کیا اونکی بہن نی اسلام پس رات گذاری عمر رض نی غمگین ہوا نتک کہ اوٹہی بہن بہنوئی
اونکی پڑہنی لگی طہ ما انزلنا پس جبکہ سنا عمر نی کہا اوس محلکہ کتاب کو دیکہون پس اوسکو جبکہ پڑہا اوسکو اس آیت تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا
پایا بار خدا یہ لائق ہی اسکی کہ عبادت کیا جاوے سوا اوسکی اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ پس رات گذاری عمر نی جاگتی پکارتی تہی یا محمداہ شوقا

یعنی اول ... اللہ ... ابی جہل [illegible]

ہے کہ غالب کر تو اسلام کو سبب ابو جہل کے یا سبب عمر کے اور دین میں مدد نہ تھا سو یہہ دعا اونکی قبول ہوئی سبب عمر کے پس نکلے عمر گلی میں ڈال کر تلوار
بغل میں چلے پہنچے طرف دار ارقم کے مکان کی کہ وہیں تھے رسول خدا پس نکلی طرف عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا اے عمر اسلام لاؤ ورنہ البتہ اوتاریگا اللہ
جو کچھ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنے لگے جوڑ بند عمر کے اور گر پڑی تلوار اونکے ہاتھ سے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کہا
عمر نے کہ لات وعزی کو پوجتے تھے ہم پہاڑوں پر اور نالوں کے اندر اور اللہ کو عبادت کریں ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہیں عبادت کرینگے ہم اللہ کو پوشیدہ بعد آج کے
اونکی کنیت حضرت عمر کی ابو حفص ہے اسلام لائے سنہ چھ میں نبوت سے اور بعضوں نے کہا سنہ پانچ میں بعد چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کی اور
فاروق اونکا لقب اسی سبب ہوا کہ ایک منافق جھگڑا ایک یہودی سے پس بلایا اوسکو یہودی نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بلایا یہودی کو منافق نے
طرف کعب بن اشرف کی کہ سردار تھا منکرین قوم اپنی کا پھر دونوں قضیہ لائے طرف پیغمبر خدا صلعم کی پس حکم کیا آنحضرت نے واسطے یہودی کے یعنی حق
پر وہی تھا اوسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم دینگے ہم عمر کو پس کہا یہودی نے عمر سے حکم کیا میرے لیے آنحضرت نے پس نہیں راضی ہوا منافق
حضرت کی حکم سے اور رجوع کی ہے طرف تمہاری پس کہا عمر نے واسطے منافق کی کہ اسیطرح ہے بات کہا منافق نے ہاں پس کہا عمر نے کہ یہیں ٹھہرو تم
دونوں یہانتک کہ نکلوں میں طرف تمہاری پس داخل ہوئے عمر اور لی تلوار اپنی پھر نکلے پس مارا ساتھ اوسکی گردن منافق کی یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا
اور کہا کہ اسیطرح حکم کرونگا میں اوسکو جو نہ راضی ہوا ساتھ حکم اللہ کی اور رسول اوسکی کی پس اوتری آیہ الم تر الی الذین یزعمون انھم
امنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت اور کہا جبرئیل نے کہ عمر فرق کرنیوالا ہے درمیان
حق اور باطل کے پس لقب مقرر ہوا اونکا فاروق **وعن** جابر قال قال عمر لابی بکر یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذلک فلقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل
خیر من عمر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے جابر سے کہا کہا عمر نے واسطے ابی بکر کی اے بہتر لوگوں کی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس کہا ابو بکر نے آگاہ ہو اے عمر تحقیق تو نے اگر کہا مجکو بہتر لوگوں کا تو تحقیق سنا ہے میں نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے نہیں طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی
شخص کی کہ بہتر ہو عمر سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ع یہہ یا تو محمول ہے اوپر ایام خلافت اونکی کی کہ اون ایام میں
سب سے بہتر تھے اور یا مقید ہے ساتھ بعد ابی بکر کی یا مراد یہی ہے کہ البتہ ہیں یا بطریق سیاست میں مانند اونکی کی کوئی نہیں کی واسطے تطبیق دینے کی درمیان
حدیثوں کے **وعن** عقبة بن عامر قال قال النبی صلی اللہ علیه وسلم لو كان بعدی نبی لكان عمر بن الخطاب رواه الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر پیچھے میرے
کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب **ف** ح اور اس عبارت کو محال میں بھی استعمال کرتے ہیں مبالغہ لو گویا یہہ اس سبب سے ہے کہ عمر کو الہام ہوتا تھا اور
القا کرتا ہے فرشتہ اونکے دل میں حق اونکو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سے واللہ اعلم **وعن** بریدة قال خرج رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فی بعض مغازیه فلما انصرف جاءت جاریة سوداء فقالت یا رسول اللہ انی كنت نذرت ان ردك اللہ صالحا
ان اضرب بین یدیك بالدف واتغنی فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان كنت نذرت فاضربی والا فلا
فجعلت تضرب فدخل ابو بكر وهی تضرب ثم دخل علی وهی تضرب ثم دخل عثمان وهی تضرب ثم دخل عمر
فالقت الدف تحت استها ثم قعدت علیها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان الشیطان لیخاف منك

یا عمر انی کنت جالسا وھی تضرب فدخل ابو بکر وھی تضرب ثم دخل علی وھی تضرب ثم دخل عثمان و
ھی تضرب فلما دخلت انت یا عمر القت الدف رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب صحیح اور
روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہ نکلی آنحضرت بیچ بعض جہادون کی پس جبکہ پہری آنحضرت جہاد سی آئی آپکی پاس
ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تہی یا رنگ اوسکا کالا تہا پس کہا اوسنی یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر کی تہی کہ اگر پہیر لایگا آپکو اللہ تعالے سفر سے صحیح سالم
تو بجاؤنگی مین آپکی آگی دف **ف** دف ساتہہ پیش دال اور تشدید فے کی فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتہہ
زبر دال کی بہی اور مراد دف سی وہ دف ہی کہ متقدمین کی زمانہ مین تہا اور جسمین کہ جہانجہ ہوتا ہی پس وہ مکروہ ہی اتفاقا اور اوسمین دلیل ہی
اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت ہو واجب ہے اور خوشی کرنی ساتہہ آنی آنحضرت کی قربت ہی خصوصا کہ آنا جہاد سی ہو جسمین کہ جاتین ہلاک
ہوتی ہین **ف** اور گاؤنگی مین یعنی بسبب خوشی آنی آپکی کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ اگر تونی نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین
کی ہی تو پس نہ بجا دف **ف** ع اسمین دلالت ظاہرہ ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جایز ہی مگر ساتہہ نذر کی ورنہ اوسکی کی وجہ کہ وارد
ہوا ہی اوسمین اذن شارع کا مانند بجانی اوسکی کی اعلان نکاح مین پس جو رواج دیا ہی بعضی مشایخ لوگون نے کہ بجاتے ہین دف حالت ذکر مین پس ہے بدعت
برائیونکی ہی بچا اللہ ولی دینہ وناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مولف اسکا کہ یہہ جو بعضی صاحبون نے اس سے جواز عورت کی راگ سننی کا ثابت کیا ہے جبکہ امن ہو
فتنہ سی اور بعضون نے احیاء العلوم اعیاد مین جایز اور مختار کہا ہی تو یہہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کی کہ بسبب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام ہی
جیسی کہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہا میں ہے بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکہا ہی اگرچہ اپنی دل کی خوشی کی لیی ہو اور حدیثین جواز کی اونکی نزدیک منسوخ ہین
ف پس شروع کیا اوس چہوکری نے بجانا دف کا پس آئی ابوبکر رض پس حال ہین کہ وہ چہوکری بجاتی تہی دف بعد ازان آئی علی رض اور وہ
چہوکری بجاتی تہی دف پہر آئی عثمان رض اور وہ بجاتی تہی دف پہر آئی عمر رض پس ڈالا دف اوس لڑکی نی نیچی چوتڑون اپنی کی پہر بیٹہی اوس پر تا کہ
چہپاوی عمر رض سی از راہ ہیبت کی اونکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجہسی ای عمر **ف** ع مراد شیطان سی وہ کالی عورت تہی اس لیی کہ
وہ شیطان الانس تہی کرتی تہی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اوسکا ہی جو باعث ہوا تہا اوسکو اوپر کرنی امر مکروہ کی کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس لہو سی ہے
بنابر اسکی کہ حاصل ہو بسبب اوسکی اظہار خوشی کا **ف** تحقیق مین بیٹہا تہا اور وہ بجاتی تہی پس آئی ابوبکر رض اور وہ بجاتی رہی پہر آئی علی رض
اور وہ بجاتی رہی پہر آئی عثمان رض اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو ای عمر ڈالدیا اوسنی دف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح **ف** ع
اشکال اس حدیث مین یہہ ہے کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نی فعل اوس عورت کا پہلی بلکہ حکم کیا اوسکو ساتہہ اوسکی اور ایسی وقت داخل ہونی ابی بکر رض اور علی رض
اور عثمان رض کی اور نام کہا اوسکا آخر مین شیطان اور جواب دیتی ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اوس عورت نی آنحضرت کی پہر آنیکو سلامتی سی ایک نعمت خدا کیطرف
سی جب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع مین اسطرح سی حکم کیا آنحضرت نی اوسکو ساتہہ پورا کرنی نذر اوسکی کی اور نکل گیا دف بجانا صفت لہو
سی طرف صفت حقانیت کی اور کراہیت سی طرف استحباب کی ولیکن یہہ حاصل ہوتا تہا ساتہہ ادنی درکنار اوسکی کی اور جب زیادہ ہوا اور حد سی تجاوز کیا
اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وہ وقت آنی عمر رض کی فرمایا حضرت نی جو کچہہ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتہہ منع ہونی زیادتی اوسکی کی اور کرنی اوسکی کے
لی ضرورتا و صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو نہ پہنچی کر کیا ہی نعم لشیتی نی اور بعید نہین ہی یہہ ہو نہ تہا مدت بجانے دف کی بطریق عرف کی وقت ابتدا
آنی عمر رض کی مجلس حضرت مین اور گمان کرتا ہون مین کہ یہہ ظاہر تر اور اولی تر ہی وسن تقی برہی کہ اوپر گذری یہہ ہی مجہکو ایک سخیہ اور وہ یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ
عمر رض نہین دوست رکہتی تہی اوس چیز کو کہ صوت اوسکی مشابہ باطل کی ہو اگرچہ ہو اوس مین حق تا اور یہہ مؤید ہین اوسکی بعضی روایتین چنانچہ وہ مرقاۃ مین ہی

[redacted]

ومن باب ... مناقب عمر ... رسول الله صلى الله عليه وسلم

[redacted] حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى رأسه فقال لي اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتي عنده اذ طلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لانظر الى شياطين الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی آنحضرت بیٹھے ہوئے پس سنی ہمنے ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنے شور و غوغا اور سنی ہمنے آواز لڑکوں کی پس کھڑے ہوئے آنحضرت پس ناگہاں ایک عورت حبشیہ اچھلتی کودتی تھے اور لڑکے گرد اوسکے تھے یعنے تماشا دیکھتے تھے پس کہا فرمایا آنحضرت نے ای عائشہ آ اور دیکھ تماشا پس گئی میں اور رکھا میں نے گال اپنا آنحضرت کے کندھے پر پس شروع کیا میں نے دیکھنا طرف حبشیہ کی درمیان کندھے آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو بعد ایک ساعت کے یا کہا تو نہیں سیر ہوئی تو پس تماشا دیکھنے ہی کو فرمایا پس شروع کیا میں نے کہنے میں نہیں سیر ہوئی میں تاکہ دیکھوں منزلت اپنی یعنی نہایت منزلت اپنا اور غالب محبت اپنے نزدیک حضرت کے **ف** ع یعنے یہہ کہنا میرا کہ نہیں ہوئی ہوں سبب حرص دیکھنے اوسکے نہ تہا بلکہ مقصود میرا یہ تہی تاکہ دیکھوں حضرت کی نزدیک میرا مرتبہ کیسا اور کتنا چاہتے ہیں مجھکو **ترجمہ** ناگہاں نمودار ہوئے عمرؓ پس متفرق ہوگئے لوگ نزدیک اوس عورت کی سبب ہیبت عمرؓ کی اور ڈر انکار کرنے عمرؓ کی سے اوپر اوس فرمایا آنحضرت نے البتہ تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف شیاطین جن اور انس کی کہ تحقیق بھاگ گئے ہیں عمرؓ سے کہا عائشہؓ نے پس پہر آئی میں اور چھوڑ دیا میں نے دیکھنا اوسکا **ف** ح گویا یہہ کہنا باعتبار ہوا اوسکے ہے یعنی صوت لہو اور لعب کے الاکہ نکر دیکھتی وسکو آنحضرت اور کہا تی عائشہ کو اور توجیہہ مصاحبت کی یہی مثل توجیہہ حدیث سابق کی ہے اور اوسمیں دلیل ہے اوپر عظمت خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صفت جمال کی اوپر عظمت کے دلالت کرتی ہے اور غالب تر صفت جلال کی عمرؓ پر **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ع جانا چاہئے کہ حدیث اصحاب نے جس شمعونکی صحیحین میں ہے طریق سے آئی ہے کہ حبشی چھوٹی بازی کرتی تہی اور آنحضرت عائشہؓ کو دکھاتے تہے پس آئے عمرؓ اور منع کیا اور پہر بازی شروع کی پس آنحضرت نے فرمایا کہ چہوڑ دو ای عمر کہ آج عید ہے یعنی عید کی روز کہیلنا اور لعب مباح ہے اور اس حدیث میں فکر عورت حبشیہ کا اور لڑکوں کا ہے احتیاج اسکی نہیں کہ یا دیکھی عائشہ کیونکر تہیں اجنبیوں کو اور جواب یا جاوے کہ وہ چہوٹی تہیں سن بلوغ میں نہ تہیں شاید کہ یہہ واقعہ پہلے ہو اور ترمذی نے روایت کیا اور روایت کیا شیخین نے روایت کیا واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسرے عن انس وابن عمر ان عمر قال وافقت ربي في ثلث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى وقلت يا رسول الله يدخل على نسائك البر والفاجر فلو امرتهن يحتجبن فنزلت اية الحجاب واجتمع نساء النبي صلى الله عليه وسلم في الغيرة فقلت عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت كذلك وفي رواية لابن عمر قال قال عمر وافقت ربي في ثلث في مقام ابراهيم وفي الحجاب وفي اسارى بدر متفق عليه روایت ہے انسؓ اور ابن عمرؓ سے کہ عمرؓ نے کہا کہ موافقت کی میں نے پروردگار اپنے کی تین چیزوں میں **ف** ع کہا حافظ عسقلانی نے کہ یہاں خاص تین چیزوں کی ذکر سے نفی زیادتی کی نہیں لازم آتی ہے اسلئے کہ کتنی چیزوں میں اونکو موافقت حاصل ہوئی ہے چنانچہ مشہور ان میں سے قصہ قیدیوں بدر کا اور نماز پڑھنے کا منافقوں پر ہے اور اکثر جو واقف ہوئے ہیں ہم پندرہ ہیں کہا صاحب تاریخ الخلفا نے کہ تو اونمیں سے لفظی ہیں اور چار معنوی ہیں اور توریت میں ہیں **ترجمہ** ایک تو یہہ ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اگر پکڑتے ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز تو بہتر ہوتا یعنی صلوۃ الطواف کی جگہہ ہو کہ اوسکی گرد میں فضل ہو پس اتری آیۃ اور ٹھہراؤ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ **ف** ع مراد مقام ابراہیم سے وہ پتھر ہے کہ جسمیں نشان ہیں پاؤں ابراہیم کے قدم کے کہ وقت بنانی خانہ کعبہ کی اوسپر کہڑے ہو کر

بنا لی تہی اوسمین نشان اونکی قدم کی پڑگئی تہی روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی عمر کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ مقام ابراہیم ہی پس کہا عمر نی کہ کیا نہ ٹہراوین ہم
اوسکو جگہہ نماز کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہین حکم کیا گیا ہون مین سکا پس غروب نہوا آفتاب یہانتک کہ اوتری یہ آیہ مذکورہ اور مراد یہہ ہے کہ دو رکعت طواف کی وہان ادا
کرو دو رکعتین پڑہنی بعد ہر طواف کی واجب ہین امر اس آیہ مین استحباب کی لئی ہی اور بعضون نی کہا وجوب کی لئی یعنی مطلق دو رکعتین پڑہنی تو واجب ہین لیکن
خاص مقام ابراہیم مین پڑہنی مستحب ہی اور امام شافعی کی نزدیک بیچ وجوب دو رکعتونکی دو قول ہین **ترجمہ** اور دوسری خبر یہہ ہے کہ کہا مین نی یا رسول اللہ داخل ہوتی
ہین آپکی بیبیون پر نیک اور بد یعنی ہمیشہ سب آپکی شان عظمت کی نہین دیکہتا ہون مین پس اگر حکم کرتی آپ اپنی بیبیونکو پردہ مین بیچ لوگونکی ساتہ تو البتہ
ہوتا پس اوتری آیہ پردہ کی **ف** ع یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ یہہ حجاب آنحضرت کی بیبیون پر واجب تہا
سوا اوسکی عورتین جتنی ہین کہ تمام عورتونپر واجب ہی اوسمین تفصیل ہی کہ فقہ مین مذکور ہی اونکی لیئی حکم تہا کہ بالکل لوگونکی سامنے نہ آوین اگرچہ کپڑونمین پوشیدہ
اور مستور ہون تو حکم خاص ازواج مطہرات کی لئی تہا اور اونکو درست ہے کہ خوب طرح اپنی تئین ڈہانک کر اگر نکلین تو درست ہے اور تیسری یہہ کہ مجتمع و متفق ہوئین
عورتین آنحضرت کی بیچ قصہ غیرت کی **ف** ع مراد قصہ غیرت سے وہی قصہ آنحضرت کے شہد پینے کا حضرت زینب کے ہان ہی کہ بالاجمال وہ قصہ یون ہی کہ آنحضرت
صلعم کو شہد پسند تہا حضرت زینب کے ہان کہیں سے شہد آیا تہا حضرت جو اونکی نوبت کی دن تشریف لائی تو اونہون نے حضرت کو پلایا اور حضرت کچہہ
زیادہ ٹہری اونکی ہان نسبت اور ونکی پس اسی سے حضرت عائشہ وغیرہ کو شک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جسکی ہان ہم مین سے آوین کہی کہ آپ سے
بو مغافیر کی آتی ہی مغافیر ایک قسم ہی گوند کی بودار پس آنحضرت نی شہد کو اپنی اوپر حرام کیا بلحاظ اوسکی کہ یہہ بو اوسیکی ہو اور اونہون نی یہہ تسلی کیا کہ آنحضرت
زینب کی ہان شہد پینے کی لئی بہر نہ ٹہرین چنانچہ یہہ قصہ بیچ تفسیر سورۂ تحریم کی اور حدیث مین مفصل مذکور ہے ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو تو
توامید ہے کہ پروردگار اونکا بدل دیگا اونکو بیبیان بہتر تمسی پس اوتری آیہ اسیطرح یعنی موافق اونکی کلام کی لفظا اور معنا اور بیچ ایک روایت ابن عمر کی یون
آیا ہی کہا ابن عمر نی کہا عمر نی کہ موافقت کی مین نی اپنی پروردگار کی بیچ تین چیزونکی ایک تو نماز ادا کرنی مین بیچ مقام ابراہیم کی دوسرے حکم کرنی مین ساتہہ پردہ کرنی کی آنحضرت
کی بیبیونکو تیسری بیچ قیدیون بدر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح کہ حکم کیا یعنی غزوہ بدر کی قیدیونکی قتل کرنیکا اور آنحضرت نی بمشورہ
ابی بکر فدیہ لیا اور خلاصی دی پس آیہ نازل ہوئی موافق رای عمر کی **وعن** ابن مسعود قال فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ
بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ
الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاۗءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ
يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن مسعود سے
کہ کہا فضیلت دیگئی آدمیونپر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزونکی ایک تو بسبب ذکر کرنی اونکی قیدیونکو روز بدر کے حکم کیا عمر نی اونکی قتل کرنیکا پس اوتاری اللہ
تعالی نی یہہ آیہ اگر نہ ہوتا لکہا ہوا حکم اللہ کیطرف سے سبقت لیگیا یعنی پہلی لوح محفوظ مین یا علم الٰہی مین ثابت ہے کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین نہین عذاب
کیا جاویگا یا یہہ کہ اہل بدر مغفور ہین اگر ایسا نہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اوس چیز کی کہ لیا تمنی یعنی فدیہ عذاب بڑا **ف** ع یعنی دنیا مین پہلی آخرت کی وہ فدیہ جو
اونہون نی لیا دن بدر کے کفار سے خطا اجتہادی ہوئی اونکو کیا تہا اونہون نے فدیہ یہہ سمجہہ کر کہ لینا مال کا اونسی انسب ہے تاکہ تقویت پاوین مومن بسبب اوسکے
اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب لینے کی بعد اوسکی اور یہہ رای تہی ابوبکر کی اور بعضون نے کہ تابع ہوئے تہی اونکی صاحبان صفت جمال ہی اور بعضی کہتی تہی کہ
قتل کرنی چاہیے اونکو اسلیئے کہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کی اور یہہ قول تہا عمر کا اور وہ کہ موافق تہی اونکی صاحبان صفت جلال ہی اور سرکاہ کہہ کیا آنحضرت

دن ہے کا فرمایا آنحضرت نے اے ابا بکر کیا رائے ہے تمہاری ان قیدیوں کے حق میں کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ چچا کے بیٹے اور کنبے کے بیٹے اور بھائی ہیں انکی میری رائے ہے کہ انسے فدیہ لیں تو ہوگی
ہمکو اونسے قوت کافروں پر اور شاید کہ ہدایت کرے اونکو اللہ طرف اسلام کی اور ہوجاوین ہمارے مددگار فرمایا حضرت نے کیا رائے ہے تیری
اے ابن الخطاب کہا میں نے یا رسول اللہ نہیں مناسب دیکھتا میں وہ چیز کہ مناسب دیکھی ابوبکر نے ولیکن پیشوا کفر کے اور سردار اونکے ہیں پس مارین ہم اونکو
مار ڈالیں گردن اونکی لیکن قصد کیا آنحضرت نے اوس چیز کا کہ کہی ابوبکر نے اور نہ قصد کیا اوس چیز کا کہ کہی میں نے اور لیا اونسے فدیہ پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں
آنحضرت کے پاس پس ناگہاں آنحضرت اور ابوبکر بیٹھے ہوئے روتے تھے کہا میں نے یا رسول اللہ کس چیز سے روتے ہو تم اور یار تمہارا پس اگر رونا آوے مجھکو روؤں اور اگر نہ آوے تکلف
رونیکی صورت بناؤں ساتھ سبب رونے تمہارے کے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق سامنے لایا گیا میرے عذاب تمہارا قریب اس درخت سے اور ایک درخت اوس وقت بہت
قریب تھا اوپس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ
ترجمہ اور فضیلت دی گئی عمر کو سبب فرمانے کے انکی پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو یہ کہ پردہ کریں پس کہا عمر سے زینب بنت جحش
نے کہ ازواج مطہرات ہیں تحقیق تو اے حکم کرتا ہے ہمپر بیٹے خطاب کے اور حال آنکہ وحی اوترتی ہے ہمارے گھروں میں پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اور جب
مانگو تم آنحضرت کی بیویوں سے کچھ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اونسے پردہ کے پیچھے سے اور فضیلت دی گئی عمر کو سبب قبولیت دعا آنحضرت کی اونکے حق میں کہ دعا کی تھی
خداوندا قوی کر دین اسلام کو بسبب اسلام لانے عمر کے اور فضیلت دی گئی عمر کو سبب اپنی رائے یعنی اجتہاد اپنی کے بیچ بیعت ابوبکر کی یعنی وقت خلیفہ ہونے
اونکے تھے عمر پہلے وہ شخص کہ بیعت کی ابوبکر سے یعنی اول وہ شخص بیعت کی پھر اور لوگوں نے باتباع اونکی نقل کی یہ احمد نے **وعن** ابی سعید
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك الرجل ارفع امتي درجة في الجنة قال ابو سعيد والله ما كنا نرى ذلك
الرجل الا عمر بن الخطاب حتى مضى لسبيله رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص
بلند تر ہے امت میری سے از روے مرتبہ کی بہشت میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اس طرح آنحضرت نے مبہم فرمایا اور تعیین نکی کہ وہ شخص کون ہے اور مقصود یہ تہا کہ
تا کوشش اور جد وجہد لوگ طاعات میں کریں وہ مرتبہ پاویں اور وہ مرتبہ پایا نہیں جاتا ہے مگر بسبب نہایت جد وجہد کی اور مواظبت کی طاعات عبادات پر اور
بسبب متصف ہونے ساتھ اخلاق وکمالات کے یا ذکر کسی شخص کا ہوا کہ متصف ہے ساتھ ان صفتوں کے پس اشارہ کیا آنحضرت نے کہ جو کوئی متصف ہو ساتھ ان صفات
کے بلند تر ہے درجہ اوسکا بہر تقدیر **ترجمہ** کہا ابو سعید نے قسم خدا کی نہ تھے ہم کہ گمان کریں اوس شخص کو کہ کون ہے مگر عمر بن الخطاب پر یہانتک کہ گذر گئے عمر
ساتھ راہ اپنی کے **ف** یعنی وفات پائی اور یقین نہ تھا ہمکو اسکا کہ واقع ہوا اونکے لیے بغیر خبر دینے کے اگر کہیں کہ لازم آتا ہے اس سے یہ کہ عمر افضل
تھے ابوبکر سے تو جواب اسکا یہ ہے کہ قول آنحضرت کا ذالک الرجل اشارہ ہے طرف مبہم کے اور مقصود اتنا ہی ہے کہ کوشش کریں طاعات میں ہر ایک اونمیں سے
تا کہ پہنچے اوس مرتبہ کو اور نہیں چھپایا اوس مرتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنے کے عمل میں اور اچھے اخلاق حاصل کرنے کی اور اجتہاد کرنے کی دین میں اور مواظبت کرنے
کی بھلائیوں پر اور نشانیاں مشاہدہ کی جاتی تھیں یہ خصلتیں عمر میں جیسے کہ مشاہدہ کی جاتی تھی عمر میں ابتدا عمر سے انتہا تک اور اسی سبب سے گمان کیا اونہوں نے
کہ مشار الیہ عمر ہیں اور چھپانا اوسکا مانند ہی اخفاء لیلۃ القدر کا اور نہیں لازم آتا ہے اس سے کہ ہوں عمر افضل ابوبکر سے اور حاصل کلام یہ ہے کہ
مراد اس شخص سے عمر ہیں اور ظن ہے بعضونکی نزدیک بالجزم لیکن نہیں دلالت کرتی ہے اسپر کہ عمر افضل تھے ابوبکر سے اور جمہور کی نزدیک یہی ہے کہ عمر افضل نہیں ہیں
سے اور یہی اعتقاد ہے اہل سنت کا معہذا ہو سکتا ہے کہ کہیں عمر افضل تھے اپنے زمانہ کے لوگوں میں حالت خلافت اپنی میں پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سے
وعن اسلم قال سألني ابن عمر بعض شأنه يعني عمر فاخبرته فقال ما رأيت احدا قط بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من

حِيْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا سوال کیا مجھ سی بعض لوگوں
اونکا یعنی عمر کا بیس خبردی میں اونکو کہا اسلم نی بیچ بیان اوس چیز کی کہ خبردی حال عمر سی نہین دیکھا مینی کسیکو ہرگز بعد آنحضرت کی یعنی بعد وفات آنحضرت کے
اوس وقت سے کہ وفات پائی آنحضرت نی کہ ہووی وہ بہت کوشش کرنیوالا اور سخی تر عمر سی یعنے اعمال خیر مین یہانتک کہ نہایت کو پہنچی نقل
کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی آخر عمر تک اور کہا ہی علمانی کہ یہہ محمول ہی اوپر زمانہ خلافت عمر کی ابوبکر سی اس عموم سی نکلجاوین **وَعَنِ**
الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ
لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ
فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ
لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَ
اَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ
بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا جس وقت زخمی کیے گئے عمر ہوئے عمر کہ درد ظاہر کرتی
ف یعنی اثر زخم کی کہ جو کہنی کا ظاہر کرتی تھے ساتھ کہنی آہ وغیرہ کی اور ابولولو نی کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام زخمی کیا تھا اونکو بدبخت نے شنبہ کی دن تابعیسویں ذی الحجہ کی تئیسویں سنہ
مین چھری سے کہا ابن عباس نے اور گویا کہ ابن عباس نسبت کرتی تہی عمر کو طرف جزع فزع کی و ملامت کرتی تہی انکو و صبر و تسلی دیتی تھے اونکو ای امیر المؤمنین نہ سبب
جزع فزع کر جائیں یعنی نہ مبالغہ کرو فزع اور بیقراری کی البتہ تحقیق صحبت رکہی تھی آنحضرت سے اچھی صحبت کے تمنے اونسی یعنی تہہ عایت حقوق و آداب کے پھر جدا ہوی آنحضرت
اس حال مین کہ وہ تمسی راضی تہی کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر پھر صحبت رکہی تھی ابوبکر سی بیس اچھی صحبت رکہی تمنی اونسی پھر جدا ہوی وہ تمسی اس حال مین کہ وہ
تمسی راضی تہی یعنی بایں حیثیت کہ کیا تمکو امیر المؤمنین پھر صحبت رکہی تمنی مسلمانوں سی یعنی ایام خلافت اپنی کی مین بس اچھی صحبت رکہی تمنی اونسی خوب
عدل کیا اور بڑی سیاست سے تہاری اور البتہ اگر ہو گی جدائی تم اونسی البتہ جدا ہوگی اونسی اس حال مین کہ یہہ تمسی راضی ہین **ف** یعنی اور یہہ کلام
دلالت کرتا ہی اسپر کہ اللہ تمسی راضی ہی اور تم اوس سے راضی ہیں تم بشارت دی گئی ہو ساتھ قول اللہ تعالیٰ کی يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ
اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور موت تحفہ ہی مومن کا اسلیے کہ ہی سبب ملنے مولی کا مقام علیین **ترجمہ** کہا عمر نی اوپر چیز کہ ذکر کی تمنی آنحضرت
صحبت سے اور اونکی رضا ہیں سو اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہی خدا کیطرف سی کہ احسان کیا ساتہہ اوسکی مجہپر یعنی تفضل کیا مجہپر ساتہہ اوسکی بغیر کسب کیے
نہین سراجا تا ہین اوسکی کرب بلکہ شکر و حمد کرتا ہوں مین اوسکی اور آنچہ چیز کہ ذکر کی تمنی صحبت ابوبکر سی اور اونکی رضا سے پس سوا اسکی نہین کہ یہہ نعمت
اللہ کیطرف سے کہ احسان کیا ساتہہ اوسکی مجہپر اور اپر جو کچھ کہ دیکھتی ہو تم بی صبری میری پس وہ بسبب تمہارے اور بسبب یاروں تیرے کی ہی **ف** یعنی ڈرتا ہوں
واقع ہونے فتنوں کی سی میان تمہارے اسلیے کہ یہہ تہی مانند دروازہ کی کہ روکتی تہی فتنوں کو مع ہذا اپنی نفس کی بہی ڈرتا ہوں اور نہین نڈر ہوں عذاب
رب اپنے سی اسلیے کہ **ترجمہ** قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق ہو میرے لیے بقدر بہری زمین کے سونا البتہ اللہ تعالیٰ کی عذاب کے بدلہ دوں میں اوسکو پہلی اسکی کہ دیکھوں اوس
یعنی اللہ کو یا اوسکی عذاب کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ کہا اونہوں نی بسبب غلبہ خوف کے کہ واقع ہوا اونکو اوسوقت بیچ تقصیر کرنی اللہ تعالیٰ کی
حقوق بیچ کذا فی فتح الباری اور استیعاب مین ہی کہ عمر جسوقت زخمی کیے گئے تہی اس حال میں کہ سر اونکا اونکی بیٹی عبداللہ کے گود مین تہا کہا ظلوما لنفسے
غیر انی مسلم اُصلی صلاتی کلہا و اصوم کہا مولف نی کہ دفن کیے گئے عمر دن اتوار کی ذی الحجہ کی سنہ چوبیس میں اور صحیح یہہ ہی کہ عمر اونکی تریسٹھ

ایمرت ... کی جو بعد اور باقی عشرہ مبشرہ نے اور خلق کثیر نے
تابعین میں سے رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جملہ کرامات انکی یہ بعض تاریخ میں نقل کی ہی کہ جب مصر فتح ہوئی تو آئی وہاں عامل ہوکر
عمرو بن العاص کہا وہاں کی رہنے والوں نے کہ یہہ نیل محتاج ہوتا ہی ہر سال میں طرف ایک لڑکی کی کہ کی خوبصورت لڑکی کو نہیں بیش الدیتے ہیں ہم اوسکو اوسمین
اور نہیں تو وہ جاری نہیں ہوتا اور خراب ہوجاتے ہیں شہر اور قحط پڑتا ہی پس نہ کی عمرو بن العاص نے یہہ خبر عمرؓ کو پس بہیجا اونہوں نے ایک پرچہ اوسمین
لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہہ پیام پہنچے بندۂ اللہ عمر بن الخطاب کیطرف سے اما بعد حمد و صلوۃ کی ہیں اگر جاری ہوتا ہے تو اپنے خود نہیں
حاجت ہمکو طرف تیری اور اگر جاری ہوتا ہی تو اللہ کی حکم سے تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بہیجا حضرت عمرؓ نے عمرو کو کہ ڈالدے تو اوسکو نیل میں پس جاری
ہوا نیل اوس رات سولہ گز پہر بہتا گیا ہر سال میں چہہ گز **باب مناقب ابی بکر و عمر** یہہ باب ہے بیچ مناقب
ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی **ف** ح چونکہ واقع ہوا ہے ذکر شیخین کا مقابیح بعض میں شیونکی متعدد کیا مولف نے ایک باب اور بیچ ذکر کرنے ون حق شیونکی اور
بلا شبہہ کہ کیفیت تہی یہہ دونوں حسب اکثر احوال میں بعثت سے دونوکی وزیر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی و مقرب وقت ہیں وقت درگاہ کی و مشیر تدبیر
اور امر میں اسلام اور یہہ دونوں صحبت میں حضر کی تمام وقت احوال میں **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذ اعیی فرکبہا فقالت انا لم نخلق لہذا انما خلقنا لحراثۃ الارض فقال الناس
سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابوبکر و عمر وما ہما ثم وقال
بینما رجل فی غنم لہ اذ عدا الذئب علی شاۃ منہا فاخذہا فادرکہا صاحبہا فاستنقذہا فقال لہ الذئب فمن لہا یوم السبع
یوم لا راعی لہا غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال اومن بہ انا وابوبکر و عمر وما ہما ثم متفق علیہ روایت ابوہریرہؓ
سے اوسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اوس وقت کہ ایک شخص ہانکتا تہا ایک گائے کو ناگہان تہک گئی وہ شخص پس سوار ہو
بیٹہ گیا پس بولی گائے کہ ہم نہیں پیدا کیے گئے ہیں اس کی لیے یعنی سواری کی لیے لیکن ہم پیدا کیے گئے ہیں واسطے کہیتی کے زمین کے **ف** ح اس میں دلیل ہی اوپر کہ سوار
ہونا بیلوں پر اور بوجہ لادنا اون پر جائز نہیں ہی و شیخ ابن حجر نے کہا کہ استدلال کیا گیا ہی ساتہ اسکی اوپر کہ جانور استعمال نہ کیے جاویں مگر اوس چیز میں کہ جاری
ہوئی ہی عادت ساتہ استعمال کرنے اونکی اوس چیز میں اور احتمال رکہتا ہی یہہ اشارہ طرف اولی اور افضل کی یعنی بہتر ہے کہ جن چیزوں کی لیے پیدا ہوئے ہیں اونمیں سے
جو چیز عمدہ ہو اوس میں استعمال کیے جاویں لا الاحقیقت حصر کے مراد ہے ہیں کہ فقط کہیتی ہی میں استعمال کریں سلیئے کہ جملہ اون چیزوں میں سے کہ پیدا کیے گئے ہیں وہ
واسطے اونکی ذبح کرنا اور کہانا بہی ہی بالاتفاق **ف** پس کہا لوگوں نے یعنی جو کہ حاضر تہے ازراہ تعجب کے سبحان اللہ گائے بولتی ہی یعنی حال آنکہ وہ حیوانات
لا یعقل سے ہی پس فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق میں ایمان لاتا ہوں ساتہ اسکی **ف** ح یعنی اس بات کی کہ کلام کرنا گاؤ کا حق ہی اور جملہ و وہم و خیال القاء
شیطان کا نہیں ہی یا اس بات کی کہ اونے کہا کہ یہہ مخلوق نہیں ہیں مگر واسطے کہیتی کی **ف** اور ایمان لاتے ہیں ابوبکر اور عمر **ف** ح نہیں حاضر تہے کہ کرنا
واسطے اشارہ کی ہی طرف قوت و کمال ایمان انکی اگرچہ نہیں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اوسکو نہ جانا اور نہ سنا اور حاضر تہے وہ اور شیخ لی ایمان لانا اوس پر کیونکہ
فرمایا کہ ایمان لاتے ہیں اوس پر ابوبکر اور عمر جواب یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ ایسا امر ہی کہ اوسکی شان یہہ ہے کہ اگر مطلع ہوں اوس پر تو ایمان لاویں اوس پر بغیر تردد اور شک کرنے
اسمین **ف** اور نہیں تہی ابوبکر اور عمر اوس جگہہ **ف** ع یعنی اوس مکان میں کہ فرمایا حضرت نے یہہ کلام پس یہہ مبالغہ ہی بیچ مدح اور قوت ایمان انکی یعنی اگرچہ حاضر
ہوتی تو احتمال تہا کہ تخصیص انکے ذکر کی بسبب حضور انکی ہوتی اور سبب مدح اور ذکر اونکا اس باب میں غائبانہ کیا تو اوسکو بڑا دخل ہوا مقصود میں اور صریح
دلیل ہوا اوپر کہ یہہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمان انکی ہی تہا **ف** اور کہا ابوہریرہؓ نے اوس وقت کہ ایک شخص تہا اپنی ریوڑ میں ناگہان حملہ کیا بہیڑیے نے ایک

بکری کی پر بہیڑ یے ہیں سبیع لیس بکری ابہیڑیا نی بکری کو ہیں بچا بکری پر مالک اوسکا اور پہیرا ہا بہیڑیا ہیں ہی
ہوگا اس بکریکا یعنی جس اس بکریکا دن سبع کی اوس دن کہ نہیں ہوگا کوئی چرانیوالا اوسکا سوائی میری **ف** لفظ یوم السبع ساتہہ
سبا کے پیش اوسکے دونوں طرح روایت کیا گیا ہی معتدا اور مختلف آئی ہین اسکی بیان مین قال الیہ ساتہہ جزم کہا بعضی علمانی کہ مراد اوس سے فتنہ ہین لوگ
آپسمین جنگ کرینگی اور بکریان بغیر چرانیوالی کی چہوڑ دینگی اور سبع و سباع بمعنے ترک اور مہمل ہونیکے آیا ہی اور سبع بمعنے مہمل کی آئی ہی چونکہ بغیر چرانیوالی
چہوڑی جاوینگی گویا چرانیوالے اونکی بہیڑیے ہونگے یہہ خبر دی بہیڑیے نی ساتہہ جو شداید اور فتنونکی کہ واقع ہونگی اور بعضوں نے کہا کہ یوم السبع ساتہہ جزم
کی نام ہی ایک عید کا ہی اونکی کیئے جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین کہ جمع ہوتی تہی اوسمین اور لطف موسم کی کہ باہر رہتا تہا اونکو خبر سی چہوڑ دیتی تہی اور
سوا اسکی لیس کہا تی تہی اوسکو بہیڑیا لیس گو یا خبر دی بہیڑیے نی گذشتہ سی کہ اوس روز کون نگہبان بکریونکا ہوتا تہا کہ آج نگہبانی اونکی کرتا ہی یار وز عید کا
کہ باقی اور دائم ہی کون نگہبانی اونکی اوس روز کریگا اور ایسا نہیں ہے بمعنے درندہ کی ہی اور یہہ انہیں معنے کا احتمال کہتا ہی اور راجع اونکی طرف ہوگا
اور بعضوں نے کہا کہ ساتہہ پیش کی ہی یعنی روز عید کی ہی اور مشارق مین کہا ہے کہ بعضوں نے کہا کہ یہہ لفظ یوم السبع ساتہہ ہی کی یعنی ضیاع کے ہی اور
بمعنے ضیاع کی ہی **ف** لیس کہا لوگون نی از راہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بہیڑیا بولتا ہی لیس فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان لاتا ہون مین اسپر اور ابوبکر اور عمر
اور نہیں تہے وہ دونوں وہان سبحکہ ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال قال انی لواقف فی قوم فدعوا اللہ لعمر و
قد وضع علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول یرحمک اللہ انی لارجو ان یجعلک اللہ مع صاحبیک
لانی کثیرا ما کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت وابوبکر وعمر وفعلت وابوبکر وعمر وانطلقت
وابوبکر وعمر ودخلت وابوبکر وعمر وخرجت وابوبکر وعمر فالتفت فاذا علی بن ابی طالب متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا ایک قوم مین یعنی حضرت عمر کی وفات کے روز لیس دعای خیر کی اوس قوم نی واسطی عمر کے
اسحال مین تحقیق کہی گئی تہی عمر اپنی تخت پر یعنی نہلانیکی لیی بعد وفات کے اور حاضر تہی او نپر ایک جماعت اونکی یاروں مین ناگاہ ایک شخص تہی
میری پیچہی سے تحقیق رکہی کہنی اپنی میری مونڈہی پر کہتا ہی وہ شخص یعنی خطاب کرکے عمر کیطرف رحمت کری تجکو اللہ بلاشبہہ مین البتہ امید رکہتا ہون یہہ
کہ کردانی تجکو اللہ تعالے ساتہہ دونوں یار تمہاری کی یعنی آنحضرت کی اور ابی بکر کی قبر مین یا جنت مین اسواسطی کہ مین بہت تہا سنتا آنحضرت سی فرماتے
تہا مین اور ابوبکر اور عمر اور کیا مینی اور ابوبکر اور عمر نی یعنی فلانا امر امور عبادت بار سوم عادت سے اور چلا مین اور ابوبکر اور عمر یعنی طرف
فلانی مکان کیے اور داخل ہوا مین اور ابوبکر اور عمر یعنی مسجد وغیرہ مین اور نکلا مین اور ابوبکر اور عمر یعنی گہر وغیرہ سی کہا ابن عباس نی لیس پہر کر دیکہا مینی لیس ناگہان
وہ شخص علی مرتضی تہی نقل کی بخاری اور مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسر **عن** ابی سعید الخدری ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ لیتراؤن اہل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق السماء
وان ابابکر وعمر منہم وانعما رواہ فی شرح السنۃ وروی نحوہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ روایت ہی
ابی سعید خدری سے کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکہینگے اہل علیین کو یعنی دیکہی گا بعض اونکا بعض کو یعنی مقام و مرتبہ اونکیکو نہایت بلندی مین
جیسا کہ دیکہتی ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان مین کہ ستارہ کنارہ آسمانمین بہت روشن معلوم ہوتا ہی اور بلاشبہہ ابوبکر اور عمر اہل علیین سے ہین
اور زیادہ ہین دونوں اچہہ مرتبہ مین بڑہ گئی ہین مرتبہ مین اس سے کہ ہوئین اہل علیین سے **ف** علیین ساتہہ زیر عین اور لام کی اور تشدید ی پہلی کے اور جزم
دوسری کے ایک مقام ہی ساتوین آسمان مین کہ جہتی ہین اوسکیطرف ارواحین مومنونکی اور بعضون نی کہا کہ نام ہی دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اوٹہاتی

اور صفات [illegible] ف

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابوبكر وعمر سيدا كهول اهل الجنة من الاولين والآخرين الا النبيين والمرسلين رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن علي اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر دونوں سردار ہیں ادہیڑ عمر والوں اہل بہشت کے پہلوں میں سے اور پچھلوں میں سے سوا انبیوں کی اور پیغمبروں کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ف ح ع وصف کیا انکو ساتھ ادہیڑ ہونیکی باعتبار حال ونکیکی دنیا میں والا بہشت میں ادہیڑ نہیں ہونگے سب جوان ہونگے پس یہہ بیان ادہیڑ عمر کی دنیا میں پہلوں سے مراد ہیں اگلی امتوں کی بیچ مگی افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون اور خضر ہی جب قول انکی ولی کہا ہے انکو اور پچھلوں سے مراد ہیں اولیا اور علما اور شہدا اس امت کے اور نبیوں اور رسولوں کی استثنا کیسی نکل گئی عیسیٰ اور الیاس ہے خضر بحسب قول انکی کہ نبی کہا ہی انکو وعن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لا ادري ما بقائي فيكم فاقتدوا باللذين من بعدي ابي بكر وعمر رواه الترمذي اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں نہیں جانتا ہوں کہ کتنی مدت ہوگی باقی رہنا میرا درمیان تمہارے یعنی کم مدت ہی یا بہت پس پیروی کرو ان دو شخصوں کی کہ پیچھے میرے خلیفہ ہونگے کہ وہ ابوبکر اور عمر ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل المسجد لم يرفع احد راسه غير ابي بكر وعمر كانا يتبسمان اليه ويتبسم اليهما رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے انس سے کہا تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں نہ اوٹہاتا کوئی یعنی صحابہ میں سے سر اپنا یعنی مارے ہیبت اور حیا کے سوای ابی بکر اور عمر کی تھی یہہ دونوں کہ مسکراتے تھے دیکھہ کر طرف آنحضرت کی اور مسکراتے تھے آنحضرت دیکھہ کر طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ح یہہ خاصیت محبت اور عادت محبوبوں کی ہی کہ جب آپس میں ایک کی دوسرے پر نظر پڑتی ہے بے اختیار مسکرانے لگتے ہیں اور شاد ہو جاتے ہیں وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج ذات يوم ودخل المسجد وابوبكر وعمر احدهما عن يمينه والآخر عن شماله وهو آخذ بايديهما فقال هكذا نبعث يوم القيامة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز یعنی حجرہ شریف سے اور داخل ہوئے مسجد میں ابوبکر اور عمر ایک دونوں میں سے داہنی طرف آنحضرت کے تھے اور دوسرے بائیں طرف اونکی اور آنحضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ دونوں صاحبوں کی پس فرمایا آنحضرت نے اسی طرح اوٹہائے جاوینگے ہم یعنی قبروں سے نکلینگے طرف حشر کی روز قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وعن عبد الله بن حنطب ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى ابا بكر وعمر فقال هذان السمع والبصر رواه الترمذي مرسلا اور روایت ہے عبد اللہ ابن حنطب تابعی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابابکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ دونوں بمنزلہ شنوائی اور بینائی کی ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے بطریق ارسال کی ف یعنے یہہ دونوں میان مسلمانوں کی مشابہ کان اور آنکھہ کی ہیں نسبت تمام اعضا کی شرف اور لطافت میں اور قریب اس معنے کی کہا ہی کہ بعضوں نے کہا کہ مثل انکی دین میں بمنزلہ سمع وبصر کی ہی جسد میں یہہ نسبت میری بمنزلہ سمع وبصر کی ہیں کہ میں سنتا ہوں بواسطہ انکی اور دیکھتا ہوں بواسطہ انکی اور یہہ مضمون راجع ہوتا ہی طرف معنی وزارت ووکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص اونکیکا ہی بیچ سننی حق کی اور اتباع و دیکھنی اور مشاہدہ حق کی نفس اور آفاق میں وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي الا وله وزيران من اهل السماء ووزيران من اهل الارض فاما وزيراي من اهل السماء فجبريل وميكائيل واما وزيراي

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ جو بعید مددگاری لئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نہیں ہے نبی ... ہی او سکی ہوتی ہیں دو وزیر آسمان کی فرشتوں میں سے کہ امداد ... سے ... ہیں
او سکی عالم ملکوت سے اور دو وزیر ہوتی ہیں زمین والوں میں سے **ف** ع یعنی او سکی یار ہوں میں سے کہ خدمت اور نصرت او سکی کرتی ہیں عالم ناسوت میں
اور جب پیش آتا ہی او سکو کوئی امر تو مشورہ کرتا ہے اون سے جیسیکہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل در پیش آتا ہی تو مشورہ کرتا ہے اپنی وزیر سے **ف** پس میرے
دو وزیر میرے آسمان والوں میں سے پس جبرئیل اور میکائیل ہیں **ف** ع اسمیں دلیل ظاہر ہی اسپر کہ آنحضرت افضل ہیں جبرئیل اور میکائیل سی **ف**
اور ای پر دو وزیر میرے زمین والوں میں سی پس ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع اسمیں دلالت ظاہر ہے اسپر کہ یہہ دونوں صاحب افضل ہیں اور
صحابہ میں سے حالانکہ صحابہ افضل ہیں سارے امت میں اور دلالت ہے اسپر کہ ابوبکرؓ افضل ہیں عمرؓ سی ایسی کہ واو اگرچہ واسطے مطلق جمع کی لئی لیکن ترتیب
او سکی لفظ کلام حکیم میں ضرور ہی او سکی لیے اثر عظیم ہو **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ
مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ
رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی بکرہؓ سی کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلعم سی خواب میں دیکھا میں نے کہ گویا ایک ترازو اوتری آسمان سے پس تولی گئے
آپ اور ابوبکرؓ پس غالب آئی آپ اور تولی گئی ابوبکرؓ اور عمرؓ پس غالب آئی ابوبکرؓ اور تولی گئی عمرؓ اور عثمانؓ پس غالب آئی عمرؓ پھر اوٹھائی گئی ترازو **ف**
ع اور اوس شخص نی جو تولنا حضرت علیؓ اور عثمانؓ کا نہ دیکھا گویا اسمیں اشارہ ہے اسطرف کہ ان دونوں صاحبوں کی افضل میں اختلاف ہے سلف میں بیکہ
تب کلام میں ہر دو کو برابر **ف** پس غمگین ہوئے آنحضرت بسبب اس خواب دیکھنی اوس شخص کے جیسیکہ راوی تفسیر کرتا ہے قول النبی کی پس غمگین کیا آنحضرت کو
اسکے سننی نی **ف** ع یعنے بسبب اسکے کہ معلوم کیا آنحضرتؐ نی اسکی تعبیر اسکی یہہ ہے کہ بعد خلافت عمرؓ کی ظہور فتنوں کا ہوگا اور سستی امور کی امت حادث ہونگے
ف پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ یہہ جو تو نی دیکھا خلافت نبوت ہے یعنی ان دونوں صاحبوں کی خلافت خلافت نبوت ہے کہ اسمیں ملا آمیزش بادشاہت خلافت
نہوگا پھر دیگا اللہ تعالیٰ ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** ع تعبیر دی آنحضرتؐ نے اوسکی جانب ترازو کو یہہ زمانہ خلافت کا
خالص اور منتہی ہوگا ابوبکرؓ اور عمرؓ پر کہ اتفاق ہوگا اوسپر اور بعد اوسکی آمیزش بادشاہت ہوگی اور کچھ خلاف اور پراگندگی راہ پاویگی اور بعد از خلافت
چاروں کی بادشاہت ہوگی گذندہ جیسیکہ حدیث میں آیا ہے اور سمجھا اس تعبیر کا اوٹھ جانی میزان کی سے اس سبب سے کیا کہ آپ میں تولنا عبارت ہے تعادل سے
اور چیزوں میں کہ آپسمیں ترجیح ایک دوسری پر ہوں اور جب آپسمیں بعید اور متباین ہوئیں تو آپسمیں تولنا کچھ معنی نہیں رکھتا پس اوٹھا لیا گیا اور برطرف
کیا گیا آپسمیں تولنا پس یہہ خواب دلالت کرتا ہی اوپر انحطاط امر خلافت کی بعد از ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اور معنی غالب آنی اور ایک کی دوسری پر
میزان میں یہہ ہیں کہ راجح افضل ہی جو ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن مسعودؓ سی کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمپر ایک
شخص اہل بہشت میں سے پس آئے ابوبکرؓ پھر فرمایا کہ آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت میں سے پس آئے عمرؓ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف**
ع حدیثوں میں بشارت جنت کے ایک جماعت کے لیے اصحاب میں سے واقع ہوئی ہی اور چونکہ اس حدیث میں واسطے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی آئی ہی واقع ہوئی ہی اس باب میں ذکر کی **وَ**
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ

[redacted] [redacted] [redacted] نعم عمر قلت فاین حسنات ابی بکر قال انما جمیع حسنات عمر کحسنۃ
واحدۃ من حسنات ابی بکر رواہ رزین اور روایت ہے عائشہ سے کہا اوس وقت کہ سر مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا میری
گودی میں تہا بیچ چاندنی رات کے ناگہان کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہو کسیکے لیے نیکیاں موافق گنتی ستاروں آسمان کی فرمایا کہ ہاں عمر کی نیکیاں اوسکی
موافق گنتی آسمانکی ستاروں کی ہیں کہا میں نے پس کیا حال ہی ابو بکر کی نیکیوں کا فرمایا آنحضرت نے نہیں ہیں تمام نیکیاں عمر کی مگر مانند ایک نیکی کی ابو بکر کی نیکیوں میں سے
نقل کی یہہ رزین نے **ف** ع یعنی ابو بکر کی نیکیاں اونکی نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیاں عمر کی ابو بکر کی نیکیوں سے زیادہ ہیں تو بھی ابو بکر
افضل ہیں بسبب قوت حسنات اونکی از راہ کیفیت اور نفاست کے بسبب پائی جانی کمال اخلاص اور شہود معرفت کے جیسیکہ روایت کیا ایک حدیث
میں نہیں ہے فضیلت ابو بکر کی تمپر بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ بسبب ایک چیز کی کہ رکہی گئی ہی اونکی سینہ میں ذکر کیا ہی اسحدیث کو غزالی نے

باب مناقب عثمان رضی اللہ عنہ

باب بیچ مناقب عثمان کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطجعا فی بیتہ کاشفا عن فخذیہ او ساقیہ فاستاذن ابو بکر فاذن لہ وھو
علی تلک الحال فتحدث ثم استاذن عمر فاذن لہ وھو کذلک فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وسوی ثیابہ فلما خرج قالت عائشۃ دخل ابو بکر فلم تھتش لہ ولم تبالہ ثم دخل عمر فلم تھتش لہ ولم تبالہ
ثم دخل عثمان فجلست وسویت ثیابک فقال الا استحیی من رجل تستحیی منہ الملائکۃ وفی روایۃ قال
ان عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحالۃ ان لا یبلغ الی فی حاجتہ رواہ مسلم

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لیٹی ہوئے اپنی گہر میں کہولی ہوئے رانین اپنی یا پنڈلیاں اپنی **ف**
ع کہا نووی نے کہ دلیل پکڑا ہی اسحدیث کو مالکیوں وغیرہ نے کہ جو کہتی ہیں ران ستر نہیں حالانکہ یہہ حدیث دلیل نہیں ہوسکتی اسلیے کہ شک
کیا ہی راوی نے کہ عضو کہلا ہوا تہا ہیں کہ آیا وہ رانین تہین یا پنڈلیاں پس لازم نہیں آتا ہی اوس سے جزم جواز کہولنی ران کا اور جواب یہی ہے کہ مراد
کہولنی ران سے کہتی رہنا اوسکا بغیر ازار یعنی تہبند بندہا ہوا تہا اور دامن قمیص کا اوپر تہا سمٹا ہوا تہا جیسیکہ آگی آتا ہی کلام عائشہ کا کہ
ہمارا سہرا اوپر یہی تہا آنحضرت کی احوال کی حالت محاورت کے ساتہہ اونکی اصحاب کے ترجمہ پس اذن چاہا ابو بکر نے آنیکی لیے پس اذن دیا آنحضرت نے اونکو حال
وہ وہی حال پر تہے یعنی کہولی ہوئے پنڈلی بغیر لپیٹ پس باتین کین ابو بکر نے یعنی بیٹہنا ابو بکر کا کچہہ دیر تک ہوا پہر اذن چاہا آنیکا عمر نے پس اذن دیا آنحضرت نے
عمر کو اور آنحضرت اوسی حال پر تہی پس باتین کین عمر نے پہر اذن چاہا عثمان نے یعنی اور آئی پس بیٹہہ گئی آنحضرت اور درست کئی کپڑی اپنی **ف**
ع یہین اشارہ ہے طرف اسکی کہ نہین کہولی تہی نفس ران یا مقعد بلکہ سوا تہبند اور کپڑا تہا اسلیے کہا مجددہ پس اوٹھ گیا ساتہہ اسکے اشکال اور
دفع ہوگیا استدلال اور اللہ اعلم بالاحوال **ف** پس جبکہ نکلی یعنی عثمان ساتہہ تہی بتقدیر یہہ ہے پس جبکہ نکلی تو کہا عائشہ نے کہ داخل ہوئے
ابو بکر پس جنبش نہیں کی واسطے اونکی اور نہ پروا کی آپنے اونکی یعنی ہوئی لیٹی ہی کپڑی سمیٹے پہر داخل ہوئے عمر پس حرکت کی آپنے واسطے اونکی اور نہ پروا کی آپنے
اونکی پہر داخل ہوئے عثمان پس بیٹہہ گئے آپ اور درست کیے کپڑے آپنے اپنے پس فرمایا آنحضرت نے کیا حیا نہ کرون میں اوس شخص سے کہ حیا کرتی ہیں اوس سے فرشتے
ف ع کہا طیبی نے کہ یہہ فضیلت ظاہر ہی عثمان کی اسلیے کہ حیا ایک صفت ہے صفتوں ملائکہ کی سی اور اونکی لیے ثابت ہی کہا مظہر نے کہ
اسمین دلیل ہی توقیر عثمان کی نزدیک آنحضرت کے لیکن اس سے یہہ کہ ابو بکر اور عمر کی منصب میں نزدیک آنحضرت کی فرق نہیں آتا اور کم التفاتی اونکی نسبت اونکے
لازم نہیں آتے اسلیے کہ محبت کامل اور صحبت قوی تہی تکلف اوٹھ جاتا ہی جیسیکہ کہا گیا ہی اذا حصلت الالفۃ بطلت الکلفۃ کہتا ہون میں پس منقلب

یہاں ہوئی اس وقت ظاہر بھی جاتی ہی اس سے تعظیم اور رو

اور حقیقت میں یہی صفت غالب تھی اُنکی اور یہی عادت تھی آنحضرت فرماتی ہی حضرت عثمانؓ میں یہی صفت بہت غالب تھی اسی لحاظ و تاکید سے اور دونوں صاحبوں کی بی تکلفی تہی انسی معاملہ بی تکلفی کا کرتے تہی اور ملائکہ کی حیا سی مراد یہ ہے حضرت عثمانؓ سے کی انہی انجملہ بعضوں نے ایک جگہ یہہ نقل کی ہی کہ حضرت عثمانؓ بیچ مدینہ کی ایک قصہ میں جنگی گلی مین انکا سینہ کہلا ہوا تہا پس ملائکہ پیچھے ہٹ گئے پس حکم کیا اونکو آنحضرت نے سینہ ڈھانکنے کا پس وہ کیا ملائکہ نے اپنی جگہہ پس یعنی جہاں وہی آنحضرت نے سبب پوچھا کہ پہنچ ہٹ جانیکا اونہوں نے کہا کہ بسبب حیاء عثمانؓ کے ہٹ گئے تھے **ف** اور ایک روایت میں یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق عثمانؓ ایک مرد بہت شرمناک ہی اور تحقیق ہی کہ اگر اذن دونگا میں اسکو آنیکا اوس حالت پر کہ بیٹھے رہنے پہنچے یاران پر پہنچیگا طرف میری بیچ حاجت کی یعنی ڈرا مین کہ اگر مجھکو اس حالت میں دیکھیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کے میرے پاس نہیں آسکیگا اور عرض حال نہیں کرسکیگا نقل کیا ہی یہہ مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی رفیق ورفیقی یعنی فی الجنۃ عثمان رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی وھو منقطع روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سی کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر پیغمبر کی رفیق یعنی ہمراہ اور یار مہربان ہی اور رفیق میرا یعنی بہشت میں عثمانؓ ہی **ف** یعنی فی الجنۃ جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا و خبر کی کلام طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سی سمجھ کر بیان کیا یہہ نہیں منافی ہے اسکی کہ ہو ونکا کوئی اور بہی رفیق سوا عثمانؓ کی جیسا کہ وارد ہوا ہے ابن مسعودؓ سی روایت طبرانی میں کہ ہر نبی کی لیے مخصوص ہی اوسکی صحابہ میں سی اور میرے مخصوص میری اصحاب میں سے ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں یاں البتہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کی لیے ایک رفیق تہا اور آنحضرت کی کئی رفیق نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہؓ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے اور نہیں ہے اسناد اسکی قوی اور یہہ منقطع ہی **ف** یعنی ثوابت نہیں ہی صحت اسکی کہا نہیں ہے اسناد اسکی قوی اور یہہ حدیث یعنی اسناد اسکی منقطع ہی پس حاصل ہوا اس سے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے لیکن اعتبار کیجاتی ہی بیچ فضائل کی اور معوید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی ابن عساکر نے ابو ہریرہؓ سے مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفانؓ **وعن** عبد الرحمن بن خباب قال شھدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحث علی جیش العسرۃ فقام عثمان فقال یا رسول اللہ علی مائۃ بعیر باحلاسھا واقتابھا فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال علی مائتا بعیر باحلاسھا واقتابھا فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال علی ثلثمائۃ بعیر باحلاسھا واقتابھا فی سبیل اللہ فانا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل علی المنبر وھو یقول ما علی عثمان ما عمل بعد ھذہ ما علی عثمان ما عمل بعد ھذہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد الرحمن بن خبابؓ سے کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حالت مین کہ وہ رغبت دلاتی تہی یعنی لوگوں کو اوپر خرچ کرنیکی لشکر تبوک پر کہ اوسکو جیش العسرۃ کہتی ہین **ف** عسرۃ کہتے ہین تنگی کو پس جیش العسرۃ اوسکو سلیی کہتی ہین کہ اوسمین مسلمانون کی تنگی اور سختی میں تھے بسبب اسکے کہ مسلمان تہوڑی تہی اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز تہی اور تہا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کی اور ایام قحط کی اور کمی زاد راہ اور پانی کی اور سواریکی اور کمی کہانی اور پانی کی ایسی کہتی درختون کی کہال تہی اور اونٹ جبہ دونکی نچوڑ کر پیتی تہی اور منہہ تر کرتی تہی غرضکہ بی سامانی اور تنگی حد زیادہ تہی اسمین اسلیے یہہ نام اوسکا ہوا **ت** پس کہڑی ہوئی عثمانؓ اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ ہیں سو اونٹ مع جہولون اور کجاون انکی یعنی سو اونٹ معہ سامان کی دونگا بیچ راہ خدا کی پہر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنی لشکر کی یعنی دوسرے مکان میں یا دوسرے وقت پس کہڑی ہوئی عثمانؓ اور کہا میرے ذمہ ہین دوسو اونٹ مع جہولون کی اور کجاون انکی

دیسے ... دونون اونٹنی کی بیچ راہ خدا کی ف ع یعنی حضرت
عثمان نے جہبہ سو اونٹ اپنی طرف سے لازم کیا پہلی بار پہر دوسری بار بیچ سو پہر تیسری بار تین سو اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ غزوہ تبوک میں حضرت عثمان نے سارے یعنی اونٹ
دیئے اور تمام کیا ہزار کو ساتھ پچاس گھوڑونکی اور کہا طیبی نے ف پس دیکھا آنحضرت کو اترتے تھے منبر سے کہتے تھے نہیں ضرر کریگا عثمان کو
وہ چیز کہ کرینگے تمام عمر بیچ آئندہ کی یعنی نہیں ضرر عثمان کو وہ چیز کہ کرینگے اسکے بعد ف ع یعنی بخشے گئے گناہ اونکی گناہوں گذشتہ کی ساتھ ہدیہ دینے کے اونکے
آئندہ اونکی جیسے کہ وارد ہوا بیچ ثواب جمعہ اور مکرر فرمایا یہ تاکید کی لیے اور یہ اشارہ ہے طرف بشارت کی اونکی لیے ساتھ خاتمہ بخیر ہونیکی اور کہا مظہر نے
یعنی ضرر نہیں اوسپر کہ نہ کرے بعد اسکی قسم نوافل سے سوائے فرائض کے اسلیے کہ یہ نیکی کافی ہے اونکو تمام نوافل سے وعن عبد الرحمن بن سمرة
قال جاء عثمان الى النبي صلى الله عليه وسلم بالف دينار في كمه حين جهز جيش العسرة فنثرها في حجره فرأيت
النبي صلى الله عليه وسلم يقلبها في حجره وهو يقول ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم مرتين رواه احمد اور
روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا لائے عثمان نزدیک آنحضرت کی ہزار دینار اپنی آستین میں اوسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمان نے
لشکر تبوک کا پس بکھیری ہزار دینار حضرت کے گود میں پس دیکھا مینے آنحضرت کو کہ اولٹ پلٹ کرتے تھے اونکو گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر
کریگی عثمان کو وہ گناہ کہ کرینگے بعد عمل آجکے دن کے یعنی نہیں ضرر کریگی اونکو گناہ سابق ولاحق دو بار فرمایا یہ کلمہ نقل کی یہ احمد نے ف
ع ریاض میں ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا حاضر تھا میں آنحضرت پاس جب لائے عثمان بن عفان جیش العسرہ میں نو سو اونٹ اور سو گھوڑی اخرجہ الحافظ
السلفی ... اختلاف روایات ... روایات میں تطبیق اس طرح ہوسکتی ہے کہ پہلی حضرت عثمان نے نو سو اونٹ معہ جھولون رسیوں کے دیے
دلی ... پہلی حدیث میں ... ہزار دینار لائے ... جبکہ مطلع ہوئے ... پس نہیں ... زیادتی کی ... کہ ہزار اونٹ
کردیے اور ... دینار ... نیکی ... وعن انس قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببيعة الرضوان
كان عثمان رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مكة فبايع الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عثمان في حاجة الله
وحاجة رسوله فضرب باحدى يديه على الاخرى فكانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم لعثمان خيرا من ايديهم لانفسهم رواه الترمذي
اور روایت ہے انس سے کہ کہا جب کہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ساتھ بیعۃ الرضوان کے ف ع کہ حدیبیہ میں نیچے درخت کے سال چھٹے
ہجری میں ہوئی نام اوسکا رضوان اسلیے رکھا گیا کہ نازل ہوئی اونکے حق میں آیہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ت تھے عثمان
ایلچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اہل مکہ کی ف ح کہ بھیجا تھا اونکو حدیبیہ سے اہل مکہ کی پاس کہ مکہ میں آنے دین عمرہ کی لیے پس مشہور ہوگیا
کہ مکہ والوں نے عثمان کو مار ڈالا ف پس بیعت لی آنحضرت نے لوگوں سے یعنی بیعت خاص موت پر پس بیعت کی صحابہ نے حضرت سے اور عثمان وقت بیعت کے
حاضر نہ تھے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کے یعنی نصرت دین اوسکی اور کام رسول اوسکی کے ہیں پس مارا آنحضرت نے ایک ہاتھ اپنا
اوپر ہاتھ دوسرے اپنے کے ف ع یعنی اپنا ہاتھ نائب عثمان کی ہاتھ کا کیا اور عثمان کی طرف سے بیعت کی بعضی کہتے ہیں ہاتھ عثمان کی ہاتھ کا نائب کیا بایاں ہاتھ وہ
تھا اور بعضی کہتے ہیں دایاں اور یہی صحیح ہے ت پس تھا ہاتھ آنحضرت کا واسطے عثمان کی بہتر ہاتھوں صحابہ کی سے واسطے اپنے پس غائب ہونا اوسکا نہیں تھا سبب
نقصان اونکی بلکہ سبب فضیلت تھا نقل کی یہ ترمذی نے وعن ثمامة بن حزن القشيري قال شهدت الدار حين اشرف عليهم
عثمان فقال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب

وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِیْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰی اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُکُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ
تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّشْتَرِیْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَیَزِیْدُهَا فِی
الْمَسْجِدِ بِخَیْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ فَاشْتَرَیْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْهَا رَکْعَتَیْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ
نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُکُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ جَهَّزْتُ جَیْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِیْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُکُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ
هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی ثَبِیْرِ مَکَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّکَ الْجَبَلُ حَتّٰی
تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِیْضِ فَرَکَضَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ اسْکُنْ ثَبِیْرُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَهِیْدَانِ
قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْکَعْبَةِ اِنِّیْ شَهِیْدٌ ثَلَاثًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَ
وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ثمامہ بیٹے حزن قشیری کی سے کہا حاضر ہوا میں حضرت عثمانؓ کی گھر میں اوس وقت کہ اوپر نکلے تھا عثمانؓ
نے اوس قوم پر کہ اونکی گھر کو گھیرا تھا اور قصد ونکی قتل کا کرتی تھی پس کہا عثمانؓ نے کہ سوال کرتا ہوں میں تمسے بحق خدا و اسلام کہ آیا جانتی ہو تم
پیغمبر خدا صلے الله علیہ وسلم تشریف لائی مدینہ میں اور نہیں تھا مدینہ میں کوئی پانی شیریں سوا پانی کنوئی رومہ کی **ف** ع ح رومہ نام ہی ایک
را وہ جزم واو کی اور بعضون نے ہمزہ سی بھی کہا ہی کنوان ہڑا جانب شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق میں کہ پانی اوسکا نہایت شیریں اور لطیف ہی پاکیزہ ہی کہ
عوام اوسکو آب جنت کہتی ہیں بسبب تب ہو دخول جنت کے عثمانؓ کی لیی اوسکے خریدنی اور وقف کرنی کے اور حضرت عثمانؓ نی خرید تھا اوسکو
لاکھ درہم کو **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرتؐ نی کون شخص ہی کہ خریدی بیر رومہ کو اور گردانی ڈول اپنا ساتھہ ڈولون مسلمین کی **ف** ح یعنی وقف کری اوسکو اور
ڈول اپنا برابر مسلمانون کے ڈولونکی اور اپنی ملک سی نکالدی مخصوص نکرے اپنے لیی کچھہ اور اسمین دلیل ہی اوپر جواز وقف سقایہ کی اور دلیل ہی اوپر کہ وقف کرنے والے
بھی پیوے اپنی وقف سے مثل اور لوگون کے **ترجمہ** بدلے اوسکے بہتر ثواب کہ اوسمین پانیوالے کی لیی ہو بہشت میں یعنی خرید لے اور وقف کری اوسکی سی بہشت میں بدلے
خرید لیا میں اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سی اور تم آجکے دن منع کرتی ہو مجکو اوسکی پانی پینی سی یہانتک کہ پیتا ہوں میں پانی کھاری یعنی پیتا ہوں کھاری پانی کیا نہ
سمندر کی سی ہو شور اور تلخ ہی پس کہا لوگون نے خداوندا ہان جانتی ہیں ہم مقرر خرید ا وہ ہون نی یعنی تصدیق کی عثمانؓ کی کلام میں اور دلیل لانا اللهم کا واسطے
تبرک کی ہی ساتھہ اسم الٰہی کی پھر کہا عثمانؓ نی کہ پوچھتا ہوں میں تمسی بحق خدا و اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ مسجد یعنی مسجد مدینہ تنگ ہوئی مسلمانون پر پس فرمایا آنحضرت نے
کون شخص ہی کہ خریدی جگہہ اولاد فلانیکی **ف** ح مراد ایک جماعت انصار کی ہے قریب مسجد رہتی تھی اور ایک میں کہتی ہی کہ اگر اوسکو داخل مسجد کرتی تو مسجد فراخ
ہو جاتی پس حضرتؐ نی فرمایا کہ کوئی ہی کہ جگہہ اوس جماعت کی خریدی **ترجمہ** پس زیادہ کری اوس جگہہ کو مسجد میں بدلے ثواب بہتر نیکی کی کہ اوس خریدنیوالی کی لیی خرید لی
اور وقف کرنی اوسکی سی بہشت میں پس خرید لیا میں نی اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سی **ف** ع ہی بیس یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمانؓ نے خرید لی کما رواہ
الدارقطنی اور روایت کی بخاری نی ابن عمرؓ سی یہہ کہ مسجد آنحضرت کی عہد میں بنائی گئی تھی اینٹ کی اور چھت اوسکی کھجور کی ٹہنیونکی تھی اور ستون اوسکی کھجور کی لکڑی کی تھی
نہ زیادہ کیا اوسمیں ابوبکرؓ نی کچھہ اور زیادہ کیا اوسمیں عمرؓ نی اور بنایا اوسکو آنحضرت کی عہد بنا پر ساتھہ اینٹ اور ٹہنیون کھجور کی اور پھر ستون اوسکی لگائے لکڑی کے پھر تغیر کیا
اوسکو حضرت عثمانؓ نی پس بہت کچھہ زیادہ کیا اوسمیں اور بنائے دیوار اوسکے منقش پتھرونکی اور چھت اوسکی ساگ کی **ترجمہ** پس تم آجکے دن منع کرتی ہو مجکو اوس
سے پڑھنے میں دو رکعت نماز اوس جگہہ میں یعنی جو بیچ مسجد میں ہی پس کہا لوگون نے یا الٰہی ہان جانتی ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ نی کہ پوچھتا ہون میں تمسی بحق خدا اور
اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ تحقیق میں نے سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنی تبوک کا اپنی مال سی یعنی اور فرمایا حضرتؐ نی بہر حقیقت جو کچھہ کہ فرمایا کہ دلالت

...عثمان کی ... کے ... اور ... سے ... حضرت ...

... اور سلی ... میں ... اس کو میں ... ری اور ... سکو ...

... ف یعنی حقیقی ایکی قتل کی گئی یہ ... ختم کی اور ...

قریب ... حضرت ... اور عمر اور عثمان ... میں ... منافی ... کہ آنحضرت اور صدیق شہید عملی میں ایکے سبب اونکی موت کا اثر ... قدم کا ...

ترجمہ کہا لوگوں ... عثمان ... اللہ اکبر گواہی ... قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ میں شہید ہوں تین بار کہا یہہ نقل کی ...

ترمذی نے اور نسائی اور دارقطنی نے **ف** یعنی اللہ اکبر ... واسطے ... مبالغہ کی ... ثابت کرنی حجت کی خصم پر اور ازراہ تعجب کے اقرار کرنی

اونکی ... اونکی صدق پر اور جرأت کرنی اونکی ... اور ... انکی **وَعَنْ** مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ

فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے مرہ بن کعب سے کہا

سنا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنوں کا یعنے جنگ و آشوب کا کہ پیدا ہونگے بعد آنحضرت کے امت میں ... کیا

آنحضرت نے اون فتنوں کو یعنی فرمایا کہ نزدیک ہی ... ایک شخص گذرا اور ... سر پر ... فرمایا آنحضرت نے یہہ شخص ... فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر

مرہ بن کعب ... اور ... گیا ... کون ہے وہ ... عثمان بن عفان تھے ... منہ ... آنحضرت کی طرف

... عثمان ... یہہ ... آنحضرت ... فرمایا آنحضرت نے ہاں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن

ماجہ نے اور ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ

يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَإِنْ أَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ

قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہا آنحضرت نے فرمایا اے عثمان ... کہ ... شاید خدا تعالے پہناوے

تجکو ایک کرتا یعنی خلافت ... اگر ... لوگ ... اوتار ڈالنی ... تو مت اوتارنا اوسکو واسطے اونکے **ف** یعنی اگر

قصد کریں لوگ ... معزول کرنا ... خلافت ... ونکی ... ہونے ... اونکی باطل پر ... حدیث کے

سبب ... عثمان ... کہ ... لوگوں نے اونکو روزدار کی ... کہ ... لوگ ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی اور

ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا حدیث میں قصہ ... **ف** اور وہ قصہ ... مصریوں کا ... کی ... عثمان کی ... اور

... ولایت مصر کو ... اور ... مروان ... عثمان کا اور یہہ قصہ نہایت مشہور ... ہو

... فتنہ ... اسلام میں ... انا للہ وانا الیہ راجعون **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً

فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہے ابن عمر سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وسلم نے فتنہ ... مارا جاویگا ... مظلوم ... اشارہ کیا طرف عثمان کے ... نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے از روے سند کے **وَعَنْ**

أَبِيْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابو سہلہ ... عثمان کی ... کہ کہا واسطے میرے عثمان نے روز دار کی کہ روز ...

قتل او نکا ہوا اور مراد وارثی کہ عثمان کا ہی اور بہر حال یہ ہی درجہ ہے تحقیق الخضر سے ان ہی مجکو صحیح
جیسکا او یہ حدیث ہیں گذرا یا وصیت کے تہی صبر تحمل کرینکی و یہہ جتا تو تم اور نہ لڑینگی او نسی و میں تحمل کرینوالا ہوں وس ہے یعنی وصیت پر او
لڑتا نہیں اوس نسی مرالا بعضی اصحاب وغیرہ نی کہا تہا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو اونسی مجال تمہارے مقابلہ کی نہیں پائینگی نقل کی یہہ مدی
نی ور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ
الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ
نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ
كَانَتْ تَحْتَهٗ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ
عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عثمان تابعی بیٹی عبد اللہ بیٹی موہب سے کہ کہا آیا ایک شخص اہل مصر سے یعنی مصر کے رہنے والوں میں
سے اسکا ارادہ کہتا تہا حج کعبہ کا پس دیکہا ایک جماعت کو بیٹہی ہوئی پس کہا اوسنی کہ کون ہیں یہی قوم کہا بعضی لوگوں نے کہ یہہ قریش ہیں یعنی اکابر اونکی اوس
شخص نے پس کون ہے شیخ یعنی عالم معتبر اور مقتدا انہیں کہا اونہوں نے کہ شیخ انہیں عبد اللہ بن عمر ہیں کہا اوس شخص نے ای ابن عمر تحقیق میں پوچہتا ہوں تجہکو
ہیں جواب دے مجہکو آیا جانتے ہو تم کہ عثمان بہاگ گئی تہی روز احد کی یعنی اور بہاگنا کفار کی مقابلہ سے بہت برا ہے ابن عمر نی ہاں بہاگی کہا اوس شخص نے آیا
جانتی ہو تم کہ عثمان غائب تہے غزوہ بدر سے اور وہاں حاضر نہ ہوئے یعنی اور قوت نہ پائی اونہوں نے فضیلت اہل بدر کے کہا ابن عمر نی ہاں حاضر نہ ہوئے عثمان
وہاں کہا اوسنی آیا جانتے ہو تم کہ عثمان غائب تہے بیعۃ الرضوان سے کہ حدیبیہ میں ہوا اور حاضر ہوئی ہاں کہا ابن عمر نے ہاں حاضر نہ تہی بیعت رضوان میں اور بیعت کی جگہہ
ابن عمر نی تصدیق اوس شخص کی کی تو کہا اوس نے اللہ اکبر **ف** ع یہہ کہا اوس نے از راہ تعجب کے اور سبب ثابت ہونی اعتراض کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ
شخص اعتقاد فاسد رکہتا تہا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں **ترجمہ** کہا ابن عمر نی کہ آ بیان کروں میں تجہسی حقیقت حال کی پہر بہاگنا عثمان کا روز احد کے پس
گواہی دیتا ہوں میں کہ خدا تعالے نی معاف اور درگذر کیا اوسسی **ف** ع اور یہہ بات معلوم ہے کہ جو چیز معاف ہوئے وہ خارج ہی عیب
شمار کرنے سی ابن عمر نی جو یہہ کہا گویا اشارہ کیا ہے آیت کیطرف اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ
الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی روز احد ایک جماعت کو
ایک جگہہ ٹہرایا اور حکم کیا تہا کہ اپنی جگہہ سے ہلنا نہیں پس کافرون نے جو شکست پائی اوس جماعت نے پہیا کافرونکا کیا اور بقصد غنیمت کے نکلی اور کار جنگ ابتر ہوا پس حق سبحانہ تعالے
شکایت کرتا ہے پہر فرمایا ہے کہ عفو کیا خدا تعالے نی اونسی اور یہہ مخصوص حضرت عثمان رضی کی نہ تہی جو کوئی اہل اس تقصیر کے تہا خدا تعالے نی عفو کیا اوس سے **ترجمہ** اور غائب ہونا
عثمان رض کا بدر سے بسبب اسکے تہا کہ تہیں نکاح میں عثمان کے رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تہیں وہ بیمار پس فرمایا عثمان رض کی لیے آنحضرت نے کہ تیری لیے ثواب ایک شخص کا ہے ان
لوگوں میں سے کہ حاضر ہوئے بدر میں اور حصہ اوسکا ہے **ف** ع یعنی تو حکم حاضر ہونیکا رکہتا ہے دنیا اور آخرت میں پس غائب ہونا اونکا بدر سے

[illegible]

اور رقیہ نے بیچ ہی میں وفات پائی اور یہ علامت تھی کمال خوشنودی آنحضرت کی عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی اونکے نکاح میں دی پھر دوسری بیٹی ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے
اور اسی سبب سے اونکو ذی النورین کہتے ہیں پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا میں اوسکا اونسے اور ریاض میں ہے ابن عباس سے کہا فرمایا
آنحضرت نے ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی ترجمہ اور یہ غایب ہوئے عثمان بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے کہ اگر ہوتا کوئی بہت
عزت والا بیچ مکہ کی جہت سے باقی صحابہ میں اندر مکہ کے عثمان سے تو البتہ بھیجتے آنحضرت اوسکو ف یعنی بجای عثمان کے لیکن نہ پایا کوئی عزت والا انکے برابر بھیجے
کہ نہ گئے بعضے صاحب بخوف اہانت کے یہ عذر بیان کر کر کہ یا رسول اللہ نہیں ہیں میرے لیے قوم مکہ میں کہ منع کریں میری اور حمایت کریں میری پس تشریف لائیں ہوکر ترجمہ
پس بھیجا رسول خدا صلعم نے عثمان کو ف یعنی طرف مکہ کے تا مشرکوں سے آنحضرت کی طرف سے گفتگو کریں اور اونکو آنحضرت کے تعرض کرنے سے باز رکھیں پس استقبال
کیا اونکا اونکی اہل اور گروہ نے اور آگے لیے اپنے چلے اونکو سوار کر کر اور اپنی پناہ میں کیا اونکو کہ کوئی تعرض نہ کرے اونسے اور کہا اونہوں نے کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا جو چاہے
تم ہی آپکی پس کہا عثمان نے نہ طواف کروں گا میں آنحضرت کی غیبت میں ترجمہ اور تھی بیعت رضوان حدیبیہ میں پیچھے جانے عثمان کے مکہ کو ف یعنی جب
خبر مشہور ہوئی مسلمانوں میں کہ مشرک لڑنے کو آتے ہیں مسلمانوں سے تو مستعد کیا آنحضرت نے مسلمانوں کو لڑنے کے لیے اور بیعت لی اونسے نیچے درخت کے اسباب کے پھر خبر پہنچی
اور مسلمانوں کو ما لکل الی خبر یہ عثمان قتل کیے گئے ترجمہ پس اشارہ کیا آنحضرت نے ساتھ داہنے ہاتھ اپنی کے اس حال میں کہ کہا یہ ہاتھ میرا نائب ہے عثمان کے ہاتھ کا پس مارا
اوسکو ہاتھ اپنا اوپر ہاتھ اپنی کے اور کہا یہ بیعت بدلے ہاتھ والے عثمان کے پھر بائیں طرف سے پھر کہا ابن عمر نے لیجا ان کلمات کو تو تیرے سوالوں کے جواب
میں کہ یہ ہیں اب ساتھ اپنی نفس کے یعنی ان سے ف ع یعنی یہ مت نہ ضرر کریں گی تیرے کو تو جانے کہ تجھ کو ضرر کرینگی یا مراد یہ ہے کہ یہ ہیں کلمات حق اور مفصل بیان
کرتے ہیں اونکو اپنے ساتھ بیاوہ خبر اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان میں وَعَنْ اَبِی سَھْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ عَھِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْهِ روایت ہے ابی سہلہ مولی عثمان کی سے کہا شروع کیا آنحضرت نے کہ سرگوشی کرتے تھے عثمان سے یعنی چپکے
سے خبر دیا اونکو حال فتنہ کا ہوگا اور یہ کہ جو ہوگا اور قتل کرینگے لوگ اونکو اور صبر کرنا چاہیے اونکو اور رنگ عثمان کا متغیر ہوتا تھا یعنی سفیدی اور سرخی
سے طرف زردی کے پس جبکہ ہوا واقعہ دار کا کہا ہم نے کیا نہ لڑیں ہم لوگ اعانت کو عثمان نے نہ لڑو اس لیے کہ تحقیق آنحضرت نے وصیت کی ہے طرف میرے کی ایک
امر کی پس میں صبر کرنے والا ہوں نفس اپنی کو اوس پر وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْھَا وَاَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَةَ
یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ
فَمَنْ لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِهٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِهٖ وَھُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ
بِذٰلِكَ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے ابی حبیبہ تابعی سے کہ وہ داخل ہوئے عثمان کے گھر میں اس حال میں کہ عثمان گھیرے
گئے تھے گھر میں اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابوہریرہ کو کہ پروانگی مانگتے ہیں عثمان سے کلام کرنے میں یعنی اونکی خدمت میں یا امیر المومنین سے جو حاضر تھے اونسے کلام
کرنیکے لیے اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نے ابوہریرہ کو کہ کہو کیا کہتے ہو پس کھڑے ہوئے ابوہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسا کہ خطبہ کے لیے کرتے
ہیں پھر کہا ابوہریرہ نے کہ سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے کہ تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے بلا میں کہ آوینگی آزمایش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف و جنگ کرو گے آپس

یا فرمایا آنحضرت نے پہلے لفظ اختلاف کا اور پھر فتنہ کا برعکس پہلی روایت کی پس کہا آنحضرت سے کہنے والے نے جو ہم میں سے ہی پس آپ کیا کہتے ہیں یا رسول اللہ یعنی کسکی
متابعت کریں کہ اوسکی متابعت میں فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اوس کہنے والے نے پس کیا حکم کرتے ہو ہمکو فرمایا آنحضرت نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کے
اور یاروں اوسکے کی اور وہ یعنی ابو ہریرہ اور ظاہر یہ ہی کہ آنحضرت اشارہ کرتے تھے طرف عثمان کی ساتھ اسکی یعنی لفظ امیر کے کہنے میں اشارہ کیا عثمان کے طرف
کہ وہ حاضر تھے اوس مجلس میں روایت کین یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں **ف** ع کہا مولف نے کہ مسلمان ہوئے عثمان رضہ ابتداء اسلام میں ابوبکر
کے ہاتھ پر پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم میں اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی دو ہجرتیں اور تھے وہ گورے میانہ قد خوبصورت گھنے داڑھی والے
خلیفہ ہوئے محرم کی اول دن میں سن چوبیس میں اور قتل کیا اونکو اسود تجیبی نے کہ اہل مصر سے تھا اور بعضوں نے کہا اور کوئی تھا قاتل اونکا اور دفن کیے گئے وہ
ہفتہ کی شب بقیع میں اور سند عمر اونکی بیاسی برس کی تھی اور بعضوں نے کہا اٹھاسی برس کی اور رہی خلافت اونکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کین اون سے حدیثیں خلق کثیر کی

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب ہی مناقب ان تینوں کی **ف** ع یعنے بعضے حدیثیں
بیچ مناقب ابی بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مجتمع ہی وارد ہوئی ہیں اس باب میں وہ حدیثیں مذکور ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سے کہ تحقیق آنحضرت چڑھے کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ مطہرہ میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے ساتھ آنحضرت کے پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی تشریف لانے آنحضرت کے پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پانوں کے اور فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہیں ہی تجھ پر مگر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہ کہا تہا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ میں باغوں مدینہ کے سے یعنی وہ باغ تہا کہ جس میں بیر اریس تہا پس آیا ایک شخص یعنے نہیں پہچانا اوسکو کہ کون ہے پس کھلوایا اوسنے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کھولدے واسطے اوسکے دروازہ اور بشارت دے اسکو بہشت کے یعنی بہشت عالیہ کی پس کھولا میں نے واسطے اوسکے دروازہ پس ناگہاں وہ شخص ابوبکر تہے پس بشارت دی میں نے اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا ابوبکر نے اللہ کا یعنی اس نعمت بشارت پر پھر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کھلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولدے اوسکے لیے دروازہ اور بشارت دے اوسکو بہشت کی پس کھولدیا میں نے دروازہ اوسکے لیے پس ناگہاں وہ شخص عمر تہے پس خبر دی میں نے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عمر نے خدا تعالے کا پھر کھلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ کھولدے دروازہ اوسکے لیے اور بشارت دے اوسکو بہشت کی ساتھ بلائے عظیم کے کہ پہونچیگی اوسکو پس کھولا میں نے پس ناگہاں وہ عثمان تہے پس خبر دی میں نے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان نے اللہ تعالے کا پھر کہا اللہ سے طلب مدد کی جاتی ہے کہ صبر عطا کرے تلخی اس بلا پر اور مصیبت پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا کہتے تہے ہم

اس عالمین کو آنحضرت زندہ تھی ابو بکر اور عمر اور عثمان اونکی بعد اور اون ہی معنی اس ترتیب سے ان تینوں کو باہم ذکر کرتے تھے ہم وقت ذکر انکے اور بیان کرنے امر اونکی سے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت سے تھے اور مشہور تھے صحابہ کو روبیان میں اور ممتاز و مذکور تھے وسیلان و نکے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح کان ابا بکر نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما تنوط بعضہم ببعض فہم ولاۃ الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داؤد روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا گیا خواب میں آج کی رات اکیر و صالح یعنی ایک مرد صالح نے خواب میں دیکھا یعنی میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ابو بکر لٹکائی گیے ہیں اور پیوست کیے گیے ہیں ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور لٹکائے گیے اور پیوست کیے گیے عمر ساتھ ابی بکر کے اور لٹکائے گیے عثمان ساتھ عمر کے کہا جابر نے پس جب اوٹھے ہم پیغمبر خدا صلعم کے پاس سے کہا ہم نے یعنی اجتہاد سے اور ظن غالب سے اپنے یہ مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور اپیر تعلق اور اتصال بعضوں کے کا ساتھ بعض کے معنی اسکے یہ ہیں کہ یہ والی اوس کام کے ہیں کہ بھیجا ہی خدا تعالے نے ساتھ اوس کام کے اپنے پیغمبر صلعم کو یعنی خلفا اونکے ہیں بیچ جاری کرنے احکام دین اور شریعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابو داؤد نے

باب مناقب علی بن ابی طالب رض

یہ باب ہے بیچ مناقب علی بن ابی طالب رض کی **ف** ح مناقب حضرت علی رض کے بہت ہیں بیشمار بیچ حدیث کی کتابوں میں مناقب اونکے جو نہ کور ہیں زیادہ ہیں بہ نسبت مناقب اور صحابہ کے اور بعضی ، وہیں اونمین سے موضوعی بھی ہیں چنانچہ شیخ مجد الدین شیرازی نے جیسا کہ بیچ بعضی حدیثوں کی کہ نقل کی گئی ہیں بیچ فضائل ابو بکر صدیق کے حکم موضوعی ہونیکا کیا ہی اور کہا ہی کہ بطلان اسکا ساتھ بداہۃ عقل کی معلوم ہی اسیطرح کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں بیشمار وضع کی ہیں لوگوں نے اور خاص تر ین اونکی وہ حدیثیں ہیں کہ ایک کتاب میں جمع کی ہیں اور اوسکا وصایا نام رکھا ہے اول ہر حدیث کے یا علی ہی اور اون میں سے ایک حدیث ثابت ہی یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسیطرح ذکر کیا ہی علما نے واللہ اعلم انتہے اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سے منقول ہی کہ اونہوں نے کہا کہ بیچ مناقب علی کی حدیثیں آئی ہیں ساتھ اسانید جید کے زیادہ تر اون حدیثوں سے کہ اور صحابہ کے حق میں آئی ہیں اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہی کہ علی رض متاخر ہیں اور اونکے زمانہ میں اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوا اور بہت سے مخالفین کہ اونکے ساتھ جنگ کے اور اونپر خروج کیا پس علما نے چاہا کہ نشر کریں مناقب اونکے واسطے رد کرنیکے مخالفوں پر اس سبب سے بہت صحابہ اونکو روایت کرتے تھے والا خلفاء ثلثہ کی بھی مناقب بہت ہیں برابر اونکی بلکہ زیادہ اونسے اور حضرت علی کا نام حیدر بھی تہا اصل میں حیدر نام تہا اسد کا کہ جو نانا تہا حضرت علی کا پس جب اونکے ماں نے کہ فاطمہ بنت اسد تھی اونکو جنا تو اپنی باپ کے نام پر انکا نام رکھا پس جب آیا ابو طالب تو یہ ذکر کیا اوس سے اسد کے پس نام اونکا علی رکھا اور کہا سہل نے کہ نہیں تہا علی رض کی نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ ابو تراب سے اور سبب اسکا یہ تہا کہ ایک روز آنحضرت تشریف لائی حضرت فاطمہ کے گھر میں پس نہ پایا علی رض کو گھر میں پس فرمایا کہ کہاں ہی تیرے چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رض نے کہ مجھمیں اور اونمین کچھ ہمزگی ہوئی تھی پس خفا ہوکر نکل گیے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کو کہ دیکھ کہاں ہیں وہ پس کہا اونہوں نے کہ یا رسول اللہ مسجد میں سوتے ہیں پس تشریف لائی حضرت مسجد میں دیکھا کہ وہ لیٹے تھے اسحالمین کہ گر پڑی تھی چادر اونکی کندھی پر سے اور لگ رہی تھی اونکے پہلو میں مٹی پس پونچھنے تھے اونسے آنحضرت مٹی اور فرماتے تھے اوٹھ اے ابا تراب **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہرون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رض کے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے

شارح مین علما نہا اور تورپشتی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث آنحضرتؐ نے اوسوقت فرمائی تہی کہ خلیفہ کیا تہا علیؓ کو اپنی اہل وعیال پر اور آپ تبوک کو تشریف لیجاتے
ستہے کہ آخری غزوہ آنحضرتؐ کا تہا پس منافقون نے طعن کیا کہ اونکو حقیر وسبک جانکر آنحضرت چہوڑ گیے ہین حضرت علیؓ نے جو یہ سنا تو ہتیار باندہکر نکل کہڑے ہوئے یہانتک کہ آنحضرت سے ملے
اسوقت کہ حضرت اوترے ہوئے تہے موضع جرف مین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کہتے ہین آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جہوٹ کہتے ہین بلکہ مین نے چہوڑا ہے تمکو
تمکو نگہداشت واسطے محافظت اونکی کہ چہوڑا ہے مین نے اونکو پیچہے اپنے پس پہر جاؤ تم اور خلیفہ رہو میرے میری اہل مین اور اپنے اہل مین کیا نہین راضی ہو تم اس سے کہ ہو وے تو
مجہسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے کہ جب موسی میقات کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنی قوم مین اور اسحدیث کی چہپی چہٹی ہین شیعہ اور دلیل پکڑا ہے اسکو اسمین کہ خلافت بعد
آنحضرت کے حق علیؓ کا ہے اور آنحضرت نے وصیت کی اونکو خلافت کی پس رفض نے اپنی گمراہی سے یہ سمجہکر نسبت کفر کی کی ہے تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنے غیر علی کے
اور بعضون نے نسبت کفر کی حضرت علی کیطرف بہی کی ہے اسلیے کہ یہ نہین قایم ہوئی واسطے طلب حق اپنی کے پس نہین شک ہے ان احمقون کے کہ ذہن اسلیے کہ جنہون نے
کافر کہا تمام امت کو خصوصا صدر اول کو پس بلاشبہہ باطل کیا شریعت کو اور ڈہایا اسلام کو اور انکے دلیل پکڑنیکا جواب علما اہل سنت وجماعت کی یہ کہتے ہین کہ دلیل نہین ہے
سبب اونکے لیے اسمین بلکہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ علیؓ کو آنحضرتؐ نے خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکہنے اپنے کے غزوہ تبوک مین جیساکہ موسی نے ہارون کو خلیفہ اپنا کیا تہا غایب
رہنے اپنے مین واسطے مناجات کے طور پر اور نہین تہے ہارون خلیفہ بعد موسی کے اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسی کی ہے اور آنحضرت صلعم نے
اسی مدت مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگونکی امامت کرنیکے لیے نماز مین پس علیؓ خبرگیری پیغمبر کے اہل بیت کی کرتی تہی اور ابن ام مکتوم امامت لوگون کی اگر خلافت مطلق
ہوتی تو امامت نماز کی بہی حضرت علیؓ کو حکم فرماتے بلکہ اولی اور اہم تہا انتہی اور کہا طیبی نے چونکہ اسمین تشبیہ تہی اور وجہ تشبیہ کے سمجہنے میں جاتی رہی کہ آنحضرت نے کہا ہے
مین تشبیہ دی اونکو ساتہ ہارون علیہ السلام کے پس بیان کیا آنحضرتؐ نے اوسکو ساتہ قول اپنی کے **ترجمہ** الا انہ لانبی بعدی مگر فرق یہی ہے کہ نہین ہے پیغمبر بعد میرے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع اور ہارون پیغمبر تہے اور تو پیغمبر نہین ہے یعنی اتصال وکا ساتہ حضرت کے نہین ہے جہت نبوت سے پس باقی رہا اتصال
جہت خلافت سے اسلیے کہ وہ قریب نبوت کے ہے مرتبہ مین یا تو ہو حالت حیات اونکی مین یا بعد وفات اونکی کے لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات اونکے اسلیے کہ
ہارون کہ پہلے وفات موسی کے پس متعین ہوا یہ کہ ہے خلیفہ حالت حیات آنحضرتؐ کی مین وقت جانے آپ کے کیطرف غزوہ تبوک کے انتہی اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ خلافت
جزئیہ حضرت کی حیات مین نہین دلالت کرتے ہے اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرت کی کے خصوصا جبکہ معزول ہوئی ہون اوس خلافت سے بہی سبب جوع کرنے
آنحضرت کے طرف مدینہ کے اور شرح مسلم مین ہے کہا بعض علما نے کہ حضرت کے اس قول مین الا انہ لانبی بعدی دلیل ہے اسپر کہ عیسی بن مریم جب اوترینگے تو اوترینگے حاکم
ہوکر حکام امین میں سے بلاوینگے لوگونکو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین اوترینگے نبی ہوکر کہتا ہون مین کہ نہین منافات ہے اسمین کہ ہون نبی اور ہون تابع
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بیان کرنے احکام شریعت اونکی کے اور مضبوط کرنے طریقہ اونکی کے اگرچہ ساتہ وحی کے ہو طرف اونکے پس معنی جملہ مذکورہ کے یہ
ہین کہ نیا نہین پیدا ہوگا بعد حضرت کے کوئی نبی اسلیے کہ آنحضرت ختم کرنیوالے اگلے نبیونکے ہین اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ اگر ہوتا بعد حضرت کے نبی تو ہوتے
علی اور یہ منافی نہین ہے اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہے حضرت عمر کے حق مین صریحا اسلیے کہ یہ حکم فرضی اور تقدیری ہے پس گویا کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر متصور ہوتا
ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب مین سے نبی ولیکن نہین ہے نبی بعد میرے اور یہی معنی ہین اسحدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
جو مشہور ہے تصریح کی ہے حفاظ نے مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کی کہ کچہہ اصل نہین ہے اوسکی **وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ**
وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہا حضرت علی نے قسم ہے اوس خدا کے کہ پہاڑا دانہ کو یعنی اوگایا اور نکالا اوس سے درخت اسلیے کہ دانہ اوگنے مین پہاڑا جاتا ہے اور
پیدا کیا آدمی یا روح کو تحقیق یہ نشان ہے ذات کی مجکو کہا اور وصیت کی پیغمبر امی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف میرے کہ دوست نہین رکہیگا مجکو مگر مومن **ف** یعنی

ترجمہ ... اور ... ساتھ اوس شخص ... پس نہین تقسیم کی ... اوسکے ... اور دشمن نہین رکھیگا مجھکو مگر منافق نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع پس محبت علیؓ کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت اونکی نشانی نفاق کی اور حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من احبنی واحب ہذین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی قال ہذا حدیث غریب اور روایت کی ابن عدی نے انس سے حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار من الایمان وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَءَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے **ف** ح خیبر آٹھہ منزل ہے مدینے سے جانب شام کے اور غزوہ سن سات مین تھا ترجمہ کہ دونگا مین یہ نشان کہ علامت سرداری کی ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالی قلعہ خیبر کو اوسکے ہاتھون پر یعنی بسبب اوسکے دوست رکھیگا خدا اور رسول اور خدا کو اور دوست رکھیگا اوسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کے لوگون یعنی صحابہ نے آئے آنحضرت کے پاس صبحکو سحا المین کہ سب صحابہ امید رکھتے تھے کہ دیا جاوے نشان اونکو **ف** ح آیا ہی کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکھیے یہ نعمت کل نصیب کسکے ہو پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہان ہین علی ابن ابی طالب **ف** ح اور وہ پیچھے رہگئے تھے بسبب آنکھونکے دکھنے کے بعد ازان اثنا راہ مین یا بعد پہنچنے کے خیبر مین آنحضرت سے جا ملے ترجمہ پس کہا صحابہ نے کہ وہ یا رسول اللہ شکایت رکھتے ہین اپنی آنکھونکی یعنی اونکی آنکھین دکھتی ہین یعنی بسبب عذر کے حاضر نہین ہوے فرمایا آنحضرت نے پس بھیجو کسیکو طرف اونکے کہ بلالاوے اونکو پس لائے گئے علی رضی اللہ عنہ پس لعاب دہن ڈالا اونکی آنکھونمین پس تندرست ہوئی علی یعنی آنکھونکی طرف سے یہانتک کہ گویا تہا اونکے کچہہ درد یعنی اور نہ سبب دو قسم درد سے اور نہ ضعف بصر اصلا پس دیا اونکو نشان پس کہا علی رضی نے کہ یا رسول اللہ لڑون مین اونسے یہانتک کہ ہون وہ مانند ہمارے یعنی مسلمان ہون فرمایا آنحضرت نے جا اور گذر اوپر نرمی اور آہستگی اپنے کی یہانتک کہ اوترے تو اونکی زمین مین پہر بلا اونکو طرف اسلام کے یعنی اول اور خبر دی اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ واجب ہے اوپر حق خدا سے اسلام مین **ف** ع اور بیان یہ محذوف ہی کہ پس اگر انکار کرین وہ اوس سے تو پس طلب کر تو جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اونسے یہانتک کہ مسلمان ہون حقیقۃ یا حکما یعنی جزیہ دینا قبول کرین یا یعنی مسلمان ہوویں نکلے فرمان بردار ہونا مین ترجمہ پس قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا تعالی بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہی اس سے کہ ہون تیرے لیے چارپائے سرخ اور اونٹ سرخ **ف** ع حضرت نے جو رہنمائی کی حضرت علیؓ کو واسطے بلانے کفار کے طرف اسلام کے اسکے تاکید کے لیے یہ قسم کہا ارشاد فرمائی اسلیے کہ یہ اکثر سبب ہوتا ہے اونکے ایمان کا بغیر قتال اونکے کہ متفرع ہوتا ہی اسپر حصول غنایم کا قسم سرخ چارپایون وغیرہ سے پس پیدا کرنا ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنے ہزار کافر کے سے جیسیکہ تصریح کیا ہے اوسکو ابن ہمام نے اول کتاب النکاح مین ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ آپ نے

الفصل الثانی

علی اور جعفر اور زید بن حارثہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال ان علیا منی و انا منہ وھو ولی کل مؤمن رواہ الترمذی روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھسے ہے
اور مین علی سے **ف** ح یہ کنایہ ہی کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور شراکت سے نسب مین **ترجمہ** اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہی یعنے اسمین اشارہ
ہے طرف اس آیت کے انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الآیت **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہون مین دوست
اوسکا پس علی دوست اوسکا ہو یعنی جسکو مین دوست رکہتا ہون پس علی دوست رکہتا ہی پس علی دوست معنی ہین کہ جو شخص کا رہبر اور مددگار میں ہوتا ہی پس علی بھی
کار پرداز اور مددگار اوسکا ہوتا ہے اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل مین مذکور ہو گی انشاء اللہ تعالی **ترجمہ** نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن**
حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی رواہ
الترمذی و احمد عن ابی جنادۃ اور روایت ہی حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے اور نہ ادا کرے میری
طرف سے یعنی نبذ عہد کوئی مگر مین یا علی نقل کی یہ ترمذی اور احمد نے ابی جنادہ سے **ف** ح ع عادت عرب کی تہی کہ جب درمیان اونکی گفتگو ہوتی تہی نقض
ابرام اور صلح اور نبذ عہد کی تو ادا نہین کرتا تہا یہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اوسکا ہوتا اوسکے قرابتیون اور اپنون مین سے اور نہین قبول کرتے
تہے غیر اونکی سے پس سبب کہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نے ابو بکر صدیق رض کو حج کے لیے بہیجا تہا اور امیر حاج کا کیا تو اونکے نکلنے کے پیچہے علی مرتضی کو بہیجا تا نقض
کرین مشرکون کے عہد کو اور سورہ براۃ کہ اوسمین اس باب مین آیتین اوتری ہین مشرکون پر پڑہین اور ندا کرین کہ مشرک نجس ہین نزدیک نہون مسجد حرام کے بعد اس
سال کے اور سوا اسکے اور احکام بیان کرین پس اوسوقت یہ حدیث فرمائی حضرت علی رض کی تکریم کے لیے اور حقیقت مین عذر بیان کرنا ہی تہا حضرت ابو بکر کے
لیے اوس مقام مین چنانچہ اسلیے کہا حضرت صدیق نے حضرت علی سے جسوقت کہ جا ملے علی اونسے پیچہے سے کہ تم امیر ہو یا مامور پس کہا حضرت علی نے کہ امیر نہین بلکہ
مامور ہون اور بعضی اوسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ خلافت علی کی متاخر ہو گی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہ امر مخفی نہین ہے محققین **وعن** ابن عمر قال آخی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال آخیت بین اصحابک ولم تؤاخ بینی وبین
احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ رواہ الترمذی وقال ھذا
حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا بہائی چارہ کروایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان یارون اپنے کی **ف** ع یعنی دو دو صحابیون مین
اسمین دینی بہائی چارہ کروایا چنانچہ ابو درداء اور سلمان اسمین دینی بہائی ہوئے اسیطرح اور اور یہ بات مہینے بعد مدینہ کی آنیکے ہوا **ترجمہ** پس آئے علی اس حالمین کہ آنسو
بہاتی تہین آنکہین اونکی پس کہا علی نے کہ بہائی چارہ کروایا آپنے درمیان یارون اپنے کے اور نہ بہائی چارہ کروایا آپنے درمیان میرے اور درمیان کسی کے پس فرمایا
آنحضرت صلعم نے کہ تو بہائی میرا ہے دنیا و آخرت مین یعنی تجکو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سے بہائی چارہ کرواؤن **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن
غریب ہے **وعن** انس قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل
معی ھذا الطیر فجاءہ علی فاکل معہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے
کہ کہا تہا نزدیک آنحضرت کے ایک جانور پرند یعنی بہنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی آنحضرت نے خداوندا لا میری پاس اوسکو کہ بہت پیارا ہو نزدیک تیرے تیری مخلوق
مین سے کہ کہاوے وساتہ میرے اس جانور کو پس آئے آنحضرت کے پاس علی رض اور کہایا ساتہ اونکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے **ف**

شرح واقعات

کرتی ہے ... خدا کی اور شمار ہیں حصہ عقیدہ ... لگاتی ہین کہ مراد یہ ہی کہ جملہ محبوبتر ہین خلق سی یا محبوبتر ہین
خلق کی آنحضرتؐ کی جناب میں یعنی ان ہی دعویٰ یا فرمانیوں و ترتیب مین سی یا یہ مراد ہی کہ جو اولی اور اقرب اور احق ہین ساتھ احسان کرنے تیری کی اور محبوبتر ہین وہین سی
نزدیک خدا کی اور غالبا یہ تخصیصات اس سبب سے ہین کہ حضرت علی کا محبوب زیادہ ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سے لازم نہ آوے اور حقیقت مین حاجت ان
تخصیصات کی کچھ نہین ہی اسلیے کہ یقین ہی کہ مراد تمام خلق علی العموم نہین ہین اسلیے کہ آپ مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور صحابہ
اگر بعضو نکو محبوبتر بعض وجوہ اور حیثیات سی کہین تو کیا ہوتا ہی اور فضیلت بسبب کثرت ثواب کی منافات اوس سی نہین کرتی ہی اسلیے کہ مراد جمیع وجوہ نہین ہی
جیسیکہ بیچ مسئلہ افضلیت اور احبیت کے بعضی علما نے کہا ہی غرضکہ یہ حدیث دلیل نہین ہوسکتی مبتدعین کی کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابوبکر کی خلافت پر کرتے ہین
اور بعضی حدیثون مین آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور ارفع درجۃ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہی اور مقام وسیع ہی الیسی تنگی کیون کیجیے **وعن**
علی قال کنت اذا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی رواہ الترمذی وقال
ھذا حدیث حسن غریب . اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تھا مین جب مانگتا آنحضرت سی کچھ دیتے مجھکو اور جب خاموش رہتا مین دیتے مجھکو بن سوال کے
نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ**
وعلی بابھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وقال روی بعضھم ھذا الحدیث شریک
ولم یذکروا فیہ عن الصنابحی ولا نعرف ھذا الحدیث عن احد من الثقات غیر شریک
اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین گھر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا **ف** ع ح اور ایک روایت مین آیا ہی انا مدینۃ العلم
اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابھا اور ایک روایت مین یہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیأتہ من بابہ اور معنی یہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازون
اوسکی سی لیکن خاص اونکو ذکر کرنے سی ایک طرح کی تعظیم اونکی نکلی اور واقع مین حضرت علیؓ ہین ایسی ہی اسلیے کہ وہ بہ نسبت بعض صحابہ کی بہت بزرگی اور علم رکھتے ہین
اور اون حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازونکی ہین یہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ محقق ہو چکی ہی یہ بات
کہ تابعین نے لیے ہین طرح طرح کی علوم شرعیہ تم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سی تمام صحابہ سی نہ فقط حضرت علی ہی سی پس جانا گیا عدم انحصار باب کا
علیؓ کی حق مین لیکن ہان مختص ہون وہ ساتھ باب قضا کی تو البتہ ہوسکتا ہی کہ وارد ہوا ہی اونکی شان مین انہ اقضاکم جیسیکہ ابی کی حق مین آیا ہی انہ اقرأکم کہ وہ
بڑی قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کی حق مین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نی کہ شاید شیعہ تمسک کرتی ہین اس تمثیل سی کہ لینا علم کا اور حکمت کا
آنحضرت سی مختص ہی ساتھ علی کی نہین ہاتھ لگ سکتا کسی اور کی واسطہ سی سواے واسطہ علیؓ کی اسلیے کہ گھر مین نہین داخل ہوتی مگر اوسکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نی
فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حال انکہ نہین ہی اونکی لیے حجت اسمین اسلیے کہ گھر جنت کا فراخ تر نہین ہی حکمت کی گھر سی اور اسکی آٹھ دروازہ ہین اور اصل اس حدیث
کی ابی الصلت عبد السلام بن صالح ہروی سی ہی کہ شیعہ ہی ولیکن ہی سچا اور اس حدیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نے بعضو نے تصحیح کی ہی اور بعضون نے تحسین اور
بعضون نے تضعیف کہا اور بعضون نے کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نے کہ کچھ اصل نہین ہی اسکی اور ایک جماعت نے نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نے
کہ یہ حسن ہی باعتبار طرق کی نہ صحیح ہی اور نہ ضعیف اور نہ موضوع **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی ہے
بعضے علما نے یہ حدیث شریک تابعی سی اور نہین ذکر کیا انھون نی اسناد اس حدیث مین صنابحی سی جیسا کہ بعضی روایتون مین آیا ہی اور نہین پہچانتے ہین ہم
اس حدیث کو کسی ثقات مین سی سواے شریک کی **ف** ع اور خبر فردوس مین حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا

وَ ... اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ

مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ طائف کی پس سرگوشی کی اونسے پس کہا لوگون نے یعنی منافقون نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھ چچا کی بیٹے اپنے کی پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین خاص کیا مینے اونکو ساتھ سرگوشی کی لیکن اللہ تعالیٰ نے سرگوشی کی اونسے ف ع یعنی پہنچایا مینے اونکو اللہ تعالیٰ کیطرف سے جو کچھہ کہ حکم کیا تھا مجکو اوسکے پہنچانیکا بطریق سرگوشی کی پس صورتمین گویا سرگوشی کی اونسے اللہ نے پہنچانے کے پس ہی مانند قول اللہ تعالیٰ کی ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہ ہے کہ اس سرگوشی مین حضرت نے کچھہ مصلحت امور غزوہ کی فرمائی ہو اور اوسکی امثال ہو مین ہے کہ متعلق ہین ساتھ اخبار دینیہ کے کہی ہون نہ یہ کہ دین کی بات اونسے چھپی سی کہی اور اورونسے چھپائی اسلیے کہ ثابت ہو چکا ہے صحیح بخاری مین کہ حضرت علی سے پوچھا کیا کہ آیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کہ جو قرآن مین نہین اونہون نے کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ پھاڑا دانہ او پیدا کیا جاندار نہین ہے ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہے مگر سمجھہ کہ دیا جاتا ہے آدمی کتاب الہی مین اور جو کچھہ کہ صحیفہ مین ہے کہ اوسمین دیت وغیرہ کی احکام لکھے تھے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کی کہ اے علی روا نہین ہے واسطے کسیکے کہ پہونچے اوسکو جنابت یہ کہ گذرے اس مسجد مین سوا میرے اور سوائے تیرے ف ح اتفاقا دروازہ آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ اونکی مسجد نبوی مین واقع ہوئی تھی ترجمہ کہا علی بن منذر نے پس کہا مینے واسطے ضرار بن صرد کے کہ کیا ہین معنی اس حدیث کے ف ع منذر ساتھ پیش میم اور جزم نون اور زیر ذال معجمہ کے بیٹا اونکا علی ایک مرد مشہور ہے عابدون مین سے کہتے ہین کہ اونسے پچپن حج کیے اور حدیث اور جماعت ائمہ سے روایت کی شیعہ محض ہے ولیکن فقیہ صدوق ہے اور ابن حبان نے اوسکو ثقات مین ذکر کیا ترجمہ کہا ضرار نے نہین حلال ہے کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد کو اور گذرے آمین حالت جنابت مین سوا میرے اور سوا تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف ع اور کہا جزری نے یہ حدیث ضعیف ہے باتفاق محدثین کی وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ام عطیہ سے کہا بھیجا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اونمین علی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا مین نے آنحضرت سے اس حالمین کہ اوٹھانیوالے تھے دونون ہاتھہ اپنے دعا کی لیے فرماتے تھے یعنی وقت بھیجنے اونکی کے یا نزدیک توقع آنے اونکی کے یا الہی نہ مار مجکو یہانتک کہ دکھا دے تو مجکو علی کو کہ سلامتی سے پھر آوین نقل کی یہ ترمذی نے ف ح دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکھتے تھے حضرت علی سے اور رنج ہوتا تھا آپ کو اونکی مفارقت سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے نہین دوست رکھتا علی کو منافق اور نہین دشمن رکھتا اونکو مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے برا کہا علی کو یعنی بسبب کی نسبت سے پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہ احمد نے ف ع یعنی جسنے اونکو برا کہا گویا مجکو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ جو برا کہنا

علی کا کیا — بیت حال سے بھی روایت کی ہو اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس

سے من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب الله اور حضرت علی سے ... ومن سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد وعن

علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فیک مثل من عیسی ابغضته الیهود حتی بهتوا امه واحبته

النصاری حتی انزلوه بالمنزلة التی لیست له ثم قال یهلک فی رجلان محب مفرط یقرظنی بما لیس

فی ومبغض یحمله شنانی علی ان یبهتنی رواه احمد اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا

مجکو انحضرت صلی الله علیه وسلم نی کہ تجمین ایک مشابہت ہی عیسی سی دشمن رکہا اونکو یہود نی یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی اونکی ماںکو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا کی لگائی اور دوست رکہا اونکو نصاری نی یعنی بہت یہانتک کہ اوتارا اونکو اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہین ہی اونکیلیی کہ اونکو الله یا ابن الله کہا پہر کہا حضرت علی نی کہ ہلاک ہونگی یعنی گمراہ ہونگی میری حق مین اور بسبب میری دو شخص ایک تو محبت کرنیوالا حد سی زیادہ تعریف کرنیوالا میری ساتہ اوس چیز کی کہ نہین ہی مجمین یعنی تفضیل دیگا مجکو تمام صحابہ پر یا انبیا پر یا الله کہیگا مجکو مانند جماعت نصیری کی اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجپر نقل کی یہ احمد نی ف ع اس سی معلوم ہوا کہ محبت و اعتقاد وہی ہی کہ حد سی نہ گذری اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سی زیادہ ہو گمراہی کیطرف کھینچ لیجاتی ہی اور راہ مستقیم سی باہر ڈالتی ہی اور منسوب ہی ف گمراہی کو کرتی ہی اور متصف ساتہ اس صفت کی اہل سنت و جماعت ہی ہین کہ دونو طرفون افراط و تفریط سی محفوظ ہین خصوصا وہ لوگ کہ تعصب کی جنکو ہرگز حال پر نہین پہنچی ہی حاصل یہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزین ہین محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب ہر شخص کو سعی کرنی چاہیئی کہ یہ دونو چیزین جمع کری بوجہ اعتدال کی رزقنا الله اور حضرت علی سی منقول ہی کہ کہا یحبنی اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی ویبغضنی اقوام حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہ احمد نی اور سند سی ہی کہ کہا علی نی الا ثم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی یہ احمد نی مناقب مین وعن

البراء بن عازب وزید بن ارقم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما نزل بغدیر خم اخذ بید علی فقال

الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم قالوا بلی قال الستم تعلمون انی اولی بکل

مؤمن من نفسه قالوا بلی فقال اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد

من عاداه فلقیه عمر بعد ذلک فقال له هنیئا یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولی

کل مؤمن ومؤمنة رواه احمد اور روایت ہی براء بن عازب اور زید بن ارقم سی کہ رسول خدا صلی الله علیه وسلم جب اوتری غدیر خم پر ف ع یعنی وقت پہرنیکی حجة الوداع سی اور غدیر خم نام ہی ایک بستی کا کہ تین کوس ہی جحفہ سی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور غدیر اصل مین کہتی ہین پانی کی تالاب کو اور اوس وقت مین صحابہ بہت کثرت سی انحضرت کی ساتہ جمع تہی ترجمہ پکڑا انحضرت نی ہاتہ علی مرتضی کا پہر فرمایا ف ع یعنی بعد اسکی جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ انحضرت نی ایک منبر بنایا اونٹون کی پالانون کا اور اوسپر چڑہکر فرمایا ترجمہ کیا نہین جانتی تم کہ مین نزدیک تر اور دوست تر ہون ساتہ مومنون کی اونکی نفسون سی یعنی جیسیکہ قرآن مجید مین مذکور ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار مکرر فرمایا غرض کہ کہا صحابہ نی کہ مقرر فرمایا انحضرت نی یعنی بعد اسکی کہ علی العموم مومنونکو فرمایا ہر مومن کو بہی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہین جانتی تم کہ مین اولی اور اقرب ہون ساتہ ہر مومن کی اوسکی نفس سی ف ح یعنی مین حکم نہین کرتا ہون مومنونکو مگر اوس چیز کا کہ اوسمین بہلائی اور درستی اور خیریت دنیا و آخرت اونکی ہو بخلاف اونکی نفسونکی کہ کبہی طرف شر و فساد کی بہی بلاتی ہین ترجمہ کہا صحابہ نی سچ ہی ایسا ہی ہی پس فرمایا انحضرت نی بار خدایا جو شخص کہ ہون مین دوست اوسکا پس علی دوست اوسکا ہی خداوندا دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہی علی کو ف ع ح اور ایک روایت مین ہی کہ احب من احبہ

اور مدد کر اوسکی کہ مدد کری علی کی اور نہ مدد کر اوسکی کہ نہ مدد کری علی کی اور پہیر حق کو ساتہ علی کی جسطرف کہ پہری وہ **ترجمہ** پس ملاقات کی حضرت علی رض سی حضرت
عمر رض نے بعد اسکی پس کہا عمر رض نے اسطی علی رض کی کہ خوشی ہی تمہاری لیئی یا بیتی رہو جیتی رہنا گوارا اسی بیٹی ابو طالب کی صبح کی تمنی اور شام کی تمنی یعنی ہوئے
تم ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کی نقل کی یہ احمد نی **ف** جاننا چاہئی کہ شیعون نے جو تمسک کیا ہی ساتہ بعضی روایتون کی حضرت علی رض کی
احق ہونی پر ساتہ خلافت کی اونمین سے یہ حدیث اونکی نزدیک تو بڑی دلیل ہی کہتی ہین کہ یہ صریح دلیل ہی اونکی فضیلت اور حقیت خلافت کی اور کہتی ہین کہ
سو لیے یہان معنی اولی ساتہ امامت کی ہی بدلیل قول کی الست اولی بکم نہ بمعنی ناصر و محبوب کی ورنہ احتیاج نتہی صحابہ کی جمع کرنیکی اور اونکی خطاب کرنیکی اور دعا کرنیکی
حضرت علی کی لیئی اسلیے کہ جانتی تہی اور پہچانتی تہی اوسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کی لیئی پس ہوئی علی رض کی لیئی ویسی ہی کہ
جیسی آنحضرت صلعم کی لیئی تہی امامت پر پس یہ نص صریح ہی اونکی خلافت پر اور بیشک یہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت نی مانند ترمذی و نسائی اور احمد کی اور طرق اسکی
بہت ہین روایت کیا ہی اسکو سولہ صحابیون نی اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سی تیس صحابیون نی اور گواہی دی اونہون نی اسکی علی رض
کی لیئی اسوقت کہ نزاع کی گئی خلافت مین ساتہ اونکی ایام خلافت اونکی مین اور بہت اسکی اسنادون سی صحاح اور حسان ہین اور التفات نہین کیا جاتا ہی اوسکی
قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت مین اور نہ اون بعضون کی قول پر کہ کہا ہی اونہون نی کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہی اسلیے کہ وارد ہوا ہی طرق متعددہ سی کہ تصحیح
کی ہی اسکی اکثر کی ذہبی نی کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکی کہا ولیکن ہم کہتی ہین شیعہ سی بطریق الزام کی کہ اونہون نی اتفاق کیا ہی اسپر کہ اعتبار
تواتر کا ہی بیچ دلیل امامت کی کہ جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتہ اوسکی استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہئی اور یقین ہی کہ یہ حدیث متواتر نہین ہی باوجود خلاف کی
اسمین اگرچہ وہ خلاف مردود ہی بلکہ طعن کرنیوالی اسمین بعضی ائمہ حدیث سی اور عادل اونکی ہین کہ رجوع ہی اونکی طرف اس امر مین مانند ابو داود سجستانی اور ابو حاتم رازی
اور سوا اونکی اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسینی اہل حفظ و اتقان مین سی کہ جو حدیث کی طلب مین مشہور تہی مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوا اونکی
کی اکابر اہل حدیث سی اور یہ بات اگرچہ مخل نہین ہی صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا ایسی حدیث مین عجیب تر ہی اور اونہون نی شرط کیا ہی تواتر کا حدیث امامت
مین پس سوچنا چاہئی اسکو اور اہل سنت و جماعت نی رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ کو ہی اور ہم کہتی ہین ساتہ طریق
اختصار کی ذکر کرتی ہین کہ کہا ہی اہل سنت نی کہ نہین مانتی ہم کہ معنی مولی یہان یعنی حاکم و والی کی ہی بلکہ معنی محبوب و ناصر کی ہی اسلیے کہ لفظ مولی کی کئی معنی آتی ہین معتق
اور عتیق اور متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور تعیین کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ مین سی بغیر دلیل کی اعتبار نہین رکہتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہی ا
رکہنا محبوب اور ناصر کیونکہ علی رض دوست ہمارا اور پیارا اور مددگار ہمارا ہین اور سیاق حدیث سی دلالت اس معنی پر کرتا ہی اور نہونا مولی کا معنی امام کی معہود و معلوم ہی بیچ
لغت مین اور شرع مین اور کسی نی لغت کی اماموں مین سی نہین ذکر کیا ہی کہ مفعل بمعنی افعل کی آتا ہی اور کہتی ہین کہ یہ چیز اولی ہی فلانی چیز سی اور نہین کہتی ہین
کہ مولی ہی اور سبب اسکی بغرض موالات کی بیان کرنی سی تنبیہ ہی اوپر پرہیز کرنیکی اونکی بغض سی اسلیے کہ اسکی بیان کرنی سی بزرگی اونکی ثابت ہو اسلیے اسکی پہلی فرمایا
الست اولی بالمومنین من انفسہم اور دعا ہی پہر اسی جہت سی ہی اور بعضی طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموما اور ذکر علی رض کا خصوصا آیا ہی جیسا کہ طبرانی وغیرہ کی نزدیک
ساتہ سند صحیح کی آیا ہی اور یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی اونکی محبت پر ہی اور یہ بہی کہتی ہین کہ سبب اسکا یہ ہی کہ بعضی صحابہ ساتہ علی رض
کی یمن مین تہی اونہون نی کچہہ شکایت اونکی بعضی امور مین اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تہا از انجملہ بریدہ اسلمی تہی اور صحیح بخاری مین ایسا ہی اور ذہبی نی تصحیح
اسکی کی ہی کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا اے بریدہ الست اولی بالمومنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بہی جمع کیا ہی اور تاکید اس باب مین کی اور
کہا شیخ ابن حجر نی کہ نا مانا ہمنی کہ معنی بمعنی اولی کی ہی ولیکن یہ ہمان لازم آتا ہی کہ اولی ساتہ امامت کی مراد ہی بلکہ ساتہ قرب اور اتباع کی جیسیکہ قران مجید مین

نہیں کا تحقیق اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اور یہی اس احتمال کی نہیں کہتے ہیں ہم یا نہ کہی مراد ولی ساتھ امامت کی ہے لیکن دلیل
نہیں ہے اوپر پرست نفی احتمال کی بلکہ مآل میں اور بیچ وقت عقد بیعت اونکی مراد ہو اور بعد تقدیم تینوں خلفا کی باجماع ہوا اور علی رض بھی اوس اجماع میں داخل ہیں اور تقریر
اوس روایت کی کہ مصرح ہیں ساتھ خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ حدیث کیونکر نص ہوا امامت پر حالانکہ دلیل نہیں لائی اسکو علی اور عباس
نے غیر اونکی وقت حاجت کی ساتھ اسکی بلکہ دلیل لائے اوسکو علی رض وقت خلافت اپنی کے پس ثابت حضرت علی کا دلیل لانا بیچ ایام خلافت اپنی کے دلیل ہے اوپر اسکے کہ جانا انہوں نے کہ نص اوس میں دربار خلافت
اونکی کہ متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے ہو نہیں ہے اور باوجود اسکی علی رض نے خود تصریح کی ہے کہ کوئی نص نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت اونکی یا اونہ خلافت غیر اونکی جیسا کہ آیا صحیح میں آیا ہے
اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس رض نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت اونکی اور خلافت غیر اونکی جیسا کہ اخبار صحیحہ میں آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس آنحضرت صلعم کے پاس
آئی اونکی مرض الموت میں اور عباس نے علی رض سے کہا کہ طلب کر اوس امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم میں ہے تو جان لیں ہم اوسکو آنحضرت کی فرمانی سے اور علی رض نے فرمایا کہ
نہیں طلب کرتا میں الحدیث پس اگر یہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی رض کی تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچھنے کی اونسے اور کیوں کہتے عباس
کہ اگر یہ امر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اوسکو باوجود قرب زمانی ساتھ روز غدیر کی کہ دو مہینے یا کچھہ کم یا زیادہ گذری تھی اور بھول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چھپانا
اونکا اوسکو باوجود جاننے کے اوسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہیں تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ بوقت بیعت کرنیکی ابوبکر رض یاد رکھتے تھے اوسکو اور جانتے تھے اوسکو
اور باوجود اسکی جو انہوں نے کچھہ تعرض نکیا اور دلیل نلائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتے تھے کہ مراد اس سے خلافت علی رض کی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعد از روز غدیر کی خطبہ پڑہا اور اشارا کیا حق ابی بکر اور عمر رض کا اور کہا کہ امیر ہو وے تمپر کوئی شخص جیسکہ اخبار میں آیا ہے اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے رغبت
دلائی ہے اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہے درمیان محبت اور خلافت کی اور شیعہ کہتے ہیں کہ یاد رکھتے تھے صحابہ اس نص کو لیکن انہوں نے
اتباع نکیا اسکا اور فرمانبرداری نکی ساتھ اسکے از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کی اور امیر المومنین علی رض نے کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کی تہا اور یہ
کذب و افترا ہے اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکہتے تھے اور کثرت بی اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہے اور باوجود اسکی حضرت پیغمبر خدا صلعم سے اونہوں نے نص سے کیوں
دلیل نہ لاویں اور عمل او سپر نکریں یہ بات محالات سے ہے اور جب ابوبکر رض دلیل لائی ساتھ حدیث الائمة من قریش کی کیوں نہ کہا صحابی نے کہ نص خاص علی رض کے
لیے واقع ہے احتجاج ساتھ اس عموم کے کیونکر کرتے ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سے لایا ہے کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گمراہ تھے
ہیں اور روافض قائل ہیں اونکی تکفیر کی اور کہتے ہیں کہ سب صحابہ ... اور ان شیعہ تنکو کافر کہتے ہیں زیادہ سے اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا کہ جس چیز کیطرف کہ ہیں
روافض بسبب اوسکی باطل ہونا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہے اسلیے کہ جب چھپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جہوٹ بیچ اور احکام اسلام کی بسبب غرض نفسانی
کی اونسے واقع ہوا اور کیا حدیثیں اور اخبار اونسے روایت کی گئیں جہوٹ اور باطل ہوئیں بلکہ یہ تعصب رجوع کرتا ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ
اونکی صحبت میں ایسی لوگ آئی اور حضرت علی مرتضی کیطرف بھی کہ اونہوں نے سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اوسکی کی اور یہ کلام شیخ ابن حجر کا ہے
صواعق محرقہ میں کہ انہوں نے بہت طول طویل ذکر کیا ہے وہاں اور جو کچھہ کہ ہمنے یہاں بطریق اختصار کے بیان کر دیا ہے کافی ہے وباللہ التوفیق **وعن**
بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا
مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہا پیغام بہیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابوبکر اور عمر نے فاطمہ سے پس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چہوٹی ہے **ف** اور ایک روایت میں آیا ہے فسکت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہ محمول ہو اور دفعہ پر
یعنی ایکبار سکوت کیا ہو اور پہر دوسری بار میں یہ فرمایا ہو کہ وہ چہوٹی ہے **ترجمہ** پہر پیغام بہیجا فاطمہ کا علی رض نے پس نکاح کر دیا حضرت نے فاطمہ کا علی سے رضی اللہ
عنہا نقل کی نسائی نے **ف** اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ کہا اصحاب نے علی رض سے کہ تم کیوں نہیں خواستگاری کرتے فاطمہ کی حال انکہ تم آنحضرت کی

بچا لی حیا ہو کہا علی نے کہ مجھکو شرم آتی ہے کہ آنحضرت کے سامنے یہ کلام عرض کرون پس آنحضرت نے فرمایا اللہ راضی

پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہ کا اونسے **ف** ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہ کہا خواستگاری کی ابو بکر نے آنحضرت سے اونکی

بیٹی حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے اے ابو بکر نہین اوترا ہے حکم تا ہنوز پہر خواستگاری کی اونکی عمر نے اور اور بعض قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو ابو بکر کو

دیا تہا پہر کہا بعضون نے علی سے کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی تو شاید امید ہے کہ تمسے نکاح اونکا کر دین کہا علی نے کیونکر ہو حالانکہ

کہ خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نہ نکاح کیا اونکا پہر خواستگاری کی اونکی علی نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا مجھکو

رب عز وجل میرے نے اسکا کہا انس نے پہر بلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا اے انس نکل اور بلا لا میرے پاس ابا بکر صدیق اور عمر بن خطاب

اور عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو انصار مین سے کہا انس نے کہ بلا لایا مین اونکو پس جبکہ جمع ہوئے وہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور بیٹھے اپنی اپنی جگہو پہر اور علی گہر مین گئے ہوئے تہے آنحضرت کی کام کے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ

بقدرتہ المطاع بسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ

وسلم ان اللہ تبارک اسمہ وعظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا

وصہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاؤہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب

پہر فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ نکاح کر دون اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہے علی ابن ابی طالب سے پس گواہ رہو تم کہ مینے نکاح کیا

اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کی اگر راضی ہو اس سے علی ابن ابی طالب پس گواہ رہو تم کہ مینے نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر پہر منگایا طباق کہجور کا اور رکہا

اوسکو آگے ہمارے پہر فرمایا کہ لوٹ لو پس ہمنے لوٹا پس جس وقت کہ ہم لوٹ رہے تہے ناگہان آئے علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم سامنے علی کے پہر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ نکاح کر دون تجہسے فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہے تو ساتہ اسکے پس کہا علی

نے کہ تحقیق راضی ہوا مین ساتہ اسکی یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم ہے اللہ کی البتہ

تحقیق نکالی اللہ نے ان دونوں سے اولاد بہت پاکیزہ **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتہ بند کر دینے دروازونکے سوای دروازہ علی کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث

غریب ہے **ف** ع یعنی بعضے صحابیونکے گہر کے دروازے مسجد نبوی مین تہے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کیطرف سے بند کر دو تا کہ کوئی عورت نفاس اور حیض والی

اور جنبی مسجد مین ان دروازون سے نہ آوے مگر دروازہ علی کا کہلا رہا کہ جنابت سے اونکو آنا مسجد مین درست تہا اور یہ خصوصیت اونکی تہی بسبب فرمانے آنحضرت کے

اور نہین اشکال آتا ہے اس حدیث سے اوس حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر مین کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازونکے بند کرنیکا سوائے دروازہ ابی بکر کے اسلیے کہ اوس مین

تصریح ہے اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے اونکو دروازونکے بند کرنیکا بیچ حالت مرض الموت اپنی مین اور اسمین یہ ہے نہین پس حمل کیا جاویگا یہ حدیث حالت ابتدائی کی اور زمانہ

پر اور لوٹی واضح ہوتا ہے قول علما کا کہ اوس حدیث مین اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کی علاوہ یہ کہ وہ حالت صحیح تر ہے اس سے اور مشہور تر اسلیے کہ وہ متفق علیہ ہے

اور یہ ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے یعنی از راہ متن اور اسناد کی یا معنونکی لیکن روایت کیا احمد اور ضیا نے زید بن ارقم سے کہ رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہہ مین حکم کیا گیا ہون ساتہ بند کرنے ان دروازونکے سوائے دروازہ علی کی اور ریاض مین ہے کہ روایت کیا اسکو احمد نے زید بن

ارقم سے کہا تہی واسطے ایک جماعت کی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے دروازے جاری مسجد مین کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایک دن کہ بند کر دو

یہ دروازے سوائے دروازہ علی کی پس کہا زید نے گفتگو کی اسمین لوگون نے پس کہڑے ہوئے آنحضرت خطبہ کو لیے اور حمد و ثنا کی اللہ کے پہر فرمایا اما بعد پس تحقیق

ان عدد اون کی سو دو … اسی طرح … لوگوں کی … میں … تبدیل کیا گیا اور نہ …

مین اوسلو … مین حکم کیا گیا مین ساتہ ایک … ان سب … کی مین … اور ابن عباس اور جابر سے بھی یہ خلاف روایت کی گئی ہی لیکن صحیح مین

اور صحیح نہین ہی کہ روایت کی نقل کی گو صحیحین مین عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد غیر باب ابی بکر اور اگر صحیح ہو تو علی کی حق مین تو حمل کیا جاویگی دونو حدیثین اوپر دو حالون مختلف کی واسطی تطبیق دینگی درمیان دونو حدیثونکی واللہ اعلم **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ آتِيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہی علی سی کہ کہا تہا میرے لیے ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کی نہ تہا کسیکی لیے خلائق مین سے آتا تہا مین حضرت کے پاس اول وقت سحر کے ف ع اور سحر کہتی ہین پچہلی رات کے چہٹے حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف ترجمہ پس کہتا تہا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کرتا تہا پس اگر کہنکارتے آنحضرت ف ع یعنی ساتہ جواب سلام کے یا بدون اوسکے بنابر اسکے کہ سلام استیذان کی لئی جواب نہین ہے ترجمہ پہر جاتا مین طرف گہروالون اپنی کی یعنی یہ سمجہکر کہ حضرت یہان کسی کام مین مشغول ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہی اور اگر نہ کہنکارتے حاضر ہوتا مین آنحضرت کی پاس نقل کی یہ نسائی نے ف خ اور یہ مرتبہ کسی کے لیے نہ تہا سوا انکے اسلیے کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تہی آنحضرت کی گہر اور اخوۃ اور اختلاط مصاحبت رکہتی تہی بسبب نسبت فاطمہ رض کی **وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَغْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِي قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ** اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا تہا مین بیمار پس گذری مجہپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مین کہہ رہا تہا یعنی بسبب شدت بیماری کی یا الہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہی پس راحت دی مجہکو یعنی مار ڈال راحت پاؤن اور خلاص ہو رنج دنیا و تکلیف بیماری کے سے اور اگر اجل مین ڈہیل ہی تو مجہ فراخ کر زندگانی میری ف ع لفظ ارفغنی ساتہ ر اور ف او سکون غین معجمہ کے ہی یعنی فراخی کر میری لیے زندگانی مین … صحت کی اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہ عین مہملہ کی ہی ترجمہ اور اگر ہی یہ بیماری واسطے امتحان و آزمائش کی تو مجہ صبر دی مجہکو جزع فزع نکرون پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسطرح کہا تو نے پہر کہنا مین پہر پڑہی حضرت علی نی ساتہ آنحضرت کی وہ دعا کہ پہلی پڑہی تہی پس مارا آنحضرت نی اوسکو ساتہ پاؤن اپنی کے ف ع یعنی تاکہ متنبہ ہووین غفلت اوپر اپنی سی اور تاکہ … شکایت حال اپنی اور تاکہ پہنچے اونکو برکت قدم مبارک کی اور تاکہ حاصل ہووے اونکو کمال متابعت حضرت کی قدم بقدم ترجمہ اور دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا عافیت دی اسکو یا فرمایا شفا بخش اوسکو شک کیا ہی راوی نی ف ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہ کلام کسی نیچی کی راوی کا ہی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہیئی کہ کہی اپنی بیماری مین اللہم عافنی یا اشفنی بغیر تردید کی اسلیے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہی ترجمہ کہا علی رض نی پس نہ بیمار ہوا مین ساتہ اس درد کی بعد اوس دعا کی حضرت کی کبہی ہرگز نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ حدیث حسن صحیح ہی ف ع امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب ہاشمی قرشی ہین کنیت اونکی تہی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لائی ہین مردون مین سی اور اختلاف ہی انکی سن مین … بعضون نی کہا کہ پندرہ برس کی تہی اور بعضون نی کہا اٹہ برس کی اور بعضون نی کہا دس برس کی حاضر ہوئی تہی ساتہ آنحضرت کی تمام غزوون مین سوا تبوک کی کہ اوندنون انکو آنحضرت نی خلیفہ کرکر چہوڑ گئی تہی اپنی اہل مین اور اوسمین فرمایا اونکی لیے کہ کیا نہین راضی ہی تو یہ کہ ہووی تو مجہسی بمنزلہ ہارون کی موسی سے اور تہی حضرت علی رنگ گندم گون بڑی آنکہونکی قریب تہی طرف ٹنگنی پن کی اور پیٹ انکا بڑا تہا اور بال اوپر سینے کی تہی ڈاڑہی اونکی کشادہ تہا دہن انکا اور سر اور ڈاڑہی آپکی سفید تہی

خلیفہ ہوئے اور وہ دن شہید ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ روز جمعہ کا تھا اور اٹھارہویں تاریخ ذی الحجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا انکو عبدالرحمن

ابن ملجم نے جمعہ کی سترہویں تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کی زخمی کرنے سے اور غسل دیا انکو اونکی دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین نے

اور عبداللہ بن جعفر نے اور نماز اونکی پڑھی اونکی بیٹی حضرت حسن نے اور دفن کیا انکو وقت سحر کی اور عمر اونکی ہوئی تریسٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی اور بعضوں

نے کہا ستر برس کی اور بعضوں نے کہا اٹھاون برس کی اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینے

باب مناقب العشرة رضی اللہ عنہم

باب بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کی **ف** ح ع کہ وہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید

بن زید ہیں یہ دس تن صحابہ میں سے مشہور ہیں ساتھ عشرہ مبشرہ کی بسبب بشارت دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکو ساتھ جنت کی اور بیچ قریش کی

ہیں اور اونکی لیے تقدم اور مناقب اور حدیثیں ہیں کہ اور ونکی لیے نہیں ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہ بشارت خاص انہیں کو لیے نہیں ہے بسبب وارد ہونے اوسکی کے اہل بیت نبوت

کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہیں اور سوائے انکے اور اصحاب کے لیے بھی اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے اونکی اعم اس سے کہ ہوں مجتمع انکی حدیثیں

یا متفرق حدیثوں میں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ افضل صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے باقی دس کی ہیں جیسے کہ تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب نقایہ میں **الفصل**

الاول فصل پہلی **عن** عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا یعنی وقت وفات اپنی کی اور وصیت کرنے کی ساتھ خلافت کی اصحاب شوریٰ کو نہیں ہے کوئی سزاوار تر ساتھ اس کار کے یعنی

خلافت کی ان چند نفر سے کہ وفات کی گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ اونسے تھے راضی **ف** ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا بلا شبہ

یا مراد رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکی سبب سے مستحق ہوں خلافت کی یہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے پس یہاں زیادہ راضی ہونا ہے بہ نسبت اور صحابہ

کی بسبب ہونے اونکی عشرہ مبشرہ سے **ترجمہ** پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع حضرت

عمر نے ان چھہ کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ میں سے تو اسلیے کہ آپ اور ابو بکر تو اونمیں افضل تھے سب جانتے ہیں کیا حاجت ہے اونکی ذکر کرنے کی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو

آنحضرت نے امین امت اور امین حق الامین کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر رضی سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکی چچا کی بیٹی اور بہنوئی

تھے متہم ہونے کی لیے اونکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا اونمیں سے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو اون لوگوں میں کہ آنحضرت راضی تھے اونسے

ولیکن اہل شوریٰ میں داخل نکیا پہر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے یا تو ساتھ عقد ہونے اوسکے اہل حل وعقد سے جس لائق خلافت کی لیے عقد کیا جاوے مانند

ابی بکر کی اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنے امام کے اوپر خلیفہ کرنے ایک کے جو کہ لائق اوسکی ہو مانند عمر کی اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے اوسکی

کہ وہ افضل ہو اور اسی سبب اجماع علما کی بعد خلفاء راشدین کی اوپر امامت بعضونکی قریش میں سے باوجود موجود ہونے افضل کے اونسے اسلیے کہ غیر افضل کبھی خوب

قدرت رکھتا ہے تدبیر کرنی امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کی اور خوب خبرگیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہے فتنہ کی دفع کرنی میں اور یہ بھی

کہ شرط کرنا عصمت کا امام میں اور ہونا اوسکا ہاشمی اور ظہور معجز کا اوسکی ہاتھ پر کہ جس سے جانا جاوے صدق اوسکا پس یہ خرافات شیعہ کی ہیں اور جہالات انکی ہیں

اور توطیہ اور تمہید ہے اونکی گمراہیوں کی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہے باوجود ہونے ان چیزوں کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں بھی **وعن**

قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قیس بن

ابی حازم سے کہ کہا دیکھا میں نے ہاتھ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کا رہ اور شل ہو گیا تھا بسبب اسکی کہ بچایا تھا ساتھ اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل

کی یہ بخاری نے **ف** ح ع طلحہ نے بیچ روز احد کی اپنی تئیں آنحضرت کی سپر کیا تھا اور اونکی بدن میں کچھ اوپر اسی زخم لگی تھی یہاں تک کہ عضو مخصوص کو

[illegible]

[illegible] تے کسی کام [illegible] سوت قتل کیی گیی دن کل کی تھی [illegible]

بجاری الثانی کے سن چھتیس مین اور دفن کیے گیے بصرہ مین اور عمر اونکی چونسٹھ برس کی ہوئی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن غزوہ احزاب کی کہ اوسکو خندق بھی کہتی ہین کون ہی کہ لاوی میری پاس خبر قوم کی **ف** ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہی یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہو کر اور آپس مین اتفاق کرکر آنحضرت سی لڑنیکی لیے آئی تھی کفار بارہ ہزار تھی اور مسلمان تین ہزار تھی آپ نے مدینہ کی گرد خندق کھود سے لی تھی اور مسلمان بہت تنگ دل تھی اور صف جنگ نہین ہوئی فقط کچھ تیر اور پتہر اندازی ہوئی تھی پھر اللہ تعالی نی ہزار ملایکہ مدد کی لیے بھیجے اور ہوا تند کہ اوسنی تمام خیمہ وغیرہ اونکی اکھیڑ ڈالی اور شکست ہوئی کفار کو پس اوس مین آنحضرت نی فرمایا کہ کوئی ہی کہ خبر قوم کی لاوی اور جانا اونمین دشوار تھا کہ تا خبر تحقیق لاوی پس اوس حالت مین **ترجمہ** کہا زبیر نی کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ہر نبی کی لیے مددگار ہوتی ہین اور مددگار میرا زبیر ہی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** ع زبیر بیٹے عوام کی کنیت اونکی ابو عبد اللہ قرشی اور مان اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی اور پھوپہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور زبیر قدیم الاسلام تھی سولہ برس کی عمر مین اسلام لائی اور عذاب دیا اونکو اونکی چچا نی دہوین کا تا کہ اسلام چھوڑ دین پس نچھوڑا اونہون نی اور حاضر رہی وہ تمام غزوہ مین آنحضرت کی ساتھ اور اللہ کی راہ مین اول تلوار اونہون ہی نی کھینچی ہی اور ثابت رہی آنحضرت کی ساتھ بروز احد کی اور تھی [illegible] قتل کیا اونکو عمر بن جرموز نی سفوان مین کہ نام ایک موضع کا ہی زمین بصرہ مین سن چھتیس مین اور عمر چونسٹھ برس کی ہوئی اور دفن کیے گیے وادی سباع مین پھر نقل کیے گیے طرف بصرہ کی اور قبر اونکی مشہور ہی اوسمین **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہی کہ جاوی بنی قریظہ کی پاس کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی رہنی والی گرد مدینہ کی پس لاوی میری پاس خبر اونکی پس چلا مین **ف** ع یعنی تا کہ لاؤن خبر اونکی جانا چاہیی کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کی متوجہ بنی قریظہ کیطرف ہوئی اور پندرہ روز تک اونکو گھیری رکھا اور پھر فتح پائی پس یہ بات وہان فرمائی یا غزوہ احزاب مین کہ بنو قریظہ تھی وہان خبر اونکی منگائی ہو زبیر کہتی ہین **ترجمہ** پس جبکہ خبر لیکر پھرا مین جمع کیی میری لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مان باپ اپنی پس فرمایا قربان ہوی تیری باپ میرا اور مان میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اوسمین تعظیم ہی اونکی قدر کی اور اعتبار ہی اونکی عمل کا اور یہ اس لیے ہی کہ انسان نہین کہتا ہی ایسا کلمہ الا کسی ایسی کو کہ تعظیم کرتا ہی اوسکی اور روایت کیا گیا ہی زبیر سی کہ کہا اونہون نی کہ جمع کیی میری لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مان باپ اپنی دو بار جنگ احد مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور آیا ہی کہ زبیر نی اپنی بیٹی عروہ سی کہا ای بیٹی میری نہین ہی کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہو ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا نہین سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیی ہون مان باپ اپنی کسیکی لیی مگر واسطی سعد بن مالک کی پس تحقیق سنا مینی حضرت سی فرماتی دن غزوہ احد کی یعنی سعد کو اوس وقت کہ وہ تیر مارتی تھی کافرونکو ای سعد پھینک تیر قربان ہون تیری باپ مان میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع مراد سعد بن مالک سی سعد بن ابی وقاص ہین اس لیی کہ مالک بیٹے ہین [illegible] نام ابی وقاص کا ہی اور اوپر کی روایت مین جمع کرنا مان باپ کا آنحضرت سی زبیر کی لیے بھی ثابت ہوا اور یہان حضرت علی نی ایسا کچھ فرمایا پس تطبیق اوسمین اور

درمیان خیبر زبیر کی

نہین ہوا مجھی کہ مطلع ہوی ہون ... پر جو اسلمہ غیر کی کہا مولف نے کہ کنیت

سترہ برس کی عمر مین اور کہا سعد نے کہ تہا مین اسلام ثالث میں یعنی دو شخصون کے بعد مین اسلام لایا اور اول تیر مین ہی مارا جہاد مین اور حاضر ہوی ہین سعد تمام غزوونمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور تہی سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تہی یہ بات کہ ڈرتی تہی لوگ انکی بددعا سی اور امید رکہتی دعاء خیر کی سبب مشہور ہونی قبولیت دعا انکی کی لوگون کی نزدیک اور یہ اس سبب سی تہا کہ آنحضرت نی فرمایا انکی حق مین اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیے آنحضرت نے انکی لیے اور زبیر کی لیے ان باپ اپنی کہ فرمایا دونونکی لیے فداک ابی وامی اور بعضون کہا یہ کسیکی لیے سوای ان دونون کی اور تہی یہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تہی مری اپنی قصر مین بیچ عقیق کی قریب مدینہ کی پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم نی کہ وہ ان ایام مین حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کیے گیے وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور عمر انکی تہی کچہہ اوپر ستر برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سی انکا انتقال اون سبکی بعد ہوا ہے اور حاکم کیا تہا انکو کوفہ کا عمر اور عثمان رض نی اور روایت کین انسی حدیثین خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سی ؀ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سعد سی کہ کہا تحقیق مین اول عرب کا ہون کہ پہینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ع یعنی میری پہلی کسی نے تیر راہ خدا مین نہین مارا اور یہی ہکایہ تہا کہ اول سال ہجری مین آنحضرت نے ابو عبیدۃ بن الحارث کو ساتہ ساٹہ سوارونکی واسطی جنگ ابو سفیان بن حرب اور اور مشرکون کی بہیجا پہر اون مین کچہہ لڑائی نہین واقع ہوئی بجز اسکی کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر اونکی طرف پہینکا اور یہ اول تیر تہا کہ اس امت مین راہ خدا مین مارا گیا **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا نہ سوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے اپنی کے مدینہ مین یعنی کسی غزوہ سی ایک رات یعنی بخوف اعدا دین کی پس فرمایا آنحضرت نے کاشکی ایک مرد نیکبخت نگہبانی کرے میری ناگہان سنی ہمنی آواز ہتہیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کہٹ کہٹ بولتی ہین پس فرمایا آنحضرت نی کون ہے یہ کہا مین سعد ہون فرمایا آنحضرت نے کیا چیز لائی تجہکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میری دلمین خوف بہ نسبت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تنہا ہین مبادا اعدا دین کو کچہہ ضرر پہنچاوین پس آیا مین کہ نگہبانی کرون انکی اور خدمت بجا لاؤن پس دعا کی سعد کی لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر آرام فرمایا نقل کی بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر امت کے ایک امانتدار ہے کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کی خیانت نہین کرتا اور امانتدار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع اور خاص کیا اونکو ساتہ امانت کی باوجودیکہ امانت اور صحابہ مین بہی تہی اسلیے کہ انمین غالب تہی یہ صفت بہ نسبت اور وکی یا یہ کہ یہ صفت انمین غالب تہی بہ نسبت اونکی اور صفتونکی اور انکی مدح مین کتنی ہی حدیثین آئی ہین چنانچہ مرقات مین لکہی ہین اور انکی نصائح مین سے یہ ایک نصیحت کیا خوب ہی بادروا السیئات

القدیمات بالحسنات الحادثات الا رب مبیض لثیابہ مدنس لدینہ الا رب مکرم لنفسہ وہو لہا مہین کہا مولف نے کہ وہ ابو عامر بن عبد اللہ بن الجراح فہری قرشی ہین اسلام لائی ساتہ عثمان بن مظعون کی اور پہلی ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پہر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوی سب جہادونمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اور ٹہہری رہی آنحضرت کی ساتہ روز احد کو اور کڑیان خود کی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر گڑ گئی تہین روز احد کو انہون نے دانتونسے پکڑ کر کہینچی تہین سو دو دانت اگلی اونکی گر پڑی تہی پہر از قد خوش رو سبک گوشت مری بطاعون عمواس مین بیچ اردن کے سنہ اٹہارہ مین اور دفن کیے گیے

وعن ابن ابی مليكة قال سمعت عائشة وسئلت من
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مستخلفا لو استخلفه قالت ابو بكر فقيل لها ثم من بعد ابى بكر قالت عمر
قيل من بعد عمر قالت ابو عبيدة بن الجراح رواه مسلم اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ تابعی سی کہ کہا سنا مینے عائشہ رضی سے سوال کیے گئے پوچھی گئیں
وہ کہ کسکو آنحضرت خلیفہ اپنا کرتے اگر خلیفہ اپنے سامنے خلیفہ کرتے کسیکو یعنی صحابہ میں سے کہا عائشہ نے کہ ابوبکر کو خلیفہ کرتے پس کہا گیا اور پوچھا گیا کہ پھر
کسکو کرتے بعد ابی بکر کے کہا عائشہ نے کہ عمر کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد عمر کے کہ اوسکو خلیفہ کرتے کہا عائشہ نے کہ ابوعبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے نقل کی یہ مسلم نے ف
ع کہ امین تھے اور لائق اس کام کے اور ابوبکر صدیق رضی نے بھی کہا اوسوقت کہ خلیفہ کرتے تھے انکو کہ مجکو خلافت سے کیا کام ہے یہ علی ہیں اور عمر ہیں اور ابوعبیدہ بن
الجراح ہیں جسکو چاہو انمیں خلیفہ کرو پس کہا صحابہ نے کہ تمسے زیادہ کون لائق ہے پیش کیا تمکو آنحضرت نے واسطے کار دین ہمارے کی یعنی امامت کے پس کون ہے
کہ موخر کرے تمکو کار دنیا میں اور اس سے بھی یہ معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہ تھا کہ ابوعبیدہ اولی تھے بنسبت خلافت کی بعد شیخین کے بقیہ صحابہ سے دوسری ہی وعن
ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على حراء هو وابو بكر وعمر وعثمان وعلى وطلحة والزبير فتحركت
الصخرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدأ فما عليك الا نبي او صديق او شهيد
وزاد بعضهم وسعد بن ابى وقاص ولم يذكر عليا رواه مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہاڑ حرا پر آنحضرت تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر پس ہلا پتھر حرا کا
پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جا نہیں ہیں تجپر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضوں نے راویوں میں سے یہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بھی
حرا پر تھے ہمراہ آنحضرت کے اور ذکر نہیں کیا اوس بعض نے علی کا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع مراد شہید سے علی اور عثمان اور طلحہ و زبیر ہیں کہ سب شہید ہوئے ہیں اور شہادت طلحہ
اور زبیر کی بیچ واقعہ حرب جمل کی ہی نہ بیچ حرب میں بلکہ باہر اوس سے ازراہ ظلم کے مارے گئے اور یہ ثابت ہی کہ جو کوئی قتل کیا جاوے ازراہ ظلم کے تو وہ شہید
ہی اور ذکر نہیں کیا اوس بعض نے علی کا اسکی یہی جو لفظ زاد کا کہا اوسمیں مسامحہ ہی اسلیے کہ اسمیں معارضہ اور مبادلہ ہی نہ زیادہ اور اشکال یہ لازم ہی کہ سعد
بن ابی وقاص قتل نہیں کیے گئے ہیں وہ اپنے قصر میں مرے ہیں کہ وادی عقیق میں تھا پس جیسے روایت کیا تو یہ ہی کہ فرمایا تغلیبا یعنی اکثر انمیں شہید ہیں پس عطا کیا
حکم الکل کا اسلیے فرمایا اور جیسیکہ سید جمال الدین نے کہا لائق یہ ہی کہ کہا جاوے کہ تھی موت اوسکی بسبب کسی مرض کے ایسی امراض میں سے کہ باعث ہوتی ہیں حکم شہادت
کی مانند پیٹ کی بیماری وغیرہ کی الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد الرحمن بن عوف ان النبی صلى الله عليه وسلم
قال ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن
بن عوف في الجنة وسعد بن ابي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وابو عبيدة بن الجراح في الجنة رواه الترمذي
ورواه ابن ماجة عن سعيد بن زيد روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر بہشت میں ہیں
اور عمر بہشت میں اور عثمان بہشت میں اور علی بہشت میں اور طلحہ بہشت میں اور زبیر بہشت میں عبد الرحمن بن عوف بہشت میں اور سعد بن ابی وقاص بہشت میں
اور سعید بن زید بہشت میں اور ابوعبیدہ بن الجراح بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے سعید بن زید سے **ف** ع
ع سعید بن زید بہنوئی ہیں حضرت عمر کے کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انسے منسوب تھیں اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائے حضرت عمر سنہ اکیاون ہجری میں وفات ہوئی
اونکی اور مدفون ہوئے وہ بقیع میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر تھی اونکی اور ایک جماعت صحابہ تھے اور تابعین ان سے روایت کرتے ہیں اور بشارت جنت کی جو ہی کہ انکی بشارت
ایک حدیث میں واقع ہوئی اور اوربھی کئی جماعتیں علما نے لکھی ہیں والا بشارت مخصوص اور منحصر انھیں میں نہیں ہی اور ذکر لکھی ہی ائی جی صرح بذلك العلماء

بیان ایسا ملتا ہی کہ اوسپر تنبیہ ہونا چاہتی کہ ذکر خلفا اربعہ کا جس جگہ حدیثون مین واقع ہوا ہو سکا یا بعض کا اسی ترتیب پر ہوا ہو اور اسی حقیقت جماعت کے ثابت ہوتی ہی یا ورا سپر گمان کرنا کہ اوسی ترتیب کو تغیر دیکر موافق اعتقاد کی لالی ہون اپنے شاذ کا اگر وہ شعوری سی تغیر اور تقدیم و تاخیر کی عادت کرلی ہین جیسا مقصود مین فرق نہین آیا بیان کسونکر تغیر کرنیکی جسطرح ہی اوسیطرح اوا کرنی ہین وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيْهِ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ اور روایت ہی انس سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ بہترین امت میریکا میری امت پر ابوبکر ہی کہ نرمی اور لطف ونیکی سی لوگونکو خدا کیطرف بلاتی ہین اور پہنچاتی ہین اور سخت ترین امت میریکا بیچ کار دین خدا کی عمر ہی کہ تشدد وسختی سی امر معروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور بہت سچا اونکا حیا مین عثمان ہے **ف** ح صفت حیا کو عثمان رض کی ساتھ کمال اونکی خصوصیت اور اتصاف تہا اور حیا شعبہ عظمی ہی ایمان کا اور ظاہر ہی کہ بہت سچا اوسی کہا کہ حیا کبہی بحکم طبیعت بشر کی بہی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر وہ ہے کہ موافق شریعت کی اور مطابق حق کی ہو ترجمہ اور بہت فرائض دان اونکی زید بن ثابت ہین **ف** ح ع علم فرائض و میراث یہ خوب جانتے تہے اور بڑے فقہاء صحابہ مین سی تہے اور لکہنے والے وحی کی اور جمع کرنیوالے اور لکہنے والے قرآن کی بہی تہی ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت مین ترجمہ اور بہت پڑہنیوالا اونکا اور بہت ماہر تجوید قرآن میں ابی بن کعب ہی **ف** ح ع یہ بہی کاتب وحی تہے اور ان چہہ صحابہ مین کی تہی کہ جنہون نے قرآن یاد کیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین انکو سید القراء کہتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا سید الانصار نام رکہا تہا اور عمر رض سید المسلمین کہتے تہی اور جب سورہ لم یکن الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا نے حکم کیا ہی کہ اسکو تجہپر پڑہون اور تجہے سناؤن اونہون نے کہا کہ کیا خدا نی میرا نام لیا ہی آنحضرت نے فرمایا ہان تیرا نام لیا ہی پس وہ روئی آنحضرت صلعم بہی رونے لگے اور وفات ہوئی اونکی مدینہ مین سنہ انیس ١٩ مین ہجری مین روایت کین انسی خلق کثیر نے ترجمہ اور بہت جاننے والا اونکا حلال وحرام کو معاذ بن جبل ہی **ف** ح یہ صحابی رضی اللہ عنہ انصار مین سی ہین اور ان ستر مومنین کی تہی کہ حاضر ہوئے عقبہ کو اور آنحضرت نے بہائی چارہ کرا دیا تہا انمین اور عبد اللہ بن مسعود مین اور بعض نے کہا ہی انمین اور جعفر بن ابیطالب مین اور بہیجا اونکو آنحضرت نے معلم اور قاضی کر کے یمن مین اور یہ اسوقت مین اٹہارہ برس کے تہی طاعون عمواس مین وفات پائی سنہ اٹہارہ مین اور عمر اونکی اڑتیس ١٨ برس کی ہوئی اور سعیت کہتی تہی خداوندا یہ رحمت ہی تیری تیری نبی کی دعا ہی خداوندا معاذ کو اور اوسکی اہل وعیال کو اس سی محروم نرکہ اور آیا ہی کہ وقت جانی کی اس عالم سے کہتی تہی خفہ کر جتنا کہ چاہئے تو تو ہی تیری عزت کی جاننے ہی تو کہ مین تجکو دوست رکہتا ہون یا کچہہ اوسطرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نے کہا تہی ہم تشبیہ دیتے معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کی ساتہہ بیچ مضمون اس آیہ کی کان امۃ قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتی تہی معاذ آنحضرت کی زمانہ مین اور ابوبکر کی زمانہ مین اور جب یمن گئے تو کہتی تہی عمر رض کہ خالی چہوڑا معاذ نے اہل مدینہ کو فقہ سے اور حاضر ہوئی وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر مین اور جہادون غیرہ مین اور وقت رحلت کی کہا اپنی یارونکو جسوقت کہ وہ روئی کیون روتی ہو اور کس چیز نے رولایا تمکو کہا لوگون نے کہ روتی ہین ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی بسبب موت تمہاری کہا علم وایمان قدیم ہین روز قیامت تک تو تم حق کو جسسی کہ ہو اور رد کرو باطل کو جسسی کہ ہو مناقب انکی بہت ہین زیادہ اسسے ترجمہ اور ہر امت کی لئے امین ہی اور امین اس امت کا ابوعبیدہ بن الجراح ہی **ف** ع ح ایک قسم امین ہی کہ ہر پیغمبر کے لئے ایک امین ہی اور امین میرا ابوعبیدہ ہی اور انکی کمال زہد پر دلالت کرتا ہی یہ قصہ جو ریاض مین مذکور ہے کہ کہا عروہ بن الزبیر نے کہ جب آئی عمر بن الخطاب شام مین ملی اونسی مرتبی بڑی اور لوگ کہا عمر نے کہ کہان ہی بہائی میری لوگون نے کہا کون کہا عمر نے ابوعبیدہ کہا لوگون نے کہ آپ آتی ہین

ن پاس نہ تہی عمر سوار ہوئی اور گئی لگا —— یہ سب ... جیند کی گھر مین مگر ایک چھوٹی سے تلوار اور سپر اور کجاوہ اونٹ

روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمرؓ نے کہا ابو عبیدہ کو کہ لیجاؤ اپنے گھر مین لیجا کر پس آئے اونکے گھر مین پس نہ دیکھا کچھ کہا کہان ہی اسباب تمہارا نہین دیکھتا ہون مگر ایک نمدہ اور کاٹہی
اور تلوار حال اونکہ تم امیر ہوا یا تمہارے پاس کچھ کہانا ہی پس اوٹھی ابو عبیدہ اور گھر کی اندر گئی اور لے آئی وہان سے کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کی پس روئے
عمر اور کہا فریب دیا ہم سبکو دنیا نے سوائے تیری ای ابو عبیدہ اور یہ رضی اللہ عنہ قرشی ہین بہت وسیلہ ساتھ آنحضرتؐ کی فہر بن مالک مین جمع ہوتی ہین حاضر ہوئے
ہین تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے اپنے باپ کو خدا و رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہے ساتھ آنحضرتؐ کی روز احد کو اور
کہینچ لی دو حلقی خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسارہ مبارک مین گڑ گئی تہی اپنی دانتون سے اور دو دانت اونکے گر پڑے بسبب نکالنی کی زور سے اور اونہون نے
بہی طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمرؓ کی عہد مین اور جنازہ اونکی پڑہی معاذ بن جبل نے اور فرماتی تہے حضرت عمر اپنی وفات کے دن کہ اگر ابو عبیدہ بن
جراح ہوتی تو سپرد کرتا مین یہ کار اونکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار کو اونکی مشاورت کی ساتھ تفویض کرتا مین سو واللہ اعلم **ترجمہ** نقل کی یہ احمد اور ترمذی
نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے معمر سے قتادہ سے بطریق ارسال کے اور معمر کی حدیث مین آیا ہی اور حکم کیا تحقیق زیادہ کرنیوالا میری امت مین
سے علی ہے **ف** ح ع اور اسلیے حضرت عمرؓ نے مشاورت اور نہ فتوی اونکی حکم نہین کرتی تہی اور اگر حضرت علی موجود نہوتی تو توقف کرتے اور علماء
تریبی کہ معنی اقضاہم کی ہین خوب جاننے والے احکام خصومت کی کہ محتاج ہے طرف قضا کی اور اسمین اثبات فضیلت حضرت علی کی ابوبکر و عمرؓ پر ثابت نہین
ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اونکی شان مین اور بہت نصوص آئی ہین چنانچہ یہ آیہ صریح حضرت ابوبکر کی فضیلت پر دلالت کرتی ہی
لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہ خاص ابوبکر ہی کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ پہلی فتح مکہ کے
انہون نے اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی نے کہ اونکی برابر کوئی نہین ہو سکتا اور بہت روایتین اونکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین حاصل کلام یہ کہ
حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض پس اعتبار اوسکا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نے اور اجماع کیا اسپر اہل سنت نے اور وہ یہ ہی کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے افضل حضرت ابوبکر ہین باعتبار کثرت ثواب کی اور پہر عثمان رضی اللہ عنہم پہر جانو تو کہ علی اور معویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ و خصومت واقع ہوئی
—— اور نہین دونو جماعتین کہ برا کہتی نہین بعض اونکی بعض کو اور نہین حکم کیا کسی اونمین سی ساتھ کفر دوسری کی لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئی پس نہین نسبت
کفر کی کر سکتی ہین ہم کسیکو بسبب جہل اور برا کہنی کی اور اعتقاد کرنا چاہئی کہ امیر المومنین علیؓ نے اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیبت ہوئی اجتہاد مین اور تہی وہ لائق
تر ان لوگون کی ساتھ خلافت کی اوس وقت مین اور معاویہ نے اجتہاد کیا اور سہو اور خطا کی اجتہاد مین اور نہین تہی وہ مستحق خلافت علیؓ کی ہوئی واللہ تعالی یفعل
بحقیقتہم و بشریتہم وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ
فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ
طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زبیر سے کہ کہا تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہین روز احد کو **ف** ع بسبب مبالغہ کی بیچ امتثال
قول اللہ تعالی کی خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاو اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیار و الکاؤ اور لینا اسباب محافظت کا جنگ
مین منافات ساتھ توکل کی نہین رکہتا ہے اور ہو سکتا ہی کہ ایسی امور واسطی تعلیم امت کے کرتی ہون **ترجمہ** پس اوٹہی آنحضرت اور متوجہ ہوئی طرف ایک بڑی پتہر کے
کہ وہان تہا تا اوسپر چڑہین اور دیکہین طرف کفار کی اور اونچی سے دکہائی دین ابرار کو پس نہ چڑہ سکی یعنی بسبب بوجہ زرہ کی پس بیٹہی طلحہ نیچی آنحضرت کی یہانتک
کہ چڑہے اور قرار پکڑا آنحضرت نے اوس پتہر پر پس سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی واجب کی طلحہ نے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یعنی جنت جیسا کہ ایک
روایت مین ہے اور معنی یہ ہین کہ اونہون نے ثابت کی بہشت اپنی لیے بسبب اس عمل کے یا بسبب اس چیز کی کہ کی اونہون نے کہ اپنی اوپر زخمون اوٹہائی کہ اپنی تئین

آنحضرت کی سپر کیا یہانتک کہ تیر لگی اونکی ہاتھ مین اور زخمی ہوا تمام جسد اونکا یہانتک کہ شل ہوگیا ہاتھ اونکا اور زخم لگی اونکی کچہ اوپر ستر کی جس دن کہ
بین ہی اور تھی صحابہ کہ جب ذکر کرتی روز احد کا کہتی کہ یہ دن سارا تھا واسطی طلحہ کے اور ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ عتبہ بن ابی وقاص نی تیھر مارا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کی پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا نیچی کا ہونٹھ اور عبداللہ بن شہاب نی زخمی کی پیشانی اونکی
اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ بیٹھ گئین دو کڑیان زرہ کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑی رسول خدا صلعم ایک گڑہی مین ان گڑہون مین سی کہ کھودی تہی
عامر نی تاکہ گر پڑین انمین مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نی ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹھایا آپکو طلحہ بن عبید اللہ نی یہانتک کہ سیدہی کھڑی ہوئی
اور چوسا ابو سعید خدری نی خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنے چوسا خون میرا انہیں مس کریگی
اوسکو آگ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ
اِلٰی رَجُلٍ یَّمْشِیْ اِلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰی نَحْبَہٗ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَہِیْدٍ یَّمْشِیْ
عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکھا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی فرمایا آنحضرت نی کہ جو کوئی دوست رکھی کہ دیکھی طرف اوس شخص کی کہ چلتا ہی روی زمین پر حالانکہ
تحقیق مر رہا ہی اور پا انتظار مرنیکے ہی یعنی اگر کوئی چاہی کہ مردہ کو دیکھی کہ روی زمین پر چلتا ہی تو بس چاہیی کہ دیکھی طرف اسکے یعنی طلحہ کے اور ایک روایت مین
یون آیا ہی کہ جسکو خوش لگی کہ دیکھی طرف شہید کے کہ چلتا ہووے زمین پر تو چاہیے کہ دیکھی طرف طلحہ بن عبید اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع ح اور
تحقیق لفظ نحب کی یہ ہی کہ نحب ساتھ نون اور ح مہملہ اور ب موحدہ کے بمعنی نذر اور موت اجل کی آتا ہی اور بیچ آیہ کریمہ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من
قضی نحبہ ومنہم من ینتظر کی ساتھ دونون معنونکی تفسیر کیا ہی مفسرین نی یعنی مسلمانون مین سی ایسی مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جو کچھ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کی پس بعضون
نی انمین سے ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری راہ خدا مین کی تہی یعنی شہید ہوی راہ خدا مین اور بعضی انتظار اوسکا کر رہی ہین اور حدیث مین بہی حمل کرنا
دونون معنون کا درست ہی اور ظاہر دوسری ہی معنی ہین جیسی کہ دوسری روایت مین آیا ہی شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہ کہ خبر دی کہ طلحہ اون لوگون
مین سی ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور چکہی موت اوسکی اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نی اپنی تئین سپر آنحضرت کی کیا تھا اور بہت گھائل ہوئی تہی روز احد کے چنانچہ
اوپر کی حدیث مین ذکر اسکا ہوچکا ہی اور حقیقت مین یہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہی اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سی تمام
ہونا ہی عالم شہادت سی بسبب مستغرق ہونیکی ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب کی طرف اللہ تعالی کی اور یہ نتیجہ موت اختیاری کا ہی واللہ اعلم
کہ ہوا اشارہ طرف حاصل ہونی شہادت کے مآل کار میں کہ دلیل ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِیْ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور
روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا سنا میری کان نی آنحضرت کے مونہہ سی کہ فرماتی تہی طلحہ اور زبیر ہمسایہ میری ہین بہشت مین **ف** ع یہ کنایہ ہی انکے کمال
قرب سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ یَوْمَئِذٍ یَعْنِیْ یَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ رَمْیَتَہٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی سعد بن ابی
وقاص سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی اونکے لیی اوس دن یعنی روز احد کے خداوندا قوی کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی نقل کی بغوی نی شرح السنہ مین
ف ح مناسبت اجابت دعا کی ساتھ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہی کہ تعبیر دعا کو ساتھ تیر کی کرتی ہین جیسی کہ کہا کسی بزرگ نے مصرع از سحرگاہ تیر دعا می کنم روان
اور گویا اجابت اونکی دعا کی ایک اثر اونکی تیر مارنیکی تہی کہ پہلی راہ خدا مین انہون نی ہی تیر مارا **وَعَنْہُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

... رضی عاکی یا النبی ... [illegible] ... روایت ہی سعد بن ابی وقاص ... رواہ الترمذی ... دعاہ لسعد اذا استجب اللہم قال وسلم

کہ یعنی دعا واسطی سعد بن ابی وقاص کی جسوقت کہ دعا مانگی تجہسی نقل کی یہ ترمذی نی وعن علی قال ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اباہ وامہ الا لسعد قال لہ یوم احد ارم فداک ابی و امی وقال لہ ارم ایہا الغلام الحزور رواہ

الترمذی اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہین جمع کیا آنحضرت نی اپنی باپ ماکو مگر واسطی سعد کی یعنی روز احد کے

فرمایا واسطی اوسکی روز احد کو پہینک تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطی اوسکی یہ ہی پہینک تیر اسے نوجوان قوی نقل کی یہ ترمذی نے

ف ح ع تہے یہ جوان قوی اسلام لائے ابوبکر رض کے ہاتہ پر اوسوقت مین یہ ستراں برس کے عمر مین تہے اور ایکے وقت مین لازم کیا تہا انہو

اپنی گہر مین رہنا کہ ایک قبہ مین بیٹہی رہتی تہی اور اپنی گہر کے لوگون کو کہدیا تہا کہ مجہسی لوگونکی خبر کچہہ نہ کہا کرو یہانتک کہ جمع ہو امت کسی امام پر وعن

جابر قال اقبل سعد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خالی فلیرنی امرء خالہ رواہ الترمذی وقال کان سعد من بنی

زہرۃ وکانت ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی زہرۃ فلذلک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خالی وفی المصابیح

فلیکرمن بدل فلیرنی اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہ ہی ماموں میرا کہ یعنی میری ماں کی قوم

مین سی ہی پس چاہیئی کہ دکہاوی مجہکو کوئی شخص ماموں اپنی کو ف ح ع یعنی برابر اور مانند اس ماموں کی کہ مین کہتا ہوں تاکہ کہلجاوے کہ کسیکا ماموں مانند ماموں میرے کے نہین ہے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یعنی بیچ توجیہ فرمانی آنحضرت کی سعد کو ماموں اپنا اور تہی سعد یعنی زہرہ مین سے کہ قبیلہ ہی قریش سے اور تہی ماں نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی بنی زہرہ سی ف ع اور زہرہ بیٹی کسی نام ہی عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کا ترجمہ پس اسسبب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہ ماموں

میرا ہی اور مصابیح مین ہے پس چاہیئی کہ اکرام کری مرد ماموں اپنی کا جیسیکہ مین اکرام کرتا ہوں اپنی ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کی ف ع کہا ابن حجر نی کہ یہ تصحیف ہے

کتابوں مین بلکہ تحریف ہی الفصل الثالث فصل تیسری عن قیس بن ابی حازم قال سمعت سعد بن ابی وقاص

یقول انی لاول رجل من العرب رمی بسہم فی سبیل اللہ ورایتنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما لنا

طعام الا الحبلۃ وورق السمر وان کان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ ما لہ خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی

علی الاسلام لقد خبت اذا وضل عملی وکانوا وشوا بہ الی عمر قالوا لا یحسن

یصلی متفق علیہ روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ کہا سنا مین نے سعد بن ابی وقاص سی کہتی تحقیق مین اول شخص ہوں عرب

مین سے کہ پہینکا تیر راہ خدا مین اور دیکہا مینی اپنی تئین اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتی تہی ہم ساتہ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہین تہی ہمارے لیئے

کچہہ خوراک مگر پہل کیکر کی کہ مشابہ لوبیا کی ہوتا ہی اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پہرتا تہا جیسے مینگنیاں کرتی ہین بکریاں یعنی خشک ہوتا تہا مانند مینگنیوں

کی درحالیکہ نہین ہوتی واسطی اوسکی آمیزش یعنی اجزاء اوسکی بعضو نسی ملتی نہین تہی بسبب خشکی کی پہر ہوئی بنواسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ادب سکہاتی ہین مجہکو یا توبیخ

کرتی ہین مجہکو اسلام پر ف ع یعنی نماز پر اسلیئی کہ نماز ستون ہی اسلام کا یا تقدیر ہی اسکی علی عمدۃ شعر العبد اور مراد یہ ہی کہ وہ ادب سکہاتی ہین مجہکو اور تعلیم کرتی ہین مجہکو

نماز اور طریق دلاتی ہین مجہکو یہ کہ اچہی نہین پڑہتا ہوں مین نماز ترجمہ البتہ تحقیق ناامید ہوا مین اوسوقت یعنی جبکہ اچہی نہ پڑہی مینی نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کی تعلیم کا

اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدی میرے اور سبقت میری اسلام مین اور ثابت قدمی میری دین مین اور تہی بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تہی سعد

بن ابی وقاص کی نزدیک عمر رض کی یعنی جبکہ عامل کیا تہا اونکو حضرت عمر نی کوفہ کا اون ایام مین وہ اونکی شکایت کرتی تہی لوگونکی طرف یا لکہہ بہیجتی اور کہا تہا کہ نہین

اچہی طرح پڑہتی نماز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی شرائط یا ارکان یا سنتین نماز کی اچہی طرح نہین ادا کرتی اور رعایت اوسکی احوال کے نہین کرتے

پس حضرت عمر نے تشدید کرنی چاہی اونکو اور اونہوں نے حضرت عمر سے حقیقت حال ظاہر کی ہیں اونکو حضرت کی نماز پڑہتا ہوں اور ادا کرتا ہوں پہلی دو رکعتوں میں اور تخفیف کرتا ہوں دو رکعت اخیر میں پس حضرت عمر نے تصدیق کی اونکی اور کہا گمان ہی ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو اور رد کیا ہی سعد کی بات کو اور مراد بنی اسد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہی اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ فخر کرنا ساتھ علم و فضل کی اور ظاہر کرنا اپنے کمال کا ساتھ بیان واقعہ کے واسطے مصلحت دینی اور دفع کرنے عار و نقصان کی دین میں جائز ہی صحابہ نے اکثر ایسا کیا کرتے تہے بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کی **وَعَنْ سَعْدٍ**

قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سعد سے کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہوں میں اپنی تئیں اور میں تیسرا تہا اہل اسلام کا

ف ح یعنی دو شخص مسلمان ہو چکے تہے تیسرا مسلمان میں ہوا اور مراد دو سے ابوبکر اور خدیجہ ہیں اور کلام انکا باعتبار اجنبیوں کے ہے تاکہ حضرت علی نکل جاویں کلام مذکور سے **ت** اور نہیں اسلام لایا کوئی یعنی اس دن تو گویا نہیں ہی کہ اسلام لائی پہلی میری مگر بیچ اوس دن کی کہ اسلام لایا میں اور سات دن البتہ تحقیق ٹہہرا میں سات دن اس حالت پر کہ تحقیق میں البتہ تہائی اہل اسلام کا تہا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح ع یعنی میں اسلام لایا بعد دو شخصوں کی اور بعد ازان سات روز گذری کہ کوئی اون سات دنوں میں اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کی اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعضے محققوں نے کہ تطبیق اسی میں اور درمیان خبر عمار کی کہ کہا ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما معہ الا خمسۃ اعبد وامراتان وابوبکر ساتھ اس طرح کی ہے کہ حمل کیا جاوے قول سعد کا بیچ احرار بالغین کے تاکہ نکل جاوین غلام مذکور اور علی یا یہ کہ مطلع ہوئی ہوں یہ اوپر **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** روایت کرتی ہیں عائشہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیویوں کو کہ تحقیق کار تمہارا اور حال تمہارا اوس قسم سے ہے کہ فکر میں ڈالتا ہے مجکو بعد میری **ف** ح ع یعنی بعد وفات میری کی کہ میراث چہوڑی نہیں ہے تمہاری لئے اور تمنے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جس وقت کہ اختیار دین گئیں یں پس دیکہا چاہیے کہ بعد میرے حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تمسے کیا معاملہ کرینگے اور کون متکفل تمہاری معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی پاویگا **ت** اور صبر نہیں کرینگے اوپر تفقد احوال تمہارے کی مگر صبر کرنیوالے **ف** ع یعنی جو کہ صبر کرتے ہیں مخالفت نفس سے کہ اختیار کرتی ہیں آخرت کو اور دیتے ہیں زیادت کو **ت** اور صدیق **ف** ع ح یعنی جو کہ کامل ہیں صدق معاملہ میں ادا حقوق میں اور اتہم الصدق خرچ کرتے ہیں اور سخاوت میں **ت** کہا عائشہ نے کہ مراد رکہتی تہی آنحضرت ان صابروں اور صدیقوں سے صدقہ دینے والی اور خیر کرنیوالی **ف** سلئی کہ کلام واسطے نفقات کے تہی پہر کہا عائشہ نے یعنی واسطے تنگ گذاری اور اظہار منت داری عبدالرحمن بن عوف کی ساتھ بیٹے اوسکی کی ابو سلمہ ہی اور کہ بار تابعین سے ہی پلاوے خدا تعالی تیرے باپ کو سلسبیل سے کہ نام ایک چشمہ کا ہے بہشت میں اور تہا عبدالرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تہا آنحضرت کی بیویوں پر ایک باغ کہ بیچا گیا چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع اور اور روایت میں آیا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتہ دینے ایک باغ کی واسطے ازواج مطہرات کی بیچا گیا چار لاکہ کو اور روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سے ہے کہ کہا دیا عبدالرحمن بن عوف نے آنحضرت کی ہمراہ دین اپنا مال اپنا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار سے تصدق کی چالیس ہزار دینار سے پہر لدے پانسو گہوڑے جہاد میں پہر لدے ڈیڑہ ہزار اونٹنیاں جہاد میں اور تہا اکثر مال انکا تجارت سے اور ایک عبدالرحمن نے لدے صحابہ کو ایک سو پچاس ہزار دینار سے پہر جب ہوئی موت اپنی گہر میں اور کہا لکہ ایسا ... ساتھ تہائی مال کی تمام اہل کی مہاجرین اور انصار سے یہاں تک کہ کہا کہ قمیص جو میری بدن پر ہے فلانے شخص کے لئے اور عمامہ میرا فلانے کو لئے اور نہ ... مال ...

کہا اوسکو فقرا سی جیہ جلدی جیح کی تا رہی ہے پہ طرف ام سلمہ کی بہیجا اور بہا ہی محمد الله تعم فرماتا ہی کہ کہہ میری طرف سے عبد الرحمن کو سلام
اور قبول کر اوس سے فرد پہ بیجہ دے اوسکو اور کہا گیا اونکے لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل ہو گا ہی اوکیل سوال و سکیا اسکا
چاہو کر ہو اپنی مال مین جو کہہ چاہی اور تصرف کر اوسمین جیسا کہ تصرف کرتا تہا پہلی اوسکی اور نہین حساب ہے اوسپر اور بشارت ہوی اوسکو جنت کی اور
آیا ہی کہ تیس ہزار بردی اونہوں نے آزاد کیے اور بعد وفات کی چار بیویاں چہوڑین تہین اور ہر بیوی کی حصہ مین آیا اسی ہزار درہم آئے اور بعضی
روایت مین آیا ہے کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیوی کی حصہ مین دو دو لاکہ درہم **وعن** ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لازواجہ ان الذی یحنو علیکن بعدی ہو الصادق البار اللہم اسق عبد الرحمن بن عوف من
سلسبیل الجنۃ رواہ احمد اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا مین نی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے واسطے بیویوں اپنی کی
کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوی تمکو ساتہ بیویوں اپنی کے یعنی سخاوت کری تم پر خرچ کری تمہین بعد وفات میری وہی صادق الایمان صاحب احسان یا الہی
پلا عبد الرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سی نقل کی یہ احمد نے **ف** ظاہر ہی کہ یہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسا کہ پہلی حدیث مین عائشہ سی مذکور ہوا اور بعضون
نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت کا ہی اسلیے کہ آنحضرت نی جانا تہا کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سی احسان نسبت ازواج مطہرات کی وجود مین آویگا اور اسمین معجزہ
آنحضرت کا ہی۔ **وعن** حذیفۃ قال جاء اہل نجران الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ابعث الینا رجلا امینا فقال
لابعثن الیکم رجلا امینا حق امین فاستشرف لہا الناس قال فبعث ابا عبیدۃ بن الجراح متفق علیہ
اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کبار صحابہ سی ہین اور صاحب سر آنحضرت کی کہا آئی اہل نجران رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس **ف** نجران
ساتہ زبر نون اور جزم جیم کے نام ایک موضع کا ہی یمن مین کہ دسوین سال مین فتح ہوا اور نہایہ مین ہی کہ وہ موضع ہے درمیان حجاز اور شام کے
ترجمہ پس کہا اونہوں نے یا رسول اللہ بہیج طرف ہماری ایک شخص امانت دار کہ ہماری حق مین خیانت نکری تاکہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نے
کہ البتہ بہیجونگا مین طرف تمہاری ایک شخص امانت دار لائق اوسکی کہ کہا جاوے اوسکو امانت دار پس منتظر و متوقع ہوئی واسطی امارت کی لوگ **ف** ع
دیکہیں کو راہ منصب کے مشرف و ممتاز ہوتا ہی اوس بات اونکو فقط از راہ حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطی لینی امارت کی **ترجمہ** کہا حذیفہ نی پس
بہیجا آنحضرت نی ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** علی رضی اللہ عنہ قال قیل یا رسول اللہ من نؤمر بعدک
قال ان تؤمروا ابا بکر تجدوہ امینا زاہدا فی الدنیا راغبا فی الآخرۃ وان تؤمروا عمر تجدوہ قویا امینا لا یخاف فی اللہ لومۃ
لائم وان تؤمروا علیا ولا اراکم فاعلین تجدوہ ہادیا مہدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم
رواہ احمد اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ کسکو امیر بناویں ہم اپنی پر بعد وفات آپکی فرمایا
آنحضرت نی کہ اگر امیر کروگی تم بعد میری ابو بکر کو پاوگی تم اوسکو امانت دار یعنی حقوق دین مین یعنی نہین حکم کریگا مگر ساتہ عدل کی بی رغبت دنیا مین راغب
آخرت مین **ف** ع اسمین آگاہ کرنا ہی طرف اسکی کہ لائق یہی ہی کہ ہو خلیفہ ساتہ اس صفت کی تاکہ تمام ہو واسطی اوسکی خلاص کہ وہ سبب ہی خلاص کا
اور ایک روایت مین ہی تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاوگی اوسکو قوی بیچ امر خدا کے
ضعیف اپنی نفس کی حق مین **ترجمہ** اور اگر امیر کروگی تم عمر کو پاوگی تم اوسکو قوی یعنی قادر اوپر اوٹہانی بوجہ امارت کی امین یعنی نہین سرزد ہوگا اوس سی خیانت
ڈرتا ہی بیچ جاری کرنی احکام دین خدا کی ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی **ف** ع یعنی رعایت نہین کرتی کسیکی امر دین مین او معنی یہ ہین کہ وہ شخص ہی کہ
جب شروع کرتی ہین کوئی کام اپنی کاموں مین سی تو نہین ڈرتی ہین انکار کسی منکر کا تو وہ کام کسی چالی ہین اونہین ڈگاتا ہی اوسکو تہوڑا کسی قایل کا

اور نہ اعتراض ہی اسپر کہ اونپر خلافت نہیں ہی مستقیم راست ہے اونکی بات یہہ تحقیق نہ تھی اونکی مرشد ہونیکی بعضی ترجمہ اگر امیر کرینگی بیت

نہیں گمان کرتا ہون تمکو کرنیوالا یعنی امیر اونکو بلا خلافت حال خلافت ونکی مین پاوگی اوسکو راہ راست کہا نیوالا یعنی مرشد کامل راہ راست پانیوالا کامل لیکر لیجاویگا

اور لیجاویگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہہ احمد نی ف ع یعنی یہہ امر سپرد تمہاری طرف ہی ہے اسلیے کہ تم امین ہو مجتہد حق کو پہنچنی والی اجتہاد مین جمع

ہوتی تم مگر حق صرف ہے اور اس حدیث مین ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نہیں ہے اور بعضون نے کہا کہ شاید آنحضرت نی ذکر کیا ہو اور راوی بہول گیا ہو اور بعض

نے کہا کہ ابو بکر کی پہلی ذکر کرنے مین اشارہ ہی طرف مقدم ہونی اونکی اور نہین ذکر کیا عثمان کو صریحا لیکن لا اراکم کہنی مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ مقدم

مین حضرت علی پر اور ممکن ہے یہہ کہ کہا جاوے کہ معنی لا اراکم فاعلین کی یہہ ہین کہ مین نہین گمان کرتا ہون کہ تم امیر کروگی علی کو پہلی سب سے اسلیے کہ مین جانتا ہون

قضا و قدر الٰہی سے کہ عمر علی کی بہت دراز ہے اور مذکورین کی عمر نسبی پس اگر وہ مقدم کیے جاوین تو فوت ہو اور ونکی خلافت باوجود اسکی مقدر ہے اونکی لیے پس

خلافت پس یقین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلے امیر نہیں کروگی پس ظن یہان بمعنی یقین کے ہی انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نی تخصیص تعیین نہین کی کسیکے خلافت پر اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد ساتھ امیر کرنیکی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو بیواسطہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَکْرٍ زَوَّجَنِیْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِیْ فِی الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا

مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا تَرَکَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ مِنْ صَدِیْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ

یَسْتَحْیِیْهِ الْمَلٰٓئِکَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِیًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَیْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا

حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور یہہ بہی حضرت علی رضہ سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کرے اللہ ابو بکر کو کہ نکاح کر دیا مجہسے

اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی ف ح یعنی مدینہ کی آیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضہ نی دو اونٹنیان پال کر اور تیار کر کر رکہہ چہوڑی تہین

کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اسکو قبول کیجیے اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نی کہ مین سوار نہین ہونیکا

مگر یہہ کہ بیچی تو میری ہاتہہ اور بیدون اسکی قبول نہین کرونگا مین پس آٹہہ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نی خریدی ترجمہ اور ساتھ رہا میری غار مین

یعنی وقت ہجرت کی اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سی یعنی خرید کیا اونکو خادم آنحضرت کا رحمت کری اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگی کسیکو کرڈیا اوسکو حق گوئی

نی اس حال مین کہ نہین واسطی اوسکی کوئی دوست ف ع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطی مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست کیونکہ اسمین تو

شک ہے ہی نہین کہ صدیق اکبر دوست جانی تہی اونکی ترجمہ رحمت کری اللہ تعالیٰ عثمان کو حیا کرتی ہین اوس سے فرشتی رحمت کری خدا تعالیٰ علی کو خداوندا پہیر حق

کو ساتہہ علی کی جدہر کہ پہیری علی ف ح یہہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہے کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذکر کی ہی القران مع علی وعلی مع القران

یعنی قران ساتہہ علی کی ہے اور علی ساتہہ قران کے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ**

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یہہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر والونکی تعریف مین جانا چاہیے کہ اطلاق اہل بیت کا کتنی ہی معانی

پر آیا ہی ایک تو وہ کہ حرام ہی اونپر زکوٰۃ یعنی اور وہ بنی ہاشم مین اور یہہ شامل ہین آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو راضی ہو اللہ اون سب سے

اور کبہی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہین اونمین ازواج مطہرات بہی اور نکالدینا آنحضرت کی بیبیونکا اہل بیت مین سے

مکابرہ ہی اور مخالفت ہی سوق اس آیہ کریمہ کے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا اسلیے کہ خطاب انہین

کے ساتہہ ہے اول آیہ مین اور آخر آیہ مین پس نکالنا انکا اس مضمون میں سے کہ درمیان مین واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق و انتظام سے امام محمد

فخر الدین رازی نی کہا کہ یہہ آیہ شامل ہے آنحضرت کی بیبیونکو اسلیے کہ سیاق آیہ پکار رہا ہی اسکو پس نکالنا اونکا اوس سے اور مخصوص کرنا ساتہہ غیر اونکی کی صحیح نہو گا

ہی کہا ائمہ اصول حدیث نے کہا حاکم نے یا فاطمہ حسن حسین رضی اللہ عنہما ہی ومن بعدہم اہل بیت علی المرتضی رضی اللہ عنہ بھی کہہ

اہل بیت کہتے ہیں اور اسکا اطلاق ہوتا ہی ... اور یہی حضرت علی اور یہی اطلاق اہل بیت کا اصطلاح آیا ہی اور عام ہیں جو یا جاتا ہی خاص ہوتا اوسکا ساتھ فاطمہ و علی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتی ہیں انس ہم کہ آنحضرت گذرتی تہی حضرت فاطمہ کے گھر چہ مہینا نماز فجر کی لیے مسجد کو آتی تہی کہتی تہی الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے اور ام سلمہ سے آیا ہی کہ کہا تہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی اور فاطمہ گہر کے آستانہ پر کہڑی ہیں پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ کنارے ہو جا پس میں گہر کی اندر چلی گئی پس آئے علی اور فاطمہ اور اونکی ساتھ حسن و حسین تہی اور دونو لڑکی چہوٹی تہی پس اٹہایا آنحضرت نے حسن و حسین کو اپنی گودی مبارک میں اور پکڑا علی کو اپنی ایک ہاتھ سے اور پکڑا فاطمہ کو دوسرے ہاتھ سے اور چوما یا اپنی سی اور لپیٹی اونپر کملی سیاہ کہ اوڑہی ہوئی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہہ اہل بیت میرے ہیں ملا طرف اپنی نہ طرف آگ کی مجکو اور اہل بیت میری کو اور یہہ بہی ام سلمہ سے آیا ہی کہ کہا آنحضرت نے یہہ مسجد میری حرام ہی ہر حائض پر عورتوں میں سے اور ہر جنبی پر مردوں میں سے مگر محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں نہیں حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور ضعیف کیا حاصل کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہی اور علمانی بیچ تطبیق ان اقوال کی اور توجیہ ان اطلاقات کی کہا ہی کہ بیت تین ہیں بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبد المطلب کے اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں نسب کی جہت سے اور رشتہ قریب کے اولاد کو بیت کہتی ہیں اور کہتی ہیں فلانی کا گہر بزرگ ہی اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہیں اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورت پر بہت خاص اور بہت مشہور ہی بحسب عرف و عادت کی اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہیں اور باوجود شامل ہونی اہل بیت کی آنحضرت کی تمام اولاد کو علی و فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ عنہم اونکی درمیان میں سی بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و مخصوص ہیں اور بیچ فضائل اور مناقب اور بزرگیوں اونکی کے حدیثیں بیشمار وارد ہوئی ہیں اور مؤلف نی ذکر کیا ہی اس باب میں بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول اللہ کو اور زید بن حارثہ اور اونکی بیٹی اسامہ بن زید کو بہی ذکر کیا تقریبا واسطی کمال محبت اور عنایت آنسرور کی انپر باسبب داخل کرنی انکی کی اہل بیت میں اور ذکر نہ کیا ازواج مطہرات کو اور عترت کیا اونکی لیے ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سے کہ وہ مستقل ہیں ساتھ مناقب مخصوصہ کے یا اس سبب سے کہ نہ داخل کیے اونکو اہل بیت میں بنا بر رعایت تعارف کی کہ عرف میں اطلاق اہل بیت کا اونہیں چار و نپر ہوتا ہی واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَیْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہی سعد ابن ابی وقاص سے کہ کہا جب اوتری یہہ آیت بلاویں ہم اپنی بیٹوں کو اور تمہاری بیٹوں کو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی علی اور فاطمہ اور حسن حسین کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہہ ہیں اہل بیت میرے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جاننا چاہئی اس آیت کو آیت مباہلہ کہتی ہیں اور بہل بمعنی لعنت کرنیکی ہی اور بہلہ ساتھ پیش اور زبر کی بمعنی لعنت کے اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور بددعا کرنی ساتھ لعنت کی اصل میں تہا اس کی تو یہہ بہی بعد اسکے اطلاق کیا گیا اوپر اوس دعا کی کہ کوشش کیجاوی اوسمین اور عادت عرب کی تہی کہ جب کوئی قوم آپسمین اختلاف و تکذیب ایک دوسرے کی کرتی اور ظلم کرتی تو باہر نکلتی اور لعنت کرتی ایک دوسرے کو اور کہتی لعنۃ اللہ علی الکاذب الظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سی کہ مباہلہ کرو ساتھ نصاری کی اور یہہ آیت اوتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کرے تجہسی اس قرآن یا دین کی بیچ پیچہی اسکے کہ آیا ہی تجکو علم شریعت پس کہہ آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹونکو اور بلاؤ تم اپنی بیٹونکو اور بلاویں ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی ذاتونکو

اور تمہاری ذاتونکو پہر دعا بد کرین ہم پس کردانین ہم لعنت خدا کی جہوٹونپر ہم ہون یا تم اسکی پس نکلی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی

حسن و حسین کو کہ چہوٹی تہی اون دونونمین اور فاطمہ تہین پیچہی آنحضرت کی اور علی پیچہی فاطمہ کی اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو کہ جب مین دعا کرون تو تم

آمین کہنا پس جب پیشوای ترسایون نی اونکو دیکہا تو کہا اپنی قوم سی وا نمیرین دیکہتا ہون ان مونہون کو کہ اگر خداسی درخواست کرین کہ پہار کو اوسکی

جگہہ سی اکہیڑدی تو اوکہیڑدی دیکہا چاہیی کہ کیا انوار تجلی او سوقت اونکی مونہونپر چمکتی تہی کہ کافر بیگانہ نی اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا تو مومن

محب یگانہ کا کہ اوس نور سی آشنا ہی کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسانی کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتہہ انکی وگرنہ ہلاک ہوجاؤگی اور جڑسی اوکہڑ جاؤگی

پس جبرا قہرا فرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن مین رکہتی تہی مسلمان نہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر

مباہلہ کرتی وہ مسخ کیی جاتی بصورت بندرون اور سورون کی اور آگ ہوجاتا اونپر تمام جنگل اور جڑسی اوکہیڑی جاتی اور جل جاتی ساتہہ پرندونکے

کہ درختونپر ہین وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ

عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ

ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

عائشہ سی کہ کہا باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح مین اسحالین کہ آنحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالونسی پس آئی حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت

نے اونکو یعنی کملی مین پہر آئی امام حسین پس داخل ہوئی امام حسین ساتہہ امام حسن کی پہر آئین فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نی فاطمہ کو پہر آئی علی پس داخل کیا

اونکو پہر پڑہی یہہ آیت نہین چاہتا ہی خدا تعالی مگر یہہ کہ دور کری تمسی گناہونکی پلیدی ای اہل بیت نبوت اور پاک کری تمکو پاک کرنا نقل کی یہہ مسلم نی

ف ع اسمین دلیل ہے اسپر کہ بیبیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اونکی اہل بیت مین سی ہین اسلیی کہ اسکی پہلی بہی ذکر بیبیون کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی

لستن کاحد من النساء اور بعد بہی انکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس مین یا تو تعظیم کی لیی ہی یا واسطی غلبہ بنی مردون

اہل بیت کی جیسیکہ سمجہی جاتی ہی یہہ بات حدیث سی دور پاک کری تمکو یعنی آلودہ ہونیسی ساتہہ پلیدیونکی اور میلونکی کہ مبتلا ہوتی ہین اوسمین اکثر

لوگ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ صحابی مشہور ہی کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی نی کہ ماریہ قبطیہ سی تہی فرمایا رسول خدا صلعم

نے کہ تحقیق اسکی لیی دودہ پلانیوالی ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع یعنی اوسکو بہشت مین داخل کیا دودہ پلانیوالی اوسکی لیی مقرر ہوئے

اور انہون نی مدت شیرخوارگی مین وفات پائی تہی اور بعضون نے تاویل کیا دودہ پلانی کی تمام کرنیکو ساتہہ تمام کرنی حقتعالی کی لذت جنت اور نعمتون

اوسکیکو اونکی لیی گویا کہ بجای دودہ پلانیکی ہی لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتہہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہی یعنے

دایہ کہ پورے کرے رضاعہ اونکی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ زبر میم اور ضاد کی ہی یعنی جگہہ دودہ پلانی کی جنت مین ہے یا مصدر ہے یعنی دودہ پلانیکی اور اسمین دلیل

ظاہر ہے اسپر کہ صاحب کمال اہل داخل ہوتی ہین جنت مین فی الحال بعد انتقال کے اور دلیل ہے اسپر کہ جنت وعدہ کی گیی پیدا ہوچکی ہی اور موجود ہے وَعَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ

فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ

قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ

الاجل الا قد اقترب فاتقی اللہ و

عیت فلما رأی جزعی سارنی الثانیۃ قال یا فاطمۃ الا ترضین

ان تکونی سیدۃ نساء اہل الجنۃ او نساء المؤمنین وفی روایۃ فسارنی فاخبرنی انہ یقبض

فی وجعہ فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اہل بیتہ اتبعہ فضحکت متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ

سے کہ کہا انہون نے ہم کہ بیبیان پیغمبر خدا کی ہین ہم نزدیک آنحضرت کے بیٹھی ہوئین پس آئین فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا مرض الموت مین پس نہین چھپی تھی ہیئت اور روش چال فاطمہ کی ہیئت اور روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ف ع یعنی کچھہ بہی جیسا کہ ایک روایت مین لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی امتیاز نہو سکتا تھا اونکی اور حضرت کی چال مین دونو صاحب ایک ہی طرح چلتی تہی ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نی فاطمہ کو فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹی میری کو پہر بٹھایا آنحضرت نی فاطمہ کو ف ع یعنی حکم کیا اونکو بیٹھنے کا پاس آپنی اور ایک روایت مین آیا ہی عن یمینہ او عن شمالہ یعنی دائین طرف بٹھایا یا بائین طرف ترجمہ پہر بات کی اونسی چپکی سی پس رووین فاطمہ رونا شدت سی پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے بہت غمگینی فاطمہ کی کچھہ چپکی سی کہا اونسی دوسری بار پس ناگہان وہ ہنسنی لگین پس جبکہ اوٹھی پیغمبر خدا یعنی اوس مجلس سے طہارت و نماز کی لیے پوچھا مینی فاطمہ سی اور کہا مینی کیا سرگوشی کی آنحضرت نی تمسی کہا فاطمہ نے نہین ہین کہ پراگندہ اور ظاہر کرون بہید آنحضرت کا ف ع ح یعنی جو چیز اونہون نی چھپائی ہین اوسکو کیونکہ ظاہر کرون اسلیے کہ وہ اگر چاہتی ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چھپاتے اوسکو اور اوس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چھپانا بہید بڑون اور دوستون کا اغیار سے ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مینی یعنی فاطمہ سی قسم دیتی ہون تمکو ساتھہ اوس حق کی کہ واسطی میری ہی اوپر تمہاری کہ وہ حق مادری ہی یا اخوت یا محبت نہین طلب کرتی مین تمسی مگر یہہ کہ خبر دو تم مجھکو اوس چیز کی کہ چپکی سی کہی تہی آنحضرت نی کہا فاطمہ نے اب پس آنحضرت اس عالم سی گئی پس ہان کہتی ہون مین اور تفصیل اوسکی یہہ ہے اوپر جسوقت کہ چپکی سی کہا آنحضرت نے مجسی اول بار مین پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی مجھکو کہ جبرئیل دور کرتے تہی مجسی قران کا ہر برس مین ایکبار یعنی رمضان مین اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا قران کا اس سال مین مجسی دو بار ف ع یعنی جتنا قران نازل ہوتا تھا برس روز مین رمضان مین اوس سب کا دور کرتے تہی یاد داشت کے لیے تاکہ ظاہر ہو جائی ناسخ منسوخ دور مین اور اسمین اشارہ ہے طرف استحباب دور کی اور یہہ بہی اشارہ ہی کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اپنی عمر کی اخیر رمضان کی بعد فرمائی ترجمہ اور نہین گمان کرتا ہون مین اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی ف ح اسلیے کہ دو بار دور کرنا خلاف معتاد کی مشعر ہی اوپر وصیت کرنیکی ساتھہ حفظ قرآن کی اور یاد کرنی احکام اوسکی کے تا کامل ہو امر دین کا اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقوی کر ای فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہو سکی اور صبر کر یعنی طاقت پر اور مصیبت سے اور بلاؤن سے خصوصا میری مفارقت پر پس تحقیق بہتر پیشرو ہون واسطی تیری یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نی خبر دی اپنی وفات کی تو روئی مین پس جب کہ دیکھی آنحضرت نے بی صبری میری تو سرگوشی کی مجسی دوسری بار فرمایا ای فاطمہ راضی نہین ہے تو کہ ہووے تو بہترین عورتون کی بہشت کے عورتون مین سی یعنی تمام عورتون سی یعنی تمام عورتون سے بہتر ہووے تو یا خاص اس امت کی عورتون سی یا فرمایا مومنین عالمین کے عورتونکی سردار یعنی دلتنگ مت ہو اور حد سے زیادہ راضی اور شاکر رہ کہ مجھکو یہہ مرتبہ دیا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ کہا فاطمہ نے پس سرگوشی کی آنحضرت نے مجسی پس خبر دی مجھکو کہ وفات پاوینگی اس بیماری مین پس روئی مین پہر سرگوشی کی آنحضرت نے مجسی پس خبر دی مجھکو کہ مین اول اہل بیت اونکے سے ہون کہ اونکے پیچھی جاؤنگی مین ف یعنی بعد اونکی جلدی اس عالم سے جاونگی مین پس ہنسی مین جاننا چاہیی کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت فاطمہ رض کی تمام مومن بیبیون پر حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ رض سے بہی اسیطرح کہا ہی سیوطی نے اور بعضی حدیثون مین مریم بنت عمران کہ عموم نسا سے کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اوپر فضیلت دی ہی استثنا کیا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ مثل فاطمہ کی اس امت مین مثل مریم کی ہی بیچ قوم اپنی کی یعنی فاضلتر غیر انبیا یعنی اور ہو سکتا ہی کہ اختلاف ان خبرونکا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہو اور فضیلت فاطمہ کے ساتھہ وحی کی اور اعلام پروردگار کی تو آخر کو عموم فضل

اونکا تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضی علما عائشہ کو فضیلت دیتے ہین فاطمہ پر بسبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کی ساتھہ بہشت مین ہونگی اور فاطمہ علی کے ساتھہ اور اسمین شبہہ نہین کہ مقام و مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم کا اعلی و اشرف ہوگا مقام علی سے لیکن جب یہہ تو نہین واقع ہوا ہے کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا کہ مین تو اور علی و حسن و حسین ایک مکان و ایک مقام مین ہونگے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ عائشہ مجتہدہ تھین خلفاء اربعہ کی زمانہ مین فتوی دیتی تہین اور اجتہاد کرتی تہین اور سیوطی فتاوی مین کہتے ہین کہ ہمارے نزدیک مذہب مین صحیح تر مذہب یہہ ہے کہ فاطمہ افضل ہین عائشہ سے اور بعضے کہتے ہین کہ برابر ہین فاطمہ اور عائشہ اور بعضی توقف مین ہین اور استروشنی حنفیہ مین سے اور بعضے شافعیہ توقف کیطرف بہت مائل ہین جب امام مالک سے پوچھا تو اونہون نے کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے گوشت کا ٹکڑا ہے اور نہین فضیلت دیتا ہون مین کسیکو رسول اللہ کی گوشت کے ٹکڑے پر اور امام سبکی نے فرمایا ہے کہ جو کچھہ کہ مختار ہمارا اور دین ہمارا ہے یہہ ہے کہ فاطمہ افضل ہین بعد اونکی ماں اونکی خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ مین اختلاف رکھتے ہین اور حق یہہ ہے کہ حیثیتین مختلف مین اور بعضی فضیلت یعنی کثرت ثواب کی مراد رکھتے ہین کہ علما نے اعتبار کیا ہے ولیکن کوئی بحث شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی ذات اور حسن اور حسین کو نہین پہنچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ یہہ فاطمہ کبری بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی اور ماں انکی خدیجہ ہین اور یہہ آنحضرت کی سب بیٹیوں سے چھوٹی بیٹی ہین ہو جب ایک قول کی اور یہہ سردار ہین تمام عالم کی بیبیونکی نکاح کیا اونسے علی بن ابیطالب نے سنہ دوسرے ہجری مین رمضان کی مہینی مین اور بنا کیا اونپر یعنی شب زفاف ہوا اونسے ذیحجہ مین پس جنین اونسے حسن و حسین و محسن و زینب و ام کلثوم اور رقیہ اور مرین مدینہ مین آنحضرت کی وفات کے چہہ مہینے بعد اور بعضون نے کہا تین مہینے بعد اور سچ یہی ہے کہ عمر اونکی اٹھائیس برس کی تہی اور غسل دیا اونکو علی نے اور نماز پڑہی اونپر اور دفن کی گئین رات کو اور روایت کین اونسے حدیثین علی نے اور اونکی بیٹون حسن اور حسین نے اور ایک جماعت نے سوا انکی کہا عائشہ نے کہ نہین دیکھا مین نے کسیکو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سے سوائے باپ اونکے کے **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَہَا اَغْضَبَنِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَہَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہے **ف** ع ح یعنی وہ جزو ہین مجہسی اور کیا خوب کہا ہے امام مالک نے و لا افضل احدا علی بضعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم **ترجمہ** پس جسنے غصہ مین ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجھکو **ف** ع ح یعنی بسبب شدت اتحاد کی پس اسمین ایک طرحکی تشبیہ بلیغ ہے اپس دفع ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنی برا کہا فاطمہ رض کو کافر ہوتا ہے اسلیے کہ ظاہر یہہ ہے کہ اسطرحکا کلام محمول ہے وہ بیان اتحاد و اختلاط کے اور اسی قبیل کا ہے قول علیہ السلام کا کہ جسنی ایذا دی مسلمانکو پس تحقیق ایذا دی مجھکو اور جسنی ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہہ ابن عساکر نے علی سے اور اسی قبیل کی یہہ حدیث ہے کہ جسنی دوست رکہا انصار کو پس تحقیق دوست رکہا اوسکو اللہ نے اور جسنی دشمن رکہا انصار کو دشمن رکہا اوسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی ہے یہہ حدیث کہ دوست رکہنا قریش کا ایمان ہے اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہے اور دوست رکہنا عرب کا ایمان ہے اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہے پس جسنی دوست رکہا عرب کو پس تحقیق دوست رکہا مجھکو اور جسنی دشمن رکہا عرب کو پس تحقیق دشمن رکہا مجھکو **ترجمہ** اور ایک روایت مین ہے یعنی بعد قول آنحضرت کی فمن اغضبنی الخ زیادہ اوسپر قلق مین ڈالتی ہے مجھکو یعنی ظاہر مین وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہے فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہے مجھکو یعنی باطن مین وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع روایتون مین آیا ہے کہ حارث بن ہشام ابو جہل کے بہائی نے چاہا کہ نکاح کر دی ابو جہل کے بیٹی کا کہ نام اوسکا غوبرا تہا ساتہہ علی بن ابیطالب کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ علی نے خواستگاری کی اوسکی اوسکی چچا سے کہ حارث بن ہشام نام تہا اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سے آپنے فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دیتے مین اوسکا اور غصہ ہوئی آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہین ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہہ پس علی نے ترک کی ترغیب آئی اور عذر خواہی کی

اور کہا میں ہرگز نہیں کہ کھیا وہ چیز کہ اکو ناخوش کرتی ہی یا رسول اللہ اور لیث بن سعد کی بہت طرق میں اور روایتیں ہیں اور اسی حدیث کا یون آیا ہی کہ کہا مسور نے کہ سنا
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی اسی حالین کہ وہ منبر پر تھی یہہ کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی مجھ سے اذن چاہتی ہیں مجھسی یہہ کہ نکاح کر دیں ابو جہل کی بیٹی کا
علی ابن ابیطالب سے اور نہیں اذن دیتا میں پہر نہیں اذن دیتا میں مگر یہہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابوطالب کا یہہ کہ طلاق دیوے بیٹی میری کو اور نکاح کر لے بیٹی اونکی سو سوا
اسکی نہیں کہ فاطمہ ٹکڑا میری تن میں ڈالتی ہی مجھکو الخ اور شرح مسلم میں لکھا ہی کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ حرام ہی ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہرحال ہر صورت کو اگرچہ پیدا ہوا ایذا اوس چیز سے کہ ہو حلال اوسکی مباح اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خواص سے ہی اور حضرت علی کی نکاح کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بسبب دو وجہون کی ایک تو یہہ کہ نکاح اونکا باعث تہا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سے ایذا پاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتے
علی آنحضرت کی ایذا سے پس منع فرمایا اوس سے بسبب کمال شفقت کی علی پر اور دوسرے یہہ کہ آنحضرت نے خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضون نے
کہا کہ نہیں تہی مراد آنحضرت کی قول سے لا اذن منع کرنا حلال کا لیکن معنی اسکی یہہ ہیں کہ آنحضرت نے خبر دی تہی حکم الٰہی کی کہ مقدر نہیں ہی کہ وہ دونون
جمع ہونگی اور کہی بیٹی سعید بن النعمان سے منقول ہی کہ کہا ابوبکر کہا یعنی عبداللہ بن داؤد نے قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی ... کہا
ابن داؤد نے کہ حرام کیا اللہ تعالی نے علی پر یہہ کہ نکاح کریں کسی سے فاطمہ پر اونکی حیات میں سبب تہہ قول اللہ کی وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا
اور جو کچھ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سے منع کری تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں اذن دیتا ہون تو نہیں حلال ہی علی
کو یہہ کہ نکاح کریں کسی سے فاطمہ پر مگر یہہ کہ اذن دیوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا ہی عمر بن داؤد سے کہ کہتی تہی جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ
ٹکڑا میری گوشت کا ہی قلق میں ڈالتی ہی مجھکو وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہی اوسکو اور ایذا دیتی ہی مجھکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو حرام کیا اللہ نے علی پر یہہ کہ نکاح
کریں فاطمہ پر اور ایذا دیوین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ قول اپنی کے وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہیں لائق ہی تمکو یہہ کہ ایذا دو رسول اللہ کو نقل کی یہہ
روایت حافظ ابوالقاسم دمشقی نے اپنی تاریخ میں ہی کہ فرمایا آنحضرت نے فاطمہ مجھسی ہی روکتی ہی دل میرا وہ چیز کہ روکتی ہی فاطمہ کو دل اوسکا اور کشادہ دل کرتی ہی
مجھکو وہ چیز کہ کشادہ دل کرتی ہی فاطمہ کو اور نسب منقطع ہو جاوینگے روز قیامت کے سوا نسب میری کی اور سبب میری کی اور سسرال میری کی [illegible] الی آخرہ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہووے گا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کے اندر سے یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط
فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی ای اہل محشر جھکاؤ تم سر اپنی اور بند کرو آنکھیں اپنی یہانتک کہ گذر جاوے فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذر جاویگی
ساتھ ستر ہزار لونڈیون کی حور عین سے مانند گذرنے بجلی کی اور ثوبان سے روایت ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب سے پیچھے اخیر کو فاطمہ سے
ملتی اور جب سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہ کے پاس آتے وعن زید بن ارقم قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فینا
خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایہا الناس
انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب
اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب
فیہ ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی وفی روایۃ کتاب اللہ ہو حبل اللہ من اتبعہ کان علی
الہدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ رواہ مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا اوسنی کہ کھڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ایک روز درمیان ہماری خطبہ فرماتی ایک پانی پر یعنی ایک موضع میں کہ اوسمیں پانی تہا نام کہا جاتا تہا اور پکارا جاتا تہا اوس مکان کا خم قریب خم
ساتھ پیش خ اور تشدید میم کی ایک موضع ہی تین منزل پر حجفہ درمیان مکہ اور مدینہ کی قریب اور گذر کے یہہ تہا وقت مراجعت کی آنحضرت کی مکہ سے اور

متوجہ ہوئی اونکیطرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین تھی اور شیخ نی لکھا ہی کہ غدیر ۔۔۔ علی مرتضی کی مذکور ہوا عبارت اوس سے
ہی غدیر حوض پانی کا اور خم نام اوس موضع کا ہی اور اس پانیکو خم غدیر کہتی ہین اور یہہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی جحفہ مین کہ نام موضع مشہور کا ہی ترجمہ
پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کی لوگونکو یعنی ساتھہ اوسچیز کی کہ نفع دی اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب خدا تعالی کا اور متنبہ کیا اونکو
نیند غفلت سے پہر فرمایا آنحضرت نی اما بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہو اے لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہاری لیکن امتیاز میرا اتنی ہے یہہ کہ وحی بہیجی جاتی ہی
طرف میرے قریب ہی کہ آوی میری پاس بہیجا ہوا پروردگار میرے کا **ف** ع یعنی جبرئیل ورا اونکی ساتھہ عزرائیل ہون یا مراد بہیجے ہوئے سے ملک الموت ہے یعنی عزرائیل کہ
جان لینی کو آوی ترجمہ پس قبول کرونمین امر پروردگار کو **ف** ع واقع مین قریب تھی اجل آنحضرت کی کیونکہ یہہ واقعہ آخر ذیحجہ مین تھا بعد پہرنیکی حجۃ الوداع
سے اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چہوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری **ف** ع کہ کتاب اللہ و اہل بیت
رسول اللہ ہین جیسیکہ آگی بیان فرماوینگی ثقل ساتھہ زیر ثا کی گرانی اور بوجہہ اور ساتھہ دو زبرون کی اسباب مسافر کا اور حشم اوسکا اور ہر چیز نفیس اسطرح
ہی قاموس مین اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضو نے کہا کہ ثقلین معنی وہ امر وعظیم کی ہی کتاب اللہ و اہل بیت کو امر عظیم کہا
بسبب بڑے ہونی قدر اونکیکی یا اس سبب سے کہ عمل کرنا اونپر بہاری ہی اونکی تابعین پر کہ ہر کوئی بوجہ اوسکا نہین اوٹہا سکتا اور جن و انس کو بہی ثقلین کہتی ہین کہ
بوجہہ زمین کے ہین جیسیکہ جانور پر بوجہ لادتی ہین اور متاع زمین کی ہین کہ انکی سبب سے زمین آباد ہی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار نفاست کے اونکیکہ نسبت اور حیوانات
کی اور مشابہت دی گئی ساتھہ اونکی اور کتاب اللہ و اہلبیت اس باتمین کہ دین سنورتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکی جیسیکہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنی
جن و انس کی بعد ازان بیان کیا ثقلین کو فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہی اور اوسمین
نور ہی **ف** ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اوس سے راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب ہی واسطی استقامت کے
یا سبب ظاہر ہونی نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قرآن کی نام ہونمین سے ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسایل کرو اوس سی اور یاد کرو اوسکو اور علم
حاصل کرو اوسکا اور چنگل مارو ساتھہ اوسکی **ف** ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور جملہ کتاب اللہ سی عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب
فرمانی حق سبحانہ تعالی کی وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچھہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سے منع کری تمکو پس رہو اوس سے
اور فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ یعنی کہو اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور ایک روایت مین یہہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ
یعنی پس چنگل مارو ساتھہ کتاب اللہ کے اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نی صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے **ف** ع یعنی محافظت اوسکیکی اور رعایت
کرنی الفاظ و معانی اوسکیکی اور عمل کرنیکی ساتھہ اوسچیز کی کہ اوسمین ہی ترجمہ اور رغبت دلائی اوسمین **ف** ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو
کوئی پکڑیگا اوسکو اور چنگل مار یگا ساتھہ اوسکی اوسکو درجے حاصل ہونگی پہر ممکن ہی کہ آنحضرت نے ڈرایا ہو ساتھہ عذابونکی بہی واسطی اوسکی کہ ترک کری متابعت
آیتونکی اور ممکن ہے یہہ ہی کہ آپ نے اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطی اشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور
امت اونکی امت مرحومہ ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی اور دوسری چیز بہاری اور نفیس اہلبیت میرے ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کی تئین اور ڈراتا ہون مین اوسکی
عذاب سے اوپر قصور کرنے تمہاریکی بیچ حق اہل بیت میرے کی **ف** ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ کی اور تاکید کی اور بعید نہین ہے یہہ کہ مراد ایک سی
آل اونکی اور دوسرے سی بیبیان اونکی اسلیئے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونو پر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہ ثلاث مرات یعنی فرمایا
اسکو آپنے تین بار ترجمہ ایک روایت مین یعنی ہے اولہما کتاب اللہ کی یون آیا ہی کہ کتاب خدا کی رسی خدا کی ہی **ف** ع حبل لغت مین رسی کو کہتی ہین اور یہی

عہد اور امان اور اوس چیز کی ہی کہ یعنی اوس شخص کو امان ہی اپنے رب کی طرف سی اور وسیلہ ہوا اوسکا قرب کا یعنی قرآن عہد اور امان اوسکا ہی اور وسیلہ ہی اوسکی
قربکا کہ جو کوئی ساتہہ اوسکی چنگل مارے عذاب الہی سی نڈر ہوا اور پہنچی جناب قرب حق مین اور ترقی کری مدارج قدس پر ت جو کوئی پیروی کری کتاب خدا کی ف
ع یعنی ایمان لاوی اوسپر اور یاد کری اوسکو اور علم حاصل کری اوسکا اور عمل کری اوسپر اور اخلاص پیدا کری ت ہووی وہ راہ راست پر اور جو کوئی چہوڑ دی
اوسکو یعنی کسی جہتکہ جہات متعددہ سی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئیں ہوگا گمراہی پر نقل کی یہہ مسلم نی ف ع پس قرآن مانند رسی کی ذو جہتین ہی ایک وجہ کر وسیلہ ہی
ترقی کا ایک وجہ کر سبب ہی تنزل کا مانند نیل کی کہ پانی تہا محبوبین کی لیی اور خون تہا محجوبین کی لیی یضل بہ کثیرا و یہدی کثیرا اور فرمایا انحضرت نی
القرآن حجۃ لک او علیک یعنی قرآن دلیل ہوگا تیری نفع کی لیی یا تیری ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالی نی وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین
الا خسارا یعنی اور اوتارتی ہین ہم قرآن سی وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہی مومنونکی لیی اور نہین زیادہ کرتا ہی ظالمونکو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ ورفعنا بسببہ من الفتن
وعن ابن عمر انہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی
یعنی ہو تو تاکہ تحقیق وہ تہی جب سلام کرتی عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب کو کہتی سلام تجہپر ای بیٹی صاحب دو بازوون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح
ذو الجناحین لقب جعفر طیار کا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ سلم نی اونکو بعد شہید ہونیکی غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کی شہرونمین سی مدینہ مین دیکہا کہ دو بازو
رکہتا ہی اور ملائکہ کی ساتہہ اوڑ رہا ہی حیران ہوئی کہ یہہ کیا حال ہی بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئی اور اوس روز سی اونکو جعفر طیار کہتی تہی اور ذو الجناحین
لقب کہا گیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا انحضرت نی دیکہا مینی جعفر کو بہشت مین کہ اوڑ رہا ہی ساتہہ ملائکہ کی انہی اور اسلام لائی جعفر بعد اکتیس
آدمیونکی اور دس برس بڑی تہی اپنی بہائی علی بن ابیطالب سی اور انحضرت سی خلق اور خلق مین بہت مشابہ تہی اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی
بیٹی نی کہ وہ عبد اللہ ہین اور اور بہت سی صحابہ نی اور وہ شہید ہوئی روز موتہ کی سنہ آٹہہ مین اکتالیس برس کی عمر مین اور اونکی بدنپر نوی زخم لگی تہی برچی
اور تلوار کی **وعن** البراء قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ
متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا دیکہا مینی انحضرت صلی اللہ علیہ سلم کو اسحالمین کہ حسن بن علی اونکی کندہی پر تہی
درحالیکہ کہتی تہی انحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکہہ تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
ع اور شک نہین ہی اسمین اونہون نی دوست کہا اونکو پس احب ہی تخلق ساتہہ اخلاق خدا کی اور تعلق ساتہہ شمایل رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ سلم وعلی آلہ فی
جمیع احیانہ واحوالہ کہا مولف نی کہ کنیت اونکی ابو محمد تہی نواسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی اور ریحان یعنی پہول اونکی اور سردار جوانون اہل جنت کی پیدا ہوئی
پندرہوین رمضان کو سن تین ہجری مین اور یہہ صحیح تر روایتونکی ہی کہ نقل کی گئین اونکی ولادت مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ پچاس مین اور بعضون نی کہا
سنہ اٹہاون مین اور بعضون نی کہا سنہ اونچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیی گئی وہ بقیع مین روایت کین حدیثین اونسی اونکی
بیٹی حسن بن حسن نی اور ابو ہریرہ نی اور بہت سی جماعت نی اور جب قتل کیی گئی باپ اونکی علی بن ابیطالب کوفہ مین بیعت کی اونسی موت پر چالیس ہزار
آدمیونسی زیادہ نی اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کی جمادی الاولی کی پندرہوین میں سنہ اکتالیس کی اور حضرت حسین کی کنیت
ابو عبد اللہ ہی پیدا ہوئی پانچوین شعبان مین سنہ چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا انکا حضرت حسن کی جنی کی پچاس شب بعد اور قتل کیی گئی روز جمعہ کی
عاشوری کی دن سنہ اکسٹہہ مین بیچ کربلا کی کہ زمین عراق سی ہی اور قتل کیا اونکو سنان بن انس نخعی نی اور بعضون نی کہا کہ قتل اونکو شمر ذی الجوشن نی اور خولی
لیکر آیا اونکی نعش اور اہل بیت کو عبید اللہ بن زیاد کی پاس ہی اور کہا بعضون نی کہ قتل کیی گئی ساتہہ حسین کی اونکی اولاد اور بہائیون اور اہل بیت اونکی سی تیئیس مرد اور عمر
حسین کی روز قتل اونکی اٹہاون برس کی تہی **وعن** ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی

اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کی بیچ ایک ٹکڑی دن سی یہانتک کہ آئی آنحضرت فاطمہ کی گہر مین پس فرمایا کیا یہان لکع ہی مکرر فرمایا یہہ مراد رکہتی تہی آنحضرت لڑکی سی امام حسن کو اور ڈہونڈتی تہی اونکو ف ح لفظ لکع ساتہہ پیش لام اور زبر کاف مخفف کے کہتی ہی معنوں اوسکے ایک ان معنوں مین سی یعنی صغیر کی ہی اور یہان یہی مرادہی ترجمہ پس نہ درنگ کے آنحضرت نے یہانتک کہ آئی حسن دوڑتی ہوئی جیسیکہ عادت لڑکونکی ہی یہانتک کہ گلی سی لگ گئی ہر ایک ان دونو مین سی صاحب اپنی سی یعنی آنحضرت امام حسن کے گلی سی لگی اور وہ آنحضرت کے گلی سی پس فرمایا آنحضرت نی خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اوسکو پس دوست رکہہ تو بہی اوسکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یا اسد کر تو مجہکو محبت انکا اور نہ کر مجہکو مبغض انکا کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سی معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی مہربانی کرنی لڑکونپر گلی سی لگانی انکو اور پیار کری ازراہ شفقت و محبت کے اور مستحب تواضع کرنی لڑکون وغیرہ سی وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوبکرہ سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو مین تہی یعنی دائین طرف یا بائین طرف اور حال یہہ تہا کہ آنحضرت متوجہ ہوتی تہی لوگونپر ایکبار اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبہی لوگونکی طرف دیکہتی تہی واسطی وعظ و نصیحت کے اور کبہی حسن کی طرف ازراہ شفقت و محبت کے اور کہتی تہی آنحضرت تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہے ف ح سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اور بعضون نی کہ سید وہ غالب آدمی اوسپر غضب اوسکا یعنی حلیم ہوا اطلاق سید کا بہت معنوں پر آیا ہے مربی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم اور حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس اور مقدم ترجمہ اور امید ہی کہ خدا صلح کروا دی بسبب اسکے درمیان دو جماعتوں بڑی کی مسلمانونسی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع یہہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفرق مسلمانونکی ہی دو فرقونپر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتہہ ہوگا اور ایک فرقہ معویہ کے ساتہہ اور امام حسن اولی وسزاوار حق تہی ساتہہ خلافت کی اسلئی کہ چہہ مہینی باقی رہی تہی تیس برس مین سی کہ آنحضرت نی خبر دی تہی ساتہہ قول اپنی کے الخلافة بعدی ثلثون سنة پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اوپر امت جد اونکی کی اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اوس جہان میں کی اور نہین تہا یہہ امر بسبب قلت اور ذلت کے اسلئی کہ بیعت کی تہی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیونے اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نی واللہ نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خونکا امت محمدی سی گرایا جاوی اور دشوار ہوا یہہ امر بعضی دوستونکی ہوا خواہونپر یہانتک کہ باعث ہوئی اونکو عتاب اسپر کہ کہا وقت داخل ہونیکی اونکی پاس السلام علیک یا عار المؤمنین پس کہا حضرت حسن نی العار خیر من النار اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقی ملت اسلام پر تہی باوجودیکہ ایک فرقہ مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کی ہی یہی مصلح امام حسن رضی کی دلیل ہی و حقیقت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہی سلف نی ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلی کی یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ ان خونونسی اللہ تعالی نی پاک کہا ہمارے ہاتہونکو پس کیون آلودہ کرین ہم ساتہہ اسکی اپنی زبانونکو اور حضرت امام حسن کی شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا اونکو سید اور ابی بکرہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلعم نماز پڑہاتی تہی ہمکو اور حسن آتے اور حالیکہ چہوٹی سی تہی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتی تو یہہ آنحضرت کی گردن اور پیٹہہ پر چڑہہ بیٹہتی پس اوٹہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بہ سہولت یہانتک کہ اوتار دیتی اونکو پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپکو کہ کرتی ہین آپ اس لڑکیکی ایسی چیز کہ نہین دیکہا ہمنی کہ آپکو کرتی ہون اوسکو کسی کی ہی پس فرمایا کہ یہہ پہول میرا ہی دنیا سی اور تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہے اور امید ہی کہ اللہ صلح کروا دیگا بسبب اسکے درمیان دو فرقون کی

مسلمان ہوتی اور معاویہ کی روایت ہی کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص زبان حسن کی یا ہونٹ اونکی چوسی پس ہرگز نہیں عذاب کریگا اللہ زبان یا ہونٹ کو جو چوسا ہی جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روایت کیا اوسکو احمد نی **وعن** عبد الرحمن بن ابی نعم قال سمعت عبد الله ابن عمر سأله رجل عن المحرم قال شعبة احسبه يقتل الذباب فقال اهل العراق يسألوني عن الذباب وقد قتلوا ابن بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هما ريحانتاى من الدنيا رواه البخاري اور روایت ہی عبد الرحمن بن نعم سی کہا سنا مینی عبد اللہ بن عمر سی حالانکہ سوال کیا تھا اونسی ایک شخص نی یعنی اہل عراق میں سے حکم محرم سی کہا شعبہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی عبد الرحمن سی گمان کرتا ہون میں سائل کو کہ پوچھا اونسی حکم محرم سی کہ مارے مکھی کو فرمایا یعنی اگر محرم مکھی کو مارے تو جائز ہی یا نہیں اور بدلہ دینا کیا ہی اور کیا لازم آتا ہی اوسپر دم یا صدقہ یا کچھ نہیں لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نی اہل عراق یعنی اہل کوفہ پوچھتی ہیں مجھ سی مکھی کی مارنیسی اور اوسکی بدلہ دینی سی یعنی وہ ظاہر کرتی ہیں کمال رعایت تقویٰ کی حالانکہ قتل کیا اونہون نی رسول خدا کی بیٹی کی بیٹی کو حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی حق میں کہ یہہ دونون یعنی حسنین دو پھول میری ہیں دنیا سے یا اللہ کی رزق سی ہیں کہ دیا مجکو وہ دنیا میں نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کی آتا ہی اور فرزند کو بھی ریحان کہتا ہی اس معنی کی کہتی ہیں اور ریحان بمعنی گھاس خوشبودار کی بھی آتا ہی اور ساتھ ان معنونکی بھی ازراہ تشبیہ کے اطلاق فرزند پر کر سکتی ہیں اور جائز ہی کہ مراد ریحان سی مشموم یعنی سونگھنی کی چیز مانند پھول وغیرہ کے ہو سبب انکہ ریحان ایسی کہا کہ اولاد کو بھی سونگھتی ہیں اور بوسہ لیتی ہیں لڑکی اور ریحانہ ہی اور ریحانی ساتھ زیر نون اور جزم ہی کی بھی روایت ہی

وعن انس قال لم يكن احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي وقال في الحسين ايضا كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہی انس سے کہا نہیں تہا کوئی بہت مشابہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن بن علی سے اور کہا انس نی بیچ حسین کی بھی کہ تھی وہ مشابہ ترین لوگون کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح دوسری فصل میں بیچ حدیث علی کی تفصیل اسکی آتی ہی کہ حسن مشابہ تہے ساتھ آنحضرت کے سینہ سی سر تک اور حسین نیچی کی بدن میں

وعن ابن عباس قال ضمني النبي صلى الله عليه وسلم الى صدره وقال اللهم علمه الحكمة وفي رواية علمه الكتاب رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سے کہا ملایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الہی سکھلا اوسکو حکمت اور ایک روایت میں ہے کہ سکھلا اوسکو کتاب نقل کی یہہ بخاری نی **ف** سینہ سے لگانا اشارہ تھا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور تمام برکتون اور حکمتون کا ہے اور خوبی علم اور عمل ہے جیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی يؤتي الحكمة من يشاء ومن يؤت الحكمة فقد اوتي خيرا كثيرا دیتا ہی اللہ حکمت جسکو چاہتا ہے اور جو کوئی دیا جاتا ہی حکمت کو پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہیں ہے مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نی کہا حکمت سے مراد ہی پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اوسپر جیسا کہ سزاوار ہے اور بعضون نی کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری ہی اور بعضون نی کہا مراد حکمت سے سنت ہے جیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی يعلمهم الكتاب والحكمة اور پیدا ہوئے ابن عباس تین برس پہلی ہجرت کی اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کے تھی اور بعضون نی کہا پندرہ برس کے اور بعضون نی کہا دس برس کے اور تھی وہ بہترین اس امت کے اور بڑی عالم اس امت کو دعا کی انکی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی ملنی کی اور دیکہا اونہون نی جبرئیل کو دو بار اور نابینا ہوگئی تھی اخیر عمر میں اور مری طائف میں سنہ اڑسٹھ میں بیچ ایام ابن زبیر کے اسحالمیں کہ عمر اونکی اکہتر برس کی تہی روایت کی اونسی حدیثین خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین میں سی **وعنه** قال ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل الخلاء فوضعت له وضوءا فلما خرج قال من وضع هذا فاخبر فقال اللهم فقهه في الدين متفق عليه اور یہ بھی روایت ابن عباس سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی پاخانہ میں پس رکھا میںنے

واسطے آنحضرت کے پانی وضوء کا

مسجد کی لیے اوٹہی اور ابن عباس چہوٹی تہی جیسا کہ باب قیام اللیل مین گذرا ہے پس جب آنحضرت نکلے اور پانی رکہا ہوا دیکہا تو پوچہا کسنی رکہا

یعنی گہر کے لوگون نی کہا کہ یہہ ابن عباس نے رکہا ہی پس دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا سمجہہ دی ابن عباس کو دین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**

ع یعنی کر اوسکو عالم سمجہہ والا دین مین کہ اصول و فروع اوسکی جانی اور نہین ہے مراد اوس فقہ سے فقہ متعارف کہ مخصوص ہے ساتہ فروع معاملات اور عبادات کی کہا

نووی نی اسمین فضیلت فقہ کی ہی اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کی لیے اور مستحب ہے دعا کا اوسکی لیے کہ کری خیر اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا آنحضرت

کی ابن عباس کے حق مین پس بڑی فقیہہ ہوئی اور حقیقت مین یہہ علم اور فضل اور دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمتگذاری سی حاصل ہو خدمت کری جا کر مصرع

کہ مردان ز خدمت بجائی رسند **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ

اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي

فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ

ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کرتی ہین اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنحضرت لیتی تہی اونکو اور امام حسن

کو پہر کہتی خداوندا دوست رکہہ تو ان دونونکو اسلیے کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون ان دونونکو **ف** ح ع زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرت کی

تہی اور اسامہ بیٹی اونکی تہی اور اونکی مانکا نام ام ایمن تہا برکہ اور وہ خادمہ خاص تہین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تہین حضرت کی والد عبداللہ بن عبدالمطلب کے

اور آنحضرت بہت دوست رکہتی زید کی اور اونکی بیٹی اسامہ کو دوست رکہتی تہی کہ امام حسن کے ساتہہ ایکجا جمع کرتی اور شریک کرتی اور ایسا کچہہ فرماتی اور تہی

اسامہ رضی اللہ عنہ ایک لڑکی سیاہ رنگ جیسیکہ خانہ زاد ہوتی ہین حبشیت رنگ تہا اور مسکین نظر آتے ** آثار رحم زفتاب مشہور ترست ** اور جب آنحضرت کی

وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تہی اور اوتری وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمان کی اور بعضون نی کہا سنہ چون مین کہا ابن

عبدالبر نی کہ یہہ نزدیک میری صحیح ہی اور حضرت نی جوان دونون صاحبونکی حق مین کچہہ فرمایا اسمین بڑی منقبت اونکی ثابت ہوتی ہے اور ایک روایت

مین ہی کہ کہا اسامہ بن زید نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتی مجکو اور بٹہاتی مجکو اپنی ران پر یعنی دائین پر یا بائین پر اور بٹہاتی حسن کو اپنی دوسری

ران پر پہر ملاتی دونونکو یعنی مجکو اور حسن کو یا اپنی دونون رانونکو پہر فرماتی خداوندا مہربانی کر ان دونوں پر اسواسطے کہ مین مہربانی کرتا ہون ان دونون پر نقل

کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ

زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ

فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ

لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ

أُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ اور روایت کی عبداللہ بن عمر نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک لشکر اور امیر کیا اوس لشکر پر

اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضے لوگون نی یعنی منافقون نی یا اجلاف عرب نی بیچ امارت اسامہ بن زید کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہو تم طعن

کرتی ہو اونکی امارت مین پس تحقیق تہی تم کہ طعن کرتی تہی تم بیچ امارت باپ اوسکے کے پہلی اس سے **ف** ح یہہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کے امارت کیطرف بیچ غزوہ موتہ کے

کہ اوس غزوہ مین زید کو آنحضرت نی امیر کیا تہا باوجود اسکی کہ اوسمین اچہی اچہی صحابی تہی اور نسائی مین عائشہ سے آیا ہی کہ نہ بہیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا اونکو اوس پر اور قسم خدا کی تحقیق تہا باپ اوسکا لائق امارت کے **ف** ع یعنی بسبب بزرگی اوسکی کی اور سبقت

ہولی تھی بعضی لوگ لیے ہوا الہی تھی اور عرب سب شین ...

... اسلام در بلندی قدر و علو شان سے اس قدر او نکی نزدیک بسبب سبقت اسلام

اور ہجرت کی اور علو شان او نکی ہی کی اور بیچارا ناحق او نکا دینا اون کی تو جو لوگ کہ پابند عادت کے تھی اور دوست رکھتی تھی ریاست کو اعراب مین سے اور قبائل
کی سرداری مین سی او نکی او نکو دل مین اس سی طعن ہی رہتا تھا خصوصاً منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتی تھی اور نہایت انکار کرتی انپر اور آنحضرت نی زید کو
کئی ہی لشکر و نپر امیر کر کے بھیجا اور بڑا لشکر او نہین سی موتہ کا تھا اور اوس لشکر مین انکی نشان کی نیچے اچھی اچھی صحابی تھی چنانچہ جعفر بن ابی طالب بھی تھے اونہین
پہر بہیجی تہی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا او نکو اپنی مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اونہین ایک جماعت بڑی بڑی صحابہ و فضلا صحابہ کی تھے
ترجمہ تحقیق تہا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوب ترین لوگونسی طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ جملہ محبوب ترین لوگونسی ہی نزدیک میری پیچھی باپ اپنی کی
ف ح جب زید غزوہ موتہ مین شہید ہوئی تو آنحضرت نی اسامہ کو امیر کیا تو چاہا وین اور اوس قوم سی بدلہ اپنی باپ کا لیوین و بزرگان انصار اور مہاجرین کو کہ
اونہین ابو بکر و عمر بہی تھی ہمراہ اسامہ کے مقرر کیا پس کتنی ایک لوگون نے اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہو پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اثنا اسی عالم میں بیمار ہوئے کہ درد سر شروع ہوا جب لوگونکی یہہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندہی اور برآمد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس
اخیر حدیث تک فرمائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہہ امر تمام نہوا اور اس حدیث مین دلیل ہے او پر جائز ہونے امارت مولی کی اور
حاکم ہونی چہوٹونکی بڑونپر اور مفضول کی فاضل پر بسبب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکے ہی اور آخر حدیث مین ہے
لایا ہے کہ آنحضرت نی فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتہہ اسامہ کی کہ نیکی کرو ساتہہ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہارے سی ہی ف ع کہا مولف نے زید بیٹی حارثہ
کی ہین اور ماں انکی کا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کے کہ قبیلہ بنی معن سی تھی نکلی تھی او نکو لیکر ماں انکی اپنی قوم کی ملاقات کی لیی پس آنحضرت کے لوگ جو اوہر گذری
ایام جاہلیت مین تو زید کو اوٹھا لائی اور میلہ ... اون دنونمین لڑکی تھی آٹھ برس کی پس انکو بازار عکاظ مین لا کر بیچا پس خرید او نکو حکیم بن حزام بن خویلد نے اپنی
پہوپہی خدیجہ کی لیی چار سو درہم کو پس جب نکاح کیا خدیجہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہبہ کیا او نہوں نے زید کو حضرت کے تئین پس آنحضرت نی قبض کیا او نکو پہر
او نکی خبر او نکی اہل کو پہنچی پس آیا باپ انکا حارثہ اور چچا او نکا کعب او نکی چہڑانے کی لیی کچہہ لیکر پس آنحضرت نے زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہان رہو میری پاس اور چاہو ساتہہ
اہل مین چلی جاؤ پس زید نی آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکہا تہا سلوک و احسان آنحضرت کا بہ نسبت اپنی پس اوسوقت نکلی آنحضرت ساتہہ
زید کی طرف حجر کی اور کہا ای لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوئی وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا
اللہ اسلام و نازل ہوئی یہہ آیہ ادعوہم لآبائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو او نکو ساتہہ نام باپون او نکی کے یہہ افضل ہی نزدیک اللہ کے پس کہنی لگی او نکو زید بن حارثہ
اور اول مردون مین اسلام یہی لائی ہین بموجب ایک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تہی زید سے دس برس اور بعضون نی کہا بیس برس اور
نکاح کر دیا او نکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سی پس پیدا ہوئی اوس سے اسامہ پہر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی پہوپہی کی
بیٹی تہین پہر طلاق دیدی زید نی زینب کو بسبب نا موافقت کے پہر نکاح کر لیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اللہ تعالی نی قران شریف مین کسی صحابی کا نام
نہین لیا ہی سوا زید کی اس آیہ مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کین حدیثین اونسی او نکی بیٹی اسامہ نے اور اور صحابہ نی بہی اور
قتل کیی گئی وہ غزوہ موتہ مین اسی حال مین کہ امیر لشکر کی تہی جمادی الاول کی مہینی مین سنہ آٹہہ مین اور عمر او نکی پچپن برس کی تہی **وعنہ** قال ان
زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنا ندعوہ الا زید بن محمد حتی نزل القرآن ادعوہم لآبائہم
متفق علیہ وذکر حدیث البراء قال لعلی انت منی فی باب بلوغ الصغیر وحضانتہ اور یہہ عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے

کہ کہا اونہون نے کہ زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کی نہتی ہم پکارتے اوسکو مگر زید بن محمد ف ح یعنی اونکو آنحضرت کا بیٹا کہتے تہی اسلیے کہ آنحضرت نے
اونکو موتہہ بولا بیٹا کر لیا تہا اور عرب موتہہ بولی بیٹی کو بیٹا کہتے تہی اور میراث دیتی تہی اوسوقت مین اوترنا اس حدیث کا اس باب مین واسطے آگاہ کرنے
اس بات کے ہی کہ مولی آدمی کا اوسکے اہل بیت سے ہی ترجمہ یہانتک کہ اوترا قرآن یعنی آیۃ اوسکی ادعوہم لآبائہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف سارے آیۃ یون ہے
وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۤءَكُمْ اَبْنَاۤءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۤئِهِمْ
هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَاۤءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ الخ یعنی نہین ٹہرایا منہ بولے بیٹون تمہارے کو بیٹی تمہاری یہہ باتین تمہاری منہ کی
ہین اور اللہ فرماتا ہے حق بات اور وہ دکہاتا ہے راہ حق پکارو انکو اونکے باپون کا نام لیکے ساتہہ یہہ بہت عدل کی بات ہے اللہ کے نزدیک پہر اگر نجانو تم اونکے باپونکو پس بہائی
ہین تمہارے دین میں اور دوست تمہارے یعنی اونکے باپونکے نام نہ معلوم ہون تو اے بہائی یا اے دوست کہکر پکارو غرضکہ اس آیۃ کے اوترنے سے پہلی زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی تہی جب یہہ آیۃ
اوتری تو اس کہنے سے منع کیے گئے اور حکم ہوا کہ اگر اونکے باپونکے نام جانتے ہو تو کہا کرو کہ فلانے کی بیٹی اور اگر اونکے باپونکے نام معلوم ہون تو اے بہائی یا اے دوست کہا کرو ترجمہ نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ جسکا سرا یہہ ہے انت منی بیچ باب بلوغ صغیر و حضانہ اوسکی کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ
قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاۤءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ
اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَاۤ اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی جابر سے کہ کہا اونہون نے دیکہا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کی اسحال مین کہ آنحضرت اپنے اونٹنی پر سوار تہی کہ نام اوسکا قصوا تہا خطبہ پڑہتی تہی
ف ح قصوا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ کونہ اوسکی کان کا کٹا ہو اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تہی بلکہ خلقی ایسی ہی تہی اور احتمال ہی کہ قصوی ہو یعنی دور جانیکے
کی نہایت دوڑتی تہی اور دور پہنچتی تہی ترجمہ پس سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرماتی تہی آگاہ رہو اے لوگو تحقیق مین چہوڑی ہی درمیان تمہارے وہ چیز کہ اگر پکڑی
رہوگی تم اوسکو اور عمل کروگی تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی یعنی بعد پکڑی رہنی اوسکے کی چہوڑا ہے مینے تم مین کتاب اللہ اور عترت اپنے کو یعنی اہل بیت اپنے کو
نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع ح عترت قوم اور قرابت ہے اور اہل بیت شخص کو کہتی ہین تعبیر کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی اہل بیتی بسبب اشارہ کرنیکی ساتہہ اوسکے
یہان عترت سے اخص قوم اور اقربا سے ہی کہ اولاد جد قریب کے ہون یعنے اولاد اور ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نے کہ ہی تمسک ساتہہ کتاب کے عمل کرنا
اوس چیز پر کہ اوسمین ہے یعنی اوسکی حکمونکو بجا لاوی اور جن چیزونسی منع فرمایا ہے اونسی باز رہے اور معنی تمسک کے ساتہہ عترت کے محبت اونکی ہی اور اقتدا کرنا طریقہ
اور سیرت اونکی کا **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَاۤ اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ
لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَاۤ اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَاۤءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ
يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین چہوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر پکڑی رہوگی اوسکو ہرگز گمراہ نہین ہونگے پیچہی میرے یعنی بعد وفات میری کے ایک اونمین سے کہ وہ کتاب اللہ ہے
بڑی ہے دوسری سے کہ وہ عترت ہے جیسکہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنے کی چہوڑتا ہون مین کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کی ہی دراز کی گئی آسمان سے طرف زمین کے
اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑیں اور آسمان قدس پر چڑہین اور عہد و امان اوسکا ہی بندونکے لیے اور چہوڑتا ہون مین اپنی عترت کو کہ اہل بیت میری ہین ف
ع اسطرح فرماتی ہین گویا اشارہ ہے اسپر کہ بعد میرے رعایت اونکی حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہے جیسے باپ شفقت کرتا ہی اپنی اولاد کے حق مین کہ
مین تم مین اپنی اولاد چہوڑی جاتا ہون یعنی خوب رعایت انکی حقوق کی کرتا رہنا ترجمہ اور ہرگز نہین جدا ہونگے کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ اونگے
میری پاس حوض کوثر پر ف ح ع یعنی موقف قیامت مین یہہ دونون ایک دوسری سی جدا نہین ہونگے یہانتک کہ میری پاس حوض کوثر پر آوینگے اور

[illegible] عترتکی بیچ سوقت انحضرت [illegible] بیٹے اوسکی بعد اونسے سلوک اور احسان کرینگی اور اللہ تعالے
جزا کامل عطا فرماویگا اور جسنی ضائع کیا اونکی حقوق کو اور کفران نعمت کیے اونکو ساتہہ معاملہ برعکس اسکے ہوگا اور اس تاویل پر بہیا ہوا موقع حضرت کی قول کا
ترجمہ فانظروا انہم بیس نظر کرو ف ع ح یعنی تاویل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتی ہو تم میری کتاب و عترت مین آیا خلف صدق ہوتی ہو یا بد حاصل سیہہ کہ
سوچ کہ کیا معاملہ کرتی ہو دونون کیساتہ تم انکی بعد میری اچہا یا برا اسمیہہ نقل کی سیہہ ترمذی سے وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور سیہہ بہی روایت ہی زید
بن ارقم سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کے یعنی انکے حق مین فرمایا کہ مین لڑنیوالا ہون اوس شخص سی کہ لڑی ان سی
اور صلح کرنیوالا ہون اوس شخص سی کہ صلح کری انسی نقل کی سیہہ ترمذی نی ف ع معنی اسکی سیہہ ہین کہ جسنی دوست رکہا انکو دوست رکہا مجکو اور جسنی مبغوض
رکہا انکو مبغوض رکہا مجکو اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسنی دوست رکہا مجکو اور دوست رکہا ان دونون یعنی حسنین کو اور ان
دونونکی باپ کو اور ان دونونکی ماں کو ہوگا ساتہہ میری بیچ درجہ میری کے روز قیامت کے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ ہوگا ساتہہ
میری جنت مین وَعَنْ جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے
کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پہوپہی اپنی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا گیا کونسا لوگون مین بہت پیارا تہا طرف رسول خدا صلعم کی کہا عائشہ نی کہ فاطمہ بہت
پیاری تہین پہر دیکہ آنحضرت کی پوچہا گیا عائشہ سی کہ مردون مین سی کون بہت پیارا تہا یعنی جواب تمہارا عورتون مین سی پس مردون مین سی بہت پیارا
اونکا کون تہا کہا عائشہ نی خاوند اونکا نقل کی سیہہ ترمذی نی ف ت ح ع یعنی علی مرتضی ہین یہان لطافت عائشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکہا چاہیے
کہ کیا کہا با وجودیکہ جگہ اسکی تہی کہ کہتی مین اور باپ میرا سب سی بہت پیارے تہے اور یہہ نہین کہتین کہ اگر حضرت فاطمہ بہر رضی کی تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ اونکی
بہت پیاری تہی برخلاف زعم متعصبونکی اور کہیر وافض کہ انکو آپسمین مخالفت و معاند خیال کرتی ہین حاشا ثم حاشا پہر جاننا چاہیے کہ نہین لازم آتا ہی
زیادہ ہونی محبت کے سی تحقیق افضلیت کا اسلیے کہ محبت اولاد کی اور بعضی اقارب کی امر جبلی ہی کہ باوجود یقینا جانی اس بات کی غیر اولاد کی افضل ہونی کے
محبت اولاد کی زیادہ رکہا کرتا ہی آدمی لیکن بنسبت اجنبیونکی افضلیت موجب زیادتی محبت کے ہوتی ہی پس اس سے دفع ہوجاتا ہے اشکال واللہ اعلم بالاحوال
وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَةَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ
قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَیْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِكَ
فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ
رَجُلٍ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ
صِنْوُ اَبِیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سی [illegible]
تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی آنحضرت کی پاس حالمین کہ بیچ غضب کے لائی گئی تہی یعنی کسینی انکو غصہ لایا تہا اور یہہ پیدا ہوا [illegible]
یا کچہہ کہا تہا کہ سو جب عباس کی غضب کا ہوا اور مین تہا پاس آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کس چیزنی غضب مین ڈالا تجکو کہا عباس نے یا رسول اللہ
کیا حال ہی واسطی ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کی اور واسطے قریش کے یعنی بقیہ انکے کہ جس وقت ملتی ہین وہ آپسمین تو ملتے ہین ساتہہ چہرون ترو تازہ اور خوشی کے
اور جس وقت کہ ملتی ہین ہمسی ملتی ہین ساتہہ غیر اسکی یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کی پس غصہ ہوئی آنحضرت یعنی اظہار اس حال سی با اصرار

[illegible] قسم ہی اوس ذات کی کہجان میری اوسکی ہاتھ مین ہے نہین داخل ہوتا
کسی شخص کے دلمین ایمان ف ع یعنی مطلق اور مراد ہی اس سے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا اوسکا ہی بوجہ تاکید ترک ترحم جیسا کہ
دوست رکہی تمکو یعنی اہل بیت کو واسطی محبت خدا اور رضا اوسکی کی اور محبت رسول اوسکے کی ف ع یعنی اس جہت سے کہ رسول تم مین سی ہوا اور اللہ
سی رسول کرنا مناسب جانتا ہے اونہین میں سے کرتا ہی اور ابوجہل انکی نفی کرتا تہا کہ کہتا تہا جبکہ لیا بنو ہاشم نی نیزہ اور خدمت سبیل پلانی کی اور نبوت اور
رسالہ پس کیا باقی رہا باقی قریش کی ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو ای لوگو جو کوئی ستاوی میری چچا کو یعنی خصوصا پس گویا کہ ایذا دی مجکو
اسلیے کہ نہین ہی چچا مرد کا مانند باپ اوسکے نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی عبد المطلب سی اور مصابیح مین مطلب سے ہی یعنی صحابی عبد المطلب بن ربیعہ کے
مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبد المطلب ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عباس مجہسی ہی یعنی میری اقربا یا میرے اہل بیت سے اور مین
اوس سے ہون نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع لکہا ہی علمائی کہ آنحضرت اصل ہین باعتبار شرف و فضل نبوت کی اور عباس اصل ہین بسبب نسب اور
چچا ہونے کے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت و اخلاص سے جیسے کہ امیر المومنین علی رض کو فرمایا انا منک و انت منی اور عباس بڑے تہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی دو برس اور لطائف طبع اور حسن ادب اونکے سے یہہ ہے کہ جب کہا گیا اونسی انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑی ہو یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
اونہوں نے کہا ہو اکبر و انا اسن یعنی آنحضرت بڑی ہین باعتبار مراتب کے اور مین مسن ہون یعنی باعتبار عمر کے بڑا ہون کہا مولف نی اور ماں اونکی ایک عورۃ
تہی قبیلہ نمر بن قاسط سی اور وہ اول عرب ہی کہ غلاف چڑہایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کی کپڑونکا اور یہہ اس سبب سے تہا کہ عباس بچے رہی تہی
لڑکپنی مین پس منت مانی تہی اونکی ماں نی کہ اگر وہ ملجاوینگی تو مین بیت الحرام پر غلاف چڑہاؤنگی پس جب وہ پاگئی تو اونکے ماں نے غلاف چڑہایا اور عباس
رئیس تہی جاہلیت مین اور منسوب تہے اونکی طرف عمارۃ اور سقایۃ مراد عمارۃ سی یہہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتی تہی اوسکی بنانی اور آباد کرنی اور بہلائی کرنی
اور ترک کرنی سئیات کی اور کلام بیہودہ کرنیکی اوسمین اور مراد سقایۃ سی یہہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتی تہی اور کہا مجاہد نی کہ آزاد کیے عباس نے نزدیک مرنی اپنی کہ
ستر بردہ اور پیدا ہوئے وہ پہلے سال فیل کی اور مری روز جمعہ کے بارہوین تاریخ رجب مین سن بتیس کی اور عمر اونکی اٹہاسی برس کی ہوئی دفن کیے گئی بقیع مین
اور اسلام رکہتی تہی بہت مدت سی لیکن چہپاتی تہی اوسکو اور نکلی ساتہہ مشرکون کی روز بدر کے جبرا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ملی عباس سے
پس قتل کری اوسکو اسلیے کہ وہ نکلی ہین جبرا پس قید کیا اونکو ابو الیسر بن کعب بن عمرو نی پس اونہون نے اپنی بدلہ مین کچہہ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ
کیطرف پہر آئی طرف مدینہ کی ہجرت کرکر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ
الْاِثْنَيْنِ فَاْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا
كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے جسوقت کہ ہو صبح پیر کی پس آ تو میری پاس اور اولاد تیری
یہانتک کہ دعا کرون مین واسطی تمہاری ساتہہ دعا کی کہ نفع دی تجکو اللہ بسبب اوسکی اور نفع دی تیری اولاد کو کہا ابن عباس نی پس صبح کو آئی عباس
آنحضرت کی پاس اور آئی ہم یعنی سب اولاد اونکے ہمراہ اونکی اور اوڑہائی آنحضرت نی ہمکو چادر اپنی ف ح گویا یہہ اشارہ تہا اسپر کہ پہیلا وی خدا تعالے
اوپر رحمت اپنی جیسے کہ پہیلائی ہی مینی چادر اپنی ف پہر کہا یا الہی بخش واسطی عباس کے اور اولاد اوسکے کے اوپر بخشش ظاہر و باطن کہ نہ چہوڑی کسی گناہ کو

... سیاست سی توکہ ضائع ہووے وہ حق اولاد انہی کی

نقل کی یہہ ترمذی اور زیادہ کیا رزین نی کہ ایک شخص ہی اس حدیث سی یہی مراد ہی ان عبارت کو اور گردان بادشاہی او ملک و دولت باقی ہیگا اولاد

اوسکی کی **ف** ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ گنتی ہی برس خلافت عباسیوں کی گہر مین ہی یا حقیقت مین یہہ حکم ہی امت کو کہ خلافت حق اونکا ہی چاہیے

کہ سواے اونکی کسیکو نصیب کرین اللہ اعلم ترجمہ اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ رَاٰی جِبْرِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ روایت ہی ابن عباس سی کہ اونہون نی دیکہا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی اونکی لیے آنحضرت نی دو بار

نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح دیکہنا جبرئیل کو دو بار سیوطی نی جمع الجوامع مین اسطرح روایت کیا ہی کہ کہا ابن عباس نی گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑے پہنے

اور آنحضرت راز کہہ رہی تہی دحیہ کلبی سی یعنی جبرئیل کہ بصورت دحیہ کلبی کی آئی تہی اونسی آپ سرگوشی کر رہی تہی اور مین نہ جانا کہ وہ جبرئیل تہی پس کہا جبرئیل

نی آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ یہہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا ہم پر تو جواب دیتی اوسکی سلام کا دیتا مین اوسکی کپڑی بہت سفید ہین اور پہنینگے اولاد اوسکی بعد اوسکے

سیاہ کپڑی اور جب چڑہ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پہری تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کسنی باز رکہا تجکو سلام کرنی سی جسوقت کہ گذرا تو ہم پر کہا مینے

یا رسول اللہ آپ بات کر رہی تہی اور راز کہہ رہی تہی دحیہ کلبی سی پس تا خوش رکہا مینی کہ قطع کرون مین آپکے راز کہنی کو ساتہہ جواب دینے تمہاری کو سلام کا فرمایا

آنحضرت نی کہ وہ جبرئیل تہا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو ابن عساکر نی اور تیسری دیکہا کہ شبہہ تہفیہ دوبارہ واقع ہو کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین

کاتب ان حروف عبدالحق بن سیف الدین کہ پوشیدہ نہین ہے کہ جبرئیل آنحضرت کے پاس بیچ صورت دحیہ کلبی کے آتی تہی اور صحابہ اونکو دیکہتی تہی پس کچہہ تخصیص ابن عباس کے

ساتہہ اسکے کیا ہو پس ظاہر ہی کہ ابن عباس نے جبرئیل کو دیکہا متمثل بصورت دحیہ کلبی کے ولیکن عالم ملکوت مین سواے اونکی صحابہ سے کسی نے نہین دیکہا اور دیکہنا اور صحابہ کا

عالم ناسوت مین ہوتا تہا اور فرمایا آنحضرت نی ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سواے پیغمبر کے دیکہا بینائی اوسکی جاتی رہی اور بینائی تیری بہی جانے

ابن عباس نہ جانیوالی ہی ولیکن نزد وفات تیری بینائی تیری پہر ملجائیگی سچ ہو آیا یہہ کہ جب ابن عباس مری اور اونکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور سفید

آیا اور کفن مین انکی غائب ہوا ہر چند ڈہونڈا نپایا پس عکرمہ نے ابن عباس کی نی کہا کیا احمق ہو تم یہہ بینائی اوسکی تہی کہ وعدہ کیا تہا پیغمبر خدا صلعم نے

کہ نزد وفات اوسکے کی اوسکو پہیر دینگے اور جب ابن عباس کو لحد مین کہا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سہون نے سنے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ

اخیر حدیث تک بیان کیا اور پہیر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیے دو بار یہہ کہ جو کچہہ گذرا اوسکے حدیث مین بیچ آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نے لگایا اونکو اپنی سینہ سے

اور کہا اللہم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسرے بار کی دعا بہی اونکے حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پاخانہ مین اور رکہہ دیا پانی وضو کا رکہا پوچہا کہ

کسنی رکہا یہہ پانی کہا لوگون نے کہ ابن عباس نے رکہا فرمایا اللہم فقہہ فی الدین یعنی یا اللہ سمجہہ دی اوسکو دین میں اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا کرتی ہوویں اوسوقت کہ آنحضرت

میمونہ کے گہر مین انکو ہی تہی اور دوسرے بار وہ کہ آنحضرت نی عباس اور اونکی اولاد کے لیے دعا کی **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ قَالَ دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَنْ یُّؤْتِیَنِیَ اللّٰهُ الْحِکْمَةَ مَرَّتَیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نے کہا دو بار دعا کی میری لیے رسول

خدا صلعم نی یہہ کہ دیوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایکبار ساتہہ لفظ حکمت کے اور ایکبار ساتہہ

عبارت فقہہ کی یا ظاہر یہہ ہے کہ دونو دعائین دو مجلسون مین کہین جیسکہ اوپر گذرا واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ جَعْفَرُ یُحِبُّ الْمَسَاکِیْنَ

وَیَجْلِسُ اِلَیْهِمْ وَیُحَدِّثُهُمْ وَیُحَدِّثُوْنَهٗ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَنِّیْهِ

بِاَبِی الْمَسَاکِیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ تہی جعفر دوست رکہتی یعنی بہت مسکینونکو اور بیٹہتے اونکی پاس اور باتین

کرتی اونسی یعنی تواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتین کرتی اونسی اور کنیت کرتی تہی آنحضرت اونکو ابو المساکین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع

یعنی بسبب کثرت چیزوں مذکورہ کی جیسے حضرت علی کو ابو تراب ... یعنی اور نیکی کی شئی پاوے جیسے صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت
اور مسافر کو ابن السبیل کہتی ہیں **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت جعفرا يطير في الجنة مع الملائكة رواه
الترمذي وقال هذا حديث غريب اور یہہ بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی جعفر کو اوڑتی ہوئی بہشت
میں ساتھ فرشتونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع جعفر غزوہ موتہ مین سردار ہوئے تہی لشکر کی نیزہ اسلام کا اونہین کے ہاتھ مین تہا
بعد زید بن حارثہ کی پس لڑی الله کی راہ مین یہانتک کہ کاٹی گئی دونو ہاتھ اور پاؤنکی پس دکہائی گئی آنحضرت حالت مکاشفہ مین یا خواب مین کہ انکو دو پر
عوض مین بہرہ ہوئے کہ اوڑتے ہین اونسی جنت مین ساتھ فرشتونکے **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين
سيدا شباب اهل الجنة رواه الترمذي اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسن اور حسین دونوں سردار
ہیں بہشت کی جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ یہہ افضل ہیں اون لوگونسی کہ جوان مری راہ خدا مین اور اس کلام مین نظر ہی اسلیے
کہ نہیں ہے وجہ تخصیص فضیلت انکی کی اون لوگونپر کہ جوان مری بلکہ یہہ افضل ہیں بہت سے اون لوگونسی کہ بڈہی مری پس اولی یہہ ہے کہ جو بعضوں نی کہا کہ مراد یہہ ہے
کہ یہہ سردار اہل جنت کی ہیں اسلیے کہ اہل جنت سب جوان ہونگے لیکن انبیا اور خلفاء راشدین مستثنی ہیں یعنی اونسی افضل نہیں اور کہا ہی بعضوں نی کہ ہوسکتا ہی کہ
شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کی ہو یعنی سردار جوانمردونکی ہیں سوائے انبیا اور خلفاء راشدین کی یا نام رکہنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کی
ہو جیسے کہ باپ بیٹے کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولید لکہتا ہی اگرچہ مسن اور بڈا ہو **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان الحسن والحسين هما ريحاناي من الدنيا رواه الترمذي وقد سبق في الفصل الاول اور روایت ہے
ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حسن اور حسین دونوں پہول ہیں میرے دنیا سے نقل کی یہہ ترمذی نی اور تحقیق گذری ہی حدیث پہلی
فصل مین **ف** ع کہا سید جمال الدین نی کہ اسمین اشارہ ہی طرف اعتراض کے صاحب مصابیح پر کہتا ہوں مین کہ دفع ہوتا ہے اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری
کی ہی کہ واقع ہوئی اپنی محل مین اور یہہ روایت ترمذی کی ہی کہ آئی اپنی جگہہ پر پس نہیں ہے تکرار باوجودیکہ لفظ دونونکے متغایر ہیں فی الجملہ **وعن** اسامة بن
زيد قال طرقت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل على
شيء لا ادري ما هو فلما فرغت من حاجتي قلت ما هذا الذي انت مشتمل عليه فكشفه
فاذا الحسن والحسين على وركيه فقال هذان ابناي وابنا ابنتي اللهم اني احبهما فاحبهما
واحب من يحبهما رواه الترمذي اور روایت کی اسامہ بن زید نی کہ رات کو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات
بسبب عرض کرنی بعض حاجت کی کہ رکہتا تہا مین پس نکلی آنحضرت یعنی اپنی گہر سی سمیٹے ہوئے لپٹی ہوئے تہے ایک چیز پر کہ نہیں جانتا تہا مین کہ کیا ہی وہ
چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سی کہا مینی کیا ہی یہہ چیز کہ تم لپٹی والی ہو اسپر پس کہولا آنحضرت نی اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین اوپر دونوں کولہوں اونکے کے
تہی یعنی دونوں صاحبزادونکو دونوں طرف گود مین لیکر چادر سی لپیٹ لیا تہا جیسے کہ چیز نفیس محبوب کو لپیٹ کر چلتی ہیں پس فرمایا یہہ دونوں بیٹی میری ہین
یعنی حکما اور بیٹی بیٹی میری کی یعنی حقیقۃ **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکما جیسے کہ بیٹی کا بیٹا اور اسمین ثابت ہوتا شرف نسب کا
ہی ماں کیطرف سی بہی ترجمہ خداوندا بلا شبہہ مین دوست رکہتا ہوں ان دونونکو پس دوست رکہہ تو ان دونونکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ
دوست رکہی ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع شاید کہ مقصود اس سی رغبت دلانی ہی اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنین کی **وعن** سلمى قالت
دخلت على ام سلمة وهي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم تعني في المنام وعلى راسه ولحيته التراب

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

روایت ہی سلمی سی وہ جو ابو رافع کی بی بی تھیں کہا داخل ہوئی میں اوپر ام سلمہ کے اور وہ بی بی تھیں آنحضرت کی اور حالیکہ وہ رو رہی تھیں پس کہا میں نے کس چیز نے رلایا تمکو کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مراد رکھتے تھیں ام سلمہ دیکھنے سی دیکھنا خواب یعنی دیکھا آنحضرت کو خواب میں کہا میں نے اور حالیکہ اونکے سر اور داڑھی مبارک پر خاک تھی پس کہا میں نے کیا ہوا ہے تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تھا میں حسین کے قتل میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے ف ح اب پوشیدہ نرہی کہ موت ام سلمہ کے سنہ انسٹھ میں ہی اور بعضوں نے کہا سنہ باسٹھ میں اور قول اول صحیح تر ہی اور شہادت حضرت امام حسین کی اکسٹھ میں ہی اگر قول دوسرا صحیح ہی تو کچھ اشکال نہیں اور بموجب قول اول کے بسبب کچھ اشکال نہیں اسلیے کہ ہوسکتا ہی کہ پہلی وقوع اس واقعہ کی اونکی خواب میں یہہ معاملہ دکھایا ہو اور اتفاقا یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اوسکی ہی اوسوقت میں وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے پوچھی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ کون سا شخص تمہارے اہل بیت میں سے محبوب تر ہے طرف تمہارے فرمایا حسن اور حسین اور تھی آنحضرت کہ فرماتی فاطمہ کو بلا میری لیے دونوں میری بیٹوں کو پس سونگھتے آنحضرت حسن اور حسین کو یعنی اطلبی کردہ پہول تھی اور ملتے اور گلے سے لگاتی اونکو طرف اپنی نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ سے کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتے تھی ہماری آگی ناگہاں آئی حسن اور حسین تھی اون دونوں پر کرتی سرخ چلتی تھی دونوں اور گر گر پڑتی تھی زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کی پس اوتری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے پس اوٹھالیا اونکو اور کہا اون دونوں کو آگی اپنی پھر کہا سچ فرمایا اللہ تعالی نے اسکی سوا نہیں کہ مال تمہاری اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں یعنی محل آزمایش اور امتحان تمہارے ہیں دیکھا میں نے طرف ان دونوں لڑکوں کی کہ چلتے تھی اور گر پڑتی تھی پس نہ صبر کرسکا میں یعنی بسبب محبت اونکی کی یہانتک کہ موقوف کی میں نے بات اپنی کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام و اوامر و نواہی کرنا تھا اور اوٹھالیا میں نے ان دونوں کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف ح اور یہہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کی بیچ قلب مبارک آنحضرت کی تھا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب و پسندیدہ حق کی ہی اور عمل خطبہ میں جائز ہی پس یہہ قسم داخل سی عبادات میں ہو اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تھا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اوپر ارتکاب ایسی عمل کی عادت نہ پکڑیں اور سہل نجانیں اور بہانہ نکریں مقام عالی سی اوترنے میں اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہہ کہ علو مقام قرب سی اور خلوت حقیقی سی کچھ تنزل واقع ہوا ہو اور ہمکو مجال کلام کرنیکا احوال شریف میں نہیں ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسین مجھ سے ہی اور میں حسین سے ف ع کہا قاضی نے کہ گویا آنحضرت نے معلوم کیا نور نبوت سے اوس چیز کو کہ حادث ہونی تھی کہ قریب ہی کہ حادث ہوئیگی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی یزید اور یزیدی لڑینگی اونسی اور شہید کرینگے اونکو پس خاص کر اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونوں مانند شئی واحد کی ہیں بیچ وجوب محبت اور حرمت التعرض اور لڑنیکے اور تاکید لائی اسکی ساتھ قول اپنے کے

لکہا ہی ہو جب اسکے لعطا الاسد حب الاسد مین ہ کی زبیری پڑہا جاویگا اور حضرت شیخ ہمدانی اور مولانا اسحق نی ترجمہ اسکا کیا ہی دوست رکہ خدا ایجا اور
کہ دوست رکہتا ہی حسین کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو بیشتر پڑہینگے واللہ اعلم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع سبط ساتہہ زیر سین اور
زبر بے کے یعنی بیٹا ہی بیٹے بیٹی کا ماخذ اوسکا سبط بالفتح سی ہی اور سبط اوس درخت کو کہتی ہین کہ جسکے ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ
درخت کی ہی اور اولاد بمنزلہ شاخون اوسکی کی اور بعضون نے سبط من الاسباط تفسیر مین کہا کہ وہ ایسا ہے امتون مین سے خیر مین کہا قاضی نی کہ سبط بمعنی ولد کی ہی یعنی وہ بہتر اولاد
اولاد ہی اور قبیلہ کو بہی سبط کہتی ہین جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی متفرق کی ہمنی بنی اسرائیل کو بارہ قبیلہ اور احتمال ہے کہ مراد یہہ ہو
کہ شعب ہوگا انسی ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اونکی نسل سی خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل انکی بہت ہوویگی اور بہت باقی رہینگی دنیا مین ایسا ہی انتہی
اور حضرت شیخ ہمدانی یون لکہا ہی کہ سبط ساتہہ زیر سین اور جزم بے کے فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کی علیہم السلام اسباط بنی اسرائیل سی مانند قبائل کی بنی
عرب کے ہے اور سبط اصل مین ساتہہ زبر کے درخت کہ اوسمین شاخین بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو نام کہنا امام حسین کا سبط اشارہ ہے اسکی طرف کہ ہوینگے اونکی نسل سے خلق کثیر

وعن علي قال الحسن اشبه رسول الله صلى الله عليه ما بين الصدر الى الرأس والحسين اشبه النبي صلى الله عليه وسلم ما كان اسفل من ذلك رواه الترمذي

اور روایت ہے علی رضی سے کہ حسن مشابہ ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس چیز مین کہ درمیان سینہ کے ہی سر تک اور حسین مشابہ ہے آنحضرت کی اوس چیز
مین کہ ہی سینے سے نیچی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کی گویا یہہ دونون شاہزادے ملکر سارے آنحضرت تہی اور وجود شریف آنحضرت کے
نی تقسیم پائی تہی درمیان دونونکی **وعن** حذيفة قال قلت لأمي دعيني آتي النبي صلى الله عليه وسلم فأصلي معه
المغرب وأسأله أن يستغفر لي ولك فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فصليت معه المغرب فصلى حتى صلى العشاء
ثم انفتل فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا حذيفة قلت نعم قال ما حاجتك غفر الله لك ولأمك إن هذا ملك لم ينزل
الأرض قط قبل هذه الليلة استأذن ربه أن يسلم علي ويبشرني بأن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة وأن الحسن
والحسين سيدا شباب أهل الجنة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا مینی اپنی ماں سے کہ چہوڑ دے مجہکو یعنی اذن دے مجہکو کہ جاؤن مین آنحضرت
کی خدمت مین اور نماز پڑہون انکے ساتہہ مغرب کی ف ع شاید کہ وہ ماں انکی اونکو منع کرتی ہونگی اوسوقت کے جانی سی بسبب دور ہونی مکان کے واسطی خوف کے
بنسبت اپنی یا بنسبت اونکی ترجمہ اور سوال کرونمین اونسی یہہ طلب بخشش کی کرین خدا سے واسطے میری اور واسطے تمہارے یعنی پس اذن دیا ماں نے پس آیا
مین پیغمبر خدا صلعم کی پاس اور ادا کی مینی انکے ساتہہ نماز مغرب کی پہر ادا کی آنحضرت نی نوافل یہانتک کہ پڑہی نماز عشا کی ف ح اور اس حدیث مین فضیلت
مشغول رہنی کی ہی بیچ نوافل کی مابین مغرب اور عشا کی اور مشائخ اوسکو احیاء ما بین العشائین کہتی ہین ترجمہ پہر پہرے آنحضرت نماز سی اور رجوع کی گہر کی طرف پس
پیچہے پیچہے چلا مین آنحضرت کی پس سنی آنحضرت نی آواز میری ف ع آواز پانو ور پاپوش کی یا کچہہ بات کرتی ہون حذیفہ کہ آنحضرت نی اوسکو سنا
ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مینی ہان حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حاجت تیری اور کیا کہتا
ہی تو اور کیا چاہتا ہے تو بخشی اللہ تجہکو اور تیری ماں کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اوترا طرف زمین کے کبہی پہلی اس رات کی ف ع اسمین اشارہ ہے
طرف بڑی ہونی اوس امر کی کہ اوترا وہ اور سکی تہی ترجمہ پروانگی طلب کی اوسنی اپنی پروردگار سی کہ آوی اور سلام کری مجہپر اور خوشخبری دی مجہکو
ساتہہ اسکے کہ فاطمہ سردار ہی بہشت کی عورتونکی اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین بہشت کے جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رواه الترمذي اور روایت ہی

ابن عباس سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھائی ہوئی حسن بن علی کو اپنی کندہی پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری ہی جسپر سوار ہوا تو ای لڑکی پس فرمایا

نبی صلعم نے اور اچھا سوار ہی وہ نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح یعنی سواری تو اچہی ہی ہی اور سوار ہی اچہا ہی اور اسمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہی حسن کی وعن

عمر انه فرض لاسامة في ثلثة الاف وخمسمائة وفرض لعبد الله بن عمر في ثلثة الاف فقال عبد الله بن عمر لابيه

لم فضلت اسامة علي فوالله ما سبقني الى مشهد قال لان زيدا كان احب الى رسول الله صلى

الله عليه وسلم من ابيك وكان اسامة احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منك فاثرت

حب رسول الله صلى الله عليه وسلم على حبي رواه الترمذي اور روایت ہی عمر سی یہہ کہ

اونہوں نی معین کیے یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کی لیی بیت المال سی واسطے قوت اونکی کی اور اون دیا ہی سالانہ تین ہزار درم ہونگے اور معین کیے

اپنی بیٹی کی لیی کہ عبد اللہ بن عمر ہی اور اون دیا اونکی لیی بیچ تین ہزار درم ہونگی یعنی بہ نسبت اسامہ کے بیٹی کی روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیی پس کہا عبد اللہ

بن عمر نی اپنی باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تمنی اسامہ کو مجہپر یعنی اونکا روزینہ مجہسی کیون زیادہ کیا کہ شرع ہی زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کے

نہین سبقت کی ہی اوسنی مجہسی طرف کسی مشہد کی ف ع یعنی جگہہ حاضر ہونیکی خیر سی از روی علم و عمل کی اور کہا طیبی نی کہ مراد مشہد سی جگہہ حاضر ہونیکی

قتال کی لیی اور معرکہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمر نی اس سبب سے فضیلت دی مینی اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تہا محبوب تر تہا نزدیک پیغمبر خدا کے تیری باپ سے

کہ مین ہون ف ع اسمین دلالت ہے اوس شی پر کہ جو ہمنی اوپر بیان کیا کہ نہین لازم آتا ہی کسیکی محبوب تر ہونے سے یہہ کہ وہ افضل بہی ہو ترجمہ اور تہا اسامہ

محبوب تر نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تجہسی ف ع اور سبب اسکا یہہ تہا کہ یہہ دونون اہل بیت مین سی تہی اسلیی کہ مولی قوم کا اونہین مین سی ہوتا ہے

ترجمہ پس اختیار کیا مینی یعنی ترجیح دی مینی پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہے اپنی محبوب پر کہ تو ہی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی قطع نظر فضیلت سے کر مینی رعایت

کی آنحضرت کی محبت کی بہ نسبت اونکی وعن جبلة بن حارثة قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت

يا رسول الله ابعث معي اخي زيدا قال هو ذا فان انطلق معك لم امنعه قال زيد يا رسول الله والله

لا اختار عليك احدا قال فرايت راي اخي افضل من رايي رواه الترمذي اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سی کہا کہ آیا مین رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ بہیجو میری ساتھہ میری بہائی زید کو فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی زید یہہ ہے یعنی حاضر ہی اختیار رکہتا ہی پس اگر جاوے

تیری ساتھہ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو ف ع یعنی اسلیی کہ مین آزاد کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانی سی اور نہ کہون جانی کو وہ جانے

چاہی جاوی چاہی نہ جاوے ترجمہ کہا زید نی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تمپر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بہائی کو اور نہ ماں باپ

وغیرہ کو کہا جبلہ نی پس جانی مینی یعنی بعد اسکی عقل اپنی بہائی کی یعنی زید کی درباب اختیار کرنی ملازمت آنحضرت کی فاضلتر اور بہتر اپنی عقل سے نقل کی یہہ

ترمذی نی ف ع ح یعنی درباب لیجانی اوسکی کے اپنی ساتھہ اسلیی کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا اور آخرت کی حاصل تہی اور اصل قصہ اونکا اور

زید کا یہہ ہے کہ زید رہنی والی تہی یمن کے لڑکپنی مین کہ آٹھہ برس کے تہی پکڑی آئی بندی مین ایک قوم کی کہ عرب کے تہی پس لائے اونکو بازار مین بیچنی کی لیی اور

حکیم بن حزام نی کہ بہتیجے خدیجہ رضی کی تہی اپنی پہپہی خدیجہ کی لیی اونکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرت کی نکاح مین آئین زید کے تئین آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نے

اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن سی کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تہین نکاح انکا کر دیا اور اس سے اسامہ پیدا ہوئی بعد ازان زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی

اور اور غزوون مین نام کسی صحابی کا قران مین مذکور نہین ہے سوا انکی نام کے آیۃ مین فلما قضی زید منہا وطرا اور آنحضرت نی جعفر بن ابیطالب کے ساتھہ بہائی
چارہ انکا کرو یا تہا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوے اور صحیحین مین ہی کہ عمر مین قصہ مختصر اون ایام مین کہ آنحضرت نی زید کو آزاد کرو یا تہا اونکے بہائی جبلہ یعنی کو آئی اور
کلام مذکور ہو چکا ہی تاکہ اولاد خدمت با برکت کی کہان جا دیتی تہی **وعن** اسامة بن زيد قال لما ثقل رسول الله صلى الله
عليه وسلم هبطت وهبط الناس المدينة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اصمت فلم يتكلم فجعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يديه علي ويرفعهما فاعرف انه يدعو لي رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا اسامہ نے جبکہ ضعیف ہوے آنحضرت اوس بیماری سے کہ وفات پائے اوس سے اوترا مین اور اوتری لوگ مدینہ مین **ف ح** یعنی
اوس لشکر سی کہ آنحضرت نے مجکو ساتھہ مہاجرین اور انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا مین بعد چند روز کے بسبب خبر بیماری آنحضرت کے کی مدینہ مین
پہر آئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ یعنی اوپر سی نیچی کی آنیکی ہی اس سبب سے ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کے ہی کہ اوسکو جرف کہتے
ہین جیسیکہ عرفات مکہ مین جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرتی مین عایت علو اور سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہین جیسیکہ اگر مکہ سی عرفات کو جاوین
تو کہینگے صعدنا الی عرفات یعنی چڑہی ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سی مکہ کو آوین تو کہینگے ہبطنا الی مکہ یعنی اوتری ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سے جرف کو
جانا صعود ہے اور وہانسے مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کی جاوین کہ طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہین انتہی
اور ملا علی نی یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا مین اپنی مکان سی کہ تہا عوالی مدینہ مین وہبط الناس یعنی اور اوتری صحابہ اپنے مکانونسی طرف مدینہ کے
ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالمین کہ تحقیق چپ کی گئی تہی وہ اور طاقت بات کرنیکی نہین رکہتی تہی پس نہ بولی آنحضرت
پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہتی تہی دونون ہاتہہ اپنے مجہپر اور اوٹہاتی تہی اون دونونکو یعنی مجہپر سی پس پہچانا مینی یعنی ساتھہ نور
ولایت اور ظہور فراست کے یہہ کہ وہ دعا کرتی ہین میرے لیے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب **ف ع ح** یعنی بسبب محبت اور رعایت خاطر کے
اور یہہ نہایت کرم و شفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی حقمین ایسی وقت مین کہ مہربانی کی اونپر اور دعا اونکی لیے **وعن** عائشة قالت
اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان ينحي مخاط اسامة قالت عائشة دعني حتى انا الذي افعل قال يا عائشة احبيه فاني
احبه رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دور کرین اسامہ کا اب بینی یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسیکہ
لڑکونکی ناک پونچہتی ہین اور وہ اوسوقت مین چہوٹی تہی کہا عائشہ نی چہوڑ دو مجکو تو کہ مین کردن یہہ کام یعنی مین ناک پونچہون اونکے کو یا حضرت عائشہ نی
برعایت ادب کی ناک پونچہنا آنحضرت کا مناسب نجانا فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیے کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو نقل
کی یہہ ترمذی نی **ف ح** یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سی دوست رکہہ کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب
ہوتا ہی اور حقیقت مین کمال محبت یہہ ہے کہ محبوب سے گذر کر اوسکی متعلقون تک پہنچی اور سرایت کری خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکی قسم یا دو یار سے
وعن اسامة قال كنت جالسا اذ جاء علي والعباس يستاذنان فقالا لاسامة استاذن لنا على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت يا رسول الله علي والعباس يستاذنان فقال اتدري ما جاء بهما قلت لا قال لكني ادري
ائذن لهما فدخلا فقالا يا رسول الله جئناك نسالك اي اهلك احب اليك قال فاطمة بنت محمد صلى الله
عليه وسلم فقالا ما جئناك نسالك عن اهلك قال احب اهلي الي من قد انعم الله عليه وانعمت عليه اسامة بن زيد قالا

ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ
بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اسامہ سی کہا تھا مین بیٹھا ہوا آنحضرتؐ کی دروازہ پر ناگہان آئی علی اور عباس رضی اللہ عنہما
اصحاب مین کچھ چاہتی تھی طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی لیے پس کہا دونون نی واسطی اسامہ کی کہ اذن طلب کر ہماری لیے آنحضرتؐ سی ف ع اور شاید کہ اسامہ
اون دونون مین چھوٹی ہونگی ترجمہ پس کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اور عباس دونو مانگتی ہین آنیکی لیے پس فرمایا آنحضرتؐ نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا چیز لائی ہی ان
دونونکو یعنی کیون آئی ہین کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا آنحضرتؐ نی لیکن مین جانتا ہون کہ کس تقریب سے آئی ہین پروانگی دی واسطی دونونکو کہ آوین پس داخل
ہوئی دونون اور عرض کیا یا رسول اللہ آئی ہین ہم آپکی پاس کہ پوچھین ہم آپ سے کون شخص آپکی اہل بیت مین سی محبوب تر ہی نزدیک آپکی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ
محبوبترین اہل بیت میرے نزدیک میرے فاطمہ بیٹی محمد کی ہی کہا علی اور عباس نے کہ نہین آئے ہین ہم تمہارے پاس کہ پوچھین ہم حال اہل بیت تمہارے کیسے یعنی اولاد
وازواج تمہاری کی سی بلکہ پوچھین ہم حال اقارب متعلقین آپکے سی فرمایا محبوبترین اہل میری کا نزدیک میری یعنی مردونمین سی وہ شخص ہی کہ تحقیق انعام
احسان کیا خدا تعالی نی اوسپر یعنی ساتھہ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام واحسان کیا مین نی اوسپر یعنی ساتھہ آزاد کرنی اور متبنی کرنی اور تربیت کرنیکی وہ
شخص اسامہ بن زید ہے ف ح ع جاننا چاہیی کہ انعام حق جل علا کا اور انعام آنحضرتؐ کا قران مین نسبت زید کے کہ باپ اسامہ کا ہی مذکور ہی ولیکن
انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹی پر ہی اس اعتبار سی آنحضرت نی مصدق آیہ کریمہ کو اوتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اوسکی بیٹی اسامہ کو حاصل یہہ اگرچہ
ورود آیہ کا بیچ حق زید کی ہی ولیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہی بیچ حاصل ہونی دونون انعامونکی ترجمہ کہا علی و عباس نی بعد اوسکی کون ہے فرمایا آنحضرتؐ نی علی
بن ابیطالب ہے ف ع پس یہہ نص جلی ہی اسپر کہ نہین لازم آتی احبیت سی افضلیت اسلیی کہ علی افضل ہین اسامہ اور زید سی بالاجماع ترجمہ پس کہا عباس نے
یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنی چچا کو کہ آخر اہل بیت اپنی کا یعنی اگر بعد اسکی پوچھون تو آپ مجکو فرماوینگے فرمایا آنحضرتؐ نی کہ بلاشبہ علی نی سبقت کی ہی تمپر ساتھ ہجرت
کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور ایسی ہی ساتھ اسلام کی پس یہہ واجب کرتا ہی تقدیم احبیۃ کو کہ مترتب ہی اوپر افضلیت کے اور نظیر اسکی یہہ ہی کہ
آئی عباس اور ابوسفیان اور بلال و سلمان طرف دروازہ عمر کی اصحاب مین کچھ اذن چاہتی تھی اوسی اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نی بعد آگاہ کرنی اونکی کے
ساتھ آنی جماعت کے کہ داخل ہون بلال پس کہا ابوسفیان نی عباس سے کہ کیا نہین دیکھتا ہی تو یہ کہ مقدم کرتا ہی ہمپر ہمارے موالی یعنی غلامون آزاد کو پس
کہا عباس نے کہ ہمنی تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت مین پس یہہ جزا ہماری ہی ف ح اسلام عباسؓ کا بعد از واقعہ بدر کے ہی اور بعضی کہتی ہین کہ عباس پہلے مکہ مین
مسلمان تھے ولیکن مشرکونسی اسلام چھپاتی تھی اور باوجود اسکی ہجرت بعد اسکی کے پوشیدہ نرہی کہ اگر تعدد وجوہ مسطورہ کا ملحوظ نہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ
احبیت کے کی مشکل ہوتا ہے فافہم وباللہ التوفیق پس البتہ اس مقام مین تعداد اور اعتبار وجوہ وحیثیات کا معتبر ہے یعنی اسامہ بسبب خدمتگذاری وغیرہ احب تھے
اور حضرت علی باعتبار قرابت وعلم وفضل وغیرہ کے پس اسامہ وجہہ سی احب تھے اور حضرت علی اور وجہہ سے وَذُكِرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ
اور ذکر کی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس رض کی واقع ہی بیچ کتاب الزکوۃ کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ
وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن حارث سی کہا اوسنے کہ نماز پڑھی ابوبکرؓ نی
عصر کی یعنی بامامت خلافت اپنی ہی بعد اوسکی نکلی مسجد سی چلتی تھی اور اونکی ساتھ علی رضی اللہ عنہ تھی پس دیکھا ابوبکر نی حسن کو کہ کھیلتی ہین ساتھ لڑکون کی پس اوٹھالیا ابوبکر نی حسن کو اپنی کندھی پر
اور کہا ابوبکر نی یعنی ازراہ خوش طبعی کی فدا ہو باپ میرا یہہ مشابہ ہی پیغمبر کے نہین مشابہ ہی ساتھ علی کی اور علی ہنستی تھی یعنی ازراہ خوشی کی نقل کی یہہ بخاری نی
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ

فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اَشْبَهُهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کی سر مبارک حضرت حسینؓ کا ف ع کہا مولف نی کہ یہہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تہا واسطی قتل کرنی حسینؓ کی اور وہ اون ایام مین کہ امیر تہا کوفہ کا بہی یزید بن معاویہ کی طرف سی پہر قتل کیا گیا زمین موصل مین ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کی ہاتہہ سی بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے سن چہیاسٹہہ مین ترجمہ پس کہا گیا سر حسین کا بیچ طاش کے پہول ویسے کہ جہیڑتا تہا اونکی سر مبارک کو لکڑی سی کہ اوسکی ہاتہہ مین تہے یعنے سر اچہڑیکا اونکی بینی مبارک پر مارتا تہا اور کہا بیچ حسن امام حسینؓ کے کچہہ ف ح یعنی عیب کیا اونکی حسن مین اور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہے کہ تعریف کی اور مبالغہ کیا اونکی حسن و جمال مین لیکن بطریق استہزا و تمسخر اور اظہار خوشی کی حاصل ہوئی اوس بدبخت کو بسبب قتل اونکی کی ترجمہ کہا انس نی پس کہا مینی قسم خدا کی تحقیق تہے بہت مشابہ اہل بیت مین ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک اونکا رنگا ہوا ساتہہ وسمہ کے نقل کی یہہ بخاری نی اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نی تہا مین نزدیک ابن زیاد کی پس لایا گیا سر حضرت حسینؓ کا اوسکی پاس پس شروع کیا مارنا ساتہہ چہڑی کی امام حسین کے ناک مین اور کہتا تہا نہین دیکہا مینی مانند اسکے حسن مین پس کہا مینی خبردار رہو تحقیق یہہ تہا مشابہ تر ان لوگونکی ساتہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث صحیح حسن غریب ہے ف ع اور طبرانی نی یون روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نی کہ رکہتا تہا چہڑی کہ اوسکے ہاتہہ مین تہی بیچ آنکہہ اونکی کی اور ناک اونکی کی پس کہا مینی یعنی انس نی اوٹہا چہڑی اپنی اسلیے کہ تحقیق دیکہا ہی مین نی مونہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہہ اسکی اور بزار کی روایت مین یون ہی کہ کہا انس نی بیچ کہا مین نی عبید اللہ کو کہ بلاشبہہ یقین مینی دیکہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگہتی تہی جہان کہ لگتی ہی چہڑی تیری کہا انس نی پس ہٹالی اوسنی چہڑی اور ذخائر مین ہی عمارہ بن عمیر سی کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکی یارونکا یعنی بعد ماری جانیکی پس تہا مین مسجد مین چبوترہ پر پس پہنچا مین طرف اونکی اس حال مین کہ وہ کہہ رہی تہی وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا کہ گہستا تہا سرونمین یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی مین اور ٹہیرا تہوڑا سا دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہو گیا پہر کہا لوگون نی کہ وہ آیا پس کہا یہہ دو بار یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے وعن اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّيْ الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا لَكَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا فَقَالَ نَعَمْ وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کے سی کہ وہ آئین پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی دیکہا ہی ایک خواب برا آجکی رات فرمایا آنحضرتؐ نی اور کیا ہی وہ خواب کہا ام فضل نی تحقیق وہ خواب سخت ہی یعنی سننا اوسکا ناگوار ہی نہین کہہ سکتی مین پہر فرمایا آنحضرتؐ نی کیا ہی کہا ام الفضل نی دیکہا مینی گویا ایک ٹکڑا آپکی بدن مبارک سی کاٹا گیا ہی اور رکہا گیا ہی میری گود مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا تو نی خواب اچہا جنیگی فاطمہ انشاء اللہ بیٹا اگر چاہا ہے خدا نی ہوگا وہ تیری

امر و یونہی یعنی فاطمہ حسین کو پس تہا وہ میری گود مین جبکہ فرمایا تہا حضرت نی پس آئی میرے ... بیٹے اوسکو تیری

ایک روز آنحضرت کی پاس پس رکہدیا مین حسین کو آنحضرت کی گود مین پہر ہوئے آنحضرت کہتا اور طرف میری پس کہینچی گئی اور طرف پہر دیکہا مینی اونکی طرف پس ناگہان آنکہیں آنحضرت کے ڈالتی تہی آنسو کہا ام الفضل نی پس کہا مینی ای پیغمبر خدا قربان ہون باپ ماں میرے تمپر کیا ہوا آپکو کہ روتی ہو فرمایا آنحضرت نی آئی میری پاس جبرئیل اور خبر دی مجکو کہ تحقیق امت میری یعنی امت اجابہ نزدیک ہی کہ قتل کریگی اس بیٹے میرے کو یعنی از راہ ظلم کی پس کہا مینی یعنی بطریق تعجب و استبعاد کے کہ اس بیٹے کو کہا اونہون نے ہان اور دی مجکو جبرئیل نی مٹی اوسکی مٹی سی سرخ **ف** ع یعنی اوس جگہہ کی مٹی کہ جہان قتل ہونگے اور ذخائر مین ہے سلمے سی کہ کہا آئی مین ام سلمہ کے پاس سحا لیکن کہ وہ روتی تہین پس کہا مینی کس چیز نی رولایا تجکو کہا ام سلمہ نے کہ دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین سحالیکہ اونکی سر و ڈاڑہی مبارک پر مٹی تہی پس کہا مینی کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تہا مین قتل حسین مین ابہی نقل کیا اسکو ترمذی نی اور کہا حدیث غریب ہے اور روایت کیے بغوی نے حسان مین **وعن** ابن عباس انہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النہار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی وامی ما ھذا قال ھذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم فاحصی ذالک الوقت فاجد قتل ذالک الوقت رواھما البیہقی فی دلائل النبوۃ واحمد الاخیر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہون نی دیکہا مینی آنحضرت کو بیچ اوس حالت کے کہ دیکہا ہی سونیوالا ایک روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتہہ مین ایک شیشہ ہی کہ اوسمین خون ہے پس کہا مینی باپ میرا اور ماں میری قربان ہون تمہاری کیا حال ہی یہہ اور کیسا ہی یہہ شیشہ فرمایا آنحضرت نی یہہ خون حسین کا اور اوسکے یارونکا ہی ہمیشہ ہا مین چنتا اوسکو ابتدا آج کے روز سے یعنی صبح ابتک چنتا تہا مین خون حسین کا اور اوسکے یارونکا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی مینی اوسکو ابن عباس لے کہا پس یاد رکہا مینی اوس وقت کو پس پایا مینی یعنی دریافت کیا کہ قتل کیے گئے حسین اوسیوقت روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نی حدیث اخیر **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمہ فاحبونی لحب اللہ واحبوا اھل بیتی لحبی رواہ الترمذی اور اوسیسے ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہو خدا کو بسبب اوس چیز کی کہ غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سے **ف** ع یعنی طرح بطرح کی نعمتونسے بموجب قول اللہ تعالی کے وما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنی جو کچہہ تمکو ملتی ہی نعمت پس اللہ کی طرف سے ہی اور معنی حدیث کے یہہ ہین کہ اگر نہین دوست رکہتی ہو تم اللہ تعالی کو مگر اسلیے کہ دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکہو اوسکو والا اللہ سبحانہ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دوی یا نہ دوی پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کے ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس دوست رکہو مجکو یعنی جب ثابت ہو اسبب محبت خدا کا تو پس دوست رکہو مجکو بسبب دوستی خدا کی **ف** ع اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا اور اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ رح نی لحب اللہ کی شرح مین یہہ لکہا ہی یعنی بسبب دوست رکہنے تمہاری خدا کو یا بسبب دوست رکہنے خدا کے مجکو ترجمہ اور دوست رکہو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری کی یعنی بسبب دوست رکہنی میری کی اونکو یا بسبب دوست رکہنے تمہارے کے مجکو نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابی ذر انہ قال وھو اخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلک رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر غفاری سے یہہ کہ اونہون نی کہا سحالیکہ وہ پکڑنی والی تہی کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہی آگاہ رہو حال و مثال اہل بیت میری کی تم مین مثال کشتی نوح کی ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح مین نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچہے رہا اور سوار نہوا اوسمین ہلاک ہوا نقل کی یہہ احمد نی **ف** ع یعنی

پس اسیطرح جسنی لازم پکڑی محبت ومتابعت اونکی نجات پائی اوسنی دارین مین والا ہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کری مال وجاہ یا ایک
دونون مین سی مشابہت دی دنیا کو اور اوسپر کہ دنیا مین ہے قسم کفر اور گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور ہوا اور اغراض سی ساتھہ دریا عمیق کی اوسمین
موج پرموج ہوا اور اوپر اوسکی ابر کہتی ہی طرح کی تاریکیان اوپر تلی اور گھیر رکھا ہو لوس دریانی ساری زمین کو اور نہین ہے اوس سے خلاصی مگر بسبب اوس
کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگا وہی وسکو ساتھہ اس قول آنحضرت کی مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بشئی منہ
اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخرالدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کے سوار ہوئے اہل بیت کے محبت کے کشتی مین اور راہ پائی ہمنی ساتھہ
ستاری ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی پس امید رکہتی ہین ہم نجات کی ہولون قیامت کے سی اور طبقات دوزخ کیسی اور امید رکہتے ہین راہ پانے
کی طرف پہنچنے درجات جنتون کی اور نعیم مقیم کی اور توضیح اسکی یہہ ہے کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتھہ ہالکین کے اول وہلہ مین
اور جو کوئی داخل ہوا اوسمین اور نہ راہ دیکھی ساتھہ ستارون صحابہ کی مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کچھ نہین نکل سکیگا اوسنے ا
اور روایت ہے احمد کی انس سے بطریق مرفوع کی کہ مثل علما کی زمین مین مانند مثال ستارون کی ہی آسمان مین کہ راہ دکہاتی ہین بر وبحر کی تاریکیون مین پہر
جب مٹ جاوینگی ستاری بہٹکینگے پہر تنگی راہون کی چلنے والے

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہے بیچ بیان مناقب بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ف ح جاننا چاہیے کہ بیویان آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تہین اور ایک وقت مین گیارہ
اور اور ایکوقت مین زیادہ اس سے اور ایک وقت مین کم اس سے جامع الاصول مین لایا ہے کہ علما اختلاف کرتی ہین بیچ عدد بیویون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے
اور بیچ ترتیب اونکی کے اور بیچ عدد اونکے کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد اونکے کہ دخول کیا ہی ساتھہ اونکے اور
اونکی کہ نہین دخول کیا ہی ساتھہ اونکی اور ایک جماعت عورتون سی ہین کہ اونسی پیغام نکاح کا کیا تہا آپنے اور نکاح نہین میں لائی اونکو اور بعضی ایسی تہین
کہ عرض کیا اپنی تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سی اور کہا صاحب جامع الاصول نی کہ ہم ذکر کرتی ہین جو کچہ کہ مشہور ہے اقوال علما مین
سی بعد ازان ذکر کیی نام اونکی اور کاتب حروف نی بیچ شرح اسما کے تاریخ نکاح اور وفات اونکے کی ذکر کی ہے اور تکملہ شرح کی مین احوال بہی اونکا لکہا ہے
اور یہان اوپر ذکر کرنی نامون اور تاریخ کی اقتصار کیا اول ازواج مطہرات میں سے ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا اونسے آنحضرت نی اسحالیکہ
کہ خدیجہ چالیس برس کی تہین اور آنحضرت پچیس برس کی وفات پائی اونہون نے تین برس پہلے ہجرت سے بموجب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا سودہ بیٹی
زمعہ کی سی مکہ مین اور مرین وہ سنہ چون مین پہر عائشہ صدیقہ ابوبکر کی بیٹی سی نکاح کیا مکہ مین اسحالیکہ وہ جب چہہ برس کی تہین اور بنا یعنے
صحبت وغیرہ کی ساتھہ اونکی نو برس کی عمر مین اور وفات پائی اونہون نے سنہ پچپن یا اٹہاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کے بیٹے سے نکاح کیا دوسرے سال
یا تیسرے سال ہجرت مین اور مرین وہ سنہ پینتالیس یا اکتالیس مین اور زینب خزیمہ کے بیٹے سے نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ
بیٹی ابی امیہ مخزومی کی سی نکاح کیا سنہ چار مین اور مرین وہ سنہ انسٹھہ مین اور بعضونے کہا سن باسٹہہ مین اور اول صحیح تر ہی اور زینب جحش کی بیٹی سے
نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ بیسوین یا اکیسوین سنہ مین اور بعد آنحضرت کے آپکے بیویون سی اول انہین کے وفات ہوئی ہی اور ام حبیبہ ابوسفیان
کی بیٹی اور معویہ کی بہن کا حال یہہ ہے کہ صحیح اور مشہور تر یہہ ہے کہ نکاح کیا اونکا نجاشی نی آنحضرت کی ساتھہ مہر چار ہزار درہم کی سن چہہ مین بیچ حبشہ کے
کہ اوسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبداللہ بن جحش کے گئی تہین اور عبداللہ نصرانی ہو کر مرگیا اور یہہ اپنے دین پر قائم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو بندے
مین پکڑا آنحضرت نی غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتی ہین چہٹی سال مین پہر آزاد کیا اور نکاح کیا اونسے اور مرین وہ سنہ چھپن مین
اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن سات مین اور مرین وہ سنہ اکسٹہہ یا اکیاون مین اور وہ خالہ ابن عباس کی ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سی نکاح

کیا سنہ سات مین بیچ غزوہ خیبر کی اونکو بندیون مین لیا اور آزاد کر کی نکاح کیا اور وہ اوسوقت مین ستراں برس کے تہین وفات پائی سن پچاس مین اور
بعضون نے کہا سنہ باون مین اور بعضون نی اور اور کہا اور ریحانہ بیٹی زید کے یہود سے بندی ہین آئین اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نی اور نکاح کیا اونسے
چہٹی سن مین اور مرین وقت پہرنے کے حجۃ الوداع سے اور ان گیارہ عورتونسے نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتونمین سے مقدار بیس کے یا زیادہ اونسے
تہین کہ اونسے نکاح کیا حضرت نی اور پہلے دخول سے مفارقت کی اور بعضونسے پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضونے وقت اوترنے آیۃ کریمہ یا
ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کی دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کی پاس سے اور تفصیل انکے جامع الاصول مین مذکور ہے اور لیکن حرمین
بعضونے کہا ہی کہ وہ چار تہین بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ مین مرین اور ریحانہ بنت
شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہوئین بعضون نی کہا کہ اونکو آزاد نہین کیا اور وطی بسبب ملک یمین کی کی اور ایک اور لونڈی ہی کہ زینب بنت جحش نے بخشے تہی
ایک اور تہی کہ کہین سے اور بندی مین آئی تہی واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِہَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ روایت ہی امیر المومنین علی سے کہ کہا سنا مینے آنحضرت کو
فرماتے بہترین عورتون اوس امت کے سے کہ مریم اونمین تہین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہتر عورتون اس امت کے سے خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابو کریب نے اور اشارہ کیا وکیع نی کہ حفاظ حدیث سے ہی اور بیچ مرتبہ مالک کے راویان اوسکے کی ہی طرف آسمان
و زمین کے **ف** ح واسطی بیان معنی دونوں کے یعنی بہتر ہے وانسے کہ آسمان و زمین کے نیچے ہین اور اسحدیث سے ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین ہے
اپنی امتون مین لیکن معلوم نہ ہوئی نسبت درمیان دونوں کے کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہے تفسیر نسفی سے کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم سے
بموجب قول صحیح کی اسلیے کہ مریم پیغمبر تو ہین نہین اور یہہ بہی مقرر ہی کہ یہہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتونسے پہر عائشہ اور خدیجہ مین بہی اختلاف کیا ہی اور
ایسی ہی ہی بیچ تفضیل فاطمہ کے عائشہ پر اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نی کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کے جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہین دیتا ہون
اور باقی کلام باب مناقب اہل بیت کے پہلی فصل مین گذر چکا **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْ مَعَہَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَیْہَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّہَا
وَمِنِّیْ وَبَشِّرْھَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابو ہریرہ نی کہ کہا آئی جبرئیل آنحضرت
کی پاس اور کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین کہ سی ساتہہ انکی ہی باسن کہ اوسمین سالن ہی یعنی ساتہہ روٹی کی یا طعام
ہی یعنی مشتمل سالن روٹی پر **ف** ح یہہ شک راوی کی ہی اور آنا خدیجہ کا گہر سی تنہا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت میں تہے اور قوت
چند روزہ اپنی ساتہہ لیجاتی ایک روز خدیجہ آپ پاس گئین اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضی شارحین نے پوشیدہ نہ رہے کہ مشہور یہ ہے کہ مشغول ہونا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی اوترنے جبرئیل کی سے تہا ظاہر ابعد اوترنے جبرئیل کی بہی کچہہ دنون وہان رہے ہون اور خدیجہ اون دنون طعام آنحضرت کی لیے
لی گئین یا یہہ طعام لانا اور وقت مین ہو واللہ اعلم غرضکہ بہر صورت یہہ خبر جبرئیل نی دی اور کہا ترجمہ پس جسوقت کہ آوین خدیجہ آپکے پاس پس کہو اونسے سلام
اونکی پروردگار کیطرف سے اور میری طرف سے **ف** ح ع لکہا ہی علمائی کہ اس سے فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کی حدیث مین
جبرئیل ہی کی سلام پر اکتفا کیا چنانچہ آتی ہی وہ حدیث اور یہان اللہ تعالی کی طرف سے بہی سلام کیا ترجمہ اور خوشخبری دو اونکو ساتہہ ایک گہر کی بہشت مین ہوتی سے کہ
اندر سے خالی ہی فراخ مقدار ایک محل کی **ف** ح اور بہشت مین گنبد ہونگے موتی کے اور قصب جواہر سے وہ ہوتا کہ دراز اور اندر سے خالی ہو اور حدیثون مین

مرصع کا گھر موتی کا آیا ہی ترجمہ اور نہ شور و شغب ہوگا اوس گھر مین اور نہ رنج و تعب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع نفی ان دونون چیزون کی اسلیے کہ دنیا کی گھر مین جو لوگ رہتی ہین تو شور و شغب وہان ہوتا ہی اور اوسکی بنانی سنوارنے مین رنج و تعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالے نے کہ محل جنت کے خالی ہونگے ان آفات سے اور کہا ہی علما نے کہ یہہ جزا اوسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائی تھین بخوشی خاطر بغیر جلالی اور منازعت تعب کے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِمْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہین غیرت کی مینے اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیویون مین سے جسقدر کہ رشک لیگئی مین خدیجہ پر حالانکہ نہین دیکہا تہا مینے خدیجہ کو ولیکن تہے آنحضرت کہ بہت یاد کرتی خدیجہ کو اور اکثر کہ ذبح کرتی بکری کو پہر بہت سے ٹکڑی کرتی اوسکو کہ کاٹتی ایک ایک عضو پہر بہیجتے آنحضرت اوس بکری کو یا اوسکی اعضا کو اور بانٹتے اوسکو بیچ اون عورتون کی کہ دوستدار خدیجہ کی تہین پس اکثر اوقات کہتی تہی مین آنحضرت کو گویا نہ تہی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتہہ صفات حمیدہ کے مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تہی ایسی اور ایسی یعنی ایسی اور ایسے **ف** ع یعنی روزہ رکہتی اور شب بیدار رہتی اور شفقہ اور احسان کرنیوالے تہی وغیرہ ذلک اور اسکو مبہم فرماتی واسطے مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف اسکے کہ بیان اوسکی صفتونکا حد و اندازہ سے باہر تہا اور فرماتی ترجمہ اور تہی میری لیے اوس سے اولاد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سے تہی رضی اللہ عنہن سوا ابراہیم کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تہی اور فاطمہ بہی انہین سے تہین کہ کیا کچہہ فضیلت حاصل تہی اونکو اور اسمین تعریض ہی عائشہ کو کہ اونسے کوئی فرزند نہوا اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ خاص غرض عورتون سے اور سب سے زیادہ فائدہ اونکا ہونا اولاد کا ہی کہا مؤلف نے کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹی اسد کی قریشیہ تہین اول اونکا حصین تہین ابن ہالہ بن زرارہ کی پہر نکاح کیا اونسے عتیق بن عائذ نے پہر نکاح کیا اونسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوس دن تہین آدہی عمر تہی چالیس برس کی اور نہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی اونکی کسی عورت سے اور نہ نکاح کیا اونپر دوسری یہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب مردون اور عورتون سے پہلی ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلے ہجرت سے اور بعضون نے کہا چار برس پہلے اور بعضون نے کہا تین برس پہلے اور گذری تہے نبوت سے دس برس اور عمر اونکی تہی پینسٹہہ برس کی **وَعَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سلمہ سے کہ تحقیق عائشہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے ای عائشہ یہہ جبرئیل ہین پہنچاتے ہین تمکو سلام کہا عائشہ نے یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کی اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نے اور آنحضرت دیکہتے تہے اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تہی مین اوسکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ آنحضرت دیکہتے تہے اور عائشہ نہین دیکہتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهٖ اِمْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نے کہ دکہلائی گئی تو مجکو خواب مین تین شب لاتا تہا مجکو یعنی تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑی بہت اچہی ریشمی کپڑی کی **ف** ع اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ کہا عائشہ نے کہ لائی جبرئیل صورت میری اپنی ہتہیلی مین جسوقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ کہ نکاح کرین مجسی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہہ ہے کہ صورت حریر مین تہی اور حریر ہتہیلی مین اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ دوبار

لائی ہون جبرئیل صورت تیری ایکبار ... جبرئیل ہتہیلی مین لائی ہون اور فرشتہ حریر مین بس کہا فرشتہ نی یہہ صورت بیوی
تیری ہی یعنی صورت اوسکی ہی پس ام تہا یا یعنی تیری صورت کی مونہہ سی کپڑا پس ناگہان تو اوسی ہی صورت ہی کہ دیکہی تہی مینی یا یہہ معنی ہین کہ کہولا مینے
کپڑا تیری مونہہ سے وقت دیکہنی تیری کی پس ناگہان تو شکل اوس رنگ کے ہی کہ دیکہی تہی مینی خواب مین پس کہا مینی یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب
دیکہنا نزدیک خدا کی سی جاری کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **فتح** یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہنچاویگا اوسکو مجہہ تک اگر کہا جاوے کہ شک
بیچ ہونے اسکے کی خدا کی جانب سے کیا معنی رکہتا ہی اسلیے کہ انبیا کا خواب وحی ہی خصوصًا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا ہی
علما نی کہ اگر یہہ واقعہ خواب کا پہلی نبوت سے ہو تو کچہہ اشکال ہی نہین اور اگر بعد نبوت کی ہو تو مراد یہان شک نہین بلکہ اسطرح فرمانا واسطی تقریر وقوع
اور تحقیق اوسکے کی ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک بات ثابت ہوتی ہی جیسیکہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکہہ کیا کچہہ
کرونگا تجہسی پہر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونے اوسکی پہلی نبوت سی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کے ساتہہ نہین ہی خصوصًا
خواب مین مخصوص جو ہی تو لانا فرشتہ کا ہی وحی کو خدا کیطرف سی یعنی وحی ہی پیغمبر کے پاس لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نے کہا کہ اصل اس خواب کے حق ہی ولیکن شک
اوسکی تعبیر مین ہی کہ مراد یہی ظاہر ہو یا کچہہ اور ہو خلاف ظاہر کی یا مراد بیوی دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نی کہ خواستگاری کی عائشہ رض سی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی مکہ مین شوال کی مہینی مین بیچ دسوین سال کی نبوت سی اور تین برس پہلے ہجرت کے اور بعضون نے اور اور کچہہ
کہا ہی اس باب مین اور عروسی کی اونسی یعنی انکی خدمت مین وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کی سر اٹہارہ وین مہینے پر اور اوس وقت مین عمر اونکی نو برس کی تہی
اور بعضون نی کہا کہ دخول کیا حضرت نی ساتہہ انکی مدینہ مین بعد سات مہینے کی وقت آنی اپنی سی اور رہین وہ ساتہہ آنحضرت کے نو برس اور جب آنحضرت کی
وفات تشریف ہوئی تو یہہ اٹہارہ برس کے تہین اور نہین نکاح کیا آنحضرت نی کسی باکرہ سی سوائے انکی اور تہین فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثین یاد
تہین انکو آنحضرت کی اور علاوہ تہین ابیات اور اشعار عرب کے اور روایت کین حدیثین انسی جماعت کثیرہ نے صحابہ و تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سن ستاون
مین اور بعضون نی کہا سن اٹہاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنی سترہ دن کی رمضان سے اور حکم کیا تہا اونہون نے اپنی دفن کرنیکا رات کو
پس دفن کی گئین بقیع مین اور نماز پڑہی اونپر ابوہریرہ نی اور اون دنون مروان خلیفہ تہی مدینہ پر معویہ کے زمانہ مین **وعنہا** قالت ان الناس
کانوا یتحرون بہدایاھم یوم عائشۃ یبتغون بذلک مرضاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالت ان نساء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن حزبین فحزب فیہ عائشۃ وحفصۃ وصفیۃ وسودۃ والحزب الآخر ام سلمۃ وسائر
نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلم حزب ام سلمۃ فقلن لہا کلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکلم
الناس فیقول من اراد ان یہدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیہدہ الیہ حیث کان
فکلمتہ فقال لہا لا تؤذینی فی عائشۃ فان الوحی لم یاتنی وانا فی ثوب امرأۃ
الا عائشۃ قالت اتوب الی اللہ من اذاک یا رسول اللہ ثم انہن دعون فاطمۃ فارسلن الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فقال یا بنیۃ الا تحبین ما احب قالت بلی قال
فاحبی ہذہ متفق علیہ اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ ثواب ساتہہ تحفون اپنی کی
بیچ روز نوبت میری کی یعنی پیشکش جو حضرت کی لیے لانی چاہتی تو رہنی دیتی اوس روز تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت اونکی پاس ہون جب
با برکت مین لیجاوین طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی رضا مندی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نی کہ بیبیان آنحضرت کے دو گروہ تہین کہ

تمام ازواج ہر گروہ کا اور برابر اونکی بیچ عشرت و صحبت کے پس ایک گروہ تہا کہ اوس مین تہین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ اور ف ح حضرت عائشہ سردار انکی تہین بسبب محبت رسول خدا کی اور وہ اور حفصہ آپس مین موافق و رفیق ایک دوسری کی تہین جیسا کہ ابو بکر و عمر متفق و متحد تہی

ترجمہ اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویان پیغمبر خدا صلعم کی تہین پہنچے اور ام سلمہ انکے سردار تہین پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے یعنے ام سلمہ سی پس کہا ام سلمہ سی کہ عرض کرو پیغمبر خدا صلعم سی کہ کلام کرین لوگونسی پس فرما دین کہ جو کوئی چاہی یہہ تحفہ بہیجے طرف آنحضرت کے پس چاہیے کہ بہیجی تحفہ طرف اونکی جسجگہ کہ ہون یعنی خواہ عائشہ کی گہر مین خواہ کسی اور کی گہر مین اور تخصیص عائشہ کی گہر کی نہ کرین لوگ کہ اوٹہہ جاوے تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہے پس کلام کیا ام سلمہ نی آنحضرت سی اس باب مین پس فرمایا آنحضرت نی ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجکو عائشہ کی مقدمہ مین اور بسبب عائشہ کی اسلیے کہ وحی نہین آتی ہی مجکو سہا المین کی مین بیچ لحاف کسی بیوی کی تو سوای عائشہ کی ف ع یعنی انکی لحاف وغیرہ مین آتی ہی اور اور کے لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نی کہ نازل ہوا آیت ایک لا تہدی من احببت اسحالمین کہو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی لحاف مین کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کی آپکی ایذا دینے سے یعنے و سبب سے کہ باعث آپکی ایذا کی ہو یا رسول اللہ پہر ان عورتون نی کہ ام سلمہ کے گروہ کی تہین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بہیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سی اس قضیہ مین پس کلام کیا فاطمہ نے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی اے بیٹی میری کیا نہین دوست رکہتے تو جسکو دوست رکہتا ہون مین کہا فاطمہ نے ہان دوست رکہتی ہون مین جسکو آپ دوست رکہتے ہین فرمایا حضرت نے پس دوست رکہہ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور رنجیدہ کر اوس چیز کو کہ سبب کراہت خاطر اوسکے کی ہو نقل کی نہجے بخاری و مسلم نے ف ح اور آنحضرت نے حکم نہ کیا تہا کسیکو کہ عائشہ کے بارے دلائی میں اور حق اونکے تو کانا تہا اوسکی متعلق ہوا تہا اگر کوئی آپ سے لاوی کیونکہ

و ذکر حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی باب بدء الخلق بروایۃ ابی موسی اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکے اول مین یہہ ہے فضل عائشۃ علی النساء ف ع اسکے بعد یون ہے کفضل الثرید علی سائر الطعام ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کی ساتہہ روایت ابی موسی اشعری کی ف ع اور پہلے گذر چکا ہے خلاف اسکا کہ مراد عورتونسی جنس عورتونکی ہے یا ازواج آنحضرت کے علی العموم یا بعد خدیجہ کی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ عائشہ افضل سب عورتونسی ہین چنانچہ ظاہر اطلاق اسکی دلالت کرتا ہے بسبب جامع ہونے اونکے واسطے کمالات علمیہ اور عملیہ کی کہ جنکو تعبیر کیا ہے تشبیہ مین ساتہہ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سیر و تاریخ وغیرہ مین ذکر ہو چکا ہے اور کچہہ تہوڑا سا یہان لکہا جاتا ہے حضرت سودہ پہلے تہین بیوی سکران کی کہ جو ابیچے چچا کا بیٹا تہا جب وہ مرا تو حضرت نے اونسی نکاح کیا پہلے عقد عائشہ کے اور ہجرت کی اونہون نے طرف مدینہ کے پہر جب بہت عمر ہوئی اونکے تو حضرت نے ارادہ اونکے طلاق دینے کا کیا پس انہون نے سوال کیا حضرت سے کہ نہ کرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کے لیے مقرر کی پس حضرت نے رہنے دیا اونکو انکا حرمین اور وفات ہوئی اونکی مدینہ مین بیچ مہینے شوال کے اور حضرت حفصہ کی مان تہین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلے نکاح مین تہین خنیس بن حذافہ سہمی کی ہجرت کر گئین ساتہہ خاوند کے طرف مدینہ کی اور مرا خاوند اونکا بعد غزوہ بدر کے پہر پیام اونکے نکاح کا کیا حضرت عمر نے حضرت ابو بکر اور عثمان سے پس اونہون نے قبول نہ کیا پہر پیام نکاح کا کیا اونسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کیا اونسے تین میں بعد ازان ایک طلاق دی پہر رجوع کی اونسی بسبب آنے وحی کی کہ رجوع کر تو حفصہ سے اسلیے کہ وہ بہت روزہ دار اور شب بیدار ہے اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین سے ہین اور وفات ہوئی اونکی شعبان مین بیچ سن پینتالیس کے ساتہہ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بیٹی حیی کی بنی اسرائیل مین سے تہین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور پہلے نکاح مین تہین کنانہ ابن ابی الحقیق کے پہر جب وہ قتل کیا گیا جنگ خیبر مین بیچ محرم سن سات کی اور پکڑی آئین قید مین تو اونکو آنحضرت نے خاص اپنے لیے لیا اور بعضون نے کہا کہ آئین وہ دحیہ کلبی کی حصہ مین پہر خرید لیا اونکو آنحضرت نے اونسی پس اسلام لائین پہر آزاد کیا حضرت نے اونکو اور نکاح کیا اونسی اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئین بقیع مین اور ام سلمہ کا نام ہند تہا اور تہین وہ پہلے رسول خدا صلعم کی ابو سلمہ کے نکاح مین اور دفن کی گئین بعد وفات بقیع مین بیچ عمر چوراسی برس کے گئین اور زینب بنت جحش کی مان عبد المطلب کی بیٹی تہین اور پہوپہی آنحضرت کی اور تہین پہلے نکاح مین زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تہی آنحضرت کے پس طلاق دے

زید نے اونکو پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکا نام برہ تہا اونکا بدلکر حضرت نی زینب نام رکہا کہا عائشہ نے اونکی شان مین کچہ نہیں ہے کوئی عورت بہتر اونسی دین مین اور بہت ڈرنیوالی اللہ سے اور بہت سچ بولنیوالی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتی دارونسے اور بہت صدقہ دینیوالی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنے نفس کو اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہو اوسسے مرین وہ مدینہ مین تریپن برس کی عمر مین آٹہویں ام حبیبہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر ابن حرب اور ماں اونکی تہین صفیہ بیٹی ابو العاص کی پہپی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع مین بندی مین آئین تو ثابت بن قیس کے حصہ مین آئین پہر اونہوں نے مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت صلعم نے دین بدل کتابت اونکی طرف سی ادا کیا پہر آزاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسے اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے تغیر کر کر جویریہ نام رکہا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹہہ برس کی اور میمونہ کا نام بھی برہ تہا پس نام رکہا حضرت نے اونکا میمونہ اور تہین وہ پہلے نکاح مین مسعود بن عمرو ثقفی کے ایام جاہلیت مین پس مفارقت کی اونسی اونسی پہر نکاح کیا اونسے ابو رہم نی پہر جب وہ مرا تو آنحضرت نے نکاح کیا اونسے ماہ ذیقعدہ سن مذکور مین بیچ عمرۃ القضا کے سفر مین کچہ دس کوس سے مکہ سے اور قضا الہی سی مرین وہ اوسی مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کی اور بہن ہین اسما بنت عمیس کی اور وہ آخر بیوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبك من نساء العلمین مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد واسیۃ امراۃ فرعون رواہ الترمذی روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفایت کرتا ہی تجکو جہان کی عورتوں سے پہچاننا مناقب و فضائل ان چار عورتونکا کہ اپنی غیر سی افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی ترمذی نی ش ح ع ظاہر یہہ ہے کہ مراتب انکے موافق ذکر انکے ہون اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اکتفا کرنیکی ساتہہ ذکر اونکے کی اور حدیث مذکور یا یہہ شاید یہہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی اور پہنچنے اونکی طرف وصال حضرت کے فرمائی ہو پہر کہا میٹی جامع الاصول مین کچہ روایت کی احمد نی اور شیخین نی اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابوموسی سی بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مرد ونسی بہت اور نہین کامل ہوئے عورتونسی مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران اور بلاشبہ فضیلت عائشہ کی سب عورتونپر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانونپر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہے یا انس سے کو ہی یعنی کافی ہی تجکو پہچاننا تیرا ان چار عورتونکی فضیلت کا پہچاننی سب عورتونکی سی کہا سیوطی نی نقایہ مین کچہ اعتقاد کرتی ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونکی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل امہات المومنین کے یعنی ازواج مطہرات کے خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کے درمیان خدیجہ اور عائشہ کی کئی قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہتا ہون یعنی ملا علی کہ توقف سبکی حقیقت اولی ہی اسلیے کہ نہین ہے اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی اور ظنیے دونین متعارض ہین نہین مفید واسطے عقائد کی کہ مبنی ہی یقینیات پر وعن عائشۃ ان جبرئیل جاء بصورتہا فی خرقۃ حریر خضراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہذہ زوجتك فی الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی یہہ جبرئیل لائی صورت اونکی بیچ کپڑے ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ ہے بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح اس سے معلوم ہوا کہ سرقہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتہہ حریر سفید کی نہین ہی یا قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم وعن انس قال بلغ صفیۃ ان حفصۃ قالت لہا بنت یہودی فبکت فدخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی تبکی فقال ما یبکیك فقالت قالت لی حفصۃ انی ابنۃ یہودی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انك لابنۃ نبی وان عمك لنبی وانك لتحت نبی ففیم تفخر علیك ثم قال اتقی اللہ یا حفصۃ رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے انس سے کہ کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ حفصہ نی کہا اونکو یہہ بیٹی یہودی کی یعنی بنظر اونکی باپ حیی بن اخطب کے کہ یہودی تہا پس رو دین صفیہ پہر داخل ہوئے اونپر نبی صلعم ساتہہ انکی کہ وہ رو رہین تہین پس فرمایا آپ نے

کہ کس چیز نے رلایا تجکو پس کہا صفیہ نے کہ کہا ہے مجکو حفصہ نے کہ میں بیٹی یہود کی ہوں پس فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہے اور بلا شبہہ چچا تیرا البتہ نبی ہے **ف** ح اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کے اولاد سے تھا اور حضرت ہارون بھائی تھے حضرت موسیٰ کے پس اس حساب سے باپ نسبتے جد اعلیٰ اونکی پیغمبر ہوئے اور چچا بھی پیغمبر ہوئے یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کی نبی کی بیٹی اونکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا تحقیق تو ای صفیہ نیچے پیغمبر کے ہے یعنی بیوی اونکی ہے اب مراد اپنی ذات شریف رکھی صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز میں وہ سبب کی نسبی فضیلت کی فخر کرتی ہے حفصہ تجپر **ف** ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہے صفیہ سے کہ وہ جامع صفات فضل وکرم کی ہیں تفضیل اونکی اور وں پر پس کہا چاہیے کہ یہہ صفات مخصوص ساتھہ صفیہ کی نہیں ہیں بلکہ تمام بیویاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قرشیہ ہیں شریک ہیں ان صفات میں اسلیے کہ بیٹیاں اسمعیل کے ہیں کہ بھائی اسحق کے ہیں اور نیچے آنحضرت کے ہیں ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینی صفیہ کے کہ ای حفصہ ڈر تو خدا سے یعنی اوسکی مخالفت سے یا اوسکے عداوت سے ساتھہ ترک کرنی ایسی کلام کو کہ عادات جاہلیت سے ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نسائی نے **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنے پاس بیچ سال فتح مکہ کے پس سرگوشی کی اونسے پس روئیں فاطمہ پھر بات کی اونسے یعنی خفیہ پس ہنسیں فاطمہ **ف** ع اور اوپر گذر ہی چکا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ سے یہہ خبر اوچھا آنحضرت کے حیات میں اونہوں نے نہ بتایا اور بعد وفات کی بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نے ساتھہ قول اپنے کی فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہہ ہے کہ فتح مکہ میں اس قضیہ کا کہنا وہم ہے اسلیے کہ نہیں ثابت ہوا مورخین کی نزدیک تو ع اس قضیہ کا سال فتح مکہ میں بلکہ تھا یہہ حجۃ الوداع میں یا آنحضرت کی مرض الموت میں ترجمہ پس جب وفات پائی آنحضرت نے پوچھا میں نے فاطمہ سے رونے اونکی سے پہلی اور ہنسنے اونکی سے دوسری بار یعنی ان دونوں چیزوں کا سبب پوچھا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ وفات پاوینگے یعنی عنقریب پس روئی میں پھر خبر دی مجکو کہ میں سردار ہوں بہشت کی عورتوں کی سوا مریم بنت عمران کے پس ہنسی میں نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع اور یہہ منافی نہیں ہے اوس روایت کے کہ کہا فاطمہ کو یہہ ہے کہ اول میرے اہل بیت میں سے تو ہی ملیگی مجھسے جیسا کہ اوپر گذر چکا اور یہہ بات اور مناسبت اس حدیث کے ساتھہ اس باب کے ظاہر نہیں ہے بلکہ مناسبت باب مناقب اہل البیت کے ساتھہ رکھتے ہیں لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کے اس فصل سے کہ ذکر کیا اوسمیں فاطمہ کا ساتھہ ذکر خدیجہ اور مریم کی اور یہہ ایک فن ہے بدیع کلام میں پس گئے تو یہہ تفصیل واسطے بعض حدیث کی کہ اوپر گذری اور نہیں بعید ہے یہہ کہ ہو اشارہ طرف اوس مضمون کے کہ وارد ہوا ہے کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت میں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسرے **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا نہیں مشتبہ ہوئی ہمپر اصحاب آنحضرت کے میں کوئی حدیث اور کوئی بات ہرگز پس پوچھا ہمنے حضرت عائشہ سے مگر کہ پایا ہمنے عائشہ کے پاس اوس حدیث سے اور متعلقات اوسکی سے علم کہ حل اوس اشکال کا کردیتی تھیں بسبب غور علم اپنے کی کہ بسبب صحبت کے آنحضرت سے اور قوت اجتہاد کے حاصل ہوا تھا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **وعن** مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو بہت فصیح عائشہ سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ح یہہ مبالغہ کہا یا کہ حقیقۃ کہ اونہوں نے نہ دیکھا ہو کسیکو فصیح زیادہ عائشہ سے

باب جامع المناقب باب جامع مناقب کا **ف** ع یعنی ذکر کئے ہین مولف نی اس باب مین مناقب بعضو نکی مشاہیر صحابہ سے بی
تخصیص جماعت مخصوصہ کی اونسے اور بی تخصیص لکھنے باب کے یعنی علحدہ علحدہ باب ہر یکی بی مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہل بیت و عشرہ مبشرہ اور ازواج
اور مہاجرین و انصار وغیرہم کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ فِیْ یَدِیْ سَرَقَۃً مِنْ حَرِیْرٍ لَا اَھْوِیْ
بِھَا اِلٰی مَکَانٍ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْہِ فَقَصَصْتُھَا عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَصَّتْھَا حَفْصَۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہے عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے **ف** ع یہہ قریشی عدوی ہین اسلام لائی اپنی باپ کے ساتھہ مکہ مین چھوٹی سی عمر مین و حاضر ہوئی بعد خندق کے
جہادونمین اور تھی اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والی اور کہا جابر بن عبداللہ نی کہ نہین تھا ہم مین سے کوئی مگر کہ جھکی اوسپر دنیا اور جھکا وہ طرف
دنیا کے سوا ے عمر کے اور اونکی بیٹی یعنی عبداللہ کے کہا نافع نی کہ نہین مری ابن عمر یہانتک کہ آزاد کئے ہزار انسان یا زیادہ اور سب حاجیونسے پہلی جاتے اون جگہونمین
کہ جہان حضرت ٹھہرتی تھی عرفات وغیرہ مین اور ایک روز حجاج نی تاخیر کی نماز جمعہ یا عصر مین پس کہا ابن عمر نی کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کریگا پس کہا
انکو حجاج نے کہ بلاشبہہ تو چاہتا ہی کہ حرکت دونمین و سیجیو تیری آنکہونمین یعنی دہیلے نکالڈالون کہا ابن عمر نی کہ اگر تو احمق مسلط ہوا ہے اور بعضونے کہا کہ اونہون
نی چپکے سے یہہ بات کہی کہ حجاج نی نہین سنے پس حکم کیا حجاج نی ایک شخص کو کہ اوٹھہ لیجا نیزہ اوسکا اور بہر کیا اونکو راہ مین وہ رکھی نیچی کی بہال اونکے پشت قدم
مین اور ولادت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سی اور موت اونکی سن تہتر مین ہوئی ابن زبیر کی مارے جانیکی تین مہینے پیچھی اور وصیت کی تھی
کہ مجکو دفن کرنا حل مین پس نہو سکا بسبب حجاج کی اور دفن کیے گئے ذی طوی مین مہاجرین کے مقبرہ مین اور چوراسی برس کے عمر ہوئی اونکی **ت** کہا ابن
عمر نی کہ دیکھا مین نی خوابمین گویا کہ میری ہاتہہ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑیکا قصد نہین کرتا ہونمین ساتہہ اوس ٹکڑیکی طرف کسی مکانکی بہشت مین یعنی
جو نہو اوترنیکا مگر کہ اوڑاتا ہے وہ ٹکڑا مجکو یعنی پہنچاتا ہے طرف اوس مکان کے یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند بازو پرندہ کے ہوا پس بیان کیا مین نی یہہ خواب حفصہ سے کہ
بہن ابن عمر کی تھین پہر عرض کیا حفصہ نی یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپ نے کہ بہائی تیرا یعنی عبداللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا کہ عبداللہ مرد نیک بخت ہے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع گویا تعبیر دی آپ نے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اونکے ہین کہ منازل جنت کو پہنچاوینگی **وعن** حُذَیْفَۃَ قَالَ اِنَّ
اَشْبَہَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِیْنِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ
اِلٰی اَنْ یَرْجِعَ اِلَیْہِ لَا نَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ فِیْ اَھْلِہٖ اِذَا خَلَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگونکا
از روی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹا ام عبد کا ہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی اپنے گھرسی اوسوقت
تک کہ پہرتا ہی طرف گھر کی نہین جانتے ہم کیا کرتا ہی اپنے گھر والونمین اوسوقت کہ تنہا ہوتا ہے نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح یعنی ساتہہ گھر والونکے
اور نہین ہوتا اور کوئی وہان اور لفظ دل ساتہہ زبر دال اور تشدید لام کی سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضونے کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہی یہہ دلالت
سی کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر و قاموس مین کہا کہ دل مانند ہدی کی ہی سکینہ اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار مین کہا دل شکل و
شمائل اور سمت ساتہہ زبر سین اور جزم میم کے طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کے
اور صراح مین کہا سمت راہ و روش نیک اور ہدی ساتہہ زبر ہ اور جزم دال کی طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کے اور حاصل یہہ کہ یہہ تینون لفظ قریب
قریب ہین معنی مین اور تینون آپسمین ملکر رہوتی ہین اور ام عبد کی بیٹی سی مراد عبداللہ بن مسعود ہین کہ اونکی مانکی کینت ام عبد تھی اوسوقت سی کہ نکلتا ہے
الخ یعنی ظاہر حال اوسکا کہ ہمپر ظاہر ہی وہ تو دلالت اوپر خوب مستقیم ہونی اوسکی کے کرتا ہی اور اوسکے ہم گواہی دیتی ہین کہ جو ہمپر ظاہر ہی آئندہ باطن کا
حال ہم جانتی نہین الغیب عند اللہ **وعن** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکَثْنَا حِیْنًا مَا نُرٰی

إلا أن عبد الله بن مسعود رجل من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم لما نرى من دخوله ودخول
صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا آیا مین اور بہائی میرا مین سی یعنی مدینہ مین پس ٹہری ہم ایک مدت
مدتہ مین آنحضرت کی دربار پر ہمین گمان کرتی تہی ہم مگر یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سی بسبب اسکی کہ دیکہتی تہی ہم
داخل ہونا اونکا اور داخل ہونا اونکی ماکا آنحضرت کی پاس ہر وقت بیوقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع آیا ہی کہ آنحضرت نی عبد اللہ بن مسعود کو حکم
دیدیا تہا کہ اگر ایک دو شخص کو دیکہی تو کہ میری پاس ہی تو چلی آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہین ہی اور کہا مولف نی کہ کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہی اور تہی تہا اسلام
اونکا قدیم اول اسلام مین مسلمان ہوئی تہی پہلی داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین اور چند روز پہلے اسلام لائی عمر کی اور بعضو نی کہا کہ پانچ شخصو کے
بعد چہٹی یہہ مسلمان ہوئی تہی پہر سپرد کی آنحضرت نی اونکو مسواک اور پاپوشین اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر مین اور ہجرت کی اونہون نی طرف
حبشہ کی اور حاضر ہوئی بدر مین پہر اوسکی بعد کی غزوہ مین اور گواہی دی اونکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی مین نی اپنی امت
کی لیی وہ چیز کہ پسند کی ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نی اور ناپسند رکہی مین نی اونکی لیی وہ چیز کہ ناپسند رکہی ابن ام عبد نی اور تہی وہ گندم گون دبلی ٹہنگنے
نحیف قریب تہا کہ لنبی آدمی برابر ہوتی اونکی بیٹہنی مین والی ہوئی قضا کی کوفہ مین اور اوسکی بیت المال کی حضرت عمر کی خلافت مین حضرت عثمان کی ابتدا
خلافت مین پہر آئی مدینہ مین اور وفات پائی وہان سنہ بتیس ۳۲ مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور عمر ہوئی اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی روایت کین
اونسی حدیثین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اولاد اور بہت سی صحابہ اور تابعین نی انتہی اور وہ ہماری امامو کی نزدیک بڑی فقیہ تہی سب صحابہ مین
بعد خلفا اربعہ کی **وعن** عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال استقرئوا القرآن من أربعة من عبد الله
ابن مسعود وسالم مولى أبي حذيفة وأبي بن كعب ومعاذ بن جبل متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طلب کرو اور سیکہو قرآن کو ان چار سی عبد اللہ بن مسعود سی اور سالم مولی حذیفہ کی سی اور ابی
بن کعب سی اور معاذ بن جبل سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ان چارون صاحبون رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نی سارا قرآن آنحضرت
سی بالمشافہہ سیکہا تہا اور حافظ قرآن تہی اور اورون نی اقتصار کیا تہا اوپر سیکہنے بعض کی بعض سی پس آنحضرت نی انکی فضیلت پر آگاہ کر دیا لوگون
کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کی تہی اہل فارس سی شہر اصطخر کی رہنی والی اور تہی فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سی حاضر ہوئی
بدر مین اور امامت کرتی تہی مہاجرین اولین کی جس وقت کہ آئی مہاجر مدینہ مین باوجودیکہ اونمین عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتی اور ابو حذیفہ کا نام
ہشام ہی فضلا صحابہ اور مہاجرین اولین سی تہی اور اسلام لائی پہلی داخل ہونی آنحضرت کی دار ارقم مین اور عبد اللہ بن مسعود بڑی قاری تہی اور باقی
احوال انکا اوپر مذکور ہوچکا اور ابی بن کعب بہی بڑی قاری تہی صحابہ مین انکو لوگ سید القرا کہتی تہی اور حضرت عمر نی انکا نام سید المسلمین کہا تہا اور
کاتب وحی تہی اور معاذ بن جبل کی مناقب بی نہایت ہین اور آنحضرت نی انمین اور عبد اللہ بن مسعود مین بہائی چارہ کروا دیا تہا **وعن** علقمة قال
قدمت الشام فصليت ركعتين ثم قلت اللهم يسر لي جليسا صالحا فأتيت قوما فجلست إليهم فإذا شيخ قد
جاء حتى جلس إلى جنبي قلت من هذا قالوا أبو الدرداء فقلت إني دعوت الله أن ييسر لي جليسا صالحا فيسرك لي
فقال من أنت قلت من أهل الكوفة قال أوليس عندكم ابن أم عبد صاحب النعلين والوسادة
والمطهرة وفيكم الذي أجاره الله من الشيطان على لسان نبيه يعني عمارا أوليس فيكم صاحب
السر الذي لا يعلمه غيره يعني حذيفة رواه البخاري اور روایت ہی علقمہ تابعی سی کہ آیا مین شام مین پس نماز

... ہمنشین نیک بخت یعنی عالم عامل ملا اور ...

پھر آیا مین ایک قوم کی پاس اور بیٹھا مین اونکی پاس پس ناگہان ایک بڈہا یا بزرگ قدر تحقیق آیا یہانتک کہ بیٹھا طرف پہلو میری کی ف ع ربیات کی گہر

ان اللہ لاکتہ تحتی اول الی ال اہل ت کہا مینی عتیو لوگون سی کہ کون ہی یہ کہا لوگون نی یہ ابو درداء ہین کہا مینی یعنی ابو درداء سی کہ بلاشبہ مینی دعا کی
تہی اللہ تعالی سی یہہ کہ میسر کری میری لیی ہمنشین نیک بخت پس کیا تجکو میری لیی پس کہا ابو درداء نی کہ تو کون ہی اور کہانسی آیا کہا مینی کہ ایک شخص ہون
اہل کوفہ سی کہا ابو درداء نی کیا نہین ہی تمہاری پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعود کہنی والا حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چہاگل ف ع مراد ہی
عبد اللہ بن مسعود خدمت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتہہ رہتی تہی حضرت کی تمام حالتون مین پس ساتہہ رہتی تہی حضرت کی مجلسون مین اور
لیتی پاپوشین اپکی جب بیٹہتی آپ اور پہناتی پاپوشین جب اوٹہتی اور رہتی تہی ساتہہ حضرت کی خلوتون مین پس درست کرتی بستر شریف آپکا اور رکہتی تکیہ آپکا
جب ارادہ کرتی سونیکا اور موجود کرتی آگی لیی پانی وضو کا جب اوٹہتی آپ وضو کی لیی اور اوٹہا رکہتی اپنی ساتہہ چہاگل یعنی سفر وغیرہ مین اور حاصل یہہ ہی کہ عبد اللہ
بسبب شدت ملازمت آنحضرت کی ان امور مین لائق ہین اسکی کہ ہوا اونکی پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کری طالب علم کو غیر اونکی سی اور اسمین اشارہ ہی طرف
اوس منع ہونیکی کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ ادب طالب علم سیکہنی والی کی کہ طالب اول بہت علم سیکہی علماء شہر اپنی کا پہر کوچ کری اور شہرونکیطرف واسطی طلب یادتی علم کی
والا کی دن سفر کرکر اپنی کو رنج مین ڈالی اور یہہ اس سی معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیی کہ اگر دوسری کو اپنی سی افضل جانی تو طالب کو حوالہ اوسکا دیوی ت اور کیا نہین ہی
تم مین وہ شخص کہ امان دی ہی اوسکو خدا تعالی نی شیطان سی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی مراد رکہتی تہی ابو درداء ساتہہ اوس شخص کی عمار بن یاسر کو ف ح کہ آنحضرت
نی اونکو طیب مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا اونکی لیی اوس وقت کہ عذاب کرتی تہی اونپر مشرک اور جلاتی تہی اور کہا سر و سلامت ہوجیو آگ
اوپر جیسیکہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا مانگی تجکو امی عمار گروہ باغیونکی بلاویگا تو اونکو بہشت کیطرف اور بلاوینگی وہ تجکو آگ کی طرف اور یہہ ہیں معنی
امان دینی کی شیطان سی ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کی رہی اور بسبب وسوسہ شیطانی کی بہکی نہین ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نی
یون لکہا ہی کہ عمار بن یاسر مولی یعنی غلام آزاد تہی بنی مخزوم کی اور حلیف اونکی اور یہہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کی مقیم ہوئی مکہ مین اور حلیف یعنی
ہم قسم ہوئی ابو حذیفہ بن المغیرہ سی پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نی اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سی اوس سی عمار پیدا ہوئی پہر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نی پس عمار مولی
ہوئی اس سبب سی اور عمار قدیم الاسلام ہی اور تہی اون مستضعفین مین سی کہ عذاب دی گئی مکہ مین تاکہ پہر جاوین اسلام سی اور جلایا اونکو مشرکون نی ساتہہ آگ کی
پس آنحضرت عمار پر گذرتی تہی اور پہیرتی تہی ہاتہہ اپنا اونپر اور فرماتی تہی یا نار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی ای آگ ہو جا تو ٹہنڈی اور
سلامتی عمار پر جیسیکہ ہوئی تو ٹہنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سی ہین اور حاضر ہوئی بدر مین اور سب جہادون مین اور قتل کیی گئی عمار جنگ
صفین مین ہمراہ علی بن ابیطالب کی سن سینتیس مین اور عمر اونکی تیرانوین برس کی ہوئی ت کہا نہین ہی تم مین بہید جاننی والا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا کہ نہین جانتا ہی اوس بہید کو سوا اوسکی مراد اوس بہید جاننی والی سی حذیفہ بن الیمان ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع کہ اونکو صاحب
سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی اور وہ بہید منین سی یہہ تہا کہ آنحضرت نی اونکو نام منافقونکی اور نسب اور علامتین اونکی بتا دین تہین
کہ یہہ بہید سوا اونکی کوئی نہین جانتا تہا اور آیا ہی کہ امیر المومنین عمر نی ایک روز اونسی پوچہا کہ آیا کچہہ دیکہتا ہی تو امی حذیفہ مجہمین نشانی نفاق
کی کہا حذیفہ نی قسم خدا کی کچہہ نہین دیکہتا مین سوا اسکی کہ لوگ کہتی ہین کہ تمہاری دسترخوان پر رنگ برنگ کی کہانی موجود ہوتی ہین اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اندہی تہی اونکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتی تہی وفات پائی اونہون نی مدینہ مین سنہ چہتیس مین اور وہین قبر ہی اونکی

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت الجنة فرایت امراۃ ابی طلحة وسمعت خشخشة امامی فاذا بلال

رواہ مسلم ۔ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکھایا گیا مجکو بہشت پس دیکھی مین عورت ابو طلحہ کی اور
سنی مینی آہٹ پانون کی آگی اپنی پس ناگہان بلال تہا کہ آگی بہشت مین جاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ابو طلحہ کے بیوی سی مراد ام سلیم
ہی ماں انس کے اور انکی نام مین اختلاف ہی پہلی نکاح کیا انہون نی مالک بن نضر نی اور اس سے انس پیدا ہوئے اور مارا گیا مالک مشرک پہر مسلمان ہوئی
ام سلیم اور ابو طلحہ نی پیغام نکاح کا کیا انہنی اور وہ جب تک مشرک تہی پس انکار کیا ام سلیم نی اور دعوت کی انکو اسلام کیطرف پس قبول کیا ابو طلحہ نی اسلام
پہر ام سلیم کا نکاح ہوا انسی اور کہا ام سلیم نی کہ مین نی تیرا اسلام مہر اپنا ٹہیرایا زوجیت مین یا مہر میرا ہے اسلام تیرا اور بلال بیٹی ابو رباح کی مولی ابو بکر صدیق
کی ہین قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہون نی کیا مکہ مین حاضر ہوئی بدر مین اور سوا اوسکے مابعد جہاد مین اور سکونت کی شام مین اخیر کو اور کوئی وارث نہین
چہوڑا انہون نی بعد اپنی روایت کی ہین ان سی محدثین ایک جماعت نی صحابہ اور تابعین مین سے اور وفات ہوئی انکی دمشق مین سن بیس مین اور دفن
کیی گئی باب الصغیر مین اور عمر انکی ترسٹہہ برس کی ہوئی اور تہی بلال ان لوگون مین سے کہ عذاب کیا انکو اہل مکہ نی اسلام لانے پر اور عذاب دیا کرتا تہا
انکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سی یہہ اتفاق ہوا کہ روز بدر کی بلال ہی کی ہاتہہ سی وہ مارا گیا کہا جابر نی کہ عمر رض کہتے تہی ابو بکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی ابو بکر
سردار ہمارے ہین اور آزاد کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نی روایت کیا اپنی مسند مین ابن مسعود سی کہ اول جنہون نی اسلام ظاہر کیا وے سات تہی رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمار اور ماں انکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکہا اللہ تعالی نی رسول خدا صلعم کو ساتہ انکے چچا ابو طالب کے سبب سے
اور ابو بکر کو بچایا انکی قوم کے سبب سے رہی اور پس پکڑا انکو مشرکون نی اور پہنائین انکو لوہے کی زرہین اور دہوپ مین ڈالا انکو دہوپ مین پس نہین تہا انمین سی کوئی
مگر کہ موافقت کی انکو انکی سوا بلال کی کہ یہہ حقیر ہو گیا اللہ عز وجل کی راہ مین حقیر جانی انکو قوم انکی پس پکڑا انہون نی انکو اور حوالہ کر دیا لڑکون کی پس پہیرتے تہی انکو
لڑکی کوچون مین مکہ کی اور وہ کہتے تہی احد احد کذا فی الریاض **وعن** سعدٍ قال كنّا مع النبي صلى الله عليه وسلم ستة نفرٍ فقال
المشركون للنبي صلى الله عليه وسلم اطرد هؤلاء لا يجترؤن علينا قال وكنت انا وابن مسعود ورجل
من هذيل وبلال ورجلان لست اسميهما فوقع في نفس رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء
الله ان يقع فحدّث نفسه فانزل الله ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه رواه مسلم
اور روایت کی سعد بن وقاص نی کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین کہا کہ تہی ہم ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چہ شخص پس کہا مشرکون نی یعنی قریش کی بعضی
سردارون نی واسطی نبی صلعم کی دور کر تو یعنی اوٹہا دی اپنی مجلس سے ان لوگونکو یعنی موالی اور فقرا کو کہ نہ دلیری کرین ہم پر ف ع یعنی نہو
جرات انکو ہم پر بیچ مخالطت اور ہمکلام ہونی انکی ساتہہ ہمارے اگر چاہتی ہو تم کہ ایمان لاوین ہم تیرا اور آوین تمہارے پاس ترجمہ کہا سعد نی نہیں بیچ بیان
چہہ آدمیون کی کہ کون تہی وہ اور تہا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سی اور بلال اور دو شخص اور کہ مین نہین نام لیتا انکا ف ع اور کہا
ہی علما نی کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہین اور یہہ جو کہا کہ نام نہین لیتا مین انکا بسبب مصلحت کی تہا کہ کچہہ مصلحت تہے اوسمین کلام کرنی والے کی یعنی اور بعضون نی
کہا کہ بسبب نسیان کی نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہے عبارت سے کہا مولف نی خباب بن ارت کنیت ہے ابو عبد اللہ تمیمی اور بندی مین پکڑی آئی
تہی یہہ جاہلیت مین پس خرید انکو ایک عورت نی خزاعہ مین سے اور آزاد کیا انکو اسلام لائی پہلی داخل ہونی نبی صلعم کی دار ارقم مین اور یہہ اون
لوگون مین سی تہی کہ جو عذاب کیی گئی اللہ کی راہ مین اسلام لانی پر پس صبر کیا انہون نی اور اوتری کوفہ مین اور مری وہین سن سینتیس مین تہتر برس کی
عمر مین اور روایت کی ہین ان سی محدثین ایک جماعت نی ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین جو کچہہ کہ چاہا خدا نی کہ واقع ہو یعنی
آنحضرت نی چاہا کہ دور کرین انکو بسبب استمالہ مشرکون کی دل کی بطمع اسکی کہ ایمان لاوین پس سوچی آنحضرت اپنی دل مین ف ع یعنی اونکی تالیف کی لیی یہہ دو

کرین اونکو صورت مین کہ نہ آوین وہ حضرت کی پاس جبکہ سرداران کفر کی بیٹھی ہون یا اوٹھ جاوین سے ان حضرت کے پاس سے جبکہ وہ بیٹھین بیس یہ کہتی تدبیر حضرت سوچ رہی تہی واسطی رعایت جانبین کی حرمیہ کہ پس اوتاری اللہ تعالی نی آنحضرت پر یہہ آیہ ولا تطرد الذین الخ ترجمہ اوسکا یہہ ہی اور نہ ہٹا او ن لوگونکو کہ بکارتی ہین اور یاد کرتی ہین اپنی رب کو صبح و شام اس حال مین کہ چاہتی ہین اپنی عبادت سی رضامندی اللہ تعالی کی اور نہ کچھہ غرض دنیا کے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن ابی موسیٰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ابا موسیٰ لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داؤد متفق علیہ** اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو ای ابو موسی دیا گیا تجہہ خوش آوازی خوش آوازی داود کے سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع لفظ مزمار حدیث مین جو ہی اصل مین کہتی ہین آلہ زمر کو کہ معنی گانیکی ہی مانند نی اور ڈہول اور طنبور اور مانند انکی کے کہ ساتھہ باجی کے ہو اور یہان مراد آواز خوب اور لحن خوش ہی اور آل داود سے مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہین لفظ آل کا زائد ہی اسلئے کہ مشہور ساتھہ خوش آوازی کے حضرت داود ہین آل داود و بعضون نے کہا کہ آل یہان معنی ایک شخص کے ہی اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تھے جس وقت کہ زبور خوش آوازی سی پڑہتی جنازہ کی جنازہ اونکی مجلس سے نکلتے اور ابو موسی اشعری بہی نہایت خوش آواز و خوشخوان تہی چنانچہ باب تلاوت مین ایک حدیث گذر چکی ہی کہ ایکدفعہ قرآن پڑہتی تہی اور آنحضرت سنتی تہی اور نام انکا عبداللہ بن قیس اشعری ہی اسلام لائی مکہ مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی پہر آئی اہل کشتی کی ساتھہ اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تھی اور حاکم کیا اونکو عمر بن الخطاب نی بصرہ کا سنہ بیس مین اور ہمیشہ یہہ بصرہ مین رہے حضرت عثمان کی ابتدا خلافت تک پہر معزول ہوئی بصرہ سی اور انتقال کیا طرف کوفہ کی پس اقامت کی وہان اور اہل کوفہ پر والی ہوئی یہانتک کہ قتل کیے گئی حضرت عثمان پہر انتقال کیا ابو موسی نی طرف مکہ کی بعد کرنی حکومت کی پہر ہمیشہ مکہ مین رہی یہانتک کہ مری سن باون مین **وعن انس قال جمع القرآن علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعة ابی بن کعب و معاذ بن جبل و زید بن ثابت و ابو زید قیل لانس من ابو زید قال احد عمومتی متفق علیہ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو آنحضرت کی زمانہ مین چار شخصون نے ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نی اور زید بن ثابت نی اور ابو زید نی کہا گیا انس کو کون ہی ابو زید کہا انس نی ابو زید ایک ہی میری چچاؤن مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ابو زید کی نام مین اختلاف ہی بعضون نی کہا سعید بن عبید ہی بعضون نی کہا قیس بن سکن اور مراد چار شخص انصار مین سی ہین بلکہ خزرج سے کہ قوم انس کے ہین اور انس نے اسکو مقام افتخار مین کہا ہی جسوقت کہ اوسنی افتخار کیا ساتھہ چار آدمیون کے اپنی قوم سے اور اگر عام بہی رکہین ہم تو اسمین تصریح نہین ہے اسکے کہ سوا ہی ان چار کے نہین ہین اسلئے کہ مفہوم عدد کا نفی کرتا سوا اوسکے نہین ہے اور بلاشبہہ ثابت ہوا ہے حدیثون صحیح سی یاد کرنا بہتونکا صحابہ مین سے تمام قرآن کو ازانجملہ صحیح حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ روز بیرمعونہ کے قتل کیے گئی ستر صحابی اونمین سے کہ جنہون نی سارا قرآن یاد کیا تہا اور ازانجملہ خلفا اربعہ ہین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور تمام کلام اس مقام کا سیوطی کی اتقان مین ہی **وعن خباب بن الارت قال هاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجه اللہ تعالی فوقع اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل من اجره شیئا منهم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد له ما یکفن فیه الا نمرة فکنا اذا غطینا راسه خرجت رجلاه واذا غطینا رجلیه خرج راسه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بها راسه واجعلوا علی رجلیه من الاذخر ومنا من اینعت له ثمرته فهو یهدبها متفق علیہ** اور روایت کی خباب بن ارت نی کہ کہا ہجرت کی ہمنی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حالمین کہ طلب کرتی تہی ہم ذات خدا کی اور رضا اوسکی پس واقع اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور آخرت کا خدا تعالی کی نزدیک یعنی اوسکی فضل و کرم سی پس بعضی ہم مین سی وہ ہین کہ گذر گئی اس عالم سی یعنی مر گئے

اور نہین کہایا اپنی اجر [illegible] لہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہوا اجر اونکا کامل

ترجمہ منجملہ اونکی مصعب بن عمیر ہین مارے گئی روز احد کی نہ پایا گیا اونکی لیے کپڑا کہ کفن دیے جاوین اوسمین مگر ایک کملی سیاہ وسفید مانند رنگ
یعنی چیتی کی اور وہ بہی پوری نہ تہی کہ سری پاون تک ڈہک جاتی پس تہی ہم جسوقت ڈہانکتی سر اونکا یعنی اوس کملی سی تو کہلی رہتی پانو اونکے
اور جسوقت ڈہانکتی ہم پانو اونکی تو کہلا رہتا سر اونکا یعنی پس متحیر تہی ہم اونکے امر مین پس فرمایا نبی صلعم نے ڈہانکدو اوس سے سر اونکا اور رکہدو اوسکی پانو پر
اذخر کہ نام ایک گہاس کا ہی کہ مکہ مین ہوتی ہی اور بعضی امور مین کام آتی ہی اور بعضی ہم مین سے وہ ہین کہ پختہ ہوا واسطے اونکی میوہ اونکا پس وہ چنتے ہین اوسکو
نقل کیے بخاری اور مسلم نے **ف ع ح** یہہ کنایہ ہی غنیمتونسی کہ پایا اوسکو ان لوگون نے کہ پیچہ زمانہ فتوح باقی رہے تہی اور یہہ فقرہ لگتا ہی اوس فقرہ کے
ساتہہ منہا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضی اونمین سے وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنی ثواب مین سے کچہہ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضے وہ ہین
کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالے کہ جہاد کری اللہ کی راہ مین پہر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لی لیا
وہ تہائی اجر اپنا اور باقی رہا اونکے لیے تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمین بیان ہی مصعب بن عمیر کے فضیلت کا کہ وہ اونمین سے تہی کہ نہین ناقص ہوا
اونکی لیے ثواب آخرت سے کچہہ کیا لطف و کرم مصعب قریشی عبدری ہین اجلہ صحابہ و فضلا اونکے سے ہجرت کے طرف زمین حبشہ کی اون لوگونکی ساتہہ کہ اول ہجرت
کی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی بدر مین پہر آنحضرت نے بہیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کی طرف مدینہ کی پڑہاتی تہی اہل مدینہ کو قران اور سمجہاتی تہی اونکو
اور مدینہ مین اول جمعہ انہون نے ہی پڑہا ہی پہلے ہجرت کے اور ایام جاہلیت مین بہت بہتر چین مین تہے اور بہت اچہا لباس پہنتے تہی جب مسلمان ہوئے تو زہد دنیا
حاصل ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اسحالمین کہ تسمہ بکری کی چمڑی کا کمر مین باندہی ہوئے تہی پس آنحضرت نے فرمایا
کہ نگاہ کرو اس شخص کی طرف کہ روشن کیا ہی خدا تعالی نے دل اسکا نور ایمان سے مین نے دیکہا ہی اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکے کہلاتی پلاتی تہی اوسکو بہتر بہتر
کہانا پینا اور دیکہا ہی مین نے اسپر جوڑہ کہ دوسو درہم کو خریدا تہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا ورسول کی اس حالت کو تین کہ دیکہتی ہو تم اور بعض صولت
نے کہا کہ بہیجا اوسکو نبی صلعم نے یعنی مدینہ مین بعد اسکے کہ بیعت کی عقبہ اولی مین پس آتے تہے یہہ انصار کی پاس اونکے گہرونمین اور بلاتی تہی اونکو طرف
اسلام کی پس مسلمان ہوتا جاتا تہا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پہیلا اسلام اونمین پس مصعب نے لکہکر آنحضرت سی اذن لیا جمعہ پڑہنیکا اہل مدینہ
پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ اون ستر آدمیونکے کہ آئی تہی حضرت کی پاس عقبہ ثانیہ مین پہر اقامت کی مکہ مین تہوڑے دنون اور
اونکی حق مین نازل ہوئی یہہ آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تہا اسلام اونکا بعد داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین

وعن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اهتز العرش لموت سعد بن معاذ وفي
رواية اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ متفق عليه اور روایت کی جابر نے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتی ہلا عرش بسبب فوت سعد بن معاذ کے اور ایک روایت مین ہے کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب فوت سعد بن معاذ کے نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے **ف ع ح** شارحین نے اختلاف کیا ہی عرش رحمن کے ہلنے کی بیان معنی مین اور اوسکی سبب مین بعضون نے تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہے
فرح و نشاط عرش کیسے بسبب آنے روح پاک اونکی کے حقیقۃ یا مجازا اور صواب مختار یہہ ہے کہ محمول حقیقت پر ہے اسلیے کہ حق جل وعلا نے جمادات مین علم و
تمیز رکہا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وان منها لما يهبط من خشية الله اور آنحضرت نے فرمایا کوہ احد کی حق مین کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور
بعضون نے کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہین اور بعضون نے کہا کہ عرش ہلنے کو علامت کیا سعد کے مرنی پر اور یہہ عبارت کنایہ ہے عظم شان
وفات اونکی سے جیسیکہ کہتی ہین قیامت اوٹہی خلائق کی مرنی سے اور کلام سعد حدیث مین ہیچ اوائل کتاب کے تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کے

سعد بن معاذ انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں اسلام لائے مدینہ میں مصعب بن عمیر کی ہاتھ

پر جو بھیجا تھا اونکو آنحضرت نے ہجرت سے پہلے بیچ مدینہ کے پس مسلمان ہوئی بسبب اسلام انکے بنی عبد الاشہل اور آنحضرت نے اونکو سید انصار فرمایا
حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے بعد روز خندق کے اونکی اکحل میں ایک تیر لگا اور نہ تھمتا خون اونکا
حتی کہ بعد ایک مہینے کی وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچ میں سینتیس برس کے عمر میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور فرمایا آنحضرت نے کہ اوتری اونکی موت پر ستر
ہزار فرشتہ اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب موت سعد بن معاذ کی **وعن** البراء قال اهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة حرير
فجعل اصحابه يلمسونها ويتعجبون من لينها فقال اتعجبون من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ
في الجنة خير منها والين متفق عليه اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا تحفہ بھیجا گیا واسطے آنحضرت کے
جوڑا ریشمی کپڑے کا ف ح ظاہرا ایک بادشاہ نے عجم کی بادشاہوں میں سے بھیجا تھا ترجمہ پس ہوئے یاران آنحضرت کے کہ ہاتھ پھیرتے تھے اوس پر اور تعجب
کرتے تھے اوسکی نرمی پر ف ع اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہتے تھے یعنی از راہ تعجب اور نہ دیکھتے مانند اوسکے کی کہ بھیجا گیا ہے یہہ حضرت پر ترجمہ
پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا کرتے ہو تم نرمی اسکی سے البتہ رومال سعد بن معاذ کے جنت میں بہتر ہیں اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ف ع مناديل جمع منديل کی ہے اور منديل کہتے ہیں رومال کو کہ جس سے ہاتھ وغیرہ پونچھ لیتے ہیں پس ذکر کرنا منديل میں مبالغہ ہے کہ جب ایسے کپڑے بہیا کیے
افضل کپڑے جنت کے نفیس تر ہوں تو انکے افضل کپڑے کا کیا پوچھنا **وعن** ام سليم انها قالت يا رسول الله انس خادمك ادع الله
له قال اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته قال انس فوالله ان مالي لكثير وان
ولدي وولد ولدي ليتعادون على نحو المائة اليوم متفق عليه اور روایت ہے ام سلیم سے ف ح ام سلیم ساتھ پیش کے ماں
ہیں انس کے کہ انہوں نے انس کو صغر سن میں آنحضرت کی خدمت بابرکت میں چھوڑا تھا ترجمہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ انس خادم آپکا ہے
دعا کرو اللہ تعالی سے اوسکے لیے یعنی دنیا کی برکتوں کی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکی کے حاصل ہوتا ہے کہا آنحضرت نے
یا الٰہی بہت کر مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دے اوسکے لیے بیچ اوس چیز کی کہ دی ہے تو نے اوسکو یعنی نعمتیں ہر قسم کی وغیرہ سے کہا انس نے
پس قسم خدا کی بلاشبہ مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہے اور تحقیق اولاد میری یعنی بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہیں گنتی میں
مانند سو کے آجکے دن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی اوس وقت کہ یہہ حکایت کرتا ہوں عدد اس مقدار کو پہنچا ہے بعد ازیں لا وہ بہت ہوئے
چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ انس نے کہا یعنی بہت دنوں بعد نقل کرنے مضمون سابق کے کہ دفن کیے ہیں میں نے مجکو میرے صلب سے سوائے اولاد کی اولاد کے ایک سو پچیس سب لڑکے کہ ہیں
سوائے دو لڑکیوں کی یہہ بسبب قبل بعض کے ہے اور بلاشبہ زمین میری البتہ پھل دیتی ہے سال میں دو بار ذکر کیا یہہ ابن حجر نے اور اونکے بیٹی نے کہا کہ یعنی دفن
کیے ہیں اونکے اولاد صلبی سے ایک سو بیس کو اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اموال و اولاد نعمت الٰہی ہیں اگر موجب غفلت کی ذکر حق سے اور باعث گناہ کے نہوں اور انس
بن مالک بن النضر خزرجی ہیں کنیت اونکی ابو حمزہ حاضر ہوئے آنحضرت کی خدمت فیضدرجت میں بیچ مدینہ کی بارہ برس کی عمر میں اور انتقال کیا انس نے
طرف بصرہ کے حضرت عمر کی خلافت میں تو کہ علم دین سکھلا دیں لوگونکو اور یہہ آخر ان صحابہ کے ہیں کہ بصرہ میں سن اکیانوے میں وفات پائی اور عمر اونکی
ایکسو تین برس کی ہوئی اور کہا ابن عبد البر نے اور یہہ بہت صحیح ہے کہتے ہیں پیدا ہوئے اونکی بیان پر سو فرزند اور بعضوں نے کہا اسی تھے اونمیں اٹھتر لڑکے
اور دو لڑکیاں اور روایت کیں حدیثیں اونسے خلق کثیر نے انتہی بیچ جو کچھ کہ ذکر کیا ابن حجر نے ظاہر اوسکا مخالف ہے پس نقل کرا اور ایسے ہی مخالف ہے ظاہر حدیث کی
اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ مجموع اولاد اور اولاد اونکی اور اولاد اولاد کی اولاد متجاوز ہیں سو سے … واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے

ونکی لیے جو فضیلت تھی ہین عمی کو تقد پر اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مخصوص ہی بعد دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرت کے دعا سے برکت ہوئی اونکی مال مین اور جبکہ ہوئی برکت او مین تحقق فتنہ او مین ہی معدوم ہوا پس حاصل ہو اس سبب سے اوسکے ضرر اور نہ تقصیر حق
ادا حق خدا کے اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے جسوقت کہ دعا کرے کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا کے تو لائق ہے کہ ملا لیوے کہ اپنے دعا کے ساتھ طلب برکت کو کہ یا اللہ اس چیز
مین برکت ہو او محفوظ رہون سب آفات سے **وعن** سعد بن ابی وقاص قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاحد
یمشی علی وجہ الارض انہ من اہل الجنۃ الا لعبد اللہ بن سلام متفق علیہ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے
کہ کہا نہین سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرماتی ہون واسطے اوس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر کہ یہہ وہ اہل بہشت سے ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف شرح یہہ کا بڑے یہود اور علما اونکی سی اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سی ہین اور یہہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہہ صفت احتراز یہہ کہ نکل جاوین
اس سے عشرہ مبشرہ مین سے وہ کہ تھی پہلی ونکی پس گویا کہ کہا نہین سنا مین نے واسطے اوس شخص کے کہ وہ زندہ ہے ابتک بیچ زمین پر اور کہا لوگون کے کہ نہین ہے یہہ مخالف
آنحضرت کے اس قول کے ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابیون کے جنتی ہونیکی اور اور بعضونکی جنتی ہونیکی بشارت دی ہی اسلیے کہ سعد کی نفی اپنی سننی کی کی اور نفی
انکی سننی کی نہین دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کے غیر کی لیے اور جسوقت کہ جمع ہوتی ہین نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر اور شاید نہ سنی ہو
یا نفی کی سننی کی واسطے مکروہ جاننی پر تزکیہ نفس اپنے کی یا یہہ کلام سعد کا پہلی بشارت دینی اونکی سے ہو یا بعد موت مبشرین کی اور ظاہر یہی ہی
اسلیے کہ عبد اللہ بن سلام جیتی رہی بعد اونکی اور نہین باقی رہا عشرہ مین سے بعد اونکی سوا سعد سعید کے اور مؤید ہی اسکی حدیث دار قطنی کی ما سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ من اہل الجنۃ الخ رہا یہہ کہ سعد نے اپنی تئین نہین ذکر کیا اسلیے کہ اونکی بشارت دینی نہین سنی کسی اور سے
اور یہہ سنے بذات خود جیسا کہ ابتدا حدیث سی معلوم ہوا یا کسر نفسی سی اپنی تئین نہین ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کے زندہ موجود ہونے مین پس اوسکا
دفع یون ہو سکتا ہی کہ مراد اونکے قول یمشی سی یہہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کو بیچ اوسوقت کہ جیتے ہون برخلاف
بشارات غیر اونکے کے اور اس سے جاتا رہتا اشکال واللہ اعلم بالاحوال **وعن** قیس بن عباد قال کنت جالسا فی مسجد المدینۃ
فدخل رجل علی وجہہ اثر الخشوع فقالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ فصلی رکعتین تجوز فیہما ثم خرج وتبعتہ فقلت
انک حین دخلت المسجد قالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ قال واللہ ما ینبغی لاحد ان یقول ما لا یعلم فساحدثک لم ذاک
رأیت رؤیا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقصصتہا علیہ ورأیت کانی فی روضۃ ذکر من سعتہا و
خضرتہا وسطہا عمود من حدید اسفلہ فی الارض واعلاہ فی السماء فی اعلاہ عروۃ فقیل لی ارقہ
فقلت لا استطیع فاتانی منصف فرفع ثیابی من خلفی فرقیت حتی کنت فی اعلاہ فاخذت بالعروۃ
فقیل استمسک فاستیقظت وانہا لفی یدی فقصصتہا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تلک
الروضۃ الاسلام وذلک العمود عمود الاسلام وتلک العروۃ العروۃ الوثقی فانت علی الاسلام حتی تموت وذلک
الرجل عبد اللہ بن سلام متفق علیہ اور روایت کی قیس بن عباد تابعی ثقہ نے کہ تھا مین بیٹھا ہوا بیچ مسجد مدینہ مین پس آیا ایک شخص کہ اوسکے چہرہ پر نشان
خشوع کا تھا یعنی سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضے حاضرین نے یہہ شخص اہل بہشت سے ہی پس پڑہین اوسنے دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز مختصر
کیا اونمین یعنی ہلکی پڑہی قرأت پھر باہر نکلا وہ اور پیچھے چلا اوسکی چلا مین پس کہا مین نے بیچ اوس کے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئے مسجد مین تو بعضون نے کہا کہ
یہہ شخص اہل بہشت سے ہی کہا اوس شخص نے قسم خدا کی نہین لائق واسطے کسیکے یہہ کہ کہے اوس چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا مین تجسے کہ کیونکر ہی یہہ انکار **ف** ع

سلام کی اونہیں اس جنت کی ... ہی ہونیکا پس احتمال ہی کہ اون لوگونکو

پہونچی ہو خبر جنتی ہونے اون کی اور اوس ... کہ عبد اللہ بن سلام اہل جنت سے ہو اور ابن سلام نے نہ سنی ہو وہ خبر اور احتمال یہہ ہو کہ ابن سلام نے پردہ کیا ہو لیے تعریف اپنی بسبب اس کے ناپسند کرکر ازراہ
تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکہنے شہرت کے کما طیبی نی مین بنا بر اسکی اشارہ ساتہہ قول اونکی کی قساعدہ تک لم ذاک طرف انکار اسکی کی ہی
اونہیں یعنی مین بیان کرتا ہون تجہی سبب اپنے انکار کا اونہیں اور وہ یہہ ہے رأیت رؤیا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر نفی قطعی کے نہ کہ نفی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی اسپر کہ مین اہل جنت سے ہون جیسیکہ نص فرمائی میری غیر کی لیے حاصل یہہ اگرچہ مین بسبب بشارت آنحضرت کے امیدوار جنت کا ہون لیکن
اپنی تعریف و شہرت کو مکروہ رکہتا ہون اسلیے کہ جیسے میری لیے بشارت دی اور ونکی لیے بہی دی ہی مجہکو نہین ... کہ مین ... ہون اور ممکن ہی کہ مراد ابن
سلام کی تصدیق لوگونکی ہو اس بات مین کہ کہی اور اشارہ ساتہہ لفظ ذاک کی طرف اس قول ونکی کی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہین لائق ہی کسیکو
کہ بات ہو صحبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہی وہ چیز کہ نہین جانتا ہی پس وہ جانتے ہی نہونگے اس بات کو کہ کہی اور مین نے کہ یہہ وسکو جانتا ہون اور وہ یہہ خواب ہے
ترجمہ دیکہا مین نے ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پس عرض کیا مین نے وہ خواب اوپر حضرت کے اور دیکہا مین نے جو امین کہ گویا کہ مین بیچ
ایک باغچہ کی ہون ذکر کی اوس شخص یعنی عبد اللہ بن سلام نے کشادگی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچ مین اوس باغ کی ایک ستون ہے لوہے کا کہ نیچے کی جانب اوسکے
زمین مین ہے اور اوپر کی جانب اوسکے آسمان مین اور اوسکے اوپر جانب مین ایک حلقہ ہے پس کہا گیا واسطے میری چڑہ پس کہا مین نے نہین طاقت رکہتا مین یعنی چڑہنے
کی پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوسنے کپڑی میری پیچہے سے میری پس چڑہا مین یہانتک کہ پہنچا مین اوپر اوسکے پس پکڑا مین نے حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجہکو
مضبوط پکڑی رہ اوسکو پس جاگا مین اور البتہ وہ حلقہ میری ہاتہہ مین تہا ف ع یعنی جاگنا تہا حالت پکڑنے مین بغیر فاصلہ کے پس نہین مراد یہہ کہ وہ
ہاتہہ مین ہا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوے و ظاہر پر تو ممتنع ہی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہے خلاف اسکا اور احتمال ہے
کہ مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی تہا میری ہاتہہ مین بعد جاگنے کی کہ صبح ہوئی تو ہاتہہ مٹہی بند ہی ہوگئی تہی ترجمہ پس بیان کیا مین نے اوسکو روبرو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکہا تو نے دین اسلام ہی کہ فراخ اور تر و تازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت ہے
استحکام و ارکان اوسکی سے کہ بنا ہی مسلمانی کی اوپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکہا تو نے اور پکڑا تو نے اوسکو عروۃ وثقی ہی کہ قول حق سبحانہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی
اشارہ ہے اوسپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ چنگل وسیہ مارا اور مقام عالی پر چڑہا ف تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ
شخص عبد اللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور یہہ دور نہین ہے کہ ہو یہہ عبد اللہ بن سلام کا قول سو کہ اونہون نے خبر دی اپنے
نفس سے اور اپنی کو غائب کرکر تعبیر کیا **وعن** انس قال کان ثابت بن قیس بن شماس خطیب الانصار فلما نزلت یا ایہا الذین امنوا
لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الی اخر الایۃ جلس ثابت فی بیتہ واحتبس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ فقال ما شأن ثابت اشتکی فأتاہ سعد فذکر لہ قول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ثابت انزلت ہذہ الایۃ ولقد علمتم انی من ارفعکم صوتا علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانا من اہل النار فذکر ذلک سعد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ہو من اہل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی ثابت بن قیس
خطیب انصار کی ف ع یعنی فصیح اونکی نثر مین جیساکہ شاعر کہا جاتا ہے نظم مین کلام کرنیوالے کو ایسا ہی خطیب کہتی ہین نثر مین کلام فصیح کرنیوالیکو ترجمہ
پس جبکہ اوتری یہہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی ای ایمان والو نہ بلند کرو آوازین اپنی اوپر آواز نبی کی آخر آیۃ تک تو بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر مین

اور بند کیا اونہی تھین آنحضرت کے پاس آنی جانی سی پوچھا آنحضرت نے سعد بن معاذ سے یعنی ابا عمرو وہ رئیس دلی تھی یعنی ثابت کیا کہا
تاکہ نہین آتا اور نہین کچھ کہائی دیتا کیا بیمار ہے ف ح ع ظاہر اصدق حال ثابت کے نی تاثیر کی اور باعث آنحضرت کی خبر پوچھنے کا ہوا کہ اونکا حال
پوچھا بیت حالت خویش چہ حاجت کہ بوی شرح دہم چو کہ مرا سوز دلی ہست اثر خواہد کرد و پس گی یا سعد متحیر ہوئی جواب مین کچھ جواب نہ دیا کہ وہ ہمسایہ
ترجمہ پس گئی ثابت کے پاس اور ذکر کیا اونسی قول آنحضرت کا کہ تمکو آپ پوچھتی تھی کہ کیا حال ہی اوسکا بیمار ہے کہ نہین آتا پس کہا سعد نے کہ نازل ہوئی
یہہ آیۃ یعنی یا ایہا الذین امنوا الخ کہ جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہی آواز بلند کرنی سی اوپر آواز آنحضرت کے اور تحقیق تم جانتی ہو اے یارو کہ مین بہت
بلند ہون تم مین از روی آواز کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بسبب جبلت کے پس مین اہل دوزخ سی ہون ف ع ح کہ حبط ہوئی عمل اونکے
جیسیکہ حکم کرتی ہی آیۃ کریمہ پس ثابت یہہ بات سمجھکر بیٹھ رہے اور یہہ نہ سمجھے کہ مراد اس سے بلند کرنا آواز کا ہی باختیار و قصد کہ مقتضے ہی بی ادبی کا پس
ذکر کیا سعد نے یہہ قول ثابت کا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نے ایسا نہین ہے بلکہ وہ اہل بہشت سے ہی نقل کی یہہ مسلم نے ف ع
یعنی اس جہت سے کہ مبالغہ کیا ادب مین ہی کہ نہ جائز کہا بلند کرنا آواز جبلے کا بھی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئے جنگ یمامہ مین ہمراہ ابوبکر صدیق
رضی کی آیا ہے کہ جب جنگ مسلیمہ کذاب کی واقع ہوئی تو ثابت نے کفن اپنا اور اوسکو پہنکر لڑی اور کفن ہی مین مارے گئی رضی اللہ تعالے عنہ اور حدیث
مین اشکال یہہ ہوتا ہی کہ آیۃ مذکورہ اوتری سن نو مین اور سعد بن معاذ مرے پہلی اوسکی سن پانچمین اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ جو کچھ نازل ہوا بیچ
قصہ ثابت کے فقط ذکر نہ بلند کرنی آواز کا تہا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ

وعن ابی ہریرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ نزلت سورۃ الجمعۃ فلما نزلت واخرین
منہم لما یلحقوا بہم قالوا من ہؤلاء یا رسول اللہ قال وفینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال
من ہؤلاء متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تھی ہم بیٹھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ناگہان اوتری سورہ جمعہ
پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہہ آیۃ و آخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیۃ کا یہہ ہی کہ اور اوس جماعت سی کہ بھیجا ہی خدا وند تعالے نے پیغمبر کو طرف اونکے
وہ ہین کہ ہنوز نہین آئے اور نہین ملے ساتھ جماعت اصحاب کے کہ امی ہین ف ع یعنی عرب ہین درا اوٹھائی گئی ہین درمیان اونکے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہا طیبی نی یعنی بھیجا اللہ تعالے نی آنحضرت کو بیچ انکے کہ جو حضرت کے زمانہ مین تھے اور بیچ اور لوگوں کے یعنی مومنین سے کہ نہین ملے وہ ساتھ اونکے اب تک
اور خلیفہ ہونگی وہ صحابہ کے اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ہین یعنی تابعین ترجمہ کہا صحابہ نے کون ہین یہہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی یا رسول اللہ
کہا ابوہریرہ نے کہ بیٹھی تھی درمیان ہمارے سلمان فارسی کہا ابوہریرہ نے پس کہا آنحضرت نے دست مبارک اپنا سلمان پر یعنی اونکی مونڈھے پر پھر فرمایا اگر ہوتا
ایمان نزدیک ثریا کے تحقیق لیتی اور پاتی اوسکو کتنی شخص انہین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع یعنی قوم فارس ہین سے اور مراد مطلقا
عجم ہین غیر عرب کے مقصود یہہ ہی کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملے ہین اہل عجم ہین تابعین سے اور وہ سا تہہ اس صفت کی ہین کہ اگر دین و ایمان
آسمان پر ہو تو پا وین اور پہنچین اوسکو غرض تعریف سلمان کی ہی کہ عجمی ہین اور اکثر تابعین عجم سے ہین اور صحابہ عرب ہے اور بلا شبہہ ظاہر ہوئی ایسی فراخی
علم و اجتہاد کی تابعین مین کہ ویسی ظاہر نہین ہوئے اونکی غیر ومین یعنی بعد صحابہ کے اور باوجود اسکے خصوصیت اور بزرگی جو صحابہ کی نزدیک کے تھی تھی ظاہر ہے
اور کنیت سلمان کی ابو عبد اللہ ہی غلام آزاد کئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یہود سے اونکو خرید اور آزاد کیا اور وہ شرفا صحابہ سے ہین اصل اونکی فارس سے
ہے قوم رام ہرمز سے کہ گھوڑی ابلق پوجتی تھی اور وہ دین کے طالب ہوتے تھی پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑہی کتابین صبر کیا

کی عرب مین اور بیچ دلالت فرمانے کی ... ہاتھ ... کہتی ہین ... وہ علیہ اور بیچ ... ممدوحون کی علامت
آئی نوبت بنوبت بیچی گئی ... صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جبکہ ... مدینہ مین ... فرمایا آنحضرت نے سلمان اہل بیت سے ہی اور جنت
ایک ہی اونہین کی مشتاق ہوئی اونکی جنت اور بیچ عمر ہوئے اونکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تھی اور بعضی کہتی ہین ڈھائی سو برس کی
اور صحیح یہی ہی پس آخر عمر مین مقصود کو پہنچی کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور یہ اپنی ہاتھ کی کسب سے کھایا کرتی تھی اور تصدق کرتی تھی ہر
عطا اپنی اور مناقب اور فضائل اونکی بہت ہین تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثون مین ہی اور مر گئی مدائن مین بیچ سنہ ۳۵ کی
مین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الٰہی محبوب کر دے اس چھوٹی سی بندی کے
کو یعنی ابوہریرہ کو اور محبوب گردان اوسکی ماں کو طرف مسلمانونکی یعنی ایسا کر کہ محبوب مسلمانونکی ہون سب کہین و نامراد ہین اور محبوب گردان طرف اونکی مسلمانون کو
کہ مسلمانون کو دوست رکھین اور محبوب ہین سب مسلمانونکی ہون نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ
وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ
قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ
كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ
لَكَ يَا اُخَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابوسفیان بن حرب امیر والد معاویہ کا آیا یعنی گذرا حالت کفر مین سلمان اور صہیب
اور بلال حبشی پر کہ تھی بیچ جماعت اور صحابہ کی **ف** ع اور یہ آنا ابوسفیان کا مدینہ مین تھا بعد صلح حدیبیہ کی واسطی تجدید اور مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ شکستہ کیا
قریش نی مقدمات غدر اور عہد شکنی کی برپا کی تھی پس آیا ابوسفیان اور اوس جماعت صحابہ نی دیکھا اوسکو تو حمیت سے پس کہا اونہون نی کہ نہین لیا
خدای تعالی کی تلوارون نی یعنی بندگان خدا کی تلوارون نی کہ بجا لاتی خدا کا کام کرتی تھی گردن اس دشمن خدا کی سی جگہ لینی اپنی کی یعنی اپنی
حق اوسکی گردن سی یعنی حیف کہ یہ مشرک یعنی ابوسفیان اب تک ہمارے ہاتھ سی نہین مارا گیا پس کہا ابوبکر نی یعنی اونسی کہ آیا کہتی ہو تم اس کلمہ کو
واسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کہ ابوسفیان ہے **ف** ح اور حضرت ابوبکر نی یہ بات کہی واسطی مائل کرنی ابوسفیان کی دل کی اور رعایت
حق امان طلب کرنیکی جیسیکہ آنحضرت بھی کبھی استمالت خاطر بعضی مشرکون کا کہ سردار قبیلہ کی ہوتی تھی کیا کرتی تھی **ت** پھر آئی ابوبکر صدیق حضرت
کی پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کے پس فرمایا آنحضرت نے ای ابوبکر شاید غصہ دلایا تو نی اونکو البتہ
قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تو نی اونکو یعنی اس جہت سی کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالی کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نی اپنی پروردگار کو یعنی اونکی
سبب رعایت کی تو نی جانب کافر کی پس آئی ابوبکر اونکی پاس یعنی عذر خواہی کی لیے پس کہا ای بھائیو میری کیا غصہ دلایا مین نی تمکو اور رنجیدہ کیا تمکو
اونہون نے کہا نہین غصہ دلایا تمنی ہمکو او نہین رنجیدہ ہین ہم تمسی بخشی تمکو خدا تعالی ای بھائی میری نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع ح ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا
یا اخانا یعنی ای بھائی ہمارے اور شاید کہ یہ حکایت ہی قول ہر ہر واحد کا یا تو یوں کہ ضبط کیا ہی اوسکو علماء نی ساتھ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخون مین
ساتھ زبر ہمزہ کی انتہی اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کے اور بہتونکی اصول معتمدہ سی ساتھ تصغیر کی اور زیر کی اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ اور جزم
کی ہی اور جائز ہی پڑہنا اوسکا بھی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے فقراء صحابہ کی اور رغبت دلائی ہی اونکی تعظیم اور تکریم کرنیکی اور رعایت خاطر اونکی کی
ہلا خوش باش کان سلطان دین است ... پریشان و سلمان سے ہست صہیب بن سنان ہو یعنی غلام آزاد عبداللہ بن جدعان تیمی کی ہین کنیت اونکی

تھی ابو یحیی انکا ان اونکی تھی بیچ موصل ... ذات کی بیس لوٹا ...

بیچ مشابہ ہوئی روم کی پھر خریدا انکو رومیونسی قبیلہ کلب نی پھر لائی کلب انکو مکہ میں بیچ خریدا انکو عبد اللہ بن جدعان نے اور آزاد کر دیا اونکو بیچ رہے اونکے ساتھ
یہانتک کہ مر گیا وہ اور بعضی کہتی ہین کہ جب بڑی ہوئی یہ روم میں اور عقل آئی اونکو تو بھاگی اونکی پاس سی اور آئی مکہ میں پس ہم قسم ہوئی عبد اللہ بن جدعان
کی ساتھ اور اسلام لائے یہ ابتداء اسلام میں بیچ مکہ کی کہتی ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئے ایک دن میں اسی حال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم
میں تھی بعد کچھ اوپر تیس شخصوں کی اور تھی یہ اون ضعیفوں میں سی کہ عذاب دیئے جاتی تھی اللہ کی راہ میں بیچ مکہ کی پھر ہجرت کی اونہوں نے طرف مدینہ کی اور
نازل ہوئی اونکی حق میں یہ آیۃ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور مری یہ سن اڑتیس میں بیچ مدینہ کی ستر برس کی عمر میں اور دفن کیے گئے
بقیع میں اور ابوسفیان کا حال آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ الایمان حب الانصار وآیۃ النفاق بغض
الانصار متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نشانی ایمانکی یعنی کمال ایمانکی محبت انصار کی ہی یعنی سب انصار کی
اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع انصار جمع ناصر کی اور یا نصیر کی اور مراد انصار سی مدد کرنیوالی آنحضرت کے
ہین اور انصار دو قبیلہ ہین اوس اور خزرج کہ دو بھائی تھی کہ انصار اولاد اونکی ہین اور اونکی درمیان میں ایکسو بیس برس تک جنگ و عداوت تھی اور ساتھ
علاقہ اسلام و توحید کی عداوت مبدل ساتھ محبت کی ہوئی اور آنحضرت نے اونکا لقب انصار کہا کہ ساتھ اوسکی مشہور و ممتاز ہوئی اور بعد اونکی اونکی اولاد
اور موالی پر نام باقی رہا اور اونکی تعریف میں آیتین موجود اور یہ وصف پایا اونہوں نے بسبب ٹھکانا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مدد کرنی اونکی آنحضرت کے موجب
عداوت کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتھ اونکی پس ظاہر ہوئی یہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق
کی اور کمال محبت اونکی موجب کمال ایمانکی اور نقصان محبت اونکے موجب نقصان ایمانکی اور اگر سبب مدد کرنی اونکی عداوت رکھی تو یقین ہے کہ موجب کفر حقیقی
کی ہوگی وعن البراء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الانصار لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق فمن احبہم
احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ متفق علیہ اور روایت کی براء بن عازب انصاری نی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی انصار نہیں دوست رکھتا اونکو مگر مومن یعنی کامل اور نہیں بغض رکھتا اونسی مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہی مشابہ
منافق کی پس جو کوئی دوست رکھی انصار کو دوست رکھیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکھی اونکو دشمن رکھیگا اوسکو اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعن انس قال ان ناسا من الانصار قالوا حین افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء فطفق یعطی رجالا من قریش المائۃ
من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائہم فحدث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقالتہم فارسل الی الانصار فجمعہم فی قبۃ من ادم ولم یدع معہم احدا
غیرہم فلما اجتمعوا جاءہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما حدیث بلغنی عنکم فقال فقہاؤہم اما ذووا
رأینا یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثۃ اسنانہم قالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی
قریشا ویدع الانصار وسیوفنا تقطر من دمائہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی رجالا حدیثی
عہد بکفر اتالفہم اما ترضون ان یذہب الناس بالاموال وترجعون الی رحالکم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالوا بلی یا رسول اللہ قد رضینا متفق علیہ اور روایت کی انس نے کہا تحقیق بعضی آدمیوں نی انصار میں
سی کہا جسوقت کہ غنیمت دی اللہ نی اپنی رسول کو اموال ہوازن سی کہ نام ایک قبیلہ مشہور کا ہی وہ چیز کہ دی ف ح اس عبارت میں اشارہ ہی کہ

ہزار و وقیہ چاندیکی اور وقیہ ... مین ہزار بکریان تہین اور ایک روایت مین آیا ہی ... حضرت ... ترجمہ

پس شروع کیا دینا کتنی ایک شخصونکو قریش مین سو سو اونٹ کا ف ح ع اور وہ مکہ کی رہنی والی تہی اور تہی نو مسلم فتح مکہ مین اسلام لائی تہی اور

ہنوز ایمان نی اونکی دلون مین قرار نپکڑا تہا اور اونکو مولفۃ القلوب کہتی ہین پس اونکو حضرت نے دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطے تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام

کی اونکو پیدا ہو اور اونمین ابو سفیان اور معاویہ کی بہی تہی اور دیتی تہی صادقین مہاجرین اور انصار مین سے سو سو سی کم اور یہ تقسیم جعرانہ مین ہوا وقت پہرنے حضرت

کی طائف سے ترجمہ پس کہا ایک جماعت نے انصار مین سی کہ بخشی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا کچہ اور ترک کرتی ہین

ہمکو یعنی نہین دیتی ہین ہمکو بہت اور تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتی ہی اونکی خونونسی ف ح ع یعنی ٹپکتی ہین خون قریش کی ہماری تلوارون

سی سبب لڑنیکی اونسی اسلام لانی کی لیی اور دیکہا اونہون نے گمان اسکی کہ آنحضرت رعایت کرتی ہین اپنی قوم کی قریش مین سی ت پس خبر دی گئی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگون نی کہ بعضی انصاریون کہتی ہین پس کسیکو بہیجا آنحضرت نے انصار

کی پاس اور جمع کیا اونکو ایک خیمہ کی کہ بنا ہوا تہا چمڑی سی اور نہ بلایا ساتہہ اونکی کسیکو سوا اونکی پس جب جمع ہوئی انصار آئی اونکی پاس رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نی کیا ہی یہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سی پس کہا دانایون اور علما اونکی نی اے عقلمندون ہماری نی

یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچہہ یعنی ان باتون مین سی اور ایسی کتنی ایک لوگون نی ہم مین سی کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نو عمر و نوجوان ہین کہا کہ بخشی اللہ

رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش کو اور چہوڑتی ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین اونکی خونونسی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بلاشبہ دیتا ہون میں

یعنی اس مال مین سی کتنی ایک شخصونکو کہ جدید العہد ہین ساتہہ کفر کی یعنی نو مسلم ہین طلب کرتا ہون مین الفت اونکی اسلام سی یعنی یہ سبب دینی مال کی

نہ کچہ اور غرض کی لیی دیتا ہون کیا نہین راضی ہوتم اے انصار اس سی کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہاری مولفۃ القلوب اور پہرو تم طرف مکانون

اپنی کی مدینہ مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہون نی یا رسول اللہ تحقیق راضی ہوئی ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع کیا

خوب کہا ہی کسی نی بیت رضینا قسمۃ الجبار فینا ۔ لنا علم وللاعداء مال ۔ فان المال یفنی عن قریب ۔ وان العلم باق لایزال ۔ وعن

ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا الھجرۃ لکنت امرأ من الانصار ولو سلک الناس وادیا وسلکت

الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار وشعبھا الانصار شعار والناس دثار انکم سترون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی

تلقونی علی الحوض رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار

مین سی ف نہین مراد اس سی انتقال نسب والدی سی اسلیی کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگ تر ہی سب نسبونسی بلکہ مراد اس

نسب بلادی ہی اور معنی اسکی یہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دینی اور نہ ہوتی نسبت اوسکی دینی کہ نہین گنجائش رکہتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیی کہ ہجرت بسبب عبادت

ہی اور حکم کیا گیا تہا مین ساتہہ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمہاری کی اور پہرتا اس اسم سی طرف اسم تمہاری کی حاصل یہ کہ اگر نہ ہوتا شرف نسبت ہجرت

کا اور فضیلت اوسکی تو انتساب کرتا مین ساتہہ انصار کی اور دیار اونکی کی اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سی طرف اسم انصار کی اسمین بیان ہی اکرام

انصار کا اور فضیلت منسب نصرت کا اور باوجود اسکے اسمین اشارہ ہی طرف فضیلت ہجرت کی اور بزرگی رتبہ مہاجرین کی اسلیی کہ اونہون نے چہوڑا وطن اور اہل اور اولاد

اپنی خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کا مکہ ہی ولیکن ساکن تہی انصار اپنی وطن اور قبیلہ اور قرابتیون مین پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت

کی ہی اور بعد مہاجرین کی انصار کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہون انصار سی مگر نسبت فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہوتی تو ایک انمین سے ہوتا مین

اور برابر او مثل انکی ہوتا مرتبہ مین اور اسمین نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہی ترجمہ اگر چلین لوگ ایک وادی یعنی راہ حسی یا معنوی
مین اور چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب یعنی درہ پہاڑ مین تو چلون مین وادی انصار مین یا شعب جماعت انصار کی مین ف ع ح اور چہوڑ دون مین چلنا تمام
لوگونکی راہ مین کا وادی فرجہ یعنی کاواک سیان دو پہاڑون اور ٹیلونکی جمع اوسکی اودیہ ہی اور شعب ساتھہ کسر شین اور سکون عین کی راہ پہاڑ مین اور فرجہ درمیان
پہاڑ کی اور مراد یہ ہی کہ حجاز کی زمین مین وادی اور شعب ہوتی ہین پس جب رئیس کسی شعب مین چلتا ہی تو اوسکی قوم بہی اوسکی پیچہی پیچہی ہین چلتی ہی یہانتک
کہ پہنچی وکڑی پر پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور لوگ اور راہ مین تو مین اوس راہ مین چلون جسمین انصار چلی اسمین بیان ہی کمال عنایت کا اونکی حال پر
اور دوسری وجہ اسمین یہ ہے کہ مراد وادی اور شعب سی رای اور مذہب ہے یعنی اگر اختلاف کرین لوگ آرا و مذہب مین تو اختیار کرون مین انصار کی رای و مذہب
کو اور موافق ہون مین ساتھہ اونکی مقصود حسن موافقت اور موافقت ہی ساتھہ اونکی بسبب اسکے کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اور اچہی خدمتگذاری نہ یہ مراد کہ مین
اتباع اونکا کرون اور محتاج ہون اونکا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع اونکی ت الانصار بمنزلہ شعار کی ہین اور باقی
لوگ مانند دثار کی ف ع شعار ساتھہ کسر شین کی نیچی کا کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہے اور دثار دال کی زیر سی کپڑا باہر کا کہ شعار کی
اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسکی اور تشبیہ دی انصار کو ساتھہ شعار کی بسبب راسخ ہونی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی کی اور معنی یہ
ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میری سب لوگونسی باعتبار مرتبہ و منزلت کی ت تحقیق تم اپنی انصار دیکہوگی پیچہی میری ترجیح اور اختیار کرنا لوگونکا
پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض پر نقل کی یہ بخاری نی ف ح اور اثرہ ساتھہ زبر ہمزہ اور ثا مثلثہ کی اور ساتھہ پیش ہمزہ اور سکون ثا مثلثہ
کی اور ساتھہ زبر اوسکی بہی اسم ہی ایثار سی یعنی اختیار کرنی کی یعنی لوگ اپنی تئین ترجیح دینگی اور مقدم کرینگی تمپر اور آپ امرا ہونگی اور وہ لوگ کم
رتبہ ہین تمسی بالاتر اور زائد تر ہونگی بسبب امارت کی اور بلا شبہ یونہی واقع ہوا جو کچہ کہ خبر دی تہی اون مخبر صادق نی خصوصاً امیر المومنین عثمان رضی کے
زمانہ مین اور اور بعضی عصرونمین کہ بنی امیہ غالب آئی یا یہ معنی ہین کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لیلیا کرینگی اور اپنی تئین ترجیح و فضیلت دینگی تمپر یا کسی
کم رتبہ کو تمپر فضیلت دینگی ت پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض کوثر پر ف ع ح یعنی پس اوسوقت جبر نقصان تمہاری
خاطر شکستہ کا ہو جائیگا کہ میری زیارت اور وہان کی نعمتونسی مسرور ہوگی اور یہ بشارت ہی اونکی لیے ساتھہ داخل ہونی جنت کی بدلی اونکے ہین او
صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار معاویہ رض کی پاس اونکی امارت کی زمانہ مین بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچہ تدبیر نکی اونہون نی اوسکی پس کہا
انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ دیکہوگی تم پیچہی میری اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا معاویہ رض نی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہا صبر کرنیکا معاویہ نی کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا **وعنہ** قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم الفتح فقال من دخل دار ابی سفیان فھو امن ومن القی السلاح فھو امن فقالت الانصار اما الرجل فقد اخذتہ رافۃ بعشیرتہ
ورغبۃ فی قریتہ ونزل الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلتم اما الرجل اخذتہ رافۃ بعشیرتہ ورغبۃ فی قریتہ
کلا انی عبد اللہ ورسولہ ھاجرت الی اللہ والیکم المحیا محیاکم والممات مماتکم قالوا واللہ ما قلنا الا ضنا باللہ ورسولہ
قال فان اللہ ورسولہ یصدقانکم ویعذرانکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہی ہم ساتھہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپ نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گہر مین پس وہ امن مین ہی ف ح آیا ہے
کہ جب ابو سفیان اسلام لائی تو عباس نی کہا یا رسول اللہ یہ ایک شخص ہی کہ دوست رکہتا ہی فخر و بزرگی کو پس مقرر کیجیی اوسکی لیے کچہ
چیز کہ اوس سی مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گہر مین امن ہو یہ بہی کہتی ہین کہ ابو سفیان نی

ابوسفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی

روز فتح مکہ کی اور تہا مولفۃ القلوب سی اور حاضر ہوا جنگ حنین میں ... صلی اللہ علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی مولفۃ
القلوب کی اور پھوٹی آنکھ اونکی روز طائف کی پس ہمیشہ کانی رہی روز یرموک تب پھر لگا اونکی دوسری آنکھ مین تیر پس وہ بھی پھوٹ گئی مری وہ
سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کی اور دفن کیے گئی بقیع مین ت جمعہ جوکوئی کہ مشرکون مین سی ڈالدی ہتیار پس وہ بھی امان مین ہے پس کہا انصار نے یعنی بعضی انصار
نی یہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہی اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نی اپنی بستی والون یعنی اہل مکہ مین سبکو جبلیت بشریہ کی ف ح جب انصار
نی دیکھی عنایت و رعایت آنحضرت کے نسبت ابوسفیان کی کہ نہایت عداوت رکھتا تہا پہلی حضرت سی اور اب اوسکی حق مین ایسا کیا فرمایا تحیر ہوئی اور تعجب کیا
اور از روی غیرت اور سادگی کی کلام مذکور کہا ت اور آوی تی وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کہتی ہین فرمایا آنحضرت نی انصار سے
کہ کہا تمنی ایہہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت یعنی محبت نی اپنی بستی والون نی ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہے ف ع یعنی نہین ہے امر ایسا
کہ جیسا کہ تمہاری وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اسلیے کہ ہجرت میرے طرف مدینہ کی خالص اللہ ہی کی لیی ہوئی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہ قول
اپنی کی ت بلا شبہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اوسکا ف ع یعنی ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہی اسکو کہ نہ عود کرون مین طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا
مینی اوسکو اللہ کی لیی اور نہ رغبت کرون مین اوس شہر مین کہ ہجرت کی مینی اوس سے طرف اللہ کی ت ہجرت کی مینی طرف اللہ کی یعنی طرف ثواب
اوسکی کے یا ہو اوسکی کے اور طرف تمہاری ف یعنی طرف دیار تمہاری واسطی میل خاطر ہوئی تمہاری کی طرف میرے اور طرف اور مہاجرین کے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبوءوا
الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ قصد ہجرت کرنی مین تہا طرف اللہ کی اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کی دار سی
طرف دار تمہاری کی ت زندگانی میری یا جگہ زندگانی میری کی زندگانی تمہاری یا جگہ زندگانی تمہاری کی ہی ف ح یعنی جدا نہین ہونگا مین تمسی
نہ حیات مین اور نہ ممات مین ہین ساتہ تمہارے ہون اور تم ساتہ میرے خاطر اپنی جمع رکہو ت عرض کیا انصار نے قسم ہی خدا کی نہین کہا ہمنی یعنی جو کچہ
کہا مگر بسبب بخیل کرنیکی ساتہ خدا کی یعنی ساتہ نعمت اور فضل اوسکی کی ہم پر اور رسول اوسکی کی ف ح یعنی شرف ہمسایگی اور صحبت اونکی کی اور غیرت کرنی اور
روا نہ رکہنی میل و محبت تمہاری کی ساتہ اور ونکی کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسایگی اور صحبت انکی سی محروم ہوئین ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور
محبت آگ نہین چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کی غیر پر پڑی بیت غیرتم با تو چنانست کہ گر دست دہد + نہ گذارم کہ در ای بخیال دگران + حاصل
یہ کہ مراد انکی یہ تہی کہ تم جیسی نعمت اللہ نی ہم مین دی اور آدمی مجبول ہی اقارب اور وطن کی محبت پر پس ڈرے ہم اس سے کہ میل کرو تم بہی طرف اونکی
پس تحریک کی ہمنی آپ سی ساتہ اس کلام کی اور آزمایا ہمنی آپکو تو کہہ چادی ہمپر مقصد پس نہین وارد ہوتا ہے اعتراض اوپر اونکی کیونکہ کہا اونہون
نی یہ قول باوجود فرمانی اللہ تعالی کی لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعضی تمہاری کی بعض کو ت
فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہین تمہاری اور راست گو جانتی ہین تمکو اور قبول کرتی ہین عذر تمہاری نقل کی یہ مسلم نی ق
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا و نساء مقبلین من عرس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہم انتم من احب الناس الی اللہم
انتم من احب الناس الی یعنی الانصار متفق علیہ اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا لڑکون اور عورتونکو
یعنی انصار کی پہرتی ہوئی طعام شادی یا دعوت وغیرہ کیسی پس کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی راہ پر یا اونکی ملنی کی لیی پہر خطاب کیا
اونکی طرف ساتہ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگون مین سی طرف خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگون مین سی طرف میرے ف ع مگر کہا اسکو

تاکید کی لیے اور بعضی نسخو مین بلے اسکے بجای الی کی آ ؤ ہے صحیح بخاری مین کہا کہ اسکو تین بار فرمایا اور یہ موید ہے روایت الی کی ترجمہ مراد کوئی تین
اپنی کی انتم جماعت انصار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح اور معنی اللہم کی یا تو قسم کی ہین یا یہ معنی ہین کہ ای خداوند تو جانتا ہے میری صدق کو اور سچ ہین
کہ کہتا ہو مین کہ جب کہا آنحضرت نی اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکھنی سی اور جوش محبت ہوا خبر دی آنحضرت اونکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو
اوسپر سبب کمال عنایت اور مکرمت کی **وَعَنْهُ** قَالَ مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ
فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ
اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا
عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہ بھی روایت ہی انس سی کہ کہا گذری ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسون مین سی اس حالین
کہ اہل مجلس رو رہی تہی یعنی آنحضرت کی ایام مرض ہین پس کہا ابوبکر و عباس نی کہ کس چیز نی رولایا تمکو یعنی کیون روتی ہو کہا انصار نی اس سبب سی
روتی ہین ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت کی بہ نسبت اپنی پس آئی ایک اونمین سی یعنی عباس یا ابوبکر آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار
کی رونیکی یہ سبب یاد آنی مجلس شریف کی پس باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حالمین کہ تحقیق باندہا تہا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی ہیئت عصابہ کی
یعنی پٹی کی واسطی دفع درد سر کی بسبب شدت کی پس چڑہی آنحضرت منبر پر یعنی خطبہ پڑہنی کی لیے اور نہ چڑہی منبر پر اور نہ پڑہا خطبہ بعد اوسدن کی یعنی یہ آخر خطبہ تہا پس
حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتونکا اور ثنا کی اوسپر یعنی کامل پہر فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہون مین تمکو اے لوگو یا مہاجرون رعایت اور حمایت اور
احسان کرنیکی انصار پر اسلیے کہ وہ شکنبہ اور جامہ دانی میری ہین **ف** ح ع کرش ساتہہ زبر کاف اور زیر رکی اور بروزن کتف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ جزم
رکی شکنبہ گائین بیل وغیرہ کا مانند معدہ کی آدمی کی لیے یعنی اوجہ اور عیبہ ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ی اور زبر ب کی جامہ دان کہ اوسکو بقچہ کہتی ہین اور
مراد یہ ہی کہ انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور اعتماد میرکی ہین تمام امور مین ان چیزونکی ساتہہ مشابہت اسلیے دی کہ گائین بیل وغیرہ جمع کرتی
ہین چارہ اپنا اوجہ مین اور لوگ رکہتی ہین کپڑی اپنی جامہ دانی مین اور عرب کنایہ کرتی ہین قلب اور سینہ سی ساتہہ عیبہ کی اور کرش یعنی عیال مرد اور اولاد
چہوٹی اور جماعت کی بہی آیا ہے اور حمل کرنا اس معنی پر بہی درست ہی یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میری ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چہوٹی میری کے ہین کہ
محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کی اکثر ہوتی ہین **ت** اور تحقیق ادا کیا اونہون نی اوس حق کو اونپر تہا **ف** ح ع یعنی مدد کرنی اور خیرخواہی اور صرف
مال حاصل یہ کہ پورا کیا اونہون نی اوس عہد کو کہ کیا تہا لیلہ العقبہ مین ساتہہ اوتری اس آیۃ کی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنی اللہ نی خرید لیا مومنوں سی اونکی جانون اور مالونکو بعوض اسکی کہ اونکی لیے جنت ہو کہ بیعت کی اونہون نی کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم
کی اور اللہ تعالی کیطرف سی وعدہ جنت ملنی کا ہوا تہا پس فرماتی ہین پورا کیا اونہون نی وعدہ اپنا کہ مدد کا حقہ کی **ت** اور باقی رہا جو کچہ کہ اونکی لیے ہی
خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت مین پس قبول کرو اونکی نیک کارون سے یعنی عذر اگر پیش کرین وہ اوس باتمین کہ صادر ہوئی اونسی اور
درگذر کرو اونکی بدکارونکی کاربدی سی کہ صادر ہوا اونسی یعنی اگر عاجز ہون عذر سی نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ
بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری مین کہ وفات پائی اوسمین یہانتک کہ بیٹہی منبر پر پس حمد کی اللہ کی

او رشالی او سپر چہالیا ہی بعد حمد و ثنا الہی کی جا تو لوگو بعد مین مسلمان بہت ہونگی یعنی روز بروز بڑہتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کر کر آوینگی اپنی اپنی
وطن چھوڑ کر اور کم ہونگی انصار ف ع اسلیے کہ بدل جایا نہین کرتے کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ سی ہی کہ جنہون نی آنحضرت کو اور مدد کی اون کی
او مسلمانون کی اور یہ ایک چیز ہی ہو چکی جو ان کی جو ہوا سو وہ کہان اور یہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سی ہمراہ آنحضرت کی آئی قائم ہی پس ظاہر ہی کہ یہ خبر دینی
غیب کی ہی آنحضرت کیطرف سی ساتھ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکیکی اور فراخی اونکیکی شہرون مین اور شہرتی اور ملک گیری کرنی اونکیکی بخلاف انصار کے
کہ کم ہوگا وجود اونکا اور نہین باقی رہینگی وہ اور بلاشبہہ واقع ہوا جو کچہ کہ خبر دی تہی اوسکی مخبر صادق نی کہ کم ہوگا وجود انصار کا ت یہانتک کہ ہونگی
لوگون مین بمنزلہ نمک کی طعام مین ف ع اس تشبیہ مین بیان ہی قلت انصار کا اور یہ اشارہ ہی اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہی ویسا ہی وجود انصار کا سنوارنیوالا
اہل اسلام کا ہوگا ت پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سی یعنی ای مہاجرون مثلا کسی خیر کا کہ ضرر پہنچاوی اوسمین کسی قوم کو یعنی بدکارونکو اور نفع
پہنچاوی اوسمین اور قوم کو یعنی نیک کارونکو پس چاہیی کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیک کار سی یعنی اونکی اور چاہیی کہ درگذر کری اونکی بدکار سی
یعنی اونکی بدیکو نقل کی یہ بخاری نی وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفر للانصار ولابناء الانصار
ولابناء ابناء الانصار رواہ مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی بخش واسطے انصار
اور واسطی بیٹیون انصار کی اور واسطی پوتون انصار کی نقل کی یہ مسلم نی ف ع پہلی درجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری درجہ کی تابعین اور تیسری
درجہ کی تبع تابعین پس دعا کی تین قرون کی لیی کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد انسی بیٹی در بیٹی ہون واسطون کہ قیامت تک بلکہ
اگر ابنا کو اوپر معنی اولاد کی حمل کرین تو بہی دور نہین یعنی اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بہی داخل ہو جاوینگی وعن ابی اسید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم
بنو ساعدة وفی کل دور الانصار خیر متفق علیہ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین گھر انصار
کی یعنی افضل قبائل اونکی بنو نجار ہین پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کی بہلائی ہی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی سب افضل ہین بہ نسبت اہل مدینہ کی اور یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی او عسقلانی نی کہا کہ خیر اول بمعنی افضل کی ہی
اور خیر دوسرا بمعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب اونکی اور مراد بہترین گھر انصار کیسی بہترین قبائل
اون کی ہین اور ہر قبیلہ رہتا تہا ایک ایک محلہ مین پس نام رکہا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ اسیلیی آیا ہی بہت سی روایتون مین
بنو فلان بغیر ذکر دار کی لکہا ہی علما نی کہ بزرگی دینی اون کی بقدر سبقت اونکی کی ہی اسلام مین اور اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی
تفضیل قبائل اور اشخاص کی بغیر عداوت و خواہش نفسانی کی اور نہین ہوگی یہ غیبت وعن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انا والزبیر والمقداد وفی روایۃ وابا مرثد بدل المقداد فقال انطلقوا حتی تاتوا روضۃ خاخ
فان بہا ظعینۃ معہا کتاب فخذوہ منہا فانطلقنا تتعادی بنا خیلنا حتی اتینا الی الروضۃ فاذا نحن بالظعینۃ فقلنا
اخرجی الکتاب قالت ما معی من کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین الثیاب فاخرجتہ من عقاصہا
فاتینا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی ناس من المشرکین من اہل مکۃ یخبرہم
ببعض امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حاطب
ما ہذا فقال یا رسول اللہ لا تعجل علی انی کنت امرأ ملصقا فی قریش ولم اکن من

بَدْرًا يَحُوطُونَ بِهَا أَهْلِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت کی ہی علی رضی اللہ عنہ نی کہ کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہے وابا مرثد بدلی والمقداد کی یعنی بہیجا ابو مرثد کا مذکور بدلہ مقداد کی **ف** ع مقداد بیٹی عمرو کندی کی ہین اور چہٹی ہین اسلام مین اور مری جرف مین کہ تین کوس ہے مدینہ سی اور اونکو لوگون نی لاکر بقیع مین دفن کیا سن تینتیس مین اور وہ ستر برس کی تہی اور ابو مرثد بیٹی حصین غنوی کے حاضر ہوئی بدر مین وہ بہی اور اونکا بیٹا بہی یعنی مرثد اور ابو مرثد اور ابو مرثد کیا صحابہ سی ہین کہا محمد بن سعد نی کہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہادون مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مری مدینہ مین حضرت ابوبکر رض کی خلافت مین چہاسٹہہ برس کی عمر مین ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر **ف** ع کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی قریب مدینہ کی اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتی ہین اور خاخ ساتہہ خائین معجمتین کی شفتالو کو وہان درخت شفتالو کی بہت تہی **ت** اسلیے کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوی مین بیٹہی ہوئی اوسکی پاس ایک خط ہی پس لی لینا وہ خط اوس سی **ف** ع نام اوس عورت کا سارہ تہا اور بعضون نی کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تہی اور خط اوسکی پاس تہا اہل مدینہ کا کہ مکہ والون کو لکہا تہا **ت** پس روانہ ہوئی ہم درحالیکہ جلدی کرتی تہی ساتہہ ہمارے یعنی دوڑتی تہی گہوڑی ہماری یعنی گہوڑی دوڑا کر چلی یہانتک کہ پہنچی ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہنچی ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنی نکال تو ای عورت خط کو کہا اوس عورت نی کہ نہین ہی میرے پاس کوئی خط کہ نکالون مین پس کہا ہمنی کہ البتہ نکالی گی تو خط کو یا اوتارین گی ہم کپڑی یعنی خط نکالتی ہی تو نکال والا ننگا کر دینگی تجکو تو کہ حقیقت حال کہلجاوی پس نکالا اوس عورت نی وہ خط اپنی چوٹی مین سی **ف** ع اور روایت مین آیا ہے کہ اوسنی وہ خط اپنی کمر مین سے نکالا پس تطبیق اوس روایت مین اور اس روایت مین یہ ہی کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچتی ہوگی پس باندہا اوسنی وہ نامہ چوٹی مین اور اوڑس لیا اوسکو اپنی کمر مین **ت** پس لائی ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان اوسمین تہی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سی ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کی درحالیکہ خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتہہ بعضی کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا طرف اہل مکہ کی فتح کی لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ارادہ کا اخفا کیا تہا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سی ہی والا حاطب نے یہ خط اہل مکہ کو اونکی خوشامد و استمالۂ قلوب کی لیے لکہا تہا پس اس عبارت سی کیونکر لکہتی کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہ ہی کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کی مدینہ سی نکل کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئی تہی اور کسیکو اس حال کی حقیقت سی اطلاع نہ کی تہی اور یہ اوس مکر و خداع کی قسم سی ہی کہ لڑائی فیما بین مین مباح ہی جیسیکہ کہا ہی حضرت نظامی رح نی ~ سکندر کہ با شرقیان حرب داشت + در خیمہ گویند در غرب داشت + اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تہی اونہون نی اہل مکہ کو یہ خبر لکہی اور حقیقت حال سی آگاہی دی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری اوپر آتی ہین ہشیار رہنا پس اوتری جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا **ت** پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے حاطب کیا ہے یہ لکھا تیر
اور خبر دینی تیری حقیقت حال سے پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجیے مجھپر یعنی بیچ حکم کرنے کے ساتھ کفر کے اور
سزا دینے کے اس عمل پر بلا اشتباہ مین ہون ایک شخص چمٹا یا گیا قریش مین یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہون اون سے اور نہین ہون مین
خاص اون مین سے اور ہین وہ لوگ کہ آپکے ساتھ ہین مہاجرین مین سے اونکے لیے قرابت ہے اہل مکہ کے ساتھ نگہبانی کرتے ہین وہ
مشرک بسبب اوس قرابت کے مال مہاجرون کے اور اہل وعیال اونکے مکہ مین پس چاہا مینے کہ جب فوت ہوئی مجکو قرابت نسب سے
قریش مین یہ کہ کرون مین اونکے حق مین ایسا کام کہ نگہبانی کرین وہ بسبب اسکے میری قرابت کی مکہ مین ہے **ف** ع ح کہا طیبی نے کہ
یحمون صفت ہے ید کی اور مراد ید سے یا انعام ہے یا قدرت یعنی لون مین اونسے نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کرین بسبب اوسکے میری
قرابت یا میری قرابتونکی یعنی یہ امر کیا مینے واسطے غرض ومصلحت اپنی لوگون کی کہ مکہ مین ہین تو مشرک بسبب اس خوش آمد کی میری
لوگون سے خبردار رہین **ت** اور نہین کیا مینے یہ امر بسبب اسکے کہ مین کافر ومنافق ہون کہ ایمان نہین لایا مین اور نہ اسلیے کیا ہے
کہ مین مرتد ہو گیا یعنی بعد ایمان لانے کے کافر ومنافق ہو گیا اور اپنے دین سے نکل گیا اور نہ کیا ہے یہ بسبب راضی ہونے کے ساتھ کفر کے بعد
اسلام کے کہ چاہتا ہون مین نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خطاب کر کر صحابہ کو کہ حاطب نے بتایا تمہے
سچ کہا تمسے یعنی حقیقت حال یہی ہے جو اسنے کہی پس کہا عمر رضی نے کہ چھوڑ دو مجکو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مارون مین گردن
اس منافق کی **ف** ع اور یہ کہا عمرؓ نے باوجود تصدیق کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسے اسلیے کہ خطاب کیا اونکی تصدیق عذر مین
اس لیے کہ عمرؓ دین مین بہت قوی تھے اور اوس وقت مین بعضے لوگ تھے ہی ایسے کہ منسوب تھے طرف نفاق کی پس اونہون نے گمان کیا
کہ جسنے مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہین کیا اونہون نے اسپر پس اسی لیے پروانگی چاہی
اونکے قتل کرنے کی اور اطلاق کیا اوپر منافق ہونے کا اسلیے کہ شاید اونہون نے دلمین اور کچھ رکھا ہو خلاف ظاہر کے اور عذر مذکور کیا ہو کچھ
تاویل کر کر انتہی اور حضرت شیخ رح نے کہا کہ شاید بیچ بیان کرنے اس قصہ کے تقدیم وتاخیر ہے والا کہنا عمر رضہ کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حاطب کی بعید ہے **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہے بدر مین **ف** ح
گویا کہ عمر رضہ نے کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **ت** اور کیا چیز معلوم کروادی تجکو حقیقت حال
کی اور کیا جانے تو کہ وہ مستحق قتل کا ہے شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کے اور نظر رحمت ومغفرت کی ہو طرف اونکے پس فرمایا
اللہ تعالی نے کرو جو کچھ چاہو کہ واجب ہوئی تمہارے لیے بہشت **ف** ع کرو جو کچھ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سے تھوڑی ہو
یا بہت واجب ہوئی یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کے کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکھنے کے راجع ہین طرف
عمر رضہ کے والا یہ امر محقق تھا آنحضرت کے نزدیک اور اقرب یہ ہے کہ لعل اسلیے فرمایا کہ تو اہل بدر اوسپر اعتماد وتکیہ نکرین اور عمل سے باز رہین
بسبب فرمانے اعملوا ما شئتم کے اسلیے کہ مراد اس سے ظاہر کرنا کرم وعنایت کا ہے نہ رخصت دینی اونکے لیے ہر فعل مین اور چھوڑ دینا کہ جو کچھ
چاہین سو کرین **ت** اور ایک روایت مین ہے یعنی بجاے فقد وجبت لکم الجنۃ کے فقد غفرت لکم **ف** ع یعنی حق تعالی نے نظر رحمت
مغفرت کی کی اونپر اور اسمین امید زیادہ ہے بہ نسبت جملہ سابق کے چنانچہ ظاہر ہے یہ بات اور کہا نووی نے کہ یہ حکم آخرت کا ہے اور اوپر دنیا
مین حد وغیرہ متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسطح پر حد افترا کی قائم کی حالانکہ وہ بدری تھا اور اس حدیث مین معجزہ

ظاہر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ... ہوا کہ جائز ہی ... پاسوسون کا ... اور لونا اونکا خط کا اور یہی
اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری مفسد کی جبکہ ہوا اوسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس سے سی نہ تھا
دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ تھی والا کفر لازم آتا اونکی بہ نسبت بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تھا اپنی قرابتیون سی گمان
اسکی کہ نہین ضرر کریگا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کی اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس بات پر ہان قصور کیا اونہون نی
اپنی اجتہاد مین اس جہت سی کہ اخفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس فعل کی کرنی مین واللہ اعلم ترجمہ پس
نازل کی خدای تعالی نی یعنی بیچ زجر و منع کی اس فعل سی کہ کیا حاطب نی اور مانند اوسکی نی یہ آیۃ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ
وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنون کو یعنی جنکو مین دشمن رکھتا ہون اور اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکھتی
ہین تمسی اور وہ کافر ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور بعد اسکی یہ ہی تُلْقُوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ
یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِہَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ
وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ یَکُوْنُوْا لَکُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَہُمْ
وَاَلْسِنَتَہُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ لَنْ تَنْفَعَکُمْ اَرْحَامُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِیْرٌ قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْٓ اِبْرٰہِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِہِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْکُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
آخر آیۃ تک اور خطاب عام کیا اسلیئی داخل ہون اسمین حاطب جیسے اور بھی اور اسی لیی کہا گیا ہی العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب یعنی قاعدہ ہی اصول کا
کہ اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا یعنی ایک آیۃ مثلا ایک قصہ خاص یا شخص خاص کے لیی اوتری تو یہ نہین کہ وہ اوسکی لیی خاص ہو
بلکہ سبکی حق مین بولا ہی جو ویسا کریگا مصداق اوسکا ہوگا گویا اوسکی لیی وہ اوتری ہی تنبیہ اس سی رد ہوا قول اون بزرگوارون کا
جو کہتی ہین کہ یہ آیتین تو بت پرستون کی لیی اوتری ہین بزرگون کی بچاریون کی حق مین کیون انکو بیان کرتی ہو پس وہ جاہل ہین
قاعدہ مذکور سی اور مقام سوچنے کا ہی کہ اکثر آیتین اوترین ہین وہین کی کفار کی حق مین پس کل کو کہینگی صاحب ایمان لانیکا اور کفر سی
بچنی کا وہین کی لوگون کی لیی حکم ہی ہماری لیی نہین عیاذا باللہ منہ بچاوی اللہ تعالی اس نفسانیت سی ہم سبکو اور راہ حق دکھاوی
وَعَنْ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَآءَ جِبْرَئِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَہْلَ بَدْرٍ فِیْکُمْ قَالَ
مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ کَلِمَۃً نَحْوَہَا قَالَ وَکَذٰلِکَ مَنْ شَہِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ آی جبرئیل پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا جبرئیل نی کس مرتبہ مین رکھتی ہو تم اور کس جماعت سی گنتی ہو اہل بدر کو اپنی بیچ مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی گنتے ہین ہم اونکو اپنی مین افضل مسلمانونکا یا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کی جواب مین کچھ اور کلمہ کہ وہ
مانند اوس کلمہ کی ہی ف ع اور ظاہر یہ ہی کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل علیہ السلام نی اور ایسی ہی یعنی ہمارے نزدیک ویسا
حکم اون ملائکہ کا ہی کہ حاضر ہوئی وہ بدر مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی وہ افضل ہین اون ملائکہ سی کہ نہین حاضر ہوئی اور نہین
سی بدر مین پس ہونگی وہ افضل ملائکہ کی اون کی افضلون مین سی وَعَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا یَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اَحَدٌ شَہِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُہَا
قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِیْہِ یَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حفصہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہ مین البتہ امید رکہتا ہون کہ نہین پیٹہیگا آگ دوزخ مین
اگر چاہا ہی خدای تعالیٰ نی کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا نہین ہی کہ تحقیق کہا ہی خدای تعالیٰ نی اور نہین کوئی تم مین سی مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر ف ع ح یعنی حاضر ہوگا دوزخ پہ
وقت گذرنی کی پل صراط پہ سی کہا نووی نی کہ صحیح یہ ہی کہ مراد وارد ہونی سی گذرنا ہی پل صراط پر پس جب گذرینگی اوسپر سی تو دوزخی
دوزخ مین گر پڑینگی اور متقی نجات پاوینگی اور حفصہ نی گمان کیا کہ معنی واردہا کی داخلہا ہین یعنی داخل ہوگا اوسمین اور جب
داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا سب آدمیون کی لیی تو نفی اوسکی اہل بدر اور حدیبیہ سی کیونکر صادق آوی ترجمہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین سنا تونی خدای تعالیٰ کو کہ فرماتا ہی یعنی بعد اوسکی پہر نجات دینگی ہم یعنی داخل ہونی سی اون لوگونکو
کہ تقوی کیا ہی ف ع حضرت حفصہ نی مشکل جانی معنی حدیث کی اس جہت سی کہ ظاہر حدیث کا بموجب گمان اونکی کی غیر موافق
تہا آیت کی پس سوال کیا نفع حاصل کرنی کی لیی نہ بطریق اعتراض کی جیسیکہ طریق ارباب مناظرہ کا ہی بلکہ بطریق اوسکی کہ واجب ہی
ہر اوس شخص پر کہ نہ سمجہی معنی آیت کی یا تطبیق درمیان آیت و حدیث کی وغیر ذلک یہ کہ سوال کری کسی عالم سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ
نی فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی پس پوچہو تم اہل ذکر سے یعنی علما سی اگر نہین ہو تم جانتی ترجمہ اور ایک روایت مین
یون آیا ہی کہ نہین پیٹہیگا دوزخ مین اگر چاہا ہی خدای تعالیٰ نی اصحاب شجرہ سی کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتہہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیچی درخت کی نقل کی یہ مسلم نی ف ح لفظ الذین سی تفسیر ہی اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ مین تہی

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم روز حدیبیہ کی ایک ہزار اور چار سو ف ع اور اختلاف انکی عدد کا اور وجہ توفیق اونکی اوپر گذر چکی
ہی ترجمہ فرمایا واسطی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تم آجکی دن بہترین اہل زمین کی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع
اور اوسکی بموجب کہا بعضی علما نی چنانچہ اونمین سی سیوطی بہی ہین یہ کہ افضل صحابہ کی خلفا اربعہ ہین پہر باقی عشرہ کی پہر اہل بدر
اہل احد پہر اہل حدیبیہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ
بَنِي إِسْرَائِيلَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ
مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ أَجِدَ
ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو کوئی کہ اوپر چڑہی یا کون شخص ہی کہ چڑہی پہاڑی پر کہ نام اوسکا ثنیۃ المرار ہی ف ع ح ثنیہ ساتہہ زبر ث مثلثہ کی اور زیر نون کی
اور تشدید ی کی راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتہہ پیش میم کی اور یہ مشہور ہی کما فی النہایہ اور بعضون نی میم کی زبر سی اور بعضون نی
میم کی زیر سی کہا ایک موضع ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اگر حدیبیہ کی راہ سی آوی پس آنحضرت نی جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ
المرار کی پاس پہنچی رات کو پس لوگونکو رغبت دلائی اوسپر چڑہنی کی اسلیی کہ وہ اونچی گہاٹی تہی یا ظاہرا رغبت اسلیی دلائی کہ
تو مطلع ہو اہل مکہ کی حال پر کہ کہین گہات لگائی نہ بیٹہی ہون اور نہ اندیشی انکی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑہی ترجمہ پس تحقیق شان
یہ ہی کہ جہاڑی جاوینگی اوس سی گناہ جیسی جہاڑی گئی تہی بنی اسرائیل سی ف ح اسمین اشارہ ہی طرف قول حق سبحانہ کی وقولوا حطۃ

نغفر لکم خطایاکم اور قصہ اسکا یہ ہی کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکی کہ نکالی گئی جنگل سی کہ چالیس برس اوسمین حیران رہی اور من و سلوی
اترنی اور بہیجا گیا اونپر من و سلوی حکم کیا گیا اریحا مین جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہی متعلقات شام سی کہ اوس مین جاوین ساتھہ سجدہ اور
دعا طلب دور ہونی گناہون کی اور استغفار کی تو کہ بخشی جاوین گناہ اونکی لیکن اونہون نی بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھہ طلب
کرنی مشتہیات اپنی کی اغراض دنیا سی پس نازل کیا گیا اونپر عذاب پس مراد ساتھہ جہاڑنی جانی گناہ کی بنی اسرائیل سی وعدہ جہڑنی
گناہ اور مغفرت کا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اصحاب کو کہ جو کوئی چڑہی ثنیہ مرار پر بخشی جاوین گی اور جہاڑی جاوینگی
گناہ اوسکی جیسیکہ وعدہ کیا گیا تہا جہڑنی گناہ کا بنی اسرائیل سی اگر وہ حکم بجالاتی پس جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین ترجمہ پس تہی اون
لوگونکی کہ چڑہی اوس ثنیہ پر گہوڑی ہماری یعنی گہوڑی یعنی سوار بنی خزرج کی **ف** ح کہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سی اور جابر رضی اللہ
عنہ اونہین مین سی تہی اور اوپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ تہی اوس اور خزرج کہ بہائی تہی بعضی قبیلہ اوس سی ہی اور بعضی خزرج سی کا
ف پہر پی درپی چڑہی لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ہی تم مین سی بخشا گیا ہی اوسکو مگر صاحب اونٹ
سرخ کا **ف** ع اور وہ عبد اللہ بن ابی رئیس منافقون کا تہا ترجمہ پس آئی ہم اوسکی پاس اور کہا ہمنی آ تو تو بخشش مانگین تیری لیے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا اوس سرخ اونٹ والی نی کہ تحقیق اگر پاؤنہیں گم ہوئی اپنی کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر
ہی طرف میری اس سی کہ بخشش چاہی میری لیے یار تمہارا نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع اور یہ کفر صریح ہی اوس سی اور اوسکی طرف اشارہ
کیا اللہ تعالی کی اس قول نی وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ
سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ **وَذُكِرَ** حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي
أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ **فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ** اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین
یہ ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجہکو کہ پڑہون مین تجہپر سورہ لم یکن الذین
کفروا اوس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کی مذکور ہی اور صاحب مصابیح نی اوس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہی مؤلف نی
اوسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ وَفِي رِوَايَةِ
حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہی ابن مسعود سی اونہون نی نقل کی یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرو تم اون دو شخصون کی کہ بعد میری خلیفہ ہونگی میری
یارون سی کون ہین وہ شخص ابو بکر اور عمر **ف** یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور بموجب شرح ملا علی کی یون چاہیی کہ پیروی کرو اون
دو شخصونکی بعد وفات میری کی یا بعد پیروی کرنی میری کی جملہ اصحاب میری سی کہ وہ ابو بکر اور عمر ہین پس ابو بکر اور عمر بدل ہی یا بیان للذین
کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدہی چلو ساتھہ سیرت اور راہ وروش عمار بن یاسر کی **ف** ع اور اقتدار اعم ہی اہتدا سی اس جہت
سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتھہ اوسکی قول وفعل بخلاف اہتدا کی کہ وہ مختص ہی ساتھہ فعل کی یعنی اقتدا مطلق پیروی کرنی کو کہتی ہین
خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنیکو کہتی ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہی طرف حقانیت خلافت امیر المؤمنین
علی رضی اللہ عنہ کی ترجمہ اور چنگل مارو ساتھہ عہد ابن ام عبد کی **ف** ع یعنی ابن مسعود کی قول ووصیت کو مستحکم پکڑو اور سلیقی اختیار کی

ہی

ہی امام معظم صاحب روایت دینی وقول او نکا حکم سبھا ہے یہ سب خلفاء اربعہ کی سبب کمال فقاہت اور خالص ہونی وصیت اونکی اور تورپشتی
نی اسمین ہی ایک معنی بیان کرکر کہا کہ اول میری نزدیک یہ ہی کہ مراد اونکی عہد سی امر خلافت ہی پس اول اونھون ہی نی گواہی دی صحت
خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نی بجا ہونی خلافت اونکی کا اور قائم کی اسپر دلیل کہ کہا نہین پیچہی ڈالتی ہین ہم اوسکو کہ مقدم
کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیی اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہماری دین
کی لیی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ سی بہی منقول ہی اور مؤید اس معنی کی مناسبت ہے کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کی اور
آخر اوسکی کی اسلیی کہ اوسکی اول مین ہی اقتدوا بالذین من بعدی ابو بکر وعمر اور اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور بعضی لکہا جو
کہ مراد عہد ابن ام عبد سی وصیت و قول ابن مسعود کا ہی اوسپر دلالت کرتا ہی یہ قول آخر ترجمہ اور بیچ روایت حذیفہ کی آیا ہی کہ جو کچہ
کہ حدیث کری تمکو اور خبر دی تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام اوسکی سی پس راست گو جانو اوسکو اور یہ عبارت بدلی اس
عبارت کی ہی و تمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ**
مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنی والا کسیکو بغیر مشورہ کی تو البتہ سردار کرتا مین اونپر بیٹی ام عبد کو نقل کی ترمذی
نی اور ابن ماجہ نی **ف** ۔ یعنی عبد اللہ بن مسعود کی امیر کرنی مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین اور کہا ہی علما نی کہ مقصود امیر کرنا اونکا ہی
لشکر معین مین یا بیچ حالت حیات کی ایک امر مین امور مین سی و الا خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مخصوص ساتھہ
قریش کی تہی اور ابن مسعود قریش نہین تہی **وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي**
جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي فَقَالَ مِنْ
أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ
مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت کی خثیمہ بن ابی سبرہ نی کہ کبار تابعین اور ثقات اونکی سی ہی کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مینی اللہ سی کہ میسر
کری میری لیی ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین ملی کہ صلاحیت رکہی اسکی کہ بیٹہی اوسکی ساتھہ اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سی پس میسر کیا
خدای تعالی نی میری لیی ابو ہریرہ کو پس بیٹہا مین اونکی پاس اور کہا مینی کہ مینی درخواست کی تہی خدای تعالی سی کہ میسر کری ہمنشین
نیک پس میسر کیا میری لیی پس موافق کیا گیا تو میری لیی اور اتفاق ہوا میری لیی ہمنشینی تیری کا **ش** ح لفظ وفقت ساتھہ تخفیف ف کی صیغہ
مجہول کا دونو معنی یعنی سازوار نیکی اور بعضون نسخون مین جملہ میسر نی پہلی وفقت لی کی نہین ہی **ترجمہ** پس کہا ابو ہریرہ نی کہاں کا ہی
تو کہا مینی اہل کوفہ مین سی آیا ہون مین درحالیکہ ڈہونڈتا ہون مین خیر کو ساتھہ ہمنشینی کی اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنی نفس کی لیی
ف ۔ مراد خیر سی علم یا عمل ہی کہ جو تعبیر کیا گیا ہی ساتھہ حکمت کی اللہ تعالی کی کلام پاک مین ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی
اور جو کوئی دیا جاوی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبہی کہا جاتا ہی لاخیر خیر منہ یالاخیر غیرہ یعنی نہین ہی کوئی خیر بہتر علم سی یا نہین

ہی خیر سے ائی اوسکی ... ہیں ... یہ تم مین یعنی تمہاری شہر ... بن مالک
بن ابی وقاص ہین مالک انکی باپ کا نام ہی یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر اونکا اور بیان اونکی مستجاب الدعوۃ ہونی کا ہو چکا ہی دوسری
اور دوسری عبد اللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وضو کا پانی رکھنی والی اور نعلین رکھنی والی ف ع ایسی ہی تکیہ
وغیرہ بھی حضرت کا ان پاس رہتا تہا اور حذیفہ رازدان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منافقون کا حال جانتی تہی
اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نی اوسکو شیطان سی اوپر زبان نبی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا یہ
کہ خدا تعالی عمار کو شیطان سی اور اوسکی اتباع سی نگاہ رکھی اور سلمان صاحب دو کتابون کی یعنی انجیل اور قرآن کی نقل
کی یہ ترمذی نی ف ح ع اسلیے کہ اونہون نی انجیل پڑہی اور اوسپر ایمان لائی سلیے اوترنی قرآن کی اوس عمل کیا اوسپر پہر قرآن پر ایمان
لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر اسلام لائی اور قرآن پڑہا اور اوسپر عمل کیا اور عمر اونکی اڑہائی
سو برس کی تہی اور لقب اونکا سلمان الخیر تہا اور نام اونکی باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتی انا ابن الاسلام
یعنی مین اسلام کا بیٹا ہون وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ
اَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ
شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا نی کہ اچہا شخص ہی ابو بکر اچہا شخص ہی عمر اچہا شخص ہی ابو عبیدہ بن جراح اچہا شخص ہی اسید بن حضیر اچہا شخص
ہی ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہی معاذ بن جبل اچہا شخص ہی معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی ف ع ح ابو عبیدہ تک جو یہ صاحب مذکور ہوئی انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اسید بن حضیر ساتہہ تصغیر کی انصاری ہین
قبیلہ اوس مین سی اور تہی اون صحابہ مین سی کہ حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی مابعد کی جہادونمین روایت کین حدیثین اونسی ایک
جماعت نی صحابہ مین سی اور مری وہ مدینہ مین سن بیس مین اور دفن کیے گئی بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہی
اوپر ہو چکا ہی رہی معاذ بن عمرو بن الجموح یہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سی حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین اور مری یہ حضرت عثمان
کی زمانہ مین اور غالبا یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سی رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہون گی پس ہر ایک کو ساتہہ مدح
اور ثنا کی مشرف کیا گیا اور تقریب ہوئی ہو اونکی ذکر کرنی مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَةٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلاشبہ
جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق ہی طرف تین شخصون کی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہ ترمذی نی ف ح ع
مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکی کی بحد یکہ بہت مشتاق ہی اور نیاز اور منتظر ہی کب یہ مجہمین آوین اور بعضون نی کہا
کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملائکہ اور حور و غلمان سی کہا طیبی نی کہ مشتاق ہونا جنت کا ان تینون کی لیے ایسا ہی جیسے
ہلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا پروانگی مانگی عمار نی

... سول کی لیی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پروا نکی دو اوسکو تجبر ہی ن کو نقل کی یہ ترمذی نی ف ح یعنی باعتبار جوہر ذات کی اور پاک کیی گئی کو ساتہہ تہذیب صفات اور اخلاق کی انتہی اور ملا علی نی کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مانند ظل ظلیل کی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عایشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا اوسنی سخت ترین اون دونونکا نقل کی یہ ترمذی نی ف ع ح یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا اون دونون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بہت آسان چیز اختیار کرتی تہی واسطی آسانی و سہل کرنیکے امت پر کرتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دیی گئی عمار درمیان دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونونکا پس منافات ہوئی اوس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہ ہی کہ یہ بنظر نفس اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تہی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوتی **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ اوٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹھایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون نی عجب سبک جاتا ہی جنازہ اوسکا اور کہا اونہون نی کہ یہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکی کی ہی بنی قریظہ مین ف ح کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی قصہ اوسکا یہ ہی کہ یہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کی تہا پس بسبب عہد اونکی قلعہ سی اوتری اور قرار دیا کہ جو کچہ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہی تو انکی حق مین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیی اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسی قبول کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نی حکم کیا موجب حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچہ ساتون آسمانون کی اوپر سی کہا پس منافقون نی بعد اون کی انتقال کی راہ کلام کرنیکے پائی اور زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوس حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا غرضکہ نسبت جور کی کی اونکی طرف حال آنکہ یہ بات بیہودہ تہی کہ جو اونہون نی کہی سبکی جنازہ کی ساتہہ اس معنی کی کیا مناسبت رکہتی ہی ترجمہ پس پہنچی یہ بات منافقون کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نی کہ فرشتی اوٹہائی لیی جاتی تہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی اس سبب سے جنازہ اوسکا ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور یہ بہی ہی کہ بہاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکی کی طرف دنیا کی اور سبکی اوسکی مشعر ہے طرف شوق اوسکی کی واسطی مولی کی اور جلد اوڑنی روح اوسکی کی طرف مقصد اعلی کی غرضکہ منافقون کو اوس کہنی مین حقارت سبکی سعد کی ملحوظ تہی پس جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسطرح کہ لازم آوی اوس سبکی سی تعظیم شان اونکی کی فرمایا اللہ تعالی نی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنی اور اللہ ہی کی لیی عزت ہی اور اوسکی رسول کی لیی اور مومنون کی لیی ولیکن منافق نہین جانتی **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین سایہ کیا آسمان سبز نی یعنی کسی پر اور نہین اوٹہایا زمین گرد آلود نی کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سے

نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع کہ بزرگان صحابہ او فقرا اور مجردوں اونکی سے ہین چنانچہ احوال اونکے
سے تاکید و مبالغہ ہے ابوذر کی سچ بولنے مین نہ یہ کہ وہ بہت سچے ہین اپنے غیر سے مطلقاً اسلیے کہ نہین لائق ہے یہ کہ کہا جاوے کہ ابوذر زیادہ
سچے ہین ابوبکر سے حال آنکہ وہ صدیق ہین اس امت کی اور بہتر ہین اس امت کی بعد نبی علیہ السلام کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت
سچے تھے ابوذر وغیرہ سے ایسا ہی کہا ہے علما نے **وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اظلت الخضراء**
ولا اقلت الغبراء من ذی لهجة اصدق ولا اوفی من ابی ذر شبه عیسی ابن مریم یعنی فی الزهد رواه الترمذی
اور روایت ہے ابوذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین سایہ کیا آسمان نے اور نہین اوٹھایا زمین نے کسی
صاحب زبان کو یعنی بولنے والے کو کہ راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنے والا ہو حق خدا اور رسول خدا کو اور بعضوں نے
کہا نہ ادا کرنیوالا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچھ اوسمین سے فروگذاشت نکرے ابی ذر سے ف ح ع یعنی ابوذر کچھ چشم پوشی اور مداہنت
نہین کرتے تھے حق گوئی مین حق ہی کہدیتے تھے اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑے فرمان بردار تھے یا اپنی بات کی پورے تھے کہ
وعدہ اور عہد کو پورا کرتے تھے یا کلام واضح اور پورا کرتے تھے حاصل یہ کہ آسمان کی نیچے اور زمین سے اوپر کوئی شخص ابوذر کی برابر راست
گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور رسول کا حق ادا کرنے والا یا فصیح اللسان نہین ہے ترجمہ مشابہ عیسیٰ بیٹے مریم کی یعنی زہد مین نقل
کی یہ ترمذی نے ف ح ع بڑے بے رغبت تھے دنیا کی لذتون سے اور مجرد تھے اور جمع کرنا مال کا اونکی نزدیک حرام تھا اگرچہ حق
مال یعنی زکوٰۃ وغیرہ ادا کرین چنانچہ آیا ہے کہ ایک دفعہ ابوذر حضرت عثمان کی پاس گئے اور اونکی ہاتھ مین عصا تھا پس کہا عثمان نے
یعنی کعب سے کہ وہ بھی وہان بیٹھے تھے اے کعب تحقیق عبدالرحمان مرا ہے اور چھوڑا ہے اوسنے مال بہت پس کیا دیکھتا ہے تو اوسکی
حق مین یعنی کثرت مال اوسکی کمال کی لیے مضر تھے یا نہین پس کہا کعب نے کہ اگر دیتا تھا عبدالرحمن اوسمین حق اللہ تعالیٰ کا یعنی زکوٰۃ
وغیرہ تو کچھ ڈر نہین اوسپر پس اوٹھایا ابوذر نے عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
نہین دوست رکھتا ہون اگر ہو میری لیے یہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد اور پہاڑ سونے کا کہ خرچ کرون مین اوسکو یعنی اللہ کی راہ مین اور باوجود
اسکی قبول کیا جاوے وہ مجھسے یہ کہ چھوڑ جاؤن مین اوسمین سے چھہ اوقیہ یعنی دوسو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی اے عثمان
تم نے بھی سنا ہے اس حدیث کو تین بار کہی ابوذر نے یہی بات کہا حضرت عثمان نے کہ ہان انتہی حضرت شیخ و ملا علی رضی اللہ عنہ نے
اسکی شرح یون لکھی ہے کہ ابوذر فقرا اور زہاد صحابہ سے تھے مذہب اونکا یہ تھا کہ مال اپنی پاس کچھ جمع نہ کیجیے سب بسدد ڈالیے پس
جذبہ غالب آیا اونپر مار بیٹھے کعب کو اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اگر زکوٰۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ مال بہت
ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے اسمین مبالغہ ہے کہ اتنا دون اور باوجود اسکی بھی کاشکے قبول ہو اور حاصل ساری جملہ کا یہ
کہ اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بھی نہین دوست رکھتا کہ بقدر چھہ اوقیہ کی بھی چھوڑ جاؤن انتہی اور
استیعاب مین مؤلف اوسکا ایک حدیث لایا ہے کہ جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف تواضع عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کی تو چاہیے
کہ دیکھے طرف ابی ذر کی انتہی پس سا موجب اسکی تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کی پس قول راوی کا یعنی فی الزہد مبنی ہے اوپر نہ مطلع
ہونی اوسکی کی حدیث مذکور پر باوجودیکہ منافات نہین ہے درمیان اسکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہے تواضع
کا پہر قول اوسکا یعنی فی الزہد نہین ہے مصابیح مین بلکہ صاحب مشکوٰۃ نے زیادہ کیا ہے **وعن معاذ بن جبل لما حضره**

الموت قال التمسوا العلم عند ... عند ابن مسعود و عبد الله بن سلام

سلام الذی کان یہودیا فاسلم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ عاشر عشرۃ فی الجنۃ
رواہ الترمذی اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب آئی اونکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصوں کے
ف ع یعنی علم کتاب وسنت کا یا علم حلال وحرام کا اور بظاہر تر یہی موجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال
والحرام معاذ بن جبل اور ساتھ اسکی ظاہر ہوتی ہے وجہ خصوصیت کی بہی ترجمہ نزدیک عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداء ہی
ف ح مشہور ہوئی یہ ساتھ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی تہین اونکی اور عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سی
بہائی چارہ کردیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی
عویمر نی شام مین اور مری دمشق مین سن بتیس مین ترجمہ اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کے مناقب اونکی مشہور ہین اور کو
یعنی نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک عبد اللہ بن سلام کی کہ جو تہی یہودی پہر مسلمان ہوئی ف ح اول روز مین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی بسبب سابقہ علمی اور معرفت کی کہ حال شریف کی ساتھ رکہتی تہی بسبب
پڑہنی توریت کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی شعر عمرہا بود کہ مشتاق لقایت بودم + لاجرم روی ترا دیدم وازجا رفتم +
پس تحقیق سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے
ف ع یعنی مانند دسوین دس شخصوں کی ہی کہ بہشتی ہین اسلیے کہ وہ عشرہ مبشرہ سی نہین ہی کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین
نی کہا کہ معنی اسکی یہ ہین کہ داخل ہونگی وہ بعد نو شخصوں کی صحابہ مین سی جنت مین اور سیر نقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی
اس سی پہلی جانا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہ ہون کہ وہ دسوین ہین اون لوگون مین سی کہ اسلام لائی
یہود مین سی یا دسوین دس کی ہون سوای عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انہیں صحابہ کی واللہ اعلم وعن
حذیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ لو استخلفت قال ان استخلفت علیکم فعصیتموہ عذبتم ولکن ما حدثکم حذیفۃ
فصدقوہ وما اقرأکم عبد اللہ فاقرأوہ رواہ الترمذی اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کہا صحابہ نی یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرتی آپ کسی کو صحابہ مین ہی سامنی اپنی تو بہتر ہوتا یا یہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو
کون ہوتا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر خلیفہ کردین کسیکو تمپر پس نافرمانی کرو تم اوسکی اور خلافت اوسکی قبول نکرو عذاب
کیی جاوگی تم ولیکن جو کچہ حدیث کہی اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچ جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبد اللہ پس پڑہو نقل کی یہ
ترمذی نی ف ع ح یہ قبیل اسلوب الحکیم کیسے ہی گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اہم وضروری ہی تمکو کہ مجہسی سوال
خلیفہ کرنی کا کرو اسلیے کہ وہ حاصل ہوگا ساتہ اتفاق اور اجماع تمہاری کی اوس شخص پر کہ اہل اوسکا جانوگی تم اوسکو معنا
خلیفہ مقرر کرنی سی ایک مانع بہی ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس چہوڑو اوسکو اور ذہن باندہو کتاب وسنت کی عمل کرنی پہ اور تمسک
کرنی کی ساتہ اوسکی کہ اہم وضروری یہ ہی اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتہ زیادتی فضل اور
مزیت اونکی کی علم ویقین مین اور اوس چیز مین کہ اجتناب کرنا چاہیئے اوس سی کہ وہ نفاق ہی اور اسکا علم حذیفہ کو تہا
بسبب ہونی اونکی کی صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکو علم منافقون کا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور اوسمین

کہ جلا لانا چاہیے اوسکا کہ وہ احکام ہین اور سیہ ابن مسعود خوب جانا ... آنحضرت ... نی وصیت

لاسی مارضی ہے ابن ام عبد یعنی راضی ہوا مین اپنی امت کی لیے ساتھہ اوس چیز کی کہ راضی ہوا ساتھہ اوسکی عبد اللہ بن مسعود
اور فرمایا تمسکو تمہد ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کی قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علما نی کہ اس حدیث مین اور فصل کی پہلی حدیث مین
بیان خلیفہ کرنی ابی بکر رضی اللہ عنہ کا ہی ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سی کہ کہا مقدم رکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی ابو بکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہی پس موخر نہین کرین گی ہم اونکو کار دنیا اپنی مین **وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ**
تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّ عَبْدُ الْعَظِيْمِ اور انہی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اونسی نہین ہی کوئی آدمی نہین سی کہ پہنچی اوسکو فتنہ یعنی
بلار دنیوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سی اوسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیے کہ مینی سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی محمد بن
مسلمہ کی تئین ضرر نہ کریگا تجکو فتنہ **ف** ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہین حاضر ہوئی تمام غزوون مین سوای تبوک کی
اور بعضی کہتی ہین خلیفہ پکڑا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سال تبوک مین اور تہی فضلاء صحابہ سی اور اسلام لائی مصعب
بن عمیر کی ہاتہہ پر مدینہ مین اور مری تینتالیسوین سال یا چہیالیسوین یا سینتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوئی ایام فتنہ مین
ساتہہ حکم نبوی کی اور سلامت رہی اوسکی شر اور ضرر سی **ترجمہ** روایت کیا اوسکو ابو داؤد نی اور سکوت کیا اوس سی **ف**
ح یعنی نہ طعن کیا اسمین اور نہ تصحیح و تحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہی اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہی ابو داؤد نی اوس سی
صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکے جبکہ تہ مجمل اوسکی مذکور ہو سکا ترجمہ اور مقرر کیا او ثابت کہا اس حدیث
کو منذری نی **ف** ح کہ علماء حدیث سی ہی اور اصل مشکوۃ مین یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت
کو جزری سی لکہا ہی **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ**
وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی دیکہا زبیر کی گہر مین چراغ **ف** ح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہوپہی یعنی صفیہ کی بیٹی
اور داماد ابو بکر صدیق کی خاوند اسماء ابو بکر کی بیٹی کی کہ بہن تہین عائشہ رضی اللہ عنہا کی **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی ای عائشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسماء کو مگر تحقیق جنی ہی یعنی چراغ جو اوسوقت جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسماء جو حاملہ
تہی جنی ہی اور نہ نام رکہنا تم اوس لڑکیکا یہانتک کہ مین نام رکہون اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ
اور تحنیک کیا اوسکو ساتہہ کہجور کی اپنی دست مبارک سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ح تحنیک کہتی ہین اوسکو کہ کہجور چبا او کچہہ
چبا کر بچہ کی تالو مین لگا دیتی ہین اور یہ سنت ہی اور اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سی
درخواست کری یہ کہ لڑکیکا نام رکہدی اور تحنیک کری اوسکو ساتہہ کہجور یا شہد کی اور مانند انکی کی قسم شیرینی سی واسطی برکت
حاصل ہونیکی اور تہوک سی کہا مؤلف نی کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت مقرر کی اونکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ
کنیت نانا اونکی کی یعنی ابو بکر صدیق کی اور نام بہی رکہا اونکا اونہین کی نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکی پیدا ہوئی
اول ہی پیدا ہوئی ہین مدینہ مین پہلے سال ہجرت ... ابو بکر ... اونکی کان مین اذان دی اور ... اونکو اسماء ... اور ... آنحضرت

ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول انکی پیٹ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک گیا ـ ـ دی اور برکت طلب کی
اونکی لیی اور عبد اللہ کی چہرہ پر بال نہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی دلاور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور نانی دار دوستی
سلوک کرنی والی اور باپ اونکی زبیر خیر خواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبد اللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نی
مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل کی دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کیی گئی اونکی خلافت پر سن چونسٹھ
مین اور پہلی اسکی نہین خطاب کیی جاتی تہی ساتہہ خلافت کی پس جمع ہوئی اونکی فرمانبرداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان
وغیرہ ذلک سوای شام کی یا بعض اوسکی کی اور حج کیی ساتہہ لوگون کی آٹھہ حج اور روایت کین حدیثین اونسی خلائق کثیر نی ١٠
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عمیرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ آپ نی فرمایا واسطی معاویہ کی
یا الہی کر اسکو سیدہی راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہی پایا گیا اور ہدایت کر لوگونکو بسبب اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی ف ۔ اور اس مین
شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اوسکا ہوا ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شان مین
کہا قرشی نی کہ وہ اموی ہین اور ماں اونکی ہند بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابو سفیان روز فتح کی مسلمان ہوئی اور مؤلفۃ القلوب مین
تہی پہر مؤلفۃ القلوب مین رہی اور وہ ایک تہی اونمین کی کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور بعضون
نی کہا کہ نہین لکہا اونہون نی وحی مین سی کچہہ ولیکن خطوط نویسی کرتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان منشی تہی اور حاکم ہوئی
وہ شام کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مری رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس
کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا تہا اونکو اور کہتی تہی اخیر عمر اپنی مین کاشکی مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام ہی
ایک جگہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر کو یعنی حکومت سی کچہہ اور تہا اونکی پاس تہبند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور چادر
اور قمیص اور کچہہ موی مبارک آپکی اور ناخن آپکی پس کہا اونہون نی کہ کفنانا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مین اور لپیٹنا مجکو آپکی
چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندہنا میری اور بہرنا میری حلق کی گڑہی مین اور باندہنا میری سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن آنحضرت
صلی اللہ کی اور تخلیہ کر دینا درمیان میری اور درمیان ارحم الراحمین کی یعنی دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان
لایا عمرو بن العاص نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی ف ع مراد لوگون سی وہ لوگ مکہ کی ہین کہ اسلام
لائی روز فتح مکہ کی بجبر پہر بعد ازان کامل ہوا ایمان اونکا کہ چاہا خدا تعالی نی کامل کرنا اونکا اور عمرو بن العاص برس آٹھ میں پہلی فتح مکہ کی
یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع و رغبت اسلام مین کہ ہجرت کی طرف مدینہ کی پس فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوی
از راہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت طبیعی وغیرہ نی ذکر کیا اور ابن ملک نی کہا تخصیص عمرو کی ساتہہ ایمان لانی کی برغبت اسلیی کی
کہ واقع ہوا اسلام اونکی دلمین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی پادشاہ حبشہ کی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پس متوجہ

ہوئی بار بار دو ایمان لانیکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اسکی کہ بلاوی کوئی اونکو
دو طرقی ہوئی پہر ایمان لائی پس اسیر کیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور فاروق ... تہی
کہا کہ پہلی اسلام کی وہ بڑی عداوت رکہتی تہی آنحضرت سی اور بہت دریپی تہی آنحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان آیا
تو آنحضرت نی چاہا کہ زائل کرین اونکی دلسی اثر اوس وحشت قدیمی کا تو امن مین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی اور
نا امید نہ ہون اللہ تعالی کی رحمت سی اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتہ کہینچ لیا اونہون نی آنحضرت
نی فرمایا کہ کیون ہاتہ کہینچا تو نی ای عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہی تو کہا ایمان لاتا ہون
بشرط اسکی کہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اس سی کیی ہین میں فرمایا نہین جانتا ہی تو ای عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہی اور ڈہا دیتا
ہر گناہ کو کہ پہلی اسکی کیی گئی اور ہجرت دور کر دیتی ہی اور ڈہا دیتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اس سی کیی گئی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص اور
بہائی اونکا ہشام بن العاص دونون مومن ہین اور یہہ بہی آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہہ بہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
نی اونکو انکا ارشد یعنی بلا شبہہ تو ارجمند ہی اور فرمایا آنحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اور دلسی لاتا ہی واللہ اعلم اور تہی عمرو بن العاص
عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق وغبی دیکہتی کہتی سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ
عمرو وقت گذرنی کی اس عالم سی خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکہتی تہی پس کہا اوسکو اوسکی بیٹی عبد اللہ نی ای باپ
یہ تمام گہبراہٹ کسواسطی ہی صحبت رکہی تمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تمنی ساتہہ اونکی کہا ای بیٹی میری مجہپر
تین حالتین گذری ہین تہا مین اول امر مین کہ دشمنی رکہتا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین
اور صحبت رکہی مینی ساتہہ اونکی پہر تہا مین امارت وولایت مین اور مبتلا ہوا مین اوسمین اور پہنچا مجکو بسبب دنیا کی جو کچہہ پہنچا نہین
جانتا مین کہ ساتہہ کس حالت کی ان حالتون مین سی میری ساتہہ معاملہ کرینگی اور کیا پیش آتا ہی **وعن جابر** قال لقینی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا جابر مالی اراک منکسرا قلت استشہد ابی وترک عیالا ودینا قال افلا ابشرک بما لقی اللہ بہ
اباک قلت بلی یا رسول اللہ قال ما کلم اللہ احدا قط الا من وراء حجاب واحیی اباک فکلمہ کفاحا قال یا عبدی تمن علی اعطک قال یا رب
تحیینی فاقتل فیک ثانیۃ قال الرب تبارک وتعالی انہ قد سبق منی انہم لا یرجعون فنزلت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ
امواتا الایۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ملی مجسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای جابر کیا ہی مجکو کہ دیکہتا
ہون تجکو شکستہ اور دلگیر یعنی غمگین کہا مینی شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبد اللہ غزوۂ احد مین اور چہوڑی اونہون نی عیال یعنی بہت اور
قرض یعنی پس جمع ہوئی ہین کئی سبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری ندون مین تجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ پیش آیا خدا عز وجل اور معاملہ کیا
ساتہہ اوسکی تیری باپ سی **فرح** یعنی بسبب غم واندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہ آسان ہو جائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادا کی
قرض کی ولیکن شاد رہ ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین قرب وکرامت مولی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل وکرامت باپون کی
سرایت کرتی ہی اون بیٹون مین کہ سیدہی راہ پر ہون اور اشارہ ہی اسپر کہ بیٹون کو ساتہہ خوشی دینی باپون کی خوش ہونا
چاہیی ترجمہ کہا مینی ہان خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کلام نہین کیا خدا تعالی نی کسی سی ہرگز
مگر پردہ کی پیچہی سی **فرع** کسی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل مین

باب ... سی ... اشارہ ہی طرف اسکی کہ

ہون ... ساتھہ دنیا کی واسطی قول آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی ترجمہ اور زندہ کیا خدا ہی تعالی نی تیری باپ کو پس کلام کیا اوس سی روبرو کہ نہ پردہ تہا بیچ مین اور نہ رسول

ف ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی بل احیاء عند ربہم اسلیے کہ تقدیر اسکی یہ ہے

ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نی کہ گردانی اللہ تعالی روح بیچ بدن جانور سبز کی پس زندہ کیا اوس جانور کو

سبب اوس روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنے سی زیادتی قوت روح اونکی کی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا سبب

اوس قوت کی ترجمہ فرمایا خدا تعالی نی اِی بندی میری یعنی خاص بندی آرزو کر او رچاہ باعتماد فضل و کرامت میری کی جو چاہ

دونگا مین تجھکو کہا تیری باپ نی اِی پروردگار میری یہ آرزو رکھتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کریتو مجھکو اور بھیجی تو دنیا مین پس

ماراجاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنی تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولی کا فرمایا پروردگار تبارک و تعالی نی تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق

گذرا ہی حکم میرا کہ مردی نہین پہر کر آوینگی دنیا مین ف ع اسطرح کہ وہ جیتی رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرتی رہین اونپر

طاعات پس نہین منافی ہو نیکا زندہ ہونا بعضے مردونکا بسبب عیسی وغیرہ کی اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ نہین پہر کر

آوینگے مردی ساتھہ التماس اور آرزو اپنی کی پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھہ شہید دجال کی ہی اور کہا سید جمال الدین

نی کہ ضمیر انہم کی پہرتی ہی اہل احد کیطرف یا مطلق شہدا کیطرف تو کہ نہ اشکال لازم آوی ساتھ قصہ عزیر کی ترجمہ پس اوتری یہ آیۃ

یعنی اوسکی حق مین اور اوسکی یارون کی حق مین کہ جو شہید ہوئی تہی احد مین اور گمان نہ کر تو مردہ اون لوگونکو کہ ماری گئی راہ

خدا مین اخیر آیۃ تک نقل کی یہ ترمذی نی ف ع کہ اسکی آگی یون ہی بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ

مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی بلکہ وہ زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس روزی

دی جاتی ہین اسحالمین کہ خوش ہین بسبب ملنی نعمتون الہی کی اونکو اور وہ خوشی کرتی ہین ساتہہ اون پس ماندونکی کہ نہین ملی

اونسی یعنی اور مومن بہائی کہ زندہ ہین بسبب اسکی کہ نہین ڈر ہی اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی یعنی آخرت مین معنی یہ ہین کہ وہ

خوش ہوتی ہین بسبب امن و سرور اونکی کی وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ اور یہ بہی روایت ہی جابر سی کہا بخشش چاہی میری لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچیس بار نقل کی یہ ترمذی

نی ف ع احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسون مین اور موید ہی احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سی کہ لفظ

اوسکی یہ ہین استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مؤلف نی کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اونکی ابو عبد اللہ

ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سی ہین اور روایتین بہت اونسی منقول ہین حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اوسکی ساتہہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی اٹہارہ غزوون مین اور گئی شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا ہو گئی تہی روایت کین حدیثین اونسی خلق کثیر نی

مری وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوی برس کی عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مری ہین اون مین سب سی آخر یہی مری ہین

بموجب ایک قول کی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ

لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلعم نی

بیت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب ... یہ والیجا تی او ... اہی حلات او

اونکی اگر قسم کہا بیٹہیں خدا پر اعتماد کر کر یعنی قسم کہاوین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہی او سکو او سکی قسم مین اور رد دیتا ہی اور
کام کو یا قسم کہاوین اپنی فعل پر کہ ایسا کچہ کرینگے ہم تو ویسا کر دیتا ہی اللہ تعالی اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہی اونکو کہ کرین
وہ فعل ترجمہ اونمین سے براء بن مالک ہین ف ع یہ بہائی ہین انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک مان اور ایک باپ سی فضلاء صحابہ
اور دلیرون اور پہلوانون اونکی سی ہین حاضر ہوئی احد مین اور اور جہادون مین کہ بعد احد کی ہوئی اور یہ بڑی قوی اور شجاع تہی
کہ سو مشرکونکو مقابلہ کی حالت مین اونہون نی مارا ہی سوای اونکی شریک اور ونکی ہو کر مارا اونکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ
شدید روز یمامہ کی اور شہید ہوئی بیسوین سال مین ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَیْہَا اَھْلُ بَیْتِیْ وَاِنَّ کَرِشِیَ
الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِیْئِہِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آگاہ رہو تحقیق خاص میری اور محل ستر و امانت میری کی
کہ ٹہکانا پکڑتا ہون مین طرف اونکی اہل بیت میری ہین ف ح یعنی مفصل عیبتہ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کی لکہی جاچکی ہین
اور وہان یہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور یہ منافات نہین رکہتا کہ اونکی غیر کی حق مین بہی وارد ہو خصوصاً اہل
بیت کہ بہت خاص ہین ساتہ اس صفت کی ت اور تحقیق دوست دلی میری انصار ہین پس عفو کرو تم اونکی بدکارونسی اور قبول
کرو اونکی نیک کارونسی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہی ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دشمن نہین رکہتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکہتا ہی ساتہ اللہ تعالی کی اور روز آخرت کی
نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِقْرَأْ قَوْمَکَ السَّلَامَ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّۃً صُبُرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی ابو طلحہ سی کہا
فرمایا واسطے میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سی سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچہ کہ جانتا ہون مین
پارسا ہین صبر کرنیوالی نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْکُوْ حَاطِبًا
اِلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذَبْتَ لَا یَدْخُلُہَا فَاِنَّہٗ قَدْ شَہِدَ
بَدْرًا وَّالْحُدَیْبِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سی کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کی پاس اسحالمین کہ شکایت کرتا تہا
حاطب کی نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نی کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین یعنی بسبب کثرت ظلم
کرنیکے مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہوٹا ہی تو یعنی اس سبب سی کہ جزم کیا تو نی اور تاکید کر کر کہا تو نی نہین
داخل ہوگا آگ مین اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہ مسلم نی ف ع یعنی اور جو کوئی حاضر ہوا ہی اون
دو نو مین نہین داخل ہوگا آگ مین جزماً یا رجائً یا اس سبب سی کہ دلالت کرتا ہی اوسکی ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالی کا اوسکو بیچ
عتاب کرنی اوسکی ساتہ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنی کی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ آخر آیت تک

ثم لا الله من هولاء الذين ذكر الله ان تولينا استبدلوا بنا ثم لا يكونوا امثالنا فضرب على فخذ سلمان الفارسي
ثم قال هذا وقومه ولو كان الدين عند الثريا لتناوله رجال من الفرس رواہ الترمذی روایت کرتی ہین ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی پڑہی یہ آیۃ اور اگر موندہ پہیرو تم یعنی ایمان لانیسی محمد صہ پر اور مدد کرنے دین اوسکی سی لاویگا خدا تعالی تمہاری بدلہ مین ایک
گروہ کو سوای تمہاری پہر وہ گروہ نہین ہونگی مانند تمہاری یعنی بلکہ بہتر ہونگی تمسے عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نی کہ اگر روگردانی کرین ہم ہماری بدلی مین اور بجای ہماری لائی جاوین وہ پہر نہین ہونگی
وہ مانند ہماری پس مارا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کی پہر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہی اور قوم اسکی یعنی فارسی اور عجمی اور
اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کی یعنی آسمان مین تو البتہ لیتی اوسکو کتنی اشخاص فارس مین سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع لفظ
فرس ساتہہ پیش ف اور جزم ر کی یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان اونکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس
کی ہین اور اول ظاہر تر ہی اسلیی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث آگی کی **وعنه** قال ذكرت الاعاجم عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانا بهم او ببعضهم اوثق مني بكم
او ببعضكم رواه الترمذي اور یہ بہی روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ذکر کیی گئی اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی تحقیق ساتہہ ان عجمیونکے یا بعض اونکی کی زیادہ اعتماد رکہتا ہون یعنی محافظت دین
اور امانت مین بنسبت تمہارے یا بعض تمہاری کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ح یعنی عربیونکی طیبی نی کہا کہ خطاب یہان قوم
خاص کو ہی کہ اونکو کہا تہا مال کی خرچ کرنیکو جہاد مین پس اونہون نی تقاعد و تکاسل کیا اوسمین پہر تقدیر اسمین تعریف
اہل عجم کی او عنایت و رعایت ہی بنسبت اونکی اور ملا علی نی اسکی شرح بسط و تفصیل سی مع سند کی آیتو نسی لکہی ہی بخوف
درازی کتاب کی اوسمین سی نہین لکہا گیا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن علي** قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان لكل نبي سبعة نجباء ورقباء واعطيت انا اربعة عشر قلنا من هم قال انا وابناي وجعفر وحمزة وابوبكر
وعمر ومصعب بن عمير وبلال وسلمان وعمار وعبد الله بن مسعود وابوذر والمقداد رواه الترمذي
روایت ہی علی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلا شبہ ہر پیغمبر کی لیی سات آدمی ہوتی تہی بزرگ برگزیدہ صحابہ
مین سی اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اوسکیکی کہ اوسکی ساتہہ ہوتی تہی اور دیا گیا ہون مین چودہ مرد کہ نجبا اور رقبا میری ہین
یعنی مجکو دی گئی ہین از راہ تفضلات کی کہا ہمنی کون ہین وہ چودہ مرد کہا حضرت علی نی وہ مین ہون اور دونون بیٹی میری
یعنی حسن اور حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ
ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع کہا مولف نی کہ حمزہ بیٹی عبد المطلب کی ہین کنیت اونکی
ابو عمارہ ساتہہ پیش عین کے چچا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت کی دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ دودہ پلایا تہا دونون
صاحبون کو ثویبہ لونڈی ابی لہب کی نی اور وہ اسد اللہ تہی اسلام قدیمی رکہتی تہی کہ دوسری سال مین بعد نبی ہونیکی مسلمان ہوئی
اور بعضون نی کہا کہ اسلام لائی حمزہ بعد داخل ہونی رسول خدا صلعم کی دار ارقم مین بیچ چہٹی سال کی نبی ہونیسی پس عزت دی

احد تک تھے اسلام کی سبب اسلام انکی اور حاضر ہوئے بدر میں اور شہید ہوئے روز احد کی اور کہا انکی وحشی نے

چار برس بڑی تھی عمر میں کہا ابن عبد البر نے کہ نہیں صحیح ہے یہ نزدیک میری کہ وہ دودہ شریک تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن کیونکر ہوئی مگر یہ کہ دودہ پلایا ہو ثوبیہ نے دونوں صاحبونکو دو وقتوں میں اور بعضوں نے کہا کہ دو برس بڑی تہی حضرت سے انتہی اور باقی صاحبونکا احوال اوپر مذکور ہو چکا ہے **وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهٗ وَلَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكٰى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِضٰى عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهٗ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ** اور روایت ہے خالد بن ولید سے کہ کہا تہا درمیان میرے اور درمیان عمار کی کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ میں پس سختی کی میں نے عمار سے کلام کرنے میں فتح خالد بن ولید اکابر قریش سے تھے اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سے خالد نے اوسکو چشم حقارت سے دیکہا اور سختی کی اوسپر خالد کہتے ہیں ترجمہ پس گئے عمار بارادہ اسکی کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سے پس آئے خالد ف یہ کلام راوی کا ہے جو خالد سے روایت کرتا ہے اور لفظ قال محذوف ہے دلالت کرتی ہے اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نے کہا احتمال ہے کہ کلام خالد سے ہو بطریق التفات کی ترجمہ اور عمار شکوہ کر رہے تھے خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نے پس ہوئے خالد کہ سخت کہتے تھے اور زیادہ نہیں کرتے تھے مگر سختی کو اور حال آنکہ نبی چپکی بیٹھے تھے بولتے نہ تھے پس رو دیئے عمار یعنی بسبب سختی خالد اور قباحت صبر اور کثرت غصہ اپنے کی اور سکوت کرنے آنحضرت کی اور کہا عمار نے یا رسول اللہ کیا نہیں دیکھتے ہیں آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہے اور کیا کہتا ہے پس اوٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کرے عمار سے یعنی ساتھ زبان کی دشمن رکھے گا اوسکو خدا اور جو کوئی بغض رکھے عمار سے یعنی ساتھ دل کی بغض رکھیگا اوس سے اللہ کہا خالد نے پس باہر نکلا میں یعنی آنحضرت کی پاس سے بقصد راضی کرنے عمار کی بالکل پس نہ تھی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میرے سے راضی ہونے عمار کی سے یعنی ایسا کام کروں کہ عمار مجھ سے راضی ہو تو مجھ میں اور اوس میں محبت پیدا ہو پس پیش آیا میں عمار سے ساتھ تواضع اور انکسار اور تحفہ بہیجنے اور عذر کرنے اور گلے لگنے وغیرہ اسباب رضا کی پس راضی ہوئے عمار رضی اللہ عنہما **وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ** رواہما احمد اور روایت ہے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے خالد ایک شمشیر ہے خدا کی شمشیروں میں سے یعنی شمشیر کی ہے کہ کھینچا اوسکو اللہ نے مشرکوں پر اور مسلط کیا اوسکو کافروں پر صاحب سیف کا ہے حاصل یہ کہ خوب لڑتے ہیں کافروں سے اللہ کی راہ میں اور اچھا جوان اپنے قبیلہ کا ہے خالد اور خالد بنی مخزوم میں سے تھے کہ نام ہے بدری کا قریش سے روایت کین یہ دونوں حدیثیں احمد نے **وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا مجھکو ساتھ دوستی چار شخصونکی یعنی علی الخصوص اور خبر دی مجھکو کہ وہ سبحانہ وتعالی دوست رکہتا ہے اونکو عرض کیا صحابہ نے کہ نام بیان کیجئے اونکا ہمارے لیے یعنی تو کہ ہم بہی دوست رکہیں اونکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی ایک ہے اونہیں سے درحالیکہ فرماتے تھے آنحضرت

سن ہی وعن جابر قال کان عمر یقول ابو بکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی بلالا رواہ البخاری اور روایت
ہی جابر کی کہا کہ تھی عمر کہتی ابو بکر سردار ہمارے ہین یعنی بہتر و افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابو بکر نے سردار ہمارے کو مراد کہتی تھی
عمر سردار دوسرے بلال کو نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یہہ حضرت عمر نی بطریق تواضع کی کہا اسلیے کہ عمر افضل ہین بلال سے بالاجماع
اور بعضون کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جملہ سرداروں سے ہی اور بعضون نی کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت کو نہین ہی اور بعضون نے کہا کہ ضمیر متکلم مع
الغیر کی واجب نہین ہی کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کی لیے ہی اور ضمیر کنایت صحابہ سے ہی پس اول مین شامل کل ہین اور ثانی مین
اکثر اور اضافت اس فقرہ مین واسطے تخصیص کی ہی یعنی سید ہی درمیان ہمارے وعن قیس بن ابی حازم ان بلالا قال لابی بکر ان
کنت انما اشتریتنی لنفسک فامسکنی وان کنت انما اشتریتنی لله فدعنی وعمل الله رواہ البخاری اور روایت ہی قیس
بن ابی حازم تابعی سے کہ بلال نی کہا واسطے ابی بکر کی ف ح ع جسوقت کہ ابو بکر نی بعد از وفات آنحضرت صلعم کی کہا بلال کو اور
درخواست کی کہ میری صحبت مین رہو اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کی لیے کہتا تھا اور بلال کو ابو بکر نے خریدا تھا اور کافرون کی
ہاتھ سے چھڑا کر آزاد کیا تھا اور اونہوں نی بعد وفات آنحضرت کی ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونیکا کیا تھا بسبب صبر کرنیکی اوپر دیکھنے مسجد
کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور نہ کہہ سکنی اذان کی اوسمین اور اگر آویگا کہ بلال سید الابدال ہوئی اور جگہ اونکی غالبا شام ہی حاصل کیہ
بلال نی ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت کی اور ابو بکر مانع ہوئی اوسوقت مین بلال نی ابو بکر سے کہا ترجمہ کہ اگر ہی تو کہ تہین
خریدا ہی تو نی مجکو بلکہ اپنی نفس کی لیے یعنی اپنے خوشی کی لیے تو نگاہ رکہہ مجکو اپنی اپنے پاس اور خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہے
تو نی مجکو واسطے خدا کی اور طلب رضا اور ثواب اوسکیکی پس چھوڑ دو مجکو ساتھ عمل خدا کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع یعنی چھوڑ مجکو تو
خدا کی لیے کام کرتا رہون اور شاق ہی کچہہ مرد کار نرکھو اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نی مجکو طاقت پیغمبر کی جگہ دیکھنی کی بدون
اونکی نہین اور دنیا اونکی بیان نہین ہو سکتا ہی بیت چہ مشکل تر این بر عاشق زار کہ بی دلدار بنید جای دلدار پس گئی بلال ہمراہ لشکر
اسلام کی شام اور جا رہا دمشق مین بیچ برس اٹھارہوین سال ہجری وفات پائی اور یہہ حدیث کہ بیچ کرنی بلال کی پہر رجوع کرنی کی طرف مدینہ
کی بعد دیکھنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین اور اذان کہنی اونکی اوسمین اور کانپنی مدینہ کی بسبب اذان اونکی پس کچہہ
اصل نہین اوسکی یعنی معلوم ہوتی ہی ذکر السیوطی فی الذیل وعن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال انی مجھود فارسل الی بعض نسائه فقالت والذی بعثک بالحق ما عندی الا ماء ثم ارسل الی اخری فقالت
مثل ذلک وقلن کلھن مثل ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یضیفه یرحمه اللہ فقام رجل من الانصار
یقال له ابو طلحة فقال انا یا رسول اللہ فانطلق به الی رحله فقال لامراته ھل عندک شیء قالت لا الا قوت صبیانی
قال فعللیھم بشیء ونومیھم فاذا دخل ضیفنا فاریه انا ناکل فاذا اھوی بیده لیاکل فقومی الی السراج کی
تصلحیه فاطفئیه ففعلت فقعدوا واکل الضیف وباتا طاویین فلما اصبح غدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
لقد عجب اللہ او ضحک اللہ من فلان وفلانة وفی روایة مثله ولم یسم ابا طلحة وفی آخرھا فانزل اللہ
تعالی ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة متفق علیه

اور روایت ہے

بیچ مشقت اوٹھاتا ہون بھوک وغیرہ کی جہد وجہ سے پس بھیجا آنحضرت نے کسیکو بیبیون سی ایک بیوی کی پاس پس بھیجی اونھون نے یہ بات کہی کہ اگر کچھ
اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیے پس کہا اون بیوی نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا ہے آپکو ساتھ حق کی نہین ہے میرے پاس یعنی
قسم کہانی پینی کی چیز سے مگر پانی پھر بھیجا آنحضرت نے کسیکو دوسری بیوی کی پاس پس کہا اون بیوی نے بھی مانند اوسکی کہ کہا تھا پہلی بیوی نے یعنی
اور اسیطرح سب بیویونکی پاس بھیجا اور کہا سبھون نے مانند اوسکی ف ع اور شاید کہ یہ حال ہوا ابتدا مین پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ
کی اور حاصل ہونی غنائم اور اموال کی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی کہ مہمانی کرے اوسکی رحمت کریگا خدا ہی تعالی اوسپر
پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے کہا جاتا تھا اوسکو ابوطلحہ ف ع ح نام اونکا زید بن سہل انصاری ہے خاوند ام سلیم کی کہ جو مان تھی انس
کی ترجمہ پس کہا ابوطلحہ نے مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس کہا لیگئے ابوطلحہ اوس شخص کو طرف گھر اپنی کی پس کہا ابوطلحہ نے
واسطے بیوی اپنی کی کہ وہ مان انس کی تہین کیا ہے تیرے پاس کچھ طعام کہا اوسنے نہین ہے کچھ ہمارے پاس طعام مگر بموافق قوت لڑکون میرے کے
ف ع یعنی چھوٹے لڑکون کے لیے کچھ رکھ چھوڑا ہے کہ اونکو بھوک لگتی ہے بار بار رات و دن نہین والا معلوم ہے نہین جانتے ہے بھوک کا رکنا بچے نکال اور
کھلانا مہمانونکا ترجمہ کہا ابوطلحہ نے یعنی اپنی بیوی سے پس بہلا دے اونکو ساتھ کسی چیز کی اور سلا دے اونکو ف ع گویا ابوطلحہ نے قصد کیا کہ
بچے نہ دیکھین کھانا مہمان کا تو کہ خواہش کرین جیسے کہ عادت بچونکی ہوتی ہے ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکھلا اوسکو ظاہر مین
کہ ہم کھاتے ہین ف ع یعنی اوس طعام مین سے اسلیے کہ مہمان جب دیکھتا ہے کہ صاحب خانہ نہین کھاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہے اوسکو
اور مہمان کی سامنے آنا اونکی بیوی کا اسلیے ہوا کہ وہ بڑہیا تہین اور یہ قصہ پردہ کی حکم ہونی سے پہلی کا ہے ترجمہ پس جس وقت کہ قصد کرے
مہمان اور پھیلا دے ہاتھ اپنا تو کہ کہا وے پس اوٹھنا تو طرف چراغ کی اوسکی سنوارنی اور بتی اوکسانیکی لیے پھر بجھا دینا تو اوسکو یعنی تو کہ
اندھیرا ہو جاوے اور وہ ہمارے نہ کھانیسے مطلع نہوں پس کیا اوس عورت نے ایسا ہی پس بیٹھے وہ یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان
طعام پر اور کہایا مہمان نے اور رات گذاری ابوطلحہ نے اور اونکی بیوی نے بھوکی پس جب صبح کی ابوطلحہ نے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نے یعنی بسبب معلوم کرنیکی نور کشف سے یا طریق وحی سے البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نے یا کہا اور
نے کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سے یعنی نام ابوطلحہ کا اور اوسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابوہریرہ
سے مانند اس حدیث کی آیا ہے یعنی موافق لفظ ومعنی مین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نے یعنی اوس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابو
طلحہ اور بیچ آخر اوس روایت کی یہ آیا ہے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیۃ اور ترجیح دیتے ہین یعنی اپنے مہمانونکو یا اور ونکو اپنی نفسون پر
اگرچہ ہو اونکو حاجت بھوک نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعنہ** قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ یَمُرُّوْنَ فَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا یَا اَبَا هُرَیْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰہِ هٰذَا وَیَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰہِ هٰذَا حَتّٰی مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰہِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور اوسی سے روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا اوترے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کی ایک
منزل مین پس گذرنے لگی لوگ یعنی ہمارے جانب سے پس فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھتے کہ کون ہے یہ کہ گذرتا ہے
اے ابوہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا مین اوسکا نام و وصف پس فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچھا بندہ خدا کا ہے یہ اور

... بات کا آنحضرت

ہوا اور مومن ... وہ اوسوقت مین ایسی بری شئی کہ آپ نی ایسا کچہ فرمایا اونکی حقیقین

ہمیشہ اسیطرح سوال وجواب رہا ترجمہ یہانتک کہ گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت صلعم

نی کون ہی یہ پس کہا مینی یہ خالد بن ولید ہی ف ع اور اسمین اشعار ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ مین تہی اور ابو ہریرہ
باہر تہی خیمہ کی والا خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچہا بندہ خدا کا ہی خالد بن الولید ایک تلوار ہی اللہ
کی تلوارون مین سی نقل کی یہ ترمذی نی وعن زید بن ارقم قال قالت الانصار یا نبی اللہ لکل نبی اتباع وانا قد اتبعناک فادع اللہ
ان یجعل اتباعنا منا فدعا بہ رواہ البخاری اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سی کہ کہا کہا انصار نی ای پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیئی
تابعدار ہین اور تحقیق ہمنی تابعداری کی آپکی پس دعا کرو خدا سی کہ کری ہماری تابع ہم مین سی ف ح یعنی ہماری خلفا اور موالی
کو بہی ہم مین سی کری کہ اونکو بہی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگونکو ہماری حقمین احسان کرنیکی کی ہی اونکو بہی شامل ہو جیسا کہ
فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوا انکی جو مناقب اور فضائل اور عنایتین اور کرامتین ہماری
لیی فرمائی ہین وہ بہی اونمین شریک ہون یا معنی یہ ہین کہ دعا کیجیی کہ کری ہماری تابعونکو ہمسی یعنی متصل ساتہہ ہماری اور پیرو ہماری
نیکی کرنی مین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہماری کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین اتبعوہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نی ساتہہ
اسکی یعنی ساتہہ انی تابعین انکی کی اوسنی نقل کی یہ بخاری نی وعن قتادة قال ما نعلم حیا من احیاء العرب اکثر شہیدا اعز یوم
القیامة من الانصار قال وقال انس قتل منہم یوم احد سبعون ویوم بئر معونة سبعون ویوم الیمامة علی عہد
ابی بکر سبعون رواہ البخاری اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا نہین پہچانتی ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبائل
عرب سی کہ بہت ہون شہید اونکی اور بہت عزیز ہون روز قیامت کی انصار سی کہ شہید اونکی بہت ہونگی اور عزیز تر ہونگی یعنی روز قیامت
مستحق ہوگا کسی ... گئی ہین اور کیا عزت ہوگی اونکو اور کہا انس نی ماری گئی انصار سی روز احد کی ستر شخص ف ع
ظاہر مراد یہ ہی کہ انصار اور مہاجرین اونکی بیشتر ماری گئی اسلیی کہ روایت کی ہی ابن مندہ نی کہ علماء حدیث اور سیر سی ہی حدیث ابی
سی کہ قتل کیی گئی انصار مین سی روز احد کی چونسٹہہ شخص اور مہاجرین سی چہہ شخص ترجمہ اور ماری گئی روز بئر معونہ کی ستر شخص کہ اونکو
قرا کہتی تہی اور قصہ اونکا سیر کی کتابونمین مذکور ہی اور ستر شخص ماری گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابوبکر رض کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب
کی قوم کی ساتہہ لڑنیکو گئی تہی نقل کی یہ بخاری نی وعن قیس بن ابی حازم قال کان عطاء البدریین خمسة الاف
خمسة الاف وقال عمر لافضلنہم علی من بعدہم رواہ البخاری اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہ کہا تہی عطا بدر والونکی پانچ پانچ ہزار
یعنی جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئی تہی اونکی ہر ہر شخص کو بیت المال مین سی پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تہی اور کہا عمر نی البتہ فضیلت دیتا ہون
مین اونکو اونکی غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی عطا مین اونکی کامل ہوین بخلاف غیر اونکی کی اور مین بہی فضیلت دیتا ہون
اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ کرون نہین اس مقدار پر تسمیة من سمی من اہل بدر فی الجامع للبخاری یہ باب ہی بیچ
بیان ذکر کرنی نامون اون صحابہ اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیی گئی ہین بیچ کتاب جامع کی واسطی بخاری ف ح جاننا چاہیی کہ بخاری نی

کی لایا ہی تو ساتھ ... اور ... کی ترتیب ...
کہا ہی علما نی کہ دعا وقت ذکر اونکی صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف ہجا کی کیا ہی سوا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ کی کہ اونکو مقدم کیا ہی اور باقی کو بترتیب حروف ہجا کی لایا ہی اور مؤلف نی بہی اسی روش پر اتباع اوسکا
کیا ہی انتہی اور ملا علی رضوی کہا کہ یعنی یہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری مین حقیقۃً یا حکما تو کہ داخل ہوتی
عثمان بہی نہ اونکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ اونکا کہ نہین ذکر کیے گئی اور نہین کہا میرک نی کہ مراد وسی کہ جنکی نام ذکر کیے گئی
ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری مین خواہ روایت اونسی ہی یا اونکی غیر سی بایں نہج کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین نزد ذکر
اونکا بدون تصریح کرنی اسکی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین اور ساتھ اسکی جواب دیا گیا ہی نہ ذکر کرنی اوسکی سی عبیدہ بن الجراح کو اسلیے
کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری مین کتنی جگہ مگر یہ نہین واقع ہوا ہی
اونمین صریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا بیچ روایت ابی داؤد کی ابن عمر سی کہ آنحضرت
صلعم نکلی روز بدر کی ساتھ تین سو اور پندرہ آدمیونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مشرکین ہزار تہی اور صحابہ تین سو اور تیس سی
اول اونکی اور پیشوا اور سردار اونکی اور تمام عالم کی لوگونکی اَلنَّبِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْھَاشِمِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ت** نبی محمد بیٹی عبد اللہ کی
ہاشمی **ف** ع ح شروع کیا حضرت کی ذکر سی تیمنا اور تبرکا یا واسطی دفع توہم اسکی کہ وہ نہین تہی ساتھ اونکی ولادت آپکی سال فیل مین
اور بعثت آپکی شروع چالیس برس مین ہوئی اور دور نبوت آپکی ۲۳ تئیس برس اور عمر شریف آپکی تریسٹھ برس کی آپ سردار سب سو کو
اور خاتم النبیین تہی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحزابہ اجمعین عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ الْقُرَشِیُّ
ت عبد اللہ بیٹی عثمان کی ابو بکر صدیق قریشی ہی **ف** تیم بن مرہ سی ہین جمع ہونا اونکا ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پانچوین واسطی پر ہی یعنی پانچوین پشت مین نسب اونکا اور حضرت کا ملا ہی نام اونکا جاہلیت مین عبد رب الکعبہ تہا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکا نام عبد اللہ اور عتیق رکہا اور کنیت اونکی ابو بکر اور بعضون نی کہا کہ عتیق قدیمی نام اونکا ہی آیا ہی کہ اونکی ما
یان بچہ نہ جیتا تہا اور جب پیدا ہوئی تو مان انکی انکو خانہ کعبہ کی آگی لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سی آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون
نی کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن اور جمال روی اور اچہی ہونی قوم اونکی کہتی تہی اسلیے کہ عتیق بمعنی کرم اور جمال اور نجات کی بہی
آتا ہی اور اتفاق کیا ہی امت نی اوپر نام رکہنی اونکی ساتھ صدیق کی بسبب جلدی تصدیق کرنی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو اور لازم کرنی اونکی کی سچ کو تمام احوال مین رضی اللہ عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تہا بیچ سال فتح مکہ کی ایمان لائے
اور چودہوین سال مین حضرت ابو بکر کی چہہ مہینی اور چند روز بعد وفات پائی اور عمر اونکی ستانوی برس کی تہی اور خلافت صدیق اکبر
کی دو سال اور چند مہینی رہی اور عمر اونکی تریسٹھ برس کی موافق عمر آنحضرت صلعم کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش رو
تابان جمال نحیف البدن نحیف رخسارہ اور اونکی رخسارون مین رگین تہین سبز عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِیُّ **ت** عمر بیٹی خطاب کی عدوی
ف ح اولاد عدی بن کعب سی ہین اور ساتھ پانچ واسطونکی آنحضرت کی ساتھ جمع ہوتی ہین اور اشراف قریش سی تہی اور جاہلیت
مین سفارت اور رسالت اونہین کی نام مقرر تہی یعنی نامہ و پیغام انہین کی ہاتھ سرداروں وغیرہ پاس کفار بہیجتی تہی اور سفید
رو سرخ چشم بلند قد تہی اور اونچی تہی لوگون سی ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور ...

اون سے جو کہا کہ عرب اور عجم میں سے وہ مشرف ہوئی پہاڑ کی ہی تیری سخت ہی اور امانت دار
اور سب سے ... ہی فرق کرنیوالی درمیان حق و باطل کی اور کفر اور اسلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانے
اونکی اور مہیب اور شجاع تھی پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بحکم آپکی ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلی مین ڈالی اور کمان
کا چلہ چڑہایا اور ہاتھہ مین تیر لیے اور کعبہ مین آئے سردار قریش کی سب وہان حاضر تھی پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور
قریش کی حلقون پر جدا جدا آئے اور کہا برے ہون موتہہ تمہارے جو کوئی چاہی کہ رووی اوسکو مان اوسکی اور یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ
ہو بیوی اوسکی تو چاہیے کہ آوے اور ملے مجسے پیچہے اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچہے نہ جاسکا خلافت اونکی ساڑہے دس برس
رہی اور عمر اونکی تریسٹھہ سال کی ہوئی بسبب قول مشہور کی عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ
وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهٖ حضرت عثمان بیٹے عفان کی قریشی پیچہے چہوڑ گئے تھی اونکو حضرت مدینہ مین نزدیک بیٹی اپنی کی کہ نام اونکا
رقیہ تہا اور لگایا اونکی لیے حصہ اونکا ف ح حضرت رقیہ حضرت عثمان رض کی نکاح مین تہین جب حضرت بدر کو جانے لگی تو حضرت رقیہ
بیمار تہین پس عثمان رض کو آنحضرت نے واسطے بیمارداری اور خبرگیری بی بی رقیہ کی چہوڑا اور بدر کی غنیمت مین انکا حصہ بہی لگایا
اور اسی اعتبار کر اونکو اہل بدر سے گنا اور تولد اونکا چہٹے سال مین ہے سال فیل سے اسلام لائے پہلے داخل ہونیکی دار ارقم مین
بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی اور اسلام اونکا ابوبکر کی دعوت یعنی ترغیب سے تہا اور جب اسلام لائے تو اونکی چچا حکم
بن ابی العاص بن امیہ نے اونکو باندہا اور قید کیا اور کہا باپ دادونکی دین سے نئی دین مین آیا تو واللہ نہین چہوڑونگا مین تجکو جب
تک کہ نہ چہوڑے تو اس دین کو کہا عثمان رض نے اس دین کو ہرگز نہین چہوڑونگا اور اس سے جدا نہین ہونیکا تو جو کچہ جانے کر جب حکم
نے سختی و مضبوطی اونکی دین کی دیکہی تو چہوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زمان نبوت سے حضرت
عثمان رض کی نکاح مین تہین اور غزوہ بدر مین مرین اور بعد اونکی ام کلثوم سے آنحضرت صلعم نے نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بہی
مرین پس کہا آنحضرت نے اگر ہوتی میرے پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوا اونکی ایسا
نہ تہا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اوسکی نکاح مین ہون اور اسی سبب سے ذو النورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تہی حضرت
عثمان میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور اونکی موتہہ پر نشان تہی چیچک کی بزرگ ریش تہی خوبصورت لوگون مین اور فرمایا آنحضرت
نے ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مین تیرا ساتہہ اوسکی کہ بہت مشابہ ہی لوگون مین ساتہہ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتہہ باپ
تیری محمد کی صلعم اور تہی حیا اونکی اس درجہ کی کہ گہر کی اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتی تہی اور حیا سے پیٹہہ اپنی سیدہی نہین کر سکتی
تہی اور شہید ہوئی درمیان مین ایام تشریق کی سنہ پینتیس مین اور خلافت اونکی تیران سال رہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسی برس
کی اور بعضون نے تراسی برس اور چہیاسی برس کی بہی کہی ہی عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الهاشمی حضرت علی بیٹے ابی طالب کی
ہاشمی ف ح ع پیغمبر خدا کی چچا کی بیٹی تہی اور بہائی اپکی ساتہہ مواخات کی یعنی بہائی چارہ بہی انسے ہوا تہا اور خاوند فاطمہ زہرا
کی اور باپ حسن اور حسین کی اور اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوئی دو ہاشمیو نسے اور قدیم الاسلام تہی اور بقول جماعہ کثیر کی صحابہ سے اول
اسلام یہی لائی ہین اور کہا ہی علمائی کہ بہیجی ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی رضی اللہ عنہ منگل کو اور عمر اونکی اسوقت
... ... تہی اور ... لقب اونکا ... اور یعسوب المسلمین اور ابو الحسن اور ابو ... اور ...

اونکی لقب ہمین سی ہی اور تھی وہ رضہ میانہ قد نہایت گندم گون مائل بسرخی
بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گھنی تھی ڈاڑہی اونکی اور طویل اور عریض تھی خوب صورت خندہ دہن تھی مانند چاند چودہوین رات
کی قوی دل شجاع منصور یعنی اللہ کی مدد ہوتی تھی اور فتح یاب ہوتی تھی جہان لڑنیکو جاتی واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس حسنی الصحبت
وکرم وجہہ ابن عباس سی روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نی نیزہ لیا تھا رسول خدا صلعم کا روز بدر کے اور کہا حکم کی نیزہ لیا اونہون نی روز بدر کے
اور سب غزوہ میں روایت کیا اوسکو احمد نی مناقب میں مدت اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی جمعہ کو وقت سحر کی
سترہوین رمضان سن اکتالیس مین اور عمر اونکی تریسٹھ برس کی صحیح ومختار یہی ہی پہچاننا چاہیے کہ مصنف نی یہانتک رعایت کی مراتب
رتبیہ کی پہر اعتبار کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا إِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ ت ایاس بیٹی بکیر کی ف ح اور بعضی نسخون مین البکیر الف لام سی ہے اور ایاس
ساتھہ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی آخر مین سین مہملہ اور بکیر ساتھہ پیش ب اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ تصغیر بکر کی اور بعضون نی روایت بخاری
کی ساتھہ زیر ب اور تشدید کاف کی ضبط کیا ہی یہ لیتی ہین مہاجرین اولین سے حاضر ہوے بدر مین اور اور جہاد ومین کہ بعد بدر کے ہین اور تہا اسلام
اونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین اور وہ اور اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تہی اور اہل بدر سی تہی وفات
اونکی سن چونتیس مین ہوئی بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ت بلال بیٹی رباح کی غلام آزاد ابو بکر صدیق کی ف ح مؤذن رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہی اور بعضون نی ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نی ابو عبد الکریم اور بعضون نی ابو عامر اور رباح
اونکی علامہ ساتھہ زیر رای مہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام ہین پہلی اسلام مکہ مین اونہون ہی نی ظاہر کیا اور عذاب کیی گئی دین خدا
مین اور آسان ہوا اونپر نکالنا روح کا اور عذاب دیتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تہا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کی ہاتہہ سی مارا گیا اونکا
قصہ طویل ہی اور کہینچتا تہا اونکو مالک اونکا امیہ لوہی کی زرہ مین اور ڈالدیتا آفتاب مین اور کوٹتا تہا اونکو لکڑی سی پس ابو بکر صدیق نی اونکو خرید کیا
اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو بیچ سال فتح کی ساتھہ کہنی اذان کی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہین اور بس ہی اونکی فضیلت مین کہ
آنحضرت نی فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تہی بلال رضی اللہ
سخت گندم گون دراز قد بہت بال والی وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون نی کہا اٹھارہوین سال مین اور عمر اونکی کچہہ اوپر ساٹھہ برس کی
تہی اور بعضون نی کہا ستر برس کی اور کچہہ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل مین بہی گذرا ہی حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ ترجمہ
اور حمزہ بیٹی عبد المطلب کے ہاشمی ف ح اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ بہی آیا ہی اور ماں اونکی ہالہ بیٹی وہب کی بہن آمنہ بنت وہب کی
جو والدہ تہین آنحضرت کی یعنی خالہ زاد بہائی بہی تہی حضرت کی اور تہی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہین
اور حدیث مین آیا ہے کہ دیکہا مین ملائکہ کو کہ غسل دیتی ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہ بہی آیا ہی کہ لکہی ہوئی ہین وہ نزدیک
خدا تبارک وتعالی کی ساتوین آسمان مین حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفُ قُرَيْشٍ
ترجمہ حاطب بیٹے ابی بلتعہ کی ہم قسم قریش کی ف ح کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہے حاضر ہوئی بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ بعد اونکی
ہوئی وفات پائی سال تیسری مین بیچ مدینہ کے اور عمر اونکی پینسٹھہ برس کے ہوئی اور قصہ اونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب مین گذر چکا أَبُو حُذَيْفَةَ
بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ ترجمہ ابو حذیفہ بیٹی عتبہ بن ربیعہ کی قریشی ف ح اور اونکی نام مین خلاف ہی اور مشہور ہے کہ وہ ہشام بن
عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے فضلا صحابہ سی اور مہاجرین اولین سی تہی دونون قبلونکی طرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف

حارثہ بن ربیع الانصاری ... حَارِثَةُ بْنُ الرُّبَيِّعِ ترجمہ حارثہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ... اوربیا ... بیبی ...

شہید ہوے اور بعضون نے ساتھ بدر او ربیع اور تصحیف کے بھی منضبط کیا ہی اور صحیح اول ہی سراقة کان فی النظارة ترجمہ شہید ہوے روز بدر کے اور حارثہ

ہی بیٹا سراقہ کا تھا یعنی وقت شہید ہونیکے بیچ نظر کرنیوالون کی ف ح ربیع نام اونکی مان کا ہی اور سراقہ نام اونکی باپ کا اور تھا حارثہ نظر کرنیوالون مین

نہ قتال کرنیوالون مین جیسا کہ احمد و نسائی نے روایت کیا ہی اور حواشی مین لکھا ہی کہ تھا وہ اون لوگون مین سی کہ بلند جگہ پر کہڑی تھی تو اوپر احوال شہر کے دیکھنے کو

نظر کرین اور معنی بین نظارہ ساتھ تشدید ظا کی اور تشدید ظا کی معنی کہ نظر کرین کسی چیز کو اور حارثہ نوجوان تہی کہ واسطی نظارگی کی معرکہ مین کہڑی تھی

ناگہان ایک تیر ہوا کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم نتھا حلق مین اونکی لگا پس مان اونکی آنحضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول خدا صلعم تحقیق جانتی ہو تم

مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میری کسقدر چاہتی تہی مین اوسکو اور کسقدر تعلق تہا مجکو ساتھ اوسکی اگر بہشت مین گیا ہی تو صبر کرون اور اگر دوزخ مین

گیا تو تو دیکھیگا جو کچھ مین کرونگی یعنی مین ایسی نوحہ کرونگی جیسی ہو سکی اور ایک روایت مین ہی اگر دوزخ مین ہی تو دیکھیگا خدا جو کچھ کہ کرونگی مین اوسپر پس فرمایا آنحضرت نے ای ام حارثہ وہان

ایک بہشت نہین ہی کتنی ہی بہشتین ہین اوپر والی اور تیرا بیٹا فردوس اعلی مین ہی پس کہا اوسکی مان نے کہ صبر کرونگی مین اوسپر خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ

الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ خبیب بیٹی عدی کی انصاری ف ح ساتھ پیش خ معجمہ کی اور زبر بہلی کی اور جزم ی کی حاضر ہوے بدر مین اور قید کیے گیے

غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسری کی ہجرت سی اور مکہ مین لیگیئی اونکو مشرک پس خریدا اونکو حارث بن عامر کی بیٹون نے اور خبیب نے قتل کیا تھا حارث

کا ذکور روز بدر کی پس خریدا خبیب کو حارث کی بیٹون نے تو کہ قتل کرین اوسکو پس رہے وہ قیدی اونکی پاس پہر سولی پر کہینچا اونکو تنعیم مین اور اول وہ

ہی کہ اسلام مین ہی کہینچی گئی ہین اور اول انہون نے ہی جاری کیا طریقہ ادا کرنی دو رکعت کا وقت قتل کی اور قصہ اوسکا عجیب ہی چنانچہ مذکور ہی صحیح

بخاری مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ وقت قتل کی کہتی تہی خداوندا مین کسیکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہنچاوے تو تو پہنچا سلام

میرا اونکو پس جبرئیل آنحضرت کی پاس آئی اور سلام اونکا پہنچایا بخاری نے حدیث نقل کی ہی راوی نے خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ

ترجمہ خنیس بیٹی حذافہ سہمی کی ف خ خنیس ساتھ پیش خ معجمہ کی اور زبر نون کی اور جزم ی کی اور سین مہملہ کی آخر مین قریشی تھی اور مہاجرین

مین سی تہی حاضر ہوے بدر مین بعد ہجرت کرنیکی طرف حبشہ کے پہر حاضر ہوے احد مین پہر مدینہ مین فوت ہوے اور سبب زخم کی کہ کہتی تہی جان دی اور وہ خاوند

تہی حفصہ دختر عمر بن خطاب کے بیٹی کی پہلی آنحضرت صلعم کی رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ رفاعہ بیٹی رافع کی انصاری ف ع رفاعہ زیر کی

زیر سی بدری ہین اور باپ اونکی سردار تہی اپنی قوم کی اور بہائی اونکی مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوے بدر مین اور احد مین اور تمام جہاد

رسول خدا صلعم کی ساتھ اور حاضر ہوے ساتھ علی کی جنگ جمل اور جنگ صفین مین اور مرے بیچ اول امارت معویہ کی رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ

أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ رفاعہ بیٹی عبد المنذر کی ابو لبابہ انصاری ف ع ح یہ اوس ہین اور سردارون مین سی تہی حاضر ہوے عقبہ مین اور بدر

مین اور تمام جہادون مین اور بعضون نے کہا کہ بدر مین نہین حاضر ہوے بلکہ امیر کیا تھا آنحضرت نے اونکو مدینہ مین اور لگایا اونکا حصہ اصحاب بدر کی ساتھ

حضرت عثمان کی ایام میں تہا اور وفات اونکی حضرت علی کی خلافت مین ہوے اور قصہ اونکی باندہنی کا اپنی تئین ستون مسجد سی واسطی قبول

توبہ کی اور تقصیر کی واقع ہوئی تہی اونسی بیچ قصہ نضیر کے مشہور ہی اور آنحضرت کی مسجد مین ایک ستون ہی کہ اوسکو ستون ابو لبابہ کہتی ہین

یہ نام اوسکا اوسی تقریب مذکور سی ہی الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ زبیر بیٹی عوام کی قریشی ف ح عوام ساتھ زبر عین اور تشدید واو

ہین اور زبیر عشرہ مبشرہ مین سی ہین جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت کی قصی مین چاہیے واسطی کہ مان اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پہپہی آنحضرت کی ہین اور ام

المومنین خدیجہ بھی پائی اونکی بہن اور اسما بیٹی ابوبکر کی بیوی اونکی اسلام لائی اور ماں اونکی صفیہ [illegible] ہاتھہ [illegible] موت مین [illegible]
کی تھی اونکو تھی مین چھتیس برس کی اور عذاب کیا اونکو اونکی حجاجی ساتھہ وہ ہوین تو کہ ترک کرین اسلام کو لیکن ترک کیا اونھون نے اور ہجرت کی
حبشہ کیطرف اور حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اوسکے غزوہ مین ہمراہ آنحضرت صلعم کی اور ٹہیرے رہی ساتھہ آنحضرت کی روز احد کی اور اول تلوار اونھون نے کھینچی
ہی راہ خدا مین اور تھی وہ سفید رو دراز قد بہت گوشت بہت بال والی ہلکی رخسارہ شہید ہوئے روز جمل کی سن چھتیس میں اور عمر اونکی چونسٹھہ برس
کی تھی اور دفن کیے گئی وادی السباع مین پہر لائی گئی بصرہ مین اور تعزیہ اونکی وہان مشہور ہے اور مارا اونکو ابن جرموز نے کہ امیر المومنین علی کی لشکر مین سے
تہا اور ابن جرموز حضرت علی کی پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجکو ساتھہ قتل زبیر کی حضرت علی نی کہا بشارت ہو تجکو بھی ساتھہ آگ دوزخ کی اور قصہ
اونکی قتل کا احادیث و سیر کتابون مین لکہا ہی ترجمہ زید بیٹی سہل کی کنیت اوسکی ابو طلحہ انصاری نسب ف ح ع حاضر ہوئے عقبہ مین ساتھہ ستر
کی اور حاضر ہوئے بدر مین اور اور غزوہ مین کہ بعد بدر کے ہوئی اور وہ کنیت سی کہ ابو طلحہ ہی مشہور تھے اور وہ خاوند مین ام سلیم کی کہ ماں انس بن مالک کی ہین
اور تیر اندازی مین مشہور تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہی ایک گروہ سی اور ایک روایت مین ہے سو مرد سے اور ایک روایت مین ہی
ہزار مرد سے بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت نے درمیان اونکی اور ابو عبیدہ کے اور تھی یہ انصار کے سردار اور نہین ہے ا[illegible] تونگر و مین اور اونکی لیے فضائل بہت ہین
اور وفات ہوا اونکی سن اکتیس مین اور عمر اونکی ستر برس کے تھی اَبُوْزَيْدٍ الْاَنْصَارِي ترجمہ ابو زید انصاری ف ح ع یہ بھی ایک صحابی ہین
اور وہ مین سے ہین کہ جنھون نے قران کو جمع کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین اور انس کے چچا مین سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور مشہور تھے ساتھہ سعد قاری اور انکی
نام مین اختلاف کیا ہی بعضون نے کہا سعد بن عمیر اور بعضون نے کہا قیس بن سکن سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ سعد بیٹی مالک کے زہری ف
ح یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سی تھی اور مالک نام ابو وقاص کا ہی زہری قریشی تھی اسلام لائی سعد ابتدا اسلام مین ابوبکر صدیق کی
ہاتھہ پر ستراں برس کے عمر مین اور بعضون نے کہا انیس برس کے عمر مین اور اونھون نے کہا کہ مین تیسر اسلام کا ہون یعنی دو کی بعد تیسرا مین اسلام لایا اور اول ہی نے
ہی تیر پہینکا راہ خدا مین حاضر ہوئی وہ بدر مین اور سب جہادون مین ہمراہ آنحضرت کی اور جمع کیا آنحضرت نے اونکی لیے اپنی ماں اور باپ کو روز احد کی کہ فرمایا تیر پہینک ماں
اور باپ میرے فدا ہون تجپر اور تھی وہ ٹہنگنے فربہ کلان سر سخت اونگلیان تہین اون کی گندم گون پست بینی بدن پر بال تہی بہت مری اپنی محل مین
کہ عقیق مین تہا نزدیک مدینہ کی دس کوس سی پہر اوٹھا کر لائی گئی مدینہ مین اور دفن کیے گئی بقیع مین سن پچپن مین پایا اون مین معویہ کے عہد مین اور عمر
ستر برس کی تھی اور بعضون نے کہا بیاسی برس کے اور عشرہ مبشرہ مین سب سے پیچھے یہی مرے ہین اور فتح کیے گئی اونکی ہاتھہ پر ملک عجم اور گری اونکی
سعی سے بنیاد کسری کی سردار تہی اور مناقب اونکی بہت ہین سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعد بیٹی خولہ کی قریشی ف ح ساتھہ زبر ح
معجمہ اور جزم واو کی بنی عامر بن لوی سی تھے اور بعضون نے کہا حلیف یعنی ہم قسم اونکی تھی اور تھی حبشہ کی ہجرت کرنیوالون سی ہجرت ثانیہ مین اور بعضون
نی کہا حاضر ہوئی بدر مین اور مرے مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کی سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعید بیٹی زید کی بیٹی عمرو بن نفیل کی
قریشی ف ح نفیل ساتھہ پیش نون اور زبر فا اور جزم ی کی اور کنیت سعید کے ابو الاعور ہی اور وہ قریشی عدوی ہی عشرہ مبشرہ سی بہنوئی
عمر بن الخطاب کے قدیم الاسلام کہ اسلام لائی پہلی آنی کی دار ارقم مین اور حاضر ہوئے تمام جہادون مین ہمراہ آنحضرت کی اور نہین ہوئے بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبد اللہ
کی کہ واسطے خبر لینی قافلہ قریش کی گئی تہی گندم گون دراز قد تھے پہر ساتھہ آنحضرت کی گیارہوین پشت مین بیچ کعب بن لوی کی اور اسلام لائے وہ بیس
برس کی عمر مین اور کہا دیکھا مینی اپنی کو کہ باندھا تھا مجکو عمر نی اسلام کی اوپر اور اسلام لانی سی پہلی اونکی فاطمہ بیٹی خطاب کے بہن اپنی بہائی عمر بن الخطاب
کی اور مری وہ عقیق مین قریب مدینہ کی سن اکیاون یا باون مین اور عمر اونکی ستر برس کی ہوئی اور اونکی باپ زید بن نفیل نی جاہلیت مین

زید بن سہل ابو طلحہ الانصاری

بہت سے پیغمبر کیساتہ اور آنحضرت سے بہی ملی اور تین صحابی کی ملاقات کی اور انکو موطا کی حالت میں پایا تہی سہل
فضائل ہے ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح بدر اور احد اور سب جہادوں میں حاضر ہوئے اور روز احد کی ساتہہ آنحضرت کے ثابت رہے
اور بعد آنحضرت کی وصال حضرت علی کی ہی امیر المومنین تھے اونکو مدینہ میں خلیفہ کیا پہر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ میں سنہ اڑتیس میں وفات پائی اور علی رض
نی اونپر نماز پڑہی ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَ أَخُوهُ ترجمہ ظہیر بیٹے رافع کی انصاری اور بہائی اونکی ف ح ظہیر ساتہہ ظ معجمہ کی اور ملا علی نی
کہا ساتہہ تصغیر کی اور بہائی ظہیر کی خدیج بن رافع اور ملا علی نی کہا مظہر نام تہا اونکا ساتہہ پیش میم اور زبر ظ کی اور زیر ہ مشدد کی دونون اہل بدر سے ہین حاضر ہوئے بدر
مین اور جہادون میں بعد بدر کے سوائی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيُّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود ہذلی کے ف ع ساتہہ پیش ہ کی اور زبر ذال کی نسبت ہے
طرف قبیلہ بنی ہذیل کی جو قبائل قریش سے ہی اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ عبد الرحمن بیٹے عوف کے زہری
ف ح اولاد زہرہ بن کلاب سے جمع ہوتے ہین ساتہہ آنحضرت صلعم کی کلاب بن مرہ میں جو پردادے کے دادا ہین اور تہا نام اونکا جاہلیت میں عبد الکعبہ پیدا ہوئے دس
برس بعد سال فیل کی اسلام لائے ابو بکر صدیق کی ہاتہہ پر ابتدا اسلام میں اور اونکی مان بہی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی اونہون نے حبشہ کو دو ہجرتین اور
حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادون میں ساتہہ آنحضرت کی اور ثابت رہی روز احد کی اور پہنچی اونکو بیس زخم یا زیادہ اور ادا کی رسول خدا نے اونکی پیچہی نماز ایک
سفر میں اور تمام کی آپ نے نماز جو کچہ کہ باقی رہی تہی جیسیکہ حکم مسبوق کا ہی مگر غزوہ تبوک میں نہین گئی اور تلافی کی اوسکی ساتہہ تصدق کرنی چالیس
دینار کی راہ خدا میں بعد ازان ساتہہ چالیس ہزار دینار کی اور سوار کیا لوگونکو پانسو گہوڑون پر راہ خدا میں ہے پانسو اونٹ پر اور خبرگیری کی ازواج مطہرات کے
بعد آنحضرت صلعم کی اور تہا اکثر مال اونکا تجارت سے اور مناقب اونکی بہت ہین اور تہی وہ دراز قد تنک چہرہ سرخ سفید لنگڑی ہو گئی تہی بہ سبب تیر کے کہ
اونکی پانوں مین لگی تہی اور تہی اغنیا صحابہ سے اور وقت ہجرت کرنیکی مدینہ فقیر تہی اور خیر و برکت اونکو مدینہ میں حاصل ہوئے اور جب وفات پائی تو چار
بیبیان رکہتی تہی اور صلح کی گئین وہ چوتہائی آٹہوین حصہ پر کہ حق اونکا تہا اور پراسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ہر ایک
لی ہی اہل بدر میں سے چار چار سو دینار کی دینی کی اور تقسیم کی گئی میراث اونکی ایک ہزار اور سات سو نفر میں پہنچی ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور سب سی
اونہون نی حدیث پائی ہی کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا دیکہا مین عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہین بہشت مین اور پہنچتی ہین اوسمین بطریق جہو
دلکو لکی چال سی سرین پر تصدق کی ساتہہ تمام قافلہ کی کہ شام سی آیا تہا سات سو اونٹ پالانون اور جہولون سمیت بسبب شکرانہ اوس بشارت دخول
جنت کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ کہ دراز ادا کرتی تہی نماز کو پہلی ظہر سی اور روایت ہے کہ وقت وفات کی او بیہوش ہوئی اور جب ہوش مین آئی تو کہا کہ آئے
میری پاس دو فرشتی سخت درشت خو اور کہا کہ اسکو آگے حاکم عزیز امین کی لیجاتی ہین ہم اور دو فرشتی اور آئی اور کہا کہ انکو کہان لیے جاتی ہو اونہون
نی کہا لیے جاتی ہین ہم اسکو آگے عزیز امین کی اون فرشتون نی کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہی سعادت نی اسمین جس وقت
ماں کی پیٹ میں تہا روایت کیا اسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نی اور وہ فتوی دیا کرتی تہی ابو بکر اور عمر اور عثمان رض کی عہد مین اور وفات پائی حضرت عثمان رض کی
خلافت میں اور جب وفات پائی تو حضرت علی رض نی کہا کہ جا اے ابن عوف کہ صاف چشیدی و درد را ندیدی مناقب اونکی بہت ہین اور اون کے
اسلام لانی کا قصہ غریب ہی اسماء الرجال مین اوسکو نقل کیا ہی ہمنی عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ عبیدہ بیٹے حارث کی قریشی
ف ح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضون نی کہا کہ ابو معاویہ عبیدہ بیٹے حارث کے بیٹے عبد المطلب کے بیٹے عبد مناف کی آنحضرت صلعم سی دس برس
بڑی تہی اسلام لائی پہلی آنکی دار ارقم میں اور ہجرت کی اونہون نی ساتہہ دو بہائیون اپنی کی کہ طفیل اور حصین نام رکہتی تہی اور لڑی روز بدر کی ولید بن
عتبہ سی اور دونو زخمی ہوئین درمیان اونکی اور مری عبیدہ اوس سے اور مارا گیا ولید بہی اوسی روز روایت کی اوس سی علی رض بن ابی طالب نی عبیدہ

بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عبادہ بیٹے صامت کے انصاری ف ح انصار کے سرداروں میں سے تھے عبادہ
ثانیہ میں اور حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں اور یہ ایک شخص تھے اون میں سے کہ جنہوں نے جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے عہد میں اور تھے دراز قد جسیم خوب صورت بھیجا اونکو عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں قاضی و معلم کر کر پس حمص میں اقامت کی بعد ازان
فلسطین میں آ رہے رملہ میں وفات پائی اور بعضون نے کہا بیت المقدس میں سن چونتیس میں اور عمر ہوئی اونکی بہتر برس کی اور
بعضون نے کہا کہ معویہ کے زمانہ تک باقی تھے عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِیْفُ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُوَیٍّ ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کے ف ح
ع انصاری ہین حاضر ہوئے بدر میں اور سکونت اختیار کی مدینہ میں اور لا ولد مرے مدینہ ہی میں بیچ آخر ایام معویہ رضی کے اور تھے قدیم الاسلام
اور یہ اون لوگون میں سے ہین کہ نازل ہوئی اونکے حق میں وتریٰ اعینھم تفیض من الدمع یعنی اور دیکھتا ہے تو آنکھیں اونکی کہ جاری
ہین اون سے آنسو اور روایت کی حضرت سے ایک حدیث کہ فرمایا نہیں ڈرتا ہوں میں تمپر فقر سے ڈرتا ہوں میں فراخی دنیا سے
الخ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عقبہ بیٹے عمرو کے انصاری ف ع ح کنیت اونکی ابو مسعود ہے اور بدری ہین مشاہیر صحابہ سے
حاضر ہوئے عقبہ ثانیہ میں اور جمہور اسپر ہین کہ نسبت اونکی طرف بدر کے بسبب سکونت کی ہے کہ وہان رہتے تھے نہ بسبب حاضر ہونیکے
جنگ بدر میں وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور بعضے کہتے ہین بعد اوسکے سن اکتالیس یا بیالیس
میں عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ الْعَنَزِیُّ ترجمہ عامر بیٹے ربیعہ کے عنزی ف ح ساتھ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کے اور زے کے نسبت ہے عنزہ
کی طرف کہ اونکے اجداد سے ہے او جامع الاصول میں الغنوی ساتھ غین معجمہ اور داو کے حلیف ہین عدی کے اور اسیطرح اوسکی نسبت
میں عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف میں حلیف آل خطاب کا کیا ہجرتین کے دونون ہجرتین اور حاضر ہوے بدر میں اور سب جہادون میں
اور اسلام لائے پہلے عمر رضی اللہ عنہ کے اور وفات پائی سن بتیس یا پنتیس میں اور قول اول مشہور ہے اور ثانی موافق تھی ساتھ
اوس مضمون کے کہ کاشف میں کہا کہ مرے پہلے عثمان کے عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عاصم بیٹے ثابت کے انصاری ف
ح حاضر ہوئے بدر میں اور وہ شخص ہین کہ نگاہ رکہا اونکو زنبورون یعنی بھڑون نے جسوقت کہ چاہا مشرکون نے کہ سر اوسکا کاٹیں
بسبب اسکے کہ قتل کیا تہا اونہون نے کسی سردار کو اونکے سردارون میں سے اور اونہون نے دعا کی تھی خدا عز و جل سے کہ ہاتھ کسی
کا مجکو نہ پہنچے پس بہیجا خدا تعالیٰ نے زنبورون کو پس بچایا اونکو مشرکون کے ہاتھ سے اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور اونکو
لے گئی اور یہ قصہ غزوہ رجیع میں ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن عمر بن الخطاب کے ہین رضی اللہ عنہما عُوَیْمُ بْنُ سَاعِدَۃَ
الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ عویم بیٹے ساعدہ کے انصاری ف ح حاضر ہوئے دونون عقبون اور بدر میں اور تمام غزوون میں اور
وفات پائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور عمر اونکی پینسٹھ یا چہیاسٹھ برس کی ہوئی رض عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ
عتبان بیٹے مالک کے انصاری ف ح حاضر ہوئے بدر میں روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونسے روایت کی انس بن
مالک اور محمود بن ربیع نے اور تھے وہ نابینا او قصہ اونکے عذر کرنیکا اپنی مسجد میں اور آنے آنحضرت صلعم کا اونکے گھر میں اور ادا کرنی نماز کا
اوسمیں تو کہ اوسکو جگہ نماز کی پکڑیں مذکور ہے صحیح بخاری میں اور وہ خزرجی سلمی ہین معویہ کے زمانہ میں وفات پائی قُدَامَۃُ بْنُ مَظْعُوْنٍ
ترجمہ قدامہ بیٹے مظعون کے ف ح ساتھ میم اور ظائے معجمہ کی اور عین مضموم کی اور قدامہ ساتھ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کی قریشی
ہین ماموں عبد اللہ بن عمر کے ہجرت کی حبشہ میں اور حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادون میں ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عامل

کیا اونکو عمر بن الخطاب نی بحرین کا بعد ازان معزول کیا روایت کی ہی اونسی جماعت نی اور وفات پائی سن چھتیس مین سولہ

برس کی عمر مین قتادہ بن النعمان الانصاری ترجمہ قتادہ بیٹی نعمان کی انصاری ف ع صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی

اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا تہا حافظ مفسر حافظہ خوب رکہتی تہی اپنی زمانہ مین کہ جو سنتی تہی بہولتی نہ تہی روایت رکہتی ہین انس بن

مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سی اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی

جہادون مین مری سن تئیس مین اور نماز پڑہی اونپر عمر رضی اللہ عنہ نی اور تہی فضلاء صحابہ سی مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ

ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف ح ع ساتہہ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین وہ اور

باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتہہ معاذ بن عفراء کی ابو جہل کو چنانچہ ذکر انکا باب وسمہ الغنائم

مین ہوچکا ہی مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَ اَخُوْہُ ترجمہ معوذ بیٹی عفرا کی اور بہائی اونکی ف ح یعنی معاذ بن عفرا اور معوذ ساتہہ

پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کی اور عفرا ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ف کی اور ممدودہ کی نام اونکی مان کا ہی اور نام اونکی

باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہی باعانت اپنی بہائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور مارا

گئی اور معاذ باقی رہی اور اور جہادونمین لڑی پس معوذ اور معاذ بیٹی عفرا کی دونون اہل بدر سی ہین اور اونکا ایک بہائی اور ہی کہ نام

اونکا عوف ہی وہ بہی بدر مین مارا گیا مَالِکُ بْنُ رَبِیْعَۃَ اَبُوْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کی ابو اسید انصاری ف ح ساتہہ پیش

ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کی ابو اسید کنیت مالک کی ہی اور مشہور ہین ساتہہ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور وہ

ساعدی ہین مری سن ساٹہہ مین پچہتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونی اونکی اور بدریونمین سب سی پیچہی یہی مری ہین مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ

بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کی بیٹی عبد مناف کی ف ح ع مسطح ساتہہ زیر میم اور جزم سین اور زبر

طا کی اور اثاثہ ساتہہ پیش ہمزہ کی اور دو ثا مثلثہ کی اور عباد ساتہہ زبر عین اور تشدید بی کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور اور جہادونمین

کہ بعد اونکی ہوئی اور یہ وہی ہین کہ کہا عائشہ کی حق مین جو کچہہ کہا تہمت لگائی یعنی بہتان زنا مین اور دری مارے اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نی اون لوگون مین کہ جو دری لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب اونکا ہی اور نام اونکا عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس ہجری اور عمر اونکی

چہپن برس کی ہوئی مُرَارَۃُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح مرارہ ساتہہ پیش میم کی اور تخفیف را پہلی کی

اور ربیع ساتہہ زبر را اور زیر ب کی مرارہ بنی عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہ اونہین تینونمین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پیچہی رہ گئی

تہی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسری ہلال بن امیہ اور تیسری یہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عزوجل نی اور نازل کین آیتین قرآن

کی اونکی حق مین اور اسی سبب سے نام رکہا گیا اوسکا سورہ توبہ مَعْنُ بْنُ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری ف ح معن

ساتہہ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتہہ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید ی کی یہ ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب کہا جاتا ہی

اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین اور بہائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کی کہ بہائی تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اور شہید ہوئی دونون معرکہ یمامہ

کی حضرت صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو الْکِنْدِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُہْرَۃَ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ کی ف ح ع

مقداد ساتہہ زیر میم کی اور کندی ساتہہ زیر کاف اور جزم نون کی اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتی تہی اور کندی اس سبب سی کہتی تہی

لہ باپ اونکا عمر و ستم کنندہ کا تہا اور ستم قسم ہوئی وہ خود اسود بن
بہی اسی سبب کہتی تہی اور قدیم الاسلام تہی وہ اور بعض کہتی ہین بعد پانچ آدمیونکی چہٹی یہ اسلام لائی اور سب بڑا اونکی
اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی بیچ روایت کیے ہین اونسی جماعتین علی بن ابیطالب اور طارق بن شہاب وغیرہ نی اور وفات پائی جرف
مین کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سی اور اوٹہا کر لائی گئی طرف مدینہ کی اور دفن کی گئی بقیع مین سنہ تیس مین اور عمر اونکی ستر
برس کی ہوئی اور نماز ادا کی اونپر عثمان بن عفان رضی ہِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ہلال بیٹی امیہ کی انصاری ہیں فقد ایک
صحابی ہین اون تین مین سی کہ پیچہی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی قذف یعنی بہتان نا کیا اپنی
بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئے بدر مین اور روایت کی اونسی جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ راضی
ہوا اللہ اونسی سب سے **فائدہ جلیلہ** جاننا چاہیے کہ اہل بدر کی نامونکی گنتی مین اختلاف ہی بعضون نی تین سو پندرہ اور بعضون نی تین
سو تیرہ چنانچہ تین سو پندرہ اور تیرہ کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کیے ہین پینتالیس تو یہی ہین اور
مابقی اور راوی جعفر بن حسن بن عبد الکریم برزنجی رح نی ایک رسالہ متضمن اسماء مبارک انکہین مع فضائل و فوائد اونکی مسمی بجالیۃ الکرب
باصحاب سید العجم والعرب لکہا ہی اوسمین تین سو پینسٹہ لکہی ہین گنتی ہی کتابونسی لیکن لکہا ہی کہ مرجح اقوال سی بیچ گنتی اصحاب
بدر کی یہ ہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب نی لکہا ہی پس اس عاجز نی اسماء مبارک مذکورہ استیعاب سی نقل کیے اور فضائل
و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کیے اور اسماء مبارک کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن لفظ دعا اور توسل کر لکہا ہے
مین نے بہی اوسیطرح لکہا اور اخیر مین اسکے ایک دعا طویل باشکل المعانی لکہی تہی اس عاجز نی بجای اوسکے ایک دعا جامعہ حدیث شریف کی لکہدی
توکہ بہت مفید ہو پس اول تو کیا اونکی فضائل مین سی سننا چاہیے کہ اللہ تعالی نی بشارت دی ہی اونکو جنت کی اپنی نبی صلعم کی بانیہ کہ فرمایا اونکی
حقمین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی تحقیق واجب ہوئی تمہاری لیی جنت اور اونکی فضائل مین سی یہ ہے کہ اللہ تعالی نی بخشدی اونکی بہی اگلی پچہلی
گناہ اونکی یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سی اونمین سی تو حاجت توبہ کی نہین تہی اوسکو اسلیی کہ جب وہ واقع ہوا بخشا گیا
اگرچہ مترتب ہوا اوسکے فاعل پر حکم اوسکا شرعاً دنیا مین اور اونکی فضائل مین سی یہ ہے کہ حاضر ہوے ملائکہ ساتہہ اونکی جنگ بدر مین او قتال
کیا اوسمین اتفاقاً اور بیچ قتال کرنی اونکی احد اور حنین مین اختلاف ہی اور خواص اونکے اسماء کی یہ ہین کہ کہا برہان حلبی نی اپنی سیرت مین
او ذکر کیا دوانی نی کہا اونہون نے سنا مشائخ حدیث سی یہ کہ دعا وقت ذکر ہونی اہل بدر کے قبول کیجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہی اور کہا شیخ عبد اللطیف
نی اپنی رسالہ مین کہ ذکر کیا ہی بعضی علما نی کہ بہت اولیا دی گئی ہین ولایت ساتہہ برکت نامون اونکی اور بلا شبہ بہت مریضون نے مانگی اللہ تعالی سی شفا
بوسیلہ اہل بدر کے بیچ شفاء بیمارون اپنی کی پس شفا دی گئی اونسے اور کہا بعضے عارفین نے کہ نہین رکہا میں نے ہاتہہ اپنا بیمار کے سر پر اور پڑہے مینی نام اونکی بہ نیت
خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ نی اور اگر حاضر ہوئی ہوتی اجل اوسکی تو تخفیف دیدیا اللہ اوس سی اور رکہا بعضون نی کہ تجربہ کیا ہی
اونکی نامون کا بیچ امور مہمہ کی اور وہی پڑہنی اور لکہنی کی پس نہین دیکہی مینی کوئی دعا جلد تر اوس سی قبولیت مین اور روایت
کیا گیا جعفر بن عبد اللہ رح سی کہ اونہون نے کہا وصیت کی مجکو میری والد نی رسول خدا صلعم کی اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنی کی
ساتہہ اہل بدر کی بیچ تمام مہمات کی اور کہا مجکو کہ ای بیٹی میری دعا وقت ذکر کرنی اونکی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور
رضا اور رضوان گہیر لیتی ہین بندیکو جسکہ ذکر کرتا ہی اونکو یا کہا وقت دعا کرنی کی ساتہہ نامون اونکی اور تحقیق جستجو کیا اور تجربہ کیا اونکو ہر زمین مین مسئول کیا اللہ تعالی سے توسیلہ

مین حج بیعانی کی حدیث وہی ہے جو اوپر لکھی گئی ذکر کرنا اور نکلنا پیچ قضای مہم کی یہ کہ رضی اللہ عنہ لکھی وقت ذکر کرنی نام ہر ایک کی جیسی

پس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسی طرح اونکی آخر تک بلکہ اس سے بہت دعا

قبول ہوتی ہی اور بہت سے حکایات قبولیت دعا کی برکت ناموں اونکی کی لکھی ہین بخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہی اونکی اسمای مبارک کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم اسألک بسیدنا محمد الهاجری صلی اللہ علیہ وسلم وبسیدنا عبد اللہ ابن عثمان ابی بکر الصدیق القرشی وبسیدنا عمر بن الخطاب العدوی وبسیدنا عثمان بن عفان القرشی خلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنتہ وضرب لہ بسہمہ وبسیدنا علی بن ابی طالب الهاشمی وبسیدنا اباس بن البکیر وبسیدنا بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق القرشی وبسیدنا حمزۃ بن عبد المطلب الهاشمی وبسیدنا حاطب بن ابی بلتعۃ حلیف لقریش وبسیدنا ابی حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی وبسیدنا حارثۃ بن ربیع الانصاری قتل یوم بدر وهو حارثۃ بن سراقۃ وکان فی النظارۃ وبسیدنا خبیب بن عدی الانصاری وبسیدنا خنیس بن حذافۃ السهمی وبسیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری وبسیدنا رفاعۃ بن عبد المنذر ابی لبابۃ الانصاری وبسیدنا الزبیر بن العوام القرشی وبسیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی وبسیدنا سهل بن حنیف الانصاری وبسیدنا زید بن سهل ابی طلحۃ الانصاری وبسیدنا ابی زید الانصاری وبسیدنا سعد بن مالک الزهری وبسیدنا سعد بن خولۃ القرشی وبسیدنا ظهیر بن رافع الانصاری واخیہ وبسیدنا عبد اللہ بن مسعود الهذلی وبسیدنا عتبۃ بن مسعود الهذلی وبسیدنا عبد الرحمن بن عوف الزهری وبسیدنا عبیدۃ بن الحارث القرشی وبسیدنا عبادۃ بن الصامت الانصاری وبسیدنا عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی وبسیدنا عتبۃ بن عمرو الانصاری وبسیدنا عامر بن ربیعۃ العنزی وبسیدنا عاصم بن ثابت الانصاری وبسیدنا عویم بن ساعدۃ الانصاری وبسیدنا عتبان بن مالک الانصاری وبسیدنا قدامۃ بن مظعون وبسیدنا قتادۃ بن النعمان الانصاری وبسیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح وبسیدنا معوذ بن عفراء واخیہ مالک بن ربیعۃ وبسیدنا ابی اسید الانصاری وبسیدنا مسطح بن اثاثۃ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف وبسیدنا مرارۃ بن الربیع الانصاری وبسیدنا معن بن عدی الانصاری وبسیدنا مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زهرۃ وبسیدنا هلال بن امیۃ الانصاری وبسیدنا ابی عمرو بن سعد بن معاذ الاشهلی الانصاری وبسیدنا اسید بن حضیر الانصاری الاشهلی وبسیدنا اسید بن ثعلبۃ الانصاری وبسیدنا انیس بن قتادۃ الانصاری وبسیدنا انس بن معاذ النجاری وبسیدنا انس بن اوس الانصاری الاشهلی وبسیدنا اوس بن ثابت النجاری الانصاری وبسیدنا اوس بن خولی الانصاری وبسیدنا اوس بن الصامت الخزرجی الانصاری وبسیدنا اسعد بن زرارۃ النجاری الانصاری الخزرجی وبسیدنا الاسود بن زید بن غنم الانصاری وبسیدنا ایاس بن ودفۃ الانصاری من بنی سالم بن عوف الخزرجی وبسیدنا الارقم بن ابی الارقم الهاشمی وبسیدنا براء بن عازب الخزرجی الانصاری وبسیدنا بشر بن البراء بن معرور الانصاری الخزرجی وبسیدنا بشیر بن سعد الخزرجی الانصاری وبسیدنا بشیر بن ابی زید الانصاری وبسیدنا بحیر بن ابی بحیر الجهنی النجاری وبسیدنا بسعش بن عمرو الخزرجی الانصاری وبسیدنا ثابت بن ثعلبۃ الانصاری الخزرجی وبسیدنا تمیم بن یعار الانصاری الخزرجی وبسیدنا تمیم الانصاری

مولى بني عدي وبسيدنا تميم مولى خراش بن الصمة وبسيدنا [illegible] الانصاري الاشهلي وبسيدنا ثابت
بن هزال بن عمرو الانصاري العوفي [٧٢] وبسيدنا ثابت بن عمرو بن زيد النجاري الانصاري [٧٣] وبسيدنا ثابت بن خالد بن عمرو
ابن النعمان النجاري الانصاري [٧٤] وبسيدنا ثابت بن خنساء النجاري الانصاري [٧٥] وبسيدنا ثابت بن اقرم الانصاري حليف
بني عمرو بن عوف [٧٦] وبسيدنا ثابت بن زيد الاشهلي الانصاري [٧٧] وبسيدنا ثابت بن ربيعة الانصاري الخزرجي [٧٨] وبسيدنا ثابت
بن عامر الانصاري [٧٩] وبسيدنا ثابت بن عبيد الانصاري [٨٠] وبسيدنا ثابت بن الحارث الانصاري [٨١] وبسيدنا ثعلبة بن غنمة الانصاري
[٨٢] وبسيدنا ثعلبة بن ساعد الساعدي الانصاري [٨٣] وبسيدنا ثعلبة بن عمرو النجاري الانصاري [٨٤] وبسيدنا ثعلبة بن حاطب الانصاري [٨٥] وبسيدنا
ثقف بن عمرو الاسلمي [٨٦] وبسيدنا جابر بن خالد بن مسعود الانصاري النجاري الاشهلي [٨٧] وبسيدنا جابر بن عبد الله الحرامي الانصاري
[٨٨] وبسيدنا جبار بن صخر الانصاري [٨٩] وبسيدنا جبر بن اياس الانصاري الزرقي [٩٠] وبسيدنا حارثة بن النعمان النجاري الانصاري و
[٩١] بسيدنا حارثة بن مالك الانصاري الزرقي [٩٢] وبسيدنا حارث بن حمير الاشجعي الانصاري [٩٣] وبسيدنا الحارث بن حمير الانصاري
[٩٤] وبسيدنا حارث بن هشام المخزومي القرشي [٩٥] وبسيدنا الحارث بن عتيك النجاري [٩٦] وبسيدنا الحارث بن قيس الانصاري و
[٩٧] بسيدنا الحارث بن اوس الانصاري [٩٨] وبسيدنا الحارث بن انس الاشهلي الانصاري [٩٩] وبسيدنا الحارث بن النعمان القيسي [١٠٠] وبسيدنا
الحارث بن النعمان بن خرمة الخزرجي الانصاري [١٠١] وبسيدنا حريث بن زيد الخزرجي الانصاري [١٠٢] وبسيدنا الحكم بن عمرو الثمالي
[١٠٣] وبسيدنا حبيب مولى الانصاري [١٠٤] وبسيدنا الحصين بن الحارث المطلبي [١٠٥] وبسيدنا حاطب بن عمرو الاوسي [١٠٦] وبسيدنا حرام بن
ملحان النجاري [١٠٧] وبسيدنا الحباب بن المنذر الانصاري السلمي [١٠٨] وبسيدنا خالد بن البكير [١٠٩] وبسيدنا خالد بن العاصي قتل
يوم بدر [١١٠] وبسيدنا خالد بن قيس الانصاري العجلاني [١١١] وبسيدنا خلاد بن رافع العجلاني الانصاري [١١٢] وبسيدنا خلاد بن سويد
الانصاري الخزرجي [١١٣] وبسيدنا خلاد بن عمرو الانصاري السلمي [١١٤] وبسيدنا خزيمة بن ثابت الانصاري [١١٥] وبسيدنا خارجة بن
زيد الانصاري الخزرجي [١١٦] وبسيدنا خارجة بن حمير الاشجعي [١١٧] وبسيدنا خباب بن الارت الخزاعي [١١٨] وبسيدنا خباب مولى
عتبة بن غزوان [١١٩] وبسيدنا خريم بن فاتك الاسدي [١٢٠] وبسيدنا خراش بن الصمة الانصاري السلمي [١٢١] وبسيدنا خولي بن خولي
العجلي الجعفي [١٢٢] وبسيدنا خبيب بن اساف الانصاري [١٢٣] وبسيدنا خوات بن جبير الانصاري [١٢٤] وبسيدنا خيثمة بن الحارث
الانصاري [١٢٥] وبسيدنا خليفة بن عدي الانصاري [١٢٦] وبسيدنا خليدة بن قيس الانصاري [١٢٧] وبسيدنا ذكوان بن عبد قيس الانصاري
[١٢٨] وبسيدنا ذي مخبر الحبشي [١٢٩] وبسيدنا ذي الشمالين الخزاعي [١٣٠] وبسيدنا رافع بن مالك الانصاري الخزرجي [١٣١] وبسيدنا رافع بن
الحارث الانصاري [١٣٢] وبسيدنا رافع بن المعلى الانصاري [١٣٣] وبسيدنا رافع بن عنجدة الانصاري العوفي [١٣٤] وبسيدنا رافع بن سهل
الانصاري [١٣٥] وبسيدنا رافع بن زيد الانصاري [١٣٦] وبسيدنا رفاعة بن عمرو الانصاري [١٣٧] وبسيدنا رفاعة بن رافع الانصاري و
[١٣٨] بسيدنا رفاعة بن الحارث الانصاري [١٣٩] وبسيدنا رفاعة بن عمرو الجهني [١٤٠] وبسيدنا ربيعة ابن اكثم الانصاري [١٤١] وبسيدنا
ربعي بن اياس الانصاري واخيه [١٤٢] وبسيدنا رخيلة بن ثعلبة الانصاري البياضي [١٤٣] وبسيدنا زيد بن الخطاب العدوي
[١٤٤] وبسيدنا زيد بن حارثة الكلبي [١٤٥] وبسيدنا زيد بن اسلم العجلاني الانصاري [١٤٦] وبسيدنا زيد بن الدثنة الانصاري
البياضي [١٤٧] وبسيدنا زيد بن عاصم المازني الانصاري [١٤٨] وبسيدنا زياد بن لبيد الانصاري البياضي [١٤٩] وبسيدنا زياد بن

عمرو الانصاري

... صاري وسيدنا زاد ... وسيدنا طليب بن عمرو القرشي و

١٥٥ سيدنا الطفيل بن الحارث المطلبي واخيه قتل يوم بدر ١٥٦ وسيدنا الطفيل بن مالك الانصاري ١٥٧ وسيدنا كعب بن

عمرو الانصاري السلمي ١٥٨ وسيدنا كعب بن زيد النجاري الانصاري ١٥٩ وسيدنا كعب بن حماز الانصاري ١٦٠ وسيدنا

كناز بن حصن الانصاري ١٦١ وسيدنا محمد بن مسلمة الانصاري ١٦٢ وسيدنا معاذ بن عفراء الانصاري ١٦٣ وسيدنا عوف

ابن العفراء قتل يوم بدر ١٦٤ وسيدنا معوذ ١٦٥ وسيدنا معاذ بن ماعص الانصاري ١٦٦ وسيدنا مالك بن عميلة العبدري ١٦٧ وسيدنا

مالك بن قدامة الانصاري ١٦٨ وسيدنا مالك بن رافع العجلاني ١٦٩ وسيدنا مالك بن عمرو السلمي ١٧٠ وسيدنا مالك

بن امية بن عمرو السلمي ١٧١ وسيدنا مالك بن ابي خولي العجلاني ١٧٢ وسيدنا مالك بن نميلة الانصاري ١٧٣ وسيدنا

معمر بن الحارث الجمحي ١٧٤ وسيدنا محرز بن نضلة الاسدي ١٧٥ وسيدنا محرز بن عامر الانصاري ١٧٦ وسيدنا معن بن يزيد السلمي

١٧٧ وسيدنا معبد بن قيس الانصاري ١٧٨ وسيدنا المنذر بن عمرو الانصاري الخزرجي ١٧٩ وسيدنا المنذر بن الاوسي الانصاري

١٨٠ وسيدنا المنذر بن قدامة الانصاري ١٨١ وسيدنا معتب بن الحمراء الانصاري ١٨٢ وسيدنا معتب بن بشير الانصاري و

١٨٣ سيدنا مصعب بن عمير القرشي ١٨٤ وسيدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسي ١٨٥ وسيدنا مليل بن وبرة الانصاري ١٨٦ وسيدنا مهجع

بن صالح مولى عمر بن الخطاب ١٨٧ وسيدنا مدلج بن عمرو السلمي ١٨٨ وسيدنا نوفل بن ثعلبة الانصاري ١٨٩ وسيدنا النعمان بن عبد النجاري

١٩٠ وسيدنا النعمان بن عصر الانصاري ١٩١ وسيدنا النعمان بن عمرو الانصاري ١٩٢ وسيدنا النعمان بن ابي حزمة الانصاري و

١٩٣ سيدنا النعمان بن سنان الانصاري ١٩٤ وسيدنا ابن نصر الحارث الانصاري الظفري ١٩٥ وسيدنا نحاب بن ثعلبة الانصاري

١٩٦ وسيدنا نعيمان بن عمرو النجاري ١٩٧ وسيدنا صهيب بن سنان الرومي ١٩٨ وسيدنا صفوان بن امية بن عمرو السلمي ١٩٩ واخيه مالك

بن امية ٢٠٠ وسيدنا الضحاك بن حارثة الانصاري ٢٠١ وسيدنا الضحاك بن عبد الانصاري النجاري ٢٠٢ وسيدنا عبد الله بن ثعلبة

الانصاري ٢٠٣ وسيدنا عبد الله بن جبير الانصاري ٢٠٤ وسيدنا عبد الله بن الحمير الاشجعي ٢٠٥ وسيدنا عبد الله بن رواحة الانصاري

٢٠٦ وسيدنا عبد الله بن رافع الانصاري ٢٠٧ وسيدنا عبد الله بن ربيع الانصاري ٢٠٨ وسيدنا عبد الله بن طارق الانصاري و

٢٠٩ سيدنا عبد الله بن كعب الانصاري ٢١٠ وسيدنا عبد الله بن مظعون الجمحي ٢١١ وسيدنا عبد الله بن النعمان الانصاري و

٢١٢ سيدنا عبد الله بن عبد الله بن سلول الانصاري ٢١٣ وسيدنا عبد الله بن عمرو بن حرام الانصاري ٢١٤ وسيدنا عبد الله بن عامر الانصاري

٢١٥ وسيدنا عبد الله بن عمير الانصاري ٢١٦ وسيدنا عبد الله بن عبس الخزرجي ٢١٧ وسيدنا عبد الله بن سلمة العجلاني ٢١٨ وسيدنا

عبد الرحمن بن كعب المازني ٢١٩ وسيدنا عبد الرحمن بن جبير الانصاري ٢٢٠ وسيدنا عبد الرحمن بن عبد الله الانصاري و

٢٢١ سيدنا عبد الرحمن بن سهل الانصاري ٢٢٢ وسيدنا عبيد بن اوس ٢٢٣ وسيدنا عبيد بن زيد الانصاري ٢٢٤ وسيدنا عبيد

بن حق الانصاري ٢٢٥ وسيدنا عبد ياليل بن ناشب الليثي ٢٢٦ وسيدنا عباد بن عبيد التيهان ٢٢٧ وسيدنا عباد بن قيس الانصاري

٢٢٨ وسيدنا عمير بن حرام الانصاري ٢٢٩ وسيدنا عمرو بن قيس الانصاري ٢٣٠ وسيدنا عمرو بن ثعلبة الانصاري ٢٣١ وسيدنا

سفيان بن بشر الانصاري ٢٣٢ وسيدنا سالم بن عمير الانصاري ٢٣٣ وسيدنا سنان بن سنان الاسدي ٢٣٤ وسيدنا سماك

بن خرشة الانصاري ٢٣٥ وسيدنا سهل بن عتيك الانصاري ٢٣٦ وسيدنا سهيل بن رافع الانصاري ٢٣٧ وسيدنا السائب

[redacted]

مظعون الجمحي و سيدنا ابي بن كعب الانصاري النجاري و سيدنا ابي ابن عمرو الانصاري

اري و ۲۴۱ سيدنا عبد الله بن عامر الانصاري و ۲۴۲ سيدنا عائذ بن ماعص الانصاري و سيدنا عبس بن عامر الانصاري

و سيدنا عكاشة بن محصن الاسدي و ۲۴۵ سيدنا عتيك بن التيهان الانصاري و ۲۴۶ سيدنا عنترة السلمي و ۲۴۷ سيدنا

عاقل بن البكير و ۲۴۸ سيدنا فروة بن عمرو الانصاري و ۲۴۹ سيدنا غنام بن اوس الانصاري و ۲۵۰ سيدنا الفاكه بن بشر

الانصاري و ۲۵۱ سيدنا قيس بن مخلد الانصاري و ۲۵۲ سيدنا قيس بن محصن الانصاري و ۲۵۳ سيدنا قيس بن ابي صعصعة

الانصاري و ۲۵۴ سيدنا قطبة بن عامر الانصاري و ۲۵۵ سيدنا سعد بن خيثمة الانصاري و ۲۵۶ سيدنا سعد بن الربيع

الانصاري و ۲۵۷ سيدنا سعد بن عبادة الانصاري الساعدي و ۲۵۸ سيدنا سعد بن عثمان الانصاري الزرقي و ۲۵۹ سيدنا

سعد بن زيد الانصاري الاشهلي و ۲۶۰ سيدنا سفيان بن بشر الانصاري و ۲۶۱ سيدنا سالم بن عمير العوفي و ۲۶۲ سيدنا سليم بن

عمرو الانصاري و ۲۶۳ سيدنا سليم بن الحارث الانصاري و ۲۶۴ سيدنا سليم بن قيس بن فهد الانصاري و ۲۶۵ سيدنا سليم بن

ملحان الانصاري و ۲۶۶ سيدنا سلمة بن سلامة الانصاري الاشهلي و ۲۶۷ سيدنا سلمة بن ثابت الانصاري الاشهلي و ۲۶۸ سيدنا

سهيل بن عمرو الانصاري و ۲۶۹ سيدنا سهيل بن بيضاء القرشي الفهري و ۲۷۰ سيدنا سويد بن مخشي الطائي و ۲۷۱ سيدنا

سليط بن عمرو العامري القرشي و ۲۷۲ سيدنا سليط بن قيس الانصاري النجاري و ۲۷۳ سيدنا سراقة بن كعب الانصاري النجاري و

۲۷۴ سيدنا سراقة بن عمرو الانصاري النجاري و ۲۷۵ سيدنا سبيع بن حاطب الانصاري و ۲۷۶ سيدنا سواد بن غزية الانصاري

السلمي و ۲۷۷ سيدنا سعيد بن سهيل الانصاري الاشهلي و ۲۷۸ سيدنا شماس بن عثمان المخزومي و ۲۷۹ سيدنا شجاع بن ابي وهب

الاسدي حليف عبد شمس و ۲۸۰ سيدنا هانئ بن نيار الانصاري و ۲۸۱ سيدنا هلال بن المعلى الانصاري و ۲۸۲ سيدنا هلال

بن خولي الانصاري و ۲۸۳ سيدنا همام بن الحارث و ۲۸۴ سيدنا وهب بن ابي سرح الفهري القرشي و ۲۸۵ سيدنا وديعة بن عمرو

الانصاري و ۲۸۶ سيدنا يزيد بن الحارث الانصاري و ۲۸۷ سيدنا يزيد بن ثابت الانصاري و ۲۸۸ سيدنا ابي ايوب الانصاري

و ۲۸۹ سيدنا ابي الحمراء مولى آل عفراء و ۲۹۰ سيدنا ابي خالد الحارث بن قيس الانصاري و ۲۹۱ سيدنا ابي خزيمة بن اوس

الانصاري و ۲۹۲ سيدنا سليم ابي كبشة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم دوسي و ۲۹۳ سيدنا ابي مليل الضبعي و ۲۹۴ سيدنا

ابي المنذر يزيد بن عامر الانصاري و ۲۹۵ سيدنا ابي نملة الانصاري و ۲۹۶ سيدنا ابي عبيدة بن الجراح الفهري القرشي و

۲۹۷ سيدنا ابي عبد الرحمن يزيد بن ثعلبة الانصاري و ۲۹۸ سيدنا ابي عبس الحارثي الانصاري و ۲۹۹ سيدنا يزيد بن الاخنس السلمي

و ۳۰۰ سيدنا ابي اسيد الساعدي و ۳۰۱ سيدنا ابي اسرائيل الانصاري و ۳۰۲ سيدنا ابي الاعور بن الحارث الانصاري النجاري

و ۳۰۳ سيدنا سعد بن سهيل الانصاري و ۳۰۴ سيدنا سعد بن خولة من المهاجرين الاولين و ۳۰۵ سيدنا سعد بن خولي مولى حاطب

بن بلتعة و ۳۰۶ سيدنا سالم مولى ابي حذيفة و ۳۰۷ سيدنا سلمة بن حاطب الانصاري و ۳۰۸ سيدنا ابي مرثد الغنوي و

۳۰۹ سيدنا ابي مسعود الانصاري و ۳۱۰ سيدنا ابي فضالة الانصاري و ۳۱۱ سيدنا عمار بن ياسر المهاجري و ۳۱۲ سيدنا طلحة بن عبيد الله

القرشي و ۳۱۳ سيدنا سماك بن سعد الخزرجي رضي الله تعالى عنهم اجمعين اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما

الا فرجته ولا دينا الا قضيته ولا حاجة من حوائج الدنيا والآخرة الا قضيته يا ارحم الراحمين

باب ذکر الیمن والشام وذکر اویس القرنی

یہ باب ہے بیچ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کے ف یمن ساتھ دو زبروں کی وہ شہر ہے جانب یمین یعنی داہنی کعبہ کی ہے اور یمنی اور یمان
اور یمانی ساتھ تخفیف ی کی منسوب طرف یمن کے اور بعضوں نے ساتھ تشدید ی کی کہا ہے اور شام وہ شہر کہ بائیں طرف کعبہ کی ہے اور شام جانب چپ
کہتے ہیں جیسے کہ یمن جانب راست کو اور شام ساتھ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونوں طرح آیا ہے اور قرن ساتھ زبر ق اور ر کی ایک شہر ہے یمن کے
شہروں میں سے اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہے ساتھ جزم ر کی ہے اور وہ ایک قریہ ہے نزدیک طائف کے اور نام ہے ٹانکی ساری جنگل کا اور
خطا کی ہے جوہری نے بیچ حرکت دینے اوسکی کی اور نسبت کرنے اویس قرنی کی طرف اوسکی اسلیے کہ اویس منسوب ہیں طرف قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد
کی کہ ایک شخص ہے اونکی دادوں میں سے کذا فی القاموس

الفصل الاول

فصل پہلے عن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلا یاتیکم من الیمن یقال له اویس لا یدع بالیمن غیر ام له قد کان به بیاض فدعا اللہ فاذهبه الا موضع الدینار او الدرهم فمن لقیه منکم فلیستغفر لکم وفی روایة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان خیر التابعین رجل یقال له اویس وله والدة وکان به بیاض فمروه فلیستغفر لکم رواه مسلم روایت ہے عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پاس یمن کے جانب سے کہا جاویگا اوسکو اویس چھوڑیگا یمن میں سوای ماں اپنے کی ف معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں ہے اوسکے لیے اہل و عیال یمن میں سوای ماں کی اور نہیں باز رکہا ہے اوسکو آنے سے طرف ہماری مگر خدمت اوسکی نے ترجمہ تحقیق تھی اوسکے بدن میں سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سے پس دور کیا اللہ تعالی نے اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی ف یہ شک راوی ہے کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکھنا علامت کے لیے ہو جیسے کہ کہا گیا ہے بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تھی اونکی جلد سابق کی یا کچھ اوس میں سے چھوڑا گیا تو کہ ہو سبب تغیر اونکی کا یعنی لوگوں سے مارے شرم کی اور اسی لیے وہ دوست رکھتے تھے گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکھتے تھے شہرت اور خلاط کو ف اور ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ بسبب دعا کرنے اونکی کے تھا کہ دعا کی تھی خداوندا چھوڑ میری جسم میں کچھ اوس میں سے کہ یاد کروں میں سبب اوسکے نعمت تیری ترجمہ پس جو شخص کہ ملے اویس سے تم میں سے پس چاہیے کہ وہ بخشش مانگے واسطے تمہارے لیے یعنی چاہیے کہ درخواست کرے وہ شخص اویس سے کہ بخشش طلب کریں واسطے اوسکی لیے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ عمر نے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بہتر تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور واسطے اوسکی ہے ماں ہی اور تھی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوس سے کہ استغفار کرے تمہارے لیے نقل کی یہ مسلم نے ف بہتر تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کی زمانہ میں تھے اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنے سے محروم رہے تھے اور اس میں تعریف ظاہر ہے اویس قرنی کی لیے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیے اہل خیر و صلاح سے اگرچہ ہو طالب افضل انسے اور بعضوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واسطے خوش کرنے اویس کے دل کی فرمایا اور واسطے دفع توہم اوسکی کہ توہم کرے کہ اوس نے تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلیے کہ وہ نہ آئے آنحضرت کی پاس بسبب خاطر ماں کی اور نیکی کرنے کی ساتھ اوسکی اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اویس بہتر ہیں سب تابعین میں اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہیں اور یہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرائع کی ہے اور یہ منافات نہیں رکہتا ہے خیریت اور فضیلت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کے اور قاموس میں کہا کہ اویس ہیں علماء سادات تابعین سے ہیں اور شاید کہ لفظ حدیث بھی محمول ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ اخبار و آثار بیچ شان

اویس قرنی کی آئی ہین کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ...

اولیای خدا کی رحمت اوترتی ہی پس کہا سیوطی نی روایت کی اسیر بن جابر نی کہ کہا ہی عمر بن خطاب جب آتی اونکے پاس امداد اہل یمن کی

اونسی کہ آیا تم مین اویس بن عامر ایک شخص ہے اوسوقت تک کہ اویس درمیان اونکی پونہچی کہا عمر نی کہا تو اویس بن عامر ہی کہا اویس نے ہان مین ہی اویس

بن عامر ہون کہا عمر نی قبیلۂ مراد سی ہی تو پہر قرن سی کہا ہان اسیطرح ہی کہا کیا تہی تجکو برص پس اچہا ہوا تو اوس سی مگر جگہ درہم کے

کہا ہان کہا کیا تیری لیی ماں ہی کہا ہان کہا عمر نی کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہتی تہی آویگا تمہاری پاس اویس بن عامر

ساتہ امداد اہل یمن کی مراد سی پہر قرن سی تہی اوسکی برص پہر جاتی ہی اوس سی مگر جگہ ایک درہم کی اوسکی لیی ماں ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوس سے

اگر قسم کہاوی خدا پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر ہوسکی تجسی تو استغفار طلب کرنا اوس سے پس استغفار طلب کر میرے لیے اے اویس کہا اویس نے کہ مجہہ جیسا استغفار کری ہے

کی لیی ای امیر المومنین کہا البتہ استغفار کر میری لیی پس استغفار کی اویس نے عمر رض کی لیی پہر کہا عمر رض نی کہ ای اویس کہان جایا چاہتا ہی تو کہا

اویس نے چاہتا ہون مین کہ کوفہ کو جاؤن کہا کیا کچہہ لکہون تیری لیی عامل کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندون کی یعنی عاجزون اور گمنامون کے

لوگون سے رہون تو بہتر ہی نزدیک میری پس سال آیندہ ایک شخص اشراف مین سے حج کو اور ملاقات کی عمر رض سی اور عمر نی حال اویس کا پوچہا کہ کیا حال

رکہتا ہی کہا اوسنی کہ چہوڑا مین نے اوسکو کہ مینہ جامہ قلیل المتاع پس عمر رض نی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی آگی پڑہی پس وہ شخص اویس کے

پاس آیا اور استغفار طلب کی اونسی اویس نے کہا تو ہی استغفار کر میری لیی کہ سفر صالح سی آتا ہی تو پہر کہا اوس شخص نے کہ استغفار کرو میرے لیی اونہی حدیث

عمر رض کی پڑہی اور استغفار کی اویس نے اوسکی لیی پس پہچانا لوگون نی اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال اونکی کی پس وہان سے باہر نکلی اور

روایت کی یہ ابن سعد نی طبقات مین اور ابو عوانہ اور رویانی نی اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نی دلائل مین اور ایک اور روایت مین بہی اسیر بن

جابر سی آیا ہی کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ مین کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسے اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سی تو متفرق ہوتی لوگ اور ایک

جماعت اپنی جگہہ پر بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک مرد تہا کہ ایسی باتین کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتین کرتی نہین سنا مین نے پس جایا کرتا

مین اوسکی پاس پس ایکبارگی نہ پایا مین نی اوسکو پس کہا مین نے اپنی یارون سی کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہ ہماری اور باتین کرتا تہا

ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے کہ ہان پہچانتا ہون مین اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا مین نے پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا پہچانتا ہون پس

گیا مین ساتہ اوسکی اور کہٹکہٹایا مین نے دروازہ اوسکی حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرہ سی کہا مین نے ای بہائی میری کس چیز نے باز رکہا تجکو ہمسے کہا برہنگی نے

اور تہی یار اوسکی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سے اور ستاتی تہی اوسکو کہا مین نے لی یہ چادر اور اوڑہ کہا مت دیہ اپنی کہ جب لوگ دیکہین گے اس کپڑے کو میری تن پر

تو ایذا دینگی مجکو پس مبالغہ کیا مین نے یہانتک کہ اوڑہی اوسنی وہ چادر پہر باہر آیا لوگون کی سامنی پس کہا لوگون نی کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑی سی

اور کس سے چہین لیا ہی یہ کہا اویس نے یعنے اسیر بن جابر راوی سی کہ دیکہا تونی کہ کیا کہتی ہین پس کہا مین نے لوگون سے کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سے

اور کیون ایذا دیتی ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑی پہنتا ہی پس بہت ہی درشتی کی مین نے اونکو اپنی زبان سے پہر بقضای الٰہی اہل کوفہ حضرت عمر رض کے

پاس آئی پس آیا درمیان اونکی ایک شخص اون مین سی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سے پس کہا عمر رض نی کہ آیا اہل قرن مین سی کوئی ہی پس لائے

وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اویس سے پس پڑہی عمر رض نی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تہی کہا عمر رض

نی کہ سنا مین نے کہ وہ آیا ہی تمہاری پاس کوفہ مین اوس شخص نے کہا کہ نہین ہی ایسا شخص درمیان ہماری اور نہین پہچانتی ہین ہم اوسکو کہا عمر رض

نے کہ ہان ایک شخص ہے ایسا اور ایسا یعنی خوار و خراب کہا اوس شخص نے کہ درمیان ہماری ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹہٹہا کیا کرتی ہین ہم

[redacted]

اوس نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تو اوس سے اونہیں ملتا ہون مین تجھکو کچھ نہ ملیگا تو اوس نے ایک حج ہوا وہ شخص اویس کی طرف یہانتک آیا وہ اونکی پاس پہلے آگئی
کہ جاوے اپنے اہل و عیال مین پہر کہا اوسکو اویس نے کہ یہ عادت تیری ساتہ میری کہانسی ہی کہا اوسنی کہ امیر المومنین سے تعریف تیری سنی مین نے کہ تیرے
حق مین ایسا کہہ سکتے تہے شخص مجہکو ای اویس جو کچھ کہ کیا مین نے ساتہ تیرے قسم تہنے اور بی ادبی ہی اور استغفار کر میرے لیے کہا اویس نے کرتا ہون مین بشرطیکہ
تو نہ کہے کسی سے جو کچھ کہ سنا ہی تو نے عمر رضی اللہ عنہ سی پس استغفار کی اوسکی لیے کہا اسیر نے کہ راوی اس خبر کا ہی بعد اوسکی ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا
اسکو ابن سعد نے طبقات مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے دلائل مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین اور اور روایت میں آیا ہی یحیی بن سعید سی کہ اونہون نے سعید
بن المسیب سے اونہون نے عمر بن الخطاب سی نقل کی کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ای عمر عرض کیا مین نے لبیک وسعدیک
یعنے حاضر ہون مین جو حکم ہو بجالاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مین نے کہ کسی کام کو بہیجینگے مجھکو آنحضرت نے فرمایا ای عمر میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ
اوسکو اویس قرنی کہینگے پہونچیگی اوسکو ایک بلا جسد مین یعنے برص پس دعا کریگا خدا سے پس دور کردیگا اوسکو خدا تعالی مگر ایک درہم اوسکی پہلو مین
رہ جائیگا جب دیکہیگا اوسکو تو یاد کریگا خدای عز وجل کو پس جب ملے تو اوس سے تو کہنا اوسکو میری طرف سی سلام اور کہنا اوسکو دعا کری
تیری لیے اسلیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنی پروردگار کی نزدیک اگر قسم کہاوی خدا پر سچا کری اوسکو خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کی لیے
کہ نام دو قبیلون کی ہین کہ بہت لوگ تہے اونمین یعنی بہت سی لوگون کے شفاعت کریگا عمر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ پس طلب کیا مین نے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نپائی مین نے اوسپر اور طلب کیا مین نے اوسکو ابو بکر کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مین نے اوسپر اور طلب کیا مین نے اوسکو
اپنی امارت مین پس ڈہونڈہتا تہا مین قافلونکو کہ شہرون سے آتی تہی اور کہتا تہا مین کہ آیا ہی مراد سی آیا ہی قرن سی درمیان مین تمہاری کوئی کہ نام
اوسکا اویس ہی پس کہا ایک شخص نے قوم قرن مین سے کہ وہ میری چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچہتا ہی تو حال ایک مرد پست تبہ اور خوار ودنی کا
اور نہین ہی وہ ایسا شخص کہ تجہ جیسا شخص اوسکا حال پوچہی کہا مین نے کہ دیکہتا ہون مین تجھکو اوسکی مقدمہ مین ہلاک ہونیوالون مین سے پس مین یہی ذکر کرتا
تہا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک شتر پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہی کہنہ جامہ پس میری دل مین آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مین نے ای بندہ خدا تو ہی ہے
اویس قرنی کہا ہان کہا مین نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تہا تجھکو کہا علی رسول اللہ السلام و علیک ای امیر المومنین کہا مین نے کہ حکم کیا تہا تمکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا کرو میرے لیے بعد ازان ملاقات کرتا تہا مین اوس سے ہر سال یعنی حج مین پس کہتا مین حال اسرار اپنی اوس سے اور کہتا وہ مجہ سی اور ابو القاسم
عبد العزیز بن جعفر الحرمی نے فوائد مین اور خطیب اور ابن عساکر نے تاریخ اور راوی روایت مین حسن بصری سی آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئے تو پوچہا
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے اونسی کہ آیا تمہاری درمیان مین ایک شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہی کہا ایک شخص نے اونمین سے کہ کیا چاہتی ہو تم ای امیر المومنین
اوس سے وہ تو ایک شخص ہی کہ ڈہونڈہا نہین جاتا ہی اور لوگون مین نہین آتا کہا عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف سے اونکو سلام پہنچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجہسی پس
پہنچایا اوس شخص نے پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا اونکو پس آئے اویس عمر رضی اللہ عنہ کی پاس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیری بدن پر سفیدی تہی اور دعا کی
تو نی خدا سے اور دور کیا اوسنی اوسکو تجہسے پہر دعا کی تو نی کہ باقی رہی کچھہ اوسمین سے تیری بدن پر کہا ہان تجھکو کسنے خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجہکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا مجھکو کہ سوال کرون مین تجہسے کہ دعا کری تو میری لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کی لیے اور کہا حاجت میری تم سے ای امیر المومنین
یہی ہی کہ چہپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤن مین یہانسی پس چلے گئے اویس پوشیدہ لوگون مین یہانتک کہ شہید ہوئے روز نہاوند کی روایت کیا ابن عساکر
اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر بن الخطاب نے منبر پر منی مین اور فرمایا ای اہل قرن اوٹہی بڈہی سی قوم کی اور کہا ہم حاضر ہین ای امیر المومنین
کیا فرماتی ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہے پس کہا ایک بڈہی نے ان مین سے نہین ہی ہم مین کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو مگر ایک دیوانہ کا

نام ہے کہ جنگلون مین رہتا ہی نہ کسیکو اونکی ساتھ الفت اور نہ اونکو کسی کی ساتھ محبت کہا عمرؓ نی اوسی کو چاہتے ہین پاؤ تو اوسکو
ڈھونڈہنا اور سلام میرا اوسکو پونہچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ مین تجکو سلام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب وہ پہنچی توم قرن مین تو ڈھونڈا اونکو اور پایا ریگستان مین پڑا ہوا پس پونہچایا اونکو سلام عمرؓ کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا پس کہا اویس نے کہ شہرت دی مجکو امیر المومنین نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلی گئی جنگل کو دوڑتی ہوئی پس نہ پایا گیا
اونسی کچھ نشان یہانتک کہ پہر آئی حضرت علیؓ کی ایام مین پس لڑی اونکی سامنی اور شہید ہوئے جنگ صفین مین روایت کیا اسکو ابن عساکر نے اور صعصعہ بن معاویہ سی منقول ہے کہ تھے
عمر ابن الخطاب کہ پوچھا کرتی تہی قافلہ اہل کوفہ کی ہی جس وقت کہ آتا تہا اونکی پاس آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتی تہی کہ نہین پہچانتی ہین ہم
اور اویس ایک شخص تہی کہ رہا کرتی تہی کوفہ کی ایک مسجد مین اور باہر نہین نکلتی تہی اوس سے اور اونکا ایک چچا کا بیٹا تہا کہ ایذا دیا کرتا تہا اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا
اونکا لوگون مین کہ آئی اہل کوفہ سی پس کہا عمرؓ نی کہ آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کی بیٹی نی کہ ای امیر المومنین نہین ہے اویس ایسا شخص کہ ہم تجہ کو
پہنچی کہ پوچھو تم اور پہچانو تم اوسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیون مین سے اور وہ میرے چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمرؓ نی وای تجہپر ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ مین
پہر پڑہی عمرؓ نی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتے تہی اونکی حق مین اور کہا جب پونہچی تو وہان قصد سلام میرا اوسکو پونہچانا پس مشہور ہوا امر اویس کا
پہر گم ہوا وہ اور باہر گیا روایت کیا ابو یعلی و ابن مندہ و ابن عساکر اور ایک روایت مین ابن عباسؓ سی آیا ہی کہ کہا دیر کی عمرؓ نی کہ نہ پوچھا احوال اویس قرنی کی ہی
دس برس تک یہانتک کہ کہا موسم حج مین ای اہل یمن جو کوئی تم مین سے قبیلہ مراد سی ہی کہڑا ہو پس کہڑی ہوئی وہ لوگ کہ مراد سی تہی اور بیٹہی رہی اور لوگ پس کہا
عمرؓ نے کیا درمیان تمہاری اویس ہی پس کہا ایک شخص نے ای امیر المومنین نہین پہچانتی ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بہتیجا میرا ہے کہ اوسکو اویس
کہتی ہین اور وہ نہایت ضعیف و خوار ہی اس سے کہ تجہ جیسا پوچہی اسی کا حال کہا عمرؓ نی وہ حرم مین ہے کہا ہان وہ اراک عرفہ مین ہے چراتا ہی اونٹ
قوم کی یعنی اسلیی کہ لوگ جانین کہ اونٹونکا چرانی والا ہی پس سوار ہوئی عمرؓ اور علیؓ دو گدہو پر پہر روانہ ہوئے یہانتک کہ آئی اراک کو ناگہان دیکہا اوسکو کہڑا
نماز پڑہتا ہی اور لگائی ہوئی ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکہا اونکو عمرؓ اور علیؓ نی کہا کہ جسکو ہم ڈھونڈہتی ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہے پس جب سنے
آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئی نماز سی پس سلام علیک کی عمرؓ اور علیؓ نی اوسنسے پہر اونہون نے جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور کہا
عمرؓ اور علیؓ نی کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کری تجکو خدای تعالی کہا اونہون نی عبد اللہ کہا علی مرتضےؓ نی جانتا ہو نہین کہ جو کوئی آسمان و زمین مین
ہی عبد اللہ یعنی بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ تیری ماں نے رکہا ہی کہا کیا چاہتی
ہو تم نام میرا اویس بن عامر ہی کہا عمرؓ اور علیؓ نی کہ کہول بایان پہلو اپنا پس کہولا اور دیکہا اونہون نی کہ ایک دہبہ سفید ہی بقدر درہم کی پس دوڑی عمرؓ
اور علیؓ کہ بوسہ دین اوس دہبہ کو پہر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہین تجکو یعنی آپکی طرف سے اور سوال کرین تجسی کہ دعا کری تو
ہماری لیی کہا اویس نی دعا میری تمام مشرق و مغرب کے مردوزن مسلمانون کی لیی ہی کہا ان دونون صاحبون نی کہ دعا کرو ہماری لیی بالخصوص پس دعا
اویس نے انکی لیی اور تمام مومنین و مومنات کی لیی پہر کہا عمرؓ نی کہ دون مین تجکو کچہہ اپنے رزق سی یا اپنی عطا سی کہا دو کپڑی ہین میرے پرانے ہو گئی ہین
اور دونون پاپوشین گانٹہی گئی ہین اور میری پاس چار درہم ہین جب ہو چکین گے یہ لیلون گا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی
مہینے کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہی مہینے کی آرزو کرتا ہی سال بہر کی یعنی حرص و آرزو بڑہتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازان پہر دی قوم کو اونٹ اونکی اور
باہر گئی وہان سی اور دیکہی نہ گئی بعد اوسکی روایت کیا ابن عساکر نی تاریخ مین واللہ اعلم **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اتاکم اہل الیمن ہم ارق افئدۃ والین قلوبا الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفخر والخیلاء فی اصحاب الابل

[illegible] **ف** [illegible]

کلاتی ہین ہلکی پیالین ارق افئدہ جو فرمایا رقتہ ضد قساوت ہے اور غلظت ... بعضون نے کہا باطن قلب کا اور بعضون نے کہا ظاہر اوسکا اور معنے یہ ہین کہ وہ بہت ہی اعور رحمت کہتی ہین جہت باطن کیسے الین قلوبا یعنے بہت نرم دل ہین واسطی قبول نصیحت و موعظت کے تمام لوگون کی لوں سے بحسب ظاہر کے اور بہت سے اقوال اسکی معنی مین نقل کیے ہین ملا علی قاری نی اور شیخ عبدالحق نی لکھا ہی کہ افئدہ جمع فواد کی ہی ساتھ ہمزہ کی معنی دل کے اور قلوب جمع قلب کی ہی تقلب سے یعنے پہرنی کی ایک حال سے طرف دوسری حال کی اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نے ساتھ ایک ہی معنی کی کہا ہی اور مکرر لانا اوسکا حدیث مین تاکید کی لیی ہی اور حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل مین گذری ہی کہ ہم ... ارق افئدہ مذکور ہی اور الین قلوبا انہیں مین سے ہی تو حد ہو دونون کا ظاہر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ فواد پردہ دلکا ہی کہ جب باریک تر تا ہی جاتی ہی اور پہٹتے ہی بات حق اوسمین پہونچتی ہی دل کو اور دل جب نرم ہوتا ہی دراتی ہی بات حق اندر اوسکی اور رقت ضد غلظت کے ہی ولین ضد صلابت کے مثلا شیشہ رقیق ہی اور نرم نہین اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہی یمن والون اور ڈرانی والون ہی وصف کیا جاتا ہی اوسکو ساتھ غلظت و صلابت کے اور جب متاثر ہوتا ہی وصف کیا جاتا ہی ساتھ رقت ولین کے اور طیبی نے کہا احتمال رکہتا ہی کہ مراد ساتھ رقت کے جودت فہم اور ساتھ لین کے قبول کرنا حق کا ہو پہر جسکو وصف بیان کیا اوسکا یہ جو کچھ اوسکی بعد بیان فرماتی ہین وہ مانند نتیجہ اور غایت کی ہی ساتھ قول اپنی کی **ترجمہ** ایمان یمن کا ہی اور حکمت بہی یمن کی ہی **ف** یمانیہ ساتھ تخفیف ہی کی ہی اور ساتھ تشدید اوسکی کی بہی منقول ہے نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کی واسطے کمال ایمان کے وہان کے رہنی والون مین بیچ اوس وقت کی اہل مشرق کی مقابلہ مین اسکی اور یہی تاویلین ہین کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئی مین اور وہ یہ جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور پیدائش عالم اور ہدایت کا حال پوچہا اور حکمتون اور اسرار اوسکی سے استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نے اونکو سامنے اونکی جیسا کہ باب بدء الخلق مین گذرا اور طلب اور وصول اوسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری مین کہ رئیس اہل سنت و جماعت کی اور اولاد ابو موسی اشعری سے ہین ہوا رحمۃ اللہ علیہ اور کہا بعضون نے کہ مراد حکمت سے فقہ ہی دین مین اور بعضون نے کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکہی اپنی صاحب کو بڑی سی مہلکہ مین **ترجمہ** اور فخر یعنی تعریف کرنی اپنی ساتھ مال و جاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہے چین اور آہستگی اور بوجہ وقار بکری والون مین ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف جاننا چاہیے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہی آدمی کی نفس مین اور سرایت کرتی ہین اونکی صفتین اور ہیئتین مناسب اونکی طبیعتون کے مین پہنچتی ہی ... کا خلق و خو مناسب خو وغیرہ اون جانورون کی ہوتی ہین کہ چراتا ہی اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت مین قساوت و غلظت ہی اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہ صفتین اونکی چرانی والون اور مالکون مین اور یہی اونکی حکم مین ہی گہوڑا بلکہ زیادہ اس سے اور بعضون نے کہا کہ چونکہ بکری والی قریب آبادی کی رہتی ہین اور اختلاط و ملنی جلنی والون سے لوگون کی ہین کیونکہ بکریان سبزہ مین کم تی ہین پاتی ہی اور تحمل نہین کرسکتی مین جانیکا انکی طبیعت مین جمعیت سکونت اور یہ باعث ہی فرمانبرداری کی اور بیکلی کی اطاعت امام سے اور اونٹ والی دور ہونا اون کا آبادی سے اور رہنا جنگل مین کم ملنا اونکا خلق سے باعث ہوتا ہی پہ سختی اور طغیان و سرکشی خودکلی کی اطاعت ... ایسا ہی کہا شیخ ... نی بیچ شرح حدیث کی اور کہا ... کی توفیق ... ظاہر ہے کہ مال و منال جو اونٹوں مین بہت ہے باعث ہوتی ہین سختی کی بخلاف بکریون کی مالیت کی کہ کم ہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اہل الخیل والابل والفدادین اہل الوبر والسکینۃ فی اہل الغنم متفق علیہ اور یہی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ

کہا طیبی نے یہ ایسا ہی ہے جیسے فرمایا راس الامر الاسلام یعنی اصل امر کا جانب مشرق سے ہے تر اور فتنہ یا اسد دجال اخ

یا جوج اور ماجوج وغیرہ کا کہا نووی نے مراد ساتھ اختصاص مشرق کے ساتھ کفر کی زیادتی تسلط شیطان کی ہی اس طرف پر اور تھا یہ آنحضرت کی عہد میں اور

آئندہ بھی ہوگا جس وقت کہ نکلیگا دجال مشرق سے پس وہ فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی نے باجی سے نقل کیا ہی کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہی یا اہل نجد اور

بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہی ابلیس کی طرف جیسا کہ آیا ہی کہ طلوع کرتا ہے آفتاب میان قرن شیطان کے ترجمہ اور فخر و تکبر بیچ گھوڑے والوں کے اور اونٹ والوں

اور چلانے والوں کے ہی کہ اونٹ کی پشم کی خیموں کے رہنے والی ہیں یعنی رہنے والی جنگل کے اور صحرانشین اسلیے کہ اونکی گھر اکثر بالوں کی خیموں کے ہوتے ہیں اور آرام

و نرمی بکری والوں میں ہی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وعن ابي مسعود الانصاري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ههنا

جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب في الفدادين اهل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر في ربيعة

ومضر متفق عليه اور روایت ہے ابن مسعود انصاری سے اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر سے آئے ہیں فتنے

یعنے جو چیزیں باعث شور و شر کی ہیں وے ہیں اور باعث امتحان لوگوں کی ہیں وہ ہیں در حالیکہ اشارہ کرنے والی تھی آنحضرت ساتھ لفظ ہہنا کے طرف مشرق

کی اور سختی بانے اور سخت دلی بیچ چلانیوالوں خیمہ نشینوں کی ہیں کہ جو پیچھے لگے رہتے ہیں اونٹوں اور گایوں کے دموں کے ف کہ جاتی ہیں پیچھے چرائی

کی لیے مراد انسے اعراب ہیں یا اور جنگلی اور مذمت کی اونکی بسبب رہنے اونکی کی شہروں اور گانوں سے کہ موجب فوات علم کا ہی کہ جس سے حاصل

ہوتی ہیں اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کے فرمایا اللہ تعالی نے الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر الا يعلموا حدود ما انزل الله على رسوله ترجمہ

جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ و مضر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غلظ القلوب

والجفاء في المشرق والايمان في اهل الحجاز رواه مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

سختی دلوں کی اور سختی زبان کی مشرق میں ہے یعنے بسبب ہونے اوسکی کی محل کفر و فتنوں کا اور ایمان اہل حجاز میں ہے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد ہی حجاز سے

مکہ اور مدینہ اور طائف و متعلقات انکے اور کہا ابن ملک نے مراد ہیں اہل حجاز سے انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتی ہیں کہ گویا حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ

کی اور نجد اوس زمین کا نام ہی کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہی سوائے حجاز کی جو زمین کہ متصل ہے ساتھ عراق کی اور اوسکی مقابل زمین پست ہے تہامہ کہتے ہیں

وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا

قالوا يا رسول الله وفي نجدنا قال اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا قالوا يا رسول الله وفي نجدنا

فاظنه قال في الثالثة هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان رواه البخاري اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہماری کی ف شاید کہ پہلے ذکر کرنا شام کا اشارہ ہی سبب کہ شام مبارک ہی بسبب قول

فرمانے اللہ تعالے کی الذی بارکنا حولہ اور انبیا ہی وہاں مبعوث ہوئی اسلیے پہلے ذکر کیا اوسکو اور مراد برکت سے یا دینی برکت ہی یا برکت کہ حاصل ہو

واسطے اہل مدینہ کے اور تمام مسلمانوں کی خصوص ترجمہ یا اللہ برکت دے ہمارے لیے بیچ یمن ہماری کی ف مراد ہی برکت ظاہری یا معنوی اور اسی لیے بہت ہوتے ہیں اولیا

اوسمیں اور ظاہر ان دونوں مکانوں کی لیے دعا برکت کی اسلیے کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انہیں دونوں مکانوں سے آتا ہی ترجمہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ اور کہیے

برکت دے ہمارے نجد میں ف تو کہ حاصل ہو برکت ہماری لیے اوسکی جانب سے بھی اور معنی نجد کی اوپر کی حدیث کے شرح میں لکھے گئے ہیں ف کہا

یا الہی برکت دے ہماری لیے ہمارے شام میں یا الہی برکت دے ہمارے لیے ہمارے یمن میں کو بعضے صحابہ نے کہ بیچ برکت دے ہماری نجد میں ابن عمر کہتے ہیں کہ گمان

ہونسے ت اتی ف یعنی ہلاکات اور فتنین باعث ہون ... ابھی بیقرار ہوا اہل اوسکی کاٹ ت اور عنی

ہونتے ہین کے اور قلت یا ت ی ہین بہن سبب دعا برکت کی اوسکی لیے ت اور زمین نجد مین ہی اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا

نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی جماعت اور مددگار اوسکی اور کہا اشرف نی کہ دعا کی آنحضرت نی یمن اور شام کی لیے برکت کی سلیے کہ جگہہ آنحضرت

کی پیدایش کے مکہ ہی اور وہ یمن مین سے ہی اور جگہہ بہنی اور دفن ہونی اونکی کی مدینہ ہے اور وہ شام مین سے ہے اور یہ دونون چیزین کافی ہین اونکی فضیلت

مین اسی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو اپنی طرف اور لائے ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے اور مکرر دعا ہین بار **اَلْفَصْلُ**

الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتی ہین انس زید بن ثابت سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی اہل یمن کے لیے اور کہا یا الٰہی متوجہ کر اونکی دلونکو **ف** یعنی طرف ہمارے تو کہ آدین ہماری طرف یہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا

آتا تہا یمن سے اور اسی لیے اسکی بعد دعا کی برکت صاع اور مد کے واسطے غلہ کی کہ آوی طرف اونکی یمن سے پس کہا **ت** اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور مد

ہمارے کے نقل کے یہ ترمذی نی **ف** مراد ہی ان دونون سی غلہ جو ناپا جاتا ہی اونمین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب ساڑہی تین سیر کی غلہ آتا ہے

اور مد مین چوتہائی اوسکا اور کہا توربشتی نی کہ وجہ مناسبت کے درمیان دونون فصلون کے یعنے دونون جملون کے کہ ایک اللہم اقبل بقلوبہم اور دوسرا وبارک لنا

الخ یہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتی تہی پس جب چاہا اللہ تعالیٰ سے اہل یمن کے دلون کے متوجہ ہونے کی طرف دار الہجرۃ کی اور وہ بہت ہے

اور اونکی آنی سی زیادہ تنگی معیشت کی تصور تہی پس دعا برکت طعام کی کی کہ اہل مدینہ کی لیے تو کہ فراخی رہی وہان کی رہنی والون کے لیے بہی اور اونکی لیے بہی

کہ وارد ہون وہان پس نہ ہو تنگ ہو مقیم آنیوالی کی سبب سے اور نہ دشوار ہو اقامت اوسپر کہ ہجرت کر کر آوی طرف اوسکی **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ

اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشحالی ہی واسطی اہل شام کے

عرض کیا ہمنے کس سبب سے یا رسول اللہ فرمایا آپنے اسلیے کہ فرشتی رحمن کے پہیلائے ہوئے ہین بازو اپنی بیچ شام پر اور اوسکی اہل پر نقل کے یہ احمد اور ترمذی نے **ف**

واسطی محافظت کے نیکی کی اوسکی اور لفظ رحمن میں اشارہ ہے اسپر کہ مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین انتہی اور حضرت شیخ نی کہا کہ بازو پہیلانا فرشتون کا کنایہ ہی

پہنچانی رحمت اور رأفت الٰہی سے اہل شام پر یعنی ابدال پر کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہان کی رہنی والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوون سے

صفات اور قوای ملکیہ ہین اور قیاس نکرنا چاہیی اونکو پرندون کی بازوون پر اسلیے کہ پرندون کے سوا تین چار بازوون کے نہین ہوتے ہین چہ جای

چہ سو بازو کہ آنحضرت نے شب معراج مین جبرئیل کی دیکہی اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کی لیے ثابت کرنی چاہیین لیکن اونکی کیفیت کے بیان

کرنے سے باز رہنا چاہیے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ

حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے

عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ نکلی گی ایک آگ حضرموت کیطرف سے یا حضرموت سی **ف** شک

راوی ہے اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہے ظاہر مین لیکن مقدر ہے یعنی من نحوہا اور من جانبہا اور مراد آگ سی یا تو یہی آگ ہی حقیقۃً

چنانچہ ظاہر حدیث کا ہی اور یا مراد اوس سے فتنے ہین اور حضرموت ساتھ زبر ح مہملہ اور جزم ض معجمہ اور زبر ر اور میم کے اور میم کے پیش سے بہی کہا ہی

ہین یہ تین امر فرمایا آنحضرت نے لازم ہی تمکو جانا شام کو روایت کی یہ ترمذی نے و
ت ہین بہو بیٹہے اصحاب سے علیہ میری ب
محافظت کرنی ملائکہ رحمت کے او امارات ساعت یعنی جیسا کہ آگ کا کہ نکلی ہی او موسم ہجرت مراد اوس سے شام ہی اور ظاہر ہے کہ نکالنی کی اونکو
طرف شام کی اور جمع اونکی کی **وعن** عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انها ستكون
هجرة بعد هجرة فخيار الناس الى مهاجر ابراهيم وفي رواية فخيار اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهيم ويبقى
في الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم تقذرهم نفس الله تحشرهم النار مع القردة والخنازير تبيت معهم اذا
باتوا وتقيل معهم اذا قالوا رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے **ف** معنی اسکی یہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کے کہ ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضون نے
کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہی اور یہ معنی بہت ظاہر و بہت مناسب ہین لفظ حدیث سے او سیاق حدیث سے اور یہ اوس اوقات مین ہے
کہ بہت ہونگے فتنے بندون مین اور غالب ہونگے کافر شہرون مین اور کم رہینگے حمایت کرنیوالی دین کے اور قائم امر خدا پر دار الاسلام مین باقی رہین گے
شہر شام کی محروس و محفوظ کہ نگہبانی کرینگے اوسکی لشکر اسلام کی کہ جو غالب ہونگے مدد کرنیوالی حق کی ہونگی یہانتک کہ قتال کرینگے دجال سے پس جو کوئی
چاہی کہ نگاہ رکھی اپنے دین کو ہجرت کرے ان شہرونکی طرف جاوے انتہی حاصل فرمایا اس محل کو ساتہ قول اپنے کی **ت** پس بہتر ین لوگون سے وہ ہوگا کہ ہجرت
کرے طرف ہجرت کی جگہ ابراہیم کی کہ شام ہی اسلیے کہ جب نکلے ابراہیم عراق سے تو گئے طرف شام کی اور ایک روایت مین ساتھ اسکے آیا ہی پس بہتر ین
اہل زمین کے وہ ہونگے کہ بہت لازم پکڑنیوالے ہونگے ابراہیم کی ہجرت کی جگہ کو یعنی شام کو اور باقی رہینگے زمین مین بد ترین اہل اوسکے کی یعنی کفار و فجار
پہینکدینگی اونکو زمینین اونکی یعنی اصلی یہ ہین کہ پہینکدینگی ... زمینین انکی ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے کہ اشارہ ہے جلاوطنی یعنے
انتقال کرینگے بہتر ین اہل زمین کے اون زمینون سے کہ غالب ہونگی اونپر کافر اور باقی رہینگے ناکارہ لوگ جو نہین ہونگے لائق ہجرت کرنیکے واسطے غفلت کے یعنی بیمار
اور روکنے کی اوسکی وجہ سے حرص کرنیکی اون چیزونپر کہ ہونگی اونکی قسم اولاد اور مواشی وغیرہ متاع دنیا سے پس ہونگے بسبب اون سب اپنی صفتون
اپنی کی مانند چیز خوار گھناونی کی ہونگی نزدیک نفس پاکیزہ کی اور گویا زمینین بیزار ہونگی اونسے اور پہینکدینگی اونکو اور اسد تعالی گھروہ رکھیگا اونسے
رکھیگا اونکو مکان رحمت اپنے سے او محل کرامت اپنی سی مانند دور رکھنے اوس شخص کے کہ گھن کھاتا ہے کسی چیز سے اور نفرت کرتی ہی اوس سے طبیعت اوسکی
پس ہمیشہ باز رکھیگا اونکو نکلنے سے اور بیٹھا رہنے دیگا اونکو ساتھ دشمنان دین کی مانند قول اسد تعالی کی ولکن کرہ اسد انبعاثہم فثبطہم یعنے لیکن مکروہ
رکھا اسد تعالی نے اوٹھنا اونکا پس ٹھہرا رہنے دیا اونکو **ت** مکروہ رکھی گی اونکو ذات اسد کی ملازم رہی گی اونکی ساتہ آگ رات اور دن اور جمع کری گی اونکو
ساتہ کافرون کے کہ وہ باعتبار چہاپی اور بڑا پی اپنی کی مانند سورون اور بندرون کے ہونگی **ف** یہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی کے لکھا گیا اور شیخ نے کہا
ہانکی گی اور جمع کری گی اونکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد اونکی کی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اوسوقت ساتہ بندرون کے اور سورون کے مراد یا تو حقیقت
او صورت اونکی ہی یا یعنی ہونے کی ساتہ اونکی متخلق ہونا ساتہ اخلاق اونکی کی اور متصف ہونا ساتہ صفات اونکی کی ہی یا مراد آدمی یہودی اور
کافر ہین کہ مانند بندر اور سور کے ہین **ت** رات گذاری گی وہ آگ ساتہ اونکی جسوقت کہ رات گذارینگی وہ اور قیلولہ کری گی وہ آگ ساتہ اونکی جسوقت
کہ قیلولہ کرینگی وہ نقل کی یہ ابو داود نے **ف** قیلولہ کہتی ہین دوپہر کی سونے کو یعنی وہ آگ شب و روز ملازم وقت و مصاحب حال اونکی سے
ہوگی نعوذ باللہ من ذلک **وعن** ابن حوالة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيصير الامر ان تكونوا

الشام فانها خيرة [illegible] يجتبي اليها خيرته من عباده فاما ان ابيتم فعليكم
بيمنكم واسقوا من غدركم فان الله عز وجل توكل لي بالشام واهله رواه احمد وابوداود اور روایت ہے ابن حوالہ سے
کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہی کہ ہو جاویگا کاروبار دین کا اس طرح پر کہ ہوگے تم لشکر جمع کیے گئے یعنی کلمۃ الاسلام مین اور
مختلف یعنی بیچ جماعات اجہاد کی ایک لشکر شام مین اور ایک لشکر یمن مین اور ایک لشکر عراق مین **ف** یعنی عراق عرب مراد ہے اور وہ بصرہ اور کوفہ
ہی یا عراق عجم مین اور وہ ماوراء کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ماوراءالنہر کی **ت** پس کہا ابن حوالہ نے کہ اختیار کر و میری لئے یا رسول اللہ
کہ ان لشکرون مین سے کس لشکر کی ساتھ رہون مین اگر پاؤن مین اوس وقت کو پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑ تو شام کو اسلیے کہ شام برگزیدہ خدا کی
ہی زمین سے یعنے پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سے واسطے رہنے کی اخیر زمانہ مین جمع کریگا طرف اوس مین کی خدا تعالی برگزیدون کو اپنے بندون میں
سے لیکن اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تم پر لازم ہی اپنی یمن میں رہنا **ف** اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکے ہے کہ مخاطب عرب تھے اور یمن اونکی
زمین سے ہے اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپکی علیکم بالشام اور درمیان قول آپکی **ت** واسقوا الخ یعنی لازم
کر و تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی تئین اور اپنی جانورون کو اپنی حوضون سے **ف** غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زبر دال مہملہ کی جمع غدیر کی بمعنے
حوض کے یعنے چاہیے کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سے کہ مخصوص ہے ساتھ اوسکی اور مزاحمت و معارضہ نکری ساتھ غیر کی خصوصا اونسے کہ سر حد اسلام پر
بیٹھی ہین تو نہو سبب نزاع اور اختلاف فتنہ انگیزی کا **ت** اسلیے کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے بسبب میرے یعنی بیچ حق امت میری کی کہ حفاظت کریگا
شام کی اور اوسکی رہنی والون کی کفار کی شر سے اور اونکی غالب آنے سے اوس پر یا بر نقل کیے یہ احمد اور ابوداود نے **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** شريح بن عبيد قال ذكر اهل الشام عند علي رضي الله عنه وقيل العنهم يا امير المومنين
قال لا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الابدال يكونون بالشام وهم اربعون رجلا كلما مات
رجل ابدل الله مكانه رجلا يسقى بهم الغيث وينتصر بهم على الاعداء ويصرف عن اهل الشام بهم العذاب روایت ہے
شریح بن عبید تابعی نے کہا کہ ذکر کیے گئے اہل شام نزدیک علی رضی اللہ عنہ کی **ف** مراد اہل شام سے یہان مخالف علی رضی اللہ عنہ کی ہین معاویہ اور جو کہ اونکی ساتھ
تھی شام مین کہ حاکم ملک شام کی تھی عمر کی زمانہ سی آخر تک پس اونکا ذکر ساتھ برائی کی کیا گیا حضرت علی کی سامنے **ت** اور کہا گیا حضرت علی
سے کہ لعنت کرو اونکو ای امیر المومنین کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ لعنت نہین کرتا ہون مین اہل شام کو تحقیق مین نے سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتی تھی ابدال ہوتی ہین شام مین **ف** یعنی کیونکر لعنت کرون مین اونکو کہ ابدال وہان ہوتی ہین پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو
بھی علمای اہل سنت کی کہتی ہین کہ یہ دفع کرنا ہی علی رضی اللہ عنہ سے اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطے دفع مجادلہ کی اور یہان سے لازم نہین آتا ہے
جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سے جیسا کہ ابتداء سمجھا جاتا ہی اور یہ کیونکر ہو اسحال مین کہ روایت کیا گیا ہی امیر المومنین سے کہ فرمایا یہ بھائی
ہمارے ہین کہ بغی کی ہی ہم پر اور آیا ہی کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفون کی لشکر والون مین سے پکڑ لائی ایک شخص نے کہا و عجب مین جانتا تھا کہ وہ
اچھا مسلمان ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا کہتا ہی تو اب بھی تو مسلمان ہے اور سوای اسکی آثار و اخبار مین کہ دلالت کرتی ہین اونکی اسلام پر بعد ازان بیان
ابدال کا کرتی ہین **ت** اور ابدال چالیس مرد ہین جسکہ مرتا ہی ایک مرد لاتا ہی خدای تعالی اوسکی بدل اور ایک مرد کو اونکی وجود و برکت سی
مینہ برستا ہے اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتھ مدد اونکی کی دشمنون یعنی کفار سے اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سے بہ برکت اونکی کی عذاب **ف ع** یعنی عذاب

شدید اور تخصیص اہل شام کی بسبب

ہیں اور حدیثوں میں بھی علی سے آیا ہی اور شیخ ... ابن عمر کی روایت میں آیا ہی

علیہ وسلم سے لایا ہی کہ فرمایا خیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہیں اور ابدال چالیس ہیں نہ پانسو کم ہوتے ہیں نہ یہ چالیس جبکہ مرتا ہے
ایک ابدال بدل کرتا ہی خدای تعالی ایک کو پانسو میں سے جگہ اوسکی عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ بیان فرمائیے ہمسے عمل اونکی کہ کیا عمل کرتی ہیں کہا
ہر ایک کو بخشتی ہیں فرمایا وہ عفو کرتی ہیں اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اونپر اور نیکی کرتی ہیں اوس شخص سے کہ بدی کرتا ہی اونسی اور خبرگیری محتاجی کی
اور بچیری کیا ہی خدایتعالی نے اونکو اور تصدیق خدایتعالی کی کتاب میں ہے کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کہانے والے
غصہ کے اور عفو کرنیوالے لوگوں سے اور اللہ دوست رکہتا ہی نیکی کرنیوالوں کو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ
تعالی کی لیے تین سو شخص ہیں آدم کی دل پر اور اوسکی لیے چالیس ہیں کہ دل اونکی موسی کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے سات شخص ہیں کہ دل اونکی حضرت ابراہیم
دل پر ہیں اور اوسکی لیے پانچ شخص ہیں کہ دل اونکی جبرئیل کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے تین شخص ہیں کہ دل اونکی میکائیل کے دل پر ہیں اوسکی لیے ایک شخص ہے کہ دل
اوسکا اسرافیل کے دل پر ہی جبکہ مرتا ہی وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی تین میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین میں سے بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی پانچ میں سے
اور جبکہ مرتا ہے پانچ میں سے ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی سات میں سے اور جبکہ مرتا ہی ایک سات میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی چالیس میں سے اور جبکہ مرتا ہے
ایک چالیس میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی تین سو میں سے اور جبکہ مرتا ہی ایک تین سو میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ اوسکی جگہہ عوام میں سے بسبب اونکے دفع کیجاتی ہے
بلا اس امت سے کہا بعضے عارفین نے کہ نہیں ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی آنحضرت کے دل پر ہو اسلیے کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے عالم خلق وامر میں
کسیکو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سے پس نہیں برابر و مقابل ہے اونکی دل کی دل کسی کا اولیا میں سے
برابر ہی کہ وہ ابدال ہوں یا اقطاب **وعن** رجل من الصحابة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ستفتح الشام فاذا
خيرتم المنازل فيها فعليكم بمدينة يقال لها دمشق فانها معقل المسلمين من الملاحم وفسطاطها منها ارض
يقال لها الغوطة رواهما احمد اور روایت ہے ایک شخص سے صحابہ میں سے **ف ع** کہ نام اوسکا معلوم نہیں ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ میں نقصان
نہیں کرتے کہ صحابہ سب عدول ہیں **ت** یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کی جاویگی شہر شام میں پس جب اختیار دی جاو تم مکانو
اون شہروں میں پس تم پر لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق **ف ح** ساتہ زیر دال اور زبر میم کی موجب قول اکثر وفصیح کی کہ پای تخت شام کا ہی
ت پس تحقیق شہر دمشق جگہہ پناہ مسلمانونکی ہی لڑائیوں سے **ف ع** لفظ معقل ساتہ زبر میم اور جزم عین کے اور زیر قاف کی عقل سے ہی معنی حصن اور پناہ
کی اور معنی یہ ہیں کہ داخل ہوتے ہیں اوسمیں مسلمان اور پناہ لاتے ہیں طرف اوسکی جیسیکہ پناہ لاتی ہے بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کے
ہی معنے جنگ وقتال کے **ت** اور دمشق شہر جامع شام کا ہی **ف** فسطاط ساتہ پیش فے کی اور جزم سین کے اور کبہی فے کی زیر سے بہی آتا ہے
بمعنے شہر جامع کی کہ جمع کرے لوگوں کو اور اسی لیے مصر کو بہی فسطاط کہتے ہیں اور فسطاط بمعنے خیمہ کے بہی آتا ہی **ت** دمشق کی زمینوں میں
سے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اوسکو غوطہ **ف ع** ساتہ پیش غین معجمہ کے اور جزم واو کی اور طا مہملہ کے نام غوطہ کا اور پانیوں کا ہی کہ گرد
دمشق کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کے **ت** روایت کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے یعنی اپنی مسند میں **وعن** ابی ہریرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بالمدينة والملك بالشام اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ میں ہے **ف ع** یعنی غالبا اسلیے کہ علی کوفہ میں رہتے تھی بیچ زمانہ خلافت اپنی کی یا مراد یہ ہی کہ

موئی بیچ امت میری کی اوس بیچ کی پہر بادشاہت ہو جاویگی بعد ہجرت کے کہا بعضوں نے کہ ہوئی شام ہی علی کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کے طرف اسپر ملک کا اور حدیث میں آنحضرت کی صفتوں میں واقع ہوا ہی کہ مولد یعنی جگہہ پیدائش اونکی کی مکہ ہی اور مہاجر یعنی جگہہ ہجرت اونکی کی مدینہ اور ملک اونکا شام ہی مراد اوس سے نبوت و دین ہے اسلیے کہ وہ شام میں اغلب و اکثر تہا اور الاملاک دین اونکا تمام عالم میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اونکی قول سے الملک بالشام یہ ہی کہ جہاد و قتال وہان ہے اسلیے کہ منقطع نہیں ہوتا جہاد بلاد شام میں اور ہمیشہ غیبت و لائی ہی شام کی مسافر کے واسطے پانی فضل جہاد و رباط کی واللہ اعلم **وعن** عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت عمودا من نور خرج من تحت رأسی ساطعا حتی استقر بالشام رواهما البیهقی فی دلائل النبوة اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مین نے ایک ستون نور سی کہ باہر نکلا میری سر کی نیچی سی درحالیکہ اوٹہنی والا ہوا یہانتک کہ ٹہہرا شام مین نقل کی یہ دونوں حدیثین بیہقی نی دلائل النبوة مین **ف** دلالت کرتا ہی یہ اوپر ثابت رہنی دین کی اور قرار پکڑنی اور غلبہ اوسکی کی شام مین اور اسی قبیل سے ہی نکلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی پیٹ سی وقت ولادت کی اور روشن ہونا شام کی مکانون کا اوس سے **وعن** ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فسطاط المسلمین یوم الملحمة بالغوطة الی جانب مدینة یقال لها دمشق من خیر مدائن الشام رواه ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جگہہ اجتماع مسلمانون کی روز جنگ کی یعنی جنگ جال کے غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق کہ بہترین شہر شام کی سی ہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** من خیر المدائن الشام صفت دمشق کے ہی اور غوطہ بہی ایک جگہہ ہی نزدیک اوسکی جیسا کہ گذرا اور اگلی حدیث مین فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کے ہی اور مضافات اور توابع اوسکی ہی ہی کچہہ خلاف سیاق دونون حدیثون کے نہوا **وعن** عبد الرحمن بن سلیمان قال سیأتی ملک من ملوک العجم فیظهر علی المدائن کلها الا دمشق رواه ابوداود اور روایت ہے عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سی کہا نزدیک ہی کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہون سی پس غالب ہوگا تمام شہرون پر سوائے دمشق کی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** بیان نہین کیا شارحون نے کہ وہ بادشاہ کون ہے تنبیہ جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ فضیلت شام اور بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوای انکی کی آئی ہین اور محدثون نی حکم کیا ہی اوپر اکثر اونکی کی ساتہ ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادة

باب ثواب هذه الامة

یہ باب ہے بیچ بیان ثواب اس امت کے **ف** یعنی ایسی جماعت کے کہ جامع ہی درمیان اجابت و متابعت کے کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتی ہین پس تنقیح میں ہے کہ مبتدع نہین ہے امت سے علی الاطلاق کہا توضیح مین امت مطلقہ سی اہل سنت و جماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ اونکا ہی مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ اونکی کی رضی اللہ عنہم نہ اہل بدعت کہا صاحب تلویح نی اسلیے کہ مبتدع اگرچہ ہوں اہل قبلہ سی ہیں وہ امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کی **ف** فضیلت اس امت کی حد سے اور کثرت ثواب انکی بنسبت اور امتون کے خارج حد حصر و حیطہ بیان سے ہی اور اوسکی ثابت کرنی مین بس ہے قول حق سبحانہ کا کنتم خیر امة اخرجت للناس یعنی تہی تم بہترین امت کہ نکالی گئی لوگونکی لیے اور قول حق تعالی کی وکذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس اور بس ہے یہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل الخلائق ہین کہ تمام انبیا اور رسولو

اشاعة

نی آرزو کی ہی کا ۔۔۔

من امتیہ وارزقنا محبتہ وتوفنا علی دینہ وملتہ برحمتک یا ارحم الراحمین

فصل پہلے عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عمر سے کہا اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ہے مدت عمر تمہارے کی بہ نسبت عمر اون لوگوں کے کہ گذرے ہیں امتوں سے مگر مقدار اوس زمانہ کی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونے تک ہے **ف** اجل کہتے ہیں ایک مدت کو کہ تعیین کی گئی ہو ایک چیز کی لیے فرمایا اللہ تعالی نے لتبلغوا اجلا مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے انسان کی موت پر کہا جاتا ہے دنا اجلہ یعنی قریب پہونچی موت اوسکی ملا علی نے یہ توطیبی سے لکھا ہے اور بعد اسکی لکھا ہے کہ توضیح اسکی یہ ہے کہ اجل کبھی تعبیر کی جاتی ہے تمام وقت کہ معین ہے عمر کی لیے برابر ہے کہ ہو معلق یا مبرم جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالی کی ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتی ہے اوپر انتہا مدت کے اور آخر اوسکی کی اور یہی مراد ہے ساتھ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آوے گی موت اونکی نہ تاخیر کرینگے ایک ساعت اور نہ پہل کرینگے اور مراد اجل سے یہاں معنی اول ہے ہیں فرمایا ہے مدت عمروں تمہارے کی بیچ مقابلہ عمروں امتوں سابقہ کے مقدار اوس مدت کی ہے کہ نماز عصر سے مغرب تک ہے بیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک اور باوجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سے زیادہ ہے خلاصہ یہ کہ مدت تمہاری عمل میں تھوڑی ہے اور ثواب تمہارا بہت بہ نسبت جو درمیان ہے اہل سنت کے اور درمیان یہود و نصاری کی ہے ساتھ قول اپنی کی **ت** اور نہیں ہے قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتھ رب سبحانہ تعالی کی مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنیوالوں اور مزدوروں کو پس کہا اوس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف** یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتے ہیں آدھی دانگ کو اور دانگ چھٹا حصہ درہم کا ہے **ت** پس کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف** یعنے عمل کیا موسے علیہ السلام کی تابعوں نے عمر دراز میں ثواب قلیل پر پس مشابہ ہیں ساتھ اون مزدوروں کے کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پھر کہا اوس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نے یعنی عیسی علیہ السلام کی تابعوں نے بعد یہود کی ایک ایک قیراط پر **ف** یعنی انہوں نے کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کی مشابہ اون مزدوروں کی کہ کام کیا دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پھر کہا اوس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے نماز عصر سے آفتاب کی غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتھ اون لوگوں کی کہ کام کیا مثلا نماز عصر سے آفتاب کی غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہارے لیے اجر ہے دو چند **ف** یعنی بہ نسبت یہود و نصاری کی اور گویا کہ یہ مضمون نکالا گیا ہے اللہ تعالی کی اس قول سے يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ

لی اپنی ہی کی اور ایسے ہون کی ہی اسلیے دوہرا ثواب ملا **ت** پس غصہ ہوئے یہود و نصاری

کم ہے اور ہمکو دیا ثواب کی **ف ع** یعنی کہا اہل کتاب نے ای رب ہمارے دیا تو نے امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال
اونکی کی اور دیا تونے ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہینگے یہ روز قیامت کے یا صادر ہوا اونسے مثل اسکی جسوقت کہ مطلع ہوئے
اوپر فضائل اس امت کے اپنی کتابون مین یا زبانی رسولون اپنے کی اور پھر تقدیر اس حدیث مین دلیل ہے اوپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہے بقدر رنج اوٹھانے
کی اور نہ بسبب استحقاق کی اسلیے کہ بندہ نہین مستحق ہوتا اپنی مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنے کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہی اوسکو اپنی فضل سے
اور پہونچاتا ہی اوسکو یہ کہ بہت کہ تفضل کرے جسپر چاہے اپنے بندونمین سے فانہ یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے ہمارے
علمارنی واسطی قوت دینی قول ابی حنیفہ کی یہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونی سایہ ہر چیز کی دو برابر اوسکی اسلیے کہ نہین متصور ہی یہ کہ
ہون نصاری زیادہ تر عمل مین اس امت سے مگر باعتبار اس مدت کے **ت** فرمایا اللہ تعالی نی پس کیا ظلم کیا مین نے تمپر یعنی کیا کم کیا مین نے کچھ
تمہارے حق سے کہ جو مقرر کیا تھا اور وعدہ کیا تھا اوسکا کہا اہل کتاب نے کہ نہین ظلم کیا تو نے ہمارے حق مین سے کچھ لیکن تفاوت تفریق کیوں کیے تو نے
فرمایا اللہ تعالی نے پس تحقیق یہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہی دیتا ہون جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچھ چاہتا ہون کرتا ہون
نقل کیے یہ بخاری نی **ف ع** مراد یہود و نصاری سے یہان وہ یہود و نصاری ہین کہ ثابت رہی دین حق پر نہ کفار اون مین کی اس لیے
کہ اونکی لیے نہین ہے ثواب کچھ بھی اور اسمین شبہہ نہین ہے کہ نصاری جو ایمان لائے حضرت عیسی اور انجیل پر باوجود ایمان لانے کی حضرت موسی
اور توریت پر تو نہ اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائے تھی **وَعَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ
وَمَالِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ سخت ترین اور خوب ترین
امت میری کی بیچ محبت رکھنی کی مجھسی وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی پیچھی وفات میری کی دوست رکھی گا ایک اون مین سے اور آرزو کریگا
کہ دیکھی مجکو فدا کری اپنی اہل اور اپنی مال کو نقل کیے یہ مسلم نی **ف ع** یعنی آرزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کرے
اگر اتفاق ہو میری دیکھنی کا اور پہونچنی کا طرف میری جانا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضی اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی
ہین دلالت کرتا ہی اوپر کہ ہو سکتا ہی کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آوی کہ مساوی آوی اونکی فضیلت مین یا افضل ہو
اونسی اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علماء حدیث سے ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتھ ان حدیثون کی کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے
صواعق محرقہ مین اسکو لائی ہین باوجود اسکی کہ اجماع رکھتی ہین علماء اوپر کہ صحابہ افضل امت کی ہین اور حمل کیا ہی علمار نی ان حدیثو
کو اوپر ثابت کرنی ایک جہت کی خیریت سی ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہی اکثریت ثواب سی ثابت ہی صحابہ ہی کی لیے ولیکن کہا ہے
اونہون نی کہ مراد صحابہ سی یہان اخص ہین کہ صحبت اونکی طویل ہو اور علم آنحضرت سی بہت سیکھا ہو اور غزوات مین حاضر ہوئی ہون اور
اوپر معنی اعم کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہی اور یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی
اپنی جگہہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کے اگرچہ ایک ہی
نظر ہو مخصوص ہے ساتھ صحابہ کی اور کسیکو اوسمین کچھ شرکت نہین ہے اور ایراد فضائل علمی اور عملی مین مجال سخن کے واسع ہی اور اولی یہ ہے

کہ مطلق حکم کیا جاوی کہ صحابہ افضل ہین سب امت مین **وعن** معاویۃ قال سمعت [redacted]
امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرہم من خذلہم ولا من خالفہم حتی یاتی امر اللہ وہم علی ذلک متفق علیہ
روایت ہے معاویہ سے کہا کہ سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی ہمیشہ رہی گا امت اجابت میری سے ایک گروہ قائم ساتہ حکم اللہ کے
ف یعنی ساتہ امر دین اوسکی کی اور احکام شریعت اوسکی کی کہ یاد کرنا کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سی اور جہاد کرنا
فی سبیل اللہ اور خیرخواہی کرنی اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالی کے ولتکن منکم امۃ یدعون
الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر یعنی اور چاہیی کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ بلاوین طرف بہلائی کی اور حکم کرین اچہے
باتون کا اور منع کرین بری باتون سی ترجمہ نہین ضرر کریگا اونکو یعنی اونکی دین امر کو وہ شخص کہ ترک کری مددگاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کری
اونکی یعنی نہ موافقت کری اونکی امر کی یہانتک کہ آوی حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضای عمر اونکا اور وہ اوپر اوسی کار اپنی کی ہون گی
ف یعنی قائم ہونگی امر خدا پر اور تائید دین پر اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ روی زمین خالی نہین ہوگا صلحا سی کہ ثابت ہین اوپر امر خدا پر دور
ہین ہوا اپنی سکی سے قائم ہین اوپر شریعت پر برابر ہی اونکی نزدیک مددگاری لوگون کی اور مخالفت ونکی اونسی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نی امر اللہ کو ساتہ
قیامت کے لیکن اوسپر اشکال آتا ہی ساتہ حدیث لا تقوم الساعۃ حتی لا یکون فی الارض من یقول اللہ یعنی نہین برپا ہوگی قیامت یہانتک کہ نہو زمین مین
وہ شخص کہ کہی اللہ اور کہا ایک شارح نی کہ معنے قائمہ بامر اللہ یہ ہین کہ چنگل مارین گے ساتہ دین اوسکی کی آور بعضون نے کہا مراد اس گروہ سی تعلیم کرنیوالی حدیث اور
علوم دینیہ کے ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگی اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ مراد
یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہی گی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قائم ہوگا اوسکی
بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتہ جہاد کرنی کی کفار سی تقویت اور تائید دین کی کرتی ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام
کی سرحدون کی نگہبانی کرینگی اور بعضی روایتون مین آیا ہی وہم بالشام یعنی اور وہ شام مین ہونگی اور بعضی روایتون مین آیا ہی حتی یقاتل آخرہم مسیح الدجال
یعنی یہانتک کہ قتال کرینگی اخیر اونکی مسیح دجال سے یہ روایتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سی عام معلوم ہوتا ہے
وذکر حدیث انس ان من عباد اللہ فی کتاب القصاص اور ذکر کی گئی کتاب القصاص مین حدیث انس کی ان من عباد اللہ لو اقسم علی اللہ
الفصل الثانی فصل دوسری **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر
لا یدری اولہ خیر ام آخرہ رواہ الترمذی روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال امت میری کی مثابہ مینہ
اور حالی مینہ کی ہی نہین جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** جانا چاہی کہ ظاہر حدیث سے یہ سمجہا جاتا ہی کہ شک
اور تردد اور عدم تفضیل اسمین ہے کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت مین یہان یہ مقصود نہین بلکہ کنایہ اس سے کہ تمام امت بہتر ہی جیسیکہ تمام
مینہ بہتر اور نافع ہی پس سمجہا جاتا ہی کہ سب برابر ہین خیر اور نافع ہونی مین پس خیر بمعنی اسم تفضیل کے نہین ہے یہن مین اگلوں نی صحبت رکہی ساتہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع کیا اونکا اور پہنچایا بلانا اونکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکہی اونکی قواعد دین کے اور تقویت کی اور مدد کی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچہلون نی نگاہ رکہا اور مقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکے
منار کو اور پہیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانیون کو اور اگر حمل اوپر معنی اسم تفضیل کے کرین تو بہی درست ہو سکتا ہی باعتبار
تعدد وجوہ خیریت کے حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونی یا تفاضل کی وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کی یہی کہ تفضیل کلے

رضی اللہ تعالی

... ال اہل ہین ... کہ نہین حمل کیجاوی کی ... ف

بلاشک بلاشبہ بہرہ ور کہ قریب اونکی ہین بہرہ ور کہ قریب اونکی ہین اور جو تہی ہین مشتبہ ہی اوسی کی جانب سی اور نہین مراد اس سی مگر نافع ہونا اوسکا
شریعت پہیلانی ہین اور ایسا ہی قول قاضی کا طول طویل لکہہ کر لکہا ہی کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا کہ نہین حکم کیا جاتا ہی ساتہ وجود نفع کی بیچ بعض
زمانون کی نہ بعض کی ایسا ہی نہین حکم کیا جاتا ہی ساتہ وجود خیر کے بیچ بعض افراد امت کے نہ بعض کے جمیع وجوہ سی اسلیے کہ حیثیتین مختلفۃ الکیفیات ہین
وَلِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ اور باوجود اسکی پس فضل مقدم کی لیے ہی اور نہین ہی یہ مگر تسلی پچہلون کے لیے اشارہ
کرنی طرف اسکی کہ دروازہ اللہ کا کہلا ہوا ہی اور طلب کرنا فیض کا اوسکی جناب سی متوقع ہی کہا طیبی نی کہ تمثیل امت کے ساتہ مینہ کی نہین ہی مگر بسبب ہدایت
اور علم کی جیسیکہ تمثیل دی ہی آنحضرت نی مینہ کو ساتہ ہدایت اور علم کی پس مختص ہوگی یہ امت مشابہت دی گئی ساتہ مینہ کی ساتہ علما کی اور کاملین کی اونمین سی
اور کامل کرنیوالون کی واسطی غیر اپنی کی پس مستدعی ہی یہ تفسیر اسکو کہ ارادہ کیا جاوی ساتہ خیر کی نفع پس نہین لازم آتی ہی اس سی مساوات بیچ فضیلت کی
انتہی مختصرا اور خلاصہ یہ کہ یہ امت ساری نہین خالی ہی خیر سی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت نی ساتہ قول اپنی کی ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن نبی
اوسکا نبی الرحمۃ ہی بخلاف تمام امتون کی کہ خیر مختص ہی اونکی اگلون ہی مین پہر آئی شر اونکی پچہلون مین کہ بدل ڈالین انہون نی کتابین
اپنی اور تحریف کر ڈالا اونکی طریق کو کہ تہی اوسپر اول اونکی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْغَیْثِ لَا یُدْرٰی اٰخِرُہٗ خَیْرٌ اَمْ اَوَّلُہٗ اَوْ کَحَدِیْقَۃٍ اُطْعِمَ مِنْھَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ مِنْھَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَھَا فَوْجًا اَنْ یَّکُوْنَ اَعْرَضَھَا عَرْضًا وَاَعْمَقَھَا عُمْقًا وَاَحْسَنَھَا حُسْنًا کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا اَوَّلُھَا وَالْمَھْدِیُّ وَسَطُھَا وَالْمَسِیْحُ اٰخِرُھَا وَلٰکِنْ بَیْنَ ذٰلِکَ فَیْجٌ اَعْوَجُ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَا اَنَا مِنْھُمْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ

روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کی اونہون نی اپنی باپ سی یعنی امام باقر سی اونہون نی نقل کی امام جعفر کے دادا سی یعنی امام زین العابدین علی
بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہو جاؤ اور خوش ہو **ف** مکرر فرمایا اوسکو تاکید کی لیے یا ایک
دنیا کی لیے اور دوسرا آخرت کی لیے **ترجمہ** سوا اسکی نہین کہ حال اور قصہ افراد امت اجابت میری کا مشابہ حال اور قصہ مینہ کی ہی یعنی مشابہ
حال اور قصہ نوع مینہ کی ہی بیچ حصول منفعت کے نہین جانا جاتا کہ آخر اوسکا بہتر ہی یا اول اوسکا مانند ایک باغ کی ہی **ف** او تنویع کی لیے
ہی یا تخییر کے لیے اور معنی اسکی یہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ درختون والی میوون والی کی ہی مشابہت دی گیا ساتہ اسکی بہ اعتبار شرائع اور ارکان و شعبون اوسکی
ترجمہ کہ کہلائی گئی اوس سی ایک فوج یعنی نفع اوٹہایا بعضون نی اوسکی سی ایک جماعت نی ایک سال پہر کہلائی گئی بعض دوسری اوس باغ کی سی جماعت
دوسری ایک اور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا ازروی جماعت کے یعنی جماعت آخری کہ باغ سی کہایا ہووی چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ
جماعتون کا ازروی چوڑائی کی اور ہووے گہرا زیادہ ازروی گہرائی کی **ف** او معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اونسی ہجوم اوسکا ہی طول
نہ کہا اسلیے کہ عرض و عمق بعد طول کی ہوتا ہی پس عرض و عمق دونکا مستلزم اوسکا ہی **ترجمہ** اور بہت اچہا اوسکا ازروی خوبی کی کیونکر ہلاک ہو یعنی بالکل وہ
امت کہ مین اول اوسکی ہون اور رہیگا مہدی بیچ مین اوسکی اور ہونگی عیسی علیہ السلام آخر اوسکی ولیکن درمیان اسکی یعنی جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط اوسکا کہ
متصل ہی ساتہ آخر اوسکی کی ایک جماعت ہوگی کجرو نہین ہو وہ مجہسی یعنی میری تابعین سی اور میری راہ و روش پر اور نہین اوس سی ہون **ف** یعنی اونسی راضی
اونکی مددگار اونکا بلکہ مین بیزار اور غیر راضی ہون اونسی بسبب فسق اور ظلم اونکی کی **ترجمہ** نقل کی یہ رزین نی

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ

عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الخلق ... لوا الملائكة قال
وما لهم لا يؤمنون وهم عند ربهم قالوا فالنبيون قال وما لهم لا يؤمنون والوحي ينزل عليهم قالوا فنحن قال وما لكم لا تؤمنون
وأنا بين أظهركم قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أعجب الخلق إلي إيمانا لقوم يكونون من بعدي يجدون
صحفا فيها كتاب يؤمنون بما فيها اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونہی نقل کی اپنی باپ سے اونہی اپنی دادا سے کہا کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی پوچھا صحابہ سے کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہے نزدیک تمہاری از روی ایمان کی یعنی ایمان کس کا مخلوقات میں سے
بہت قوی اور اچھا جانتے ہو کہا بعضے صحابہ نے فرشتے ہین کہ اونکی ایمان کو بہت اچھا اور قوی جانتے ہین ہم فرمایا آنحضرت نے کیا ہے واسطے
فرشتون کی کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ وہ نزدیک پروردگار اپنی کی ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکہتی ہین عجائب و غرائب جبروت کی پس کیا عجب
غرابت ہے اونکی ایمان مین کہا اونہین بعض صحابہ نے یا اور بعضون نے پس پیغمبر ہین کہ ایمان اونکا بہت کامل و قوی جانتے ہین ہم **ف** ح
اور اس سے لازم نہین آتی ہے فضیلت ملائکہ کی انبیا پر اسلیے کہ فضیلت وہان بمعنے کثرت ثواب کے ہے عند اللہ **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہے پیغمبرون کو
کہ ایمان نہ لاوین اور شک و شبہہ مین نہ پڑین حال آنکہ وحی آسمان سے اوترتی ہے اونپر **ف** ح اور فرشتہ روح الامین آتا ہے اور بیواسطہ پیام
پروردگار تعالی کا پونہچاتا ہے اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ اوسکی انوار کا کرتے ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دلمین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہے اور جو
کچہہ کہ دوسرے کو بہیجی تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتی ہین پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین پیغمبر وںپر **ترجمہ** کہا اونہون نے پس ہم کہ اصحاب آپکے ہین
بہت قوی ہے ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہے اور کیا مانع ہے تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتھ خدا کی اور یقین نہ کرو ساتھ احکام اور اوامر و نواہی کے
حال آنکہ مین درمیان تمہارے ہون **ف** ح اور مشاہدہ کرتے ہو انوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکہتے ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور
مطالعہ کرتے ہو جمال باکمال میرے سے انوار حق کی اور سرایت کرتی ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سے اسرار حقیقت کے اور پیدا ہوتے ہین تصرف اور
ارشاد میرے سے بیچ ظاہر و باطن تمہارے کی کمالات و کرامات **ترجمہ** کہا راوی نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پسندیدہ
خلق کی نزدیک میرے از روی ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے بعد میرے یعنے بعد وفات میری کے کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکی روز
قیامت تک پاوینگے صحف اور اجزا کہ اونمین لکہے ہین احکام دین کی یعنی قرآن ایمان لاوینگے ساتھ اوس چیز کے کہ بیچ اون صحفون کے ہے
ف ح یعنی غائبانہ ایمان لاوینگے ساتھ سنتے اخبار و آثار کی بے مشاہدہ اور معائنہ انوار کی اور یہی مراد ہے ساتھ قول حق سبحانہ کی یؤمنون
بالغیب ساتھ بعضے وجوہ تفسیر اوسکی کی اور مؤید ہے اوسکو یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کی یارون نے ذکر کیا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اونکی ایمان کا پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق تہا امر محمد کا اور حال اون صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا اوسکی لیے
کہ دیکہا تہا اونکو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوای اوسکی نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سے پہر پڑہی یہ آیت
یعنی یؤمنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین پر بہی انوار اور آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلائل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکی **مصرعہ** از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ ٭ حاصل یہ کہ اگرچہ صحابہ کا بہی ایمان بالغیب تہا لیکن
باعتبار بعضے مومن بہ کی یعنی جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہے اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتے تہے بخلاف تابعین اور اونکی بعد کے
لوگون کی کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہے پس اس حیثیت سے ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہے **وعن** عبد الرحمن بن العلاء
الحضرمي قال حدثني من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول إنه سيكون في آخر هذه الأمة قوم لهم مثل أجر

يعرفون من المنكر ويقاتلون اهل الفتن رواه

...علامتی ہی کہ حضرمی ہی کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا ہی صلی اللہ علیہ وسلم ... نزدیک ہے کہ ہو گی بیچ اخیر اس امت کے ایک قوم کہ ہو گا ثواب اونکی لیی مانند ثواب اول اونکی کی کہ صحابہ ہین حکم کرینگی ساتہ شرعی باتون کی کہ پہچانا گیا ہی وجود اونکا دین مین اور منع کرینگی لوگونکو خلاف شرع سی کہ وجود اوسکا نا آشنا اور انکار کیا گیا ہی اور لڑینگی یعنی اپنی ہاتہون یا زبانون سی فتنہ والون سے کہ باغی اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** ابي امامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال طوبى لمن رآني وطوبى سبع مرات لمن لم يرني وآمن بي رواه احمد اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خوشی ہو جیو اوس شخص کو کہ دیکہا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجہپر اور خوشی سات بار اوسکی لیی کہ نہ دیکہا مجکو اور ایمان لایا مجہپر نقل کی یہ احمد نی **ف** اور تعین عدد سات کا پہیر ہی شارع کی علم پر یا بسبب ہونی اوسکی کی عدد مبارک متعارف بیچ مبالغہ اور تکثیر کی پس مراد اس سے تکثیر ہی نہ تحدید **وعن** ابن محيريز قال قلت لابي جمعة رجل من الصحابة حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم احدثك حديثا جيدا تغدينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنا ابو عبيدة بن الجراح فقال يا رسول الله احد خير منا واسلمنا وجاهدنا معك قال نعم قوم يكونون من بعدكم يؤمنون بي ولم يروني رواه احمد والدارمي وروى رزين عن ابي عبيدة من قوله قال يا رسول الله احد خير منا الى اخره اور روایت ہے ابن محیریز تابعی سی کہ کہا کہا مین نی واسطی ابی جمعہ کی کہ ایک شخص تہا صحابہ مین سے روایت کر میری لیی ایک حدیث کہ سنی ہو تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ہان روایت کرونگا مین تجہسے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دی تجکو اور بشارت بخشی خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا کہایا ہمنے ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی ساتہ ہماری ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سی ہین پس کہا ابو عبیدہ نی یعنی واسطی اظہار شکر نعمت الہی کی اور احسان ماننی انعام حضرت رسالت پناہ کی یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہم سی اسلام لائی ہم یعنی آپ کی ہاتہ پر اور جہاد کیا ہمنے ہمراہ آپ کی فرمایا آنحضرت نی ہان بہتر ہین تم سی وہ لوگ کہ ہونگی پیچہی تم سی ایمان لاوینگے مجہپر حالانکہ نہین دیکہا مجکو **ف** معنی اسکی یہ ہین کہ وہ بہتر ہونگے تم سی اس حیثیت سی اگرچہ تم بہتر ہو اونسے مسابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے **ترجمہ** روایت کی یہ حدیث احمد اور دارمی نی یعنی ابن محیریز سے اور روایت کی ابو عبیدہ سے قول اونکی سی قال یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنی اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی **وعن** معاوية بن قرة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسد اهل الشام فلا خير فيكم ولا يزال طائفة من امتي منصورين لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة قال ابن المديني هم اصحاب الحديث رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی **ف** یعنی قرہ بن ایاس سی کہ صحابی ہی اور معاویہ مذکور تابعی ہی عالم عامل فقیہ پیدایش اونکی روز جمل کے ہوئی اور وفات اونکی ایکسو تیروین سن مین **ترجمہ** کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ تباہ ہووین اہل شام پس نہین بہلائی ہو گی تم مین **ف** یعنی بیٹہنے کی لیی یا متوجہ ہونی کی لیی طرف اوسکی انتہی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی ظاہر ہے کہ مراد یہ ہی کہ اہل شام قائم ہونگی امر خدا پر اخیر زمانہ مین پس جب وہ تباہ ہونگی اور یہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونی قیامت کے جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ کہی لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قائم نہین ہو گی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کی پس خیر نہین ہوگی اسلیی کہ باقی نہین رہیگا اوسوقت کوئی اہل خیر مین سے **ترجمہ** اور ہمیشہ رہی گی ایک جماعت میری امت مین سے مدد کی گئی یعنی غالب اعدا پر نہین ضرر کریگا اونکو

وہ شخص کہ مدد کریں اونکو کہ عنایت الٰہی اونپر بیشمار ہوگی یہانتک
نہیں قایم ہوگی قیامت اس حال میں کہ زمین میں ہو اسد کہنی والا ترجمہ کہا ابن مدینی نی کہ اکابر محدثین سے وہ جماعت جسکا بیان ہے حدیث میں
ف یعنی محدث کہ حفاظ حدیث کی ہین اور راوی اونکی اور عمل کرنیوالی سنت پر کہ بیان کرنیوالی ہے کتاب کی مراد اونسی اہل سنت و جماعت ہین
ترجمہ نقل کیا یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله تجاوز
عن امتي الخطاء والنسيان وما استكرهوا عليه رواه ابن ماجة والبيهقي اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا
صلے اسد علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اسد تعالی نی معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی کیجی گئی ہین حق اوسکے نقل کی یہ ابن ماجہ
اور بیہقی نی ف جانا چاہیے کہ خطا ضد صواب کے ہی صراح میں ہی خطا نار است نقیض صواب کے اور بقصد و عمد و دونوں طرح آیا ہی خطیہ بمعنے
گناہ کی یا جو گناہ کہ بی قصد کی ہو کذا فی القاموس اور خطا ساتھ زیر خ اور جزم طا کی ہی بمعنی گناہ کی اور بعضون نے کہا خطا کہتی ہین اوس وقت کہ قصد کری
اور خطا اوس وقت کہ بقصد نہ کری اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا کری اور غیر صواب میں پڑ جاوی اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کری اوس چیز کا
کہ نہ کرنی چاہیے اور کہتی ہین اوس شخص کو کہ چاہتا ہی ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اوس چیز میں پڑ گیا خطا کی اور ساتھ اس معنی کی خطا مقابل عمد
کی آتا ہی جیسیکہ چاہا کہ تیر ماری شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اوسکو بخطا ریا قصد کلی کرنی کا رکھتا تہا ناگہان پانی حلق میں اوتر گیا
اور مراد اس حدیث میں یہی معنی ہین اور نسیان ضد حفظ کا ہی بمعنی فراموشی کی اور سہو بمعنی نسیان کے ہی بولتی ہین کہ سہو کیا فلانی کام میں
یعنے نسیان کیا اوس سے اور غافل ہوا اوس سے اور گیا دل اوسکا اور جگہہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سے یہ ہی گناہ نہیں اون میں اور گنہگار نہیں
ہوتا بسبب انکے او نہ یہ کہ مواخذہ نہیں ہوتا مطلقا اسلیے کہ بیچ قتل خطا کی ثابت ہی دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنی کی ساتھ خطا کی واجب ہے
قضا روزے کی اور بیچ نسیان کی واجب نہیں ہی قضا روزہ کی بسبب اسکے ہے کہ صاحب حق کی جانب سی ہی جیسیکہ حدیث میں آیا ہی کہ
تمام کر اپنی روزی کو اسلیے کہ نہیں کہلایا اور نہیں پلایا ہی تجکو مگر خدا نی اور بیچ نسیان اور سہو نماز کی واجب ہوتا ہی سجدہ اور بیچ تلف کر ڈالنی
مال لوگون کی ساتھ سہو کی واجب ہوتا ہی ضمان اور لفظ وما استکرہوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کی ہی یعنی وہ گناہ کہ طلب کیے گیے اونسی بوجہ اکراہ یعنے
زبردستی کی یعنی باعث ہو انسان کو کوئی اوس چیز کی کرنی پر کہ مکروہ رکہی وہ اوسکو اور نہ ارادہ کری اوسکی کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اوسپر ساتھ
وعید کے مانند قتل کرنی کی اور ضرب شدید کی اور اکراہ کی لیے بہی تفصیل ہے بیچ حق اسد اور حق العباد کی چنانچہ اصول کی کتابون میں وہ تفصیل لکھی
ہوئی ہی اور باوجود اسکی گناہ مرتفع ہی اور مراد تجاوز سی یہی ہی وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده انه سمع رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول في قوله تعالى كنتم خير امة اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعين امة انتم خيرها و
اكرمها على الله تعالى رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن اور روایت ہے بہز بیٹے
حکیم بیٹے معاویہ بیٹے حیدہ قشیری بصری کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی حکیم بن معاویہ سی اونسی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی معاویہ بیٹے حیدہ
کی سی کہ اونسی سنا آنحضرت سی کہ فرماتی تہی بیچ تفسیر قول اسد تعالی کی کہ فرمایا ہی کنتم خير امة اخرجت للناس یعنی تہی تم بہترین امت کی کہ ظاہر
کی گئی لوگون کی لیے ف یعنی تہی وہ ایسی ہی بیچ علم اسد تعالی کی اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتون کی اور مراد تمام مومنین
اس امت کی ہین خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہی اگلی امتوں پر بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کی ایمان میں اور زیادتی محبت کی ساتھ
پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہونی کی اور نہ نکلنی کی ربقۂ اسلام سی اور مانند انکی کی اور بعضون نی کہا کہ مخصوص ہی یہ ساتھ

[illegible] اور حرمت [illegible] نہیں ہے [illegible] اور کہا کرامہ ہماری [illegible] اور بعضوں نے [illegible] امر کا [illegible]

[illegible] فرمایا آنحضرت نے تم پورا کرنے والے ہو ستر امتوں کا تم بہتر ہو اون سب میں اور بہت زیادہ قدر والے ہو اللہ کے نزدیک نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے **ف** مراد عدد ستر سے تکثیر ہے نہ تحدید اور یہ عدد واسطے تکثیر کی بہت آتا ہے یا یہ کہ ستر امتیں جو پہلے گذری ہیں وہ مراد ہیں اور مراد ساتھ اتمام کی ختم ہے یعنی جیسے کہ پیغمبر تمہارے خاتم النبیین اور سردار رسولوں کے ہیں تم بھی خاتم امتوں کے اور اکرم اور اتم ہو اونکی اور ذکر کیا بغوی نے ساتھ سند اپنے کی بطور مرفوع کی قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتِيْ یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ بلا شبہہ جنت حرام ہے سب انبیا پر یہانتک کہ داخل ہوؤں میں اوسمیں اور حرام ہوئی جنت سب امتوں پر یہانتک کے داخل ہو جنت میں امت میری اور یہ اشارہ ہے طرف حسن خاتمہ کی کہ مبنی ہے حسن بدایۃ پر جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکی حق سبحانہ نے اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى پس ہم آخر ہیں پیدائش میں اور اول ہیں رتبے میں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَبِشُكْرِهٖ تَزِيْدُ الْبَرَكَاتُ وَالْخَيْرَاتُ اور ختم ہونا کتاب کا ساتھ اس حدیث کی کہ مشعر اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کے ہے عنایت اور کرم ختم کرنیوالی کی سے ہے یعنی اللہ تعالی کی سے ہے اور حدیث پہلی کہ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانَ بہی مناسب ہے واسطے عذر کرنے کی اوس چیز سے کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا اور سہو و نسیان سے خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنٰى وَتَجَاوَزَ عَنَّا مَا وَقَعَ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ بِحُرْمَةِ نَبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ذَوِي الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ انتہی جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کی شرحوں میں تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہے اور بعضی نسخوں میں یہ عبارت بہی لکہی ہے

ثُمَّ قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ

شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَاَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهٗ وَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ پہر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کی نے قدر دانی کرے اللہ اوسکی سعی کی اور تمام کرے اوسپر نعمتیں اپنے واقع ہوئی فراغت جمع کرنی حدیثوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے آخر دن جمعہ رمضان کے نزدیک دیکہنی ہلال شوال کے سات سو سینتیسویں برس ہجری میں ساتھ حمد اللہ تعالی کی اور نیک توفیق اوسکی کے تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ پالنے والا عالموں کا ہے اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل اونکی کی اور اصحاب اونکی کی اور تابعین اونکی کی اور ذریت اونکی کی سب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ

تمام ہوا اپنے ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کے اے مولا میرے کیا بعید ہے تیری رحمت واسعہ سے کہ اس میری سعی کو قبول فرماوے اور اس عاجز ضعیف و نحیف کی تقصیرات اور بہول چوک سے درگذر فرماوے اور مجھکو اور میرے استاد اور ماں باپ کو روز قیامت کے بخشدے اور ذلیل نفرماوے یا رب العالمین مکرر یہ عرض ہے کہ مجھ شرمسار کو اور میرے اوستاد مولانا اسحق صاحب مہاجر فی سبیل اللہ رحمہ اللہ کو اور میرے ماں باپ اور سب مسلمانوں کو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہمارے حال پریشان بال پر ہوا اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ

اللّٰہمّ انا نسألک من خیر ما سألک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ونعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانت المستعان وعلیک البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

بیت از گدایان توام شاہا بفرما مددی ✠ کہ چو مرغان حرم در حرمت جاگیرم ✠ منظم الٰہی نجنی من کل ضیق ✠ بجاہ المصطفٰی مولی الجمیع ✠ وھب لی فی مدینتہ قرارًا ✠ بایمان ودفن بالبقیع ✠ ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما اللّٰہمّ صل وسلم علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ واھل بیتہ وبارک وسلم اللّٰہمّ صل وسلم علیہ وعلیہم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمت

خاتمۃ الطبع از نتائج افکار شاعر یکتا ہی وزگار شگفت قدسی کلیم جناب منشی محمد نواب حسین صاحب سہسوانی تخلص تسلیم

بعد حمد خدائے جل وعلا و نعت خواجہ ہر دو سرا و منقبت آل اطہار و مدحت اصحاب کبار آئینہ ارحیز تسلیم سہسوانی مشتاقوں کو مژدہ سناتا ہے بھٹکوں کو راہ بتلاتا ہے کہ کتاب افادت انتساب مفید خاص و عام ترجمہ مشکوٰۃ شریف **مظاہر حق** نام کہ نہ محتاج ہے تعریف کے نہ آرزو مند ہے توصیف کے دو مرتبہ حضرات دہلی کے اہتمام میں طبع ہوئے اور خاص و عام کی مقبول طبع ہوئی تیسری بار ہمارے آقائے نامدار برگزیدہ اعصار قدردان فضلا مربی علما دستگیر طبیبان غمخوار غریبان ممدوح اصاغر واکابر روزگار منشی **نول کشور** صاحب مطبع اودھ اخبار نے نقش شوکت سنگ طبع پر بٹھایا اور زر کثیر صرف مطبع میں اٹھایا اور ماہ جون ۱۸۷۰ء میں اختتام کا ساز ربع چہارم ہے کچھ حصہ کانپور میں اور کچھ لکھنؤ کی مطبع منشی صاحب موصوف الصدر میں چھپا کارپردازان مطبع کی سعی نے وہ جلوہ دکھایا کہ دیکھنے والوں کے سننے میں نہ آیا اگر حال تصحیح و کیفیت طبع تحریر میں آئے بڑی خود ایک اور نئی کتاب بنجائے ناچار مطلب بے مقام پر چھوڑتا ہوں اور دوسری طرف عنان اشہب قلم موڑتا ہوں حضرت مولانا **محمد اسحق** مہاجر رحمۃ اللہ نے کہ انکی فضائل ظاہری اظہر من الشمس اور کمالات باطنی ابہر من الامس مشکوٰۃ شریف کی المین المسطور میں ترجمہ اردو سلیس کیا اور ایک عمدہ شان کے ساتھ آغاز انجام کو پہونچایا اسکی بعد قامع بنیاد شرک و بدعت رافع آثار کفر و ضلالت سرآمد علمائے متقدمین سرخیل کملائے متاخرین گوشوارہ فرق علم شعر بارقہ حلم وقف اسرار فروع و اصول آئینہ حقیقت نمائے منقول و معقول مولوی **قطب الدین خان** صاحب دام فیوضہ دہلوی شاگرد ممتاز بالاعز از حضرت مولانا اسحق الا وصاف فی ترجمہ کو احادیث سے جدا کیا اور ہر باب میں بقدر ضرور مسائل فقہ کو کتب معتبرہ سے اقتباس کر کے مع دیگر فوائد موقع بموقع اضافہ کیا مؤلف نے آخر کتاب میں جن کا نام مجالس او کے حدیث اور ترجمہ نام کتاب باخذ حدیث بنظر اختصار قلم انداز فرما کر جلد سوم میں اوسکا اشارہ کیا آخر کار یہ نگارہ زنگ الہ آلود مطبعوں کی اوسی تعلیم کار کا یا چنانچہ عالم باعمل فاضل بے بدل گرہ کشائی طرہ شاہد تو آئینہ عکس نمائی چہرہ شاہد علم ادب کامل الاعت سحبان وائل مولوی **محمد حسین** صاحب نے باجابت دوستوں کے پورا کیا اس مطبع علم مطلع فیض ملو موسومہ اودھ اخبار واقع لکھنؤ میں صحت مزید ہو خدائے عز وجل کے فضل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لطف سے کیا قابل دید ہوئی **قطعہ تاریخ**

خدای خلق کے فضل و کرم سے ✠ چھپا جو ساتھ خوبی کے یہ نسخا ✠ ✠ ✠ ✠ لکھی تسلیم نے تاریخ فی الحال ✠ ہوئی اچھی مظاہر طبع اچھا ۱۲۸۷

طبع شد نسخہ مظاہر حق ✠ چہ حدیث ہست این کتاب و رق **قطعہ تاریخ طبع از منشی عطار ام صاحب تبایان** ✠ ہم تاریخ طبع او شایان ✠ گفت دل ای نبی مظاہر حق

چھپ چکا نسخہ مظاہر حق ✠ ذکر اس میں ہے سب حدیثوں کا ✠ لکھی تاریخ طبع شایان نے ✠ خوب ہے نسخہ حدیث چھپا ۱۲۸۷

کتاب احادیث بے مثل و یکتا ✠ چو مطبوع گردید از فضل یزدان ✠ **از نتیجہ فکر منشی اشرف علی صاحب اشرف** ✠ پی سال تاریخ او کلک اشرف ✠ رقم ساخت نسخہ عشق ایمان ۱۲۸۷ھ